بدر صادق

مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

آریہ اور ہم

چونکہ فی زمانہ ہمارے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں جو نئے مذہبی یا پولٹیکل فرقے جوش مار رہے ہیں۔ اور بحیثیت مذہبی مباحثات اور مناظرات کے خدا کے رسول مصلح دوران کو ان کی طرف تھوڑی بابت توجہ کرنی پڑی ہے۔ ان میں ایک وہ فریق بھی ہے۔ جو ہند کے قدیم نام پر اپنے باپ دادوں کے یعنی ہندو کے لفظ کو اپنے لئے عار سمجھ کر اس میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اسکو آریہ کہا جائے اور ہندو کا لفظ مطلقاً اس پر نہ بولا جائے۔ خواہ وہ گلی کوچوں میں یہ گیت گاتا پھرے۔ کہ ہندوستان ہمارا۔ ہندوستان ہمارا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس گروہ کے آغاز مقاصد اور انجام پر چند مضامین لکھیں۔ جو کسی اگلے پرچہ سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوں گے۔ سردست اس وقت مختصر طور پر ہم ناظرین کو آریوں کی ایک نئی چال کی طرف توجہ دلا کر آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے تازہ شر سے بچنے کے لئے ان سے ایک طرف رہیں۔

ہر ایک شخص جو موجودہ آریہ فریق کے حالات سے کچھ واقف، یا وہ چار آریوں کے اندرونی بیرونی حالات سے اطلاع اس نے پائی ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ دراصل یہ کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جسکی بنا مذہبی نیکی کے حصول پر ہو۔ اور ایک دین پر مخلوق کو جمع کرنے کی غرض سے بنایا گیا ہو۔ تاکہ لوگ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور تقویٰ و طہارت کے اعلےٰ منازل کو طے کریں۔ اس بات کو تو جانے دو۔ کہ مذہب کے نہایت اعلےٰ اور سب سے افضل مقصد یعنے خدا تعالیٰ کی رضا میں اپنے آپ کو محو کر کے اس کے مخاطبہ و مکالمہ سے شرف پانا اس قوم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ان کے ویدوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس نعمت کو کوئی پا ہی نہیں سکتا۔ پرمیشر ایک دفعہ بولا تھا۔ جب اس کے منہ سے وید نکلے تھے۔ اور پھر اس نے ایسی چپ لگائی ہے۔ کہ گویا چپ بھلی کے مقولہ کا سب سے پہلا عامل وہی ہے۔ لیکن کاش کہ یہ چپ ویدوں سے بھی پہلے شروع ہوتی۔ تو آج مہذب آریوں کو نیوگ کے ادق اور پر معانی فلسفہ کی تشریح اور تفہیم پر اس قدر محنت نہ خرچ کرنی پڑتی۔ گو ویدوں کو آج تک یہ نصیب نہیں ہوا۔ کہ ہند کے باہر ان کی تعلیم کا اثر جائے۔ بلکہ ہندوستان کا اکثر حصہ بھی اپنی خوش قسمتی سے اس کے انوکھے منتروں کے اثر سے بچا رہا ہے اور جو بہت جوشیلے عاشق ویدوں کے بنے پھرتے ہیں۔ وہ بھی قریباً سب کے سب نادیدہ عاشق ہیں۔ کیونکہ ان میں شاید ہی اعشاریہ ایک فیصدی نکلے گا۔ جو وید کا کوئی حصہ ادھورا سا جانتا ہو۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو ویدوں کا اکثر حصہ دنیا سے غائب ہی ہو چکا ہے۔ اور شاید اس قدر نامرادیوں اور ناکامیوں ہی کے سبب جو ویدوں کو دیکھنے میں آئی ہیں۔ کہ اتنی بڑی دنیا میں ایک ہندوستان میں بند رہا۔ اور ہندوستان بھی پھر سارا نہیں اور جو ہے وہ بھی کچھ بت پرستی میں مست ہے۔ کچھ انگریزی خولانی میں سرشار ہے۔ ویدوں کو کوئی کھول کر دیکھتا ہی نہیں۔ اس بے قدری ہی کا شاید یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ چپ بھلی۔ مگر اس چپ سے تو وہ چپ بھلی ہوتی۔ جو ویدوں سے بھی پہلے لگائی ہی۔ الغرض اگرچہ اس اعلےٰ مقصد کی طرف چلنے کا ان لوگوں کا نہ ایمان ہے نہ دعویٰ ہے اور بد قسمتی کے گڑھے میں صرف یہی نہیں گرے بلکہ اسلام کے پاک مذہب کے سوائے تمام ادیان باطلہ یہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کے بطلان کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے سچا ہونے کے لئے خود خدا کی شہادت۔ ان میں سے کسی کے پاس نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو اھدنا الصراط المستقیم۔ کی دعا سکھلاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔ ان ربی علیٰ صراط مستقیم۔ کیا معنے تم صراط مستقیم پر چلو۔ اور اس پر چلنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہاں خدا تمہیں مل جائے گا۔ اور اس کی حضوری کا تمہیں شرف عطا کیا جائے گا۔ اور اس کے مکالمہ و مخاطبہ سے تم معزز کئے جاؤ گے ایک صراط مستقیم ہی کی سڑک ہے۔ جہاں تم خدا سے مل سکتے ہو۔ اس سے بات کر سکتے ہو۔ اور اسکی حضوری کا شرف حاصل کر سکتے ہو۔ سو اگرچہ یہ بات کسی قوم اور مذہب میں نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کے اکثر مذاہب اپنے اندر ایک مذہبی رنگ رکھتے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر ایک حد تک ایمان رکھتے ہیں اور مذہبی اصولوں پر تھوڑا بہت چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برخلاف اس آریہ فریق کے جسکو مذہب کے ساتھ صفائی باطن کے ساتھ حصول نیکی کے ساتھ صدق اور راستی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک پولیٹکل فرقہ ہے۔ جسکی تمام ہمت ساری کوشش انتہائی محنت اس بات پر ختم ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کریں۔ اور ملک میں اپنا زور اور قوت حاصل کریں۔ اس قوم کے تمام منازل سلوک ایسی راہوں کے سوچنے میں طے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مسلمان ہند سے خارج ہو جائیں۔ اور ہندوستان پھر آریہ ورت بن جائے۔ سینکڑوں برس سے ان نادانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے۔ کہ مالک خدا کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے لیتا ہے اسے گذشتہ سنین کی گنتی کرنے میں لاکھوں کروڑوں سے آگے نکل کر سنکھوں پدموں تک جانے والو! دور کیوں جاتے ہو۔ یہ تو کوئی دور کی بات نہیں جب کہ تم بھی ہماری طرح وسط ایشیا ہی سے آئے تھے۔ اور اب تک تاریخوں میں جن کو ہند کے اصلی باشندے کہتے ہیں۔ وہ ہند میں موجود ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں نے تم کو فتح کیا تھا ایسا ہی تم نے ان لوگوں کو فتح کیا تھا۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ تم نے اپنے مفتوحوں کو قتل کیا اور جنگلوں اور پہاڑوں میں بھگا دیا۔ جو باقی بچے۔ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنایا۔ برخلاف اس کے ہم نے تم کو عزت دی۔ اپنے درباروں میں تم کو وزیر بنایا۔ بڑے بڑے صوبوں پر تم کو گورنر مقرر کیا۔ اور اس سب احسانوں کا صلہ آج یہ ہے۔ کہ تم ہم کو ہند سے ہی نکالنا چاہتے ہو۔

یہ قوم آریہ مدت سے اپنے ان توہمات میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن آج کل سوادیشی موومنٹ نے جو تقسیم بنگالہ کے باعث ظہور پذیر ہوئی ہے اس قوم میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔ اور اپنے خیالی ہوائی گھوڑوں کو دوڑانے کی امید میں انہوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے۔ کہ آؤ! منافقت کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ سودیشی کے نام پر جو جلسے کئے جاتے ہیں۔ اور آئے دن حکام سرکاری پر ناجائز حملے جابجا کئے جاتے ہیں۔ اور بیہودہ حرکتیں بنگالی مہاشوں کی طرح کی جاتی ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو بھی شامل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان ایسے نادان نہیں ہیں۔ جو اس طرح سے تمہارے پیچھے میں آ جاویں۔ تمہاری وہ گندی گالیاں اور ناپاک حملے جو تم نے پبلک لیکچروں میں اور چھپی ہوئی کتابوں میں ہمارے مقدس مطہر افضل الرسل سردار پر اور آپ کے جانشینوں پر اور خدا کی کتاب پر کئے ہیں وہ سب کے سب مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے موجود ہیں۔ کیا مسلمان ایسے بے غیرت ہیں؟ کہ دیانند کی بدزبانیوں اور لیکھرام کی فحش تحریروں کو اپنے ہادی اور شفیع کے حق میں تم سے سن کر پھر تمہارے ساتھ باہم شیر وشکر ہو جاویں گے؟ کیا مسلمانوں کو یہ بات بھول جائے گی کہ تم نے سرکاری دفاتر میں اپنے ماتحت مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ ہند کے راجواڑوں میں بالخصوص جہاں آریوں کا دخل ہو گیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

اے مسلمانو! خبردار! اس دشمن کے قابو میں نہ آنا جس سوراخ سے تم ایک دفعہ ڈسے گئے ہو۔ اس میں دوبارہ انگلی نہ ڈالنا۔ صدیوں تک جس قوم کو تم نے بچوں کی طرح پالا۔ اور غلامی سے نکال کر درباری اور گورنر اور کیا کیا نہ بنا دیا تھا۔ اس قوم نے جس احسان فراموشی اور محسن کشی کا رویہ اور عادت تم پر ظاہر کی ہے۔ وہ قوم اب دوبارہ ہرگز اس لائق نہیں۔ کہ اس پر ذرہ بھر بھی اعتبار کیا جائے۔ مداہنت کے طور پر ان کے ساتھ ملنا ایک بڑا گناہ ہے۔ منافق اور مداہنہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ نفاق کے طور پر تم کو اپنے ساتھ ملائیں۔ پر مسلمان کا کام نہیں کہ نفاق کرے پس ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ خلط ملط کرنے سے قطعاً پرہیز رکھو۔ یہی ہمارا بچاؤ اور تمہاری بہتری ہے تمہارا دین بھی اسی طرح سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور تمہاری دنیا بھی اسی راہ سے سنور سکتی ہے۔ کہ تم اس قوم کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو۔

وی پی آتے ہیں چونکہ اخبار کے چلانے کے واسطے نقدی کی ضرورت ہے اس واسطے خریداران کی خدمت میں ۱۹۰۶ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے وی پی ارسال کئے جاتے ہیں وصول کر کے مشکور فرماویں۔ **مینیجر**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

درس قرآن شریف کے واسطے آئندہ بجائے ایک صفحہ کے دو صفحے ہر اخبار میں رکھے گئے ہیں۔ اس میں حضرت استاذی المعظم مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف اس طرح سے درج ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن شریف کو مدنظر رکھ کر جن آیات کا ترجمہ حضرت مولوی صاحب خاص طور پر کیا کریں گے۔ اور جو تفسیر حضرت مولوی صاحب خاص اعتراضات کے جوابات میں فرمایا کریں گے۔ وہ درج اخبار ہوگی۔ باقی تفسیر اور ترجمہ احباب دیگر تفاسیر اور تراجم میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح سے انشاء اللہ جلد بہت سا حصہ قرآن شریف کا حل ہوتا چلا جائے گا۔

چونکہ یہ سال کا پہلا نمبر اخبار کا ہے۔ اسمیں تبرکاً حضرت اقدس مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ایک آدھ تفسیر اول رکوع قرآن شریف کی درج کی جاتی ہے۔ یہ تفسیر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں ایام میں ۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ کی تقریر میں فرمائی تہی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمٓ۔ اس کے معنے ہیں۔ انا اللہ اعلم۔ میں اللہ پورے علم والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدیً للمتقین۔ یہ کتاب جو شک و شبہ سے بالکل پاک ہے۔ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ ہر ایک شے کے واسطے چار علل ہوتی ہیں۔ علت فاعلی۔ علت مادی۔ علت صوری اور علت غائی اس آیت میں اس کتاب کے متعلق چار علتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ الٓمٓ۔ انا اللہ اعلم۔ میں خدا سب سے بڑھ کر علم رکھنے والا ہوں۔ یہ اس کتاب کی علت فاعلی ہے۔ ذٰلک الکتاب یہ کتاب اُس خدا کی طرف سے آئی ہے۔ جو سب علموں کا مالک ہے۔ اس کی طرف سے یہ کتاب ہے۔ یہ علت مادی ہے۔ لا ریب فیہ یہ اس قسم کی اور اس خوبی کی کتاب ہے۔ کہ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں۔ تمام باتیں صاف اور پاک ہیں۔ یہ اس کی علت صوری ہے۔ ھدیً للمتقین۔ اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ یہ اس کی علت غائی ہے۔ اس کے آگے یہ لکہا ہے۔ کہ وہ متقی لوگ کون ہیں اور ان کے صفات کیا ہیں جو ہدایت کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوتے ہیں۔

الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما اُنزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ انہیں دیا گیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں

اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی علت غائی یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ متقیوں کو ہدایت دیتی ہے اور متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا چاہیئے۔ اس جگہ ہدایت سے ایک اور اعلیٰ امر مراد ہے جو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ اور میں اس جگہ بیان کرتا ہوں۔ پہلی صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یومنون بالغیب یعنی غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ایک مومن کی ابتدائی حالت ہے کہ جن چیزوں کو اس نے نہیں دیکہا۔ ان کو مان لیا ہے۔ غیب نام خدا کا ہے اور نیز غیب سے مراد حشر اجساد اور بہشت اور دوزخ اور وہ تمام امور ہیں۔ جو در پردہ ہیں۔ پس جو شخص ان سب باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو بالآخر ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ انعام یہ ہے۔ کہ اس کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آجاتی ہے۔ جن باتوں پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا ہے۔ ان کا عارف بن کر وہ امور ان کے سامنے مشہود ہوجاتے ہیں۔ اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا میں دیکہ لیتا ہے۔ اگر یہ درجہ غیب پر ایمان لانے والے کو عطا نہ ہوتا۔ تو پہر ایمان عبث ہوتا۔ اس پر ایک دلیل قرآن شریف میں یہ ہے۔ کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ جو اس دنیا میں اندہا ہے وہ اس دنیا میں بہی اندہا ہوگا جب تک خدا کو دیکہ نہیں لیتا۔ اس کا ایمان سماعی ہے۔ پس اس جگہ ھدیً للمتقین۔ سے یہ مراد ہے۔ کہ غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جائے گی اور وہ اس کلام کے ذریعہ سے ترقی پاکر مشاہدہ کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسری صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ نماز کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی جب نماز پڑہنے لگتے ہیں۔ تو قسما قسم کے وساوس اور خطرات آکر حارج ہوتے ہوتے آخر نماز کو گرا دیتے ہیں۔ متقی کو پھر یاد آتا ہے۔ تو وہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ لیکن تہوڑی دیر کے بعد وہ پھر گر جاتی ہے۔ غرض یہی حالت اسکی رہتی ہے۔ کہ وہ تکلف کے ساتھ بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بار بار اسکی نماز گرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے ایک ہدایت کی کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اور نماز اس کیواسطے مثل ایک غذا کے ہو جاتی ہے۔ اور نماز میں اس کو وہ لذت عطا کی جاتی ہے۔ جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس وقت انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے موافق بن جاتی ہے اور نماز اس کے واسطے ایک طبعی حالت ہوتی ہے۔ معمولی آدمی تو کہے گا۔ کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ لیکن اس دنیا میں ہزارہا اولیاء گذر چکے ہیں۔ جن کو یہ حالت حاصل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی فرمایا ہے۔ کہ میری آنکہوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے جب آدمی اس درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے واسطے بھاری اکمل اور اتم لذت نماز ہی میں حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص کشاکش میں ہے اپنی نماز کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے۔ اور وہ پہر گر جاتی ہے۔ پھر اٹھاتا ہے پھر گر جاتی ہے۔ وہ ہنوز متقی ہے۔ اس جگہ متقی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو نفس لوامہ کی حالت میں ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس کے تین درجات ہیں۔ نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ وہ ہے۔ جو فسق و فجور میں غرق ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ اور نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ نفس لوامہ وہ ہے۔ جو نیکی کیطرف توجہ کرتا ہے مگر بدی میں ہی پڑ جاتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے۔ کہ میں نے یہ بدی کیوں کی۔ مگر پہر بدی میں گر جاتا ہے۔ غرض اس کا نفس کے ساتھ ایک جھگڑا لڑائی لگا رہتا ہے کبھی وہ نیچے اور نفس اُوپر اور کبھی نفس نیچے اور وہ اُوپر۔ یہاں تک کہ وہ فتح پاتا ہے۔ تب لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کل سلطنت اور طاقت خدا کی ہو جاتی ہے۔ وہ نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ تمام مفسد قتل ہو جاتے ہیں یا سزا پا جاتے ہیں۔ یا نکالے جاتے ہیں۔ اور ایک امن کی سلطنت قائم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس امر کی طرف اشارہ آیا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون۔

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤن میں داخل ہوتے ہیں۔ تو پہلا تانا بانا سب تباہ کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے نمبردار پہلے پکڑے جاتے ہیں جب سلطنت بدلتی ہے۔ تو بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہیں۔ اور ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور ایک نئی سلطنت بن جاتی ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر انسان ایک نیا انسان بن جاتا ہے اور فتح [illegible] کے بعد ایک نیا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور بالکل امن وامان کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد متقی کی علامت یہ ہے۔ کہ ممّا رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ہمنے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں یہ ابتدائی حالت ہے۔ اور ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو کچھ خرچ کرتے ہیں تمام معمولی لوگ بھی ایسا کرتے ہیں۔ کون [illegible] جس کے سامنے ایک غریب بھوکا آوے اور وہ رحم کر کے اس کو ایک روٹی بہی نہ دیدے۔ اس کے واسطے تو

مسلمان ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ فطرت انسانی میں داخل ہے کہ کچھ صدقہ دے۔ لیکن ایک اعلیٰ ایمان ہے۔ جو بوساطت انبیاء حاصل ہوتا ہے۔ جس میں انسان اس درجہ تک پہنچتا ہے۔ کہ وہ سارا ہی خدا کا ہو جاتا ہے۔ جو فنا کی حد تک رہتا ہے۔ یعنی خدا کے راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ وہ ہنوز ناقص ہے اور اپنی علت غائی تک نہیں پہنچا۔ کامل وہ ہے۔ جس نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کر دی۔ اس میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ کے راہ میں خرچ کرنے کے واسطے صرف روپیہ پیسہ ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ بلکہ ہر ایک شے جو خدا نے ہم کو دی۔ جس میں علاوہ مال و دولت اور ظاہری اسباب اور متاع دنیا کے انسان کی جسمانی روحانی سب قوتیں شامل ہیں۔ مثلاً ایک طبیب ہے۔ وہ اپنے فن طبابت کے ذریعہ سے خلقت کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ تو یہی اس کا اللہ کے راہ میں ایک گونہ خرچ کرنا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ خدا کی فرستادہ وحی پر جو پہلی کتابوں میں موجود ہے۔ اور اس کتاب میں ہے۔ ایمان لاتے ہیں۔ یہ ایمان وحی اللہ پر ترقی کر کے انسان کو خود ہدایت کا انعام عطا کرتا ہے۔ اور وہ انعام یہ ہے کہ یہ خود اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دروازہ الہام اور وحی کا کھولا جائے۔ پہلا ایمان تو صرف سماعی ہے۔ لیکن اب خود انسان کے حال پر وارد ہوتا ہے۔ جو شخص خدا کے لیے ہو جاتا ہے۔ اور اس کی طرف پوری پوری توجہ کرتا ہے۔ اور اس کے لیے اپنے وجود کو فدا کر دیتا ہے۔ اس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا۔ کہ وحی کے ذریعہ سے انعام و اکرام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس اُمت کے واسطے وحی کا دروازہ بند ہے۔ اور کسی کو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نصیب نہیں ہو سکتا وہ جاہل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا وعدہ فرمایا ہے۔ کہ یہ دروازہ ڈھونڈنے والوں کے واسطے کھلا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو لوگ ہمارے راہ میں کوشش کریں گے۔ ان کو کامیابی کی راہیں دی جائینگی ہاں استقامت شرط ہے۔ اور وہ بہت مشکل ہے۔ جو لوگ صبر کے ساتھ خدا کی راہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس کو پا لیتے ہیں۔ انپر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ یہ بات صرف اسی اُمت مرحومہ کو حاصل ہے۔ اسلام کے سوائے اور کوئی مذہب اس بات کا قائل نہیں۔ کہ انسان خدا کے کلام سے مشرف ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔ ویدوں نے تو ہمیشہ سے کلام الٰہی کے دروازہ پر مہر لگائی ہوئی ہے۔ صرف ایک دفعہ خدا بولا تھا۔ اور اب کوئی ہزار دفعہ اس کے کلام کے سننے کا بھوکا پیاسا ہو۔ مگر وہ مہر ٹوٹ نہیں سکتی۔ عیسائیوں نے بھی مکالمہ الٰہی کا دروازہ قیامت تک کے لئے بند کر کے اس پر مہر لگا دی ہے۔ برہمو بھی اس بات کے قائل نہیں کہ خدا کسی سے ہمکلام ہوتا ہے۔ الغرض تمام مذاہب کا یہی حال ہے یہاں تک کہ بدقسمت مسلمانوں کا بھی یہ عقیدہ ہو گیا ہے۔ کہ اب خدا تعالیٰ کسی کو اپنا مکالمہ نصیب نہیں کرتا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات نہ ہوتے۔ تو پھر اسلام کا کیا فخر تھا۔ جب خدا پر پورا بھروسہ نہیں۔ تو پھر نجات کیونکر ہو سکتی ہے ضروری امر اور اسلام کی اصل روح اور کیفیت یہی ہے۔ کہ مسلمان خدا تعالیٰ کا انعام و اکرام مکالمہ و مخاطبہ پاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اولئک علیٰ ھدیً من ربھم واولئک ھم المفلحون۔ یہی لوگ ہیں جو کامل ترقی پا کر اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو کہ نجات یافتہ ہیں۔

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ

(مصنفہ مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب مالیرکوٹلوی)

یہ اشعار حضرت مولوی صاحب کے قبر کے سرہانے کتبہ پر لکھے جاویں گے۔

یہ ہے اس باخدا مرد خدا کا مرقد روشن
مجسم وہی روشن جو مسلمانوں کا لیڈر تھا

پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیسیٰ کے در پر وہ
اطاعت اور وفا میں سایہ ظل پیمبر تھا

مسیحا سے ہوا زندہ مسیحا میں سما آخر
الگ جینے سے مرنا اور جینا اس پہ دوبھر تھا

دم عیسیٰ کی جنبش تھا یہ بھی تھا کی تھا تابش
شعاع مہر روشن تھا ضیاء بدر الانور تھا

خدا کے گھر سدھارا اور بہشتی مقبرہ پایا
مزین جس کے دم سے مسجد و محراب و منبر تھا

مسیحا کے محامد سے تھا پُر واعظ اور خطبہ
مناقب کا مرقع اس کا ہر اسپیچ و لکچر تھا

نیا طرز ادا اس کا نیا حسن و بیان ہر دم
ہر اک لفظ اس کا شہد اور ہر بیان قند مکرر تھا

جو دل کا سخت آجاتا وہ دم میں موم ہو جاتا
پگھل کر بہنے لگتا تھا کلیجہ جس کا پتھر تھا

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

نہ کچھ پیری چلی آگر یہاں افسون پیمبر کی
ہوا آخر مسلمان جو مرید پیر نیچر تھا

وہ تھا اصحاب صفہ کے مبارک پاک لوگوں میں
مسیحا کا در و دیوار اس کا بام اور در تھا

زبان و دل موافق تھا مخالف تھا دورنگی کا
جو حق میں تھا سنا اس کے وہی سکّی نہ بے ترتیب

سخن کی داد دیتا تھا سخن کا قدر دان تھا وہ
سخن سنج و سخنگو و سخن فہم و سخنور تھا

وفات اس کی ہوئی تیرہ سو اور تیس ہجری میں
یہ وہ دن تھا کہ ہر چھوٹا بڑا با دیدہ تر تھا

یہ بُدھ کا روز گیارہ ماہ شعبان المعظم کی
بلا کا دن قیامت کا سماں یا روز محشر تھا

یہ وہ دن تھا کہ چشم مہر و مہ بھی ڈبڈبا آئی
زمین و آسمان اس نوحہ خوانی میں برابر تھا

اُمڈ کر آیا بادل جبکہ مطلع صاف تھا سارا
سماں رونے کا بام آسمانی پہ سراسر تھا

وہ قطرے مینہ کے تھے یا بندھ گیا تھا جھاڑ آنسو کا
یہ اشک غم بھی گویا موتیوں کا اک تھیا ور تھا

تڑپ کر بجلیاں کوندیں بہائے اشک آنکھوں سے
یہ کہہ سکتے ہیں بجلی کا بھی انگاروں پہ بستر تھا

کلیجہ پھٹ گیا بادل کا رویا پھوٹ پھوٹ ایسا
دُہواں غم کا ہی تھا آخر نہ وہ لوہا نہ پتھر تھا

ہو روح حضرت عبد الکریم آرام و راحت میں
وہ روحانی فرشتہ تھا۔ دم اس کا روح پرور تھا

دُعا کرتے رہو ثاقب کہ بیڑا پار ہو اس کا
وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناور تھا

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھبیس ۲۶ دفتر کی غلطی سے بعض خریداروں کو دو بارہ چلے گئے ہیں۔ اور بعض کو بالکل نہیں گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور یہاں ایک پرچہ بھی نہیں۔ دوبارہ چھپوانے سے جو اخرچ ہوتا ہے تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر بدر کو ارسال کریں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل بنے رہیں۔ مینیجر۔

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آرہ کے کام میں تجربہ رکھتا ہو۔ سردست ایک انجن کے کام پر اس کو لگایا جائے گا۔ اگر انجن کا کام نہ جانتا ہو تو سکھایا جائے گا۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار خشک ملے گی۔ درخواستیں بمعہ نقول سندات آنی چاہئیں۔

المشتہر
شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد سوداگران۔ وزیر آباد

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک سیّت ولا

آمد مسیح - ملک سوئٹزرلینڈ کے شہر ایشٹن میں بہت سے عیسائی جمع ہو رہے ہیں - اور نہایت گران قیمتی زمینیں خرید کر مکانات بنا رہے ہیں - ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت اب بہت ہی قریب ہے اور اسی سال یعنی ۱۹۰۶ء میں وہ آجائے گا - ان کا امیر ایک دولتمند آدمی ہے - مسیح کو پہچان لینا اور اس کے ساتھیوں میں صدق دل کے ساتھ شامل ہو جانا تو بڑے خوش قسمت آدمیوں کا کام ہے لیکن اس بات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تمام دنیا کی در و دیوار سے آواز آ رہی ہے - کہ مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے - جس ملک میں جاؤ - مخلوق کے دلوں میں بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات میخ آہنی کی طرح گڑ گئی ہے - کہ یہ وہ وقت ہے - کہ کوئی مسیح مہدی اوتار بدھ پیدا ہو اور اپنے پاک انفاس کی برکت سے لوگوں کو راہ ہدایت پر لائے میں نے مذکورہ بالا فرقہ کے حالات زیادہ تر معلوم کرنے کے لئے ان کو خط لکھا ہے - جواب کے آنے پر مفصل حالات درج اخبار کئے جاویں گے - انشاء اللہ تعالیٰ۔

عیسائی تہذیب - نے آج کل مردوں اور عورتوں کے اخلاق پر جو اثر کیا ہے - اس کے متعلق آئے دن یورپ امریکہ کے سیاحوں بلکہ خود ان ممالک کے اخبار نویسوں اور مضمون نویسوں سے ہم عجیب در عجیب سن رہے ہیں - شہر سان فرانسسکو واقع ملک امریکہ میں ایک اخبار نکلتی ہے - جس کی ایڈیٹر ایک عورت ہے اس خدا کی بندی نے ایک پرزور مضمون اپنے اخبار میں لکھا ہے - کہ کیا عیسائی مرد شادی کے وقت اپنی مطلوبہ عورت کے سامنے سچ بول سکتا ہے - اس کے جواب میں وہ دلائل کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ ہرگز ممکن نہیں اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی مرد اپنی مطلوبہ کے سامنے سچ بولے اور پھر وہ اس کو اپنے نکاح میں لا سکے - عجیب شادی ہے - جس کی اصل بنا ہی جھوٹھ اور فریب پر ہے۔

المفتی - ہمارے بہت دوست اختلافی مسائل کے متعلق یہ سوال کیا کرتے ہیں - کہ ان میں حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ اور عمل کیا ہے - چونکہ اس قسم کے بہت سے مسائل میری موجودگی میں لوگوں نے حضرت کے سامنے پیش کئے - اور جواب حاصل کئے یا سفر و حضر میں اکثر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہنے کے سبب میں آپ کے حکم یا طریق عمل سے آگاہ ہوں اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے - کہ اگر خدا توفیق دے - تو اس سال کے اخبار میں ایک کالم اس قسم کے مسائل کے حل کرنے کے واسطے خاص کیا جائے - مسائل بطور سوال و جواب اخبار میں درج کئے جاویں - اور چھپنے سے پہلے دوبارہ حضرت اقدس کو دکھا یا سنا لئے جاویں - جو احباب اس قسم کے سوالات ارسال فرماویں گے - وہ حضرت کی خدمت میں پیش کر کے فیصلہ اخبار میں درج کر دیا جاوے گا -

اس کالم کا نام المفتی ہوگا - وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم -

---

انصار بدر

سب سے پہلے ہماری آواز کو حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے سنا ہے - جو انصرت بدر کے واسطے کمر ہمت چست کر کے کھڑے ہوئے ہیں - خدا ان کو جزائے خیر دیوے - ان کا خط درج ذیل ہے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ

آج شام کو اچانک میرے دل میں خدا تعالیٰ نے بدر کی اشاعت و اعانت کی توفیق بخشی - اور میں نے یہاں تحریک شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ اسی وقت پانچ خریدار پیدا ہو گئے - الحمد للّٰہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اور بھی خریدار دوں گا - میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے - کہ اس کی اشاعت میں پوری کوشش کروں گا وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

یہ سب خریدار نقد والے ہیں

ایک ضروری عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں - اور اخبار کے لئے بہتری کا ایک ذریعہ جانتا ہوں اور وہ یہ ہے - کہ شروع سال سے جبکہ آپ نے اخبار کو ۱۲ صفحہ کرنے کا ارادہ کیا ہے - پس ضروری ہے - کہ زائد چار صفحہ ٹائیٹل کی صورت میں رنگین ہوں اور کوئی ایک رنگ تجویز کر لیں جس کو بالالتزام نبھانے کی کوشش کی جاوے ٹائیٹل کی تقسیم بالالتزام اس طرح پر ہو - صفحہ اول بدستور سابق صفحہ دوم کالم اول - الہامات و کشوف وغیرہ حضرت اقدس کالم دوم جماعت کے رویا وغیرہ - کالم ۳ - سوال و جواب مختصراً ٹائیٹل کا چوتھا صفحہ اشتہارات - ٹائیٹل کا تیسرا صفحہ دنیا بھر کی چیدہ اور مفید خبریں - متن سارا حسب معمول - مگر اس کا التزام شروع سال سے باقاعدہ رکھیں - اور کم سے کم پورا سال نبھا کر دیکھیں - کہ بدر کیا ہوتا ہے - اور کیسی قبولیت انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کرتا ہے۔

ان پانچ خریداروں کی قیمتیں انشاء اللہ جنوری ۱۹۰۶ء کے آخیر تک پہنچ جائینگی - والسلام

اسمائے خریداران

۱ - میاں غلام حسن صاحب سلوتری جنگی لیم پولیس کوتوالی شہر لاہور
۲ - میاں نورالدین صاحب پنچہ بند - بیرون دہلی دروازہ - لاہور
۳ - میاں عبدالرحمان صاحب زرگر - بر دوکان میاں مراد بخش صاحب زرگر اندرون دہلی دروازہ - لاہور
۴ - میاں کریم بخش صاحب پہلوان - ریلوے پریس نولکھا - لاہور
۵ - میاں عبدالسبحان صاحب معرفت خاکسار - - - قریشی لاہور

عاجز محمد حسین قریشی لاہور -

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ - آپ کو شاید معلوم ہوگا - کہ سفر دہلی کے بعد میں ڈلہوزی تبدیل ہو کر آگیا ہوں یہاں آنے سے پیشتر میں نے ہر چند کوشش کی تھی - کہ بجائے ڈلہوزی کے کسی اور جگہ تبدیل کیا جاؤں - مگر بالکل بے سود - آخر یہاں پہنچے پر میرا ارادہ تھا کہ خیمہ میں رہوں - مگر یہاں سردی نہایت سخت ہے اور برف شروع ہو گئی ہے - اس لئے مجبوراً چھت کے نیچے مع عیال رہتا ہوں - اس پر ہی بس نہیں - بلکہ جب سے آیا ہوں - دو دفعہ خفیف زلزلہ آچکا ہے - اور آئندہ زلزلہ عظیمہ والی پیشگوئی علاقہ ڈلہوزی پر پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ یہاں سے دونیرہ کے قریب سڑک کی طرف سے تو تقریباً پچیس میل اور یوں سیدھا تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر چھ گز زمین نیچے بیٹھ گئی ہے - اور اس میں تین سوراخ ہو گئے ہیں - جن سے کثرت سے دھواں نکل رہا ہے - اس امر کے متعلق تھانیدار صاحب دونیرہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو رپورٹ بھی لکھی ہے - مگر نہ معلوم کیا ایکشن لیا گیا ہے - سنا گیا ہے - کہ حکام ملاحظہ کر گئے ہیں - دیکھئے ادھر جاپانی پروفیسر کا تجربہ ہے اور ادھر اللہ ذوالجلال والاکرام کا وعدہ ہے - میرا دل بڑے زور کی گواہی دیتا ہے - کہ وہ وعدہ علاقہ ڈلہوزی کے لئے مقدر معلوم ہوتا ہے - ہم عاجزوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے - میرے لئے تو نہایت ابتلا کا موقع ہے کیونکہ میری روحانی حالت نہایت گندی ہے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور حضرت اقدسؑ کی شفاعت کی امید نہ ہوتی - تو میں بے شک جہنم کے لائق ہوں - آپ میرے لئے دعا کریں - اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت کی خدمت میں بھی دعا کے لئے میری طرف سے درخواست کریں والسلام -

خاکسار نورالدین کلرک ڈاکخانہ ڈلہوزی -

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے - خدا کے مرسل کی فتح ہوگی - لیکن ہماری دعا تو یہ ہے کہ اے قادر خدا ہمارے رب اگر وہ وعدہ کا دن تو ہمیں دکھلائے - تو ہمیں ظالموں کے درمیان نہ رکھیو - آمین ثم آمین

ناظرین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - ایڈیٹوریل و مراسلات کیواسطے رکھے گئے ہین - مگر چونکہ اس وقت حضرۃ کے تازہ اشتہار الوصیت کا بہت جلد احباب تک پہنچانا ضروری ہے اور اکثر جگہوں مین اشتہار نہین پہنچ سکا ہوگا - جہان کہ اخبار پہنچتا ہے اور نیز اخبار مین اس اشتہار کا محفوظ کر دینا ضروری ہے اس واسطے یہ صفحات اس مبارک اشتہار کے درج کرنے مین صرف کر کے دعا کی جاتی ہے - کہ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی ہمکو توفیق دے اور سال جدید کے پہلے اخبار مین اس کا اندراج موجب برکت ہو - والسلام

وحی اللہ

دنیا مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

یہ رسالہ جس کا نام ہے

الوصیۃ ہے

کلام پاک

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ - امابعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے - اور اس بارہ مین اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا - اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا - اس لئے مین نے مناسب سمجھا - کہ اپنے دوستون اور ان تمام لوگون کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہین - چند نصائح لکھون - سو پہلے مین اس مقدس وحی کی اطلاع دیتا ہون - جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان مین ہوئی - اور بعد مین اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی

قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا - قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا - واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک - تموت وانا راض منک - جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات ط جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات - قرب ما توعدون - واما بنعمۃ ربک فحدث - انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین - (ترجمہ) تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتون کا نام و نشان نہین چھوڑین گے - جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو - تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دین گے اور کچھ بھی ان مین سے باقی نہین رکھین گے - جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہین کہ جو کچھ مخالفون کی نسبت ہماری پیشگوئیان ہین - ان مین سے تجھے کچھ دکھا دین یا تجھے وفات دیدین - تو اسی حالت مین ہوگا - جو مین تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھین گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے - اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی - لوگون کے پاس بیان کر - جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکارون کا اجر ضائع نہین کرتا

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہین چھوڑین گے - جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہون اس فقرہ کے دو معنے ہین (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے جاتے ہین ہم دور کر دین گے - اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہے گا - (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنیوالون کو جو اپنی شرارتون کو نہین چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہین آتے - دنیا سے اٹھا لین گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دین گے - تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائین گے - پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان مین مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا - بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین - اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی - یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا - بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا - تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا -

حوادث کے بارے مین جو مجھے علم دیا گیا ہے - وہ یہی ہے - کہ ہر ایک طرف دنیا مین موت اپنا دامن پھیلائے گی - اور زلزلے آئین گے - اور شدت سے آئین گے - اور قیامت کا نمونہ ہون گے اور زمین کو تہ و بالا کر دین گے - اور بہتون کی زندگی تلخ ہو جائے گی - پھر وہ جو توبہ کرین گے اور گناہون سے دستکش ہو جائین گے خدا ان پر رحم کریگا - جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی - ضرور ہے - کہ وہ سب کچھ واقع ہو - لیکن وہ جو اپنے دلون کو درست کر لین گے اور ان راہون کو اختیار کرین گے جو خدا کو پسند ہین - ان کو کچھ خوف نہین اور نہ کچھ غم - خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا - کہ تو میری طرف سے نذیر ہے - مین نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکارون سے الگ کئے جائین اور فرمایا - کہ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا - اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا + مین تجھے اس قدر برکت دون گا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے -

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا - مجھے خبر دی - اور فرمایا - پھر بہار آئی - خدا کی بات پھر پوری ہوئی - اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے - لیکن راستباز اس سے امن مین ہین سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ - آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن مین رہو - ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے - لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائین گے - خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے - کہ کئی حوادث ظاہر ہون گے اور کئی آفتین زمین پر اترین گی - کچھ تو ان مین سے میری زندگی مین ظہور مین آجائین گی اور کچھ میرے بعد ظہور مین آئین گی - اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد -

یہ خدا کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین مین پیدا کیا - ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے - کہ وہ اپنے نبیون اور رسولون کی مدد کرتا ہے - اور ان کو غلبہ دیتا ہے - جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ‡ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولون اور نبیون کا یہ منشاء ہوتا ہے - کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے - اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے - اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانون کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے - اور جس راستبازی کو وہ دنیا مین پھیلانا چاہتے ہین - اس کی تخم ریزی انہین کے ہاتھ سے کر دیتا ہے - لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہین کرتا - بلکہ ایسے وقت مین ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے - مخالفون کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیدیتا ہے - اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہین - تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے - جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے - اپنے کمال کو پہنچتے ہین - غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیون کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت مین جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور مین آجاتے ہین - اور خیال کرتے ہین کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہین - کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد مین پڑ جاتے ہین - اور ان کی کمرین ٹوٹ جاتی ہین اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہین اختیار کر لیتے ہین - تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے - اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے - پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے - خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے - جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے وقت مین ہوا - جبکہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی - اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا - اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا - ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا - یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دین گے - ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی

+ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی - تو وہ دیکھتے - کہ مین صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودھوین صدی بھی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعویٰ کیوقت رمضان کے مہینہ مین چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک مین ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئینگے مگر افسوس ان پر جنہون نے دنیا سے پیار کیا انہون نے مجھے قبول نہ کیا - منہ

‡ ترجمہ - خدا نے لکھ رکھا ہے - کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہین گے - منہ

راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسےٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھلاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے۔ کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ٭ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر۔ اپنی لذات چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤگے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے۔ جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے۔ کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اسی طرح ہلاک ہو جاؤگے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا ..... بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤگے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤگے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا۔ جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کروگے اور تعلق کو نہیں توڑوگے۔ بلکہ قدم آگے بڑھاؤگے تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤگے۔ تم بھی انسان ہو۔ جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکوگے تو دیکھو۔ میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤگے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جنکا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔

٭ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا

یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ مین وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہین بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہین۔ کوئی صفت بھی معطل نہین اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے، جس کا کوئی بیٹا نہین اور جس کی کوئی بیوی نہین وہ وہی بے مثل ہے۔ جس کا کوئی ثانی نہین۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہین اور جس کا کوئی ہمتا نہین۔ جس کا کوئی ہم صفات نہین۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہین وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئین ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہین کہہ سکتے کہ اس کے نیچے اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہین کہہ سکتے کہ زمین پر نہین وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیون کا اور جامع ہے تمام طاقتون کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضون کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے۔ ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر مین کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کرین۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہین۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتین اور تمام ذرات اور ان کی طاقتین اسی کی پیدائش ہین۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہین ہوتی وہ اپنی طاقتون اور اپنی قدرتون اور اپنے نشانون سے اپنے تئین آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہین اور وہ راستبازون پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتین ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے۔ بغیر جسمانی آنکھون کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانون کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ مین بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتین ہین۔ نادان ہے۔ جو اس کی قدرتون سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتون سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہین یا اس کے مواعید کے برخلاف ہین اور وہ واحد ہے۔ اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال اور قدرتون مین۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہین۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتین اور تمام کتابین جو پہلے گذر چکین۔ ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہین رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہین بند ہین۔ تمام سچائیان جو خدا تک پہنچاتی ہین۔ اسی کے اندر ہین نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس مین موجود نہین۔ اس لئے اس نبوۃ پر تمام نبوتون کا خاتمہ ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہین بلکہ سب نبوتون سے زیادہ اس مین فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہین کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس مین ہتک ہے۔ ہان امتی اور نبی دونون لفظ اجتماعی حالت مین اس پر صادق آ سکتے ہین کیونکہ اس مین نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہین۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے * اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس مین کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظون مین نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیون کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا۔ کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت مین صرف یہی خرابی نہین تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھون کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز مین پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی تھی۔ کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوۃ کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونون خرابیون سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور امتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان مین پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کے محویت کے آئینہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیون کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہین بلکہ اگر غور سے دیکھو۔ تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید مین جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق مین فرمایا کہ نبی اللہ۔ و امامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے۔ ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہین۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے عیسے علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم۔ اس پر شاہد ہے۔ جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہین۔ کہ خدا قیامت کو عیسے سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری مان کو خدا کر کے مانو۔ تو وہ جواب دین گے۔ کہ جب تک مین ان مین تھا تو انپر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر مجھے کیا علم تھا۔ کہ میرے بعد وہ کس ضلالت مین مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آ کر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسے دوبارہ دنیا مین نہین آئین گے۔ کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ مین آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اس صورت مین ممکن نہین۔ کہ عیسے جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا۔ کہ مجھے کچھ بھی خبر نہین کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری مان کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا مین آوے اور چالیس برس دنیا مین رہے اور عیسائیون سے لڑائیان کرے۔ وہ نبی کہلا کر [illegible] جھوٹ بول سکتا ہے [illegible] خبر نہین پس چونکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے۔ ورنہ وہ دروغگو ٹھہرتے ہین تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہین۔ اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر [illegible] تو کیا وہ آسمان پر ہی مرین گے اور آسمان مین ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت فیها تموتون کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا۔ کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہین گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت مین کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہین تو اور کیا ہے۔

اگر مین نہ آیا ہوتا۔ تو محض اجتہادی غلطی قابل معافی تھی۔ لیکن جب مین خدا کی طرف سے آ گیا اور صحیح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے۔ تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہین۔ بہت سے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریبا [illegible] گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور مین آ گئے اور دنیا کی مرے [illegible] شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو مین بلند آواز سے کہتا ہون کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہین ہوئے اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء مین ظہور مین آیا

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبوۃ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہین جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

جس کی ایک دفعہ پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتا نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی۔ کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے✦ اور خدا نے فرمایا۔ زلزلة الساعة۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری آیات ونهدم ما یعمرون ✦ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا۔ انی مع الافواج آتیک بغتة یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب زیر و زبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی۔ اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا۔ اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا۔ زندگیوں کا خاتمہ۔ اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ قال ربک انه نازل من السماء ما یرضیک رحمة منا۔ وکان امرا مقضیا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اُترے گا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے۔ تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے۔ پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں۔ خدا کی عذاب سے بچائے جائیں گے۔ اگر وہ توبہ قبول ہو تو یہ نہیں کرتا اور بیشتر دلی بھیسوں کو نہیں چھوڑتا۔ اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

اس جگہ ایک اور امر قابل تذکرہ ہے۔ کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھ کو مخاطب کرکے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں۔ تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے۔ اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاکدل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا آمین۔ یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی✦ اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمة۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا۔ اور اس قبرستان کے شمال طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ جو گذرگاہ ہے۔ اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کیلئے خرچ ہوگا۔

✦ مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں۔ جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے۔ یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ منہ۔

✦ ایک خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔
تیرے لئے میرا نام چمکا۔ منہ

✦ بدظنی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اسکی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اسکی نظیر نہیں پائی جاتی میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ واعطیک ما یدوم۔ لک درجة فی السماء وفی الذین هم یبصرون۔ ولک نری آیات ونهدم ما یعمرون وقالوا اتجعل فیها من یفسد فیها قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مهین من اراد اهانتک لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون۔ اتی امر الله فلا تستعجلوه بشارة تلقاها النبیون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی وانت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق وانت وجیه فی حضرتی اخترتک لنفسی۔ اذا غضبت غضبت وکلما احببت احببت اثرک الله علی کل شیء الحمد لله الذی جعلک المسیح ابن مریم لا یسئل عما یفعل وهم یسئلون۔ وکان وعدا مفعولا۔ یعصمک الله من العدا ویسطو بکل من سطا۔ ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ الیس الله بکاف عبده۔ یا جبال اوبی معه والطیر۔ کتب الله لاغلبن انا ورسلی وهم من بعد غلبهم سیغلبون۔ ان الله مع الذین اتقوا والذین هم محسنون۔ ان الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم سلام قولا۔ من رب رحیم وامتازوا الیوم ایها المجرمون

منہ

سو پہلی شرط یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمۂ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں۔ خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائیگا تو وہ لوگ جو اس کے جانشین ہوں گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے اُن یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلاوے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں۔ جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جاوے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونیوالا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت۔ یہ عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کر دینا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں۔ تو ان کے وارثوں کو چاہیئے۔ کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھکر قادیان میں پہنچا دیں۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں۔ جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق میں رکھکر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں۔ قادیان میں ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں۔ ان کا قبروں سے نکالنا مناسب ہوگا۔

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش انہیں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے۔ کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو شائع کریں اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگوئی بدگمانی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللّٰہ الصمد غلام احمد۔ عافاہ اللّٰہ وایّد

۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

الا اے کہ ہشیاری و پاک نہاد
پئے حرص دنیا مدہ دین بباد
بدین دار فانی دل خود مبند
کہ دارد نہانش راحتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پئے فکر دنیا و دون کم بسوز
ہر آں کو بدنیائے دون مبتلا است
گرفتار رنج و عذاب عنان است
بہ دست آں کہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا و دو دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پئے دار عقبےٰ کمر بستہ چست
رہا کردہ سامان این خانہ سست
چو کار حیات است کار نہان
ہمان بہ کہ دل بگسلی زین مکان
جہنم کند داد فرقان خبر
ہمین حرص دنیا است جان پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روزے ازین رہ گذر کردن است
چرا عاقلے دل بہ بندد در آن
کہ تا گرد د برمحل او خزان
بدین قحبہ بستن دل خود خطا است
کہ این دشمن دین صدق و صفا است
چہ حاصل ازین دلستان دو رنگ
کہ گاہے بہ صلحت کشد گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بدان دلستان
کہ مہرش رہا ند ز بند گران
برو فکر انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر ز من نشنوی
عروسے بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

حاشیہ: کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ منہ

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

دکلیس و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باواشام گر صاحب ہین۔ کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھرکی محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کرسکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زرکثیر دیکر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جن پر عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہین۔ اخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجرب و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول عہ رہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دھات اور اوپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہائت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی ترکیب بھی شامل ہین حجم ۷۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ رمعہ محصولڈاک

خواص قرآنی۔ اسمی بہ فضائل قرآنی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے قیمت علاوہ محصولڈاک ۳ر تینون کتابون کی خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہائت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس مین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام غلط اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہائت عمدہ و شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی قیمت بلا جلد [illegible]

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کے برکنارہ تمام ترجمہ اور مضامین مین طبع ثانی کی وجہ سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ۶ مجلد [illegible]

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث [illegible] فیصلہ مجلد [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۸ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۳ر (۸) **مفتاح العرب** اسکے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی نثر و نظم پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتا [illegible]

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ [illegible] حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ [illegible] (۳) علم دواسازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible] (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کردیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت [illegible]

(۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** دکھون کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہر ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۵ر (۱۵) الذ[کر] خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر [illegible] نمبر ۲۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکی[ن]

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مد[…]

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف یک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جلوہ نما اثر دکھلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہین دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑہ مین درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چیتے ہون۔ منہ سے بدبو آوے دانت مین لپ ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۳ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ وہ اسم بامسمےٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ پڑھ چکے ہین۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کردیا ہے یا کثرت نے اعضاء رذیلہ بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان جواہرات کو استعمال کرین۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کو کبھی اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ جواب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کردیتی ہین۔ پس سمجھو کہ آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ حب ۶ر

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمد مقام طلب گڑھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اہر روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روزہ چھپ جاتی ہین۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہین اسی لئے تمام حلقون مین نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور [illegible]

[illegible]ی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے [illegible]اب ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت [illegible] (روپے چار سو پیسہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے [illegible] خواستون کا پتہ

[مینیجر] پیسہ اخبار لاہور

[…]ن۔ اس مین ان تمام [...] ین یا داوان دائیون کے [...] برا الحکیم نمبر ۱۔ اس مین [...] یمت ۸ر (۶) الذکر الحکیم

[…] ہین

[…] راوڑی ضلع کرنال

[…] خراس و بلینہ آہنی مستریان مولا بخش [مالـ]کان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور طلب کرین۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۱

سلسلۃ القدیم جلد ۵

نمبر ۱

جلد ۲

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ جنوری ۱۹۰۷ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش کہ مدلستان	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	چہ گویم با تو گرآئی چہ اور قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عہ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۔ ۳ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لی جائے گی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبیکہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان ودل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از شقیاست

یکسے وعدے ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت۔ عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

یا قمر یا شمس
۱۴ - ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۰ - جنوری ۱۹۰۶ء (۱) اَللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
(۲) یُنَجِّیْکَ مِنْ کَرْبِکَ

ترجمہ - خدا ہر شے پر غالب ہے (۲) تجھے تیری کرب سے نجات دیگا
ایک رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اسپر دستخط کر دو - میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا انھوں نے کہا کہ پہلا تو نے کر دیا۔ میں نے کہا کہ میں پہلے میں نہیں پایا کہ پہلا ہے باہر ہوں ایک بات بھی کہنی کو تہا کر کیا خدا نے اسپر دستخط کر دئے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں کی ہتی کہ بیداری ہو گئی

مقدمات ناظرین بدر معلوم کر چکے ہیں کہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میاں نور احمد غریب مہاجر پر یہاں کے سکھوں نے متفق ہو کر اپنے قدیم طریق کے موافق بلوہ کر کے حملہ کیا اور اس بیچارے کو مجروح کر دیا۔ اگر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان موقع پر نہ پہونچ جاتے تو سخت اندیشہ اس امر کا لاحق ہو گیا تہا کہ احمد نور کے مکان کو توڑ کر عورتوں اور بچوں کو سخت ضرر پہنچایا جاتا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر ۱۲ آدمیوں کا بلوہ میں چالان کیا جس کیلئے ۹ - جنوری ۱۹۰۶ء مقرر تھا فریق ثانی نے بہی آجکل کے دستور کے موافق ایک بالمقابل دعویٰ کیا تہا اس کی تاریخ پیشی بہی ۹ جنوری ۱۹۰۶ء ہی تہی چنانچہ ہر دو مقدمات بمقام بٹالہ بعدالت سردار غلام حیدر خان صاحب ای - سی پیش ہوئے۔ فریق ثانی نے جو مقدمہ کیا تہا - اس میں حضرت حکیم الامت اور مولوی محمد علی صاحب کو بہی ملزم گردانا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے راستی کا بول بالا کیا اور عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا مستغیث کے اپنے بیان اور اس کے گواہوں کے بیان سے یہ مقدمہ سراسر بے بنیاد پایا گیا اور اسلئے خارج ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ دوسرا مقدمہ جو پولیس نے چالان کیا تھا اسمیں کل ملزموں پر فرد جرم لگ چکا ہے - آئندہ تاریخ ۲۲ - جنوری مقرر ہوئی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے

ڈائری

۲۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء - وقت صبح - تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - فرمایا - مدرسہ کے متعلق اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے -

فرمایا - میں چاہتا ہوں - کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ طیار ہونے چاہئیں - جن کو واقعی دین کی خبر ہو - اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کر سکیں - اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کر سکے -

وقت ابتلاء یہ ایک بڑے ابتلاء کا وقت ہے - ہر طرف سے ہم کافر ٹھہرائے گئے ہیں - اور سب کے درمیان ہم کراہت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں - حال کے مخالف علماء کا یہ فتویٰ ہے - کہ ہم ان کے قبرستان میں داخل ہونے کے لائق بہی نہیں ہیں - اندرونی قوم کا یہ حال ہے - اور بیرونی قومیں اور مذاہب سب کی سب ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ بُرا جانتے ہیں - اور ایک قسم کی ذاتی عداوت ہمارے ساتھ رکھتے ہیں - جو اسلام کے دیگر فرقوں کے ساتھ ان کو نہیں ہے - پادریوں کے سینے پر ہماری جماعت ایک بھاری پتھر کی طرح ہے - اور آریوں کو بہی سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں - اس کی وجہ یہ ہے - کہ ان لوگوں کو بخوبی معلوم ہو گیا ہے - کہ کمر بستہ ہو کر وساوس اور اعتراضات اور کفر کے طریقوں کو دور کرنا صرف اس جماعت کا کام ہے - اور دوسرے کا نہیں - اس کا سبب یہ ہے - کہ ہم میں نفاق نہیں - جو لوگ خاص خدا کے واسطے کام کرتے ہیں ان کا کام منافقانہ ہوتا - اور وہ ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاتے - یہ لوگ سمجھتے ہیں - کہ ہم کس طرح اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے ہیں - اس واسطے ہم انہیں طبعاً بُرے لگتے ہیں - فطرتاً دلوں کا عکس ایک دوسرے پر پڑتا ہے - ایک بکری کے بچے کو اگر شیر کے پاس باندھ دیا جاوے - تو خواہ اس بچے نے ساری عمر بہی شیر کو پہلے نہ دیکھا ہو - پھر بہی فطرتاً وہ اس سے خوف زدہ ہو جائے گا - ہمارے مخالفین کی فطرت یہ گواہی دیتی ہے - کہ اگر کسی روز ان کے مذہب کا استیصال ہو گا - تو اسی جماعت کے ہاتھوں ہو گا - اور درحقیقت سچ یہی ہے - جو بات آسمان سے نازل ہوتی ہے - وہ در پردہ نہیں رہتی - بلکہ اس کا اثر تمام دنیا پر پڑتا ہے - کافر کا دل محسوس کر لیتا ہے - کہ کفر توڑنے والا کون ہے - جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے - تو جس قدر دشمنی آپ کے ساتھ کی گئی - اور آپ کو دکھ اور تکالیف پہنچائی گئیں - اس قدر مخالفت مسیلمہ[1] کذاب کی نہیں ہوئی - اس کا سبب یہی تہا - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کفر بدعات اور شرک کا استیصال کرتے تھے - اور مسیلمہ تو خود ہی کافر تھا - حق کی بات من جانب اللہ ہوتی ہے -

اس وقت ہم غریب اور بےکس ہیں - اور خدا کے سوائے اور کوئی ہمارا ساتھی نہیں - ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے - کہ یہ قوم نابود کر دیجاوے - بیرونی لوگ مقدمات بناتے اور اندرونی لوگ ان کے ساتھ سازش میں شریک ہوتے ہیں - سب ایک ہی رنگ میں مخالف ہیں اور سب ہمارا استیصال چاہتے ہیں - لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے - جو براہین احمدیہ میں آج ۲۵ برس پہلے سے شائع ہو چکا ہے - کہ خدا اس جماعت کو کفار پر قیامت تک غلبہ دے گا - کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے - خواہ وہ اندرونی ہوں - خواہ بیرونی ہوں ہم مطمئن ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں - اور وہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے - ان کو کوئی روک نہیں سکتا - لیکن دنیا جائے اسباب ہے - جیسا کہ جسمانی دنیا میں دیکھا جاتا ہے - کہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کرنے کے واسطے سعی کرتے ہیں - اگرچہ فصل آسمانی بارش سے پکتا ہے - تاہم قلبہ رانی تخم ریزی وغیرہ اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے - جس طرح اوائل اسلام میں آنحضرت کی قوت قدسیہ نے ہزاروں با اخلاص اعلےٰ درجے کے بنائے تھے - ایسے مخلصین سے کام بنتا ہے

مگر یہ سچ ہے - کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے مخلصین جیسے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے تھے - کسی اور نبی کو نہیں ملے - حضرت موسےٰ کے ساتھی وہ تھے - کہ ہمیشہ بغاوت اور سرکشی پر آمادہ رہتے - ایک دفعہ کہنے لگے - جا تو اور تیرا خدا لڑائی کرو ہم تو یہ بیٹھے ہیں - ساری توریت میں ان کی تعریف میں کوئی ایسا کلمہ نہیں - جیسا کہ آنحضرت کے صحابؓ کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ خدا ان سے راضی ہوا - بلکہ توریت میں ہر جگہ موسیٰ کی اُمت کو سرکش اور ٹیڑھی قوم اور اس قسم کے الفاظ سے بلایا گیا ہے ایسا ہی حضرت عیسےٰ کے دوست تھے - ایک نے تیس روپے کے لالچ پر اپنے نبی کو پکڑوا دیا - دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر لعنت کی - حضرت عیسیٰ بہی افسوس کیا کرتے تھے کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہوتا تو تم یہ کر لیتے اور وہ کر لیتے - ان انبیاء کا اپنا اقرار ہے کہ انکو ایسی جماعتیں میسر آئیں جو مخلصین کی ہوں + اس کا سبب یہ تہا - کہ ان لوگوں میں وہ قوت قدسیہ نہ تہی جو آنحضرت صلعم میں تہی - میرا دعویٰ ہے - کہ آدم سے لیکر آخیر تک کسی نبی کو ایسی قوت قدسیہ نہیں دیگئی - جو آنحضرت صلعم کو عطا کی گئی تہی اور افسوس ہے کہ ایسی جماعت ہمکو بہی نہیں ملی جب ہم کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو تہوڑے ہیں جو انشراح صدر کیساتھ اس کو قبول کر لیں لیکن آنحضرت کے فدائی ایسے تھے کہ انہوں نے اپنی جانیں دیدیں +

[1] جھوٹے کی مخالفت بہت نہیں ہوتی - اور سچے کی مخالفت بہت ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے - کہ کاذب کے معاملہ میں خود شیطان کا حصہ ہے اور صادق کے معاملہ میں شیطان اپنی تمام فوجوں کو جمع کر کے حق کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے آمادہ ہو جاتا ہے - (ایڈیٹر)

بدر منیر

جمعۃ المبارک

مورخہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

درس قرآن شریف

سورۂ فتح

اس سورۂ شریف کی تفسیر لکھنے سے پہلے ان واقعات کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جن کی طرف اس سورۂ شریف کی آیات کا اشارہ ہے۔ اس سے **ناظرین** کو ان آیات کے سمجھنے میں انشاء اللہ بہت مدد ملے گی۔

ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رؤیا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں [illegible] سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں۔ جیسا کہ [illegible] احرام کھول لینے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے۔ اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس بشارت کا منشاء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لا کر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے ہو جانے پر پورا یقین کر کے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رؤیا کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے۔ اور بہرحال پورا ہوگا۔ ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے۔ اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے پلیڈر کیوں کھڑا کیا اور شادی کے موقعہ پر آپ نے خط و کتابت وغیرہ کوششوں [illegible] جو مسلمان اور عیسائی کیا [illegible] کرتے ہیں۔ جن کی کتب انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیرین موجود ہیں۔ مسلمانوں کے واسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورۂ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیوں کے واسطے خود یسوع کی انجیل میں بہت ایسے واقعات موجود ہیں۔ جیسے بچپن ہی میں اس کی جان بچانے کے واسطے ان کو خفیہ طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف بڑھا۔ تو اپنے شاگردوں کو حکم کیا کہ **کسی سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں**۔ پھر [illegible] توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے [illegible]

[illegible] اعتراض کرنا [illegible] کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب [illegible] ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل میں [illegible]

ہو جاتے ہیں اور یہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ عمل [illegible] نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ کے منہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی [illegible] کی طاقت نہ تھی۔ کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح ایک بادشاہ کا حکم پا کر یقین کر لیتا ہے کہ اب جیسے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائیں گے اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی اور میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اور اس یقین کو ساتھ لے کر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب [illegible] ہونے کے جتنے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح [illegible] خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھ کر اس کو پورا کرنے کے [illegible] اس کا خود [illegible]

کرنے میں مصروف ہو جاتا۔ اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور [illegible] کی ایک [illegible] ہوتی ہے۔ اگر [illegible] الہام کی سچائی [illegible] اور اس پر [illegible] یا وسوسہ ہوتا۔ تو وہ ہرگز اس کی طرف [illegible] کہ اللہ تعالیٰ فرما دے کہ [illegible] اور [illegible] تو کیا وہ [illegible]

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے۔ جو کہ [illegible] تو آپ کو معلوم ہوا کہ [illegible] اور آپ کو زیارت [illegible] حالانکہ [illegible] شہر مکہ [illegible] معاملہ میں [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو [illegible] مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا۔ صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں۔ اور [illegible] واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا۔ حضرت عثمان [illegible] کے پاس پہنچے۔ تو انہوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو اور واپس چلے جاؤ انہوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کروں گا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کروں گا اس [illegible] گفتگو میں [illegible] نے ان کو روک رکھا اور [illegible] مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان کو کفار نے قتل کر دیا اور [illegible] قتل کر دینے کی [illegible] اسی وقت [illegible] کفار مسلمانوں پر [illegible] کرنے لگے۔ گرفتار ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور [illegible] کیکر کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انہیں کی پیش کردہ سب باتیں مان کر صلح کر لی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

[illegible] دوسرے سال آویں۔ دو تین دن سے زیادہ نہ [illegible] ہتھیاروں [illegible] بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ [illegible] کی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں چلا جائے تو [illegible] مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر

اَلْمُفْتِی

اس کالم میں ممبرداران اختلافی مسایل فقہ کے متعلق بطور سوال و جواب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم اور عمل کو لکھا جائے گا۔ جن کے متعلق لوگ اکثر سوال کیا کرتے ہیں۔

سوال ۱ وتر پڑھنے کا کیا طریق ہے۔

جواب - حدیث شریف کے مطابق وتر اور مغرب کے فرائض میں فرق کرنا ضروری ہے۔ اس کے واسطے حضرت مسیح موعود کا طریق یہ ہے کہ آپ پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں اور سلام پھیرتے ہیں۔ پھر معاً اٹھ کر ایک اور پڑھتے ہیں۔

سوال ۲ وتر کس وقت پڑھنے چاہئیں

جواب - وتر پہلی رات کو پڑھ لینا بہتر ہے۔ پچھلی رات بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ پہلی رات پڑھ لئے جاویں۔ حضرت مسیح موعود کا یہی طریق عمل ہے۔ کہ آپ پہلی رات کو پڑھ لیا کرتے ہیں

سوال ۳ - سفر میں وتر کے کتنے رکعت پڑھنے چاہئیں

جواب - سفر و حضر میں وتر کے واسطے تین رکعت ضروری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سفر میں بھی وتر کے تین رکعت بعد نماز عشاء پہلی رات کو ضرور پڑھا کرتے ہیں۔

سوال ۴ - ضرورت کے وقت کون کون سی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

جواب - ضرورت شرعیہ کے وقت ظہر اور عصر کی نماز جمع ہوسکتی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع ہوسکتی ہے۔

سوال ۵ - نماز جمع کے وقت سنتوں کی رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں یا نہیں۔

جواب - نمازیں جمع کی جائیں۔ تو پہلی اور پچھلی دونوں سنتیں معاف ہوتی ہیں اور کوئی پڑھ لے۔ تو منع نہیں۔ نماز ظہر و عصر کے لئے جمع کے وقت حضر میں چار اور چار آٹھ رکعت اور نماز مغرب و عشاء کے لئے جمع کے وقت تین اور چار سات رکعت فرضوں کے پڑھنے ضروری ہیں۔ عشاء کے ساتھ تین وتروں کا پڑھنا ضروری ہے۔

سوال ۶ - نماز تہجد کے ملا کے کر رکعتیں ہیں۔

جواب - دو دو کر کے آٹھ یا زیادہ جس قدر آدمی توجہ کے ساتھ حضور دل کے ساتھ خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہی عمل ہے۔ کبھی کم از کم دو دو کر کے پڑھ لیتے ہیں اور زیادہ بھی پڑھتے ہیں۔

تعبیر الرویاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر مکرم جناب مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکات۔ میں کچھ دنوں سے ریاست قلات کی جانب سے حد بندی فیمابین ریاست قلات و ریاست لسبیلہ کے کام پر سپیشل ڈیوٹی پر ہوں اس واسطے بباعث بُعد مسافت الحکم اور بدر ہمو ماً دیر سے ملتے تھے ۱۹ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جبکہ میں بمقام سون میانی علاقہ لسبیلہ میں پہونچا تو میرے ایک عزیز دوست نے جو وہاں کے بمنزلہ نائب تحصیلدار ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت بہت کچھ حسن عقیدت رکھتے ہیں مخدومی مولٰنا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے متعلق مجھے اطلاع دی۔ جو انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر نہایت صبر اور سکوت کے ساتھ سنی گئی۔ چونکہ مولانا مرحوم کی حدت طبع کے ساتھ مجھے کچھ قدرتی مشارکت معلوم ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ جسقدر مضامین مولانا ممدوح کے قلم کے نکلے ہوئے الحکم یا بدر میں کبھی کبھی طبع ہوتے تھے۔ میں ان مضامین کو بالتخصیص کئی کئی مرتبہ پڑھا کرتا تھا۔ اور ہر ایک مرتبہ مجھ اس سے نیا لطف آتا تھا۔ چنانچہ اس نیچرل لگاؤ اور انس کی اطلاع ایک دفعہ بذریعہ تحریر میں نے مولٰنا ممدوح کی خدمت میں بھی عرض کر دی تھی۔ اس لئے مولانا ممدوح کی وفات حسرت آیات کی بابت تقاضائے بشریت غیر محسوس طریق سے قلب پر اثر ہوتا گیا۔ اور اسی قسم کے خیالات میں مستغرق ہو کر رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس واقعہ کی اصلیت پر مجھے اطلاع بخشی جاوے چنانچہ رات رویاء میں میں نے دیکھا کہ ایک موقعہ پر بہت سے آدمیوں کا مجمع ہے جس میں مخدومی مولٰنا نورالدین صاحب بھی ہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب پورے طور پر تندرست اور موزون صورت میں فربہ اور بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ آپکا لباس عمدگی میں نہایت اعلیٰ ہے۔ دستار اور شلوار بالکل نئی اور سفید ہے لدھیانہ کا لاچھہ کی قسم کا چمکتا ہوا کوٹ زیب تن ہے۔ کوٹ کے اوپر سفید دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے۔ جو بغل کے نیچے سے ہو کر گذرا ہے ہاتھ میں ایک لمبا عصا ہے۔ آپ کا چہرہ دلفریب صورت میں گوشت سے بھرا ہوا ہے۔ اور داڑھی اس پہ نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے جس کے بال اس طرح سے چمکتے ہیں جیسا کہ خضاب لگانے سے چمکا کرتے ہیں۔ آپ متانت اور جلال کے ساتھ آنکھیں نیچی کئے ہوئے (جیسا کوئی شرمیلا آدمی ہو) اور متبسم فرماتا ہوا کرتا ہو۔ میٹھا سا تبسم فرماتے ہوئے اس مجمع میں آتے ہیں۔ سب اہالیان مجمع نے سروقد کھڑے ہو کر آپ کو تعظیم دی ہے اور میں ٹکٹکی باندھ کر مولوی صاحب کی ایسی مقبول اور دلربا صورت کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا ہوں (اب بھی اس پاک صورت کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے) اتنے میں مولٰنا نورالدین صاحب نے ایک موزون فربہ اندام شخص سے مولوی صاحب کو اس طرح پر انٹروڈیوس کرایا ہے کہ "یہ صاحب کا انٹروڈکشن کرنے پر آئے ہیں" مولوی صاحب نے اس سے مصافحہ کیا۔ پھر ایک دوسرے سفید پوش آدمی نے مولوی صاحب سے ہاتھ ملایا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ کون ہے۔ پھر ایک تیسرے شخص نے جس کے کپڑے کچھ میلے تھے۔ یہ کہکر کہ "حضرت سلامت" خود مولوی صاحب سے مصافحہ کیا۔ بعد ہ سب لوگ بیٹھ گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے مولوی نورالدین صاحب کے پاس بیٹھ کر ان سے کہا کہ "کل نماز جماعت آپنے کرانا اور مثنوی کے کچھ اشعار پڑھنا" میں نے بھی مولوی عبدالکریم صاحب سے ملنے کی اجازت مولوی نورالدین صاحب سے مانگی الا مولوی صاحب سے مصافحہ کرنے کی نوبت نہیں آئی میں چارپائی پر لیٹا ہوا اس جماعت میں سے ایک سے پوچھتا ہوں کہ "یہ مولوی عبدالکریم کیسے ہیں" مجھے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ "وہ وہ تو چل دئے یعنی کل مٹی کو فوت ہو گئے" یہ سنکر میں رونے لگ گیا۔ اور میری ہچکی بندھ گئی

اس سے بعد جلدی ہی جب میری آنکھ کھلی۔ تو میں نے گھڑی دیکھی۔ ۲ بجے رات کا وقت تھا۔ پھر یہ تمام حالات اسی وقت قلمبند کر لئے۔ تاکہ صحت کے ساتھ یاد داشت میں قایم رہ سکیں۔ آج کراچی میں پہونچ کر آپکا بدر مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۵ء ملا جس میں مولٰنا مرحوم کی وفات کا ذکر تھا۔ وقت وفات کے عین مطابقت سے اور بھی دل پر اثر کیا۔ یہ حالات بغرض تعبیر آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولٰنا مرحوم کو جنت الماویٰ میں جگہ بخشیں۔ آمین ثم آمین

آپکا صادق خاکسار قاضی نظیر حسین احمد مقام کراچی

یہ خواب حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے خاتمہ بالخیر اور جنتی ہونے پر دلالت کرتا ہے (ایڈیٹر)

تصدیق بالرؤیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق صاحب عفی اللہ عنہ۔ السلام علیکم۔ عرصہ ہوا کہ میری بیائی کو اس سال ۱۶ ربیع کے میلہ میں بوقت دن یہ شعر اس طرح پر نازل ہوئے کہ جناب مسیح موعود حضرت مرزا صاحب ان کے پاس آئے ہیں اور آپنے اسکو فرمایا کہ میں کون ہوں وہ جواب اس کلام پر دیتا ہے۔ پہلے وہ بالکل حضرت صاحب کو مسیح نہیں مانتا تھا۔ ؎ غلام احمد کا یہ اعلیٰ نشان ہے ☆ زمین قادیاں اور مسیح آسمان ہے ☆ وہ بنکر آیا زمین پر یہ عزیز دیکھو ☆ یہ راز نہاں ہے انہیں کو ملکی سبقت جہانپر ہے ☆ انہیں کے ہاتھ میں ساری عنان ہے

اس کے بعد اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط بیعت کا روانہ کیا۔ شیخ غلام محمد صاحب مختار عدالت انارکلی لاہور۔ میاں محمد لطیف صاحب کلرک چھاپہ خانہ سرکاری اپنی گورنمنٹ پریس انگریزی لاہور کے نام اخبار بدر میرے کارڈ پر ضرور روانہ فرماتے ہیں۔ ان کی اجازت سے لکھتا ہوں۔ والسلام

نبی بخش لاہور خریدار ۵۰۵

بدر قادیان ۱۲۔ جنوری ۱۹۰۶ء

سالِ گذشتہ

۱۹۰۵ء۔ گذر گیا۔ اور خدا کی عجیب قدرتوں کے بہت تماشے دکھا گیا۔ جو خدا کے سعید بندوں کے واسطے موجب ہدایت اور ازدیاد ایمان ہوئے۔ اور شقی سیاہ دلوں کے واسطے باعث بدبختی و بدنصیبی ہوئے۔ بہت سے سال دنیا میں آتے ہیں۔ اور چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں چنداں ایسے امور اور حادثات پیدا نہیں ہوتے۔ کہ تاریخی کتب میں ان کے واسطے کوئی جگہ قائم رہ جاوے۔ لیکن بعثت و ظہور انبیاء کے سنین کسی کی خوش قسمتی اور کسی کی بدقسمتی کے واسطے تاریخ زمانہ پر ایسا گہرا نشانہ لگاتے ہیں۔ کہ قیامت تک مٹنے میں نہیں آتا۔ مصر میں بیسیوں بادشاہ ہوئے۔ سب کا لقب فرعون ہی تھا۔ جیسا کہ بادشاہ روس کا نام زار ہے۔ مگر حضرت موسیٰ کی بعثت نے اس زمانہ کی تاریخ کو ایسی شہرت اور یادگاری بخشی۔ کہ آج دنیا فرعون کا لفظ سنتے ہی جھٹ اس بادشاہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے۔ جو خدا کے بندے حضرت موسیٰ کا تعاقب کرنے کے سبب غرق آب ہوا تھا۔ غرض نبیوں کا زمانہ تاریخی لحاظ سے ایک بڑی عظمت کا زمانہ ہوتا ہے نہ صرف اس لئے کہ ان کی آمد اہل زمانہ کے مذہبی خیالات میں ایک تغیر عظیم پیدا کرتی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے آنے سے زمین و آسمان کے حالات میں ایک غیر معمولی نشان دکھائی دیتا ہے۔

۱۹۰۵ء بھی ان عجائبات اور تاریخی حادثات سے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ سب سے اول زلزلہ ہی کو دیکھو جس نے تختۂ زمین کو پہلے ملک ہند میں جو مذہبی دنیا کا سب سے بڑا نمائش گاہ ہے اور پھر اٹلی میں جو اس وقت کی ملکی طاقتوں کا مذہبی مرکز ہے۔ اس زور سے ہلا دیا۔ کہ آج تک تمام دنیا کے اہل الرائے اس کو ایک قیامت کا نمونہ کہتے چلے آتے ہیں۔ ایک عیسائی اپنے تازہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ اس (۱۹۰۵ء) کے آثار صدیوں تک قائم رہیں گے۔ ۴۔ اپریل والا زلزلہ آئندہ پشتوں کے لئے بھی ایک دردانگیز واقعہ ہوگا۔ جس نے ہزاروں خاندانوں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے معدوم کر دیا۔ ... کتنی عالیشان عمارتیں سطح زمین سے جا ملیں۔ ... جس کی یاد سے بھی جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے"۔ ایسا ہی ایک آریہ اخبار ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے "ہمیں ایک ایسی مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا جس کی مثال پچھلی چند صدیوں کی آریہ ورت کی تواریخ میں نہیں ملتی"۔ یہ تو سب مانتے ہیں کہ اس زلزلہ کی شدت تباہی کا اثر بہت سخت تھا۔ اور ساری دنیا پر کسی نہ کسی رنگ میں اس کا اثر پڑا۔ لیکن بعض نادان سوال کرتے ہیں کہ اس میں نشان کیا ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس میں نشان اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ہے۔ جو حضرت مسیح نے کئی بار پہلے صاف صاف لفظوں میں کی تھی۔ اور پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو پہلے سے قرآن شریف میں درج ہے۔ پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو آئندہ کے ایک بڑے زلزلے کے متعلق کی جا چکی ہے۔ چونکہ یہ مباحث اسی اخبار میں کئی دفعہ بالتفصیل ذکر ہو چکی ہیں۔ اس واسطے اس جگہ دہرانے کی ضرورت نہیں۔

یہ ایک بہت بڑا نشان ۱۹۰۵ء کا تھا جس کی خبر بجلی کی طرح اور بجلی کے ذریعہ سے تمام دنیا میں ایک دفعہ پھیل گئی تھی۔ اس واسطے میں نے اس کو پہلے ذکر کیا۔ لیکن دراصل ۱۹۰۵ء کا پہلا نشان اس عظیم الشان فتح کا نشان تھا۔ جو افتتاح سال کے ساتھ ہی ظہور پذیر ہوا تھا۔ جس میں تمام مخالفین اور معاندین ہر قسم کی جانی اور مالی سرتوڑ کوششوں کے بعد ناکامی کا منہ دیکھ کر ایک بڑی بھاری ناکامی کا موقعہ دیکھا۔ اور خدا نے اپنی بندے کی نصرت کی۔ اور ۷۔ جنوری ۱۹۰۵ء کو امرتسر کے سیشن جج نے ہمارے حق میں مقدمہ کا فیصلہ سنا کر دشمنوں کو روسیاہ کر دیا۔ اس مقدمہ میں مولوی لوگوں نے بڑے بڑے زور لگا کر گواہیاں دیں۔ اور خدا کے مسیح کی مخالفت میں یہ بھی کہا۔ کہ زنا چوری جھوٹ کوئی بھی بدی انسان کرے وہ متقی کا متقی رہتا ہے۔ اور ہر حیلے جائز اور ناجائز سے خدا کے مسیح پر حملہ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں اور الہامات کے مطابق جو پہلے سے شائع کئے جا چکے تھے۔ آخر فتح حضرت حجۃ اللہ ہی کی ہوئی۔ اگرچہ اس مقدمہ نے بہت طول پکڑا۔ اور دور دور کے گواہوں کے سبب اور مقدمہ کے جہلم سے گورداسپور تبدیل ہونے کے سبب اور ایک دفعہ ... لال صاحب کو جن کے پاس پہلے مقدمہ تھا۔ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی سے واپس منصفی ہو کر گورداسپور سے تبدیل جانے کے سبب اور پھر نئے مجسٹریٹ ملنے صاحب آتما رام کے کچھ دن آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہنے اور دوران مقدمہ میں ان کے دو لڑکوں کے مر جانے پر کچھ رخصت لینے اور بعض دیگر ایسے وجوہ کے سبب جو پیش آتے رہے۔ مقدمہ میں التوا ہوتا رہا اور بار بار گورداسپور جانا پڑا۔ اور اس التوا میں دشمن بہت سی بد خبریں اڑاتے رہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر کامیابی خدا کے مسیح کو ہوئی۔ عاجز کو یہ فخر حاصل کہ اس مقدمہ کے تمام سفروں میں حضرت مسیح کے ہمرکاب رہا۔ اور بہت سے نشانات کا چشم دید گواہ ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب خدا انہیں دین میں کمال عطا کرے۔ اس مقدمہ میں اول سے آخر تک وکیل تھے۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بھی ان کے ہمراہ وکیل تھے۔

پھر تیسرا بڑا نشان جو اس میں پورا ہوا۔ وہ طاعون کا تھا جس نے پہلے سے بہت زیادہ ہندوستان کے مختلف حصوں کی صفائی کی۔ یہ نشان کئی سالوں سے ہندوستان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے در پے ہے اور صدہا بلکہ ہزارہا خوش قسمت لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کھینچ لایا ہے۔ مگر ہنوز ان سمجھنے والوں کی تعداد اس سے زیادہ نہیں۔ کہ ان کو **قلیل من عبادی الشکور** کا مصداق گردانا جائے۔

پھر چوتھا بڑا نشان سیلاب عظیم کا تھا۔ جو ہندوستان کے مختلف مقامات پر ماہ اگست ستمبر میں اس زور سے آیا کہ کئی گاؤں غرق ہو گئے۔ اور ہزارہا جانیں آدمیوں کی اور مال مویشیوں کی تلف ہو کر دوسروں کے واسطے عبرت کا موجب ہوئیں۔

اس کے علاوہ اور صدہا نشان وقوع میں آئے۔ جن کے گواہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔

مثلاً میر ناصر نواب صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد اسحٰق کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ ڈاکٹر کا بیماری کو نہایت خطرناک بیان کرنا۔ حضرت کو اس کی صحت کے متعلق الہام ہونا۔ اور اس کے مطابق عزیز کا جلد شفایاب ہونا۔ بابو محمد افضل کی وفات کے متعلق پہلے سے الہام ہونا۔ پھر بابو میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ آپ نے اپنی وصیت بھی لکھ دی۔ اور پھر حضرت کے پہلے بیان کردہ الہام کے مطابق شفا پانا۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے متعلق امتحان اسسٹنٹ سرجنی میں پاس ہونے کی پہلے سے بشارت دینا اور پھر اس کے مطابق واقع ہونا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے متعلق چھ ماہ پہلے الہام ہونا۔ اور پھر ایام بیماری سے چند روز پہلے اور ایام بیماری میں ایسے الہامات کا متواتر نازل ہونا۔ جن سے مرحوم کی وفات کی اطلاع تھی۔ اور مولوی صاحب مرحوم کے سرطان سے شفا پانے کے متعلق الہامات کا ہونا اور پھر اس کے مطابق واقعہ ہونا۔ دہلی جانے سے پہلے دروازے بند کا خواب دیکھنا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہونا۔ دہلی میں ایک غمناک امر کی طرف اشارہ پانا۔ اور میر صاحب کا بیمار ہونا۔ امرتسر میں جھگڑا فساد کے متعلق رؤیا دیکھنا اور پھر وہاں میں ناپاک لوگوں کا شرارت کرنا پیشگوئی کے مطابق نئے مہمان خانہ کا طیار ہونا۔ غرض جو لوگ قریب رہتے ہیں وہ خود اس ایک سال میں اس قدر نشانات دیکھ چکے ہیں۔ کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور عالم الغیب ہونے اور ایک قادر خدا ہونے کے دلائل اور یقین کا ایک بڑا مجموعہ ہے اگر اس سال کے تمام نشانات کو بالتفصیل لکھا جاوے۔ تو ایک بڑی کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ یہ سب باتیں اپنے اپنے موقعہ پر درج اخبار ہو چکی ہیں۔

نئے خطابات اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مفصلہ ذیل پانچ نئے ناموں سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب و معزز فرمایا۔

(۱) عبد القادر
(۲) محمد مفلح
(۳) ابن رسول اللہ

(۴) قمر
(۵) شمس

یہ سب نام اپنے اندر مضمون رکھتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کے اس سچے تعلق عبودیت اور رسالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو آپ کو اپنے حقیقی محسن رب کے ساتھ ہے۔ جو سب پوشیدہ اور ہے۔ اور آپ کے اس باطنی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کو خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ حقیقی اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی لوگ ہیں۔ جو آپ کے روحانی فیض سے بہرہ ور آپ کے حقیقی وارث اور جانشین بنتے ہیں۔ اور آنحضرت کی متابعت میں ایسے محو ہو جاتے ہیں۔ کہ بس محمدی بن جاتے ہیں اور اسی واسطے ان کو خدا کی طرف سے کامیابی کا تمغہ ملتا ہے۔ کیونکہ محمد کے سوائے کوئی دوسرا اس زمین پر مفلح نہیں ہو سکتا۔ یہ اس دنیا کا چاند ہے۔ جو سورج کی روشنی سے فیض حاصل کر کے خلقت کو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو نادان اس حقیقی نور تک نہیں پہنچ سکتے۔ ان کے واسطے شمس بن کر انہیں ان کا چاند دکھلا دیتا ہے۔

تازہ تصانیف اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نو تازہ تصانیف بصورت اشتہارات شائع ہوئیں۔ جو سب کی سب اخبار بدر میں وقتاً فوقتاً درج ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلی کا نام بھی الوصیت تھا۔ اور سب سے آخری کا نام بھی الوصیت ہی ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے

۱۔ الوصیت۔ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء۔ پیشگوئی متعلق زلزلہ اول۔ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقع ہوا۔
۲۔ الدعوت۔ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ آئندہ ایک آنے والے زلزلہ کے متعلق پیشگوئی۔
۳۔ الانذار۔ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایضاً
۴۔ الندا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایک زلزلہ شدیدہ اور سیلاب کے متعلق پیشگوئی۔
۵۔ البلاغ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ایضاً
۶۔ ضروری گذارش۔ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء۔ گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی متعلق زلزلہ۔ اور اس پیشگوئی پر توجہ کرنے کے فوائد کا اظہار
۷۔ ایک تازہ خط۔ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء۔ ایک سائل کے چند سوالات متعلق بعض پیشگوئیوں کے جوابات۔
۸۔ تبلیغ الحق۔ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ حضرت امام حسین کی شہادت کے متعلق ناجائز کلمات پر تنبیہ۔
۹۔ الوصیت۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ جماعت کو وصیت مقبرہ بہشتی کی بنیاد۔ اور اس میں دفن ہونے کے شرائط۔

کتاب نصرت الحق حصہ پنجم براہین احمدیہ کا بہت سا حصہ اس سال چھپ گیا ہے۔ مگر ہنوز مکمل ہو کر شائع نہیں ہوا

تقریرات اقدس ۱۹۰۵ء میں علاوہ ان تقریروں کے جو حضرت اقدس روزانہ اپنے خدام کو یا مخالفین کو بطور وعظ و نصیحت اور تحدیث پورا کرنے کے فرمایا کرتے ہیں۔ آپ نے مجمعوں میں پانچ پبلک لکچر دیئے۔ ایک لدھیانہ میں۔ ایک امرتسر میں۔ جو مفسدوں کے شور پکار کے سبب ادھورا رہا۔ اور تین قادیان میں جو دسمبر کے آخری ایام ہوئے۔ ایک مسجد اقصیٰ میں اور دو مہمان خانہ جدید میں۔

اس سال حضرت حجۃ اللہ نے اکتوبر نومبر کے ایام میں ایک سفر دہلی کی طرف کیا۔ واپسی پر راستہ میں دو یوم لدھیانہ ایک یوم امرتسر قیام ہوا۔ کل ایام سفر ۳۰ تھے۔ دہلی کے سفر حالات مفصل اخبار بدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے سوائے تمام سال قادیان میں قیام رہا۔ جس میں سے تین ماہ اپریل۔ مئی۔ جون باغ میں قیام رہا۔

اس سال میں مفصلہ ذیل احباب نے ہمکو اپنی جدائی کا غم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کو جنت نصیب کرے۔ اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرماوے۔ دو بزرگوں کے نام پہنچے ہیں۔ اور دوسرے جن کے نام درج نہیں ہوئے۔

خان صاحب محمد خان مرحوم۔ کپورتھلہ۔ تاریخ وفات ۱ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر محمد افضل صاحب مرحوم۔ " ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر شیخ محمد خان صاحب مرحوم بزدار لمیہ " اپریل ۱۹۰۵ء
عزیز محمد شاہ مرحوم پسر قاضی امیر حسین صاحب " مئی ۱۹۰۵ء
مولوی جمال الدین صاحب مرحوم۔ سید والہ " ۲۲ جولائی ۱۹۰۵ء
خالہ صاحبہ والدہ بی بی مرحومہ زوجہ کلاں حضرت مولوی نورالدین صاحب تاریخ وفات۔ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء
عزیز عبد القیوم ابن حضرت مولوی نورالدین صاحب تاریخ وفات ۱۴ اگست ۱۹۰۵ء (جگر کا بال خدا تعالیٰ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبد السلام کے جسم میں دوسرا دیا۔ حضرت فرمایا)
حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تاریخ وفات ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء
منشی وزیر الدین صاحب مرحوم " نومبر ۱۹۰۵ء
مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلم " ۳ دسمبر ۱۹۰۵ء
اس سال میں عاجز راقم کی ایک لڑکی سعیدہ بیگم بھی فوت ہوئی

مقدمہ کپورتھلہ کپورتھلہ میں جو مخالفوں نے ایک مسجد میں سے احمدیوں کو نکال دینے کی ٹھان کر مقدمہ کھڑا کر رکھا تھا۔ اس میں مسجد احمدیوں کو ملگئی۔ اور مخالفوں کا کوئی دخل و تعلق نہ رہا۔ فالحمد للہ

درس قرآن شریف درس قرآن شریف حضرت مولوی نورالدین صاحب روزانہ (سوائے جمعہ) کے مسجد اقصیٰ میں دیتے رہتے ہیں۔ جس کے سامعین اور حاضرین بعض دن دو دو سو تک ہوتے ہیں۔ یہ درس بہت سے برکات کا باعث۔ بہتوں کے واسطے ہدایت کا موجب۔ کئی لوگوں کے دلوں سے وساوس شیطانی کو دور کرنے والا۔ اور اکثروں کو راہ راست پر لانے والا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مدرس کو جزائے خیر دے۔ اور اس کے متعلمین کو فہم قرآن اور اس پر عمل عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیمی حالت اس سال اچھی رہی۔ گو مالی حالت کے لحاظ سے دفتر میں ہنوز احباب کی امداد کی بہت ضرورت ہے۔ ابتدائے سال میں جنوری کے مہینہ میں انسپکٹر مدارس نے مدرسہ کا معائنہ کر کے بہت عمدہ رپورٹ کی۔ فروری کے مہینہ میں مدرسہ کے انتظام میں ایک تغیر واقع ہوا اور وہ یہ تھا۔ کہ انتظام مدرسہ بجائے نواب محمد علی خان صاحب کے ایک کمیٹی کے سپرد ہوا۔ کیونکہ نواب صاحب موصوف اس وقت مالیر کوٹلہ چلے گئے ہوئے تھے۔ اور کچھ اور عرصہ تک انہیں اپنے بعض ضروری کاموں کی خاطر لاہور میں رہنا ضروری تھا۔ ان کے ایام گذشتہ لاہور میں یہ عاجز چند ماہ تک منتظم ٹھہر کر رہا تھا۔ اور مارچ کے آخیر تک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر رہا۔ جب کہ یکم اپریل کو میں بدر کا ایڈیٹر مقرر ہوا۔ اور مولوی شیر علی صاحب کو ہیڈ ماسٹری کا چارج دیا۔ پانچ نئے مدرس اس سال مدرسہ میں ملازم رکھے گئے۔ شیخ عبد الحق صاحب بی اے۔ منشی عبد الحق صاحب۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب جو کہ گذشتہ اس مدرسہ کی خاطر ملازمت چھوڑ کر یہاں آ گئے ہیں۔ اور منشی غلام محمد صاحب۔ سال کے آخر میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ کی طرف خاص توجہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ میں ایک شاخ دینیات کھولی گئی۔

طلباء شاخ دینیات اس مدرسہ کے علاوہ ایک درس کتب دینیات کا حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاں خاص رہتا ہے۔ جس میں پانچ دس طلباء ہمیشہ حضرت مولوی صاحب سے علوم حدیث۔ تفسیر۔ ترجمہ۔ حدیث۔ فقہ۔ صرف و نحو۔ معانی۔ منطق۔ فلسفہ۔ طب۔ وغیرہ علوم کی تحصیل کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے وقت کا اکثر حصہ روزانہ ان طلباء کی تعلیم میں صرف ہوتا ہے۔ ان طلباء کے ہر طرح کے گذارہ کی صورت بھی اکثر حضرت مولوی صاحب کے ذمہ ہی ہے جس میں بعض احباب کچھ ماہواری یا وقتاً فوقتاً امداد بھی دیا کرتے ہیں۔ اس سال کے بعض طلباء یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میاں غلام محمد صاحب کشمیری۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید عبد الحی عرب۔ عبد الرحمن صاحب جانوی۔ محمد جی ہزاروی۔ محمد شاہ۔ ابو سعید عرب صاحب۔ محمد یار۔

مطب حضرت مولوی نورالدین صاحب کا مطب جس میں صبح شام بیماروں کو حضرت موصوف دیکھتے ہیں۔ اور دوائی بھی مفت ملتی ہے۔ قادیانی اور بیرونی لوگوں کے واسطے کھلا ہے۔ دور دور سے بیمار لوگ بھی آتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے شفا پا جاتے ہیں۔ اس سال بھی یہ مطب بدستور مخلوق کو فیض دیتا رہا۔

رسالہ تشحیذ الاذہان اس سال میں ایک سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان نام بھی جاری ہوا جو کہ بالکل نیا ہے۔ اس کے ایڈیٹر برادرم مفتی فضل الرحمن صاحب شاگرد رشید حضرت مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ خدا ان کے کام میں برکت دے اور ان کو دینی و دنیوی فوائد سے متمتع کرے۔

چھٹا سال ریویو آف ریلیجنز کا رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو جو کام دنیا میں کر رہا ہے۔ اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ مخالفوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اس وقت یہی ایک اسلامی رسالہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کا کام ہند میں اور غیر ممالک میں کر رہا ہے۔ اس کے سوائے الحکم بفضلہ تعالیٰ عمدہ حالت میں ہے۔ خدا اسے قائم اور سرسبز رکھے۔ بدر نے بہت ترقی کی ہے۔ اپریل سے دسمبر تک قریب دو سو نئے خریدار پیدا ہوئے ہیں۔ مگر نئے مشکلات کے سبب منیجر نے اس سال بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ خدا رحم کرے۔ اور اپنی نصرت سے اس کی امداد کرے۔

انجمن کا اس سال کا انجام ایک خاص انتظام کے ساتھ ہوا جس نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کی بنیاد گویا نئے سر سے باندھی ہے۔ اور وہ پیشگوئی کے مطابق مقبرہ بہشتی کا بنانا ہے جس کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔

علاوہ اس کے قادیان میں دو نئی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ایک سنٹرل کمیٹی قومی معاملات کے واسطے۔ اور ایک لوکل کمیٹی مقامی ضروریات کے واسطے۔ پہلی کے سکرٹری حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں۔ اور دوسری کے سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب مقرر ہوئے۔

سال گذشتہ کے معاملات پر اس طرح پر ایک مختصر سرسری نظر کرنے کے بعد میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام گذشتہ غلطیوں کو معاف فرماوے۔ اور ہماری پردہ پوشی فرماوے۔ اور گناہوں کی سزا میں گرفتار ہونے سے ہم کو بچا لے اور آئندہ ہم کو نیکی کی توفیق دیوے۔ اور اپنی رضامندی کے حصول کی راہیں دکھلاوے جس مطلب کے واسطے اس نے اپنے پیارے بندے کو مبعوث کیا ہے۔ اس کے پورا کرنے میں ہم ناصران دین میں شامل ہوں۔ اور یہ سال آئندہ ہمارے واسطے موجب برکات اور رحمت کا ہو۔ خدا تعالیٰ کے نشانات سلسلہ حقہ کی تائید میں ظاہر ہوں۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا۔ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین
اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء۔ بیدک الخیر۔ انک علی کل شیء قدیر۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی کہتا ہے۔ جس طرح یہوداہ اسکریوطی نے یسوع کو پکڑوانے کے واسطے اس کے منہ پر بوسہ دیا تھا۔ ایسا ہی میرے ساتھ بھی میرے بعض مریدوں نے معاملہ کیا۔ انہوں نے بار بار مجھے بوسہ دیا۔ پر میں نے ان کو اپنے شہر سے ہی نکال دیا۔

(معلوم ہوتا ہے اکثر مرید اس سے بیزار ہوتے رہتے ہیں)

اگر میں شیطان ہوتا۔ تو جا بجا ڈرانے کی تصویریں کھڑی کرتا تاکہ لوگ ڈر جاویں۔

(آپ شیطان کا استاد بننے کا بھی شوق ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اگر کہے کیا ہے تم ہو ہی شیطان)

یہاں بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو تنگ کیا کرتی ہیں۔ کہ تم ہم کو اس ڈوئی کے شہر میں کیوں لائے۔ اور بعض خاوند اپنی عورتوں کو تنگ کیا کرتے ہیں۔ کہ تو نے مجھے اس شہر میں آنے کی کیوں ترغیب دی تھی۔

(یہ مریدوں کی دلی حالت کا نقشہ ہے)

میں نے شیطان کا بہت مطالعہ کیا ہے

بنتے پادری جب بیکار ہو جاتے ہیں۔ تو سست کتوں کی طرح دن رات میں اپنا وقت ضائع کرتے پھرتے ہیں

شہر شکاگو بہت گندی حالت میں ہے۔ اس شہر میں گذشتہ سال میں ۹۴ واقعات قتل ہوئے۔ اور نو سو انچاس آدمیوں پر حملہ مجرمانہ کیا گیا۔

(یہ عیسائی مہذب شہروں کا نمونہ ہے)

جب مسیح آئے گا۔ تو لوگوں کو پاک بنانے پر دس ہزار سال لگے گا۔

چالاک تاش باز پادری۔ امریکہ کے اخبار نیوز مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۰۵ء میں تاش باز پادریوں کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک شہر میں پادریوں کو تاش کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ دن رات اسی کام میں مصروف رہتے۔ لیکن چونکہ عوام میں یہ بات بہت بری سمجھی جاتی ہے۔ اس واسطے خفیہ طور پر تاش کھیلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اتوار سے پہلی رات کو تاش میں مصروف رہے۔ صبح نزدیک آ گئی تھی۔ تاش کو اپنی جیب میں ڈال کر وعظ کرنے کے واسطے گرجا میں چلے گئے۔ ایک پادری صاحب جن کی جیب میں تاش تھی۔ اثنائے وعظ میں ممبر پر کھڑے جوش وعظ میں کچھ ہاتھ جو مارنے لگے۔ تو تاش کے پتے جیب میں سے نکل کر ممبر کی سیڑھی پر جا گرے۔ پادری صاحب بہت ہوشیار تھے سامنے ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی طرف مخاطب ہو کر بولے دیکھو لڑکے تم لوگوں کی اصلاح کی خاطر مجھے کیسے کیسے ناگوار کام کرنے پڑتے ہیں۔ تمہاری خاطر مجھے یہ تاش گرجے میں لانی پڑی۔ ادھر آؤ۔ اور ان پتوں میں سے ایک کو اٹھاؤ۔ لڑکا آگے بڑھا اور ایک پتہ اٹھایا۔ پادری صاحب نے فرمایا۔ بتاؤ یہ کیا ہے۔ تب اس نے پتے کا نام بتلایا۔ پادری صاحب نے کہا۔ اچھا ایک اور اٹھاؤ۔ اس نے ایک اور اٹھایا۔ پادری نے کہا۔ اس کا نام بتلاؤ۔ اس نے اس کا بھی نام بتلایا۔ تمام سامعین حیران خاموش بیٹھے رہے کہ کیا معاملہ ہے۔ تب پادری صاحب نے ممبر سے بائبل اٹھالی اور کھول کر بچے کو کہا کہ پڑھو۔ بچے نے کہا۔ کہ میں نہیں پڑھ سکتا تب پادری صاحب نے نہایت رونی شکل بنائی۔ اور غمگین آواز سے وعظ شروع کیا اور کہا۔ دیکھو یہ تم لوگوں کی عیسائیت کا حال ہے۔ ہمارے بچے تاش کے ہر ایک پتے سے آگاہ ہیں لیکن بائبل کا ایک لفظ نہیں جانتے۔ (راوی کا بیان ہے کہ یہ بالکل سچا واقعہ ہے)

تعدد ازدواج۔ ڈوئی کے آخری اخبار میں تعدد ازدواج پر ایک لکچر چھپا ہے۔ جو ڈوئی کی بیوی نے اپنے شہر کی عورتوں کے سامنے دیا ہے۔ اور اس امر کا اقرار ہے۔ کہ عیسائی ممالک میں زنا کاری بہت ہے۔ اور جس فرقہ عیسائی میں تعدد ازدواج کا رواج ہے۔ ان میں یہ بدکاری نہیں پائی جاتی ہے۔ تاہم خود کثرت ازدواج کو ایک بدکاری اور گناہ قرار دیتی ہے۔ اس کا اقرار ہے۔ کہ توریت نے اس کو جائز رکھا ہے۔ لیکن انجیل میں یسوع مسیح نے اس کو منع کر دیا ہے۔ اس پر میں نے اس کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار کے ڈاک ولایت کے کالم میں درج کیا جاوے گا۔

پادری کی آر بالڈ میک لارن۔ پر آٹھ الزام بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے پہلا کثرت شراب نوشی ہے۔ تین عورتوں نے بھی پادری صاحب پر الزام لگائے ہیں۔ (اخبار ٹرتھ سیکر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۰)

جان میڈک صاحب نے اپنے ایک دوست کو جو انہیں عیسائی رہنے کی ترغیب دیتا ہے ایک لمبا خط لکھا ہے جس میں سے چند ایک فقرات ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔ دو ہزار سال سے عیسویت نے دنیا کو کیا فائدہ پہنچایا ہے عیسائیت میں کوئی ایسی بات نہیں جو دنیا کے واسطے مفید ہو سکے۔ بائبل میں جو اخلاق اور صفات خدا کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان سے (نعوذ باللہ) معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا دیوانہ تھا۔ یسوع اچھا آدمی تھا۔ مگر اس کا کبھی یہ منشا نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر اس دنیا میں آوے۔ آپ مجھے کافر کہنے کے سوائے اور کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۳۶ جلد ۱ - مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

مولوی صاحب کی علالت۔

میں قادیان میں ۲۲۔ اگست ۱۹۰۵ء کو پونچا۔ اس وقت تین چار روز سے ایک پھنسی جو مٹر کے دانہ کے برابر تھی۔ مولوی صاحب مرحوم کی پشت پر دونوں شانوں کی ہڈیوں کے درمیان گردن کے قریب دو اینچ نیچے جلد پر نمودار تھی۔ اس وقت اس میں کاربنکل کے علامات پورے پورے نہ پائے جاتے تھے۔ مگر تین چار روز کے بعد پورا کاربنکل بن گیا۔ چنانچہ اس کو چیرا دیا گیا۔ مگر یہ کبھی اوپر کو بڑھتا کبھی نیچے کو کبھی دائیں کبھی بائیں۔ غرضکہ جس طرف بڑھتا اسی طرف چیرا دیا جاتا۔ یہان تک کہ اس ایک کاربنکل کو سات دفعہ چیرنا پڑا۔ ایک دفعہ کلوروفارم سنگھا کر۔ اور چھ دفعہ بغیر کلوروفارم کے۔ اور یہ نہیں کہ چیرہ ناکافی طور پر دیا جاتا تھا۔ یا علاج میں کسی قسم کی کمی تھی۔ مگر ذیابیطس کا غلبہ زور سے تھا۔ اس لئے کاربنکل بڑھتا گیا۔ یہان تک کہ گردن کی پچھلی طرف سب کی سب جگہ رک گئی اور سر کے بالوں کے اندر بھی سوجن چلی گئی۔ اور گردن کے اطراف میں بھی قریب ڈیڑھ ڈیڑھ اینچ سوجن آگے کو بڑھ گئی۔ اس کاربنکل کے علاوہ چار اور کاربنکل نمودار ہوئے۔ دو پشت پر ایک دائیں شانہ پر ایک دائیں زانو سے اوپر۔ اس کے علاوہ سات پھوڑے جسم کے مختلف مقامات بازو و ٹانگوں پر تھے۔ اصل تکلیف کا موجب مولوی صاحب کے لئے پہلا کاربنکل تھا۔ جو ایک پھنسی سے اس قدر بڑھا۔ کہ دونوں شانوں کے درمیانی حصہ کمر کو اور گردن کو اس نے روک لیا۔ اور چیرا جو دیا گیا قریباً ۸۔ اینچ طول میں اور چھ اینچ عرض تھا۔ اور قریب ڈیڑھ اینچ گہرا تھا۔ یہان تک کہ شروع ایام میں جب کہ اچھی طرح سے زخم بھرا نہ تھا۔ اس کی طرف دیکھکر اکثر لوگوں کو ہیبت معلوم ہوتی تھی۔ اور اتنے بڑے زخم کا بھرنا ایک اچنبہ بات معلوم ہوتی تھی۔ مگر خدا کے فضل سے اور مسیح کی دعاؤں سے گردن کی طرف کاربنکل کا بڑھنا بالکل رک گیا اور زخم سب کا سب بھر گیا۔ اور صرف دو سطحی لکیرین زخم کی جگہ پر معلوم ہوتی تھیں اور کچھ نہیں۔

چار نئے کاربنکل جو تھے۔ ان میں دوائی کی پچکاری کی گئی۔ وہ سب کے سب بیٹھ گئے۔ بازوؤں پر اور ٹانگ پر جو پھوڑے تھے۔ ان سے بھی بہت تکلیف ہوئی۔ ان سب کو یکے بعد دیگرے چیرے دئیے گئے۔ علالت کے آخر ایام میں ان سب کو قریباً آرام ہو گیا۔ اور مواد کسی کسی زخم میں سے کبھی تھوڑا نکلتا تھا ورنہ وہ اچھے ہی ہو گئے تھے۔

اس بیماری کے دوران میں کئی روز تک سخت پیچش رہی پاخانہ کے راستہ خون اور پیپ آتا رہا۔ مگر اس سے بھی خدا نے نجات دی۔

خدا کا فضل و استجابت دعا

مولوی صاحب کی بیماری بہت سخت اور خطرناک تھی۔ اس شدت سے اس کا دورہ ہوا۔ کہ میں ایمان سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی ۸۰ دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تھا۔ اور یہ محض حضرت اقدس علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ ورنہ میں خدا کو حاضر و ناظر کر کے کہتا ہوں۔ کہ ہم بہت سے ڈاکٹر مولوی صاحب کے معالجہ کے لئے جمع تھے۔ اور حضرۃ مولوی نورالدین صاحب بھی موجود تھے۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب کی ایسی نازک حالت ہوتی تھی۔ کہ ہماری طبی نگاہ سے ان کا چند گھنٹے بھی زندہ رہنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ مگر جب کبھی کہ ہم گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت میں ان کی نازک حالت کا ذکر کرتے۔ آپ کبھی کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا زبان پر نہ لاتے۔ بلکہ ہم سب کو بہت تسلی دیتے۔ اور ہمیشہ یہی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ بہت قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کے فضل کا ہر دم امیدوار رہنا چاہیئے۔ ہمارا بھروسہ تو اسی ذات پر ہے اور آپ دعاؤں میں مشغول ہو جاتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قضاء و قدر جب نازل ہو جاوے۔ تو اُسے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ مگر حضرت اقدس کی دعا کا اثر بین ہوتا تھا۔ اور فوراً ردّی علامات میں ایک غیر معمولی تبدیلی ہو کر آرام کی صورت ہو جاتی تھی۔ حقیقت میں قضاء و قدر کے ساتھ ایک لڑائی ہی تھی۔ القصہ دعاؤں نے اپنا اثر دکھایا کہ اصل عارضہ کاربنکل کا بالکل اچھا ہو گیا۔ اور درمیانی عوارض بھی اچھے ہو گئے۔ یہان تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اب مجھے اصل بیماری سے بالکل صحت ہو گئی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین روز تک چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ مگر چونکہ حسب الہام الٰہی ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ یعنی موت کے تیر خطا نہیں جاتے۔ قضاء و قدر نے اپنا کام دوسرے رنگ میں کیا۔ یعنی مولوی صاحب کو ذات الجنب ہو گیا۔ جس سے تپ ۱۰۶ درجہ کا ہوا۔ اور الہام الٰہی ۴۷ سال عمر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کے مصداق ہوئے۔

میں بعض درمیانی امور پیش کرتا ہوں کہ جن سے میں اُمید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب مرحوم کے لئے جو خدا تعالیٰ نے اس مہلک مرض میں اس قدر تاخیر کی۔ یہ محض ایک خوارق عادت امر تھا اور حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو مولوی صاحب مرحوم پر کلوروفارم سونگھا کر اوپریشن کیا گیا۔ یہی سب سے بھاری اوپریشن تھا۔ خاکسار نے یہ اوپریشن کیا تھا۔ اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر سرجری آگرہ میڈیکل سکول نے ان کو کلوروفارم دیا تھا۔ اور اوپریشن قریب گیارہ بجے دن کے ختم ہوا تھا۔ اوپریشن کے بعد قریب شام تک میں مولوی صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ ہاتھ پاؤں بالکل سرد ہو گئے۔ نبض بالکل کمزور تھی۔ اور باقاعدہ نہ چلتی تھی۔ کسی وقت ایک دو حرکتیں دل کی بالکل ساقط ہو جاتی تھیں۔ گویا کہ دل حرکت کرتا کرتا رُک جاتا تھا۔ ہوش نہ تھا۔ اور اس کے علاوہ پیٹ میں نفخ بہت تھا۔ اصل میں مولوی صاحب کو ذیابیطس کی وجہ سے عام کمزوری بہت تھی۔ اس کے علاوہ شدت درد و کرب کی وجہ سے کئی دن سے غذا اندر نہ گئی تھی۔ اس پر اوپریشن بڑا بھاری ہوا۔ بہت سا خون گیا۔ کلوروفارم بہت سی مقدار میں سونگھانا پڑا۔ اس لئے ان کی حالت نہایت نازک ہو گئی تھی۔ ہم نے ہر ایک قسم کا علاج کیا۔ کہ دل اپنی اصلی حالت پر آ جاوے۔ اور ہوش آ جائے۔ مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی۔ اور ان کی عام حالت نیچے ہی نیچے جاتی تھی۔ ہمارے عزیز بھائی ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور بھی قریب چار بجے دن کے لاہور سے تشریف لائے۔ وہ بھی ان کی حالت دیکھکر سخت پریشان و حیران ہوئے۔ اور انھون نے کہا۔ کہ بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں معلوم ہوتی۔

حضرت اقدس گھڑی گھڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی اس خبر کے سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غمگسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے۔ آپ کو صدمہ محسوس ہوا۔ اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے۔ واللہ کہ ہم نے اس سے زیادہ اس مسیح میں اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا۔ آپ پھر اندر تشریف لے گئے۔ کچھ مشک لائے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو۔ پھر آپ دعا میں مشغول ہو گئے۔ کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے۔ اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ وہ چاہے۔ تو مردہ میں جان ڈال دے۔ اس کو سب قدرتیں ہیں۔ مشک بھی دیا گیا۔ پیشتر اس کے اس سے بہت زیادہ طاقتور ادویہ دی جا چکی تھیں۔ بلکہ جلد میں بذریعہ ہائپوڈرمک سرنج (یعنے باریک پچکاری) دی جا چکی تھی۔ کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ مگر میں اس بات کا شاہد ہوں۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ ہیں۔ کہ ادھر حضرت مسیح نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا۔ اور ادھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی۔ اصلاح پکڑنے لگی۔ اور ابھی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہو گئی۔ جیسے کہ کبھی کوئی ضعف نہ تھا اس وقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے منہ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا

کرشن کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہی ہے کبھی نہیں دیکھا کہ اس حالت کے بعد اس ضعف کی حالت میں اور دل کی بالکل رہ چکنے کے بعد پھر کسی کا دل قوی ہو گیا ہو اور حالت درست ہو گئی ہو"۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہود ملک روس میں سخت بے امنی پھیل رہی ہے۔ جا بجا گورنمنٹ کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں۔ فوجیں بگڑ رہی ہیں۔ لوٹ اور قتل ہو رہے ہیں ہزاروں یہودی تہ تیغ ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں جس کا اصل سبب تو یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو مغضوب علیہم کہا ہے۔ قرآن شریف میں ان کے متعلق یہ پیشگوئی ہے۔ کہ وہ جا بجا ذلت اور ہلاکت دیکھیں گے اور کوئی ان کا سرپرست نہ ہوگا۔ اور ظاہر سبب عیسائی اقوام کا تعصب اور جاہلانہ غصہ ہے جو کہ وہ غیر مذاہب کے ساتھ رکھتے ہیں تعجب اور ہنسی کی بات ہے۔ کہ باوجود اس قدر مفاسد اور خرابیوں کے جو ملک روس میں پڑی ہوئی ہیں۔ زار روس نے بھی سلطان روم کو کہلا بھیجا تھا کہ مقدونیہ کے معاملہ میں اصلاح کر دو۔

—— ۲۰۔ دسمبر کو تبتی لامہ اور بھوٹانی تونگسا پلوپ نے حضور وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اور دوسرے دن ہز ایکسلنسی نے ان سے ملاقات بازدید فرمائی۔

—— میسور کی ایک کان کی پھٹ جانے سے ۹۔ آدمی ہوئے۔ کئی انگریز زخمی ہوئے۔

—— بمبئی کے ساسون مل میں آتشزدگی سے ۸۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

—— بہرام پور کلکتہ میں ایک زیر تعمیر کارخانہ چوب کی عمارت گر گئی۔ جس سے ۲۵۔ آدمی دب گئے۔ ملبہ کھودنے سے ۴ مردہ۔ اور باقی زخمی نکلے۔ انمیں سے زیادہ تر پنجابی کاریگر تھے۔

—— ۳۱۔ دسمبر کو کولمبو میں اسلامیہ کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ قریب تین ہزار مسلمان شریک تھے۔

—— امیر صاحب کابل نے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں حاجیوں کی آسایش کے لئے سرائیں بنوا رہے ہیں۔ اب تک مرزا شاہ بیگ انچارج تعمیر تھے اب سید شہزادہ جان کو بھیجا گیا۔ مرزا صاحب رخصت پر واپس آئے

ایک پادری کی روح بل فاسٹ میں ایک پادری نے ظاہر کیا۔ کہ ایک بھوت رات کو دروازے کھٹکھٹاتا رہتا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ایک متوفی پادری کی روح ہے اور کہا کہ میرے حق میں دعا نہیں کی گئی۔ جس سے میں بھوت بن گیا۔ اس پر پادریوں نے دعا کی۔ تو وہ بھوت وہاں سے چلا گیا۔ اس لئے پادریوں نے آئندہ کے لئے اعلان کر دیا۔ کہ اپنے متوفی برادروں۔ دوستوں کے لئے ضرور دعا کی جایا کرے۔

زیور سے ہلاکت دہلی میں ایک سنار کے لڑکے کو جو صرف ۲½ روپے مالیت کی بونگیں کانوں میں پہنے ہوئے تھا۔ کسی ظالم نے مار ڈالا۔ افسوس! لوگ بچوں کو زیور پہنانے سے باز نہیں آتے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۳۔ دسمبر کو پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں

حصار ۔۱۔ رہتک ۔ ۱۶۔ گوڑگانوں ۳۔ دہلی ۶۔ کرنال ۹۴ انبالہ ۱۷۔ ہوشیارپور ۲۲۔ لودیانہ ۱۔ فیروزپور ۔۷۔ امرتسر ۹۔ گورداسپور ۶۸۔ سیالکوٹ ۴۵۔ گوجرانوالہ جہلم ۵۔ ریاست پٹیالہ ۳۴۔ ریاست کپورتھلہ ۵۔ ریاست کلسیہ ۲۔ کل میزان صوبہ پنجاب ۳۱۴۔ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں تعداد اموات ۴۴۹۳ تھی

غیر معمولی حوادث ۱۷۔ رمضان المبارک کو قسطنطنیہ میں آندھی کا سخت طوفان آیا جس سے بہت سے جہاز غرق ہو گئے۔ اور مکانوں کے بالاخانے منہدم ہو گئے۔ اور درخت بھی کثرت سے اکھڑ گئے۔ مالی نقصان بہت کچھ ہوا۔ (نیر اعظم)

جاپان کے بعض علاقوں میں اس وقت سخت قحط پڑ رہا ہے۔ لوگ فاقہ کشی سے تنگ آکر اپنے بچوں کو دو دو اور تین تین روپے میں فروخت کر رہے ہیں۔ اور جانوروں کو چرا چرا کر کھا جاتے ہیں۔ آہ! اہل ایشیا کو آفات ارضی و سماوی سے کامل فرصت نہیں ملتی۔ ایک نہ ایک ناگہانی مصیبت ان کے پیچھے ہی پڑی رہتی ہے۔ خدا جانے ان کے اقبال کا آفتاب برج زحل سے نکل کر کب عروج پر پہنچے گا۔ (دلشاد) جب وہ خدا کی رضامندی کی راہوں پر چلنے لگیگا (بدر)

تازہ اخبار

(تازہ خبر) روسی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ سلطنت کے مختلف حصوں میں فسادات اور شورش جاری ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ انقلاب بالکل نہیں دبایا گیا ہے۔ شہر ریڈم میں پولیس کے اعلے افسر پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ جس سے اس کی ٹانگیں اڑ گئیں۔ اور بیوی مر گئی۔

ہندوستان میں تمثیل ہندو یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے بنارس میں تمثیل کانگریس کے ڈیلیگیٹوں نے تحریک کی۔

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادھو لال نے ۳ لاکھ روپے اور دو ہندوں نے کہ جنھوں نے اپنے نام ظاہر نہیں کئے۔ تین تین لاکھ روپے چندہ دینے کا اقرار کیا۔ شاباش خیال ہے۔ کہ اس یونیورسٹی کے قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ روپے چاہئیں۔ جن میں سے نو کروڑ کا تو اقرار ہو گیا۔ باقی ۹۰ لاکھ روپے کا چندہ اور جمع کیا جائیگا۔

بنارس میں دن دہاڑے ایک شیر بازار میں چلا آیا۔ اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا۔

کاٹھیاواڑ کی ریاست جوناگڑھ کے دیوان نے اپنی ریاست میں امتناعی حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ سوادیشی تحریک کی تائید میں کوئی عام جلسہ نہ ہونے پائے۔ اور نہ عام لوگ مجمع میں سوادیشی تحریک کا ذکر کریں۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اس کو سخت سزا دیجائیگی۔

علیگڑھ کالج کو ۵۳ ہزار روپے کا چندہ

ہز ہائینس آغا خان نے علیگڑھ کالج میں ولی عہد سلطنت برطانیہ پرنس آف ویلز کے تشریف فرما ہونیکی یادگار برقرار رہنے کے لئے علی گڑھ کالج میں ایک سائنس اسکول قائم کرنے کے لئے ۵۳ ہزار روپے عطا کئے۔ ہز ہائینس نے نواب محسن الملک سکرٹری علی گڑھ کالج میں عربی تعلیم کا تو پورا پورا بندوبست ہو گیا ہے۔ اب کالج کو سب سے زیادہ ضرورت ایک سائنس کے ایسے اسکول کی ہے۔ کہ جس کی زمانہ حال کے موافق انتظام اور آراستگی ہو۔ یوروپین پروفیسر اس سکول میں رکھے جاویں۔ آغا خان کو امید ہے۔ کہ مسلمان اپنے مقدور کے موافق اس بات کے لئے ضرور چندہ دیں گے۔ کہ جس سے ولی عہد سلطنت کی تشریف آوری علی گڑھ ہمیشہ مسلمانوں کے دل میں جاگزیں رہے گی۔

روس کو قرض نہیں ملتا۔ روس نے فرانس میں ۳۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ روس کی پولیٹکل حالت آج کل اچھی نہیں ہے۔ اس لئے فرانس کے مہاجن اس وقت قرض نہیں دے سکتے۔

اسپین میں بدامنی۔ اسپین میں مزدوری کا سوال خوفناک صورت پکڑتا جاتا ہے۔ سیویلی اور زریز کے شہروں میں فاقہ کش مزدوروں نے بازار لوٹ لئے۔ فاقہ کشوں کی امداد کے لئے تدبیریں کیجا رہی ہیں۔

تین مسلمان لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیمی کامیابی

بمبئی یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ حال میں شائع ہوا ہے جس سے تین مسلمان لڑکیوں کا اعلیٰ لیاقت کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہونے کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ان لڑکیوں کے نام مس سعیدہ ایف احمد۔ مس۔ اے۔ ایم۔ علی اور مس نظیر بیا۔ ایس احمد ہیں۔ ان تینوں نے دوسری زبان علی الترتیب فارسی فرنچ اور سنسکرت لی تھی۔

سلطان المعظم کا اعتراض گورنمنٹ روس سے

روسی کوہ قاف کے شہر طفلس میں مسلمانوں کا کثرت سے قتل عام ہونے پر باب عالی نے سینٹ پیٹرز برگ میں گورنمنٹ روس سے روس کی ملک میں ایسی بدامنی کے ہونے پر نہایت سخت اعتراض کیا ہے۔ باب عالی نے اعتراض میں یہ بھی شکایت کی ہے کہ روسی حکام ارمینیوں کو ہتھیار تقسیم کرتے ہیں۔ اور ان کو مسلمانوں پر حملہ کرنیکی ہمت اور جرأت دلاتے ہیں [illegible] عیسائی مسلمانوں کی گروہ میں داخل ہو کر مردوں عورتوں اور بچوں سب کو قتل کر دیتے ہیں۔ اس قتل عام میں بہت سے [illegible] قتل و زخمی ہوئے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۳

سلسلۃ الجدید جلد ۲

سلسلۃ القدیم جلد ۵

ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان نظر خوش باش گلستان	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	چہ گویم با تو گر آئی چا در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے تمام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت — فی پرچہ — ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے بحساب ما بعد لی جائے گی نمونہ کے پرچہ کے واسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ماند وی یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسے معدی از دل عالیجناب
نزد ما کافر است و خسران و عتاب

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۳۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۳۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْ کُلَّ شَیٍٔ

۲۔ انّ اللّٰہ مع الذین ھم یتقون

ترجمہ۔ تو کہہ دے۔ اللہ۔ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر۔ اور دوسرے کسی کی پرواہ نہ کر

۳۔ رویا۔ رویا مین مولوی محمد حسین صاحب کو دیکھا۔ کہ کہتے ہین۔ قطع دابر القوم۔ دل مین خیال گزرا کہ یہ تو دشمن ہے کس قوم کے متعلق یہ الفاظ بولتا ہے۔ تب الہام ہوا۔

قطع دابر القوم الذین لا یومنون

ترجمہ۔ اس قوم کی جڑ کاٹی گئی۔ جو ایمان نہین لاتے۔

۴۔ رویا مین دیکھا کہ دہلی گئے ہین۔ اور بخیریت واپس آئے ہین پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔

الحمد للہ الذی اوصلنی صحیحا

ترجمہ۔ سب حمد اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے صحیح سالم پہنچادیا

۱۴۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی

۲۔ سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم

۳۔ ہم مکہ مین مرین گے۔ یا مدینہ مین

ترجمہ (۱) خدا نے ابتدا سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہین گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے۔ کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہین ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ مین مرین گے۔ یا مدینہ مین۔ اس کے یہ معنے ہین کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہان دشمنون کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا۔ اسی طرح یہان بھی دشمن قہری نشانون سے مغلوب کئے جائین گے۔ دوسرے یہ معنے ہین۔ کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگون کے دل ہماری طرف مائل ہو جائین گے۔

فقرہ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی۔ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم۔ مدینہ کی طرف۔

۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"

اخبار قادیان

اس ہفتہ مین عموماً صبح کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام سیر کے واسطے تشریف لیجاتے رہے مگر بعد دعہ سر آپ کو دوران سر کے سبب بہت تکلیف رہتی ہے چنانچہ ظہر و عصر کی نماز مین بہی کم ہی مسجد مین تشریف لاسکتے رہے ہین۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز شام کے وقت حسب معمول مسجد اقصیٰ مین ہوتا ہے۔ جس مسجد کا نقشہ ہر بدر اخبار کے صفحہ اوّل پر دیا جاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام مین مڈل اور پرائمری کی جماعتون کے سالانہ امتحان ہوکر نتائج نکل گئے ہین۔ اور جماعت بندی ہو گئی ہے۔ جو احباب قابل تعلیم لڑکے رکھتے ہین۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچون کو ضرور اسی مدرسہ مین بھیجین۔ اور اس کے متعلق مفصل مضمون حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ سکرٹری انجمن مدرسہ کا اسی اخبار کے صفحات ۱۰ و ۱۱ پر بغور مطالعہ کرکے اُسپر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ سال کا ابتدا ہے۔ اور بچون کو یہان بھیجنے کا بہت عمدہ موقع ہے۔ محمد عجب خان صاحب تحصیلدار علاقہ سرحد نے اتنی دُور سے اپنے دو لڑکے یہان پر تعلیم کے واسطے بھیجے ہین۔ اور ملک مولا بخش صاحب ساکن گورالی ضلع گجرات نے اپنا چھوٹی عمر کا بچہ علی گڑھ سکول سے علیحدہ کرکے دینی تعلیم کی خاطر یہان بھیجدیا ہے۔ ان اصحاب کی قابل قدر کارروائی پر سب دوستون کو پورے طور پر عمل کرنا چاہیئے۔ اگر بیرونی احباب اپنے بچون کو یہان بھیجنے سے دریغ کرتے ہین۔ تو پہر اس مدرسہ کا رکھنا بے فائدہ ہے۔

اخبار بدر کے صفحہ ۳ پر اخبار عام درج نہین ہوسکے۔ کیونکہ مدرسہ کے متعلق مضمون کا تمام ایک ہی اخبار مین درج کر دینا بہت ضروری تہا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر پر ایک ستون سفید طیار ہو کر اُسپر وہ نظم لکھی گئی ہے۔ جو اخبار مین درج کی گئی تہی۔

ڈائری

القول الطیب

۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ امام جماعت سے آیا تہا۔ حضور کی خدمت مین اس الہام کا ذکر کرکے کہ وفات کے دن قریب ہین۔ رو پڑا فرمایا۔ یہ وقت تمام اہل متبعین کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اور اس مین ایک نشان خدا دکھلاتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ دراصل خدا ہی کی طرف سے ہے۔ بعض لوگ نبی کے زمانہ مین کہا کرتے ہین۔ کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک ہے۔ اور ود کا خیال ہے کسی اتفاق سے اس کی دوکان چل رہی ہے۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جائیگا۔ تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے۔ اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ بادیہ نشین مرتد ہوگئے تھے۔ لوگون نے سمجھا کہ یہ سخت موت ہے۔ صرف دو مسجدون مین نماز پڑہی جاتی تہی۔ باقی بند ہوگئی۔ تب خدا تعالیٰ نے ابوبکر کو اٹھایا۔ اور تمام کاروبار اسی طرح جاری رہا۔ اگر انسان کا کاروبار ہوتا۔ تو اس وقت ادہورا رہ جاتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو نمونہ ایک ناکامی اور تباہی اور ذلت کا ان کی اُمت نے دیکھا تھا۔ اس کی تو کوئی نظیر ہی موجود نہ تھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا ایک نمونہ دکھانا چاہتا ہے کہ نبی کے بعد اس کے تمام کامون کی تکمیل نہین کرتا۔ سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے ہی ہے کہ لوگون کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے اور مقصد الٰہی کوئی اور بات کہلاتا ہے۔ جس سے بہتون کے واسطے صورت ابتلا پیدا ہو جاتی ہے مسیح کے متعلق تمام یہودیون کو یہی دہوکا رہا۔ کہ وہ نبی بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔ حضرت الیاس کے متعلق الیاس کا دہوکا آجتک یہودیون کو لگا ہوا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک بزرگ جب فوت ہونے لگے تو انہون نے کہا کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو ایک سبز چڑیا آئیگی جس کے سر پر وہ چڑیا بیٹھے وہی میرا خلیفہ ہوگا۔ جب وہ اس کو دفن کر چکے تو اس انتظار مین بیٹھے کہ وہ چڑیا کب آتی ہے اور کس کے سر پر بیٹھتی ہے۔ بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے ان کے دلون مین خیال گذرا کہ ہمارے ہی سر پر بیٹھیگی تھوڑی ہی دیر مین ایک چڑیا ظاہر ہوئی۔ اور وہ ایک بقال کے سر پر بیٹھی جو اتفاق سے شریک جنازہ ہوگیا تہا۔ تب وہ سب حیران ہوئے لیکن اپنے مرشد کے قول کے مطابق اس کو لے گئے۔ اور اس کو اپنے پیر کا خلیفہ بنایا۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ لکھا ہے کہ مسیح کئی ہون گے۔ فرمایا جیسا تشابہ فی الصور ہوتا ہے۔ ایسا ہی تشابہ فی الاخلاق بھی ہوا کرتا ہے لکھا ہے کہ ہر ایک صالح کا دل کسی نہ کسی نبی کے دل پر ہوتا ہے لیکن موعود جو آنیوالا تہا وہ صرف ایک ہی ہے + فرمایا۔ جو لوگ پہلے سے غلطی پر تھے۔ ان کی غلطی اجتہادی تہی اس مین بھی وہ ثواب پر تھے۔ لیکن ان لوگون نے ایک مرسل کا مقابلہ کیا ہے اس واسطے یہ خطا پر ہین

پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کو تبلیغ

۷۸۶ - بخدمت جناب شاہ صاحب بزرگوار والا تبار حاجی حرمین شریفین

بعد سلام علیکم و تسلیمات فدویانہ التماس - یہ خاکسار ایک مدت تک جناب کا قدم بوس رہا - اور ہمیشہ حسن اعتقاد سے پیش آتا رہا - آپ بھی ہمیشہ مروت اور احسان سے پیش آتے رہے - سنہ ۱۹۰۰ء میں خاکسار نے چرچا جناب حضرت مرزا صاحب کا سُنا چونکہ ان کا دعوے ہم دنیاوی لوگوں کی سمجھ و ادراک کے سامنے بہت بڑا دعویٰ معلوم ہُوا - اس لئے اس میں کمال درجہ کا غور کرنا ضروری سمجھا - حتے کہ چند کتابیں حضرت مرزا صاحب کی مطالعہ کرکے (ایک دو مولوی صاحب جن سے نہایت درجہ کا سلوک تھا - ان پر سوالات کئے) بعد نہ ملنے کافی جواب کے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں دعائیں شروع کیں - معاً سُنا گیا - کہ شاہ صاحب یعنے آنجناب تو مرزا صاحب کے سخت مخالف ہیں - مگر چونکہ خدا تعالےٰ نے ہماری مدد کی - اور ہمارے دل کو تسلی ہوئی - کہ یہ مردان خدا سے ہے - اور سچا ہے - اور وعدہ کے موافق آیا ہے - فوراً قدم بوس ہوکر بیعت کر لی - بعد ازاں دن بدن کل مسایل وفات مسیح علیہ السلام - الہام و وحی کشف - عصمت انبیاء بخوبی سمجھ میں آ گئے - دل چاہتا تھا - کہ آپ کی خدمت میں بھی چند ایک مسائل لکھکر فیصلہ چاہوں - مگر قدرتاً تامل ہوتا رہا - مگر آپ کی نسبت دل میں ہمیشہ یہ افسوس رہتا کہ اہل اللہ میں قدم رکھکر پھر مخالفت کیوں کرتے ہیں - آخر دل یہی گواہی دیتا ہے - کہ شاہ صاحب کو غلطی لگی ہوئی ہے - پھر جب آپ نے سیالکوٹ میں حضرت اقدس کی سخت مخالفت فرمائی - تو اور زیادہ افسوس ہوا - کہ اگر آپ کو اس مرد خدا کی شناخت نہیں ہوئی تو خاموشی بہتر تھی -

اب سنا گیا ہے - کہ آپ نے حج کا ارادہ فرمایا ہے - تو خاکسار نے پختہ ارادہ کر لیا - کہ جس وقت آپ حج کو تشریف لے جاوینگے تو وہاں عریضہ لکھا جاوے گا - سو اب خدا تعالےٰ نے عمدہ موقعہ دیا ہے -

اب التماس ذیل ہے - آپ جب آدھی رات کو حرم مبارک میں داخل ہوں - تو بارگاہ رب العزت میں نہایت گریہ وزاری سے بوسیلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعا کریں - کہ اے پیارے رب مجھکو ظاہر فرما - کہ حضرت مرزا صاحب اپنی دعوے میں حق پر ہیں یا نہ - اور اللہ تعالےٰ سے قسم کھا کر وعدہ کیجئے - کہ جو کچھ تو میرے دل پر ظاہر کریگا - میں تیری مخلوقات میں وہی ظاہر کرونگا اگر برعکس بیان کروں گا - تو مجھے ذلیل کر دے - سو خدا تعالیٰ آپ کو بڑی صفائی سے اپنے پیارے کی سچائی ظاہر کریگا - شاہ صاحب ہم اور آپ کے سر پر موت کھڑی ہے نہ معلوم کہ کس وقت اس خدائے لایزال سے معاملہ پڑے - ایسا نہ ہو - کہ اس کے نذیر کے انکار سے دیدار الٰہی سے محروم رہیں - دنیا کا جاہ و جلال دیدار الٰہی کے مقابلہ پر ہیچ ہے - جب خاکسار نے آپ کا دامن پکڑا تھا - تو اسی لئے کہ کسی طرح نجات ہو - مگر جب اس موعود بزرگ کی خبر ملی - جس پر جناب رسالت مآب رسول اکرم نے سلام بھیجا - تو فوراً اس کی آواز کو سن لیا - اور قبول کیا - اب التجا ہے - کہ خدا تعالیٰ اس نیک رستہ پر ثابت قدم رکھے - اور صد سلام مسیح موعود مبارک پر جس نے دین محمدی کا اصل چہرہ دکھلایا - چونکہ پہلے آپ سے از حد خلوص تھا - اس لئے عاجز کا حق تھا - کہ آپ کو ایسے پاک مقام پر دعا کرنے کے لئے یاد دلاتا - سو یاد دلایا گیا ہے - چونکہ آپ زاہد طبع ہیں - امید کہ غصہ کو کام میں نہ لاکر اور جوش کو جذب کر کے میری نیک نیتی پر حسن ظن کریں گے - اور جواب سے اپنی خیر و عافیت سے ضرور اطلاع فرماوینگے - خاکسار نے محض خداوند تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھکر پوری نیک نیتی سے آپ کو عریضہ لکھا ہے - جس کا خدا گواہ ہے - حضرت شاہ صاحب اگر خدا نے آپ کے ارادہ کو خالص پایا - اور آپ کی نصرت کی - تو ضرور آپ پر منکشف کرے گا - خدا کرے کہ ضرور آپ پر اس موعود مبارک کے حالات منکشف ہوں - تاکہ آپ سے ہندوستان پنجاب کے بہت لوگوں کو فائدہ بھی ہو - آمین

اور اگر آپ اس طرح کی دعا اپنے واسطے نہ مانگیں گے اور پھر مخالفت فرماوینگے - تو انشاء اللہ آپ کو کبھی فتح حاصل نہ ہوگی - بلکہ خدائے بزرگ کی آپ کو قسم ہے - کہ آپ حرم مبارک میں دعا فرماویں - اور نواح مکہ شریف و مدینہ منورہ کے اہل اللہ کو تلاش کریں - جو دنیا سے دور کسی گوشہ میں ہوں - خدا چاہے - وہ بھی آپ کی تسلی کرینگے - کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود موجب وعدہ مبارک نشانوں کے ساتھ آیا ہے - اور دین محمدی کی تازگی اور روشنی دکھلائی - اور اب آپ عرب میں ہو - جن کی زبان عربی ہے ان سے وضع الحرب کے معنے دریافت کریں - اس کے معنے ہیں - کہ اس مبارک کے زمانہ میں لڑائی نہیں کی جاوے گی - دین کی مدد قلم کی لڑائی سے ہوگی - یا الٰہی بطفیل رسول اکرم شاہ صاحب پر اس مبارک مسیح موعود کی سچائی ظاہر فرما - آمین

مرسلہ آپ کا خادم
خاکسار محمد حسین - لائل پور - غلہ منڈی

مژدہ ! مژدہ !! مژدہ !!!

ہمنے اکثر دیکھا ہے - کہ باہر سے آنے والے مسافر بھائیوں کو بٹالہ سٹیشن پر سواری کی بہت دشواری ہوتی ہے - اور یکہ والے ان سے بہت کچھ تکرار کرتے ہیں - اور بعض وقت بہت بڑے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - بعض دفعہ یہ بھی دیکھا ہے - کہ بعض احباب کو بوجہ بیماری یا کسی اور وجہ سے یکہ کی سواری ناموافق ہوتی ہے - ایسی تکالیف کے رفع کرنے کے واسطے ہمنے یہاں اپنی جماعت میں ایک ٹمٹم اور ایک تانگہ مہیا کیا ہے - اس لئے احباب کو حسب ضرورت سواری مل سکتی ہے - جس سواری کے وہ خواہاں ہوں - ٹمٹم تین چار سواریاں ۲؎ میں لیگی - اور تانگہ ایک سے تین سواری تک ۲؎ روپیہ میں ملے گا - باہر سے آنے والے احباب کو سٹیشن پر اُوتر کر پہلے اپنی احمدی سواریوں کی تلاش کر لینی چاہیئے - اور اگر بفرض محال وہ نہ ہوں - تو پھر دوسرا کرایہ تلاش کریں - اور قادیان سے روانہ ہونے والے احباب کو بھی یہی خیال ملحوظ ہے -

ہاں جو صاحب اپنے لئے تانگہ یا ٹمٹم بٹالہ سٹیشن پر قبل از وقت مہیا کرانا چاہیں - وہ کافی وقت پہلے بذریعہ خط اطلاع دیں اور اپنے آنے کے ٹھیک وقت سے اطلاع دیں - تو ہم جس قسم کی سواری وہ چاہیں گے - اور ان کے لئے سٹیشن پر پہونچا دینگے

خاکسار منشی فضل الرحمٰن - از قادیان - ضلع گورداسپور

نئی کتاب

رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چھپکر شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ اختیار الاسلام کا چوتھا حصہ ہے - جس میں نہ صرف مہیپال کی افترا پردازیوں کا استیصال کیا گیا ہے - جو اس نے اسلام اور بانی اسلام پر کی ہیں - بلکہ زبردست اعتراضوں کی فہرست آریہ مذہب کا بھی پول کھولا ہے - اور بعض دقیق صداقتوں اور مخفی حقائق معارف پر کامل طور سے روشنی ڈالی گئی ہے - جس کو اس رسالہ میں مسلمان ہو گیا دیکھنا ہو وہ اسے ضرور دیکھیں قیمت تعلیم الاسلام مع ضمیمہ - اختیار الاسلام حصہ اول دوم سوم - درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئیں ۱۲؎ ۶؎ ۳؎

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے - جو انجن کے کام سے بخوبی واقف اور چکی آٹا کے کام میں تجربہ رکھتا ہو - سر دست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائیگا - آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو - تو سکھلایا جائیگا - تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار خشک ملیگی -

درخواستیں مع نقول اسنادات آنی چاہئیں -

المشتہر شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - وزیر آباد

بر منابر

مورخہ ۲۳ - ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت راستہ مین یہ سورۃ نازل ہوئی۔ جس مین اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ حدیث شریف مین آتا ہے۔ مراجعت کے وقت راستہ مین یہ سورۃ نازل ہوئی۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ سورت سنائی اور فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جسے مین دنیا اور دنیا۔ ۔ ۔ کی چیزون سے زیادہ دوست رکھتا ہون جب اصحاب نے سنا تو انہون نے ایک دوسرے کو اس پر مبارک دی۔ اور خوش ہوئے۔ اس صلح کا نام فتح اس واسطے رکھا گیا کہ اس مین فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اسی صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے۔ اس کی تفصیل یون ہے۔

مکہ کے قبائل مین سے بنوبکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد وعہد مین ہوا تھا۔ اور خزاعہ اسلامیون کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنوبکر اور خزاعہ مین باہم مدت سے جنگ وجدال چلا آتا تھا اس وقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیون کے مقابلہ کے شغل نے ان دونون قومون کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہوگئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہوگیا۔ لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنوبکر مین سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بے خوف وخطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہوگئی۔ وہان کفار مکہ نے پہلے تو ان کی امداد ہتھیارون سے کی۔ اور جب اندھیرا ہوگیا۔ تو بنوبکر کے ساتھ شامل ہوگئے۔ جب بنوبکر کو اہل مکہ کی مدد ہوگئی تو خزاعہ قوم کمزور ہوگئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر مین پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے اور انہون نے اپنے امن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق ورواج کے مطابق اشعار مین اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اس طرح عرض کیا

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا
اے میرے خدا مین محمد کو قسم دیتا ہون

حِلْفَ أَبِيْنَا وَأَبِيْهِ الْأَتْلَدَا
قسم اپنے اجداد اور اس کے آبادی قدیم کی

إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا
ہر آئینہ قریش نے تجھے وعدہ خلافی کی

وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
اور توڑ دیا ان لوگون نے تیرے وعدے مضبوط کو

وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتَ تَدْعُوْ أَحَدَا
اور ان لوگون نے یقین کرلیا کہ تو کسی کو نہین پکارتا ہے

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا أَبَدَا
تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائی

وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَأْتُوْا مَدَدَا
خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئین گے

فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا
ان لوگون مین اللہ کا رسول تنہا ہوگیا ہے

إِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا
اگر زمین کے دھنس جانے سے وہ لوگ مغلوب ہوئے تو ان کا چہرہ متغیر ہوا

هُمْ بَيَّتُوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدَا
انہون نے ہم لوگون پر سوتے مین وتیر پر شبخون مارا

وَقَتَّلُوْنَا رُكَّعًا وَسُجَّدَا
اور ان لوگون نے ہم سبھو کو رکوع اور سجدہ مین ہلاک کیا

وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتُ أَدْعُوْ أَحَدَا
اور انہون نے جانا کہ ہم کسیکو نہین جانتے۔

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیون کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور ان کو اس طرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ يَا عَمْرُو بْنَ سَالِم

ادہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے۔ اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بدافعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان کو یقین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی بابت کچھ خبر نہین۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل مین ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت مین موجود نہ تھا۔ اس لئے مین چاہتا ہون کہ آپ عہد سابق کی تجدید کرین۔ اس عہدنامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بدعہدیون کو بارہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے مین بنوبکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہدشکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا۔ معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہین۔ کہ عہد توڑ ڈالین گے۔ تب آپ نے فرمایا۔ الحال سابق عہد وپیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابوسفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکے کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولون کا خون بہا دیدو۔ یا بنوبکر کی حمائت اور جانبداری سے الگ ہوجاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہین۔ اور اس نصرت الہیٰ اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہون نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور ان کی بے ایمانی اور خزاعہ کا بدلا لینے کے لئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے مین وہ نرمی اور اخلاق شریعت کی آپ نے پابندی کی۔ جس کی نظیر دنیا مین مفقود ہے۔

فرمایا۔ جو کوئی ابوسفیان کے گھر مین گھس جائے۔ اسے امان۔ جو کوئی مسجد مین چلا جاوے۔ اسے امان۔ غرض مطابق پیش گوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس تمہید کے بعد اب ہم آیات قرآنی کا ترجمہ اور تفسیر لکھتے ہین۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ تحقیق ہمنے تجھے کھلی فتح دی

یہ ایک پیش گوئی ہے۔ جو فتح مکہ مین پوری ہوئی۔ اور جس کی بنیاد صلح حدیبیہ مین رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ جب ایک کام کا ارادہ خدائے قادر کرتا ہے اور پہلے سے اپنے مرسل کو اطلاع دیتا ہے۔ تو اگرچہ وہ کام دیر مین پورا ہونے والا ہو۔ تاہم چونکہ ازلی ارادہ اس کے واسطے ہو چکتا ہے۔ الہامی کلام مین اس واقعہ کو صیغہ ماضی مین بیان کیا جاتا ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
تاکہ اللہ تعالےٰ تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب ڈھانک دے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

پادری اور دیگر غیر مذاہب کے لوگ اپنی ناواقفی کے سبب اس آیت کا حوالہ دیکر اعتراض کیا کرتے ہین۔ کہ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ایک گناہ گار انسان تھے۔ جب خدا نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہون کو معاف کردیا۔ تو اس سے کم ازکم

یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے گناہ گار تھے۔ خواہ پیچھے خدا تعالیٰ نے معاف ہی کر دیا۔ اس اعتراض کے چند ایک جوابات اس جگہ دئیے جاتے ہیں۔ ناظرین غور سے مطالعہ فرماویں۔

(۱) سب سے اول میں اس جگہ اس واقعہ کو بیان کرتا ہوں۔ جب یہی اعتراض ایک شخص نے حضرت مولوی نورالدین صاحب پر جرأۃ میں کیا۔ آپ کو اس وقت جو جواب اللہ تعالیٰ نے سمجھایا۔ اور آپ نے اس کے ذریعہ سے معترض کو خاموش کرایا وہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ اے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ اور وہ تیرا گناہ اب ہم نے بخش دیا۔ بلکہ اس جگہ فتح مکہ کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم نے تجھے ایک ظاہر اور کھلی فتح عطا کی۔ اور اس فتح کا نتیجہ یہ ہوا (ل۔ نتیجہ کے واسطے آتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے (لک) تیری خاطر (من ذنبک) تیرے گناہ جو قوم نے کئے تھے بخش دئے۔ کیا معنے۔ جب مکہ فتح ہو گا۔ تو وہ قوم جو تجھے اور تیرے ساتھیوں کو بہت دکھ دے کر تیری بہت ہی قصوروار ہو چکی ہے۔ اس قوم کے گناہ بھی تیری ہی خاطر فتح مکہ کے وقت معاف ہو جائیں گے چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت قریش کو بالکل امن دیا۔ اور سب بچ گئے۔ اور کوئی خونریزی نہ ہوئی۔ پس اس جگہ گناہوں سے مراد آں حضرت کے افعال سے نہیں۔ بلکہ آپ کے مخالفین کے ان قصوروں اور خطاء کاریوں کا ذکر ہے۔ جو ان لوگوں نے بسبب نادانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کئے تھے۔

(۲) دوسری تفسیر اس آیت شریف کی یہ ہے۔ کہ جب کبھی کوئی نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ تو ایک قوم اس کے مخالفین کی اس کے مقابلہ میں کھڑی ہو جاتی ہے اور وہ ہر قسم کے الزام اس پاک وجود پر لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اعتراض بے جا ہوتے ہیں۔ اور ان کے جواب معقول ہمیشہ دئیے جاتے ہیں۔ لیکن دشمن ہمیشہ ان باتوں کو ایسے رنگ میں پیش کرتا رہتا ہے۔ کہ یہ شخص گناہ گار اور خطا کار ہے۔ اس نے فلاں بدی کی اور فلاں کام خلاف شریعت یا خلاف اخلاق کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اپنے بندے کی تائید میں ایک ایسا امر نازل کرتا ہے۔ کہ بدگو جھوٹے دشمن جو اور کسی طرح سے نہیں مانتے تھے۔ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ذلیل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی ایسا نہیں رہتا۔ جو وہ کلمات اس کے حق میں بولے۔ چنانچہ حضرت موسےؑ جب فرعون کے ملک میں تھے۔ تو فرعون نے آپ پر قاتل ہونے کے اور بے وفا ہونے کے اور کئی قسم کے الزام لگائے حالانکہ وہ الزام درست نہ تھے۔ اور وہ لوگ حضرت موسےؑ کے حق میں ایسی باتیں بولتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ ایسے موقعہ پر ذنبک کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ گناہ جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک فتح مبین کے بعد ملیامیٹ ہو جاویں گے اور کوئی ان کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہے گا۔ ویتم نعمتہ علیک اور خدا تعالیٰ اپنے انعام کو تجھ پر پورا کرے گا۔ کوئی نقص باقی نہ رہے گا۔ ویھدیک صراطا مستقیما۔ اور تجھے راہ راست کی کامیابی عطا فرما دے گا۔ تیرے راہ میں کوئی کجی اور بدی باقی نہ رہے گی۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے نے اپنی قیمت مبلغ للعہ اور اپنے بھائی کی قیمت مبلغ عہ بابت ۱۹۰۶ء پیشگی مرحمت فرمائی۔

(۲) عزیزی چودہری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

استاذی وحبی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے ومکرم استاذ آپ نے مجھے نئے سال کی مبارکباد دی۔ میں بھی آپ کو نئے سال اور بدر کی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے۔ ہم اس نئے سال میں بدر کے لئے ایسی ہی ترقی دیکھیں۔ آپ کے مخاطب کرنے سے میرے دل میں تحریک ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر محنت کے میرے دل کے اثر سے یا کہنے سے بدر کے واسطے تین خریدار پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب تھرڈ ایر۔ و شیخ عبدالمجید صاحب سیکنڈ ایر۔ اسلامیہ کالج۔ شیخ محمد امین صاحب ویٹرنری سیکنڈ ایر۔ آپ ان صاحبان کے نام تین ماہ کے بعد وی پی بھیج سکتے ہیں۔ والسلام۔ درخواست دعا۔ فتح محمد از لاہور

(۳) بابو علم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نے چار نئے خریدار دئیے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بابو کرم دین صاحب کلرک میشہ دانو
(۲) بابو عبد اللہ خان صاحب کلرک میس (mess) دانو
(۳) سردار کرپال سنگھ صاحب چودہری میشہ۔ دانو
(۴) ڈاکٹر یوسف علی صاحب ہاسپٹل کمپوری کچہ دانو

(۴) محبی اخویم بابو غلام محمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

۸۶ - محبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تحریت جانبین مطلوب حکیم صاحب قریشی کی دیکھا دیکھی مجھے بھی خواہش ہوئی کہ بدر کے خریدار تلاش کروں۔ مگر تا حال تین ہی خریدار ملے ہیں۔ ان کے نام عہ پر اخبار یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جاری فرماویں۔

(۱) میاں عبد اللہ صاحب کمپازیٹر۔ ریلوے پریس سلاٹی فونڈری
(۲) میاں عبد الکریم صاحب کمپازیٹر ریلوے پریس لاہور۔

خاکسار غلام محمد احمدی کلرک ریلوے پریس لاہور

(۵) شیخ عبد اللہ صاحب احمدی۔ میڈیکل اسسٹنٹ افریقہ نے قیمت مبلغ صہ روپیہ پیشگی عطا فرمائے۔

(۶) شیخ محمد حسین صاحب احمدی چنیوٹی حال لائل پور اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب لائل پور ہر دو صاحبان اپنی قیمت ۱۹۰۵ء برادر محمد افضل مرحوم کو دے چکے تھے۔ ہر دو صاحبان نے وہ قیمت برادر مرحوم کو بخشدی۔ اور ۱۹۰۶ء کی قیمت پیشگی کے واسطے وی پی طلب فرمائے۔

رعایتی قیمت

دو غریب احمدیوں کو ہم اخبار بدر ۱۹۰۶ء کے لئے صرف عہ سالیانہ فی کس پر دے سکتے ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ مولوی عزیز بخش صاحب نے قیمت اخبار سے دو چند للعہ عطا کر دی ہے۔ درخواست قیمت کے ساتھ آنی چاہئے۔

در ثمین اور براہین احمدیہ رعایتی قیمت

میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ بدر کی خریداری کی طرف لوگوں کو زیادہ متوجہ کرنے کے لئے ایک مکمل در ثمین چھپوا کر مفصلہ ذیل رعایتوں سے ان کو دی جاوے۔ چنانچہ (۱) جو لوگ تعمیلہ بدر کی خریداری کی درخواست معہ چندہ سال تمام اور ۔ مارچ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے ان کو کتاب براہین احمدیہ مکمل بے جلد صرف عہ میں اور مجلد ۸ میں دیجاویگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ براہین احمدیہ کی بھی درخواست اس عرصہ کے اندر آ جاوے۔

(۲) جو لوگ بصورت بالا اخبار بدر اور براہین احمدیہ کی خریداری کریں گے ان سے ایک بڑی رعایت یہ بھی ہو گی۔ کہ در ثمین مکمل صرف [illegible] میں دیجاویگی۔ یہ تو جناب کو معلوم ہو چکا ہو۔ کہ پہلی رعایتی قیمت براہین کی میعاد گذر چکی ہو۔ اب اسکی اصلی قیمت صہ اور مجلد عہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایک اور رعایتی اشتہار دیا جاوے۔ کہ اب جو لوگ صرف براہین احمدیہ کی درخواستیں اور ۔ مارچ تک بھیجیں گے۔ انکو کتاب براہین احمدیہ عہ میں اور مجلد للعہ میں دی جاوے گی۔ البتہ ایسے اصحاب کے ساتھ ایک رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کتاب در ثمین ان کو صرف ۲ میں دی جاویگی۔

براہین احمدیہ بہ تخمینہ سے بہت زیادہ خرچ ہو گیا ہے اور اب انشاء اللہ اسی مہینہ میں شائع ہو جاویگی۔ اس میں ایک تو حضرت اقدس کے حالات براہین کی تمہید مضمون میں دئیے گئے ہیں اور ٹائٹل مضامین بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ اور چھپائی لکھائی بھی بہت اچھی ہے۔

در ثمین کے متعلق۔ ایک مکمل در ثمین جس میں حضرت اقدس کا آج تک کے

وید کو الہامی ماننا مکش کے واسطے ضروری نہیں

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک سکھ اور ایک آریہ

ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں احمدی احباب مختلف شہروں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور قادیان میں ایک جلسہ کا رنگ ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے آریوں نے بھی چند سالوں سے قادیان میں سالانہ جلسہ کرنے کی تجویز کی ہوئی ہے۔ پہلے تو جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ ہوگا۔ اس واسطے دور و نزدیک کے آریہ تماشہ بینی کے واسطے آ جاتے تھے۔ مگر اب بھی خصوصاً ایسے آریہ حاشیے لگا کر جمع ہو جاتے ہیں۔ کہ اسلام کو گالیاں دینے میں خاص مشق اور ملکہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے آریوں کو خوش ہو جانے کا کچھ سامان مل ہی جاتا ہے۔ ان باہر سے آنے والے آریوں میں سے ہر سال کوئی نہ کوئی جماعت ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے۔ کہ ہم تو زیادہ تر آپ کے درشنوں کے واسطے آئے تھے۔ اور ایسے لوگ عموماً آشتی سے آپ کے ساتھ بیٹھتے اور حضور کی باتیں سنتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ آریہ کی چند جماعتیں متفرق اوقات میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتی رہیں۔ ایک دن ان میں سے ایک آریہ کے ساتھ حضرت کی کچھ گفتگو ہوئی۔ جس کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

آریہ صاحب سے گفتگو کرنے کے وقت درمیان میں ایک سکھ بول اٹھا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ حضرت کے ساتھ کچھ گفتگو کرے۔ مگر آپ نے نرمی کے ساتھ اس کو کہا۔ کہ ہم تمہاری عزت کرتے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ ہمارا کوئی مباحثہ نہیں۔ کیونکہ ہم باوا نانک کو ہندوؤں کے درمیان ایک اوتار اور بزرگ مانتے ہیں۔ اور اس کو ایک پاک آدمی سمجھتے ہیں۔ پس جبکہ تمہارے مقصد کو ہم پہلے سے ہی مانتے ہیں۔ تو تمہارے ساتھ مباحثہ کرنے کی ہمیں حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ آریہ کی طرف مخاطب ہوئے۔ جس کا نام **پورن چند** تھا۔ جو کہ ہوشیارپور کے رہنے والے ایک صاحب تھے۔

حضرت۔ آریوں میں جو لوگ بڑے بڑے لیکچر دیتے ہیں اور قوم کی پست حالت کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ ہر ایک قوم اپنے لئے ایک انتہائی مقصد رکھتی ہے۔ سو وہ انتہائی مقصد تمہارے ریفارمروں کا کیا ہے۔ لیکن مصلحین کے مقاصد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دنیوی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دینی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ میرا مطلب اس وقت دینی امور میں اصلاح کرنے والوں سے ہے۔ کہ وہ اپنا انتہائی مقصد کیا رکھتے ہیں۔

آریہ۔ ہمارے مت میں دین دنیا سے علیحدہ نہیں۔ دینی لوگ ہی دنیا کے کاموں کو اچھی طرح سمجھ سکتے اور عمدگی سے کر سکتے ہیں۔ اس واسطے ہم دونوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ ہم دنیاداری کی اصلاح دین میں شامل رکھتے ہیں۔

حضرت۔ میں قبول کرتا ہوں۔ کہ جس شخص کی دین میں آنکھ کھلتی ہے۔ وہ دنیا کے معاملات میں بھی راستی اور دیانت اختیار کرتا ہے اور اس کے بغیر دنیا نہیں سنورتی۔ لیکن میرا مطلب اس جگہ صرف دین کے متعلق سوال کرنے اور دنیا کو علیحدہ رکھنے سے یہ ہے۔ کہ دنیا کے واسطے ایک خاص عقل بھی ہوتی ہے۔ مثلاً راج کا کام میں نہیں جانتا۔ میں اس کے کام پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ نہ اس کے کام کی اصلاح کرتا ہوں۔ اگر گورنمنٹ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ ایسا آدمی ملازم رکھتی ہے جس نے اس فن میں بہت محنت اور کوشش کر کے ایک استعداد پیدا کی ہوئی ہوتی ہے کیسا ہی کوئی دھرم آتما ہو۔ اگر وہ سرکاری قانون سے آگاہ نہیں۔ تو جج نہیں بن سکتا۔ اس طرح دنیوی اصلاحوں کی ایک علیحدہ شاخ ہے۔ جیسا کہ لوگ نئے نئے قسم کی ایجادیں کر کے پہلے سے بہتر گاڑیاں اور اوزار اور سامان بناتے ہیں۔ یہ بھی ایک اصلاح ہے۔ ہاں نیک دل لوگ بھی اصلاح کے واسطے ہی آتے ہیں۔ لیکن دنیوی امور میں ان کا دخل ایک عام اتفاق تک ہوتا ہے۔ کہ بدچلنی نکل جاوے۔ اور لوگ تمام کام نیک نیتی سے پورے کریں۔ باقی علوم فنون دنیادار ہی جانتے ہیں۔ دینی مصلح ایک عام اصلاح کرتا ہے۔ جو رفاہ عام کے متعلق ہو۔

آریہ۔ جیسا کہ تمام اشیاء قدرت نے ہمکو دی ہیں۔ جو ہماری دوسری ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ ایسا ہی گیان کے واسطے بھی قدرت نے ہم کو ایک شے دی ہے۔ اور وہ وید ہیں۔ آریہ سماج کا یہ کام ہے۔ کہ ویدوں کی تعلیم کو پھیلائیں۔

حضرت۔ وہ انتہائی نقطہ کونسا ہے۔ جس کی طرف ویدوں کی تعلیم لے جاتی ہے۔

آریہ۔ جسم کی ترقی۔ سماج کی ترقی اور روح کی ترقی۔

حضرت۔ روحانی ترقی کیا ہے؟

آریہ۔ مکش پانا (نجات حاصل کرنا)

حضرت۔ یہ تو سب کا دعویٰ ہے۔ لیکن ایک ادعائی رنگ ہوتا ہے۔ جو صرف خیالی رنگ اور وہم تک محدود ہوتا ہے۔ کہ ہم نے یہ کام کر لیا ہے۔ لیکن اس میں ایک امتیازی رنگ ہونا چاہیئے۔ جس سے تمیز ہو جاوے۔ کہ اس میں نجات ہے۔ اور اس میں نہیں۔ خیر۔ اس وقت ہم ویدوں کی تعلیم پر حملہ نہیں کرتے۔ فرض کرو۔ وہ سب تعلیم عمدہ ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ وہ کسی کی نقل ہو۔ مثلاً جاپان اس وقت ایک طاقت بن گئی ہے۔ لیکن ان کی سب باتیں یورپ کی نقل ہیں۔ ایسا ہی پارسی کہتے ہیں۔ کہ ژند دستا ویدوں سے بھی پرانے ہیں اور ویدوں کی بعض باتیں اس سے ملتی بھی ہیں۔ اس لئے اب سوال یہ ہے **کہ اگر ایک شخص وید کی باتوں پر عمل کرے فلسفیانہ رنگ میں اس کو علم کی طرح حاصل کرے۔ لیکن وید کو الہامی کتاب نہ مانے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھے۔ تو کیا وہ مکش کو حاصل کر سکتا ہے؟**

جیسا کہ دنیوی علوم و فنون کے واسطے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ استاد کس مذہب کا ہو۔ ایک ہندو استاد ہو۔ یا عیسائی ہو یا دہریہ ہو سب مدرسوں میں موجود ہوتے ہیں۔

آریہ۔ ہاں مکش کے واسطے وید کو الہامی ماننا ضروری نہیں۔ جو مثالیں آپ نے دی ہیں۔ وہ درست ہیں۔ اور جیسا کہ اقلیدس کی شکلیں ہیں۔ ہر ایک اس کو سیکھ اور سکھا سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج ان شکلوں کو درست حالت میں رکھتی ہے۔ باقیوں نے غلطیاں ملا دی ہیں۔ اگر وید پر اسلام عمل کرے۔ تو وہ اچھا ہے بہ نسبت اس ہندو کے۔ جو نہیں کرتا۔

حضرت۔ ہمارا سوال تو صرف اتنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص وید کو خدا کا کلام نہیں مانتا۔ مگر اس کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ تو کیا وہ مکتی پائیگا یا نہیں۔

آریہ۔ بے شک مکتی پائیگا۔ فقط

المفتی

۱۱-جنوری کی صبح کو حضرت مسیح بمعہ خدام سیر کرنے کے واسطے باہر نکلے۔ تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ بعد دعا کے ایک شخص نے چند سوال کئے۔ جو اس کالم میں درج کرنے کے لائق ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ قبر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھنا چاہیئے۔

جواب۔ میت کے واسطے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے ان قصوروں اور گناہوں کو بخشے۔ جو اس نے اس دنیا میں کئے تھے اور اس کے پسماندگان کے واسطے بھی دعا کرنی چاہیئے۔

سوال نمبر ۲۔ دعا میں کونسی آیت پڑھنی چاہیئے۔

جواب۔ یہ تکلفات ہیں۔ تم اپنی ہی زبان میں جس کو بخوبی جانتے ہو۔ اور جس میں تم کو جوش پیدا ہوتا ہے۔ میت کے واسطے دعا کرو۔

سوال نمبر ۳۔ کیا میت کو صدقہ خیرات اور قرآن شریف کا پڑھنا پہنچ سکتا ہے۔

جواب۔ میت کو صدقہ خیرات۔ جو اس کی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کی بجائے دعا ہے۔ جو میت کے حق میں کرنی چاہیئے۔ میت کے حق میں صدقہ خیرات اور دعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔

شکریہ۔ بدر کی نصرت کے واسطے کئی دوستوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے تحریک فرمائی۔ جن کے خطوط میرے پاس آ رہے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ اب بدر کے واسطے اچھے دن آ گئے ہیں۔ جن احباب نے تا حال توجہ نہیں فرمائی۔ ان کی طرف بھی نظر ہے۔ کہ جلد ان کی طرف سے خوشی کا پیغام آئے گا۔ والسلام

بدر صادق

مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

نئے سال کی طیاری۔

شکر ہے۔ اس خدا کا جس نے ہمین آج تک۔ اس امر کی مہلت دی کہ ہم اپنی حالت کو درست کرلین۔ اور اپنی عاقبت کو سنوار لین۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ مین ۱۹۰۵ء کے ریویو سے ظاہر ہے۔ ہمارے بہت سے دوست سال گذشتہ مین ہم مین سے چلے گئے۔ اور ہم نہین جانتے۔ کہ سال رواں مین ہم مین سے کس کس کے نام پیغام اجل آجائے گا۔ پس ہمین ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور ہر وقت اس دن کے لیئے طیار رہنا چاہیئے۔ جو اچانک ہم سب پر آنے والا ہے۔

پیارے احمدیو! سب سے پہلے سوچنے کے قابل وہ اقرار ہے۔ جس کے سبب سے ہم احمدی کہلاتے ہین۔ جس کے شرائط اس اخبار کے پہلے صفحہ پر ہر ہفتہ مین لکھے جاتے ہین۔ نہ صرف اس واسطے کہ تم مخالفین کو دکھاؤ۔ اور اسپر فخر کرو۔ کہ ہمارے اصول ایسے پاکیزہ اور اعلےٰ درجہ کے ہین۔ بلکہ اس واسطے بھی کہ تم خود ان کو پڑھتے رہو۔ اور ہمیشہ غور کرتے رہو۔ کہ انپر کہان تک تم کاربند ہوئے ہو۔ تم صرف احمدی کہلانے سے احمدی نہین بن سکتے۔ بلکہ ان خوبیون سے بن سکتے ہو۔ جو احمد مین دیکھا اور دیکھا جاتا ہے۔ پس تم کمر ہمت کو چست کرو۔ اور مجاہدہ مین داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر درجہ عظیم عطا فرمایا ہے۔ مجاہدہ کے واسطے اس زمانہ مین یہ ضرورت نہین رہی۔ کہ تم تلوار کو اٹھا کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ لیکن اور بہت سے مجاہدات ہین۔ جن کی اس وقت ضرورت ہے۔

۱- جبتک تم اپنے آپ کو ان مجاہدات مین داخل نہ کرو۔ تم آگے قدم بڑھا نہین سکتے۔ پس دیکھو۔ سب سے اول نفس کا مجاہدہ ہے۔ اور یہی سب سے مشکل اور اہم ہے۔ اگر اس مین تم کامیاب ہو جاؤ۔ تو پھر کوئی بات تمہارے واسطے مشکل نہ رہے گی۔

یاد رکھو کہ سو کا فرعون کا قتل کرنا آسان ہے۔ ہزار مباحثہ مین مخالف پر فتح پانا سہل ہے۔ لیکن مجاہدہ نفس مین بامراد ہونا ایک بہت بڑا مشکل امر ہے۔ جس کا طے ہونا بجز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے انسان کو حاصل نہین ہو سکتا۔ دنیا مین تھوڑے ہین۔ جو اس کٹھن منزل کو طے کرکے اپنے مقصود تک پہنچ جاتے ہین۔ اس منزل کی تکالیف سخت ہین۔ لیکن اس کا درجہ بھاری ہے۔ اس منزل کی سختیون کے وقت مین حافظ شیرازی چلا اٹھے تھے۔ ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

اس شعر مین حافظ نے نفس کی تینون حالتون کو مدنظر رکھا ہے نفس امارہ۔ جو اپنی سرکشی مین ایسا غرق ہے۔ کہ کبھی اس سے نکلنے کی خواہش ہی رکھتا نہین۔ وہ ایسے لوگون کی حالت ہے۔ جو جانتے ہی نہین۔ کہ نیکی کے حصول مین اور وصال الٰہی مین کیا کیا لذات ہین وہ دریا کے اس کنارے بیٹھے ہین۔ ان کو خبر ہی نہین۔ کہ اس پار کس قدر باغات اور میوے اور خوشگوار ہوائین اور لذات اور جنات اور نہرین اور وصال دوست کی نعمت ہے۔ پس وہ اپنی ردی حالت مین بے ہوش ہین۔ یہ حالت نفس کی سب سے ادنےٰ حالت ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایک حالت نفس کی وہ ہے۔ جو نہایت اعلیٰ حالت ہے۔ اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہین۔ جو دنیوی کدورتون اور رکاوٹون سے پاک ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اپنی مرضی ایک کر چکا ہے۔ اس کے واسطے کوئی درمیان حارج نہین رہا۔ وہ دریا کے اس پار پہنچ گیا ہے جہان تمام آرام اور اطمینان کے سامان مہیا ہین۔ پہلا شخص جو اس پار تھا۔ اور دوسرا شخص جو اس پار ہے۔ ہر دو سبکساران ساحلہا مین شامل ہین۔ وہ دونون سبکسار ہین۔ کیونکہ ان پر کوئی بوجھ نہین کوئی دقت نہین۔ اپنی اپنی حالت مین خوش ہین۔ کسی اہم امر کے حصول کی ان کو تڑپ نہین۔ لیکن مصیبت مین تو گرفتار ہے جس نے اس کنارہ کو برا جان کر چھوڑا۔ اور اس پار کی نعمتون کا اس کو پتہ لگا۔ اور ایک خوبصورت دلربا کے وصال کی تڑپ اس کے دامن گیر ہوئی پس وہ حصول مقصد کے لیئے دیوانہ وار دوڑا۔ اور پہلی ہی منزل مین دریا نظر آیا۔ تب معلوم ہوا۔ کہ ع

عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اور چند قدم دریا مین آگے بڑہا۔ تو ہر طرف سے موجون نے آن گھیرا۔ رات کی تاریکی۔ دریا ٹھاٹھین مار رہا ہے۔ گرداب پر گرداب حائل ہوتا ہے۔ ہر دم ڈوبنے کا خوف ہے۔ ایسی بلا مین گرفتار ہوا کہ آگے مشکلات کا سامنا۔ پیچھے مڑنے کے ناقابل۔ تب چلایا اور پکارا ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

یہ حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اور لوگ اسی حالت مین گرفتار ہوتے ہین۔ بدی کرتے ہین اور بدی سے پشیمان ہوتے ہین۔ اور پھر کر بیٹھتے ہین۔ ایک اعلےٰ منزل کی طرف نظر ہے۔ پر کوئی قدم اوپر کو اٹھتا ہے۔ اور کوئی پیچھے کی طرف گر دیتا ہے۔ ایک کشمکش کی حالت ہے۔ رات کو سوتا ہے۔ اور پختہ عہد کر لیتا ہے۔ کہ آج رات تہجد پڑھونگا۔ اور کبھی پہرہ چوکی لگا۔ پہلی رات کا وقت آیا۔ تو ایسی کاہلی دامنگیر ہوتی ہے۔ کہ اب اٹھتا ہون اب اٹھتا ہون۔ کرتے کرتے صبح ہو جاتی ہے۔ پریشان خاطر اور ملامت زدہ ہو کر اٹھتا ہے۔ اور دل ہی دل مین عہد کرتا ہے۔ کہ آج رات تو ضرور اٹھونگا۔ دوسری رات پھر وہی حالت۔ ایک بدفعل کی عادت پڑ گئی ہے۔ کر بیٹھتا ہے۔ پھر روتا ہے۔ سر پیٹتا ہے دعا کرتا ہے۔ اور دوسرے سے دعا کراتا ہے۔ ہمیشہ کے لیئے توبہ کرتا ہے۔ پھر تھوڑے دنون کوئی موقعہ آپڑتا ہے۔ تو پھر اسی مین غرق۔ ایسا ہی شخص کسی وقت ملائک مین جا ملتا ہے اور کسی وقت شیطان کا ہمنشین ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جنگ کا زمانہ ہے۔ اور یہی مجاہدہ نفس کا وقت ہے۔ جو شخص ایسے وقت مین چستی اور چالاکی کے ساتھ دشمن پر تلوار مارتا رہتا ہے۔ اور اس کے داؤن سے ہوشیار رہتا ہے۔ تو آخر خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اس کو نفس مطمئنہ کا ڈپلوما عطا کرکے آئندہ ہمیشہ کے واسطے ایسے جنگون مین شامل ہونے سے بچا دیتا ہے۔

سو پیارے احمدیو! سب سے پہلی منزل جو تمہارے راہ مین ہے وہ مجاہدہ نفس ہے۔ تم اس جنگ مین لگے رہو۔ یہان تک کہ خدا تم کو فتح دیوے۔ کیونکہ اس میدان مین بغیر خدا کی دستگیری کے فتح حاصل ہونی ناممکن ہے۔ سال گذشتہ کی لڑائیون کی اپنی تاریخ بناؤ۔ اور اس پر غور کرو۔ اپنے کمزور مقامات کو دیکھو۔ اور سال آئندہ مین ان کو مستحکم کرو۔ دشمن جن جن راہون سے پچھلے سال آتا رہا ہے وہ راہ پہلے سے ہی بند کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنا چوکی پہرہ ہر وقت مستعد رکھو اور ہوشیار رہو کہ شیطان کے داؤن بہت ہین دعا مین لگے رہو تا خدا تمہارا مددگار ہو۔

پھر سوچو اور غور کرو۔ کہ خدا نے تمہین ایک ایسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ جس کو لوگ تیرہ سو سال سے ترستے چلے آتے تھے۔ اور ہزارہا اب بھی ترس رہے ہین۔ اور لاکھون آئندہ قیامت تک ترستے رہین گے اور نامرادی مین مر جاوین گے۔ کیونکہ جس نے آنا تھا۔ وہ آگیا۔ پر تھوڑے ہین۔ جن کو آنکھین دی گئی ہین۔ جن سے وہ دیکھا جاسکتا ہے۔ اور خدا کے آگے سجدے مین گرو۔ اور شکر کرو۔ کہ تم ان تھوڑون مین داخل ہو۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اس قدر دانی کو اپنے عمل سے دکھاؤ۔ جن مین بعض باتین جو میرے خیال مین آتی ہین۔ وہ یہ ہین۔

اول۔ اس کے ہر ایک حکم پر دل و جان سے قربان ہو جاؤ۔

دوم۔ اس کے قریب رہنے کی کوشش کرو۔ جس قدر عرصہ تمہین اپنی زندگی کا اس امر کے واسطے مل سکے۔ اس کے قدمون مین گذار دو۔ کیونکہ یہ دن ہمیشہ نہین رہین گے۔ دنیوی کامون کا حرج کرکے اس کے چہرہ کو دیکھو۔ کیونکہ یہ چہرہ بہت ہی مبارک ہے۔ اس کی صحبت مین رہ کر اس سے فیضیاب ہو۔

سوم۔ اپنی مالی امداد کے ساتھ اس کے سلسلہ کی تائید کرو۔ جس کی تفصیل سے تم آگاہ ہو۔

چہارم۔ اپنی بیوی بچے رشتہ دار دوست آشنا سب کے واسطے سعی کرو۔ کہ اس کشتی پر سوار ہو کر طوفان ہلاکت سے بچ جاوین

پنجم۔ جب تمہین اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے کا موقعہ نہین ملتا تو اس کو اپنے احوال سے آگاہ رکھنے کے واسطے کثرت سے خطوط ہی لکھو۔ اور جواب کا انتظار نہ کرو۔ کیا یہ سودا تمہارے لیئے مہنگا ہے۔ کہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے تمہارا احوال اس شخص کے سامنے پیش ہو جائے۔ جس کو خدا نے تمام زمین کے باشندون مین سے اپنے پیغام کے واسطے چن لیا ہے۔ پیارو! یہ بڑی فائدہ مند تجارت ہے۔

ششم۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کرو۔ کہ دوسروں کے لیے نمونہ بن جاؤ۔ یہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ تم میں سے اکثر اس کو جانتے اور اُنپر عمل کرنے والے ہیں۔ آئندہ زیادہ احتیاط کے ساتھ اپنے کام میں ہوشیاری اختیار کرو۔ تاکہ یہ سال تمہارے واسطے بڑی برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہو جاوے

پھر دیکھو۔ اور غور کرو۔ کہ تمہارا مہدی تمہیں ہدایت یافتہ بنانا چاہتا ہے۔ اور اس کا بڑا حکم یہ ہے۔ کہ تم قرآن شریف کے جوئے کو اپنی گردن میں ڈال لو۔ پس تم قرآن شریف کو پڑھو۔ فہم اور عمل کے واسطے پڑھو۔ قرآن کی زبان کو پڑھو۔ تاکہ اس کے الفاظ سے تم آشنا ہو جاؤ۔ خدا کے اس حبیب کے اقوال پاک پڑھو۔ جس کا غلام کہلانا تمہارا مسیح کا فخر ہے۔ وہ تمہارے دل کو روشنی بخشیں گے۔ کیا تم ایسا نہیں کر سکتے کہ قرآن شریف کی منزل کے بعد تم ایک حدیث ہی کم از کم روزانہ پڑھ لو۔ بہت سی کتب حدیث اُردو میں ترجمہ شدہ ہیں۔ بخاری ہے۔ مشکوٰۃ ہے۔ ریاض الصالحین ہے۔ بلوغ المرام ہے۔ سب مترجم مل سکتی ہیں اور نہیں تو کوئی ایک چہل حدیث ہی سہی۔

پھر سنو۔ تمہارے مہدی نے بہت سی کتب تمہارے واسطے تصنیف کی ہیں۔ کوئی ایک تھوڑی سی روزانہ پڑھ لو۔ اور اُس پر عمل کرو۔ تو سال بھر میں دو تین کتابیں ختم ہو سکتی ہیں۔

اور میں کہاں تک لکھوں۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حالت کے مطابق سب باتیں خود سوچ سکتا ہے۔ اور غور کر سکتا ہے۔ کہ اس کی موجودہ حالت عملی۔ علمی۔ اخلاقی۔ ملی۔ بدنی کیسی ہے۔ اور سالِ رواں میں کہاں تک اس کو ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ میں اس مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے غفور الرحیم ہمارے گناہ بخش۔ ہماری پردہ پوشی فرما گذشتہ سال کی لغزشوں کو معاف کر۔ آئندہ کے واسطے اُن راہوں پر چلا۔ جن سے تو راضی ہو جائے۔ دین محمدی کے ناصروں کی نصرت کر۔ اور ہمیں ان میں سے بنا۔ اپنے رسول مسیح موعود کی مدد فرما۔ اس کے دشمنوں کو ذلیل اور ہلاک کر۔ اپنے وعدوں کو سچا کر کہ تو سچے وعدوں والا ہے ہم پر رحم فرما۔ ہر ایک احمدی کے ساتھ ہو۔ اور اس کی امداد کر اور اس کو قوت عطا فرما۔ اور اسے حق کے دشمنوں پر فتح دے۔ آمین ثم آمین

سنسکرت لسان الام ہے

لاہور کا ایک اخبار پنجاب سماچار ناگری حروف کی تائید میں بہت زور دے چلا ہے۔ آپ فرماتے ہیں خود اہل عرب و عجم نے اس کو (سنسکرت کو) ام الالسنہ کہا ہے۔ اُردو سے بڑھ کر ناگری کے ہندوستان کے لیے مفید ہونے کے واسطے لمبے لمبے مضامین لکھکر ایڈیٹر صاحب نے بہت تکلیف اُٹھائی ہے۔ یہ فیصلہ تو نہایت آسانی سے ہو سکتا تھا۔ میں آپ کو ایک راہ بتاتا ہوں۔ آپ ناگری حروف کی تائید میں عملی نمونہ دکھائیں۔ آئندہ اخبار پنجاب سماچار بجائے اُردو کے ناگری حروف میں لکھنا شروع کر دیں۔ ابھی سال کا ابتدا ہی ہے۔ خریداروں کے واسطے بھی اخبار کا نیا کرنا یا جاری کرنا بہت آسان ہو جاوے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ کی اور آپکے ہم وطنوں کی زبان اُردو ہے۔ یا ناگری ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا جس امر پر آپ نے بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی ہمیشہ کے واسطے خاموش ہو جائے گا۔ اہل عرب و عجم کا وسیع لفظ آپ نے خوب بولا۔ عجم کو تو رہنے دیں کیونکہ وہ بہت وسیع ہے۔ عرب کے سوائے سب عجم ہے اور اس میں آپ بھی شامل ہیں۔ عرب ہی کو لیں کہ تھوڑا علاقہ ہے۔ اور اس میں سے چند علماء کا براہ عنایت معہ کتاب و صفحہ حوالہ دیں۔ کہ کس اہل عرب نے سنسکرت کو اُم الالسنہ کہا ہے۔

فہرست تو آپ کی وسعت علمی سے ہم کو مل جائے گی کیونکہ منقول بات ہے۔ اور آپ اسکے مدعی ہیں۔ ہاں سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق ایک بات مجھے بھی یاد آئی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ صحیح ہو۔ سو عرض کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ بابا آدم نے اپنی شادی ہند میں کی تھی۔ اور بیوی بیاہنے کو یہاں تشریف لائے تھے۔ پس جب بڑی اماں خود ہند کی تھیں۔ تو سنسکرت ام الالسنہ نہیں۔ تو لسان الام تو ضرور ٹھہری۔ آپنے سنسکرت کی تائید میں حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر وہاں بھی سنسکرت کا تعلق کچھ ایسے ہی وجوہات سے معلوم ہوتا ہے۔ جو اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔

اس میں ہم کو کلام نہیں۔ کہ سنسکرت ہند کی پرانی زبان ہے اور اسکا سیکھنا بعض ضرورتوں کے واسطے خاص شخصوں کو مناسب ہے لیکن قدرت نے جس زبان کو (Dead Language) ڈیڈ لینگویج یعنی مردہ زبانوں میں داخل کر دیا ہے اس کی تحصیل اکثر ماہران علوم اشیائے قدیم یعنی اینٹی کویریس کے محکمہ تک محدود رکھنا چاہیے۔

گیان ودیا

ہم عصر ستیہ دھرم پرچارک بڑے زور شور کے ساتھ آریہ پتری کو جوش دلاتے ہیں۔ کہ گیان ودیا کو کنواروں اور دیگر نیچ انسانوں کے چنگل سے چھڑا کر اعلیٰ اعلیٰ گھروں کو زینت بخشنے کے قابل بنا دیا جاوے۔ تو جہاں ایک طرف آجکل آنندگی بڑھی ہوگی۔ وہاں دوسری طرف سوسائیٹی کی اخلاقی حالت میں بھی نمایاں ترقی ہوگی۔" اس میں شک نہیں۔ کہ یہ انتقال جو ستیہ دھرم پرچارک نے تجویز فرمایا ہے۔ آریہ ورت کو اس اخلاقی زینہ کی دوسری سیڑھی پر پہنچا دے گا۔ جس کی پہلی سیڑھی پر سوامی دیانند نیوگی انتقال کے ذریعہ سے آریہ ورت کو چڑھا گئے ہیں۔

تصدیق بالرویا

۲۸؍ جنوری سردار خان کی اہلیہ نے خواب دیکھا۔ کہ حکیم شاہ نواز خان ایک مٹی کے برتن میں ایک روٹی جس پر کباب ہے۔ اماں کو ایک اور روٹی سے ڈھانپا ہوا ہے۔ اور کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے لے جا۔ اس نے روٹی لے لی۔ اور روٹی لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکان پر پہنچے۔ وہ مکان بجانب مغرب ایک باغ کے پاس تھا۔ اس جگہ میری بیوی گئی۔ دیکھا کہ حضرت ابراہیم کی بیوی بیٹھی ہوئی ہے۔ میری بیوی نے پوچھا۔ کہ حضرت صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ جواب ملا۔ کہ تم کو نہیں ملے۔ میری اہلیہ نے جواب دیا۔ کہ میں پہچانتی نہیں تھی۔ حضرت ابراہیم کی بیوی نے جواب میں کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت لوط علیہ السلام کے گھر لے جا۔ اور وہاں کچھ چند لڑکیوں کو نصف روٹی معہ کباب کھلا دی۔ اتنے میں جانب مغرب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام آ گئے۔ بہت اونچا قد۔ سفید لباس۔ بھاری پگڑی۔ سیاہ داڑھی۔ گورا رنگ۔ ایسا خوبصورت آدمی میں نے اپنی حیات میں کبھی دیکھا ہی نہیں۔ حضرت ابراہیم صاحب نے جن کے ساتھ ان کے والد بھی تھے۔ سیاہ رنگ۔ چھوٹا قد۔ منہ پر ماتا کے داغ۔ اور میری اہلیہ کو کہا کہ تو کون عورت ہے۔ جواب دیا۔ میں حکیم شاہ نواز صاحب کی بیاہتا ہوں۔ آپکے پاس روٹی لائی ہوں۔ خفا ہو کر بولے۔ تمہارا کوئی بھائی نہیں ہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ ابراہیم صاحب نے جواب میں کہا۔ وہ اندھے ہیں۔ میں نے کہا نہیں اندھا تو نہیں ہیں۔ بلکہ جاہل ہیں۔ حضرت ابراہیم صاحب نے کہا کہ (کانا آدمی بہت بُرا ہوتا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ حضرت مرزا غلام احمدؐ کا آنا ضروری ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں دین کا خوب کام کر رہا ہے۔ (راقم برادر حکیم صاحب)

رسید زر

دسمبر ۱۹۰۶ء	میاں احمد الدین صاحب
"	میاں فضل الٰہی صاحب
"	حکیم نور محمد صاحب
"	عصمت خان صاحب
"	معرفت ناگ پور آڈٹ آفس
۲ جنوری ۱۹۰۷ء	احمد اللہ صاحب
۴ "	نور محمد صاحب ڈکوائر ماسٹر
"	حافظ ناک محمد صاحب
"	منشی احمد بخش صاحب
"	محمد یوسف صاحب
"	محمد الدین صاحب
"	زمان علی صاحب
"	محمد مشتاق صاحب
"	جمیل احمد خان صاحب (للطور امانت)
"	غلام نبی صاحب

وہی ہے

کہ جو اس دین کے لیئے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیئے اپنے اندر ایک ایسی حرارت رکھتا ہے۔ کہ وہ قریب ہے۔ کہ باطل کو کھا جاوے وہی ہے۔ کہ اسلام کے روشن چہرہ سے جہاد کا داغ مٹانے کے لیئے آیا ہے۔ جو نادان دشمنوں نے لگانے کی کوشش کی ہے اور وہی ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لیئے ایک قطرۂ خون کو گرانا بھی ضروری نہین سمجھتا۔ وہی ہے۔ کہ جو اپنے دلایل اور براہین سے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ملے ہین تمام دنیا مین پھر اسلام پھیلائے گا۔ اور اسلام اور قرآن اور محمدؐ عربی کے چہرہ کو دنیا پر ایسا روشن کرے گا۔ کہ وہ اس آخری زمانہ مین ایک آفتاب کی طرح چمکے گا۔ تاکہ ہر کوئی اس کا منہ دیکھ لیگا۔

بمقتایں ابر نصرت را دہندت اے اخی مدنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

یہ وہی ہے۔ کہ جو مُردون کو زندہ کرنے کے لیئے آیا ہے۔ جیسے قرآن شریف مین ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ مین مُردہ تھا۔ اس نے مجھے زندہ کیا ہے اور میرے ساتھ اور صدہا مُردہ تھے۔ جو کہ اس کے ہاتھ پر زندہ ہوئے ہین۔ وہ اپنے نفوس پر آپ شاہد ہین۔ اس لئے اے ہمارے دوستو اور بھائیو! اگر تم واقعی اپنی رُوحانی موت کو محسوس کرتے ہو۔ تو اس کے پاس آؤ۔ یہ تم کو زندہ کریگا۔ اور تم اس زندہ خدا کا منہ دیکھو گے۔ کہ جس کو نہ پہنچاننے کے لیئے یہ مردنی تم پر چھائی ہوئی ہے۔

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

(باقی آئندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

مدرسہ کے متعلق نئی تجاویز

اس سال کے اخیر مین مدرسہ کی حالت خاص طور پر زیر بحث آچکی تھی۔ پہلا سوال یہ در پیش تھا۔ کہ آیا جس صورت مین ہمارے سلسلہ کی اصل غرض اشاعت و تبلیغ الاسلام و اظہار دین ہے۔ موجودہ مدرسہ کا قیام جس مین مروجہ تعلیم انٹرنس تک دی جاتی ہے۔ کہان تک اس سلسلہ کے مقاصد کی تکمیل کا موید ہے۔ اور دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ آیا اس مدرسہ کے ذریعہ سلسلہ کی اصل غرض بھی پوری ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ یہان سے ایسے اشخاص نکلین۔ جو اعلےٰ درجہ کے علوم عربیہ و دینیہ سے واقفیت رکھتے ہون۔ اور دوسری طرف یورپ کی کوئی سی زبان مثلاً انگریزی فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ جانتے ہون۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام نہ صرف ہندوستان مین ہی بلکہ ہندوستان سے باہر بھی ہو سکے۔ ان دونون سوالون پر جماعت احمدیہ قادیانین خوب بحث ہو چکی تھی۔ مگر اخیر فیصلہ بموجب منشائے حضرت امام علیہ السلام ایام تعطیلات دسمبر تک ملتوی رکھا گیا تھا۔ تاکہ اس وقت جب مختلف احباب مختلف احمدی جماعتون کے جمع ہون۔ تو ان مین بھی ان ہر دو سوالون کو پیش کر کے ان کی رائے لی جاوے۔ اور ان سوالون کے ہر ایک پہلو پر غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جاوے۔ چنانچہ یہ امر تین دن برابر جلسہ مین پیش ہوتا رہا۔ اور بہت سے احباب نے اس پر بحث کرنے مین حصہ لیا۔ سوال اول کے متعلق یہ امر قرار پایا۔ کہ اگرچہ مروجہ تعلیم اس سلسلہ کے خاص اور ممتاز اغراض مین سے ایک غرض نہ ہو۔ مگر اس مین شک نہین کہ اس سلسلہ کے چھوٹے بچون کو ایسے طور پر تیار کرنا کہ وہ زمانہ کی طرح طرح کی زہریلی اثرون سے محفوظ اور اصول اسلام پر مضبوط اور قرآن شریف اور مسایل دینیہ سے واقف اور مخالفین کے اعتراضون کے جواب دینے کے قابل اور باطل اصولون کی تردید پر قادر ہون۔ اور پھر ساتھ ہی اس کی عملی زندگی ان کی ایک سچے مسلمان کی ہو۔ یہ اس سلسلہ کی ایک خاص غرض ہے کیونکہ یہ بچے جب یہان سے تعلیم پاکر نکلین گے۔ تو خواہ وہ حافظ نہ ہون۔ اور زبان عربی مین کامل مہارت نہ رکھتے ہون۔ لیکن اس مین شک نہین۔ کہ وہ ایسے مسلمان ہون گے۔ جو دوسرے مسلمانون کے لیئے اور غیر مسلمانون کے لیئے نمونہ ہون گے۔ احمدی جماعت کا اور نوجوان کا وجود ہی دوسرون کے لیئے وعظ ہوگا۔ علاوہ ازین جماعت احمدی کی یہ ایک بڑی اور عظیم الشان ضرورت ہے۔ کہ جس صورت مین یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اور خدائے تعالےٰ کے اس کو بڑی بڑی ترقیان دینے کے وعدے ہین۔ تو اس صورت مین اس سلسلہ کا اپنا ایک مدرسہ ہی ہونا چاہیئے۔ بلکہ کالج بھی ہونا چاہیئے کیونکہ جس صورت مین دین کے لیئے ایک جماعت کی ہی ضرورت ہے اور کل کی کل جماعت ایک ہی کام مین نہین لگ سکتی۔ تو اس صورت مین اپنے مدرسہ کے نہ ہونے کی حالت مین جماعت مجبور ہوگی۔ کہ اپنے بچون کو دوسرے مدرسون مین بھیجے یعنی مشن کے مدرسے یا سرکاری مدرسے۔ جہان شدہ تعلیم دین کی حاصل کر سکتے ہین۔ اور نہ ہی زہریلی ہواؤن کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ اور یہ امر ایک اتنی جماعت عظیم الشان جماعت مین سخت قابل افسوس ہوگا۔ بلکہ اس جماعت کو تو ابھی اس کام کے لیئے طیار رہنا چاہیئے۔ کہ جیسے جیسے اس کی تعداد مین ترقی ہو جاوے۔ جا بجا مدرسے تعلیم کے لیئے قائم ہوتے چلے جاوین۔ اور مرکزی مقام مین ایک کالج یا یونیورسٹی ہو۔ پس ساری جماعت مین ایک مدرسہ کا بھی نہ ہونا ایک ایسا امر ہوگا جو اس جماعت کے لیئے سخت افسوس کا موجب ہوگا۔ لہذا با تفاق رائے جلسہ یہ امر قرار پایا۔ کہ ضروری ہے۔ کہ دارالامان مین ایک مدرسہ سرکاری تعلیم دینے کے لئے اور سرکاری قواعد کے موجب چلنے والا ہو تا مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ احمدی جماعت کے بچے یہان رہ کر سچے احمدی بن کر دکھلاوین اور دنیا کے ساتھ دین مین بھی ترقی کرین چنانچہ اس کی عملی نظیرین اس وقت بھی موجود ہین۔ کہ جو طالب علم یہان سے انٹرنس پاس کر کے نکلے ہین۔ وہ اپنی عملی زندگی مین اور اپنی دینی ترقی مین کالجون مین ایک ایسا نمونہ دکھا رہے ہین۔ جو دوسرون سے بڑھ کر کام دے رہا ہے۔ مگر اس ضرورت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی منتظمین مدرسہ کے توجہ دلانے پر کہ باوجودیکہ پانچ سال کے عرصہ مین جماعت چند ہزار سے دو تین لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ مگر تعداد طلبا مین ایسی ترقی نہین ہوئی۔ جس کی وجہ کسی قدر جماعت کی بے توجہی ہے ان امور کے پیش کرنے پر کل جماعت نے باتفاق اس ضرورت کو بھی تسلیم کیا۔ کہ کل کی کل جماعت اور ہر فرد واحد کا جو اپنے آپ کو اس جماعت مین سمجھتا ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچون کو کسی دوسرے مدرسہ مین تعلیم نہ دین۔ بلکہ کل کے کل اسی جگہ تعلیم کے لیئے بھیجین۔ کیونکہ جس صورت مین ضرورت قیام اس مدرسہ کی ہی ہے۔ کہ احمدی جماعت کا اپنا مدرسہ ہو۔ تو پھر اگر احمدی جماعت کل کی کل اپنے بچون کو اس جگہ بھیجنے کے لیئے تیار نہین تو اصل غرض ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جس قدر حاضرین اس جلسہ مین موجود تھے۔ ان سب نے اس ضرورت کو تسلیم کر کے یہ عہد کیا کہ وہ اپنے بچون کو اسی مدرسہ مین تعلیم کے لئے بھیجنے کا انتظام کرین گے۔ اور اپنے دوسرے بھائیون کو بھی ترغیب دین گے۔ اور مجبور کرین گے۔ کہ وہ اپنے بچون کو انٹرنس تک تعلیم کے لیئے اسی جگہ بھیجین۔

قبل اس کے جو مین دوسری تجاویز کو بیان کرون مین یہ ظاہر کرنا چاہتا ہون۔ کہ ہر قسم کے بچون کے لیئے جو یہان آئین گے۔ کیا انتظام سوچا گیا ہے۔ جو بچے بارہ سال کی عمر تک پہنچ گئے ہین۔ وہ تو بورڈنگ ہوس مین زیر نگرانی دو سپرنٹنڈنٹون کے رہین گے۔ جیسا کہ آج کل انتظام ہے ہان لڑکون کی تعداد مین زیادتی کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ اور رکھے جا سکتے ہین۔ چھوٹے بچے جو زیادہ خبرگیری اور زیادہ نگرانی کے محتاج ہین۔ ان کے متعلق حسب حیثیت دو قسم کا انتظام کیا جاویگا۔ جن کے والدین اپنے بچون کی پوری اور علحدہ نگرانی کے لیئے کافی روپیہ دے سکتے۔ ان کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ان کی مدرسہ مین پڑھائی کے علاوہ ایک پرائیویٹ یعنی الگ نگران ان کا رکھا جاوے۔ ہر پانچ یا چھ بچون پر ایک ایسا پرائیویٹ موجود ہوگا۔ جس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر وقت ان بچون کے ساتھ رہے اور ہر طرح پر ان کی خبرگیری اعلیٰ تعلیم کے لحاظ سے۔ صحت کے لحاظ سے کھانے کے لحاظ سے۔ نمازون کے لحاظ سے۔ ورزش کے لحاظ سے۔ وہ ان کے لئے بطور ایک شفیق باپ کے ہوگا۔ اور ان کو باہر سیر کے اوقات مین سیر کے لیئے بھی لیجاویگا۔ اور پڑھائی مین بھی ان کو مدد دیگا۔ یہ صورت ایسی ہوگی۔ جس پر والدین کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا اطمینان ہو۔ اور ہم امید کرتے ہین۔ کہ ایسے آدمی جو اس طرح پر بچون کو اپنے بچے سمجھکر ان کی تعلیم اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھین۔ اور عمدہ طور پر شروع سے ان کی تربیت کرین۔ ہمین ملتے رہیں گے۔ چونکہ ایسا آدمی صرف ایک معقول تنخواہ پر ملسکتا ہے۔ اس لیئے شروع مین کم از کم جب ایسے طالب علم ہونگے۔ تو یہ انتظام کیا جاویگا۔ ایسے بچون کے لئے پانچ پانچ چھ چھ کے لیئے مکان بھی الگ ہوگا۔ اور تین روپیہ فی بورڈر کے حساب سے معمولی اخراجات کے علاوہ فیس لی جاوے گی۔ دوسری قسم کے وہ چھوٹے بچے ہون گے۔ جن کے والدین اس قدر فیس نہین دیسکتے۔

اُن سے معمولی فیس بورڈنگ ہوس کی لی جاوے گی۔ مگر ان کی نگرانی کا انتظام خاص کیا جاوے گا۔ یعنی ہر دس یا بارہ لڑکوں کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ ہوگا۔ جو ان کی صحت اور تربیت کا خیال رکھیگا۔ مگر ان کی تعلیم صرف معمولی مدرسہ کی تعلیم ہوگی۔ بڑی عمر کے بچوں کے لیئے ایک وسیع بورڈنگ ہوس موجود ہے۔ جس کے قواعد پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ البتہ اس قدر بیان کر دینے کے قابل ہے کہ بعض احباب نے یہ کہا تھا۔ کہ غربا اور عموماً زمیندار اس قدر بوجھ نہیں اُٹھا سکتے۔ سو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اوّل تو بورڈنگ ہوس میں دو یا تین قسم کا کھانا پکتا ہے۔ اور ہر ایک بورڈر کے لیئے یہ امر اختیاری ہے۔ کہ وہ جس قدر خرچ دلیسکتا ہے۔ اسی قسم کا کھانا کھاوے۔ علاوہ ازیں ہم یہ بھی انتظام کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ بعض احباب کی خواہش تھی۔ کہ زمینداروں کے لیئے بجائے نقدی کے بچوں کا خرچ آئے۔ اور دال اور گھی کی صورت میں دینا آسان ہوتا ہے۔ سو جو احباب پسند کریں۔ وہ یہ انتظام کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے بچوں کا خرچ مثلاً چھ ماہ یا سال کے آٹے یا دال اور گھی وغیرہ کی صورت میں یہاں بھیجدیا کریں۔ اس صورت میں ان کو خرچ خوراک کچھ نہ دینا پڑیگا۔ صرف زائد اخراجات مثل بالن وغیرہ اخراجات اور باورچیخانہ اور دھوبی وغیرہ کے خرچ یا فیس باقی رہ جائے گی۔ یہ تجویز عموماً زراعت پیشہ احباب کے لیئے بہت مفید ہو سکتی ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ابتدا ئے سال ہے اور یہی وقت بچوں کے بھیجنے کا ہے۔ جن احباب کے بچے کسی مدرسہ میں تعلیم پاتے ہوں یا اگر تعلیم نہ پاتے ہوں۔ اور وہ انہیں تعلیم دینا چاہتے ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ فی الفور ماہ جنوری کے ختم ہونے سے پہلے ان کو اس جگہ تعلیم کے لیئے بھیجدیں۔ ہمارے ملک میں ایک عجیب غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم کے لیئے خرچ دینے میں والدین اکثر تنگدلی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی شادیوں وغیرہ کے وقت اسراف سے زیر بار ہوتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے۔ کہ وہ وقت ان کی اپنی نمود کا ہوتا ہے۔ ورنہ اگر صرف اولاد کی بہتری منظور ہو۔ تو بیاہ کا فکر کریں نہ کریں۔ اوّل فکر عمدہ تعلیم کا ہونا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تعلیم کی غرض محض یہی نہیں کہ انٹرنس پاس کر کے نوکری کی تلاش میں لگ جاویں بلکہ ہر ایک انسان کے لیئے کسی قدر تعلیم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اسی لیئے اس سال مدرسہ میں دوسری شاخ ایسی کھول گئی ہے۔ جس میں مروجہ تعلیم کو کم کر کے عربی اور دینیات کی تعلیم پر زور دیا جاوے گا۔ اور اس کے ساتھ طب سکھائی جاوے گی۔ یا کوئی اور پیشہ۔ مگر اس کے لیئے ابھی کوئی انتظام نہیں۔ اگر جماعت کو اس طرف توجہ ہوئی۔ تو انشاء اللہ ایک دو سال میں سب انتظام خود بخود ہو جائے گا۔ جب ضرورت والے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سامان بھی اللہ تعالیٰ ان کے لیئے پیدا کر دیتا ہے۔ اگر قوم اس امر پر اتفاق کرے۔ کہ کل کے کل بچے قوم کے اسی جگہ تعلیم پاویں۔ خواہ وہ مروجہ سرکاری تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں اور خواہ اُردو کی تعلیم کے ساتھ عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ تو مدرسہ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ایک حیرت انگیز ترقی دکھائے گا۔ گذشتہ جلسہ میں اکثر احباب نے اس قدر زور اس تجویز پر دیا تھا۔ کہ قوم کے کل بچے اسی جگہ تعلیم پاویں۔ کہ جو لوگ اپنے بچوں کے لیئے یہاں نہ بھیجنے کی کوئی مجبوری بھی ثابت کریں۔ اُن پر بھی لازم ہوگا۔ کہ جس قدر فیس مدرسہ کی کسی دوسری جگہ وہ دیتے ہیں۔ اسی قدر فیس اس مدرسہ میں بھی ادا کریں۔ چنانچہ ہمارے ایک معزز دوست نے اسی وقت اس پر عمل بھی کر دیا۔ اور اپنے بچوں کی فیس ماہوار اس سکول میں داخل کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ سوائے شاذو نادر حالات کے کوئی امر اس راہ میں روک نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے احباب اپنے بچوں کو اسی جگہ تعلیم کے لئے بھیجیں۔

یہ امر بھی قابل ملاحظہ ہے۔ کہ پچھلے سال کے اخراجات مدرسہ کے آٹھ ہزار روپے کے قریب ہیں۔ مگر اس سال کئی قسم کے زائد اخراجات کو مدنظر رکھ کر جو طلبا کے بڑھ جانے کی وجہ سے پیش آویں گے۔ اور نیز دیگر وجوہات کے سبب پندرہ ہزار روپیہ کا بجٹ ہمارے معزز احباب نے جو اسی جگہ جمع ہوئے تھے۔ تجویز کیا ہے۔ خرچ کے اس قدر بڑھ جانے کے کئی وجوہات ہیں۔ اوّل یہ کہ مدرسہ کے سٹاف کو ضرورت زمانہ کے مطابق کرنے کے لیئے ان کا تنخواہ بڑھانا اور بعض ٹرینڈ مدرسین کو لینا ضروری سمجھا گیا۔ جو ایک بڑی وجہ معقول خرچ کے بڑھ جانے کی ہوئی ہے۔ پھر دوسری وجہ عمارت کی ہے۔ کیونکہ جس صورت میں کل جماعت کے بچوں نے اسی جگہ تعلیم حاصل کرنی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اس کے مطابق بورڈنگ ہوس کو بھی وسیع کیا جاوے۔ اور مدرسہ کی عمارت میں بھی توسیع کی ضرورت پیش آئے گی۔ تیسری ضرورت نئی شاخ دینیات کا کھلنا ہے۔ اور بھی بعض وجوہات ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

اب میں ساری جماعت کو متوجہ کرتا ہوں۔ اور ہر ایک شہر کی جماعتوں اس کے اعلیٰ ارکان اور کارکن ممبران کی خدمت میں خاص طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ جس صورت میں اس مدرسہ کا قیام محض اس لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جماعت کے بچے اس جگہ تعلیم حاصل کریں۔ اور اس مدرسہ کو جماعت احمدی کی اہم ضروریات میں سے ایک ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ تو اس ضرورت کو اب عملی طور پر تسلیم کرنا چاہیئے۔ زبان سے صرف اتنی بات کہدینے سے کہ اس مدرسہ کا قیام جماعت کے لیئے نہایت ضروری ہے۔ کچھ نہیں بنتا۔ اب عمل کا وقت ہے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ آپکے بچے سچے مخلص احمدی اور عملی زندگی میں دنیا کے لیئے نمونہ بنیں تو ان کی عمروں کو ضائع نہ کریں۔ اس وقت آپکے اہم فرائض میں سے جو اولاد کے متعلق ہیں یہ ہے۔ کہ آپ ان کی تعلیم اور تربیت کے اس پہلو کو اختیار کریں جس سے وہ آئندہ نسلوں کے لیئے ہادی بنیں۔ اگر آپنے ان فرائض کو اس حد تک محدود سمجھ لیا ہے۔ کہ آپ اُن سے اس قدر محبت کریں کہ وہ آپ سے جدا نہ ہوں۔ تو آپنے سخت غلطی کھائی ہے۔ ایک قوم جو اس وقت ہمہ تن دنیا میں مصروف اور دُنیا پر جھکی ہوئی ہے۔ وہ بھی اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کو اس قدر مقدم سمجھتے ہیں۔ کہ ایک ماں کا اپنے چھوٹے سے پیارے بچے کو تعلیم کی خاطر جدا کرنا کچھ بھی دل کو دشوار معلوم نہیں ہوتا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اولاد سے ایسی محبت کرو۔ جس سے ان کی آئندہ زندگی سنور سے۔ اور ایسی محبت نہ کرو۔ جو ہمیشہ کے لیئے ان کو تباہ کر نیوالی ہو۔ یہ تو وہ وقت تھا۔ کہ اگر یہاں دنیوی تعلیم کا کوئی انتظام نہ بھی ہوتا۔ تو بھی آپ لوگ اپنے بچوں کو اس جگہ بھیجتے۔ اور ان دنوں کو غنیمت سمجھو۔ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح ابھی تمہارے درمیان موجود ہے۔ وہ تمہارے بچے کیسے خوش قسمت ہوں گے۔ جو آئندہ کہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے مسیح کے زیر سایہ تعلیم پائی ہوئی ہے۔ اور اس کی مجلسوں میں اکثر بیٹھے ہیں۔ اور اس کی پُر حکمت گفتگو اور کلام کو سنا۔ اور اس کے کامل نمونہ کو دیکھا ہے۔ دوستو میں سچ کہتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ صدق دل سے کہتا ہوں کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئیگا۔ پھر اس وقت تڑپنا ہوگا۔ اور حسرتیں باقی رہ جائینگی۔ اور تمہاری آئندہ نسلوں کو کیا جواب دوگے۔ پس خدا کی ان نعمتوں کا شکر کرو۔ اور سستی اور کاہلی اور جھوٹی محبتوں سے اپنی اولاد کی عمر کو ضائع مت کرو۔ اگر تم نے اولاد کو یہاں بھیج کر وقف کر دیا۔ تو وہ اولاد تمہارے لیئے ابدی خوش قسمتی کا موجب ہوگی۔ ورنہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد کیسی نکلے اور کیا کام کرے۔ اپنی طرف سے کوشش کرو اور پوری سعی کرو۔ کہ تمہاری اولاد نیک نیک صحبت میں رہے۔ پھر دل خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس طرح چاہے ان کو چلاوے۔ آخر میں میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ابتدائے سال ہے۔ اور یہی وقت ہے جو لڑکوں کو یہاں بھیجنا زیادہ مفید ہے۔ تا کہ شروع سال سے انکی تعلیم ہمارے کورس کے موافق ہو۔ اور تاکہ ان کی پہلی تعلیم کی کمی پوری کر نیکیلیئے کافی وقت ملے۔ نیز صاحب انسپکٹر کا معاینہ مدرسہ بھی ماہ فروری کو ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس وقت تک احمدی جماعت کے تین چار سو لڑکے یہاں موجود ہوں۔ اس سے جماعت کی عمدہ حالت کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ دوسرے سوال کا جواب میں ایک حد تک تو دیچکا ہوں۔ یعنی واعظین اور مبلغین کی ایک جماعت پیدا کر نیکیلیئے یہ مدرسہ کہاں تک کام دیسکتا ہے۔ اس کے لیئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پنجم پرائمری تک تو تعلیم موجودہ سسٹم کے مطابق اس کے بعد دو شاخیں مدرسہ کی ہوں۔ ایک مروجہ تعلیم کی شاخ جس کے ساتھ لڑکوں کو بدرجہ استعداد کے موافق عربی اور دینیات کی تعلیم لازم ہوگی۔ اور دوسرے دینیات کی شاخ۔ اس دینیات کی شاخ کو ہم بہت ترقی دینا چاہتے ہیں۔ اور اس کے متعلق یہ تجویز ہے۔ کہ یہاں سے ایسے لوگ پیدا ہوں۔ جو علوم دینیہ کو پورے طور پر حاصل کریں۔ اصول علم کلام سے اچھے واقف ہوں اور عربی زبان میں اس قدر مہارت رکھتے ہوں کہ اس زبان میں لکھ سکیں اور مضمون لکھ سکیں۔ پھر اس کے ساتھ دو صورتیں ہوں۔ جو لوگ صرف اس ملک کے لیئے بطور واعظ تیار کیئے جاویں۔ انکو اس قدر عربی اور دینیات کی تعلیم کیساتھ طب سکھائی جاوے۔ یا بعض اور پیشے اور سنسکرت وغیرہ زبانیں بھی سکھائی جاویں۔ اور جو لوگ بیرونی ممالک کے لیئے تیار کیئے جاوینگے۔ ان کو کوئی ایک یورپ کی زبان جیسے انگریزی یا فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ یا جو لوگ جاپان کی لیئے تیار کیئے جانے ہوں انکو جاپانی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن ان سب تجویزوں کی تکمیل کیلئے بہت سا وقت اور روپیہ اور کارکن آدمی درکار ہیں۔ جنکی ہم خدا کے فضل سے یہ امید رکھتے ہیں کہ آہستہ آہستہ میسر آجاوینگے۔ اگر جماعت نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو یہ امور چنداں مشکل نہیں۔ مگر بالفعل کام کو ہم نے شروع کر دیا ہے۔ یعنی اوّل جماعت دینیات کی کھولدی ہے۔ مگر قوم کو وقتوں میں ڈالی۔ اور وہ ہمہ تن اس مدرسہ کی اعانت ... مالی امداد سے اور کیا بچوں کے بھیجنے سے۔ تو امید کی جاتی

دو سال میں ہو جاوے۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریر ضائع نہ جاوے گی۔ اور نیز وہ احباب جو جلسہ پر وعدہ کر گئے ہیں۔ اپنے وعدوں کو پورا فرمائیں گے اور دوسرے احباب کو جو دیتے ہوں۔ جنکو کوئی خاص قسم کی روک بچوں کے یہاں بھیجنے میں ہو۔ تو وہ بذریعہ خط و کتابت ایسے امور کو طے کر سکتے ہیں۔ اس معاملہ میں کل خط و کتابت بنام سید ناصر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
خاکسار

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

و تکلیس و عقد و قایم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی۔ حُسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گر صاحب ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک عمر بھر کی سرتوڑ محنت یوں ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و دیگر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول ع۔ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اوپ دھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ معہ محصولڈاک

خواص قرآنی ۔ المسمیٰ بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرزجان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ۔ تینوں کتابوں کو خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات متواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ ہی کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہی شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی قیمت بلا جلد للعہ مجلد ہے

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کیصورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کا ترجمہ بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی معہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۳ ر (۸) **مفتاح العرب** اسکے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی نثر و نظم پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمتہ

(۹) **جامع العلوم** یعنی مڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ تطابقہا جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی جنگیہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **مڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد للعہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کردیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دوچند ہوگیا ہے قیمتہ عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا نمونہ

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف یک کمرہ ٹکٹ پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی سیاہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتہ سے اپنا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ ر ہے

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھول ہی گیا ہو مسوڑھوں میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چیستے ہوں شدت سے درد ہو تا دے دانت میں بس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴ ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے۔ وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کبھی اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ ترین خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے

تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف للعہ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ

منیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بلینہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۷

فہرستِ مضامین

چہ گویم بانو گرانی جہاں در قادیان بینی | دوا بہر شفا بینی ہوائے دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

بدل قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ... (۲) خواص و صاحبان حیثیت سے ... (۳) ہندوستان سے باہر کے ... (۴) غیر مذاہب والوں سے ... (۵) ایک جماعت کے غریب ... کم آمدنی والے لوگوں سے عہ ۱۲

نمبر ۲۶ | قادیان دار الامان ۔ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء مطابق یکم جمادی الثانی | جلد (۱۰)

کچھ اپنی نسبت

... ہے کہ سرپرستانِ الحکم کو یہ عادت ہو گئی ہے کہ جب تک میں انہیں اخبار کی بہتری اور توسیعِ اشاعت کی طرف توجہ نہ دلاؤں وہ متوجہ نہیں ہوتے اور سال میں ایک دو مرتبہ اس فریاد و پکار کی بھی ضرورت پڑتی ہے اخبار کی عمدگی اسکی بر وقت اشاعت اسکی کتابت ۔ چھپائی کاغذ اور دوسرے مراتب کا انحصار ہے ۔ کارخانہ کی مالی حالت کے اطمینان بخش ہونے پر ۔ اور یہ منحصر ہے اخبار کی کثرتِ اشاعت اور اس کے خریداروں کے بر وقت چندہ ادا کرنے پر ۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں اس وقت تک ... منیجر اخبار کے ضروری اخراجات کی فکر میں سرگرداں رہے یا اسکی خوبیوں کے بڑھانے کی فکر میں ۔

مذہبی اور قومی اخباروں کے لئے اور بھی مشکلات ہوتی ہیں اسلئے کہ وہ ایک خاص دائرہ اور حلقہ کے اندر محدود ہوتے ہیں انکا موضوع خاص اور انکا مقصد مقرر ۔ ایسی حالت میں اگر وہ قوم یا فرقہ جسکا کہ وہ اخبار ہے اسکی طرف پوری توجہ نہ کرے تو اس کی زندگی اور ... کا سوال پیش آ جاتا ہے ۔

خدمتِ قوم کی اس سے بہتر کیا ... آیا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہیگا کرتا رہیگا مگر میں یہ افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ کوئی سال الحکم پر ایسا نہیں گذرا کہ اسکے بقایا داروں کی فہرست میں ایک معقول رقم درج نہ ہو ۔ اگر بقایا داران کی تذکیر کی جاوے تو مجھ پر الزام قائم کیا جاتا ہے کہ قوم کو بدنام کرتا ہے ... اپنے آپ کو بقایا داران کے رقم پر چھوڑ دوں ... نہیں کرتے زبانی اگر پوچھا جاوے تو اخبار اور اسکے ایڈیٹر کی اسقدر تعریفیں کریں گے کہ حد نہیں لیکن جب قیمت کا سوال آتا ہے تو ...

سخن درین است

سمجھکر خاموش ہو رہتے ہیں ۔ اسوقت تک ابتدائے اخبار کی تاریخ سے لیکر کوئی تین ہزار روپیہ سے زاید کا رجسٹر کا بقایا ہے ۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کن مشکلات میں سے مجھے گذرنا پڑتا ہے ۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل دستگیری اور پردہ پوشی نہ کرے تو کئی مرتبہ اخبار بند ہو گیا ہوتا ۔

اس لمبے عرصہ کے تجربہ نے مجھے اس نتیجہ پر پہنچایا ہے کہ آیندہ بلا وجہ معقول کبھی کسی کے نام اخبار بدون وصولِ قیمت پیشگی جاری نہ کیا جاوے ۔ اسلئے سرپرستان الحکم ...

مشکلات سرپرستان الحکم کی توجہ کو خصوصیت سے مبذول کرانا چاہتے ہیں ۔ وہ الحکم کے لئے جدید خریدار بہم پہنچائیں کارخانہ الحکم کی کتابوں کے نکلوانے کی سعی کریں ۔ اپنی واجب الادا قیمت بھیجیں ۔ اور دوسروں سے بھجوائیں سودیشی تحریک کی وجہ سے کاغذ گراں ہو گیا ہے اور گراں ہی نہیں کمیاب ہو گیا ہے میں نے پچھلے دنوں چند احباب کو خاص طور پر متوجہ کیا تھا کہ وہ اس وقت مدد دیں تو ایک معقول ذخیرہ کاغذ کا کسی ولایتی کارخانہ سے خرید لیا جاوے مگر چند کے سوا متوجہ ہی نہ ہوئے اسوقت ۲۲×۲۹ کا سفید کاغذ بہت ہی کمیاب ہے اسلئے جس طرح سے ہو گا کام چلایا جاویگا ۔ اور اگر کسی قسم کا کاغذ بھی اس سائز کا نہ ملا ۔ تو پھر تبدیلِ تقطیع پر مجبور ہوں گا ۔ بہر حال میری اس سرگذشت کے بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ

وہ احباب اپنے فرض کو سوچیں جنکے ذمہ مطبع کا بقایا چلا آتا ہے اور پھر وہ اسپر مزید ظلم یہ کرتے ہیں کہ قیمت طلب پیکٹ واپس کر کے دوہرا نقصان پہونچاتے ہیں وہ

سنے ۔ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء کا پرچہ ایسے بقایا داران کے نام وی پی کیا جاویگا ۔ اگر اس مرتبہ بھی واپس کیا تو پھر پرچہ بند کر کے بزرگان ملت کی اسطے سے بقایا وصول کر لیا جاویگا ۔

والسلام
خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر و مالک الحکم قادیاں

اطلاع

اکثر بھائی ایڈیٹر الحکم کو خرید مکانات کے متعلق لکھتے ہیں انہیں واضح رہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے مکان کے ارد گرد کوئی مکان سر دست فروختنی موجود نہیں ۔ البتہ یہ تجویز ہے کہ باہر زمین کا ایک وسیع قطعہ خرید کر مکانات بنائے جاویں ۔ پس جو بھائی ایسا کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۴ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش گلستان | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } عہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے تمام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لی جائے گی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہئیے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ منیجر

لوکل نمائندہ افریقہ عہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

مقتدائے قول او در جاں ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق و درست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیابی بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند او شقی است

یک سر مو نیست در دین ما
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

۳۰ ۔ ذوالقعدہ ۱۳۲۳ھ ۔ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء کی سیر میں سنایا۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض یومئذ خامدۃ مصفرۃ ۔

اُس دن آسمان ایک کُھلا کُھلا دُھواں لائے گا۔ یعنی آسمان ایک دُخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کرے گا۔ اور تو زمین کو دیکھے گا۔ کہ ایک مردہ سی ہوگئی ہے۔ اور راکھ کی طرح بن گئی ہے۔ اور اُس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے۔

۲۵ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔۱۔ تاتی السماء بدخان مبین
۲ ۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین

القول الطیب

فرمایا ۔ خدا تعالیٰ ایک وحدت چاہتا ہے ۔ جو شخص اپنے بھائی کو بے چارہ بنا دیتا ہے ۔ جھوٹ خیانت یا غیبت میں حصہ لیتا ہے ۔ وہ اس وحدت کا دشمن ہے ۔

۲۲ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی تحریر کردہ پہلے سیپارہ کی تفسیر (جو میرٹھ میں چھپ رہی ہے) کا ایک حصہ سیر میں حضرت کی خدمت میں سنایا۔ معجزات کا ذکر تھا حضرت نے فرمایا۔

علوم طبعی ہمیشہ ایک رنگ پر نہیں رہتے ۔ مگر خدا تعالیٰ کا کلام ہمیشہ سچا ہے ۔ پہلے طبعی والوں کا خیال تھا ۔ کہ آسمان گردش کرتا ہے ۔ اور زمین متحرک ہے ۔ اب طبعی والوں کا خیال ہے ۔ کہ زمین حرکت کرتی ہے ۔ دن بدن کی تحقیقات کا نتیجہ کچھ اور ہی نکلتا چلا آتا ہے ۔ ایک بات کو خدائی قول جان کر اس پر پختہ ہو جانا درست نہیں ہے ۔ ہر ایک شے کے اصل سبب کو انسان پہنچ نہیں سکتا ۔ صرف اس بات پر معجزات کا انکار کرنا کہ یہ بات ہم نے کبھی ہوتے نہیں دیکھی جائز نہ ہوگا ۔ انسان قدرت کے سارے قوانین کا علم نہیں ہے ۔

فرمایا ۔ کہ صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہیں رکھتا اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہئے ۔ ایک شخص کا ذکر ہے ۔ کہ وہ ایک دوست کے ہاں دعوت کیواسطے گیا ۔ اس دوست نے بہت پر تکلف دعوت پکائی اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی ۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا ۔ تو کہنے لگا ۔ کہ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اٹھائی ۔ اور عمدہ کھانا کھلایا ۔ مگر میں نے بھی آپ پر ایک بھاری احسان کیا ۔ میزبان نے کہا ۔ کہ آپ بیان فرمائیں ۔ تاکہ اور بھی زیادہ آپ کا مشکور اور ممنون احسان ہو جاؤں تب اس نے کہا ۔ کہ جب آپ گھر میں نہ تھے ۔ اور میں یہاں اکیلا تھا ۔ اگر اس وقت میں آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا ۔ تو آپ کا کئی ہزار روپے کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا ۔

اس شخص نے ترک بدی پر فخر کیا ۔ لیکن اس مثال سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے ۔ کہ ترک بدی میں کوئی عمدگی اور فخر نہیں ۔

عید الضحےٰ اور مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی پرانی اور نئی ضروریات پر گذشتہ ہفتہ کے پرچہ میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے کا مضمون شائع ہو چکا ہے ۔ اور اب اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ ہاں چونکہ عید الضحےٰ کے دن بہت قریب آتے ہیں ۔ اس واسطے آپ کو مدرسہ کی امداد کے واسطے **عید فنڈ** کے چندہ اور مساکین مدرسہ کے واسطے کھال قربانی کی رقم حسب معمول جمع کرنے کے لئے یاد دہانی کرائی جاتی ہے ۔ ہر ایک ضلع کی کمیٹی کے واسطے ضروری ہے ۔ کہ وہ ہر ایک گاؤں میں اس کام کے واسطے آدمی مقرر کر دے تاکہ مدرسہ کی ضروریات کے واسطے کافی رقم جمع ہو جائے ۔

۱۵ ۔ فروری کو مدرسہ کا معائنہ جناب انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر معہ اپنے ایک نائب کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ کریں گے ۔ شاخ دینیات کھول جا چکی ہے ۔ جس کے واسطے مدرس بھی علیحدہ مقرر کیا گیا ہے ۔ اور طلباء کے واسطے وظائف بھی مقرر کئے گئے ہیں ۔ مدرسہ کی عمارت میں بھی بہت سی توسیع کی ضرورت ہے ۔

اخبار قادیان

۱ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت

آج کل بہ سبب دوران سر عموماً اچھی نہیں رہتی بطور علاج صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لیجاتے ہیں لیکن کسی کسی دن بہ سبب زیادہ دوران سر کے یہ بھی نہیں ہو سکتا ۔

۲ ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ ہوتا ہے

۳ ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند ضروری تصانیف کے لکھنے میں مصروف ہیں ۔ اور معہ اپنے دو فرزندوں کے اس جگہ بدوق افروز ہیں ۔

اختیار الاسلام

حصہ چہارم

اختیار الاسلام حصہ چہارم بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ عبد الغفور مرتد عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپکر شائع ہو گیا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت اور قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور عمدگی جواب پر عش عش کرتے ہیں ۔ اور لکھتے ہیں ۔ کہ تہذیب الاسلام کے کئی جواب نکلے ہیں ۔ مگر مرزا صاحب کا تاج تعلیم الاسلام پر رہا ہے ۔ . . . خدا مرزا صاحب کو زندہ رکھے جن کے دبستان سے ایسے ایسے . . . . فیضان حاصل کر رہے ہیں اور آریوں کی گندگی اور وساوس سے ہمیں بچانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

درخواستیں بنام ناشر عبد الرحمٰن قادیان آویں

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے ۔ اور زیادہ بول نہیں سکتا ۔ ایک ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں ۔ کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں ۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں ۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں ۔ اور بس باقی سب عملی حالت ۔ مثلاً نماز ۔ اور روزہ اور زکواۃ اور حج وہی ہے سو سمجھنا چاہیئے ۔ کہ یہ بات صحیح نہیں ۔ کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے ۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی ۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی ۔ کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا ۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی ۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا ۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی ۔ بلکہ میں جانتا ہوں ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی ۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا ۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا ۔ تو خدا تعالےٰ اُسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا ۔ لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہو گئی ہیں ۔ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے ۔ ہاں اس میں شک نہیں ۔ کہ وفات مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں حیات اسلام کے واسطے ضروری ہو گیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ بے شک ہر بات پر قادر ہے ۔ اور ہمارا ایمان ہے ۔ کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسے امور کے سخت مخالف ہے ۔ جو دین کو ضرر پہنچانے والے ہوں ۔ حیات مسیح کا مسئلہ اوائل میں صرف ایک غلطی تھی ۔ مگر آج کل وہ ایک **اژدہا** ہے ۔ جب عیسائیوں کا خروج زور سے ہوا اور انہوں نے مسیح کی زندگی کو ایک قوی دلیل اس کی خدائی کے واسطے پکڑی ۔ اور کہا ۔ کہ اگر کوئی دوسرا انسان ایسا کر سکتا ہے ۔ تو آدم سے لے کر آج تک اس کی کوئی نظیر پیش کرو ۔ اور درحقیقت اگر یہ بات صحیح ہوتی ۔ جو عیسائی کہتے ہیں ۔ کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا اور عرش پر بیٹھا ہے ۔ تو اسلام کے واسطے ایک ماتم کا دن ہوتا اسلام توحید کے واسطے آیا ہے ۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی کسر باقی رہے ۔ خدا تعالےٰ واحد لاشریک ہے ۔ اگر کسی دوسرے کو خصوصیت دی جاوے ۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی شان میں فرق لانا ہے اس بات سے دھوکا نہ کھاؤ ۔ جو لوگ کہہ دیتے ہیں ۔ کہ کیا خدا قادر نہیں ۔ خدا تعالیٰ بے شک قادر ہے ۔ لیکن تمام جہان میں سے کسی ایک شخص کو بعض وجوہ کی خصوصیت دینا جو دوسروں کے واسطے نہیں ۔ ایک صریح شرک ہے ۔ اور ایسے شخص کو گویا شریک الباری ٹھہرانا ہے ۔ جو مسلمان اس زمانہ میں یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں ۔ کہ عیسےٰ اب تک زندہ چلا آتا ہے ۔ وہ اسلام کے اندرونی دشمن اور اسلام کے واسطے **مار آستین** ہیں ۔

توفی کے لفظ کے ۔ معنے جب تمام جہان کے انسانوں کے واسطے موت کے ہیں ۔ جب خود ہمارے اسلام تمام قوموں کی لغات میں اس لفظ کے معنے موت کے ہیں ۔ تو پھر مسیح کے واسطے کیا خصوصیت ہے ۔ کہ صرف ایک انسان کے واسطے اس لفظ کے معنے اور ہو جاتے ہیں ۔ یہ ایک موٹی بات ہے اور یہ مسئلہ دراصل ایسا بارِیک نہیں ہے ۔ کہ اس کے واسطے کسی عظیم الشان مجدد کی ضرورت ہوتی ۔ یہی لفظ توفی کا جب کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بولا جاتا ہے ۔ تو اس کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں لئے جاتے ۔ حالانکہ **اگر کوئی نبی زندہ ہے ۔ تو ہمارے نبی کریم** صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ہی ہیں ۔ بعض اکابر نے **حیات النبی** پر کتابیں لکھی ہیں ۔ اور ہمارے پاس آں حضرت کی حیات کا ثبوت بھی موجود ہے ۔ کیونکہ زندہ نبی وہ ہے ۔ جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ جاری ہوں ۔ سو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو کبھی ضائع نہیں کیا ۔ ہر صدی کے سر پر وہ ایسے آدمی بھیجتا رہا ہے ۔ جو مناسب حال اصلاح کرے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی محافظ ہیں ۔ محافظت کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے ۔ کہ مجدد پیدا ہوتے رہیں گے ۔ جب ایک صدی گذر جاتی ہے ۔ اور پہلی نسل اُٹھ جاتی ہے ۔ اور پہلے علماء حافظ ۔ اولیاء اور ابدال فوت ہو جاتے ہیں ۔ تو دین کو تازہ رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ اپنی طرف سے نئے آدمی پیدا کرتا ہے ۔ ہر صدی کے سر پر ایسے مجدد پیدا ہوتے رہتے ہیں ۔ جو غلطیوں اور بدعات اور سستیوں اور غفلتوں کو ان کے ذریعہ سے دُور کیا جاتا ہے ۔ یہ خصوصیت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ملی ہے ۔ اور یہی آپ کی حیات پر دلالت کرتی ہے ۔ آں حضرت ؐ کی برکات کے تاثیر ایسے تھے ۔ کہ صحابہ نے جانیں دے دیں ۔ اور آج تک لوگ ان برکات سے فیوض حاصل کر رہے ہیں ۔ برخلاف اس کے حضرت عیسےٰ کی تاثیر کا یہ حال تھا ۔ کہ اس کے سامنے ایک شاگرد نے تیس درہم لے کر پکڑوا دیا ۔ اور دوسرے نے جو سب سے اول نمبر کا حواری تھا ۔ منہ پر تین دفعہ لعنت ایسے نازک وقت میں کی ۔ پھر یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور توجہ قدسی کا نتیجہ ہے ۔ کہ قرآن شریف کی اس قدر حفاظت ہوئی ۔ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف کو یاد کرتے ہیں ۔ اور سناتے ہیں ۔ برخلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا ۔ کہ سچی انجیل کون سی ہے ۔ اور جھوٹی انجیل کون سی ہے ۔ پر یہ سوچنا چاہیئے ۔ کہ حضرت عیسےٰ کی حیات کے عقیدہ نے آج تک دنیا میں کیا بنایا ہے ۔ اور کیا فائدہ بنی آدم کو پہنچایا ہے ۔ سوائے اس کے کہ کروڑ انسان مردہ پرست بن گیا ۔ پس پہلوں نے اگر وفات مسیح کے مسئلہ میں اجتہادی غلطی کھائی ۔ تب بھی ان کو ثواب ہے ۔ کیونکہ مجتہد کے متعلق لکھا ہے ۔ کہ **قد یخطی و یصیب** ۔ کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب ۔ مشیت الٰہی نے اُن سے جو کچھ کرایا ۔ سو کرایا اس میں بھی اسرارِ الٰہی تھے ۔ خدا نے ایک معاملہ اُن سے مخفی رکھا ۔ اور وہ غفلت میں رہے ۔ خدا جب چاہتا ہے ۔ ایک بھید کو مخفی کرتا ہے ۔ جب چاہتا ہے ۔ ظاہر کر دیتا ہے ۔ اُن اس زمانہ کے لوگوں پر خدا تعالیٰ نے اس مسئلہ کی حقیقت کھول دی ہے ۔ اس وقت اسلام تنزل کی حالت میں ہے ۔ اور روز بروز عیسویت کا شکار ہوتا جاتا ہے ۔ ایسے ہی مسائل روز بروز لوگوں کے کانوں میں پھونک پھونک کر وہ ان کو برگشتہ کر دیتے ہیں ۔ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں چاہا ہے ۔ کہ لوگوں کو متنبہ کر دے ۔ ایک عیسائی سے پوچھنا چاہیئے اگر سب لوگ مل کر یہ عقیدہ قائم کر لیں ۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں ۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا ۔ یہی کہ **عیسائیت دنیا سے نابود ہو جائے گی** ۔ تعجب ہے ۔ کہ عیسائی تو مسلمانوں کی گردن کاٹنے کے واسطے یہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں ۔ اور مسلمان بھی اپنی گردنیں کٹوانے کے واسطے ان کی امداد میں کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ ایسے وقت میں ان کی مثال یہی ہوتی ہے ۔ کہ ؎

یکے بر سرِ شاخ و بُن مے بُرید

سو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے ۔ کہ اس غلطی کو دور کرے ۔ لیکن یہی سلسلہ کو قائم کر کے اللہ تعالیٰ اور بہت سی غلطیوں کو دور کرنا چاہتا ہے اس وقت توحید **صرف زبان** پر رہ گئی ہے ۔ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا ۔ ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے ۔ کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کہا جاتا ہے ۔ تو وہ سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے ۔ اس وقت دین غریب مسکین اور یتیم ہو رہا ہے ۔ یہ کلمہ نہایت موزوں سچا اور بابرکت ہے ۔ کہ **حب الدنیا راس کل خطیئة** دُنیا کی محبت ہر بدی کی ابتدا ہے ۔ اکثر لوگ دنیا ہی محبت کے سبب ہلاک ہوئے ہیں ۔ ورنہ وہ جانتے ہیں ۔ کہ جس مذہب و طریقہ کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ اچھا نہیں ۔ اکثر ہندو اور آریہ دل سے جانتے ہیں ۔ کہ ان کے اصول اور فروع اچھے نہیں ہیں ۔ ہزاروں عیسائی بخوبی آگاہ ہیں ۔ کہ عیسےٰ ایک انسان تھا اور وہ خدا نہیں ہو سکتا ۔ لیکن دنیا کی محبت ہے ۔ جو انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی ۔ اور زیادہ تر عیسویت کی امداد میں عورتیں ہیں جو جاہل ہیں ۔ کہ شرک عورت سے ہی شروع ہوتا ہے ۔ اور عورتوں کے ساتھ ہی اس کا قیام ہے ۔ یورپ کے عالم اور فاضل لوگ اس کے قائل نہیں رہے ۔ اور درحقیقت عیسوی مذہب ہی ایسا ہی کہ فطرت انسانی اس کو دھکے دیتی ہے فطرت اس کو مان ہی نہیں سکتی ۔ اگر درمیان میں دنیا کا تعلق اور محبت نہ ہوتی ۔ تو ان کا ایک گروہ کثیر آج ہی مسلمان ہو جاتا ۔ بعض لوگ مدت تک بظاہر عیسائی رہ کر بالآخر مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں ۔ کہ ہم مسلمان ہیں ۔ اور ہماری تجہیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدر

۳۰ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر

تاکہ خدا تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب کو غفر کرے - اس آئیت شریف کا حوالہ دے کر نبیوں کو گنہگار ٹہرانے اور ثابت کرنے کے لیے بہت ہوکے پیاسے اس زمانہ کے عیسائی لوگ جو حملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر کیا کرتے ہین ۔ اس کے دو جواب اوپر دئے جاچکے ہین - لیکن چونکہ انہین آیات پر اور اسی مضمون پر ایک عظیم الشان جلسہ مین بشپ لیفرائے صاحب کے ساتھ میرا مباحثہ ۱۹۰۰ء مین ہوا تھا - جسکا سننا اکثر ناظرین کے واسطے نہائیت دلچسپی کا موجب ہوا کرتا ہے - اس واسطے مین مناسب سمجھتا ہون - کہ مختصر الفاظ مین اس مباحثہ کو اس جگہ درج کر دیا جاوے -

معصوم نبی

اور

بشپ صاحب

ماہ مئی ۱۹۰۰ء مین جب کہ مین دفتر اکونٹنٹ جنرل مین ملازمت کے سبب لاہور مین قیام پذیر تھا - اور مخدومی مکرمی حضرت **شیخ رحمت اللہ صاحب** کے ساتھ ایک مکان بیرون شہر مین رہا کرتا تھا - تو ایک دن ہم نے اچانک سنا - کہ پادری لیفرائے صاحب نے تمام مسلمانون کو دعوت کرکے ایک لیکچر دینے کا اشتہار دیا ہے - جو کہ انارکلی مین فورمن چیپل مین ہوگا - اور جس کا مضمون ہوگا - **معصوم نبی** + لیفرائے صاحب اب تک ہی لاہور کے **بشپ** اور پنجاب کے تمام پادریون کے افسر یعنی **لارڈ پادری صاحب** ہین - اس جلسہ کی خبر سنکر شام کے وقت مین مقام جلسہ پر گیا - وہان لوگ نہائیت کثرت کے ساتھ پہلے ہی سے جمع تھے - کیونکہ لیکچر دینے والے صاحب بہت مشہور اور عیسائیون مین ایک مانے ہوئے جید عالم اور مناظرہ و مباحثہ مین بہت مشق رکھنے والے **لارڈ پادری** صاحب تھے - اور بالمقابل تمام مولوی صاحبان کو بلایا گیا تھا - ہماری جماعت احمدیہ کے چند آدمی بھی موجود تھے - مگر ہم مین سے کوئی اس امر کے واسطے طیار ہوکر نہ آیا تھا - کہ پادری صاحب کے بالمقابل کھڑا ہو - اور یہ بھی خیال تھا - کہ وہ ہدکئی ایک اسلامی انجمنون کا مرکز ہے - جنھون نے مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنا اپنا فرض قرار دیا ہوا ہے - اور بہت سے مولوی بہی تھے - وہ صاحبان خود جواب دے دینگے - ہماری جماعت بہی قلیل تھی لیکن اثنائے گفتگو مین مخدومی جناب مولوی عبید اللہ صاحب نے عصمت انبیاء پر چند کلمات فرمائے - اور عصمت کے لفظ کو قرآن شریف مین **واللہ یعصمک من الناس** کی طرف اشارہ کیا - خیر یہ باتین سرسری طور پر ہوگئین - اور لیکچر کا وقت قریب ہونے کے سبب ہم لوگ چیپل ہال کی طرف چلے گئے - تھوڑی دیر مین **لارڈ پادری صاحب** بمعہ چند عیسائی انگریز - اور دیسیون کے تشریف لائے - لوگ بہت کثرت سے جمع ہوچکے تھے - کئی ہزار آدمی موجود تہا - بنچون اور کرسیون کے سوائے بہت سے لوگ زمین پر اور چبوترے پر بیٹھے تھے - یا نیچے کھڑے تھے - اس قدر آدمی کثرت سے جمع ہوگئے تھے - کہ بالآخر باہر کا دروازہ بند کر دیا گیا تہا - بشپ صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا - قرآن شریف کی آیات اور احادیث پڑھ پڑھ کر یہ ثابت کرنا شروع کیا - کہ تمام انبیاء گنہگار تھے - ان کا دعوے تھا - کہ مین ہر ایک بات قرآن شریف سے ثابت کرونگا - چنانچہ آدم کا ذکر کیا - کہ قرآن شریف مین لکھا ہے - **فعصیٰ آدم** - پس آدم نے گناہ کیا ایسا ہی حضرت موسےٰ کا ذکر کیا - اور دوسرے انبیاء کا ذکر کیا - اور بالآخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا - اور ایک تو قرآن شریف کی یہی آیت پڑہی - جو اوپر لکھی ہے اور ایک یہ آیت پڑہی - **واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنٰت** - اور ایک حدیث پڑہی - کہ مریم اور اس کے بیٹے کو سوائے باقی سب کی ولادت مین شیطان کا حصہ ہے - اور پھر کہا کہ دیکھو تمام انبیاء کے متعلق یہ بیان ہے - کہ انہون نے گناہ کیا تھا - خواہ وہ گناہ بعد مین معاف ہی ہوگیا ہو - تاہم کیا تو تہا لیکن ہمارے عیسےٰ کے متعلق کہین یہ لفظ نہین - کہ اس نے کوئی گناہ کیا - اور انجیل مین بہی لکھا ہے - کہ وہ نور تھا - پس ثابت ہوا - کہ دنیا مین اگر کوئی معصوم ہے - تو صرف یسوع مسیح ہے - باقی سب گنہگار ہین - پس بہائیو ! ہم کس کو اپنا شفیع بنائین - کیا اس کو جو گنہگار ہے - یا اس کو جو بے گناہ ہے -

بشپ صاحب نے اس تقریر پر قریب دو گھنٹے کے خرچ کئے - درمیان مین حدیث کے موقعہ پر بعض مسلمان بولے کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے - یا صحیح الفاظ اس طرح سے نہیں ہین مگر بشپ صاحب نے درمیان مین بولنے سے لوگون کو منع کیا اور کہا کہ بعد مین پندرہ منٹ اس بات کے واسطے رکھے گئے ہین -

چونکہ عاجز کو پادریون کے ساتھ ملنے اور گفتگو کرنے اور ان کی کتابون کے مطالعہ کرنے کا بہت موقع ملتا رہا ہے - اس واسطے مین بشپ صاحب کے ابتدائے تقریر ہی سے سمجھ گیا تہا - کہ یہ دجل کا جال کہان سے پھیلنا شروع ہوا ہے - اور کہان تک اس کا اثر جائے گا - تہوڑے ہی الفاظ سے مین جان گیا - کہ بشپ صاحب کہان سے شروع ہوئے - اور کہان پہنچین گے مین نے محسوس کیا - کہ یہ حملہ نادان لوگون کے ایمان پر نہائیت سخت ہے - لیکن دوسری طرف جب مین نے تکا - تو مولوی ملانون اور انجمن کے بزرگون مین سے کسی کو مین نے نہ پایا - کہ وہ اس وقت کافی جواب دے سکے گا - اس خیال نے میرے دل پر ایک بڑا بہاری بوجھ رکھدیا - اور دین محمدی کی حمائیت نے میرے خون کو جوش دیا - میرے پاس اس وقت کوئی کتاب نہ تہی - اور نہ کتاب کے دیکھنے کا وقت تہا - نہ مین اپنے بزرگ مولویون کو اور اپنے مرشد ہادی کو جو کسر صلیب کے واسطے مبعوث ہوکر آیا ہے - اس وقت اطلاع کر سکتا تہا - کہ وہ آوے اور دیکھے - کہ نبیون کے سردار پاکون کے پاک - راستبازون کے راستباز کو گناہ گار اور خطاکار ثابت کرنے کے واسطے کس قدر کوشش کی جارہی ہے - سب طرف مین نے اسلام کو گہرا ہوا پایا - اور اس کا کوئی شہسوار میدان کے اندر مین نہ دیکھتا تہا - تب مین نے سوچا - کہ اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہین - کیونکہ سب دور ہین - پر خدا بہت نزدیک ہے - تب مین اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کے واسطے دردناک ہوکر اپنے خدا سے دعا مانگنے لگا - اور دو گھنٹہ تک کہ پادری صاحب نے لیکچر دیا - مین دعا کرنے اور درود شریف کو پڑھنے مین جوش اور درد کے ساتھ معروف رہا - یہان تک کہ خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت کا نزول مجھ پر کیا - اور آئیت واللہ یعصمک من الناس کے ایک معنے میرے دل پر نازل فرمائے - اور میرے سینہ کو ایک انشراح عطا فرمایا - اور سارے بوجھ کو میرے اوپر سے اتار دیا - اور مجھے ایک ہمت اور شجاعت عطا کی - کہ مین خود اس میدان مین نکلون - تب فریق مخالف کے دلائل مجھے بہت ہی حقیر نظر آئے اور کسی کا رعب تو پہلے ہی سے میرے دل پر نہ تہا - پس مین طیار ہوگیا - کہ بشپ صاحب کے بیٹھتے ہی مین کھڑا ہوکر اپنی تقریر شروع کرون - اور اسلام کی حمائیت کرون - اور خدا کے حبیب کی عزت کو اس میدان مین قائم رکہون -

چنانچہ جیسے ہی بشپ صاحب بیٹھ گئے - مین کھڑا ہوگیا سب سے پہلے مین نے لارڈ پادری کو اس طرح توجہ دلائی - کہ جیسا کہ انہون نے خود مسلمانون کو اپنی طرف متوجہ کرکے اپنی تقریر سنائی ہے - ایسا ہی مین امید کرتا ہون - کہ پادری صاحب مسلمانون کو بہی موقعہ دین گے - کہ ان کی تقریرین سنین - (اس سے میرا منشا یہ تہا - کہ آئندہ کوئی عظیم الشان جلسہ کیا جاوے - جس مین مسلمانون کو بہی ایسا دو چار گھنٹہ تقریر کرنے کا موقعہ ہو - چنانچہ بعد مین بشپ صاحب کو ایسے جلسہ کے واسطے حضرت مسیح کی طرف سے مدعو

کیا گیا تھا۔ مگر آپ نے نہ مانا۔ اس کا مفصل ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا) - پہر مین نے کہا کہ لارڈ پادری صاحب نے دو گھنٹہ تک تقریر فرمائی ہے۔ اور ہمارے واسطے صرف چند منٹ ہین۔ اتنی لمبی تقریر کا جواب ایسے تہوڑے وقت مین مفصل نہین ہو سکتا۔ پس مین ایک مختصر بات کرتا ہون۔ جس سے بہت جلد فیصلہ ہو جاوے۔ لارڈ پادری صاحب نے بہت سے انبیاء کا ذکر کیا ہے۔ اور دلائل مین قرآن و احادیث کو لیا ہے۔ حدیث کے متعلق ابہی ایک مسلمان نے اعتراض کیا تہا۔ کہ یہ صحیح نہین۔ پس یہ بہی ایک بحث طلب امر ہوگیا۔ اس واسطے دلائل مین سے سردست قرآن شریف ہی کو مین رکہتا ہون۔ جو سب مسائل کا اصل ہے۔ پہر انبیاء مین سے لاٹ پادری صاحب نے آدم موسے۔ داؤد علیہم السلام بہت کا ذکر کیا ہے۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ پہلے تمام انبیاء آپ کے اور ہمارے مشترک ہین۔ سب کو آپ بہی نبی مانتے ہین۔ اور ہم بہی نبی مانتے ہین۔ معصوم تہے یا غیر معصوم تہے۔ آپ کے بہی بزرگ تہے اور ہمارے بہی۔ اور وقت تنگ ہے اس واسطے ان کے ذکر کی بہی ضرورت نہین باقی رہی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو آپ نبی نہین مانتے اور ہم ان کو تمام نبیون کا سردار مانتے ہین۔ اور عیسائی لوگ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہین۔ اصل جہگڑا آپ کے اور ہمارے درمیان آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہے۔ پس چونکہ وقت بہی تنگ ہے۔ اور اصل مطلب مباحثہ کا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت ہی ہے۔ اس واسطے مین باقی تمام باتون کو چہوڑ کر اصل مرکز پر گفتگو کرتا ہون۔ اور اسی قرآن شریف کو لیتا ہون جسے بشپ صاحب نے دلائل کے واسطے پیش کیا ہے۔

سو واضح ہو۔ کہ قرآن شریف کی آیات کو پیش کرنے کے وقت بشپ صاحب کو ایک غلطی لگی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بشپ صاحب زبان عربی سے ناآشنا ہین۔ (گو بشپ صاحب کا یہ دعوے تہا۔ کہ مین عربی جانتا ہون۔ لیکن ان کی عربی دانی ایسی ہی تہی۔ جیسے کہ عموماً انگریزون کی ہوا کرتی ہے۔ یہان تک بشپ صاحب مجلس مین قرآن شریف کی سادہ عبارت بہی پڑہنے کی جرأت نہ کر سکے تہے۔ صرف ترجمہ ہی پڑہ دیا تہا۔ اس واسطے مین نے مناسب سمجہا کہ بشپ صاحب کی عربی دانی کا جو رعب حاضرین پر ہو۔ اس کو بہی دور کر دیا جائے) قرآن شریف کی ان آیات مین دو الفاظ قابل غور ہین۔ ذنب اور غفر۔ ان لفظون کے اگر صحیح معنے کر دئے جاوین۔ تو سب معاملہ طے ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلی غلطی جو بشپ صاحب نے کی۔ وہ لفظ ذنب کے ترجمہ کرنے مین ہے۔ عربی ایک وسیع زبان ہے۔ اور جیسا کہ انگریزی مین Synonyms ہوتے ہین۔ یعنی مترادف الفاظ جو بظاہر ہم معنے ہوتے ہین۔ لیکن در اصل ان کے معانی مین بہت فرق ہوتا ہے۔ ایسا ہی عربی مین بہی الفاظ ہوتے ہین۔ عربی مین اسی مفہوم کے واسطے بہت سے الفاظ ہین۔ مثلاً جرم۔ جناح۔ اثم۔ خطا۔ ذنب وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ ہندی ایک محدود زبان ہے۔ اس واسطے اس زبان مین ہر مفہوم کے واسطے جدا جدا الفاظ نہین ہین۔ گناہ کا ٹہیک ترجمہ عربی مین جناح ہے۔ اور غالباً یہی جناح کا لفظ بگڑ کر رفتہ رفتہ فارسی زبان مین گناہ بن گیا ہے۔ ایسا ہی جرم کا لفظ ہے۔ جس کے معنے حد سے قطع تعلق کرنے کے ہین۔ یہ الفاظ جرم اور جناح کے کبہی قرآن شریف مین یا حدیث مین ہمارے نبی یا کسی نبی کے متعلق کبہی نہین آئے۔ کبہی کسی نبی سے جرم یا جناح (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہین ہوا۔ ہان ذنب کا لفظ آیا ہے۔ سو ذنب کے معنے اس جگہ گناہ کے نہین ہین۔ بلکہ ذنب صرف ایک کمزوری کو کہتے ہین۔ جو بشری تقاضا ہے۔ کہ بشر کمزور ہوتا ہے۔ وہ آخر انسان ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ایسے امور جو انسانی کمزوری کا نتیجہ ہون۔ کسی نبی سے بہی صادر ہون۔ لیکن یہ باتین الٰہی ناراضمندی کا موجب نہین ہین۔ اور اس واسطے گناہ کے ذیل مین ان کو شامل نہین رکہا جا سکتا۔ یہ تو ذنب کا لفظ ہے۔ جس کے مفہوم اور معنے مین بشپ صاحب نے دہوکا کہایا۔ اب مین دوسرا لفظ غفر کا لیتا ہون۔ غفر کے معنے ہین ڈہانکنا۔ روکنا۔ بچانا۔ جیسے کہ مغفر سپاہی کے سر کے خود کو کہتے ہین۔ کیونکہ مغفر سپاہی کے سر کو تلوار کی زد سے بچاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا آن حضرت کو یہ کہنا کہ تیرے ذنب کو مین نے غفر کیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ تو تمام نبیون اور رسلون کا سردار اور تمام دنیا کے واسطے میرا رسول اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔ تیرے واسطے لفظ جناح اور جرم وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا۔ بہ سبب بشر ہونے کے ممکن ہے۔ کہ تیرے نزدیک ذنب آوے۔ اور اس کا اثر تجہ پر پڑے۔ لیکن مین نے ذنب کے درمیان اور تیرے درمیان غفر کر دیا یعنی ذنب بہی نہ تیرے نزدیک آیا اور نہ آئے گا۔ پس اسی آیت سے جو بشپ صاحب نے پیش کی تہی۔ یہ ثابت ہوگیا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تہے۔ اور چونکہ اس قسم کی کوئی آیت حضرت عیسے کے متعلق نہین آئی۔ اس واسطے ان کی معصومیت کا مسئلہ زیر بحث ہو جاوے گا۔

یہ تو بشپ صاحب کے دلائل کا جواب ہوا۔ لیکن جو پہلو بشپ صاحب نے دلائل کا آج اس جلسہ مین اختیار کیا ہے۔ وہ ناک کو اُلٹا ہاتہ لگانے کا پہلو ہے۔ آپ نے دعوے تو یہ کیا تہا۔ کہ معصوم نبی کون ہے۔ پس سیدہا طریق گفتگو کا یون تہا۔ کہ بشپ صاحب قرآن شریف مین سے لفظ معصوم کا نکالتے۔ اور پہر دکہاتے۔ کہ یہ لفظ حضرت عیسے کے متعلق آیا ہے۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہین آیا۔ لیکن چونکہ یہ طریق بشپ صاحب نے نہین اختیار کیا۔ اس واسطے مین چاہتا ہون۔ کہ اس آسان راہ سے بہی دکہا دون۔ کہ معصوم کون ہے۔ پس اگر سارے قرآن شریف کو اول سے آخر تک دیکہا جائے۔ تو لفظ عصمت کا صرف ایک جگہ ایک ہی نبی کے حق مین بولا گیا ہے۔ جہان خدا اپنے ایک پیارے کو خطاب کر کے کہتا ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ اور خدا نے تمام جہان کے لوگون مین سے معصوم قرار دیتا ہے۔ یہ خطاب کس کو ہوا اسی پیارے نبی کو جو ہمارا سردار بلکہ تمام جہان کا سردار اور سب کا ہادی ہے۔ اس کا پیارا نام محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اور یہ لفظ معصومیت کا عیسے کے متعلق کہین قرآن شریف مین بیان نہین کیا گیا۔ پس ہر طرح سے ثابت ہوا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہی تہے۔ یسوع کی معصومیت کا ثبوت آپ لوگون کی گردن پر ہے۔

اگرچہ بشپ صاحب نے فرمایا تہا۔ کہ آج رات مین جو کچہ تقریر کرون گا۔ وہ سب قرآن شریف کی سند پر ہوگی۔ تاہم چونکہ آپ نے انجیل کا بہی ذکر فرمایا۔ اس واسطے مین بہی اتنا کہہ دینا مناسب سمجہتا ہون۔ کہ انجیل مین بہی یسوع کے متعلق دوسرے لوگون کا قول نہین لینا چاہئے۔ کہ متی یا مرقس نے اس کے متعلق کیا کہا۔ بلکہ مناسب ہوگا کہ انجیل سے یسوع مسیح کی معصومیت ثابت کرنے کے واسطے خود یسوع مسیح کا اپنا قول لینا چاہئے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک شخص نے یسوع کو کہا۔ کہ اے نیک استاد۔ تو یسوع مسیح نے نیک ہونے سے بہی انکار کیا۔ اور صاف کہا۔ کہ تو مجہے نیک کیون کہتا ہے نیک تو خدا کے سوائے اور کوئی نہین ہے۔ ایسا ہی ایک جگہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کا سلوک اپنی ماں کے ساتہ اور اپنے بہائیون کے ساتہ بہت برا تہا۔ اور اگر انجیل ہی کو دیکہا جاوے تو یسوع معصوم چہوڑ اس قابل بہی نہین۔ کہ اس کو ایک نبی مانا جاوے یہ تو قرآن شریف کا احسان ہے۔ کہ اس کو کوئی نبی مان سکتا ہے فقط

یہان پر میری تقریر ختم ہو گئی۔ اور مسلمان جو بشپ صاحب کی تقریر سنکر بہت آزردہ خاطر تہے۔ ایسا معقول جواب سنکر نہایت ہی خوش ہوئے۔ اور خوشی کے نعرے مارے۔ اور چیرز پر چیرز دئے۔ اور جب مین بیٹہا۔ تو بشپ صاحب اُٹہے۔ مگر انہون نے میرے جواب کے دوسرے حصہ کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور پہلے حصہ کے متعلق اتنا کہا۔ کہ عربی عجیب زبان ہے۔ کہ گناہ کے واسطے اس قدر الفاظ ہین۔

تب مین پہر اُٹہا۔ اور کہا۔ کہ بشپ صاحب نے میری بات کا جواب نہین دیا۔ اور عصمت کے متعلق دوبارہ اس آیت کو پیش کیا۔ اور بشپ صاحب سے جواب طلب کیا۔

اتنے مین ایک دیسی پادری نے بشپ صاحب کو قرآن شریف مین سے وہ آیت نکال کر دینی چاہی۔ مگر قدرت خدا اس مقام کے بدلے قرآن شریف کا ایک اور مقام نکال کر دیا۔ اور بشپ صاحب کو سمجہایا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس کا جو ترجمہ اس مولوی

نے کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ جب بشپ صاحب اُٹھے۔ اور انھوں نے یہ کہکر کہ عصمت کے متعلق جو آیت شریعت اس نبی نے پیش کی ہے۔ اس کا ترجمہ صحیح نہیں۔ وہ آیت پڑھی۔ تو آیت کوئی اور ہی تھی۔ مین نے اٹھکر کہدیا۔ کہ یہ وہ آیت نہیں تب بشپ صاحب حیران ہوئے۔ اور سب لوگوں نے قہقہہ لگایا اور بشپ صاحب نے اپنی کرسی کے پیچھے دیسی پادری کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مجھے اس بھائی نے یہ آیت نکال کر دی تھی۔ مگر غیر ہم ہار جیت کے واسطے نہیں آئے۔ اور ہم نے اس آیت پر غور نہیں کیا۔ اچھا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مان لیتے ہیں۔ مگر باقی نبی تو گناہ گار ثابت ہوئے۔

اس کے بعد ایک اور آدمیوں نے چند کلمات کہے۔ تب بشپ صاحب نے جلسہ ختم کر دیا۔ اور ہماری فتح ہوئی۔ آن حضرت کے متعلق آخر بشپ صاحب کو مجبور ہوکر یہ ماننا پڑا۔ کہ قرآن شریف سے ان کا گناہ گار ہونا ۔ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور انجیل کے متعلق جو کلمات مین نے کہے تھے۔ ان کا تو وہ ہرگز جواب دے ہی نہ سکے۔

اس کے بعد بشپ صاحب کا ایک اور لیکچر ہوا۔ جس کا مضمون زندہ رسول تھا۔ اس مین بھی اللہ تعالے نے ہم کو ایک عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ اور ہم نے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہین۔ اور آن حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم اب تک زندہ موجود ہین۔ مگر چونکہ اس جگہ اس ذکر کا موقعہ نہین۔ اس واسطے اسی پر یہ درس ختم کیا جاتا ہے۔

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزا۔

(۱) مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب سے جناب اس اخبار کے ایڈیٹر ہوئے ہین۔ مجھ کو اس اخبار سے بہت توقع ہو گئی ہے۔ اور شکر ہے کہ میری توقع کے مطابق سب کچھ ظہور مین آ رہا ہے۔ جناب نے جو اس سال سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے بہت مناسب ہے مین ہر طرح سے اس اخبار کی مدد کے لیئے اپنے آپ کو طیار پاتا ہون جناب میرے نام پر عصمر روپیہ قیمت کا اخبار جاری فرما دین۔ فی الحال قیمت مین خود انشاء اللہ تعالے اس مہینہ کے اندر ارسال خدمت کرونگا۔ جناب وی پی کی تکلیف نہ کرین۔ اور خاکسار کے لیئے دعا فرما دین۔ خاکسار تابعدار سید محمد حسین۔

دوسرے کارڈ مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک نیا خریدار بھی دیا ہے۔

(۲) برادر عزیز ابو محمد شفیع صاحب بھیروی تحریر فرماتے ہین۔

۹۸۶ ۔ میرے عنائیت فرمائے جناب اُستاد صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب آداب و نیاز غلامانہ کے دست بستہ یہ عرض ہے۔ کہ پیشتر ازین جناب اخویم چودہری اللہ داد خان صاحب کی معرفت آپ کی خدمت مین لکھ چکا ہون۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی مولا کریم سے مدد مانگ کر اخبار بدر کی قیمت یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے بجائے ۳؍ کے عصمر روپیہ دیتا رہونگا۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ بدر کی خدمت کرنے کی توفیق دی۔ تو زیادہ خدمت کرونگا۔ لیکن فی الحال پانچ روپیہ قیمت سالانہ دیتا رہونگا۔ اور انشاء اللہ بشرط زندگی ماہ فروری یا ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کی تنخواہ پر پیشگی قیمت ارسال کرونگا تسلی فرما دین۔ بسبب اب نہ ہونے کے ارسال نہ کر سکا۔ ورنہ اب ہی روانہ خدمت کر دیتا۔

اور بندہ نے چند ایک صاحبان کی خدمت مین بدر اور میگزین اُردو کے لیئے بہت کچھ کہا ہے۔ اور پھر بھی انشاء اللہ تعالیٰ کہکر اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگ کر جلدی خریدار بنا دونگا۔ مطالعہ کے لیئے پرچہ بدر و میگزین دیا کرتا ہون۔ آپ ازراہ مہربانی تکلیف فرما کر فی الحال ایک پرچہ اخبار بدر کا سال شروع سے حسب ذیل پتہ پر وی پی کر کے روانہ فرما دین۔

بمقام موضع مہنیانوالہ۔ ضلع و ڈاکخانہ گوجرانوالہ۔ نہر اپر چناب بخدمت جناب منشی نبی بخش صاحب ملازم سردار سنت سنگھ صاحب ٹھیکدار مشرف ہو۔

(۳) مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

وی پی ابھی تک نہین پہنچا۔ عہ؍ روپیہ ادا کرونگا ۱۹۰۴ء و ۱۹۰۵ء کی بابت عصمر اور عصمر ۱۹۰۶ء کے لیئے تعمیل حکم جملہ عہ؍ ۔ شملہ کیا گیا تھا۔ دوکان خدا کے فضل سے مل گئی ہے۔ ۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء تاریخ پیشی مقدمہ ہے۔ دعا فرمائیے اور حضرت کے حضور مین بھی دعا کے لیئے عرض کیجیئے گا۔ خاکسار بندہ رحمت اللہ ۔ لاہور

(۴) برادر محمد حیات صاحب احمدی ولد منشی جلال الدین صاحب مرحوم نے تین نئے خریدارون کے نام وی پی روانہ کرنے کے واسطے تحریر فرمایا۔

(۵) برادر عزیز فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج نے ایک اور نیا خریدار دیا۔

(۶) راجہ یار محمد خان صاحب باڑی پور کشمیر سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ مین آیندہ قیمت سہ؍ سالانہ دیا کرونگا۔

کیا آپ بدر کیواسطے بہتری کی تجاویز سوچنے اور نئے خریدارون کے پیدا کرنے مین معروف ہین۔ اگر نہین۔ تو اب سہی۔ والسلام

المفتی

(فقہ احمدیہ)

سوال نمبر۱ لاہور سے ایک دوست نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے۔ مین نے مہر اُس کو دیا۔ نہ بخشوایا۔ اب کیا کرون۔

جواب۔ مہر اس کا ترکہ ہے۔ اور آپکے نام قرض ہے۔ آپکو ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کی یہ صورت ہے۔ کہ اس کو شرعی حصص کے مطابق اس کے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ جس مین ایک حصہ خاوند کا بھی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اس کے نام پر صدقہ دیا جاوے۔

سوال نمبر۲۔ کیا کسی شرعی ضرورت کے واسطے نماز جمعہ کے ساتھ بھی نماز عصر جمع جائز ہے۔

جواب۔ جائز ہے۔ گذشتہ دسمبر مین جمعہ کے روز کثرت آدمیون کے سبب اور قبل از نماز ایک عظیم الشان دینی جلسہ مین شمولیت کے سبب کھانا بھی نہ کھا چکے تھے۔ اور نماز جمعہ بھی کسی قدر پچھلے وقت مین ہو سکا۔ اسواسطے حسب الحکم حضرت مسیح موعود جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی گئی تھی۔

اخبار کی بہتری کی تجاویز

درس قرآن شریف۔۔ ایک دوست مشورہ دیتے ہین۔ کہ درس قرآن اخبار مین ایسے طرز پر لکھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی چاہے تو ان اوراق کو جدا کر کے ایک علیحدہ جلد بنا سکے۔ یہ تجویز عمدہ ہے۔ گو اسمین یہ مشکل ہے۔ کہ پورے صفحہ کا مضمون جس مین کمی بیشی نہ ہو ایسے طور پر عموماً ختم نہین ہو سکتا کہ سلسلہ گفتگو پیدا ہو جاوے۔ اور باقی آیندہ لکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ تاہم سورۃ فتح کے ختم ہونے کے بعد جب نئی سورت شروع کیجاوے۔ تو اس امر کا التزام رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو سورۃ شروع کی جائے۔ وہ پوری کر کے چھوڑی جاوے۔

برادرم محمد حسین صاحب اوکاڑہ سے مشورہ دیتے ہین۔ کہ ہر اخبار مین روزانہ اوقات نماز لکھے جایا کرین۔ یہ تجویز مجھے پسند آئی ہے اُمید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس کو پسند کرینگے۔ صحیح اوقات کے متعلق کافی واقفیت حاصل کرنے کے بعد انشاء اللہ ماہ مارچ سے یہ سلسلہ شروع کیا جاویگا۔

رعایتی قیمت پر اخبار۔ بعض دوستون نے ہم کو قیمت اخبار مبلغ عصمر اور للعسری بھیجی ہے ہم اس کے عوض مین غریب خریدارون کو اخبار عہ اور ۲؍ سالانہ پر دینے کو طیار ہین۔ درخواستین قیمت کے ساتھ آنی چاہیئین۔

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت

رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امور قابل اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) ۔ اصل یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان بہ اعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ تیار ہو گیا ہے۔ اس وقت تک جائز نہ ہوگا۔ کہ اس کی میت جس نے رسالہ الوصیت کی شرائط کی پابندی کی ہے۔ قبرستان میں دفن کرنے کے لیئے لائی جائے۔ بلکہ پل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے طیار ہو جانا ضروری ہوگا۔ اور اس وقت تک میت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جاویگی۔

(۲) ۔ ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کریں۔ ضروری ہوگا۔ کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں۔ اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لیئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں اور ضروری ہوگا۔ کہ وہ کم سے کم دو اخباروں میں اس کو شائع کرا دیں۔

(۳) ۔ انجمن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی دیکھ کر وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفکٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دیدیں اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رو سے کوئی میت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا۔ کہ وہ سارٹیفکٹ انجمن کو دکھلایا جائے۔ تو انجمن کی ہدایت اور موقع نمائی سے اس کی وہ میت اس موقع میں دفن کی جاوے۔ جو انجمن نے اس کے لیئے تجویز کیا ہے۔

(۴) ۔ اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے۔ نابالغ بچے دفن نہیں ہوں گے۔ کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ اور نہ اُس قبرستان میں اس میت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا۔ جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

(۵) ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ ان کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا کہ انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آ گئے ہوں۔ ان کو دور کر کے اجازت دے۔

(۶) اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیت کی تمام شرائط پورے کر دئیے ہوں۔ اُن کی نسبت یہ ضروری حکم ہے۔ کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جاویں۔ اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں۔ کہ اس فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔

(۷) یاد رہے۔ کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا۔ کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے۔ بلکہ ضروری ہوگا۔ کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لیئے ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام اور تقوی و طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

(۸) ۔ اگر کوئی صاحب دسویں حصے جائیداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو۔ کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو۔ یا کسی اور ملک میں وفات پاویں۔ جہاں سے میت کو لانا متعذر ہو۔ تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا۔ کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا۔ کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جاوے۔ اور اس پر واقعات لکھے جاویں

(۹) ۔ انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا۔ اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی۔ اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے۔

(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور پارسا طبع اور دیانت دار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا۔ کہ وہ پارسا طبع نہیں یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں۔ یا یہ کہ وہ ایک چال باز ہے۔ اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا۔ کہ بلاتوقف ایسے شخص کو اپنے مجمع سے خارج کرے۔ اور اس کی جگہ کوئی اور مقرر کرے۔

(۱۱) اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے۔ تو اس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں۔ وہ تمام وصیتی مالوں میں سے دئے جائیں گے۔

(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کر کے پھر اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جاوے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو۔ پھر بھی جائز نہ ہوگا۔ کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے۔ بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔

(۱۳) چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لیئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔

(۱۴) جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لیئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں۔ جو اس کی ہدایت کی تابع ہوں اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں۔ کہ وہاں سے میت کو لانا متعذر ہے تو اسی جگہ میت کو دفن کر دیں اور ثواب کے حصہ پانے کی غرض سے ایسی میت قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرے۔ اور اس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اس انجمن کا کام ہوگا جو اس ملک میں ہی ہے۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ وہ روپیہ اُسی ملک کے اغراض دینیہ کے لیئے خرچ ہو۔ اور جائز ہوگا۔ کہ کوئی ضرورت محسوس کر کے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جاوے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

(۱۵) یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا۔ کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کر کے اس کام کے لیئے کوئی کافی مکان طیار کریں۔

(۱۶) انجمن میں کم سے کم ہمیشہ دو ایسے ممبر رہنے چاہئیں۔ جو علم قرآن و حدیث سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔ اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

(۱۷) ۔ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے۔ مجذوم ہو۔ جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے۔ کہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا۔ تو اس کو وہی درجہ ملے گا۔ جیسا کہ دفن ہونے والے کو

(۱۸) اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور یہ امر ثابت ہو۔ کہ وہ ایک صالح درویش آدمی ہے اور متقی اور خالص مومن ہے۔ اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو۔ تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔

(۱۹) ۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے رد کیا جائے۔ تو گو وصیتی مال بھی پیش کرے۔ تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰) میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنیوالا منافق ہوگا۔

یہ وہ شرائط ضروریہ ہیں۔ جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائیگا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بناویں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں۔ یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الہٰی انتظام پر اطلاع پا کر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں۔ کہ دسواں حصہ جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں اور اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یوں ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے۔ کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی

پیدا ہو۔ تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا۔ کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا رکھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان میں بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق دکھلا دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت۔ اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوں گے **فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا**۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا کی رحمتیں ان پر ہونگی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو۔ کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جاویں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔

ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون
والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم
خاکسار
میرزا غلام احمد
خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود
۶ جنوری ۱۹۰۶ء

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
(رضی اللہ عنہ)
کی علالت۔ حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گذشتہ اشاعت سے آگے

۲۔ دوسرا واقعہ۔ قریب یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ میں رات کو قریباً دس بجے مولوی صاحب کو دیکھنے گیا۔ اس وقت ان کو سخت ضعف تھا۔ قریباً غشی کی صورت تھی۔ کئی روز سے ہچکی تھی۔ کچھ کھایا نہ تھا۔ نبض بہت کمزور اور بے معلوم تھی۔ میں نے اس وقت حضرت اقدس کی خدمت میں کہلا بھیجا۔ فوراً تشریف لائے۔ سب کیفیت عرض کی۔ اس وقت دُعا میں مصروف ہو گئے۔ دوا بھی دی۔ ابھی دوا اندر نہ گئی تھی۔ کہ میں نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ نبض فوراً طاقتور ہو گئی۔ اور ہوش میں آ گئے۔ یعنے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھانے ہی کی دیر تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اُسے قبولیت کا شرف بخشا۔ اور جس خطرناک حالت میں میں مولوی صاحب کو چھوڑ آیا تھا۔ ان کی طبیعت فوراً اصلاح پر آ گئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کہ یہ ضعف ہوا ہی نہ تھا۔

۳۔ اوپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی۔ اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نے دُعا کی صبح کو دو دفعہ سنایا۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کو حضرت اقدس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ یہ ۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے یعنی پانچ روز بعد از اوپریشن۔ اُسی روز قریب دس بجے میں جونکیں لگانے کے لئے گیا۔ تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ کہ قریباً تمام زخم پر انگور آ گیا تھا۔ اس سے پہلے روز انگور کا نام و نشان نہ تھا۔ اور سڑا ہوا مواد اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تھی۔ کہ اتنے بڑے زخم پر جو اس وقت قریب آٹھ انچ لمبا اور چھ انچ چوڑا تھا۔ ایک دن میں انگور آ جائے۔ میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال میں یہ قریباً آٹھ دس روز کا کام تھا۔ جو ایک دن میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور یہ دُعا کا نتیجہ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے شیخ یعقوب علی صاحب و دیگر احباب جو زخم کی حالت کو روز دیکھتے تھے۔ اس حیرت انگیز تبدیلی کے شاہد ہیں۔ اور جو خواب حضرت اقدس ؑ نے بیان فرمائی تھی۔ وہ اس درمیانی صلاحیت طبیعت کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ مگر اس خواب کے اخیر میں حضرت صاحب نے تین بار فاتحہ پڑھی۔ جس سے بعد میں اشارہ مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف معلوم ہوا

۴۔ تیسرے ہی دن ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کو یعنی جس روز کہ پہلا اوپریشن کیا گیا حضرت کو الہام ہوا ۔ ستر و بلا۔ اس کا اور مفہوم بھی خاص حضرت اقدس ؑ کی ذات سے متعلق ہوگا۔ جو خدا انشاء اللہ بعد میں ظاہر کرے گا۔ مگر اس الہام کو مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا جاوے تو اس میں اس کاربنکل کی صحت کی طرف اشارہ تھا۔ جو بعد میں بالکل اچھا ہو گیا تھا۔ اور یہ ایک بلا تھی۔ جو خدا کے فضل سے بالکل رد ہو گئی تھی۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ موت ہر ایک کے لئے مقدر ہے۔ اس سے کوئی شخص باہر نہیں۔ وہ دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر اصل مرض جس کا سب کو خیال تھا۔ وہ دور ہو گئی۔

۵۔ مولوی صاحب کو اس دوران مرض میں بڑا سخت ہیضہ کا دورہ ہوا۔ جو کئی روز تک رہا۔ کچھ کھا پی نہ سکتے تھے۔ کوئی دوا اثر کارگر نہ ہوتی تھی۔ خون اور پیپ پاخانہ کے ساتھ آتا تھا۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی یہ رائے تھی۔ کہ انتڑیوں میں زخم ہو گئے تھے۔ اور دواؤں سے ان کی طبیعت اتنی متنفر ہو گئی تھی۔ کہ پینے سے انکار کرتے تھے۔ آخرکار حضرت اقدس کی دُعا سے اس سے بکلی نجات ہو گئی تھی۔ کہ پھر اخیر وقت تک تندرستوں کی طرح سے پاخانہ آتا رہا۔

۶۔ پیشاب کی وہ کثرت تھی کہ اُسے دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔ دو بڑے بڑے برتن ایک رات میں بھرتے تھے۔ قریباً چودہ پندرہ سیر پختہ پیشاب ان کو چوبیس گھنٹہ میں آتا تھا۔ جس سے بہت خطرہ تھا۔ گو ہر طرح کی ادویہ ذیابیطس کی کی گئی۔ کوئی معتدبہ فائدہ نہ ہوتا تھا۔ مگر حضرت کی دُعا اور توجہ سے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کے پیشاب کی مقدار بہت کم ہو گئی۔ یہاں تک کہ مشکل سے ایک دو دفعہ رات کو پیشاب ان کو آتا تھا۔ اور پیشاب کی مقدار قریباً دسواں حصہ کم ہو گئی تھی۔

اور بھی بہت سے حالات ہیں۔ کہ بعض تکلیف دہ عوارض کو اللہ تعالےٰ نے حضرت کی دعا اور توجہ سے دُور کیا۔ اور اپنی رحمت اور فضل کا اظہار اس موعود مسیح کے طفیل کیا۔ اور بعض دفعہ ایک کرب اور اضطراب کی حالت کو ایک سکون و راحت کی حالت میں بدل دیا۔ اور یہ اتنے امور ہیں۔ کہ بلحاظ طوالت کے میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ پاس رہنے والوں نے خدا کے فضل سے اس علالت کے ایام میں بہت سے نشان اس مسیح کے ہاتھ سے دیکھے۔ جن سے ان کا بڑا زیادہ ایمان ہوا۔ **ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم۔ فاٰمنا ربنا فاکتبنا مع الشاھدین**

مولوی صاحب کی علالت میں حضرت اقدس مرزا صاحب کا سلوک

جس روز سے کہ مولوی صاحب علیل ہوئے اس گھڑی تک کہ انھوں نے اس جہان سے اپنے تعلقات کا انقطاع کیا۔ مجھے مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت میں رہ کر سعادت حاصل کرنے کا اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے موقعہ دیا۔ اور چونکہ حضرت اقدس اپنے خاص کرم اور مہربانی سے مولوی صاحب مرحوم کے متعلق ہر ایک علاج میں اور ان کے کھانے پینے کی ہر ایک چیز کے متعلق خاکسار سے مشورہ لیتے تھے۔ اور مولوی صاحب کی طبیعت بعض اوقات رات کو بگڑ جاتی تھی۔ اس لئے مجھے اس وقت حضرت صاحب کی خدمت میں اطلاع دینے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور دن میں بھی کئی دفعہ ایسا موقعہ ہوا۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب یا ایک دو اور احباب کے سوائے کوئی نہ ہوتا تھا۔ حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی بیماری میں جو تبدیلیاں ہوتی تھیں۔ ان کو اس سے اطلاع دی جاتی تھی۔ ہر ایک دفعہ جب ہم اطلاع دیتے۔ حضرت اقدس خود تشریف لاتے۔ اور حال دریافت کرتے۔ اور بعض اوقات خود بخود تشریف لاتے۔ اور مولوی صاحب کا حال معلوم کرتے۔ اس لیے خاکسار کو خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی اس علالت میں حضرت اقدس کے اخلاق اور ان کی محبت۔ اور ایثار جو ان کو اپنے خدام کے لیے ہے۔ اس کے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ہم نے بعض اوقات حضرت اقدس کو سخت کرب اور گھبراہٹ اور اضطرار کی گھڑیوں میں مولوی صاحب کی نازک حالت اور کی اطلاع دی جب کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمارا وہ پیارا رفیق جس نے اپنی ہر ایک خواہش پر اللہ تعالےٰ کی رضا اور خدمت دین کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور ہمارا وہ حبیب جس نے کہ اپنے وجود کے ایک ایک ذرہ کو امام معصوم اور ہادی برحق کی راہ میں ایک بار نہیں بلکہ صد ہزار بار نثار کیا ہوا تھا۔ اور جو اپنے دل سے ہر ایک دوست کا قدر دان تھا۔ جس کو کہ وہ دیکھتا کہ اُسے اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعت دین کے لیے اعلیٰ سا بھی جوش ہے۔ اس وقت ہم دیکھتے تھے۔ کہ وہ نوجوان جو اپنے شہر کا اور اپنے ملک کا اور اپنی قوم کا اور اسلام کا فخر تھا۔ کہ اس کی کشتی عمر ایسی سخت بیماری کے طوفان میں تلاطم میں پڑی ہے۔

اصل میں یہ وقت ہوتا ہے کسی کی سچی محبت اور اخلاص کو پرکھنے کا۔ نیز اس بات کا کہ اُسے خدا تعالےٰ کی قوت پر کیسا ایمان ہے۔ اور اس کا تعلق خدا کے ساتھ کیسا ہے۔ کیونکہ ایسی نازک حالت میں خصوصاً جب کہ معالج ڈاکٹر اور طبیب بھی یاس کے عالم میں ہوں۔ سوائے ایسے لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہو۔ کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا اور حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنی کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالےٰ پر کامل بھروسہ اور توکل کا نمونہ دکھایا۔ وہ ایک اہل بصیرت کے لیے کافی ثبوت ہے۔ حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا تعلق ہونے کا اور اس بات کا کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج اُمت میں دیکھنا چاہیے۔ تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ چاہے کوئی تمام دنیا میں ڈھونڈے اور میں بعض اوقات کو پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ جو کچھ کہ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے کمال اخلاق اور محبت اور مہربانی کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں۔ اور حضرت اقدس نے اپنے ایک عزیز مخلص دوست کو بے آرامی میں پاکر جو اپنے نفس پر باوجود اس قدر ضعف اور بڑھاپے اور کمزوری کے ہر ایک قسم کا آرام حرام کر دیا تھا۔ اور ان کو اس عزیز کے لیے جو تڑپ اور دلی توجہ اور اضطراب تھا۔ میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کس طرح سے بیان کروں اور کن الفاظ میں ظاہر کروں۔ البتہ ہمارے دلوں پر اس کا ایک نقشہ ہے۔ اور ہماری روح اور ایمان کو اس سے ایک تر و تازگی پہنچی ہے۔ جو خدا کے فضل سے قیامت تک مٹنے والی نہیں۔ اور اگر کوئی اہل دل دلوں پر نظر ڈال کر حقائق معلوم کر سکتا ہے۔ تو ہم حاضر ہیں۔ اگر باور نہ ہو۔ تو ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھ لے۔ ماسوائے اس کے حضرت اقدس کو خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرع اور نیاز اور خشوع و خضوع نہایت درجہ کا تھا دن اور رات میں حضرت صاحب کا بہت کم حصہ ایسا گذرتا ہوگا۔ جو حضرت احدیت کے حضور میں دعا سے خالی ہو۔ اور بعض دفعہ کئی کئی گھنٹہ دعا میں مصروف رہتے اور سجدہ سے سر نہ اٹھاتے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ نقشہ میں کس طرح سے پبلک کے سامنے پیش کروں کہ وہ حضرت اقدس کے حقیقی تبتل الی اللہ اور ان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کو سمجھ سکیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جیسے کہ اس عالم کے باریک در باریک اسرار اور حقائق قدرت کو دیکھنے کے لیے ایک دوربین یا خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے سوائے ہماری آنکھیں بے کار ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے اسرار قدرت کو دیکھنے کے لیے چونکہ ایک دراء الوراء ہستی ہے۔ آنکھیں بے کار ہیں۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک دوربین آنکھ عطا نہ ہو۔ ایسے ہی جو لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں ان کی معرفت کا بھی حاصل کرنا خدا کے فضل سوائے ناممکن ہے ہر زمانے میں ہر ایک رسول اور مجدد کے وقت میں لوگوں نے اپنی عدم معرفت کے سبب ٹھوکر کھائی ہے۔ اور قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم سے یہی سنت اللہ ہے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت محمدیہ کو پہلوں کے نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ وہ اس امام برحق کی مخالفت سے خدا کے عذاب کے نیچے نہ آویں۔ آمین ثم آمین۔

اور وہ مستہزین میں سے نہ بنیں۔ اور خدا کے خوف اور خشیت کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ آمین۔

(۱)۔ سامان جو مہیا کیا گیا۔ جن لوگوں نے قادیان دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کی آبادی قریباً چار پانچ ہزار ہے۔ وہاں معمولی ضروریات کا مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ چہ جائیکہ ایسے سخت بیمار کے لئے ہر ایک ضروری چیز بہم پہنچ سکے۔ مگر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اس عزیز بیمار کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ کوشش کا فرو گذاشت نہ کیا۔ مولوی صاحب جس چیز کے کھانے کی خواہش ظاہر کرتے۔ حضرت اقدس فوراً آدمی بھیجکر لاہور یا امرتسر سے منگوا دیتے۔ یا اگر یہ خاکسار یا خلیفہ صاحب یا مولوی نورالدین صاحب کسی دوائی یا خاص غذا کے لئے عرض کرتے یا خود حضرت اقدس ان کے لیے کوئی چیز تجویز کرتے تو فوراً امرتسر یا لاہور سے منگوا لیتے۔

مولوی صاحب کے لیے انگور۔ سردے۔ انار وغیرہ۔ ہر ایک قسم کا پھل ہر وقت موجود رہتا۔ مولوی صاحب کو صحت میں ہی ٹھنڈے پانی سے ہمیشہ بڑی محبت رہی ہے۔ یہاں تک کہ موسم سرما میں بھی چھت کے اوپر پانی رکھوا چھوڑتے تھے۔ اور دہی یخ کی طرح کا پانی جاڑوں میں پیتے تھے۔ اس بیماری میں چونکہ شروع سے ہی تپ کی شکایت ساتھ ساتھ ہی بعض اوقات حرارت زیادہ ہو جاتی تھی۔ مولوی صاحب کو برف کی بہت ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس لیے حضرت اقدس نے ان کے لیے یہ التزام کیا ہوا تھا۔ کہ اکٹھی دو تین من برف منگوا لیتے۔ اور پھر جب وہ قریب ختم کے ہوتی۔ تو اور آدمی لاہور یا امرتسر بھیجکر اور بھی برف منگواتے۔ اور اس ذخیرہ کو کم نہ ہونے دیتے۔ جس وقت کہ مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ ایک من کے قریب برف موجود تھی۔ اور مولوی یار محمد صاحب اور برف لانے کے لیے حضرت کے حکم سے لاہور جانے کو طیار تھے۔ کہ یہ حادثہ ہو گیا مولوی صاحب کو چونکہ بہت ضعف ہو گیا تھا۔ کوئی ثقیل غذا ہضم نہ کر سکتے تھے۔ اس لیے ایک مہینے سے زائد عرصہ سے رات کے لیے حضرت اقدس تین چار مرغ کی یخنی ہر روز تیار کروا دیتے اور گھر سے گوشت [illegible] کا [illegible]۔ سوپ اس سے علاوہ اکثر تیار کروا دیتے بعد میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ یہ یخنی وغیرہ جو دیگی دبالی ہے اس میں مقدار بہت ہوتی ہے۔ مگر اصل طاقت کا جزو کم ہوتا ہے۔ انگلینڈ سے تیار ہو کر ایک قسم کا گوشت کا ست آتا ہے (دوائیہ صاحب کا انگلینڈ بیف جوس Beef Juice)

وہ مدت تک مولوی صاحب مرحوم کو دیا گیا۔ ایک شیشی جس میں قریب دو اونس (ایک چھٹانک) کی غذا ہوتی تھی۔ تین روپیہ میں آتی ہے۔ حضرت اقدس نے اس کی کئی شیشیاں ان کے لیے خریدیں بلکہ جس وقت مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ برادرم شیخ رحمت اللہ نے تین شیشیاں اسی غذا کی مولوی صاحب کے لیے بھیجی تھیں۔ خاکسار کو پہنچیں شیخ صاحب کو مولوی صاحب مرحوم سے خاص محبت اور اخلاص رہا ہے۔ چونکہ پہلی شیشیاں اس غذا کی قریب اختتام کے تھیں۔ میں نے شیخ صاحب کو لکھا تھا۔ کہ جلدی بھیجیں۔ انہوں نے فوراً ہی اس کی تعمیل کی۔ اور اس رفیق کی رفاقت اور آخری خدمت میں حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

۲۔ علاج۔ مولوی صاحب کے علاج کے لیئے دو اسسٹنٹ سرجن یعنی خاکسار اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب جو خدا کے فضل سے اپنے علم اور تجربہ کی رُو سے یکتائے دھر ہیں۔ ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر سے مشورہ کے لیئے تشریف لائے۔ اور مولوی صاحب کے لیئے ہر ایک قسم کی دوائی اور عمل جراحی کے لیئے اوزار قادیان جیسی جگہ میں بہم پہنچائے۔ یہاں تک کہ ایک منگوایا تاکہ مولوی صاحب کو کلوروفارم کے سنگھانے کی ضرورت نہ رہے اور اس سے جگہ بے حس کر کے اوپریشن کئے جاویں۔ چنانچہ بعد میں دو سرے کاربنکل و دنبل وغیرہ پر اوپریشن کرنے میں اس سے بہت مدد ملی۔ یہ ایسا اوزار ہے۔ کہ اکثر ہسپتالوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

حضرت اقدس نے مولوی صاحب کے علاج میں کثرت سے روپیہ خرچ کیا۔ اور کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی تھی۔ کہ جس کی نسبت خیال بھی ہو سکے۔ کہ مولوی صاحب کے علاج کے لیئے مفید ہوگی اور علاج کے لیئے بہم نہ پہنچائی گئی ہو۔ اور مولوی صاحب کی یہ کیسی خوش قسمتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لیئے ہر ایک سامان بہم پہنچایا اور علاج کے لیئے جو کوشش کی گئی۔ کسی امیر یا نواب کے نصیب ہو تو ہو ورنہ عام اُمرا کے لیئے بھی اس قدر کوشش ہونی محالات سے ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح کی برکت سے تھا۔ ورنہ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ اُن کے والد صاحب فرماتے تھے۔ اگر ہم اپنی تمام جائیداد بھی نیلام کر دیتے اور چاہتے۔ کہ ہمارے بیٹے کا اس قدر ڈاکٹر اور حکیم علاج کرتے رہیں اور ان کی خدمت میں دن رات مصروف رہیں۔ تو بالکل ناممکن تھا۔ بلکہ اتنے لمبے عرصہ کے لیئے ایک دفعہ دن میں بھی کسی لائق ڈاکٹر کو دکھانا مشکل تھا۔

مگر مولوی صاحب موصوف نے اپنی جان کو اللہ تعالےٰ کے راہ میں وقف کر دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے ساتھ حُسن سلوک میں اس دُنیا میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ اور ان کے دل کو کس قدر ٹھنڈک پہنچی۔ اور خدا کی دستگیری اور رحمت سے ان کا دل کس قدر خوش اور پُر حلاوت تھا۔ کہ وہ خود خدا کے اس فضل پر تعجب کرتے اور بار بار کہتے تھے۔ کہ ابھی میں بیمار نہیں ہوا تھا۔ کہ دو ڈاکٹروں کو اللہ تعالےٰ نے ایک ہی وقت میں دو مختلف سمتوں سے بھیجدیا۔ اور دونوں تین تین ماہ کی رخصت لے کر آئے۔ تاکہ ان کے علاج میں کوئی کمی نہ رہ جاوے اور اس میں بھی ایک بڑا بھاری نشان تھا۔ ورنہ ضرورت پر یکایک رخصت ملنی اور اتنی لمبی رخصت ملنی محال بلکہ ناممکن ہوتی ہے۔ اور میرا ارادہ کسی پہاڑ پر جانے کا تھا۔ مولوی صاحب نے خود مجھے قادیان میں بلایا۔ ان کا وہ خط میں دوسرے موقعہ پر درج کرونگا

گویا یہ ایک منجانب اللہ تحریک تھی جس روز میں قادیان پہنچا۔ وہی دن ان کی بیماری کے آغاز کے تھے۔ جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اور وہ بار ہا یہ فرماتے کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو اور خلیفہ صاحب کو میرے علاج کے لیئے بھیجا ہے۔ باسوائے اس کے مولوی نور الدین صاحب کی موجودگی ان کے واسطے بڑی بھاری تسکین کا موجب تھی۔ یہ تو دنیاوی سامان علاج تھا جو اللہ تعالےٰ نے ان کو میسر کیا۔ اور ان کے سب کے سب معالج ان سے خاص دلی محبت اور اخلاص رکھنے والے تھے جس سے بڑھ کر بیمار کی تشفی کا موجب اور کوئی امر نہیں ہوتا

۳۔ حضرت اقدس کا خاص فضل

ان سب کے علاوہ ان کے لیئے روحانی اور جسمانی طبیب خود حضرت مسیح موعود تھے۔ اور یہ ایسی تسلی تھی۔ اور ایسا خدا کا فضل تھا۔ کہ کسی بڑے سے بڑے دُنیاوی بادشاہ اور شاہنشاہ کو نصیب ہونا محالات سے ہے کیونکہ دُعا کا اثر تب ہی ہوتا ہے۔ جب خاص دلی اضطرار اور تڑپ اس کے شامل حال ہو۔ اور یہ کیفیت بغیر دلی تعلق کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ والدین کی دُعا اپنے بیٹے کے حق میں اکثر قبول ہوتی ہے اسی طرح سے ایک خدا کے برگزیدہ انسان کے دل میں اگر اپنا گھر کرنا اور اس کے دل میں اپنے والدین سے بھی بڑھ کر سوز و گداز پیدا کرنا تب تک نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے رستہ میں قربان نہ کر دے۔ اور خدا کے رستہ میں جان دینے تک بھی دریغ نہ کرے۔ کیونکہ یہ مامور اور خدا کے پیارے لوگ اسی شخص سے پیار اور محبت کرتے ہیں۔ جو خدا سے دنیا اور مافیہا کی سب اشیاء سے زیادہ پیار کرے۔ اور وہی لوگ ان کی حقیقی اولاد اور بیٹوں کے زمرہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ جو ان کے رُوحانی علوم کے وارث ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرتے ہیں۔ جس کے مقابلہ دُنیا کے اور سب تعلقات ہیچ ہیں۔ الحمد للہ۔ کہ مولوی صاحب ایک جان نثار اور فدائی مرید کے نمونہ تھے۔ اور ان کے سینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور صرف خدا کو راضی کرنے کے لیئے اُنہوں نے اپنا سب گھر بار چھوڑ دیا۔ اور ان کی یہی آرزو تھی۔ کہ اس مسیح کے قدموں میں۔ اور دین کی خدمت میں جان نکلے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور اس مبارک اخلاص مند انسان نے اپنی مراد کو پایا۔ اور خدا ہی کے راستہ میں اپنی جان دی۔ اس سے بڑھ کر خوشی اور حمد کا موقعہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرحوم کو (اور ہم سب کو) کو آقا اور مرشد اور امام ایسا دیا۔ کہ اس محب مخلص اور مرید صادق کے اخلاص کے مقابلہ میں وہ محبوب آقا اپنی توجہ اور بذل و احسان اور ہمدردی اور خاص دلی تعلق اور لگاؤ میں اس محبت سے کسی طرح کم نہ رہا۔ حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی خاطر اپنا ہر ایک قسم کا آرام ترک کر دیا۔ مولوی صاحب کی علالت سے دو چار روز پہلے حضرت اقدس کے سر میں چوٹ لگنے کے سبب قریب دو سیر کے خون جا چکا تھا۔ جس سے سخت درجہ کی نقاہت تھی۔ کئی روز تک مسجد تک بھی نہ جا سکے اور کئی دن کی بے خوابی تھی۔ اس پر مولوی صاحب کی علالت کی وجہ سے حضرت اقدس بہت سی راتیں نہ سوئے اور ان کی بے چینی کی وہی کیفیت تھی۔ کہ جو والدین کی اپنے عزیز سے عزیز بچہ کی سخت بیماری پر ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت اقدس کی محبت مولوی صاحب کے والدین اور ان کے ہر ایک رفیق سے بڑھ کر تھی۔ کیونکہ ان کے والدین بھی بوجہ اپنے ضعف کے بعض وقت سو جاتے تھے اور مولوی صاحب کے کرب و اضطراب کی ان کو خبر نہ ہوتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی ایسی حالت میں نیند آنی ناممکنات سے معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ حضور کی عمر بھی قریب ستر سال کے ہے علاوہ دوران سر وغیرہ امراض کے بوجہ بہت سے خون نکل جانے کے آپ اور بھی بہت کمزور ہو گئے تھے۔ مگر پھر بھی اپنے آرام پر مرحوم کو آرام پہنچانا مقدم سمجھتے تھے۔ میں نے ایک دن عرض کی۔ کہ حضور خود بہت کمزور ہیں۔ اور حضور کی طبیعت بیمار ہے۔ رات کو کسی وقت آرام فرما لیا کریں۔ تو مجھے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ کس طرح سے ممکن ہے۔ کہ ایسا عزیز اور مخلص رفیق ایسی تکلیف اور کرب میں ہو۔ اور بے چین ہو۔ اور میں سو رہوں۔ مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔

۴۔ اپنی اولاد سے زیادہ عزیز

حضرت اقدس علیہ السلام نے مولوی صاحب کے لیئے یہاں تک دُعا کی۔ کہ کئی دفعہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنی اولاد کے لیئے ایسی دُعا کبھی نہیں کی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر تقدیر مبرم نہ ہوئی۔ تو ٹل جائیگی۔

مجھے حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے تیرہ چودہ قریباً ۱۳ ۱۴ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس اثنا میں مجھے کئی دفعہ بہت عرصہ حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور بارہا میں نے حضرت اقدس کے بچوں کو بہت سخت بیماری کی حالت میں دیکھا ہے۔ بلکہ ایک لڑکی جس کا نام امۃ النصیر تھا۔ وہ شیر خواری کی عمر میں ہی بہت سے دن سخت بیمار رہ کر دو تین سال کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ فوت ہو گئی تھی۔ اکثر دفعہ ان بچوں کی سخت بیماری میں حضرت اقدس اپنی اس خاص مہربانی سے جو اس عاجز پر ہے۔ خاکسار کو علاج کے لیئے لاہور سے بلوا لیا کرتے تھے اور بعض دفعہ میں خود قادیان موجود ہوتا تھا۔ مگر جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں یہ بات حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس کو کبھی بھی اس قدر تڑپ اور اضطراب اور خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرع اور ابتہال نہیں ہوا جتنا کہ مولوی صاحب کی علالت پر ہوا۔ ایک دفعہ مجھے خوب یاد ہے کہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد کو بخار ۱۰۶ درجہ کا ہو گیا۔ اور اُسے تشنج شروع ہو گئی۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ اس وقت میں قادیان میں موجود تھا۔ اور اس پیارے بچے کے علاج میں مصروف تھا۔ (اللہ تعالےٰ اُسے لمبی عمر عطا فرما دے۔ اور حضرت مسیح کا نمونہ ہو آمین) حضرت اقدس کو اس عزیز فرزند کی یکایک کی ایسی سخت علالت سے بیشک بڑا اضطراب تھا اور اس کیلئے دُعا میں مشغول تھے مگر مولوی صاحب کے لیے حضرت صاحب کے دل میں جو سوز و گداز اور تڑپ مشاہدہ کی۔ وہ اس سے بدرجہا زیادہ تھی جو اپنے بچے کے لیئے ظہور میں آئی۔

(باقی آئندہ)

عام اخبار

انتخاب ممبران انگلینڈ۔ ہندوستان مین میونسپل کمیٹیون کے ممبرون کے انتخاب کے وقت جو کچھ ہوتا ہے۔ اس سے آپ لوگ آگاہ ہین۔ مگر یہ سب انگلینڈ مین انتخاب کے وقت کا ایک نقل ہے۔ آج کل وہان پارلیمنٹ کے انتخاب کا وقت ہے۔ ۱۲۔ جنوری کا تار خبر کرتا ہے۔ کہ بعض ممبرون کیچڑ کا ر اپھینکا گیا اور تقریر کے وقت کئی ایک کو عوام نے شور وغل کے ساتھ بیٹھ رہنے پر مجبور کیا۔ پارلیمنٹ پر ایک مضمون اگلے اخبار مین شائع ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالےٰ)

ڈوما۔ روسی رعایا کے باغیون نے جس پبلک پارلیمنٹ کے بنانے پر بالآخر زار کو مجبور کیا ہے۔ اس کا نام ڈوما ہے۔ اس کا اجلاس اس اپریل سے ہوگا۔ اعلےٰ کمیٹی کے ممبر ۱۷۶ ہون گے۔

قرضہ۔ پہلے تو خبر تھی۔ کہ روس کو فرانس مین قرضہ نہین ملتا مگر ۲۱ کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ فرانس نے روس کو چھتیس کروڑ ساٹھ لاکھ فرنک دینا منظور کیا ہے۔ سود ۱/۲ ۵ فی صدی ہوگا۔ فرنک قریباً ۱۲ کا ہوتا ہے۔

بمب۔ مقام طفلس ایک ارمنی مکان سے ایک کاسک پر گولہ پڑا۔ جس سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک لڑکا مر گیا مکان کا محاصرہ کرکے اڑا دیا گیا۔ اندر کے بمبون کے پھٹنے سے تینتیس ۳۳ آدمی مر گئے۔ اور تین سو زخمی ہو گئے۔

آتشزدگی۔ شملہ کے بازار مین خوفناک آگ لگی کئی سو گز تک دوکانین جلکر راکھ ہو گئین۔ دو لاکھ تک نقصان ہو چکا ہے۔ سینکڑون دیسی دوکاندار بالکل تباہ اور تنگ ہو گئے۔ خدا کی پناہ۔

آتش زدگی۔ کاٹھیاواڑ کی ایک ریاست "لیمڈی" آتشزدگی سے بالکل تباہ ہو گئی۔ محلات شاہی معہ ساز و سامان جلکر خاکستر ہو گئے۔ محلات کے علاوہ تمام شہر بھی جل گیا۔ لوگ بے خانمان ہو کر دربدر پھر رہے ہین۔ آگ برابر تین روز تک جلتی رہی۔ نقصان کا اندازہ ستر (۷۰) لاکھ تک کیا گیا ہے۔ والیٔ ریاست کا نام سر جسونت سنگھ جی فتح سنگھ جی ہے۔ والیٔ ریاست اور اس کی رعایا نہایت ہمدردی کے قابل ہے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی شاہانہ فیاضی سے کام لے کر اپنا نام روشن کرے گی۔

ڈاکٹر جے ایل اے ایمار ڈ ایم۔ آر سی۔ ایس نے زخمون کو راضی کرنے کا ایک نادر طریق ایجاد کیا ہے۔ بجائے مرہم پٹی کرنے کے وہ شیشے کے ٹکڑے کو کاربالک تیل سے بھگو کر زخم پر باندھ دیتے ہین۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ ایسا کرنے سے زخم بالکل اچھا ہو جاتا ہے۔ اور کوئی نشان نہین رہتا۔

۲۱۔ جنوری کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ برطانیہ مین لبرل ممبر ۲۶۲ کامیاب ہو گئے۔ مزدورون کے حامی ۴۴ یونینسٹ ۱۱۴ نیشنلسٹ ۷۰۔

فرانس مین نیا پریزیڈنٹ ایم فیلیز مقرر ہوا۔

فرانس نے نئے سال کے اخراجات جنگ مین ۱۳۱ لاکھ اشرفی کا اضافہ کیا۔

تصادم ریلوے۔ ۲۰۔ تاریخ کو دو مال گاڑیاں متاثت زور سے ٹکرا گئین۔ انجن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ۳۳ گاڑیون کا نقصان ہوا۔ تین آدمی مر گئے۔

آتش زدگی۔ ۲۰ تاریخ کو کلکتہ کے ایک کارخانہ مین سخت آتش زدگی ہوئی۔ بہت نقصان ہوا۔

قنوج۔ ایک پاس والے قریہ مین ایک عورت کے ہان دو لڑکے اور ایک لڑکی ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے آج آٹھ روز گذرنے تک صحیح و سالم ہین تینون مولود الگ الگ پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا چار گھڑی رات گئی ہوا۔ اور دوسرا آدھی رات گذرے۔ تیسری لڑکی چار گھڑی رات رہی۔ تولد ہوئی۔ شان کی خدا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ وفات جناب مولوی صاحب عبدالکریم مرحوم سیالکوٹی خادم حضرت امام الزمان علیہ السلام

سن کے یارو خادم عیسٰے مریم کی وفات
جان گئی تن سے نکل اور پھر نہین سوجھی حیات
بلبل شیرین لوائے گلستان قادیان
عنصری تن کے قفس سے جب اُڑی پاکر نجات
مدح خوان شاخسار باغ جنت بن گئی
از طفیل احمد ثانی و فضل پاک ذات
یعنی حضرت مولوی عبدالکریم اہل علوم
جن کے خوش الحان کا چرچا تھا میان شش جہات
طالب حق انتخاب مومنان رحم دل
عاشق زہد و عبادت شائق صوم و صلات
تھا ہمین تاج سلیمان ایک بیضہ مور کا
لحن داؤدی سے سنکر سورۂ والمرسلات
وارثگان سے ہوئے جب راہی ملک بقا
زندگی مین ہی سر دنیا دون پر مار لات
شاہ کے قدمون کے نیچے درمیان قادیان
چھوڑ کر کے سیالکوٹ آئے تھے وہ نیکو صفات
حال پرسان مسافر دستگیر بیکسان
ہر گھڑی پیشگاہ حضرت شیرین نکات
تیغ واعظ پر دو شیعیت تھا کلام
اہل سنت کو تھا ان کی بات مین لطف نبات
اہل فارس دم بخود آگے تھے سنکر گفتگو
یوروپین حیران تھے انگریزی مین سنکر تھی بات
اور پنجابی کو تھی وابی بھی باعث رشک کا
چشم سکان عرب کو بند کرتی تھی ثبات
نغمۂ صل علےٰ بر لب عنادل کے لئے
آشیان ہے گلشن فردوس مین ہر ایک پات
کیا زبردستی کل من علیہا فان سے
چاک ملک الموت کا بھی ہے گریبان حیات
کل نفس ذائقۃ الموت کی آیت صریح
نوع انسان کی طرف کرتی ہے ایمائے ممات
قصہ غم یاد آیا شاک لکھنے وقت اور
یعنی راوی نے لکھا ہے مار کے سینہ پہ لات
فاتحہ جنت سے پڑھنے آئی روح پنجتن
مر گئے معصوم پیاسے جب لب نہر فرات
وہ پریشان جنگل اندر گرمی نصف النہار
اور وہ لو بہوتے ہوئے لاشونکی وارث کالی رات
بیکفن نازک بدن غلطان بخاک کربلا
چھوٹی چھوٹی میتین آلودہ خون گل صفات
واقعہ جانکاہ کو بھی دیکھ زندہ رہ گئے
حضرت عیسیٰ کو یا رب کیا ہوا آب لطف حیات
وہ خدا ہے یا فرشتہ یا ہے اجرام فلک
کیونکہ انسان کے لئے تو عین لازم ہے وفات
گر غم آل عبا مین نا سہی یون ہی سہی
ہر طرح سے پیرو ہے انبیا ہے یہ وفات
ہے ستم لٹ گئے خانہ و سید کونین کا
بن کے خادم شاد بیٹھے اور وہ ہو دو حیات
اے اولی الابصار جائے غور ہے غصہ نہین
کس نے جاری کر دئے یہ بے سر و پا مسئلات
پڑھ شروع سے آیت انا الیہ راجعون
ختم کر قربان تو کہدے کل روحون پر صلات

خاکسار سید قربان علی معافیدار مالیر کوٹلہ
معروضہ ۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء

۸ والے خریدارون کی درخواستین بمعہ قیمت آنی چاہئین۔

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

دکلیس و عقد و قایم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گر صاحب ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک عمر بھر کی سر توڑ محنت یوں ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر ودیگر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونا ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں سان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں۔ حجم ۷۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر مع محصولڈاک

خواص قرآنی۔ المسمیٰ بہ فضائل قرآنی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جلائے ترمل وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینوں کتابوں کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

المشتہر مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی و روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مترجمہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ہے مجلد عہ

(۲) **احمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ہے

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر بحث قیمت فیصلہ مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العرب** اسکے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی مڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نسخہ جات جامع (۳) علم دواسازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم الطب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد للعہ۔ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **مڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد عہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عہ

(۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا دایان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھول ہو یا سوڑھے میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چھپتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں اگر ایک دفعہ لگائیے تو پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزوروں کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لمب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اہر روز باتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ

مینیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح وو آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ | ۷ - ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ... فروری ۱۹۰۶ء | جمعۃ المبارک | نمبر ۵ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

سر چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | ... غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ
معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵
معاونین درجہ دوم - جن کو عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عا
عام قیمت بعد سے - فی پرچہ ۲ ر جو صاحب ... اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کا پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر - لوکل عا - افریقہ ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
انبیاء و اولیاء از خیر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسر مو دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں - ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ - سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ فرمایا۔ دل میں ان مشکلات کا خیال تھا جو سلسلہ حقہ کی راہ میں ہیں۔ تو الہام ہوا سفینۃٌ وسکینۃٌ۔ ترجمہ کشتی اور سکینت۔ ۲۔ دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی ہے اور دوسرے خانہ میں اس کی لڑکی ہے۔ وہ عورت مجھے تلاش کرتی ہے اور وہ صندوق گاڑی کی طرح چلتا ہے۔ میں نے اس کو اشارے سے کہا کہ کچھ تغیر کرو۔ تب وہ متامل سی رہ گئی۔

۲۷۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ الہام ہوا۔ ورڈ اینڈ ٹو گرس

۲۔ خواب میں دیکھا۔ کہ گویا ایک انگریز مذکورہ بالا الفاظ بار بار بولتا ہے پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ انگریز نہیں بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں۔ جو وہ الفاظ بول رہے ہیں اور یہی الہام انگریزی میں ہوا۔ اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی یعنی یہ کہ "دو ایک کلام اور دو لڑکیاں"

۴۔ ایک کتاب دکھلائی گئی۔ اس پر لکھا تھا۔ لائف

۲۸۔ الہام۔ ۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا۔

۲۹۔ خواب میں دیکھا۔ کہ زلزلہ آیا ہے اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا۔ اور ہم اٹھ کر ایک طرف کو چلے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ بیداری ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ تب میں نے کہا کیسی خواب تھی۔

ہدایات برائے وصیت کنندگان[سلہ]

(۱) وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ مولوی محمد علی صاحب سے طلب کریں اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کریں اور جہاں جہاں جگہ چھوڑی گئی ہے وہاں حسب حالات خود خانہ پوری کر لیں۔ وصیت کے لئے کاغذ مضبوط لگائیں

(۲) جہاں تک ممکن ہو۔ وصیت کی رجسٹری کرائی جاوے اور وصیت نامہ پر بطور گواہ ورثاء وصیت کنندہ کے دستخط ہوں اور ساتھ ہی شہر یا گاؤں کے دو معزز گواہ ہوں۔

(۳) وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ اپنے دستخط یا مواہیر کے علاوہ نشان انگوٹھا ضرور لگاویں اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں۔ مرد اپنے بائیں ہاتھ اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگاویں

(۴) اگر وصیت کنندہ لکھ سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

(۵) وصیت پر اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) وصیت کنندہ کے اگر کوئی خاص حالات ہوں اور اس میں کسی قانونی مشورہ کی ضرورت ہو۔ تو وہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے جو انجمن کے مشیر قانونی ہیں خط و کتابت کریں

(۷) پنجاب میں جو لوگ مالکان اراضی ہیں۔ اور ان کی راہ میں وصیت کرنے میں کوئی دقتیں ہیں۔ تو ان کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس قدر جائداد کو وصیت کرنا چاہتے تھے اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کر دیں۔ اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثاء بازگشت کے اگر کوئی ہوں۔ دستخط کرالیں۔ جن سے ایسے ورثاء کی رضامندی پائی جاوے اور جائداد موہوبہ کا داخل خارج مجلس معتمدین کے نام کرا دیں لیکن ایسی صورت میں نئی پیدا کردہ جائداد کے متعلق ایسا ہی وقتاً فوقتاً کرنا ہوگا۔

(۸) اگر مذکورہ بالا ریزولیوشن میں بھی دقت ہو۔ تو جس قدر جائداد کی وہ وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے تھے۔ اس کی قیمت بازاری مقرر کر کے یا اس کو فروخت کر کے زرثمن کو یا قیمت مقرر کردہ کو مجلس کارپردازان قبرستان کے حوالہ کر دیں۔ لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا۔

(۹) جو احباب کوئی جائداد نہیں رکھتے۔ مگر آمد کی کوئی سبیل رکھتے ہیں۔ یہی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ یہ ان کا اختیار ہے کہ جو چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں اس وقت دیتے ہیں۔ ان کو اس ۱/۱۰ میں شامل رہنے دیں۔ یا وہ الگ کر دیں۔ اگر وہ اپنے موجودہ چندوں کو اس ۱/۱۰ حصہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ تو جس طرح وہ چندہ بھیج رہے ہیں وہ بھیجتے رہیں۔ البتہ ان چندوں کو منہا کر کے جو بچے وہ بقیہ رقم فنانشل سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے نام بھیجیں باقی خط و کتابت اس مجلس کے سکرٹری سے کریں۔ لیکن ان کو وصیت کرنی ہوگی کہ مرنے کے بعد ان کے متروکہ میں سے کم از کم ۱/۱۰ کی مالک انجمن ہو۔

جو صاحب مزید واقفیت قانونی دربارہ وصیت یا ہبہ بہ تعلق مجلس کارپردازان مصالح قبرستان حاصل کرنا چاہیں۔ وہ وصیت یا ہبہ لکھنے سے پہلے خط و کتابت خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے کر سکتے ہیں۔

(۱۰) کل روپیہ چندہ جو قبرستان کے متعلق ہو یا جو زیر اشتہار الوصیت صورتہا متذکرہ بالا میں بھیجا جاوے وہ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے۔ "فنانشل سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح مقبرہ بہشتی قادیان" اور کسی شخص کے نام یا پتہ پر نہیں آنا چاہیئے۔

(۱۱) وصیتیں اور ہبے نامے بعد تکمیل کے سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے نام آنے چاہیئیں۔ اور جو احباب اپنی آمدنیوں کے حصے حسب قاعدہ ۹ دینا چاہیں ان کی اطلاع بنام سکرٹری اور روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مذکور آنا چاہیئے۔

نوٹ۔ یہ وصیت اور ہدایات باجازت حضرت امام علیہ السلام صدر انجمن تعویذ شائع کئے گئے ہیں۔ خاکسار محمد علی از قادیان

[سلہ] نوٹ۔ وصیت کی فارم صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرماویں۔

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود۔ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے۔ یورپ اور ایشیا کے لوگ اندر ہی اندر اس بات کو بخوبی سمجھ رہے ہیں کہ دیگر تمام ادیان باطل ہیں۔ مگر دنیا سب کو محبوب ہو رہی ہے۔ یہ ایک زہر ہے۔ جو ایک منٹ کیا بلکہ ایک سکینڈ میں ہلاک کر دیتی ہے۔ بڑا گناہ جو اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے وہ حُبِّ دنیا ہی ہے۔ یہ ایک باریک زہریلا کیڑا ہے۔ جو کہ خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کے اندرونی فرقے بھی بخوبی جانتے ہیں اور ان کو دل پہچانتے ہیں۔ کہ کس فرقہ کے اصول عمدہ ہیں اور خدا تعالیٰ اس وقت کیونکر راضی ہو سکتا ہے۔ مگر ان کی اندرونی حالتیں خراب ہیں قرآن شریف میں آیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے نبی ان کو کہدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے ہیں۔ کیا ان کی طرح آنحضرت سود لیتے تھے۔ یا مداہنہ کرتے تھے یا غفلت کرتے تھے۔ یا نفاق کرتے تھے یا دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے۔ یہ سب باتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان کی حالتیں وہ نہیں رہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی ہوا کرتی تھیں۔ چاہیئے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ اسی طرح زندگی بسر کریں۔ تب سچے مسلمان ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کا مذہب نہیں رہا۔ مگر کتب میں اور آثار میں اسلامی حقیقت موجود ہے صحابہ کی یہ حالت تھی کہ نہ دنیا ان سے پیار کرتی تھی۔ اور نہ وہ دنیا سے پیار کرتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ایک نئی زندگی حاصل کی تھی۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگوں کا قدم صحابہ کے قدم پر ہے ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سلسلہ کے قیام سے یہ ہے کہ لوگ پھر اس راہ پر چلنے لگیں۔ آج کل تو لوگوں کی یہ حالت ہے کہ تین تین آنہ کیواسطے جھوٹی گواہیاں دیتے پھرتے ہیں۔ کیا وکلاء قسماً کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدالتوں میں سچ بولتے ہیں اور سچ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ صرف اپنا پہلو بچا کر جھوٹ سچ جو کچھ ہو بولتے چلے جاتے ہیں۔ کیا یہی دین ہے اور خدا تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تم مطلق العنان ہو جاؤ اور جھوٹ کو شیر مادر سمجھو خدا نے جھوٹ کو شرک کے ساتھ ملا کر ہر دو کی ایک ہی جگہ ممانعت فرمائی ہے جیسا کہ خدا کو چھوڑ کر کوئی شخص بُت کے آگے اپنا سر جھکاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میں اسی کے ذریعہ سے پار ہو جاؤنگا۔ یہ کس قدر خرابی کی بات ہے اگر کہا جاتا ہے کہ تم جھوٹ کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کہ اس طرح تو گذارا نہیں ہو سکتا یہ بڑی ہی بدبختی کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں کہ وہ گذارا چلا سکتا ہے۔

اس موقعہ پر مثال کے لئے میں اپنی ایک آپ بیتی سناتا ہوں

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت، حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جماعت پر شفقت مولوی صاحب مرحوم کی علالت کے ایام میں مولوی مبارک علی صاحب کے ایک لڑکے کے ہیضہ سے فوت ہو جانے کی خبر آئی۔ اس پر حضور نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ ہم تو ہر وقت اپنی جماعت کے مخلص احباب کے رنج و راحت میں حصہ لینے کو تیار ہیں اور جیسے کہ ہم مولوی عبدالکریم صاحب کے لئے دعا میں مصروف ہیں۔ ایسے ہی ہم ہر ایک دوست کے لئے دعا کرنے کو تیار ہیں سب احباب کو اطلاع کر دینی چاہئیے کہ ہر سخت بیماری میں ہم کو اطلاع دیا کریں۔ اور خطرے و دیری کا احتمال ہو تو بذریعہ تار اطلاع دیا کریں ہم دعا کریں گے۔ خدا قادر ہے۔ وہ اپنے فضل سے دعا کے ذریعہ سے بیماروں کو بھی اٹھا سکتا ہے۔ میں نے حضرت اقدس کا یہ پیغام بغرض اندراج اخبار شیخ یعقوب علی صاحب تراب کو پہنچا دیا تھا۔ غالباً انہوں نے درج اخبار کیا ہوگا۔

یہ تو حضرت اقدس کا ارشاد اس خاص موقعہ پر تھا۔ مگر ہم نے اپنے سالہا سال کے تجربہ سے دیکھا ہے۔ کہ حضرت اقدس ہر ایک مخلص مرید سے اس کے اخلاص اور محبت کے مقابل اس پر غایت درجہ کا لطف و کرم پایا کرتے ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ کسی پر کوئی مصیبت آجاوے۔ تو اس قدر اس میں ہمدردی اور مروت اور غمخوار توجہ دلی کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ گویا کہ خود اس کے درد اور غم سے حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کے لئے اس قدر دعائیں کرتے ہیں کہ بہت کم والدین ہیں۔ جو اپنی اولاد کے لئے اس قدر سوز و گداز رکھتے ہوں۔ جو حضرت اقدس کو اپنے خدام سے ہے۔ بلکہ بارہا حضور نے یہ فرمایا ہے کہ دعا ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک دوستوں کے دکھ اور درد میں اپنے اندر نہ لے لوں۔ چنانچہ ہم نے یہ خود دیکھا۔ کہ واقعی حضرت اقدس کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جو ایک سچے مونس و غمگسار اور سچے طور پر بنی نوع انسان سے محبت کرنے والے انسان میں ہونی چاہئیے جیسے کہ انبیاء اور مرسل ہوتے ہیں۔

یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ آج ہم اپنے درمیان اس محبت اور خلق محمدی کا نمونہ اس مسیح موعود میں دیکھتے ہیں۔ کہ جو خلق خدا کے لئے اپنی جان فدا کرنی اور ان کے لئے سچی ہمدردی کرنی اپنا عین مقصد سمجھتا ہے۔ رسول اللہ کا عشق جس کی جان ہے اور جو اس امت محمدیہ کی بہبودی کے لئے اپنے سینہ میں ایک خاص محبت اور جوش رکھتا ہے۔ اور کیسے ظالم ہیں۔ وہ لوگ جو ایسے دل کو دکھ دیتے ہیں۔ جس کے ہر ایک گوشہ میں خدا اور اس کے رسول کی محبت رچی ہوئی ہے۔

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں۔
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر ہی یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

۶ - دہلی کا سفر مولوی صاحب مرحوم کی علالت سے کئی روز پہلے حضرت ام المومنین صاحبہ کا ارادہ دہلی جانے کا تھا۔ چنانچہ جس روز میں قادیان پہنچا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب دو چار روز کے بعد دہلی تشریف لے جانے والے ہیں۔ مگر جب مولوی صاحب کی علالت نے طول پکڑا۔ اور مرض دن بدن ترقی کرنے لگی۔ تو حضرت اقدس نے دہلی جانے کا ارادہ بالکل فسخ کر دیا۔ اور حضرت ام المومنین صاحبہ نے بھی (جو للّٰہی کاموں میں کسی قسم کی مدد سے دریغ نہیں فرماتیں۔ اور ہر ایک مخلص مرید کو اپنے بچوں کے برابر سمجھتی ہیں) یہ مناسب نہ سمجھا کہ مولوی صاحب کی علالت کے ایام میں دہلی جاویں۔ اگرچہ ان کو بعض خانگی امور کی وجہ سے جلدی جانا ضروری تھا۔ مگر انہوں نے مولوی صاحب کی تیمارداری کو مقدم سمجھا۔ ایک روز میں نے حضرت اقدس سے پوچھا۔ کہ حضور کا دہلی تشریف لے جانے کے متعلق کیا ارادہ ہے۔ فرمایا۔ مولوی صاحب کی بیماری کی وجہ سے میں نے اس ارادہ کو ملتوی کر دیا ہے۔ یہ شرط مروت کے خلاف ہے۔ کہ مولوی صاحب کو ایسی بیماری میں چھوڑ کر میں دہلی چلا جاؤں۔

۷ - خدام کو نصیحت فرمایا۔ کہ جماعت کا فرض ہے کہ وہ مولوی صاحب کے لئے دعا کریں اور یہ بھی فرمایا۔ تم اپنے بھائی کے لئے دعا کرو۔ اور اس طرح سے اپنے بھائی کی مدد کرو۔

۸ - خدا تعالیٰ پر بھروسہ حضرت اقدس نے اخیر دم تک مولوی صاحب کے لئے دوا اور دعا سے کام لیا اور ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس نہ ہوئے۔

اگرچہ بعض[ع] الہامات صاف موت کی طرف دلالت کرتے ہیں۔ اور بعض خوابوں سے بھی یہی پایا جاتا ہے۔[سلہ] مگر چونکہ الہاموں میں مولوی صاحب کا نام نہ تھا (اگرچہ بظاہر انہی کی بیماری کی طرف اشارہ معلوم ہوتا تھا) پھر بھی اپنی نیک فال لینے والی طبیعت سے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تصریحاً منادی مل نہ لے چاہا۔ کہ ان الہامات کو خود اس عزیز کی طرف منسوب کریں۔ اور اخیر تک خدا کی جناب سے مایوس نہ ہوئے۔ کہ وہ موت میں تاخیر ڈال دے۔ چنانچہ جب کبھی مولوی صاحب کی نازک سے نازک حالت کی ہم نے اطلاع دی۔ یہی فرماتے۔ کہ خدا سے مایوس مت ہو۔ وہ شخص بہت بدقسمت ہے۔ جو اسباب پر بھروسہ کرتا ہے۔ میں تو اس کے فضل پر بھروسہ کرتا ہوں۔

ایک دفعہ علاج کے متعلق ذکر ہو رہا تھا۔ مجھے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اس ملک کے اکثر ڈاکٹر یورپ کی آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اس کے متبع ہوتے ہیں۔ مگر ہم ہر وقت خدا کی آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اسی کے اتباع کو اپنے لئے فرض سمجھتے ہیں۔

ایک دن فرمایا۔ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔

چنانچہ ہم اس بات کو حضرت اقدس کی روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ جیسے ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ہے۔ موجودہ زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ بالخصوص مولوی صاحب کی بیماری میں تو ہم نے خدا کے عجائبات پر ایمان کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ دیکھا۔ یعنی ایک طرف تو مولوی صاحب کی حالت ایسی نازک ہے اور دوسری طرف الہام ہو رہے ہیں۔ کہ جن سے موت ہی کی خبر ملتی ہے۔ مگر پھر بھی خدا کے فضل سے اپنی امید کو

ع مثلاً ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء - اذا جاء افواج وسمع من السماء یعنی آسمان سے فوجیں اور زہر اترا۔ ۲ ستمبر ۱۹۰۵ء - ۴۷ سال عمر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء - کفن میں لپٹا گیا۔ ۹ ستمبر ۱۹۰۵ء - انا المناما کا ذطیش منها مها - موتوں کا تیر خطا نہیں جاتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور اس سے بہت عرصہ پہلے کا الہام تھا دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء - ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ نیز از بعد مورخہ ۲۷ - اپریل ۱۹۰۵ء - کوئی روح کہتی ہے۔ "ہم نے وہ جہان چھوڑ دیا ہے" (حضرت اقدس نے فرمایا) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اس جہان سے گذر جائے گا۔

سلہ - مثلاً خواب میں تین بار سورہ فاتحہ پڑھی۔ اور خوابوں کے حصے جن میں مولوی صاحب کو صحت میں دیکھا۔ اس سے درمیانی صحت مراد تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کاربنکل سے بالکل نجات دیدی۔ بہت عرصہ پہلے یہ بھی دیکھا گیا تھا۔ کہ جس چبارہ میں مولوی صاحب رہتے ہیں۔ وہ چبارہ گر گیا۔

نہیں ٹوٹتے۔ اور دعائیں اس درجہ تک کوشش کرتے۔ کہ گویا اس پیارے اور عزیز کے لئے اپنے آپ کو فنا کر دیا۔ تاکہ اگر کسی طرح سے ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ اس خادم دین کی موت میں تاخیر ڈال دے۔

غرض میں تو دن رات دعائیں ہی گذرتا تھا۔ ۸ ستمبر کو فرمایا کہ ہم جنگل میں جا کر دعا کریں گے۔ اور سب جماعت کو حکم دیا۔ کہ وہ ایسا کریں۔ اور علیحدہ علیحدہ ہو کر سجدہ میں گر کر دعائیں مانگیں ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے کسی کی دعائیں اثر ڈالے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ایسے اسباب پیدا کر دے۔ جو رفع مرض کے لئے مفید اور معاون ہوں۔ صحت عطا کرنا اس کے اختیار میں ہے۔

اس قدر دعائیں کرنا۔ گویا کہ رات دن دعاؤں میں مصروف رہنا ہر ایک کا کام نہیں۔ سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو خاص خدا سے تعلق اور پیار ہوتا ہے۔ ورنہ جس کا دل خدا کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اسے دعا کے لئے توفیق ہی نہیں ملتی اور اگر ہاتھ اٹھاتا بھی ہے تو مرے ہوئے دل سے۔ اور پھر ننگ کر اس سے ہی رہ جاتا ہے دعاؤں میں کمال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حصہ تھا یا اب ہم اس کے کامل بروز اور مظہر حقیقی امام زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں دیکھتے ہیں۔ جس کو یا در نہ ہو وہ خود کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر دیکھ لے۔ اور اگر طالب حق مقصود ہو۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ہے کہ ایک سعید الفطرت اسی نتیجہ پر پہنچے گا جس پر ہم پہنچے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ ۔ وما توفیقی الا باللہ

۹۔ حضرت کا پیغام مولوی صاحب کو

یہ ایک عجیب واقعہ قابل ذکر ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم پر جب عمل جراحی کیا گیا۔ تو اس روز سے جیسے کہ میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ حالت نہایت ردی ہو گئی تھی۔ اور بظاہر کوئی بچنے کی امید نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کے تفضل سے قریب ساڑھے گھنٹے کی بے ہوشی کے بعد حضرت اقدس کی دعا سے پھر مولوی صاحب کو ہوش آگئی۔ اور نبض کی حالت کسی قدر زور اور زندگی کی سی ہو گئی۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نئی جان عنایت فرمائی۔ اس سے اگلے دن مولوی صاحب کی حالت بہت اچھی تھی۔ اور کاربنکل کا تمام ردی مواد کاٹ کر پھینک دیا گیا۔ مولوی صاحب اور ان کے تمام احباب اور عزیز اس تبدیلی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجا لائے۔ اس روز جو میں مولوی صاحب کو پٹی لگانے کے لئے جانے لگا۔ تو حضرت اقدس حسب معمول مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اور مولوی صاحب کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے۔ مجھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو خطرناک حالت سے نجات دی ہے اور اس تکلیف دہ عارضہ سے مخلصی بخشی ہے۔ ہم نے ان کے لئے بہت دعا کی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو شخص خطرناک اور سخت مرض سے نجات پاتا ہے۔ وہ فرشتوں سے جا ملتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب سے کہنا کہ وہ میرے لئے بھی دعا کریں۔ کہ میرے جو مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کامیاب کرے۔

میں نے یہ پیغام برادرم مرحوم مولوی عبدالکریم کو سنایا۔ اس وقت اخویم مولوی محمد علی صاحب اور شیخ یعقوب علی و خلیفہ رشید الدین صاحب اور چند اور دوست موجود تھے۔ مولوی صاحب مرحوم یہ سنتے ہی چشم پُر آب ہو گئے۔ اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنے اخلاص اور عاشقانہ محبت کے جوش کو روک نہ سکے۔ یہاں تک پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ اور چند منٹ کے بعد جب طبیعت سنبھلی۔ تو فرمایا کہ اس کی سچائی کا یہ کیسا بین ثبوت ہے۔ میں کیا اور میرے لئے اس قدر شفقت اور کرم کیا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ہمیشہ اپنے وعظوں تقریروں اور تحریروں کو دیکھ کر اپنے اندر ہی اندر سوچا کرتا تھا۔ کہ وہ اخلاص جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ ابھی نہیں ہے۔ لیکن اب اس مرد خدا کی دعاؤں اور توجہ نے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس کا ہمارے لئے دعا کرنا تو اس کا عین فضل ہے۔ لیکن ہمارا اس کے لئے دعائیں کرنا کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔ ہمارا فرض ہے۔ میں آپ کی اس شفقت کو جب دیکھتا ہوں۔ تو ساری کوفت دور ہو جاتی ہے۔

پھر حضرت اقدس جب ظہر کی نماز کے وقت تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور کا پیغام خاکسار نے مولوی صاحب کو پہنچا دیا تھا۔ اور جو جواب مولوی صاحب نے دیا۔ وہ بھی عرض کر دیا۔

اس پر فرمایا اصل میں مولوی صاحب سے دعا کرانے میں میرا ایک بڑا بھاری مقصد یہ بھی تھا۔ کہ مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ شفا دے۔ اس لئے ہماری یہ مراد تھی۔ کہ اس رنگ میں بھی وہ اپنی شفا کے لئے دعا کریں۔

اللہ اکبر۔ اس پاک امام کو اللہ تعالیٰ نے کیسا پاک دل دیا ہے۔ اور اس کی شفقت اور مہربانی اور ہمدردی اپنے خدام سے کیسی ہے۔ گویا کہ انہیں جزو جان سمجھتا ہے۔ اور ان پر رحم اور فضل اس کی فطرت میں مرکوز ہے۔ یہ نباہ اور وفاداری ان لوگوں کے سوائے کسی میں نہ پاؤ گے۔ جن کو خود خدا نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

۱۰۔ حضرت اقدس کی محبت اور رقت قلب

جو کچھ کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اس سے حضرت اقدس کی محبت کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم آپ کو کہاں تک دل سے عزیز تھے۔ اور جیسے کہ والدین اپنے پیارے بچوں کا ہم و غم دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے ہی حضرت اقدس کی قلب کی کیفیت تھی۔ کہ وہ مولوی صاحب مرحوم کو اس کرب و قلق کی حالت میں دیکھ نہ سکتے تھے۔ ماسوائے اس کے حضرت صاحب نچلی منزل میں رہتے تھے اور مولوی صاحب مرحوم اوپر بالاخانہ میں رہا کرتے تھے۔ حضرت اقدس سر پر چوٹ لگنے کے سبب سے بہت کمزور ہو گئے تھے اس کے علاوہ کئی راتوں کی بے خوابی اور بے چینی سے اور بھی ضعف زیادہ ہو گیا تھا۔ آپ نے مجھ سے اور دیگر احباب سے بارہا فرمایا۔ کہ میں نے کئی دفعہ شام کی نماز کے لئے وضو اس نیت سے کیا ہے۔ کہ اوپر جا کر نماز پڑھوں گا۔ (موسم گرما میں مسجد کی سقف پر مغرب کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ جو مولوی صاحب کے کمرہ سے بالکل ملحق ہے۔) اور نیز مولوی صاحب کو دیکھوں گا مگر میں ضعف دل کی وجہ سے سیڑھیاں نہیں چڑھ سکا۔

مجھے اس موقعہ پر اپنے چھوٹے بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی بیماری اور حضرت اقدس کی محبت اور درد دل کی کیفیت یاد آگئی ہے۔ مرحوم ایوب کو بھی مولوی عبدالکریم صاحب سے ایک برادرانہ بلکہ خادمانہ تعلق تھا۔ اور مرحوم مولوی صاحب سے غایت درجہ کی محبت رکھتا تھا۔ اور جیسے کہ وہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا عاشق و شیدا تھا۔ ایسے ہی اپنے ہمرنگ عشاق (مثلاً مولوی صاحب مرحوم) کا بھی فدائی اور جان نثار رفیق تھا۔ اس لئے اس ضمن میں اس مرحوم سے حضرت اقدس کے رحم اور فضل کا کچھ تذکرہ بےجا نہ ہوگا۔ مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم اپنی علالت کے آخری ایام میں خاکسار کے پاس فاضلکا ضلع فیروزپور میں تھا۔ اور اس کو حضرت اقدس کے ملنے کا اس قدر خیال تھا۔ کہ ہر وقت اس کا ان کی طرف دھیان لگا رہتا تھا۔ اور ان کے قدم بوس ہونے کا اسے از حد شوق تھا اور خود اس قابل نہ تھا۔ کہ اتنا لمبا ریل کا سفر برداشت کر کے حضرت اقدس تک پہنچ سکے۔ اس نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ کہ حضور اس جگہ فاضلکا میں آن کر مل جاویں۔ میرا دل بہت چاہتا ہے۔ کہ میں حضور کی زیارت کروں۔ پھر اسی مضمون کا ایک تار بھی دیا۔ حضرت اقدس نے جو جواب اس مرحوم کی طرف لکھا۔ میں اُسے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کوئی دل ہدایت پاوے۔ اور وہ سمجھ لے۔ کہ ایسا دل بجز خدا کے خاص الخاص پیاروں اور ماموروں کے اور کسی کو عطا نہیں ہوتا تاکہ وہ اس نور کو حاصل کرے۔ جو کہ اس منبع فیوض سے ہر وقت جوش مار نکلتا ہے۔ شاید ہے۔ کہ کسی سعید فطرت پر اس کا پرتو پڑے۔ اور وہ اپنی آلائشوں اور کدورتوں سے پاک و صاف

۱؎ مفصل حالات کے لئے دیکھو سیرت ایوب مولفہ خاکسار جو الحکم میں زیر طبع ہے۔ اور انشاء اللہ جلد شائع ہو گی

ہو کر خدا کی رحمت سے حصہ لے۔ اور ٹھٹھا کرنے والے اور جھٹلانے والے گروہ سے دور ہو۔ آمین۔

خط مفصلہ ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب و محبی عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت جو میں درد سر اور موسمی تپ سے یکدفعہ بیمار ہو گیا ہوں۔ مجھکو تار ملی۔ جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں۔ اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید نہ ہونا چاہیئے۔ میں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا۔ لیکن میں اس تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں۔ کہ تندرستی اور صحت میں دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے۔ اب میں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھو۔ نہ دور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس درد دل کو بیان کروں۔ خدا کی رحمت سے ہرگز نا امید مت ہو۔ خدا بڑے فضل اور کرم کا مالک ہے۔ اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دور ہے۔ کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرستی میں جلد تر دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجھکو ملی میرا ایسا حال ہو رہا ہے۔ کہ قلم ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔ میرے گھر میں بھی ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں اس وقت ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا۔ کیوں کہ کل سے وہ بھی مبتلا ہیں۔ اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے اندر کچھ جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑی ہیں اور میں اوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے لائق نہ تھی۔ لیکن تار کے درد انگیز اثر نے مجھے اس وقت اٹھا کر بٹھا دیا آپ کو اس بات کا خیال رہے۔ کہ اس کی ہر روز مجھکو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو میں نے ابھی ایک بوتل میں دوا روانہ کی تھی۔ وہ پہنچی ہے یا نہیں۔ ریل کی معرفت روانہ کی گئی تھی۔ اور وہ معلوم نہیں۔ کہ مالش ہر روز ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں۔ اور خدا بہت قادر ہے۔ تسلی دیتے رہیں۔ جوزہ کا شوربا یعنی یخنی شوربہ کو ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دستوں کی وجہ یہ ہے کہ کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ والسلام۔ ۲۵ اپریل ۱۹۰۱ء

الراقم۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

یہ وہ خط ہے۔ کہ جو مرحوم ایوب کی عین نزع کی حالت میں پہنچا اور اس خط کو سننے کے بعد فوراً جان دیدی۔ گویا کہ اسے اس خط کا انتظار تھا۔

میں مرحوم ایوب کا واقعہ مختصراً پیش کرتا ہوں کہ اسے سخت تپ کا حملہ ہوا۔ بعدہ دو سال تک برابر اسے سخت تکلیف رہی مہینوں بھر دن رات کو نہیں سویا۔ اور ایسا دبلا ہو گیا تھا کہ مجھے کہا کرتا تھا کہ بہائی جی۔ اگر کسی میڈیکل کالج کے طالب علم نے ہڈیوں کا علم تشریح پڑھنا ہو۔ تو مجھ پر پڑھ سکتا ہے۔ آخر میں خون کے اسہال جاری ہو گئے۔ مگر اس مرحوم سے جب کسی نے طبیعت کا حال پوچھا تو یہی جواب دیتا تھا۔ کہ الحمد للہ۔ خدا کا بڑا مجھ پر فضل ہے۔ میں خوش ہوں۔ اور اس میں کوئی بناوٹ اور تصنع نہ ہوتا تھا۔ واقعی اس کا چہرہ ہمیشہ بشاش اور خوش رہتا تھا۔ اور آخری دم تک کوئی ملال یا شکوہ و شکایت یا یاس کا لفظ اپنے موںھ پر نہ لایا۔ اپنی والدہ اور ضعیفہ دادی کو ان الفاظ میں تسلی دیا کرتا تھا۔ کہ جس خدا نے مجھے پچیس سال تک ہمیشہ صحت اور تندرستی میں رکھا۔ اب میں تھوڑے دنوں کی بیماری سے اس پر شکایت کروں یہ ہرگز واجب نہیں۔ کہ اس کی شکایت کی جاوے۔ اس کا شکریہ کرو۔ اور اس سے فضل مانگو۔ مرحوم نے اپنی تمام بیماری میں کوئی نماز فوت نہ کی۔ بیماری کے ایام میں قرآن مجید حفظ کرتا تھا صبح کی نماز پڑھ کر فوت ہوا۔ اور اس کا چہرہ اس وقت تبسم کر رہا تھا۔ اور مرنے سے پہلے بالکل ہوش میں تھا۔ اور خود ہی اپنے ایمان واسلام و حضرت اقدس کی فرمانبرداری اور ان کے فضائل کا تذکرہ اور شکریہ کیا۔ اور اپنے منہ سے کلمہ شہادت پڑھ کر۔ قبلہ کی طرف مونھ کر کے سو گیا۔ اور اپنے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملا۔ جن کا کہ اسے کمال عشق تھا۔ اور ہر ایک بات میں ان کی اتباع میں لذت اور سرور پاتا تھا۔ وہ خدا کے فضل سے کمال و خوبی کے ساتھ اپنی منزل مقصود کو پچیس سالہ عمر میں آج سے کر کے دراصل الی اللہ ہوا۔ اور ہم ابھی اس کے فضل کے امیدوار ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اس مرحوم کے متعلق حضرت اقدس نے بارہا فرمایا۔ کہ ایوب بیگ اولیاء اللہ کے صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔ گویا وہ ایک شیشہ تھا۔ جو لبالب عطر سے پر تھا۔

اب میں نہایت سچے دل سے ان اصحاب سے پوچھتا ہوں جو اپنے اندر تعصب نہیں رکھتے۔ اور صرف خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کے سامنے بلا کم و کاست ایک پچیس سالہ نوجوان کا نمونہ پیش کیا ہے۔ جو اپنی اتنی تھوڑی سی عمر میں صرف چند سالہ تعلق حضرت اقدس سے ایسے اعلیٰ روحانی مدارج پر پہنچ گیا۔ کہ کوئی دن کا اور جوان کا لڑکا ہے خدا کی رضا سے غافل نہ کر سکا۔ اور اس کا دل ایک لمحہ کے لئے متزلزل نہ ہوا اور وہ اپنے اندر ایسے اخلاق اور عادات کا مجموعہ رکھتا تھا۔ کہ ہر کہ و مہ اور ہم مذہب اور غیر مذہب جن کا کہ اس سے واسطہ پڑا اس کے دلدادہ اور ثناخوان تھے۔ آپ ذرا اپنے [illegible] اپنے اندر غور کر کے دیکھیں۔ کہ کیا آپ نے اپنے اندر [illegible] تبدیلی کی ہے۔ جو اس نوجوان نے کی تھی۔ [illegible] رسول ایسا ہی پیارا ہے۔ جیسے اس نوجوان کو تھا۔ اگر نہیں تو بتاؤ۔ کہ پھر اس سے بڑھ کر اور نعمت اس جہان میں مومن کے لئے ہے۔ اور اگر تم اس نعمت سے مالا مال ہونا چاہتے تو آؤ۔ اور اس مسیح آخر الزمان غلام احمد کا دامن پکڑو۔ جو کہ آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تم کو پہنچا سکتا ہے۔ اور اس زمانہ میں اس کو اللہ تعالےٰ نے کل جہان میں سے امام زمان منتخب کیا ہے۔ آؤ اور ان نعمتوں سے حصہ لو۔ جو یہ لایا ہے۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ایک نہیں ایسے صدہا ہیں۔ جو گروہ تھے۔ اور اس مسیح کے ہاتھ پر زندہ ہوئے۔ اور ان میں سے ایک میں ہی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کامل بزرگ کی طفیل ایک روحانی موت کے بعد زندگی عطا فرمائی [illegible] اگر خدا کو پانا چاہتے ہو۔ تو اس کی سعید راہ یہی ہے۔ اور اس پر کے مصداق نہ ہو۔

صد حیف کین گروہ عجب یزاں ہر اندید

وقتے جنیند ہم۔ کہ ازیں خاک گجند رم

(باقی آیندہ)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ بحساب فی سیکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ایڈیٹر کو اختیار ہو کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت ۲۵ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت عہ ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک [illegible] دینا پڑے گا۔

اختیار الاسلام

حصہ چہارم

اختیار الاسلام حصہ چہارم جواب تہذیب الاسلام [illegible] عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت و قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور مسکت جواب پر عش عش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ تہذیب الاسلام کے کسی جواب لکھنے میں [illegible] تہذیب الاسلام [illegible] [illegible] صاحب کو زندہ [illegible] [illegible] فیضان حاصل [illegible] [illegible] سے اس کتاب کی [illegible]

درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحمان قادیان آویں

بدر صادق

مورخہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲ فروری ۱۹۰۶ء

پارلیمنٹ

(زمینی و آسمانی)

آج کل سب اخباروں میں برطانیہ اعظم کی پارلیمنٹ کی تبدیلی کی خبریں کثرت سے لکھی جاتی اور شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔ چونکہ یہی پارلیمنٹ دراصل تمام سلطنت انگلشیہ پر حکومت کرتی ہے اور اس کے مجوزہ امور اور منظور شدہ قوانین کا رد کرنا گو بادشاہ کے اختیار میں ہے۔ لیکن ان اختیارات کا کبھی ظہور نہیں ہوتا۔ اس واسطے ہندوستانی رعایا کے واسطے اپنی اس حکمران مجلس کے حالات سے آگاہ ہونا دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ لہٰذا مختصر الفاظ میں اس کے طرز و طریق اس جگہ بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کیونکہ اکثر عام لوگ ایسی باتوں سے آگاہ نہیں ہوتے۔

برطانیہ کی حکومت ایک بادشاہ کے ہاتھ میں ہے۔ جو ملک کے قانون کے برخلاف کوئی حکم نافذ نہیں کر سکتا۔ اس کے ماتحت دو مجلسیں ہیں۔ مجلس اُمرا۔ و مجلس عوام۔ اسی کا نام پارلیمنٹ ہے۔ مجلس اُمرا کے ممبر عموماً عمر بھر کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔ اس میں دو قسم کے لارڈ ہوتے ہیں۔ دینی لارڈ اور دنیوی لارڈ۔ یعنی پادری صاحبان۔ اور بڑے بڑے رئیس۔ تعجب ہے کہ وہ بزرگ جو لوگوں کو یہ تعلیم دینے کے واسطے مقرر ہیں۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذرنا آسان ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو۔ خود رؤسا اور اُمرا کی مجلس کے ممبر بنتے ہیں۔ مجلس عوام یعنی ہوس آف کامنز کا انتخاب سات سال کے بعد ہوتا ہے اور اسی انتخاب کے آج کل دن ہیں۔ اس میں تمام ملک میں سے ہر ایک علاقہ سے جن کو یہ حق دیا گیا ہے۔ ایک دو یا زیادہ ممبر عام لوگ کثرت رائے کے ساتھ مقرر کرتے ہیں اور ان کا تقرر اس طرح سمجھنا چاہیئے۔ جس طرح ہمارے شہروں میں میونسپل کمیٹیوں کے ممبروں کا انتخاب ہوتا ہے۔ اور شہر میں پرچیوں اور پرچی والوں کا ایک کہرام مچتا ہے۔ برطانیہ میں مختلف قسم کے خیالات ملکی کے لوگ اپنے اپنے قسم کے آدمیوں کے حق میں رائے دیتے ہیں۔ بڑے فریق دو ہیں۔ ایک لبرل یعنی آزادی پسند لوگ۔ جو آئندہ ترقی چاہتے ہیں۔ اور گذشتہ طریق حکومت میں مناسب تغیر کے خواہاں رہتے ہیں۔ دوسرے کانزروے ٹو جو قدیم رسومات کی پابندی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور بہت تبدیلیوں اور آزادیوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ آجکل کے انتخاب میں لبرل فریق کے ممبر زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور غالب رائے یہی ہے۔ کہ اس دفعہ پارلیمنٹ لبرلی زبردست رہے گی۔ لیکن ان بڑے فریقوں کے علاوہ اور چھوٹے چھوٹے فریق بنتے جاتے ہیں جو دراصل ان بڑے فریقوں میں سے کسی نہ کسی ایک فریق کی شاخ ہوتے ہیں۔ مثلاً آج کل ایک نیا فریق مزدوری پیشہ لوگوں کے حامیوں کا نکلا ہے۔ جو کہ لیبورائٹس کہلاتے ہیں۔ یہ فریق بھی اب ترقی کرتا جاتا ہے۔

ان انتخابات میں بڑی بڑی لڑائیاں۔ جھگڑے۔ تقریریں تحریریں۔ اور بعض دفعہ گالی گلوچ اور مار پیٹ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب ایک وزارت کسی امر میں ناکامی حاصل کرتی ہے تو وہ وزارت توڑ ڈالی جاتی ہے۔ اور نئی وزارت قائم ہو جاتی ہے۔ یہ ہے ہماری گورنمنٹ کی انتخابی حکومت کا طرز و طریق۔

اب میں احکم الحاکمین سلطان الارض والسموات کے انتخاب کا کچھ ذکر کرتا ہوں۔ بہت سی باتوں میں آسمانی انتخاب کا طریق زمینی انتخاب کے بالکل برخلاف ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت کا ایک نمونہ ہوا کرتا ہے خدا تعالیٰ زمینی بندوں کی ہدایت کے واسطے ہمیشہ ایک ایسا آدمی منتخب کرتا ہے۔ جو دنیا کا روحانی سردار بنے۔ اور اپنی قوت قدسیہ کے ساتھ سب کو نیکی اور ہدایت اور حیات جاودانی کی طرف لے جائے۔ وہ زمین پر اس ذوالجلال و الاکرام کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے ایک روحانی بادشاہ بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ جو نعمت اس کو عطا کی جاتی ہے۔ اس کے سامنے تمام زمینی بادشاہتیں ہیچ ہیں۔ اسی پر اس زمانہ کے روحانی بادشاہ نے فرمایا ہے۔

آں کس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند
با فر تو فر خسرواں را چہ کند
چوں بندہ شناخت بداں عز و جلال
بعد از تو جلال دیگراں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

خدائی انتخاب میں سب سے پہلی عجیب بات یہ ہے کہ مخلوق کی نظروں اور راؤں کے بالکل برخلاف ایک ایسا آدمی چنا جاتا ہے۔ جو عوام کی نگاہ میں نہ علم رکھتا ہوں۔ نہ بڑی شہرت والا ہو۔ نہ کسی بڑے شہر کا پنچ ہو۔ وہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے۔ جو کہ اگر اس کے زمانہ کے لوگوں سے ووٹ لیا جاوے۔ تو ایک شخص کا بھی وہم و گمان اس کی طرف نہ جائے۔ اور کوئی بھی اس کے حق میں اپنا ووٹ نہ دے۔ تب خدا اس کے حق میں اپنا ووٹ دیتا ہے اور اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ اس کے حق میں ووٹ دیں۔ اور وہ فرشتے خدا کے نیک بندوں کے دل میں تحریک کرتے ہیں۔ کہ اس کے حق میں ووٹ دیں۔ دنیا کے برسر آوردہ لوگ سخت مخالفت کا جھنڈا اس کے مقابلہ میں کھڑا کرتے ہیں۔ اور انکار پر انکار کر اس کے برخلاف دلیلیں دیتے ہیں۔ اور فتویٰ لگاتے ہیں اور ہنگامہ برپا کرتے ہیں۔ اور شور و غل مچاتے ہیں۔ اور تقریریں کرتے ہیں اور اخباروں میں لکھتے ہیں۔ اور خود اس پر پتھر پھینکتے ہیں۔ اور اس کو قتل کر دینے کی سازش کرتے ہیں۔ اس وقت خدا کی طرف سے ایک پروانہ نازل ہوتا ہے۔ جس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

تب اس کے تمام مخالف خائب و خاسر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اکیلا کامیاب ہو جاتا ہے۔

پھر برخلاف دنیوی انتخاب کے قانون کے اس کے برخلاف ایک میجارٹی یعنی کثرت رائے ہوتی ہے۔ اس کی موافقت میں ایک مناریٹی یعنی قلت رائے ہوتی ہے۔ اور وہ بھی نہایت غریب کس مپرس مناریٹی۔ یہ سب کچھ اس واسطے ہوتا ہے کہ دنیا پر ثابت ہو جائے۔ کہ درحقیقت وہ خدا کی طرف سے ہے کہ باوجود اس قدر بے سر و سامانی کے اور اکیلا ہونے اور لوگوں کی مخالفت کے پھر وہی کامیاب ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیوی رنگ میں تو ہم صاف دیکھ رہے ہیں۔ اور مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کہ دنیوی اُمور میں وہی فتح پاتا ہے۔ جس کے ساتھ کثرت رائے ہوتی ہے۔ پس اس کے ساتھ یہ ایک معجزہ ہوتا ہے۔ جس سے خلق عاجز ہو جاتی ہے۔ اور دنیا کی نظروں میں وہ ایک خارق عادت امر ہوتا ہے۔ کہ ایک غریب بے کس یتیم کس مپرس انسان باوجود اس قدر مخالف کثرت رائے کے میدان میں فتح پائے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اس انتخاب کی کمیٹی کا امیر دنیوی کمیٹیوں کے پریزیڈنٹوں کی طرح صرف اس واسطے نہیں ہوتا کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھا رہے۔ اور اپنی کوئی رائے دینے کا اس کو حق نہ ہو۔ صرف اختلاف رائے کے وقت وہ دو رائیں دے سکے۔ بلکہ یہ پریزیڈنٹ تمام راؤں کا مالک ہے۔ اس کی ایک رائے دوسروں کی تمام راؤں سے بڑھ کر ہے۔ وہ چاہے۔ تو کثرت کو قلت کر دے اور چاہے تو قلت کو کثرت کر دے۔ یہ سب کچھ اس واسطے ہے۔ کہ دنیا اس کو جان لے۔ اور اس کو پہچان لے اور اس کو مان لے۔ کہ وہ ہے۔ اور طاقت والا ہے جو چاہے سو وہ کر دینے والا ہے۔ اس انتخاب کی ایک تازہ بتازہ نظیر اس وقت دنیا میں مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں موجود ہے جس کے برخلاف سخت سے سخت جاری اب تک رہا ہے۔ مگر وہ دن بدن ترقی کرتا اور فتح پر فتح پاتا چلا جاتا ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھے اور نجات حاصل کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک خط اور اس کا جواب

(از محمد سرور)

جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلے مین آپ کے خط کا خلاصہ درج کرتا ہون۔ اور پھر اس کا جواب لکہون گا۔ **خلاصہ خط حکیم صاحب**۔ مین آپکے (مرزا صاحب) کے حالات سے ایسا واقف ہون۔ کہ جو حضور مین رہتے ہین۔ شائید وہ بھی کم واقف ہون گے۔ مین جناب کی نیکی اور خدمت اسلام کا مشکور ہون۔ اور دل سے معتقد ہون۔ اور مین نے بہت سے لوگ آپ کی بیعت کے لئے بھیجے ہین۔ اور آپ ہی بیعت کا ارادہ رکھتا تھا۔ اور اب بھی انکار نہین ہے۔ پر آپ کا دعوے نبوت یہ آپ کا حال ہے۔ اور حال بمقابلہ قرآنمجید اور عمل رسول اللہ دلیل نہین ہے۔ میری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آپ نبی نہین ہین۔ اور جو کچھ فرماتے ہین۔ وہ مانتا ہون۔ پس آپ پر فرض ہے۔ اور مناسب مشورہ بھی یہی ہے۔ کہ آپ سب کام چھوڑ کر علماء دین سے نبوت کا فتویٰ حاصل کرین۔ ورنہ تو پھر یہ دعویٰ چھوڑ کر اور کام کرین۔ اگر ہند کے علماء لائق نہین۔ تو سلطان روم یا امیر کابل سے فتویٰ لین۔ تمام شد۔ اس خلاصہ مین تین امر ہین۔ ۱ یہ کہ آپکا دعویٰ نبوت حال ہے۔ اور حال قرآن مجید اور سنت کے مقابل دلیل نہین۔ ۲ یہ کہ علماء کے پاس جا کر فتویٰ نبوت حاصل کرین ۳ کہ مین آپکے حالات کا بہت واقف ہون۔ اور آپ کی نیکی اور خدمت اسلام کا مشکور ہون۔ اور دعویٰ نبوت کے سوا آپ کی سب باتونکو تسلیم کرتا ہون۔ اور معتقد ہون۔

۱ کا جواب۔ آپنے نہ اس امر کی کوئی دلیل اور سند پیش کی ہے۔ کہ آپکا دعویٰ نبوت حال ہے۔ اور نہ قرآنمجید اور عمل رسول اللہ سے کوئی ایسا امر بیان کیا ہے۔ کہ دعویٰ نبوت اس کے خلاف ہو۔ اور بے دلیل بات قابل التفات بھی نہین ہوتی۔ پھر حکیم کا خط اور نبوت جیسے نازک مسئلہ پر بحث اور دعویٰ بے دلیل اگر قابل افسوس نہین۔ تو قابل تعجب تو ضرور ہی ہے۔ پھر یہ دعویٰ بے دلیل ہی نہین۔ بلکہ محض غلط ہین۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہین لکہا۔ اور نہ فرمایا۔ کہ میرے دعویٰ نبوت کی بنا حال پر ہے۔ بلکہ صاف طور پر لکہا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کی بنا ان امور پر ہے۔ کہ جن پر سب انبیاء کے دعویٰ کی بنا تہی۔ اور وہ امور انبیاء نے بیان فرمائے ہین۔ اور حضرت مرزا صاحب نے بہی بیان فرما دیئے ہین۔ پر حال نہ پہلون نے بیان کیا ہے۔ اور نہ حضرت مرزا صاحب نے لکہا ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے صاف لکہا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کی بنا قرآن مجید اور سنت اور وحی الٰہی پر ہے۔ اور پہر محض دعویٰ ہی نہین کیا۔ بلکہ بڑے بسط کے ساتھ اس کو ثابت کیا ہے۔ پر باوجود دعوے واقفیت تامہ کے آپ کہتے ہین۔ کہ دعویٰ نبوۃ حال ہے۔ اور کہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ پہر قرآن مجید مین ہرگز نہین آیا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ بلکہ اس کے خلاف ہے۔ کہ ضرور آئے گا۔ نہ آنے پر اگر کسی نے قرآن مجید کی کسی آیت کو پیش کیا ہے۔ تو وہ خاتم النبین ہی ہے۔ پر اس کا جواب اسی قدر کافی ہے۔ کہ قرآن مجید مین لفظ **خاتَم** ہے۔ جو بمعنے مُہر ہے۔ نہ **خاتِم** بمعنے ختم کرنیوالا اور مُہر ہونا اس بات کو نہین چاہتا۔ کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ آپ کے بعد ضرور ہون۔ جو کہ اس مُہر سے نبی بنین۔ اور اسی کے ساتھ کام کرین۔ اور پوری آیت پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ **ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین**۔ محمدؐ تم سے کسی مرد کے باپ نہین۔ بلکہ اللہ کے رسول اور نبیون کی مُہر ہین۔ پس لٰکن کے ماقبل اور مابعد پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ اگرچہ جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہین۔ پر روحانی طور پر ان نبیون کے باپ ہین۔ جو کہ آپ کی مُہر سے نبی ہون گے۔ اور اسی سے سب کام کرین گے۔ پس یہ آیت تو ان کی آمد ضروری قرار دیتی ہے۔ اور ان کی آمد کی نفی کا اس مین اشارہ تک نہین ہے۔ پہر خداوند کریم نے فاتحہ شریف مین دعا بتائی۔ کہ ہمین انعمت علیہم کی راہ بتا۔ اور اس پر چلا۔ اور ہر ایک نماز کی ہر ایک رکعت مین اس کو لازم کیا۔ اور قرآن مجید مین خود بتایا۔ کہ انعمت علیہم کون ہین۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے۔ **اُولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین**۔ پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امت مین چارون قسم کے انعم اللہ علیہم ہو سکتے ہین۔ کیا بلکہ ضرور ہون گے۔ ورنہ تو پھر اس دعا پر اس قدر زور دینا بلکہ اس کا سکہلانا بالکل لغو ہے۔ نیز جب سب مانتے ہین۔ کہ اخیر تین قسم کے منعم علیہم تو اس دعاء کے کرنے والے اس امت مین ہو سکتے کیا بلکہ ہوئے بہی ہین۔ تو پہر کم از کم اس سے ضرور یہ ثابت ہوگا۔ کہ اول قسم کے منعم علیہم بہی ہو سکتے ہین۔ پہر خداوند کریم نے آن حضرت صلعم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے۔ اور آپ کے خلفاء کو خلفاء موسیٰ کا مثیل قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے۔ **انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا** اور فرمایا۔ **وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم** اور ظاہر ہے۔ کہ حضرت موسےٰ کے خلفاء تو سب انبیاء تہے پس اگر ان حضرت صلعم کے خلفاء کا نبی ہونا ممنوع ہوتا۔ تو یا خدا **کما استخلف الذین من قبلھم** نہ فرماتا۔ یا پہر بتا دیتا۔ کہ وہ نبی نہ ہون گے۔ پر خدا نے کہا بہی بولا۔ اور ان کی نبوت کی نفی بہی نہ کی اور ہم دیکہتے ہین۔ کہ خدا تو خدا ہے۔ آن حضرت نے بہی جب اپنی ایک ایسے قول مین ایسا اشتباہ پڑتا دیکہا تہا۔ تو اس کو ساتھ ہی رفع فرما دیا تہا۔ چنانچہ حدیث مین آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ سفر پر جاتے وقت آن حضرت نے اپنے اہل بیت مین حضرت علی رضہ کو خلیفہ مقرر فرمایا تہا۔ اور بزدلون کی مانند عورتون مین رہنا حضرت علی کو کسقدر ناگوار معلوم ہوا تہا۔ تو آنحضرت نے ان کو تسلی دینے کے لئے فرمایا۔ کہ **انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ**۔ یعنی تم میرے بعد اس طرح خلیفہ ہو۔ کہ جیسے حضرت موسیٰ کے بعد حضرت ہارون نبی خلیفہ تہے۔ اسی طرح آنحضرتؐ کے بعد (یعنی سفر پر جانے کے بعد) حضرت علی نبی خلیفہ ہون گے۔ لہذا آنحضرت نے من موسےٰ کے ساتھ متصل فرما دیا کہ الا انہ لا نبی بعدی۔ یعنی اگر فرق ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ ہارون موسےٰ کے بعد (یعنی ان کے پہاڑ پر جانے کے بعد) خلیفہ بہی تہے اور نبی بہی تہے پر تم خلیفہ تو ہو۔ لیکن نبی نہین ہو۔ پس جب کہ آن حضرت نے اس تشبیہ سے ایک حضرت علی کی نبوت ثابت ہوتی دیکہ کر ساتھ ہی اس کی نفی فرما دی۔ تو پہر خدا نے کیون نفی نہ کی۔ حالانکہ خدا کی بیان کردہ تشبیہ مین تو بہت سے لوگون کی نبوت ثابت ہوتی تہی۔ حدیث مذکورہ دو امر کی مثبت ہے۔ ۱ یہ کہ کسی نبی کے خلیفہ کو کسی دوسرے نبی کے نبی خلیفہ سے تشبیہ دینا اس کی نبوت کا مثبت ہے۔ ۲ یہ کہ ایسی تشبیہ کے وقت اگر فی الحقیقت وہ خلیفہ نبی نہ ہو۔ تو پہر اس کی نبوت کی نفی ساتھ ہی کر دینی چاہئے۔ اور یہی حدیث ہے۔ کہ جس کو راویون نے مختلف طرزون پر بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے ایک ٹکڑے کو لے کر اس کے کچھ کے کچھ معنے کر کے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ آن حضرت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ حالانکہ یہ خاص وقت اور خاص شخص کی نسبت تہی۔ اور اس کو عام کرنا بالکل غلط ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب حضرت عائشہ رضہ کو علم ہوا۔ کہ لوگون نے **لا نبی بعدی** کے معنے غلط فہمی سے یہ خیال کر لئے ہین۔ کہ آپکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو آپنے لوگون کو فرمایا۔ **قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی**۔ یعنی یہ تو کہو۔ کہ آن حضرت خاتم النبیین ہین۔ پہر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس اگر یہ بات سچی ہوتی۔ کہ آن حضرت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ تو پہر حضرت عائشہ جیسی فاضلہ اور راز دار شریعت کس طرح کہہ سکتی تہین۔ کہ یہ نہ کہو۔ کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اگر صحابہ رضہ کو یہ علم ہوتا۔ کہ قرآن مجید کی فلان آیت مین یا آن حضرت کی فلان حدیث مین ہے۔ کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو ضرور وہ حضرت عائشہ کا خلاف کرتے۔ اور کہتے کہ ہم آپ کی بات کو کس طرح تسلیم کرین۔ جبکہ قرآن و حدیث مین موجود ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پر کسی نے ان کا خلاف نہین کیا۔ اور نہ کسی نے کوئی آیت یا حدیث پیش کی ہے۔ اور حضرت عائشہ کے اس قول سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے یہ نہین کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ورنہ تو پہر وہ کس طرح کہہ سکتی تہین۔

کہ خاتم النبیین تو کہو۔ پر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر اس کے علاوہ صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ کہ آں حضرتؐ نے مسیح موعودؑ کو نبی اللہ فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود آں حضرت کے بعد ہوگا۔ اور اگر یہ کہو۔ کہ مسیح موعود وہی اسرائیلی نبی ہوگا۔ کہ جس کی اُمّت اس وقت ان کو اور ان کی والدہ کو خدا کہتی ہے۔ تو پہلے یہ عرض ہے کہ قرآن نے اس مسیح کی نسبت خبر دی ہے۔ کہ وہ ان کے (قوم کے) گمراہ ہونے سے پہلے فوت ہوا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے حضرت مسیح کا وہ جواب جو کہ وہ قیامت کے دن دیں گے۔ بدین الفاظ نقل فرمایا ہے۔ **وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم**۔ یعنی میری موجودگی میں انہوں نے مجھے اور میری ماں کو خدا نہیں بنایا۔ ہاں جب تونے مجھے فوت کر دیا۔ تو اس کے بعد کا مجھے علم نہیں۔ پس اس جواب سے بوضاحت تامہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح پہلے فوت ہوں گے۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کی قوم ان کو اور ان کی ماں کو خدا بنائے گی اب چونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی قوم تو ان کو قرآن مجید کے نزول سے پہلے ہی خدا بنا چکی ہے۔ تو ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے حضرت مسیح فوت ہی ہو چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں۔ جو ان کی وفات کی خبر دیتی ہیں پھر آں حضرت نے اپنی رویت کی شہادت دی ہے کہ میں نے معراج کی رات حضرت مسیح کو مُردوں میں دیکھا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آں حضرت کے سب خلفاء منکم (تم سے) ہوں گے۔ اور آں حضرت نے بھی فرما دیا ہے۔ کہ وہ مسیح موعود امام ہوگا۔ امامکم منکم (تمہارا امام تم سے ہوگا) پھر خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آں حضرت کے سب خلفاء حضرت موسےٰ کے خلفاء کی مانند آئیں گے۔ جیساکہ فرمایا۔ کما استخلف الذین من قبلہم پر حضرت موسےٰ کے خلفاء میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو کہ پہلے نبی اور خلیفہ ہو۔ اور پھر کئی صدیوں کے لیے آسمان پر اموات کے ارواح میں جا بیٹھا ہو۔ اور پھر کسی وقت میں اُتر کر پھر حضرت موسیٰ کا خلیفہ بنا ہو۔ چہ جائے۔ کہ وہ ۱۹ صدیوں سے زیادہ آسمان پر اموات کی ارواح کے ساتھ رہا ہو۔ ہاں الیاس نبی کی نسبت ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہوا تھا۔ کہ وہ آسمان پر ہے۔ اور مسیح سے پہلے اُتر کر حضرت موسیٰ کا خلیفہ بنے گا۔ اور لوگوں کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت الیاس آسمان پر زندہ ہیں۔ اور کسی وقت بذات خود تشریف لائیں گے۔ لیکن حضرت مسیح نے خود فیصلہ کر دیا۔ کہ وہ الیاس فوت ہو گیا ہے۔ اور جس الیاس کے اُترنے کی خبر دی گئی تھی۔ وہ یحییٰ ہے۔ جو زکریا کے گھر پیدا ہوا ہے پس دونوں سلسلۂ خلفاء کی اس مشابہت سے جو کہ خدا نے بیان فرمائی ہے۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت رسول اکرمؐ کا ایسا خلیفہ کوئی نہ ہوگا۔ جو کہ چند دن کیلئے آسمان پر اموات کی ارواح کے ساتھ رہ کر پھر خلیفہ بننے کے لئے زمین پر اُترے۔ اور کہ ایسا کوئی خلیفہ ضرور ہوگا۔ کہ جس کی نسبت الیاس کی مانند پہلے سے یہ خبر مشتہر ہو کہ وہ زندہ آسمان پر ہے۔ اور لوگوں کو بھی اس پر یقین ہو پر آخر ثابت ہو جائے۔ کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ اور یحییٰ کی طرح دوسرا اس کے نام اور صفات پر خلیفہ بنے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے بذات خود ہرگز ہرگز نہیں آنا۔ نیز قیامت کو وہ جواب دیں گے۔ کہ مجھے قوم کی گمراہی کا کچھ علم نہیں پس اگر وہ دوبارہ آئیں۔ اور چالیس سال دنیا میں رہیں۔ اور کسر صلیب کریں۔ اور کروڑ ہا مسلمان بنائیں۔ تو پھر کیا یوم ینفع الصادقین صدقہم۔ میں خدا کے سامنے ایسا صریح جھوٹ بولیں گے۔ جو کہ نبی تو در کنار ایک ادنیٰ مومن بھی نہیں بول سکتا۔ اور ثانیاً یہ عرض ہے۔ کہ حضرت مسیح اگر لوگوں کے خیال کے مطابق دوبارہ آئیں۔ تو دو حال سے خالی نہ ہوں گے۔ یا نبی نہ ہوں گے یا ہوں گے پہلی حالت میں تو سلب نبوت لازم آئے گا۔ کہ جس کی پہلے کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اور دوم یہ کہ یہ اعتقاد بفتویٰ علماء اسلام کفر ہے۔ سوم یہ کہ حضرت مسیح کی نبوت قرآن مجید سے ثابت ہے لہٰذا اس کے سلب کے لیے کوئی صریح آیت چاہیئے۔ جو ندارد ہے چہارم۔ یہ کہ آنے والے مسیح کو آں حضرتؐ نے نبی اللہ فرمایا ہے اور مسلوب النبوت کہنا اس کے خلاف ہے۔ اور دوسری حالت میں خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ جب ان کے یہ معنے ہوئے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو نئے اور پرانے کی تخصیص کا کوئی لفظ نہ خاتم النبیین میں ہے اور نہ لا نبی بعدی میں ہے۔ پس ان معنوں کی رو سے جیسی نئے کی نفی ہوگی۔ ایسی ہی پرانے کی بھی نفی ہوگی۔ بلکہ نئے کی آمد اگرچہ ان غلط معنوں کے لحاظ سے منفی ہوتی ہے۔ پر جو صحیح معنے ہم نے بیان کئے ہیں ان کے لحاظ سے اس کی نفی کیا بلکہ جواز ثابت ہوتا ہے۔ پر پرانے کی آمد دونوں معنوں کی رو سے منع ہے کیونکہ وہ آں حضرت کی مُہر سے نبی نہیں بنا۔ بلکہ حضرت موسےٰ کے اتباع سے نبی بنا ہوا ہے۔ بلکہ نئے کے آنے سے جس قدر آں حضرت کی عزت افزائی ہوتی ہے۔ اسی قدر پرانے کے آنے سے آپ کی توہین اور بے عزتی ہے۔ کیونکہ پھر یہ لازم آئے گا۔ کہ آں حضرت تو سب دنیا کو مسلمان نہ کر سکے اور نہ آپ کے خدام ایسا کر سکے۔ یہاں تک آخر خداوند کریم کو یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ جس طرح مسیح کے پرستاروں نے جرنل رائٹ پنشن یافتہ کو اس سال کو ٹرنسوال کی جنگ میں کمان دی تھی۔ تب کامیابی حاصل کی تھی۔ اسی طرح یہ بھی اپنے پنشن یافتہ دو ہزار سالہ پیر کہن تجربہ کار کو پھر کمان دیں تا اس کام کو سرانجام دے۔ جو کہ محمدؐ اور اس کے اتباع سے ہرگز نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر محمدؐ صاحب نے تو یہی فرمایا ہے۔ کہ **ما کنت بدعا من الرسل** یعنی میں اور رسولوں سے کوئی نرالا رسول نہیں ہوں۔ پس ان سے یا ان کے اتباع سے ایسی نرالی فتح اور کامیابی کب ہو سکتی تھی اور حضرت مسیح تو ہی ہر ایک بات میں نرالے رسول ہوئے۔ حتیٰ کہ اوروں کو سفلی اور ارضی زندگی بھی چند سالہ میسر ہوئی۔ پر ان کو دو ہزار سالہ زندگی ملی۔ اور وہ بھی آسمان پر اور دوسروں پر رُوح القدس کبھی کبھی آتا ہے پر ان کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہے۔ اور دوں نے تو ایک کیڑا بھی نہ پیدا کیا۔ پر آپ پرندوں میں خدا کے حصہ دار ہیں۔ پس اگر اس نرالی فتح کا کوئی حاصل کرنیوالا ہے۔ تو وہی بے مثل اور نرالا مسیح ہے۔ پس اس پُرانے نبی کے آنے سے آں حضرت کی عزت جو کہ فی الحقیقت عزت ہے۔ خاک میں مل جاتی ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان زبان سے تو کہتے ہیں کہ آں حضرت افضل الانبیاء ہیں۔ پر جس قدر فضائل ہیں۔ وہ اوروں کو دیئے ہیں جیسے کہ حضرت موسےٰ کے اتباع میں تو ایسے فیض کے قائل ہوئے۔ کہ ان کی اتباع سینکڑے نبی بن گئے۔ بلکہ مسیح جیسے نرالے نبی بھی ان ہی کے فیض اتباع سے تیار ہوئے۔ پر آں حضرت کے اتباع کو ایسا بے فیض قرار دیا۔ کہ اس سے ایک بھی اور پیر اُمتی اور ہے کا نبی نہیں ہو سکتا بلکہ یوں ہوا۔ کہ اور بہت سے انبیاء قربانی خاندان نبوت ہوئے۔ اور آں حضرت وہلی کے آخری اور خاتم السلاطین بادشاہ کی طرح خاندان نبوت کے تباہ اور برباد کن قرار دیئے گئے۔ **نعوذ باللہ من ذلک**۔ علاوہ بریں۔ نبوت کی حقیقت فقط اس قدر ہے۔ کہ خدا سے خبر پاکر خدا کے حکم سے اس کے بندوں کو اطلاع دے۔ اور سب محقق علماء اور صوفیاء کرام اس کے قائل ہیں۔ کہ یہ حقیقت اُمّت محمدیہ کے بعض افراد میں موجود ہوتی رہی ہے۔ پس جب یہ حقیقت موجود ہے۔ تو پھر نفس نام پر بحث کو طول دینا عقلمندوں کی شان سے بالکل بعید ہے۔ ہاں اگر کسی کو اس میں شک ہو۔ کہ کیا محقق علماء اور صوفیاء اس کے قائل ہیں۔ تو ہم اس کو ایسے صریح حوالے بتا سکتے ہیں۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ آپ کا یہ اعتراض کچھ نیا اعتراض نہیں بلکہ پہلے بھی بہت سے انبیاء پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت الیاس کی دوبارہ آمد کی نسبت کتب پاک میں یہ لکھا ہوا تھا کہ وہ زندہ آسمان پر ہے اور جب تک وہ دوبارہ نہ آئے گا۔ تب تک مسیح نہ آئے گا۔ اور یہود کا بھی یہی عقیدہ تھا جیسا کہ مسلمانوں کا حضرت مسیح کی آمد ثانی کی نسبت عقیدہ ہے۔ پس جب حضرت مسیح نے دعویٰ کیا۔ تو یہود نے یہی اعتراض کیا۔ کہ آپ کا یہ دعوےٰ نبوت کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ میں صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ مسیح سے پہلے الیاس ضرور آئیگا اور وہ اب تک نہیں آیا۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح نے ہر چند ان کو سمجھایا۔ کہ وہ الیاس یحییٰ ہے۔ پر انہوں نے ایک نہ مانی۔ اور یہی کہا کہ یہ کتاب اللہ کو اپنی تاویلوں سے رد کرتا ہے اور اب بھی ان کا حضرت مسیح پر سب سے بڑا یہی اعتراض ہے پس اس واقعہ سے جیسا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ اعتراض حضرت مسیح پر بھی یہود نے کیا ہے۔ ایسا ہی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی نبی کے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے یا اس کے دوبارہ آنے کے کیا معنے ہوتے ہیں۔ اور سلسلوں کی مشابہت سے یہ تو ضروری تھا کہ ایک خلیفہ آں حضرت کا بھی ایسا ہو۔ کہ جس کے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے اور دوبارہ آنے کی نسبت الیاس نبی

کی مانند پہلے سے خبر مشہور اور لوگوں کا عقیدہ ہو۔ پر مسیح کا نام خدا نے اس لئے رکھا تا کہ وہ مسیح کے اس فیصلہ کو یاد دلانے والا ہو۔ جو کہ آپ نے کسی نبی کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے یا دوبارہ آنے کی نسبت کیا ہے۔ اور قانون اور ججوں کے فیصلے تو بدلتے ہیں۔ پر خدا کی سنت کا قانون اور فیصلہ کبھی نہیں بدلتا پھر اہل کتاب نے آنحضرت صلعم پر بھی اعتراض کیا۔ کہ ان کا دعویٰ کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ نبی جو موسیٰ جیسا آنیوالا ہے۔ کتاب اللہ میں اس کی نسبت لکھا ہوا ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔ اور یہ بنی اسماعیل سے ہیں۔ اس کے جواب میں بہت کچھ بیان کیا گیا۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل کی وہ دعا بھی پیش کی گئی۔ جو کہ بیت اللہ کے بنانے کے وقت دونوں نے کی تھی۔ اور اس میں مانگا تھا۔ کہ وہ نبی ہم دونوں کی ذریت سے ہو۔ اور ہو بھی مکہ میں۔ اور فلان فلان بات کرنے والا ہو۔ پر اہل کتاب اپنے اعتراض سے باز نہ آئے پس آپ کا یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں۔ پہلے ہی انبیاء پر ہوتا رہا ہے۔ اور اہل کتاب ہی کرتے رہے ہیں۔

جواب امر ۲ یہ امر بھی آپ نے بے ثبوت لکھا ہے۔ اگر قرآن حدیث سے آپ کوئی ثبوت نہ پیش کر سکتے تھے تو کم از کم کسی معتبر تاریخ ہی سے لکھ دیتے۔ کہ فلان فلان نبی نے جب دعویٰ نبوت کیا تھا۔ اور لوگوں نے اس سے انکار کیا تھا کہ یہ دعویٰ خلاف کتاب اللہ ہے۔ تو اس وقت وہ علماء کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور فلان نبی کو تو فتویٰ مل گیا تھا لہذا وہ نبی ہوگیا۔ اور فلان نبی کو جب علماء نے فتوے نہ دیا۔ تو اس نے دعویٰ نبوت چھوڑ دیا تھا۔ پر مشکل یہ ہے۔ کہ اگر آپ ساری عمر بھی اس میں صرف کریں۔ تو بھی نہ قرآن و حدیث سے اس کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ اور نہ کسی معتبر تاریخ سے آپ ایسی نظیر پیش کر سکتے ہیں۔ بہت تعجب یہ ہے۔ کہ آپ ایک طرف تو لکھتے ہیں۔ کہ میں دخل در معقولات نہیں دیتا۔ اور پھر دخل بھی دیتے ہیں۔ تو ایسا بے نظیر حکیم۔ اور پھر ایسا مناسب مشورہ۔ جناب حکیم صاحب۔ انبیاء کے جانی دشمن۔ تو علماء امراء و صوفیاء یعنی سجادہ نشین ہی ہوتے رہے ہیں۔ حضرت مسیح پر بھی کفر اور صلیب دینے کا فتویٰ اہل کتاب علماء نے ہی دیا تھا اور جب یہ معلوم ہوا۔ کہ حاکم وقت ہمارے فتویٰ سے متاثر نہیں ہوتا۔ تو ان کے شیخ الکل صاحب نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے تھے پس یہ حضرات انبیاء کے مقابلہ میں ہمیشہ اپنے کپڑوں سے باہر ہوتے رہے ہیں۔ ہاں جب علماء نے حضرت مسیح کے خلاف فتویٰ دیا تھا تو اس وقت حضرت مسیح نے اپنا دعویٰ ترک نہ کیا تھا۔ پر شاید آپ جیسا مناسب مشورہ دینے والا نہ ملا ہوگا۔ انبیاء تو انبیاء ہی ہیں ساہر ایک امت کے باخدا لوگ ہی ان حضرات کی زبان درازیوں اور دست اندازیوں سے نہیں بچ سکے۔ آنحضرت کے چار یار کبار اور اہل بیت اور بہت سے صحابہ پر طعن وطعن

اور نکتہ چینی اور تبرا بازی کی کتابوں کے انبار ہی ان ہی حضرات کی زور قلم کا ثمرہ ہیں۔ امام ابو حنیفہ جیسے باخدا امام اور محی الدین سید عبد القادر جیلانی جیسے ولی بھی ان کے فتوے سے نہ چھوٹے۔ کہاں تک لکھوں۔ اس فہرست کے لئے ہی ایک دفتر درکار ہے کیونکہ ان حضرات کے کفر کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ آپس میں بھی ان کا جوتہ پیزار چلا ہوا ہے۔ سب فرقوں کے علماء دوسروں کو ضال و مضل کا فتویٰ دے رہے ہیں اور آج دن تک نہ کوئی عالم مفتی ان سب کے نزدیک قابل فتوے ثابت ہوا ہے۔ اور نہ کسی انسان یا خدا کی کتاب پر ان کا اتفاق ہوا ہے۔ قرآن عظیم میں سب سے پہلا مسئلہ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ہے پر ان حضرات کا اس پر بھی اتفاق نہیں ہے۔ بہتوں نے اس کو بیاض عثمانی قرار دیا اور کہا کہ اس میں بہت کمی بیشی ہوگئی ہے جس کی وجہ سے ہرگز قابل اعتبار نہیں رہا۔ اور اصل قرآن مجید حضرت علی کے پاس تھا۔ جو کہ مہدی قائم ظاہر کریگا۔ پر اصول سے لیکر فروع تک حتیٰ کہ توحید میں صفات باری حلال و حرام تک ان کے اختلاف کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ پھر ہر ایک فرقہ دوسروں کے مقابلہ میں تو اپنے اپنے علماء کی بڑی بڑی تقدیس بیان کرتا ہے۔ پر اپنے گھر میں کوئی تو کہہ رہا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے مصداق ہمارے ہی علماء ہیں۔ کوئی ان کی طرف اشارہ کر کے حافظ صاحب کا یہ شعر پڑھ دیتا ہے۔ واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر مے کنند + چون بخلوت میروند این کار دیگر مے کنند۔ پھر قرآن و حدیث نے جس طرح یہود کے علماء کا نقشہ کھینچا ہے۔ اسی طرح آخری زمانہ کے علماء دین متین کے کچھ احوال اور خطابات بھی بیان فرمائے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ شر من تحت ادیم السماء علماء ہوں گے۔ پس آپ پر یہ بھی لازم تھا۔ کہ علاوہ امور مذکورہ کے پہلے یہ بھی لکھتے کہ سب فرقہائے اسلام نے فلاں فلاں مولوی صاحبان کو متقی اور باخدا راستباز اور عالم تسلیم کیا ہوا ہے اور سب نے اپنے جمیع امور متنازع فیہا میں ان کا فتویٰ تسلیم کیا ہوا ہے۔ اور سب ان کے ہر ایک فتوے کو واجب التعمیل مانتے ہیں۔ پر آپ دنیا میں ایک عالم بھی ایسا نہیں بتا سکتے۔ ہاں آپ نے علم کے لحاظ سے بڑے معتبر دو عالم فاضلوں کے نام لئے۔ جو کہ بخیال جناب علم و تقویٰ کے لحاظ سے تو وہ کبھی کسی کے نزدیک غیر معتبر ہو سکتے ہی نہیں اور وہ دو سلطان روم اور امیر کابل ہیں۔ پر اگر آپ لاہور ہی کے چند شیعہ اور اہل حدیث سے دریافت کرتے کہ کیا آپ لوگ ان دو فاضلوں کا ہر ایک فتویٰ تسلیم کرتے ہو تو بھی جواب سنتے کہ ان جاہل بیدین خارجیوں اور دشمنان اہل بیت یا مشرک مقلدوں کی بات ہم ہرگز نہیں تسلیم کرتے۔ پھر اگر ان کے فتویٰ پر سب کا اعتبار ہوتا۔ تو اس وقت ملک عرب میں سوائے حنفیوں کے کسی اور مذہب کے پیرو نہ نظر آتے۔ پر افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ آپ کو اس کی خبر بھی خبر نہیں۔ کہ یہ دونوں صاحب اپنے مذہب کے لوگوں میں بھی مفتی مسلم نہیں کئے گئے۔ اور نہ افتاء کے لائق ان کا علم ہے۔ اور نہ وہ صفات ہیں۔ جو کہ مفتی کے لئے ضروری ہیں۔ بلکہ ان کو خود بھی جب ضرورت پڑتی

ہے۔ تو اور مفتیوں سے فتوے طلب کرتے ہیں۔ پھر خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ وارسلناک للناس رسولا وکفی باللہ شہیدا یعنی رسالت اور نبوت کے لئے کسی مولوی کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اللہ کی شہادت اس کے لئے کافی ہے۔ پر آپ باوجودیکہ اس امر کے قائل ہیں۔ کہ کتاب اللہ کے خلاف جو امر ہو۔ وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ پھر بھی شہادت اللہ کو نا کافی کیا بلکہ بالائے طاق رکھکر سارا حصر آخری زمانہ کے مولویوں کے فتویٰ پر رکھتے ہیں۔ جو کہ بیسیوں کے مول چلتا ہے۔ پھر قرآن سے صاف ثابت ہے۔ کہ نبی اور ان کے خلیفے کسی کے بنائے نہیں بنتے۔ بلکہ خدا خود ان کو بناتا ہے۔ اور آپ علماء کو نبی ساز قرار دیتے ہیں۔ پھر خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی ہم نے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ لیطاع باذن اللہ (تا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جاوے) پر آپ ان کو مولویوں کے مطیع بناتے ہیں۔ پھر خداوند کریم ہم نبی اس لئے بھیجتے ہیں۔ کہ لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ (تا کہ جو اختلاف لوگوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں حکم ہوں) اور آپ بالعکس مختلفین مولویوں کو ان کا حکم قرار دیتے ہیں۔ پھر حدیث صحیح میں ہے۔ کہ مسیح موعود امام اور حکم عدل ہوگا۔ اور آپ مولویوں کو اس کا امام اور حکم بناتے ہیں۔ اگر اس زمانہ کے مولوی فتووں کے لائق ہوتے۔ تو پھر مہدی اور مسیح کے آنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ پس یہ خوب یاد رکھو جو شخص مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور اپنے دعویٰ کا فتویٰ اس وقت کے مولویوں سے طلب کرے۔ تو وہ ہرگز مامور من اللہ نہیں بلکہ وہ اس کارروائی سے خود فیصلہ کرتا ہے۔ کہ مامور من اللہ کے آنے کی اس وقت ضرورت نہیں۔ ان کے فتووں کی تو یہ قدر ہے۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ شائع کیا۔ تو بڑے بڑے علماء دین نے آپ کی نسبت بڑے زور و شور سے تکفیر کا فتویٰ دیا۔ پس اگر ان کے فتویٰ کا کچھ اعتبار یا اثر ہوتا۔ تو اس وقت جو چند آدمی حضرت اقدس کے ساتھ تھے۔ وہ بھی علیحدہ ہو جاتے۔ اور آئندہ کوئی بھی آپ کی بیعت میں داخل نہ ہوتا۔ لیکن نہ پہلے علیحدہ ہوئے۔ اور نہ آئندہ بیعت میں داخل ہونے سے رکے۔ یہاں تک کہ پہلے انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ اور اب لاکھوں میں۔ اور روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ پھر بنی اسرائیل کے ایک مولوی کے مسلمان ہو جانے سے خداوند تعالیٰ سارے بنی اسرائیل کو وشہد شاہد من بنی اسرائیل علیٰ مثلہ فرما کر ملزم کرتا ہے اور آپ لوگوں کے بیسیوں مسلم مولوی صاحبان نے اس سلسلہ میں داخل ہونے سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود اور راستباز ہونے کی شہادت دی۔ پر آپ لوگوں نے یہ کہکر ہر ایک کی شہادت کو رد کر دیا۔ کہ بڑا عالم اور نایاب تھا۔ پر خدا کی بے نیازی دیکھو۔ اب کیسا گمراہ اور بے دین ہوگیا ہے۔ کہ قرآن کے خلاف کہتا ہے کہ مسیح مرگیا ہے اور قادیان والا مرزا مسیح موعود ہے۔ یا یہ کہ کیا ہوا۔ شیطان نے بھی بڑا چودہ علم پڑھے ہوئے تھے۔ اور فرشتوں کا استاد تھا۔ پر آخر گمراہ ہوگیا۔ یا یہ کہ ان پڑھ ہی اچھے ہیں۔ جو زیادہ پڑھتے ہیں وہی خراب ہوتے جاتے ہیں۔ پس جن مولوی صاحبان کے فتوے پر آپ

اس وقت اعتبار کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی وقت اس جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو بجائے اس کے کہ آپ اس معتبر شہادت سے فایدہ اٹھائیں یہی فرمائیں گے کہ کیا اچھا آدمی تھا۔ پر خدا کی شان مرتد ہو گیا۔

امر ۳ کی نسبت اس قدر کہنا کافی ہے کہ میں آپ کی تکذیب تو نہیں کرتا۔ پر آثار اس کے خلاف ہیں۔ کیونکہ جب آپ حضرت مرزا صاحب کی نیکی کے قائل ہوئے جس کی ایک جزو یہ بھی کہ کسی انسان پر کذب افترا نہیں کرتے تو کیا اب انسانوں سے بڑھ کر خدا پر افترا کرنے لگے۔ کہ خدا مجھے کہتا اور بار بار بڑی صفائی سے کہتا ہے کہ تو ہی مہدی اور مسیح موعود ہے۔ ہرقل نے ابو سفیان سے آنحضرت کی راست گوئی کی خبر سنکر آپکے دعوی نبوت میں صادق ہونے کے لئے یہی استدلال کیا تھا۔ جیساکہ صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ پس کیا ہی افسوس ہے۔ کہ ایک غیر مسلم کو تو یہ استدلال سمجھ میں آئے اور ایک مسلمان حکیم کے خیال میں نہ آئے اور اگر یہ کہو کہ ہم افترا نہیں کہتے ہیں۔ تو اس کی نسبت یہ عرض ہے۔ کہ حال اس کو نہیں کہتے کہ ایک انسان میں نہ ہو اور وہ خیال کرے کہ مجھ میں ہے یہ تو جنون اور جہالت اور بیوقوفی ہے۔ بلکہ حال اس کو کہتے ہیں کہ جیسا وہ زبان سے کہتا ہے فی الحقیقت ہی وہ امر اس میں موجود ہو اور اسکا پورا پتہ اس سے چلتا ہے کہ حال کو قال کے مقابل استعمال کرتے ہیں پس جب آپنے یہ تسلیم کیا کہ نبوت کا دعوی حضرت مرزا صاحب کا حال ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ جیسا مرزا صاحب قال سے کہتے ہیں کہ میں نبی اور مسیح ہوں اسی طرح وہ فی الحقیقت نبی اور مسیح ہیں۔ اور جب آپ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ مرزا صاحب فی الحقیقت نبی نہیں بلکہ نبوت کے دعوے میں خدا پر افترا کرتے ہیں پس یہ دونوں باتیں آپس میں ہرگز جمع نہیں ہو سکتیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ نبوت حضرت مرزا صاحب کا حال ہے۔ تو پھر آپ نے ان کی نبوت کو تسلیم کیا۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ اور اگر یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہیں تو ضرور آپ نے ان کو مفتری علی اللہ قرار دیا۔ جو کہ ان کی نیکی کے قائل کی شان سے بعد المشرقین کے برابر دور ہے پھر جب آپ کہتے ہیں کہ دعوی نبوت کے سوائے اور سب کچھ مانتا ہوں اور نبوت کے سوا مرزا صاحب کا یہ بھی دعوی کہ میں مجدد اور مہدی ہوں اور آپ کے قول مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ان دونوں باتوں کو مانتے ہیں پھر کیسی تعجب کی بات ہے کہ آپ ایک شخص کو مجدد اور مہدی بھی تسلیم کرتے ہیں اور پھر نبوت کا جھوٹا مدعی بھی مانتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ قرآن مجید اور حملی رسول کو نہیں سمجھا اور یہ کہ مولوی بابکہ شاہ دوم اور امیر حبیب اللہ اس سے زیادہ اور ٹھیک سمجھتے ہیں اور یہ کہ جب تک یہ اس کی بات پر فتوی نہ دیں تو اس مہدی اور مجدد کی بات قابل اعتبار نہیں پھر تو مہدی اور مجدد کیا ہوا۔ مولویوں اور سلطان عبد الحمید خان اور امیر حبیب اللہ کا بے چپراس چپراسی ہوا۔ نیز یا تو آپ حضرت مرزا صاحب کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہوں گے کہ نبوت آپکا حال ہے یعنی فی الحقیقت نبی ہیں یا یہ نبوت آپکا قال ہے اور حال نہیں یا یہ کہ آپ کو دونو باتوں میں سے کسی ایک کا علم نہیں ہوگا۔ اول صورت میں آپنے جن لوگوں کو حضرت اقدس کی بیعت کے لیے بھیجا ہے بہت اچھا کیا ہے پر خود بیعت نہ کرنے میں اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم کے سخت عتاب کے نیچے آئے اور قاعدہ ہے کہ حق کی معرفت کے بعد بھی جب کوئی اپنا قدم نہیں بڑھاتا تو آخر وہ معرفت اس سے چھین لی جاتی ہے یا اس کی اتباع سے اس کو روک دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جن کے حق میں اتامرون الخ نازل ہوا ان کی نسبت یہ بھی آیا ہے۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا به اور یہ کہ افتطمعون ان یؤمنوا لکم الخ اور دوسری صورت میں آپنے دیدہ و دانستہ بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کیا کہ ایک غیر نبی اور مفتری کو نبی منوایا۔ جو کہ بہت بڑا گناہ ہے اور تیسری صورت میں بھی برا کیا۔ اور لیضل الناس بغیر علم کے عتاب کے نیچے آگئے۔ اس کارروائی سے بہت توبہ اور استغفار چاہئے

اب میں آپکے جواب کو ختم کرتا ہوں ہاں اس قدر کہنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ ایسے اعتراضوں یا شکوں کے رفع کرنے کا عمدہ طریق یہی ہے کہ چند دن کے لیئے آپ یہاں پر تشریف لے آئیں یا حضرت اقدس کی کتابیں غور اور تدبر سے پڑھیں۔ اور سچی استغفار کے بعد حق و باطل میں فرق کرنے کے لیئے خدا سے دعا مانگیں۔

فقط۔ الراقم۔ محمد سرور احمدی

فارم وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی ۔۔ ولد ۔۔ قوم ۔۔ سکنہ ۔۔ تحصیل ۔۔ ضلع ۔۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ۔ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۔۔ ماہ ۔۔ سنہ ۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کو مامور من اللہ سمجھتا ہوں کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا یا سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا کسی مقررکردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کو متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثار میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مالیتی جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائیداد کے ۔۔ حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت مبلغ ۔۔ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا جو چاہے کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے ۔۔ فائدہ اٹھانے تو اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کے ساتھ تصرف ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ما سوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت ہذا میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ دارالامان قادیان میں پہونچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب منشاء کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکورہ کے حوالہ کرتا رہونگا جس کی اطلاع انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصل اخراجات سے کم ہو تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثار ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان ہی نہ پہونچ سکے۔ یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کسی بعض مصالح اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم سمجھی جاوے گی لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کسی اور جگہ دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہو سکے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

نوٹ۔ جو احباب پہلے وصیتیں حضور علیہ السلام کو بھیج چکے ہیں۔ یا جنہوں نے وصیت کے مسودے یا اور ہدایات کے متعلق خطوط لکھے تھے۔ وہ سب اس فارم وصیت اور ہدایات کو ملاحظہ کرکے اس کے مطابق اپنی اپنی وصیتیں دوبارہ بھیجدیں اور الگ الگ جوابی خطوط کا انتظار نہ کریں۔

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبائے ام الامراض اور سرچشمۂ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخر کار لاعلاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلا پن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرسنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ موکھ سے بدمزا پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزہ خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنے والا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پہ لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں ۴ -

پندرہ روپیہ (للعہ)

مشتہر حکیم منشی محمد عبدالعزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاھور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل کو کھینچنے والی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے قیمت بلا جلد ہے مجلد ہے

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کہ جس میں تمام ترجمہ اور مضامین ہیں طبع ثانی کی بہ نسبت بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ہے مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیونکہ یہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ہے

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت سالانہ مجلد ہے

(۵) **تفسیر سورۂ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۳ (۸) **مفتاح العربیہ** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ہے

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دوسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) الی ترسرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضاء (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سیمیا پر کامل بحث ہے۔ کل قیمت بلا جلد عہ مجلد عہ۔ علاوہ محصول ڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت بلا جلد مجلد عہ

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرضوں کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور رہایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت عہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ہے

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں۔ یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ہے

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض دندان و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت چیستے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی ہو۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۸ ہے

سونے چاندی کی گولیاں - یہ دوا اسم بامسمےٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ضائع کر چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ضعیف بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھیں۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و بجا ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت ماہی صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ - مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے شائع ہو کر نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لیے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد لبستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۶ | ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۔ ۹ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۶

سر چہ گویم با تو گر آئی بپا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ عہ

معاونین درجہ دوم ۔ جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ سوم ہیں عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعدہ ۔ فی پرچہ ۲ ر ۔ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱۰ ٹکٹ آنا چاہئیے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے ۔ بعد میں نہیں ملسکیگا رسیدیں اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔ مینجر ۔ لوکل عہ ۔ افریقہ عہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسر مو دوری از اں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بدر

مورخہ ۱۴ ذی الحجہ مطابق ۹ - فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۶ء - ۱ - تتبعہا الرادفہ

ترجمہ - اس کے پیچھے آئے گی - پیچھے آنے والی - یعنی ایک زلزلہ آیا - اس کے بعد ایک اور آنے والا ہے۔

۲ - پھر بہار آئی - خدا کی بات پھر پوری ہوئی -

۳ - واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض -

ترجمہ - اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے - وہی زمین میں ٹھہرے گی - یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی -

۳ - فروری ۱۹۰۶ء - رات کے ۱۰ بجے کے قریب جبکہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا - الہام ہوا -

"اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"

فرمایا - اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا - کہ نمازیں پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں -

۸ - فروری ۱۹۰۶ء تازہ الہام - زمین کہتی ہے - یا نبی اللہ لنت لا اعرفک

ترجمہ - اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی -

یخرج ہمہ وغمہ دوحۃ اسمعیل فاخفہا حتی تخرج

ترجمہ - اس کا ہم و غم باہر نکال دیگا - اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے

ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا - کہ حضور کو الہام ہوا - کہ ۲۵ - فروری کے بعد جانا ہوگا - تو کیا اب ہم شہر کے باہر کوئی مکان لے لیں - فرمایا اس کا مطلب ہم ابھی نہیں کہہ سکتے - کہ کیا ہے - اور نہ ہم ابھی باہر جانے کے واسطے کوئی مشورہ دیتے ہیں - علاوہ ازیں ایسے خوفناک وقت میں بچ رہنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم پر منحصر ہے - صرف اندر رہنا یا باہر جانا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا - یہ تو ظاہری اسباب ہیں - اصل بات یہ ہے - کہ سچے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے - اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے - استغفار بہت کرنا چاہئے - اور اپنی حالت میں ایک تبدیلی کرنی چاہئے - سوا اس کے کوئی سند بچاؤ کی نہیں - اور کئی مستقل ستاروں کی علامات سے چونکہ ہیں - ملک میں اور بھی بہت لوگوں نے ویسے خواب دیکھے ہیں -

قادیان اسکول ٹیم

سالانہ ٹورنمنٹ میں شامل ہونے کے واسطے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبا کی ٹیم اس دفعہ بٹالہ گئی - یہ پہلی دفعہ ہے - کہ اس مدرسہ کے طلبا کھیلوں کے مقابلہ میں شامل ہوئے - مگر باوجود اس کے بعض کھیلوں میں مدرسوں سے اچھے رہے - بعض میں اوروں کے برابر اور بعض میں انعام لیا - بالخصوص جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے - کہ ٹورنمنٹ میں جس قدر استاد اور افسر دوسرے مدارس کے شامل تھے - ان سب نے ہمارے مدرسہ کے طلبا کے حسن اخلاق - نیکی - دینداری کا اعتراف کیا - اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے طلبا بھی قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبا کا نمونہ اختیار کریں - کھیلوں میں جو کامیابی ہوئی - یہ شیخ عبد الحق صاحب بی - اے - ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول و ماسٹر عبد الرحیم صاحب سپروائزر آف گیمس کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہے - اس کھیل میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے مفصلہ ذیل طلبا کو انعام ملا -

کھیل	انعام	
انعام فٹ بال میچ	۶ر	قادیان کی فٹ بال ٹیم کو ملا
رسہ کشی	۸ر	" کی ٹیم کو ملا
آلی جمپ	عہ ر	محمد رفیع خان طالبعلم سوم مڈل
گولہ پھینکنا	عہ ر	غلام حسین طالبعلم فورتھ ہائی
کوارٹر سائیکل ریس	عہ ر	محمد رفیع خان
سوگز دوڑ	صہ ر	عبد العزیز
بیسٹ کرکٹ فیلڈنگ	۸ار	منظور علی
بیسٹ فٹ بال فیلڈنگ	۶ار	محمد رفیع خان
کپتان کرکٹ	صہ ر	محمد شفیع

جناب زاہد حسین صاحب رئیس بٹالہ نے صہ روپیہ انعام دیا جس کے واسطے ان کا شکریہ ہے -

یوم عید

قادیان میں عید الضحیٰ پیر کے دن ۵ - فروری ۱۹۰۶ء کو ہوئی لاہور - امرتسر اور دیگر مختلف مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے - مسجد اقصیٰ میں عید کی نماز ادا کی گئی - اور نماز ظہر اور عصر بھی جمع ہو کر مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی - ہر سہ نمازوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام مسیح موعود مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے تھے - حضرت مولوی نور الدین صاحب عید کی نماز پڑھائی اور دو خطبے پڑھے - ایک عید کا خطبہ اور دوسرا نماز ظہر و عصر خطبہ نکاح برادر عزیز محمد اسحاق صاحب بن حضرت میر ناصر نواب صاحب - خطبہ اول میں حضرت مولوی صاحب نے عید کے اجتماع کی فلسفی بیان فرمائی - اور خطبہ نکاح میں مختصر پر جوش الفاظ میں وعاؤں کے اثر اور عادت کی ضرورت کی طرف اشارہ فرمایا -

لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب - بابو غلام محمد صاحب - صوفی محمد علیم صاحب - چودھری فتح محمد صاحب - چودھری ضیاء الدین صاحب - مسٹر تیمور - میاں معراج الدین صاحب - حافظ محمد اسحاق صاحب - میاں عبد المجید صاحب - و دیگر بہت سے دوست تشریف لائے تھے - امرتسر سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب مولوی فضل حق صاحب - ماسٹر مولا بخش صاحب - صوفی صاحب وغیرہ احباب - ایسا ہی اور مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے - جن میں سے بعض اسی دن بعض دوسرے دن واپس چلے گئے - ہر دو تقریریں انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں شائع ہوں گی -

زار روس اور مسلمان

بظاہر معلوم ہوتا ہے - کہ زار روس نے اب جان لیا - کہ ان کی حکومت میں جس قدر رعایا ہیں - ان میں سب سے زیادہ وفادار مسلمان ہیں کیونکہ سختی و مصیبت کے وقت (جیسا کہ مسلمانوں کی عام خصلت ہے کہ جہاں رہتے ہیں اور جس سلطنت کے زیر سایہ حکومت رہتے ہیں -) یہی مسلمان زار کے مددگار اور پشت و پناہ رہے - اللواء نے روس کے اسلامی اخبار ترجمان سے نقل کر کے لکھا ہے - کہ گورنمنٹ روس کا قصد ہے - کہ ایک خالص اسلامی کالج شہر ولاڈیقفقاز واقع صوبہ کوہ قاف میں قائم کرے - اس اسلامی کالج میں روس کے وہ مسلمان طلبا تعلیم پائیں گے - جو ایف اے اور بی - اے پاس کر چکے ہیں - اس میں عربی علوم اور تمام اسلامی فنون کی تعلیم دیجاویگی اور علوم جدیدہ کی تعلیم روسی زبان میں ہوگی - (البیان)

شراب خانہ خراب - یورپ میں بلجیم کی آبادی ۷ ملین سے زاید نہیں ہے - لیکن ایک لاکھ ۷۰ ہزار شراب خانے ملک میں موجود ہیں - یعنی ہر ۳۰ شخصوں کے لئے جن میں عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہیں ایک ایک شراب خانہ بھی ہے - گذشتہ نصف صدی میں بلجیم کی آبادی میں فی صدی ۵۰ کی ترقی ہوئی لیکن شراب خانے فی صدی ۵۸۰ زیادہ ہوئے اہل بلجیم سال میں ۵۵ گیلن شراب پیتے ہیں - اور مجموعی مقدار میں ۱۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۴۰ ہزار اشرفی شراب میں خرچ کرتے ہیں - یعنی روزانہ ۵ ہزار ۲ سو اشرفی کی شراب خرچ ہوتی ہے - فی کس سے اسیر اصلی خاندان سے سالانہ کا حساب بالا وسط ہے - اس شراب خوری و اسراف کا نتیجہ یہ ہے - کہ تعداد جرائم بہت بڑھی ہوئی ہے - مجرموں میں فیصدی ۸۰ خودکشی کرتے ہیں - ۴۰ قید خانے میں رہتے ہیں - ۱۱ فقر و فاقہ میں بسر کرتے ہیں اور ۵۰ فیصدی مجنون اور پاگل ہیں - حقیقت میں اسلام نے شراب کو حرام کر کے نوع انسان پر غیر معمولی احسان کیا ہے - (البیان)

جان و دلم فدائے جمال محمد است ☆ خاکم نثار کوچۂ آل محمد است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ☆ در ہر مکان ندائے جلال محمد است
این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ☆ یک قطرہ ز بحر کمال محمد است
این آتشم ز آتش مہر محمدیست ☆ ایں آب من ز آب زلال محمد است

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

زمانہ گذر جاتا ہے۔ لیکن بات یاد رہتی ہے اس مقدمہ میں اور مقدمہ واقعات جن کا ذکر گذشتہ اشاعت میں ہو چکا ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ تو خدا نے ہماری رعایت رکھی خدا تعالیٰ جھوٹ کی رعایت نہیں رکھتا۔ جھوٹ جیسی کوئی منحوس شے نہیں۔ سچ والی ہر بات میں فتح ہوتی ہے۔ ہم پر سات مقدمات بنائے گئے۔ سب میں خدا نے ہم کو فتح دی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنے مقدمہ میں سچا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے سزا پائی اصل بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس طرح سزا پاتے ہیں۔ وہ درحقیقت **کسی اور جھوٹ کی سزا پاتے ہیں**۔ خدا تعالیٰ کے ہاں ایک سلسلہ حساب ہوتا ہے۔ بٹالہ میں مولوی گل علیشاہ صاحب تھے۔ وہ شیر سنگھ کے لڑکے کے استاد تھے۔ اور شیر سنگھ ایک جابر اور ظالم حاکم مشہور تھا ایک دفعہ شیر سنگھ نے ایک باورچی کو کسی ادنیٰ قصور مثلاً ہنڈی میں نمک کی زیادتی پر سخت سزا دی۔ مولوی صاحب سادہ مزاج آدمی تھے۔ اور شیر سنگھ ان کی عزت کرتا تھا اور خاطرداری سے پیش آتا تھا۔ اس واسطے وہ بے تکلف اس کے ساتھ بات کر لیا کرتے تھے۔ سو اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب نے شیر سنگھ کو کہا۔ کہ آپ نے تھوڑی سے قصور پر سخت سزا دی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ نہیں جانتے۔ اس شخص نے میرا بہت سا بکرا چوری کھایا ہے۔ ایسا ہی انسان گناہ کسی اور موقعہ پر کرتا ہے۔ اور پکڑا کسی اور موقعہ پر جاتا ہے۔ انسان کے واسطے شامت اعمال کا ذخیرہ رکھا ہوا ہوتا ہے وہی اس کے پیش آ جاتا ہے۔ جو شخص سچائی کو کسی طرح اختیار کرتا ہے۔ اور خدا کے لئے ہو جاتا ہے۔ خدا اس کی محافظت کرتا ہے۔ خدا جیسا **کوئی قلعہ نہیں**۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں دیتی۔ پیاسے آدمی کو اگر ایک دو قطرے پانی کے دیئے جائیں۔ یا سخت بھوکے کو روٹی کے ایک دو ٹکڑے کھلا دئے جاویں تو وہ اس کے ساتھ بچ نہیں سکتا۔ ناقص اعمال خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا کے دھوکے ہیں۔ راستباز مرسل ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ کمال حاصل کرتے ہیں ؎

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی
کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

ایک دوائی کے جاننے سے کوئی حکیم نہیں بن سکتا۔ اور ایک سلائی کرنے سے کوئی درزی نہیں کہلا سکتا۔ لوگ خود کمزوری دکھلاتے ہیں اور پھر خدا کو طعنے دیتے ہیں۔ اور تھوڑی نیکی کو جتلانا گستاخی میں داخل ہے۔ مخلصین لہ الدین بننا چاہیئے۔ دنیادار تو خیرات بھی کرتا ہے۔ تو لوگوں کی آفرین چاہتا ہے۔ اگر یاد رہتا۔ تو بہت لوگ تھوڑے دنوں میں ولی بن جاتے۔ جو شخص خدا کا ہو جاتا ہے۔ خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ مگر جو شخص اپنے ناقص اعمال کے ساتھ خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ وہ خود دھوکے میں ہے۔ دنیا میں ایک عقلمند انسان کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ کس طرح کسی کے دھوکا میں آ سکتا ہے۔ مگر ایسے اعمال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے۔ جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ ہر وقت لوگوں کو دنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی عظمت کو دل میں قائم رکھنا چاہیئے۔ اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ دین کے کام میں برسوں صبر کرنے سے کام بنتا ہے۔ صرف پھونک مار دینے سے کام نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ میں اتنے پر ہی راضی ہو جاؤں گا۔ کہ وہ منہ سے کہہ دیویں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جاوے۔ اگر یہ سنت ہوتی۔ کہ پھونک مارنے سے سب ولی ہو جاویں۔ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحاب کو امتحان میں ڈلوا کر ان کے سر نہ کٹوا دیتے۔ وہ بے وقوف ہے۔ جو خیال کرتا ہے۔ کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دود ہے۔ ہر ایک نعمت محنت اور مشقت کو چاہتی ہے۔ ہندوؤں میں ہی دیکھو کس قدر فقر فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام میں خدا تعالیٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں۔ اور ایسا زور نہیں دیا۔ تاہم یہ حکم ہے۔ کہ **قد افلح من ذکیھا**۔ نجات وہی پا سکتا ہے۔ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چوری جھوٹ سب باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جاوے۔ جس نے دین کو مقدم کیا۔ وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیئے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیئے۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔ جتنے برے طریق ہیں۔ ان سب کو ترک کر دینا چاہیئے۔ تب خدا ملتا ہے۔ دنیا میں دراصل کوئی شے بری نہیں۔ لیکن ہر ایک شے بد استعمالی سے بری ہو جاتی ہے۔ ورنہ ریا بھی برا نہیں اگر خدا کے لئے کوئی ریا کرتا ہے۔ تو وہ بھی ایک نیکی ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ جب کوئی آدمی صدقہ دیتا ہے اور لوگوں کے سامنے دیتا ہے اور دل میں یہ نیت رکھتا ہے کہ لوگ مجھ سے خوش ہو جاویں۔ تب وہ گناہ ہے۔ لیکن اگر دل میں یہ نیت رکھتا ہے۔ کہ میری خیرات کو دیکھ کر دوسروں کے دل میں بھی نیکی کی تحریک پیدا ہو اور وہ بھی صدقہ دیں۔ تو ریا جائز اور موجب ثواب ہے۔ ایسا ہی جو نماز لوگوں کے واسطے لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ وہ تو ریا میں داخل ہے۔ لیکن جو نماز نیک بندوں کی تاثیر صحبت سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے اور حکم خدا اور رسول کے مطابق مسجدوں میں وقت مقررہ پر ادا کرنے کے واسطے پڑھی جاتی ہے۔ اس میں ثواب ہوتا ہے۔ پس مسجدوں میں بھی نمازیں پڑھو۔ اور گھروں میں بھی نمازیں پڑھو۔ ایسا ہی اخلاق بھی محل پر برتے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص کفار کے مقابلہ میں اکڑ کر نکلا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو کسی کا اکڑ کر چلنا پسند نہیں۔ مگر اس وقت اس شخص کا اکڑ کر چلنا پسندیدہ ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ نے کوئی شے بری نہیں بنائی۔ ہر ایک شے کی بد استعمالی اس کو برا بنا دیتی ہے۔ تم یہ کوشش کرو۔ کہ ہر ایک قوت کا استعمال اس کے محل پر ہو۔ اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے۔ کہ ہر ایک قوت کو محل پر استعمال کرنا سکھلاتی ہے۔ ان لوگوں پر افسوس ہے۔ جو صرف میٹھی باتیں سنکر فریب کھا جاتے ہیں۔ صادق ہر حالت میں دوسروں کے واسطے شیریں ظاہر نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ ماں ہر وقت بچے کو کھانے کے واسطے شیرینی نہیں دے سکتی بلکہ وقت ضرورت کڑوی دوائی بھی دیتی ہے۔ ایسا ہی ایک صادق معلم کا حال ہے یہی تعلیم ہر پہلو پر مبارک تعلیم ہے۔ خدا ایسا ہے۔ کہ سچا خدا ہے۔ ہمارے خدا پر عیسائی بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو صفات ہم خدا تعالیٰ کے مانتے ہیں۔ وہ سب کو ماننے پڑتے ہیں۔ پادری فنڈر ایک جگہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں عیسائیت کا وعظ نہیں پہنچا۔ تو قیامت کے دن ان لوگوں سے کیا سوال ہوگا۔ تب خود ہی جواب دیتا ہے۔ کہ ان سے یہ سوال نہ ہوگا۔ کہ تم یسوع پر اور اس کے کفارہ پر ایمان لائے تھے یا نہ لائے تھے۔ بلکہ ان سے یہی سوال ہوگا۔ کہ کیا تم اس خدا کو مانتے ہو۔ جو اسلام کے صفات کا خدا واحد لاشریک ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے۔ کہ ہر ایک جنگل میں رہنے والا فطرتاً مجبور ہے کہ اس پر ایمان لاوے۔ ہر ایک شخص کا کانشنس اور نور قلب گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لاوے۔ اس حقیقت اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی۔ آج کل کے مسلمان بھول گئے ہیں۔ اور اسی بات کو پھر قائم کر دینا ہمارا کام ہے اور یہی ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ جس کو لے کر ہم آئے ہیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہ تو آپ ضرور پڑھیئے

کیا آپ نے اخبار کی قیمت سب ادا کر دی ہے؟ کیا آپ کے نام کچھ بقایا تو نہیں؟ کیا آپ نے اخبار کے واسطے کوئی نیا خریدار پیدا کیا ہے۔ کیا آپ اخبار کی بہتری کے واسطے کوئی تجویز پیش کر سکتے ہیں؟ ۔

بدر منیر

مورخہ ۱۴ ذوی الحجہ مطابق ۹ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

(پارہ ۲۶ رکوع ۹)

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

ویتم نعمتہ علیک ویھدیک صراطاً مستقیما

اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے۔ اور تجھے سیدھی راہ دکھاوے یہ فتح اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پورا کرتی تھی کیونکہ مکہ میں فتح اور کامیابی کے ساتھ داخل ہونے کے جو وعدے پہلے سے دئے گئے تھے وہ سب خدا تعالےٰ کے فضل سے پورے ہوئے اور مخالفین اور معاندین کا منہ بند ہو گیا اور کامیابی کی راہ خدا نے اپنے بندوں کو دکھائی۔ اور دشمن کے مقابلہ میں ان کو فتحیاب کیا

وینصرک اللہ نصراً عزیزاً۔ اور اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔ ایک غالب آنے والی مدد۔ جس سے تو دشمنوں پر غالب آئے گا۔ اور عظیم الشان فتح تجھے حاصل ہوگی۔

ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین۔ وہ خدا جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی جنگ کا موقعہ اور نیز صلح حدیبیہ کا موقعہ ایک بڑی گھبراہٹ کا مقام تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے قلوب میں ایک طمانیت اور سکینت نازل کر دی۔ جس سے ان کی تمام گھبراہٹ جاتی رہی

لیزدادوا ایماناً مع ایمانھم۔ تاکہ ان کا ایمان اور بھی ترقی کرے۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان وارد ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی سچی ہوتی ہے۔ تو وہ وقت مومنین کے واسطے ایمان میں ایک بہت بڑی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور قوت اور اقتدار کا یقین بہت بڑھ جاتا ہے۔ وللہ جنود السموات والارض۔ اور آسمان اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالےٰ ہی کے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو کامیاب کرنا چاہتا ہے۔ تو ہر طرف سے اس کے واسطے فتح مندی کے سامان مہیا کر دیتا ہے اور تمام زمین اور آسمان اس کی امداد میں نظر آجاتے ہیں - وکان اللہ علیماً حکیما۔ اور خدا تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ وہ کون سے سامان ہیں جو کسی کے واسطے موجب فتح مندی کے ہو سکتے ہیں۔ لیدخل المومنین والمومنات جنت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا ویکفر عنھم سیاتھم وکان ذلک عند اللہ فوزاً عظیما۔ تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو اس باغ میں داخل کر دے۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں رہ پڑیں گے۔ اور تمام بری باتیں ان سے دور کر دی جائیں گی۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایک بڑی مراد کا حصول ہے۔ اس آیت شریف میں مسلمانوں کو ایک اور عظیم الشان فتح کی خوش خبری دی گئی ہے۔ اور یہ اس ملک کے فتح ہونے کی بشارت ہے۔ جس کو جنت عدن کہتے ہیں۔ جو دجلہ فرات اور جیحون و سیحون کے پانیوں سے سیراب ہونیوالا ملک ہے۔

رسید زر

۴ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء - نمبر ۱۴۵ - محمد عبد الرحمان صاحب — سعہ
۴ - " " - کرم داد خان صاحب — عہ
۴ - " " - محمد عظیم صاحب کلرک — عہ ۱۲
۴ - " " نمبر ۱۴۶ - عبد العزیز صاحب — عہ ۱۲
۴ - " " - مرزا رحم علی صاحب — عہ ۱۲
۴ - " " - محمد بن محمد خلیل صاحب — عہ ۱۲
۴ - " " - محمد اکرم بیگ صاحب — عہ ۱۲
۴ - " " نمبر ۱۲۶ - فضل الہی صاحب — سعہ
۴ - " " نمبر ۱۶۹ - محمد سرفراز خان صاحب — سے
۴ - " " - کرم الہی صاحب — حہ
۵ - " " نمبر ۲۴۵ - مولوی محمد احسن صاحب — مہ
۵ - " " نمبر ۱۰۶ - میاں دولت علی صاحب — عہ ۱۲
۵ - " " نمبر ۲۱ - مولوی ابو عبد العزیز صاحب — عہ ۱۲
۵ - " " نمبر ۱۲۰ - بابو عطا محمد صاحب — عہ ۸
۵ - " " نمبر ۳۲۲ - سید صادق حسین صاحب — عہ ۱۲
۵ - " " نمبر ۱۲۹ - مولوی ابو الحمید صاحب — سے
" " نمبر ۲۶۷ - نواب دین صاحب — عہ ۱۲
" " نمبر ۹۸۹ - میاں فضل دین صاحب — عہ ۱۲
" " نمبر ۹۹۱ - چوہدری نتھے خان صاحب — عہ ۱۲
" " نمبر ۱۲۳ - غوث علی صاحب — عہ ۱۲
" " نمبر ۲۱۲ - جلال الدین صاحب — عہ ۱۲
" " نمبر ۳۱۱ - محمد حیات صاحب — عہ ۱۲
" " نمبر ۹۹۹ - عبد المجید صاحب — عہ ۱۲

چون مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
مے درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب
کور چشم آنان کہ در انکار ہا افتادہ اند
بشنوید اے طالبان کز غیب بکنند این ندا
مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند
صادقم و از طرف مولیٰ با نشان ہا آمدم
صد در علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

(کے متعلق نظم تصنیف کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کے تواں کردن شمار خوبی عبد الکریم
آں کہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم
حامی دین آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارف اسرار حق گنجینۂ دین قویم
صدق ورزید و بصدق کامل و اخلاص خویش
مورد رحمت شد اندر درگہ رب علیم
گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا در یتیم
مدتے در آتش ہجر فرو افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ آں آتش بعدل آمد سلیم
زیں عجب تر آنکہ او در صحبتم در چند روز
مظہر اسرار حق شد عارف راز قدیم
گوہرش چوں آب تاب داشت از فہم رسا
ہر چہ ما گفتیم داخل شد دراں طبع فہیم
دل بدرد آمد ز ہجر ایں چنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعل خداوند کریم
آہ روز چار شنبہ بود بر ما سخت تر
زآتش سوزاں چو او شد جدا یار صمیم
داغ ہجراں داد و در ہفت و چہل از عمر خویش
ماہ شعبان بود چوں پیش آمد ایں فزع الیم
ایں صدی کو بدر را ماند باوصاف کمال
بود زو بست و سوم وقت ایں حشر عظیم
مشربش چوں بود اخلاص و وفا و اتقا
شد وصالش ہم بریں تاریخ از فضل حکیم
اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
نیز ما را از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہ ما توئی اے قادر رب رحیم
آمین

اگلے اخبار میں اہل حدیث کے متعلق ایک ضروری مضمون ہوگا آپ خود پڑھیں اور اپنے شہر کے اہل حدیثوں کو پڑھائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جبی فی اللہ جناب مفتی صاحب - ذیل میں میں اپنی وصیت تحریر کر کے خدمت میں بھیجتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ اسے اخبار بدر میں شائع کر کے مشکور فرماویں - اور عند اللہ ماجور ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین - اما بعد رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم [illegible] حال میں شائع فرمایا ہے - میں نے غور سے [illegible] اس [illegible] دنیا اور مافیہا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے آگے کھچ گیا اور یہ سمجھ کر کہ شاید موت کا پیام کسی وقت آجاوے اور پھر اس وقت کچھ کہنے یا لکھانے کا موقعہ نہ مل سکے - اور اس طرح زندگی کے ایک آخری اور ضروری امر کے اظہار سے قاصر رہ جاؤں میں نے ارادہ کیا کہ اپنی وصیت قلمبند کر کے شائع کروں - چنانچہ میں اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر بقائمی ہوش وحواس ذیل میں اپنی وصیت تحریر کر کے شائع کرتا ہوں - اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں - کہ مولا کریم میری اس تحریر کو اپنی رضاجوئی کا ذریعہ بنادے - آمین

وصیۃ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

(۱) میں صدق دل سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں - کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ واحمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوات والتحیات خدا تعالیٰ کے مظہر اتم اور کل مرسلوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے جس میں ہدایت، نور اور شفا اکمل طور پر بھرا ہے - میرا ان سب خلفائے راشدین اور آئمہ مہدیین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی ایمان ہے - جو اپنے اپنے وقت پر بجانب اللہ حمایت وحفاظت دین متین کے لئے ممتاز ومبعوث ہوئے - جن کے خاتم علیہ صلوٰۃ اللہ وسلام کے مقدس ہاتھ پر بیعت کرنے کا بحمد اللہ مجھ عاجز کو بھی فخر حاصل ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں - کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح ومہدی اور حکم وعدل ہیں جن کی مبارک بعثت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا - فالحمد للہ رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم

(۲) میری جائیداد جو بفضلہ تعالیٰ میری خود حاصل کردہ ہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ میری وفات کے بعد بتفصیل ذیل تقسیم کی جاوے اول جو قرض میرے ذمہ بتحریری یا از روئے شرعی شہادت ثابت ہو - وہ ادا کیا جاوے - پھر باقی کا نصف یعنی آدھا حسب ہدایات رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضور کے مقرر کردہ امین کے ذریعہ اعلائے کلمہ اسلام واشاعت دین نبی ذوالاکرام صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کیا جاوے اور یہ نصف اغراض مذکورہ کے لئے یا تو حضرت حضور ممدوح یا آپ کے مقرر کردہ امین کے حوالہ کیا جاوے - باقی ماندہ نصف جائیداد میرے جائز ورثا پر جو صرف احمدی ہوں نہ غیر مذہب، احکام قرآن شریف تقسیم کی جاوے -

(۳) جو زیورات میری وفات کے وقت میری ازواج کے قبضہ میں ہوں - وہ میری جائیداد متروکہ میں متصور نہ ہوں - کیونکہ وہ ازواج کی ملکیت ہوں گے -

(۴) میری وفات پر میری میت کو بموجب قواعد مندرجہ رسالہ الوصیت ایک چوبی صندوق میں بند کر کے دارالامان قادیان کے مجوزہ قبرستان میں دفن کیا جاوے - اور اگر میری موت قبل از تکمیل قبرستان مقدس ہو تو میری میت کو امانت میں رکھا جاوے - جب تک قبرستان طیار ہو جاوے

(۵) میری ہر دو ازواج بھی بذریعہ میری تحریر وصیت کرتی ہیں - کہ ان کی وفات کے بعد ان کے مال متروکہ کا ایک خمس یا پانچواں حصہ زیر ہدایات رسالہ الوصیت بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے جانشین امین کے سپرد کیا جاوے - اور ان کی تدفین بھی حسب قواعد دارالامان کے قبرستان میں کی جاوے -

(۶) ان وصیتوں میں تغیر و تبدل کرنے کا کوئی شخص مجاز نہیں - البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ہوگا - کہ کوئی امر بلحاظ احکام شریعت قابل اصلاح دیکھیں - تو اصلاح کر دیں - اور یہ اصلاح بہر طرح جائز ہوگی -

بالآخر میں نہایت انکسار سے دعا کرتا ہوں - کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام میں ہی زندہ رکھے اور اسلام پر ہی وفات دے - اور میری اور میری ازواج کی یہ وصیت ہمارے لئے حصول رضاء الٰہی کا موجب ہو آمین -

اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار

امین برحمتک وبفضلک یا ارحم الراحمین -

۵ - ذوالحجہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۳۰ - فروری ۱۹۰۶ء

احقر العباد شاہ دین احمدی ولد میاں شیخ احمد صاحب مرحوم متوطن موضع ساہووالہ - ضلع سیال کوٹ - حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے - لارنس پور

دعا مدد - بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول ۱۰ھور امتحان میں کامیابی کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں -

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مبارک اللہ

شکر ہے - اُس محسن حقیقی کا جس نے اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ انسان کو زوج بنایا اور صلوٰۃ اور سلام اس نبی کریم پر جس سے بہتر فطرت انسانی کی حقیقت کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہوا اور نہ ہوگا - اور جس نے فرمایا - لم تر للمتحابین مثل النکاح - نہیں دیکھیگا - تو علاقہ دو محبت کرنیوالوں کے لئے بہتر نکاح سے - آتا ہے - آج عید کا دن - دو خوشیوں کا دن ہے - ایک عید کی خوشی اور دوسرے ہمارے دو پیاروں کے درمیان مبارک تعلق کی خوشی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج رات رؤیا میں دیکھا تھا کہ میاں محمد اسحاق پسر حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے - سو آج ہی یہ رؤیا پورا ہوا - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک خاص جوش کے ساتھ بعد جمع نماز ظہر وعصر مسجد اقصیٰ میں جہاں خود حضرت امام بھی رونق افروز تھے - خطبہ نکاح پڑھا اور جانبین پر خدا تعالےٰ کے فضل خاص کا ذکر کیا - خطبہ انشاء اللہ اگلے ہفتہ کے اخبار میں شائع ہوگا - اس وقت ہم سچے دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں - کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو دولہا دولھن کے واسطے ان کے معزز والدین کے واسطے تمام خویش واقارب کے واسطے دوستوں عزیزوں کے واسطے موجب برکت اور رحمت کا کرے اور اس خوشی کی تقریب پر ہم دلی جوش کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں میر صاحب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المومنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں والدہ محمد اسحاق کی خدمت میں اور اپنے پیارے بھائی ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی خدمت میں (خدا ان کو ہمیشہ صحت وعافیت کے ساتھ رکھے -) اور پیر جی منظور محمد صاحب کی خدمت میں - عزیز محمد اسحاق کے ساتھ مجھے خاص محبت ہے - خدا اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے - واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین - آمین

"بدر" ۵ - فروری ۱۹۰۶ء

جرمنی قونصل کا اسلام

مراکش کا سابق جرمن قونصل مسلمان ہوگیا۔ موجودہ قونصل کو اس کے اسلام کی خبر پہنچی۔ تو وہ فوراً اس کے مکان پر آیا۔ اور پادریوں کا بھی ایک گروہ حاضر ہوا اور سب نے چاہا۔ کہ اس کو پھر عیسائی بنالیں لیکن اس نے ان سب کا جواب ان لفظوں میں دیا کہ "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ" قاضی ومفتی و محتسب اور شاہی اسٹاف کے افسر اور وزیر صیغہ تجارت کو اور خود بادشاہ کو بھی خوشی ہوئی۔ اور بادشاہ نے اس کو بلوا کر خلعت عطا فرمایا۔ اور نہایت تعظیم وتکریم کی (البیان)

آثار علم وادب

اسلام پر ایک جدید کتاب

ذیل کا مضمون المؤید مورخہ ۲۰ نومبر سے لیا جاتا ہے۔ لغایر مذکور نے اس کو جنیوا جرنل مورخہ ۶۔ نومبر سے نقل کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

اسلام کے متعلق بہت کم کتابیں یورپ و امریکہ میں چھپی ہیں جس سے اسلام کی حقیقت اور اس کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس عنوان پر جو نئی کتاب چھپے۔ ہم اس سے ناظرین کو آگاہ کرتے رہیں۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں کاؤنٹ ہنری دی کاسٹری نے حقیقت اسلام کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی تھی۔ جس کی ہم اپنے ناظرین سے معرفی کرانا چاہتے ہیں۔ کاؤنٹ دی کاسٹری اور میڈم لوبین دونوں نے ایک ہی خیال سے عربی قوم اور دین محمدی کے متعلق کتاب لکھوائی۔

میڈم لوبین کی کتاب کے مضامین خاص کر لطیف اور دلکش اور پڑھنے میں حد درجہ کے دلچسپ ہیں۔ کیونکہ اس کے شوہر فادر یاسنٹ کے واقعات معلوم ہونے کے علاوہ اس کتاب میں الجیریا وتونس ومصر وشام میں جو سفر دونوں نے کئے ہیں۔ ان کے حالات بھی ہیں۔ اور مسلمانان مشرق اور عیسائیوں اور یہودیوں کے حالات جانچ کر لکھے ہیں۔ میڈم نے مسلمانوں کے عادات واطوار اور ان کی زندگی بسر کرنے وغیرہ کے جو حالات لکھے ہیں۔ وہ تمام کر نہایت مفید ہیں۔ کیوں کہ ان سے اسلام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ مصنفہ کتاب عیسائی ہے۔ تو گویا جو اس کی کتاب کا عنوان ہوا۔ "وہ اسلام ایک عیسائی عورت کی نظر میں"

اس کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے معنی سمجھ گئی ہے۔ اور اس کے پاکیزہ سنن وآداب سے واقف ہے۔ جس کی نگہبان ایک بڑی قوت اور جس کی آیندہ حالت کا زمانہ کفیل ہے۔ یہ بات فادر یاسنٹ نے سمجھ لی ہے۔ حقیقت اسلام کے متعلق وہ ایک مضمون لکھتا ہے۔ کہ اب تک حقیقت توحید کے متعلق جتنے مذاہب نکلے۔ اسلام سب میں زیادہ صحیح اور قوی ہے۔ یہ درحقیقت واقعی بات ہے۔ گو مسلمانوں میں بعض اوہام اور ادھر ادھر کی باتیں داخل ہوگئی ہیں۔ لیکن ان کا دین توحید کے معنی میں عیسائیوں کے دین سے اچھا ہے۔ خواہ وہ کیتھولک ہوں یا پراٹسٹنٹ۔

یہی وہ کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ جس کو میڈم لوبین اپنی کتاب میں علانیہ دکھا رہی ہے۔ اس نے اپنی تحریر کی ابتدا اسی کے اقرار سے کی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ جو کچھ اس نے اپنے نفس کی تاثیر سے لکھا ہے۔ وہ خدا کے متعلق۔ جو خالق اور ہر چیز کا مدبر اور ہر چیز پر نگہبان اور رحمت والا ہے۔ اس کے اعتقاد کا ثبوت ہے اس کا یہ کہنا لفظاً ومعنیً مسلمانوں سے بالکل موافق ہے۔ مصر میں انگریزوں کی مداخلت کے متعلق وہ لکھتی ہے۔ کہ مصر میں تین قسم کے تسلط ہیں۔ ایک انگریزوں کی مداخلت کا تسلط۔ دوسرا خدیو کا تسلط کہ یہی محبوب بھی ہے۔ تیسرا سلطان روم کا تسلط جو بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس ملک کے مالک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب کے اوپر ہے۔ کوئی مسلمان اگر مصر کے متعلق کچھ کہتا۔ تو مسلمانوں کے دلی خیالات کو اس سے زیادہ عمدگی سے ظاہر نہ کرسکتا۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ میڈم لوبین اسلام کی بے انتہا تعریف کرکے عیسائیت کی خوبیوں کا انکار کرتی ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ ہم اہل یورپ کو اس مذہب کی خوبیوں سے جس کو جیسا کہ جاننا چاہیئے۔ ہم نہیں جانتے۔ ہم کو واقف کرے۔ شاید اس سے مشرق اسلام اور مغرب عیسائیت میں تعلقات پیدا ہوکر جو نفس عزیز کا اعلیٰ درجہ کا مقصد ہے۔ (البیان)

نظم

مولیٰ تو ہے ہمارا
ثانی نہیں تمہارا
ہر جا ہے تیری قدرت
ہر دم ہے تیری رحمت
ہر جا پہ تو ہی تو ہے
ترا نام کو بکو ہے
دنیا تباہ پڑ رہی تھی
گمراہ سربسر تھی
تھی مصطفےٰ کی امت
احمد نے کی یہ ہمت
کل تھا جو آسمان میں
تو نے اسے جہاں میں
تو نے ہمیں دکھایا
کیوں کر ہو حمد تیرا
میں نے لے خدایا
وہ نے مجھے سبلایا
ہے جان سے بھی پیارا
ڈہونڈا جہان سارا
ہر بات تیری حکمت
مجھ پر بھی آشکارا
ہر جان پہ تیری لو ہے
دیکھا جہان سارا
دین کی نہ کچھ خبر تھی
یاں تھا نہ کوئی چارا
آئی خدا کو غیرت
اس قوم کو سنوارا
آیا وہ تھا وہاں میں
نازل کیا دوبارا
خوش رنگ یہ سجا
امکان نہیں ہمارا
تیری مدد سے پایا
دیکھا نشان ہمارا
دشمن جو اس کا آیا
پھر کر نہ زندہ آیا
لیکھو جو آگے آیا
کیا خاک پر بچھایا
آتھم نے سر نکالا
سر اس کا کچل ڈالا
جب کرم دین نے چھیڑا
کیا غرق اس کا بیڑا
دنیا نے جب نہ مانا
طاعون سے فی زمانہ
پہنچی وہ کل جہاں میں
جس طرح نیستان میں
وعدے جو سب سنائے
کیوں کر کوئی لگائے
ہے نور کا شجر یہ
دنیا کا ہے قمر یہ
اشرف ہے عاصی بندا
ہر دم ہو فضل تیرا
ہر رنج سے بچانا
بھائیوں سے ہر جا پیارا
اے میرے ہادی رازق
اس کا میں ہو کے عاشق
ہو کر تسلی کا عامل
ہو جائے مشار حاصل
ہر دم ہے یہ تمنا
جس کام میں یہ پہنچا
تو نے اسے بھگایا
ایسا اسے پچھاڑا
خنجر ہے کاری کھایا
دے کر بغل میں آرا
ہوا اس کا منہ بھی کالا
تھپڑا اسے جو مارا
تیرا لگا تھپیڑا
ہوا کیسا پارا پارا
اس کو مسیح نہ جانا
جگ میں کیا اتارا
ہر کون اور مکان میں
گرے آگ کا شرارا
صادق ہیں ہم نے پائے
گن کر حساب سارا
احمد کا ہے ثمر یہ
جوں باغ میں ہزارا
اس کو بھی کرنا چنگا
مسعود ہو ستارا
کوئی ابتلا نہ لانا
ہر دم رہے مدارا
صدا ہے تیرا صادق
دیکھوں ترا نظارا
ہو جاؤں اس میں کامل
ہو تیرا گر اشارا
حاصل ہو میرا منشار
دنیا نے الٰہی مارا

محمد علی اشرف ... کلرک - لاہور

اخبار بدر کس طرح اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو سکتا ہے؟ آپ لوگوں کی امداد سے۔ مجھے اس امر کے اظہار پر بہت ہی خوشی ہے۔ کہ کئی ایک دوستوں نے میری اپیل پر بہت توجہ کی ہے۔ اور اخبار بدر کے واسطے خریدار پیدا کرنے کے لئے بہت سعی کی ہے۔ مگر ہنوز بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جن پر میری نظر ہے۔ کہ وہ اس طرف اپنی کوششوں کو متوجہ کریں۔ اور تا حال ان کی طرف سے صدائے

برنخاست والا معاملہ ہے
دوستو! اٹھو اور توجہ کرو۔
کہ یہ امداد کا وقت ہے
اخبار بدر کا حال ہمیشہ یہ
نہیں رہے گا کہ
بار بار آپ سے مدد مانگی جاوے

بدقسمت یہود

اے خدا ہمین یہودی بننے سے بچا

آج کل روس کے ملک مین یہودیون کا جو حال ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس سے تمام اخبار بین دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ سینکڑون نہین ہزارون بے دریغ قتل کئے گئے۔ اور ان کے بال بچے نہایت بے رحمی کے ساتھ مہذب اور رحیم دل عیسائیون نے تہ تیغ کر دئے ہین۔ لاکھون اس مصیبت کو دیکھ کر اپنا گھر بار مال اسباب وطن چھوڑ کر اور فقط جانین لے کر دوسرے ملکون مین بھاگ کر چلے گئے اور غنیمت جانتے ہین کہ جانین ہی بچ گئی ہین۔ تعجب ہے کہ سلطان روم کے ملک مین ایک لڑنی باغی عیسائی سپاہیون کے ہاتھون سے مارا جاتا ہے۔ تو سارا یورپ چلا اٹھتا ہے۔ اور چارون طرف سے فریاد مچ جاتی ہے۔ لیکن لاکھون غریب یہودیون کا بے گناہ اور بے قصور خون بہایا جاتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہین۔ کوئی بازپرس کرنے والا نہین۔ کوئی ان کی حمایت کرنے والا نہیں یہ کیا سبب ہے۔ کہ زمانہ کی تہذیب کے دعوے بھی بگڑی خوش قسمت ہی کے کام آتے ہین ورنہ جس نے ظلم اٹھانا ہوتا ہے۔ وہ اب بھی پہلے سے زیادہ ظلم اٹھا رہا ہے۔ آخر اس قدر ذلت اور خواری کا جو اس قوم یہود کے حصہ مین آئی ہے۔ راز کیا ہے؟

اس کا راز یہی قرآن شریف کی پیش گوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر انبیا کی مخالفت کی وجہ سے ایک غضب اور لعنت نازل کی ہے یہ قوم خدا کے غضب کے نیچے ہے اور لعنت مین ہے یعنی دربدر خوار رہنے کا عذاب ان کو دیا گیا ہے۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ یہ قوم ساری دنیا مین سب سے زیادہ خدا کی پیاری قوم ہوتی تھی۔ اس کی خاطر دوسری قومون کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ خدا نے اس قوم کی خاطر فرعون جیسے با وقعت کو معہ لشکر کے سمندر مین غرق کر دیا۔ اور ایک یہ وقت ہے کہ جب اس قوم نے خدا کے انبیاء کے ساتھ دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کی۔ تو خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور اب وہ دربدر ذلیل اور خوار پھرتے ہین۔ اور قتل ہوتے ہین اور کوئی ان کی ہمدردی کرنے والا نہین۔ گویا وہ انسان ہی نہین بھیڑ بکریون کی طرح ذبح ہو جاتے ہین اور کوئی پرسان حال نہین۔

اور یہ مصیبت اس قوم پر آج ہی نہین بلکہ جب سے کہ ان کے درمیان ان کا آخری نبی آیا۔ جس کا نام عیسےٰ المسیح تھا اور وہ بھی ان کے مردون مین سے کسی کا نطفہ نہ تھا۔ کیونکہ خدا اس وقت اس قوم پر ناراض ہو چکا تھا۔ اور خدا نے نہ چاہا۔ کہ ان مین سے کسی کا بیٹا آخری نبی اس قوم کا ہو۔ اور پھر آگے وہ نبی خود بھی لاولد ہی رہا اور لاولد ہی مر گیا۔ جس مین یہ اشارہ تھا۔ کہ اس قوم مین سے اب نبوت کے سلسلہ کا خاتمہ ہے۔ اور وہ نبی بھی صرف اس واسطے مبعوث ہوا تھا۔ کہ اپنی قوم کو آگاہ کر دے کہ تمہاری شرارتون اور بدکاریون اور سخت دلیون کے سبب خدا تعالیٰ نے تم مین سے سلسلہ نبوت کو منقطع کر دیا ہے۔ اور اب یہ سلسلہ بنی اسماعیل مین شروع ہوگا پس تم مین سے جو لوگ اس نبی پر ایمان لائین گے۔ وہ بچائے جائین گے۔ اور بدستور خدا تعالےٰ کی رحمت مین سے حصہ وافر حاصل کرین گے اور بادشاہتون کے وارث ہون گے۔ باقی سب دربدر ذلیل اور خوار ہوتے پھرین گے۔ اور ہلاکت کا راہ دیکھین گے۔ اس مسیح کے زمانہ سے لے کر آج تک یہ قوم ہلاکت اور تباہی اور ذلت دیکھ رہی ہے۔

ان دنون یورپ امریکہ کے لکھے پڑھے یہودیون کی ایک کمیٹی نے اپنی گذشتہ تاریخ جغرافیہ علوم رسوم وغیرہ پر ایک کتاب تالیف کی ہے۔ جو بارہ ۱۲ ضخیم جلدون مین ختم ہوگی۔ اس مین سے دس جلدین چھپ چکی ہین اور ہمارے پاس پہنچ گئی ہین۔ مین نے اس کا بہت حصہ دیکھا ہے۔ کتاب کیا ہے۔ قرآن شریف کی پیش گوئی کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو صفحہ کھولو یہی نکلتا ہے۔ یہان مارے گئے وہان پیٹے گئے۔ اس جگہ خانہ بدر کئے گئے۔ اس جگہ ملک سے خارج کئے گئے۔ کہین ذلیل ہوئے۔ کسی جگہ قتل ہوئے۔ نہ کوئی بادشاہ رہا۔ نہ کوئی امیر رہا۔ نہ کوئی سلطنت باقی رہی۔ ان کا قصہ پڑھ کر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔ لوگ تعجب کیا کرتے ہین۔ کہ یہ کس طرح بندر اور سؤر بن گئے تھے۔ یہ ان کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بندر کی تو پھر کچھ عزت ہے۔ کہ وہ تماشہ دکھلانے والون کی روزی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور چڑیا گھر کی زینت ہوتا ہے۔ یہ تو بندر سے بھی گئے گذرے ہوئے۔ کہ سوائے گردن کشی کے مہذب دنیا نے ان کے ساتھ اور کوئی سلوک ہی نہین کیا۔ اور سؤر تو اس زمانہ مین بہت کام آتا ہے کیونکہ سارے یورپ امریکہ کا گوشت پوست سؤر ہی سے بنتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ڈوئی نے کہا تھا۔ کہ تم سب چلتے پھرتے بھوت خانے ہو کیونکہ یسوع مسیح نے آدمیون مین سے بھوت نکال کر سؤرون مین ڈالے تھے اور تم سؤرون کا گوشت کھاتے ہو۔ پس تم سب بھوت خانے ہو۔ سؤر کی تو بہی عزت ہے کیونکہ وہ یورپ مین گوشت کے لئے پالا جاتا۔ اور خوراک اور مکان دیا جاتا ہے۔ لیکن یہودی ذلت کے ساتھ مارا جاتا۔ اور اس کی لاش ذلت کے ساتھ پھینکی جاتی ہے۔

اس بات کا اس جگہ ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ کتاب جیوئش انسائیکلوپیڈیا یعنی جامع علوم یہود ۱۲ جلد ایک چندہ کر کے یہان منگوائی گئی تھی۔ لیکن چندہ پورا نہ ہوا تھا اور چارون جلدون کی قیمت ابھی ادا کرنی ہے۔ قیمت فی جلد ۲۵ روپیہ ہے اور کل ۱۰۰ روپیہ ہنوز چندہ مین کمی ہے۔ ولایت سے قیمت کے واسطے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس واسطے احباب سے درخواست ہے کہ تھوڑا بہت جو کچھ کسی سے ہو سکے کوشش فرما کر اس چندہ مین حصہ لینے کی سعی کرین۔ اس کا روپیہ بنام حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے آنا چاہئے۔

یہ تو یہودیون کی حالت زار کا ایک مختصر سا نقشہ ہے جس سے خدا کے کلام کے پورا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اس وقت میرے لئے اس مضمون لکھنے کا محرک صرف یہی نہین کہ یہود کی تباہ حالت مین قرآن شریف کی پیش گوئی کا پورا ہونا دکھاؤن۔ بلکہ اس وقت مین ایک اور بھاری غم مین مبتلا ہون۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مین دیکھتا ہون کہ ہمسایہ کی آگ ہمارے گھر مین بھی آ لگی ہے۔ جن امور نے اس قوم کو یہ دن دکھایا ہے۔ وہی کرتوت ہماری قوم بھی کر رہی ہے۔ جو اپنے تئین مسلمان کہتی ہے۔ خدا نے اسلامیون کو پہلے دن سے یہ دعا سکھلائی تھی۔ کہ یہودیون کی حالت مین ہو جانے سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا۔ سورہ فاتحہ مین غیر المغضوب کے مقام پر مغضوب سے مراد مفسرین نے یہود ہی لیا ہے۔ وہ پیش گوئی خدا کے پاک کلام کی جو یہود کے حق مین پوری ہوئی۔ وہی اب اپنی قوم کے حق مین لگتی ہوئی دیکھ کر دل درد سے بھر جاتا ہے۔

جس طرح ان کے درمیان نزول شریعت موسےٰ کے ۱۴۰۰ سال بعد مسیح پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح ان کے درمیان ہی شریعت محمدی کے نزول کے ۱۴۰۰ سال بعد ایک مسیح پیدا ہوا ہے۔ جس طرح انہون نے اس کو دکھ دیا تھا اسی طرح یہ اس کے دکھ دینے پر کمربستہ ہین۔ جس طرح اس کے واسطے قتل کا منصوبہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح انھون نے اس کے ہلاک کرنے کے واسطے ہر طرح کے منصوبے کئے اور نہ صرف منصوبے ہی کئے۔ بلکہ پتھر پھینک پھینک کر ہلاک کر دینے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ وہ تو کچھ خدائی حفاظت ہی تھی۔ جو بچ گئے۔ ورنہ قوم نے کسی بات مین فرق نہین رکھا۔ بلکہ اکثر امور مین ان یہودیون سے بڑھ کر ہی قدم رکھا ہے۔ اس قوم کی یہ حالت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ آئندہ ان کا کیا حال ہوگا۔ اور ان کی پستی اور ذلت اور ہلاکت کس درجہ تک پہنچے گی۔ آہ۔ یہ قوم اپنی ہمسایہ قوم سے عبرت حاصل کرتی اور اس حالت کو نہ اختیار کرتی۔

یہ بھی خدا کا شکر ہے۔ کہ اسلام کا مذہب موسےٰ شریعت کی مانند مختص القوم اور مختص الزمان نہین ہے۔ ورنہ ان کی تباہ حالت کے ساتھ ہی اسلام کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے ہین۔ کہ یہ غم تو ہم کو نہین۔ کہ اسلام دنیا سے مفقود ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ تو قیامت تک رہنے والا دین ہے۔ لیکن غم ہے۔ تو اس بات کا ہے۔ کہ اسلام اس قوم کے گھرون سے نکل کر دوسرے گھرون کو جا رونق دیگا۔

اے قوم کے ممبرو! ذرا سوچو اور غور کرو۔ جوش کو دور کرو اور ٹھنڈے دل کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر فکر کرو۔ موت کا دن نزدیک ہے۔ اور معاملہ بقار اور فنا کا ہے۔ یا دوسرے الفاظ مین زندگی اور موت کا ہے۔ جلدبازی کی بات نہین تحمل اور صبر سے کام لو۔ ذرا ذرا بات پر خفا نہ ہو جاؤ۔ ہم نے اسلام سے باہر کوئی قدم نہین رکھا۔ ہمنے اسلام کو عزت دینے کی ہر ایک راہ اختیار

المفتی

اشفاق احمد حسین صاحب نے امرت سر سے چند سوال بھیجے۔ جن کے جواب حضرت مولوی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں

مکرمی و معظمی حضرت حکیم الامۃ ادام اللہ برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کے چند سوالات دریافت طلب ہیں۔ ان کے جواب اگر مناسب تصور فرمائیں تو بذریعہ الحکم یا بدر شائع فرما دیں۔ ورنہ بذریعہ پرائیویٹ چٹھی ہی مرحمت ہوں عین کرم بزرگانہ ہوگا۔

سوال ۱۲ حالت جنب۔ حالت مباشرت اور جائے ضرور میں اگر کسی امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر دل میں پیدا ہو تو آیا زبان سے اس کا اظہار بالفاظ الحمد للہ وغیرہ (جو اکثر بے ساختہ ہو جاتا ہے) جائز ہے یا نہیں؟

جواب - جنبی حالت جنابت میں۔ اور جماع کنندہ حالت جماع میں الحمد للہ کہہ۔ حدیث میں ہے۔ کان صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ۔ البتہ بول و براز میں تصریح سے ثابت نہیں کہ حضور علیہ السلام نے منہ سے فرمایا ہو۔ مگر یہی حدیث سے پتہ لگ سکتا ہے۔

سوال ۱۳ نماز کے وقت فرض سے بعد کی دو رکعت سنت غیر موکدہ کہلاتی ہیں۔ تو آیا بوقت عجلت و عدم فرصت ان کے ترک سے معصیت لازمی آتی ہے یا نہیں۔

جواب - سنتیں تکمیل فرائض کرتی ہیں۔ ضرورت پر عفو ہو سکتی ہے۔ ولا فرائض ناقص رہیں گے۔

سوال ۱۴ غیر احمدی لوگ جو اپنی جگہ پر عقیدت ہم سے صریح سخت مخالفت رکھتے ہیں۔ اگر وہ بڑے اخلاق سے سلام میں پیش قدمی کریں۔ تو ان کے جواب میں وعلیکم السلام کہنے کے علاوہ ہمیں ان پر سلام کہنے میں پیشقدمی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب - میں نے تو ایسے اخلاق والے نہیں دیکھے کہ ہمارے امام سے ان کو بغض ہو اور ہم سے محبت۔ ہم ہی عیب یا ان میں بر حالی اخلاق والے سے اخلاقی معاملہ کر۔

سوال ۱۵ اگر کسی عذر شرعی سے غسل جنابت کی بجائے تیمم کر کے نماز پڑھ لی جاوے۔ تو پھر اس کے بعد کی نمازوں سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے۔ یا وہ تیمم باستقلال غسل کا کام دے گیا ہو۔

جواب - عذر شرعی کے باعث تیمم عذر شرعی تک محدود ہے جب وہ عذر جاتا رہا۔ تو تیمم باطل ہو گیا۔ پھر غسل کرو۔

سوال ۱۶ ایک احمدی کتب فروش کے لئے کیا ان کتابوں کی خرید فروخت جائز ہے۔ جن کے مضامین کے حسن و قبح کا کچھ علم نہیں۔ مثلاً بعض ناول اخلاقی یا سراغرسانی کے کہلاتے ہیں۔ اور نہیں معلوم کہ ان کے بیچ میں حسن و عشق یا فسق کا مخرب الاخلاق کا ٹکڑا بھی رقم ہے۔ یا نہیں۔ یا عامیانہ قصے فسانے یا مذہبی رنگ کے رطب و یابس نقشہ وغیرہ یا کتب نجوم۔ وجفر و عملیات

جواب - صریح بری کتاب اور خلاف قانون کتاب کا بیچنا جائز نہیں۔ ولا افعال العموم جائز ہے۔

سوال ۱۷ - ایک احمدی نے ایک ہندو دوکاندار کا کچھ دینا تھا۔ (اندازاً آٹھ روپے) وہ دوکاندار مر گیا۔ اور اس کے وارثوں کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ تو اس قرض کے بوجھ سے کیسے سبکدوشی ہو سکتی ہے؟

جواب - جس کا دینا ہو اور وہ مر جاوے۔ یا اس کا وارث نہ ہو۔ تو وہ مال صدقہ کر دے۔

سوال ۱۸ تلاوت قرآن بلا فہم معانی بھی کسی حد تک موجب ثواب ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو تمام و کمال کلام مجید کا علم معانی نہیں ہوتا۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں سے اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ مقامات بیچ میں چھوڑتا جاوے

جواب - صرف تلاوت قرآن کریم کا بھی حکم فرمایا ہے اتل ما اوحی الیک من الکتاب ہے۔ اس میں حفاظت قرآن کریم ہے۔ اور حفاظت کا ثواب

نور الدین

خدا نعم البدل دے - مخدومی ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینیر ویٹرنری اسسٹنٹ کا لڑکا فضل کریم ۳۰ - جولائی ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوا تھا۔ اور جس کی پیدائش کی خبر اخبار البدر کے ذریعہ شائع کی گئی تھی۔ ۲۰ - ستمبر ۱۹۰۵ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب کی درخواست پر ان کے افریقہ کے احباب کی اطلاع کے واسطے شائع کیا گیا۔

مقبرہ بہشتی

میں صرف بہشتی دفن ہوگا

ایک دوست سوال کرتے ہیں۔ کہ اشتہار الوصیت میں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جاوے گا" یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کو ذرا کھول کر بیان کیا جائے

سو واضح ہو کہ ان کلمات کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ زمین بجائے خود کوئی ایسی شے نہیں۔ کہ اس میں داخل ہونے والا اور دفن ہونے والا بہشتی بن جائے۔ اور کوئی شخص خواہ کیسے ہی بد افعال رکھتا ہو۔ اور مشرک ہو یا کافر ہو۔ تو اس زمین کی تاثیر اس کو شرک اور کفر سے بدلا کر مومن اور بہشتی بنا دے گی۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سچے وعدوں اور پیشگوئی اور الہام الٰہی کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبول ہو جانے والی دعاؤں کے مطابق خدا تعالیٰ ایسے سامان ہمیشہ بناتا رہے گا۔ کہ صرف وہی لوگ اس قبرستان میں دفن کئے جاویں۔ جو بہشتی ہوں اور جو بہشتی نہ ہوگا۔ اس کے واسطے ایسے اسباب ہی پیدا نہ ہو سکیں گے کہ اس مقبرہ میں دفن ہو سکے۔ پس یہ زمین کسی کو بہشتی بنانے والی نہیں بلکہ برخلاف اس کے بہشتی لوگوں کی خوابگاہ ہونے کی خوش قسمتی نے اس زمین کو بہشتی بنا دیا ہے۔

رسید زر

۳۰ - جنوری ۱۹۰۶ء - نذیر الدین صاحب ۵ر

اعانت ۵ـ

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۳۱ - جنوری ۱۹۰۶ء	۲۹۳	شیخ محمد رمضان صاحب	عا/۱۲
۳۱ "	۲۰۲	میر احمد شاہ صاحب	عا/۱۲
۳۱ "	۱۶	میاں محمد بخش صاحب حجام	عا/۱۲
۳۱ "	۲۵	سردار احمد صاحب	ـے/
۳۱ "	۲۱۵	حکیم خادم علی صاحب	عا/۱۲
۳۱ "	۲۸۶	میر جمال الدین صاحب	عا/۱۲
۳۱ "	۲۱۱	شیخ غلام نبی صاحب	عا/۱۲
۳۱ "	۲۹۱	ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	عا/۱۲
۳۱ "	۹۸	سید حسین علی صاحب	عا/۱۲
۳۱ "	۲۸۶	محمد دین صاحب	عا/۸
۳۱ "	۲۱۱	میاں فضل الٰہی صاحب	عا/۸
۳۱ "	ـ	چودھری ملا صاحب	عمر
۳۱ "	ـ	داد خان صاحب	عا/۱۲
یکم فروری ۱۹۰۶ء	۲۶	شیخ محمد مبارک دین صاحب	عا/۱۲
"	۲۸	انوار الحق صاحب	عا/۱۲
"	۱۰۲	ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	للعہ
"	۲۴۴	میاں مولا بخش صاحب	صہ ر
"	۵۹	خواجہ غفار جو صاحب	عا/۱۰
"	۱۰۴	میر محمد اسماعیل صاحب	سے ر
"	ـ	عبد الحق صاحب	۱۰ر
"	ـ	نبی بخش صاحب	صہ ر

عام اخبار

تار خبر - ۲۴ - جنوری - روس مین ۲۲ کو سپاہیون نے افسر کے مکان پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا۔ ڈاکٹر کلائین نے طاعون کے واسطے نیا ٹیکہ ایجاد کیا ہے۔ ٹیکے نے کیا کیا تھا۔ جو یہ کرے گا۔ افسوس کہ لوگ اصلی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

جنگ مین جاپانیون کا خرچ گیارہ کروڑ ستر لاکھ اشرفی ہوا اور ہیبتناک قحط سے تباہ ہو رہا ہے۔ اور جو ہزارون جنگ میں قتل ہوئے۔ وہ علیحدہ۔

جزیرہ کریٹ والون نے اہل اٹلی کا ایک سپاہی قتل کر دیا۔ یہ جزیرہ ہی ہمیشہ مفسد رہا۔ سلطان کے قبضے سے تو یورپ نے اس کو نکالا۔ پھر یورپ کو اس نے کوئی سکھ نہیں دیا۔

کرسچین کی موت۔ ڈنمارک کا بادشاہ مر گیا۔ اس کا بیٹا فریڈرک ہفتم بادشاہ بن کر تخت نشین ہوا۔ وزیر اعظم نے بالاخانہ پر چڑھ کر نعرہ لگایا۔ اس کا نام کرسچین تھا۔ لفظ کرسچین کے معنے ہین۔ عیسائی۔

آتش زدگی۔ کلکتہ مین رالی برادر کے ذخیرے کو آگ لگی۔ دو لاکھ کا نقصان ہوا۔

تصادم ریل۔ بنگال مین دو ریلین ۲۰ جنوری کو ٹکرائین۔ کئی جانین ہلاک ہو گئین۔ خدا کی پناہ۔

بنگالی بہادر۔ اخبار سول جاپان اور ہند کی فوجی طاقت کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جاپان میں ۴۶ ملین کی آبادی اور ہند میں ۳۰۰ ملین کی آبادی ہے۔ مگر اس آبادی کو کیا کرین۔ جس مین ۶۰ ملین تو بنگالی ہی ہین۔ انگریز خوب جانتے ہین۔ کہ بنگالیون کا کیا حوصلہ ہے۔

کسی غیر رجسٹری شدہ خط وغیرہ کی رسید کی فیس بجائے ۲ کے ۳ پائی کر دی گئی۔ ڈاکخانہ۔

یہ بات کہ درہ خیبر کی شاخ ریلوے مومندیون کی مخالفت کے باعث رک گئی ہے۔ غلط ہے۔

امیر صاحب ملاؤں کو وظائف دیتے ہین۔ کہ وعظون مین ان کی وفاداری پر بھی مائل کرین۔

اتوار کے روز بریڈلا ہال کے احاطہ مین سُدیشی پرچار کا ایک اور جلسہ منایا گیا ہے۔

پنجاب مین بارش کی بدستور جا بجا مانگ ہے۔ نرخ غلہ بھی روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔

دہلی مین ژالہ باری سے بھی صدمہ پہنچا۔ حصار۔ گوڑگانون۔ ملتان و لاہور مین ٹڈی دل بھی۔

راجپوتانہ مین قحط زدگان کی تعداد قریب ساڑھے ۵ لاکھ ہزار تک بڑھ گئی ہے گوالیار مین ۲۷ ہزار قحط زدون کو مفت کھانا ملتا ہے اور بھی ۱۵۰۰ وہین سوموار ہفتہ گذشتہ ۱۲ بجے کے بعد دوپہر شاہ پور کانگڑہ مین بیماری بھونچال آیا تھا۔

ستلوبیہ نام جرمن وخلی جہاز آبدوز سرنگ سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ اس پر فوج لدی تھی۔

یہ جہاز ولا ڈیووسٹک سے فوج لے کر روانہ ہوا تھا۔ بیڑا جہاز پھر واپس لایا گیا ہے۔

اس حادثہ مین دس سپاہی قتل اور ۸۰ زخمی ہوئے۔ نہ معلوم کتنی آبدوز سرنگین باقی ہین۔

جہاز ناکور پیک تمام فوج راس نواسلکی کے برفانی ساحل پر اتار دی گئی ہے۔ بدحال۔

جاپان سے ۴۰ ہزار روسی قیدی وطن کو پہنچ چکے ہین۔ اور ۲۰ ہزار ہنوز باقی ہین۔

اگلے روز جمعہ سہ پہر کو پیرس کے جہد سنٹ پائری پر بھی سخت ہنگامہ ہوا۔ جوش تیز ہے۔

یہ گرجہ مکان پارلیمنٹ کے قریب ہے۔ اس مین تین ہزار آدمی مقابلہ پر آمادہ تھے۔

فوجی سپاہیون نے دروازہ پر حملہ کیا۔ اندر والون نے ہر طرح روکنے کی کوشش کی ملکی سپاہی ننگی تلوارین لئے ہوئے کواڑ توڑ کر گھس گئے۔ وہان خوب ہاتھ صاف کئے تھے۔

کئی دست بدست مقابلے ہوئے کئی نقصان تھے آخر کار گرجہ کا مکان بدقت خالی کرا لیا۔

گرجہ والے جہان دم گھٹ ہوئے وہ اسباب گرجہ کی سرکاری فہرست نہیں بننے دین گے کچھ ہو۔

مزید ہنگامون کا خوف طاری ہے۔ تمام ملک فرانس مین مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

لارڈ منٹو

انڈین ایسوسی ایشن کے ڈیپوٹیشن کے سامنے لارڈ منٹو نے جو اسپیچ دی وہ ہمارا اس کے تہذیبات اور تمدنیت کے الفاظ مین ہے اور کسی حیثیت سے اس امر کی جرات دلانے والی نہیں سمجھی جا سکتی کہ تقسیم بنگالہ کے متعلق رعایا کی ناراضی ظاہر کرنے کی اور کوشش کی جاوے وہ صاف صاف فرماتے ہین۔ کہ ”مین آپ گمراہ کرونگا اگر مین آپ کے دل مین کسی طرح سے یہ امید پیدا کرون۔ کہ وہ پالیسی پلٹ دی جائے گی۔ آپ یقین کیجئے۔ کہ فوائد اور نقصانات تقسیم کی پوری طرح سے جانچ کر لی گئی ہے۔ اور گو یہ قبول کیا جاتا ہے۔ کہ بعض حالتون مین مقامی فوائد کو نقصان پہنچے گا۔ مگر میرے بہترین خیال مین اس سے عام بہبودی اور دستکاری کے فروغ کو مدد ملے گی۔ اور مجھے تعجب ہوگا کہ اگر جیسا زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ یہ قبول نہ کیا جاوے۔ کہ اس سے بہت فوائد حاصل ہوئے ہین“۔ کیا اس سے بھی بڑھ کے کوئی صاف اور صریح انکار ہے جو ایک مہذب حاکم کی زبان سے مل سکتا ہے۔

اس کے بعد ان جھگڑون اور ان شدتون کا ذکر ہے جو بنگالے مین رعایا کے ساتھ کی گئین۔ ان کی نسبت لارڈ منٹو فرماتے ہین۔ کہ ”مین بنا خوف تردید کہتا ہون۔ کہ مین نے یکہ واقعات کا ملاحظہ کر کے بعض جو بیشک ثابت شدہ یا اسی قبیل کے سکتا ہون۔ کہ جو بیانات آپ کو جلسہ یا اسے بیان سے پہنچے ہین وہ اصل سے کہ ہم انہون مین صحیح ثابت کرین۔ گو مین اپنے ہون۔ کہ معاملات کی اس درجہ کیفیت جو مجھے معلوم ہوئی۔ یا کسی شکست ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو کارروائی وقتاً فوقتاً عمل مین آئی ہے۔ وہ پوری طرح پر جائز تھی“۔

گران الفاظ کا مطلب پبلک کو یہ سمجھایا جاتا ہے۔ کہ انہون نے دو باتین کہین۔ ایک یہ سکرٹری آف اسٹیٹ کی منظور کی ہوئی پالیسی کو وہ پلٹ نہین سکتے۔ دوسرے یہ کہ تمام بنگالہ تقسیم کے خلاف نہین ہے۔ لہذا بنگالیون کا کام ہے کہ دوبارہ جد و جہد شروع کرین اور ہر ایک بدیہ قسمیہ اور شدید تقسیم کے خلاف ناراضی ظاہر ہو۔ اس کو شنید ہوسوت الفاظ ہی یہ ہوسکے کہ ہم یا تہذیب کا برتاؤ گورنر جنرل بہادر نے کیا وہ جھین ان کا رد کیا ہے۔ سکتے دلانی نہین ہے بلکہ بغیر کسی سخت جواب کے ہم شائستہ ہیں گے۔ ایسی نا بلد بیانیان اور سعیا کو شیرے سلسلے پر ڈالنا فساد اور ہنگامہ پیدا کرنے کے معین ہوا کرتے ہین۔ فقط

سائنس کے کرشمے نرالا دودھ - گائے بھینس۔ بکری وغیرہ کا دودھ تو ہم سے تقریباً ہر ایک نے پیا ہوگا۔ لیکن مچھلی کا دودھ پینا تو در کنار شاید کبھی سنا بھی نہ ہوگا۔ یہ اپنے طرز کا بالکل نرالا دودھ ہے۔ پروفیسر ملرصاحب نے برسوں کے تجربہ کے بعد ویل مچھلی کا دودھ دینے مین پوری پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ ویل کو عام لوگ مچھلی کہتے ہین لیکن دراصل یہ دودھ پلانیوالا دریا کی جانور ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے چار مچھلیون کو پال رکھا ہے۔ اور ان کا دودھ دوہنے کے لئے ایک خاص کل ایجاد کی ہے۔ ویل مچھلی کا دودھ دینا دوسرے تمام جانورون سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ ایک ویل مچھلی دن بھر مین تقریباً ساٹھ یا ستر من دودھ دیتی ہے۔ کوئی ...... بھی ہاتھی کی طاقت سے اتنا دودھ دوہ سکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دودھ نہایت ہی شیرین ومفرح گاڑھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ یہان تک کہ ان صفات مین یہ دودھ جزیرہ جرزی واقع یورپ کی گائے کے دودھ سے بھی بدرجہا اعلیٰ ہوتا ہے۔ لیکن یہی خوب نہ تھا ہے علم کیمیا کے طریقہ سے یہ معلوم کیا گیا ہے۔ کہ اس دودھ مین دافع امراض کے وہی اجزا زیادہ تر پائے جاتے ہین۔ جن کی باعث لوگ کاڈ لیور آئل استعمال کرتے ہین۔ جن لوگون نے اس دودھ کا استعمال کیا ہے وہ بتاتے ہین کہ یہ دودھ تمام دودھون سے زیادہ عمدہ ہے۔ اس مین شک نہین کہ اب نیوفونڈلینڈ کے باشندے اس دودھ سے ہر ایک قسم کا تجارتی فائدہ اٹھائین گے۔ نقط

اصلاح - گذشتہ پرچہ بدر مین صفحہ ۶ پر جو ہدایات برائے وصیت کنندگان درج ہین۔ ان کی سطر اول کے چھاپنے مین غلطی ہوئی ہے۔ اصل عبارت یون ہے کہ اگر ضرورت ہو تو وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ محمد علی سے طلب کرین اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کرین جس کا مطلب یہ ہے کہ سادہ کاغذ پر نقل کرنی ضروری ہے۔ اور چھپی ہوئی فارم کی خانہ پری نہین کیجائیگی پس احباب کے پاس اخبار الحکم اور بدر پہنچ چکے ہین۔ ان کو مسودہ طلب کرنے کی ضرورت ہم سمجھتے نہین۔ کیونکہ مسودے اخبارون مین چھپ چکے ہین وہان سے طلب کرین۔ محمد علی۔

اِس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے ایک تو غذا کا کافی طور سے چبانہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض یعنی سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر اکثر لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلاپن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزا پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار نیوالا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پہ لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے دایماً کے استعمال سے تعداد گنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت

لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خاں صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد سے ر مجلد ہے۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کتب قرآن جس میں تمام ترجمہ اور مضامین ہیں طبع ثانی کی حصہ میں بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیونکہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و سپارہ الم** قیمت ۶ (٦) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۴ (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (٦) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ائیر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضا (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱٦) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم ستیا پر کامل بحث ہے کل قیمت ۱۶ مجلد ۱۸ علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت ۱۰ مجلد ۱۲

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں ہر مرض کی ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہیں پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت عہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت درج ہے قیمت عہ

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت (۱۴) **مفید النساء و الصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آ جاتے ہیں۔ یا نادان دائیوں کی ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت (۱٦) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے قبل ہی قبل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی دفعہ اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

سفوف دندان۔ لو اب کسی کو امراض دندان تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سفوف کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑہ پھولا ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہوتا ہے۔ چندیوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ماتحت دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام ٹبہ گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں معہ مدلل حسب ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے یہ اخبار نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دل پسند اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر

۔ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء۔

جمعۃ المبارک

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر

سر چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو دس روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جن کو پانچ روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم سے یعنی عام قیمت پیشگی

عام قیمت مابعد ہے ۔ فی پرچہ ... جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ایک ٹکٹ آنا چاہئیے ۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے جب اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے ۔ بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔ مینجر ۔ لوکل ... افریقہ ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا ۔ و حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۸ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ تازہ الہام ۔ زمین کہتی ہے ۔

یا نبی اللہ کنت لا اعرفک

ترجمہ :۔ اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی ۔

یخرج ھمہ وغمہ دوحۃ اسمٰعیل فاخفہا حتّٰی یخرج ۔

ترجمہ ۔ اس کا ہم اور غم باہر نکال دیگا ۔ اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ ۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے ۔

" ایک دانہ کس کس نے کھانا "

۸ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ خواب میں دیکھا گیا تھا ۔ کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے ۔ میں کہتا ہوں ۔ کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا ۔ اور اگر پانی بھی نہ ملیگا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا ۔ میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے ۔ کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے ۔ اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الٰہی ہے ۔ جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا ۔

۱۰ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ دیکھا ۔ کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے ۔ ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے ۔ میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں ۔ صرف تعلیم پاتے ہیں ۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا ۔ آسمان کی طرف مونھ کر کے ایک دو باتیں کیں ۔ جو سمجھ میں نہیں آئیں ۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ الہام ہوا ۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا ۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی

ایک پوشیدہ خبر شائع ہونیکی پیشگوئی

۱۴ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ اول کسی نے کہا ۔ کرنسی نوٹ پھر ایک کتاب مجھے دی گئی ۔ گویا وہ کرنسی نوٹ تھے ۔ اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا ۔

دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا ۔

(فرمایا ۔ اخبار سے مراد خبر ہے)

ہفت قادیان

۱ ۔ حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں ۔

۲ ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے ۔

۳ ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب اسی جگہ قیام پذیر ہیں ۔ اور بعض ضروری تصانیف میں مصروف ہیں

۴ ۔ اس ہفتہ میں بیرونجات سے خاں صاحب عبد المجید خاں صاحب بمعہ چند دیگر احباب کے کپورتھلہ سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔

مدرسہ قادیان

۱۴ ۔ فروری ۱۹۰۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے جناب رائے صاحب جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ امرتسر تشریف لائے ۔ عاجز راقم بھی بوجہ اس کے کہ مدرسہ کے معاملات کے ساتھ پرانی دلچسپی ہے ۔ صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ صاحب موصوف ایک خلیق افسر ہیں ۔ آپ نے جماعت پنجم کا امتحان کیا ۔ اور ۱۵ کو بھی مدرسہ کا معائنہ فرمائیں گے ۔ ۱۷ کو جناب گاڈرے صاحب انسپکٹر تشریف لائیں گے ۔ اور مدرسہ کا معائنہ کریں گے ۔ باقی حالات ہفتہ آیندہ کے اخبار میں درج کئے جائیں گے

ڈائری

القول الطیب

۱۱ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ فرمایا ۔ بڑے شکر کی بات ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو دعائیں کی جاتی ہیں ۔ وہ اکثر قبول ہوتی ہیں ۔ قضاء و قدر تو رک نہیں سکتی ۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک کام کرتا ہے ۔ لیکن اکثر دعاؤں میں اپنی مراد کے مطابق کامیابی ہو جاتی ہے ۔ اور ایک قطعی اور یقینی امر یہ ہے ۔ کہ دعا کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہونے والا ہو ۔ جواب ضرور مل جاتا ہے ۔ خواہ وہ جواب حسب مراد ہو ۔ اور خواہ خلاف مراد ہو ۔

فرمایا ۔ زلزلہ کے بارے میں میں نے یہ توجہ نہیں کی کہ کب اور کس وقت واقع ہوگا ۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اخفا چاہتا ہے ۔ انسان کے ملکی رازوں میں بھی اخفار ہوتا ہے ۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے کاموں میں بھی اخفا ہوتا ہے اس واسطے میں ڈرتا ہوں ۔ کہ اس کے متعلق زیادہ دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہیں بے ہودگی نہ سمجھی جاوے ۔ تاہم اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے ۔ وہ دعا کرنے سے ناراض نہیں ہوتا ۔ لکھا ہے ۔ کہ جب آنحضرت کو کہا گیا کہ اگر تو فلاں اشخاص کے متعلق ستر دفعہ بھی دعا کرے ۔ تب بھی قبول نہ ہوگی ۔ تو آنحضرت نے کہا ۔ کہ میں ستر سے بھی زیادہ دفعہ دعا کروں گا ۔ ایسا ہی حضرت ابراہیم نے قوم لوط کے متعلق مجادلہ کیا ۔ حالانکہ مجادلہ کرنا سوء ادب ہے ۔ کیونکہ مجادلہ میں بے دلیل درخواست ہوتی ہے ۔ لیکن چونکہ یہ دعا کا رنگ تھا ۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ناپسند نہیں فرمایا ۔

فرمایا ۔ زلزلہ کے متعلق بہت خطرہ ہے ۔ اور اس کا علاج بجز دعا کے اور کچھ نظر نہیں آیا ۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں دعائیں کرو ۔ تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے ۔

ایک شخص نے سوال کیا ۔ کہ میت کے ساتھ جو لوگ روٹیاں پکا کر یا اور کوئی شے لے کر باصرہ قبرستان میں لے جاتے ہیں ۔ اور میت کو دفن کرنے کے بعد مساکین میں تقسیم کرتے ہیں ۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے ۔

فرمایا ۔ سب باتیں نیت پر موقوف ہیں اگر یہ نیت ہو ۔ کہ اس جگہ مساکین جمع ہو جایا کرتے ہیں اور مردے کو صدقہ پہنچ سکتا ہے ۔ ادھر وہ دفن ہو ۔ ادھر مساکین کو صدقہ دے دیا جاوے ۔ تاکہ اس کے حق میں مفید ہو ۔ اور وہ بخشا جاوے ۔ تو یہ ایک عمدہ بات ہے ۔ لیکن اگر صرف رسم کے طور پر یہ کام کیا جاوے ۔ تو جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کا ثواب نہ مردے کے لئے اور نہ دینے والوں کے واسطے اس میں کچھ فائدے کی بات ہے ۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ کسی شخص کے مر جانے پر جو اسقاط کرتے ہیں ۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے ۔ فرمایا یہ بالکل بدعت ہے ۔ اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سنت اور حدیث سے ظاہر نہیں ہو سکتا ۔

نظم میاں محمود احمد صاحب

میاں اسحاق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
ہراک منہ سے یہی آواز آتی ہے ۔ مبارک ہو
دعا کرتا ہوں میں بھی ہاتھ اٹھاکر حق تعالیٰ سے
کہ اپنی خاص رحمت سے وہ اس شادی میں برکت دے

خدایا اس نبی پر اور بیٹے پر فضل کر اپنا
اور ان کے دل میں پیدا جوش کردے دین کی خدمت کا
کلام پاک کی الفت کا ان کے دل میں گھرکردے
نبی سے ہو محبت اور تعشق ان کو تجھ سے
ہراک دشمن کے شر سے تو بچانا اے خدا انکو
ہمیشہ کے لئے رحمت کا تیری اُن پہ سایہ ہو
ہمیشہ کے لئے ان پر ہوں یارب برکتیں تیری
دعا کرتا ہوں یہ تجھ سے خدایا سن دعا میری
انہیں صبح و مسا دین اور دنیا میں ترقی دے
نہ ان کو کوئی چھوٹا سا بھی آزار اور دکھ پہنچے
عطا کران کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولیٰ
ہمیشہ ان پہ برسا ابر اپنے فضل و رحمت کا
میں اگلے شعر پر کرتا ہوں ختم اس نظم کو یارو
ایمان کے واسطے تم بھی خدا سے کچھ دعا مانگو
بہت بھایا ہے اے محمود یہ مصرعہ میرے دل کو
مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

اخبار وفادار میں ایک نظم مسلمانوں کی موجودہ حالت پر چھپی ہے ۔ چند شعر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ۔

کہاں اب وہ فروغ ملت بیضا رہا باقی
فقط دنیا میں ہے اک نام اسلام کا باقی
ہیں سورج کی یہ کرنیں ڈوبنے والی کوئی دم میں
نہ وہ گرمی نہ وہ تیزی نہ اس میں ہے ضیا باقی
کہاں ہیں وہ عقیدے وہ ارادے کیا ہوئی ہمت
نہ دولت ہے نہ حشمت ہے نہ کچھ صدق و صفا باقی
مسلمان نام کے ہیں ہم نہیں ہم میں مسلمانی
لٹا سب قافلہ یہ رہ گئے ہیں نقش پا باقی
کسی کے ہم شریک حال ہوں یا کام آئیں کچھ
جو ہمدردی کریں ہم میں نہیں اس کا پتا باقی
کریں گے قوم کی کیا خیر خواہی اور ہمدردی
نہ ہو جن میں کہ کچھ بھی بوئے انس اقربا باقی
اسی پر فخر کرتے ہیں اسی پر ناز ہے ہم کو
گئی دولت مگر گھر میں ہے اک بوریا باقی
ہماری قوم سوتی ہے کچھ ایسی بے خبر ہوکر
سوا اک سانس کے اور کچھ نہیں اس میں رہا باقی
کیا حالت آسمانی مصلح کی ضرورت کو ظاہر نہیں کرتی ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نیا عجیب و غریب رسالہ دارالامان کا

ہم نے ایک ماہی رسالہ قادیان سے نکالنا چاہا ہے ۔ جس کے ایڈیٹر صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس رسالہ کا نام **تشحیذ الاذہان** تجویز فرمایا ہے اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہوا کریں گے ۔

(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کی وہ تقریریں جو آپ گو عورتوں کو وعظ کے طور پر سنایا کرتے ہیں ۔ وقتاً فوقتاً درج ہوا کریں گی (۲) مکتوبات حضرت امام الزمان سلہ الرحمن (۳) مسائل شرعیہ (۴) سوانح مشاہیر اسلام (۵) مخالفین اسلام کے دندان شکن جواب (۶) عربی کی تعلیم کے لئے آسان طریقے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگا ۔ سالانہ قیمت پیشگی ۱۲/ ہے ۔

درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آنی چاہئیں

پچیس فروری والے الہام کا مطلب

ایک دوست نے حضرت سے دریافت کیا ۔ کہ کیا اس الہام کا یہ مطلب ہے ۔ کہ ہم لوگ پچیس فروری کے بعد باہر میدانوں میں چلے جاویں ۔ فرمایا ۔ نہیں ۔ اس کا یہ مطلب تاحال مجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا ۔ اور نہ اس کی بنا پر مکانوں کو چھوڑنا چاہئے ۔

مبارکباد

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب قاضی امیر حسین صاحب اول مدرس دینیات کے ہاں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے ۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے لڑکے کا نام فضل حق رکھا ۔ قریب دس ماہ کا عرصہ گذرا ہے ۔ کہ قاضی صاحب موصوف کا جوان لڑکا عزیز محمد شاہ مرحوم فوت ہوا تھا ۔ بعد کئی دوستوں نے اور خود قاضی صاحب نے اور اس عاجز نے بھی (کیونکہ قاضی صاحب موصوف کے واسطے دعا کی جاتی تھی ۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں عظیم صدمہ کے بعد نعم البدل عطا فرماوے ۔) یہ خواب دیکھے تھے کہ عزیز محمد شاہ گویا کہیں گیا ہوا ہے ۔ اور پھر واپس آگیا ہے ۔ اس عالم سے جاکر پھر واپس آنے کے یہی معنے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں ایک لڑکا عطا فرمایا ۔ فالحمد للہ ۔ اللہ تعالیٰ اس فضل حق کو قاضی صاحب اور دیگر لواحقین اور احباب کے واسطے موجب فضل حق بنا دے اور اس کو نیکی اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے ۔ اور خادم دین بنائے ۔ آمین ثم آمین ۔

(۲) مخدومی مولوی شیر علی صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کے لڑکے کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عبدالرحمان رکھا ۔ خدا اسے اسم بامسمےٰ بنائے ۔ آمین ۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	ماسہ	دصہ	دسہ	۵عہ	ہے
½ صفحہ	دسہ	دسہ	ہسہ	ہے	ہہ
پورا کالم	یسہ	ہسہ	ـسہ	ہ	ے
½ کالم	ـسہ	ـعہ	ـعہ	للعہ	عا
¼ کالم	عسہ	ہے	ہہ	ے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۱/ لیکن ۸/ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ۔ ضمیمہ بحساب ۸/ فیصدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا ۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کرلیں ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے ۔

اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے ۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا ۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۵۰ روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا

ثناء اللہ کا فیصلہ ہوگیا

آج کل کے اہلحدیث کا نمونہ

ہمہ کارش ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ثناء اللہ کے فیصلہ سے اس وقت ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ غزنوی وغیرہ مولویوں نے ہم پر جو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ کیونکہ باوجود ثناء اللہ کی بہت کوشش کے تاحال اس کے استاد الاستاد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور پھر خود غزنوی صاحبان جو اصل موجد فتوے کے تھے۔ اب تک اس کے مخالف ہیں اور اس کو کافر جانتے ہیں۔ لیکن اس جگہ فیصلہ سے مراد اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اپنی ایک تازہ تحریر کے ساتھ اس نے بالوضاحت یہ ظاہر کر دیا ہے کہ احمدی جماعت کی مخالفت میں وہ راستبازی یا سنجیدگی کی کہاں تک پرواہ رکھتا ہے۔

آہ! اسلام کے واسطے یہ کس مصیبت کا زمانہ ہے! وہ جو ہمارے علماء ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اسلام کی طرف سے بڑی بڑی کتابیں چھاپتے ہیں۔ اخباریں نکالتے ہیں۔ فتوی لکھتے ہیں۔ قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ جب ان کے حالاتِ اندرونی ظاہر ہوتے ہیں۔ تو حافظ شیراز کے اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں۔ ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ شیراز کے وقت تو شاید خلوت تک ہی معاملہ محدود تھا۔ مگر اب تو برخلاف اس کے یہ دوستان اہل حدیث وقت کے ساتھ یہ شہادتیں دی جاتی ہیں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اس کے رو سے جھوٹھ بولو۔ چوری کرو۔ متقی کے متقی بنے رہو گے۔ ایسے ہی بزرگ علماء کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بھیڑیے نے بھی ان کی حالت میں گرفتار ہونے سے پناہ مانگی تھی۔ کیونکہ بھیڑیا تو اپنے آپ کو بھیڑیا ہی کہتا ہے اور یہ بھیڑیئے ہو کر بھیڑوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

یہ واقعات نہایت ہی قابل افسوس ہیں۔ مگر اس وقت جس واقعہ کی طرف ہم ناظرین کو متوجہ کرنا چاہتے۔ وہ سب سے بڑھ کر تعجب انگیز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امرتسر سے ایک ہفتہ وار اخبار نکلتا ہے۔ جس کا نام **اہل حدیث** ہے۔ اس اخبار کے مقاصد اور اغراض جو ہونے چاہئیں۔ خود اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ سوائے بدنام کنندۂ نکونامے چند کے اور کوئی بات اس میں پائی نہیں جاتی۔ بالخصوص سلسلہ احقہ کے متعلق دروغ بیانی کرنا اور خلائق کو دھوکہ دینا اس کا شیوہ ہے۔ اس کی نظیریں ہم پہلے بھی دے چکے ہیں جن کا جواب وہ نہیں دے سکا۔ اس اخبار میں کوئی لطیف مضمون تو کبھی ہوا ہی نہیں۔ البتہ اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ اردو و فارسی اشعار کی ایک فہرست اپنے پاس بنا رکھی ہوئی ہے۔ اور موقعہ بے موقعہ ہر صفحہ و کالم میں ان اشعار کو ایسے طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں جس سے آپ کی متانت اور بلند خیالی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ اخبار ہفتہ وار حسب الارشاد **مولوی ثناء اللہ صاحب** ان کے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپ کر شائع ہوتا ہے۔

اس اخبار کے پرچہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ کالم ۲ میں اخبار بدر کا حوالہ دے کر اہل حدیث نے اپنی سچائی اور راست گوئی کا ایک عجیب ثبوت دیا ہے۔ اس جگہ ہم بدر کی عبارت اور اہل حدیث کی عبارت ایک دوسرے کے سامنے تحریر کر دیتے ہیں تاکہ ناظرین خود اندازہ کر سکیں۔ کہ اس زمانہ میں اہل حدیث کا نمونہ قائم کرنے والے مولوی کس پایۂ اعتبار تک پہنچے ہوئے ہیں۔

نقل اخبار بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے اور زیادہ بول نہیں سکتا لیکن ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ **ایک شخص نے کہا۔** کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں اور باقی سب عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ اور زکوۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے **کہ یہ بات صحیح نہیں۔** کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑی ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔

نقل اہل حدیث مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳

خیر آج ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کرشن قادیانی گو آج کل مدت سے خفا سے ہیں۔ لیکن اب مدت کے خوف سے سیدھے ہونے لگے ہیں۔ آپ نے ۲۷ دسمبر کے روز جو اپنی سبھا کے بیچ میں لیکچر دیا ہے۔ وہ قادیانی اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔ آپ نے اس اپدیش (لیکچر) میں احمدی (مرزائی) اور غیر احمدی میں فرق بتلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"اس فرقہ (مرزائیہ) میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ (مرزائی) وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور باقی سب عملی حالت مثلاً نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے"

بہت خوب گرو صاحب! کو دکان رکاوہ بند اور دن پورا ہوگیا۔ ہم چاہتے تو اچھی طرح ثابت کرتے۔ کہ آپ نے اس بیان میں کہاں تک راستی سے کام لیا ہے۔ اور اس حصر کرنے میں آپ نے کہاں تک حسب عادت شیر لفیع بولا ہے۔ لیکن آپ بخوف موت مصالحت کی طرف شائق ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس تکذیب کرنے سے کیا مطلب۔ ہم اس لئے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ زمانہ قدیم کے معتزلہ اور زمانہ حال کے نیچری تو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ پھر ان سے تو آپ کو کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی علیحدگی؟

یہ تو ممکن نہیں۔ کہ اہل حدیث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے کوئی ایسی حدیث تلاش کر لی ہو۔ جس کے مدعے دوسرے کے کلام میں اس قسم کی خیانت کر کے پبلک کو دھوکا دینا جائز ہو گیا ہو۔ کیونکہ نبی کا پاک کلام ایسے ظالمانہ طریقوں کی ہم کبھی کے واسطے تعلیم نہ کرتا کہ ان کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں یورپ امریکہ میں بڑی بڑی ایجادیں ہو رہی ہیں وہاں ہمارے نئے اہل حدیث کو بھی اپنی جدت طبع سے یہ سوجھا ہو۔ کہ کوئی نئی حدیث بتلائے۔ اور گذشتہ احکام تقوی اور دیانت کو منسوخ کر کے ان لوگوں میں شامل ہو جائے۔ جو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق تھے۔

گو بظاہر اہل حدیث کا یہ کام شرع اسلام کے برخلاف ہے۔ تاہم اس میں بھی شریعت اور قرآن اور حدیث کی ایک خدمت اس اہلحدیث نے ضرور کی ہے اور اس کے ہم قائل ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے سے آخری زمانہ کے علماء کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ یہودی صفت بن جائیں گے اور خدا کے مسیح کی مخالفت کریں گے۔ اس کا رنگ اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس ایڈیٹر جوان نے دکھلا دیا ہے۔

ہم کی یہ کارروائی ہمارے اور اس کے درمیان ایک فیصلہ کرتی ہے۔ کیونکہ جب ان لوگوں نے ہماری مخالفت میں یہاں تک

جائز رکھا ہے۔ کہ مریض اور مسافر عبارت میں سے آگے پیچھے سے الفاظ کاٹ کر شامل ہر شخص ہوسکے ہو جاویں۔ جس نے کہا تھا۔ کہ میں نماز اس واسطے نہیں پڑھتا۔ کہ قرآن شریف میں حکم ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ۔ یعنی نماز کے ترویج ... جاوے۔ تو ہم ایسے لوگوں سے کہہ سکتے ہیں ... یا ان کی طرف مخاطب ہونے سے کیا فائدہ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

اغراض

(۱) انجمن ہذا کی غرض اشاعت اسلام اور ان تجاویز کو سوچنا اور عمل میں لانا ہے۔ کہ جن کے ذریعہ اشاعت اسلام ہوسکے اور ایسے افراد پیدا کرنا ہے کہ جن سے تبلیغ اسلام ہو۔

اراکین انجمن ھذا

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح اس سلسلہ کی امداد کرتا ہو۔ وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

انجمن ھذا کی شاخیں۔

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کریں وہ اس انجمن کی شاخیں ہوں گی۔

انجمن کا انتظام

(۴) اس انجمن کا نظم و نسق ایک مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگا۔ جس کا نام مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔

مجلس معتمدین

(۵) مجلس معتمدین کے عہدیدار صدر انجمن احمدیہ کے عہدیدار سمجھے جائیں گے

(۶) مجلس معتمدین کے ماتحت انتظام کرنے کے لئے بالفعل چار مجالس انتظامیہ ہوں گی۔

(الف) مجلس اشاعت اسلام

(ب) مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

(ج) مجلس تعلیم

(د) مجلس انتظام امور متفرقہ

نوٹ۔ مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت و مصلحت خود ان مجالس میں سے کسی مجلس کی بجائے صرف ایک یا دو یا زیادہ ناظم مقرر کرے اور مجلس نہ بنائے۔

اراکین مجلس معتمدین

(۷) مجلس معتمدین کے اراکین کی تعداد چودہ سے کم نہ ہوگی اور سب کے سب احمدی ہوں گے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان چودہ اراکین میں سے دو ممبر ایسے ہوں گے۔ جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف ہوں۔ تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

اراکین مجلس معتمدین کا تقرر

(۸) اراکین مجلس کا تقرر حسب ضرورت جدید انتخاب یا ان کا اخراج یا تعداد اراکین میں کمی بیشی کل عالی حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ اپنی زندگی میں خود کریں گے۔

(۹) عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یا ان کی زندگی میں ان کی اجازت سے کمی بیشی تعداد ممبران تقرر ممبران۔ یا اخراج یا انتخاب جدید حسب ذیل ہوگا۔

(الف) جس قدر اراکین مجلس معتمدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مقرر ہو چکے ہیں اور وہ آخری وقت تک خارج نہیں ہوئے۔ وہ بدستور ممبر سمجھے جائیں گے۔

(ب) اراکین مجلس معتمدین لائف ممبر ہوں گے۔

(ج) جدید تقرر۔ یا اخراج باتفاق رائے ثلث ممبران موجودہ کے ہوگا۔ ممبران کے ثلث لینے میں جو کسر ہوگی وہ پورا ممبر سمجھا جائیگا

(د) ممبران کی تعداد میں کمی بیشی باتفاق رائے کل ممبران موجودہ ہوگی

(ہ) نئے تقرر کے وقت انتخاب سے چھ ہفتہ پہلے ہر ایک مقامی انجمن احمدیہ کو مجلس معتمدین کی طرف سے جدید تقرر کی اطلاع دی جاویگی اور وہ انجمنیں تاریخ اطلاع سے چار ہفتے کے اندر امیدواران اپنی طرف سے تجویز کر کے اس کی اطلاع سکرٹری کو دیں گے۔ اور سکرٹری ان کا علم پانچویں ہفتہ میں کل موجودہ اراکین مجلس معتمدین کو دیگا۔ اور وہ چھ ہفتہ گذرنے کے بعد مقامی انجمنوں کے تجویز کردہ امیدواران میں سے حسب ضرورت انتخاب کریں گے

نوٹ۔ ایسے تقرر کے لئے امیدوار تجویز کرنے کا حق صرف اسی مقامی انجمن احمدیہ کو حاصل ہوگا۔ جس کو مجلس معتمدین پہلے سے بذریعہ سارٹیفکٹ ایسی اجازت دیگی۔

عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۰) پریزیڈنٹ ایک

جنرل سکرٹری ایک

قانونی مشیر۔ ایک

نوٹ۔ ان عہدیداران کے علاوہ مجلس کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ ایک محاسب مقرر کرے۔ جو کل حسابات کی وقتاً فوقتاً پڑتال کرے۔ یہ محاسب ضروری نہیں کہ ممبران مجلس ہی سے ہو

فرائض عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۱) فرائض عہدیداران حسب ذیل ہوں گے

(الف) پریزیڈنٹ۔ مجلس معتمدین کا ہر ایک جلسہ بصدارت پریزیڈنٹ ہوگا۔ اور اس کی غیر حاضری میں حاضر جلسہ ممبران میں سے باتفاق رائے دیگر کوئی ممبر بطور پریزیڈنٹ کام کرے گا۔ اور کل روئداد جلسہ گذشتہ ان کے دستخط سے منظور ہوگی۔

(ب) سکرٹری۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت سکرٹری کریگا۔ جس میں دیگر مجالس کے سکرٹری اوس سے مدد دیں گے۔ جلسہ کا انعقاد جلسہ کی روئداد کا لکھنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دیگر ان تمام خدمات کا بجا لانا۔ جن کا ذکر ان قواعد میں اس کی ذات کے متعلق کیا گیا ہے۔

(ج) قانونی مشیر۔ ہر ایک معاملہ قانونی میں رائے دینا انتقال یا حصول جائیداد یا اجارہ وغیرہ کے لئے متعلق مسودات بنانا ہر قسم کے مقدمات جو صدر انجمن احمدیہ کو کرنے ہوں ان میں پیروی کرنا یا کرانا وغیرہ۔

مجلس معتمدین کے حقوق اور فرائض

(۱۲) مجلس معتمدین کے حقوق و فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) کل جائیداد جو صدر انجمن احمدیہ یا اس کی کوئی شاخ کسی وقت کسی جگہ حاصل کرے۔ اس پر مالکانہ اختیار مجلس ہذا کو ہوگا۔ اور جو جائیداد آئندہ حاصل کی جائے گی یا فروخت یا اجارہ پر دی جائیگی وہ مجلس ہذا کی طرف سے سکرٹری مجلس کے نام پر ہوگی۔ اسی طرح آئندہ جس قدر چندے یا ہبہ یا زکوٰۃ یا مختلف مدات سلسلہ احمدیہ کی آمدنیاں ہوں گی۔ وہ سب مجلس معتمدین کے نام پہنچیں گی

(ب) مجلس ہذا کا اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے امور بالا مندرجہ ضمن الف فقرہ ۱۳ کے انتظام کے لئے اس کام کو کسی ماتحت مجلس کے سپرد کرے یا اس کا کوئی اور انتظام کرے

(ج) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ ان فرائض کے سرانجام دینے کے لئے کام کے بڑھ جانے پر اپنے عہدیدار آنریری یا باہشاہرہ رکھے۔ مشاہرہ سے کسی ممبر یا عہدیدار مجلس ہذا کی حیثیت میں فرق نہ آئیگا۔

(د) کل مقامی انجمنہائے احمدیہ کی نگرانی جہاں کہیں وہ انجمنیں ہوں مجلس ہذا کے ماتحت ہوں گی۔ اور ان کے معاملات میں دخل دینے کا حق اُسے حاصل ہوگا۔ مجلس ہذا کے فیصلہ جات کی کل انجمنیں پابند ہوں گی۔

(ہ) صدر انجمن احمدیہ کے لئے نئے قواعد مرتب کرنا یا موجودہ قواعد متعلقہ انجمن ہذا کی ترمیم و تنسیخ اسی مجلس کے ہاتھ ہوگی۔

(و) ماتحت مجالس کے علیحدہ علیحدہ کے لئے قواعد بنانا اور ان کے لئے عہدیدار تجویز کرنا۔ یا موجودہ عہدیداران کو برطرف کرنا۔

(ز) مقامی انجمنہائے احمدیہ کے مرتبہ قواعد کو منظور کرنا اور ان کو انتخاب ممبران مجلس معتمدین کے لئے سفارش کرنیکا حق دینا۔

(ح) ماتحت مجلسوں کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کرنا یا اس میں تغیر و تبدل کرنا۔

(ط) مجلس معتمدین کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ جائیداد انجمن کو بجز اغراض انجمن کسی اور غرض میں خرچ کرے۔ لیکن وہ اس امر کی مجاز ہوگی۔ کہ سرمایہ انجمن کی افزائش کے لئے ان اموال کو بذریعہ تجارت یا اور کسی طرح ترقی دے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم
مکرمی معظمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
مین ۱۹۰۶ء کی قیمت بدر منشی محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکا ہون ۔ جو مین ان کو چھوڑتا ہون ۔ بدر کا پرچہ اب آپ میرے نام روانہ فرماوین ۔ دو ۱۹۰۷ء کی پیشگی قیمت کے واسطے وی پی کر دین ۔ والسلام ۔ خاکسار عبد الرحمان کلکتہ

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ابتدائے جنوری ۱۹۰۶ء سے اخبار بدر بنام میان ودّا واسکنہ موضع مہدی پور ۔ ڈاک خانہ کلاس والہ ۔ ضلع سیالکوٹ جاری فرماوین ۔ والسلام ۔ خاکسار ابو محمد عبد اللہ کھیوہ

(۳) بابو محمد امین صاحب طالب علم ویٹرنری کالج نے ایک اور خریدار دیا ۔ فضل حق صاحب ۔ چیاولی ملتان ۔ محلہ لوان شہر معرفت مستری کریم بخش ۔

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم ومعظم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جب سے بدر میرے نام جاری ہوا ہے ۔ مین خدا کے فضل سے اس کو خاص محبت اور شوق سے پڑھتا ہون ۔ اس کی بہتری اور ترقی اشاعت میری عین دلی آرزو ہے ۔ مین اس کے لئے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہون ۔ اسی واسطے اپنے اخبار بدر پڑھنے کے دوستون کو بطور نمونہ کے مطالعہ کے واسطے بھیجدیتا ہون ۔ خدا چاہے تو مین اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہون گا ۔ انشاء اللہ ۔ فی الحال ایک اخبار میرے چھوٹے بھائی کے نام مفصلہ ذیل پتہ پر جاری فرماوین ۔ اور قیمت بذریعہ وی پی اس سے وصول فرماوین ۔ پتہ اس کا یہ ہے ۔ ڈاکٹر مرزا عزیز الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ کنٹنبل ڈسپنسری سرگودہ

(۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اخویم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہو ۔ کہ آپ براہ مہربانی اخبار بدر زر سالانہ ؎ کا وی پی بسمی مولوی محمد عبد القادر صاحب بمقام بوڈ گاؤن منجو ضلع اکولہ ملک برار بلا تعامل روانہ کر دیجئے گا ۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح اپنے محسن ہین ۔ جہان تک ممکن ہو بملاحظہ عریضہ ہذا کے بہت جلدی وی پی اخبار بدر کا کر دین ۔ جس کا زر سالانہ ؎ ہے اور مجھکو اطلاعاً تحریر فرماوین ۔ اور ان کا نام درج رجسٹر کر لین ۔ والسلام
خاکسار حافظ [illegible] احمد اکولہ

(۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مخدومی ومکرمی محبی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ۔ مولےٰ کریم بدر کو روز بروز ترقی عطا فرمائے ۔ مین بھی آپ کو ایک خریدار دیتا ہون ۔ جو ؎ پر بدر کا خریدار ہوا ہے ۔ آپ اس کو یکم جنوری ۱۹۰۶ء کے جو نمبر چھپے ہین ۔ ارسال فرماوین ۔ پتہ خریدار بدر ۔ مولوی نور محمد صاحب چاہ اڑانوالہ ۔ موضع امیر پور ۔ ڈاک خانہ کبیر والہ ضلع ملتان اور یکم اپریل کا پہلا پرچہ وی پی بھیجکر قیمت وصول فرمالین ۔
میرے نام آپ نے سال گذشتہ ۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۵ء کو بدر جاری کیا تہا ۔ اس تاریخ سے لے کر یکم جنوری ۱۹۰۶ء تک جو قیمت بدر ہے تحریر فرماوین ۔ جو بقایا آپ کو بھیجدون نئے سال کی قیمت بھی انشاء اللہ بھیجدونگا ۔ والسلام
خاکسار نور احمد مدرس مدرسہ امدادی بستی وریام

(۷) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے نام اخبار بدر جاری کردین اور پہلا پرچہ وی پی کردین ۔ بلکہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے تمام پرچے لکھے کرکے وی پی کردین ۔
مستری عنایت الدین ۔ اندرون بہاٹی دروازہ لاہور

(۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار بدر کا ایک پرچہ ایک سال کے لئے میری طرف سے مولوی محمد فاضل ۔ ہالووالہ ۔ کبیر والہ ملتان کے نام جاری کردیوین ۔ اور پہلا پرچہ وی پی قیمت طلب میرے نام بھیجکر وصول فرمالیوین ۔ رسیدن کارڈ وی پی میرے نام بھیجکر رقم وصول کرلین ۔ پہر ان کے نام حسب معمول سال تک پرچہ جاری رکہین ۔ والسلام
خاکسار شیخ محمود دین ۔ سوداگر کپاس ۔ کبیر والہ ۔ ملتان

(۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
جناب بہائی صاحب مفتی محمد صادق
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ قطعہ خط قبل ازین بخدمت آنجناب ارسال کرچکا ہون ۔ غالباً بلاحظہ جناب سے گذرا ہوگا ۔ تابعدار کے واسطے آپنے ضرور دعا کی ہوگی ۔ مین آج کل مبتلا مرض . . . . . ہون ۔ اللہ کا شکر ہے جس حال مین پروردگار رکھے ۔ راضی برضائے مولا ہون ۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے ۔ اس مسیح موعود کی صداقت کے ساتھ دنیا سے ساتھ ایمان کے اٹھالئے ۔ میرے واسطے جملہ برادران احمدی جماعت کو بذریعہ تحریر بدر دعائے خیر سے یاد شاد فرماوین ۔ آپ خود بھی اور جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب حکیم الامت سے دعا کے واسطے توجہ دلادین ۔ اور اگر موقعہ مناسب ہو تو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ۔ کیونکہ مین حضور کا خادم ہون ۔ حضور کی دعا میرے حق مین بہترین دوا ہے ۔ میری تو یہ نیت تہی ۔ کہ قادیان مین میرا خاتمہ ہوتا ۔ زیر قدم مبارک مسیح موعود ۔ اب آئندہ جو خدا کو منظور بہتر ہے ۔ مین نے آپ کے واسطے ایک خریدار پیدا کئے ہین ۔

نمونہ کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے ۔ ان کا پتہ یہ ہے ۔ سید موسےٰ قاسم حاجی دتا ۔ بمبئی ۔ بھولیسر مارکیٹ ۔
خاکسار محمد عبد الرحمان ۔ بمبئی ۔

پھر افسوس نہ ہے

اگر وقت گذر گیا ۔ کیونکہ ایک ماہ کے اندر ہی اندر قریب نصف کے یہ زبردست کتاب باہر جاچکی ہے ۔ اور اختیار الاسلام سے کہین بڑھ کر تعلیم الاسلام زیادہ مفید اور آریون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے ۔ غالب یقین ہے ۔ کہ تھوڑے عرصہ مین لوگ اس کے لئے ترسین گے ۔ کیونکہ یہ معمولی نہین بلکہ علمی کتاب ہے ۔
قیمت الاسلام مع ضمیمہ ۲ ۵ صفحہ ۔
درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین ۔

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ دوستون کو مفید ہون گی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہین ۔
(۱) حبوب مقوی باہ ۔ دل ودماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہین ۔ اور اعصاب کو تقویت دیکر ان کو کام کا بنادیتی ہین ۔ دو ہفتہ کے لئے عہ
(۲) حلوائے موصلی ۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے ۔ فی سیر تین روپیہ
(۳) دوائی جریان ۔ جو جریان وضعف بچپن کی غلط کاریون سے ہوجاوے اس کے لئے مفید ہے ۔ چالیس خوراک عہ
(۴) اکسیر آتشک ۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہوجاتا ہے عہ ۔ حالات لکھو ۔ تا مطابق اس کے ہدایت ہو ۔
(۵) سرمہ عجیب ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ سبل ۔ خارش چشم ۔ درد آنکھون سے پانی جاری رہنا ۔ سلاق (ککرے پن) کے لئے از بس مفید ہے ۔ فی تولہ عہ
(۶) حبوب جدوار ۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے اس کے لئے نہایت مفید ہین ۔ چالیس گولی عہ
اطلاع ۔ دیگر امراض کے لئے بھی بعد تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد الدین احمدی رسالنوالیہ ۔ بازار کٹھیکان ۔ سیالکوٹ

بنگالہ کے متعلق حضرت مسیح کی پیشگوئی صفحہ دوم پر دیکھو

کیونکہ عیسائیوں کا خداوند مسیح ان کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ مجرم کو انتقام لئے بغیر معاف کرو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی تمہاری گال پر طمانچہ مار کر قانون اخلاق کی نافرمانی کرے۔ تو تم انتقام مت لو۔ بلکہ اپنی دوسری گال اس کے آگے کردو۔ مسیح جب خدائی صفت کو دنیا میں لایا تو ہمارے قصور معاف کرنے کے لئے انتقام اور معاوضہ اور کفارہ کی ضرورت سے بری تھی۔ اس نے اپنے مجرموں پر کمال شفقت اور نرمی اور حلم اور رحم کرنا سکھلانا چاہا تھا۔ تو کیا اس کی یہ نرمی سکھانا عیسائیوں کی طرف سے اس سلوک کی مستحق ہے کہ اس پر لعنتوں کا بوجھ ڈالدیا جاوے۔ راقم مضمون نے دو پہلو انتیار کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسیح کی زندگی (عیسائیوں نے) خدا کے ہاتھ گناہوں کے عوض فروخت کر کے نجات خریدی۔ اور دوسرے یہ کہ مسیح نے جان بوجھ کر سولی پر چڑھ کر موت منظور کی۔ یہ دونو پہلو نہایت شرمناک نتائج کا پیش خیمہ ہیں۔ کیونکہ جو شخص کسی انسان کو کسی کے ہاتھ بیچتا ہے۔ وہ اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۱ سات سال کی قید اور جرمانہ کی سزا دیتی ہے۔ اور ہماری عادل گورنمنٹ انگریزی نے ایک بڑا فخر جو دنیا میں حاصل کیا ہے وہ بکردہ انسان فروشی کی رسم کا انسداد ہے۔ اگر عیسائی صاحبان نے مسیح کو بیچ کر خود کچھ عوض حاصل کیا ہے۔ تو وہ بھی ایسے ہی جرم کے مرتکب ہوئے۔

اور اگر یہ بات تسلیم کی جاوے۔ کہ اس نے اپنے آپ کو خود ہلاک کیا۔ تو وہ خودکشی کی تعریف میں آتا ہے۔ کیونکہ ویبسٹر کی انگریزی ڈکشنری سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص صحت حواس اور تمیز اور بلوغت کی حالت میں جان بوجھ کر اپنی جان ہلاک کرے۔ وہ خودکشی کرتا ہے۔ اور اس کے تدارک کے لئے سرکار انگریزی کی بنائی ہوئی تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۰۵ موجود ہے۔ اگر ایسا واقعہ سرکار انگریزی کے عہد میں ہوتا۔ تو خدا معلوم قانون اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا۔

اور منطق مقابل پر زور دے کر ابدی زندگی کی قدر کے لئے حیات مستعارہ کا مزہ چکھنا ضروری ٹھہرا لینے سے گرے کلارک صاحب نتیجہ کو متعدی ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر یہ ضروری ہی ہو۔ تو بھی تو اس کا فائدہ صرف مسیح کی ذات تک ہی محدود رہتا ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں لذات کو چکھنے کے لئے مسیح ہو۔ اور ان کا اثر دوسرے لوگوں میں پہنچ جاوے۔

گناہوں کا فدیہ طلب کرنا نہایت خفت اور بخل کا کام ہے۔ اور اس قانون فطرت کے خلاف ہے۔ جس پر انسان کو مفطور کیا گیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض کسی فدیہ کی ضرورت کو مان بھی لیا جاوے۔ تو ایسے فدیہ کے لئے کسی کی جان تجویز کرنا ایک سخت حماقت ہے۔ مسیح کی خودکشی کو دنیا کے گناہگاروں کے گناہوں کا معاوضہ سمجھنا معلوم نہیں کس عقلمندی پر مبنی ہے وہ بیچارہ جو بقول عیسائی صاحبان کو جو گناہ سے بالکل ناآشنا تھا۔ اس کے سر پر ساری دنیا کے گناہوں کی گٹھڑی کس انصاف سے رکھدی گئی۔ اور یہ بات کہ مسیح نے اپنے تئیں آپ اس فدیہ کے لئے پیش کیا محض افترا معلوم ہوتی ہے کیونکہ عہد نامہ اس پہلو میں ساکت ہے۔ اور اگر اس نے ایسا کیا ہے تو وہ بھی حماقت ہے۔ کیونکہ قانون معاوضہ اس کی جان کو دنیا کے گناہوں کے بدلہ میں لینے کا تقاضا نہیں کرتا۔ اور یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ اس کے کفارہ نے گناہ کے اثر مٹا دیا۔ جیسا کہ راقم مضمون نے لکھا ہے۔ اصل منشائے کفارہ یہ ہے۔ کہ انسان کو اس منزل تک واپس پہنچا دے۔ جہاں پر یہ گناہ کرنے سے پہلے موجود تھا۔ اور اس امر میں آدم اور حوا کا حوالہ دیا ہے۔ اب جہاں گناہ کرنے سے پہلے آدم و حوا تھے۔ وہ مقام ایسا پاکیزہ تھا۔ کہ وہاں کوئی جرم اور گناہ سرزد نہیں ہو سکتا تھا۔ اور کفارہ کا اثر بھی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اس کے بعد دنیا ایک ایسے بہشت میں داخل ہو جاوے۔ جہاں پہلے آدم اور حوا تھے۔ اور جہاں گناہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ بجائے اس کے اس کفارہ کے ماننے والے تمام دنیا کے گنہگاروں سے بڑھ کر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جس کی تشریح کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ تو پھر جبکہ یہ نتیجہ موہومہ ہی حاصل نہیں۔ تو اس کو موثر ہی کیسے کہہ سکتے ہیں اور اور جب یہ موثر ہی نہیں۔ تو غلط اور لغو ٹھیرتا ہے۔

یسوع کی بے گناہی میں اوصاف کفارہ کا مرکوز ہونے کا مسئلہ بھی غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ اپنے آپ کو آپ ہی بے گناہ سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی دوسرے لوگ اس کے دوست اور رشتہ دار اور ہمسائے اس بات پر گواہی دیتے ہیں۔ وہ تو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اور انبیاء کی توہین۔ اور شراب خوری اور والدہ کی بے ادبی۔ اور لوگوں کے کھیتوں کی چوری وغیرہ جرائم کا مرتکب اور محرک ثابت ہوتا ہے۔ پس نہ وہ بے گناہ ہے۔ اور نہ وہ کفارہ ہو سکتا ہے۔

(باقی پھر کبھی)

خاکسار معراج الدین عمر احمدی۔ قادیان۔ ۸ر فروری ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کی خدمت میں ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

بعد از السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم تین شخص جماعت احمدیہ مقام مونگ ضلع گوجرات تین مدت سے حاضر حضور ہوئے ہیں۔ اپنے عرض حال کے واسطے کوئی موقع اور وقت ایسا ہاتھ نہیں آیا۔ جو اپنے حالات زبانی حضور میں عرض کئے جاتے۔ اس لئے یہ عریضہ خدمت حضور میں پیش کرتے ہیں۔ اول مسمی عبد اللہ میں بھی اپنا عرض حال کرتا ہوں کہ مجھ کو حضور سے بیعت ہوئے عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال کا گذرا ہے۔ اس عرصہ میں مخالفین نے اکثر تکالیف پہنچائی ہیں۔ اور اب بھی پہنچا رہے ہیں۔ کاروبار دنیوی میری ہر طرح سے روک ڈال رہے ہیں۔ غرضیکہ ہر طرح سے نقصان پہنچانے میں کوشش لیتے کرتے ہیں۔ بلکہ خاص رشتہ دار بھی میرے دشمن ہو گئے ہیں۔ مجھکو وہاں پر نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ کسی صورت سے مجھ کو وہاں پر گذارہ کرنا نظر نہیں آتا۔ بطور وہاں پر مجبور ہو گیا ہوں۔ اور میری طبیعت بھی خود ان لوگوں سے بیزار ہے۔ میں خود ان میں رہنا نہیں چاہتا۔ مگر مجبور پڑا ہوا ہوں۔ اب میری بابت جیسا کچھ حضور انور مناسب سمجھا حکم فرما دیں۔ اب مجھ کو کیا کرنا چاہیئے۔ جیسا حکم ہو عمل میں لاؤں دوسرا میرا بھائی احمد دین ہے۔ اس کی بھی ایسی ہی حالت ہے وہ بھی وہاں پر رہنا نہیں چاہتا۔ اور تیسرا امام الدین نامی کشمیری ہے۔ اس کو وہاں پر ہماری جیسی تکلیف تو نہیں ہے۔ مگر دعا کے واسطے وہ بھی عرض کرتا ہے۔ کیونکہ مخالف زیادہ ہیں۔ اور ہم صرف تین شخص احمدی ہیں۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ بے صبری نہ کریں۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کریں اور نیک سلوک سے پیش آویں۔ اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقائد کی خوبی اور راستی ان کے ذہن نشین کریں۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلا دیں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آجاویں۔ بہرحالت بے صبری نہیں کرنی چاہیئے۔ اور کچھ صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے دشمنوں کے حق میں ہدایت کی بھی دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اور وہ لوگ اندھے اور دیوانہ ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ آنکھ کھلے۔ تب حقیقت کو پہچان لیں۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ نے مجھے ایک بڑی نشان کا وعدہ دیا ہے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ جو دنیا کے دلوں کو ہلا دے گا۔ اور وہ بہت سخت ہوگی۔ بہتیرے اس کے صدمہ سے دنیا سے گذر جائیں گے اور بہتیرے ایمان پائیں گے۔ مردے زندہ ہوں گے۔ اور زندے مریں گے۔ اور ضرور ہے۔ کہ جاہل لوگ اپنی ضد پر قائم رہیں جب تک خدا تعالیٰ کا وہ دن آوے اور ایک دنیا کو زیر و زبر کرے۔ سو اس وقت تک اپنے صبر اور نیک چلنی کا لوگوں کو نمونہ دکھاؤ۔ اور بدی کی جگہ نیکی کرو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر ہو۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ سب کے لئے دعا کروں گا۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد - ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء

بھی وہ بڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن خوشی کی یہ بات ہے۔ کہ وہ بیکار بیٹھنا عیب جانتے ہیں۔ جفاکشی ان کی سرشت میں داخل ہے۔ تجارت ان کی نسبتہً وسیع ہے۔ اور صنعت و حرفت میں ہندوستانیوں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ پردہ کا ان میں بھی رواج ہے۔ شادی و غمی کی رسمیں اکثر سیدھی سادی اور مختصر ہیں۔ تعدد ازدواج و کثرت طلاق کا بہت شیوع ہے

مصری اخبار "الشرق" میں کاپی سے ایک دلچسپ مضمون ترجمہ ہو کر شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اب سے دس برس پیشتر روس میں تعلیمات کا انحصار فقط مذہبی تعلیم پر تھا۔ اور اس میں بھی حدیث و تفسیر ندارد معقولات کم کم اور زیادہ تر صرف و نحو فقہیات کی تعلیم ہوتی تھی۔ علم ادب کا بالکل رواج نہ تھا۔ اور علماء میں بہت کم ایسے مولوی ہوئے تھے جو بلاتکلف عربی میں گفتگو کر سکتے ہوں۔ لیکن اب مسلمان ضروریاتِ زمانہ سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور تمام مفید علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پورا قرآن شریف مع تفسیر کے پڑھایا جاتا ہے۔ اور حدیث و اصول حدیث کا درس بھی فقہ و اصول فقہ کی طرح ہونے لگا ہے۔ تاریخ اسلام اور اسلامی جغرافیہ کا پڑھنا ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے۔ ریاضی و سائنس پر زیادہ توجہ ہے۔ اور ادب میں یہ کیفیت ہے۔ کہ طلبہ مختلف عنوانوں پر جو پہلے متعین کر دئے جایا کرتے ہیں دار العلوم میں بزبان عربی تقریر کرتے ہیں۔ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے۔ کہ علماء کا وہ پولیٹکل جلسہ جو شیخ الاسلام کی صدارت میں اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مسلمانوں کو جنھوں نے جنگ جاپان میں پوری وفاداری سے کام کیا ہے۔ اپنے جائز مطالبات کو حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ روس سے کسی قسم کا برتاؤ کرنا چاہئیے۔ اور کیا روش اختیار کرنی چاہئے اور جس کی خبر "الشرق" مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء میں چھپ چکی ہے اس میں ایک خطیب العلماء نے عربی زبان میں نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ "اسلام کی فلاسفی" پر تقریر کی تھی۔ اس تقریر کا ترجمہ روسی زبان میں ہمسایوں میں بھی شائع ہوا تھا۔ اور اخباروں نے معترضانہ پیرایہ کی روشن خیالی پر تعجب کیا تھا۔ کہ ان ملایان خشک میں جو بجز مسائل عبادات کے اور کسی فن کی طرف توجہ نہیں رکھتے باستثنائے ذات کے ایک شخص کا نکلنا حیرت انگیز امر ہے

علاقہ قازان اور کریمیا میں ۳۴ لاکھ تاتاری مسلمان آباد ہیں۔ پہلے یہ لوگ نہایت وحشی جنگلی اور نیم خانہ بدوش خیال کئے جاتے تھے۔ اب ان کی نسبت پروفیسر ویمبری اپنے مضمون بعنوان "تاتاری مسلمانوں کی بیداری" میں لکھتا ہے۔ کہ اس وقت سلطنت روس میں کوئی فرقہ مسلمانوں جیسا صلح جو، محنتی، فرمان بردار، پابند مذہب، اور ذہین و فطین نہیں ہے ان میں بیشتر تاجر اور کاریگر ہیں۔ بعض ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ ان کی دیانت داری اور وفاداری مسلم ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائی اُمراء بھی عموماً انہیں کو ملازم رکھتے ہیں اور عیسائیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب میں ایسے راسخ ہیں۔ کہ باوجود روسی حکومت کے سعی بلیغ کے جو ان کے جبراً عیسائی بنانے کے لئے کی جاتی تھی۔ ان کو الٹے یورپین روس کے بیابانی علاقوں کے بت پرست ہم قوموں پر روسی کلیسیا کے کوششوں کے برخلاف جس نے ان لوگوں کے عیسائی بنانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ وہ تاجروں کے بھیس میں ان علاقوں میں رات دن پھرتے ہیں۔ اور اپنے وعظ و نصائح سے بت پرست تاتاریوں کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔ چند سال ہوئے تاتاری علاقہ قرغز کے ایک مسلمان نے جرمن فلاسفر شوپنہور کے فلسفہ اور انگریز کاتب ارونگ کی سوانح عمری حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بسیط نکتہ چینی کر کے ایک مطول خط فارسی زبان میں مجھے بھیجا۔ تو میں اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا۔ کہ یورپ کی ناواقفیت ان لوگوں میں بھی پہنچ گئی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ ان پر نظر تنقید کر سکیں۔ لیکن اب تو میں اپنے تاتاری دوستوں کے خطوط اور ان کی مطبوعہ تالیفات کثرت سے موجودہ تمدن و تہذیب اور خیالات میں رنگی ہوئی دیکھتا ہوں۔ یورپین اور خاص کر انگریز جو ایشیائیوں کو ابھی تک خواب غفلت میں سمجھتے ہیں۔ ایک حد تک قابل معافی ہیں۔ ان کا ان لوگوں سے نہ چنداں تعلق ہے۔ نہ ان سے کوئی ہمدردی۔ پھر وہ ان کے خیالات سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں۔ سب سے زیادہ قابل تذکرہ ایک سفرنامہ ہے۔ جو محمد فاتح گلمانی نے ۱۹۰۳ء میں جب کہ وہ اورنبرگ کے مسلمانوں کی طرف سے نائب ہو کر باغچہ سرائے (واقع کریمیا) کے تاتاری اسلامی اخبار "ترجمان" کی بیسویں سالگرہ کے جلسہ میں شریک ہونے اور اس کے ایڈیٹر پروفیسر اسمٰعیل بک کو مبارکباد دینے کے لئے کریمیا گئے تھے۔ لکھا تھا جس میں اس سفر کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ یہ سفرنامہ اورنبرگ کے ایک مطبع سے چھپ کر شائع ہوا ہے۔ محمد فاتح ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال آدمی ہے۔ مغربی معاشرت سے بخوبی واقف ہے۔ موجودہ زمانہ کے فاضلوں کے مثل معاملات پر غائر نظر ڈالتا ہے۔ اور ان سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اس سفرنامہ سے اورنبرگ اور کریمیا کے درمیانی علاقوں کے روسی مسلمانوں کے حالات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حیرت انگیز تغیر کا جو مشرقی خیالات، مذہبی، اخلاقی اور سیاسی معاملات میں واقع ہوا ہے۔ بخوبی پتہ چلتا ہے۔ اس سفرنامہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایشیائی جن کو ہم وحشی اور جاہل کے لقب سے ممتاز کرتے ہیں۔ آج الوھر، الشیراز اور اسپنسر کے اقوال و حالات اپنے دلائل کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ روسی تاتاری مسلمان یورپین علماء و فلاسفروں کی کتابیں اور خیالات ہی سے صرف آگاہ ہیں۔ بلکہ خود وہ بھی روشن خیال اور آزاد ہو گئے ہیں۔ برخلاف ہندوستان کے مسلمانوں کے کہ یہاں جس عالم نے مروجہ رسم و رواج کے خلاف ذرا بھی اصلاح کی کوشش کی اور قوم میں نئی روح پھونکنی چاہی۔ چاروں طرف سے اس کی تکفیر ہونے لگی۔ اور نیچریت کا لقب اس کو دے دیا گیا۔

تاتاری سیاح محمد فاتح مذہبی خیالات بھی نہایت وسیع و معقول رکھتا ہے۔ اور مسلمانوں سے سخت ناراض ہے۔ کہ وہ اپنی عمر ظاہرداری اور رسم و رواج میں گذار دیتے ہیں۔ اپنے مذہب کی اصلیت و غایت سے بے خبر ہیں۔ ایک مشہور شیخ سے روسی مسلمانوں نے سوال کیا۔ کہ از روئے شرع ان کو کس قسم کا لباس پہننا چاہئیے۔ جواب دیا گیا۔ کہ رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) درزی یا فیشن کے استاد تو تھے نہیں جو لباس و پوشاک کے متعلق بھی تفصیلی احکام صادر فرماتے۔ مذہب کو ایسے معاملات سے کوئی سروکار نہیں وہ سیرت کی اصلاح کرتا ہے۔ ظاہری صورت کا دل دادہ نہیں۔ در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش۔ ان کا علم ادب موجودہ رنگ میں آگیا ہے۔ جدید علوم و فنون اور سائنس کی مختلف شاخوں پر جو کتابیں ان کی زبان میں شائع ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ گذشتہ ۲۰ برس میں ایک سو زیادہ کتابیں شعر و سخن اور تاریخ وغیرہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی تعلیم دن بدن پھیل رہی ہے۔ اور یہ انقلابی اثر نہ صرف مشرقی ترکستان بلکہ صحرائے وسط ایشیا کے خانہ بدوش قبائل تک پہنچ گیا ہے۔ دریائے والگا کے نواحی تاتاریوں کی نسبت کریمیا اور جنوبی روس کے تاتاری نسبتاً زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔

شیعہ اضلاع قاف میں تین لاکھ کی آبادی شیعہ مسلمانوں کی ہے داغستان میں بھی قریب ۱۵ لاکھ کے شیعہ آباد ہیں۔ اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا فیصلہ قازان کے قاضی القضات کے یہاں ہوتا ہے۔ اور اہل تشیع کا مجتہد قاف کے یہاں

ابھی حال کا ذکر ہے کہ شیخ اسمٰعیل لمنوف آفندی نے شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا میں ایک مدرسہ مسلمانی مدرسین کی تعلیم کے لئے قائم کیا ہے۔ عربی علوم کے علاوہ مختلف یورپی زبانوں کی بھی تعلیم بھی اس میں لازمی کر دی گئی ہے۔ تاکہ متعلم ایک فاضل دینی و قومی اور ہر قسم کی ضروریات زندگی سے واقف ہو کر نکلے اور زندہ اقوام کی درسگاہوں کی شائستگی میں مقابلہ کر سکے۔ صاحب موصوف کے ساتھ اور بھی بزرگان قوم اس کار خیر میں مشغول ہیں۔

زکوۃ روسی مسلمان بھی ہندوستان کے مسلمانوں کی طرح زکوۃ کی رقم مختلف کاموں میں صرف کیا کرتے تھے۔ اور کسی خاص قاعدہ کے پابند نہ تھے۔ کہ اس سے فقط مستحقین کو فائدہ پہنچتا۔ حال میں ایک روسی امیر نے قوم سے درخواست کی ہے کہ زکوات جمع کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی جاوے۔ یہ درخواست پسندیدگی سے دیکھی گئی۔ اور فوراً اس کے لئے ایک

کمیٹی قائم ہوئی اور نیز یہ قاعدہ بھی مقرر کیا گیا۔ کہ جو زکوۃ لینے کے مستحق ہوں وہ انجمن سے درخواست کریں۔ اور انجمن ہی مسلمانوں سے زکوۃ لیا کرے۔ تمام روسی مسلمانوں نے اس کو بخوشی قبول کر لیا ہے۔ اور اس کی پابندی کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمان روسی گورنمنٹ کے ظلم سے سخت تنگ آ گئے تھے۔ جس نے ان کے کل سابقہ حقوق کو غصب کر لیا تھا اور ان کی مذہبی آزادی میں بھی دست اندازی شروع کر دی تھی جس سے مجبور ہو کر ان کو سلطنت عثمانیہ میں ہجرت کرانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا۔ اور قریب ۸۰۰۰۰۰ لاکھ مسلمانوں کے گورنمنٹ عثمانیہ کے ممالک میں ہجرت کر چکے تھے۔ اور آج تک اس ہجرت کا سلسلہ بند نہ ہوا تھا۔ کہ جنگ روس و جاپان چھڑ گئی۔ روسی فوجی ملازمت جیسے عیسائیوں پر لازمی ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں پر ہے۔ کیتھرائن کے عہد میں مسلمانوں کے ۴ ڈویژن طیار کئے گئے تھے۔ ان کی شجاعت و بہادری اور وفاداری اس قدر مسلم تھی۔ کہ اسکندر دوم نے ۶ کے ۱۲۔ ڈویژن بنائے۔ انہیں کل فوجی عہدہ بلا امتیاز قومیت و مذہب دئے گئے۔ فی الحال روسی فوج میں بہت سے مسلمان افسر ہیں۔ دوران جنگ میں روس کے کل فرقوں میں بغاوت کے آثار کم و بیش نمایاں ہوئے۔ اور جابجا روسی رعایا نے بلوے اور فساد کئے اور روسی گورنمنٹ سے دہمکی دے کر آزادی کا مطالبہ کیا یہ سب بلوے فساد عموماً عیسائیوں نے کئے مسلمان اس سے بالکل محترز رہے اور حتے الوسع اپنی گورنمنٹ کی مدد کرتے رہے۔ لیکن ظلم کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ جب روسی مظالم حد برداشت سے متجاوز ہو گئے۔ تو انہوں نے بھی بادب تمام ایک درخواست شہنشاہ روس کی خدمت میں ارسال کی۔ اور اپنے سابقہ حقوق کی بازخواست چاہی اور مذہبی آزادی دئیے جانے کی درخواست کی۔ چون کہ مسلمان دوران جنگ میں گورنمنٹ کے خیرخواہ رہے تھے۔ اور اپنے عیسائی بھائیوں کی طرح انہوں نے ملک میں شر و فساد نہ پھیلایا تھا۔ اور نہ زار روس کو دہمکیاں دے کر اور اس کے وزرا کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر انقلاب حکومت کی خواہش ظاہر کی تھی۔ بلکہ مودبانہ ایک عرضی میں اپنے جایز حقوق کی جو کچھ عرصہ سے گورنمنٹ نے ضبط کر لئے تھے۔ پھر واپس دئیے جانے کی خیر خواہانہ لہجے پر درخواست کی تھی۔ لہذا زار روس نے توجہ کر کے حکم دیا ہے۔ کہ روسی مسلمانوں کو بھی عام طور سے روسیوں کے برابر حقوق دئیے جاویں۔ چنانچہ فرمان مذکور کی دفعہ ۶۔ ۷ کا یہی مطلب ہے۔ ناظر داخلیہ کو یہ بھی حکم ملا ہے کہ اپنی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کر کے روسی مسلمانوں کی جلاوطنی کے اسباب میں غور کرے اور ان کو ایسے حقوق دئے جاویں جس سے یہ شکایت جاتی رہے اور وہ تخت روس کے ساتھ اخلاص رکھیں اور قوموں کی طرح جلائے وطن سے باز رہیں۔

رسید زر

فروری سنہ ۱۹۰۶ء نمبر ۱۶۷ شیخ عبدالرحمان صاحب	۲
" " " نمبر ۲۱۱ حکیم شاہ نواز صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۱۴۰ محمد شفیع صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۱۲۱ متولی رحیم بخش صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۳۲۵ مولوی چراغ الدین صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۱۳۷ میاں غلام حسین صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۴۷ مرزا محمود علی صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۱۰۲ میاں عبدالصمد صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۱۶۷ چودہری کرم الٰہی صاحب	۲/
" " " نمبر ۷۲ بابو فخرالدین صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۵۵ میاں رحیم بخش صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۳۲۵ شیخ خدا بخش صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۱۴۹ سید مظہر علی صاحب	۳/
" " " نمبر ۵۲۶ بابو عبدالرحمان صاحب	۳/
" " " نمبر ۱۵۸ بابو الٰہی بخش صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۳۱۵ ذوالفقار علی خان صاحب	۲/
" " " نمبر ۹۱ منشی گوہر علی صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۶۶ فوجدار خان صاحب	۱۲/ ع
" " " عبدالوہاب صاحب	ع
" " " نمبر ۷۱ عبدالکریم صاحب	۱۲/ ع
" " " نمبر ۳۸۱ گلزار محمد صاحب	۱۲/ ع
" " " عزیز الدین صاحب	۱۲/ ع

عام اخبار

امیر صاحب کابل نے غالباً ورنگ پر حسب معمول وزرا اپنی قلمرو میں منعا کشمیر میں عین آغاز بہار میں ۲۴ گھنٹہ برفباری ہوئی۔ برف دو گز سے زیادہ موٹی تھی۔

اسلام آباد کشمیر میں پچھلے ہفتہ سخت آگ لگی۔ دفتر بندوبست جل گیا۔ کاغذات بچا لئے۔

رنگون کے مقدمہ اغوا میں تمام ملزم بری ہو گئے جیوری نے قرار دیا کہ وہ بے قصور ہیں۔

حضور نظام کی بڑی دختر فوت ہو گئیں۔ پرنس آف ویلز کے جلسوں میں ناگہانی بے لطفی تھی۔

دختر صاحبہ نظام کی عمر ۲۳ سالہ تھی نکاح کی تیاریاں بہت گرم تہیں مرض معالی اور کیہ تہی۔

وسط ہند میں ۵۴ ہزار خیراتی کاموں پر۔ اجمیر مرواڑہ میں ۲۴ ہزار راجپوتانہ ۵۳ ہزار۔

جمعہ کو رنگون میں چاول کا عظیم دخان کارخانہ جل کر راکھ ہوا نقصان دس لاکھ ہے۔

شاہ سپین کا بیاہ برٹش شاہزادی اینہ کے ساتھ ۲ جون کو ہوگا۔ اہل سپین نہایت بشاش

جمعہ گذشتہ کی خبر کہ روسی مقام پینزہ کا چیف انسپکٹر پولیس بھی قتل کیا گیا۔ حالت بدستور ابتر۔

یمن میں ترکوں کے خلاف بغاوت کا سرغنہ محمود یحیٰی ہے وہ ابھی تک مغلوب نہیں کیا گیا ہے۔

مورا کو کی کنفرنس میں تمام طاقتیں فرنچ حقوق کی طرف داری میں جرمن دعوے فضول سمجھے گئے ہیں۔

روسی فرانسیسی اتحاد۔ مجلس معنا فانس میں فرانسیسی روسی تجارتی معاہدہ کے متعلق جو بحث ہوئی۔ اس سے سخت بے اطمینانی پیدا ہو گئی۔ تقریروں میں کہا گیا۔ کہ روس نے فرانسیسی نقدی امداد اتحاد کے معاوضہ میں کچھ بھی نہیں دیا۔ چون کہ روس کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے معاوضہ میں اس سے بھی رعائتیں حاصل کرنا چاہئیں۔

نیا جنگی جہاز (لنڈن ۹۔ فروری) "ڈریڈناٹ" نامی نئے جنگی جہاز کے متعلق جیسے ملک معظم کل سمندر میں تیرا دیں گے اخبارات میں تفصیلی حالات شایع ہو رہے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں سب جہاز ہیچ ہیں۔

فرانس میں کلیسیا کے فساد۔ ایک سابق عہدہ دار و ایک طالب علم کو در دو سال قید کی سزا اس وجہ سے بمقام دار سیانہ ہوئی کہ کلیسیا کے اسباب کی فہرست مرتب کرنے کے وقت فساد برپا کیا تھا۔

بغاوت یمن۔ (لنڈن ۱۱۔ فروری)۔ ترکی فوج نے مجبور ہو کر قلعہ شکارا پر حملہ کرنے کا ارادہ فسخ کر دیا ہے یہ قلعہ یمن میں ایک ضروری مقام پر واقعہ ہے اور باغی اس پر قابض ہو رہے ہیں۔ ترکوں کی چار توپیں چھن گئیں۔ ایک پاشا قتل اور دو دوسرے زخمی ہوئے۔

حادثہ۔ پیر کے روز لورپول میں ٹریم سے گاڑی سے حادثہ ہوا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ مگر جان کی خیر رہی۔ ۲۶ آدمی ہسپتال میں بھیجے گئے جن میں سے صرف دس زیر معالجہ رکھے گئے۔ باقی مرہم پٹی کرنے کے بعد رخصت کر دئے گئے۔

آتشزدگی۔ ولنڈن میں فوجی گھوڑوں کے اصطبل کو آگ لگی سے ۱۰ گھوڑے جل کر مر گئے سو گھوڑے رسّے توڑا کر بھاگ گئے ایک گھوڑے کی ٹکر سے ایک آدمی مر گیا۔ گھوڑے بمشکل قابو میں آئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

۸ | ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | ۸ نمبر

سلسلہ الجدید جلد ۲ — نمبر ۲۸

ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۵

سر چہ گویم باتو گر آئی بہادر قادیان میں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان میں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم ۔ جن کو عام پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعد ۔ فی پرچہ ۲ ۔ جو صاحب ریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار دا نہ فرمائینگے ان سے بحساب للعہ لیجاویگی نمونہ کا پرچہ کیواسطے ۔ کا ٹکٹ آنا چاہئیے خط کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ رسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو منیجر کو لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔ منیجر ۔ لوکل عہ ۔ افریقہ صہر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام دست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ یار رحمی دیا مے تو دو
ما از دیا بیم ہر نور و کمال
ہستند سے قول او ...
از ملائک از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت تصدیق است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نیکدمی دوری از آن عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بر ین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنکہ از خود از بہان جائے بوَد
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ ز ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکران مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کو ہست غفران و ثواب

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا بحد جتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱ ۔ فروری ۔ الہام ہوا ۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا ۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی ۔

۱۶ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ ربّ اشف زوجتی ھذہ واجعل لھا برکاتٍ فی السماء وبرکاتٍ فی الارض ۔

۱۹ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ عورت کی چال ۔ ایلی ایلی لما سبقتانی ۔ بریّت ۔ واذ کففت عن بنی اسرائیل ۔ یہ خیال گذرتا ہے ۔ واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر کار کرے ۔ یعنی مرد میدان بنکر کارروائی نہ کرے ۔ بلکہ چھپ کر عورتون کیطرح کوئی نقصان پہونچانا چاہے ۔ جس کا نتیجہ آخر بریت ہو مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے ۔ اللہ تعالے بہتر جانتا ہے ۔ اس کے کیا معنے ہین ۔ ایک مردون کی چال ہوتی ہو اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے ۔ یا عورت کیطرح چھپکر کوئی حملہ کرتا ہو اور آخری فقرہ کے یہ معنے ہین کہ فرعون کے شر سے ہمنے بنی اسرائیل کو بچالیا ۔

۱۹ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہین کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے ۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا

”بشیر الدولہ“

فرمایا ۔ کئی آدمیون کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہین کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کیطرف اشارہ ہے ۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میان منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے ۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحب دولت ہو ۔ لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا ۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہین فرمایا ۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا ان مین کئی برس کی تاخیر ڈالدے

ڈایری

القول الطیب

۱۸ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ فرمایا ۔ خدا تعالیٰ ظالم نہین اور نہ انسان کی طرح چڑچڑا ہے ۔ جب کسی کو عذاب ملتا ہے تو وہ دراصل اس انسان کے اپنے ہی اعمال کی ایک حالت ہوتی ہے ۔

ایک شخص نے عرض کی میرے باپ کی دوکان خراب حالت مین ہوگئی ہے ۔ اگر وہ درست ہو جاوے تو مین مرزا صاحب کو مان لون گا ۔ فرمایا ۔ خدا تعالیٰ کو ان باتون کے ساتھ آزمانا نہین چاہیئے ۔ مین تعجب کرتا ہون ان لوگون کی حالت پر جو اس قسم کے سوال کرتے ہین ۔ خدا کو کسی کی کیا پرواہ ہے ۔ کیا یہ لوگ خدا پر اپنے ایمان لانے کا احسان رکھتے ہین جو شخص سچائی پر ایمان لاتا ہے ۔ وہ خود گناہون سے پاک ہونے کا ایک ذریعہ تلاش کرنیوالا ہے ورنہ خدا کو اس کی کیا حاجت ہے ۔ خدا فرماتا ہے ۔ کہ اگر تم سب کے سب مرتد ہو جاؤ ۔ تو وہ ایک اور نئی قوم پیدا کریگا ۔ جو اس سے پیار کریگی جو شخص گناہ کرتا اور کافر بنتا ہے وہ خدا کا کچھ نقصان نہین کرتا اور جو ایمان لاتا ہے ۔ وہ خدا تعالیٰ کا کچھ بڑھا نہین دیتا ۔ ہر ایک شخص اپنا ہی فایدہ یا نقصان کرتا ہے ۔

جو لوگ خدا پر احسان رکھ کر اور شرطین لگا کر ایمان لانا چاہتے ہین ان کی وہ حالت ہے ۔ کہ ایک شخص جو سخت پیاس مین مبتلا ہے ۔ پانی کے چشمہ پر جاتا ہے ۔ اور وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اے چشمہ مین تیرا پانی تب پیون گا جب کہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ نکال کر دیوے ۔ بتاؤ اس کو چشمہ سے کیا جواب ملیگا ۔ یہی کہ جا پیاس سے مر ۔ مجھے تیری حاجت نہین ۔ خدا تعالیٰ غنی لاپرواہ ہے

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء ۔ ایک دوست نے جو باہر سے تشریف لائے تھے ۔ اس جگہ کی جماعت احمدیہ کے ایک شخص کی کسی عملی کمزوری کی شکایت کی ۔ فرمایا ۔ جیسے جیسے جماعت بڑھتی جاتی ہے اس قسم کے مشکلات بھی پیدا ہوتے جاتے ہین ۔ کیونکہ ہر قسم کے لوگ داخل ہو جاتے ہین ۔ خدا تعالیٰ چاہے تو رفتہ رفتہ ان کی کمزوریان بھی دور ہو جاتی ہین ۔

۲۰ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ امریکہ مین دو جگہ سخت زلزلہ کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ بحالت مجموعی تاریخ مین دیکھا جائے ۔ تو ایسا سلسلہ زلازل جو تمام دنیا پر محیط ہو گیا ہو ۔ کبھی نظر نہین آتا ۔ اس مین ایک تنبیہ ہے ۔ جس سے سمجھنے والے فایدہ حاصل کرسکتے ہین ۔ کسوف خسوف بھی پہلے اس طرف ہوا تھا ۔ پھر دوسرے سال امریکہ مین ہوا تھا

حضرت باوا نانک کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ چولہ اور مسلمانون کی مصاحبت اور دیگر تمام امور صاف بتلاتے ہین ۔ کہ بابا نانک مسلمان تھے ۔ لیکن ان کا اس طرح سے ظاہر نہ ہونا بھی ایک بڑی مصلحت اپنے اندر رکھتا ہے ۔ کیونکہ وہ اس طرح کھلے طور پر تمام تعلقات چھوڑ کر مسلمانون مین شامل ہوتے تو اکیلے ہوتے ۔ برخلاف اس کے اب ایک بڑی جماعت کئی لاکھ آدمیون کی ساتھ ہے کہ وہ مسلمان ہین ۔

اخبار قادیان

۱ ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

۲ ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیریت ہین ۔ درس قرآن شریف حسب معمول ہوتا ہے ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب ایک ضروری کام خانگی کے سبب وطن تشریف لے گئے ہین

۳ ۔ اس ہفتہ مین بابو برکت علی صاحب بمعہ برادران لاہور سے بابو محمد الٰہی بابو خیرالدین شاہ صاحب فخرالاسلام کوہاٹ سے بعض دوست دیپ گران سے اور دیگر مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔

۴ ۔ اس ہفتہ مین بارش خوب ہوئی ۔ موسم مین خنکی ہے ۔ ہوا تیز چلتی ہے ۔

۵ ۔ سید امیر علی شاہ صاحب اسی جگہ مقیم ہین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً ہر شب آپ کو زیارت ہوتی ہے اور دیگر بزرگ انبیاء کی اور اولیاء اللہ کی تصدیق دربارہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے وہ ہر شب دیکھتے ہین ۔ فقط ۔ عرب صاحب کی کتاب لغات القرآن ۲۰۰ صفحہ تک چھپ گئی ہے

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود - ۲۷ - دسمبر ۱۹۰۶ء

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۷ء

ان امور کے علاوہ جو اوپر بیان کئے گئے اور بھی علمی اعتقادی غلطیاں مسلمانوں کے درمیان پھیل رہی ہیں جن کا ازالہ کرنا ہمارا کام ہے۔ مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اور باقی سب نعوذ باللہ پاک نہیں ہیں۔ یہ ایک صریح غلطی ہے۔ بلکہ کفر ہے۔ اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت ہے۔ ان لوگوں میں ذرہ بھی غیرت نہیں۔ جو اس قسم کے مسائل گھڑ لیتے ہیں اور اسلام کو بے عزت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ اسلام سے بہت دور ہیں۔ اصل میں یہ مسئلہ اس طرح سے ہے۔ کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مس روح القدس سے اور ایک مس شیطان سے۔ تمام نیک اور راستباز لوگوں کی اولاد مس روح القدس سے ہوتی ہے اور جو اولاد بدی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ مس شیطان سے ہوتی ہے۔ تمام انبیاء مس روح القدس سے پیدا ہوئے تھے۔ مگر چونکہ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہودیوں نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ وہ نعوذ باللہ ولد الزنا ہیں اور مریم کا ایک اور سپاہی پنڈلا نام کے ساتھ تعلق ناجائز کا ذریعہ ہیں۔ اور مس شیطان کا نتیجہ ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ سے یہ الزام دور کرنے کے واسطے ان کے متعلق یہ شہادت دی تھی۔ کہ ان کی پیدائش بھی مس روح القدس سے تھی چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے متعلق کوئی اس قسم کا اعتراض نہ تھا۔ اس واسطے ان کے متعلق ایسی بات بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عبد اللہ اور آمنہ کو تو پہلے ہی سے ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور ان کے متعلق ایسا خیال و گمان بھی کبھی کسی کو نہ ہوا تھا۔ ایک شخص جو مقدمہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو اس کیواسطے صفائی کی شہادت کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص مقدمہ میں گرفتار ہی نہیں ہوا۔ اس کے واسطے صفائی شہادت کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔

ایسا ہی ایک اور غلطی جو مسلمانوں کے درمیان پڑ گئی ہوئی ہے وہ معراج کے متعلق ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور جن لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ معراج میں آں حضرت اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے۔ بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا۔ مگر نورانی اور ایک بیداری تھی۔ مگر کشفی اور نورانی جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا۔ جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا۔ قل سبحان ربی هل كنت الا بشرا رسولا۔ کہدے میرا رب پاک ہے میں تو ایک انسان رسول ہوں انسان اس طرح اڑ کر کبھی آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔

ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے۔ کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔ ہاں حدیث قرآن شریف کی تشریح ہے۔ اس کو اپنے مرتبہ پر رکھنا چاہیئے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے۔ کہ قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے۔ اور اس کے مطابق ہو۔ لیکن اگر اس کے مخالف پڑے۔ تو وہ حدیث نہیں بلکہ مردود قول ہے لیکن قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری ہے قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو عملی رنگ میں کر کے اور کرا کے دکھا دیا اور ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا۔ تو اسلام سمجھ میں نہ آسکتا۔ لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہل کشف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ یا موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔

غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجاویں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا پر قائم کروں۔

یہ فرق ہے۔ ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان۔ ان کی حالت وہ نہیں رہی۔ جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے۔ ان کے دل ناپاک ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو فقط

یادگار کریم

یہ وہ نظم ہے۔ ۲ بند میں جو مخدومی ثاقب صاحب نے اس دن پڑھی تھی۔ جس دن حضرت مولوی عبد الکریم مرحوم کے صندوق جنازہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنیکے واسطے حضرت مسیح موعود ع معہ خدام میدان مقبرہ میں موجود تھے۔ سفید عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ کر طیار ہو گئی ہے جب میرے پاس کل پہنچی تو اس کو پڑھتے ہوئے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے حالات زندگی اور وفات کا ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ گیا۔ یہ نظم میرے پاس ریویو کیواسطے آئی ہے مگر وہ میرے ریویو کی محتاج نہیں جب کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرما دیا۔ کہ میرا بھی کچھ لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر اب ضرورت نہیں رہی۔ محمد نواب خان صاحب نے میرے منشا کو پورا کر دیا ہے۔ اگر یہ نظم بصورت کتاب نہ چھپ چکی ہوتی اور چھپوانیوالے صاحبان کا اس پر خرچ نہ ہو چکا ہوتا جو کہ صرف فروخت کتاب سے نکلسکتا ہے تو میں ساری نظم کو اول سے آخر تک درج اخبار کر دیتا۔ اسوقت چند اشعار بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔

آہ اے عبد الکریم اے جانِ قوم
وے نشانِ احمدیت شانِ قوم
قوم دل سے تھی تری جاں پر نثار
اور جان و دل سے تو قربانِ قوم
لوٹ بیٹھے تو ملاتا تھا ہمیں
روٹھ بیٹھے تو مناتا تھا ہمیں
توڑتا تھا دشمنوں کے دانت تو
ہنستے تھے جب دین کے احکام پہ
آہ پیارے دوست اے عبد الکریم
ہم ہوں قربان تیرے پیارے نام پر
خلد میں جانا مبارک ہو تجھے
ہو رہا ہے خلد میں ویلکم ترا
شوق مہمانی جنت میں گیا
چھوڑ کر تو ہم کو پیارے میزبان
بیٹے احمد کے در پر مر مٹا
اک دم معجز نما کے واسطے
لحن داؤدی ترے قرآن کا ٭ دلگا واں تخت سلیمانی تجھے
آکے پکڑا تو نے جب پیارے امام ٭ مل گیا تجھ کو امامت کا مقام
کر دیا تو نے سلمان سیالکوٹ ٭ تیرا کیا ہوئے کا احسان سیالکوٹ
تجھکو رخصت کرکے کرتے ہیں دعا ٭ تو خدا سے خوش ہو اور تجھ سے خدا

ابتدا میں ثاقب صاحب نے اپنی گذشتہ اور موجودہ شاعری پر مفید مضمون لکھا ہے قیمت صرف ۲ ہے۔ مالیر کوٹلہ میں محمد اسماعیل و عبد اللہ اخباری تاجران کتب سے اور قادیان میں سید عبد الحی عرب سے مل سکتی ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہبِ عیسوی کا فرقۂ مارمن

اس زمانہ کے عیسوی فرقون مین سے ایک فرقہ مارمن ہے جس کے بعض حالات سننے کے قابل ہین۔ اور چونکہ مذکورہ بالا سرخی یعنی تحقیق الادیان کے دایرہ کے اندر یہ بات داخل ہے کہ دنیا کے مختلف ادیان اور مذاہب سے بھی وقتاً فوقتاً ناظرین کو آگاہ کیا جائے۔ اس واسطے آج مین اس فرقہ کے حالات کسیقدر تفصیل کے ساتھہ درج اخبار کرتا ہون۔

مارمن عیسائیون کا پُرانا فرقہ نہین ہے بلکہ انیسوین[19] صدی عیسوی مین ہی اس کی ابتدا ہوئی تہی۔ اس فرقہ کا بانی ایک شخص جوزف سمتھ نام تہا۔ جوزف انگریزی مین لفظ یوسف کا بگاڑ ہے۔ اور سمتھ کے لغوی معنے لوہار کے ہین۔ اس جگہ سمتھ کا لفظ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جوزف کا خاندانی نام سمتھ تھا۔ اور پیدائش پر اس کا نام جوزف رکھا گیا تہا چونکہ اس فرقہ کی کتب مین اس بانی کا نام زیادہ تر جوزف ہی لکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی اس کا نام اختصار کے واسطے صرف جوزف ہی آیندہ لکھین گے سب سے پہلے ہم مختصراً جوزف کے سوانح لکھتے ہین۔

جوزف۔ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۰۵ء کو بمقام شرن ضلع ونڈسر واقعہ ریاست ورمانٹ ملک امریکہ شمالی پیدا ہوا تہا۔ وہ ایک غریب کسان کے گہر مین پیدا ہوا۔ جو بہ سبب افلاس کے اپنی اولاد کو چندان تعلیم نہ دے سکتا تہا۔ اس واسطے جوزف کے واسطے حصول تعلیم کے راہ کچھہ کشادہ نہ تھے۔ اور وہ اپنے آبائی پیشہ مین مصروف رہتا لیکن اس زمانہ مین عیسائیون کے درمیان مختلف فرقون کا باہم بہت تنازعہ ہو رہا تہا۔ اور سخت لڑائی جھگڑے باہم ہمیشہ واقع ہوتے رہتے تھے۔ چونکہ مذہب عیسوی کی بنا کسی خاص شریعت پر نہین۔ توریت کی شریعت کو خود یسوع کے کفارے نے ترک کر دیا اور یسوع خود کوئی شریعت لے کر نہ آیا تہا۔ صرف چند اخلاقی باتین تہین وہ بھی دفع الوقتی کے نسخے تھے اور انسان کی فطرت طبعاً ایک قانون اور قاعدہ چاہتی ہے۔ اور وہ قانون خدا کی کتاب مین نہ ملا۔ تو لوگ خود گھڑنے لگے اور من گھڑت کو مقدس اور متبرک کہنے لگے تو خواہ مخواہ اختلاف ہوا۔ اس واسطے ہمیشہ جو کثرت فرقون کی عیسائیون کے درمیان عیسائیت کے روز اول سے لے کر آج تک ہوتی رہی ہے۔ وہ کسی اور فرقہ مین نہین ہوئی۔ سب سے اول خود یعقوب برادر یسوع اور پولوس رسول کے درمیان اس قدر اختلاف تہا کہ ہر دو کے گرجے جدا جدا تھے۔ پولوس کہتا تھا کہ یعقوب مین عیسائیت نے دخل نہین دیا وہ یہودی کا یہودی ہے۔ پُرانے عقاید اور رسومات کی پیروی کرتا ہے۔ ہیکل مین جاتا ہے یعقوب کہتا تہا کہ یسوع کوئی نیا مذہب ہمارے واسطے نہین لایا وہی شریعت جو موسیٰ لایا تہا اور اسی پر پختہ کرنا اور غلطیون کو دور کرنا یسوع کا کام تہا وہ موسیٰ کی شریعت کا ایک خادم نبی تھا۔ ہماری رائے مین یعقوب کا مذہب سچا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ دیر تک چل نہ سکا اور چونکہ پولوسی عقائد مین اباحت اور آزادی اور دنیوی آرام اور عیش کا حصہ بہت تھا اس واسطے بالآخر پولوسی عقیدہ دنیا پرستون کی طرف پر غالب ہے اور آج کل جو عیسوی عقیدہ دنیا مین رائج ہے اس کو اگر پولوسی مذہب کہا جاوے۔ تو بہت موزون ہوگا خیر۔ اس جگہ ہم عیسوی مذہب کی تاریخ لکھنے نہین بیٹھے۔ مطلب صرف اتنا ہے کہ عیسوی مذہب مین فرقے بہت بنتے رہے ہین اور اب بھی بنتے رہتے ہین جس کا اصل باعث یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی صحیح جامع شریعت نہین ہے

لیکن اصل بات کی طرف رجوع کرنے سے پہلے مین اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہون کہ مین نے یسوع کی چند اخلاقی باتون کو دفع الوقتی کے نسخے کیون کہا۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ یسوع کے وقت مین قوم یہود نہایت سخت دل تھی۔ یسوع کو جو ساتھی ملے تھے۔ وہ نہایت کمزور بودے اور کچے تھے۔ اور ایک تو ایسا نمک حرام تھا۔ کہ تھوڑے سے روپیہ کی لالچ پر اپنے مُرشد کو بیچ دیا۔ یہ ایسا واقعہ ہے کہ ہم کو بیان کرتے بھی شرم آتی ہے۔ ایسے وقت مین یسوع نے اپنے مریدون کو چند ایک اخلاقی باتین جو اس وقت مصیبت غربت اور تنگی کے مناسب حال سکھلائین۔ مثلاً یہ کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو۔ کوئی کرتہ مانگے تو چادر بھی دیدو وغیرہ۔ یہ سب باتین دفع الوقتی کے لئے تھین۔ ورنہ یسوع کوئی شریعت یا عام قانون نہ سکھلاتا تہا۔ اور نہ وہ کوئی قانون سکھلانے کے واسطے دنیا مین آیا تھا۔ اور نہ ایسا قانون عام ہو سکتا ہے اور نہ اس پر کوئی عمل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی کر سکتا تو روس کوریا کے ساتھہ سائبیریا بھی ایک حصہ لڑائی کے بغیر جاپانیون کو دیدیتا اور ہماری سرکار برطانیہ ٹرنسوال کے ساتھہ کیپ کالونی بھی بوئرون کو دیدیتی۔ مگر دانا لوگ جانتے ہین۔ کہ یہ قواعد علم انسانی فطرت کے برخلاف ہین۔ لیکن ممکن ہے کہ کسی خاص سخت کمزوری کے وقت مین دفع الوقتی کے طور پر ان کا استعمال کیا گیا ہو۔

الغرض امریکہ مین مختلف مذاہب کا ایک بڑا شور بپا تہا۔ جس وقت کہ جوزف نے کچھہ ہوش سنبھالی اور اس کے گہر کا کوئی آدمی کسی فرقہ مین شامل ہوتا تہا۔ اور کوئی کسی مین لیکن جوزف ہمیشہ شش و پنج مین رہتا۔ اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ کہ کس فرقہ مین داخل ہو۔ ہر ایک فرقہ کی کچھہ کچھہ خبر رکھتا۔ کبھی کسی کے گرجہ مین جاتا اور کبھی کسی کے گرجہ مین۔ فرقہ میتھاڈسٹ کی طرف نسبتاً اس کا میلان زیادہ تہا لیکن کچھہ فیصلہ نہ کر سکتا تہا کہ مین کس مین داخل ہو جاؤن۔

اس وقت جوزف کی عمر پندرہ سال کی تہی اور اس کا بیان ہے کہ مین مذہب کے متعلق اسی فکر مین تہا کہ کون سا مذہب سچا ہے۔ کہ ایک دن انجیل مین سے یعقوب کا خط پڑھتے ہوئے یہ آیت میری نگاہ سے گذری کہ "اور پھر اگر کوئی تم مین سے حکمت مین قاصر ہو وے تو خدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتھہ دیتا ہے اور ملامت نہیں دیتا ہے کہ اس کو عنایت ہوگی"، اس آیت کو پڑھکر میری زندگی کا ایک نیا پہلو شروع ہوا اور مین علیحدگی مین گیا۔ اور ایک بالکل خلوت کی جگہ تلاش کر کے اور اپنے ارد گرد دیکھہ کر کہ مجھے کوئی نہین دیکھتا۔ مین دعا مین مصروف ہوا کہ خدا سے دریافت کرون کہ تمام فرقہائے مذہب عیسوی مین سے کون سا فرقہ راہ راست پر ہے۔ مین نے قبل ازین کبھی دعا نہ مانگی تھی۔ مین اسی دعا مین مصروف تہا۔ کہ مجھہ پر ایک حالت طاری ہوئی۔ کہ فوراً مجھے کسی طاقت نے زور کے ساتھہ گرفت کر لیا اور میری زبان بالکل بند ہو گئی۔ میرے ارد گرد تمام بالکل تاریکی چھاگئی اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ مین فوراً تباہ ہو جاؤن گا۔ تب مین نے خدا سے التجا کی۔ کہ اس دشمن سے مجھے رہائی ملے۔ اس وقت ایک روشنی میرے سر کے اوپر نمودار ہوئی اور مجھہ پر پڑی اور وہ دشمن چلا گیا اور مین نے دیکھا کہ میرے سامنے دو شخص کھڑے ہین۔ اور وہ ہوا مین معلق ہین۔ ان مین سے ایک نے میرا نام لے کر اور دوسرے کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے اس کی سنو۔ جب مجھے اسی حالت مین بولنے کی طاقت محسوس ہوئی تو مین نے ان اشخاص سے دریافت کیا کہ کون سا فرقہ سچا ہے اور کس مین مین شامل ہو جاؤن۔ تب انہون نے جواب دیا کہ "تو کسی فرقہ (عیسویت) مین داخل نہ ہو کیونکہ وے سب کے سب جھوٹے ہین۔ اس کے بعد جب مجھے ہوش آئی تو مین نے دیکھا کہ مین پشت کے بل لیٹا ہوا ہون اور میرا مونھہ اوپر کی طرف ہے۔

یہ ایک حالت مکاشفہ ہے۔ جو جوزف کو حاصل ہوئی اور اس کے باقی سارے سوانح مین کوئی ایسی حالت ہمکو نظر نہین آتی اس مکاشفہ مین دو باتین بالخصوص قابل غور ہین اول یہ کہ جوزف کو فقط اتنے پر کہ وہ عیسائیت کے تمام فرقون سے بیزار ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف دعا کرنے کے واسطے جھکا۔ اور اس دعا مین اس نے کسی شرک کا بھی استعمال نہین کیا۔ کیونکہ اس نے ایک موحد کی طرح خدا تعالیٰ سے دعا مانگی اور مشرک عیسائیون کی طرح یسوع کو خدا نہین مانا۔ اس توجہ الی اللہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس کے حق مین وہ الفاظ بولے گئے جو خود حضرت عیسے کے حق مین بولے گئے تھے۔ کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ عیسائی لوگون نے ان الفاظ کے معانی کے سمجھنے مین بہت غلطی کہائی ہے خود توریت انجیل کا عام محاورہ ہے۔ کہ جو شخص خدا کی طرف جھکتا ہے وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے۔ یہ ایک عام محاورہ ہے۔ اور بیٹے سے مراد فقط پیارے کے ہین کیونکہ تمام کتب سماوی سے ثابت ہے کہ جب انسان توبہ و استغفار کے ساتھہ اللہ تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے تو خدا اس سے پیار کرتا ہے۔ دوسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ جوزف کے سامنے صرف عیسائی مذہب موجود تہا۔ امریکہ

مین اور کلی دوسرا مذہب تہا۔ عیسائیت کے سوا دیگر مذاہب کے حالات منفصل ہو گیا بلکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی اور مذہب کا نام بھی کبھی نہ سنا ہو۔ اس واسطے اس کی دعا یہی تہی کہ عیسائیت کے جو فرقے اس وقت دنیا مین ہین۔ ان مین سے کون سا سچا ہے اس کا جواب جو اسے ملا وہ بالکل صحیح تہا۔ کہ **اس وقت عیسائیوں کا کوئی فرقہ بھی راستی پر نہیں وہ سب جھوٹے ہین۔** یہ بالکل سچا کلام ہے کیونکہ اس وقت تو تمام مذہب عیسوی جھوٹا ہے۔ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے پہلے ہی سے عیسائیت مین اس قدر ناپاکی پھیل چکی تہی کہ اصل مذہب عیسوی کا نام و نشان باقی نہ رہا تہا۔ چہ جائیکہ کوئی فرقہ اس وقت سچا ہوتا۔

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدر منور

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء

سورہ فتح

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار ۹ فروری ۱۹۰۶ء)

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور عذاب دے اللہ۔ منافق مردون اور منافق عورتون کو۔ اور مشرک مردون اور مشرک عورتون کو۔ جنہون نے گمان کیا اللہ پر برا گمان۔ ان پر گردش ہے بدی کی اور غضب کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اُن پر اور ان کو دور بدر کیا ہے اور طیار کیا ہے ان کے واسطے دوزخ اور وہ بُری جگہ ہے رہنے کی۔ اس جگہ نفاق کا اشارہ ان لوگون کی طرف ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت حضور علیہ السلام کے ہمراہ نہین گئے تھے اور انہون نے خیال کیا تہا۔ کہ اب اس قسم سے مسلمان واپس نہ آئین گے۔ اور اسی جگہ ہلاک ہو جائین گے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق بھی پہلے سے پیش گوئی کی۔ کہ اس وقت ایک گروہ ایسا بھی ہوگا۔ جو خدا پر بھروسہ رکھنے والا نہ ہوگا۔ اور یہ خیال کرےگا۔ کہ اب تو مسلمان ہلاک ہی ہو جائین گے۔ ان کا اور مشرکون کا جو ہلاک ہونے والے اور دربدر ہونے والے تھے ایک ہی سا انجام تہا۔

علاوہ اس عذاب کے جو ان منافقین اور مشرکین کے واسطے مابعد الموت ہو خود اس دنیا مین بھی ان کے واسطے ہلاکت اور تباہی اور دربدر خواری کا ایک عظیم الشان نمونہ نمودار ہوا۔ اول تو خود فتح مکہ کے پہلے تمام بڑے بڑے سرغنہ کفر کے ہلاک ہو گئے۔ اور ان کی اولاد کچھ مسلمان ہو گئی۔ کچھ ذلیل اور تباہ ہو گئی۔ دوم کچھ لوگ فتح آکر وہان سے بہاگ کر ملک افریقہ مین چلے گئے۔ اور چونکہ اسلامی نفوذ ہر طرف ترقی کرتا گیا۔ اور افریقہ کے شہرون اور بستیون مین بھی جا پہنچا۔ تو وہ تاریکی کے دوست اور روشنی کے دشمن وہان سے بھی بہاگ کر جنگلون اور بیابانون مین جاگزین ہوئے۔ جہان تہذیب سے دور رہ کر رفتہ رفتہ بالکل تباہ ہو گئے۔ اور یورپ کی مہذب قومون نے ان کو غلام بنا کر امریکہ اور دیگر مختلف بلاد مین مزدوری کے واسطے لے گئین۔ اور جس بے رحمی کا سلوک ان کے ساتھ ہوا۔ وہ غضب الٰہی کا ایک عبرتناک نظارہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مشکین باندھ کر اور پاؤن مین زنجیر ڈال کر جب ان لوگون کو جہاز پر سوار کرکے امریکہ کی کانین کہودنے کے لئے لے جاتے۔ تو جہاز پر کہانے کی اس قدر تنگی کی جاتی۔ کہ کبھی کبھی ہفتون تک ان لوگون کو بہوکہا رکہا جاتا۔ اور جب یہ بے حس و حرکت ہو کر مردہ سے ہو کر پڑ رہتے۔ اور بڑی بڑی چابکون سے ان کو مارا جاتا تاکہ وہ اچہلین اور کودین اور ان کے خون کا دوران اور جوش قائم رہے۔ اس قسم کے بہت سے واقعات عیسائیون کے طریقہ غلامی کی تاریخ کو سیاہ کر رہے ہین۔ لیکن یہ سب عذاب ان لوگون پر اس وجہ سے پڑا۔ کہ انہون نے اللہ تعالےٰ کے رسول کی اطاعت کا جوا اپنی گردن مین ڈالنا نہ چاہا۔ اور اس سے بہاگ نکلے مگر خدا کے آگے سے بہاگ کر کوئی کہان جا سکتا ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ اور اللہ تعالےٰ کے لئے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے اور ہے اللہ تعالےٰ غالب اور حکمت والا۔ دنیا کے بادشاہون اور سلطنتون کو یہ گھمنڈ ہوتا ہے کہ وہ بڑے لشکر والے ہین۔ یا تعداد فوج رکھتے ہین۔ لیکن دراصل فتح اسی کو ہوتی ہے جس کے لئے خدا تعالےٰ کی نصرت کے سامان مہیا ہو جاوین۔ تمام انبیاء اور رسل دنیا مین بے سروسامانی کے ساتھ آئے ہین۔ اور بڑے بڑے بھاری لشکرون پر فتح پاتے ہین۔ کیونکہ خدا کی فوجین ان کی تائید مین ہوتی ہین۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے تھے۔ جب فرعون کے مقابلہ مین کھڑے ہوئے۔ فرعون کی فوج ایک باقاعدہ جنگی اور قواعد دان فوج تھی۔ موسیٰ کی فوج وہ تھی۔ جنہون نے ساری عمر تلوار کو ہاتھ نہ لگایا تہا۔ لیکن الٰہی فوجین تہین جو حضرت موسیٰ کی مددگار تہین۔ ایسا ہاتھ دکہایا۔ کہ فرعون کو اس کے لشکر سمیت غرق کر دیا۔ ایسا ہی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جب کل ۳۱۳ مسلمان میدان بدر مین نکلے۔ تو مقابل ہزار دشمن تھے۔ کفار سب میدان جنگ کے جوان تجربہ کار اور فنون حرب سے آگاہ تھے۔ اور مسلمان اکثر ناتجربہ کار لوگ تھے۔ کفار کے پاس سب سامان جنگ موجود تھا۔ باوجود ان سب باتون کے چونکہ خدا کا لشکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں تھا۔ اس واسطے آپ کی جماعت کو فتح ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا لشکر اگرچہ عوام کو نظر نہیں آتا۔ مگر اندر ہی اندر وہ ایسا کام کرتا ہے۔ کہ دشمنان دین بھی حیران رہ جاتے ہین۔ جنود اللہ کی امداد مختلف رنگوں مین ظاہر ہوتی ہے اور اس کی مثالیں خود اس زمانہ مین موجود ہین۔ حضرت مسیح موعود کو اکثر ظہور نشانات کے وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے لشکروں کے ساتھ تیری امداد کے واسطے آتا ہوں۔ چنانچہ ان لشکروں کی ایک کارروائی گزشتہ زلزلہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی شکل مین نمودار ہوئی۔ اور ابہی ایک اور زبردست کارروائی ہونے والی ہے۔

رب اما تریّنی ما یوعدون رب فلا تجعلنی فی القوم الظٰلمین

(باقی اگلے صفحہ پر)

انا ارسلنٰک شاھدا و مبشرا و نذیرا

تحقیق ہم نے ہی تجھے بھیجا ہے۔ گواہی دینے والا۔ اور خوش خبری دینے والا۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے کہ یہ رسول بے شک میری طرف سے ہے۔ اور رسول کے تین عظیم الشان کاموں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہی تین کام عالی شان کاموں میں کامیابی اس امر کا ثبوت ہے کہ بے شک یہ شخص اللہ تعالے کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہے۔ ان میں سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ وہ شاھد ہے تمام صداقتوں کا۔ گذشتہ کتب اور انبیاء کی تعلیم میں بہت کچھ خلط ملط ہو چکا تھا۔ سچ اور جھوٹ کا پہچاننا انسانی کوشش کی طاقت سے باہر نکل چکا تھا۔ یہودیوں کی کتب مقدسہ توریت اور صحف انبیاء کے کئی نسخے بن چکے تھے۔ سامریوں کا نسخہ اور تھا۔ یہودیوں اور اسرائیلیوں کے آپس میں سخت نزاع تھے۔ کوئی ان میں اگر قیامت کا قائل تھا۔ تو ان کے مقابل قیامت کے منکر بھی تھے۔ اور یہ ایسی غلطی تھی۔ کہ تمام نیکیوں کی بیخ کنی ہوتی تھی۔ اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے۔ تفسیری کلام اصل کلام میں مل چکا تھا۔ پارسی آتش پرستی اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے۔ آریہ ورت بتوں کے آگے پیشانی رگڑ رہا تھا۔ بلکہ وید کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اس قدر فرقے آپس میں اختلاف رکھتے تھے۔ کہ ان میں بعد المشرقین کا فرق نمایاں تھا۔ عیسائیوں کا یہ حال تھا۔ کہ اس مذہب والوں کے تو مختلف اعتقادی فرقے ستر بہتر ہو رہے تھے۔ اور عیسائیوں کی خود کتب مقدسہ یا انجیل کے مختلف نسخوں کی تعداد ستر بہتر تک پہنچ چکی تھی۔ ان سب میں سے جھوٹ کو الگ کرنا اور صداقت کو لے لینا یہ اس شاہد کا کام تھا۔ جو اللہ تعالے کی طرف سے رسول ہو کر آیا۔

لطیفہ۔ ایک دفعہ ایک پادری اور حضرت استاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب ملے۔ پادری صاحب کو اسلامی کتب کے دیکھنے اور اسلام کے برخلاف کتابیں جمع کرنے کا شوق تھا۔ اسی ضرورت سے ایک کتاب عدم ضرورت قرآن آپ کے پیش کر دی۔ رسالہ چھوٹا سا چند اوراق کا تھا۔ اور اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ قرآن شریف کی یہ صداقت توریت میں موجود ہے۔ وہ انجیل میں موجود ہے۔ اس آیت کا مطلب وید میں پایا جاتا ہے۔ اس آیت کا خلاصہ زندوستا میں مل سکتا ہے۔ اس طرح مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ قرآن شریف کی بعض آیات کو مختلف کتب مقدسہ میں سے تلاش کرنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔ کتاب مختصر تھی۔ اور پھر مولوی صاحب دیکھنے والے۔ آپ نے تھوڑی دیر میں ختم کر لی۔ اور پادری صاحب کا شکریہ کرتے ہوئے ان کی مفید کارروائی کی داد دی۔ اور فرمایا۔ پادری صاحب آپ کی کتاب نے قرآن شریف پر میرے ایمان کو بہت ترقی دی۔ اور مجھے اور بھی یقین بڑھ گیا۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اس قدر دنیا کی مختلف کتابوں کو جمع کرنا۔ پھر ہر ایک کتاب کی زبان جدا ہے۔ سنسکرت۔ پہلوی۔ عبرانی۔ سریانی۔ یونانی وغیرہ وغیرہ سب زبانوں کو سیکھنا پھر ان کتابوں کو بغور مطالعہ کرنا۔ جن میں سے ایک وید کے مطالعہ کے واسطے کم از کم چالیس سال کا عرصہ بتلایا جاتا ہے۔ پھر ان سب میں سے صداقتوں کا نکالنا اور ایک جگہ جمع کر دینا در حقیقت عرب کے بادیہ نشین اُمّی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہ تھا۔ یہ خدا ہی کا کام تھا۔ جو سب کتب اور سب زبانوں کا مالک ہے۔ پادری صاحب اس جمع کرنے کے علاوہ عظیم الشان صداقتوں کے دلائل صرف قرآن کریم دے۔ اور عقل اور قانون قدرت میں تدبر کرنے کی راہ کھولائی۔ اگر آگے جس طرح ملکی سلاطین جبر و اکراہ سے کام لیتے۔ اور ہادیان دین اپنے مسائل کے سامنے کسی کو کلام کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اور استاذ شاگردوں کے لئے آزادی کے مجاز نہ تھے۔ تو اسلام نے افلا تعقلون۔ افلا تبصرون۔ افلا یتدبرون القرآن کہہ کر آزادی بخش دی۔

اس قصہ سے لفظ شاھد کے معنے ناظرین کی سمجھ میں بخوبی آ گئے ہوں گے۔ پہلا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا۔ جو بذریعہ قرآن شریف اس وقت دنیا کے سامنے موجود ہے۔ دوسرا کام آپ کا یہ تھا۔ کہ آپ اللہ تعالی کی طرف سے بشیر تھے۔ کیا معنے۔ ان لوگوں کو خوش خبری دینے والے جو احکام الٰہی کو مانتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے تھے۔ ان کے واسطے آپ بشارت لے کر آئے تھے۔ کہ وہ اس دنیا میں بادشاہ ہوں گے۔ اور دوسرے عالم میں اہل جنت ہوں گے۔ یہ عظیم الشان بشارت اپنے پہلے حصہ میں دنیا کے دیکھتے دیکھتے پوری ہو گئی۔ اور اس کا پورا ہونا خود دوسرے حصہ کے پورا ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد تھے اور مبشر تھے۔ اور ان ہر دو کاموں میں کامیاب ہونا آپ کے رسول صادق ہونے پر گواہ ہے۔

تیسرا کام آپ کا یہ تھا۔ کہ آپ نذیر تھے۔ یعنی خدا تعالے کے احکام کو نہ ماننے والوں کو ایک عذاب کی خبر دینے والے تھے۔ جیسا کہ عرب کے غریب بے کس بے سر و سامان ابتدائی مسلمانوں کے حق میں یہ پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت اور معجزہ تھا۔ کہ وہ قوموں کے بادشاہ ہوں گے۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے پاس آئیں گے۔ اور بادشاہوں کی لڑکیاں ان کے گھروں میں داخل ہوں گی۔ ایسا ہی اس زمانہ کے باسامان اور باعزت لوگوں کے حق میں یہ پیشگوئی بھی ایک معجزہ تھا۔ کہ وہ اسلام کی مخالفت کے سبب ہلاک ہو جاویں گے۔ اور ان کا اور ان کے بتوں کا اور ان کے حامیوں کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ مگر یہ پیشگوئی بھی اسی طرح پوری ہوئی۔ اور کفار عرب آپ کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو گئے اور آپ کامیاب ہوئے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول تھے اور آپ کی رسالت پہلا کام یہی تھا۔ کہ آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل۔ حالانکہ دنیا نہ جانتی تھی۔ کہ حق اور باطل میں کس طرح تمیز کرے۔ پھر حق کو ماننے والوں کے لئے آپ بشیر ہوئے۔ اور باطل پر چلنے والوں کے لئے آپ نذیر ہوئے۔ اور اس بشارت اور انذار نے جلد اپنا عملی رنگ دنیا کو دکھایا جس سے آپ کی صداقت رسالت روز روشن کی طرح چمکنے لگی۔

رسید زر

فروری ۱۹۰۶ء — ۶۹۰ — میاں الٰہی بخش صاحب
" " — ۶۹۶ — منشی فیروز علی صاحب
" " — ۶۹۸ — منشی رحیم بخش صاحب
" " — ۱۲۸ — مستری خدا بخش صاحب
" " — ۱۲۴ — چودہری جلال الدین صاحب
" " — ۵۹۷ — میاں خدا بخش صاحب
" " — ۱۷۵ — غلام شاہ صاحب
" " — — نور دین صاحب
" " — ۲۰۰ — غلام حسین صاحب
" " — ۴۷۹ — میاں عبد الله بن امام دین صاحب
" " — ۵۰۸ — حافظ محمد دین صاحب
" " — ۱۰۱ — عبد المجید صاحب
" " — ۱۲۲ — فضل دین صاحب
" " — ۱۰۱۷ — عبد القادر صاحب
" " — ۷۹۱ — محمد داؤد صاحب لدھی الدین صاحب

کولمبیا
ایکوے ڈور
بولیویا
برازیل
پیٹاگونیا

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

قواعد عامہ متعلق مجلس معتمدین

(۱۳) اس مجلس کا اجلاس لازماً سال میں ایک دفعہ ایام تعطیلات ماہ دسمبر میں ہوگا۔ جس میں اراکین مجلس معتمدین کو حتی الوسع اصالتاً حاضر ہونا ہوگا۔ اس کے علاوہ حسب ضرورت سکرٹری مجلس جب چاہے اس مجلس کا انعقاد کرسکتا ہے لیکن انعقاد کی اطلاع اور اسی طرح ہر ایسے امر کی اطلاع جو آئندہ اجلاس میں پیش ہونا ہوگا۔ سکرٹری مجلس ہذا ہر ایک ممبر کو تاریخ اجلاس سے دو ہفتہ پہلے دیگا اور ممبران مجلس کا حق ہوگا۔ کہ وہ اپنی رائے تحریر کرکے سکرٹری کے پاس انعقاد جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے بھیجدیں۔ اور اگر وہ خود نہ آسکیں۔ تو یہ تحریری رائے بمنزلہ ان کی ایک رائے کے سمجھی جاوے گی۔

نوٹ۔ سکرٹری مجلس معتمدین باتفاق رائے پریزیڈنٹ و باجازت حضرت مسیح موعود باشد ضرورت کیوقت انعقاد جلسہ بلا اطلاع ممبران بیرون جات کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ قورم پورا ہو۔ اور ایسے جلسہ کے فیصلے اگر حضرت اقدس منظور فرماویں۔ تو قطعی ہوں گے۔

(۱۴) بصورت اختلاف رائے۔ پریزیڈنٹ مجلس کی رائے بمنزلہ دو رایوں کے ہوگی۔

(۱۵) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ اپنی طرف سے کوئی کارکن مجلس ضروری امور کے فیصلے کے لئے اراکین مجلس میں سے بناوے ان کی تعداد پانچ سے کم نہ ہوگی اور یہی تعداد مجلس معتمدین کی بطور قورم کے کام دیگی۔ ہاں اس کارکن مجلس کے فیصلے بلا منظوری مجلس معتمدین قطعی نہ ہوں گے۔

نوٹ۔ اس کارکن مجلس کے ممبر مجلس معتمدین سال بسال تجویز کرے گی۔

(۱۶) مجلس معتمدین ہر سال اس قدر رقم تجویز کرے گی۔ جس سے زیادہ کوئی فنانشل سکرٹری یا امین اپنے پاس نہ رکھ سکے گا۔

دیگر قواعد متعلق صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا کل روپیہ بنک بنگال میں جمع کیا جاوے گا۔ جو سکرٹری مجلس معتمدین کے نام جمع کرایگا۔ اور کوئی روپیہ بنک ہذا سے نکالا نہ جائیگا۔ جب تک چک پر صاحب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کے علاوہ اور ممبروں کے دستخط نہ ہوں گے۔ ان دو ممبروں کو مجلس معتمدین سال بسال آئندہ کے لئے نامزد کرے گی۔

(۱۸) ہر ایک ماتحت مجلس کے فنانشل سکرٹری یا امین کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر ایک رقم جو رقم مقرر کردہ زیر قاعدہ ۱۶ سے زائد ہو۔ وہ جنرل سکرٹری کے پاس جمع کرادے۔

(۱۹) جنرل سکرٹری ہر ماہ کے اخیر میں وہ روپیہ بنک بنگال میں جمع کرادیگا۔ جو اس کے پاس فنانشل سکرٹری یا امین زیر قاعدہ ۱۸ بھیجدیں گے۔ البتہ اس کے پاس اس قدر رقم بطور سائر خرچ مستقل طور پر رہے گی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کرے گی۔

(۲۰) جس قدر روپیہ مجلس معتمدین بطور بجٹ سالانہ کسی مد کو منظور کردیگی۔ اس سے زیادہ کوئی روپیہ سکرٹری یا پریزیڈنٹ بنک سے نکالنے کا مجاز نہ ہوگا۔ بصورت سخت ضرورت جنرل سکرٹری کارکن مجلس معتمدین سے اجازت تابع منظوری مجلس معتمدین حاصل کرسکتا ہے۔

(۲۱) انجمن کی جائداد انجمن یا کسی مجلس ماتحت کے ممبر کے ذاتی اغراض کے لئے استعمال ہونا سخت ممنوع ہوگی۔

مجلس کارپردازان مصالح قبرستان

(۲۲) اس مجلس کے پریزیڈنٹ سکرٹری منشی قانونی وہی اصحاب ہوں گے جو مجلس معتمدین کے پریزیڈنٹ جنرل سکرٹری اور منشی قانونی ہوں گے البتہ اور عہدیدار وہ ہوں گے جن کو مجلس معتمدین ہر سال آئندہ سال کے لئے تجویز کرے گی۔ لیکن فنانشل سکرٹری مجلس معتمدین کے اراکین میں سے ایک رکن ہوگا۔

(۲۳) مجلس معتمدین کے کل اراکین اس مجلس کے ممبر استحقاقاً ہوں گے البتہ ان کے علاوہ دس کی تعداد تک اور ممبر مجلس معتمدین مقرر کرسکتی ہے۔ جو حتی الوسع مقیم قادیان ہوں گے۔ یہ تقرر سالانہ ہوگا

(۲۴) یہ مجلس معاملات قبرستان میں ان تمام ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو رسالہ الوصیت ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء و ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت مورخہ ۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ایسا ہی مجلس ان تمام قواعد و ضوابط اور ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو حضرت اقدس کی طرف سے یا مجلس معتمدین کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہوں گی۔

(۲۵) مجلس معتمدین کو مقبرہ بہشتی کے متعلق نئے قواعد بنانے یا گذشتہ قواعد کی ترمیم کرنے کا ہر وقت اختیار ہوگا۔

مجلس انتظام اشاعت اسلام

(۲۶) اس مجلس کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) ایسی تجاویز سوچنا اور عمل میں لانا جن سے اسلام کی حمایت اور اشاعت میں ایک سلسلہ تصانیف کا انگریزی اردو اور دیگر زبانوں میں طیار ہو اور انہیں غیر اسلامی بلاد اور غیر اسلامی اقوام میں قیمتاً یا مفت حسب مصلحت شائع کیا جاوے۔ ایسی تصانیف میعادی رسالوں کی صورت میں زیادہ تر قابل ترجیح سمجھے جاویں گے۔

(ب) تبلیغ اسلام کے لئے مختلف بلاد میں مبلغین کا بھیجنا (ایسے مبلغین لازماً سلسلہ احمدیہ کے ممبر ہوں گے۔)

(۲۷) یہ مجلس ان قواعد و ضوابط کے ماتحت ہوگی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کریگی۔ ایسا ہی ہر ایک معاملہ میں مجلس ہذا مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگی۔

مجلس انتظام تعلیم

(۲۸) یہ مجلس مجلس معتمدین کے ماتحت ایسی تجاویز سوچے گی جس سے علاوہ تعلیم مروجہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق مبلغین اسلام پیدا ہوسکیں۔

مجلس انتظام متفرقہ

(۲۹) اس مجلس کے متعلق ان امور کا انتظام ہوگا۔ جو مجلس معتمدین ان کے سپرد کریگی۔

(۳۰) ہر ایک معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ اور اس کے ماتحت مجالس اور اس کی کل شاخوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا

نوٹ۔ اگر حسب ضرورت مجلس معتمدین کسی مجلس ماتحت کے اس کے فرائض کسی ایک یا دو یا زیادہ ناظموں کے سپرد کردے تو ایسے ناظم بھی اسی مجلس کے ماتحت ہوں گے۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب ذیل کو مجلس معتمدین کے اراکین اور عہدیدار مقرر فرماتے ہیں۔

مجلس معتمدین

(۱)۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب (بھیروی)۔ پریزیڈنٹ

(۲)۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ سکرٹری

(۳)۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ قانونی مشیر

اراکین

(۴)۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

(۵) مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی

(۶) خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ

(۷) سیٹھ عبدالرحمان صاحب۔ مدراس۔

(۸) مولوی غلام حسن صاحب۔ سب رجسٹرار پشاور

(۹) میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع سیالکوٹ

(۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویرہوس لاہور

(۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن

(۱۲) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن

(۱۳) ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ اسسٹنٹ سرجن

(۱۴)۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن

المشتہر۔ محمد علی سکرٹری مجلس معتمدین انجمن احمدیہ قادیان

۳۱۔ جنوری ۱۹۰۶ء

تار کی خبریں

۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک

قہری نشان - ۱۶ فروری کے تار خبر سے معلوم ہوا۔ کہ امریکہ کے ممالک کولمبیا اور ایکوے ڈور میں سخت زلزلہ برابر ایک ہفتہ تک آتا رہا۔ بہت سے شہر تباہ ہو گئے اور سینکڑوں جانیں تلف ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے قہری عذاب برابر ہر طرح نازل ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد بذریعہ تار خبر معلوم ہوا۔ کہ مقام مارسلی نیک میں ہی نہایت سخت زلزلہ آیا ہے یہ زلازل کا سلسلہ ایسا شروع ہوا ہے۔ کہ عیسائیوں کی انجیل کی پیشگوئی کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

سیستان واقع ایران میں طاعون پھیلی ہوئی ہے

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو بمقام جمیکا اور سنٹ ونسنٹ سخت زلزلہ آیا

بمقام پانی پت طاعون پھوٹ نکلا۔ ۱۳ فروری تک ۱۹ آدمی مر چکے ہیں۔

خوفناک چوری۔ رنگون میں ایک صاحب بہادر کے تین لاکھ کے جواہرات کی چوری ہوئی۔

ممالک اسلامی۔ امیر کابل کے افسران زیر عتاب ہیں۔ بعض کے قتل کی بھی افواہ ہے۔ مصر اور عرب کی سرحد پر کچھ تنازعہ مابین مصری اور ترکی حکام ہو گیا ہے۔ انگریزوں نے جہاز اور فوجی افسر روانہ کر دیا ہے۔ اور سلطان روم کو قسطنطنیہ میں اطلاع کی ہے۔ سلطان نے فرمایا۔ مجھے خبر نہیں کہ ترکی افسر نے کیوں ایسا کیا۔ معاملہ رفع دفع ہونے کی امید ہے

باران رحمت۔ رہتک کے کل اضلاع میں کم و بیش بارش ہو رہی ہے۔

عیسائیت کو زوال۔ فرانس نے جو مذہب کو امور سلطنت سے جدا کر دیا ہے۔ اس پر پوپ نے بڑی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ مگر کوئی فوجی کارروائی کرنی مناسب نہیں سمجھی۔ اور سمجھتے کیوں کہ جب کہ اس زمانہ میں کوئی ایسی بے وقوف سلطنت موجود نہیں ہے کہ مذہب عیسوی کی خاطر تلوار اٹھائے۔

برٹش پارلیمنٹ کے جھگڑے۔ بلفور صاحب یونینسٹ پارٹی کے افسر ہو گئے۔ لیبر پارٹی یعنی گروہ مزدوراں بہت زور پکڑ رہا ہے۔

نئی پارلیمنٹ کا افتتاح ۱۹ فروری کو ہوا۔

جوج روس۔ روس میں بے امنی کا سلسلہ ہنوز چلا جاتا ہے۔ اب پولینڈ میں کشت و خون ہو رہا ہے۔ سینکڑوں جانیں تلف ہو رہی ہیں۔ بازار بند ہیں۔ مزدوری پیشہ لوگ بیکار پھرتے ہیں۔ سرکاری لوگوں کو مارتے ہیں۔ امرا کو لوٹتے ہیں۔

یورپ کی خانہ جنگی۔ مراکو کانفرنس کا معاملہ کچھ پیچیدہ ہی نظر آتا ہے۔ کبھی امید صلح ہو جاتی ہے۔ پھر کوئی پھیلی پڑ جاتی ہے۔ جرمن والے بہرحال مراکش میں اپنی ٹانگ اڑانا چاہتے ہیں۔ فرانس والے اس کو برا مناتے ہیں دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یورپ والوں نے اسلامی سلطنتوں کو تو کسا لینا چاہا ہے۔ مگر یہ نوالے آسانی کے ساتھ حلق سے نہ اتریں گے۔

مشنریوں کے بکھیرے ہوئے کانٹے۔ یہ عیسائی مشنری ہی اس زمانہ کے جنگوں کا پیش خیمہ ہیں چین میں بمقام نان کنگ وحشیوں نے ان پر پھر حملہ کیا۔ مگر جانیں بچ نکلیں۔

باغی نٹال۔ نٹال میں باغیوں کو سخت سزائیں دی جا رہی ہیں۔ ان کے گاؤں جلائے جاتے ہیں۔ اور فصلیں تباہ کی ہیں۔

غریب خریداروں کیلئے عمدہ موقعہ

منشی قاسم علی صاحب مدرس مدرسہ چک ۱۲۴ بہلول پور نے ۲ سالانہ قیمت پر کسی غریب بھائی کے لئے اخبار بدر جاری کرانے کی درخواست کی ہے ان کی درخواست کو منظور کیا گیا ہے۔ لہذا کوئی غریب احمدی بھائی جو اس رعایت کا مستحق ہو۔ کارخانہ بدر میں درخواست کرے۔ قیمت پیشگی آنی چاہئے

محمد افضل ایڈیٹر بدر قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

نور الدین رد ترک اسلام ۴ر

انوار اللہ ۴

عدم نجات مذہب پولیسی ر

مباحثہ - مابین شیخ الہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور و پادری احمد مسیح صاحب واعظ - پی - جی - مشن کیمبرج دہلی ۱ر

فہرست بیعت کنندگان

افسوس ہے کہ اخبار بدر کے مالی مشکلات کے ساتھ جو بیجان اور بے قاعدگیاں عمل میں آئیں وہاں فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس پر حاوی ہونا مشکل ہے۔ پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام تمام خود کرنے پڑتے ہیں اور بھی مشکل ہے۔ کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہیں بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ عورتیں زنانہ مکان میں بیعت کرتی ہیں۔ یا صرف اپنے مردوں کی معرفت کوئی سفر میں کرتے ہیں۔ بعضوں نے چلتی ریل میں بیعت کی۔ پھر قادیان میں بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہو آیا اور جیسا موقع ہوا کبھی صبح اور کبھی شام کبھی دوپہر کبھی رات۔ جس وقت ہو سکا۔ اس نے بیعت کر لی اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھ تحریر کرنا ... واسطے مشکل ہے۔ تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھ نہ کچھ اظہار ہوتا رہتا ہے۔ سارا نہیں تو تھوڑا ہی سہی کے مقولہ پر عمل کر کے انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ کچھ نہ کچھ اس سلسلہ میں درج ہوتا رہے۔ سردست چند تازہ درج اخبار کرتا ہوں۔

مرزا مبارک بیگ صاحب ساکن کلانور

مرزا امیر محمد صاحب ساکن پٹی

سید الطاف حسین صاحب ولد ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور

بابو فخر الاسلام صاحب حال ساکن کوہاٹ

نعمت خان ساکن ضلع گورداسپور

عبداللہ ولد خزانہ ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور

نظام الدین صاحب ولد حسن ساکن اجیان ماکھشان ضلع گوجرانوالہ

جوایا ولد حاکم ساکن " " " "

کرم ولد سجاول " " " "

شاہ محمد ولد نبی بخش صاحب " " " "

بختاور و سوداگر " " " "

سردار ولد حسن " " " "

اسماعیل ولد عبداللہ ساکن لوہر ڈاکخانہ نتال تحصیل پسرور

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کان مرد ستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | آن مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۹

۲۴ محرم ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء جمعۃ المبارک

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۹

چہ گویم با تو از آں چہار قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ للعہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۱۲ار عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ۔ ان سے بحساب ما بعد لیجاویگی ۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آں مور دشمن خدا است

معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکسر مو دوری از آں علیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

اطلاع ۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۶ء الہام "دردناک دکھ اور دردناک واقعہ"

اس کے بعد رویا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ

میری بیوی یکایک مر گئی

یہ سنکر میں اٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لے اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی ۔

[illegible] سنہ [illegible] زلزلہ آنے [illegible] ہے ۔
[illegible] زلزلہ [illegible] ۔ واعظ [illegible]
[illegible] سخت [illegible]

پھر بہار آئی ۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

گزشتہ سال کے ۴ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی دفعہ اللہ تعالیٰ کی متواتر وحی سے اس بات کی خبر دی گئی تھی کہ ایک اور شدید زلزلہ آنیوالا ہے چنانچہ [illegible] رسالہ الوصیت صفحہ ۱۳ [illegible] میں تہدید [illegible] شائع ہو چکی [illegible] اخبار [illegible] علیحدہ اشتہارات بہت [illegible] شائع ہو چکی [illegible] [illegible] بالخصوص اخبار [illegible] نے [illegible] اخبار [illegible] بہت ہنسی اڑائی ۔ اور جاپانی پروفیسر اوموری کی بات پر یقین کیا ۔ کہ اب کوئی زلزلہ نہ آئیگا ۔ اور حضرت کی پیشگوئیوں پر ناجائز حملے کئے ۔ لیکن خدا کے مسیح نے اپنے خدا کی بات پر یقین کر کے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے بار بار اس خبر کو شائع کیا ۔ چنانچہ آخری اشاعت رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کی عبارت کو ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے ۔

"اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا ۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی ۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں ۔ صفحہ ۴ ۔

پھر صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں آیا تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئیگا ۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہوتا ہے ۔ اس لئے اسی مہینہ سے یعنی اسی جنوری کے آخیر سے خوف کے دن شروع ہونگے اور غالباً مئی کے آخر تک وہ دن رہیں گے ۔"

یہ الفاظ الہام الٰہی کے ہیں جو خلقت کو بدیوں سے چھوڑانے اور نیکی کے اختیار کرنے کیواسطے توجہ کرنے کے لئے بار بار لکھے گئے ۔ مگر افسوس ہے کہ پہلے انبیاء کے زمانہ کی طرح کسی نے توجہ نہ کی بجز سعید لوگوں کے سو یہ کلام الٰہی ۲۷ اور ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کی درمیانی شب کو ایک بجے کر بیس منٹ پر پورا ہوا ۔ اور ایک زلزلہ آیا جو پہلے ۴ اپریل سے زیادہ تیز تھا اور سب لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یقین کیا کہ خدا کی بات کو پورا ہونا بھی وقت ہے ۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایسی پیشگوئی زلزلہ کے ساتھ جو رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۴ میں موجود ہے ایک اور پیشگوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی جو اسی صفحہ ۱۴ ۔ رسالہ مذکورہ میں درج ہے جو اسی واقعہ زلزلہ کی نسبت خبر دیتی ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔

قال ربّک انہ نازل من السماء ما یرضیک (دیکھو صفحہ ۱۴ رسالہ الوصیت)

یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک بات ایسی آسمان سے نازل ہوگی جو تجھے خوش کر دیگی سو الحمد للہ والمنۃ کہ وہ بات یہی زلزلہ تھا جو ۲۸ فروری کو یعنی اس رات کو جو بدھ سے پہلے آتی ہے بعد آدھی رات کے ڈیڑھ بجے کے قریب آگیا جس نے ہمیں خوش کر دیا اور نادان مکذبوں کو روسیاہ کر دیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ ۔ اسی جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس زلزلہ والی پیشگوئی کے بعد [illegible] اس جگہ ہی زلزلہ آیا ہے بلکہ امریکہ کے مختلف مقامات میں بھی اسی بہار کے ایام میں نہایت تباہ کن زلزلے آ چکے ہیں اور یہ تمام زلزلے اس پیشگوئی کے مطابق واقع ہوئے ہیں جو آخری اشتہار الوصیت میں شائع ہوئی تھی چنانچہ اشتہار الوصیت مطبوعہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کے یہ الفاظ ہیں

"حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو ۔" اس پیشگوئی کے مطابق علاوہ پنجاب کے انڈیا ، وزولمبیا ، فانی ٹیک ، سینٹ پیری ، سینٹ ونسینٹ ، صوصوا اور دیگر مختلف مقامات میں زلزلہ آیا ۔ چونکہ آج اخبار کی آخری کاپی کے چھپنے کا دن ہے اس واسطے زیادہ تفصیل اگلے اخبار میں درج ہوگی ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

ان شاء اللہ

اخبار وطن اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے اپنے خریداروں میں تحریک کی ہے ۔ کہ اشاعت اسلام کے واسطے رسالہ ریویو آف ریلیجنز سے بہتر کوئی میگزین نہیں ۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے یہ خط و کتابت کی ہے ۔ کہ اگر آپ رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کا ذکر نہ کریں ۔ تو میں بہت سے خریدار پیدا کروں ۔ اس پر اُدہر تو صاحب وطن کو ملانوں نے مرزائی کہنا شروع کر دیا ہے ۔ اور اِدہر ہمارے بعض دوستوں کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے اس کے متعلق حضرت مولوی محمد علی ایم ۔ اے کی آخری چٹھی جو صاحب وطن کے نام ہے ۔ اور میرے پاس چھپنے کیواسطے آئی ہے ۔ تمام غلط فہمیوں کو دور کرنے کے واسطے کافی ہے

مکرمی مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تازہ تحریک جو اخبار وطن کے ذریعے ہوئی ہے ۔ اس کے متعلق ہمارے بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ ہمارا جو کچھ اس مصالحت سے منشاء ہے ۔ وہ یہ نہیں کہ ہم اپنے عقیدوں کو چھوڑ دیں ۔ بلکہ یہ ہے ۔ کہ حضرت اقدس کے دعاوی کے دلائل کو ہم الگ ضمیمہ میں بیان کریں گے ۔ باقی رہا اسلام ۔ سو ہم وہی اسلام پیش کریں گے ۔ اور وہی پیش کر سکتے ہیں ۔ جو ہمیں ہمارے پیارے امام نے سکھایا ہے ۔ ہم مردہ اسلام کے قائل نہیں ۔ اور نہ ہیں ۔ اس کو پیش کریں گے ۔ احباب کی مفصل اطلاع کے لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ اس چٹھی کو جو اخبار وطن کو بھیجی گئی ہے ۔ نقل اپنے اخبار میں چھاپ دیں ۔ تاکہ احباب کو اس تجویز کا اصل منشاء معلوم ہو جائے

وھو ھذا

مکرمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپکا کارڈ پہنچا ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ کہ اس حصہ پنجاب میں جو علماء کے زیر اثر ہے ۔ اس سلسلہ کی کسقدر مخالفت ہے ۔ اعلیٰ ادنیٰ بات پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں ۔ اور شب و روز یہی کوشش ہے ۔ کہ اس سلسلہ کو بدنام کیا جاوے ۔ اگر سلسلہ کی صورت بدلنے میں صرف آپ سے ہی تعلق ہو ۔ تو اور صورت ہے ، مگر یہاں بدظنی انتہا تک پہونچی ہوئی ہے [illegible] ان بدگمانیوں کے تدارک کے لئے پہلے معاملہ کو صاف کر لینا اور کھول کر دینا زیادہ مفید ہے ۔ سو اول امر تو یہی ہے جس کو میں گذشتہ خط میں بھی لکھ چکا ہوں ۔ کہ جس صورت میں ضمیمہ یا الگ رسالہ نکالنے کے لئے کثیر اخراجات درپیش ہیں ۔ تو اس کام کو اتنی جلدی کیونکر شروع کیا جا سکتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ ضمیمہ ابھی نکالا جاوے ۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۔ کہ ایک قوم جو پانچ سال سے رسالہ کے ابتدائی

اخراجات کی متحمل ہوئی۔ اور سینکڑوں میں ہزاروں کا نقصان برداشت کر کے اس رسالہ کو جاری کیا نہیں آج اس کل قوم کو الگ کر کے اس رسالہ کو اس مشن سے قطعاً بے تعلق کر دیا جاوے اور ان کو ان کا معاوضہ بھی کچھ نہ دیا جاوے۔ اگر آپ کو صرف اس تجویز کی خاطر کہ آپ نے ریویو آف ریلیجنز کو جو احمدی مشن کا آرگن تھا اس مشن سے الگ کرنا چاہا ۔ مرزائی کہا جاتا ہے تو آپ میری پوزیشن پر بھی غور فرماویں کہ جس مشن کے آرگن کو اس مشن سے الگ کیا جاوے گا۔ اس کے خیالات اس الگ کرنے والے کے متعلق کیا ہوں گے۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ میرے اکثر احباب نے بہت زیادہ حسن ظنی سے کام لیا ہے۔ مگر کثرت سے ایسے خطوط میرے پاس آئے ہیں۔ کہ لوگ حیرانی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ تجویز کیوں کی گئی ہے۔ ابتدائی تجویز میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ یہ صدمہ جو سلسلہ احمدیہ کو ریویو آف ریلیجنز کے الگ کر لینے سے پہنچے گا۔ اس کا ایک چھوٹا سا معاوضہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سلسلہ کے متعلق ہم ایک الگ رسالہ جاری کر دیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اس کا کچھ بھی معاوضہ نہیں۔ اخباروں کے قائم کرنے اور چلانے میں جو دقتیں پیش آتی ہیں ان کا اندازہ آپ تو کر سکتے ہیں۔ پھر آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ تجویز جو منظور کی گئی تھی۔ اس میں اس سلسلہ کو کس قدر بڑی قربانی کرنی پڑی تھی۔ پس اگر یہ چھوٹی سی بات جو پیش کی گئی تھی۔ کہ چونکہ نئے رسالہ کا اجرا کثیر اخراجات کو چاہتا ہے۔ اس لئے جب تک ایک ہزار رسالہ کی امداد کا وعدہ نہ ہو اس وقت تک نئی ترتیب کو شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر بھی بدظنی پیدا ہو سکتی ہے تو میں نہیں جانتا کہ یہ کام کیونکر چلیگا۔ جن لوگوں کے دلوں میں ہماری طرف سے ایسی بدظنی ہے۔ ان کے ساتھ معاملہ کرنا بہت مشکل ہے۔ میں احمدی قوم پر یہ ظلم ہرگز روا نہیں رکھ سکتا کہ ایک تو ان کا رسالہ ان کے سلسلہ سے الگ کیا جاوے۔ اور دوسرے ان کو اس کا معاوضہ بھی کوئی نہ دیا جاوے اور نہ ہی احمدی قوم اس تجویز کے ساتھ ایک لحظہ کے لئے بھی اتفاق کر سکتی ہے۔ پس آپ پسند کریں۔ تو اس امر کا اعلان کر دیں اور اس تحریک کو چھاپ کر شائع کر دیں کہ جب تک ایک ہزار رسالہ کی اعانت کا وعدہ نہ ہوگا۔ جس میں سے پانسو کی قیمت پیشگی وصول ہو جاوے اس وقت تک نئی تجویز عمل میں نہیں آسکتی۔ افسوس ہے کہ آپ ایک ہی پہلو پر زور دیتے ہیں۔ کہ احمدی قوم کل نقصان برداشت کرے اور دوسرے پہلو پر غور نہیں فرماتے۔

امر دوم - جو آپکے اس خط نے میرے دل میں سوال اٹھایا ہے یہ ہے کہ جس صورت میں میری اس چھوٹی سی استدعا کو بدظنی پر محمول کیا گیا ہے تو آئندہ خدا جانے اس کام میں کیسی کیسی بدظنیاں پیدا ہوں گی اور کیسی کیسی مشکلات پیش آئیں گی۔ اس لئے قبل اس کے جو میں کسی دوسرے کا ایک پیسہ بھی اعانت میں لوں کھولکر بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ تا کہ بعد میں کوئی دقت اور جھگڑا نہ ہو کہ ہماری طرف سے صرف یہ وعدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے دعوی کے دلائل کو اس رسالہ میں پیش نہ کریں گے اور ان کو ضمیمہ میں پیش کریں گے لیکن یہ بات چھوڑ دیں جو کچھ اس رسالہ میں لکھوں گا۔ اس میں اپنے عقاید کا پابند ہوں گا اور یہ منافقانہ کارروائی مجھ سے ہرگز نہ ہو سکیگی کہ اپنے عقاید کو چھپاؤں۔ مثلاً میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ایک خصوصیت ہے جو اس کو تمام دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے اور کہ اللہ تعالیٰ جس طرح سے قدیم زمانہ میں اپنی برگزیدہ بندوں کو اپنی مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا تھا اسی طرح اب بھی کرتا ہے۔ میں چونکہ علی البصیرت اس عقیدہ پر قائم ہوں۔ اس لئے یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ اسلام کے فضائل اور اس کی خصوصیات کو بیان کرتے وقت میں اس بات کو چھپا لوں اور اس کا ذکر نہ کروں۔ ایسا کرنا میرے نزدیک وہی نفاق ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ ایسا ہی میں اس عقیدہ پر قائم ہوں اور علی البصیرت قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور کسی نبی کو کسی قسم کی فضیلت آپ پر نہیں دی گئی۔ اور آپ کے معجزات بھی سب نبیوں سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ ہیں اور کہ ایسی معجزات جو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ مثلاً مردوں کا زندہ کرنا یہ واقعی اور حقیقی معنوں میں صحیح نہیں ہیں اور نص صریح فیمسک التی قضی علیہا الموت کے خلاف ہیں ہاں اس رنگ میں وہ صحیح ہیں کہ آپ روحانی مردوں کو زندہ کرتے تھے یا یہ کہ ایک مریض جس کی حالت بالکل موتی کی طرح ہو گئی ہو۔ وہ آپ کی دعا سے اچھا ہو گیا ہو اور ایسا ہی میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقیدہ پر قائم ہوں کہ کسی بشر کو خدا تعالیٰ نے اپنی صفات میں شریک نہیں کیا پس یہ صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی پرندوں کے خالق تھے۔ جیسا کہ عام مسلمانوں کا اعتقاد ہے یا یہ کہ ایک ایسا دجال آئیگا جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مالک بن بیٹھیگا اور مردوں کو زندہ کریگا اور جہاں چاہیگا بارش برسائیگا ایسے اعتقاد میرے نزدیک مشرکانہ ہیں اور انکی بیخ کنی ہر ایک مسلمان کا فرض ہے نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ یہ امت محمدیہ خیر الامم ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اس امت کے ساتھ سچا وعدہ ہے کہ آنحضرت کے خلفاء اسی امت سے ہونگے باہر سے کوئی نہیں آئیگا۔ اور نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی خواہ پرانا نبی ہو یا نیا ایسا نہیں آسکتا کہ اس کو بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت ملی ہو اور خدا تعالیٰ کا وہ انعام جس کا دروازہ اس نے اس امت کیلئے کھلا رکھا ہے یعنی مکالمہ مخاطبہ کا انعام وہ بدوں وساطت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اب دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہو سکتے اور نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ بزور شمشیر دین پھیلانے کے لئے نہ تھے۔ اور نہ ہی آپ کے کسی سچے جانشین کے جنگ اس غرض کے لئے تھے کہ جو لوگ اسلام کو قبول نہ کریں ان کو تہ تیغ کیا جاوے اور نہ کوئی ایسا شخص آپ کے بعد آنیوالا ہے۔ جو بزور شمشیر دین کو پھیلائے۔ اور جسقدر حدیثوں سے یہ معلوم ہو وہ وضعی ہیں۔ خدا کا دین اس کے نشانوں اور دلائل اور براہین سے ہی پھیلیگا۔ اور میں اس عقیدہ پر بھی قائم ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں جیسا کہ دوسرے تمام نبی ان سے پہلے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بعد فوت ہو گئے ہیں اور جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر زور نہ دیا جاوے۔ اس وقت تک عیسائی مذہب کی ترقی نہیں رک سکتی۔ حضرت عیسیٰ کی زندگی عیسائی مذہب کا بڑا شہتیر ہے۔ میرے نزدیک حضرت عیسیٰ کو زندہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا عیسائی مذہب کی تائید کرنا ہے اور اسلام کی عظمت کبھی قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ غلط عقائد کے خلاف پورے زور سے جہاد نہ کیا جاوے۔

میں نے یہ باتیں اس لئے نہیں لکھیں کہ ان سب کا ذکر ہمارے رسالہ میں کیا جائیگا بلکہ اس لئے کہ کسی موقعہ پر بحث کرتے کرتے اگر ان سوالوں میں سے کوئی سوال میرے سامنے آئیگا۔ تو اسے میں اپنے عقیدہ کے مطابق لکھونگا اور کھولکر لکھونگا جس چیز کو الگ کرنا ممکن ہے وہ صرف حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ہے اور اس دعویٰ کے دلائل اور پیشگوئیاں اور نشانات وغیرہ اور اگر آپ غور کریں گے تو آپ آسانی سے سمجھ لیں گے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ رسالہ کوئی ایسی صورت بن سکے جس میں ان باتوں کا ذکر ہی نہ آئے خواہ مخواہ انکو درمیان میں لانا میرا مطلب نہیں ہے مثلاً جہاں انکی ضرورت نہ تھی۔ جیسے پردہ۔ تعداد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی سود وغیرہ کے مضامین ہیں جو لکھے جاتے ہیں ان میں کہیں ان باتوں کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ کوئی شخص مانع نہ تھا۔ مگر ان چند فروعی مسائل کے سوا اسلام محمدی میں ہزاروں بحثیں ایسی کرنی پڑیں گی جنمیں ان باتوں کا ذکر آئیگا پس بجائے اس کے کہ بعد میں کوئی عہد شکنی کا الزام مجھ پر لگایا جاوے میں پسند کرتا ہوں کہ یہ بات پہلے ہی پیش کر دی جاوے۔ اس کے بعد آپکے ناظرین میں سے یا دیگر مسلمانوں میں سے جو لوگ مدد دینا چاہتے ہیں دیں اور جب ان کی تعداد حد معین تک پہنچ جاوے تو نئی ترتیب کو شروع کر دیا جاوے۔ میں نے اوپر جو کچھ بیان کیا ہے وہ صرف مثال کیلئے ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس تحریر کو چھاپ کر اپنے ناظرین کی رائیں اس کے متعلق معلوم کریں گے۔ اس وقت جلدی کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ جسقدر دیر سے اور پوری بحث ہو چکنے کے بعد یہ تجویز عمل میں آئیگی۔ اسیقدر دیرپا ہوگی۔ عجلت میں پیچھے نقصان بہت ہوتا ہے والسلام۔ مہربانی کر کے اس جمعہ کے پرچہ میں اسے درج فرما دیں

خاکسار محمد علی۔ از قادیان

نوٹ۔ میں تو اس بات سے بھی حیران ہوں کہ ان باتوں کو الگ کر کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے کونسا اسلام غیر قوموں کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے ایک ہی امتیازی نشان مذہب اسلام کا ہے کہ اسمیں خدا تعالیٰ کی برکات کا دروازہ ابد تک کھلا ہے ورنہ خالی قصے کسی مذہب کی سچائی ثابت نہیں کر سکتے اس اصول کو چھوڑ کر نہ توحید ہی ثابت ہوتی ہے نہ رسالت۔ اسلام کی توحید کو پھر کیا فضیلت رہی یہودی بھی خدا کو واحد لاشریک مانتے ہیں اور یہود وغیرہ بھی رسالت کا ثبوت اس لئے نہیں رہتا کہ رسالت کی غرض تو یہ تھی کہ رسالت کے چراغ سے دوسرے لوگ اپنے چراغوں کو روشن کریں اگر چراغ نبوی سے [illegible] اس کی امت کو نہیں پہنچا تو اسکی تعلیم کا کیا فائدہ [illegible] ثابت ہوگی یہی ایک امتیازی نشان اسلام کا ہے اس کو چھوڑ کر اسلام [illegible]

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی دربارہ مسیح موعودؑ

برادرم محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے نے نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کا ایک نسخہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ نسخہ اس نسخہ سے مختلف ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں شائع فرمایا تھا۔ اس نسخہ میں جسقدر تفصیل نام بنام لکھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح اور اصلی نہیں کیونکہ پیشگوئیوں کا عموماً یہ رنگ نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم یہ نسخہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی سے پہلے کی لکھی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس سے اور نہیں تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح اور مہدی کا عام انتظار جمہور اسلام میں تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے ابتدا میں تھا۔ نظم درج ذیل کی جاتی ہے۔

راست گویم بادشاہے درجہان پیدا شود
بعد ازاں مرزا محمد وارثش گردد پدید
چوں کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا
بعد ازاں گردد عمر شاہنشہ مالک رقاب
شاہ نادر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
از سکندر چوں رسد نوبت بابراھیم شاہ (لودی)
باز نوبت ابر ہمایوں چو رسد۔ از لایزال
حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
میرود در ملک ایران پیش اولاد رسول
شاہ شاملش مہربانیہا کند بر حال او
تا زماں آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند
پس ہمایوں میرسد در ہند و قابض میشود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ
چوں کند عزم سفر زیں جا سوئی دار البقا
بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
رخنہا گردد بعالم ملک او گردد خراب
در تحیر خلق افتند چوں جہان گردد چنیں
راستی کمتر شود کبر و دغل گردد فزوں
ہمچناں دو عشر باسہ بادشاہی او کند
لغیر او در برکند از حکم خود اندر جہاں
اندریں آید قضا از آسمان گردد پدید
خلق رانی الجملہ اندر دور رو گردد سکوں
ایں چنیں تا چند سال او پادشاہی را کند
از طفیل مقدمش در دور گردد اعتدال
ہمچنیں دہ عشر یک سال او بود آخر فنا
نادر آید ہم ز ایران او ستاند ملک ہند
چوں کند عزم سفر سوئے بقا ایں بادشاہ
بعد ازاں شاہ قوی زور است گیتی را پناہ
قوم سکھاں جبر دستیہا کند بر مسلمین

نام تیمورے بود صاحبقران پیدا شود
والئے صاحب قرآن اندر زماں پیدا شود
بعد ازاں اخوان شاہ انس و جان پیدا شود
گردد آں ہم مدتش ہم در آں پیدا شود
پس بدہلی والے ہندوستان پیدا شود
ایں یقیں داں فتنۂ در ملک آں پیدا شود
ہم در آں افغان یکے از آسمان پیدا شود
آنکہ نامش شیر شاہ باشد ہماں پیدا شود
تا کہ قدر و منزلت زاں قدرداں پیدا شود
تا وقار و عزتش چوں خسرواں پیدا شود
شیر شاہ فانی شود۔ پورش براں پیدا شود
بعد ازاں اکبر شہ کشورستاں پیدا شود
وارث او در جہاں شاہجہان پیدا شود
ثانی صاحب قرآن شاہ جہاں پیدا شود
تا کہ پورش خورد پیش آں کلاں پیدا شود
از عجائبہا چہ گرداب جہاں پیدا شود
اخترے از آسمان آتش فشاں پیدا شود
دوست دشمن میشود شاک اندراں پیدا شود
تا ز فرزنداں کوچک بعد ازاں پیدا شود
والئے از خلق عالم سرفشاں پیدا شود
وانکہ نام او معظم بے گماں پیدا شود
مرہمے بر زخمہائے مرداں پیدا شود
عاقبت از کوشکے ابدالیاں پیدا شود
غم بدر گردد ز عالم خوش جہاں پیدا شود
آں پسر آید دریں شاہ زماں پیدا شود
قتل دہلی پس بنود تیغ آں پیدا شود
رخنہ اندر خاندانش زیں میاں پیدا شود
او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود
تا چہل ایں دور بدعت اندراں پیدا شود

بعد ازاں گیرد نصاری ملک ہندوستان تمام ۔۔۔ تا صدی حکمش میان ہندیان پیدا شود
از برائے دفع دجالے ہمے گویم شنو
عیسیٰ احمد مہدی آخر زماں پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجری تا زمن ایں گفتہ شد
یک ہزار و دو صد و ہفتاد آں پیدا شود

تمام شد قصیدہ حضرت ولی نعمت اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تیغ اسلام

اسے ہمدردان اسلام۔ کب تک خواب خرگوش سے بیدار نہ ہوگے۔ دیکھئے زمانہ گرگٹ سا رنگ بدلا اور کچھوے کی طرح پاؤں نکالے آج اس بت پرست گروہ (ہنود) نے ایک سراالادب دار آریہ دہرم گھر اس اسلام کیلئے آرہ اٹھایا اور آنکھیں دکھلانے لگا جس نے جہالت کی پٹی کو کاٹ کر جہاں کی آنکھیں کھولدیں۔ ادہر پادری بھی پاؤں پھیلانے لگے۔ اور اپنی اسی منسوخ شدہ کتاب کی تائید میں گاؤں گاؤں شہر شہر اپنے لکچرار کا دام پھیلانے لگے۔ یوں سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً دیہاتیوں کو اسلام سے ورغلا کر آریہ اور عیسائی بنانے لگے۔ یہ ہی نہیں۔ بلکہ ان باطل مذاہب کے اخبارات نے تو اس ظلم پر کمر کسی کہ الامان۔ ہمارے آقا رسول پاک صاحب لولاک سرور کائنات کی شان مبارک میں ایسی ایسی بے ادبیاں اور گستاخیاں لکھنی شروع کیں کہ جن کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ اف۔ وہ اسلام جس کے سایہ سے کفار عالم کانپتے تھے۔ اور جسکی صدا سے آسمان گونجتے تھے۔ آج اس پر کیسے کیسے بے جا حملے ہو رہے ہیں۔ ہائے افسوس۔ مسلمان اب بھی کروٹ بدلنے کا نام تک نہیں لیتے۔ ورنہ انکی کیا مجال تھی۔ جو اسلام جیسے جلیل القدر مذہب کے آگے بھی بلا سکتے۔ آہ اے اسلامی حمیت تو کدہر چلی گئی اور اے اسلامی ستارے تو کہاں ہے۔ آ۔ اور جلدا دیکھ۔ تیرے طالب ابھی بیدار ہیں بالکل سو ہی نہیں گئے۔

صوبہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے وہیں سے جیسا کہ اخبار مسلمانوں کے چھپتے ہیں افسوس مسلمانوں کی طرف سے ایسے اخبار بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں جو ان بے ادبوں کو ادب سکھائیں اور اپنے ناواقف مسلمان بھائیوں کے دلوں سے وہ شکوک بد (جو ان کی وجہ سے ہوں) مٹائیں چونکہ اب گستاخانہ اخبارات کی تعداد برساتی مینڈکوں کی طرح روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ جن کی ٹرٹراہٹ کی صدا ہر مسلمان کے کان تک پہنچکر ان کا دل دکھا رہی ہے۔ علاوہ ازیں اب بھلا ہم کہاں تک صبر کئے جاویں اور یہ کیونکر اپنی آنکھوں سے دیکھے جاویں۔ کہ ہمارے سچے بے عیب پاک دین پر اور ہمارے پیارے معصوم نبیؐ پر جھوٹے الزام لگائے جائیں۔ اور ہم چپ چاپ بیٹھے رہیں۔ آخر ہمیں اس اسلامی حمیت نے غیرت دلائی۔ تو ہم نے ان دشمنان دین کے سر کچلنے کے لئے اخبار تیغ اسلام فی الحال عشرہ وار جاری کردیا ہے۔ جو ان بیجا حملہ آوروں کے لئے ایک تیغ آبدار کا حکم رکھتا ہے۔ مضامین بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (۱) اسلامی حقانیت (۲) انجیل مروجہ کی تردید (۳) ویدوں کے جال دیا نند کے خیال (۴) تیغ آبدار بر حملہ کفار (۵) مختلف کار آمد نسخے و نظم باثر (۶) اسلامی خبریں (۷) عام خبریں۔ (۸) غیر ممالک کی خبریں وغیرہ قیمت سالانہ پیشگی للعہ پرچہ نمونہ اسکے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

خوش خبری۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے پیشتر کے خریداروں کو انعام میں ایک ایک گھڑی ۲۶ گھنٹہ چالو کی انعام میں دیگئی ہے۔ چونکہ اب تیغ اسلام کی اشاعت کو ترقی دینا منظور ہے۔ اس لئے یہ خوشخبری پر اور خوش خبری سنائی جاتی ہے۔ کہ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء سے پیشتر جو صاحب تیغ اسلام کی خریداری کے لئے پیشگی قیمت روانہ فرمائیں گے۔ ان سے بجائے للعہ روپیہ کے ہے قیمت اخبار لے کر وہی راسکوپ جیبی گھڑی ۲۶ گھنٹہ چالو کی معہ گارنٹی ۲ سال انعام میں دی جاویگی۔ لیکن یہ رعایت یہ رعایت صرف

بدر منور

مورخہ ۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح۔ پارہ ۲۶۔ رکوع ۹

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول تمہارے درمیان ارسال فرمایا ہے۔ جو شاہد ہے اور مبشر ہے اور نذیر ہے (ہر سہ الفاظ کی مفصل تشریح گذشتہ اشاعت میں کی جا چکی ہے) وہ رسول اس واسطے بھیجا گیا ہے۔ کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔ اور گذشتہ غلطیاں جو کتب اور مسائل میں داخل ہو گئی ہیں۔ وہ سب دور ہو جاویں۔ اور تم اس رسول کے ساتھ ہو کر اسے قوۃ دو۔ اور دنیا کے اندر نیکی اور ہدایت پھیلانے کے واسطے اس کے ساتھی بنو۔ اور اس کی عزت اور تکریم کرو۔ کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔ اور اس کی توجہ سے اور دعا سے تم ہدایت کی طرف کھینچے گئے ہو۔ اور راہ راست پر لائے گئے ہو۔ اور صبح و شام خدا کا شکر کرو۔ اور اس کی تقدیس کرو۔ کہ اس نے تم پر اس قدر فضل اور رحمت کی۔ کہ تمہارے درمیان ایک ہادی مبعوث کیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔

وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا سے ہی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا۔ وہ اپنی جان کو نقصان میں ڈالیگا اور جس کسی نے یہ عہد پورا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بڑا اجر عطا فرمائیگا۔ اس آیت شریف میں بیعت الرضوان کی طرف اشارہ ہے جس کا مفصل ذکر اس سورہ فتح کی تفسیر کی تمہید میں (اخبار بدر مورخہ ۱۲۔ جنوری ۱۹۰۶ء) میں کیا جا چکا ہے۔ اور اس واسطے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس جگہ بیعت کے متعلق چند باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی نبی یا مامور یا امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا ابتداء سے ایک اسلامی قاعدہ ہے۔ جو قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور سنت رسول اور عمل خلفائے کرام سے ظاہر ہے۔

۲۔ بیعت کے معنے ہیں۔ اپنے آپ کو بیچ دینا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر تصریح کے لئے فرمایا ہے۔ جب ایک شخص کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے۔ اس کی رضامندی کو اپنی رضامندی پر مقدم کرتا ہے۔ ہر حال میں اس کا حکم مانتا ہے۔ اور اس کی خاطر اپنا مال اور جان اور عزت قربان کرنے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتا ہے۔

۳۔ اول بیعت جو اسلام میں ہوئی۔ وہ اسی قسم کی بیعت تھی سورہ ممتحنہ میں تصریح ہی ہے۔ جہاں فرمایا ہے يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ۔ جس کا نام بیعت رضوان ہے۔ دوم۔ اسلام و جہاد پر بھی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کیا کرتے تھے۔ سوم۔ بیعت ترک معصیت والزام حسنات پر ہے۔ بلکہ بعض وقت ایسی بھی بیعت ہوئی ہے۔ کہ آپ نے کسی نے کسی سے بیعت لی۔ میں سوال نہ کروں گا۔ جیسا کہ سورہ ممتحنہ میں ذکر ہے۔ یہی تیسرے قسم کی بیعت ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مریدین سے لیتے ہیں۔ اور جس کے شرائط اخبار کے صفحہ اول پر درج ہیں۔ خلاصہ ان تمام شرائط کا یہ ہے کہ

"ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ"

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

(۴) یہ عہدنامہ دراصل صرف اس انسان کے ساتھ نہیں جس کے سامنے ہم بیٹھتے ہیں۔ اور جس کے ہاتھ پر ہم ہاتھ رکھتے ہیں۔ بلکہ عہدنامہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جو ہر وقت ہمارے اعمال اور افعال اور خیالات کا شاہد ہے اسی واسطے فرمایا۔ کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ انھوں نے اس قول و قرار کے وقت اپنا ہاتھ خدا کو دیا ہے اور یہ ایک بڑی سخت ذمہ داری کا کام ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو بھی اپنی بیعت لینے کے معاملہ میں جو حکم خدا تعالیٰ سے صادر ہوا ہے۔ اس کے الفاظ یہی ہیں۔ اور اس واسطے احمدی جماعت اس بیعت کے وقت اپنے آپ کو ایک بہت بڑی ذمہ داری میں ڈالتی ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ بلکہ اور لطیفہ ہے۔ کہ مرزا صاحب تو بیعت کے وقت فرماتے ہیں۔ احمد کے ہاتھ پر اقرار کرتا ہوں۔ اور احمد کے ہاتھ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ انما یبایعون اللہ

چورن عزیزی نمک سلیمانی

امراض شکم و امساد و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باد گولا۔ درد شکم پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ ملال۔ درد سر۔ کھٹے ڈکار دن کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزا پانی چھوٹنا۔ نفخ کا ہوجانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ جملہ امراض شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مواد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنے والا ہے علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں۔ تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کے ایک ماہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاہور

اب اندھے بھی دیکھنے لگیں گے

امریکہ کے ایک پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے بقول پروفیسر نہ صرف وہ اندھے جن کی بینائی وسط عمر میں جاتی رہی ہے بلکہ وہ بھی جو مادرزاد اندھے ہیں۔ دیکھنے لگیں گے۔ پروفیسر مذکور کا بیان ہے۔ کہ وہ اس آلہ سے بالکل تیرہ و تاریک کمرہ میں جا سکتا ہے۔ اور اس کے اندر تمام چیزوں کو تاریکی میں ایسی صفائی سے دیکھ سکتا ہے۔ جس طرح دن کی روشنی میں وہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ آلہ ٹیلیفون کے علمی اصول پر تیار کیا گیا ہے۔ اور دماغ کے خاص حصے میں اس طرح روشنی داخل کرتا ہے۔ جس طرح ٹیلیفون آواز کو کان کے اندر پہنچاتا ہے۔ (صادق الاخبار)

قبر سے نکل بھاگا

سچ تو یہ کہ دنیا کے لوگوں کی مکاری اور چالبازی کی بھی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ذیل کا حیرت انگیز واقعہ انتخاب سے نقل کیا جاتا ہے۔

"امریکہ میں ایک ملزم نے حاکم کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ درحقیقت عجیب و غریب ہے یہ تو اکثر سننے میں آیا ہے۔ کہ مختلف وجوہ سے لوگوں نے اپنے دم سادھ لئے اور بظاہر بالکل مردہ بن گئے لیکن یہ شخص سب پر سبقت لے گیا۔ اس نے دم چرا کر اپنے آپ کو صرف مردہ ظاہر کیا بلکہ لوگوں کو اپنی لاش صندوق میں بند کرنے اور اس کو قبر میں دفن کرنے میں بھی منع نہ کیا۔ اس نے اپنے دوستوں کو پہلے سے پڑھا رکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے لاش کے صندوق کے ایک سمت میں دو فیٹ مربع کی کھڑکی بنا دی تھی۔ اور قبر کے ایک پہلو میں سے جو پہاڑی کے قریب بنائی گئی تھی۔ ایک سرنگ بنا دی گئی تھی۔ جس کے ذریعے سے ہوا اندر جا سکتی تھی۔ تجہیز و تکفین کے وقت لاش کو صندوق میں اتارا گیا۔ وہ ایک اور صندوق پر جا کر رکھا گیا۔ جو اس مکار متوفی کے دوستوں نے ایک دن پہلے رکھ دیا تھا۔ اس صندوق میں بھی ایک کھڑکی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں کھڑکیوں کو کھول کر وہ چالباز اس سرنگ کے ذریعہ سے قبر سے باہر نکل آیا۔ اور اس طرح سزائے جرم سے بچ گیا۔ (صادق الاخبار)

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر رابرٹ ہچنسن جو ایک مشہور طبیب ہیں۔ وہ غذا کی بے ترتیبی یا زیادہ کھانا کھانے کو بدہضمی کا باعث نہیں قرار دیتے۔ بلکہ دماغی اور جسمانی تکان کو۔ ان کی رائے ہے۔ کہ جس شخص کو بدہضمی ہو۔ اگر اس کا سبب جسمانی بے آرامی ہو۔ تو وہ اپنے جسم کو خوب آرام دے کر اگر دماغی تکان اس کا باعث ہو۔ تو دماغ کو آرام دیا جاوے

اخبار۔ برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ اگر انگور کو مندرجہ ذیل ترکیب سے کھایا جاوے۔ تو بھوک بڑھتی اور قوۃ ہضم ترقی کرتی ہے۔ اسے بیچ میں سے دو ٹکڑے کر دو۔ پھر بیج اور اس کے اردگرد کا سفید گودا نکال ڈالو اور رکھ دو۔ اور اس کے گودے کی جگہ شکر بھر دو۔ پھر کوئی ایک گھنٹہ بعد کھاؤ

مکسکو۔ میں ابھی حال میں ایک ٹوٹنے والا تارہ گرا ہے اس کا وزن کوئی ۵۰ ٹن ہوگا۔

مندرجہ ذیل ترکیب سے جو روغن بنایا جاوے۔ اسے لکڑی کے اوپر لگا دینے سے لکڑی لوہے کی طرح مضبوط اور دیرپا ہو جاتی ہے۔ روغن السی کو جوش دو۔ اور پھر اس میں پسا ہوا کوئلہ ڈال کر تھوڑی دیر تک چلاؤ۔ اور پھر اسے لکڑی پر لگا دو

اگر کاغذ کو خواہ وہ سادہ ہو خواہ وہ لکھا ہوا اور خواہ چھپا ہوا ہو۔ پھٹکڑی کے پانی میں بھگو کر خشک کر لیا جاوے تو پھر اس میں آگ اثر نہیں کر سکتی۔ بعض کاغذ کو کئی ڈوب لگائے جاتے۔ اور ہر بار خشک کر لیا جاتا ہے۔ سکے بھی اسی طریقے میں محفوظ کر لئے جاتے ہیں۔

اخبار۔ سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ سگرٹ کثرت سے پینے سے انسان دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کوفمن نامی جو سگرٹ بنانے کا کام کرتا ہے۔ اس کا لڑکا کثرت سے سگرٹ پیتا تھا۔ جہاں تک کہ ایک سو سگرٹ دن بھر میں ختم کر دیتا تھا۔ اس نے ایک سال تک سگرٹ بہت کثرت سے پئے۔ جن کو بُرے اثر سے وہ آخر کار دیوانہ ہو گیا۔

بعض لوگوں کے پاؤں نہایت بدنما ہو جاتے ہیں۔ انہیں تشنج پڑ جاتی ہے۔ یا انگلیاں آگے سے موٹی ہو جاتی ہیں۔ مگر جو لوگ وہ جوڑے جوتوں کو ادل بدل کر استعمال کرتے ہیں۔ اور پاؤں کو روز دھوتے ہیں۔ ان کے پاؤں بدنما نہیں ہو سکتے۔ اگر پاؤں گرم پانی سے دھوئے جاویں۔ تو دھونے کے بعد ہی سرد پانی میں ڈال دئے جاویں۔ تاکہ زیادہ ملائم ہونے کے باعث مڑ نہ سکیں۔

غریب احمدی کیلئے عمدہ موقع

چوہدری رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ کسی غریب احمدی کے لئے اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہیں۔ لہذا کوئی غریب احمدی جو اس رعایت کا مستحق ہو۔ دفتر اخبار بدر میں درخواست کرے۔ یاد رہے کہ کوئی غیر مستحق شخص درخواست کرنے کا مجاز نہیں۔ خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

درخواست دعا

میاں عبد الرحمان و مراد بخش صاحبان ساکن راولپنڈی اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی بھائیوں سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ایسا ہی میاں عبد اللہ صاحب از حضرو اپنے لئے دعا کراتے ہیں۔

براہین احمدیہ

کتاب براہین احمدیہ چھپ کر قریباً طیار ہو گئی ہے۔ اور عنقریب شائع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ تاکہ جلد فروخت ہو جانے کے سبب بعد میں خریداروں کو مایوس نہ ہونا پڑے

درخواستیں آنی چاہئیں بنام مینیجر دفتر بدر قادیان

دُرِّ ثمین

جس میں تمام نظمیں جو اب تک حضرت مرزا صاحب کی شائع ہوئی ہیں۔ اردو اور فارسی جمع ہوگئی ہیں۔ عمدہ کاغذ پر خوشخط ہوں گی۔ درخواستیں درج رجسٹر کی جاتی ہیں۔

درخواستیں بنام مینیجر دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

بدر صادق

مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

مخالفتِ انبیاء کا راز

قصۂ یوزآسف (یسوع پراگندہ بھیڑوں کو جمع کرنیوالا) جس کا ترجمہ یورپ کی تقریباً سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ عربی۔ عبرانی۔ سریانی۔ وغیرہ مشرقی زبانوں میں بھی قدیم سے اس کا ترجمہ موجود ہے۔ اس میں بھی اناجیل یونانی کی طرح امثال سے بہت کام لیا گیا ہے۔ اس کی امثال اکثر تو اُن امثال کے ساتھ بہت ہی ملتی ہیں۔ جو ان اناجیل میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن یا تو ان اناجیل کے مولفین یعنی متی مرقس وغیرہ کو یسوع کی سوانح صرف تیتس ۳۳ سال تک کی عمر کے ہی مل سکے تھے اس کے بعد کے ملے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ مورخین متی مرقس لوقا مسیح کے حواریوں میں سے نہ تھے۔ بلکہ اس کے زمانہ میں بھی نہ تھے بعد میں سنی سنائی باتوں کے لکھنے والے راوی ہیں۔ اور یا چونکہ یہ اناجیل رومی سلطنت میں شائع کرنے کے واسطے لکھی گئی تھیں اس واسطے مناسب نہ تھا۔ کہ سلطنت نے جس شخص کو صلیب کا حکم دیا ہے۔ اگر وہ کسی ذریعہ سے بچ نکلا ہے (گو اس ذریعہ میں حکام کا دخل بھی ہو۔) تو اُس کے بچ نکلنے کے راز کو افشار کرکے اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر مصیبت عائد کی جاوے۔ اس واسطے صلیبی واقعہ کے بعد جو کچھ وعظ و نصیحت کا سلسلہ یسوع کی طرف سے جاری رہا۔ توان اناجیل میں شامل نہ کیا گیا۔ اور علیحدہ اشاعت میں لکھی وہ ایسے رنگ میں شائع ہوا۔ کہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ ... کے اسلام کی طرح اس کا صحیح پتہ خواص کے معلومات تک ہی محدود رہا۔ ان وجوہات سے یوزآسف کے قصہ میں جو تماثیل ہیں وہ مروجہ اناجیل کی تماثیل کے سوائے بعض اور ایسی اعلیٰ درجہ کی تماثیل اپنے اندر رکھتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان امثال کا بیان کرنے والا انجیلی امثال کے بیان کرنے والے سے بڑھ کر صاحبِ تجربہ اور صاحبِ کشف صاحبِ حال تھا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ امثال دو مختلف اشخاص کا کلام نہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص کے دو مختلف زبانوں کا کلام ہے۔ اور جو کلام یوزآسف کے نام پر مشہور ہوا ہے۔ وہ آخری عمر اور زیادہ تر تبتل الی اللہ اور توجہ الی اللہ کے وقت کا کلام ہے۔ اس واسطے اس میں ایک خاص برکت اور نور نظر آتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ کلام جلد تر یورپ ایشیا کی زبانوں میں رائج ہوگیا۔ حالانکہ یونانی اناجیل کا ترجمہ تھوڑے ہی عرصے دوسری زبانوں میں کیا جانا شروع ہوا ہے۔ گو ممکن ہے۔ کہ قصۂ یوزآسف کی اس سُرعتِ اشاعت کا یہ بھی موجب ہوا ہو۔ کہ عیسائی قوم کے خواص خوب جانتے تھے کہ یسوع مسیح کی اصل کتاب البشریٰ جس کو عبرانی میں בשרה بشوراہ کہتے ہیں۔ یہی ہے۔ اور اندر ہی اندر سب نے یہ کوشش کی ہو۔ کہ اس کی اشاعت فوراً تمام ممالک میں پھیل جائے۔ لیکن دراصل اُس کی کثرتِ اشاعت کا موجب اُس کی تعلیم کی عمدگی اور اُس کے کلام کی برکت اور تاثیر تھا۔

ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ اس مضمون کی سُرخی تو ہے مخالفین انبیاء کا راز۔ اور قصہ شروع ہوگیا ہے۔ یوزآسف کا۔ یہ کیا بات ہے۔ اس واسطے عرض کر دیتا ہوں کہ اس جو قصۂ یوزآسف میں درج ہے۔ اور چونکہ ہمارے ملک کے بعض لوگ اس قصہ کے حالات سے چنداں واقف نہیں ہیں۔ اس واسطے اُن کی اطلاع کے واسطے میں نے قصۂ یوزآسف کے متعلق چند سطریں درج کر دی ہیں۔ اور اب میں اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قصۂ یوزآسف میں سوال جواب کے طور پر ایک تمثیل لکھی ہے جس کا مطلب ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔ سوال یہ کیا گیا ہے کہ انبیاء دنیا میں جب آتے ہیں۔ تو اُس وقت مخلوق دو رنگ کی ہوتی ہے۔ ایک دنیا دار کہلاتے ہیں۔ رات دن اپنے دنیوی کاموں میں غرق رہتے ہیں۔ اور دنیوی دھندوں میں ایسے پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو سر اٹھا کر دین کی طرف ایک نظر کرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ جھوٹھ۔ چوری۔ خیانت۔ غیبت۔ بدگوئی۔ بدمعاملگی۔ سب باتیں کرتے ہیں۔ اور چھپاتے نہیں۔ اور ان باتوں کا اپنی دنیا کے چلانے کے واسطے حکمتِ عملی نام رکھتے ہیں اور ان کا کرنا ضروری جانتے ہیں۔ یہ لوگ ظاہر و باطن میں دنیا دار مشہور ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو بظاہر دینداری کا اظہار کرتے لیکن دراصل ان میں بھی دنیا داروں کی سب باتیں اُن کے برابر بلکہ ان سے بڑھ کر پائی جاتی ہیں۔ وہ دین کے پیشوا بنتے ہیں۔ لیکن دین ان میں پایا نہیں جاتا۔ (الا ماشاء اللہ۔) ہر طرح کی مکاری۔ فریب۔ دھوکھا وغیرہ افعال شنیع پیسہ حاصل کرنے کے واسطے کر گذرتے ہیں اور دراصل ان لوگوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ جو دنیا دار کہلاتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ دنیا دار بھی ان کو خوب جانتے ہیں کہ یہ ایسے خراب اندرون ہیں۔ لیکن وہ سب باہم ملکر شیر و شکر کی طرح رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔ نہ کسی کو آپس میں ستاتے یا دکھ دیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب کوئی نبی ان میں پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ مخلوق سے کوئی دولت نہیں چاہتا۔ اُن کے دنیوی اموال میں سے کوئی حصہ نہیں لیتا۔ صرف دین سکھاتا ہے۔ نیک باتوں کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے گُر بتلاتا ہے۔ جن سے دین اور دنیا مخلوق کی سنور جاوے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ دنیا کے لوگ اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے اُس کی ایذا رسانی کے درپے ہوتے ہیں۔ اور اُس کو دکھ دینے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ سچا دیندار ہے۔ سچائی کو اختیار کرتا ہے۔ سچائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور خود بھی سچائی کا نمونہ دکھاتا ہے۔

یہ تو سوال ہے۔ اور اس کا جواب جو تمثیل میں دیا گیا ہے اس کا مطلب کلام یہ ہے۔ کہ دیکھو ایک جانور مر گیا ہے۔ اور اس کی لاش جنگل میں پڑی ہے۔ اور کتے اُس کے کھانے کے واسطے جمع ہوگئے ہیں۔ کچھ جنگل کے کتے ہیں اور کچھ شہر کے ہیں مگر وہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ سب مل کر اُس کے کھانے میں مصروف ہیں۔ گاہے گاہے آپس میں ایک دوسرے کو گھورتے ہیں۔ لیکن اس کے کھانے میں سب لگے ہوئے ہیں اور اس میں غرق ہیں۔ اور ہر ایک اس حرص میں ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں سے زیادہ اور جلد کھائے۔ اس واسطے وہ سب تیز دانت چلاتے ہیں۔ لیکن اتفاق سے وہاں ایک سفید پوش آگذرا۔ وہ لوتھ کی بدبو سے گھبرایا ہے۔ اور جلدی سے اپنی ناک پر کپڑا رکھا۔ اور اپنا قدم تیز اٹھایا۔ کہ وہاں سے گذر جاوے اور لاش کی بدبو کے احاطہ سے دور رہے۔ لیکن کتوں نے جب اس کو دیکھا۔ تو وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بھونکنے لگے۔ گویا وہ اُن سے لاش چھیننے آیا ہے۔ اور اُس کے پیچھے پڑے۔ اور اُس کو کاٹنا چاہا۔ اور نادانوں نے نہ جانا کہ وہ تو مردہ لاش سے خود بھاگتا ہے۔

یہ صحیح تمثیل اُن لوگوں کی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نبی اور مُرسل پر حملہ کرتے ہیں۔ اُن کا حملہ اس واسطے نہیں کہ یہ نبی اُن کو کچھ ایذا دیتا ہے۔ بلکہ یہ اس واسطے ہے۔ کہ اُن کی بدفطرۃ کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ مُرسل الٰہی پر ناجائز حملہ کریں۔ اور اُس کو دکھ دیں اور ستائیں۔ اور اپنے شامتِ اعمال کے ساتھ اپنے لئے جہنم کے سامان کو پوری طرح سے مہیا کریں۔

پس پہلی وجہ مخالفت انبیاء کی یہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگ نیکی اور ہدایت سے بہت دور جاکر ایک ایسی گندی حالت میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ وہ فطرتاً نور کے دشمن ہوتے ہیں اور تاریکی کے ساتھ پیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کی فطرتوں کا یہ تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کی مخالفت کریں۔ اور اُن کو دنیا میں نیکی اور ہدایت کے پھیلانے سے روکیں۔ نبی کا آوازہ اُن کے کانوں میں بالکل ایک اجنبی آواز ہوتا جس کو سننے کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ اور اس واسطے وہ چونک اٹھتے ہیں۔ کہ ہیں! یہ کیا ہوا

اس شخص نے کیا ہی دیا۔ تو ہم نے کبھی نہیں سنا۔ اور ایسی بات کی برداشت ہم نہیں کر سکتے۔ [illegible] نبی کی بات کو سن کرنے میں اونگھتے ہیں۔ اور شور و غل مچاتے ہیں۔ اور اس کے برخلاف ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ اور تمام ناجائز امور کو اس کی مخالفت میں جائز کر دیتے ہیں۔

دوسرا راز اس مخالفت میں یہ ہوتا ہے۔ کہ نبی کی ضرورت ایسے وقت میں ہوتی ہے۔ جب کہ کوئی قوم تقویٰ کے راہوں سے دور جا پڑے۔ اور گذشتہ ملہمین کی بتلائی ہوئی صداقتیں کو رفتہ رفتہ بھول جائے۔ اور جو نقشہ ابتدائے زمانہ نبوت میں تھا۔ وہ بالکل مسخ ہو جائے۔ اور نالائق اور خود غرض لوگ جو دین کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ دین کے امام بن جاویں۔ ان کی یہ ردی حالت خود اس امر کا ثبوت دیتی ہے۔ کہ وہ جو دوسروں کے مصلح بنتے ہیں۔ خود اس قابل ہیں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ نبی کے آنے سے پہلے عوام میں ملے جلے وہ اس طرح رہتے ہیں۔ کہ ان کی خراب حالت اندرونی کا اظہار نہیں ہوتا۔ لیکن نبی کا ظہور ان کے اندرونے کو باہر نکالکر دکھا دیتا ہے۔ تب وہ اپنے افعال اور حرکات جو نبی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس سے یہ صاف کھل جاتا ہے کہ در حقیقت یہ لوگ سچے راہ پر نہیں چلتے۔ اور ان کی اس حالت [illegible] خود اس بات کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ کہ جس شخص کی مخالفت میں [illegible] ہیں وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اس کا سچا رسول ہے۔

تیسرا راز اس مخالفت کا یہ ہے۔ کہ نبی کے آنے سے پہلے وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہیں۔ شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو ان کو گمراہ کرتے [illegible] جنتے ہیں۔ وہ بھی شیطان کے پیرو ہوتے ہیں۔ پس جھوٹے مدعی ہیں اور اس کے ساتھیوں میں اور بلکہ اس کے مخالفوں میں ہی سب طرف شیطان ہی کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس واسطے بہت مخالفت جھوٹوں کی نہیں ہوتی۔ مثلاً آج کل جو لوگ جھوٹے گدی نشین اور امام بنے بیٹھے ہیں۔ وہ بجائے خود شیطان کے ساتھی ہیں۔ اور ان کے برخلاف جو لوگ تھوڑا بہت ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹے پیر بنے پھرتے ہیں۔ اور ہر دو میں ایک دوسرے سے حسد اور خود غرضی کے سوائے اور کوئی وجہ مخالفت نہیں سب شیطان ہی کے پیرو ہیں۔ ادہر بھی شیطان ہے۔ اور ادہر بھی شیطان ہے۔ شیطان کی شیطان کے ساتھ جنگ ہے۔ جیسا کہ [illegible] اندر سے ملے ہوئے صرف لوگوں پر گٹھ [illegible] روپیہ جمع کرنے کی خاطر اکھاڑہ لگاتے پھرتے ہیں۔ [illegible] گر گیا۔ اور جس میں وہ گر گیا۔ اور روپیہ جو ملا۔ برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ لیکن انبیاء کے وقت اور صورت میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہاں

ایک طرف نبی ہے۔ اور اس طرف شیطان اپنے تمام لشکر کو ساتھ لاکر کھڑا ہے۔ اس واسطے نبی کے برخلاف مخالفت کا جوش بہت بھڑکتا ہے۔ کیوں کہ شیطان کے واسطے یہ موقع ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنا سارا زور اور ساری طاقت اس مقابلہ پر خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے لشکر کو بہت جوش دلاتا ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کو للکارتا اور ابھارتا ہے۔ کہ یہ وقت [illegible] مرنے کا ہے۔ یہ موقعہ [illegible] واسطے بہت [illegible] ہے۔ کیوں کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے۔ اس واسطے اس کے حملے مایوسانہ [illegible] ہوتے ہیں۔ یہ وجہ ہے۔ کہ انبیاء کی مخالفت کے جوش سے بڑھ کر اور کوئی جوش نہیں ہوتا۔

چوتھا راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی ابتداء میں اکیلا ہوتا ہے۔ اور شروع سے وہ خدا سے خبر پاکر پیش گوئی کرتا ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس کے دعوے بڑے عظیم الشان ہوتے ہیں۔ اور شروع میں اس کے ساتھ شامل ہونے والے صرف چند ایک غریب لوگ ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی امید نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی کوششوں سے اس کے دعاوی کے مقاصد کو پورا کر سکیں۔ اور تمام بڑے بڑے لوگ اس کے مخالف ہو جاتے ہیں یہ اس واسطے ہوتا ہے۔ تاکہ اس کی آخری کامیابی ایک معجزہ نما ہو۔ کیوں کہ دنیوی امور کی سنت تو یہ ہے۔ کہ فتح وہ پاتے ہیں جن کے ساتھ آدمی بڑے بڑے ہوں۔ اور رعب والے اور مال والے اور طاقت والے ان کے حامی ہوں۔ برخلاف اس کے جب کہ نبی باوجود ان سب سامانوں کے نہ ہونے کے فتح پاتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو دنیا پر معجزانہ رنگ میں یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ فی الواقع خدا کی طرف سے ہے۔ ورنہ اس غریب بے سروسامان کے اختیار میں نہ تھا۔ کہ وہ اس قدر کامیابی حاصل کر لیتا۔

پانچواں راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ رسمی عالم اور خاندانی فاضل اور پرانے دولت مند تو پہلے ہی سے مشہور اور باعزت اور آسودہ حال ہوتے ہیں۔ اگر وہ نبی کے ساتھ شامل ہو جاویں۔ تو خواہ مخواہ ان کے دلوں میں یہی خیال آئے گا۔ کہ ہمنے اس نبی سے کیا لیا۔ ہم نے خود اس کو عزت دی اور مال دیا۔ ان کے قلوب شکر گزاری کی طرف نہیں آ سکتے۔ برخلاف اس کے غریب لوگ اور ناخواندہ لوگ جب اس نبی کے طفیل امیر اور عالم اور عارف بن جاتے ہیں۔ تو وہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں گر جاتے ہیں۔ مثلاً عرب کے ان پڑھ اور دنیا کے علوم سے ناواقف اور سامان و قواعد جنگ سے جاہل جب قیصر و کسریٰ کے فاتح بنے تو وہ کس قدر خدا تعالیٰ کے حضور میں شکر کے سجدوں میں گرے ہوں گے۔ کہ وہ قوم جس کے متعلق تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ انھوں نے کبھی بھی کسی زمانہ میں کوئی ملک فتح کیا ہو۔ تمام مہذب دنیا کے مالک ہو

گئے۔ یہ کس کی طفیل تھا۔ ایک اُمی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار انبیاء اور خاتم النبین کی اطاعت کا نتیجہ تھا۔

چھٹا راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ مخالفت جب بڑھتی ہے۔ اور نبی کو دیس نکالا دیا جاتا ہے۔ اور وہ ہر طرف سے اپنے آپ کو بے سروسامان پاکر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے نشانات دکھاتا ہے۔ [illegible] نازل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اگر عرب کے سب باشندے حضرت صدیق اکبر کی طرح آمنا و صدقنا کہنے والے ہوتے تو اس قدر مجموعہ قرآن شریف کا کس طرح نازل ہوتا اور اتنی پیش گوئیاں اور معجزات اور خوارق کیوں کر دنیا کو دکھلائے جاتے جس نے مان ہی لیا۔ اس کے واسطے نشانات کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دکھ دیا۔ اور طرح طرح کی ایذاء پہنچائیں۔ تو آیات اور نشانات نازل ہونے شروع ہوئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے [illegible] کہ قرآن شریف حزن کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ اس کو حزن کے ساتھ پڑھو۔

ساتواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتداء میں مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے پہنچا دے لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اس کے پاس کافی تعداد آدمیوں کی ہوتی ہے۔ اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہیں اور نہ اتنی جلدی ایسے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہیں۔ جو فوراً دنیا بھر میں اس کی تبلیغ کو پہنچا دیں۔ پس ایسے وقت یہ کام اس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے۔ جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کر کے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہنچا دیتے ہیں۔ اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ میں پورے طور پر موجود ہے اس زمانہ میں ایک نہیں بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہیں جنھوں نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے من جملہ ان کے ایک تو **مولوی ابو سعید محمد حسین** صاحب بٹالوی ہی ہیں۔ جنہوں نے سب سے اول فتویٰ کفر لکھا اور اس میں خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا۔ اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اٹھائی۔ اور جا بجا پھر کر لوگوں کو سمجھایا۔ اور فتوے پر مہریں کرائیں۔ اور پھر اس فتویٰ کو اپنے خرچ سے چھپوایا۔ اور شائع کیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش میں ہیں۔ گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے۔ یا شاید زمینی مصروفیتوں کے سبب فرصت کم ملتی ہیں۔ کئی لوگوں کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصوں

سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اس مضمون کے آ چکے ہیں۔ کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے۔ مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپکی خبر لگی۔ اُس تصنیف میں کچھ آپ کی عبارت نقل تھی۔ اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت میں ایک روحانیت اور تاثیر تھی اور جواب ایک خشک اور فضول منطق تھی۔ پھر تحریر ہمارے واسطے موجب ہدایت ہوئی ایسا ہی ایک اور خادم اس سلسلہ کا مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جس نے نہ جانکر کفر کا فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف لکھوایا۔ اور پھر اپنی کتاب میں تحریری مباہلہ شائع کر گیا اور اپنی دعا کے مطابق موت پا کر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسماعیل علیگڑھی تھا۔ ان لوگوں نے بھی اپنی طاقت سے بہت مدد کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام میں مصروف ہیں مگر وہ پیچھے آنے والے ہیں اور ان کے حصے گیہون کے ہیں۔ جن میں متانت اور سنجیدگی نہیں۔ اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن بہر حال ہمارے سلسلہ کے وہ بھی خادم ہیں۔ اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب بن رہے ہیں۔

آٹھواں راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ دنیا کے اسلئے ہمیشہ اس قسم کے مخالفین ہوا کرتے ہیں کہ جس سے نیک و بد میں امتیاز قائم ہو جاویں۔ اور پھر دنیا میں یہ بات پہچانی جاوے۔ کہ جو کام انبیاء کے ہوتے ہیں۔ آیا وہ کام اس شخص کے ہیں یا نہیں۔ جو سلوک نبی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آیا وہ سلوک اس کے ساتھ کیا جا رہا ہے یا کہ نہیں۔ مثلاً اس زمانہ میں دو فریق موجود ہیں۔ ایک حضرت مرزا صاحب اور ان کے خدام۔ دوسرے آپ کے مخالفین ان ہر دو کی کارروائیوں میں سے چند باتیں بطور مثال کے ہم دو بالمقابل کالموں میں لکھتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص خود بخود اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ان میں سے کون سے کام نبیوں کے ہیں اور کون سے کام مخالفین انبیاء کے ہیں۔ مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاوے گی۔ کہ اس زمانہ میں آیا حضرت مرزا صاحب نبی ہیں یا نہیں۔ اور ان کے مخالف مخالفین انبیاء سے مشابہ ہیں یا نہیں۔ اس جگہ مخالفین میں سے ہم صرف قومی مخالفین کو لیتے ہیں جو مسلمان ہو کے بھی ہیں۔ اور کارروائیوں میں سے بھی صرف چند بطور نمونہ باتیں پیش کرتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب اور آپ کے متبعین	آپ کے مخالفین قومی
کہتے تھے۔ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی جو پیشگوئی حدیث شریف میں تھی۔ وہ اب پوری ہو گئی ہے۔ اور مجدد آگیا	کہتے ہیں۔ کہ حدیث تو ہے پر مجدد کوئی نہیں آیا
کہتے ہیں۔ کہ حدیث میں جو پیشگوئی تھی کہ مہدی کے وقت کسوف خسوف رمضان میں ہوگا۔ وہ حدیث پوری ہو گئی۔ کسوف خسوف ہو گیا اور مہدی آگیا۔	کہتے ہیں۔ حدیث تو سچی ہو گی مگر اصل میں حدیث صحیح نہ تھی۔
کہتے ہیں۔ کہ اب جہاد کی ضرورت نہیں۔ پہلا جہاد بھی اسلام کی طرف سے پیش قدمی کے طور پر نہ تھا۔ صرف مخالفین نے بہت دکھ دیا تھا۔ تب اسلام نے اُن کو شر سے روکنے کے واسطے تلوار اٹھائی تھی۔ اب کوئی شخص مذہب کے واسطے تلوار نہیں اٹھاتا اس واسطے مذہبی جنگوں کی ضرورت نہیں۔	کہتے ہیں۔ جہاد جائز ہے
مخالفین اسلام کی ایسی خبر لیتے ہیں کہ کوئی مخالف ان کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا عیسائی ہو یا آریہ یا کوئی اور	مخالفین اسلام اُن کو تلاش کر کر کے لیتے ہیں۔ اور ان کو اپنا شکار بناتے ہیں
یقین رکھتے ہیں کہ جو لوگ سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ خدا اُن کی سنتا ہے۔ اور ان کو جواب دیتا ہے۔	کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے جواب کا سلسلہ قطعاً بند ہے۔
حضرت مرزا صاحب نے کہا۔ آؤ میں تم کو سناؤں۔ کہ اسلام میں دوسرے مذاہب پر کیا فوقیت ہے،	کہنے لگے۔ آؤ۔ اس کی تقریر میں شور مچائیں۔ اور لوگوں کو سننے نہ دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور پتھر پھینکے اور تقریر نہ ہونے دی
کہتے ہیں۔ ما مسلمانیم از فضلِ خدا مصطفیٰ ما را امام و پیشوا آں کتابِ حق کہ قرآن نام اوست بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست آں رسولے کش محمد ہست نام دامنِ پاکش بدستِ ما مدام ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را برو شد اختتام	کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) کافر ہے۔ دجال ہے۔ ملحد ہے۔ زندیق ہے۔ بے ایمان ہے۔ ملعون ہے وغیرہ وغیرہ
کہتے ہیں۔ حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تم پر طاعون اور زلزلہ کا عذاب آیا	کہتے ہیں۔ لوگ مرا ہی کرتے ہیں۔ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے
کہتے ہیں۔ ایک اور زلزلہ آنیوالا ہے۔ میں تمہیں پہلے سے اطلاع دیتا ہوں۔ اور خدا کے عذاب سے بچنے کے واسطے توبہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں	کہتے ہیں۔ تو جھوٹھ کہتا ہے کوئی زلزلہ نہیں آنے کا۔

یہ مثال کے طور پر چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان اقوال کو گذشتہ تاریخ میں لے جاؤ۔ اور مقابلہ کرو۔ کہ ان میں سے کون سے الفاظ گذشتہ زمانہ میں نوح ابراہیم۔ لوط۔ یسعیا۔ عیسیٰ۔ اور آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں تھے۔ اور کون سے الفاظ ان انبیاء کے مخالفین کے مونھ میں تھے۔ پس ظاہر ہو جائیگا۔ کہ کون کس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔

نواں راز اس مخالفتِ انبیاء میں یہ ہے۔ کہ جو لوگ نبی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ وہ ایک مدرسہ میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں انہوں نے تمام مشکلات کو طے کر کے اعلیٰ مقامِ سلوک تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اور اس سلوک کے منازل کے درمیان یہ بات ضروری پڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ کچھ ابتلا بھی اٹھاویں تاکہ اُن کا ایمان اچھی طرح سے آزمایا جاوے۔ اب یہ ابتلا دوستوں کی طرف سے تو آ نہیں سکتے۔ ناچار اس کے واسطے کوئی دشمنوں کا سلسلہ ہونا چاہئیے۔ اور وہ سلسلہ یہ مخالف پورا کر دیتی ہے۔ تمام انبیاء کے متبعین ہمیشہ دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنا صدق اور صفا دکھا کر یہ ثابت کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ کے ساتھ ایک سچی محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے آں حضرت کے صحابہ کو کیسے کیسے دکھ دئے۔ اور ہر طرح کے ابتلاء میں ڈالا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے وفاداری اور صدق کا ایک ایسا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلوں میں موجود ہے اور نہ پچھلوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں ہم ہر روز سنتے ہیں کہ ناپاک لوگ جماعت احمدیہ کو دکھ دینے میں کیا کیا حیلہ بازیاں کرتے ہیں۔ یہ ایک گناہ کا کام اس جماعت کو دکھ دینے کے وقت ان کے واسطے ایک ثواب کا کام تبلایا جاتا ہے۔

انبیاء کی مخالفت کے راز کو ہم نے اس جگہ مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں ہیں لیکن سردست اتنا بیان کافی ہے امید ہے۔ کہ ناظرین اس سے فایدہ حاصل کرینگے۔ نواں کیواسطے اور کئی طرح کے راہ فہم کے خود بخود کھل جاوینگے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مراسلات

ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈس اینڈ ایگریکلچر صوبہ پنجاب نے ہمارے پاس زمینداروں کے فائدہ کے واسطے شائع کرنے کے لئے چند مفید ہدایات ارسال کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یہ ہدایات کسی انگریزی کاغذ کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ترجمہ گو مطلب کو ظاہر کر دیتا ہے تاہم اردو لٹریچر کی ایک اجنبی فارم کو پیش کرتا ہے۔

ہدایات دربارہ ہلاک کرنے سونڈیوں کے جو فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں

(۱) ماہ دسمبر میں دفتر ہذا سے دربارہ جلانے کپاس کے بوٹوں کو اور ہل چلانے اُن کھیتوں میں جہاں کہ فصل کپاس بوئی گئی تھی۔ جاری ہوئی تھیں۔ اور ان ہدایات ... کرنے کی یہ غرض تھی۔ کہ اُس سے کل ... اُن ... باعث سال ۱۹۰۵ء میں فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچا تھا ہلاک ہو جاویں۔ جس جگہ ان ہدایات پر عمل ہوا ہے وہاں ضرور ہی سونڈیاں اچھی تعداد میں ہلاک ہو گئی ہونگی مگر یہ بھی یقین ضرور ہی ہے۔ کہ سونڈیوں کی اچھی تعداد بچ گئی ہوگی۔ جو ماہ مارچ میں موسم گرما کے شروع ہوتے ہی نکل پڑیگی۔ ہر ایک جوڑا ایک مہینہ کے عرصہ میں ساٹھ بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ پس اس وقت تک جب کہ آئیندہ فصل کپاس کو پھل اور پھول لگیں۔ سونڈیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ اور اُسی قدر فصل کپاس کو نقصان پہنچائے گی۔ جتنا کہ پچھلے سال پہنچایا تھا۔ حتیٰ کہ ان کے روکنے کی کوئی تدبیر عمل میں نہ لائی جاوے۔

(۲) تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی پودہ ہی ہے۔ مگر کپاس سے زیادہ بھنڈی کو چاہتی ہیں۔ ماہ مارچ سے لے کر ماہ جولائی کے اخیر تک جب کہ کپاس کو پھول لگنے شروع ہوتے ہیں سونڈیاں بھنڈی کے پودوں پر گذارہ کریں گی۔ اور اس کی پھلیوں میں گھس جاینگی۔ اور اس وقت کپاس کو بالکل نہیں چھوئینگی۔ مگر جونہی کپاس کو پھل اور پھول لگنے شروع ہوں گے۔ سونڈیاں پچھلے سال کی مانند کپاس پر حملہ آور ہونگی۔ اور سخت نقصان پہنچاینگی۔

(۳) اس نقصان سے بچنے کے لئے جو تدبیر اب تلائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ماہ مارچ یا اپریل میں ہر کپاس کے کھیت کے نزدیک بھنڈی پودوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ بویا جاوے۔ اور یہ جھنڈ ہر ایک ایکڑ کپاس کے پیچھے قریباً ۵ بھنڈی کے پودوں کا لگانا چاہئے۔ تب ماہ جولائی کے اخیر میں جب کہ سونڈیاں بھنڈی میں موجود ہوں ہر ایک بھنڈی کا پودہ بغیر کسی لحاظ کے خواہ وہ سونڈیوں کے پھنسانے کے لئے یا سبزی ترکاری کے لئے بویا گیا ہے کاٹ کر جلایا جاوے۔ مذکورہ بالا طریقہ سے ملک امریکہ جہاں کہ کپاس بہ نسبت اور ملکوں کے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ ان سونڈیوں کے ہلاک کرنے میں پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ تمام کاشتکاران و زمینداران مل کر حتی الوسع کوشش کر کے اس تدبیر پر عمل کریں گے۔ اور اچھی طرح سے اس علاج کو آزماوینگے

(۴) بھنڈی البتہ ماہ جولائی کے اخیر تک بطور سبزی ترکاری کے استعمال ہو سکتی ہے۔ مگر فصل کپاس کی خاطر یہ ضروری ہے۔ کہ تمام بھنڈی کے پودوں کو کم از کم ماہ جولائی کے اخیر تک یعنی ماہ ساون کے درمیان تک اکھیڑ کر اُن کا ملیا میٹ کر دینا چاہئے۔ ان کو کاٹ دینا ہی صرف کافی نہیں ہے بلکہ وے آگ سے جلا کر بالکل نیست و نابود کر دینے چاہئیں۔

(۵) مناسب ہوگا۔ کہ اس سال بہت زیادہ رقبہ کپاس کا نہ بویا جاوے ... جہاں تک ممکن ہو سکے۔ کپاس کی بجائے دیگر زیادہ ... اُن زمینوں میں بوئی جاویں۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نیاز مند محمد عبد اللہ خان احمدی دوم مدرس عربی مہندر کالج پٹیالہ

بعالیخدمت مخدوم مکرم و برادر معظم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کے عرض پرداز ہے

بھائی صاحب! میں نہائت افسوس سے جناب کی خدمت میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے ایک بڑے جوشیلے اور باعمل ممبر مولوی حافظ عظیم بخش صاحب آج ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء کی صبح کو بعارضہ نمونیا راہی عالم جاودانی ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حافظ صاحب مرحوم حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اولین خدام میں سے بڑے سچے عقیدتمند اور مخلص تھے۔ اور وہ اس مشن پاک کی اشاعت کا اور اسلام کی خدمت کا اپنے دل میں سچا جوش رکھتے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ کیا اچھا ہو۔ کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام ان کے نماز جنازہ غائبانہ اصحاب صفہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت ... کے لئے فرماویں۔ اور آپ ان کی نماز جنازہ کے لئے تمام جماعت احمدی کو بذریعہ اخبار گوہر بار بدر تحریک فرماویں

اور نیز جو وصیت حافظ صاحب نے ۱۵ فروری کو بروز جمعہ بغرض اشاعت ہر دو اخبارات الحکم و بدر فرمائی ہے۔ وہ بھی درج اخبار فرما کر ماجور ہوں۔ چنانچہ حافظ صاحب نے جو وصیت ۱۵ فروری روز جمعہ روبرو ئے حافظ نور محمد صاحب سکرٹری انجمن اخوان الصفاء احمدیہ پٹیالہ و منشی احمد بخش صاحب محرر الگیان سرکار پٹیالہ و حافظ امام بخش صاحب امام مسجد احمدیہ دوگران واقعہ ڈھک بازار کی تھی وہ ذیل کے الفاظ میں ہے۔ (مجھے مخاطب کر کے) آپ صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں کہہ دیں۔ کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ میرے پاس میری جائیداد کچھ کتب مصنفہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور نیز میرے پاس قریباً ایک سو بیگہ زمین زرعی واقعہ موضع بنگہ تحصیل گڑہ شنکر میں موجود ہے۔ فی الحال یہ زمین بارہ تیرہ برس کے لئے ایک کثیر رقم قرضہ میں بطور چکوتہ ایک ہندو ساہوکار کے پاس مکفول ہے۔ یہ زمین ۱۹۰۷ء میں اس سے ہمارے پاس واپس ہوگی۔ اس وقت خواہ میں زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ اس زمین میں سے اپنے بھائیوں کا نصف نکال کر یعنی پچاس بیگہ میری مملوکہ ہوگی۔ اس پچاس بیگہ میں سے چوتہائی زمین معہ اپنی تمام کتب وغیرہ اسباب کی چوتہائی کے انجمن اشاعت اسلام قادیان کے نام دیدی جاوے۔

اس زمین پر قبضہ کرانا منشی برکت اللہ صاحب احمدی کا (مجھے اچھی طرح اس بزرگ کا نام یاد نہیں رہا۔ شاید برکت علی یا برکت اللہ کہا تھا) جو کہ تحصیل گڑہ شنکر میں اپیل نگار ہیں اور ہمارے خانگی تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ کام ہوگا۔ اور وہ پیروی کر کے اس پچاس بیگہ کی چوتہائی زمین پر جو قریباً ساڑھے بارہ بیگہ ہوگی۔ انجمن اشاعت اسلام قادیان کو قبضہ کرا دیں گے۔ فقط یہ آپ اُن کی وصیت ... درج اخبار فرما دیں۔ اور الحکم میں بھی۔ باقی ان کا جو اسباب یہاں ہے۔ اس کی چوتہائی حصہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بعد فروخت انجمن اشاعت الاسلام قادیان کے نام بھیجیں گے۔ والسلام۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذارش یہ ہے۔ کہ بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء میری اہلیہ مسماۃ امتیازن کا انتقال ہو گیا ہے۔ لہذا احمدی جماعت کے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا خواستگار ہوں۔ فقط

عبد المجید احمدی۔ ... ازہ

ان مرحومہ کا جنازہ گذشتہ جمعہ کو قادیان میں پڑھا گیا

دعا مطلوب۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تار کی خبرین

(از ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء تا ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۶ء)

پارلیمنٹ انگلستان۔ ۲۰ فروری کو بادشاہ کی افتتاحی تقریر پر بحث ہوئی۔ لبرل فریق نے بیان کیا کہ آئرلینڈ کو سیلف گورنمنٹ ۲۰ سال تک دینے کا ہنے وعدہ کیا ہے۔ جلد اس مسئلہ پر گفتگو شروع کرانی چاہئے۔ کیونکہ حالت آئرلینڈ ہماری سلطنت پر ایک بڑا داغ ہے۔ بر فریق کے سرگروہ نے بیان کیا۔ کہ ہم توہمیشہ غربا کا معاملہ سب سے آگے رکھیں گے۔

مورلے صاحب نے ہندی فوج کے انتظام پر پورا غور کر کے ایک مراسلت گورنر جنرل کو روانہ کر دی ہے۔ مگر ہنوز شائع نہیں ہوئی۔

ایک تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورلے صاحب نے لارڈ کچنر والی تجویز کو منظور کیا ہے۔

یورپ کی خانہ جنگی۔ ہنگری کی پارلیمنٹ سرکار سے بگڑ گئی ہوئی۔ سرکار نے اس کے اجلاس کو موقوف کیا۔ ممبروں کو اجلاس سے نکلنے کے لئے فوج سے کام لینا پڑا۔

معاملہ مراکش۔ پر جرمن فرانس کی تجویز کو نہیں مانتا۔ فرانس میں بہت ناامیدی کا اظہار ہو رہا ہے۔ جرمن نے ایک بنک بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس میں فرانس والوں کا دخل نہ ہو۔ فرانس نے اس کے برخلاف ایک تجویز پیش کر دی۔ معاملہ میں دن بدن پیچیدگی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

شاہ ایڈورڈ۔ سنا گیا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہ سلامت قیصر جرمن کی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہیں۔

تبت۔ چین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تبت کو اپنا ایک صوبہ بنائے۔ اور اپنا ایک گورنر اس طرف روانہ کرے۔

ممالک اسلامی۔ قسطنطنیہ سے ایک نامہ نگار نے انگریزی اخبار کو لکھا ہے۔ کہ سرحد عرب و مصر پر جو جھگڑا اٹھا ہے۔ اس میں سلطان نے اپنے گورنر کا عہدہ اور بھی بڑھا دیا ہے گویا اس کی کارروائی کو پسند کیا ہے۔ تاہم آخری تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے گا۔

اہل یمن سخت بغاوت کر رہے ہیں۔ ترکوں نے مقابلہ میں کچھ نقصان ہی اٹھایا ہے۔

مشہور شہر۔ عسقلان ملک شام میں ایک مشہور شہر ہے کسی زمانہ میں یہاں تجارت کی بڑی بھاری منڈی تھی۔ گردش زمانہ سے اس قدر زوال آیا کہ معمولی بستی کی حالت میں ہو گیا۔ اب پھر آہستہ آہستہ اس کی رونق اور آبادی ترقی پر ہے اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ میں یہ شہر ... ہو کے شہروں میں تیسرے نمبر پر شمار ہونے لگے گا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں سے یہ شہر چھیننے میں بڑی مصائب برداشت کی تھیں۔

طبی مدرسہ۔ دمشق میں ایک طبی مدرسہ ہے۔ اس میں کئی نئی اصلاحوں پر عملدرآمد کرنے کے لئے تعداد مصارف میں توسیع دی گئی ہے۔

محصول معاف۔ گورنمنٹ عثمانیہ نے روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء کا محصول چونگی جو ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ اندرون ملک میں لائی یا لی جاتی ہیں معاف کر دیا ہے۔

تمغے۔ سلطان المعظم نے طرابلس الغرب میں رہنے والے جنگی جہاز کے افسران و سپاہیان کو کئی تمغے نمایاں خدمات کے صلہ میں ارسال فرمائے۔

کمیٹی۔ کتب خانہ (استنبول) کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو ہمراہ افسران سررشتہ تعلیم اس کی اصلاح اور قیمتی کتب کی حفاظت کا نئے سرے سے انتظام کریگی۔

خواہش۔ عثمانی محکمہ تجارت نے محکمہ تعمیرات عامہ سے خواہش کی ہے۔ کہ ملکی پیداوار غلہ کو ترقی دینے اور عمدہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے۔ جس کی کوشش سے غیر ممالک سے غلہ کی درآمد تجارت سرد پڑ جاوے اور مقابلہ کے لئے ہر قسم کی واجبی کوشش کی جاوے۔

تبادلہ ڈاک۔ محکمہ ڈاک دولت عثمانیہ نے ممالک متحدہ امریکہ کے محکمہ ڈاک و تار سے تبادلہ ڈاک کا سمجھوتہ کیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ کئی قسم کی سہولتیں ہو جائیں گی۔

بیمہ۔ قلمرو عثمانیہ میں حکم دیا گیا۔ کہ جو لوگ آتش زدگی کا بیمہ کرانا چاہیں۔ وہ پہلے سرکاری دفتر سے اپنی جائیداد کی تخمینی قیمت کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں اور اسغایر انشیورنس کمپنیوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ بلا ایسے سارٹیفکٹ کے کسی جائیداد یا مکان کا بیمہ نہ کیا جاوے اس حکم سے یہ غرض ہے کہ کوئی شخص بیمہ کمپنیوں کو فریب دے سکے۔

ریلوے۔ مارچ آئندہ میں بغداد بصرہ ریلوے کے اس حصہ پر بھی کام شروع ہو جائیگا۔ جو مقام بالفور سے شروع ہو کر ریل کی اصلی لائن سے جا ملتا ہے۔

ایران۔ روس کی دیکھا دیکھی ایران کے مولویوں نے بادشاہ سے درخواست کی ہے کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے۔ بادشاہ نے منظور کیا ہے۔ کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے جس کے ممبر مولوی۔ زمیندار اور سوداگر ہوں گے۔

شاہزادہ۔ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو پرنس اور پرنسس نے بنارس کے شہر اور دربار کی سیر کی۔

۱۲ کو ان بہادروں کو تمغے عطا کئے۔ جنہوں نے گذشتہ زلزلہ کے بعد دھرم سالہ میں وقت تھی آدمیوں کی جانیں بچائیں۔ دربہرش شہزادہ صاحب گوالیار کو چلے گئے اور بیگم لکھنؤ۔ ڈیرہ دون کے سیر کو چلی گئی۔

آغاخان۔ پر ایک رشتہ دار عورت نے قریب ۲ لاکھ روپیہ کی نالش کی ہے۔ ورثہ میں پورا حصہ نہیں ملا۔

نیا سکہ۔ نکل کا جو ایک آنہ کا سکہ جاری ہوگا اس کا وزن ۶۰ گرین یعنی قریباً پونے ماشہ ہوگا۔

وائسرائے۔ ۲۹ مارچ کو کلکتہ سے چلیں گے۔ لکھنؤ آگرہ اجمیر سے ہو کر سرگودہ اور رمونا (ضلع شاہ پور) کو جائیں گے پھر راولپنڈی اور پشاور سے ہو کر اختتام اپریل سے پہلے شملہ جائیں گے۔

پاگل۔ چند روز ہوئے لدھیانہ کی ایک ریل میں ایک پاگل صاحب سوار ہو گئے۔ جو شکل و صورت سے مہذب اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہو جانے پر آپ انجیل پڑھنے اور دو زانو ہو کر رونے اور دعا مانگنے لگے۔ اس کے بعد ہمراہی مسافروں کو گھسیٹ کرنے شروع کئے۔ اتنے میں ٹرین سٹیشن پر پہونچی تو انہیں گارڈ اپنی بریک میں لے گیا وہاں انہوں نے ہر ایک اسباب و پارسل پھینکنے کی کوشش کی منع کرنے پر گارڈ کا گلا پکڑ لیا۔ گارڈ کا شور سن کر دوسرے مسافر مدد کو پہونچ گئے۔ نہیں تو بیچارے کی جان ہی جاتی رہتی۔ آخرکار بمشکل تمام انہیں پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اور صاحب مجسٹریٹ نے پاگل خانہ بھجوا دیا تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ صاحب کیمبرج یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں۔

پیرس میں مسجد۔ فرانس کے صدر مقام پیرس میں عالیشان مسجد کی تعمیر کا اہتمام ہو رہا ہے۔ اس کے لئے گورنمنٹ فرانس نے مفت زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ بندرگاہ اورشہ کے متصل ایک ٹکڑا زمین کا پسند کیا گیا ہے۔ جس کی نسبت گورنمنٹ فرانس سے درخواست کی گئی کہ اگر مفت نہیں تو قیمتاً یہ اراضی دی جاوے۔

بادشاہ ایڈورڈ۔ ہسپانیہ کے بادشاہ الفانسو کی شادی کے متعلق گفتگو کے واسطے بمقام بیارٹز واقع ملک جنوبی فرانس تشریف لیجائیں گے۔

مراکو کانفرنس۔ میں آسٹریا نے جرمن کی طرف بہت سی بیزاری ظاہر کی ہے اور بیان ہے۔ کہ جرمن کو چاہئے کہ فرانس کی باتوں کو مان لے۔

مشنریوں کے جھگڑے ہونے کا نتیجہ۔ بمقام نان چنگ واقعہ کیانگ سی امریکہ کے مشنریوں پر حملہ ہوا۔ مکان کو تباہ کیا گیا۔ ایک کنبہ دو جوان اور دو بچے قتل ہوئے۔ باقی بھاگ گئے اب امریکن جہاز لڑائی کو جاتا ہے۔ مشنری ہی ہر جگہ جنگ کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔

فوجی اصلاح پر لارڈ مورلے کا خط شائع ہوا۔ بعض امور میں لارڈ کچنر کے برخلاف کیا گیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے اور پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ [illegible] سرمہ۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری [illegible] دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے [illegible] اور قیمت صرف ۸ ہے

مسواک دندان۔ اب کسی کو امراض دہن و دانت تکلیف نہیں دیتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑے [illegible] درد [illegible] ۔ دانت چٹے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں [illegible] ۔ پیپ مرض [illegible] ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو [illegible]

[illegible] گولیاں۔ [illegible] اسم بامسمی ہیں جو صاحبان اپنی قوۃ کو [illegible] عمری ضعیفی سے تمیزی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا [illegible] بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں [illegible] کیوں کہ یہ کمزوری کے شاکی ہو [illegible] حبوب [illegible] پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام گلب [illegible] ضلع [illegible]

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں [illegible] روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش [illegible] موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں [illegible] ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کے رائیں اور واقعات نہایت [illegible] اور معقول [illegible] ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے [illegible] آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف [illegible] (چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول [illegible] نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھو میرے دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ [illegible] سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان [illegible] میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب [illegible] حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے [illegible] کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے۔ جو گھروں میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا میعاد مہدی و دوران آخر۔ وہ جس کے تم منتظر تھے وہ آگیا ہے اٹھو اس کی امداد کے واسطے اب۔ حمیت کا یہ ہی مقتضا ہے درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ سب صاحبوں کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر [illegible] دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے [illegible]

۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور [illegible] ہے فی سیر تین روپیہ ۳

۳۔ دوائی جریان۔ جریان ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے بجا۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ سرخی آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (چھپر پنا) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ۔ [illegible]

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار عود کرتا رہتا ہے۔ اس کو نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سند الوالیہ۔ بازار کشمیریاں

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقطیع جگہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر [illegible] لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار قبول نہیں کیا جائیگا۔ ضمیمہ چھپا ہوا ۸ فی صدی اجرت کے ساتھ تقسیم کیا جائیگا۔ ضمیمہ چھپوانے کے لئے [illegible] نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک اپنی دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کیوقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس سیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

اسسٹنٹ سرجن قیمتی عہ علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاں مرد لستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح وقت آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ جدیدہ جلد ۲ نمبر ۱۰ — ۱۲ محرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جمعۃ المبارک — البدر جلد ۵ نمبر

چہ گویم با تو گر آئی بہ بدر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عـہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۱۲/ عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ ۔ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے۔ ان سے بحساب بعد لیجاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینیجر

لوکل ... عـہ ۔ افریقہ ...... صـہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکسر مو دوری از آں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے گا کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اصحاب کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر

۱۵ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۷ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ھا انی اتوتک

ترجمہ حسب ارشاد ۔ میں نے تجھے چن لیا ۔

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی

اب مولوی صاحبان کیا فرمائیں گے

موسم بہار میں زلزلہ کے آنے کی پیشگوئی ایک سال سے برابر اخبارات میں اور علیحدہ اشتہارات کے ذریعہ سے شائع ہو رہی تھی ۔ مخالف اخباروں (جیسا اخبار اہلحدیث وغیرہ) اور عام اخبارات (اخبار عام ۔ اردو اخبار وغیرہ) نے بھی کئی دفعہ اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا ۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق یہ پیشگوئی ۲۸ ۔ فروری کی رات کو پوری ہوئی ۔ اور اس کی تصدیق میں مختلف مقامات سے ہمارے پاس شہادتیں آئی ہیں ۔ جن میں سے چند ایک ہم ذیل میں بطور نمونہ درج کرتے ہیں ۔ مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی اور غزنوی صاحبان سے سننا چاہتے ہیں ۔ کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں ۔ امید ہے ۔ کہ مولوی صاحبان ہماری خواہش کو پورا کریں گے ۔ ہاں اتنی گذارش ہے ۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کہیں اس مضمون کو اشاعۃ السنہ کے کالموں کے واسطے نہ رکھ چھوڑیں ۔ جو کہ شاید سنہ ۱۹۰۵ء کا پرچہ سنہ ۱۹۱۰ء میں نکلے ۔ اور اس انتظار میں ایک اور شدید زلزلہ بھی آ جائے ۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ عرض ہے ۔ کہ کم از کم اس کے جواب میں آپ اس تقدیری سے کام نہ لیں ۔ جس کے مطابق تمہارے [illegible] خیالات سب جائز ہونے کی وہ شہادت دے چکے ہیں ۔ اور جس تقوے کے مطابق انہوں نے حضرت [illegible] غیر احمدیوں [illegible] اور غزنوی صاحبان [illegible] ان کی مسجد کی چار دیواری [illegible] ہم بھی سن رکھیں ۔

ہاں اس زلزلہ کے متعلق ایک بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ [illegible] بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں مکانوں اور جانوں کو وہ نقصان نہیں ہوا جو پچھلے سال میں ہوا تھا ۔ سو اس کے جواب میں سمجھنا چاہئے کہ پچھلے سال کے زلزلے نے اس قدر تباہی کر دی تھی ۔ اور مکانات گرا دئے تھے کہ دوبارہ مکانات گرنے کے لئے باقی ہی کہاں تھے جو لوگ [illegible] ۔ گورنمنٹ [illegible] اور دیگر لوگ بھی [illegible] صرف غریب لوگ [illegible] گذارہ کرتے ہیں ۔ [illegible] اگر ان کو بھی کچھ نقصان [illegible] تو اس [illegible] پیشگوئی نشان کرتا ہے ۔ اب ہم وہ شہادتیں درج کرتے ہیں ۔

۱ ۔ ڈلہوزی ۔ تاریخ [illegible] کو [illegible] بجے کر بیس منٹ پر زلزلہ نے رعایا کی رہی سہی امیدوں کو ڈگمگا دیا ۔ تین جھٹکے آئے ۔ پہلا جھٹکا خفیف تھا ۔ دوسرا قریب پانچ منٹ تک رہا ۔ یہ پانچ منٹ پانچ برس کی مصیبت سے کم نہ تھے ۔ نہ معلوم کانگڑہ کی کیا حالت رہی ہوگی ۔ خدا اپنا فضل ہی کرے ۔ رعایا قحط کی ستائی پہلے ہی تنگ ہے ۔ سوہان اور [illegible] میر [illegible] کی خبر ہے ۔ (اخبار عام)

۲ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج واقعہ ۲۸ فروری کی رات کو وقت ۱۲ بج کر ۵۰ منٹ پر زلزلہ شدید آیا ۔ کہ میں جب اٹھا ۔ تو ہر طرف سے رونے اور چلانے کی آواز آ رہی تھی ۔ جس مکان میں میں رہتا تھا وہ پتھر کا بنا ہوا تھا اور چھت بھی پتھر کی سلوں کی تھی ۔ [illegible] خاکسار [illegible] مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا ۔ کہ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا ۔ بڑی مشکل سے دروازہ کھولا ۔ اور اپنی بیوی و طفل کو لے کر باہر میدان میں جا کر بیٹھے ۔ اس وقت کی کیفیت کیا ہی عرض کروں ۔ جس وقت زلزلہ زور سے آتا تھا ۔ اور ادھر ادھر مکان گر رہے تھے ۔ اور چاروں طرف سے خوفناک گرجنے کی آواز آ رہی تھی ۔ اس کے بعد زلزلہ قدرے تھم گیا ۔ تو ہوش بحال ہوئے ۔ بازار میں آہ و زاری کا بازار گرم تھا ۔ کئی آدمی دب گئے تھے ۔ جو فوراً نکال لئے گئے ۔ صرف [illegible] کسی کی جان ضائع نہیں ہوئی ۔ خاکسار ابھی تک باہر میدان میں ہے ۔ امید ہے کہ یہ زلزلہ [illegible] میں بھی آیا ہوگا ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور بھی خیریت سے ہوں گے ۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار کے خیال ناقص میں آتا ہے ۔ کہ اس خبر کو اخبار الحکم و بدر میں چھاپ کر دیا جاوے ۔ تو بہتر ہے ۔ تا کہ مخالفوں پر حجت قائم ہو ۔ اس لئے کہ مسلمان گذشتہ کے بارہ چودہ میں جواب حضور کے دعوے کو اور حضور کو سچا ماننے لگ گئے ہیں ۔ حضور خاکسار کے لئے دعا فرماویں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو ترقی دیوے ۔ والسلام

خاکسار محمد ابراہیم [illegible] ریاست رامپور

۳ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

[illegible] حافظ [illegible] صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ خیریت یہ [illegible] اس وقت شب [illegible] بجے [illegible] ہر دو سوال بیان ہو چکے [illegible] شب [illegible] بیس منٹ [illegible] سخت زلزلہ آیا ۔ کہ جس کا بیان قابل تحریر نہیں ہے ۔ [illegible] میرا دل قابو میں نہیں ہے [illegible] ۔ یہ تمام خدا رحیم کے فضل [illegible] گنہگار [illegible] حضرت مسیح علیہ السلام [illegible]

۴ ۔ مرزا [illegible] بیگ صاحب از مقام [illegible] پور ضلع کانگڑہ تحریر فرماتے ہیں ۔ ۲۸ ۔ فروری کی رات کو قریباً ایک بجے سخت زلزلہ آیا ۔ جو ۴ ۔ اپریل کے بعد کے زلزلوں سے زیادہ تیز تھا پیشگوئی پوری ہو گئی ۔

۵ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب حضرت مفتی صاحب سلمہ ربہ ۔ واقعہ ۲۸ فروری رات گذشتہ تقریباً بارہ بجے رات سخت زلزلہ ہوا ۔ چڑیاں بھی اپنے گھونسلے چھوڑ کر مکانات سے باہر ہو گئیں ۔ مگر خیریت گذری ۔ عاجز کے حق میں حضرت جی سے دعا کرائی جاوے ۔ خاکسار عبد الکریم از [illegible]

دعا ۔ چونکہ عاجز کا امتحان ایف ۔ اے کا سر پر ہے ۔ اس لئے احباب سے التجا ہے کہ امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں ۔ والسلام ۔ خادم عبد الحمید ایف ۔ اے کلاس ۔ اسلامیہ کالج لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زلزلہ کی پیشگوئی

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے ۔ پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ ۔ تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج ۔ آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا ۔ جو ۲۸ ۔ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا ۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا ۔ پھر بہار آئی ۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی ۔ چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کردی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا ۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں زلزلہ آنے کو ہے ۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا کیونکہ جیسا کہ میں از رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۴ میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی سو یہ زلزلہ تھا جس کا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا اور ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے اس لئے میں مکرر اطلاع دیتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ دن دور نہیں ۔ توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دل میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو ۔ تا تم پر رحم ہو یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائیگا ۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دیسکتا ۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں ۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کردوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں ۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے ۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا ۔ تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا ۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے ۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفاق کا کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا ۔ اور بعد میں ان کو ۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا ۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے ۔ اور کیا بد نصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے بھرا ہوا دیکھتا ہے اس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو اور دعا میں مشغول رہو ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو ۔ اور کسی کو دکھ مت دو اور ڈرتے رہو جب تک وہ خوفناک دن آ جاوے جس کا وعدہ دیا گیا ہے تمہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارہ میں لکھا گیا ہو رد کرو کیونکہ اب خدا ان تکذیبوں کا آپ جواب دیگا نیکی کرو ۔ بھلائی کرو ۔ صدقہ دو ۔ راتوں کو اٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو ۔ اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے ۔ تو ان کی طرف نظر اٹھا مت دیکھو ۔ خدا کے غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں ۔ سو تم ڈرتے رہو ۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

المشتہر

میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

(یہ اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے اگر کوئی دوست چاہے ۔ تو دو روپیہ سینکڑہ کے حساب سے دفتر بدر سے مل سکتے ہیں)

خداوند لوگوں سے ... پہاڑ پر آیا ... اور ... وہاں پر شی کی خبر دی تھی اور ... کے واپس آنے میں کئی روز لگ گئے پس بہرحال گوسالہ ... بنایا گیا۔ بلکہ کئی دن بعد بنایا گیا۔ حالانکہ مدارس کی پہلی اونچی جماعتوں کے ... جانتے ہیں کہ اس پہاڑ کی بلندی نصف میل ہوگی ہے۔ اور مسجدوں کی پرانی کتاب گلستان میں بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ قل جبال الارض طوراً واشد۔ لا عظم عند الله قدراً و منزلاً۔ پھر طرفہ یہ کہ تورات خروج باب ۱۹ میں ہے اور خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل میں انہیں پاک کر اور ان کے کپڑے دھلوا اور تیسرے دن تیار رہیں۔ کہ خداوند تیسرے دن سارے لوگوں کی نظر میں کوہ سینا پر اتر آئیگا ۱۰-۱۱۔ تب موسےٰ پہاڑ سے اتر کر لوگوں کے پاس گیا اور اس نے لوگوں کو پاک صاف کیا۔ انہوں نے اپنے کپڑے دھلوائے اور اس نے لوگوں سے کہا کہ تیسرے دن تیار رہو۔ جوروؤں سے الگ رہو ۱۴-۱۵۔ اور اس سے صاف ثابت ہے کہ دن کے اندر وہ واپس آگئے تھے۔ اور ابھی اس قدر وقت باقی تھا کہ انہوں نے کپڑے بھی دھلوائے۔ بلکہ اسی باب کی آیت ۲۰ سے ۲۵ تک پڑھو۔ تو صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں اوپر جاتے اور پھر نیچے آجاتے تھے۔ بلکہ مولوی صاحب نے خروج ۳۲ کی عبارت نقل کی ہے۔ اس میں یہ تو آگیا ہے۔ کہ انہوں عید منائی اور گوسالہ کے آگے قربانیاں کیں۔ اور کھانے پینے کو بیٹھے۔ اور کھیلنے کو اٹھے۔ تب خدا نے موسیٰ کو کہا اتر جا۔ اس کے بعد آیت ۱۵ سے اترنے کا حال یہ لکھا ہے اور موسیٰ پہاڑ سے پھر کر اتر گیا۔ اور جب یشوع نے لوگوں کی آواز جو پکار رہے تھے سنی۔ تو موسےٰ سے کہا کہ لشکرگاہ میں لڑائی کی آواز ہے۔ موسیٰ بولا یہ تو نہ فتح کے شور کی آواز نہ شکست کے شور کی آواز۔ بلکہ گانے کی آواز میں سنتا ہوں۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ لشکرگاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور راگ ناچ دیکھا۔ پس یہ عبارت صاف صاف بتلاتی ہے۔ کہ ابھی عید کے کھیل راگ ناچ میں مشغول تھے۔ کہ حضرت موسیٰ واپس آ گئے تھے۔ (۳) یا وہ اعتراض ایسا ہو تاکہ براہ راست کسی مسلم نبی یا اس کے مسلم حال پر وارد ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہی امرتسری مولوی صاحب لیکھرام والی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ لیکھرام کی نسبت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ اس کی موت خارق عادت عذاب کے ساتھ ہوگی۔ اور اس پر کوئی خارق عادت عذاب نہیں اترا بلکہ وہ ایک چھری سے قتل ہوا ہے۔ اور ایسی وارداتیں عموماً ہوا کرتی ہیں۔ یہ نہ کوئی ہیبت ناک عذاب ہے اور نہ خارق عادت موت ہے حالانکہ مولوی صاحب کا یہ اعتراض بعینہٖ جنگ بدر پر وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفار کا قتل عذاب تھا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم پھر یہ بھی ثابت ہے۔ کہ بدر میں ان کا قتل ہونا ایک عظیم الشان معجزہ اور خارق عادت تھا۔ جیسا کہ خداوند کریم کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے۔ ماد میت اذ رمیت ولکن الله رمی۔ پھر خدا نے اس کو بالخصوص فرقان فرمایا ہے اور بہت سے مقاموں میں اس فرقان کو حضرت موسیٰ کے فرقان اور اس کے مقتولوں کو فرعون اور آل فرعون سے مشابہ بتایا ہے پس جس طرح حضرت موسیٰ کا فرقان معجزہ تھا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرقان بھی معجزہ ہے۔ پھر خداوند کریم اس کا نام بھی وہی بتایا ہے۔ جو کہ شریعت اور لسان قرآن میں معجزات وخوارق کا نام ہے چنانچہ فرمایا۔ لقد كان لكم آية في فئتين التقتا۔ اور اہل اسلام اس کو معجزہ اور خوارق عادت مانتے ہی ہیں۔ پس اگر خوارق عادت کے یہی معنے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے لے کر حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ تو پھر یہ اعتراض براہ راست آنحضرت ﷺ (فداہ ابی وامی) پر وارد ہوتا ہے بلکہ حضرت اقدس کے الہام میں تو کوئی لفظ ایسا نہیں جو کہ بتاتا ہو۔ کہ وہ عذاب خارق عادت ہوگا۔ فقط غضب و عذاب موت وقتل کا ذکر ہے اور بدر کی نسبت تو خدا کے کلام میں موجود ہے۔ ہاں حضرت اقدس کے اپنے کلام میں یہ الفاظ ہیں۔ (جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔) اور یہ عبارت اپنا مطلب خود بتاتی ہے کہ وہ عذاب ان معمولی اور معتاد تکلیفوں سے نہ ہوگا۔ کہ جن سے عادتاً کوئی انسان خالی نہیں ہوتا جیسا کہ سر درد وغیرہ۔ کیونکہ ایسی تکلیفوں کی نسبت پیشگوئی کچھ قابل قدر نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی تکلیفوں سے وہ بالا تر ہوگا۔ ہاں جن معنے سے جنگ بدر کا قتل خارق عادت عذاب ہے۔ ان معنوں کی رو سے لیکھرام کا قتل بھی خارق عادت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کے فرستادہ نے مدتوں پہلے قتل کی خبر دی اور پھر متحدیانہ طور پر دی اور پھر محض خدا کی تائید سے پوری ہوئی۔ اور بے شک یہ معجزہ اور خارق عادت ہے۔ اور اس کی نظیر بجز معجزات انبیاء کے ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔ ہاں نامعقول مولویوں کے فتووں سے بے شک ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ پر مذکورہ بالا دو قتلوں کی نظیر ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پس جب ان کے اعتراضوں کا یہ حال ہے۔ تو کیا بتاں کچھ مدت تک دنیا پر پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ یا ساری دنیا کی آنکھیں وہ بند کر سکتے ہیں۔ یا سب دنیا تعصب کی ظلمت میں پھنسی ہوئی ہے یا اگر وہ اپنے اعتراض کے پردہ سے صداقت کے آفتاب کو چھپانا چاہیں۔ تو وہ چھپ سکتا ہے کیا اگر ہمالیہ کے پاس کے رہنے والے ایک متعصب اور جغرافیہ سے ناواقف بلکہ مسجدوں کی ایک معمولی کتاب سے بے خبر نے۔ طور سینا کو ہمالیہ کی اونچی سے اونچی چوٹی پر قیاس کر کے یقینی طور پر یہ کہہ دیا کہ موسےٰ کے واپس آنے میں بھی کئی روز لگ گئے اور جس کتاب کا حوالہ دیا۔ اس کے آگے پیچھے کو بھی نہ دیکھا۔ تو ایک منصف باخبر بھی اس جہالت میں اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنی پردہ پوشی کریگا۔ یا خود ہی وہ عبارتیں جو اس کی پردہ دری کے لئے کافی ہیں۔ دنیا پر پوشیدہ رہ سکتی ہیں۔ یا اگر کسی نے تعصب سے اندھا ہو کر ایسا اعتراض کیا۔ جو مسلم راستبازوں پر وارد ہوتا ہو تو ان کو ماننے والے ایسے اعتراض کو حق بجانب تسلیم کریں گے۔ یا سب دنیا کی آنکھوں پر تعصب کا پردہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ یہ اعتراض طالب حق کے لئے ہدایت کی راہ پر ہو جاتے ہیں۔ بلکہ میرا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ جو حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ابتدائی محرک ایسے اعتراض ہی ہوا کرتے۔ لہٰذا جب تک کوئی اور محرک ہو تو ہم لوگ ان کے واہیات اعتراضوں کے جواب پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

چنانچہ اس وقت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس اعتراض کا جواب لکھنے لگا ہوں وہ میں نے مدت سے سنا ہوا ہے لیکن کبھی میرے وہم وگمان میں بھی نہیں گزرا تھا کہ میں یا کوئی اور اس کا جواب لکھے یا یہ کہ لکھنا چاہئے۔ اور اس وقت اس کی تحریک یوں ہوئی۔ کہ کسی شخص نے میرے ایک دوست سے اس کا جواب دریافت کیا تھا۔ اور بوجہ کم فرصتی کے اس نے مجھے دیدیا۔ اب میں پہلے اس اعتراض کو لکھتا ہوں اور پھر جواب لکھونگا۔ اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے غلام دستگیر قصوری کی موت کو اپنی صداقت پر دلیل قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس کی کتاب میں یہ دعا ہرگز نہیں ہے کہ اگر میں حق پر ہوں۔ تو مرزا صاحب پہلے مر جاویں اور اگر وہ حق پر ہیں۔ تو میں پہلے مر جاؤں۔ بلکہ اس کی کتاب میں اسی قدر ہے۔ کہ مرزا اور مرزائیوں کو ہلاک کر اور بس۔ اور استدلال تب ہی صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے بھی دعا کرتا۔

الجواب۔ اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بددعا کرے۔ جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بددعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے۔ دوم یہ کہ اگر ضروری ہے۔ تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔ امر اول کی نسبت میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے یہی لکھا ہے کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اس قدر رو رو کر سجدے میں گریں کہ ناک گھس جائے اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جھڑ جاویں۔ اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میری پر بددعا کریگا۔ وہ بددعا اسی پر پڑیگی۔ اب ہم اس کی مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی

---

۱ اگر عیسائیوں کے موافق کوہ سینا ہی تسلیم کیا جاوے تو اس کی بلندی بھی ایک میل ۳۰۰ گز ہے۔

بددعا کی ضرور کی اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔
کیا امام محمدؐ کی دعا کی طرح قصوری کی یہ بددعا حضرت مرزا صاحب پر وارد ہوئی یا کہ حضرت مرزا صاحب کے متحدیانہ دعوے اور پیشگوئی کے موافق خود قصوری پر الٹ پڑی۔ حضرت مرزا صاحب پر ہرگز نہیں پڑی۔ وہ اللہ کے فضل سے کامیاب زندہ ہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے دعوے کے مطابق خود قصوری پر الٹ پڑی کہ وہ اپنے کامیاب دشمن کے سامنے ناکام مرگیا اور اپنی موت سے اپنے دشمن کے متحدیانہ دعوے کو ثابت کرکے اس کی صداقت پر دائمی شہادت چھوڑ گیا۔ اور ہمارا یہ دعوے (کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرلیں ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو) قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم ازکم بددعا کا ذکر تو کیا ہے۔ لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راستبازوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔ جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبین کو یہ پر تحدی جواب سکھاتا ہے۔ فانتظروا الیٰ معکم من المنتظرین۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللّٰہ بعذاب من عندہٖ او بایدینا فتربصوا انا معکم من المتربصین۔ علیھم دائرۃ السوء وغیر ذالک۔ پس اگر قرآن کی تبلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جاوے۔ تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بین اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم جسقدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے اس کے منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی ثبوت اس کی بددعا ہے۔ اور اس کے بعد اس کا ناکام جانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے بھی دعا کرے لہذا اب اس کے ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کہ اس نے اپنے لئے بھی بددعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتلاؤں گا۔ کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بددعا موت کی ہے۔ اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہاں پر نہ تو میں کا ذکر ہے نہ تم۔ تم کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عنداللہ کاذب ہیں۔ ان پر لعنت کریں اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے۔ نبی کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے اور کاذب ہونے کا وہم وگمان تک نہیں ہوتا اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرأت کر سکتا ہے۔ کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ جن کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پر مدعو فرمایا تھا۔ چونکہ وہ اپنے آپ کے صدق اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کر سکے تھے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی یقین ہوگا کہ الکاذبین کا مصداق میں نہیں ہوں بلکہ فریق مقابل ہے اور ان کی بددعا کا یہ مطلب ہوگا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی یہ بددعا عام رہتی کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا ہے نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو۔ پس جس میں یہ کذب واقعی ہوگا اس پر یہ بددعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے۔ کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چونکہ بیان پر بھی کذب ہی علت قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا بلکہ اب تک یہ بھی ثابت نہیں ہوا۔ کہ اس میں ہے بھی۔ اور زبان اور شریعت میں یہ قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہو اور علت حکم عام ہو تو حکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دعا مقابل کے ساتھ مخصوص نہ ہوگی بلکہ جس میں کذب واقعی پایا جائیگا۔ (خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہیگی اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱ سطر ۸ سے صفحہ ۴ سطر ۸ تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزندزادوں کو لیکر لاہور بمقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بھی میں نے منظور کرلئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا۔ کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو۔ تب ہم مباہلہ کریں گے۔ تو اس وقت میں نے یقین کرلیا کہ یہ اشتہاری ہیں اور میں مایوس ہوکر واپس چلا گیا پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتا ہے جیسا کہ تونے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا والتجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو۔۔۔۔۔۔ مورد اس آیت قرآنی کا بنا۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الخ۔ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں بھی نہ تو میں ہے نہ اگر گر ہے اور قطع دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے جس کی نہ تو داعی کو ساتھ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتھ ہے اور نہ اس کی مورد بنانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ پہلے الذین ظلموا کا اس کو مورد بنا اور پھر قطع دابر کا بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہے اس کا قطع دابر کر ان جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا۔ اسی طرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں لیکن جس طرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنے مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بددعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کرسکتا۔ خواہ وہ تخصیص نیت واعتقاد میں ہو یا الفاظ میں ہو اسی طرح اللھم اقطع دابر القوم الذین ظلموا بھی اپنے مفہوم اور علت کے عموم کے لحاظ سے عام بددعا ہے جو کہ فریقین میں سے ہر ایک کو شامل ہوسکتی ہے اور مورد خاص کی تخصیص اس عموم کو باطل نہیں کرسکتی خواہ نیت واعتقاد تک محدود ہے یا الفاظ میں بھی کی جاوے۔ ہاں اگر کوئی قصوری کی تخصیص کو سب اہل زبان اور رسول اور خدا تعالیٰ کی تخصیص سے زیادہ قوی تسلیم کرتا ہو جو سب قواعد کو پامال کر سکتی ۔۔۔ اس پر کہہ سکتی ہو اور پھر تخصیص بھی ایسے مورد کی کہ اس کی خود بددعا اور واقعہ شہادت دیتے ہیں کہ علت بددعا اس میں موجود نہیں تو یہ اس کا اختیار ہے لیکن ابھی ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں کے کلام کے معنے کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بددعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو واقعی مصداق ہے اس کا قطع دابر کر۔ اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہے۔

اور جب کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی روایت بالمعنے کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ عامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمداً کا سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بددعا کی روایت بالمعنے کردی تو کونسا نقص لازم آگیا۔ اور چونکہ موت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بددعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مرجاوے نہ یہ کہ کبھی مر جاوے اسی وجہ سے خداوند تعالیٰ نے ایسے عذابوں میں بھی وانتم منتظرون۔ فرمایا ہے اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خداوند کریم وامر بالعرف فرماتا ہے تو اگر اس معروف اور معتبر شرط کو ظاہر کردیا۔ تو کونسا نقص ہوگیا ہر ایک عقلمند غور کرسکتا ہے۔ کہ اگر قصوری کی اس عام بددعا کی تفصیل کریں تو بجز اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں یا حق پر نہیں ہوں تو مجھے پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجھ سے پہلے ہلاک کر۔۔۔ علیم نے قطع دابر کرکے اسی شخص کو الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مصداق ثابت کیا ہے کہ جس کو قصوری نے اس کا واقعی مصداق ظاہر کیا تھا یا کہ خود قصوری ہی کا قطع دابر کرکے ثابت کردیا ہے کہ وہ خود ہی اس کا مصداق واقعی تھا تو ظاہر ہے کہ جس کو قصوری نے الذین ظلموا کے عام مفہوم کا مصداق قرار دیا تھا۔ وہ تو اب تک کامیاب زندہ ہے اور محمد طاہر صاحب کے مدعو علیہ کی طرح اس کا ہرگز غارت نہیں ہوا۔ بلکہ کشتی نوح کی طرح اس کا بیڑا بہت سے انسانوں کی نجات کا ذریعہ ہورہا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ الذین ظلموا کا مصداق واقعی نہیں ہے۔ جیسا کہ قصوری نے اپنے تصور سے یقین کیا تھا اور نہ اس میں وہ ظلم ہے جو کہ قطع دابر کی علت قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ خود قصوری اپنے کامیاب

دشمن کے سامنے اس بدو عا کے شائع ہونے کے چندہی روز بعد ناکام ہلاک ہوگیا جس سے صاف صاف ثابت ہوگیا کہ وہ خود ہی الذین ظلموا کا واقعی مورد تہا۔ اور اسی میں وہ واقعی ظالم تہا۔ جو قطع دابر کی علت قرار دیا گیا تہا۔ والحمد للہ رب العالمین

اب جواب تو ہوچکا لیکن میں ناظرین کو ایک عجیب بات بتلانے سے نہیں رکتا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض کرنیوالے وہی مولوی صاحب ہیں جو خروج باب ۳۲ کے حوالجات سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ حضرت موسےٰ کے واپس آنے میں کئی روز لگ گئے ہوں گے نہیں بلکہ لگ گئے۔ حالانکہ خروج میں اس کے خلاف صریح طور پر موجود ہے اور قصوری کی بددعا پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ جو ہم معترض صاحب کو قرینہً مخاطب کرتے ہیں۔ اور اس کو مناسب خیال کرتے ہیں۔ ہاں جب صاحب نے ہمارے ایک دوست سے جواب طلب فرمایا ہے ان کو اس قدر کہہ دیتے ہیں کہ جس طرح آپ نے معترض صاحب کے سوال کا جواب طلب کیا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے اعتراض کا جواب بھی طلب کریں۔ یعنی ہمارے پیش کردہ حوالجات کی تردید کے علاوہ خروج سے کوئی ایسا حوالہ دیا جاوے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ اس وقت واپس آنے میں کئی روز لگ گئے تھے۔ یا کم از کم یہ کہ ایک دن میں اس پہاڑ سے اس لشکر گاہ تک ایک دن میں نہ کبھی آئے اور نہ آسکتے تھے۔ اور اگر آپ نہ کرسکیں اور انشاء اللہ نہ کرسکیں گے۔ تو پہر ان کو خوف خدا کی نصیحت کریں۔

محمد سرور

مصری اخباروں کا انتخاب

مراکش

[illegible] نے ان اسباب کو بیان کیا ہے جنکی بنا پر جرمنی کی معاملات مراکش [illegible] کیا کہ یہ ایک ایسا راز ہے جس کا اب تک کوئی نہیں جانتا [illegible] بیان کیا کہ سلطان مراکش تقریباً جرمنی نسل سے ہیں [illegible] مراکش اہتمام کرے۔ کیونکہ سلطان [illegible] ان کا رشتہ جرمنی سے ملتا ہے جرمن [illegible] موسیو [illegible] نے گذشتہ بہار میں مراکش کا سفر کیا تہا۔ اور [illegible] میں وہ واقعات پیش آئے جن کا اشارہ ہیرن رشتو فن نے کتاب [illegible] میں کیا ہے۔ اسی سفر کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے [illegible] میں بیان کیا ہے کہ موجودہ سلطان کی دادی کی ماں جرمنی نسل کی تہیں۔ اور ان کا نام ساجتہ تہا۔ مقام [illegible] واقع جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ اور اتفاق سے سواحل مراکش پر قید ہوگئیں اور [illegible] میں سلطان مراکش کے ہاتہ پر فروخت ہوئیں لیکن انگریز انکو اس واقعہ سے انکار ہے وہ کہتے ہیں کہ سلطان کی دادی کا یہ نام تہا اور وہ آئرلینڈ کی تہیں اس بنا پر سلطان انگریزی نسل سے ہیں اس مسئلہ میں اب تک فریقین میں اختلاف قائم ہے

بدر صادق

۱۳ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟

لفظ کافر کا اطلاق کن لوگوں پر ہوسکتا ہے

محمد نواب خان صاحب ثاقب کی تصنیف کردہ نظم جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر لکہی گئی ہے اور اخبار بدر میں چہاپی گئی تہی۔ اس میں سے محبی ملک مولابخش صاحب رئیس گورداسپور نے یہ شعر

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجہتا تہا
مسیحا کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تہا

پیش کرکے بذریعہ خط دریافت کیا ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیئے۔؟

چونکہ اس مسئلہ کے متعلق اور بہی بعض لوگ دریافت کیا کرتے ہیں۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کسی قدر مفصل بحث کردی جاوے۔

سب سے اول لفظ کافر کو دیکہنا چاہیئے۔ کہ اس کے معنے بلحاظ لغت کے کیا ہیں اور پہر یہ دیکہنا چاہیئے۔ کہ بلحاظ اصطلاح شرعی کے اس کا کیا مطلب ہے۔ اور مسلمانوں کے درمیان عموماً یہ لفظ کن معنوں میں اور کن وجوہات پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اب ہورہا ہے۔

سو لفظ کافر کے لغوی معنے ہیں ڈہانکنے والا۔ چہپانیوالا۔ الکفر ستر الشئ۔ کفر کے معنے ہیں کسی شئے کو چہپانا۔ چونکہ جو شخص کسی بات کو نہیں مانتا۔ وہ بہی اس شئے کی عظمت اور خوبی اور راستبازی کو چہپاتا ہے۔ اس واسطے اس کو بہی کافر کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کافر کے معنے ہیں۔ انکار کرنیوالا الکفر ضد الایمان۔ لفظ ایمان کے بالمقابل لفظ کفر ہے ایمان کے معنے ہیں مان لینا۔ اور کفر کے معنے ہیں انکار کردینا

جو شخص خدا تعالیٰ کا حکم مانتا ہے۔ اور شیطان کی ترغیب کو نہیں مانتا۔ وہ خدا کا مومن ہے اور شیطان کا کافر اور جو شیطان کے پہندے میں پہنس جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ٹالدیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کافر ہے۔ اور شیطان کا مومن ہے۔

پس کفر کئی وجوہات سے ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا وہ کفر باللہ کا مجرم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کفر بالرسول کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ ملائکہ یا کتب یا حشر نشر پر ایمان نہیں لاتے وہ ان خاص باتوں کے کافر ہیں۔ لیکن ایمانیات کی عظیم الشان باتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق رکہتی ہیں۔ کہ ایک کے کفر سے انسان سب کا کافر ہوجاتا ہے اور ہر ایک ایمانی لذت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

مختصراً شریعت کی اصطلاح میں کافر وہ ہے۔ جو دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور لفظ کفر لفظ اسلام کی ضد ہے

لیکن اس زمانہ میں جہاں ہمارے علماء کے درمیان اور بہت سی غلطیاں اور نقص وارد ہوگئے ہیں۔ وہاں ایک یہ بہی ہے کہ ان بزرگوں نے کسی کو کافر بنا دینا نہایت آسان سمجہ رکہا ہے۔ اور جس طرح ابتداءے اسلام میں ہر مسلمان کے کانوں میں یہ بات درج ہوتی تہی۔ کہ اس کی طفیل دس بیس کافر مسلمان ہوجاتے تہے۔ اسی طرح ان بزرگوں نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ ہر ایک عالم دس بیس کافر اپنی عمر میں بنا ڈالے۔ ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتویٰ دیدینے کے واسطے کمربستہ ہوجاتے ہیں کسی نے [illegible] کردی۔ تو کافر ہوگیا۔ کسی نے آمین اونچی آواز سے [illegible] کسی نے ناف میں تختہ سے تختہ سے نماز [illegible] تو وہ کافر ہوگیا۔ اور [illegible] مولوی کے وعظ میں اس کی کسی بات پر سوال کردیا۔ خواہ بات مولوی کی من گہڑت ہی ہو۔ اور خواہ سائل نے سمجہنے کی خاطر ہی سوال کیا ہو تو کافر ہوگیا۔ سکول کے لڑکے نے مسجد میں آکر کہا کہ زمین گول ہے۔ تو کافر ہوگیا۔ اور اگر بہولے چوکے کوئی انگریزی کتاب ساتہ لے کر مسجد میں داخل ہوگیا تو کافر ہوگیا۔

شیعوں کے نزدیک سنی کافر۔ سنیوں کے نزدیک شیعہ کافر۔ مقلدین کے نزدیک غیر مقلدین کافر۔ غیر مقلدین کے نزدیک مقلد کافر۔ کسی کے نزدیک علی گڑہ کے نیچری کافر۔ کسی کے نزدیک ندوہ کے ممبر کافر۔ کسی کے نزدیک قبروں پر جانے والے کافر۔ کسی کے نزدیک نہ جانے والے کافر۔ بیرونی کفر۔ عیسائی۔ یہودی۔ ہندو۔ بدہ۔ جینی آریہ۔ سکہ۔ پارسی۔ قبطی کا تو کیا ذکر۔ یہاں تو سارا گہر ہی کفر سے بہرا ہوا نظر آتا ہے۔ ع۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید

ان مولویوں کے کفر کے فتوے کسی عظمت اور عزت کے لائق نہیں ہوتے۔ اور ان کی تعداد بالخصوص اس زمانہ میں زیادہ ہوگئی ہے۔ لیکن ایک کفر کا فتویٰ ہمیشہ ملہمین اور مصلحین پر لگتا آیا ہے۔ جنہوں نے خدا سے الہام پاکر دین کی تجدید کی۔ وہ بہی ضرور نشانہ کفر ہوئے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ پر شیخ عبدالقادر صاحب پر مجدد الف ثانی پر سب پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور سب سے آخری فرقہ اور جماعت

جن پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا وہ ہماری جماعت یعنی فرقہ احمدیہ
ہے۔ اور اس جماعت کا امام یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب
مسیح موعود و مہدی معہود ہیں۔ پس جن لوگوں پر کفر کے فتوے
لگائے جاتے ہیں۔ وہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو
عام علماء جن کا دعویٰ ملہم یا مامور ہونے کا نہیں ہوتا۔ اور دوسرے
وہ روحانی علماء جو خدا کی طرف سے مامور اور مصلح قوم ہونے
کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے مگر
یہ خود کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے
لوگ ان کے مخالف اپنے اعمال سے خود بخود اس حالت میں
داخل ہو جاتے ہیں۔ جو حالت کفر ہوتی ہے۔

اس تمہید کے بعد اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں
ہمارے مخالفین جو ہیں یا نہیں۔ اور ان کے واسطے میں چند
ایسے واقعات [illegible] پیش کرتا ہوں جن سے خود بخود ثابت ہو جائیگا
[illegible]

(۱) خود ان کو [illegible] اور ان لوگوں کے مولویوں سے سوال کرنا
چاہیے کہ [illegible] ایک جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا
زمین سے نکلنے والا ہے۔ جب وہ آ جائیگا۔ تو جو لوگ اس کو نہ
مانیں گے۔ وہ مومن ہوں گے یا نہ ہوں گے۔

[illegible] ہمارے ایمان میں یہ مسیح اور مہدی موعود وہی ہے جس کا وعدہ
دیا گیا تھا۔ [illegible]

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ
کفر [illegible] لوٹ آتا ہے بشرطیکہ وہ کافر نہ ہو۔ لیکن اگر وہ
[illegible] خود لگتا ہے جس نے
[illegible] دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے اگر
وہ (العیاذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں تب تو علماء کی بات بن
گئی۔ اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر یہ
کفر لوٹ کر کس پر پڑا؟ **بینوا توجروا۔**

(۳) خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرط اسلام
ہے [illegible] ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو
(بالفرض مسیح ابن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر
تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا۔ یا مسلمان۔

حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے
ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہو
اس کا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتلائیے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے یہ تین سوال اس جگہ پیش کئے
[illegible] سوال ان علماء کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ جو ہمارے
مخالف ہیں۔ اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں وہی
جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہے

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور مرسل اور مجدد لوگوں
کو مومن اور مسلمان بنانے کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ ان کا یہ کام
نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی کو کافر بنائیں۔ اور اسی واسطے ناظرین نے
کبھی نہ سنا دیکھا ہوگا۔ کہ انبیاء نے بڑے اہتمام کے ساتھ
کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کیا ہو۔ اور اس پر مہریں لگوائی
ہوں۔ جیسا کہ آج کل کے علماء کا حال ہے۔ لیکن خدا کے مرسلین
ہمیشہ مومنین کی ایک جماعت بنانے کے واسطے آتے ہیں اور
اور وہ جماعت خدا تعالیٰ کے حکم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس
کے بنانے کی ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ عام حالت دنیا کی ایسی
ہو گئی ہوتی ہے۔ کہ گویا ایمان زمین سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہو
تب وہ نبی دوبارہ دنیا میں ایمان قائم کرتا ہے اور جو لوگ اس
کی متابعت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے حصہ لیتے
ہیں۔ اور جو لوگ اس کی متابعت میں داخل نہیں ہوتے بلکہ
مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے خارج رہتے ہیں جو
خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

آغاز عیسویت ہند میں۔ ہند میں عیسویت کے آغاز
کی تاریخ اخبار نور افشاں نے ایک کالم اخبار میں شائع کی ہے
ایسے بڑے عظیم الشان مسئلہ کو صرف ایک کالم میں آغاز کر کے
ایک ہی میں ختم کر دینا ہند میں عیسائیت کی اشاعت کے
معاملہ کو بہت سخت لیکن بجا ناامیدی میں ڈالتا ہے۔ تاہم اس
وقت جو انجام عیسویت کا نظر آ رہا ہے۔ اس کے لحاظ سے
امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب آغاز کے کالم کے ساتھ
ایک انجام کا کالم نکلنے سے عیسویت کی تاریخ پوری ہو جائیگی
ہم اس [illegible] نہیں چاہتے۔ صرف ہم عصر نور افشاں
کو اس آغاز اور انجام کے متعلق دو نہایت ضروری باتوں کی
طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جن کے بغیر یہ تاریخ کسی صورت میں مکمل
اور مفید نہیں ہو سکتی۔ اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے
مسیح کا حواری تھوما رسول بھی ہند میں ضرور آیا تھا۔ لیکن اس سے
بھی بڑھ کر ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ خود حضرت عیسےٰ
علیہ السلام ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور اسی خاک ہند
کو اپنا دائمی خوابگاہ بنایا۔ اور کشمیر جنت نظیر میں اب تک آرام
فرما رہے ہیں۔ پس عیسویت کا آغاز ہند میں تھوما حواری کے
ساتھ نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی ہند میں بلکہ
دنیا بھر میں عیسویت کا انجام بھی مسیح کے ذریعہ سے ہی ہونے
والا ہے۔ ان ہر دو باتوں کو مدنظر رکھا جاوے تو عیسائیت کی
تاریخ میں ہند کا باب سب سے زیادہ دلچسپی رکھنے والا ہے۔ چاہیئے
کہ عیسائی صاحبان آئندہ ایسی غلطی نہ کریں۔ کہ ہند میں عیسائیت
کی تاریخ کے مضامین لکھتے وقت ان ضروری اور مفید نکتوں کو
چھوڑ دیں۔

تھوما کی عظمت۔ نور افشاں مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کی
صفحہ ۴ کالم ۱ میں لکھا ہے۔ کہ تھوما حواری کو جب ہند کے آنے کے
واسطے مقرر کیا گیا۔ تو تھوما نے انکار کیا۔ تب یسوع نے تھوما
کو ایک ہندوستانی کے ہاتھ تیس روپیہ پر فروخت کر دیا۔ اور اس
طرح تھوما کو غلام بن کر مجبوراً ہند میں آنا پڑا۔ گو اس روایت میں
تھوما کے اخلاق کو سرکشی اور بغاوت کا جو داغ لگایا گیا ہے
وہ یسوع کے حواریوں کی عام عادت کا ایک حصہ ہے۔ تاہم
ہند کے واسطے یہ بھی ایک فخر کا مقام ہے کہ جو حواری اس
ملک کے واسطے منتخب ہوا۔ اس کی قیمت خود یسوع سے کم نہ
تھی۔ کیونکہ یسوع بھی تیس روپیہ پر فروخت ہوا تھا۔ اور تھوما
بھی تیس پر فروخت ہوا۔

یسوع ہی تھوما تھا۔ ہند میں تھوما کا آنا تو [illegible]
تسلیم کرتے ہیں۔ اور پرانی کتب اور تاریخ سے یہ بھی ثابت ہوتا
ہے۔ کہ یسوع ہند میں آیا تھا۔ یسوع کے تیس روپے پر فروخت
ہونے کا واقعہ تو اناجیل سے ثابت ہے۔ لیکن تھوما کا تیس
روپیہ پر فروخت ہونا کوئی پختہ تاریخی شہادت نہیں رکھتا۔ اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دو مختلف قصوں کو بیان خلط
ملط کیا گیا ہے۔ اصل میں تو وہ یسوع ہی تھا۔ جو تیس روپیہ پر
فروخت ہوا۔ اور یسوع ہی تھا۔ جو ہند کو آیا۔ ممکن ہے کہ
تھوما بھی آپ کے ساتھ آیا ہو۔ کیونکہ یسوع کی قبر کے ساتھ کشمیر میں
ایک اور قبر بھی ہے۔ اس واسطے کسی قصہ نویس نے بات کو
مخفی رکھنے کے واسطے یسوع کی بجائے تھوما کا لفظ لکھ دیا۔
آخر استاد شاگرد ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ اور پھر تھوما بھی ہمراہ تو
تھا ہی۔ اس طرح اصل واقعہ کسی قدر شبہ میں پڑ گیا۔ اور یہود کے
واسطے ولکن شبہ لہم والی بات پوری ہو گئی۔

مسلمانان چین

ہم اس مضمون کو المؤید (نمبر ۴۷۵۰) و طرابلس (نمبر ۶۱۳) و
ثمرات الفنون (نمبر ۱۵۴۳) سے انتخاب کر کے شائع کرتے ہیں۔

مسلمانان چین اپنی زبان کے علاوہ ترکی و عربی بھی سیکھتے ہیں
مغربی حصہ چین کے اکثر باشندے مسلمان ہیں اور سب زندہ دل ہیں
اور کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ غیر زبانیں بہت آسانی سے سیکھ لیتے
ہیں گورنمنٹ چین کا برتاؤ بھی ان کے ساتھ اچھا ہے اور خاص
طور ان کی طرف میلان رہتا ہے۔ مغربی چینی ولایتوں کے حاکم کل
مسلمان ہیں اور چینیوں میں اسلام کا بڑا اثر ہے کیونکہ بدھ مذہب والے
بھی عادات و اخلاق میں اپنے ہم وطن مسلمانوں کی تقلید کرتے ہیں۔
اکثر بڑے بڑے عہدہ دار مسلمان ہیں خصوصاً عہدہ داران

سر رشتہ علوم و فنون۔ مسلمان خاص طور پر تجارت اور فوجی زندگی کے شوقین ہیں۔ مشہور چینی جنرل (ماء) مسلمان ہے۔ اسی نے چینی وزیر جانی کی مدد سے منچوریا کی فوجیں یورپی طرز پر مرتب کی ہیں ... فوج کے بہترین سپاہی مسلمان ہیں۔ قسطنطنیہ کے اخبار ... نے لیدانت ... کا رسیا ... سے لیکر ایک مضمون ... ہے جس میں مضمون نگار نے اپنے الاحبین کے حالات لکھنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کی کیفیت لکھی ہے۔ ناظرین کے لئے ہم اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔

جنگ ... میں کے قبل یونان (ایک چینی صوبہ کا نام ہے) مسلمانوں کا ملجا تھا۔ تمام مسلمانان چین وہیں جمع تھے۔ اور وہیں اقامت رکھتے تھے۔ ان میں صناع بھی تھے۔ تاجر بھی تھے۔ اور ... بھی۔ اب بھی اس جنگ کے بعد جو کھنڈر باقی ہیں ان ... ہوتا ہے ... بالفعل ... مسلمانوں کے اکثر علاقے ... ہیں ... عظیم بالشان ... اور وہاں کے باشندوں کے حالات سے پوری واقفیت حاصل کی۔ اور اب میرے لئے ممکن ہو کہ ان میں اور بدھ مذہب والوں میں جو دونوں ایک ہی پیشہ اور ایک ہی شغل کرتے ہیں۔ مقابلہ کروں میں ان کی عادتیں اچھی دیکھیں۔ اور ان میں ضعف پایا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ۔

اکثر مسلمانان یونان واقع چین زراعت پیشہ ہیں اور جس زمین کی زراعت کرتے ہیں۔ اس کو زندہ کر دیتے ہیں وہ خود زندہ دل ... عمدہ صفات سے موصوف ہیں۔ میں ان کی اکثر جایدادیں دیکھیں۔ سردار ان قبیلہ مجھ سے تعظیم و تکریم سے ملتے تھے۔ ان کے مدرسوں میں دینی و دنیاوی علوم کی تدریس کی کیفیت دیکھکر مجھکو تعجب ہوا ... کے بودھ جہالت کے دایرہ میں منحصر ہیں۔ اور بھنگ پیتے پیتے ان کی عقل جاتی رہی۔

مسلمانوں کی جایدادوں کی صفائی اور مکانات کی ترتیب بھی مجھکو تعجب ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی منزلی زندگی اچھی ہو اور گھر کے ممبروں میں اتفاق رہتا ہے۔ ان جایدادوں کی دوسری جانب بدھ مذہب والوں کی جائدادیں ہیں۔ جو بلحاظ مستقیم صفائی و طہارت کے اعتبار سے اس کے مخالف ہیں۔ اسی وجہ سے ان میں متعدی امراض اور خبیث بیماریوں کی کثرت ہے۔

میں نے کارخانوں کی سیر کرتے وقت دیکھا کہ مسلمانوں کا کام بودھوں سے بہت زیادہ ہے۔ وہ تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔ اور ضبط اشتغال میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں بخلاف بدھوں کہ ان میں کاہلی عام ہے۔ غلاظت کا انہیں خیال نہیں۔ اور ان کے حرکات و افعال سے کوئی ایسی بات نہیں ظاہر ہوتی جس سے معلوم ہو کہ ان میں کچھ بھی عقل یا تمیز ہے۔

علاوہ بریں مسلمان طب کے فوائد کی پوری قدر کرتے ہیں اور امور حفظان صحت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور ایک طبیب ہونے کی حیثیت سے میں نے ان میں یہ خاص کیفیت دیکھی۔

لیکن بودھ مذہب والے بیماریوں کو تقدیری سمجھتے ہیں۔ کہ اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اسی وجہ سے ان میں مسلمانوں سے دس گنا زیادہ موتیں ہوتی ہیں۔

غرض کہ مسلمانان یونان کی حالت بودھوں سے بہت مختلف ہے۔ مسلمان فضل و کمال سے واقف ہیں۔ اور چیزوں میں امتیاز کر سکتے ہیں۔ ان میں اور ان کے ہمسایوں میں کوئی نسبت نہیں۔

انگریزی اخبار اوپسرور لکھتا ہے۔ کہ مسلمانان چین قدیم زمانہ سے علم کے خواہشمند ہیں۔ اور تحصیل علم میں رغبت و شوق سے مشغول رہتے ہیں۔ اکثر تحصیل علم کی خواہش سے ہندوستان یا جزایر جاوہ و سیلون کا سفر کرتے ہیں اور تین زبانیں سیکھتے ہیں عربی۔ ترکی۔ چغتائی زبان۔ ... بعد ان میں سے کسی ایک زبان کی مسلمان لڑکوں کو خاص خاص مدرسوں میں جو اسی غرض سے کھولے جاتے ہیں۔ تعلیم دیتے ہیں ... مسلمان باشندے عربی زبان سیکھنے کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں کیونکہ تجارتی معاملات میں اس کی بڑی ضرورت انہیں پڑتی ہے اندرون ملک یا سرحد مغولستان (منگولیا۔ مغولیہ) کے باشندے بیشتر ہمت چغتائی زبان حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

جاپان و روس کی آخری جنگ کے زمانہ میں گورنمنٹ چین نے ملک کی حفاظت و مدافعت کا کام اس فوج کے سپرد کیا تھا جو مسلمانوں سے مرتب تھی۔ اسلام کی امتیازی تربیت کی بدولت اب یہ دیکھنا ممکن ہو گیا ہے کہ چین میں ہی باقاعدہ مسلح فوج ہے۔ جو ملکی حقوق کی جانب سے مدافعت کرتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد البتہ اس ... ملک میں دوسرے باشندوں کی نسبت کم ہے۔ لیکن ان کا اثر اور ان کی اہمیت ایسی زیادہ ہے۔ کہ تعداد کو دیکھتے قیاس میں نہیں آتی۔

اہتمام و وقت نظر کے قابل یہ بات ہے کہ چین کے اکثر حکام و رؤسا خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور فخر کرتے ہیں۔ کہ اپنے لڑکوں کی تعلیم مسلمانوں کے سپرد کریں اور خصوصاً عربی دانوں کے۔ آخری دنوں میں مسلمانوں نے بہت سے مدرسے بنام مدارس ابتدائیہ عمومی کھولنے کی رائے پاس کی ہو۔ کہ علوم اسلام کا دایرہ وسیع اور عام ہو جاوے یہ رائے پسند کی گئی۔ اور اس کی اہمیت و ضرورت کی تمام مسلمانان چین نے قدر کی۔ ان مدارس میں ان مسلمانوں کو تعلیم دی جائیگی جو جاپان کے تجارتی و جنگی اسکولوں میں ختم کر چکے ہیں۔ مزید براں مسلمانوں نے طلبہ کو قسطنطنیہ بھیجنا بھی شروع کر دیا ہے۔ جہاں کہ وہ اقسام علوم و فنون کے متعلق کافی معلومات حاصل کر کے پھر اپنے وطن واپس آتے ہیں اور اپنے ہم مذہبوں میں ان تعلیمات کو پھیلاتے ہیں۔

ثمرات الفنون کہتا ہے۔ اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا وہاں بڑا اثر ہے۔ اور ترقی پر ہے۔ گورنمنٹ کو مسلمانوں پر اتنا اعتماد اور بھروسہ ہے۔ کہ ملک کی حفاظت و مدافعت کا کام ان کے سپرد کرتی ہے۔ یہ فوج جس کے متعلق اخبار مذکور لکھا ہے وہ ترکستان کی سرحد پر مفسدوں کے حملے روکتی رہی جنرل ... کے ماتحت تھی۔ اور یورپ کے اکثر اخبارات نے اس کی تعریف کی ہے۔ کہ اہتمام و حسن انتظام میں وہ یوروپین فوجوں سے ملتی جلتی ہے۔

بڑی خوشی اس سے دل کو ہوتی ہے۔ کہ مسلمان علم کو عام کرنے اور اس کا دایرہ وسیع بنانے کی طرف ملتفت ہیں۔ اور بڑی زندہ دلی سے علمی ضروریات کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے۔ کہ اسلامی دنیا سے تعارف و ارتباط پیدا کرنا چاہتے ہیں اور بذریعہ طلبہ کے قسطنطنیہ سے اپنے تعلقات مضبوط کر رہے ہیں۔

ہم کو امید ہے۔ کہ علم کے عام ہونے سے اسلام کو بڑے بڑے فائدے ہوں گے۔ اور اس ملک میں جہاں کے لوگ اس فطری دین کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہیں۔ علم سے مدد ملیگی۔ جاپان بسبب اقتضای حالت الیسا دین اختیار کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیاوی خوشحالی کا کفیل اور ترقی کی راہ میں اس کا معاون ہو۔ جاپانی آزاد خیال و روشن ضمیر ہیں۔ اور کیفیت معلوم ہونے پر اصل حقیقت ان سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ اور حسن انتخاب سے نہ باز رہیں گے۔ بات اب اس پر موقوف ہے۔ کہ ہمارے چینی بھائی ان کو دعوت اسلام کریں۔ اور اگر وہ ثابت قدم رہے۔ تو خدا اپنے فضل سے ان کی کوشش کامیاب بنائیگا۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۹۷	شیخ علی محمد صاحب	ا/
۳ ۔ ״ ״	۹۶	سید عالم صاحب	عہ/
۳ ۔ ״ ״	۱۷	احمد الدین صاحب	عہ/
۳ ۔ ״ ״	۱۰۵۳	مولوی محمد فاضل صاحب	عہ/ ۱۲
۴ ۔ ״ ״	۲۲	منشی رستم علی صاحب	عہ/
۵ ۔ ״ ״	۱۰۴۰	مولوی عبد الصمد صاحب	عہ/ ۱۲
۵ ۔ ״ ״	۱۰۳۳	احمد علیخان صاحب	عہ/ ۱۲
۵ ۔ ״ ״	۳۸	نظام الدین صاحب	عہ/ ۱۲
۵ ۔ ״ ״		میاں احمد الدین صاحب۔ منارہ پور	۲/
۵ ۔ ״ ״		مقبول احمد صاحب۔ پشاور	عہ/
״ ״		سید لعل شاہ صاحب نوشہرہ	عہ/ ۱۲
۵ ۔ ״ ״		گلاب الدین صاحب۔ رہتاس	۲/

دعا مدد

بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نصائح حضرت مسیح

جو گھر میں عورتوں کے متعلق بیان فرمائے۔

مرتبہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان)

ایک روز کسی بیمار بچے نے کسی سے کہانی کی فرمائش کی۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہم کہانی سنانا گناہ سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گناہ نہیں کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی کوئی مذاق کی بات فرمایا کرتے تھے۔ اور بچوں کو بہلانے کے لئے اس کو روا سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ایک بڑھیا عورت نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا میں بھی جنت میں جاؤں گی۔ فرمایا نہیں وہ بڑھیا یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا۔ روتی کیوں ہے۔ بہشت میں جوان داخل ہوں گے۔ بوڑھے نہیں ہوں گے یعنی اس وقت سب جوان ہوں گے۔ اسی طرح سے فرمایا۔ کہ ایک اصحابی کی داڑھ میں درد تھا۔ وہ چھوارا کھاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چھوارا نہ کھا۔ کیونکہ تیری داڑھ میں درد ہے۔ اس نے کہا میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک بچے کے ہاتھ سے ایک جانور جس کو حمیر کہتے ہیں۔ چھوٹ گیا۔ وہ بچہ رونے لگا۔ اس بچہ کا نام امیر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **امیر ما فعلت حمیر**۔ اے امیر حمیر نے کیا کیا۔ لڑکے کو قافیہ پسند آگیا۔ اس لئے چپ ہو گیا۔ ایک بچہ کی خبر لگی۔ کہ اس نے کوئی شرارت کی ہے یعنی آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔ فرمایا۔ بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے۔ تو بڑے ہو کر اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے۔ تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے۔ کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔ (اس موقعہ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت صاحب بچوں کو ہر وقت مارنے اور جھڑکتے رہنے سے بھی سخت منع کرتے ہیں۔ ہر ایک کام ایک اندازہ تک ہونا چاہیئے۔ مندرجہ بالا ذکر سے مراد حضور علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ بچہ کو بالکل آوارہ نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ ایڈیٹر)

ایک دن حضور علیہ السلام بیمار تھے۔ ایک شخص کو کچھ چیزیں فواکہ کی قسم سے لانے کے لئے امرتسر بھیجا جب وہ آیا۔ تو اس وقت حضرت کی طبیعت زیادہ ناساز تھی۔ اس وقت ایک میوہ کی خواہش ہوئی۔ جو اس شخص سے منگوایا تھا۔ لیکن وہ امرتسر سے نہیں لایا تھا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ کہ قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار تشریف لائے اور وہی پھل ساتھ لائے آپ نے فرمایا۔ ہم سب گھر کے لوگوں کو ان چیزوں کے کھاتے وقت خیال کرنا چاہیئے۔ کہ آج سے چھبیس یا ستائیس برس پہلے خدا تعالیٰ کا وعدہ شائع کیا گیا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق۔ ان سب لوگوں کے آنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے ان کے آنے کی خبر بھی دی۔ اور یہ بھی اطلاع دی تھی کہ ان کے کھانے کے سامان بھی میں دور دور سے تیرے پاس لاؤں گا۔ ان باتوں کو دیکھ کر کتنا بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کہ خود بخود بغیر ہماری کوششوں کے ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔

ایک روز ایک عورت نے کسی دوسری عورت کا گلہ کیا آپ نے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ بہت بری عادت ہے۔ جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے۔ کہ وہ فراغت سے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں۔ اور اگر ایسا موقع ہی ملے۔ تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں۔ جو وہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے۔ اس لئے سارا دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک شخص تھا۔ اس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھ کر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تو دوزخ میں جائیگا قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ کہ کیوں تجھکو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں۔ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں۔ تو کون ہے۔ اچھا جا۔ میں نے تجھکو دوزخ میں ڈالا اور یہ گنہگار بندہ جس کو تو گالیاں دیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا۔ کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے۔ اور دوزخ میں جائیگا۔ اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا ہے۔ سو ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی اس کا شکار ہو جاؤں۔

فرمایا۔ دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے۔ اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہیگا۔ کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دیگا۔ اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا وہ کہیگا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب معاف کئے۔ اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچیگا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے۔ تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملیگا۔ یہ سوچکر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائیگا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سنکر ہنسے گا اور فرمائیگا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم ہوگا۔ کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔

رسید زر

۱۷ فروری ۱۹۰۶ء نمبر ۲۹۹ - الٰہی بخش صاحب عا/
۱۷ - نمبر ۲۹۷ - منشی فیروز علی صاحب عا/ ۱۲
۱۷ - نمبر ۹۹۱ - رحیم بخش صاحب تعا/ ۱۲
۱۷ - نمبر ۲۴۴ - جلال الدین صاحب عا/ ۱۲
۱۷ - نمبر ۲۰۰۵ - خدا بخش صاحب تعا/ ۱۲
۱۸ - سلطان علی صاحب نمبردار تعا/
۱۸ - نمبر ۵۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب عہ/
۱۸ - نمبر ۱۵۴ - احمد الدین صاحب عہ/
۱۹ - نمبر ۲۶۵ - مرزا سلطان احمد صاحب ۔/
۲۱ - نمبر ۲۱۰ - مرزا الٰہی بخش صاحب عا/
۲۲ - نمبر ۶۱۵ - میاں عابدین صاحب تعا/
۲۲ - نمبر ۲۳۹ - یار محمد خان صاحب سے/
۲۲ - نمبر ۱۹۳ - سید سرور شاہ صاحب للعہ/
۲۳ - نمبر ۲۵۷ - عنایت اللہ صاحب عا/ ۱۲
۲۳ - نمبر ۹۷ - محمد حسین صاحب عا/ ۱۲
۲۴ - نمبر ۲۰۲ - عبد العظیم صاحب عا/ ۱۲
۲۴ - نمبر ۲۳۳ - سید محمد علی شاہ صاحب سے/
۲۴ - نمبر ۶۱۹ - احمد دین صاحب عہ/
۲۴ - نمبر ۳۴۲ - فیاض علی صاحب عہ/
۲۴ - نمبر ۵۵۹ - محبوب عالم صاحب سے/ ۱۲
۲۴ - نمبر ۳۳۰ - حافظ فضل احمد صاحب عا/ ۱۲
۲۴ - نمبر ۱۰۰ - مستری محمد دین صاحب عہ/
۲۶ - نمبر ۹۳۹ - غلام محمد صاحب عا/ ۱۲
۲۶ - نمبر ۹۵۵ - عبد السبحان صاحب عا/ ۱۲
۲۶ - نمبر ۹۵۱ - عبد الرحمان صاحب عا/ ۱۲
۲۶ - نمبر ۱۲۵ - حکیم محمد حسین صاحب سے/
۲۶ - نمبر ۱۲۱ - مسٹر محمد علی خان صاحب للعہ/
۲۶ - نمبر ۱۰۳۲ - محمد اشرف صاحب عا/ ۱۲
۲۶ - نمبر ۱۹۶ - فضل الٰہی صاحب سے/
۲۶ - نمبر ۳۰۲ - محمد علی صاحب عا/ ۱۲
۲۶ - نمبر ۴۳۱ - بدیع الدین صاحب عا/
۲۸ - نمبر ۶۲۵ - ماسٹر عبد الحق صاحب عا/
۳ مارچ ۱۹۰۶ء - نمبر ۱۸۳ - شیخ رحمت اللہ صاحب ۸/
۳ - نمبر ۱۲۵ - عمر الدین صاحب ۸/

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ رپے

منجن دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا ہو ایک دفعہ لگانے سے مریض ہنستا ہوا چلا جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۸

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کو استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کرتی ہیں اس کمزور کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احیاء مقام گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور گدہ والے

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول مانی جاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف سے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیکھو میرے دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب** صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ر سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نقلیں وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتوں کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر سکے کو کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے عہ

۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے۔ فی سیر تین روپیہ سے عہ

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و منی بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عہ۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (پڑبال) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ عہ

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کیلئے نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجربہ دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سنداتوالیہ۔ بازار کشمیریان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور لکھا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مشتریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی سے۔ علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

نمبر ۱۱ — سلسلۃ الجدید جلد ۲
مُحی جہاں منتظر خوش باش ہمدلستاں | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح و آخر مہدی آخر زماں
نمبر ۱۱ — سلسلۃ القدیم جلد ۵
محرم سنہ ۱۳۲۴ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء
یوم الجمعۃ المبارک
چہ گویم با تو گرآئی چہ بادر قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عشہ
معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ
پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو } صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۲ روپیہ پر
اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو } للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲/۸
تمام قیمت اخبار پیشگی لی جاتی ہے۔ مہربانی فرما کر صاحب
تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت
اخبار ادا فرمائیں گے۔ ان سے بحساب ۳
ابعد لیجاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ
آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ
آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے
پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں
نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی
جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی روپیہ
ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے
تو اطلاع دیکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر
[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جاں ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدگر دوری از آں عالی جناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائی بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر کہ ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ومن اشرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جن سے حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (تین بار)۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست [illegible]

بدر

۲۰ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - "زلزلہ آنے کو ہے ہمارے لئے عید کا دن"

۲ - رب لا تُرنی زلزلۃ الساعۃ - رب لا ترنی موت احد منہم -

ترجمہ - اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا - اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھ کو نہ دکھلا -

۳ - "جس سے تو بہت پیار کرتا ہے - میں اس سے بہت پیار کروں گا - اور جس سے تو ناراض ہے - میں اس سے ناراض ہوں گا" یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچالے گا - تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا -

۴ - اینما تولوا فثم وجہ اللہ

ترجمہ - جس طرف تیرا منہ ہوگا - اسی طرف خدا کا بھی منہ کرے گا یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی - خدا بھی اس سے محبت کرے گا اور اسے بچالے گا -

۵ - "خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں" یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کرے گا -

۶ - "و اما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک"

ترجمہ - اور ہم تمام [illegible] کہ مخالفین - منکرین [illegible] ظالمین

[illegible] [illegible] اور بعد میں [illegible] [illegible] [illegible] کے موافق اس آیت کے جیسے ہیں کہ میری زندگی میں [illegible] کو لیتا یا نہ کرنے تو بعد کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا - کیونکہ انہوں نے تقوی سے کام نہ کیا -

۷ - قل ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین

یعنی کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے - جو رب العالمین ہے - نہ کسی اور کام کے لئے - اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ الہام ہوا -

۸ - "رب ارنی آیۃ من السماء اکرام مع الانعام"

ترجمہ - اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا - اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا -

نوٹ - مذکورہ بالا الہامات - ۹ - مارچ کے اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے بھی شائع ہو چکے ہیں -

۱۱ - مارچ ۱۹۰۶ء
چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

۱۲ - مارچ ۱۹۰۶ء - انی مع الافواج اتیک بغتۃ

ترجمہ - میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا -

۲ - لنجعل لک سہولۃ فی کل امر

ترجمہ - اور تا کہ ہر بات میں تیرے واسطے ہم آسانی کر دیں

۳ - ان ربک فعال لما یرید

ترجمہ - تحقیق تیرا رب کرنے والا ہے جو کچھ کہ چاہے -

۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ - مگر عورتیں نہ جاویں -

۲ - انا اعطیناک الکوثر - فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر

ترجمہ - تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے - اور قربانی کر - تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے

۳ - ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ

ترجمہ - اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اسے پناہ دے -

۴ - سواء علیہم ء انذرتہم ام لم تنذرہم لا یومنون

ترجمہ - ان کے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے - وہ نہیں ایمان لائیں گے -

۵ - رؤیا - خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر [illegible] جو پھل دار ہے اور جب میرے کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا - جو بیدانہ [illegible] درخت کے مشابہ تھا - اور نہایت سبز تھا - اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا - اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے - اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے - مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا - ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا - میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی - میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا ناصر ہے - کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کرے گا - جو فوق العادت ہوگی -

۱۴ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - انت سلمان منی یا ذا البرکات -

ترجمہ تو سلمان ہے اور مجھ سے ہے اے صاحب برکات فرمایا - یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے - جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا -

نوٹ - حضرت مرزا صاحب فارسی الاصل ہیں اور آپ کے مسیح موعود ہونے میں آنحضرت کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی ہے کہ مسیح فارسی الاصل ہوگا -

۲ - "چمک دکھلاؤں گا - تم کو اس نشان کی پانچ بار" یعنی زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا -

ہفتہ قادیان

۱ - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

۲ - کتاب چشمہ مسیحی شائع ہو گئی ہے قیمت ۴ - میر مہدی حسین صاحب ملازم کتب خانہ سے مل سکتی ہے -

۳ - سردار اقبال سنگھ صاحب برادر سردار فضل حق صاحب جو کہ ۱۸ سال کی عمر کے ہیں - اسلام کی خوبیوں پر شیدا ہو کر برضا و رغبت خود پولیس میں اطلاع کر کے ۱۲ - مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے نام **محمد اقبال** رکھا گیا -

۴ - اس ہفتہ میں جملہ دیگر مہمانوں کے ایک حاجی الہی بخش صاحب ہیں - جو اسی سال حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس آتے ہوئے راستہ میں قادیان میں ٹھہر گئے - چونکہ وہ گھر نہیں گئے - انہوں نے جلد گھر جانے کے واسطے حضرت سے اجازت طلب کی - مگر آپ نے فرمایا - کہ آپ چند دن اور یہاں قیام فرماویں -

فرمایا - اللہ تعالی کی طرف سے جب کوئی سلسلہ قائم ہوتا ہے تو وہ بھی ایک حج کی جگہ ہوتا ہے - لکھا ہے - بایزید کا ایک مرید کو حج کا ارادہ رکھتا تھا - کہا کہ تو میرے گرد سات مرتبہ طواف کر یہی تیرا حج ہو جائے گا -

زلزلہ والی پیشگوئی کے پورا ہونے پر ریویو شہادتیں

(۶) از دفتر اخبار "ارشاد" میرٹھ شہر
نمبر ۲۶۳/۱۳ ۔ ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

مکرمی تسلیم نیاز۔

۲۷ اور ۲۸ ماہ فروری کی درمیانی شب کو زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا کہ الامان! تمام در و دیوار کشتی کی مانند ڈولنے لگے۔ اور ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کا ہیبت ناک نقشہ تمام اہل میرٹھ کی آنکھوں کے روبرو کھچ گیا۔ ہندو رام رام۔ مسلمان اللہ اللہ پکارنے لگے۔ میرا رہائشی مکان اس زلزلہ کا نشانہ بنگیا۔ ایک دیوار تڑق گئی۔ مجھے اس زلزلہ کے آنے سے خوشی اور رنج دونوں ہوئے۔ رنج اس اندیشہ سے ہوا۔ کہ کہیں ۴۔ اپریل کی طرح خدانخواستہ زیادہ نقصان نہ ہوا ہو۔ اور خلق خدا ضائع نہ ہوئی ہو۔ خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک دعوی کی تصدیق اچھی طرح سے ہوگئی۔ جسے وہ بہت پیشتر بطور پیشین گوئی پبلک پر ظاہر کر چکے تھے۔ میں نہ تو آپ کے فرقہ کا ممبر ہوں۔ اور نہ مرزا صاحب کا مرید۔ تاہم چونکہ انصاف پسند شخص ہوں۔ اس لئے یہ مختصر تحریر اطلاعاً ارسال خدمت ہے۔ "ارشاد" میں احمدی خبروں کے لئے علیحدہ کالم وقف ہے۔

(۷) حضرت اقدس حضرت عبدالقادر قادیانی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یا حضرت عبدالقادر قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں نے سیالکوٹ کے زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوتی ہوئی ۲۸ فروری کی رات کو دیکھ لی ہے۔ اور آئندہ کے زلزلہ کی پیشگوئی پر سچے دل سے ایمان لاتا ہوں۔ چونکہ میں اس قدر گنہگار ہوں کہ شاید اس وقت میرے برابر کوئی بشر نہ ہوگا۔ [illegible] گذارش کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے دعا فرماویں۔

میرا پختہ یقین اس بات پر ہے۔ کہ بغیر حضور کی دعا کے میرے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ اے عبدالقادر قادیانی۔ اے رسول اللہ تو مستجاب الدعوات ہے۔ دعا کریں۔ کہ [illegible] ڈالا جس سے آپ کی مخالفت کی باتیں سنتا ہوں۔ خدا ایمان عطا فرماوے۔ عاجز رکن الدین مدرس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ

چھاؤنی انبالہ میں خشمناک عذاب

(منقول از الحکم)

یوں تو خدا کے سچے رسول حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کے نا پاک سمندر میں ہر ایک ممالک کے مخالف غوطے کھا رہے ہیں۔ اسی طرح انبالہ توپخانہ بازار بھی اسی ہلاک مرض میں گرفتار ہے۔ مگر یہاں مخالفت۔ جہالت۔ تعصب۔ ہر سہ نے اپنا دخل کر رکھا ہے۔ تعصب کا یہ حال ہے۔ کہ چند احمدی جو نو وارد تھے۔ مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ اور ملاں سے دریافت کیا کہ محمد یوسف احمدی کا مکان کون سا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ مکان بتلاوے۔ کہنے لگا۔ تم ہرگز اس کے پاس نہ جانا اور نہ اس سے ملنا۔ وہ تو مرزائی ہے۔ اگر تم ملوگے۔ تو تم بھی مرزائی ہو جاؤ گے۔ جہالت کا یہ حال ہے۔ کہ دیو یوں تک کی پرستش کرتے ہیں۔ مخالفت کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی دس برس کے بچے کے روبرو حضرت مرزا صاحب کا ذکر کیا جاوے۔ تو وہ گالیاں دینے لگتا ہے۔ اور بڑوں کا تو کیا کہنا۔ اول تو لوگ اس قابل ہی نہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب کو سمجھ سکیں۔ اور اگر دو چار ایسے بھی ہیں۔ تو عوام کو بہکاتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی کتابیں مت پڑھو۔ ان پر جادو کیا ہوا ہے۔ اور حضرت اقدس کی شان پاک میں بیہودہ الفاظ نکالتے رہتے ہیں۔ ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے عظیم الشان زلزلے نے ان لوگوں کی زبانیں بند کر دی تھیں۔ مگر جب زلزلہ کو ایک عرصہ گذرنے لگا۔ تو ان کی خباثت کا تھرمامیٹر بھی ۱۲۰ درجہ پر ترقی کر گیا۔ اور یہ مخالفین جب مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے پُرزور۔ دندان شکن لیکچروں سے بھی جب اپنی خباثت سے باز نہ آئے۔ تو خدا کے سچے وعدے کا ظہور ہوا۔ اور اس پاک معبود نے ایک قہری نشان ظاہر کیا۔ یعنی تاریخ ۲۲ فروری کی شام کو بوقت ساڑھے ۷ بجے شام پلیگ کارنٹین کے پاس سے دھواں نکلنا شروع ہوا۔ اور آسمان کی جانب روانہ ہوا۔ اس دھوئیں میں اس قدر روشنی تھی۔ جیسے کہ بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ اور ایسی گڑگڑاہٹ تھی۔ جیسے توپیں سر ہوتی ہیں۔ یہ دھواں شمال سے اٹھ کر جانب جنوب روانہ ہوا۔ اس کے راستہ میں ایک پختہ عمارت تھی۔ جہاں چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا تھا۔ اس کی چھت کو صاف اڑا دیا۔ بس اسی پر خیر نہیں ہوئی۔ وہاں سے یہ خدا کا زبردست نشان گورنمنٹ بوچڑی پر جا پڑا جو اس جگہ سے قریباً ۲ فرلانگ تھی۔ اس پختہ عمارت کی چھت کو بالکل اڑا دیا اور احاطہ کی ایک دیوار کو گرا دیا۔ اور دو تین آدمیوں کو خفیف سی چوٹیں بھی آئیں۔ اور یہاں پر چار بیل گاڑی کھڑی تھیں جس میں تین کو الٹ دیا اور ایک عظیم الشان کیکر کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا۔ اور ۷۔ ۸ کیکروں کے تنے توڑ دئے۔ ترازو جو اس جگہ گرا ہوا تھا۔ اس کا ایک پلڑا قریب ایک فرلانگ باہر کھیت میں گرا۔ اس کے بعد پولیس کی چوکی کے برآمدہ کو گرا کر یہ دھواں غائب ہوگیا۔ مخالفین کے دلوں میں اس قہری نشان نے ایک بڑی گھبراہٹ پیدا کر رکھی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم اپنے مامور کے طفیل سے ان آسمانی عذابوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ۲۴۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

راقمہ نیاز

احقر نصیر احمد ولد شیخ محمد یوسف احمدی کمسریٹ ایجنٹ توپخانہ بازار کیمپ انبالہ

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

اخی مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب زاد عنایتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی عبدالکریم صاحب شہید مرحوم کے متعلق چند ابیات درج اخبار بدر فرما کر مشکور فرماویں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی عبدالکریم خوش خصال ۔ نیک بخت و پارسا شیریں مقال
کردہ ہجرت از سر صدق و یقین ۔ آمدہ در قادیان با نور دین
نزد مہدی از سر صدق و صفا ۔ تنگ بستہ بخدمت سالہا
شد بفیض مہدی آخر زمان ۔ عالم و متبحر قرآن دان
بر سر اعدائے دین شمشیر تیز ۔ آنچنان می زد کہ کردے ریزریز
کردہ تا لیفے خلافت راشدہ ۔ در شکستہ تار و پود رافضہ
لیکچرے ہم داد در کاف امام ۔ خوب واضح کرد اصلاح عوام
چونکہ عاشق امام وقت بود ۔ ہم بوعظ و خطبہ کوشش می نمود
ہمچنین احقاق حق را می نمود ۔ روز و شب ابطال باطل کار بود
وارد دنیا نیست چوں دائم قیام ۔ از قضائش لاجرم آمد پیام
اولاً سرطان بپشتش رو نمود ۔ حملۂ او گرچہ صعب و سخت بود
لیک بود در اعجاز آں مہدی دقت ۔ از دعائش رفع شد آں مرض سخت
گشت ذات الجنب من اورا پدید ۔ شد بعمر چہل و ہفت آخر شہید
ماہ شعبان بد گذشتہ یازدہ ۔ نیز لبست و سہ قرن چاردہ
خادم مہدی امام آخرین ۔ چوں سپردہ جان بجان آفرین
آمد از عالم بالا ندا ۔ آمدی خوش بُدی صد مرحبا
چونکہ او در دین حق خادم بدہ ۔ مدفن او شد بہشتی مقبرہ
اے خدا از دم بنام مصطفیٰ ۔ سید کونین احمد مجتبیٰ
بخش بیر مولوی عبدالکریم ۔ جنت الفردوس یا رب الکریم

احقر العباد۔ محمد حسین خان ہلوادری۔ از ماٹی کوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وحدت

رقم زدہ میاں معراج الدین عمر صاحب

(جو ہفتہ وار جلسہ احمدیہ لاہور میں ۱۱ فروری ۱۹۱۶ء کو پڑھا گیا تھا)

خدا ایک ہے۔ یہ ایک ایسا جملہ ہے۔ کہ جس کے ماننے سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کی بے انتہا صفتیں اپنے اپنے محکموں میں جدا جدا کام کر رہی ہیں۔ رحیمیت۔ رحمانیت۔ خالقیت۔ ربوبیت۔ ستاریت وغیرہ صفتیں جن کا شمار اور حساب انسانی قلم پورا نہیں کر سکتا۔ اور کوئی دفتر ان کو گنجائش نہیں دے سکتا۔ یہ تمام محکمے اپنے کام اس طریق پر کر رہے ہیں کہ ایک دوسرے کو خبر بھی نہیں ہونے پاتی۔ کہ وہ کام کر لیتے ہے البتہ بعض کو بعض سے صرف اتنا تعلق ضرور ہے۔ جہاں تک اس کے خیامیں کاموں کے انصرام کے لئے اشتراک واقعہ ہو۔ مثلاً رحمانیت کے صیغہ میں رحیمیت کو دخل نہیں۔ کیونکہ وہاں تو اسباب درخواست وریاضت وتقاضائے بالفعل کے موجود ہونے سے پہلے احسان کی انتظار کے بغیر ہی کام کر دیا جاتا ہے۔ اور اس محکمہ میں بالفعل درخواست وریاضت والتماس اور پھر بھی باضابطہ اور صحیح اور جائز وسایل اور ذرائع سے تیار کرنے پر جبتا مرضی ہوتی ہے۔ کام کیا جاتا ہے۔ لیکن ربوبیت۔ خالقیت۔ توابیت۔ ستاریت ان دونوں صفتوں سے ملحق ہے۔ کیونکہ یہ محکمے بے مانگے بھی کام کرتے ہیں اور درخواست پر بھی کام کر رہے ہیں۔ مثلاً انسان اپنی اس حالت میں جب کہ والدہ کے رحم میں ہوتا ہے۔ یا اس حالت میں کہ جب وہ پیدا ہو کر شیرخوار کی عمر بسر کرتا ہے۔ تو اس وقت کون سی محنت یا خدمت یا تجارت یا صنعت وحرفت یا درخواست ہوتی ہے۔ کہ جو اس کی پرورش کا سامان کرے اور اس کے لئے ضروریات پیدا کرے۔ اور ہر ایک آفت اور بلا سے اس کو بچا دے۔ اور اس کی خطاؤں پر پردہ ڈالے پس اس وقت ربوبیت وخالقیت وغیرہ رحمانیت ہی کے محکمے کے ماتحت ہو کر یہ فرض ادا کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ ایسی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ جب درخواست یا ریاضت تقاضا کر سکے۔ تو پھر اوصاف رحیمیت کے محکمے سے جو جو احکام نافذ ہوتے ہیں۔ ان کی تعمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح بیشمار اوصاف الٰہی دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے بعض بعض سے کم تعلق اور بعض بعض سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کی ہیئت اجتماعی کا نام توحید ہے۔ اور وہ سب اسی ایک ذات میں مجتمع ہیں۔

خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کو مختلف اجزا سے مرکب پیدا کیا۔ اور ہر ایک مخلوق طرح طرح کے اجزاء سے ترکیب دے کر بنائی۔ اور ہر ایک جزو میں ایک علیحدہ خاصیت رکھدی۔ اور کئی خاصیتوں کو ملا کر پھر ایک ہستی بنادی ایک چھوٹی سے چھوٹی مخلوق کے اجزاء بھی احاطہ تحریر میں لانے مشکل ہیں۔ گویا بجائے خود وہ ایک دنیا آباد ہوتی ہے اس ہستی کی زندگی صرف اس بات پر قائم ہوتی ہے۔ کہ وہ تمام اجزاء جن کی ترکیب وہ بنی ہوئی ہے۔ اپنے اپنے کام میں اتفاق اور یک جہتی کے ساتھ لگے رہیں۔ اور اپنے حدود ومنصب سے تجاوز کر کے افراط تفریط اختیار نہ کریں اور جب ان میں سے وہ حالت وحدت مفقود ہونے لگتی ہے تو اس ہستی پر خزاں آنی شروع ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت وہ اجزاء بھی جو اس فساد میں شریک نہ ہوئے تھے۔ اس جرم میں تہ زمین ڈالے جاتے ہیں کہ انہوں نے وحدت قائم کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ہزارہا انسان آپ نے مرتے دیکھے ہوں گے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ اس لئے مرے ہیں کہ ان کی ہستی کے سارے اجزاء بگڑ گئے تھے۔ ہرگز نہیں! صرف چند اجزاء کے بگاڑ نے تمام دنیاوی جسم کو خاک میں ملا دیا۔ اور جو بے قصور تھے لیکن انہوں نے وحدت توڑنے والوں کو سنبھالا نہ تھا وہ بھی ان کے ساتھ ہی خاک میں ملا دئے گئے۔

ایک ذرہ سے لے کر ساری انسانی مخلوقات کے وسیع دائرہ تک اللہ تعالیٰ کی قدرت وحدت کا تقاضا کرتی ہے باوجود اختلاف طبائع واختلاف خواص واختلاف اجسام واختلاف اشکال وہ ہر ایک ہستی کے ذرات کو یک جہتی کی رسی میں منسلک کر کے دن رات ہمارے سامنے زندگی اور کامیابی کے نمونے پیش کر رہی ہے۔ اور طرح طرح سے انسان کو سبق پڑھا رہی ہے۔ کہ وحدت ہی ایک اصلی غرض اور علت غائی ہے۔ خدا تعالیٰ نے وحدت کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ اور وحدت ہی کے مکتب میں اس کو تربیت کی۔ اور چاروں طرف اس کے لئے وحدت آموز کتب میں کھول کر رکھیں۔ کہ جدھر نظر کرے۔ ادھر وحدت ہی وحدت کے نمونے اور سبق ملیں۔ صحیفہ قدرت وحدت ہی کی رنگ آمیزی سے ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے۔ گل وگلشن کی رونق وحدت ہی میں نظر آتی ہے۔ ورنہ اگر ایک خوش نما پھول کی خواص اور اجزا علیحدہ علیحدہ کئے جاویں۔ یا باغ کے سب پیڑ متفرق طور پر زمین میں منتشر کر دئے جاویں۔ تو نہ وہ پھول بھلا کی رہتی ہے۔ اور نہ وہ رونق وعزت باغ کی ہی رہتی ہے۔ یہ جمعیت ہی ہے۔ کہ جس نے بلبلوں کو گویا کیا۔ اور رنگین شاعروں کی ایمان لگتا پڑھ کر انتہائی نکتہ حاصل کیا۔ ایک قوم کو دوسری قوم پر اسی وحدت کے ذریعہ سے فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ تمام علوم وفنون وحدت ہی کی بدولت بڑھے اور پھلے پھولے ہیں۔ ورنہ یہ حروف متفرق طور پر جدا جدا کس قدر وقیمت کے ہیں۔ ان کی وحدت سے ہی لٹریچر اعلیٰ اور وسیع تحریر میں محفوظ ہوئے۔ اور کلام ضبط میں آئے۔ یہاں تک کہ خدا کا کلام خود بھی انہیں حروف کی وحدت سے ہم تک پہنچا۔

خدا تعالیٰ نے (جو ہر ایک کمال کا مظہر اور جامع اور سرچشمہ ہے) انسان کو عقل ونقل کا جوہر دے کر ان کو مدنی الطبع اس لئے بنایا ہے۔ کہ ایک دوسرے کا رنگ وبو اختیار کرے اور باہمی تفرقوں اور فسادوں سے بچ کر وہ ایک وحدت اور جماعت بنے رہیں۔ تمام نبوتوں کے سلسلوں اور اعلیٰ اخلاقی تعلیموں کی علت غائی یہی وحدت ٹھہرتی ہے۔

وحدت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے۔ کہ یا تو مالکیت کی صفت درمیان میں سے اٹھا دی جاوے۔ اور یا حقوق کی حفاظت کا ایسا انتظام ہو کہ کوئی دوسرے کا حق دبانے نہ پائے کیونکہ حق تلفی موجب فساد اور نفاق وتفرقہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں انسان کو خلیفہ فرمایا ہے۔ اس خلافت کی ذیل میں حقوق مالکیت اور ان کی حفاظت کا علم مرکوز رکھا گیا ہے۔ کیونکہ دو ہی مفہوم ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان دنیا پر خدا کا خلیفہ ہے۔ اور اسی لئے وہ تمام دوسری مخلوقات سے بڑھ کر خواص لے کر آیا ہے۔ انسان کے سوا اور فرشتوں سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ کیڑے تک جن جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی اپنی فطرتوں اور جبلتوں کے تقاضا سے اپنے کام کر رہے ہیں گویا وہ ان کاموں کے لئے ایسے مجبور ہیں۔ کہ ان کے سوا کچھ کرنے کا نہ تو ان میں خیال ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ کچھ کر ہی سکتے ہیں کسی حیوان کے بچے کو اپنی سوسائٹی اور اپنی ماں اور باپ سے کتنا دور اور بے خبر ہی کیوں نہ رکھو۔ اور کیسی ہی غیر جنس مخلوق میں کیوں نہ پرورش کرو۔ لیکن وہ اپنی طبیعت اور حالت میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کریگا۔ ہم نے ایک دفعہ دو نیل گاؤں کے بچے اور کئی دفعہ ہرن کے بچے اپنے ایک گاؤں میں رکھے۔ اور ان کی بڑی خاطر اور خدمت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ ایک ایک گائے رکھی ہوئی تھی۔ لیکن وہ اس حالت فطری میں ایسے مجبور تھے۔ کہ ہماری پرورش اور گائے کے دودھ کے اثر کا کچھ حصہ ہی نہ پایا۔ اور آخر بکے بعد دیگرے موقعہ پا کر جنگل میں بھاگ گئے کئی دفعہ بطخ یا کسی اور جانور کے انڈے مرغی کے نیچے بچے نکلنے کے لئے رکھے جاتے ہیں اور جب بچے نکل آتے ہیں۔ تو وہ اپنی آبائی رسم وعادت کو جبلت سے ہی لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ اور مرغی سے کچھ بھی نہیں سیکھتے۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ بطخ کے وہ بچے

جو مرغی کے نیچے اس کے اپنے بچوں کے ساتھ پیدا ہوئے تھے پانی سامنے آنے پر جھٹ اس میں کود کر پیرنے لگ گئے اور ماں (یعنی مرغی) باہر کھڑی حیرت سے تاک رہی ہے اور اپنی زبان حال سے ان کو اس خطرے سے نکل آنے کے لئے بلا رہی ہے۔ لیکن وہ ان کے لئے خطرے کا مقام نہیں۔ غرض تمام حیوانی دنیا جس میں سے انسان مستثنیٰ ہے۔ اپنی فطرت کے تقاضوں کو باکراہ پورے کر رہی ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ جس قدر اپنے عہدے۔ تعلقات اور حقوق کے لحاظ سے کوئی کمتر ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کو اپنے فرائض ادا کرنے میں دوسرے کا جبر اور اثر ماننا پڑتا ہے۔ اور جتنا عظمت اور فوقیت کی طرف قدم مارتا جاتا ہے۔ اسی قدر اس کے حقوق بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اکراہی صورت بدلتی جاتی ہے۔ اور آزادی اور اختیار وسیع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی حال انسان اور حیوان بلکہ ساری مخلوقات کا ہے۔ یہ تمام مخلوقات اپنے اپنے فرائض ادا کرنے میں اکراہ اور جبر سے کام کرتے ہیں۔ اور اس لئے ان کی پرورش کے سامان بھی اکراہی اور جبری ہی ہیں۔ یعنی ان کو اپنے پیٹ پالنے کے لئے کسی کسب اور ہنر۔ ریاضت وغیرہ کی ضرورت نہیں رکھی گئی۔ اور نہ کوئی ذمہ واری ان پر ڈالی گئی ہے اور نہ ہی عقل ونقل کا مادہ ان کو دیا گیا ہے۔ اور اس لئے ان کو کسی شے کا مالک بننے کا حق نہیں دیا گیا۔

لیکن برخلاف ان کے انسان کی فطرت ایسی ملائم اور نقش پذیر بنائی گئی ہے۔ کہ عکسی شیشے کی طرح فوراً دوسرے کے اخلاق وحالات وگفتار ورفتار وغیرہ کا اثر قبول کر لیتی ہے اور قدرت نے اس کی ایسی رعایت رکھی ہے۔ کہ اس کو ان کی طرح مجبور نہیں بنایا۔ بلکہ ایک حد تک آزادی اور اختیار انتخاب دیا گیا ہے۔ اور جیسے کسی مشین کی تعدیل اور رہنمائی کے لئے ایک مقیاس لگا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کو اس اختیار کی قوت میں ہدایت اور تعدیل کے لئے نور قلب بخشا گیا ہے۔ یہ نور قلب ایک خاصہ انسانی ہے۔ جس سے حیوان محروم ہیں اور اپنی شکم پروری کے لئے اس کو ریاضت کرنا سکھایا گیا ہے اور مالک بننے کی طاقت اور جوہر اس میں رکھے گئے ہیں۔ خلافت کا دوسرا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں انسان کی فطرت کا حال بیان کیا ہے۔ کہ انسان میں ہم نے ایک ایسا جوہر ڈالدیا ہے کہ وہ دوسری مخلوقات پر تصرف جما کر مالک بنے۔ اور اس ملکیت کے تحفظ کا یہ سامان کیا ہے۔ کہ جو قرابت بلحاظ خون و پیدائش مسلم ہو۔ وہ ایک شخص مالک کے ختم ہو جانے کے بعد اس کی ملکیت پر جانشین ہوں۔ گویا یہ ایک ایسی مخلوق ہے۔ کہ ایک دوسرے کا خلیفہ بننے کا اس کو حق دیا گیا ہے۔ اور صلبی اور نسلی قرابت کا حقدار بنانا عین انصاف تھا۔ صلبی اور نسلی قرابت سے مراد وہ رشتہ ہے۔ جو مرد کے نطفہ اور عورت کے خون سے

قائم ہوتا ہے جس کی تشریح کرنے کی اس جگہ گنجائش بھی نہیں۔ اور ضرورت بھی نہیں۔ گنجائش تو بوجہ ضرورت اختصار نہیں اور ضرورت اس لئے نہیں کہ کچھ نہ کچھ ہر صاحب میرا مطلب ضرور سمجھ گیا ہوگا

اب سب سے پہلا فرض قدرت کا یہ تھا کہ انسان کے ان حقوق کی خود بھی حفاظت کرتی اور دوسری طرف جہاں تک اس کے اختیار کا تعلق تھا۔ اس کو محفوظ کرنا تعلیم کرتی۔ مشکل امر اس میں یہ تھا کہ وہ ذریعہ جس سے یہ حق پیدا اور قائم ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا مخفی در مخفی تعلق ہے۔ جس کو خود مخدوم وخلیفہ دونوں ہی یقینی طور پر ثابت اور معین نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو محفوظ اور معین اور یقینی کرنے کے لئے یہی ایک ذریعہ قرار دیا۔ کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ایسا پابند کیا جاوے کہ جس میں اختلاط نطفہ کا اشتباہ باقی نہ رہے۔ اس لئے دونوں کے درمیان ایک تعین اور معاہدے کو ضروری کیا۔ اور اس عقد عہد کے لئے تشہیر لازمی ہوئی۔ اور اس سے غرض یہ رکھی کہ تا کہ عام طور پر یہ بات معلوم رہے۔ کہ فلاں عورت سے فلاں مرد کا ایسا تعلق ہو گیا ہے۔ کہ اس کے شکم سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس مرد کا ہوگا۔ اور اس کی خلافت اس بچہ کو بوجہ طبعی حق کے پہنچے گی۔ اس کی خلاف ورزی کے لئے جو نقص وحدت کا بڑا بھاری باعث ہے۔ سخت تعزیر رکھی گئی۔ کیونکہ اس سے بڑے بڑے مظالم اور خطرناک حق تلفیاں واقعہ ہوتی ہیں مثلاً اگر حیوانوں کی طرح انسانوں میں بھی تعین زوج کا مادہ نہ ہوتا۔ تو نتیجہ یہ ہی ہوتا۔ کہ جو جس وقت جس جگہ جس کے ہاتھ چڑھنے وقت کے لئے چاہتا۔ تعلق زوجیت رکھکر علیحدہ ہو جاتا اور ایسی ہی حالت ہوتی۔ جو آج کل حیوانوں کی دیکھی جاتی ہے۔ نہ کسی بیوی کا خاوند پر حق ہوتا اور نہ خاوند کا بیوی پر اور نہ اولاد کا والدین پر اور نہ والدین کا اولاد پر۔ ایک مشکل تو انسان کو یہ پڑتی کہ چونکہ عام حیوانوں کی طرح یہ پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت عرصہ تک اپنی پرورش کے لئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔ تو اس عالم سرد مہری میں اس کا خاتمہ ہی ہو جاتا۔ اور دوسرے سلسلہ مالکیت وخلافت قطعی طور پر مفقود اور مقطوع ہو جاتا۔ اور پھر انسان وحیوانات میں فرق ہی نہ رہتا۔ یا انسان ہی نہ رہتا۔

حفظ حقوق کی یہی ایک راہ تھی۔ کہ عورت کے لئے ایک معین زوج تمام سوسائٹی میں مشہور ہو۔ جیسا کہ خاوند کا معین نہ ہونا تباہی کا موجب ہے۔ ایسا ہی اس تعلق کا مخفی ہونا خطرناک نقصوں کا باعث ہے۔ کیونکہ مخفی تعلق والے خاوند کے مر جانے کی صورت میں اس کے ترکہ کا اس عورت کی اولاد کو تنازعہ کی صورت میں حقدار ثابت کرنا مشکل بلکہ قریباً ناممکن ہے غرض یہی مصالح الٰہی تعیین زوج اور شہرت عقد میں ہیں۔ اور قدرت نے اس بات کا علم ہی بہت مخفی رکھا ہے۔ کہ کب اور کس وقت کسی مرد سے ایسا نطفہ خارج ہو سکتا ہے۔ جو نشوونما پاکر بچہ بن سکے۔ اور کب اور کس وقت اس عورت میں اس کی استیصال کی قوت غالب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہوا۔ کہ یہ تعلق مستقل اور دائمی ہو اور زن ومرد کی فطرت میں اس کی حفاظت کی خاصیت رکھدی۔ جس کا نام غیرت ہے

یہ انتظام اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں وحدت قائم رکھنے کے لئے فرمایا۔ اور دونوں شقوں سے اس کو مضبوط کیا ظاہری جسمانی انتظام اور باطنی روحانی انتظام دونوں پختہ کرے پھر اس کی خلاف ورزی کی سخت سزا دینے کی خاصیت انسان کے اندر رکھدی۔ یہاں تک کہ انسان اس جوش میں اگر بدبخت مجرم کو مار دینا اپنی مردانہ غیرت کا صحیح استعمال سمجھتا ہے۔ اور عورت میں بھی اپنی عفت کا بچانا اعلیٰ درجہ کی خوبی رکھی گئی۔ بعض لوگ جو غیروں کا نطفہ اپنی منکوحہ بیویوں کے شکم میں ڈلوا کر اس کو اپنی اولاد سمجھتے ہیں۔ یا جو اپنی عورتوں کو دوسروں کے ساتھ ہم بستری کراتے ہیں۔ یا جو لوگ کچھ عرصہ کے لئے جوش شہوانی مٹانے کے لئے کسی کو اجیر مقرر کرتے ہیں۔ وہ دراصل انسانی فطرت کے لیول سے بہت نیچے گرے ہوئے ہیں۔ ان میں اور حیوان میں صورت وشکل کے سوائے کوئی فرق نہیں۔ ان کے ذمہ سخت حق تلفیوں کا جرم ثابت ہے۔ پس خدا کے کلام نے عقد نکاح کا انتظام اور زنا کا انسداد اسی لئے کیا ہے۔

درحقیقت حق تلفی وحدت توڑنے کا بڑا بھاری موجب ہوتی ہے کیونکہ غاصب جب کسی کا حق چھینتا ہے۔ تو اس وقت ہی وحدت ٹوٹتی ہے۔ اور جب مغصوب اپنا حق کھوتا ہے۔ تو اس وقت بھی اس کا دل کدورت اور کینہ اور بغض سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور وحدت قائم نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی شخص کسی کی کوئی شے چوری کرے۔ یا خیانت اور ظلم سے کسی کی حق تلفی کرے تو ایک فساد ڈالتا ہے۔ اور ناحق تفرقہ کی بنیاد قائم کرتا ہے۔ ایسا ہی تمام جرائم کا حال ہے۔ اور کلام خدا نے مکتوب طور پر اور فعل خدا نے مرکوز طور پر ان کے روکنے کا انتظام اسی لئے کیا ہے۔ اسی لئے سود کو حرام کیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان میں دو خاصیتیں رکھی ہوئی ہیں۔ ایک تو روحانی کیفیت ہے۔ اور دوسری جسمانی کیفیت ہے۔ روحانی کیفیت سے تو یہ اپنا پیوند خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ اور اس کو ایسی حد تک ترقی دے سکتا ہے۔ کہ جس سے دوسری کوئی مخلوق تجاوز کر ہی نہیں سکتی۔ بلکہ وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ اور جسمانی کیفیت سے تمام مخلوقات سے تعلق رکھنا پڑتا ہے۔ دراصل انسان کی روحانی کیفیت جسمانی حالت کے زیر اثر ہوتی ہے کیونکہ انسان کو اپنی قوتیں استعمال کرنے کی آزادی دی گئی ہے اور نیکی وبدی کے نتیجوں کا اس کے سر پر وارد ہونا اسی وجہ سے ہے

اور ذمہ داریوں کا سلسلہ اس لئے بھی بڑا ہوتا ہے۔ چونکہ زیادہ کثرت سے جسمانی قوا کا استعمال کرتا ہے۔ اس لئے وہ غلبہ پا جاتی ہیں۔ انسان اپنی اختیاری حالت میں ایسا ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ کہ فطرت کے سچے تقاضوں کو توڑ اور نور قلب کی رہنمائی سے لاپرواہ ہو کر ایسے افعال کا مرتکب بن جاتا ہے جو وحدت کے نقیض ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اس کو سنبھالنے کے لئے اور اس میں وحدت بحال رکھنے کے لئے انبیاء نازل فرمائے۔ انبیاء کا نزول اسی زمانہ میں ہوتا ہے جب عداوت۔ دشمنی۔ تفرقہ کے پیدا کرنیوالے تمام اسباب جمع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جناب سرور کائنات ہمارے ہادی و محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود ایسے زمانہ میں ہی تشریف لائے تھے۔ اور اب بھی ایسے ہی زمانہ میں خلیفۃ المومنین حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے لباس میں آپ کا نزول بحث اس چودہویں صدی میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وکیف تکفرون وانتم تتلی علیکم آیات اللہ وفیکم رسولہ ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تھتدون۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولئک ھم المفلحون۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات۔ واولئک لھم عذاب عظیم۔ ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شھداء واللہ لا یحب الظالمین۔ ولیمحص اللہ الذین آمنوا ویمحق الکافرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصابرین۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا۔ ان اللہ مع الصابرین۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون۔ ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین۔ الا من رحم ربک ولذلک خلقھم۔ وتمت کلمۃ ربک لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین۔

یعنی تم کس منہ سے انکار کا حوصلہ کرو گے۔ تمہارے قویٰ بات اللہ اچھی طرح ذہن نشین کی گئی ہیں۔ تمہاری ہی ہاتھ میں عبد اللہ آتھم اور لیکھرام کے واقعات ہوئے۔ کلارک اور محمد حسین سے جنگ میں فتح پائی۔ کرم دین نامنصور ہوا۔ تمہاری آنکھوں نے کسوف و خسوف دیکھا۔ تمہیں دجال اور یاجوج ماجوج دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور تمہاری ان آنکھوں نے نبیوں کے سردار تمام دنیا کے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور ان کے بروز موعود مسیح و مہدی کو دیکھا۔ ان ہاتھوں نے ان کا دامن پکڑ کر برکت پائی۔ تم میں وہ خدا کا رسول موجود ہے۔ جو کوئی خدا کو محکم پکڑے گا وہی صراط مستقیم پر ہدایت یافتہ ہے۔ اے لوگو! تم جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ اور ہر ایک طعن و تشنیع کو برداشت کر کے ایمان لے آئے ہو۔ اب بھی مناسب ہے۔ کہ تم خدا کے لئے ایسا تقویٰ اختیار کرو۔ کہ جو حق تقویٰ ہے۔ اور ابھی سے ہی اپنے انجام کی فکر کرو۔ کہ موت تمہیں ایسی حالت میں پائے کہ اس وقت تم مسلمان ہو۔ اور اس پاک سلسلہ اسلام کو جو خدا کی رسی ہے۔ سب کے سب وحدت اور اتفاق سے اکٹھا زور لگا کر پکڑو۔ اور مضبوط پکڑو اور خبردار تم میں کوئی وسیلہ نہ ہو اور زور لگانے میں کمی کر کے پھوٹ کا موجب نہ ہو۔ اور خدا کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم بغض اور عداوت کی بھٹی میں جل رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے تھے۔ خدا نے تم پر احسان کیا ہے۔ کہ تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی اور اس کینہ و حسد و بغض و تفرقہ کی کالی رات سے نکال کر اپنی نعمت کے خوان پر وہ مبارک صبح دکھائی۔ کہ تم دشمن سو گئے۔ جاگے اور بھائی بھائی بن کر اٹھے۔ یہ تفرقہ ایک ایسی آگ تھی۔ جو نہایت ہی خطرناک تھی۔ اور جس میں گر جانے سے تمہارا بچنا دشوار تھا۔ تم اس کے کنارے پر ایسی حالت میں کھڑے تھے کہ یہی گمان ہو رہا تھا۔ کہ اب گرے۔ اب گرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تم پر احسان کیا۔ کہ تم کو وہاں سے بچا لیا۔ اور یہی وہ راہ ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے نشانات اور قدرت نمائی کے کرشمے کھول کھول کر دکھاتا ہے۔ تاکہ تم اسی راہ پر چلتے رہو۔ اور خدا نے تمہیں اسی لئے انتخاب کیا ہے۔ کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ جو تبلیغ حق پر کمربستہ ہوں۔ اور بھلائی کی طرف لوگوں کو منادی کریں۔ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کا بیڑا اٹھائیں ایسی جماعت یقیناً کامیاب اور بہرہ مند ہوگی۔ اور ہوشیار رہو کہیں تم ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے نشانات دیکھ کر بھی آپس میں اتفاق نہ کیا۔ اور وحدت قائم نہ کی بلکہ پھٹے رہے ایسے لوگ سخت عذاب میں ہوں گے۔ سمجھدار لوگوں کے لئے بیان اور متقین کے لئے یہ موعظت نصیحت ہے۔ کہ تم اس کام میں دل مت ہارو سستی مت کرو۔ ہمت اور ہوشیاری سے کام کرتے جاؤ گے۔ تو تمہارے آگے کوئی حزن نہیں آئے گا۔ اور اگر تم ایمان اور ثبات قدم سے کوشش کرو گے تو کامیابی اور فوقیت تمہیں حاصل ہوگی کیا ہوا اگر تمہیں ہی کسی وقت کوئی زخم لگ گیا۔ غور کرو۔ ان لوگوں کو بھی تو اسی طرح زخم لگے ہیں۔ اور گھبراؤ مت۔ یہ دن تو خدا باری باری پھیر پھیر کر لوگوں میں لاتا ہے تاکہ ایمان والوں کا کھلے طور پر پتہ لگ جائے۔ اور تم بھی گواہ ہو جاؤ۔ اور جن کے اندر ظلم بھرا ہوتا ہے خدا ان سے بیزار ہے۔ اور اس طرح ابتلاؤں میں ڈالنے سے ایک یہ بھی غرض اللہ کی ہے۔ کہ ایمان لانیوالوں میں سے ہر ایک عیب اور نقص نکال کر ان کو خالص بنالے۔ اور کافروں کو مٹا دے۔ جنت میں داخل ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ تم نے یہ گمان کر لیا ہوگا کہ چپکے سے ہی جنت میں داخل کر دئے جاؤ گے۔ یہ بات نہیں جنت میں بغیر اس بات کے واضح کر لینے کے کہ تم میں مجاہدہ کرنیوالے کون ہیں۔ اور ثابت قدم صابر کون ہیں۔ داخل نہیں کئے جاؤ گے۔ اے ایمان والو جب تمہیں کسی جماعت سے مقابلہ ہو تو اپنی جمعیت اور وحدت بڑی ثابت قدمی سے قائم رکھو۔ اور اپنی ہمت اور کثرت پر بھروسہ مت کرو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ اور اسی کو بہت یاد کرتے رہو۔ اسی طرح سے تم جیت جاؤ گے اور جو حکم تم کو خدا اور اس کا رسول فرمائے اس کی اطاعت اپنا مقدم فرض سمجھو۔ اور سنو! اور غور کرو! آپس میں جھگڑے مت کرو۔ خدا کے لئے اپنے جھگڑوں کو ہمیشہ طلاق دو اور باہم صلح کر لو۔ اور ایک ہو جاؤ۔ نہیں تو اسی نحوست میں کام کرنے کے لائق نہ رہو گے۔ تمہارے قویٰ ضعیف اور سست ہو جائیں گے اور تمہاری عزت اور وقعت اور آبرو اور اعتبار سب جاتے رہیں گے پس چوکنے ہو کر ثابت قدم رہو۔ کیونکہ ثابت قدموں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ ظالموں اور حق تلفی کرنیوالوں کی مجالس کے رکن مت بنو۔ اور نہ ان کے یار بنو۔ بلکہ ان کی طرف جھکو بھی مت۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو جس آگ نے ان میں کہنا ہے وہ تم کو بھی لگیگی خدا کے سوا تمہارا کون دوست ہو سکتا ہے۔ اگر تم باز نہیں آؤ گے تو خدا کی طرف سے تمہیں نصرت نہیں دی جائیگی۔ اگر رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن مشیت ایزدی یہی ہے۔ کہ جن لوگوں پر خدا نے رحم کر کے ان کو نور معرفت اور فہم ہدایت بخشا ہے۔ ان کے سوا یہ لوگ ہمیشہ اختلاف میں رہیں۔ یہ لوگ اسی لئے پیدا ہوئے۔ خدا کی بات پوری ہوئی کہ جہنم کو ان لوگوں اور جنوں سے بھر دیگا۔

[illegible] غور کرو۔ نماز اور حج اور [illegible] ان کا فرض سمجھے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح [illegible] درجہ کی احکام اور [illegible] کہ ایک ہی اور [illegible] ان میں جماعت اور جمعہ

اور دیکھتی ہے حج میں جماعت اور یک رنگی اور زکوٰۃ میں اغنیاء سے اموال لے کر فقراء کو دینا اور ان کی حیثیت کی بیشی بند کرنا اور روزہ رکھ کر بھوک پیاس اور ہر شے کے وجود ہوتے ہوئے ان کے استعمال کی قدرت کو اپنے پر بند کر کے خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے وحدت کی ترغیب اور تعلیم پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہی ہے۔

غرض کہ مامور کی علت غائی ایک یکدل پاک صاف فہمیدہ جماعت بنانا ہے۔ اس مقدسوں کے سردار محمد مصطفےٰ علیہ الف الف تحیۃ نے بھی ایک جماعت بنائی تھی۔ اور جیسے ہمارے امام آن حضور کا بروز ہیں۔ ہم کو بھی

اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم

نے حوصلہ دے رکھا ہے۔ کہ ہم ان کے بروز بننے کے امیدوار لیکن کیا ہماری امید اس طرح بر آسکتی ہے جس طرح ہم کام کر رہے ہیں کیا یہی دین پروری ہے۔ کہ کل اسی مسجد میں ہم نے بڑے جوش و خروش سے ایک انجمن بنائی۔ عہدہ داروں کا انتخاب کیا۔ قواعد بنانے کے لئے سب کمیٹی تجویز کی۔ اور زبانی طور پر ہر ایک امر پورا کیا۔ لیکن وہ کمیٹی کہاں ہے۔ اس نے کیا کیا ہے۔ اور کیوں نہیں کچھ کیا۔

کیا کوئی خاص عہدہ دار اس کا ذمہ وار ہے ؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ سب لوگ اس کے ذمہ وار ہیں اے مکرمو! اے بزرگو!! اے احمد کے یارو!! اے محمدؐ کے متبعو! اٹھو۔ اب ہی وقت ہے۔ کچھ کر دکھاؤ گے۔ تو اپنا ہی کچھ سنوارو گے ورنہ سے

قضائے آسمان است این بہرحالت شود پیدا

یاد رکھو۔ دیکھو تم نے مامور کو کیا ہے۔ پہچانا ہے۔ خویش و اقارب اور قوم اور برادری کو اس کی خاطر چھوڑا ہے اب لیج اور پت کا ویلا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری نسبت بھی حضور سرورِ کائنات کو خدا کے حضور شکایت کرنی پڑے کہ یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا یہی وحدت اور قومیت ہے۔ جس کے لئے امام اس اہتمام سے نازل ہوا ہے۔

میں نے سنا ہے۔ کہ آٹے کے متعلق جو کارروائی اس مسجد میں ایک پچھلے ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اس سے بعض احباب دل برداشتہ ہو گئے ہیں۔ اے کام کرنیوالے معزز بزرگو! اختلاف آرا ہوا کرتا ہے۔ تجاویز نامنظور ہو کر تی ہیں۔ قوم سخت سست بھی کہا کرتی ہے۔ مگر یہ چیزیں ایسی نہیں کہ ثابت قدمی سے ہٹا دیں۔ اور اخلاص سے [illegible] عزیمت سے کام کرنیوالوں کے حوصلے پست [illegible] ہمارا مضمون کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت [illegible]

حوصلے بھی بڑھاو۔ مخالفت اس لئے نہیں ہوئی تھی کہ کام آپ بند ہو جاوے۔ اور سلسلہ انجمن ہی درہم برہم ہو جاوے آپ لوگوں نے تو بہت کچھ دیکھا ہے۔ لیکن جتنا آگے دیکھنا ہے۔ اتنا نہیں۔ اگر کوئی رنج کسی کی طرف سے ہے تو وہ معاف کر دیں۔ اور کام کو اسی قوت سے ہاتھ میں لیں جس کے ساتھ انجمن قائم کی تھی۔

اے اس تجویز کی مخالفت کرنیوالو! سنو! اسلام کو اس وقت ضرورت ہے۔ کس کی ؟ مال کی جان کی۔ کیا ایک مٹھی آٹا بھی دینا تم کو گوارا نہیں۔ اب تو دین تمہارے دروازوں پر فقیروں کی طرح آتا ہے۔ کیا اس کی یہی قدر ہے۔ کہ ایک مٹھی آٹے سے ہی چکراتے ہو۔ اور طرح طرح کے حیلوں سے بات کو ٹالنا چاہتے ہو۔ یہ باتیں ہونے اور کام چلنے دو۔ یہ مت کہنا کہ میری بات ختم ہو گئی ہے۔ ابھی بہت کچھ کہنا ہے۔ مگر وہ پھر کبھی

اشاعت امور ریویو آف ریلیجنز

اخویم مفتی محمد صادق صاحب سلمکم ربکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخی مکرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ کا خط الحکم مورخہ ۲۴ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں میری نظر سے گذرا میرے صلح پسند بھائی نے بہت کوشش کی ہے کہ فیصلہ طے ہو جاوے۔ اور انہوں نے اپنی جماعت کے بھائیوں کی دلداری میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ہے۔ مجھے خوب معلوم ہے خواجہ کمال الدین اس دل و دماغ کا انسان ہے۔ کہ اس کے دل میں نفرت۔ رنج و عناد کے لئے جگہ ہی نہیں ہے۔ خدا نے اسے صلح اور محبت کا وکیل بنا کر دنیا میں بھیجا ہے لیکن ان تمام امور پر کامل غور کرنے کے بعد بھی میں طیار نہیں ہوں۔ کہ بحیثیت احمدی ہونے کے اس رائے کو مان لوں جب تک خود حضرت امام علیہ السلام قطعی منظوری نہ دیں۔ ریویو ہمارا پرچہ ہے۔ ہم خدا کے دین کے انصار ہیں۔ ہماری جانیں۔ وقتیں اس کام کے لئے حاضر ہیں۔ اگر ہمارے محترم بھائی محمد علی صاحب نے اشاعت کے لئے تدبیریں تیار کرلی ہیں اور وہ امر [illegible] ان کو ہماری [illegible] سے مایوسی ہو چکی ہو [illegible] برداشت نہیں کرسکتی۔ تو [illegible] کریں۔ تاکہ کسی اور صورت میں [illegible] ہے۔ کہ ہم ریویو کے ذریعہ سے اس اسلام کو [illegible] کے اصولوں کو انسانی [illegible] تسلیم کیا جاوے۔

ہم اس اسلام کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو زندہ مذہب ہے اور جس کا زندہ رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اصولی بحثیں اخلاق کے متعلق بہت ہو چکی ہیں۔ آسمانی کتب کے مفہوم سمجھنے کے لئے دنیا کی عقلیں ہمیشہ کوشش کرتی ہیں۔ اور کبھی متفق نہیں ہوتیں۔ آخر اسلام کی اشاعت سے ایمان کا دنیا میں قائم کرنا ہی تو مراد ہے یا کچھ اور۔ کیا ایمان۔ طلاق و ازدواج۔ غلامی۔ اخلاق فی ضلہٖ۔ سود شراب۔ زنا اور ایسے ہی اور اخلاقی و تمدنی تعلیم سے قائم ہو سکتا ہے ؟ یہ مانا کہ ایسی تعلیم کسی اور مذہب میں نہ ہو۔ اور یہ بھی مان لیا کہ دنیا اس مقابلہ میں اسلامی اصولوں کو قبول کر لے۔ اور عملدرآمد بھی کرنے لگے۔ تو کیا خدا پر ایمان قائم ہو جائیگا۔ جو اصل مقصود تعلیم محمدی اور اسلام کا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قرآن شریف کو آسمانی کتاب ماننے اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و پیغمبر ماننے سے کیا ایمان قائم ہو سکتا ہے ؟ کیا موجودہ نسل مسلمانوں کی ان امور میں متفق نہیں ہے ؟ تو کیا پھر وہ سب کے سب آسمان پر مومن سمجھے جاتے ہیں۔ ؟ اگر یہ سب باتیں ہیں۔ تو پھر مصلح کی ضرورت کیا اور تقویٰ کے [illegible] ماموروں کی کیا حاجت ؟ اصل یہ ہے۔ کہ ایمان جب ایمان کہلاتا ہے اور اثر خیز ہوتا ہے۔ جب باری تعالیٰ کی ہستی پاک پر جو نہاں درنہاں پردوں میں ہے۔ ایسا یقین ہو۔ جیسا کہ موجودات مشہودات پر بلکہ میں کہتا ہوں کہ مشہودات موجودات سے زیادہ یقین کی ضرورت تکمیل ایمان کے لئے ہے۔ کیونکہ ہم سم الفار اور آگ کے تیز اثروں سے بخوبی واقف ہونے پر بھی ان سے بعض وقت نہیں بچتے۔ اور قصداً ہلاکت میں پڑتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر ایمان ہونے ہوئے قصداً ہلاکت کی راہوں میں انسان نہیں پڑتا یعنی اللہ تعالیٰ پر اس درجہ یقین ہو۔ کہ کسی طرح بھی ہم معصیت کے قریب نہ جا سکیں چاہے ہم کتنا ہی چاہیں۔ یا ہم کسی طرح کسی تحریک کسی جوش سے کبھی اس قدر مغلوب نہ ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے خوف سے بے خوف ہو جائیں۔ ایسے یقین اور اطمینان کے لئے محض کسی مذہب کے اصولوں کی خوبی نسبتاً یا تکمیل قانون مذہب یا سہولت عملدرآمد کی یا مطابقت اصول مذہب و قانون فطرت کافی نہیں ہے۔ نہیں ہوئی۔ نہیں ہوگی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن شریف میں اپنے جلال و عظمت و شہنشاہی کے ثبوت میں جو کچھ فرماتا ہے۔ وہ یہ ہے

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض

الملک[1] القدوس[2] العزیز[3] الحکیم[4] (دعوے)

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم

یتلو علیھم اٰیٰتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ۔ (ثبوت)

یہ تو مانی ہوئی بات ہے۔ کہ بادشاہ بغیر لوازمات شاہی کے بادشاہ نہیں مانا جاسکتا۔ پس مامور۔ مرسل۔ نبی۔ ولی یہی وہ ہستیاں ہوتی ہیں۔ کہ خدا کے نشانات جن کے ذریعہ سے دنیا کو پہنچتے ہیں۔ اور ان نشانوں کو زمانہ کے حالات سے مطابقت کرا کر زمانہ کے اعمال کا نتیجہ ثابت کر کے مامورین اللہ تزکیہ نفوس کرتے ہیں۔ اور ایمان کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ پھر اعمال صالحہ سے جو الکتاب کی تعلیم سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ کسی اور طرح اس ایمانی کشت زار کی آبیاری ہوتی ہے۔ تب وہ کشت زار الحکمۃ کے انمول پھل لاتی ہے۔ اور ایسا انسان حکیم مانا جاتا ہے میں اپنے جماعت کے بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ ہم کو دنیا کے سامنے ناقص اور پورا اسلام پیش کرنا چاہیئے؟ یا کامل؟ ناقص تو وہ ہے جس میں صرف اصولاً خوبیاں اور ترقی کے مدارج [illegible] ذریعہ معلوم ہو سکیں۔ کامل وہ ہے کہ ایسا علم ہونے پر عمل کی توفیق ہو۔ اور زندہ خدا کا قرب حاصل ہو سکے۔ اس کی زندگی کو ہم مشہودات سے زیادہ محسوس کرنے والوں میں ہوں۔ تا یقین پیدا ہو۔ اور وہ یقین ایک طرف بدیوں سے بیزار کرے۔ اور دوسری طرف نیکیوں سے آراستہ کرے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ ریویو کی اشاعت ممالک غیر میں حضرت مسیح موعود کی وحیوں کے بغیر کرنا چاہیے۔ یا الہامات امام ربانی کے ساتھ؟ اسلام کی کامل صداقت تو جبھی ہو سکتی ہے جب ہم اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیوند ثابت کر سکیں مسلمانوں کو ایشیا میں اور یورپ میں اور دیگر ممالک میں مسلمان معہ اپنی کتاب کے موجود ہیں۔ پھر کیا ان کی موجودگی اشاعت کے لئے کچھ کر سکی؟ کچھ نہیں۔ قرآن شریف کا افسانہ کی حیثیت گذر کر ایک پُرتاثیر نسخہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مزکی [illegible] اس کی شناخت ہو۔ اور اس کے فیضان صحبت [illegible] کے ذریعہ پہنچے ہوئے نشانات آسمانی سے تزکیہ ہو اور ایمان اس طرح قائم ہو۔ اب کیا احمدی جماعت اسے پسند کرتی ہے۔ کہ حضرت اقدس کی پیشین گوئیاں ریویو سے علیحدہ کر کے ریویو کو دنیا میں پھیلایا جاوے؟ اس کا جواب جماعت احمدیہ کا مامورمن اللہ کی مرضی پر چھوڑنا چاہیئے۔ گلیاں میں گوڑہ پھوڑنے سے کیا سود۔ احمدی پبلک کی رائے اگر نہیں لینا منظور ہے تو حکم امام ربانی لینا چاہیئے۔ اگر امام اقدس ایسا حکم دیتے ہیں۔ تو بے شک ہم پر فرض ہے کہ ہم تعمیل کریں یہ [illegible] کی پیش گوئیاں جو آج تک ریویو میں شائع ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں کیا اسلام کو زندہ نہیں ثابت کرتیں۔ کیا ہندوستان [illegible] ذریعہ امریکہ کے ہیبت ناک مذہب کے مصدق نہیں ہوئے اور اسلام کی بابرکت تاثیرات نے ان دلوں میں جو غور و فکر کے عادی ہیں جگہ نہ کی ہوگی۔ جبکہ مہینوں بلکہ سالہا سال پہلے سے ایک خدا کا مرسل اللہ تعالیٰ کے حضور سے خبریں پا کر دنیا کو ڈرا رہا ہے اور پھر جو کہتا ہے وہ پورا ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں اسلام کہاں معلوم ہوتا ہے یا مل مینسل۔ ہربرٹ سپنسر۔ ہملٹن بیکن کے فلسفہ کی طرح ہم قرآنی تعلیم کو پیش کریں۔ تا فلسفی دماغ والے وہ بھی بعض افراد غور کرنے والے سمجھیں۔ یا سمجھ سکیں۔ باقی دنیا ایسے ہی ناآشنا رہتے جیسے آج تک ہے۔ یا یہ عمدہ ہے؟ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم ناخنوں سے کیوں کر گوشت کو جدا کر سکتے ہیں۔ فرض کیا جاوے۔ کہ ریویو اس طور پر نکلے۔ کہ جس طرح وطن کے ایڈیٹر کی خواہش ہے یا ہمارے بھائی کمال الدین صاحب کی تجویز ہے تو کیا ہوگا؟ اسلام پھیلیگا۔ لوگ مسلمان ہوں گے۔ پھر مسلمان ہو کر کیا کریں گے۔ وہی جو موجودہ مردہ گروہ اسلام کا کر رہا ہے۔ ایسے گروہ کے پھیلنے سے اسلام اور خدا کا دین کیونکر پھیلے گا۔ ہم تو اصحاب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے انسان و مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہی مفہوم اسلام ہے۔ اس کا کیا ذریعہ ہوگا۔ صابون مصالح لگا کر کسی تالاب میں کپڑے کو ڈالدو۔ چھ مہینے تک پڑا رہ کر گل تو جائے گا۔ مگر صاف نہ ہوگا۔ صاف کرنے کے لئے غسال کی ضرورت ہے۔ جب مزکی کے ذکر کو آپ اس حصہ سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ جو بلاد غیر میں جاویگا۔ تو پھر کیا فائدہ اسلام کو پہنچا؟ مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے اور ان کے ثبوت اس کی بابت اور باتیں نہ لکھئے۔ مگر پچھلا حصہ جس میں آسمانی وحی ہوتی ہے۔ وہ کیوں کر ریویو سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور اگر وہ الگ کرتے ہیں۔ تو پھر آپ دعوت کس چیز کی دیتے ہیں۔ اور اس چیز میں بجز ایک خوبی کے دوسری خوبی صداقت یا پُرتاثیر ہونے کی نہ ہوگی۔ تو اس کی کشش ہی کیا ہوگی۔ دل کھینچنے والی چیز تو صداقت ہے۔ اس کا ثبوت تو آپ غائب ہی کئے دیتے ہیں پھر رہیگا کیا۔

اس سادگی پہ کون نہ مٹ جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی خواجہ کمال الدین صاحب اس پر غور کریں گے۔ اور پبلک احمدی کی تسکین کے لئے کچھ مزید تجویز سوچیں۔ ورنہ یہ ظلم ہے۔ کہ ہم سے توقع کی جائے۔ کہ ہم اپنے آقا سے دور رہ کر خوش رہ سکیں۔ ۲۵ سال سے ہم کو وابستگی سکھائی جا رہی ہے۔ اب ہم سے کہا جاتا ہے۔ دور باش۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ موت زیادہ اچھی ہے۔ اس سے کہ ہم مسیح موعود کے ذکر کو اپنے سے دور کر دیں۔ ریویو ضمیمہ ہمارے آنسو پونچھنے کے لئے لگا لیتے۔ ورنہ اس سے فائدہ ہی کیا۔ ریویو کی ہستی سے پہلے الحکم حضرت اقدس کی وحیوں اور تقریروں کو لکھتا چلا آتا ہے۔ بدر موجود ہے۔ خود حضرت کی تصانیف ہیں۔ ہم کو ضمیمہ ریویو کی ضرورت ہی کیا ہے۔ فضول قومی روپیہ برباد ہو۔

میں جملہ برادران سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ سوچ لیں۔ تب فیصلہ دیں۔ اگر آپ دو ہزار پرچہ ریویو کے ہم جاری کرانا چاہتے ہیں۔ تو منیجر ریویو ہم کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کہاں بھیجیں گے۔ کیا جنگلوں میں بھیجیں گے۔ اشاعت کی ترقی بتدریج ہوتی ہے۔ مزید ترقی کے لئے کیا جماعت احمدی ایسی بے غیرت ہے۔ کہ دولت کو قبروں سے بیلنے کی۔ اس کام میں صرف نہ کرسکے گی۔

الراقم
ذوالفقار علی خان انسپکٹر۔ از میرٹھ

ریویو
رسالہ تشحیذ الاذہان

اس رسالہ جدیدہ کا اشتہار اخبار بدر میں احباب کئی ہفتہ سے پڑھ رہے ہیں۔ اس رسالہ کا پہلا نمبر یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگیا ہے۔ یہ رسالہ اول سے آخر تک دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے۔ مگر سب سے زیادہ کم یاب اور بیش قیمت حصہ اس رسالہ کا ہے۔ جو اس کے سب سے آخری صفحوں میں درج کیا گیا ہے۔ یعنی حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح جو آپ گھر میں عورتوں کو دیا کرتے ہیں۔ اس ڈائری کو صرف اسی رسالہ کا لائق اور قابل عزت ایڈیٹر ہی نباہ سکتا ہے۔ اور دوسرے کا کام نہیں۔ اس رسالہ میں اگر دوسری کوئی مفید بات بھی نہ ہوتی۔ تب بھی ان دو مضمون کی خاطر یہ رسالہ اس قابل ہے۔ کہ اس کو سر آنکھوں پر رکھ لیا جاوے۔ لیکن اس کے سوائے دوسرے مضامین بھی مفید اور دلچسپ ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ آنہ ہے۔ اور رسالہ سال میں چار دفعہ نکلے گا۔ بہتر ہوتا کہ یہ رسالہ ماہواری ہوتا۔ عربی سیکھنے کے آسان فقرات کے واسطے بھی اس میں دو صفحہ رکھے گئے ہیں۔ اور وہ فقرات خود حضرت مسیح کی تصنیف ہیں۔ میرے پاس یہ رسالہ ریویو کیواسطے آیا ہے۔ مگر بجائے کسی ریویو کے اس کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ اس کے ایڈیٹر صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔

ثناء اللہ نے اپنا فیصلہ آپ ہی کر دیا

لیجئے راز بھی افشا ہو گیا

اپنا فیصلہ آپ کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خودکشی کر لی ہے۔ یہ ہمارا منشا نہیں اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی ایسا کریں۔ کیونکہ وہ تو ایک نہایت ضروری کام میں مصروف ہیں اور وہ کام اشاعت سلسلہ حقہ کا ہے۔ گو مخالفانہ رنگ میں ہی ہو۔ کیونکہ ابتدا سے یہ قاعدہ چلا آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرسلین کے وقت دو گروہ فوراً ہو جاتے ہیں۔ جو سعید ہوتے ہیں۔ وہ اس مرسل کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتے ہیں اور جو شقی ہوتے ہیں۔ وہ چونکہ اپنے شامت اعمال کے سبب اس لائق نہیں ہوتے۔ کہ خدا کے مرسل کے اصحاب اور ناصرین میں شامل کئے جائیں۔ اس واسطے ان کو اس کام میں لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا وقت اور محنت اور زر خرچ کر کے اس تبلیغ کی مخالفت میں شور مچائیں۔ اور جس نے نہیں سُنا۔ اس کو بھی سنائیں۔ اور جس کے کان تک تبلیغ نہیں پہنچی۔ اس کے کان تک بھی پہنچائیں۔ اگرچہ اس خدمت میں اعلیٰ درجہ کا حصہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے استاد الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی متوفی اور پھر مولوی اسماعیل صاحب علی گڑھی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری لے چکے ہیں۔ جنہوں نے اس راہ میں اپنی جان بھی دے کر سلسلہ حقہ احمدیہ کی تصدیق میں ایک نشان پیدا کیا۔ اور غزنوی صاحبان اور پیر مہر علی شاہ صاحب وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مگر ان میں سے بعض بیچارے مر کھپ گئے ہیں۔ اور بعض تھک کر رہ گئے۔ اس واسطے اب ان کی جگہ چند ایسے لوگوں نے لی ہے۔ جن کی وہ مثال ہے۔ کہ بلی کے پیچھے چوہے کی سلطنت۔ اور انہی بیچاروں میں ایک مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی ہیں۔ سو فیصلہ سے مراد اس جگہ یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پوری صفائی کے ساتھ اپنی ایک ایسی کارروائی کا بذریعہ اپنے اخبار کے اقرار کیا ہے جس سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ آج کل اہل حدیث کا درجہ دیانت و تقویٰ کہاں تک بڑھا ہوا ہے۔ اور الفاظ اسلام۔ اور اہل حدیث کے ان لوگوں کے نزدیک کیا معنے ہیں۔ اور یہ لوگ علماء کے گدی نشین ہو کر علم دین کو کس طرح بدنام کر رہے ہیں۔ گو مولوی ثناء اللہ صاحب کے واسطے یہ کارروائی کوئی نئی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی کام کرنے کے عادی ہیں۔ اور نوجوان اہل حدیث نے [illegible] کے پالیسی باز رنگ کی طرح اسلام کو بھی ایک پالیسی باز اور پولیٹیکس کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ تاہم یہ کارروائی اس کی پہلی کارروائیوں سے کچھ بڑھ کر ہے۔

ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ دسمبر کے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک تقریر میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتلایا تھا۔ اور اس تقریر کو ان الفاظ سے آپ نے شروع کیا تھا۔

”کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں“

یہ مضمون اخبار بدر مورخہ ۲۶۔ جنوری میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس دیانت اور امانت کے ساتھ جو آج کل کے مولویوں کا شیوہ ہے۔ مضمون کے شروع میں سے الفاظ ”کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا“۔ اور مضمون کے آخر میں سے ”سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں“ صاف اڑا دیا۔ اور درمیانی الفاظ لے کر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا اور پبلک کو ایک صریح دھوکا دیا۔ اور شور مچایا۔ کہ دیکھو مرزا صاحب نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ ان کے اور ہمارے درمیان صرف مسئلہ وفات مسیح کا فرق ہے۔

جب اس پر میں نے اخبار ”بدر“ میں پھر مضمون لکھا اور مولوی صاحب موصوف کی خیانت صریح کو لوگوں پر ظاہر کیا تو پہلے آپ نے اخبار اہل حدیث میں یہ نوٹ لکھ مارا۔ کہ اس میں ایک راز ہے۔ جو پھر ظاہر ہو گا۔ یہ نوٹ لکھ کر کوئی تین چار ہفتہ تک تو آپ بغلیں جھانکتے رہے۔ کہ اب کیا کریں۔ ایسی بے ایمانی کی کالک کو کس طرح چھپائیں۔ مگر شکر ہے۔ کہ بہت سوچ بچار کے بعد اس سیاہی کو چھپانے کی آپ کو راہ مل گئی۔ مگر وہ راہ ایسی ہے۔ کہ کوئی ایک سیاہ داغ کو چھپانے کے واسطے سارے منہ پر ہی کالک مل لے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ”وہ ہم نے تسلیم کیا۔ کہ وہ قول جو مرزا صاحب کی طرف ہم نے نسبت کیا۔ وہ درحقیقت ان کا نہ تھا۔ مگر ان کی دیگر تصنیفات سے ثبوت بھی دیدیا“

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے پرچہ اہل حدیث میں دیگر تصنیفات کا حوالہ دیا تھا۔ یا خاص اس تقریر کا حوالہ دیا تھا۔ یہاں تک کہ اخبار کی تاریخ بھی لکھدی تھی۔ جس میں وہ چھپا تھا۔ اور اخبار بدر کے باقی الفاظ بھی بعینہ نقل کئے تھے۔

اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ کارروائی ہم نے اس واسطے کی کہ تا معلوم ہو جاوے۔ کہ بدر کا ایڈیٹر مرزا صاحب کا حکم مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ اہل حدیث وغیرہ کو جواب مت دیا کرو۔ یہ عذر بھی آپ کا بدتر از گناہ ہے۔ دیکھئے اخبار اہل حدیث کی پیشانی پر کیا لکھا جاتا ہے۔

ما اہل حدیثیم و دغا را نشناسیم

صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

شاید آپ کے نزدیک کسی کے کلام میں تحریف کر کے الٹے معنے کر لینے دغا میں داخل نہیں۔ اور اخبار بدر کے ایڈیٹر کے ایمان کی تحقیقات کی آپ کو اتنی فکر ہوئی۔ کہ اس کے تابع فرمان مسیح موعود ہونے یا نہ ہونے کے واسطے آپ کے مذہب میں حیلہ و فن بھی جائز ہو گیا۔ اور ساتھ ہی صد شکر بھی قائم رہا۔

شاباش! ابو الوفا شاباش۔ پہلے تو اہل حدیث کے لیڈر اور ایڈوکیٹ مولوی محمد حسین صاحب تھے۔ مگر اب یہ لقب تجھ کو ملنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تجویز جو تجھ کو سوجھی ہے اور کسی کو نہ سوجھی تھی۔ کہ اخبار کے سرے پر لکھدے۔ کہ ہمارے مذہب میں دغا اور فن جائز نہیں۔ اور اخبار کے اندر اس کا نام راز رکھ دے۔ پھر آپ بات کو ٹال لینے کے واسطے اور بے شرمی کو دور کرنے کے واسطے مولوی غلام دستگیر اور اسماعیل علی گڑھی کے مرے ہوئے مُردے اکھیڑنے لگے ہیں اور مجھے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ یہ ثابت کرو۔ اور وہ ثابت کرو۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ بھلا اب ان باتوں سے کیا بنتا ہے۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

- نور الدین رد ترک اسلام — ۱؍
- انوار اللہ — ۸؍
- عدم نجات مذہب پولوسی — ؍
- مباحثہ مابین شیخ اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ۔ پی۔ جی مشن کیمبرج دہلی — ۱؍
- حمائل التفسیر۔ مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی۔ مجلد — ؍

درخواست دعا

جملہ برادران احمدی خاکسار کے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی اطاعت کی توفیق دیوے اور روحانی ترقی عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر

عام اخبار

جنرل غلام حسین سپہ سالار افواج اسمار - بیمار تھا - جلال آباد مین فوت ہوگیا ہے۔

صاحب امیر کابل دورہ کونار سے واپس آئے - جلال آباد سے واپسی کی ہنوز خبر نہین ہے۔

پنجاب مین گورہ فوج کی جفاکشی مین اول رہے - ۳۰ میل فاصلہ ۷ گھنٹہ ۲۵ منٹ مین طے کیا۔

راجپوتانہ کے خیراتی کامون پر قحط زدہ بقدر چھ ہزار بڑھ گئے۔ ایک لاکھ ۴ ہزار نوسو ہین۔

الور مین بہی تین خیراتی کام جاری کئے گئے - وسط ہند مین بھی تعداد قحط زدگان بہت ہے۔

رہتک مین چار دن کامون پر ۵ ۰ ۸ ، قحط زدہ مصروف ہین ہفتہ سابق مین ۷۶۹۱ تھے۔

لارڈ کرزن صاحب ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ کے آنریری ممبر مقرر کئے گئے ہین۔

حضور پرنس آف ویلز نے کوہ مسوری پر متصل گرجہ کے ایک پیڑ بطور یادگار لگایا ہے۔

سوڈان مین کریمہ ابو حامد ریلوے جاری کی گئی - صوبہ ڈنگولہ بحیرہ قلزم پر کشادہ ہوگا۔

مراکو کانفرنس مین پولیس کے سوال پر آسٹریا کے ڈیلی گیٹ نے ایک تجویز پیش کی - ناگوار ہے۔

مطلب یہ کہ مراکو مین سپین و فرانس کی پولیس رہے - لیکن ایک ڈچ انسپکٹر جنرل کے ماتحت رکہی جاوے۔

جرمن ڈیلی گیٹ نے اس کی تائید کی اور کہا کہ چین و مقدونیہ مین بہی ایسا ہی انتظام خاطرخواہ ہے۔

ڈچ کا انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کرنا فرانس کو نامنظور ہے - اس کا فیصلہ اب قریب نظر آرہا ہے۔

گورنمنٹ ایران پر واضح کیا گیا ہے - کہ یہ وہ معاملہ ہے - جس کا اپیل برٹش فارن آفس ہی سن سکتا ہے۔

یہ معاملہ ایسا نہین ہے - کہ ہیگ کی پنچایتی کانفرنس مین پیش کرین - امید کہ زیادہ طوالت نہ ہوگی۔

برٹش شاہزادی اینہ کیتھلک مذہب اختیار کرکے ہمراہ اپنی والدہ کے سپین سباشین سے واپس وطن ہوئین۔

اب شاہ سپین کے ساتھ شادی کی تیاریان ہین - اس کے بعد پرنسس اینہ کا نام ملکہ وکٹوریا قرار پایا۔

ترکی ٹوپی اجلاس ہائی کورٹ مین - سیلون کی ہائی کورٹ مین اس بات پر گرم بحث پیدا ہوئی ہے - کہ وہان کسی مسلمان بیرسٹر کو ترکی ٹوپی پہنکر اجلاس مین حاضر ہونے اور پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت نہین ہے - ایک بیرسٹر محمد کریم عبد القادر ترکی ٹوپی پہن کر اجلاس مین داخل ہوا - تو ججان نے رد کر دیا۔ مسلمان بیرسٹر نے عذر کیا - کہ اسلام مین کسی مجلس مین ننگے سر رہنا خلاف شریعت ہے - اور وہ ننگے سر عدالت مین نہین رہ سکتے اس ہین سراسر خلاف مذہب خیال کرتے ہین - انہون نے عذر کیا کہ ہندوستان کے ہائی کورٹون مین اس کی بندش نہین ہے - تب یہان کیون ننگے سر پر مجبور کیا جاتا ہے ججان سیلون نے مشورہ کرکے قرار دیا - کہ ہندوستان کی ہائی کورٹون مین اس کی بابت ایک دستور نہین ہے - کہین اجازت ہے اور کہین اس کی اجازت نہین ہے - مسٹر عبد القادر نے اس کی بابت بمبئی ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس طیب جی سے دریافت کیا - انہون نے صاف تحریر فرمایا ہے - کہ بمبئی ہائیکورٹ مین تمام مسلمان ایڈوکیٹ ترکی ٹوپی پہنتے ہین - ایسے ہی ہندو ایڈوکیٹ اور پارسی ایڈوکیٹ بھی سر پر دیسی لباس رکھتے ہین - وہ ہرچند دیگر لباس مین فرنگی طرز اختیار کرتے ہین۔ لیکن ننگے سر نہین رہتے - اور اس پر کبھی اعتراض نہین کیا گیا ہے - مسٹر جسٹس طیب جی خود اپنی بابت بھی لکھتے ہین - کہ جب وہ ہائی ہین ایڈوکیٹ تھے - برابر پگڑی اور بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین چارہ جوئی کرتے تھے - اور عدالت کی طرف سے کبھی اس طرف توجہ نہین کی گئی - کسی جج ہائی کورٹ کو اس کا نقص نہین سوجھا - اور کبھی اعتراض نہین کیا گیا ہے مسٹر جسٹس طیب جی نے ان مسلمان بیرسٹرون کے نام ہی دیدیئے - جو ٹوپی یا پگڑی اور نیز بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین پیروی مقدمات کرتے ہین - ایسی صورت مین وہ حیران ہین - کہ سیلون کے ججان کو اعتراض کی کیسے سوجھی ہے - بخلاف اس کے معلوم کیا گیا ہے - کہ ہائی کورٹ کلکتہ مین اس کی ممانعت نہین ہے - یہان پر تمام ایڈوکیٹون اور بیرسٹرون کو برہنہ سر آنا اور پیروی مقدمات کرنا پڑتا ہے - سیلون مین اس کی بابت بڑا ایجی ٹیشن پھیل رہا ہے - اور وہان تمام آبادی کے لوگ مسٹر عبد القادر کی حمایت مین ہین - وہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کو ننگے سر چارہ جوئی کرنے کی ابتری سے محفوظ رکہین - اور اس کی بابت ولایت مین بہی فریاد کی جاویگی - بشرطیکہ یہان کی مزید شنوائی مین پہلوتہی کی جاویگی۔

انبالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ ایام محرم مین تعزیہ کے لیجانے کی بابت ایک ہنگامہ تک نوبت آئی - مسلح پولیس کی کمک نے بروقت پہنچکر اس کو دبا دیا - حتیٰ کہ جنگی فوج کے منگوانے کی ضرورت پیش آئی - لیکن اس کے پہنچنے تک فساد فرو ہوچکا تہا - سنی لوگون نے ایک تعزیہ بنایا تہا اور وہ اس کو اس رستے سے خواہ مخواہ لے جانا چاہتے تھے - کہ جہان سراسر ہندؤن کی ہی دوکانین دو طرفہ پائی جاتی ہین - حالانکہ جو رستہ تعزیون کے گذر کے لئے سرکاری طور پر قرار دیا گیا تہا - اس مین وہ بازار شامل نہین تہا - مسلمان لوگ زور دیتے تھے - کہ ضرور اسی طرف سے تعزیہ گذارین گے - حالانکہ سرکاری لیسنس (اجازت نامہ) مین وہ بازار شامل نہ تھا - لیکن اس کی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے تعزیہ کے ساتھ خلقت کا ہجوم بے شمار تہا - اور ہرچند پولیس نے بازر رکھنے مین تمام زور صرف کر دیا - لیکن وہ لوگ ایک نہین مانتے تھے - اور اپنے ارادے پر ڈٹ رہے تھے - کہ ضرور اُدہر ہی سے تعزیہ لیجائین گے - تعزیہ کے ہمراہ انبوہ خلایق بڑھتا جاتا تہا اور (بقول انگریزی اخبار) وہ چاہتا تہا - کہ پولیس پر طاقت کا وار کرے - لیکن اس مین ناکام رہے پچھلے سال ہی یہان پر ایک فساد برپا ہوا تہا - اسی خیال سے بنظر احتیاط ایک دستہ مسلح پولیس کا ہی ڈیوٹی پر تعینات کیا گیا تہا - اس مسلح پولیس کو دیکھکر خلقت اور ہی پرجوش ہوگئی - اور اپنے جوش کو ضبط نہ کرسکی وہ لاٹھیان لے کر مسلح پولیس پر ٹوٹ پڑے اور جن کے پاس لاٹھیان نہ تہین - وہ اینٹ پتھرون سے وار کرتے تھے مسلح پولیس نے اس نازک وقت پر قابل تعریف طاقت برداشت کا ثبوت دیکر غلبہ پایا - یعنے بلوائیون کو بڑھنے نہ دیا - علاوہ اس موقعہ پر سٹرپل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ہی ایک اور دستہ مسلح پولیس کی فوج کا لے کر موقعہ پر پہنچے - اور تب بلوہ ہاتہون ہاتہ فرو ہوگیا۔ جنگی فوج بہی منگوائی تہی - لیکن جیسا کہ لکھ چکے ہین - اس کے آنے پر بلوہ فرو ہوگیا تھا - تمام افسران ضلع و دیگر عہدیداران نے تعزیون کا جلوس شہر کے صدر بازار سے گذرتا ہوا دیکہا - اب بالکل امن امان ہے - اور بلوہ مذکور کی پاداش ۱۹ آدمی پکڑے گئے ہین۔

ایک شہادت

مکرم بندہ! اگرچہ مین ایک عیسائی مت کا سٹوڈنٹ ہون لیکن تاہم مین انصاف کی رو سے آپ کو آپکے سکول تعلیم الاسلام کی نسبت مبارکباد دیتا ہون اگر اس مین ایسے ہی سٹوڈنٹ ہین جیسا کہ مین نے میان معید احمد صاحب کو پایا - مین نے بہت سے سٹوڈنٹ دیکھے مین نے اور بہت سارون سے مذہبی معاملات کی نسبت میری بحث ہوئی ہے - لیکن جیسی کہ طبع رسا اور منہ پھیر دینے والی تقریر ان کی ہے کبھی نہین دیکہی

عاجز کیلف سٹوڈنٹ سیال کوٹ چہاونی

اطلاع - اخبار بدر کی روانگی کے واسطے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا تہا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے - کہ جمعہ کے دن کارکنان مطبع کو اخبار کی روانگی مین مشغول رہنے کے سبب نماز جمعہ کی طیاری مین دقت ہوتی ہے اس واسطے آئندہ اخبار بجائے جمعہ کے جمعرات کو نکلا کریگا - اور ہفتہ آئندہ کا اخبار معمول سے ایک دن پہلے آپ کو پہنچیگا اور آئندہ انشاء اللہ ہر جمعرات کو اخبار نکلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کان بدر لستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۱ | آن مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۱ سلسلہ الجدید جلد ۲ | ۲ محرم ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۔ مارچ ۱۹۰۶ء جمعۃ المبارک | نمبر ۱۱ سلسلۃ القدیم جلد

چہ گویم باتو گرآئی چہ بادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی ۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ـہ

معاونین درجہ دوم جن کو عـہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۲/۱ روپیہ عام قیمت بابعدے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ۔ ان سے بحساب ما بعد لیجاویگی ۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئیے ۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو بذریعہ کارڈ دریافت کرنا چاہئیے مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب ۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدم از دوری آں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

اطلاع ۔ اخبار بدر کیمتعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئیے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ بیعت کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ آج بروز یک شنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں۔ اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے۔ اُس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں میں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اُس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا پہلے اُس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں۔ پھر اُس چوبارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر میں کام کرتا ہوں۔ گویا اُس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اُس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اُس چوبارہ میں جائیں۔ انگریز تلاشی کرے گا اور میرے دل میں گزرا کہ اُس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں۔ جو تو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھے گا اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ معلوم نہیں۔ اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا۔ یعنی یہ الہام ہوا تھا۔

مکر عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریت
اذ کففت عن بنی اسرائیل۔

میں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کریگا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دہوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریت ہوگی۔ مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ میں نے پہلے دیکھا اور جو میں نے اب دیکھا اس کے کوئی اور معنے ہوں لیکن ظاہری معنے یہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اس ابتلار کا خاتمہ اچھا ہوگا۔ اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا۔ اور اپنی نصرت سے ابتلار سے رہائی دے گا۔ اور آخر یہ ابتلار نشان کی صورت میں ہو جائے گا۔

ڈائری

القول الطیّب

۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ اس فکر میں ہوں اور توجہ کرتا ہوں کہ اگر پتہ لگ جائے کہ کس ماہ میں آئندہ زلزلہ آنیوالا ہے تو یہ پھر ایک بڑا نشان ہو جاتا ہے۔ متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے۔ لیکن غور کرنیوالے کیواسطے یہ ایک بڑا نشان ہے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کے خدا سے تو آدم ہی اچھا رہا۔ کیونکہ آدم کے سامنے تو فرشتوں نے سجدہ کیا تہا۔ اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہیں کیا تہا۔ وہ ذلیل کیا گیا اور نکالا گیا۔ برخلاف اس کے عیسائیوں کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگتا پھرا اور شیطان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اس نے مجھے سجدہ نہیں کیا تہا۔ اسواسطے ذلیل ہوا اور پہانسی دیا گیا۔

فرمایا۔ عیسائی لوگ یسوع کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا۔ حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ خوبی تو اس میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے تعلقات ہوں۔ اور انسان قرب الٰہی کو حاصل کرے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ یسوع کی لوگ حد سے زیادہ ناجائز عزت کریں گے۔ اس واسطے پہلے ہی سے اس کا وہ حال ہوا۔ جس سے ہر بات میں اس کا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فرمایا۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا یہ قول کہ فلما توفیتنی اس کے یہ معنے ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ اگر قیامت کے دن حضرت عیسیٰ یہ کلمہ بولے گا۔ تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہوگا۔ کیونکہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جانے کا ذکر ہوگا۔ مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور اگر اس آیت کے یہ معنے لئے جائیں کہ جب میں فوت ہو گیا یعنی مر گیا۔ لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی۔ تو اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ عیسائی آج تک نہیں بگڑے۔ اور ان کا مذہب راستی پر ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نمازیں تو پڑہتے ہیں۔ لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے۔ فرمایا۔ صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تہیں۔ یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں۔

فرمایا۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ میں رکہا کرتا تہا اور کوچہ میں سے گذر رہا تہا۔ راستہ میں ایک بڑہیا نے دیکہا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے۔ اس نے کہا کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے۔ اس نے اسی جگہ تسبیح پہینک دی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں۔ ان کو کون گن سکتا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ زلزلہ کے متعلق آپ نے ایک اور اشتہار لکہا ہے جو کتاب کی صورت میں زیر طبع ہے۔ اور آپ نے ایک نظم بھی لکھی ہے جو عنقریب شائع ہوگی۔

اس ہفتہ میں بابو فخر الدین صاحب میانی سے خان صاحب عبد المجید خاں کپورتھلہ سے۔ دو شخص ملک کاغان سے اور دو شخص ملک اسکردو سے بعض دوست ریاست نابھہ سے اور ایک شخص افغانستان سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ایک پرانے دوست کو خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مخدومی مکرمی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک زمانہ تھا کہ آپ اور ہم ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ ایک ہی برتن سے کھانا کھاتے تھے ایک استاد کے پاس سبق پڑھتے تھے۔ وقت فرصت ایک ہی جگہ بیٹھکر میٹھی میٹھی باتیں کرتے تھے۔ وہ ایک وقت تھا اور گذر گیا لیکن خدا کی صد رحمت ہو حضرت مولوی نورالدین صاحب پر جنھوں نے ہم کو بالآخر ایک ایسی لڑی میں پرویا کہ دور ہوں یا نزدیک ہوں۔ پھر ہم فخر کر سکتے ہیں کہ ایک ہی تسبیح کے ہم دانے ہیں۔ یہ فخر مجھکو بھی حاصل ہے۔ اور آپ کو بھی حاصل ہے۔ اور اسی فخر نے جو بابو فخرالدین کی شکل میں مجسم ہو کر اس وقت میرے سامنے آیا ہے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ کو خط لکھوں اور ایسا خط لکھوں کہ آپ کو قادیان کی طرف کھینچ لاوے۔ میں کیا اور میرا ... کیا۔ مگر نہیں معلوم بابو فخرالدین صاحب کو آپ کے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ کہ اس محبت نے مجھ پر اثر ڈال ہی دیا کہ میں آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ کسی عزیز دوست مہربان کو قادیان آنے کے واسطے میں ... بڑھ کر اور کیا ترغیب دے سکتا ہوں کہ میں خود اپنی تمام کمیٹی باڑی چھوڑ کر قادیان میں آ بیٹھا ہوں۔ میرے ساتھ کے ملازم شدہ کلرک اس وقت ڈیڑھ سو۔ دو سو روپیہ تک لے رہے ہیں اور اچھے عہدوں پر ہیں مگر جس بات کو میں نے پا لیا ہے۔ لاہور رہ کر کئی ہزار کی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور میانی تو لاہور سے بھی بہت دور ہے اور کوٹ احمدی والہ پھر میانی سے بھی آگے۔ خدا نے تو اپنا احمد قادیان میں نازل کیا ہے اور تعجب ہے کہ آپ کا احمدی والہ یوں میانی کے پاس ہے حالانکہ ملوں میں تو وہ چیز رکھی جاتی ہے جسکو گلانا اور نابود کرنا مقصود ہو۔ خدا نہ کرے کہ آپ ایسی حالت میں گرفتار ہوں۔ لیکن جس قدر بے تعلقی پیدا کر رہیں آپ نے ترقی کی ہر ... ضرور ایک مایوسی کی حالت ہے۔ پیارے مخدوم تھوڑی دیر کیواسطے تمام خیالات کو جدا کر کے اور علیحدہ بیٹھکر ذرا سوچیں اور تصور باندھیں اور فرض کریں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہیں۔ پھر آپ کو کیا کرنا چاہئے کیا آپ کے دل میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہے یا نہیں کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو ... اور وہ کرتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور صدق دل کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر آپ کی وہ خواہش سچی تھی۔ تو اس کے پورا کرنے کا اب وقت ہے اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے۔ اگر چند روپیہ خرچ کرنے ہیں کے اگر تھوڑے سے سفر کی صعوبت اٹھا کر بلکہ میں کہتا ہوں کہ بہت سا مالی نقصان اٹھا کر بلکہ میں پھر کہتا ہوں کہ سارا گھر بار بیچکر آپ اس رسول کی صحبت کا شرف حاصل کریں۔ تو یہ سودا آپ کو مہنگا نہ پڑیگا اور ہر گز

تو مہنگا نہ پڑیگا۔ اس سے زیادہ میں وہ لفظ کہاں سے لاؤں۔ جو آپ دنیوی زنجیروں کو توڑ دیں۔ ہاں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس حقیقت اور معرفت کو شناخت کریں اور اس سے فایدہ حاصل کریں جو حضرت امام کے قدموں میں رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ والسلام خادم محمد صادق قادیان

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں

ذیل کا خط مفصلہ ذیل مولوی صاحبان کے نام روانہ کیا گیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ ایسی صاف پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر یہ لوگ کیا فرماتے ہیں۔

بخدمت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسر۔ مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی۔ بابو الٰہی بخش صاحب لاہور۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی۔ سکرٹری صاحب انجمن نعمانیہ۔

مولوی صاحب

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ امام نا حضرۃ مرزا صاحب نے زلزلہ کے متعلق ایک پیشگوئی اپریل ۱۹۰۵ء میں شائع کی تھی۔ جس کے یہ الفاظ تھے۔

”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“

یہ پیشگوئی نہ صرف ایک بار بلکہ کئی بار بذریعہ اخبارات الحکم و بدر و ریویو و علیحدہ اشتہارات کے شائع ہوئی اور سال بھر ہوتی رہی اور نہ صرف ہمارے ہی اخبارات نے اس کو شائع کیا۔ بلکہ اخبار عام اور پیسہ اخبار اور پنجہ فولاد اور اہل حدیث اور بعض آریہ اخباروں نے اور ہندوں کے اخباروں نے بھی اس کو مخالفانہ رنگ میں شائع کیا اور سال بھر تک برابر اس کی اشاعت ہوتی رہی۔

اب یہ پیشگوئی بصراحت تمام ۲۸ فروری کی رات کو پوری ہوئی ہے۔ اور اخبار سول اور اخبار عام اور دیگر انگریزی اور اردو اخبارات سے اور پرائیویٹ خطوط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ۴۔ اپریل والے زلزلہ سے ہرگز کم نہ تھا۔ بلکہ بعض جگہ اس کا زور زیادہ محسوس ہوا۔ ضلع شملہ میں کئی جانیں تلف ہوئیں اور کئی جگہ مکانات گرے۔ باوجودیکہ ۴۔ اپریل کے زلزلہ کی تباہی کے بعد تباہ شدہ علاقہ میں عموماً نئے مکانات کے بنانے کا سلسلہ اور مکانوں میں رہنے کا سلسلہ لوگ ختم ہی کر چکے تھے۔ پس اس پیشگوئی کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱)۔ پیشگوئی کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سال بھر اس قسم کا زلزلہ پھر نہ آئیگا۔ بلکہ دوسرے سال کے موسم بہار میں اس قسم کا زلزلہ آئیگا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

(۲)۔ وقت کے متعلق یہ تعیین کی گئی تھی کہ موسم بہار کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۳)۔ وقت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ تعیین بھی کر دی تھی کہ ۲۵ فروری کے بعد زلزلہ آئیگا۔ حالانکہ بہار کا موسم ابتدائے فروری سے شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن بہار کی تعیین کے درمیان ایک اور تعیین یہ ہو گئی کہ ۲۵۔ فروری کے بعد ہوگا۔ الہام الٰہی ہے کہ ”۲۵۔ فروری کے بعد دیا ہوگا“ جو شائع ہو چکا ہے ظاہر ہوتا ہے۔

(۴)۔ ”خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ اس کلمہ میں پھر کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ پہلا زلزلہ بھی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ایک نشان تھا اور دوسرا بھی ایک نشان ہی ہوا۔ اور وہ بھی خدا کی بات تھی اور یہ بھی خدا کی بات۔ اس کلمہ نے پہلے زلزلہ کی سچائی پر اور اس پیشگوئی کی منجانب اللہ ہونے پر اس پیشگوئی نے مہر لگا دی اور اس کا ثبوت دیا۔

ایسے صریح نشان کے پورا ہونے کے بعد میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں اور آپ سے سننے کا مشتاق ہوں کہ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ اخبار میں بھی میں نے یہ بات لکھی تھی۔ مگر اس خیال سے کہ خاص خط آپ کے دل پر خاص اثر کریگا۔ میں نے یہ نامہ لکھا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور جواب دینگے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور۔ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء

مناجات بحضرت باری عز اسمہ از تازہ تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے سر و جان و دل و ہر ذرہ ام قربان تو
بر دلم بکشا ز رحمت ہر درِ عرفان تو

فلسفی کز عقل می جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خردہا آں رہِ پنہان تو

از حریم تو ازیناں ہیچکس آگہ نشد
ہر کہ آگہ شد شد از احسان بی پایان تو

عاشقان روئے خود را ہر دو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیش دیدۂ غلمان تو

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے حجۂ برہان تو

یک نشان بنما کہ تا نورت درخشد در جہان
تا شود ہر منکرِ ملت محامد خوان تو

گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمیں دارم کہ کم گردد رہِ رخشان تو

گفتگو و بحث در دیں درد سر بسیار ہست
قصہ کوتہ کن بآیاتِ عظیم الشان تو

از زلازل جنبشے دہ فطرتِ اغیار را
تا مگر آیند ترساں سوئے آں ایوان تو

چشمۂ رحمت رواں کن در لباس زلزلہ
تا بکے سوزد دلم این بندۂ گریان تو

پیغام صلح

[illegible] مطابق ۲۲ مارچ [illegible]

یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا ذمہ وار کون ہے؟

آج کل یورپ امریکہ کی مہذب دنیا کا جو حال ہے وہ اخباروں اور رسالوں اور سیاحوں کے سفرناموں اور کتابوں اور اس ملک میں آنے والے انگریزوں کے ذریعہ سے دنیا پر بخوبی روشن ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ایسے طالب علم اور تعلیم یافتہ لوگ اُن ممالک کے مدارس میں ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان اور عقیدہ رکھتے ہوں۔ اکثر تو سرے سے اس بات کے ہی منکر ہیں۔ کہ اس عالم کا کوئی خدا ہے (نعوذ باللہ من ذلک) سائنس دانوں کے نزدیک یہ ایک فیشن ہو رہا ہے۔ کہ سائنس دان خدا کا منکر ہو۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں۔ وہ بھی اُس کی اعلیٰ اور افضل صفات اور پاک اور مقدس ناموں [illegible] منکر ہیں۔ بلکہ ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ خدا سے [illegible] ان کے نزدیک وقت کو ضائع کرنا ہے [illegible] اپنے دنیوی کاموں میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ساتواں دن جو عبادت کے لئے آتا ہے وہ بھی سیر و تماشا میں گذار دیتے ہیں اور جو چند ایک گرجہ کی زیارت کے واسطے تشریف لیجاتے ہیں۔ وہ بھی کچھ مخفی اغراض اپنے دل میں رکھتے ہیں اور مخفی اغراض نہ بھی ہوں۔ تو بھی باجا سننے اور گیت گانے کے لطف کا خیال دامن گیر ہوتا ہے فرانس نے گرجوں کو سلطنت سے بالکل بے تعلق کر دیا ہے اور خوب کیا ہے۔ امریکہ میں یہ شور برپا ہے کہ مدارس میں بائبل ہرگز نہ پڑھائی جاوے۔ اس سے بچوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ عام طور پر انبیاء کا نام بہت ہی بے ادبی سے لیا جاتا ہے۔ اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے۔ کہ اس کا باعث کیا ہے۔ کہ یورپ میں اور امریکہ میں جس قدر تہذیب اور تعلیم کی ترقی ہوتی جاتی ہے [illegible] چلی جاتی ہے۔ اور [illegible] کے وجود سے انکار [illegible]

اس امر کا باعث تلاش کرنے کے واسطے [illegible]

اول یہ دیکھنا [illegible] اور غور کرنا چاہیئے کہ الفاظ مذہب اور خدا کا مفہوم یورپ اور امریکہ کی مہذب دنیا میں کیا ہے۔ کیونکہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے۔ یا محبت کرتا ہے۔ تو اس کے نام کے لفظ کے سبب سے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے صفات کے مفہوم کے لحاظ سے کرتا ہے۔ مثلاً انسان سانپ کو جہاں پائے۔ اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔ اور اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ لیکن دوسرے انسان کو جہاں پائے۔ اس کے ساتھ اُنس کرتا ہے۔ تو سانپ کا نام اگر انسان رکھا جاتا اور انسان کا نام سانپ رکھا جاتا۔ تو ناموں کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ اور ہر ایک اصلی شکل اور صفات کے مفہوم پر ایک دوسرے کے ساتھ دوستی یا دشمنی کا برتاؤ کرتا۔ پس کسی شے کے ساتھ محبت یا عداوت کے تعلق کے واسطے صرف الفاظ اور نام قابل توجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے اصل مفہوم کو لینا چاہیئے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ مغرب کی مہذب دنیا کے نزدیک **مذہب** کسے کہتے ہیں اور **خدا** کا کیا مفہوم ہے۔ سو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان ممالک نے مدتوں سے صرف ایک مذہب ہی دیکھا ہے یعنی **عیسوی** اور جو خدا سالہا سال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ **یسوع** ہے اور بس۔ اُن کے نزدیک مذہب کے معنے ہیں **عیسویت**۔ اور خدا کے معنے ہیں یسوع۔ یسوع کے سوائے اور کوئی خدا ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا اور عیسویت کے سوائے اور کوئی مذہب ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد ہر ایک صاحب انصاف بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر یورپ نے خدا کا انکار کیا ہے تو در اصل اُن کا قصور نہیں بلکہ یہ قصور خود اُس مذہب کا ہے بلکہ یہ قصور خود اُس فرضی خدا کا ہے جو ان کے سامنے پیش ہوا۔ ایک حیثیت وجود جو پیشاب کی نالی سے باہر نکل کر روتا چیختا چلاتا بچوں میں کھیلتا۔ ماریں کھاتا۔ یہودیوں سے تھپڑ کھاتا۔ خوراک کا محتاج۔ پانی کا محتاج۔ ہوا کا محتاج اور پھر ایسا محتاج کہ رات [illegible] مکان نہیں [illegible] کھا اور [illegible] ہوا تو کیا [illegible] بالکل [illegible] اگر وہ بیابان مارے [illegible] خدا ہوں۔ تو ایسے خدا کا منکر کس جرم کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ ؟ کسی کا بھی نہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اگر خدا اور مذہب کا انکار کیا ہے۔ تو یہ امر قابل تعجب نہیں بلکہ قابل تعجب تو یہ ہے۔ کہ وہ اب تک ایسے خدا کو مانتے کس طرح سے رہے اور ایسے مذہب پر وہ اتنی مدت تک قائم کس طرح سے رہے۔

پس یورپ امریکہ کی دہریت کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ ان ممالک میں اور تو کوئی مذہب پہنچا ہی نہیں۔ جو مذہب ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عیسائی مذہب ہے۔ اور جو خدا ان کو بتلایا گیا ہے۔ وہ **یسوع** ہے۔ اگر وہ ایسے خدا کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ضرور تھا۔ کہ بالآخر ان کے عقائد کا یہ حال ہوتا۔ جو کہ اب ہو رہا ہے۔ اور در اصل اسلام کے سوائے تمام مذاہب کا آخری نتیجہ دہریت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی سچی صفات کا انکار رفتہ رفتہ انسان کو اصل حقیقت سے بہت دور ڈال دیتا ہے۔ اے خدا ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام ہی پر وفات دے۔ آمین۔

سورج دو دفعہ دکھائی دیا

ایک مشہور سیاح کا بیان ہے۔ کہ دنیا میں صرف ایک جگہ میں نے عجیب اور غیر معمولی تماشا سورج کو دو دفعہ طلوع ہونے کا دیکھا میں ایک دفعہ سوئیٹزرلینڈ کی پہاڑی موسومہ رگی پر سوتا تھا اور سورج کے طلوع ہونے کا نورانی نظارہ دیکھنے کے لئے اٹھا برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی جس کی چوٹیاں ابھی تک تاریکی سے نظر نہیں آتی تھیں۔ لیکن نمودار ہونے والی صبح کی گلابی رنگت ان کی چوٹیوں پر ظاہر ہو کر آہستہ آہستہ سے ادھر اُدھر پھیلنے لگی پھر یکایک دس منٹ میں سورج طلوع ہوتا دکھائی دیا۔ لیکن یہ بالکل زرد اور پھیکا تھا۔ گویا سورج کے اور ہمارے درمیان کہر کا ایک وسیع بادل چھایا ہوا تھا۔ جب سورج افق کے بالکل اوپر آگیا۔ تو روشنی بجائے بڑھنے کے کم ہوتی چلی گئی۔ اور آخیر کو بالکل پھیکی ہو گئی۔ لیکن تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر اصلی سورج ہی دکھائی دیا۔ کیونکہ جو کچھ پہلے نظر آیا تھا وہ گویا جھوٹی روشنی یا ہماری نظر کا دھوکہ تھا۔ جہاں تک کہ ہم نے دنیا کی سیر کی ہے کہیں ایسا حیرت انگیز واقع نہیں دیکھا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں عمر بھر ہرگز نہیں بھولیگا (اروڑ منس گزٹ)

ایڈیٹر۔ پہلے جو دکھائی دیا تھا وہ سورج کا انعکاس تھا خود سورج نہ تھا۔

بدر منور

۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورۃ فتح

رکوع ۲ پارہ ۲۶ رکوع ۱۰

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

اس رکوع کا ترجمہ کرنے سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو تقریر بطور تمہید کے فرمائی تھی۔ اس کا درج کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی رسول زمین پر آتا ہے۔ اور کوئی حق کی بات مخلوق الٰہی کے سامنے بیان کی جاتی ہے۔ تو اس وقت لوگ عموماً تین قسم کے ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کے تین فرقے بن جاتے ہیں۔ پہلا فرقہ مصدقین کا ہوتا ہے۔ جو اس حق کو سچ جان کر تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اس حق لانے والے کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور ہر طرح سے اس کی امداد کرتے ہیں۔ اور اس کی نصرت کرتے ہیں پھر خود اس فرقہ کے لوگ تین درجے کے ہوا کرتے ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو اس کو فوراً مان لیتے ہیں۔ صرف اس کا چہرہ دیکھ کر پہچان جاتے ہیں کہ یہ راستباز ہے۔ ان کو کسی معجزہ اور کرامت کے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کا دل ایک ایسا نور معرفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ وہ نبی کا دعویٰ سنتے ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اول درجہ کے مصدقین ہیں۔ ان کی مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں تھی۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو مان تو جاتے ہیں۔ مگر کسی قدر دلائل سننے کے بعد اور تھوڑی بہت تحقیقات میں مصروف رہنے کے بعد بالآخر تسلیم کر لیتے ہیں۔ تیسرے درجے کے وہ لوگ ہیں۔ جو بہت شبہات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن بالآخر دلائل اور معجزات اور نشانات دیکھ کر مان ہی لیتے ہیں اور خدا کے راستباز بندے کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ یعنی تین درجے کے لوگ ہیں جو فرقہ مصدقین میں شامل ہیں۔ اور یہ سب کے سب سعید لوگ ہوتے ہیں اور اس فرقہ کا نام سعادتمندوں کا فرقہ ہے۔

دوسرا فرقہ وہ ہے۔ جو بالکل اس کے برعکس چلتا ہے اور وہ شقی لوگوں کا فرقہ ہے۔ جو منکرین کا فرقہ ہے اور مکذبین کی جماعت ہے۔ اس کے بھی تین مدارج ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو سنتے ہی بغیر سوچے اور سمجھے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور بغیر دلیل کے فوراً تکذیب پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی دلیل نہیں اور نہ وہ دلیل کی پرواہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک لفظ "لا" کا پڑھا ہوا ہوتا ہے۔ گویا ان کی فطرت میں ہی تکذیب رکھی ہے۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو بات سنتے ہیں اور دلائل ان کو دئے جاتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی دلیل ان کو فائدہ نہیں دیتی بلکہ ان کے شبہات پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو مباحثات کرتے ہیں۔ اول میں نرم ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مخالفت میں بڑھ کر پکے مخالف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تصدیق کنندوں کے تین درجات ہیں۔ ایسا ہی مکذبین کے تین درجات ہیں۔

ان کے علاوہ ایک تیسرا فرقہ بھی ہے۔ جو نہ مصدقین میں شامل ہوتا ہے اور نہ مکذبین میں۔ یہ وہ فرقہ ہے۔ جو نہ ساتھ دے سکتا ہے اور نہ کھلے بندوں مخالفت کی جرأت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ وہ ہیں۔ جن میں اخلاقی حوصلہ نہیں نہ اقرار ہے اور نہ انکار ہے۔ کوئی ادھر کا ملا تو ادھر کی باتیں سن لیں۔ اور دلی زبان سے ہاں ہاں کرتے رہے اور ادھر گئے تو وہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ یہ گروہ منافقین کا گروہ ہے۔ اور اس رکوع میں جو آگے آتا ہے اس گروہ منافقین کا ذکر ہے۔

سيقول لك المخلفون من الاعراب شغلتنا اموالنا واهلونا فاستغفر لنا. يقولون بالسنتهم ما ليس في قلوبهم. قل فمن يملك لكم من الله شيئا ان اراد بكم ضرا او اراد بكم نفعا. بل كان الله بما تعملون خبيرا۔

ترجمہ۔ قریب ہے کہ اعراب میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ اب کہیں گے کہ اموال اور اہل وعیال کی مشغولیوں نے ہم کو روک رکھا۔ آپ ہمارے واسطے خدا تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ انہیں کہہ دو اگر خدا تعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے۔ تو اس کے حضور میں تمہارے لئے کون مالک ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے باخبر ہے۔

یہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ والے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو عذر کرنے لگے۔ مثلاً کوئی کہتا گھر کے لوگ اکیلے تھے۔ مکان غیر محفوظ تھا۔ چور چکار کا خطرہ تھا۔ اس واسطے ہم حضور کے ساتھ نہ جا سکے۔ ورنہ ہم تو دل سے حضور کے خادم ہیں اور اپنی جانیں دینے کے واسطے تیار ہیں۔ اب حضور ہمارے واسطے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس سستی کو معاف کرے۔ ایسے ہی عذر کئے۔ مگر خدا تعالیٰ دلوں کا واقف ہے۔ اس نے اپنے رسول کو اطلاع کی کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف زبان سے باتیں بکتے ہیں۔ ان کے دل درست نہیں ہیں۔

بل ظننتم ان لن ينقلب الرسول والمؤمنون الى اهليهم ابدا وزين ذلك في قلوبكم وظننتم ظن السوء وكنتم قوما بورا۔

ترجمہ۔ بلکہ تم نے گمان کیا کہ یہ رسول اور مومنین اپنے اہل وعیال کی طرف واپس نہ آئیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں کو بھلی لگی۔ اور تم نے بہت برا گمان کیا۔ اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

منافقین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی تھوڑی سی جماعت ہے۔ مکہ کو جاتے ہیں۔ کفار کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ان کے ساتھ جانے کی ہم کو ضرورت ہی کیا ہے۔ ایسے بدگمانیوں نے خود ان کو ہی ہلاک کر دیا۔

ومن لم يؤمن بالله ورسوله فانا اعتدنا للكفرين سعيرا۔

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ضرور کفار کے واسطے دوزخ تیار کیا ہے۔ یہ دوزخ کفار کیلئے اس دنیا میں بھی ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ ان کے انجام سے ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے۔

ولله ملك السموات والارض يغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء وكان الله غفورا رحيما۔

اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جسے چاہے بخشتا ہے جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے یہ آیت شریف ان لوگوں کو جو جان پر ظلم کر چکے ہیں۔ ایک راہ مخلصی بتلاتی ہے۔ تمہاری حالت گو ایسی ہے کہ اس کا انجام جہنم ہے تاہم راستہ توبہ کا اللہ تعالیٰ نے کھلا رکھا ہے۔ اگر تم اب بھی خدا کی طرف رجوع کرو اور توبہ کرو۔ تو وہ غفور الرحیم ہے۔ اور تمہارے واسطے بہتری کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

دعا مدد

ابو ظفر محمد صاحب طالب علم میڈیکل سکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں۔

مدرسہ تبلیغ الاسلام

ہمارے پاس خبر پہنچی ہے۔ کہ سہارنپور میں ایک مدرسہ بنام مندرجہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ غیر مذاہب کے جواب دینے کے واسطے واعظ بنائے جاویں۔ اور اس مدرسہ میں سردست ایک سنسکرت کا پنڈت زبان سنسکرت پڑھانے کے واسطے ملازم رکھا گیا ہے۔ ان پنڈت صاحب کا پہلا نام بابو جگن ناتھ ... صاحب تھا۔ ... پور کے ضلع کے باشندے ہیں۔ اور اب وہ مسلمان ہو کر اپنا نام عبد السلام رکھتے ہیں۔ پنڈت عبد السلام صاحب کے زیر تعلیم ایک جماعت ہے اور اس مدرسہ کے ... اور مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مسلمان عربی کے فارغ التحصیل طلبہ کو اس مدرسہ میں وید وشاستر کی پوری تعلیم دی جاویگی۔

۲۔ بعد تکمیل نصاب سنسکرت انجمن اپنے سرمایہ سے چاروں ویدوں کا ترجمہ کر کے پبلک میں شائع کریگی۔

۳۔ عند الضرورت اپنے طلبہ کو مختلف مقامات میں مناظرے کے لئے روانہ کریں گے۔

۴۔ کافی سرمایہ ہو جانے پر اشاعت اسلام کے لئے مختلف بلاد وامصار میں روانہ کریں گے۔

۵۔ تاکہ یہ ... تفکرات معاش سے بے فکر رہیں کے لئے طلبہ کو معقول وظائف دیں گے۔

شکر ہے مسلمانوں کو ان امور کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ لیکن خطرہ یہی کیا جاوے۔ جب تک یہ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کریں گے۔ جو خدا نے بتلایا ہے اور ... اشاعت اسلام کے اس مدرسہ میں داخل نہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تب تک کوئی کامیابی کا ... یہ لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

نئے خریدار

اخبار پیدا ... کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کا سلسلہ جو جنوری کے لئے جوش پر تھا۔ آج کل پھر ٹھنڈا پڑا ہوا ہے اس واسطے ... توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر ایک خریدار اس امر کو اپنا فرض جانے کہ ... پیدا کرے۔ ... یہ کوئی بڑی قیمت نہیں۔ صرف ... دوستوں کی خاطر ہم نے یہ قیمت مقرر کی ہے اور ہم اس بات پر بھی ... لوگ بجائے یکدفعہ بوجہ ... کے چار چار آنہ ماہوار ... بھی روانہ کر دیا کریں رسید برابر اخبار میں شائع ہوتی رہے گی۔ ... اختیار ہے کہ بدلا لیتا ہو لیکن اگر ... صہ ہم تک نہ پہنچیں بیچ ہی میں لٹکائی جاویں۔ تو ہم اس امر کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ عموماً ہم کو شکایت پہنچ ہی جاتی ہیں۔ والسلام

میں کس قدر کاپیاں کے باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہوں

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے۔ منشی ذوالفقار علی خان صاحب کو جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے۔ کہ جس قدر کاپیوں کے باہر بھیجنے کا منیجر رسالہ انتظام کر سکے اس قدر کاپیاں بھیجنے کے لئے قوم کو تیار رہنا چاہیئے۔ پس میں ان کو یہ خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ دو ہزار کاپیوں کے بھیجنے کا انتظام میں فی الفور کر سکتا ہوں۔ میں نے جو کبھی یہ کہا تھا۔ کہ زیادہ کاپیوں کے لئے ابھی کوئی انتظام نہیں ہوا وہ صرف جاپان کے متعلق تھا۔ جہاں ہم نے چاہا تھا کہ سو یا دو سو کاپی جاوے مگر بسبب پورے پتوں کے نہ ملنے کے ساٹھ کاپیوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اگرچہ جاپان کے متعلق بھی ابھی میں اس کوشش میں ہوں۔ کہ وہاں ہی زیادہ کاپیاں جا سکیں۔ مگر صرف جاپان پر زور دیتے جانا میرے نزدیک غلطی ہے۔ ہم کو ابھی زیادہ زور انگلستان امریکہ پر ہی دینا چاہیئے اس سال کے ابتدا سے مجھے ایک نئی تجویز سمجھ میں آئی ہے جو اگر خدا کی نصرت اور توفیق شامل حال ہو۔ تو بہت مفید ثابت ہوگی۔ بجائے افراد کو کاپیاں بھیجنے کے آئندہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ زیادہ تر پرچے سوسائٹیوں۔ کلبوں۔ لائبریریوں۔ کالجوں اور سکولوں کے ریڈنگ روم وغیرہ ایسے مقامات پر بھیجے جاویں۔ جہاں ایک ایک پرچہ کے کئی کئی ہزار کی نظر سے گذرنے کا امکان ہو۔ یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے۔ کہ اگر قوم آج ... ہزار ... بھیجنے کیلئے بھی تیار ہو۔ تو تھوڑا ہے پس میں اس کام کو منشی ذوالفقار علی خان صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ وہ پورے جوش سے یہ تحریک کریں۔ کہ کم از کم اس سال دو ہزار کاپی باہر جا سکے۔ یہ طرز بھیجنے کی جو اب اختیار کی گئی ہے میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیونکہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گذر سکیگا اسی قدر زیادہ امید فائدہ کی ہو سکتی ہے۔ چونکہ کام کو بانٹ کر کرنے کا اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام بھی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت سی ضروری تحریکیں نہیں ہو سکتیں۔ یا التوا میں پڑی رہتی ہیں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحبان الحکم و بدر و منشی ذوالفقار علی خان صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متفقہ کوشش کے آگے دو ہزار کی تعداد کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر اس سال یہ قدم رکھا گیا تو امید ہو سکتی ہے کہ آئندہ سال پانچ ہزار تک کاپیاں ہم بھیج سکیں گے جو جوش احمدی قوم نے اپنی تحریروں میں دکھایا ہے۔ اب اس کا عملی ثبوت دکھائیں اور دوسروں کی بجائے جس کا وعدہ ہمیں غیر احمدی احباب کی طرف سے ملتا تھا۔ دو ہزار کاپیاں بھیج کر دکھائیں کہ حمایت اور اشاعت اسلام کا جوش جو دراصل ان کو اپنے پیارے امام کے جوش کا تھوڑا سا حصہ ملا ہے۔ دوسرے لوگوں سے کس قدر بڑھ کر اس جماعت کے دلوں میں ہے۔ میں انشاء اللہ یہ انتظام کرونگا کہ جس قدر کاپیوں کا چندہ آتا جاوے۔ اسی قدر کاپیاں باہر بھیجتا رہوں۔

خاکسار محمد علی۔ منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔

آثار علم و ادب
عربی زبان اور اسکے لہجے

معزز معاصر "المقتبس" کا بیان ہے کہ سویڈن کے کاؤنٹ آف لینڈ برگ کی فرانسیسی زبان میں ایک رسالہ لکھا ہے موتمر المستشرقین یعنی اورنٹیل کانفرنس کے چودھویں اجلاس میں جو الجزائر میں منعقد ہوا تھا پیش کیا تھا۔ اورنٹیل کانفرنس کی حالت اور اس کے اجلاس کی پوری کیفیت البیان سال گذشتہ کے کسی نمبر میں ہم مفصل لکھ چکے ہیں ناظرین اس کو ملاحظہ فرماویں۔ مولف صاحب مشرقی زبانوں اور خاصکر عربی زبان کے بڑے عالم ہیں اور بلاد عرب میں ان کے بہت سے دوست ہیں جن سے دوران سفر میں ان سے تعارف ہوا خاصکر مصر و شام و جنوبی الجزیرہ میں اکثر کتابیں بھی جو تمدن کی مفید ہیں لکھی ہیں اور طلبہ نے ان سے فائدہ بھی اٹھایا ہے

اس کتاب کو فرانسیسی کے دو مشہور عالم سلفستر دی ساسی کا ترجمہ کی تعریف سے شروع کیا ہے جنہوں نے عربی زبان کو کثرت تعلم و تدریس کیوجہ سے یورپ کا ایک علم بنا دیا۔ انہیں کے ذریعہ سے جرمنی میں بھی عربی تعلیم پہنچی اور وہاں بھی لوگوں کو اس کے سیکھنے کا شوق ہوا اور اہل جرمن نے اس زبان کی عمدہ خدمت کی اور پھر تمام یورپ میں اس کا چرچا پھیل گیا۔ دو برس سے مولف کو اس زبان کی طرف توجہ ہوا اور ایسا شوق ہوا کہ بعض لوگ بقول مولف اس کو اس زبان کو حاصل کرانے پر جس کا تمام لہجہ درکنار فصیح لہجہ کی بھی تحقیر کی جاتی ہے مجنون کہتے تھے۔ برسوں کے بعد جو عربی کے لہجوں کی اصلیت دریافت کرلی اور اسلام کے قبل شعر و سخن کی حالت سے بحث کرلی اور یمن و شام کے تاریخی آثار سے مطلع ہوا۔ میں گمان کرتا تھا مجھے یقین ہوا کہ یہ زبان جو آج بولی جاتی ہے قبل اسلام بھی پہلی ہوئی تھی اور عرب اس زمانہ میں جاہل وحشی نہ تھے۔ اور نہ ناچیز ہونے کے بعد چیز بنے تھے۔ کچھ نہ کچھ ان کے صاحب علم ہونے کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ صفا سپارٹی کے چرواہوں اور قرب و جوار والوں نے ہزار علمی ایسے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن پر ان کے خطوط موجود ہیں اور یہ خطوط یمن کے خط حمیری کے پہلے کے ہیں۔

(البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات

مجھے اس وقت یہ ثابت کرنے کے لئے کسی طویل بحث اور دلائل و براہین پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اسلام فی الحقیقت ایک زندہ۔ زبردست۔ اور خدا تعالیٰ کا برگزیدہ دین حق ہے۔ کیونکہ قطع نظر اس سے کہ عقل و نقل سے اس کے افضل ترین ادیان موجودہ ہونے پر مہر لگ چکی ہے جسے نہ صرف اسلامی دنیا کے کروڑ ہا نفوس بشرح صدر تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے بھی اکثر ارباب بصیرت اہل الرائے اس کی صداقتوں اور محاسن کی شہادت دے چکے ہیں اور دے رہے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ باوجود اتمام حجت ہو چکنے کے ابھی تک کروڑوں مخلوق اس پر ایمان لانے کی نعمت سے محروم بھی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی امر کا صرف جان لینا یا سمجھ جانا اور چیز ہے۔ اور اس پر کاربند ہونا چیزے دگر۔ گویا محض سرسری علم۔ بصیرت کے درجہ کو پہنچا ہوا پختہ یقین اور عمل جدا جدا چیزیں ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہزاروں لاکھوں غیر مذاہب کے لوگ دنیا میں ایسے موجود ہیں۔ جو عملی طور پر اسلام کی بعض ہدایتوں اور صداقتوں کے قائل و مداح ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ یہ دراصل دین الفطرت کے محاسن اور برکات سے ہیں مثلاً توحید۔ نیکوکاری۔ راستگفتاری۔ خلوص نیت۔ عزم و استقلال۔ انسانی ہمدردی۔ باہمی خوش معاملگی۔ حق جوئی انصاف پسندی۔ صاف گوئی اور آزادی رائے وغیرہ وغیرہ۔ اور برعکس اس کے اتنے ہی بلکہ شاید ان سے بھی زیادہ آدمی اب اس وسیع دنیا میں ایسے ہوں گے کہ گیا میں جو داخل اسلام ہونے پر بھی۔ اور اسلام کے نام لیوا کہلا کر بھی جان بوجھ کر اس کے احکام کو کھلا کھلا ماننے میں ذرا نہیں ڈرتے بلکہ اب تو شوخی بے باکی۔

اور ناخدا ترسی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ چلی ہے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ان پر جن کے دین کی حجت تمام ہو چکی ہے اس ملت سے وہ بہ نسبت دیگر اقوام و ملل کے زمامرد لواہی میں زیادہ خوف خدا سے کام لیتے۔ مگر برخلاف ازیں انہوں نے خشیۃ اللہ کو علی العموم ایسا ہی بالائے طاق رکھدیا ہے جیسے کہ ایک نادر قہار ہستی پر ایمان نہ رکھنے والا دہریہ کر سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو۔ تو دہریئے بھی بعض بے حیائی کے کاموں یا ناسزا حرکات کے اتنی دلیری سے مرتکب نہیں ہوتے کیونکہ وہ کم از کم ایسی باتوں کو اخلاقی برائی اور سوسائٹی کا گناہ سمجھتے ہیں۔ مثلاً کھلے خزانے شراب پینا۔ سیہ کاریاں کرنا جھوٹی گواہیاں دینا۔ خلق خدا کو دھوکے سے لوٹنا۔ خدا کے پاک بندوں کی شان میں سب و شتم بکنا۔ بڑی دلیری سے بدمعاملگی کرنا۔ کج خلقی و ناخدا ترسی کو روا رکھنا۔ صوم و صلوٰۃ کو بڑی بے باکی و صفائی سے ٹالنا۔ جاہلانہ اور فاجرانہ حرکات میں عوام کالانعام کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ۔ ہم عیسائیوں کو الزام دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے کفارہ کے ناپاک عقیدہ سے دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیلائی ہیں۔ مگر مسلمانوں کی حالت ایک طرح ان سے بھی زیادہ شرمناک قابل ملامت ہے کہ خدا اور اس کے رسول (صلعم) تو ایمان کے ساتھ عمل صالح کو ضروری و لازمی قرار دیں حتیٰ کہ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی ایمان کے نرے زبانی جمع خرچ کو کافی بتلایا گیا ہو۔ بلکہ جہاں امنوا آیا ہے۔ وہاں عملوا الصالحات بھی ضرور ہی موجود ہوگا۔ اور مسلمان ہیں کہ کفارہ پر ایمان رکھنے والے ضالین کی طرح خالی اقرار باللسان پر تکیہ کر بیٹھے ہیں کہ بس بہشت کا پٹہ لکھا گیا اب عمل صالح کی کیا ضرورت ہے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ خیر۔ اس موقعہ پر اسلام کی حقیقت اور افضلیت ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ خاص کر جبکہ اسلامی اخبارات۔ لیکہ ایڈیٹر جن کی طرف ہمارا روئے سخن ہے۔ عموماً خود بھی اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں۔ اگرچہ بدنصیبی سے ان میں بعض عملی یا اعتقادی دہریے ہی ہوں۔

یہاں اس بحث میں خامہ فرسائی کرنا ہمارا مقصود بالذات نہیں کہ آیا ان نامہ نگار جان دین اور ترجمان ملت نے عام طور سے حمایت دین اور حب ملت کما فی الاصل کہاں تک حق ادا کیا ہے۔ بلکہ اس جگہ ہمیں صرف ایک بارۂ خاص میں ان کی حُب و حمایت کو دیکھنا ہے۔

معزز ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی اخباری دنیا میں کچھ سے اشاعت اسلام کا چرچا ہو رہا ہے۔ بہت سے اہل قلم زور کے ساتھ یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ مہذب اور روشن خیال اقوام یورپ وغیرہ پر اگر اسلام کی صداقتیں اور محاسن معقولیت اور متانت سے پیش کئے جائیں اور یہ ثابت کیا جاوے کہ جہاں اکثر دیگر مذاہب بحالت موجودہ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے نزدیک قابل قبول نہیں رہے۔ وہاں اسلام بفضلہ روز بروز برحق ثابت ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آج کل کی حیرتناک انسانی ترقیات اور سائنس و فلسفہ بھی سب کے سب مل کر اس کی بنیادوں کو جو خود خدا تعالیٰ لایزال کی ڈالی ہوئی ہیں۔ ذرا نہیں ہلا سکتے۔ تو ممکن ہے۔ کہ شائستہ قومیں اس دعوت کو خوشی اور شکرگزاری سے قبول کریں۔ کیونکہ صلیب پرستی وغیرہ کے گندہ اور مجروح عقیدوں سے ان کے اکثر و بیشتر سمجھدار افراد کلی بیزار ہو چکے ہیں۔

اس معاملہ میں کسی نے تو (خاص کر جاپان کی طرف) اسلامی مشن کا بھیجا جانا تجویز کیا۔ اور کسی نے حقیقت و صداقت اسلام پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کا بکثرت بلا قیمت شائع ہونا۔ لیکن بعض حاضرین نے جن کو ہم فہمیدہ۔ روشن خیال۔ آزاد طبع۔ اہل الرائے ہونے کے علاوہ حق گو اور انصاف پسند بھی مانتے ہیں مگر ایک حد تک۔ یہ بات قرار دی کہ ریویو آف ریلیجنز کو جو اس وقت حمایت و اشاعت اسلام کی خدمت مہذب ممالک میں بوجہ احسن انجام دے رہا ہے۔ حتیٰ کہ بعض کی رائے میں یہ عظیم الشان کام اس معقولیت۔ متانت اور زور و شور کے ساتھ اب تک کسی اسلامی پرچہ سے بھی نہیں بن پڑا۔ بلاد یورپ وغیرہ کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کا آرگن مانا جاوے۔ اور متفقہ قومی اعانت سے اس کی وہاں ایک بڑے پیمانہ پر باستقلال اشاعت ہوتی رہے۔ اخبار وطن لاہور کے باہمت ایڈیٹر صاحب نے تو یہاں تک بیڑا اٹھایا کہ اس کار خیر میں اس قدر امداد ہم اپنی گرہ سے دیں گے اور اپنے خریداروں سے دلائیں گے۔ لیکن افسوس کہ بہتوں کو جنہیں حمیت اسلام کے بڑے بڑے دعوی ہیں۔ اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ زبانی باتوں سے ہی ایک صحیح اور مسلمہ امر حق کی تائید کر گذرتے۔

یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ ریویو موصوف سلسلہ حقہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ ان کی زبان و قلم سے اس کی واقعی خوبیوں کا اعتراف کرنا بھی ان کے مشرب میں کفر ہے۔ کاش یہ نادان چشم بصیرت رکھنے اور سلیم الفطرت ہوتے۔ تو اور کچھ نہیں اتنا ہی سوچتے کہ احمدی سلسلہ یا ان کے لفظوں میں قادیانی مشن اگر (نعوذ باللہ) حق پر نہیں بلکہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ تو پھر اس کے لیڈروں کو دین حق کی پرزور خدمت و حمایت کی ایسی توفیق کہاں سے مل جاتی ہے یار و اغیار سب ملتے۔ اور داد دیتے ہیں۔ اسلام کی جو معنی خیز فلاسفی اسے سوجھی ہے۔ دین الفطرت کی تائید میں جیسے جیسے زبردست اور مسکت دلائل اور کتاب اللہ کے جو جو حقائق و معارف یہ فرقہ اور اس کا امام (علیہ السلام) پیش کرتا ہے۔ ان تک اوروں کی عقول و اذہان کی رسائی کیوں نہیں؟ کیا اس وقت مسلمان علماء قرآن و حدیث کا گھاٹا پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں اب بھی اس ایک ہی ملک میں موجود ہوں گے۔ لیکن اصل میں بات یہ ہے۔ کہ مامور من اللہ امام وقت کے انکار کا وبال و نکال ہے۔ جو انہیں سچی بصیرت سے اور مغز کتاب اللہ کے فہم سے محروم کر رہا ہے۔ اگر ان میں اہل نظر ہوتے۔ اگر ان کی باطنی آنکھیں روشن ہوتیں۔ تو امام علیہ السلام کی بھی شناخت کر لیتے جو عین ضرورت کے وقت آسمانی تائیدوں۔ نصرتوں۔ اور نشانوں کے ساتھ آیا ہے۔ تب قرآنی حقائق و معارف بھی ان پر کھولے جاتے۔

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہب عیسوی کا فرقہ مارمن

(سلسلہ کیواسطے دیکھو نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۴ء)

اس فرقہ کے بانی جوزف سمتھ کے مختصر حالات ہم آگے درج کر چکے ہیں۔ یہ شخص اس فرقہ کے درمیان نبی اور رسول مانا جاتا ہے۔ سب سے پہلا الہام جو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ **اس وقت جس قدر فرقے مذہب عیسوی کے دنیا میں موجود ہیں وہ سب کے سب غلط راہ پر ہیں۔ اور سب سے خدا ناراض ہے۔** سمتھ صاحب کو الہام ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو کم از کم اس میں شک و شبہ نہیں کہ یہ الفاظ بجائے خود درست اور صحیح ہیں۔ کہ عیسائیوں کا کوئی فرقہ راہ حق پر نہیں ہے۔

یسوع امریکہ میں اس فرقہ کا یہی عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح بعد واقعہ صلیب امریکہ میں نمودار ہوا تھا۔ اور وہاں کے لوگوں کی ہدایت کی تھی۔ اور اس کے صحف اور بائیبل اب تک وہاں موجود ہے اور اس کا ترجمہ بھی چھاپ کر شائع کیا گیا ہے جس کو بک آف مارمن [illegible] کہتے ہیں [illegible] نے انگلینڈ سے منگوائی ہے۔ اس میں انبیاء کے قصے [illegible] کے ساتھ بعینہ اسی طرح درج ہیں۔ اور علاوہ ان انبیاء کے جن کا ذکر بائیبل میں موجود ہے کچھ نئے قسم کے نام بھی ہیں۔ یسوع کے زمانہ میں غالباً ایشیا کے امریکہ جانے کے واسطے کوئی راستہ کھلا نہ تھا۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے ایک لمبی عمر پائی تھی۔ اور کچھ ٹھیک تاریخ معلوم نہیں۔ کہ وہ کب ہندوستان میں آئے۔ اس واسطے کہہ نہیں سکتے۔ کہ ہندوستان میں پہنچنے سے پہلے اور کشمیر میں سکونت اختیار کرنے کے ماقبل آپ کہاں کہاں گشت کرتے پھرے ہوں۔

تعدد ازدواج ایک خاص مسئلہ اس فرقہ کا جس کے سبب سے یہ فرقہ بہت ہی مشہور ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا ایمان اور عقیدہ اور باوجود سخت مخالفت کے یہ عمل ہے۔ کہ عورتیں بہت کرنی چاہئیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے جن کی میرے ساتھ خط و کتابت ہے مجھے اپنی تصویر بھیجی ہے جس کے ساتھ اس کی پانچ بیویوں کی تصویریں بھی ہیں۔ اور وہ پانچوں بیویاں ایک ہی وقت میں ان کے پاس ہیں۔ ان لوگوں کا مذہب ہے اور [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے [illegible] کی عورتیں رکھتے تھے اور وہ سب کی سب ان کے [illegible] نہیں [illegible] بلا نکاح کے ساتھ غیر عورتوں [illegible] نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کے دوسرے عیسائی ان بیچاروں کو اس عقیدہ کے سبب بہت کچھ دکھ پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو بدمعاش قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ للکار کر عیسائی دنیا کو تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ تم میں سے کون ہے جو بدکاری سے بچا ہوا ہے اور اس بدکاری کا جو یورپ میں پھیلی ہوئی ہے اصلی موجب یہی ہے کہ ایک سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں لانا عیسائی دین کے مطابق منع ہو چکا ہوا ہے۔

موجودہ بائیبل اس فرقہ کے عقاید کے مطابق موجودہ بائیبل بالکل اصلی حالت پر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ تحریف اور تغیر ہو چکا ہے اور کئی ایک صداقتیں اب اس میں شامل نہیں ہیں جو کہ ابتدا میں تھیں لیکن مارمن کی کتاب کے ساتھ ملکر یہ درست ہو جاتی ہے اور اپنی حالت پر آجاتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

گستاخ مہذب دنیا یورپ امریکہ کی مہذب دنیا میں ان گستاخ لوگوں کا گروہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اور زور پکڑتا جاتا ہے۔ جو یسوع مسیح کے حق میں بہت سخت کلامی کرتے ہیں۔ اور ایک افراط و تفریط کا مجموعہ قائم ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو [illegible] لوگ یسوع کو خدا بناتے ہیں اور دوسری طرف عیسائیوں [illegible] لوگ بکثرت پیدا ہو رہے ہیں۔ جو یسوع کا نام نہایت گستاخی سے لیتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر اس جگہ میں اخبار [illegible] ۱۰ فروری ۱۹۱۴ء میں [illegible] ایک شخص کے چند الفاظ کا ترجمہ کرتا ہوں جو کہ اپنے آپ کو ایل۔ کے۔ ڈبلیو کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "جو کوئی یسوع کے قدم بقدم چلیگا۔ وہ ضرور ناکام ہوگا۔ جیسا کہ یسوع ناکام ہوا۔ تمام دنیا کی تاریخ میں نامرادی کی کوئی مثال یسوع کی نامرادی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ یسوع کو کسی امر میں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ وہ ہر امتحان میں فیل ہوتا رہا۔ والدین کے حقوق کی ادا کرنے میں وہ فیل ہوا۔ ہم وطنی کے حقوق کی ادائیگی میں فیل ہوا۔ نبوت کے کام میں فیل ہوا۔ وعظ کے پیشہ میں فیل ہوا۔ انسانیت کے خواص دکھانے میں فیل ہوا۔ نجات دہندہ بننے کی کارروائی میں فیل ہوا۔ اس کا دوالہ اس شخص کی طرح نکلا جس پر ہزاروں کا قرضہ ہو۔ اور جائیداد ایک کوڑی بھی نہ ہو۔ جھوٹے معجزات دکھا کر مفت میں روٹیاں اڑاتا رہا۔ ساری عمر میں کبھی اپنی محنت سے روٹی نہ کمائی۔ اس کی کہانی اخلاق کو بگاڑنے والی ہے۔ اور مرد و زن اور [illegible] بچوں پر برا اثر ڈالنے والی ہے۔ اس کا [illegible] کام قابل [illegible] نہیں۔ اس [illegible] کے لائق نہیں۔ [illegible] وغیرہ [illegible] ان الفاظ کا [illegible] ایک نبی کے [illegible] سے [illegible] والا خود شرمندہ کیا جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ موجودہ انجیل میں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ اور یسوع کی طرف جو خدائی کا جھوٹا دعویٰ منسوب کیا جاتا ہے۔ وہی لوگوں کو دلیر کر رہا ہے۔ کہ اس کے حق میں ایسے واقعات کہنے منہ آویں۔ یہ بھی انگریزوں کی جرأت ہے۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ ایک مسلمان باوجود ان تمام گالیوں کے سننے کے جو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ پاکوں کے سردار اور پاک بازوں کے امام کے حق میں پادری لوگ دیتے ہیں [illegible] مسلمان کبھی ایسا نہیں کرتے۔ کہ حضرت مسیح کے حق میں ایسے کلمات بولیں۔ اگرچہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کا جواب [illegible] کے ہم [illegible] سے [illegible] ہے تاکہ ان کو نصیحت حاصل ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر ہذا سے مل سکتی ہیں

- حمائل التفسیر۔ مجلد مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب قیمت ۳ ر
- تفسیر القرآن بالقرآن ۳ ر
- تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی ۸ ر
- تذکرۃ القرآن۔ مجلد فی سال ۶ ر
- مفتاح القرآن۔ مصنفہ عبد الحکیم خان صاحب ایم بی ۴ ر
- مفتاح العرب ۸ ر
- جامع العلوم مجلد بلا جلد
- میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی مجلد بلا جلد
- مفید عام ۵
- تشخیص الامراض
- رسالہ اعضائے مخصوصہ ۸ ر
- مفید النساء والصبیان ۳ ر
- الذکر الحکیم نمبر ۱ ۲ ر
- نور الدین ۸ ر
- انوار الصمد ۸ ر
- تحذیر المومنین ۴ ر
- تفسیر سورہ جمعہ ۳ ر
- شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۶ ر
- مجموعہ ازالۃ الوسواس ۴ ر
- الفرقان ۲ ر

عام اخبار

ہندوستان مین پچھلے ہفتہ طاعون سے ۸۵۰۴ فوتیان ہوئین۔ ہفتہ سابق مین ۸۷۷۰ تھین۔

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون سے ۱۳۶۲ فوتیان تہین۔ صوبجات متحدہ مین ۱۸۹۷ تھین۔

حضور ویسرائے ۲۔ اپریل کو دہلی ہوکر سرگودہ مین ٹھہرینگے ۔ اور کوہاٹ سے پشاور پہنچین گے۔

بدھوار کو کلکتہ مین سخت طوفان۔ بارش کے ساتھ اولے بھی پڑے۔ وسط مارچ غیر معمولی ہے۔

کارخانجات بمبئی مین کام کرنے کے گھنٹے

لنکاشایر کے کارخانہ دار پارچہ بافی کی طرف سے ایک ڈپوٹیشن کل مشر اسلے کی خدمت مین حاضر ہوا اور ان کو بتلایا۔ کہ بمبئی کے کارخانجات پارچہ بافی مین زیادہ گھنٹون تک کام کیا جاتا ہے۔

مراکو کانفرنس۔ الجزایر کے اجلاس ملتوی ہوگئے اور جلد اس کے شکست ہونے کے آثار نظر آتے ہین۔ امید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ براہ راست تصفیہ کریگی۔

فلپاین مین لڑائی۔ واشنگٹن کی سینٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے فلپاین مین عورتوں اور بچوں کے قتل کئے جانے کے متعلق مکمل رپورٹ طلب کی گئی۔

یادگار نلسن۔ ٹرافالگر کے سرکہ کارزار کے متعلق نیلسن نے جو نقشہ اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا اور جو ایک صدی سے گمنام پڑا ہوا تھا۔ لندن مین ۳۶۰۰ پونڈ مین نیلام ہوا۔

پٹنہ۔ [illegible] کا زور روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ بقول بہار ہیرلڈ کے صوبہ بہار مین اموات کی ہفتہ وار تعداد سات ہزار سے نو ہزار تک ہو گئی ہے۔ خدا رحم کرے۔ خاص میرے محلہ مین روزانہ ایک نہ ایک کیس ہو ہی جاتا ہے۔

اورنگ آباد۔ محرم حال کو یہان ایک عبرت انگیز واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ عصر کے وقت ایک درویش فاقہ کش مسافر شکل مسمی فدا حسین ایک شخص نے بہورہ کی دکان واقع چوک پر اپنی فاقہ کشی کی تکلیف کا اظہار کرنا شروع کیا۔ لیکن جب بہورہ مذکور اسے ایک پیسہ دینے لگا۔ تو درویش نے نہ لیا اور اپنی حالت زار دکہلائی۔ جس پر خفا ہوکر دکاندار نے اس کو برا بہلا کہا۔ اور بہ سختی نکلوا دیا۔ اس پر فقیر غریب نے قبلہ رخ ہوکر کچھ بددعا کی۔ اور چلتا ہوا۔ اتفاق دیکھئے۔ کہ بوقت ۱۱ بجے شب کے بہورہ مذکور کے مکان سے ایک آگ کا شعلہ نمود ہوا جس نے نصف گھنٹہ کے عرصہ مین اس کی دوکان اور ہر دو مکانات عالیشان کو تمام اسباب تجارت وغیرہ کے جلاکر خاکستر کردیا۔ اس کے بعد دوسرے بیوپاری کی دوکانات ومکانات کی طرف بھی آگ رجوع ہوئی اور ۳ گھنٹہ کے عرصہ مین تخمیناً چالیس عمارات عالیشان کو معہ تمام اسباب کے جلادیا تعلقدار صاحب ضلع معہ دیگر عہدہ داران مقامی بروقت آ پہنچے۔ اور ہزاروں آدمی بھی کمک کو موجود ہوگئے۔ مگر آگ کے شعلے آسمان تک موج زنی کرتے رہے۔ دور دور تک کوئی کھڑا نہ رہ سکتا تہا۔ تخمیناً پچاس لاکھ روپیہ سے زیادہ نقصان کا اندازہ ہے۔ یہان کے جملہ بیوپاری متمول وتجارت پیشہ ہین اور شہنشاہ عالمگیر کے زمانہ مین گوجرات وسورت وغیرہ سے آئے ہوئے ہین۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ بجز کثیر مالی نقصان کے جانی نقصان کچھ ہوا۔ سچ ہے۔

آتش سوزان نہ کند با سپند
آنچہ کند دود دل دردمند

تحصیل جگادہری (ضلع انبالہ) ۲۸ فروری کی شب کے بہونچال مین موضع ددوہ پور ضلع انبالہ تحصیل جگادہری کے سارے آدمی رات کو سوئے ہوئے مرگئے۔ صرف تین آدمی بچے۔ تحقیقات ہو رہی ہے

موضع [illegible] ضلع سہارنپور مین جو ایک کنوان سوکھا پڑا تہا۔ وہ بہی زلزلہ کی رات کو بھر گیا۔ [illegible] اس مین موجود ہے۔

آتشزدگی۔ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو کلکتہ مین جہاز مرشہ پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ آگ سن کے گٹھوں مین لگی تہی۔ مسافر بچ گئے۔ سن کے گٹھوں اور چائے کے صندوقوں کو پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ چائے کے ۲۰۰۰ صندوقوں مین سے ۳۰۰ اور سن کے ۱۳۱۵ گٹھوں مین سے تقریباً نصف اچھی حالت مین ہین۔ باقی صندوق بھیگے ہوئے اور ناقص حالت مین ہین

لاہور۔ ۱۵- مارچ سنہ ۱۹۰۶ء "تین ماہ کے قریب نیند" تعجب ہے۔ کہ لاہور مین ایک یورپین ریلوے گارڈ برابر تین ماہ تک سوتا رہا ہے۔ اور اس عرصہ مین ایک بار بھی نیند سے بیدار نہیں ہوا۔ ساتھ ہی تعجب ہے۔ کہ کسی اخبار مین بہی آج سے پہلے اس کا ذکر نہین چھپا۔ حالانکہ یہ صاحب ۵۔ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء کو ریل کی نوکری سے کر رات بھر جاگتے رہنے کے بعد سوئے تھے اور پھر ایسے سوئے۔ کہ ان کے جاگنے کی کوئی امید نہ تھی۔ کئی یورپین ڈاکٹرون نے انہیں ہوش مین لانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ڈاکٹرون نے مایوس ہوکر مریض کو اس کی قسمت پر چھوڑ دیا۔ البتہ پچکاری سے اس کے اندر یخنی داخل کرتے رہے۔ آخر ایک خدا ترس مان نے سوتے والے صاحب کی حکیم کی [illegible] دوائی دی۔ اور اس کے استعمال سے ایک ہی دن مین [illegible] بیدار ہوگیا۔ ڈاکٹرون کو تحقیقات کرنی [illegible]

ہے یا کچھ اور۔

آتش زدگی۔ موری دروازہ کے باہر بدرو کے اوپر سرکی نبدون کے محلہ مین چار بجے کے بعد آگ لگ جلنے سے قریباً چھ سات سو روپیہ کے پوسے جل گئے۔ پمپ فوراً پہنچ گیا۔ اور زیادہ نقصان نہین ہونے پایا۔

دنیا کا اختتام ہونے والا ہے؟

افسوس ہے کہ ایک تو لوگ زلزلہ سے پہلے ہی ہراسان اور پلیگ سے برباد ہو رہے ہین ان پر مسٹر گودائیل اسٹرونامیکل سوسائٹی کے ممبر کی یہ رائے کہ دنیا کا اختتام نزدیک ہے۔ نہایت خوفناک ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ سورج ایک ستارہ سے ٹکرانیوالا ہے۔ جو اس کے قریب آرہا ہے۔ گیارہ سال کے بعد یہ ستارہ ۴۰ ہزار میل کے فاصلہ پر آجاوے گا۔ اور ۱۲ سال کے بعد یہ ستارہ نظام شمسی کے بورنیس سیارہ کے راستہ مین سے گذریگا۔ بعد ازان ایک ایسی ٹکر لگے گی جس سے سورج اور وہ ستارہ دونوں ذرہ ذرہ ہوکر ہوا کی شکل مین تبدیل ہو جائینگے۔ ۲۴ گھنٹہ مین دونون ستارون کا خاتمہ ہو جائیگا۔ ٹکرنے سے اس قدر گرمی پیدا ہوگی۔ کہ نہ صرف زمین بلکہ دیگر سیارے بہی جل جائینگے۔

راجپوتانہ مین خیراتی کامون پر ۱۰۱۷۲۴ قحط زدہ مین۔ وسط ہند مین ۵۸ ہزار ہین۔

ندوة العلمار کا سالانہ جلسہ امسال ۱۳ یا ۱۴۔ اپریل بنارس مین قرار پایا۔ کامیابی ہوگی۔

بمبئی۔ مین مرزا علی اکبر خان دولت ایران کے قائمقام قنصل مقرر ہوئے۔ وہ تسلیم کئے گئے۔

جمعہ گذشتہ کو ایک نہایت خوفناک حادثہ ریلوے وقوع مین آیا۔ پورٹ لینڈ کا سٹیشن مشہور ہے۔ اس سخت حادثہ تصادم سے چالیس مسافر ہلاک ہوگئے ان مین سے ۱۵ مسافر جل کر راکھ ہوگئے۔

آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے بارونق بازار مین جمعہ کو طاعون کی ۵ وارداتیں واقع ہوئین۔

آسٹریلیا کی ڈاک کا ارٹونہ نام دخانی جہاز پلنز پہنچا۔ اس پر بھی ایک کیس طاعون پائی گئی ہے۔

فارموسا جنوبی چین مین تباہ کن زلزلہ

تار خبر ۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ بمقام کاگی واقعہ فارموسا سخت زلزلہ آیا کئی سو مکانات تباہ ہوگئے۔ اور سینکڑوں جانین تلف ہوگئین۔

تمام دنیا مین ہر طرف سے زلازل کی خبرین آرہی ہین مگر یاد رہے اور اس کے ہم مشرب مولویون کے نزدیک پیشگوئی تبھی پوری ہوسکتی ہے جب کہ خاص [illegible] امرت سر ہی مین زلزلہ آوے اور پھر وہ بھی ان کے گھر مین آوے۔ افسوس کہ کفار قدیم کی طرح ان لوگوں

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین تک اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے

منجن دندان۔ تو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت چیتے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا لگنے سے مرض پھیلا ہو گیا ہو۔ آرام ہے چند روز کے استعمال سے یہ مرض نہیں رہتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۶ عہ کو کافی ہے۔ صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحب اپنی قوۃ کو ضائع کر چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے ان کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ضرور ان حبوب کو استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ ان کو فروخت کرنے [illegible] ساتھ محمود حبوب عا۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ حیات مقام [illegible]

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کے ہیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوا کرتے ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۴ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے ملاحظہ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر سے کئی گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے۔ جو کہ وہ کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتوں کو مفید ہوں گی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دے کر جوش جوانی پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر ایسی کو تمام کاہل دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے ۲ عا

۲۔ حلوائی مرتبہ۔ خاص ترکیب سے تیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے فی سیر تین روپیہ ۳ سے

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدوں کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عا۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (چھپرا) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ ۔ صہ

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کو نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سنداوالیہ۔ بازار کشمیریان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۲ر سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۱۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنے آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ۴ علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸

نمبر ۱۳ — نمبر ۱۳

سلسلہ الجدید جلد ۲ — سلسلہ القدیم جلد ۵

۳ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم یا تو گرائی چاہ در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی | ای جہاں منتظر خوش باش کامد مستاں | آں مسیح وعدہ آخر مہدی آخر زماں

خدا کی تازہ وحی

۲۱ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ مقام او مبیں از راہ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

۲۲ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ رفیقوں کو کہیں کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔

۲ ۔ قَالَ رَبُّكَ اِنَّهُ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيكَ

ترجمہ ۔ کہا تیرے رب نے کہ تحقیق وہ آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے خوش کرے گی

۲۶ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ فرمایا ۔ آج زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی تھی کہ کب آویگا ۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور یہ الہام ہوا ۔

رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا

یعنی اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے ۔ قاعدہ نحو کے مطابق هٰذا کی جگہ هٰذِهٖ چاہئے تھا ۔ مگر اس جگہ هٰذا سے مراد هٰذا العذاب ہے ۔ کیونکہ اصل غرض تو عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے ہی آچکے ہیں ۔ پھر بعد اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا ۔

" رَبِّ سَلِّطْنِيْ عَلَى النَّارِ "

یعنی اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کر دے یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جاوے جس کو میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو میں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے ۔ فقط ۔

چشمہ مسیحی

کے طیار ہونے سے پہلے حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا ۔ کہ بعد چھپنے کے یہ اخبار میں درج ہو جائے چونکہ عیسائی پادریوں کے عام شر سے مسلمانوں کو بچانے کے واسطے اس مضمون کی کثرت اشاعت ضروری ہے اور کتاب کی صورت میں یہ مضمون بہت تھوڑی تعداد میں چھپا ہے اور کتاب کی یکدفعہ ایسی اشاعت ہو بھی نہیں سکتی جیسی کہ اخبار کی ہو جاتی ہے اور اخبار اکثر مخالف و موافق سب تک پہنچ جاتا ہے اس واسطے ضروری سمجھا گیا کہ حضرت سے اجازت حاصل کر کے اس مضمون کو اخبار میں درج کر دیا جائے اور چونکہ ایسے ضروری اور مفید مضمون کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھاپنے میں بعید از لطف سلسلہ مضمون کا نہیں رہتا اس واسطے ایک ہی پورا اخبار اس مضمون کے واسطے وقف کیا گیا ۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے شہر کے دیگر مسلمانوں اور عیسائیوں کو یہ اخبار ضرور ملاحظہ کرائیں ۔

معذرت ۔ معزز نامہ نگاروں کے چند مفید اور ضروری مضامین ہمارے پاس آئے ہوئے ہیں مگر بسبب کمی گنجائش درج اخبار نہیں ہو سکے ۔

اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

در بارہ پیشگوئی زلزلہ

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی
کس نے مانا مجھکو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں
کافر و دجال ہونا سب نے مجھ کو کہہ دیا
جسکو دیکھو بدگمانی میں ہی حد سے بڑھ گیا
چھوڑتے ہیں دیں کو دنیا کے لئے کرتے ہیں پیار
ہاتھ سے جاتا ہے دل بس کہ مصیبت دیکھ کر
اس لئے اب غیرت اس کی کچھ تمہیں دکھلائیگی
موت کی رہ لیلگی اب تو دین کے مدد
یا تو اک عالم تھا قربان سب پہ آگے دین

پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
تم یقیں سمجھو کہ وہ اک نیر چمکانیکو ہے
آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے
کب مسلماں ہیں مسلماں صرف کہلانیکو ہے
زندگی بے اتقا ان گالیاں کھانیکو ہے
کون ہے صدق اور اخلاص لانیکو ہے
گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانیکو ہے
سو کریں وعظ و نصیحت کس نے سننا نیکو ہے
پر خدا کا قہر اب اس کو ٹھہرانے کو ہے
ہر طرف آفت جہاں تہ پھیلانے کو ہے
ورنہ دیں اے دوستو اک دن مر جانیکو ہے
یک صد العیب ہی اس دین کو جھٹلانیکو ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چشمۂ مسیحی*

وہ کتاب جس کا میں نے عنوان میں چشمہ مسیحی نام رکھا ہے درحقیقت وہ یہی کتاب ہے۔ جس کو ہم ذیل میں لکھیں گے ہمیں کچھ ضرور نہ تھا کہ حضرات پادری صاحبوں کے عقاید کی نسبت کچھ تحریر کرتے کیونکہ ان دنوں میں ان کے اکابر یورپ اور امریکہ کے محققوں نے وہ کام خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو ہمیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور وہ لوگ اس خدمت کو بہت خوبی سے ادا کر رہے ہیں کہ عیسائی مذہب کیا چیز ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے۔ مگر ان دنوں میں ایک ناواقف مسلمان کا بانس بریلی سے مجھ کو خط پہنچا ہے اور وہ اپنے خط میں کتاب ینابیع الاسلام کی نسبت جو ایک عیسائی کی کتاب ہے ایک خوفناک ضرر کا اظہار کرتے ہیں افسوس کہ اکثر مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے اور وہ برکات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر نازل کئے یہ لوگ بالکل اس سے بے خبر ہیں۔ اور نادان مولویوں نے ہمیں کافر کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے۔ اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے۔ جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ* ہے۔ جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے اور کچھ ضرور نہ تھا کہ پادری صاحبوں کے ان بوسیدہ خیالات پر کچھ لکھا جاتا۔ لیکن ایک شخص کے اصرار سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ یہ مختصر رسالہ لکھنا پڑا۔ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین

اور یاد رہے کہ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عزت کرتے† ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں اور ہم ان یہودیوں کو ان اعتراضات کے مخالف ہیں جو آج کل شائع ہوئے ہیں مگر ہمیں یہ دکھلانا منظور ہے کہ جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰ ع اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بدطریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے رو سے کسی مذہب پر حملہ نہیں کر سکتا تو بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سو اسی قسم کے صاحب ینابیع الاسلام کے حملے ہیں۔ دنیا کی محبت سے یہ خراب عادتیں پیدا ہوتی ہیں ورنہ اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ جس کی برکات تازہ بتازہ موجود ہیں اور یہ اسلام کے پاک چشمہ کی ہی برکت ہے کہ وہ زندہ خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے ورنہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر (محلہ خان یار) کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔

اب ہم بریلی کے صاحب راقم کی طرف متوجہ ہو کر اپنی مختصر رسالہ کو تحریر کرتے ہیں۔ واللہ الموفق

الراقم

میرزا غلام احمد مسیح موعودؑ قادیانی۔ یکم مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ونبیہ العظیم

السلام علیکم۔ بعد ہذا واضح ہو کہ میں نے آپ کا خط بڑے افسوس سے پڑھا جس کو آپ نے ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام نام کی پڑھنے کے بعد لکھا۔ مجھے تعجب ہے کہ وہ قوم جن کا خدا مردہ جن کا مذہب مردہ جن کی کتاب مردہ اور جو روحانی آنکھ کے نہ ہونے سے خود مردے ہیں ان کی دروغ اور پُر افترا باتوں سے اسلام کی نسبت آپ تردد میں پڑ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو یاد رہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صرف خدا کی کتابوں کی تحریف نہیں کی بلکہ اپنے مذہب کو ترقی دینے کے لئے افترا اور مفتریانہ تحریروں میں ہر ایک قوم سے سبقت لے گئے چونکہ ان لوگوں کے پاس وہ نور نہیں جو سچائی کی تائید میں آسمان سے اترتا اور سچے مذہب کو اپنی متواتر شہادتوں سے دنیا میں ایک صریح امتیاز بخشتا ہے اس لئے یہ لوگ ان باتوں کو لے مجبور ہوئے کہ لوگوں کو ایک زندہ مذہب یعنی اسلام سے بیزار کرنے کے لئے طرح طرح کے افتراؤں اور مکروں اور فریبوں اور دھوکہ دہی اور محض جعلی اور بناوٹی باتوں سے کام لیا جاوے۔ اے عزیز! یہ لوگ سیاہ دل لوگ ہیں جن کو خدا کا خوف نہیں اور جن کے منصوبے دن رات اسی کوشش میں ہیں کہ کسی طرح لوگ تاریکی سے پیار کریں اور روشنی کو چھوڑ دیں۔ میں سخت تعجب میں ہوں کہ آپ ایسے شخص کی تحریروں سے کیوں متاثر ہوئے۔ یہ لوگ ان ساحروں سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے موسیٰ ع نبی کے سامنے رسیوں کے سانپ بنا کر دکھاوئے تھے۔ مگر چونکہ موسیٰ ع خدا کا نبی تھا اس لئے اس کا عصا ان تمام سانپوں کو نگل گیا۔ اسی طرح قرآن شریف خدا تعالیٰ کا عصا ہے وہ دن بدن رسیوں کے سانپوں کو نگل جاتا ہے اور وہ دن آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان رسیوں کے سانپوں کا نام و نشان نہیں رہیگا۔ صاحب ینابیع الاسلام نے اگر یہ کوشش کی ہے کہ قرآن شریف فلاں فلاں قصوں یا کتابوں سے بنایا گیا ہے یہ کوشش اس کی اس کوشش کے ہزارم حصہ پر بھی نہیں جو ایک فاضل یہودی نے انجیل کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے کی ہے۔ اس فاضل نے اپنے خیال میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ انجیل کی اخلاقی تعلیم یہودیوں کی کتاب طالمود اور بعض اور چند نبی اسرائیل کی کتابوں سے لی گئی ہے اور یہ چوری اس قدر صریح طور پر عمل میں آئی ہے کہ عبارتوں کی عبارتیں بعینہٖ نقل کر دی گئی ہیں اور اس فاضل نے دکھلا دیا ہے کہ درحقیقت انجیل مجموعہ مال مسروقہ ہے درحقیقت اس نے حد کر دی اور خاص کر پہاڑی تعلیم کو جس پر عیسائیوں کا بہت کچھ ناز ہے طالمود سے اخذ کرنا لفظ بلفظ ثابت کر دیا ہے اور دکھلا دیا ہے کہ یہ طالمود کی عبارتیں اور فقرے ہیں اور ایسا ہی دوسری کتابوں سے وہ مسروقہ عبارتیں نقل کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے چنانچہ خود یورپ کے محقق بھی اس طرف دلچسپی سے متوجہ ہو گئے ہیں اور ان دنوں میں ایک ہندو کا رسالہ دیکھا ہے جس نے یہ کوشش کی ہے کہ انجیل بدھ کی تعلیم کا سرقہ ہے اور بدھ کی اخلاقی تعلیم کو پیش کر کے اس کا ثبوت دینا چاہا ہے اور عجیب تر یہ کہ بدھ لوگوں میں وہی قصہ شیطان کا مشہور ہے جو اس کو آزمانے کے لئے کئی جگہ لئے پھرا۔ پس ہر ایک کو یہ خیال دل میں لانے کا حق ہے کہ تھوڑے سے تغیر سے وہی قصہ انجیل میں بھی بطور سرقہ داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ ع کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے جس کو ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اس صورت میں ایسے معترضین کو اور بھی حق پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایسا خیال کریں کہ اناجیل موجودہ درحقیقت بدھ مذہب کا ایک خاکہ ہے یہ شہادتیں اس قدر گذر چکی ہیں کہ اب مخفی نہیں ہو سکتیں۔ اور ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسےٰ ع کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے

---

*اس نام کے یہ معنے ہیں کہ یہ مسیحؑ کا چشمہ ہے کیونکہ مسیح کی تعلیم جو دنیا سے گم ہو گئی وہ موجودہ عقائد نہیں سکھلاتی تھی بلکہ یہ مسیحی لوگوں کی خود ایجاد تعلیم ہے اس لئے اس کا نام چشمہ مسیحی رکھا گیا۔ منہ

*اس جنگ کے لفظ سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تلوار یا بندوق سے یہ جنگ ہوگا بوجہ کہ اب اس قسم کے جہاد خدا تعالیٰ نے منع کر دیئے ہیں کیونکہ ضرور تھا کہ مسیح موعودؑ کے وقت میں اس قسم کے جہاد منع کئے جاتے جیسا کہ قرآن شریف نے پہلے سے یہ خبر دی ہے اور صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی نسبت یضع الحرب لکھا ہے۔ منہ

†ہماری قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں افسوس اگر حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خداترسی سے کام لیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے بھی ان سے بیس حصے زیادہ ادب کا خیال رہے۔ منہ

اور دوسروں کے گناہوں کی سزا میں اس کے لئے صلیب تجویز کرنا اور تین دن تک اس کو دوزخ میں بھیجنا اور پھر ایک طرف خدا بنانا اور ایک طرف کمزوری اور دروغ گوئی کی عادت کو اسکی طرف منسوب کرنا چنانچہ انجیلوں میں بہت سے ایسے کلمات پائے جاتے ہیں جن سے نعوذ باللہ حضرت مسیح کا دروغگو ہونا ثابت ہوتا ہے مثلاً وہ ایک چور کو وعدہ دیتے ہیں کہ آج بہشت میں تو میرے ساتھ روزہ کھولے گا اور ایک طرف خلاف وعدہ اسی دن وہ دوزخ میں جاتے ہیں اور تین دن دوزخ میں ہی رہتے ہیں ایسا ہی انجیلوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان آزمائش کے لئے مسیح کو کئی جگہ لئے پھرا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسیح خدا بنکر بھی شیطان کی آزمائش سے نہ بچ سکا اور شیطان کو خدا کی آزمائش کی جرأت ہوگئی یہ انجیل کا فلسفہ تمام دنیا سے نرالا ہے اگر درحقیقت شیطان مسیح کے پاس آیا تھا تو مسیح کے لئے بڑا عمدہ موقع تھا کہ یہودیوں کو شیطان دکھلا دیتا کیونکہ یہودی حضرت مسیح کی نبوت کے سخت انکاری تھے وجہ یہ کہ ملاکی نبی کی کتاب میں سچے مسیح کی یہ علامت لکھی تھی کہ اس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں آئیگا۔ پس چونکہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہ آیا اس لئے یہودی اب تک حضرت عیسیٰ کو مفتری اور مکار کہتے ہیں یہ یہودیوں کی ایسی حجت ہے کہ عیسائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں اور شیطان کا مسیح کے پاس آنا بھی یہودیوں کے نزدیک مجنونانہ خیال ہے۔ آنکھ بند کر کے الہی خوابیں دیکھا کرتے تھے [illegible] کی ایک قسم ہے اس جگہ ایک محقق انگریز نے یہ تاویل کی ہے کہ شیطان کے آنے سے مراد یہ ہے کہ مسیح کو تین مرتبہ شیطانی الہام ہوا تھا مگر مسیح شیطانی الہام سے متاثر نہیں ہوا ایک شیطانی الہام یہ تھا کہ مسیح کے دل میں شیطان کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ وہ خدا کو چھوڑ دے اور محض شیطان کے تابع ہو جائے مگر تعجب کہ شیطان خدا کے بیٹے پر مسلط ہوا اور دنیا کی طرف اس کو رجوع دیا حالانکہ وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے اور پھر خدا ہونے کے برخلاف وہ مر گیا ہے کیا خدا بھی مرا کرتا ہے اور اگر محض انسان مرا ہے تو پھر کیوں یہ دعوی ہے کہ ابن اللہ نے انسانوں کے لئے جان دی۔ اور پھر وہ ابن اللہ کہلا کر قیامت کے وقت سے بھی بے خبر ہے جیسا کہ مسیح کا اقرار انجیل میں موجود ہے کہ وہ باوجود ابن اللہ ہونے کے نہیں جانتا کہ قیامت کب آوے گی باوجود خدا کہلانے کے قیامت کے علم سے بے خبر ہونا کس قدر بیہودہ بات ہے بلکہ قیامت تو دور رہی اس کو تو یہ بھی خبر نہ تھی کہ جس درخت انجیر کی طرف چلا اس پر کوئی پھل نہیں۔

اب ہم اصل امر کی طرف رجوع کر کے مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ایک وحی اگر کسی گذشتہ قصہ یا کتاب کے مطابق نہ ہو یا پوری مطابق نہ ہو یا فرض کرو کہ وہ قصہ یا وہ کتاب لوگوں کی نظر میں ایک فرضی کتاب یا فرضی قصہ ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحی پر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا جن کتابوں کا نام عیسائی لوگ تاریخی کتابیں رکھتے یا آسمانی وحی کہتے ہیں یہ تمام بے بنیاد باتیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں اور کوئی کتاب ان کی شک و شبہات کے گند سے خالی نہیں اور جن کتابوں کو وہ جعلی اور فرضی کہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی نہ ہوں اور جن کتابوں کو وہ صحیح مانتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی ہوں خدا تعالیٰ کی کتاب ان کی [illegible] کی محتاج نہیں ہے خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کا یہ معیار نہیں ہے کہ ایسی کتابوں کی [illegible] عیسائیوں کا کسی کتاب کو جعلی کہنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو جو شسل تحقیقات [illegible] ہو چکا ہے اور نہ ان کا کسی کتاب کو صحیح کہنا کسی باضابطہ ثبوت پر مبنی ہے۔ صرف اٹکلیں اور خیالات ہیں۔ لہذا ان کے یہ بیہودہ خیالات خدا کی کتاب کے معیار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ معیار یہ ہے۔ کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کتاب خدا کے قانون قدرت

اور قوی معجزات سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گذشتہ معجزات کو پیش کریں بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہوگئی اور معجزات نابود ہوگئے اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندۂ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ صلعم اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز میں مشرف ہوتا ہوں اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھ لو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزارہا مذہب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو ما بہ الامتیاز چاہیئے اور صرف معقولیت کا دعویٰ کسی مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی بنا سکتا ہے اور جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو [illegible] قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کو [illegible] ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو تا معلوم ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے سو یہ مذہب اسلام ہے وہ خدا جو پوشیدہ اور نہاں در نہاں ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیرووں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت سچا اور سچے مذہب پر خدا اس کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں جن مذاہب کا صرف قصوں پر مدار ہے وہ بت پرستی سے کم نہیں ان مذاہب میں کوئی سچائی کی روح نہیں ہے اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا اور سنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سنتا بھی نہیں گویا اب کچھ بھی نہیں سو سچا وہی مذہب ہے کہ جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے خداشناسی ایک نہایت مشکل کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتہ لگا دیں کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور ہونا چاہیئے اور ہے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس اس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خداشناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے اور کوئی کتاب آسمان کے نیچے ایسی نہیں ہے کہ اس پوشیدہ وجود کا پتہ دے۔

مذہب سے غرض کیا ہے!! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ [illegible]

اس زمانہ میں یہودی لوگ الیاس نبی کے دوبارہ دنیا میں آنے اور آسمان سے اترنے کے ایسے منتظر تھے جیسے کہ آج کل ہمارے زمانہ کے مولوی حضرت عیسیٰ کے آسمان سے اترنے کے منتظر ہیں مگر حضرت عیسیٰ نے ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کی تاویل کر دی اسی وجہ سے یہودی اب تک ان کو سچا نبی نہیں جانتے کہ الیاس آسمان سے نہیں اترا اس عقیدہ کی وجہ سے یہودی نہایت ذلیل ہوئے اب اسی طرح خام میں مسلمان گرفتار ہیں یہ سراسر یہودیوں کا رنگ ہے غرض اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ منہ

دنیا میں ایک قرآن ہی ہے جس نے خدا کی ذات اور صفات کو خدا کے اس قانون قدرت کے مطابق [illegible] کے نقش کو دنیا میں پایا جاتا ہے اور جو انسانی فطرت پر خدا نے اپنے ضمیر میں منقوش ہے [illegible] ورقوں میں محبوس ہے اور جس تک انجیل نہیں پہنچی وہ اس خدا سے بے خبر ہے لیکن جو خدا کو قرآن شریف نے پیش کیا ہے کوئی شخص ذوی العقول میں سے اس سے بے خبر نہیں اس لئے سچا خدا وہی خدا ہے جس کو قرآن نے پیش کیا ہے جس کو انسانی فطرت اور قانون قدرت سے رکھا ہے۔ منہ

خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو۔ اور پھر پوری محبت ہو۔ ۔ ۔ ۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے۔ انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو چکا اور آگے کچھ نہیں مگر تعجب کہ وہ خدا جو اب تک اس زمانہ میں بھی سنتا ہے وہ اس زمانہ میں بولنے سے کیوں عاجز ہو گیا ہے کیا ہم اس اعتقاد پر تسلی پکڑ سکتے ہیں کہ پہلے کسی زمانہ میں وہ بولتا بھی تھا اور سنتا بھی مگر اب وہ صرف سنتا ہے مگر بولتا نہیں ایسا خدا کس کام کا جو ایک انسان کی طرح جو بڈھا ہو کر بعض قویٰ اس کے بیکار ہو جاتے ہیں امتداد زمانہ کی وجہ سے بعض قویٰ اس کے بھی بیکار ہو گئے اور نیز ایسا خدا کس کام کا کہ جب تک سختی سے باندھ کر اس کو کوڑے نہ لگیں اور اس کے منہ پر تھوکا نہ جاوے اور چند روز اس کو حوالات میں نہ رکھا جاوے اور آخر اس کو صلیب پر نہ کھینچا جائے۔ تب تک وہ اپنے بندوں کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ ہم تو ایسے خدا سے سخت بیزار ہیں جس پر ایک ذلیل قوم یہودیوں کی جو اپنی حکومت بھی کھو بیٹھی تھی غالب آگئی ہم اس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک مکہ کے غریب بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا یہاں تک کہ جب شاہ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہہ دے کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ رومی کا ایک سپاہی اس کو گرفتار کر کے ایک دو [illegible] میں ڈال دیتا ہے اور تمام رات کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اس کے مقابلہ پر بادشاہوں کو ہلاک کرتا ہے یہ مقولہ طالب حق کے لئے نہایت نافع ہے۔ کہ یار غالب شو کہ تا غالب شوی ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مردہ مذہب ہے۔ ہم ایسی کتاب سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مردہ کتاب ہے اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے۔ جو مردہ خدا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں اور وہ خدا جس کو یسوع مسیح کہتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور مسیح کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے ہیں۔ مگر ہر ایک حملے میں دشمن ناکام رہے اور مجھے پھانسی دینے کے لئے منصوبہ کیا گیا۔ مگر میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا اور میرے لئے اس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے اور ہزارہا نشانوں سے اس نے مجھے ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے۔ کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس کے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے۔ ہمارے پر محض اسی نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بھی بڑھ کر ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے کفر خود تمہارے اندر ہے [illegible] کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ تو ایسا کفر منہ پر نہ لاتے۔ [illegible] یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم بھی اس رسول کی کامل پیروی کی

برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو۔ کیونکہ ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا پس اس رسول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو شناخت کیا۔

بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اخت ہارون ہونا آپ پر بد اثر ڈالتا ہے۔ میری نگاہ میں آپ کی بہت ناواقفیت ظاہر کرتا ہے۔ اس بیہودہ اعتراض پر پہلے علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر استعارہ کے رنگ میں یا اور بنا پر خدا تعالیٰ نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرایا تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا جبکہ قرآن شریف بجائے خود بار بار بیان کر چکا ہے کہ ہارون نبی حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا اور یہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی۔ جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان واقعات سے بے خبر ہے اور نعوذ باللہ اس نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرانے میں غلطی کی ہے کس درجہ کی خبیث طبع یہ لوگ ہیں کہ بیہودہ اعتراض کر کے خوش ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی ہو جس کا نام ہارون ہو۔ عدم علم سے عدم شے تو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے کہ انجیل کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تھا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا۔ تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہیگی پھر کیوں عہد شکنی کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کی رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی وہ لوگ جو تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید ان کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدمؑ بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے القصہ حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی۔ اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی افسوس اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا ہارون بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لفظ نہیں کہ [illegible] نبی کی مریم ہمشیرہ تھی صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہودیوں میں یہ رسم تھی کہ نبیوں کے نام تبرکاً

رکھے جاتے تھے۔ ہوتو یہ بات ہو کہ مریم کا کوئی بھائی ہوگا جس کا نام ہارون ہوگا اور اس بیان کو محل اعتراض سمجھنا سراسر حماقت ہے۔

اور قصہ اصحاب کہف وغیرہ اگر یہودیوں اور عیسائیوں کی پہلی کتابوں میں بھی ہو اور اگر فرض کر لیں کہ وہ لوگ ان قصوں کو ایک فرضی قصے سمجھتے ہوں تو اس میں کیا حرج ہے آپ کو یاد ہے کہ ان لوگوں کی مذہبی اور تاریخی کتابیں اور خود ان کی آسمانی کتابیں تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں۔ آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یورپ میں ان کتابوں کے بارے میں آج کل کس قدر ماتم ہو رہا ہے اور سلیم طبعتیں خود بخود اسلام کی طرف آتی جاتی ہیں اور بڑی بڑی کتابیں اسلام کی حمایت میں تالیف ہو رہی ہیں چنانچہ بہی انگریز امریکہ وغیرہ ممالک کے ہمارے سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ آخر جھوٹ کب تک چھپا رہے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ وحی الٰہی کو ایسی کتابوں کی اقتباس کی کیا ضرورت پیش آئی تھی خوب یاد رکھو کہ یہ لوگ اندھے ہیں اور ان کی تمام کتابیں اندھی ہیں تعجب کہ جس حالت میں قرآن شریف ایسے جزیرہ میں نازل ہوا جس کے لوگ عموماً عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں سے بے خبر تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود امی تھے تو پھر یہ تہمتیں الخبائث پر لگانا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے بالکل بے خوف ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر اعتراض ہوں گے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے ایسی پر ہے کہ ہم لوگ محض قرآن شریف کے ارشاد کی وجہ سے انپر ایمان لاتے ہیں ورنہ اناجیل کی نسبت بڑے شبہات پیدا ہوتے ہیں اور افسوس کہ انجیلوں میں ایک بات بھی ایسی نہیں کہ جو بلفظہٖ پہلی کتابوں میں موجود نہیں اور پھر اگر قرآن نے بائبل کی متفرق سچائیوں اور صداقتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تو اس میں کون سا استبعاد عقلی ہوا اور کیا غضب آگیا۔ کیا آپ کے نزدیک یہ محال ہے کہ یہ تمام قصے قرآن شریف کے بذریعہ وحی کے لئے گئے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب وحی ہونا دلائل قاطعہ سے ثابت ہے اور آپ کی نبوت حقہ کے انوار و برکات ابتک ظہور میں آرہے ہیں تو کیوں شیطانی وساوس دل میں داخل کئے جاویں کہ نعوذ باللہ قرآن شریف کا کوئی قصہ کسی پہلی کتاب یا کتبہ سے نقل کیا گیا ہے کیا آپ کو خدا تعالیٰ کے وجود میں کچھ شک ہے یا آپ اُس کو علم غیب پر قادر نہیں جانتے اور میں بیان کر چکا ہوں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا کسی کتاب کو اصلی قرار دینا اور کسی کو فرضی سمجھنا یہ سب بے بنیاد خیالات ہیں نہ کسی نے اصلی کی اصلیت کا ملاحظہ کیا اور نہ کسی نے جعل ساز کو پکڑا۔ اس کی نسبت خود یورپ کے محققین کی شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں ایک اندھی قوم ہے جن میں ایمانی روشنی باقی نہیں رہی اور عیسائیوں پر تو نہایت ہی افسوس ہے جنہوں نے طبعی اور فلسفہ پڑھ کر ڈبو دیا۔ ایک طرف تو آسمانوں کے منکر ہیں اور ایک طرف حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر بٹھلاتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ اگر یہود کی پہلی کتابیں سچی ہیں تو ان کی بنا پر حضرت عیسیٰؑ کی نبوت ہی ثابت نہیں ہوتی مثلاً سچے مسیح موعودؑ کے لئے جس کا حضرت عیسیٰؑ کو دعویٰ ہے۔ ملاکی نبی کی کتاب کے رو سے یہ ضروری تھا کہ اس سے پہلے الیاسؑ نبی دوبارہ دنیا میں آتا۔ مگر الیاسؑ تو ابتک نہ آیا درحقیقت یہودیوں کی طرف سے یہ بڑی حجت ہے جس کا جواب حضرت عیسیٰ صفائی سے نہیں دے سکے یہ قرآن شریف کا حضرت عیسیٰؑ پر احسان ہے جو ان کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ اور کفارہ کا مسئلہ تو حضرت عیسیٰ نے آپ رد کر دیا ہے جبکہ کہا کہ میری یونس نبی کی مثال ہے جو تین دن زندہ مچھلی کے پیٹ میں رہا اب اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت صلیب پر مر گئے تھے تو ان کو یونسؑ سے کیا مشابہت اور یونسؑ کو ان سے کیا نسبت اس تمثیل سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر مرے نہیں صرف یونس کی طرح بے ہوش ہو گئے تھے اور نسخہ مرہم عیسیٰ جو قریباً تمام طبی کتابوں میں پایا جاتا ہے اس کے عنوان میں لکھا ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ کے لئے طیار کیا گیا تھا۔ یعنی اُن کی چوٹوں کے لئے جو صلیب پر آئی تھیں۔ اگر در خانہ کس است ہمیں قدر بس است۔

خاتمہ رسالہ نجات حقیقی کے بیان میں

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ کے اخیر میں نجات حقیقی کا کچھ ذکر کیا جاوے کیونکہ تمام اہل مذاہب کا کسی مذہب کی پیروی سے یہی مدعا اور مقصد ہے کہ نجات حاصل ہو مگر افسوس کہ اکثر لوگ نجات کے حقیقی معنوں سے بے خبر اور غافل ہیں عیسائیوں کے نزدیک نجات کے یہ معنے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے رہائی ہو جائے لیکن درد اصل نجات کے یہ معنے نہیں ہیں اور ممکن ہے کہ ایک شخص نہ زنا کرے نہ چوری کرے نہ جھوٹی گواہی نہ خون کرے اور نہ کسی اور گناہ کا جہاں تک اس کو علم ہے ارتکاب کرے اور باایں ہمہ نجات کی کیفیت سے بے نصیب اور محروم ہو کیوں کہ در اصل نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اُس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے لیکن بسا اوقات انسان اپنی غلط کاریوں سے ایسی چیزوں میں اپنی اس خوشحالی کو طلب کرتا ہے کہ جن سے آخر کار تکلیف اور ناخوشی اور بھی بڑھتی ہے چنانچہ اکثر لوگ دنیا کی نفسانی عیاشیوں میں اس خوشحالی کو طلب کرتے ہیں اور دن رات مے خواری اور شہوات نفسانیہ کا شغل رکھ کر انجام کار طرح طرح کی مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر کار سکتہ فالج رعشہ اور کزاز اور یا انتڑیوں یا جگر کے پھوڑوں میں مبتلا ہو کر اور یا آتشک یا سوزاک کی قابل شرم مرض سے اس جہان سے رخصت ہوتی ہیں اور عیاشی اس کے کہ ان کی قوتیں قبل از وقت تحلیل ہو جاتی ہیں اس لئے وہ طبعی عمر سے بھی بے نصیب رہتے ہیں اور انجام کار ان کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ جن چیزوں کو انہوں نے اپنی خوشحالی کا ذریعہ سمجھا تھا دراصل وہی چیزیں ان کی ہلاکت کا موجب تھیں اور بعض لوگ دنیوی عزت اور ناموری کے بڑھانے اور مراتب مناصب کے طلب کرنے میں اپنی خوشحالی دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کو اصل مطلب سے ناآشنا رہتے ہیں لیکن آخر کار وہ بھی حسرت سے مرتے ہیں اور بعض اسی خواہش سے دنیا کا مال اکٹھا کرتے رہتے ہیں کہ شاید اسی میں خوشحالی پیدا ہو مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ اس اپنی تمام اندوختہ کو چھوڑ کر بڑے درد اور دکھ کے ساتھ اور بڑی تلخیوں کے ساتھ موت کا پیالہ پیتے ہیں پس طالب حق کے لئے جو قابل غور سوال ہے وہ یہی سوال ہے کہ سچی خوشحالی کیونکر حاصل ہو جو دائمی مسرت اور خوشی کا موجب ہو اور درحقیقت سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس خوشحالی تک پہنچا دے سو ہم قرآن شریف کی ہدایت سے اس دقیق در دقیق نکتہ تک پہنچتے ہیں کہ وہ ابدی خوشحالی خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت اور پھر اس یگانہ کی پاک اور کامل اور ذاتی محبت اور کامل ایمان میں ہے جو دل میں عاشقانہ بیقراری پیدا کرے۔ یہ چند لفظ کہنے کو تو بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن ان کی کیفیت بیان کرنے کے لئے ایک دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے کہ صحیح معرفت حضرت عزت جلشانہٗ کی کئی نشانیاں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی قدرت اور توحید اور علم اور ہر ایک خوبی اور صفت پر کوئی داغ نقص کا لگایا جائے کیونکہ جس ذات کا ذرہ ذرہ پر حکم ہے اور جس کے تصرف میں تمام فوجیں روحوں اور تمام ہیکل زمین و آسمان کی ہے وہ اگر اپنی قدرتوں اور حکمتوں اور قوتوں میں ناقص ہو تو عالم جسمانی اور روحانی کا کام چل ہی نہیں سکتا اگر نعوذ باللہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ذرات اجسام کی تمام طاقتیں اور ارواح اور ان کی تمام قوتیں خود بخود ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا کا علم اور توحید اور قدرت تینوں ناقص ہیں۔ وجہ یہ کہ اگر تمام ارواح اور ذرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پیدا شدہ نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کو ان اندرونی حالات کا علم ہے اور جبکہ اس کے علم پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ اس کے برخلاف دلیل ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہماری طرح خدا تعالیٰ بھی اُن چیزوں کی اصل کنہ سے بے خبر ہے اور اس کا علم ان کے پوشیدہ در پوشیدہ اسرار پر محیط نہیں ہے جیسا ظاہر ہے کہ جیسے مثلاً ایک عطار پنسے طیار کیجاتی ہے یا اپنی نظر کے سامنے ایک شربت یا گولیاں یا چند دواؤں کا عرق طیار کرتا ہے تو وجہ اس کے کہ ہم خود

اُس نسخہ کے بنانے والے ہیں ہمیں ان تمام دواؤں کا پورا علم ہو تو ہم بھولی جاتے ہوں کہ یہ فلاں اور فلاں فلاں وزن کے ساتھ اس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے لیکن اگر کوئی عرق یا گولیاں یا شربت ایسا مجہول الکنہ ہو جس کو ہم نے بنایا نہیں اور نہ ہم اُن اجزا کو جدا جدا کر سکتے ہیں تو ہم ضرور ان معاملوں سے بے خبر ہوں گے اور یہ بات بدیہی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کو ذرات اور ارواح کا بنانے والا مان لیا جائے تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ بالضرور خدا تعالیٰ کو ان تمام ذرات اور ارواح کی پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وہ خود ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانے والا ہے اور بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز سے بے خبر نہیں ہوتا لیکن اگر یہ صورت ہو کہ وہ ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانے والا نہیں ہے تو کوئی برہان اس پر قائم نہیں ہو سکتی کہ اس کو ان تمام قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے۔ اگر ہم بغیر دلیل کے کہ دیں کہ اس کو علم ہے تو یہ ایک تحکم ہے اور محض ایک دعوےٰ ہے لیکن جیسا کہ یہ دلیل ہمارے ہاتھ میں ہے کہ بنانے والا ضرور اپنی بنائی ہوئی چیز کا علم رکھتا ہے اس کے مقابل پر کونسی دلیل آپ کے ہاتھ میں ہے کہ جو چیزیں اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے بنائی نہیں اس کو ان کی تمام پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم ہے کیونکہ وہ چیزیں خدا تعالیٰ کی وجود کا عین تو نہیں تا جیسا کہ اپنے وجود پر اطلاع ہوتی ہے ان پر بھی اطلاع ہو۔ بلکہ وہ تمام چیزیں آریہ سماج کے اعتقاد کے رُو سے اپنے اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہیں اور آپ ہی انادی اور قدیم ہیں اور بوجہ غیر مخلوق اور قدیم ہونے کے پرمیشر سے ایسی بے تعلق ہیں کہ اگر اُس پرمیشر کا مرنا بھی فرض کر لیں تو ان چیزوں کا کچھ بھی حرج نہیں کیونکہ جس حالت میں پرمیشر ان قوتوں اور طاقتوں کا پیدا کرنے والا نہیں تو وہ چیزیں اپنی بقا میں بھی پرمیشر کی محتاج نہیں جیسا کہ اپنے پیدا ہونے میں محتاج نہیں اور خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں۔ ایک حیّ۔ دوسرا قیوم۔ حیّ کے یہ معنے ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قیوم کے یہ معنے ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قیوم سے وہ چیز فائدہ اٹھا سکتی ہے جو پہلے اس کے نام حیّ سے فائدہ اٹھا چکی ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا مانتا ہے اسی کا حق ہے کہ اس کو قیوم بھی مانے یعنی اپنی پیدا کردہ کو اپنی ذات سے سہارا دینے والا۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا نہیں جانتا۔ اس کا حق نہیں ہے کہ اس کی نسبت یہ عقیدہ رکھے کہ وہ ان چیزوں کو ان کے رہنے میں سہارا دینے والا ہے کیونکہ سہارا دینے کے یہ معنے ہیں کہ اگر اس کا سہارا نہ ہو وہ چیزیں معدوم ہو جائیں اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کا اُس کی طرف سے وجود نہیں وہ چیزیں اپنے بقائے وجود میں اُس کی محتاج بھی نہیں ہو سکتیں اور اگر وہ بقائے وجود میں محتاج ہیں تو اُس وجود کی پیدائش میں بھی محتاج ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کے یہ دونوں اسم حیّ و قیوم اپنی تاثیر میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں کبھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے پس جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ خدا روحوں اور ذرات کا پیدا کرنے والا نہیں وہ اگر عقل اور سمجھ سے کچھ کام لیں تو ان کو اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ ان چیزوں کا قیوم بھی نہیں یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ کے سہارے سے ذرات یا ارواح پیدا ہوئے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے سہارے کی محتاج وہ چیزیں ہیں جو اس کی پیدا کردہ ہیں۔ غیر کو جو اپنے وجود میں اس کا محتاج نہیں اس کے سہارے کی کیوں حاجت پڑ گئی۔ یہ تو محض بے دلیل ہے اور ہم ابھی یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ اگر ذرات اور ارواح قدیم سے انادی اور خود بخود مانا جائے تو اس بات پر کوئی دلیل قائم ہو سکتی کہ خدا تعالیٰ کو ان کے پوشیدہ خواص اور دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا علم ہے اور یہ کہنا کہ چونکہ وہ ان کا پرمیشر ہے اس لئے اس کو ان کے پوشیدہ خواص اور طاقتوں کا علم ہے یہ صرف ایک دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی گئی اور کوئی برہان پیش نہیں کی گئی اور نہ کوئی رشتہ عبودیت اور ربوبیت کا ثابت کیا گیا بلکہ وہ اُن کا پرمیشر ہی نہیں بھلا جس کا کوئی رشتہ خالق ہونے کا ذرات اور روحوں سے نہیں وہ ان کا پرمیشر کاہے کا ہوا اور کن معنوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ روحوں اور ذرات کا پرمیشر ہے اور یہ اضافت کس بنا پر ہو سکتی ہے کہ خدا روحوں اور ذرات کا پرمیشر ہے یا تو اضافت مالک کی ہوتی ہے جیسے کہا جاوے کہ غلام زید یعنی زید کا غلام۔ سو مملوک ہونے کی کوئی وجہ چاہیئے اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں آزاد چیزوں کو جو اپنے قویٰ قدیم سے آپ رکھتی ہیں۔ پرمیشر کی بلا وجہ مالک قرار دیا جائے اور یا اضافت کسی رشتہ کی وجہ سے ہوتی ہے جیسا کہ کہا جائے کہ پسر زید۔ لیکن جبکہ ارواح اور ذرات کا پرمیشر کے ساتھ کوئی رشتہ عبودیت اور ربوبیت نہیں تو یہ اضافت بھی ناجائز ہے اور اس حالت میں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایسے بے تعلق روحوں کے لئے نہ تو پرمیشر کا وجود کچھ بھی مفید ہے اور نہ اس کا عدم کچھ مضر ہے بلکہ ایسی حالت میں نجات جس کو آریہ سماج والے مکتی کہتے ہیں بالکل غیر ممکن اور ممتنع امر ہے کیونکہ نجات کا تمام مدار خدا تعالیٰ کی محبت ذاتیہ پر ہے اور محبت ذاتیہ اُس محبت کا نام ہے جو روحوں کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مخلوق ہو پھر جس حالت میں ارواح پرمیشر کی مخلوق ہی نہیں ہیں تو پھر ان کی فطرتی محبت پرمیشر سے کیونکر ہو سکتی ہے اور کب اور کس وقت پرمیشر نے اُن کی فطرت کے اندر ہاتھ ڈال کر یہ محبت اس میں رکھدی یہ تو غیر ممکن ہے وجہ یہ کہ فطرتی محبت اس محبت کا نام ہے جو فطرت کے ساتھ ہمیشہ سے لگی ہوئی ہو اور پیچھے سے لاحق نہ ہو جیسا کہ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ اس کا یہ قول ہے۔ الستُ بربکم۔ قالو بلیٰ۔ یعنی میں نے روحوں سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا پیدا کنندہ نہیں ہوں تو روحوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ انسانی روح کی فطرت میں یہ شہادت موجود ہے کہ اس کا خدا پیدا کنندہ ہے۔ پس روح کو اپنے پیدا کنندہ سے طبعاً و فطرتاً محبت ہے۔ اس لئے کہ وہ اسی کی پیدائش ہے اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فطرة الله التی فطر الناس علیھا یعنی روح کا خدائے واحد لاشریک کا طلبگار رہنا اور بغیر خدا کے وصال کے کسی چیز سے سچی خوشحالی نہ پانا یہ انسانی فطرت میں داخل ہے یعنی خدا نے اس خواہش کو انسانی روح میں پیدا کر رکھا ہے جو انسانی روح کسی چیز سے تسلی اور سکینت بجز وصال الٰہی کے نہیں پا سکتی پس اگر انسانی روح میں یہ خواہش موجود ہے۔ تو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ کہ روح خدا کی پیدا کردہ ہے جس نے اس میں یہ خواہش ڈالدی مگر یہ خواہش تو درحقیقت انسانی روح میں موجود ہے اس سے ثابت ہوا کہ انسانی روح درحقیقت خدا کی پیدا کردہ ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر دو چیزوں میں کوئی ذاتی تعلق درمیان ہو اسی قدر ان میں اس تعلق کی وجہ سے محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ ماں کو اپنے بچے سے محبت ہوتی ہے اور بچہ کو اپنی ماں سے کیونکہ وہ اس کے خون سے پیدا ہوتا ہے اور اس کے رحم میں پرورش پاتا ہے پس اگر روحوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق پیدائش کا درمیان نہیں اور وہ قدیم سے خود بخود ہیں تو عقل قبول نہیں کر سکتی کہ ان کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو اور جب ان کی فطرت میں پرمیشر کی محبت نہیں تو وہ کسی طرح نجات پا ہی نہیں سکتیں۔

اصل حقیقت اور اصل سرچشمہ نجات کا محبت ذاتی ہے جو وصال الٰہی تک پہنچاتی ہے وجہ یہ کہ کوئی محب اپنے محبوب سے جدا نہیں رہ سکتا اور چونکہ خدا نور ہے اس لئے اس کی محبت سے نور نجات پیدا ہو جاتا ہے اور وہ محبت جو انسان کی فطرت میں ہے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت ذاتی انسان کی محبت ذاتی میں ایک خارق عادت جوش بخشتی ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے ایک فنا کی صورت پیدا ہو کر لقا باللہ کا نور پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات کہ دونوں محبتوں کا باہم ملنا ضروری طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہے کہ ایسے انسان کا انجام فنا فی اللہ ہو اور خاکستر کی طرح یہ وجود ہو کر (جو حجاب ہے) سراسر عشق الٰہی میں روح غرق ہو جائے۔ اس کی مثال وہ حالت ہے کہ جب انسان پر آسمان سے صاعقہ پڑتی ہے تو اس آگ کی کشش سے انسان کے بدن کی اندرونی آگ یکدفعہ باہر آجاتی ہے تو اس کا نتیجہ جسمانی فنا ہوتا ہے پس دراصل یہ روحانی موت بھی اسی طرح دو قسم کی آگ کو چاہتی ہے ایک آسمانی آگ اور ایک اندرونی آگ اور دونوں کے ملنے سے وہ فنا پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے بغیر سلوک تمام نہیں ہو سکتا یہی فنا وہ چیز ہے جس

پر سالکوں کا سلوک ختم ہو جاتا ہے اور جو انسانی مجاہدات کی آخری حد ہے۔ اسی فنا کے بعد فضل اور موہبت کے طور پر مرتبہ بقا کا انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر۔ اور یہ عشق الٰہی کا آخری نتیجہ ہے۔ جس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے اور موت سے نجات ہوتی ہے۔ ہمیشہ کی زندگی بجز خدا تعالیٰ کے کسی کا حق نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے پس انسانوں میں سے اسی انسان کو یہ جاودانی زندگی ملتی ہے جو غیروں کی محبت سے اپنا تعلق توڑ کر اور اپنی محبت ذاتی کے ساتھ خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر ظلی طور پر اس سے حیات جاودانی کا حصہ لیتا ہے اور ایسے شخص کو مردہ کہنا ناروا ہے کیوں کہ وہ خدا میں ہو کر زندہ ہو گیا ہے۔ مردے وہ لوگ ہیں۔ جو خدا سے دور رہ کر مر گئے۔ پس سخت کافر اور بے دین اور مشرک وہ لوگ ہیں۔ جو بغیر پانے محبت ذاتی اور وصال الٰہی کے تمام ارواح کی نسبت انادی اور قدیم زندگی کے قائل ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ کسی چیز کو بجز خدا کے کوئی ہستی نہیں محض خدا ہے جس کا نام ہست ہے۔ پھر اس کے زیر سایہ ہو کر اور اس کی محبت میں محو ہو کر وہ اصلوں کی روحیں حقیقی زندگی پاتی ہیں اور اس کے وصال کے بغیر زندگی حاصل نہیں ہو سکتی اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں کافر کا نام مردے رکھتا ہے اور دوزخیوں کی نسبت فرماتا ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیٰی۔ یعنی جو شخص مجرم ہونے کی حالت میں اپنے رب کو ملیگا۔ اس کے لئے جہنم ہے نہ اس میں مریگا اور نہ زندہ رہیگا۔ یعنی اس لئے نہیں مریگا کہ در اصل وہ تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا وجود ضروری ہے اور اس کو زندہ بھی نہیں کہہ سکتے کیوں کہ حقیقی زندگی وصال الٰہی سے حاصل ہوتی ہے اور حقیقی زندگی عین نجات ہے اور وہ بجز عشق الٰہی اور وصال حضرت عزت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر غیر قوموں کو حقیقی زندگی کی فلاسفی معلوم ہوتی۔ تو وہ کبھی دعویٰ نہ کرتے کہ تمام ارواح خود بخود و قدیم سے اپنا وجود رکھتی ہیں۔ اور حقیقی زندگی سے بہرہ مند ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ علوم آسمانی ہیں اور آسمان سے ہی نازل ہوتے ہیں اور آسمانی لوگ ہی ان کی حقیقت کو جانتے ہیں۔ اور دنیا ان سے بے خبر ہے

اب ہم پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ چشمہ نجات ابدی کا وصال الٰہی ہے اور وہی نجات پاتا ہے کہ جو اس چشمہ سے زندگی کا پانی پیتا ہے اور وہ وصال میسر نہیں آسکتا۔ جب تک کہ کامل معرفت اور کامل محبت اور کامل صدق اور کامل ایمان نہ ہو اور کامل معرفت کی پہلی نشانی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے علم کامل پر کوئی داغ نہ لگایا جائے اور ابھی ہم ثابت کر چکے ہیں کہ جو لوگ روحوں اور ذرات اجسام کو انادی اور قدیم جانتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو کامل طور پر عالم الغیب نہیں سمجھتے اسی وجہ سے فلاسفہ یونان کے جو روحوں کو انادی اور قدیم سمجھتے تھے یہ عقیدہ رکھتے تھے جو خدا تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں۔ کیوں کہ جس حالت میں ارواح اور ذرات عالم قدیم اور انادی اور خود بخود ہیں اور ان کے وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو کوئی دلیل اس امر پر قائم نہیں ہو سکتی کہ ان کی دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا اور پوشیدہ اسرار کا خدا کو علم ہے یہ تو ظاہر ہے کہ وہ علم کامل جو اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں کے پوشیدہ حالات کی نسبت مع تمام کیفیات اور تفاصیل کے ہو سکتا ہے۔ اس کے برابر ممکن نہیں کہ دوسری چیزوں کے پوشیدہ حالات بتمام و کمال معلوم ہو سکیں بلکہ صرف سطحی علوم

میں غلطی اور غلطی کا احتمال رہ سکتا ہے۔ پس اس جگہ روحوں اور ذرات کے انادی اور قدیم کہنے والوں کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ علم ارواح اور ذرات کا جو خدا کی شان کے مناسب حال ہو یعنی جیسا کہ خدا کامل ہے وہ علم بھی کامل ہو اس عقیدہ کی رو سے (جو روحوں اور ذرات کو قدیم اور انادی جانتے کا عقیدہ ہے) ان کے پرمیشر کو حاصل نہیں اور اگر کوئی کہے کہ حاصل ہے تو یہ بار ثبوت اس کے ذمہ ہے کہ دلیل واضح سے اس کو ثابت کرے نہ محض دعویٰ لے کر کیا ہے کہ جس حالت میں روحیں قدیم سے خود بخود اور اپنے وجود کی آپ خدا ہیں تو اس صورت میں گویا وہ تمام روحیں کئی علیحدہ علیحدہ محلہ میں مستقل قبضہ کے ساتھ رہتی ہیں اور پرمیشر علیحدہ رہتا ہے کوئی تعلق درمیان نہیں اور اس امر کی وجہ کچھ نہیں بتلا سکتے کہ تمام روحیں اور تمام ذرات باوجود انادی اور قدیم اور خود بخود ہونے کے پرمیشر کے ماتحت کیوں کر ہو گئیں کیا کسی لڑائی اور جنگ کے بعد یہ صورت ظہور میں آئی یا خود بخود روحوں نے کچھ مصلحت سوچ کر اطاعت قبول کر لی اور بموجب ان کے عقیدہ کے پرمیشر دیالو اور دیاکاری تو ضرور ہے۔ مگر پھر بھی وہ رحم کرتا ہے نہ انصاف کیونکہ وہ محض اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے مکتی یافتہ روحوں کو ہمیشہ کے لئے نجات نہیں دیتا وجہ یہ کہ اگر ہمیشہ کے لئے روحوں کو نجات دیدے تو اس سے لازم آتا ہے کہ کسی وقت تمام روحیں نجات پا کر بار بار دنیا میں آنے سے فراغت پا جاویں اور پرمیشر کی یہ خواہش ہے کہ دنیا کا سلسلہ بھی جاری رہے تا اس کی حکومت کی رونق بنی رہے اس لئے وہ کسی روح کو ہمیشہ کی نجات دینا پسند نہیں چاہتا بلکہ گو کوئی روح اوتار یا رشی یا سدھ کے درجہ تک بھی پہنچ گئی ہو پھر بھی بار بار اس کو آواگون کے چکر میں ڈالتا ہے۔ مگر کیا ہم خداوند قادر اور کریم کی طرف ایسے صفات رذیلہ منسوب کر سکتے ہیں کہ ہمیشہ وہ اپنے بندوں کو دکھ دے کر خوش ہوتا ہے۔ مگر کبھی بھی تمام ان کو مٹانا نہیں چاہتا۔ خدائے قدوس اور پاک کی نسبت اس قدر بخل منسوب نہیں ہو سکتا افسوس ایسے بخل کی تعلیم عیسائیوں کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں۔ جو شخص عیسیٰ کو خدا نہیں کہے گا وہ جاودانی جہنم میں پڑیگا مگر خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ کفار ایک مدت دراز تک عذاب میں پڑ کر آخر وہ خدا تعالیٰ کے رحم سے حصہ لیں گے جیسا کہ حدیث میں بھی ہے۔ یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد ونسیم الصبا تحرک ابوابھا۔ یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اس میں کوئی بھی نہیں ہو گا اور نسیم صبا اس کے کواڑ ہلائیگی۔ اسی کے مطابق قرآن شریف میں آیت ہے الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے لیکن جب خدا چاہیگا تو ان کو دوزخ سے مخلصی دیگا کیونکہ تیرا رب جو چاہتا ہے کر سکتا ہے یہ تعلیم خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطابق ہے کیوں کہ اس کی صفات جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی اور وہی زخمی کرتا ہے اور وہی مرہم لگاتا ہے اور یہ بات نہایت نامعقول اور خدائے عزوجل کی صفات کاملہ کے برخلاف ہے کہ دوزخ میں ڈالنے کے بعد ہمیشہ اس کے صفات قہری جلوہ گر ہوتی رہیں اور کبھی صفت رحم اور عفو کی جوش نہ مارے اور صفات کرم اور رحم کے ہمیشہ کے لئے معطل کی طرح رہیں بلکہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مدت دراز تک جس کو انسانی کمزوری کے مناسب حال استعارہ کے رنگ میں ابد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ دوزخی دوزخ میں رہیں گے اور پھر صفت رحم اور کرم تجلی فرمائیگی۔ اور خدا اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیگا اور جس قدر خدا کی مٹھی میں آجاویں گے سب دوزخ سے نکالے جاویں گے۔ پس اس حدیث میں بھی آخر کار سب کی نجات کی طرف اشارہ ہے کیونکہ خدا کی مٹھی خدا کی طرح غیر محدود ہے جس سے کوئی بھی باہر نہیں رہ سکتا ہے یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتی رہتی ہیں اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتی رہتی ہیں کبھی انسان خدا کی صفات جلالیہ اور استغناء ذاتی کی پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل یوم ھو فی شان۔ پس یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ ایسا گمان کیا جائے کہ بعد اس کے کہ مجرم لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے پھر صفات کرم اور رحم ہمیشہ کے لئے معطل ہو جائیں گی اور کبھی ان کی تجلی نہیں ہو گی کیونکہ صفات الٰہیہ کا تعطل ممتنع ہے بلکہ حقیقی صفت خدا تعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے اور وہی کبھی انسانی اصلاح کے لئے صفات جلالیہ اور غضبیہ کے رنگ میں جوش مارتی ہے اور جب اصلاح ہو جاتی ہے تو محبت اپنے رنگ میں ظاہر ہو جاتی ہے ... سے موہبت ہمیشہ کے لئے رہتی ہے۔ خدا ایک چڑچڑے انسان کی طرح نہیں ہے جو خواہ مخواہ عذاب دینے کا شائق ہو اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں اس کی محبت میں تمام نجات

انسان چونکہ بوجہ اپنی بشریت کی کمزوری کے ایسے اعمال بجا نہیں لا سکتا جن کی انتہا اور غیر محدود نعمتوں کا حق دار ہو جائے اور بغیر حصول ان نعمتوں کے پوری اور حقیقی نجات پا ہی نہیں سکتا اس لئے انسان جب اپنی قوت اور طاقت کی حد تک مجاہدہ اور جب تک کر لیتا ہے تب عنایت الٰہی اس کی کمزوری پر رحم کر کے محض فضل سے اس کی دستگیری کرتی ہے اور موہبت کے طور پر وصال الٰہی کا وہ انعام اس کو دیتی ہے جو پہلے اس سے راستبازوں کو دیا گیا تھا۔ منہ

تو نجات سے لازم نہیں آتا کہ سب لوگ ایک مرتبہ پر ہو جائیں گے۔ بلکہ جن لوگوں نے دنیا میں خدا کو اختیار کر لیا اور خدا کی محبت میں محو ہو کر

یہ تو آریہ سماج والوں کی خدادانی کی تعلیم ہے اور اس تعلیم کی رو سے ہر ایک [illegible] کہ ہر ایک جو خدا [illegible] جناب [illegible] کیا عزت پاتا ہے [illegible] جاتا ہے [illegible] پرمیشور [illegible] اس کی [illegible] کے لائق نہیں رہتی بلکہ وہ [illegible] مرتبہ عزت [illegible] اور پرمیشر کا ہزار بار اور مقرب اور اوتار اور رشی اور ایسا ایسا [illegible] اور پھر آواگون کے چکر میں [illegible] کیڑے مکوڑے بن جاتا ہے جاودانی نجات کبھی اس کو نصیب نہیں ہوتی۔ اس جگہ یہ بھی مرنے کا دغدغہ پھر جنم لینے کا بعد وہ بار وہ آواگون کے عذاب کا دغدغہ۔ غرض یہ تو خدا تعالیٰ کا حال [illegible] ایک طرف تمام ارواح اور ذرات قدیم اور خود بخود ہونے میں اس کے شریک ٹھہرائے گئے اور دوسری طرف پرمیشر [illegible] بخیل قرار دیا گیا کہ باوجودیکہ طاقت رکھتا ہے اور سب [illegible] مگر پھر بھی کسی کو نجات ابدی دینا نہیں چاہتا۔

پھر اللہ کو پاک ہونے کے بارے میں جو کچھ وید نے سکھلایا ہے اس کی تمام حقیقت تو نیوگ کی تعلیم سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ آریہ اپنی منکوحہ عورت کو اولاد کی خواہش سے کسی دوسرے مرد سے ہم بستر کرا سکتا ہے اور جب تک وہ عورت شدتدہ کام سے گیارہ بچے حاصل نہ کر لے وہ اس بیگانہ مرد سے ہر روز ہم بستر رہ سکتی ہے۔ اب ہم اس جملہ معترضہ سے اپنے اصل مطلب کی طرف آتے ہیں اور وہ یہ کہ آریوں کے اصول کے مطابق ان کا پرمیشر عالم الغیب نہیں ہو سکتا اور ان کے پاس پرمیشر کے عالم الغیب ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔

ایسا ہی عیسائی عقیدہ کے رو سے خدا تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے کیونکہ جس حالت میں حضرت عیسیٰ کو خدا قرار دیا گیا ہے اور وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ میں جو خدا کا بیٹا ہوں مجھے قیامت کا علم نہیں ہے پس اس سے بجز اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ خدا کو قیامت کا علم نہیں کہ کب آوے گی۔

پھر دوسری شاخ معرفت صحیحہ کی خدا تعالیٰ کی کامل قدرت کا شناخت کرنا ہے لیکن اس شاخ میں بھی آریہ سماج والے اور حضرت پادریان اپنے خدا پر داغ لگا رہے ہیں۔ آریہ سماج والے اس طرح سے کہ وہ اپنے پرمیشر کو روحوں اور ذرات عالم کے پیدا کرنے پر قادر ہی نہیں جانتے اور نہ اس بات پر قادر سمجھتے ہیں کہ ان کا پرمیشر کسی روح کو جاودانی مکتی دے سکے۔

ایسا ہی حضرات پادری صاحبان بھی اپنے خدا کو قادر نہیں سمجھتے کیونکہ ان کا خدا انہی مخالفوں کے ہاتھ سے مار کھاتا رہا۔ زندان میں داخل کیا گیا۔ کوڑے لگے۔ صلیب پر کھینچا گیا اگر وہ قادر ہوتا تو اپنی ذلتیں باوجود خدا ہونے کے ہرگز نہ اٹھاتا اور نیز اگر وہ قادر ہوتا تو اس کے لئے کیا ضرورت تھی کہ اپنے بندوں کو نجات دینے کے لئے یہ تجویز سوچتا کہ آپ مر جاوے اور اس طریق سے بندے رہائی پاویں۔ جو شخص خدا ہو کر تین دن تک مرا رہا اس کی قدرت کا نام لینا ہی قابل شرم بات ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ خدا تو تین دن تک مرا رہا لیکن اس کے بندے تین دن تک بغیر خدا کے ہی جیتے رہے۔

اور پھر ان لوگوں کی توحید کا یہ حال ہے کہ آریہ سماج والے تو ذرہ ذرہ اور تمام ارواح کو خود بخود موجود ہونے میں اپنے پرمیشر کے شریک ٹھہراتے ہیں اور ان کے وجود اور بقا کو محض انہیں کی طاقت اور قوت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ محض شرک ہے۔

رہے عیسائی سو ان کا یہ حال ہے کہ وہ صریح توحید کے برخلاف عقیدہ رکھتے ہیں یعنی وہ تین خدا مانتے ہیں یعنی باپ بیٹا روح القدس اور یہ جو بیان کا سارا [illegible] کہ ہم تین کو ایک جانتے ہیں [illegible] کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا [illegible] تینوں خدا مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں [illegible] سے خدا ہیں [illegible] حساب [illegible] ہو سکتے ہیں اس قسم کا حساب کسی سکول یا کالج میں [illegible] جاتا ہے کوئی منطق یا فلاسفی سمجھا سکتی ہے کہ ایسے مستقل تین ایک کیونکر ہو گئے [illegible] انسانی عقل سے [illegible] انسانی عقل خوب جانتی ہے کہ اگر تین کو تین کامل خدا کہا گیا تو تین کامل [illegible] بہرحال تین [illegible] پڑے گا نہ ایک۔ اور اس تثلیث کے عقیدہ کو نہ صرف قرآن شریف رد کرتا ہے بلکہ توریت بھی رد کرتی ہے کیونکہ وہ توریت جو موسیٰ کو دی گئی تھی اس میں اس تثلیث کا کچھ بھی ذکر نہیں اشارہ تک نہیں اور ظاہر ہے کہ اگر توریت میں بھی ان خداؤں کی نسبت تعلیم ہوتی تو ہرگز ممکن تھا کہ یہودی اس تعلیم کو فراموش کر دیتے کیونکہ اول تو یہودیوں کو توحید کی تعلیم یاد رکھنے کے لئے سخت تاکید کی گئی تھی یہاں تک کہ حکم تھا کہ ہر ایک یہودی اس تعلیم کو حفظ کرے اور اپنے گھر کے چوکھٹوں پر اس کو لکھ چھوڑیں اور اپنے بچوں کو سکھاویں پھر علاوہ اس کے اسی توحید کی تعلیم کے یاد دلانے کے لئے متواتر خدا تعالیٰ کے نبی یہودیوں میں آتے رہے اور وہی تعلیم سکھلاتے رہے پس یہ امر بالکل غیر ممکن اور محال تھا کہ یہودی لوگ باوجود اس قدر تاکید اور اس قدر تواتر انبیاء کے تثلیث کی تعلیم کو بھول جاتے اور بجائے اس کے کہ توحید [illegible] کتابوں میں لکھ لیتے اور وہی بچوں کو سکھاتے اور آئندہ ان کے صدہا نبی بھی اسی توحید کی تعلیم کو [illegible] تازہ کرتے۔ ایسا خیال تو سراسر خلاف عقل و قیاس ہے۔ میں نے اس بارہ میں خود کوشش کر کے [illegible] یہودیوں سے حلفاً دریافت کیا تھا کہ توریت میں خدا تعالیٰ کے بارے میں آپ لوگوں کو کیا تعلیم دی گئی ہے کیا تثلیث کی تعلیم دی گئی تھی یا کوئی اور۔ تو ان یہودیوں نے مجھے خط لکھے جو اب تک میرے پاس موجود ہیں اور ان خطوں میں بیان کیا کہ توریت میں تثلیث کی تعلیم کا نام و نشان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں توریت کی وہی تعلیم ہے جو قرآن کی تعلیم ہے۔ پس افسوس ہے ایسی قوم پر جو ایسے اعتقاد پر اڑی بیٹھی ہے کہ نہ تو وہ تعلیم توریت میں موجود ہے اور نہ قرآن شریف میں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تثلیث کی تعلیم انجیل میں بھی موجود نہیں انجیل میں بھی جہاں جہاں تعلیم کا بیان ہے ان تمام مقامات میں تثلیث کی نسبت اشارہ تک نہیں بلکہ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتی ہے چنانچہ بڑے بڑے معاند پادریوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ انجیل میں تثلیث کی تعلیم نہیں اب یہ سوال ہوگا کہ عیسائی مذہب میں تثلیث کہاں سے آئی سو اس کا جواب محقق عیسائیوں نے یہ دیا ہے کہ یہ تثلیث یونانی عقیدہ سے لی گئی ہے یونانی لوگ تین دیوتاؤں کو مانتے تھے جس طرح ہندو ترے مورتی کے قائل ہیں اور جب پولوس نے یہودیوں کی طرف رخ کیا اور چاہا کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح یونانیوں کو عیسائی مذہب میں داخل کرے۔ اس لئے اس نے یونانیوں کے خوش کرنے کے لئے بجائے تین دیوتاؤں کے تین اقنوم اس مذہب میں قائم کر دیئے ورنہ حضرت عیسیٰ

---

* شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا ہمیشہ اپنی قدرت کے نمونے ہمیں دکھاتا ہے تا ہمیشہ ہمارا ایمان تازہ ہو جیسا کہ اس ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ سے پہلے چار دفعہ متفرق زمانوں میں مجھے اپنی وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ پنجاب میں ایک سخت زلزلہ آنیوالا ہے سو وہ شدید زلزلہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو منگل کی صبح کو آ گیا اور وہ موسم بہار تھا اور پھر اس خدائے قادر نے مجھے اطلاع دی کہ پھر موسم بہار میں شدید زلزلے آنیوالے ہیں سو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو عین موسم بہار میں ایک شدید زلزلہ آیا چنانچہ کوہ منصوری میں اس قدر اس کا صدمہ محسوس ہوا کہ لوگ بے حواس ہو گئے اور انہیں ایام میں امریکہ کے بعض حصوں میں بھی ایک شدید زلزلہ آیا جس سے کئی شہر ہلاک ہو گئے پس خدا درحقیقت وہی خدا ہے جو اب بھی اپنی وحی کے ذریعہ سے اپنی زندہ قدرتیں ہم پر ظاہر کرتا ہے اور ایسی ہزارہا پیشگوئیاں ہیں جو خدا کی وحی کے [illegible] مجھ سے [illegible] ظہور

حاشیہ کالم اول۔ وہ اعتقاد جو قرآن شریف نے سکھایا ہے یہ ہے کہ جیسا کہ خدا نے ارواح کو پیدا کیا ہے ایسا ہی وہ ان کے معدوم کرنے پر بھی قادر ہے اور انسانی روح اس کی موہبت اور فضل سے ابدی حیات پاتی ہے نہ اپنی ذاتی قوت سے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اپنے خدا کی پوری محبت اور پوری اطاعت اختیار کرتے ہیں اور پورے صدق اور وفاداری سے اس کے آستانہ پر جھکتے ہیں ان کو خاص طور پر ایک کامل زندگی بخشی جاتی ہے۔ اور ان کے فطرتی حواس میں بھی بہت تیزی عطا کی جاتی ہے اور ان کی فطرت کو ایک نور بخشا جاتا ہے جس نور کی وجہ سے ایک فوق العادت روحانیت ان میں جوش مارتی ہے اور تمام روحانی طاقتیں جو دنیا میں وہ رکھتے تھے موت کے بعد بہت وسیع کی جاتی ہیں اور نیز مرنے کے بعد وہ اپنی خداداد مناسبت کی وجہ سے جو حضرت عزت سے رکھتے ہیں آسمان پر اٹھائے جاتے ہیں جس کو شریعت کی اصلاح میں رفع کہتے ہیں لیکن جو مومن نہیں ہیں اور جو خدا تعالیٰ سے صاف تعلقات نہیں رکھتے یہ زندگی ان کو نہیں ملتی اور نہ یہ صفات ان کو حاصل ہوتی ہیں اس لئے وہ لوگ مردہ کے حکم میں ہوتی ہیں پس اگر خدا تعالیٰ روحوں کا پیدا کرنیوالا نہ ہوتا تو وہ اپنے قادرانہ تصرف سے مومن اور غیر مومن میں یہ فرق دکھلا نہ سکتا۔ منہ

کی بلاکو بھی معلوم نہ تھا کہ اقنوم کس چیز کا نام ہے اُن کی تعلیم خدا تعالیٰ کی نسبت تمام نبیوں کی طرح ایک سادہ تعلیم تھی کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے۔ دراصل پولوسی مذہب ہے نہ مسیحی۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی اور وہ جب تک زندہ رہے۔ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے اور بعد انکی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو ان کا جانشین تھا اور ایک بزرگوار انسان تھا توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ اور پولوس نے خواہ نخواہ اس بزرگ سے مخالفت شروع کردی اور اس کے عقائد مخالف تعلیم دینا شروع کیا اور بانجام کار پولوس اپنے خیالات میں یہانتک بڑھا کہ ایک نیا مذہب قائم کیا اور توریت کی پیروی سے اپنی جماعت کو بکلی علیحدہ کر دیا اور تعلیم دی کہ مسیحی مذہب میں مسیح کے کفارہ کے بعد شریعت کی ضرورت نہیں اور خون مسیح گناہوں کے دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ توریت کی پیروی ضروری نہیں اور پھر ایک اور گند اس مذہب میں ڈالدیا کہ ان کے لئے سور کھانا حلال کر دیا۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ انجیل میں سور کو ناپاک قرار دیتے ہیں تبھی تو انجیل میں ان کا قول ہے کہ اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو۔ پس جبکہ پاک تعلیم کا نام حضرت مسیحؑ نے موتی رکھا ہے تو اس مقابلہ سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پلید کا نام انہوں نے سور رکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یونانی سور کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ آج کل تمام یورپ کے لوگ سور کھاتے ہیں اس لئے پولوس نے یونانیوں کے تالیف قلوب کے لئے سور بھی اپنی جماعت کے لئے حلال کر دیا حالانکہ توریت میں لکھا ہے کہ وہ ابدی حرام ہے اور اس کا چھونا بھی ناجائز ہے۔ غرض اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیحؑ تو وہ بے نفس انسان تھے۔ جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ کوئی ان کو نیک انسان کہے۔ مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ کسی نے حضرت مسیح کو کہا کہ اے نیک استاد انہوں نے اس کو کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے ان کا وہ کلمہ جو صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت ان کے منہ سے نکلا کیسا توحید پر دلالت کرتا ہے۔ کہ انہوں نے نہایت عاجزی سے کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی - یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا کیا جو شخص اس عاجزی سے خدا کو پکارتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خدا میرا رب ہے اس کی نسبت کوئی عقلمند گمان کر سکتا ہے کہ اس نے درحقیقت خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسا اوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ ان سے ایسے کلمات ان کی نسبت کہلا دیتا ہے کہ نادان لوگ ان کی ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میری نسبت مسیح سے بھی زیادہ وہ کلمات فرمائے گئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یا قمرُ یا شمسُ انت منی وانا منک۔

یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اب اس فقرہ کو جو شخص چاہے اپنی طرف کھینچ لے مگر اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ اول خدائے مجھے قمر بنایا کیونکہ میں قمر کی طرح اس حقیقی شمس سے ظاہر ہوا اور پھر آپ قمر بنا کیونکہ میرے ذریعہ سے اس کی جلال کی روشنی ظاہر ہوئی اور ہوگی یعقوب حضرت عیسیٰ کا بھائی جو مریم کا بیٹا تھا وہ درحقیقت ایک راستباز آدمی تھا وہ تمام باتوں میں توریت پر عمل کرتا تھا اور خدا کو واحد لاشریک جانتا تھا اور سور کو حرام سمجھتا تھا اور یہودیوں کی طرح بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتا تھا اور جیسا کہ چاہیئے تھا وہ اپنی تئیں ایک یہودی سمجھتا تھا صرف یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت پر ایمان رکھتا تھا لیکن پولوس نے بیت المقدس سے بھی نفرت دلائی آخر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسکو پکڑا اور ایک بادشاہ نے اسکو سولی دیدیا اور اس طرح اس کا خاتمہ ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اس لئے وہ سولی سے نجات پاگئے اور خدا تعالیٰ نے ان کو سولی پر سے زندہ بچا لیا لیکن چونکہ پولوس نے سچائی کو چھوڑ دیا اس لئے وہ لکڑی پر لٹکایا گیا۔ یاد رہے کہ پولوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کا جانی دشمن تھا اور پھر آپ کی وفات کے بعد جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے اس کے عیسائی ہونے کا موجب اس کی بعض نفسانی اغراض تھیں جو یہودیوں سے وہ پوری نہ ہوسکیں اس لئے وہ انکو خرابی پہنچانے کے لئے عیسائی ہوگیا اور ظاہر کیا کہ مجھے کشف کے طور پر حضرت مسیح ملے ہیں اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور اس نے پہلے پہل تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا اور یہ پولوسی تثلیث دمشق سے ہی شروع ہوئی اسی کی طرف سے احادیث نبویہ میں اشارہ کر کے کہا گیا کہ نزول مسیح دمشق کی مشرقی طرف نازل ہوگا یعنی اس کے آنے سے تثلیث کا خاتمہ ہوگا اور انسانی دل توحید کی طرف رغبت کر جائیں گے اور مشرقی طرف سے مسیح کا نازل ہونا اس کے غلبہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ روشنی جب ظاہر ہوتی ہے تو تاریکی پر غالب آجاتی ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ اگر پولوس حضرت مسیح کے بعد ایک رسول کے رنگ میں ظاہر ہونے والا تھا جیسا کہ خیال کیا گیا ہے تو ضرور حضرت مسیح اس کی نسبت کچھ خبر دیتے خاص کر کے اس وجہ سے تو خبر دینا نہایت ضروری تھا کہ جبکہ پولوس حضرت عیسےٰ کی حیات کے تمام زمانہ میں حضرت عیسےٰ سے سخت برگشتہ رہا اور ان کو دکھ دیتا رہا تو کیونکر ایسا شخص ان کی وفات کے بعد کیونکر امین سمجھا جاسکتا ہے بجز اس کے کہ خود حضرت مسیح کی طرف سے اس کی نسبت کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی اور اس میں صاف طور پر درج ہو۔ کہ اگرچہ پولوس میری حیات میں میرا سخت مخالف رہا ہے اور مجھے دکھ دیتا رہا ہے لیکن میرے بعد وہ خدا تعالیٰ کا رسول اور نہایت مقدس آدمی ہوجائیگا بالخصوص جبکہ پولوس ایسا آدمی تھا کہ اس نے موسیٰ کی توریت کو برخلاف اپنی طرف سے نئی تعلیم پیش کی سور حلال کیا ختنہ کی رسم تو توریت میں ایک ابدی رسم تھی اور تمام نبیوں کا ختنہ ہوا تھا اور خود حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا وہ دائمی حکم بھی منسوخ کر دیا اور توریت کی توحید کی جگہ تثلیث قائم کردی اور توریت کے احکام پر عمل کرنا غیر ضروری ٹھہرایا اور بیت المقدس سے بھی انحراف کیا تو ایسے آدمی کی نسبت جس نے سب سے شریعت کو زیر و زبر کر دیا ضرور کوئی پیشگوئی چاہیئے تھی پس جبکہ انجیل میں پولوس کے رسول ہونے کے بارہ میں خبر نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسکی عداوت ثابت اور توریت کے ابدی احکام کا وہ مخالف تو اس کو کیوں اپنا مذہبی پیشوا بنایا گیا کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ اور پھر معرفت کے بعد بڑی ضروری نجات کے لئے محبت الٰہی ہے یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنیوالے کو نہیں دنیا میں جیسا کہ محبت کو جذب کرتی اور اپنی طرف کھینچتی ہے جس شخص کو کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے وہ اس قدر کہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہو اس سے دشمنی نہیں کر سکتا بلکہ ... شخص کو جو کہ وہ اپنے دل میں محبت رکھتا ہو اپنی اس محبت سے اطلاع بھی نہ دے تب بھی اس قدر بات تو ضرور ہوگی کہ وہ اس سے دشمنی نہیں کر سکتا اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھینچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہانتک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے یہانتک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈالکر بھی ان کی آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے پس جبکہ انسان باوجودیکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پالیتا ہے تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو علام الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بے خبر رہ سکتا ہے محبت عجیب چیز ہے اسکی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے سچی اور صافی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ تقصیر کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بیتاب رہتا ہے اور بعد اور دوری کی شدت ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مرا ہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر خون نہ کر زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے بلکہ وہ ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے یہی سبب ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محب صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس پر صبر نہیں کرسکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنیوالے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے اور استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعف بشریت انسان سے صادر ہوسکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہوچکا خدا تعالیٰ اس کے بدنتائج اور زہریلی تاثیر سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدا عز و جل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیّ و قیوم کی پاکیزگی کا

٭ ایک دفعہ میں نے کشفی رنگ میں دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہوجائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے اسی طرح ایک دفعہ مجھ کو خدا نے مخاطب کر کے فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق - یعنی تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے اور تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جسکو دنیا نہیں جانتی تب مولویوں نے اپنے کپڑے پھاڑے کہ اب کافر میں کیا شک رہا۔ اور اس قرآن کو نہیں سمجھے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم ۔ منہ

٭ یاد رہے کہ قادیان جو میری ... دمشق کی مشرقی طرف ہے سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ۔ منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۱۴

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۱۴

۱۰ ۔ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۵ ۔ اپریل ۱۹۰۶ء

گرچہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | جمعرات | دوائی شفا بینی عوض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ...

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو ... پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی عام قیمت بعد سے فی پرچہ ... حساب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب ... لی جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ... ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھپالی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

لوکل ... غار افریقہ ... صر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
بکدمے دوری ازاں عالی جناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
او نہ شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ومن شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(کاتب محمد حسین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریب ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ "میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا"

۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی

اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے۔ وقت مقرر تک۔ فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے۔ اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ تاخیر کتنی ہے۔

۳ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

انّ اللہ قد من علینا

کل خواب میں مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو دیکھا۔ اور میں انہیں کہتا ہوں۔ دعا کرو۔ دشمنوں پر خدا مجھے غلبہ دے۔ اور سپہر آج دیکھا۔ کہ وہ میرا نام لے کر کہتے ہیں کہ کیوں لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور کیوں نہیں مانتے اور بڑے جوش اور غضب سے کہہ رہے ہیں۔

اور چند روز ہوئے۔ میں نے دیکھا تھا کہ ایک انگریز ہمارے گھر میں داخل ہوا ہے ساتھ محمود ہے گویا تلاشی لینا چاہتا ہے اور پاس ہمراہ میر ناصر نواب صاحب کھڑے ہیں وہ اشارہ سے مجھے کہتے ہیں کہ یہ انگریز حاکم ہے تلاشی کی غرض سے آیا ہے میں دل میں کہتا ہوں کہ اس جگہ تلاشی کیلئے کونسی مشتبہ چیز ہے صرف ہماری تصانیف کے مسودات ہیں معلوم نہیں اس خواب کی کیا تعبیر ہے مگر ناصر اور محمود کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ اگر کوئی امر مکروہ بھی ہے تو انجام اچھا ہے ایسی خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں یہ ضرور نہیں کہ تلاشی سے مراد تلاشی ہی ہے بلکہ کوئی اور پوشیدہ جستجو اس سے مراد ہو سکتی ہے۔ جس کا انجام ظاہری بریت اور صفائی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔ انا نبشرک بغلام۔ نافلۃ لک۔ ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موصوف ہو

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشینگوئی

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن ⁂ زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں ⁂ پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو ⁂ ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اسکی کیا دکھلائے گی ⁂ خود بتائیگا انہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشان کی پنج بار* ⁂ یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں ⁂ اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے ⁂ اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن
اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب ⁂ گور میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن
کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ⁂ فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن
اے مرے یار یگانہ اے مری جاں کی پناہ ⁂ کر وہ دن اپنے کرم سے دین کے پھیلانے کے دن
پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر ⁂ کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن
دن چڑھا ہے دشمنان دین کا ہم پر رات ہے ⁂ اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن
دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر ⁂ اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن
چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا ⁂ کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے ⁂ کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا ⁂ آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو ⁂ ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن
اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں ⁂ دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر ⁂ آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن
جب سے میرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جاتے رہے ⁂ طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن
چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف ⁂ پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا ⁂ لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی وہ اے مرے یار اب نہیں ⁂ میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن
دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی ⁂ آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا ⁂ اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے ⁂ پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن
دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے ⁂ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں ⁂ ابتو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت ⁂ اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

* خدا تعالیٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پنج مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئے گا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔

میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ

ڈائری

القول الطیب

یکم اپریل ۱۹۰۶ء - وحی اِنِّی نَخَرَ اللّٰہُ اِلیٰ دَنَتِ مسیمۃ کا ذکر تھا فرمایا اس سے پہلے دن دعا کے رنگ میں الہام ہوا تھا کہ رب اخرت هسذا - دوسرے دن اس دعا کی قبولیت کے اظہار میں یہ الہام ہوا خود ہی اللہ تعالیٰ دعا کراتا ہے - اور خود اس کو قبول کرتا ہے

طریق ادب ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے ذکر کیا - کہ لاہور میں ایک شخص [illegible] کتاب ہے مجھ سے ذکر کیا - کہ پٹیالہ میں کسی فقیر نے پیشگوئی کی ہے - کہ فلاں تاریخ کو زلزلہ آئیگا اور وہ تاریخ قریب ہے - میں نے کہا کہ اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کرنی چاہیے - اللہ تعالیٰ نے جو اپنا رسول بھیجا ہے جب تک اس کے ذریعہ سے کوئی خبر نہ ملے - ہرگز کوئی دوسری بات قابل اعتبار نہیں - حضرت نے فرمایا - یہی طریق ادب ہے - ایسے لوگوں کی باتوں پر جو فقیر بنے پھرتے ہیں یقین کر لینا ایک الحاد ہے اور ایمان سے خارج ہونا ہے - جب کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو ایک ہی [illegible] میں ... لائے اور اسی کے ذریعہ تمام خبریں [illegible] کو پہنچا دے تو پھر کسی دوسرے شخص کو درمیان میں لانا ... نہیں کرنا کہ اس کو زلزلہ کے دن کی خبر دی گئی ہے - یہ ایک شرک کی بنیاد ہے - ہمیں جب زلزلہ کے متعلق الہام ہوا تب ہم خیموں میں گئے - اور اب جب اس کی تاخیر کی خبر دی گئی - تو ہم واپس اپنے مکانوں میں آ گئے ہیں - [illegible] نکتہ نواز ہے - ایسا ہی [illegible] بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ تھوڑی سی بات ہے - مگر وہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہے -

ایک نئی تصنیف فرمایا ہم نے ایک نیا رسالہ لکھنا شروع کیا ہے جس کا نام حقیقۃ الوحی ہوگا - بعض لوگ الہام اور وحی کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ [illegible] الہام کی حقیقت کا بھی [illegible] ذکر [illegible]

تیزی [illegible] فرمایا - مجھے بھی کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ جب [illegible] اس وقت [illegible] کا کیا حال ہوگا فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہے اس واسطے مخالفین کی [illegible] جائیں گی [illegible] میں اور بھی تیزی دکھائیں گی

فرمایا [illegible] ایک لاکھ چھپا ہے اور ایک [illegible] پہنچیں گے تو اس [illegible] زلزلہ والی پیشگوئی [illegible] پہنچایا گیا [illegible] اس نظم میں ہم نے لوگوں کو نیک نصائح کی ہیں اور مخلوق کو توبہ کرنے [illegible] توجہ دلائی ہے اور اسلام کی طرف دعوۃ کی ہے [illegible] نے لکھا ہے کہ مجھے اس رسالہ [illegible] نہیں تو کیا وہ نہیں چاہتا کہ لوگ [illegible]

امرتسر میں ایک سعید فرمایا امرتسر ایک ایسی جگہ ہے جس میں رشد کے لوگ حق کو قبول کرنیوالے کم ہوتے ہیں آج وہاں سے ایک خط آیا ہے جس میں ایک شخص لکھتا ہے کہ میں نے آپ کی کتاب چشمہ مسیحی پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام کے واسطے اس قسم کی تائید اور اخلاص ایک مفتری کی تحریر میں نہیں ہو سکتا - اس واسطے میں آپ کے مریدوں میں شامل ہوتا ہوں میرا نام مبائعین میں لکھا جاوے - فرمایا مجھے خوشی ہوئی - کہ اس کتاب کے ذریعہ سے ایک جان بچ گئی -

آثار علم و ادب

اطالین مدرسوں میں عربی زبان

(ماخوذ از البیان)

ایسی حالت میں کہ عربی زبان اور اسلامی علوم قریب ہے کہ لوح وجود سے مٹ جائیں ... ہم دیکھتے ہیں کہ اطالین علماء اور ان کی علمی سوسائٹیوں کو علوم و زبان عربی کی طرف خاص توجہ ہے -

المحاضرہ نے ایک اطالین عالم (ڈاکٹر انسا بانو) کی درخواست کا خلاصہ شائع کیا ہے - جو اس نے سررشتہ تعلیم کی منتظمہ کمیٹی سے کی تھی اور اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ مشرقی مسلمانوں کے دلوں میں اہل ایطالیہ کی محبت کا بیج بونا چاہیے - اسکی صورت اس نے یہ بتائی - کہ اسلامی علوم و آداب کی تعلیم کے ذریعہ سے قولاً و فعلاً جس طرح ہو سکے - مسلمانوں کی عقلی ترقی کا سامان کرنا چاہیے - کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس مقصد کو پادریوں اور عیسائی پیشوایان مذہب کے متعلق کرنے سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے - جس سے اصل غرض حاصل نہیں ہو سکتی -

یہ مقصود نہیں ہے کہ یہ مسلمان یوروپین تمدن کے رنگ میں رنگے جائیں - وہی وضع اختیار کریں اور انہیں کا اخلاق سیکھ کر اپنے دینی اور مذہبی خوبیوں کو پس پشت ڈال دیں بلکہ غرض علمی مذہبی رنگوں سے خواہ بظاہر ان میں غلو ہی ہو -

اس درخواست کی بنا پر مجلس نے رائے دی ہے کہ مشرق کو اطالین مدرسوں میں فقہ اسلام کا درس دیا جایا کرے تاکہ مسلمان لڑکے بھی ان میں پڑھیں - کیونکہ اب تک اطالین مدارس مسلمانوں سے خالی تھے - صرف اٹیلین ہی ان میں آتے تھے -

ڈاکٹر مذکور کو تعجب ہے کہ عربی کی تعلیم سال گذشتہ میں قاہرہ کے گورنمنٹ مدرسوں سے اٹھا دی گئی لہذا اٹلی کو مناسب ہے کہ وہ علوم اسلامیہ و فنون یورپ کا جامع کالج قائم کرے - جس سے مسلمان فارغ التحصیل ہو کر نکلیں اور دنیا میں اس کی خوبیاں بیان کریں یہ بات کسی یورپی سلطنت نے اب تک نہیں کی ہے -[1]

ڈاکٹر مذکور نے یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ تدریس کیلئے علمائے جامع ازہر کو منتخب کرنا چاہیے - اور نصاب تعلیم اور ضروری کتابوں کی تالیف میں ان سے مدد لینی چاہیے - اس قسم کے مدرسے ممالک عثمانیہ و شمالی افریقیہ و جزیرہ نمائے عرب ملک صومال (صومالی لینڈ) اور ان تمام شہروں میں قائم ہونے چاہئیں - جن میں ایطالیہ کی پولیٹیکل یا تجارتی مصلحتیں ہیں -

[1] معاذ اللہ - یہ آپ نے کیا کہا - عربی زبان اور اسلامی علوم انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک دنیا میں قائم رہیں گے

(ایڈیٹر بدر)

۴۸۶ - جناب ایڈیٹر صاحب بدر - بندگی - گذارش ہے کہ محلانوالا - ضلع امرت سر میں بتاریخ ۲۷ کی شب کو بوقت نیم شب بڑے زور کا زلزلہ آیا - یہ سب کچھ ہمارے اعمالوں کا ہی نتیجہ ہے - لیکن افسوس کہ ہم لوگ نہ تو اپنے اعمال درست کرتے ہیں اور نہ خدا کے قہری نشانوں سے جو امام الزمان کی تصدیق میں ظاہر ہوتے ہیں - کچھ عبرت پکڑتے ہیں - فقط -

خاکسار چوہڑ مل - محلانوالا ضلع امرتسر - ۲۹ - فروری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم اکبر! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

آج ۹ - مارچ ۱۹۰۶ء کے بدر میں حضرت مولنا مولوی محمد سرور شاہ صاحب قبلہ کا مضمون دیکھکر مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی - خدا ایسے دینی بہادروں اور ہماری جماعت کے سرداروں کو تا دیر ہمارے سر پر قائم و سلامت رکھے - آمین یہ عریضہ ان کو دکھا دیجئے - اور میری جانب سے مبارکباد کہدیجئے عبدالقدوس کو بھی آج ہی بذریعہ خط اس مضمون کی طرف متوجہ کیا ہے -

عریضہ نگار اکبر شاہ خاں - از نجیب آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از خاکسار خدا بخش احمدی - بدر ۵۹۷ خریداری

اخویم جناب مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اس وقت میں نے بوقت ۱۰ بجے رات مضمون چٹھی بھائی صاحب منیجر ریویو آف ریلیجنز اقرار وغیرہ ہمراہ اڈیٹر اخبار وطن پڑھ کر دل میں نہایت جوش آیا - آپ براہ مہربانی نظر اصلاح کر عریضہ اس ناقص عقل کا ملاحظہ فرما کر اگر مناسب ہووے - تو اخبار میں درج فرمایا جاوے - ورنہ آپ مختار ہیں - بھائی صاحب اول بیکہ قرآن مجید تو وہی ہے - جو پہلے تھا اور آپ لوگ بھی اسی دنیا میں موجود تھے - علم قرآن شریف جیسا کہ آپ لوگوں کے دل میں اب ڈالا گیا ہے - کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ قبل ماننے امام پاک کے آپ لوگ عالم قرآن تھے - آپکا جواب ہے - کہ نہیں - صرف ماننے مامور من اللہ سے اللہ صاحب نے علم قرآن و فلاسفی اسلام عطا فرمائی ہے - اور اسلام کا چہرہ صاف دکھایا پس جائے غور ہے جبکہ قرآن شریف کی امداد و حفاظت اللہ صاحب نے وجود پاک حضور اقدس حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام سے موافق وعدہ خود کی ہے جس کلام پاک کا وہ خود محافظ تھا پس آپ لوگوں کی بحث فلاسفری رنگ میں کیسی ہی ہو خواہ دیگر پیرایہ میں تائید اسلام میں جب تک بیچ میں نام پاک پیارا حضور اقدس مامور من اللہ کا جو قرآن کی جان ہو کر آیا ہے نہ لیا جاوے - کیا وقعت رکھیگی آپ اپنی تجاویز سے روپیہ نہیں بڑھا سکتے - جبکہ خود اللہ صاحب وعدہ تائید اسلام بذریعہ اپنی پیاری مامور کو فرمایا ہے - پس آپ خلل نہ دیں والسلام

بدرِ منور

مہ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۰ ـ سورہ فتح رکوع ۲)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سیقول المخلفون اذا انطلقتم الیٰ مغانم لتاخذوھا ذرونا نتبعکم یریدون ان یبدلوا کلٰم اللّٰہ قل لن تتبعونا کذٰلکم قال اللّٰہ من قبل فسیقولون بل تحسدوننا ـ بل کانوا لا یفقھون الا قلیلا ـ

ترجمہ ـ اب کہیں گے تجھے وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے جب تم چلوگے غنیمتوں کی طرف کہ ان کو لے لو ہمیں اجازت دو کہ تمہارے پیچھے چلیں ـ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ بدل ڈالیں اللہ تعالےٰ کے کلام کو ـ انہیں کہہ دے ـ تم ہرگز پیچھے نہیں جا سکتے یہی بات تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے پہلے سے فرما دیا ہے پھر کہیں گے بلکہ تم تو ہمارے ساتھ حسد کرتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کو سمجھ کم ہے ـ

اس آیت شریف میں غنیمت سے مراد غنیمت خیبر ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد جلد مسلمانوں کے ہاتھ لگی وہ منافقین جو حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس واسطے نہیں گئے تھے کہ اس میں مسلمانوں کو شکست ہوگی اور سب ہلاک ہو جائیں گے ـ بہتر ہے کہ ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں فتح خیبر کے وقت فتح کو یقینی دیکھ کر اور مال غنیمت کی لالچ پر کہنے لگے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ جاتے ہیں ـ اس آیت شریف میں ایک پیش گوئی ہے کہ اب تم خیبر کو فتح کرو گے اور اس میں سے تم کو بہت مال غنیمت ہاتھ لگے گا ـ دوسرا منافقین کے حال سے پہلے سے آگاہی دی گئی ہے کہ یہ لوگ اب مال کے لالچ کے سبب تمہارے ساتھ جانا چاہیں گے ـ لیکن اب ان کو ساتھ نہیں لے جانا چاہئے ـ جب مومن منافقوں کو ساتھ نہ لے جائیں گے ـ تو منافق کہیں گے کہ یہ بسبب حسد کے ہم کو ساتھ نہیں لے جاتے ـ یہ بات غلط ہے اور منافقوں کے منہ سے بسبب کم فہمی کے یہ بات نکلی مومن ایسے نہیں ہوتے ـ کہ ایسے معاملات میں حسد کریں ـ

یہ تو منافقوں کو ان کی کرتوت کی خدا تعالیٰ نے سزا دی ہے

قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الیٰ قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون ـ فان تطیعوا یؤتکم اللّٰہ اجراً حسنا ـ وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ـ

ترجمہ ـ اعراب میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے انہیں کہدو کہ عنقریب تمہیں بلایا جائیگا ایسی قوم سے جنگ کرنے کے واسطے جو بہت سخت جنگ کرنے والی ہوگی یا تو تم انہیں قتل کر ڈالو گے یا وہ تمہاری تابعداری اختیار کر لیں گے اگر اس وقت تم نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلا دیگا اور اگر تم نے پہلے کی طرح منہ پھیر لیا تو پھر تمہیں دردناک عذاب دیا جائیگا ـ

وہ منافقین جو صلح حدیبیہ کے وقت موت کے ڈر سے اور شکست کھانے کی بدظنی کے سبب نہ گئے تھے ان کے واسطے اب یہ حکم ہوا ہے کہ پھر ایک موقع آنیوالا ہے ـ جہاں فتح تو یقینی ہے مگر تمہارا مخالف بڑا جنگ جو اور بہادر نظر آئیگا اگر تم نے اپنی اصلاح کی اور خدا تعالیٰ کے وعدے پر یقین کیا اور ایمان لائے اور اس جنگ میں شامل ہوئے تو تمہاری پہلی غلطی معاف ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر دیگا اور اگر پھر بھی ایسی ہی کمزوری دکھائی تو خدا تعالیٰ ایسوں سے راضی نہیں ہوتا اور اس صورت میں تمہارے واسطے عذاب اور دکھ ہوگا ـ

اس آیت شریف سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب ایک شخص ایک دفعہ کسی امتحان میں فیل ہو جاتا ہے تو دوبارہ جب تک اسی قسم کے امتحان میں کامیاب ہو کر اپنا صدق نہ دکھلائے ـ صرف زبانی معافی کام نہیں آسکتی ـ مومن کے واسطے ابتلاؤں میں سے گذرنا ضروری ہے ـ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو سکتا ہے ـ

لیس علی الاعمیٰ حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ومن یطع اللّٰہ ورسولہ یدخلہ جنٰت تجری من تحتھا الانھار ـ ومن یتول یعذبہ عذابا الیما ـ

ترجمہ ـ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر اور نہ مریض پر کوئی تنگی ـ اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو جنت میں داخل کریگا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو کوئی اعراض کریگا ـ اسے دردناک عذاب کرے گا ـ

جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں ـ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے ـ جو اس کی برداشت کر سکتے ہیں ـ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی اخویم جناب مفتی صاحب ـ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـ

ہمارے واجب التکریم اور قابل عزت وتوقیر لائق افسر حضرت مخدومی مولوی محمد علی صاحب کے اکثر خطوط اسکول اور بورڈنگ ہوس کے متعلق بدر اور الحکم میں طبع ہو چکے ہیں ـ چونکہ کمیٹی کی طرف سے بورڈنگ ہوس کا انتظام آج کل خاکسار کے سپرد ہے ـ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل کی چند سطور عام اطلاع و واقفیت کے اظہار کی غرض سے بذریعہ اخبار سب بھائیوں تک پہنچا دی جاویں ـ اس بات کا اظہار بھی بے موقعہ نہ ہوگا ـ میں ایک عرصہ سے مدرس کا کام کرتا ہوں اور قادیان سے باہر رہ کر طلبا کی اندرونی و بیرونی حالات کا خوب مطالعہ کیا ہے پس میرا بیان خیر خواہی ـ نیک نیتی اور تجربہ پر مبنی ہے جو خصوصیتیں میں نے قادیان کی بورڈرز میں دیکھی ہیں میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں ـ صفحہ دنیا پر آج ہرگز ہرگز کہیں کسی نو عمر بچے میں نہیں پائی جا سکتی ـ کیا یہ باتیں قابل رشک نہیں ہیں چھوٹے سے بڑے تک سب بچے ۱ ـ نمازوں کے پابند ۲ ـ قرآن کے شیدائی ـ ۳ ـ گالی گلوچ سے متنفر ـ ۴ ـ تہجد گذاری کے خواہشمند ـ ۵ ـ اسلام پر عاشق ـ ۶ ـ مسائل شرعیہ سے واقف ہوں ـ وغیرہ وغیرہ ـ پس ہر ایک خادم سلسلہ کا فرض ہے کہ اپنے پیارے بچوں کو اوصاف مذکورہ سے متصف کرانے کے لئے اپنے پاک امام کے زیر سایہ رکھکر تعلیم دلاویں ـ

اب میں موجودہ ٹائم ٹیبل (تقسیم اوقات) اور خرچ ماہوار لکھ دیتا ہوں تاکہ ہر ایک صاحب کو بار بار دریافت کرنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے ـ

تقسیم اوقات

۵ بجے صبح ـ جاگنا ـ ۵ بجے سے ۶ تک ـ نماز صبح ۶ بجے سے ۶½ تک ـ تلاوت قرآن شریف ۶½ سے ۷½ تک مطالعہ ـ ۷½ سے ۸ تک ـ ـ کھانا ۸ سے ۸½ تک ـ آرام ـ ۸½ سے ۳ بجے تک ـ اسکول ۳ بجے شام سے ۴ تک ـ کرکٹ وغیرہ ـ ۴ سے ۴½ تک ـ عصر ـ ۴½ سے ۵ تک درس قرآن ـ ۵ سے مغرب تک ـ فٹ بال وغیرہ ـ مغرب سے ۷½ تک کھانا ـ ۷½ سے ۸ تک ـ آرام ـ ۸ سے ۸½ تک نماز عشاء ـ ۸½ سے ۱۰ تک مطالعہ ـ ۱۰ سے ۵ تک آرام ـ

خرچ خوراک

درجہ اول	خاص کھانا اوسطاً	۶
درجہ دوم	گوشت ـ دال	للعہ
درجہ سوم	دال گوشت	۳ ـ گاہے گاہے گوشت

فیس بورڈنگ ہوس ـ ۱۲ ـ داخلہ جو پہلی دفعہ دینا پڑتا ہے ـ ۱۲ ـ بورڈنگ ہوس کی طرف سے ایک صندوق اور ایک چارپائی کپڑے لٹکانے کے کھونٹیاں ـ مطالعہ کمروں میں لیمپ وغیرہ چیزیں مفت ملتی ہیں ـ ... وغیرہ کا خاص انتظام کیا گیا ہے ـ چھوٹے بچوں کیلئے ...

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک کھلی چٹھی بنام گڈزلی ایسوسیشن

واقعہ امرتسر۔ لاہور۔ سجانپور۔ اور جلال آباد

قرآن شریف میں سورۃ المومن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص گذرا ہے جو مومن خصلت تھا۔ اس نے چند گر خدا کے ہر مرسل کے پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کے متعلق بتلائے ہیں۔ چنانچہ اس نے انہی کو مدنظر رکھ کر اپنی قوم کو وعظ کیا۔ لیکن بدبخت قوم نے اس کی پرواہ نہ کی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ موسیٰ علیہ الف الف سلم والا کامیاب ہوا۔ اور وہ قوم معہ اپنے بادشاہ فرعون کے ہلاک ہوگئی۔ آج وہ زمانہ ہے۔ کہ اس قوم کے بادشاہ کے نام کو بھی کوئی نہیں جانتا۔ کہ اس کا کیا نام تھا۔ فرعون مصر کے ہر بادشاہ کا لقب تھا۔ نام نہیں۔ جیسے روس کے بادشاہ کا لقب زار ہوتا ہے

اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک رسول موجود ہے۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور قرآن شریف میں سورۃ المومن پڑھنے سے میرے دل میں ایک خاص جوش پیدا ہوا ہے اور ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور چاہا کہ اس مومن بھائی کی تقلید کروں جس کی خداوند کریم نے قرآن شریف میں تعریف کی ہے میں بھی بقدر اپنے ایمان کے اپنی قوم کو اور خصوصاً مکرمی محمد دین برادر خود۔ منشی غلام احمد۔ غلام علی۔ منشی غلام نبی صاحب منصف۔ منشی حیات محمد صاحب جلال آباد۔ حافظ تاج محمد۔ منشی عمر حیات۔ [illegible] الدین صاحب [illegible] منشی محمد عمر صاحب [illegible] شیخ علی [illegible] صاحب وکیل گوجرانوالہ [illegible] جو خدا کے اس مرسل [illegible] سے بہ زمانہ دراز سے آگاہ ہیں) کو اپنی اصول [illegible] تبلیغ کرنے کے لئے جرأت کروں۔ کہ میری قوم اور خصوصاً مذکورہ بالا اصحاب اس معاملہ پر غور فرماویں۔ گو اس زمانہ میں ناشکری بہت ہوتی ہے۔ لیکن شریف آدمی کا فرض ہے [illegible] کے اس قول پر عمل کرے۔ کہ [illegible] اس کو حاصل کرنا چاہیئے"

اس واسطے میں اپنی قوم [illegible] خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سعید الفطرت میری اس تحریر سے جو میں نے ہمدردی اور درد دل سے لکھی ہے [illegible] قدر کر کے فائدہ حاصل کریں گے۔ اے میری قوم جو شخص تم میں موجود ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے مجھے الہام ہوتا ہے۔ خدا کا کلام خدا کی وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے تو تم اس کی مخالفت نہ کرو۔ اس کو ہلاک نیست و نابود اور تباہ کرنے کے درپے نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ جھوٹا ہے تو سب سے بڑھ کر خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ خود اس کو ہلاک کرے گا۔ ایسا کہ روئے زمین پر اس کا کوئی نام بھی نہ لیگا کیونکہ قرآن مجید کو پڑھو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس شخص سے زیادہ ظالم اور بدطینت آدمی کون ہو گا جو یہ کہے۔ کہ میں خدا کا مرسل ہوں اور مجھے خوابیں سچی آتی ہیں۔ مجھ پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے حالانکہ وہ نہ ہی تو مرسل خدا ہو اور نہ سچی خوابیں آتی ہوں اور نہ ہی خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہو پس جب وہ ظالم ٹھہرا تو خدا خود ہی اس کی خبر لے لیگا کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یہدی القوم الظلمین۔ خدا ظالم کو کامیاب نہیں کرتا۔ اس کو ہلاک و نیست و نابود کر دیتا ہے۔ پس اگر یہ مدعی بھی نعوذ باللہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑیگا۔ اگر کوئی بیچارہ اس پر حسن ظنی سے ایمان لائے گا تو اس کا کچھ نہ بگڑیگا اور اگر وہ سچا ہے جیسا کہ زمانہ دراز کے اس کے دعویٰ نے جتا دیا کہ وہ ضرور سچا ہے تو جو وعید وہ عذاب کی تمہارے لئے کرتا ہے وہ ضرور خدا کی طرف سے تمہاری مخالفت کی وجہ سے تمہیں ملکر رہیگی جیسا کہ آج سے پہلے تمہاری آنکھوں کے سامنے اس کے اکثر مخالف ناکام ہو کر مر گئے اور یہ کامیاب ہے۔ اے میری قوم کیا اس بات سے خوف نہیں کہ اگر خدا کا عذاب آگیا جس کا یہ وعدہ دیتا ہے۔ تو پھر خدا کے سوا تمہیں کون بچا سکے گا۔ اے میری قوم کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لیکھرام۔ مولوی غلام دستگیر قصوری۔ آتھم۔ مولوی [illegible] اور اور بہت سے اس کے مخالفوں کا کیا حال ہوا۔ اور ان سے بھی پہلے غور کر کے دیکھو کہ خدا کے پہلے مرسلوں کی مخالف قوموں یہود۔ قوم نوح۔ عاد اور ثمود کا کیا حال ہوا۔ قوم لوط کا کیا انجام ہوا۔ خدا کے مرسل کی مخالفت کی وجہ سے ایسا عذاب الٰہی ان کی بستی پر نازل ہوا۔ کہ وہاں اس زمانہ سے آج تک ایک جھیل ہے جس کا نام جھیل مردار ہے۔ وہاں نہ کوئی جانور زندہ رہ سکتا ہے نہ کوئی گھاس کے قسم سے اُگ سکتا ہے۔ بس میں ڈرتا ہوں کہ تمہیں بھی عذاب الٰہی نہ چھو جائے۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نیک راہ پر بلاتا ہوں اور کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور آگاہ کرتا ہوں کہ جن کوششوں میں رات دن لگے رہتے ہو۔ وہ تو صرف اسی دنیا سے وابستہ ہیں جو چند روزہ ہے اور آخر خدا کے حضور جانا ہے۔ اس بادشاہ کے حضور حاضر ہونے کے لئے کوئی تحفہ ور ڈالی ضرور چاہیئے۔ جس صورت میں کہ ان دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جانے کے لئے فکر سے تحفے جاتے ہو کیا ہی کسی کا قول سچا ہے۔ "[illegible] دنیا [illegible] چند آخرت کو معاملہ باخدا [illegible]" یہ گھر عارضی ہے اور آخرت کا گھر دائمی اور مستقل گھر ہے۔ اے میری قوم! اگر کوئی ذرہ بھی بدی کرتا ہے تو اس کا بدلہ پا لیتا ہے اور اگر کوئی نیکی کرے۔ خواہ کوئی مرد ہو یا عورت مومن ضرور ہو۔ خدا اس کو آرامگاہ میں داخل کرتا ہے اور بے حساب رزق دیتا ہے۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور اگر تم مجھے کوئی اور راہ سوائے اس کے دکھاؤ تو وہ یقیناً دکھ کی راہ ہے۔ اور میں بفضل خدا نہ مانوں گا کیونکہ میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ صرف کر کے اس نجات کی راہ پر یقین حاصل کر لیا ہے۔ تم مجھے سوا اس بات کے اور کیا بتا سکتے ہو۔ کہ میں خدا کے ساتھ شرک کروں۔ خدا کا انکار کروں اور قبر پرستی اور پیر پرستی کروں اور میں تو تمہیں اس راہ پر بلاتا ہوں۔ جو سراسر کامیابی کی راہ ہے اور خدا عزیز غفار کی طرف بلاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ خدا کے مرسل کو مان لو جس کی یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا کو ایک جانو۔ اور اس کے ساتھ کسی شریک نہ جانو۔ نہ کسی پیر کو نہ رسول کو اور نہ ولی کو وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کا برگزیدہ رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور میں مسیح موعود ہوں۔ میں غلام احمد ہوں کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ بلکہ اپنے آقا و مولیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل در آمد کرانا چاہتا ہوں۔ یعنی قرآن مجید اور صحیح حدیثوں پر اور یہ کہ بت پرستی نہ کرو۔ اور کسر صلیب کرنا میرا کام ہے اس کام میں میری پیروی کرو اور تقویٰ و طہارت اختیار کرو کہ یہی سچی راہ ہے۔ جو خدا چاہتا ہے۔ جن باتوں کی طرف تم مجھے بلاتے ہو۔ اس کی کوئی دلیل دنیا و آخرت میں نہیں ہے یاد رکھو ہم سب نے خدا کے حضور جانا ہے پس جو کوئی خطا کار ہوگا وہی جلتی ہوئی آگ میں پڑے گا۔ یاد رکھو ان باتوں کو جو میں نے تمہیں کہی ہیں اور میں خدا پر بھروسہ رکھکر کہتا ہوں کہ جو سعید الفطرت ہیں۔ وہ ضرور اس نیکی کو اختیار کریں گے۔ پس اس معاملہ کو میں اپنے خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ جو نیست سے ہست اور ہست سے نیست کرتا ہے۔ اور دور زمین میں پڑے ہوئے بیجوں کو نشوونما کرتا ہے۔ اے میری قوم خدا کے مرسل کی تصدیق میں ایک دو باتیں پیش کرتا ہوں۔ تم ان پر غور کرو۔ جب یہاں اس ملک میں کوئی طاعون کا نام بھی نہ جانتا تھا تو اس نے خدا سے اطلاع پا کر کہا کہ اس ملک میں بھی طاعون پھیلیگی۔ اور سخت پھیلیگی۔ اور وہ میرے لئے نشان ہوگی۔ چنانچہ تم نے دیکھ لیا کہ طاعون پھیلی اور سخت پھیلی۔ گھرانے کے گھرانے تباہ ہو گئے۔ اور اس کے مخالف کچھ تو ہلاک ہو گئے اور بہت سے اس جماعت میں داخل ہوئے۔ اور ان کے لئے نشان عظیم ہوا۔ پھر اس نے خدا سے اطلاع پا کر یہ کہا۔ عفت الدیار محلها ومقامها۔ کہ روئے زمین پر تمام جگہ خواہ عارضی سکونت ہو اور مستقل تمام خدا کے عذاب کے نیچے آ کر ہلاک جائے گی اور پھر فرمایا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ چنانچہ تم نے ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ دیکھ لیا جو قیامت کا نمونہ تھا۔ اور تمام طرف موتا موتی کا نعرہ سنا گیا پھر دوبارہ اس نے کہا کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آئیگا۔ جس کے الفاظ وحی الٰہی میں یوں ہیں۔ "دو پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ وہ بھی تم نے دیکھ لیا۔ کہ ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو بہار کے ایام میں زلزلہ آیا اور سخت آیا۔ ریاست رام پور کا حال پڑھو۔ گھروں کے گھر تباہ ہوگئے

امریکہ میں بہت سے شہر غارت ہو گئے فارموسا والا واقعہ چین میں سخت ہلاکت وقوع میں آئی۔ ضلع انبالہ میں ایک گاؤں کے تمام لوگ سوئے ہوئے مکانوں کے نیچے دب کر مر گئے۔ اب کیا افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ دنیا میں ایسی تباہی آجاوے اور بہت سی جانیں تلف ہو جاویں اور اخباروں میں ایک شور عظیم برپا ہو جائے۔ لیکن لوگ تجربہ حاصل ہو جانے پر بھی خدا کے اس مرسل کے آئندہ کے انذار کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اس کی ہمدردی کی پکار کو نہ سنیں۔ بلکہ بجائے اس کے وہ استہزاء سے کام لیں۔ افسوس کہ ضد اور تعصب نے حق اور راستی کی راہ سے کیسا مونہہ پھیر دیا ہے۔ پھر ایک اور سوچنے کے قابل بات یہ ہے کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلے کے بعد مرزا صاحب نے دوبارہ پیشگوئی کی تھی کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آنے کو ہے تو بہت سے دانا انگریزوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ اب زمین اپنی اصلی حالت پر ہے۔ زمانہ دراز تک کوئی زلزلہ نہیں آئے گا اور اطمینان دلایا۔ افسوس کہ مادی دنیا کے لوگ ان کی باتوں پر بھول کر خدا سے غافل ہو گئے۔ اور اس کے کلام کی پرواہ نہ کی۔ پس وہ کون سی ہستی تھی جس نے اس قدر مدبروں اور علم طبقات الارض کے ماہروں کے مقابلہ میں ایک مرزا صاحب کی بات کو پورا کر دیا۔ جس کے پاس ایسے علوم کا کوئی سر و سامان نہیں۔ پس آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں وہ خدا کی ہستی ہے۔ جو اپنا کلام اس پر نازل فرماتی ہے۔ وہ خدائے ذوالجلال اپنے برگزیدوں کی خاطر جب کوئی نشان دکھلانا چاہتا ہے۔ تو قاعدہ اور قانون کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور تمام دنیا کے مقابلہ میں اپنی باتیں انکی زبانی پوری کر کے خارق عادت اور اپنی قدرت اور ہستی کا ثبوت دیتا ہے وہ بات جو قابل غور ہے اور جسکی طرف میں آپ لوگوں کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب پھر خدا نے اس پر اپنا کلام نازل کر کے فرمایا ہے کہ "پھر زلزلہ آنے کو ہے" اور اس کی نسبت آپ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور فیصلہ کن ہے جس صورت میں دو دفعہ پہلے تجربہ کر چکے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ ہر ایک عقلمند اور نیک آدمی اس بات کو مان لے کیونکہ جب دو دفعہ پہلے زلزلہ آچکا اور وعدہ سچا نکلا ہے تو اب وہ زلزلہ جس کا وعدہ دیا ہے۔ ضرور آئے گا۔ کیونکہ ہر ایک جاننے والا جانتا ہے کہ جب اربعہ متناسبہ کی رو سے تین چیزیں معلوم ہوں۔ تو چوتھی کا وجود بھی یقیناً ماننا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے جب تین باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ تو چوتھی بھی ضرور ان شاء اللہ تعالیٰ پوری ہو کر رہے گی اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ مومن آدمی کا کام ہے کہ ایک سوراخ سے جب ایک دفعہ ڈسا جاوے۔ تو دوسری بار اس سے پرہیز کرے مرزا صاحب نے ساری دنیا کو تبلیغ کی ہے اور میں خاص اپنی قوم کو محض للہ یہ پیغام پہنچاتا ہوں اور اپنا درد دل آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مبارک انسان وہ ہے۔ جو کسی کی خیر خواہی کی بات کو اور نیک امر کو تسلیم کرے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدانخواستہ عذاب الٰہی آپ لوگوں کے حصہ میں نہ ہو۔ خدا آپ لوگوں کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین ثم آمین

آپ لوگوں کا خیر اندیش

خاکسار محمد نصیب احمدی۔ [illegible] دارالامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ حضرت مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاجز راقم جب اکوینہ میں ملازم تھا۔ تو ایک دن [illegible] وقت امیر لکھنوی کا یہ مصرع نظر سے گزرا۔ ع

اب ظہور مہدی آخر زماں نزدیک ہے۔

پس اس پاک مہدی پر ایمان لانے والی روح نے فوراً ذیل کے چند اشعار موزوں کرلئے۔ امید کہ آپ کے اخبار گوہر بار میں انہیں ایک کونہ مل جائیگا۔ والسلام

آپکا خادم۔ عبدالرحیم نور محمد ماسٹر تعلیم الاسلام۔ ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل در مدح حضرت سیدنا و امامنا مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

طالبو! تم کو مبارک جانِ جاں نزدیک ہے
سر کے بل آؤ چلیں وہ آستاں نزدیک ہے

لن ترانی ہو چکی وقت تجلی آگیا
اہل دل دیکھو کہ لیلے در آسماں نزدیک ہے

ہم کو دل دے کر لیا دلدار نے دل میں جگہ
اب جو دیکھیں دل میں اپنے دلستاں نزدیک ہے

سر پہ دوں تجھکو جگہ یا آنکھ پہ بٹھلاؤں میں
خود ہی آکر بیٹھ جاؤ جو مکاں نزدیک ہے

خانۂ دل میں کیا گھر جب ہوا [illegible] دلی
صحن [illegible] کی صدا [illegible] جاں نزدیک ہے

چشم نرگس ہوئے شوق دید گل آج کیوں
باغ میں کس گل کی آمد باغباں نزدیک ہے

کس کے نذرانے کو لے گل تو لئے سر پر [illegible]
کس کی تشریف آوری ای بوستاں نزدیک ہے

واہ رے رعب [illegible] ہو کا عالم ہے بپا
خیر مقدم کس کا ہے [illegible] نزدیک ہے

مہر و ماہ نے رخ پہ اپنے کس لئے ڈالی نقاب
کس کی آمد کا نشاں مرد جواں نزدیک ہے

پھول جھڑی کیسے لگی دلدار سہرا کیوں گندھا
کون [illegible] کی شادی کا سماں نزدیک ہے

ہاں سنا ہے [illegible] امیر لکھنوی
[illegible] آخر زماں نزدیک ہے

چرخ چارم سے اتر کر مژدہ لائی یہ زمیں
ہند والو مسیح قادیاں نزدیک ہے

[illegible] دابۃ الارض پلیگ
بہر تادیب و عذاب منکراں نزدیک ہے

زلزلہ جاگو سوا نیزے پہ سورج آگیا
شور محشر [illegible] ختم جہاں نزدیک ہے

[illegible] کی طرح عصیاں سے کانپ اٹھی زمیں
اب اپنے دوزخ کی بہر عاصیاں نزدیک ہے

کہ کر کے استغفار دل سے ہاتھ دو اس [illegible] میں
اس کے قدموں میں چلو باغ جناں نزدیک ہے

خواب غفلت میں گذاری ہے کیوں عمر عزیز
بے نشاں بن کے جو دیکھو بے نشاں نزدیک ہے

[illegible] ہم نے دیکھی طلعت بدر منیر
مطلع نور خدا کے آسماں نزدیک ہے

بلبل شیدا فراق گل میں تو [illegible]
آنکھ کھلے [illegible] باغباں نزدیک ہے

دیکھ لیتا ہوں تصور میں شہ خوباں [illegible]
کچھ دل سے ترا [illegible] مکاں نزدیک ہے

بندۂ عاصی کا حق گو تیرے در سے دور ہے
جان اور دل [illegible] مرداں نزدیک ہے

دم سے جن کے دم میں بیدم قالبوں میں دم پڑا
دمبدم روح القدس ہاں ان کو ہاں نزدیک ہے

نقد ایماں شب کی تاریکی میں جب لٹنے کو تھا
غیب سے آئی ندا اے پاسباں نزدیک ہے

منزل دیں گھر گئی جب لشکر کفار سے
نصرت حق نے کہا صاحبقراں نزدیک ہے

روشنی سے دور ہو کر بیٹھے ہو خاموش کیوں
آؤ دیکھو نیر روشن بیاں نزدیک ہے

کیوں رہے جاتے ہو [illegible]
جانے والا [illegible] قادیاں دارالاماں نزدیک ہے

دل سے اس ہادی دوران کو رہبر مان [illegible]
وقت رحلت اب ترا ای کارواں نزدیک ہے

تنبیہ

[illegible] ہے کہ بعض لوگوں کو کئی دن پہلے بذریعہ خاص خط اطلاع دی جاتی ہے کہ اخبار کی قیمت کی وصولی کے واسطے آپ کے نام اخبار وی پی کیا جائے گا۔ اگر آپ نہیں چاہتے۔ تو اطلاع کر دیں وقت کافی دیا جاتا ہے کوئی جواب نہیں آتا اور پھر وی پی واپس کر کے دفتر کو نقصان اور تکلیف مفت میں دی جاتی ہے۔

سچائی ظاہر کر دیگا " (براہین احمدیہ)

یہی نہیں کہ یہ بڑے بڑے دعوے ہی دعوے اور منہ مانی باتیں ہوں بلکہ ... آسمانی نشانات بھی اس کے دعاوی کی تصدیق و شہادت کے لئے موجود ہیں۔ طاعون و زلازل کے زور اور شدت ... اس کے جھٹلانے والوں کو دھمکا رہے ہیں۔ کسوف و خسوف اس کی سچائی پر مہر کر چکے۔ کتاب مقدس ... کی بیان کردہ وہ تمام مفاسد و حالات جو اس زمانہ اور اہل زمانہ کے باب میں مرقوم ہیں۔ صاف طور پر بتا چکے کہ آنے والا ضرور ہے کہ آگیا ہو۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسیح موعود کے جو آثار مندرج تھے، وہ سب ہوتے نظر آرہے ہیں۔ مدعی کا روز افزوں فروغ و ارتقا اس کا ثبوت دے رہا ہے۔ کہ وہ مفتری علی اللہ نہیں بلکہ فی الحقیقت برحق اور موعود و مسعود و مامور من اللہ ہے ورنہ بموجب سنت اللہ کے وہ کبھی کا خائب و خاسر اور گمنام و نشان ہو جاتا۔ پھر ہزاروں لاکھوں بندگان خدا اس پر ایمان لا کر اس کے اتباع و معرفت کو اپنی عین خوش قسمتی خیال کرتے ہیں جو سارے کے سارے مسلمان ہی نہیں بلکہ چشم بصیرت ملنے سے پہلے ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ وغیرہ غیر مذاہب کے نام لیوا تھے اور ساتھ ہی صدہا خدا ترس اہل اللہ اس کی سچائی کی گواہی دے چکے ہیں۔

پس اگر آپ کے نزدیک یہ سلسلہ جھوٹا اور نری دکانداری نہیں تو کیا وجہ آپ کھلے طور سے اس کی تصدیق نہ کریں اور سچوں کا ساتھ نہ دیں؟ کیا آپ کے نزدیک خدا کا یہ فرمانا (نعوذ باللہ) لغو ہے۔ کہ "سچوں کا ساتھ دو" اور اگر خدانخواستہ آپ اس سلسلہ کو جھوٹی دھوکے بازی ہی سمجھتے ہیں تو کیا وجہ کہ آپ ہزارہا خلق اللہ کو اس دھوکے سے بچانے کے لئے اپنی مہر سکوت نہیں توڑتے؟ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں یعنی یا تو آپ جان بوجھ کر تصدیق حق سے جی چراتے ہیں جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوں گے کہ آپ کو خدائے قادر و قاہر کے مقابلہ میں دنیا کی یہ آنی اور فانی عزتیں اور وجاہتیں زیادہ تر عزیز ہیں اور یہ حالت انجام بخیر اور رضائے مولیٰ کی راہ میں بڑی خطرناک روک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے یا یہ کہ آپ کے قلوب و ضمائر اس سلسلہ کو برسر کذب و افترا مان کر بھی اس کی پرزور دعوت اور روشن کامیابی سے مرعوب ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ یہ بھی عقلا کے نزدیک سخت شرمناک کمزوری اور بزدلی سمجھی جائے گی۔ تو گویا بہر حال اب وقت آگیا ہے کہ آپ لوگ بھی مثل دیگر مولویوں یا علمائے امت کے اپنی مہر سکوت توڑیں اور اپنی قابل رحم قوم کے ہزاروں افراد کو اندیشہ ناک تذبذب سے بچائیں جن میں سے اکثر تو آپ کے اتباع سے یا آپ کی طرح ایک قسم کی غفلت نے ... میں پڑے ہیں اور بعض اس سلسلہ حقہ کی مخالفت سے ناحق اپنے حق میں کانٹے بو رہے ہیں ... کر رہے ہیں۔

ایسے بھی ہوں گے جن کے دل جلدی یا بدیر آفتاب صداقت کی تیز شعاعوں سے موم ہو کر اسے قبول کر لیں گے۔ بالآخر مائل ہو جائیں گے جو ہمارے خیال میں کے پندار میں بڑا بھاری قومی نقصان ہوگا جیسا کہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ "وہ اچھے اچھے تہذیب یافتہ۔ دیندار متقی۔ پرہیزگار و تعلیم یافتہ۔ قابل۔ فہیم۔ ... اور پڑھے لکھے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی عقلوں پر نہ جانے کیا پردہ پڑ جاتا ہے کہ اس پر مرزا (حضرت امام علیہ السلام) کا جادو چل جاتا ہے"۔ اس قومی نقصان کا ارباب اگر مقتدایان ملت کا فرض نہیں تو اور کس کا ہے؟

اے معزز و محترم بزرگو! میں آپ سے آخر میں پھر کمال عجز و ادب التماس کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی ذات خاص کے لئے نجات و ہدایت کی کوئی ایسی صورت سوچ لی ہے۔ جس کے ہوتے کسی موعود مامور مصلح اور امام وقت کی حاجت نہیں تو

خدارا

ان ہزارہا افراد قوم کی خاطر ہی اس مشکل سوال کو حل کیجئے جو آپ کو اپنا دنیوی لیڈر مانتے ہیں اور آپ کی لیڈری میں بہت سیدھے رستہ پر پڑ سکتے ہیں یا ہلاکت کی راہ سے بچ سکتے ہیں۔ مجھے اس بارہ میں اور بہت کچھ کہنا تھا۔ مگر فی الحال اسی پر بس کرتا ہوں۔

خاکسار احمد حسین احمدی فریدآبادی منیجر رفیق ایجنسی امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کے ایک احسان کا ذکر

۴- مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت میں سویا ہوا تھا کہ میری زبان پر مندرجہ ذیل انگریزی فقرہ جاری کیا گیا۔

(A Collier Jeasident night) جس کے معنے ہیں ایک کوئلہ کی کان کا حادثہ۔ گذشتہ رات کو قریباً تین دفعہ یہ کلمہ میری زبان پر جاری ہوا جس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ میں نے اس کا ذکر اسی روز بعض صاحبوں سے کیا مثلاً صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ چودہری فتح محمد الیف۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور اور نیز انٹرنس کی دونوں جماعتوں میں میں نے اس کا ذکر اسی روز کر دیا کہ ایسا فقرہ آج صبح میری زبان پر جاری کیا گیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے سکینڈ ماسٹر قادیان کو بھی اس کی خبر تھی۔ سو خدا تعالیٰ نے اس بات کو عجیب طور سے پورا کیا۔ ۱۳- مارچ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ وحشت ناک خبر شائع ہوگئی کہ فرانس کے ملک میں کوئلہ کی کانوں کے پھٹنے سے ایک خوفناک مصیبت نازل ہوئی اور اندازہ کیا گیا ہے کہ ۱۱۰۵ آدمی اس حادثہ سے ہلاک ہوئے لندن کا ۱۰ مارچ کا تار ہے جو اخباروں میں شائع کیا گیا مگر ابھی میں یہ تحقیق نہیں کر سکا کہ یہ مصیبت ناک واقعہ جس کی ... میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ۴- مارچ ۶ء کو اطلاع دی گئی ... تاریخ کو واقع ہوا۔ دہریہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرتے ہیں۔ ہم دہریہ کے قول کو کس طرح مانیں جبکہ خدا تعالیٰ براہ راست اپنی ہستی کا ثبوت ہمیں دیتا ہے۔ دنیا خدا کو مانتی ہے مگر رسمی طور پر۔ مگر خدا کا کس قدر فضل ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کا بلا واسطہ ہمیں ثبوت دیتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے میں خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکر بھی کرتا ہوں مگر جب اپنی عملی حالت کو دیکھتا ہوں تو بہت شرمندگی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ ایسے صریح ثبوت اپنی ہستی کے دیتا ہے۔ تو چاہئے کہ ہم اپنی عملی حالت میں دوسروں سے ممتاز ہوں۔ نہایت افسوس کی بات ہوگی۔ کہ باوجود خدا تعالیٰ کے ان احسانوں کے اور ان نشانوں کے پھر بھی ہم اپنی عملی حالت میں کوئی تبدیلی نہ دکھلاویں۔ سو جبکہ مجھے خدا تعالیٰ کے اس انعام کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے ساتھ ہی خوف بھی ہوتا ہے کیوں کہ ہم پر دوسرے لوگوں سے زیادہ اتمام حجت ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھوں نشان ہم دیکھ چکے ہیں اور اگر ہم اپنی حالتوں میں کوئی تغیر پیدا نہ کریں تو ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہوگی۔ اس کے لئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنی چاہئے۔ اور اسی کا فضل مانگنا چاہئے۔ اس حصے میں اپنے سارے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عاجز کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے عملی حالت درست کرنے کی توفیق بخشے اور نعمائیوں کے لئے مجھے موجب شکر نہ بنائے۔ پھر میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی میرے لئے دعا کریں۔ مجھ پر احسان فرماویں خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میرے اس خواب کے گواہوں میں سے ایک ہندو طالب علم ... چند نام بھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی انٹرنس کلاس میں پڑھتا ہے وہ آریہ ... آریوں کو چاہئے کہ اس سے پوچھیں کہ آیا فی الواقعہ اس نے یہ خواب مجھ سے قبل از وقت سنا تھا یا نہ۔ اور پھر غور کریں کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا پرمیشور بے زبان اور مردہ ... اور مسلمانوں کا خدا زندہ ہے اور بولتا ہے۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ قادیان

۷۸۴ - مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب بدر سلامت

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ مندرجہ خط درج اخبار بدر فرما کر خاکسار کو ممنون و مشکور فرماویں۔

آپ کا تابعدار محمد شفیع گوڈون کلرک میڈیکل سٹور ڈپو ... عیاد ...

* مولوی صاحب کا یہ الہام ہم سب نے پہلے ہی سنا تھا۔ ایڈیٹر

خط - بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب - بعد سلام مسنون کے عرض ہے - کہ وہ اخبار **اہلحدیث** جو اسی ماہ مارچ میں ۹ - تاریخ کے روز شائع ہوئے ہیں خاکسار نے پڑھے - اس میں سے ایک مضمون کو جس کا ہیڈنگ یہ ہے کہ "کیسا بھاری ٹیکس" پڑھکر چند ایک سوالات دل میں پیدا ہوئے - امید ہے - کہ آپ **بذریعہ اخبار ان کے جواب سے مشکور فرمائیں گے** لیکن جواب متانت سے پُر ہو - لایعنی جواب کی مجکو ضرورت نہیں اور حسب عدہ خود قرآن و حدیث کے مطابق (جیساکہ آپ اخبار پر لکھتے ہیں کہ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

ہو - مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو ۱/۱۰ حصہ جائداد و آمدنی کا دینے کا حکم و تاکید کی ہے - اس کو اپنے **شدادی بہشت** کا لالچ قرار دیا ہے اور سخت ٹیکس تجویز فرمایا ہے - تو اس پر خاکسار کی عرض ہے - کہ اگر ۱/۱۰ حصہ آمدنی و جائداد کا دینا سخت ٹیکس اور شدادی بہشت ہے - تو جس نے یہ حکم فرمایا ہے - کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (سورۃ آل عمران) یعنی جب تک اپنی پیاری سے پیاری چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جب تک تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے اور نیز یہ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون - یغفر لکم من ذنوبکم و یدخلکم فی جنٰت تجری من تحتھا الانھار و مسٰکن طیبۃ فی جنٰت عدن - ذالک الفوز العظیم ۵ (سورۃ الصف) یعنی مسلمانوں میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں - جو تم کو آخرت کے دردناک عذاب سے بچائے - وہ یہ ہے - کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں لڑا دو - یہ تمہارے حق میں بہتر ہے - بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو - ایسا کروگے - تو خدا تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور نیز عمدہ عمدہ مکانات میں کہ وہ مکانات ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے - پھر ایسا ہی سورہ نساء میں جو کچھ لڑنے اور مال میں خرچ کرنے پر انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے - جس پر عمل درآمد کرکے بہت سے صحابہ نے جانیں اور مال نثار کئے وہ الگ رہے چونکہ خاکسار نہ تو مرزا صاحب کا مرید ہے اور نہ انصاف سے الگ ہونا اپنا مشرب سمجھتا ہے - اس لئے گزارش ہے کہ کیا ہم اس کو شدادی بہشت کے وعدہ نہ سمجھیں کہ جس کے سبب ہزاروں جانیں تہ تیغ ہوئیں جن کو ہم آج بڑے فخر سے شہدا لکھتے ہیں - کیا اس کے بالمقابل ۱/۱۰ حصہ شدادی بہشت ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں تو کیا اب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باغی ہو جائیں جس نے نہ صرف ۱/۱۰ حصہ ہی طلب کیا بلکہ پیاری پیاری اشیاء کے علاوہ جانیں بھی مانگیں جس کا قرآن و احادیث میں مفصل ذکر ہے اور ایسا ہی صدیق اکبرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ کے مالوں کا خرچ کرنا اظہر من الشمس ہے تو کیا اب ہم ان سب کو جنہوں نے مال اور جانیں خرچیں - لالچی اور شدادی بہشت کے خواہاں سمجھیں یا کیا ؟ مفصل کیفیت سے آگاہی بخشیں نیز یہ کہ اخبار پر تو آپ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

لکھاتے ہیں اور اخبار کے اندر قرآن اور احادیث پر ہی اکتفا کرتے ہیں - یہ کیا بات ہے - کیا اخبار کی سجاوٹ کے لئے یہ شعر لکھاتے ہیں یا اخبار کا اعتبار جمانے کے لئے ؟ اگر اخبار کی سجاوٹ کے لئے ہے تو خیر ورنہ سخت افسوس ہے - کہ ایک مولوی اور ابو الوفا ہو کر یہ کارروائی - براہِ مہربانی جواب سے مطلع فرماویں ورنہ سخت افسوس ہوگا - فقط - والسلام

الراقم
خاکسار محمد شفیع - میانمیر

یادگار کریم مفت منگاؤ

اخویم مجی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی چھاؤنی انبالہ نے ۱۰۰ جلدیں اور برادرم حافظ محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر سری نگر کشمیر نے ۳۰ جلدیں اور خود انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ نے متعدد جلدیں اس غرض سے خاکسار کے سپرد کی ہیں کہ یہ ان احمدیوں کو مفت تقسیم کر دی جائیں جو مرحوم مولانا رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں - اس لئے التماس ہے - کہ ہر جگہ کے انجمن احمدیہ کے سکرٹری یہ تکلیف فرماویں کہ چونکہ ۸ نسخوں کے لئے ۱/ کا ٹکٹ کافی ہوگا اس لئے اس حساب سے ٹکٹ بھیجکر متعدد نسخے منگا کر بچھڑے ہوئے دوست سے روحانی ملاقات کریں اور دل سے دعا کریں کہ مرحوم کو خدا جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے -

خاکسار محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی سکرٹری انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ

ضروری اطلاع

قادیان میں چندہ بھیجنے والے احباب ہمیشہ ان ہدایات کو مدنظر رکھیں -

(۱) - لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدسؑ کے نام بھیجیں اور دوسرے مدات کا روپیہ آپ کے نام ہرگز نہ بھیجیں -

(۲) - مدرسہ کا چندہ بنام امین مدرسہ تعلیم الاسلام - میگزین کی خریداری کا اور اشاعت اسلام کا روپیہ بنام مینیجر ریویو آف ریلیجنز زکوٰۃ کا روپیہ بنام امین زکوٰۃ فنڈ - بہشتی مقبرہ کے متعلق کل روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان - آنا چاہئے اور کسی شخص کے نام پر نہ آنا چاہئے -

(۳) خط و کتابت مدرسہ کے متعلق کل بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور بہشتی مقبرہ یا وصیتوں وغیرہ کے متعلق یا وصیتوں کا بھیجنا بنام سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہونی چاہئے

درخواست دعا

برادرم منشی عبد الحی صاحب سنوری امرتسر سے تقویت ایمان کے لئے اور مکرمی راجہ یار محمد خاں صاحب ولد راجہ عطا محمد صاحب احمدی یاڑی پور کشمیر اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں - امید ہے کہ بھائی ان کے لئے دعا فرماویں گے -

---

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۵ - مارچ ۱۹۰۶ء	۱۰۲۶	مولوی عبد اللہ صاحب	عہ/۱۲
" " "	۱۰۹۰	غلام حیدر صاحب	عہ/۱۲
۱۶ " "	۱۰۶۹	عبد العزیز صاحب	عہ/۱۲
" " "	[illegible]	سید صاحب	[illegible]
" " "	۱۰۹۱	اللہ دیا صاحب	[illegible]
" " "	[illegible]	غلام محمد صاحب	[illegible]
۱۹ " "	۹۴۵	محمد مقبول صاحب	[illegible]
" " "	۱۰۶۵	عماد الدین صاحب	[illegible]
" " "	۱۳۱۴	محمد الٰہی صاحب	[illegible]
۱۹ " "	۸۰۵	محمد حسن صاحب	عہ/۱۲
" " "	۴۱۴	ڈاکٹر فضل احمد صاحب	[illegible]
" " "	۹۰۱	غلام نبی صاحب	[illegible]
" " "	۹۸۷	علی احمد خاں صاحب	عہ/۱۲
۲۰ " "	۶۴۶	بوٹے خاں صاحب	عہ
۲۱ " "	۱۰۲۳	تاج الدین صاحب	عہ/۱۲
۲۱ " "	۴۷۱	عبد المجید صاحب	عہ/۱۲
۲۱ " "	۹۶۰	اسماعیل آدم صاحب	[illegible]
۲۱ " "	۸۱۳	شاہ محمد صاحب	عہ
۲۲ " "	۹۵۲	کریم بخش صاحب	عہ/۱۲

عام اخبار

حضور لاٹ صاحب پنجاب راولپنڈی کو تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۹ تاریخ کو لاہور واپس آئیں گے۔

پچھلے ہفتہ شملہ کے مال بازار میں اور آگ لگی۔ دو فرنگی ذخار جل گئے نقصان تیس ہزار۔

ہندوستان میں وبائے طاعون سے پچھلے ہفتہ ۴۳۴۵۵ فوتیاں ہوئیں یعنی ۶ ہزار سے۔

پچھلے ہفتہ طاعون سے پنجاب میں ۴۳۸۲ فوتیاں تھیں صوبجات متحدہ میں ۸۷۹۳ تھیں۔

کرنل غلام رسول خان کابل سے براہ پشاور بمبئی پہنچے وہاں امیر صاحب کے ایجنٹ مقرر کئے گئے۔

بمبئی کے جزیرہ الیفنٹا میں ایک سرنگ اڑاتے تھے۔ اسی انسانی جانوں کا سخت زیاں ہوا۔

۶۰ پونا کے بارود کے پھٹنے سے دس دیسی ہلاک ۶ سخت اور ۳۰ مزدور کمتر مجروح ہوگئے ہیں۔

کلکتہ میں طاعون کی ترقی پر گھبرا رہے ہیں۔ یومیہ فوتیاں ۳۰ و ۴۰ سے بھی بڑھتی جاتی ہیں۔

حضور پرنس و پرنسس آف ویلز جمعرات کو سوئز پر اترے۔ اب وہ قاہرہ کی سیر فرما رہے ہیں۔

منداے نام دخانی جہاز رنگون سے آتا تھا۔ نہر سویز میں ریتی پر بیٹھ گیا۔ کوشش جاری کہ سطح آب پر آئے۔

باعث اس حادثہ کے نہر کی گذرگاہ بند ہوگئی۔ جہاز کا بوجھ اتار کر ہلکا کر رہے ہیں۔ تار خبر۔

جاپان میں ناکاسیما کی کان کو کلہ پھٹ گئی۔ ۲۵۶ کان کن ہلاک ہوگئے ہیں۔

ترکی مصری تنازعہ متعلق قبضہ تابہ کا سلسلہ جاری ہے گورنمنٹ عثمانیہ خالی نہیں کرتی ہے۔

بخلاف اس کے ترکی فوجیں جیروشلم میں مقیم ہیں ان کو روانگی تابہ کا حکم ہوا کہ قبضہ قائم ہے

روس میں ابتر حالت کا سلسلہ جاری ہے فنلینڈ کا روسی گورنر جنرل عہدہ سے مستعفی ہوگیا ہے۔

روس میں رعایت کی پالیسی کو پھر بدلنے لگے اسی کی ناراضگی سے گورنر جنرل نے علیحدگی اختیار کی ہے۔

اس تبدیل پالیسی سے رعایائے روس پھر بیزار ہو رہی ہے فنلینڈ کو فوجیں بافراط بھیج رہے ہیں۔

مورا کو کانفرنس کی کارروائی بوجہ احسن جاری ہے۔ ۸ ر اپریل کو معاہدہ پر سب دستخط ہو جائیں گے۔

ورتھنگ ۔ پلیگ کے زور سے شہر میں سناٹا چھا گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر باغوں اور گاؤں میں چلے گئے ہیں۔ شہر خالی ہونے پر بھی چلا جائیں

پچاس ۵۰ آدمی روز مرہ فوت ہوتے ہیں پلیگ کے باعث پوسٹ آفس شہر سے لیریا میں اٹھ گیا ہے۔ سردی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی عقل پر اب تک جہالت کا پردہ پڑا ہے۔ ان کو جب کھانا میسر نہیں آتا۔ تو سانپ پکڑ کر پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں ان کی بھوری بھوری آنکھوں کو خداوند کریم نے اتنا نور دیا ہے۔ کہ وہ زمین تو در کنار گھاس اور درختوں کے پتوں کے نشانات سے سانپ تلاش کر لیتے ہیں۔ شب کو یہ وحشی راستہ سونگھتے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے رفتہ رفتہ سانپ کا سوراخ معلوم کر لیتے ہیں۔ اگر وحشی کی شکل دیکھ کر سانپ اپنے بل میں گھس جائے۔ تو یہ ایک قسم کا بین بجا کر اسے مست کر لیتے ہیں جیسے ہی سانپ بل سے منہ نکالتا ہے۔ لاٹھی مار کر اس کا سر تن سے جدا کر کے کچا کھا جاتے ہیں۔

سری نگر کشمیر کی خبر ہے۔ کہ بارش نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے اس باعث دریائے جہلم خوب طغیانی پر ہے تعجب ہے کہ بارش بجھا نہیں چھوڑتی ہے کوہ مری کے آگے سڑک کشمیر کے چار نہیں بلکہ پانچ پل بہہ گئے ہیں اور پانچ روز تک یہاں کی ڈاک بالکل بند رہی لوگوں کی آمد و رفت بھی فی الحال ملتوی ہے، مرمت کا کام کرتے ہیں لیکن بارش مہلت نہیں دیتی۔ کشمیر میں اب تک سردیوں کا زور تیزی پر پایا جاتا ہے۔ سری حضور مہاراجہ صاحب سوم ہفتہ اپریل تک سری نگر میں رونق افروز ہوں گے اس باعث سری نگر میں رونق کا جوبن ہوگا۔ بخلاف اس کے جموں میں بے رونقی کا اندیشہ ہے۔

خبر آئی ہے کہ نوا سکوشیا میں سمندری طوفان کے باعث ایک جہاز غرق ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ یورپ کے دو پہاڑ آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے ہل رہے ہیں اور عنقریب خطرہ ہے۔ کہ ان کے نیچے کئی گاؤں آکر دب جائیں گے۔ بعض لوگ گاؤں چھوڑ کر بھاگ بھی گئے ہیں اور بعض گاؤں بھی خالی کئے جا رہے ہیں۔

فریدکوٹ کی ریاست کا انتظام رئیس کی نابالغی کے زمانہ میں ایک کونسل کرے گی۔ راجہ برج اندر سنگھ والی ریاست ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائیں گے۔

نیشنل بینک لاہور کے ایک چپراسی کو دس ہزار روپیہ کے نوٹ رجسٹری شدہ خط میں ڈاک میں ڈالنے کے لئے دئے گئے چپراسی نے وہ تمام نوٹ لفافہ میں سے نکال کر چھپا دئے۔ لیکن راز کے افشا ہونے پر اس نے پولیس سے اپنے جرم کا اقبال کر کے وہ سب نوٹ پولیس کو بتا دئے۔

عوام کے ایک مسلح گروہ نے وارسا کے جیل خانہ پر حملہ کر کے ایک محافظ کو مار ڈالا اور دو زخمی کر کے سب پولیٹکل قیدیوں کو چھوڑ دیا۔

ماسکو کے بینک میں ۲۰ مسلح روسیوں نے داخل ہو کر اور ملازموں کو ڈرا کر ۸ لاکھ پچاس ہزار سکہ روبل لوٹ لئے۔

جاپان نے انگلستان میں نئے جنگی جہاز بنوائے ہیں اور ان میں سے دو جہاز کہ جن کے نام "کشیما"، "اور کنوری" میں بن کر تیار ہو گئی ان دونوں جہازوں کو جاپان لے جانے کے لئے جاپانی ملاح اور افسر لندن میں آئے ہیں ملنڈن کا رپورٹس گلڈ ہال میں جاپانی

ملاحوں کی دعوت کرے گی۔

اخبار بدر - ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ حجم ۱۲ صفحہ - حضرت اقدس کے تازہ الہامات۔ مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن۔ مسیح موعود کی ڈائری۔ ڈاک ولایت یعنی یورپ امریکہ میں اشاعت اسلام کی خبریں فقہ احمدیہ - نامہ نگاروں کی تحریریں - دنیا کی تازہ خبروں کا مجموعہ - قادیان کی خبریں - مفید ایڈیٹوریل وغیرہ ہر طرح کے دلچسپ اور مفید مضامین شامل ہوتے ہیں - قیمت امدادی درجہ اول ۵ روپیہ - درجہ دوم للعہ - درجہ سوم سے ر - عام قیمت ۳ ہے - اور ایسی تھوڑی ہے کہ سالیانہ آمد و خرچ کے تخمینہ میں مالک اخبار کو بہت سا روپیہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا ہے - چونکہ ہفتہ وار نکلتا ہے - اس واسطے ماہ مارچ میں پانچ پرچے نکلے۔ سال میں انشاء اللہ باون ۵۲ پرچے نکلیں گے تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس کی تعداد اشاعت کے بڑھانے میں کوشش کریں۔ مالک غریب بہت نقصان برداشت کر چکا ہے اور ہنوز کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ اللہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں قصور ضلع لاہور کا رہنے والا ہوں اور نو مسلم ہوں جماعت میں داخل ہو کر کل شرائط بیعت منظور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اسی سلسلہ میں مغفرت کرے میں حضرت صاحب کے دعوی مسیح موعود اور مہدی مسعود کو مانتا ہوں اور آپ کے منکروں کو کافر خیال کرتا ہوں اور دجال جو آنا تھا وہ آچکا اور میں نے دجال کا گدھا بھی دیکھ لیا ہے اور میری اہلیہ بھی بیعت میں داخل ہوتی ہے۔ قاضی حبیب اللہ کی دعا در کار ہے

خاکسار دین محمد نو مسلم - ساکن قصور تلعی گر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت مفتی محمد صادق صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ از جانب اللہ دتا نمبردار سکنہ سیالوالی متصل خانانوالی خریدار بدر واضح ہو۔ کہ ہمارے گاؤں میں سے ایک شخص مسمی شادی قوم ترکھان جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا مخلص مرید تھا۔ ۲۰ - مارچ ۱۹۰۶ء کو فوت ہوگیا ہے - براہ مہربانی بدر میں اس کے جنازہ کی بابت احمدی جماعت میں شائع کر دیں

گذارش احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل زر اور نام اور نمبر خریداری ضرور درج فرمایا کریں تاکہ روپیہ کے اندراج میں تکلیف نہ ہو بعض وقت کام کی کثرت سے کوپن پر نام لکھنا یاد نہیں رہتا اور موجب تکلیف ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

بس رضانے اوّل ہی آتل ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کبھو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا ہو ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے یہ مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ذائع کر چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶ ؏

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلبگڈھ ضلع دہلی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	[illegible]
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	[illegible]	۱½
فی سطر	۸	[illegible]	[illegible]	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینیکے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶)۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ر فیصدی لیا جائیگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح دقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دیکھ رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہٰذا ایسے احباب سے ارباب تک رعائت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۲۵ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۳؏

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزنامہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُرعت کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر **احتلام اور سُرعت** کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی خوابیدہ سُست اعضاء کو اندر گھس کر اسکو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی **ولایت سے وہی بجلی** منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی بیاہ سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلاء تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے۔

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دفع کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ فاسفیانہ۔ کوکا کنس دامیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام بُسرعت رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکا نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کا ن دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۴۹ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۵

۱۴ صفر سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

سلسلہ القدیم جلد ۵

گرچہ قوم باتو گرائی چادر قادیان بسی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا میں شفا ہے غرض دار الامان میں ہے

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو علاوہ ... ہماری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ ... ہماری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت ... عام قیمت بالعدد سے فی پرچہ ...

اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب بالعدل جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت ہست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
شد ز کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

بعد اسکے آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۷ - صفر ۱۳۲۴ھ - مطابق ۱۲ - اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ - مارچ ۱۹۰۶ء - "اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی"
ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈالدی ہے - وقت مقرر تک۔
نوٹ - یہ الہام گذشتہ پرچہ میں بھی شائع ہوا تھا مگر اس میں لفظ مسمّٰی غلط لکھا گیا تھا - اس لئے دوبارہ اس اخبار میں چھاپا گیا۔

۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - یَاْتِیْکَ الْفَرَجُ
ترجمہ - تیرے پاس خوشی اور کشائش آئے گی۔

۶ - اپریل ۱۹۰۶ء - رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ
ترجمہ - خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے

۲ - یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ -
ترجمہ - خدا تعالیٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائیگا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا - یعنی اس میں بہت جانوں کا نقصان ہوگا یہ نہیں کہ حقیقت میں قیامت آجائے گی بلکہ یہ معنے ہیں کہ دنیا پر سخت صدمہ ہوگا اور بہت جانیں تلف ہوں گی۔

۹ - اپریل ۱۹۰۶ء - ان میں سے بعض الہامات مکرر ہیں یعنی پہلے بھی ہو چکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے۔
۱ - رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ - (ترجمہ اوپر دیکھو)
۲ - یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ - (ترجمہ اوپر دیکھو)
۳ - اُرِیْکَ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ -
ترجمہ - میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا - جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔

۴ - یَسْئَلُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ - قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَلَا یُرَدُّ مِنْ قَوْمٍ یُّعْرِضُوْنَ -
ترجمہ - تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بات سچ ہے - کہہ ہاں میرے رب کی قسم ہے اور اعراض کرنیوالی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلیگا۔

۵ - نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ -
ترجمہ - خدا سے مدد اور کھلی فتح۔

۶ - اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا -
ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے۔

۷ - ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ
ترجمہ - وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ - تاکہ اُسے تمام ادیان پر غالب کردے۔

۵ - اپریل ۱۹۰۶ء - وقت صبح -
"اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ"
ترجمہ - امراض پھیلائی جائیں گی اور جانیں ضائع کی جائیں گی
فرمایا - یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے - معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب سے متعلق ہے۔

ایک تازہ عظیم الشان نشان

شہر جموں میں ایک عبرتناک نظارہ

جموں کا مدعی رسالت مطابق پیشگوئی طاعون سے ہلاک ہوا

اپریل ۱۹۰۲ء میں جموں کا ایک شخص جس کا نام چراغ دین تھا اور جو اس وقت سے پہلے اپنے آپ کو احمدی جماعت کا ممبر کہتا تھا اس بات کا مدعی ہوا کہ میں خدا کا ایک رسول ہوں اور میرا کام یہ ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح کرا دوں اسکی اس نا پاک رسالت کے دعوی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بد قسمت کے بد انجام کے متعلق چند الہامات ہوئے جو ۲۳ - اپریل ۱۹۰۲ء کو کتاب دافع البلاء کے صفحہ ۲۰ تا صفحہ ۲۴ میں شائع ہوئے تھے۔ ان صفحات میں سے وحی الٰہی اور اس کے ترجمہ کو مع اصل الفاظ مندرجہ کتاب ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

"چراغدین کی نسبت میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

"نزول بہ جبیز"

یعنی اس پر جبیز نازل ہوا - اور اسی کو اس نے الہام یا رویا سمجھ لیا - جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جسکی طبیعت میں کمینگی اور فرومائگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ لفظ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں۔

"رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا -

اِنِّیْ اُذِیْبُ - مَنْ یُّرِیْبُ

میں فنا کر دوں گا - میں غارت کر دوں گا - میں غضب نازل کروں گا - اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا - اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوی سے توبہ نہ کی۔"

یہ پیشگوئی بالصراحت تھا اس شخص کے نہایت تباہ حالی کے ساتھ فنا ہونے کو بتلا رہی تھی اور ان الہامات کے شائع ہونے کے بعد اس شخص کا جو برائے نام تعلق اس جماعت کے ساتھ تھا وہ بھی ٹوٹ گیا اور رفتہ رفتہ وہ سخت مخالفین میں شامل ہوگیا اور عیسائیوں کی تائید میں کتابیں لکھتا رہا اور عیسائی اس سے بہت خوش تھے لیکن اب عین اس پیشگوئی کے مطابق نہایت ہی بدحال سے وہ غارت ہوگیا ہے اول تو اس کے ہر دو بیٹے اس کی آنکھوں کے سامنے طاعون کے خوفناک عذاب میں مبتلا ہو کر مر گئے اور ان کے بعد وہ بھی اسی مرض طاعون میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوگیا اور دنیا کے واسطے ایک عبرتناک نظارہ چھوڑ گیا ہے یہ پیشگوئی چار سال کے اندر اپنے ظاہری الفاظ میں اس طرح سے پوری ہوئی ہے کہ کسی مخالف کیواسطے بھی کوئی گنجائش اس کے انکار کی نظر نہیں آتی۔ دیکھئے ہمارے مولوی صاحبان کا اب کیا حال ہوتا ہے اور وہ کس طرح منہ چھپاتے ہیں - ذیل میں ہم جموں سے جو خط اس کی موت کے متعلق آیا ہے وہ درج کرتے ہیں اور زیادہ مفصل حالات اگلے پرچہ میں ہم ناظرین کو سنائیں گے - انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم

سیدی - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - چراغدین ساکن جموں مصداق الہام "نزول بہ جبیز" نے دافع البلاء کی اشاعت کے بعد جن جن پیرایوں میں حضور سے عداوت شروع کی تھی وہ مخفی نہیں چنانچہ اس نے ایک کتاب موسوم بہ منارۃ المسیح شائع کی جسمیں اس نے اپنے اندرونی بغض کے انگارے اگلے ہیں آجکل وہ ایک اور کتاب چھپنے کا اہتمام کر رہا تھا جو اول الذکر سے بدرجہا بدتر تھی - زبانی توہین کا بھی اس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ہوا تھا غرض اس نے اپنے آپکو ہر طرح سے ملزم ٹھہرالیا اور آخرالامر خدا تعالیٰ کے مرسل کی فرمودہ کے مطابق زیر دفعہ انی اذیب - من یریب مرقومہ دافع البلاء گرفتار ہو کر اپنی پاداش کو پہنچا اسکے دو ہی لڑکے تھے جو یکے بعد دیگرے طاعون سے فنا ہوئے چھ سات روز کے بعد ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء وہ خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو کر غارت ہوا - الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے مرسل کا فرمایا حرف بحرف پورا ہوا اور ہمارے لئے ایک تازہ نشان ظاہر ہوا آجکل شہر میں طاعون کثرت سے ہے عاجز کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وطن کا اقبال اور ادبار

(واقعہ میگزین اور اخبار وطن کی مختصر تاریخ)

مسیح اوّل نے فرمایا تھا کہ "نبی بے عزت نہیں مگر وطن میں" اور جو سلوک اہل وطن کے ہاتھوں اُس خدا کے نبی نے دیکھا۔ اُس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں بطور جملہ معترضہ اتنا کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اگر بقول آج کل کے عیسائیوں کے یہ مان لیا جاوے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر ہی فوت ہوگئے اور وہاں سے بچکر آخری عمر عزت کے ساتھ کشمیر میں بسر نہیں کی۔ تو پھر انجیل کی دیگر پیشگوئیوں کی طرح حضرت عیسےٰ کی یہ پیش گوئی بھی نعوذ باللہ جھوٹی ہوگی اور پھر اس مثل کے الفاظ بھی اس طرح بدل دینے چاہئیں کہ نبی کے واسطے کوئی عزت نہیں کیوں کہ پھر تو یسوع کی لائف معلومہ میں کوئی بات بھی عزت کی نہیں پائی جاتی۔

یہ تو مسیح اول کا حال تھا مگر مسیح ثانی کے ساتھ بھی اس سے کم نہیں گذری فرق ہے تو صرف اتنا کہ مسیح محمدی ہونے کے سبب … ایک ایسی گورنمنٹ کے ملک میں مبعوث کیا گیا ہے جو رومیوں کی طرح یہودیوں سے دبنے والی نہیں ورنہ یہ لوگ بھی جو کچھ ان کے ارادے اور خواہشیں ہیں اگر گذرنے کا موقعہ پاتے تو فریسیوں سے بڑھ کر اپنا قدم رکھتے۔

اس کی مثال ایک تازہ ترین واقعہ میں خود اس اخبار نے دی ہے جو وطن کے نام سے ہی موسوم ہے اور ہندوستان کے اسلامی وطن کا ایک آرگن کہلاتا ہے۔ گو بجائے عام اسلامی مضامین کے وہ زیادہ ترکی جھگڑوں کو اپنے صفحات میں لیئے ہوئے ہوتا ہے جن کے ساتھ ہند کے مسلمانوں کو کوئی خاص تعلق نہیں ہے اس اخبار کے ایڈیٹر صاحب کے ساتھ جو خط و کتابت میگزین کے متعلق ہوئی اس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہو چکے ہیں اور چونکہ اس تجویز کو جو وطن نے خود ہی اٹھائی تھی خود ہی واپس کرلیا ہے اور اس کا خاتمہ ہوچکا ہے اس واسطے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی مختصر کیفیت اول سے آخر تک درج کردیں اگرچہ یہ کیفیت اُن خطوط اور مضامین کا خلاصہ ہی ہے جو اس عرصہ میں اخبارات الحکم اور بدر میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

اس تحریک کی اصل بناء وہ خطوط ہیں جو جاپان سے جاپان کو گئے ہوئے مسلمانوں نے ہند کے مختلف اخبارات کو بھیجے کہ جاپان مسلمان ہونے کو تیار ہے۔ تم کچھ کرسکتے ہو تو کرلو اب وقت ہے یہ خطوط متواتر اخباروں میں چھپتے رہے کچھ عرصہ کے بعد پھر اخباروں میں مضامین نکلے جن میں جاپان سے یہ شکایت دردمند الفاظ میں شائع ہوئی کہ باوجود ہماری بار بار کی تحریر اور تحریک کے مسلمانوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ صرف ایک ریویو آف ریلیجنز ہے جس کے ایڈیٹر نے کئی سو پرچے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ اس بات کو پاکر مسلمانوں کی وہ حالت ہوئی جو لارڈ بشپ کے مقابلہ کے وقت ہوئی تھی جبکہ بشپ موصوف نے زندہ رسول پر ایک لیکچر دیا۔ اور مسلمانوں کو مقابلہ کے واسطے چیلنج کیا۔ تو انہیں سوائے اس کے کچھ بن نہ آئی کہ سلسلہ احمدیہ کی طرف رجوع کریں اور بالآخر اسی سلسلہ کے ایک خادم نے بشپ صاحب کو لاجواب کرکے اسلام کی عزت قائم رکھی۔ جاپانی خطوط پڑھ کر لوگ اس بات کے قائل ہوئے کہ غیر ممالک میں بھیجنے کے لائق اگر کوئی رسالہ ہے تو یہی ریویو ہے چنانچہ صاحب ایڈیٹر وطن نے بھی ان الفاظ میں اس بات کو مانا۔ "یہ رسالہ بڑے پایہ کا رسالہ ہے اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور تسلی بخش ہوتی ہے جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے اسی لئے ہم نے جاپان اور امریکہ میں بھیجنے کے لئے اس کو تجویز کیا ہے۔" خود ہی ایڈیٹر صاحب ریویو حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو بغیر اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی تحریک ہو خط لکھا کہ میں خود بھی مدد دوں گا اور اخبار کے ذریعہ اوروں سے بھی دلاؤں گا آپ ریویو میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر نہ کیا کریں تو ہم اس کو غیر ممالک میں بھیجنے کے واسطے چندہ جمع کریں گے۔ مولوی محمد علی صاحب کی غیرت نے اس بات کو گوارا نہ کیا اور انہوں نے صاف جواب دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس سلسلہ کا تذکرہ خود اسلام کی حمایت ہے اور میں کسی ایسے شخص سے جو ہم سے بغض رکھتا ہے ایک پیسہ بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر وطن نے پر اصرار کیا کہ مزید کچھ تجویز مصالحت کی کی جاوے یہ خط و کتابت جاری تھی کہ اسی اثناء میں خواجہ کمال الدین صاحب یہاں تشریف لائے چونکہ خواجہ صاحب اسلام کی اشاعت کیواسطے تجاویز سوچنے کے شیدا ہیں انہوں نے یہ تجویز نکالی کہ میگزین کے دو حصے کر دئیے جائیں ایک حصہ میں حضرت مسیح موعود کا تذکرہ نہ ہو اور غیر احمدیوں کا چندہ صرف اسی پر خرچ ہو۔ خواجہ صاحب نے یہ تجویز حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں … عرض کی اور حضور علیہ السلام نے اسکو منظور کرلیا چنانچہ ایڈیٹر صاحب وطن کو اور احمدی برادران کو اس کی اطلاع کیگئی۔ جب یہ خبر شائع ہوئی تو ایک طرف تو ہماری جماعت کے غیرتمند لوگوں نے جوش کھایا اور کثرت سے خطوط آنے شروع ہوئے کہ ہمیں ہرگز منظور نہیں کہ میگزین کی کوئی ایسی شکل بنائی جاوے جس میں حضرت امام علیہ السلام کا ذکر نہ ہو چنانچہ بعض خطوط اخبار بدر میں بھی شائع کئے گئے ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ انہیں سے بعض خطوط جن میں اس تجویز پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب کا نام لیا گیا ہے بہ سبب کمی گنجائش دیر تک دفتر میں پڑے رہے اور ایسے وقت چھپے جب کہ مولوی محمد علی صاحب کے مفصل خطوط اس معاملہ کے متعلق شائع ہوچکے تھے جس سے خیال ہوسکتا ہے کہ شاید کسی نے مولوی صاحب موصوف کے بیان پر تشفی نہ پاکر پھر یہ خطوط لکھے ہیں حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ خط دیر کے آئے ہوئے تھے لیکن پھر بھی ان خطوط کے لکھنے والوں نے ضرور ایک غلطی کھائی کیونکہ طریق ادب یہ تھا کہ وہ پہلے دریافت کر لیتے ۔ کہ آیا اس بات کو حضرت امام کی منظوری کے بعد قبول کیا گیا ہے یا حضرت تک بات پہنچائی ہی نہیں گئی صاحب ایڈیٹر ریویو تو بہت ہی محتاط ہیں میرے نزدیک کوئی ناظم کسی کام سلسلہ احمدیہ کا ایسے امور کو بغیر خاص منظوری حضرت امام کبھی قبول نہیں کرسکتا یہ تو جماعت احمدیہ کا حال ہوا۔

دوسری طرف ملانوں نے شور مچانا شروع کیا کسی نے ہمکو سنانا شروع کیا کہ انہوں نے روپیہ جمع کرنے کا ڈھنگ نکالا ہے حالانکہ بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کسی کی امداد کی محتاج نہیں اور کسی نے لکھا کہ انشاء اللہ غلطی کرتا ہے اس سے تو مرزا صاحب کے مشن کی اشاعت ہوجائیگی یہانتک کہ خود مولوی انشاء اللہ بھی گھبرائے اور خط میں لکھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مرزائی ہوگیا اور یہ بھی لکھا کہ آپ سرپرستی … بھی نہ کہیں اور اخبار وطن میں ہی صرف دو سو خریدار میگزین کیواسطے مانگا۔ مخالفین کا یہ شور دیکھ کر مولوی انشاء اللہ صاحب کی بزدلی کو محسوس کرکے مولوی محمد علی صاحب نے سوچا کہ یہ لوگ تو ذرا ذرا بات پر ہماری مضامین پر بھی اعتراض کریں گے اس واسطے انہوں نے مولوی انشاء اللہ صاحب کو ایک مفصل خط لکھا اور ظاہر کیا کہ اگرچہ ہمارے مضامین میں حضرت مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کا کوئی ذکر نہ ہوگا تاہم ہمارا طریق مباحثہ وہی ہوگا۔ جو ہمارے دین اور ایمان کے مطابق ہو نہ کہ منافقانہ طریق۔ اور نیز ایسی تحریک کے واسطے کم از کم آپ ایک ہزار خریدار پیدا کریں تب ہم اس میگزین کو آپ کے حسب منشاء کرنے کا نقصان اٹھا سکتے ہیں اور نیز یہ کہ ضمیمہ ضرور نکالا جاویگا۔ اور … کو ٹھیلنے کا بہانہ۔ صاحب وطن تو پہلے ہی گھبرا رہے تھے۔ کہ کس طرح اپنی بات کو واپس لیں انہوں نے اخبار میں اپنی تحریر کا پہلو بدلا۔ اور یا تو ریویو کی اور اس کے لائق ایڈیٹر کی اتنی تعریف ہو رہی تھی اور یا فوراً ایڈیٹر ریویو پر بے جا حملے شروع کر دئیے۔ خیر اس میں ہم انکو معذور سمجھتے ہیں ضرور تھا کہ وہ اپنے ڈر میں شامل ہونے کے واسطے اس کا رنگ پوری طرح اختیار کرتے اسی طرح یہ سب معاملہ طے ہوا مگر ریویو کے واسطے ایک خاص ترقی کا موجب ہوگیا۔ بہت سے احباب نے نئے خریدار پیدا کئے۔ خانصاحب محمد عجب خان نے عجیب غیرت کا کام کیا وہ لکھتے ہیں کہ جس قدر روپیہ وطن کی تحریک سے آپکے پاس آیا ہے وہ سب میں ادا کرونگا مگر تعجب ہے کہ باوجود اشتہار کے وہ رقم صرف … کی نکلی ہے اور پھر اس سے بھی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ انشاء اللہ فرماتے ہیں کہ بہت سا روپیہ اس مد میں میگزین کو جا چکا ہے پھر خانصاحب محمد ذوالفقار علی صاحب کا خط میرٹھ سے میرے پاس آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص بطور ایجنٹ کے مقرر کیا جاوے جو ہندوستان میں سفر کرکے ریویو کیواسطے تحریک کرے اور یکصد روپیہ اس کے اخراجات کی مدد دینے کے واسطے وہ خود طیار ہوئے ہیں جس قوم میں ایسے مستعد اور بہادر آدمی موجود ہیں اسکو ضرورت ہی کیا ہے کہ کسی غیر کی بات کیطرف توجہ کرے۔ جو ذرا ذرا سی بات پر بگڑنے کو طیار ہیں شکر ہے کہ یہ معاملہ ایسی طرح انجام پذیر ہوا ہے جو سلسلہ کیواسطے ایک ترقی کا موجب ہے اور مخالفین کے ایک منحوس اور ناگوار تعلق سے بچنے کا باعث ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین

ایک دوست کے خط کا جواب

(رقم زدہ شیخ نور احمد صاحب۔ بی۔ اے وکیل)

مسیح موعود پر ایمان لانے کی ضرورت

مکرمی مخدومی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اب میں آپ کے اصل سوال کے جواب کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ آپ کا یہ سوال ہے۔ کہ ایک شخص مرزا صاحب کی اُن معانی کو تسلیم کرتا ہے جو وہ قرآن شریف اور احادیث کے کرتے ہیں تو کیا صرف یہ تسلیم کر لینا کافی نہیں ہے اور کیا مرزا صاحب کی نبوت "اور بری از خطا ہونا" کے عقیدہ کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ایک شخص یقین رکھتا ہے کہ مذہب کے بارے میں جو وہ تعلیم دیتے ہیں وہ عام طور پر فلسفیانہ اور سچی ہے۔ اور کہ ان کی تفسیر قرآن شریف اور معانی احادیث کے درست ہیں اور وہ پابند نماز گزار بھی ہے۔ روزے بھی رکھتا ہے اور اسلام کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مسیحائی کا دعوےٰ ضروری نہیں ہے۔ تو کیا وہ دوزخی ہے۔ اور اس کی نجات نہیں ہوگی۔ میں نے آپ کے سوال کے الفاظ بلا کم وکاست لکھ دئے ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ سب سے پہلے میں نجات کے متعلق لکھوں کہ آیا نجات کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ماحصل آپ کے تمام سوال کا مدار نجات ہے۔ کہ صرف وہ کام کرنا چاہیئے۔ جس سے نجات ہو سکے پہلے میں صاف الفاظ میں لکھتا ہوں کہ نجات اسلامی عقیدہ کے مطابق ہمارے اعمال پر منحصر نہیں ہے۔ میں اس کے متعلق قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہو جائیگا۔ کہ بموجب قرآن شریف کی تعلیم کے نجات ہمارے اعمال نماز۔ روزہ۔ زکواۃ حج پر منحصر نہیں ہے اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ میں بوجہ اس کے کہ اعمال بجا لاتا ہوں یقینی طور سے نجات پا جاؤں گا۔ بلاشک یہ سخت غلطی پر ہے۔ نجات منحصر ہے صرف خدا کے فضل پر۔ پس جس پر خدا کا فضل ہوگا وہی نجات یافتہ ہے۔ ووقٰهم عذاب الجحيم فضلاً من ربك

سورۂ دخان۔ رکوع ۳۔ اور سورہ حدید۔ رکوع ۳ میں ہے۔

سابقوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها كعرض السماء والارض اعدت للذين امنوا بالله ورسله ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

نجات صرف رحم اور فضل سے ہے اور رحم اور فضل کا مستحق ایماندار ہے۔ ان رحمة الله قريب من المحسنين۔

ایمان کے پھل نیک اعمال ہیں۔ پس کل اعمال یا اکثر اعمال اگر عمدہ ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ان عمدہ اعمال کے عامل کا ایمان بڑا مضبوط اور قوی ہے۔ جب ایمان بڑا قوی ہوا۔ تو بہت بڑے فضل کا جاذب ہوگا کفر فضل کا جاذب نہیں ہے۔ بلکہ فضل کو روکتا ہے۔ جیسے ایک اندھیری کوٹھڑی کی دیواریں اور چھت سورج کی روشنی روکتی ہیں۔

خداوندی فضل کو کون چیز جذب کرتی ہے اور کس کے ذریعہ ہم محض فضل سے نجات پا سکتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ایمان فضل ربانی کو جذب کرتا ہے۔

فاما الذين امنوا بالله واعتصموا به فسيدخلهم في رحمة منه وفضل۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے انکو خداوند کریم فضل و رحمت میں داخل کریگا۔ (ماخوذ از فصل الخطاب)

مخدومی مولوی نور الدین صاحب نے اس کی مثال یوں لکھی ہے۔ دو نجات اور فضل اور ایمان کی مثال بعینہ وہی ہے۔ کہ ایک شخص جس کی آنکھیں تندرست ہیں۔ ایک ایسے مکان میں جو بالکل بند ہے بیٹھا ہے اور کہیں اس مکان میں روشنی آنے کا راستہ نہیں۔ اب اس شخص کو ایک نہایت عزیز اور پیارے دوست کا دیدار مطلوب ہے اور وہ دوست بھی اس مکان میں موجود ہے اور ظاہر ہے کہ روشنی کے بدوں وہ اپنے دوست کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اور اس دوست کی دیدار سے اس طالب دیدار کے دل اور روح کو کوئی راحت نہیں ملسکتی جب تک روشنی نہ آوے اور دوست کا چہرہ نہ دکھلادے۔ روشنی لینے کے لئے مختلف ذریعہ ہیں۔ یا تو اس مکان میں روشندان لگالے۔ یا چراغ وغیرہ سے کام لے۔ غرض کوئی چیز روشنی کی جاذب ہی نہیں تو روشنی دیدار لینے میں امداد نہ کریگی۔ گو روشنی دیکھنے کا آلہ فی الحقیقت ہو جب روشندان یا چراغ وغیرہ سے روشنی لیوے تو دوست کی دیدار سے وہ دیدار کا طالب آرام پا سکتا ہے۔ ایسا ہی دیدار الٰہی سے آرام تو نجات ہے اور وہ روشنی فضل وکرم خداوندی ہے ایمان ایک روشندان چراغ ہے جو فضل کی روشنی کو کھینچتا ہے اور ایمان کو اس روشنی کا جاذب قرآن نے بھی کہا ہے

الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور۔

پس جس قدر مومن کا ایمان بڑھتا ہے۔ اسی قدر بڑے فضل کو جذب کرتا ہے اور اسی حاصل کرتا ہے۔ جیسے جس قدر روشندان اور فتیلہ بڑا ہوگا۔ اسی قدر زیادہ روشنی کو کھینچیگا۔ یہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ نیک اعمال اور سچا ایمان ایک دوسرے کو لازم وملزوم ہیں۔ سچا ایمان نیک اعمال کا بیج ہے اور اچھے بیج کا ضرور اچھا ہی پھل ہوتا ہے۔

اب اس امر کے ظاہر کر دینے کے بعد میں آپ کے سوال کی طرف پھر توجہ کرتا ہوں۔ تو اس کو بہت ہی مہمل اور لایعنی دیکھتا ہوں فی قصور معنٰی۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا کہ جب مرزا صاحب کے معانی جو وہ قرآن شریف اور احادیث کے کرتے ہیں۔ آپ تسلیم کرتے ہیں اور جب آپ کا قرآن شریف اور احادیث ایمان ہی ہے تو پھر مرزا صاحب کی شناخت میں کیا دقت پڑتی ہے اور کن مشکلات کا سامنا پیش آتا ہے۔ اسی قرآن شریف کی آیات جنکی تفسیر مرزا صاحب کی آپ قبول کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ آخیری وقت میں جب نصاریٰ کا غلبہ ہوگا۔ اور تاریکی علم دین چھا جانے کی۔ تو ایک امام پیدا ہوگا۔ جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلیگا واخرين منهم لما يلحقوا بهم اور اسکی جماعت میں صحابہ کا رنگ ہوگا اور وہ طہارت اور پرہیزگاری سے زندگی گذاریں گے اور پھر احادیث میں ایک ایسے شخص کی بشارت دی گئی ہے جو عیسوی دم ہوگا اور وہ اصلاح خلق کریگا اور امت محمدیہ کا ایک فرد کامل ہوگا اور ایمان کو ثریا سے بھی اتار لاویگا اور پھر احادیث میں چند نشانات بتلائے گئے ہیں کہ وہ کب امام آویگا۔ وہ اس وقت آویگا جبکہ علم دین اسلامیوں سے اُٹھ جاویگا۔ جہالت پھیلی ہوگی۔ علماء وفقراء دین فروشی کریں گے ان میں تقویٰ وطہارت بالکل نہیں ہوگی۔ حج بند کیا جاویگا۔ طاعون پھیلیگی۔ نئی سواری نکل آویگی جس سے اونٹ بیکار ہو جاویں گے۔ اور کسوف خسوف ماہ رمضان میں لگیگا چاند کو چودھویں تاریخ کو اور سورج کو اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ کبھی اس سے پہلے نہ ہوا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کیسے کھلے نشانات ہیں۔ یہ نشانات عام لوگوں کے لئے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ جیسے لوگوں کے لئے تو صرف تعلیم کا دیکھنا کافی ہے۔ میں کہتا ہوں ایک شخص تجدید دین کے لئے کھڑا ہوا ہے اور اصلاح خلق کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ اگر کوئی نشان نہ بھی ہو اور وہ خود اس قابل ہو کہ اپنا اسوہ حسنہ پیش کر کے نمونہ بن سکے اور ہماری فراست اس کو قبول کر لیوے تو اس سے بڑھ کر کیا اور نشان ہے۔ امام کا اپنا وجود ہی نشان ہوتا ہے۔ اس کے لئے مخالفین ہوتے ہیں مصائب آتے ہیں۔ لیکن وہ کوہ وقار ہوتا ہے۔ اول قوت اخلاق۔ دوم قوت امامت۔ سوم بسطت فی العلم۔ چہارم قوت عزم۔ پنجم قوت اقبال علی اللہ۔ ششم کشوف اور الہامات کا سلسلہ۔ یہ اوصاف امام الوقت کے لئے ضروری ہیں اور جس فرد میں یہ پائے جاویں وہ امامت کا مستحق ہے۔

آپ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی معانی ومعارف قرآن شریف اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ آپ قبول کرتے ہیں کہ احادیث کی معنے مرزا صاحب کے درست ہیں آپ مانتے ہیں کہ مذہب اسلام کے متعلق جو کچھ وہ بیان فرماتے ہیں بالکل درست ہے۔ تو پھر اس سے لازم آتا ہے کہ مذہبی معاملات میں وہ خطا سے بری ہیں اور اگر کوئی خطا ہوئی ہے تو اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔

سنئے۔ نبوت بروزی مرزا صاحب کی ہے میں تسلیم کرتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب رسول اکرم کے اس زمانہ میں بروز ہیں۔ اور ایسے بروز ہمیشہ ہر زمانہ میں آتے رہتے ہیں مثلاً سید عبد القادر جیلانی امام ربانی اور مجدد الف ثانی بھی اپنے وقتوں میں بروز ہو گزرے ہیں۔ ہاں لیکن اس بروز کا جو غلبہ صلیب کے وقت آنا تھا حضرت رسول اکرم نے خدا سے وحی پاکر اس کا مسیح نام رکھدیا۔ اب اس میں کونسا حرج واقعہ ہوگیا۔ مسیح بھی ایک نبی تھا اور موسوی شریعت کا تابع تھا۔ مرزا صاحب محمدی شریعت کے تابع ہیں اور دین اسلام کی تجدید کرنے کو مامور ہوئے ہیں اور کسر صلیب کے لئے۔ جہاں تک اندرونی اصلاح سے

اُن کا تعلق ہے ان کا نام مہدی رکھا جا سکتا ہے اور جہاں تک کسر صلیب سے تعلق ہے ان کا نام مسیح رکھا جا سکتا ہے اور اسی جہت سے وہ مہدی بھی ہیں اور مسیح بھی۔ اب بتلائیے اس میں غیر معقول بات کون سی ہے۔ آپ خود ہی انصاف کریں اگر آپ کا ایمان ہے کہ رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ برحق رسول تھے اور قرآن شریف خدا کا کلام ہے تو یہ مامور من اللہ بھی اسی کی تصدیق کے لئے آیا ہے اور عین وعدہ کے مطابق۔ گویا اس کے آنے میں رسول عربی کی صداقت ہوئی ہے۔ اب اگر آپ کو رسول عربی کی صداقت کا پاس ہے اور یہ بھی منظور ہے کہ خدا کے وعدے سچے ثابت ہوں اور قرآن اور حدیث کے معنے معقول کئے جاویں تو آئیے مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت کیجئے اور ان کے ہاتھ میں بیعت کیجئے وہ آپ کو کوئی نیا کلمہ نہیں پڑھائیں گے نہ نئی طرز کی نماز نہیں سکھلائیں گے لیکن ہاں ان کی فیضان صحبت سے آپ متقی اور سچے مسلمان ہو جائیں گے اور خدا پر پورا ایمان ہو جائیگا اور ایسا ایمان جو گناہ سوز ہوگا۔ بھلا کبھی آپ نے زہر بھی کھایا ہے اگرچہ شہد میں ہو اس کی وجہ کیا۔ وہی یقین کہ زہر قاتل ہے اور نتیجہ موت۔ پھر اگر خدا پر ایمان ہے تو گناہ کیوں سرزد ہوتے ہیں۔ ایسے آپ کو گناہ سوز ایمان اسی مسیح کے انفاس قدسیہ کی طفیل آہستہ آہستہ نصیب ہو جاویگا خدایا اپنا رحم ہمارے شامل حال کر۔ اور مجھ کو ایسا ہی ایمان عطا فرما آپ اس امتی کو جو دین برحق کی فتح کے لئے آیا ہے کیوں نبی کہنے سے گریز کرتے ہیں جبکہ رسول اکرم نے اس کو نبی اللہ کر کے پکارا ہے کسی مولوی سے بھی دریافت کر لو کہ آنیوالا مسیح نبی اللہ ہوگا یا نہیں تو پھر جب ثابت ہوا کہ آنیوالا یہی ہے تو کیوں نبی اللہ کے لفظ سے ہچکچاتے ہو جب آپ اس مسیح پر ایمان لائیں گے تو خدا کا فضل شامل حال ہوگا اور ایمان بالرسل ضروری ہے۔ بلکہ جزو ایمان ہے اور میں دکھلا چکا ہوں کہ ایمان، فضل، نیک اعمال میں ایک گہرا تعلق ہے جو آخر کار نجات کا باعث ہو جاتے ہیں۔

قرآن شریف میں تو معمولی انسانوں کو بھی مرسل کے نام سے پکارا گیا ہے مثلاً جو حضرت لوط کے پاس گئے تھے۔ وہ مرسلوں ہی تو تھے۔ پھر یہاں کیا دقت واقعہ ہوتی ہے کہ ایک عظیم الشان انسان کو کہ جو صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہے اور جس کا نام خود حضرت رسول اکرم نے نبی اللہ رکھ دیا ہے۔ آپ اس کا لقب اس کو نہیں دینا پسند کرتے۔

اب میں آپ کے مذاق جغرافیہ یا فلسفیا کے مطابق اس لفظ کے بارے عرض کرتا ہوں کہ رسول اللہ وہ ہے جو خدا کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے نشانات لے کر آوے اور عقائد خلق اللہ درست کرے اور ان میں ایمان کی تخم ریزی کرے۔ اب بتلاؤ اگر ایسا انسان اب بھی ثابت ہو تو آپ اس لقب سے ملقب کریں گے یا نہ۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے تو لاکھ ہا رسولوں کی ضرورت پیش آتی رہی اور اب کے ایک مامور کی بھی نہیں۔ آخر فطرت انسانی تبدیل تو نہیں ہو گئی لیکن ہاں ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف مکمل کتاب ہے اور دین کی تکمیل ہو چکی ہے اب جو رسول آویگا یا مامور آئیگا۔ وہ صرف تجدید دین کے لئے اور امت محمدی میں سے ایک کامل فرد ہوگا۔

اچھا اب اس الزامی سوال کا مجھے جواب دیں کہ ایک یہودی کہتا ہے کہ توریت کو میں تسلیم کرتا ہوں حضرت موسےٰ کے اقوال کو تسلیم کرتا ہوں میں کیوں قرآن پر عمل کروں اور کیوں رسول خدا کو نبی مانوں جب قرآن میں جماعہ ہدایات توریت سے چرائی ہوئی ہیں۔ یا کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو مانوں جبکہ وہ کوئی نئی بات پیش نہیں کرتے بلکہ توریت کے تابع ہیں پس یہ ہمیشہ سوال ہمیشہ ہر نبی کے منکرین کرتے چلے آئے ہیں اور آخر منکرین پر خدا کا عذاب ایک وقت آ جاتا ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کوئی نئی شریعت لائے تھے لیکن ان کے انکار سے کیونکر یہودی "ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ" کے مصداق ہو گئے۔ انکار ماموریں کا آخر کار یہی نتیجہ ہے۔ جب آپ مرزا صاحب کی تعلیم کو درست تسلیم کرتے ہیں اور ان کو راستباز انسان سمجھتے ہیں تو پھر بیعت میں کیا عذر ہے۔ بیعت سے غرض افاضۂ علوم روحانیہ اور تقویت ایمان ہے افسوس ان لوگوں کے حال پر جو اس قدر محروم رہے۔ آپ نے دیکھا کہ ایمان بڑی چیز ہے۔ ایمان ہی جاذب فضل ہے اور فضل جاذب نجات اور ایمان کا نتیجہ نیک اعمال۔

پس ماموریں پر ایمان لانا بڑا ضروری ہے۔ میں نے آج جلدی میں چند سطور لکھ ڈالی ہیں امید کہ آپ غور کریں گے اور حضرت اقدس کی کتب سے فائدہ اٹھاویں گے اور سعید القلب ہو کر ایمان اس مسیح پر لاویں گے جو محمدی مسیح ہے اور اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ثابت کرنے کے لئے آیا ہے اگر آپ میرے پاس ہوتے تو بہت سے امور بیان کرتا بوجہ اپنے پیشے کے اتنی فرصت کہاں کہ آپ کے ہر ایک اعتراض کا یا اس سوال کے ہر پہلو پر پوری نظر ڈالی جا سکے۔ لیکن ہاں اتنی عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور ان کا اس جسم عنصری سے آسمان پر نہ جانا بلکہ ان کا صعود روحانی مثل دیگر انبیاء علیہم السلام ایک عقلی مذہب ہے جس کی تائید میں سائنس اور فلسفیانہ اور دیگر علوم مذہبی دست بستہ۔ تائید کے لئے کھڑے ہیں۔ اس میں اگر مرزا صاحب روشنی نہ بھی ڈالتے تو کوئی بڑی بات نہیں تھی ہاں مرزا صاحب نے جب مسلمانوں کی روحانی حالت کو تنزل میں دیکھا اور ان کی روحانی ترقی کے لئے ان کے روحانی قوی کو جوش آیا اور خدائی تائید پاکر اور خدا کا حکم حاصل کر کے جب آپ اس میدان میں نکل آئے اور اصلاح خلق و اصلاح اہل اسلام کا مشکل بڑا اٹھایا اور یہ بوجھ آپکے سر پر طوعاً و کرہاً بلا آپ کے منشاء کے رکھا گیا ورنہ مرزا صاحب کے پہلے حالات اور ابتدائی زندگی بالکل اس امر پر کافی روشنی ڈال رہی ہے کہ آپ کو کسی قسم کا نمود یا شہرت دنیاوی کا خیال نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے ابتدائی زمانہ کو خلوت اور گوشہ نشینی میں گذار دیا اور آپ ہرگز ان آج کل کے بڑے نام مسلمان کی طرح۔ قوم قوم کبھی بھی سٹیج پر کھڑے ہو کر پکارنے والوں میں سے نہ تھے بلکہ آپ تنہائی پسند اور خلوت کو عزیز رکھنے والوں میں سے تھے اور اس کے ثبوت میں ہمارے پاس آپ کے ابتدائی اور جوانی کی زندگی کے تمام واقعات ہیں۔ اور اس امر کے ثبوت میں وہ لوگ اب تک زندہ موجود ہیں جنہوں نے آپکی ابتدائی زندگی کو دیکھا۔ ایسی حالت میں مرزا صاحب کو خدا کے حکم کے تابع ہو کر اصلاح خلق اور اصلاح اہل اسلام کا کام سپرد کیا گیا۔ اب ان

واقعات کے پیچھے ضروری تھا کہ پہلے ان عقائد کی غلطیوں کو مسلمانوں سے دور کیا جاتا۔ جو کافۂ اہل اسلام میں اشاعت پذیر ہو گئی ہیں اور جنگلی وحشی قوم کے مزاج میں تعصبات اور اوہام باطلہ اور شرک اور بدعت نہ صرف کارگر ہوا تھا۔ بلکہ تسلط پکڑ چکا تھا۔ چنانچہ اول توجہ جو مرزا صاحب نے کی وہ عقائد حقہ اسلامیہ کا پھیلانا تھا اور اس کے ذریعہ سے اسلام کو جو حضرت رسول اکرم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکر آئے تھے دنیا میں پیش کرنا تھا اور یہ زمانہ بھی چاہتا تھا کہ کوئی ایسا ریفارمر آئے جو موجودہ دنیوی ترقیات اور سائنس سے فائدہ اٹھا کر تکمیل اشاعت دین اسلام کرے۔ اسی ضمن میں لازمی پڑ گیا کہ اسلام کی صداقت کو اور اس فرق کو جو اسلام اور دیگر مذاہب مروجہ میں پایا جاتا ہے بین دلائل سے ثابت کیا جاوے۔ اس لئے ثانیاً ضروری ہو گیا کہ اسلام کی فوقیت دیگر مذاہب پر جتلائی جاوے اور اسلام کی اس تیز تلوار کا حملہ دیگر مذاہب مروجہ پر کیا جاوے جو اس وقت بڑے زور سے تمام دنیا میں شائع ہیں۔ اور دیگر ایسی اقوام کو اسلام کی تعلیم پہنچائی جاوے جو اسلام سے ناواقف ہیں یا ان کو اسلام مشنریان یورپ جن کا تعصب مشہور ہے۔ کے ذریعہ پہنچا ہے اور آپ تو ماشاء اللہ عقلمند ہیں اور تاریخ مڈل (زمانہ وسطی یورپ) کے بھی واقف ہیں۔ آپ کو معلوم ہے یا ہونا چاہیئے کہ کس طرح یورپ کے پادری زمانہ وسطی میں کروسیڈ کے جنگوں میں اسلام کے برخلاف لوگوں کو اُبھار اُبھار کر میدان جنگ میں لاتے تھے اور اسلام اور اسلامی اقوام کی نسبت کیا کیا غلط رائیں قائم کرتے تھے وہی خیالات اسلام کی نسبت ابا عن جد ورثہ کے طور پر اب تک یورپ میں چلے آتے ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی مسئلہ کو خواہ وہ کیسا ہی حقانیت اور صداقت پر مبنی ہو نفرت سے دیکھا جاتا ہے یورپ باوجود اس قدر تہذیب اور روشنی کے اس تعصب سے اب تک اپنے دامن کو پاک نہیں کر سکا۔

اب اگر ایسے لوگوں کو جن میں سے ایک مسٹر سیل صاحب ہی مدراس میں ہیں۔ الزامی طور پر وہ اعتراضات جو وہ اسلام کی نسبت پیش کرتے ہیں۔ عیسائی مذہب موجودہ پر وارد کر کے دکھلائی جاویں۔ تو کون سی قباحت ہے۔ بلکہ استدلال کا طریقہ اور جواب دینے کا سب سے مؤثر اور گھر کو آگ لگا کر جلا دینے والا اور مخالف کا منہ بند کر دینے والا طریقہ تو الزامی جواب ہی ہوتا ہے۔ جس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں[1]

---

[1] مخدومی نے اعتراض کیا تھا کہ مسٹر سیل کے برخلاف مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے آرٹیکل میں سختی سے کام لیا ہے اور اپنی تائید میں مضمون "اور مدراس" کو جو انگریزی اخبار میں پیش کیا تھا۔ اس اخبار نے بھی یہی اعتراض پیش کیا تھا۔ اس کا جواب اسی خط کے پہلے حصہ میں دیا گیا ہے مختصر طور پر جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جواب دینے کے دو ہی طریقے ہیں۔ الزامی اور تحقیقی۔ الزامی جواب سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ معترض کو اپنے گھر کی فکر پڑ جاتی ہے اور اس کے اپنے معتقدات کے مطابق وہی امر اس کے اپنے مسلمہ اصول سے نکال کر دکھایا جاتا ہے اور اس کے بعد تحقیقی اور اصل جواب پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں حق و معرفت

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی علالت۔ تسلیم۔ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر ۵ مورخہ ۲- فروری ۱۹۰۶ء)

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہمیشہ ماموریں مجددیں کی ان کے زمانہ میں مخالفت ہوئی ہے۔ اور ان کو کفر کے فتوے دئے گئے ہیں اور بعد میں لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں اور پھر جوق در جوق ان کی اتباع میں داخل ہوئے ہیں مگر اس وقت کا ماننا چنداں فائدہ مند نہیں ہوتا۔ مبارک وہ ہیں جو اس مامور کے ہوتے ہوئے اس کی قدر کرتے ہیں اور اس کے فیض صحبت سے حصہ لیتے ہیں۔ اے نوجوانوں۔ اٹھو اور خدا کے لئے غور کرو اور اس درد مانگو کیوں کہ یہ تمہارے لئے مسیح آیا ہے اگر تم اس سے بے بہرہ رہے تو پھر تمہاری بدقسمتی کا کیا ٹھکانا ہے۔

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
نفاق و اختلاف ناشناساں از میاں خیزد
کمال اتفاق و خلت و الفت شود پیدا
بجنبید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی
زبہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا

۱۱- رضا بالقضاء

مولوی صاحب مرحوم کی علالت کے زمانہ میں اس قدر کوشش اور ان کے لئے اضطراب اور درگاہ الٰہی میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعا کا اسوہ حسنہ تو آپ مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اب اس وقت کی حالت قابل نوٹ کرنے کے ہے۔ کہ جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو کیا حضرت اقدس نے ان کی وفات پر کمزور دل لوگوں کی طرح جزع فزع کیا؟ یا صبر استقلال اور رضا بالقضا کا نمونہ دکھایا۔ چونکہ ایک امر میں پایا جانا ضروری ہے۔ اب میں آپکے سامنے اس آخری گھڑی کا نقشہ پیش کرتا ہوں۔

گیارہ اکتوبر ۱۹۰۵ء بدھ کے روز جیسا کہ میں نے پہلے ہی ذکر کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب کی حالت اگرچہ بہت نازک تھی اور وہ انکی زندگی کا آخری دن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان پر حضرت اقدس کا ایمان بالکل پکا اور غیر متزلزل تھا۔ ظہر کے وقت جب نماز سے پہلے ان کی ہونٹ نامدہ کا ذکر ہوا حضرت اقدس خود جا کر اپنے گھر میں سے دودھ لائے۔ اور مولوی صاحب کے لئے خاکسار کو دوا دی کہ نماز ظہر کے بعد مولوی صاحب کو جا کر پلا دینا (کیوں کہ نماز سے پہلے مولوی صاحب کو غذا دیگئی تھی) ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہو۔ وہ چاہے تو مردہ[1] میں جان ڈالدے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو مولوی صاحب مرحوم کا ماموں زاد بھائی منشی محمد اسمٰعیل گھبرایا ہوا آیا۔ اور کہا کہ مولوی صاحب کی حالت بہت بگڑ گئی ہے۔

اس پر خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب اور بھی چند احباب مولوی صاحب کو دیکھنے کو گئے۔ وہ گھڑی ہمارے اوپر سخت دردناک گھڑی تھی جس کے تصور سے اب بھی دل پر ایک خاص اثر اور رقت طاری ہو جاتی ہے وہ آخری گھڑی تھی۔ کہ ہم نے اس حبیب کو دیکھا۔ اس وقت وہ ہم لوگوں سے انقطاع کر کے اس ملک جاودانی کی طرف سدھار رہے تھے۔ اور اپنے رب کے حضور حاضر ہونے کو تھے مرحوم نے تو اپنی شرط وفا کو پورا کیا۔ اور اپنے آقا و مولیٰ مسیح زماں کے قدموں میں جان دی جس کے لئے کہ اس نے اپنا گھر بار خویش و اقارب چھوڑے تھے۔

بر آں سرم کہ دل و جان فدائے تو بکنم
کہ جان بیار سپردن حقیقت یاریست

مولوی صاحب مرحوم تو اپنی مراد کو پہنچے۔ کہ انہوں نے عین خدمت دین اور اشاعت اسلام میں جان دی۔ اور بے شک ہمارے لئے بھی شکریہ کا مقام تھا۔ کہ وہ اس جہان کے ابتلاؤں سے چھوٹ کر ہمیشہ کے لئے دارالامن میں داخل ہوئے۔ مگر انکی جدائی ہمارے لئے ازبس شاق تھی۔ کیوں کہ ان کا وجود ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب تھا۔ اور وہ ہمیشہ ہم کو روحانی ترقیات کے لئے بڑی بڑی زبردست تحریکیں کرتے رہتے تھے۔ بالخصوص یہ خیال کہ آئندہ ہم ان کے پیارے منہ سے خدا کا پیارا اور زندگی بخش کلام نہ سن سکیں گے۔ انکی موت کا نظارہ دیکھ کر اور دنیاوی زندگی کی بے ثباتی کا نقشہ مشاہدہ کر کے ہمارے دل ایسے بھر آئے کہ ہم اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں دیوانہ وار بے اختیار ہو کر آ پڑے۔ اس وقت کی ہماری حالت کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہمارے دل اس حبیب کی جدائی کو کس طرح سے محسوس کر رہے تھے۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مستورات کے رونے چلانے کی آواز سنکر حضرت اقدس باہر نکل آئے اور خاکسار کو بلایا خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب حاضر ہوئے۔ اس وقت ہمارا دل اس طرح سے بھرا ہوا تھا۔ کہ ہمارے منہ سے اچھی طرح سے آواز بھی نہیں نکلتی تھی۔ ہم نے عرض کی کہ اب صرف کوئی دم باقی ہے۔ مولوی صاحب کی اب زندگی ہو چکی۔ اس وقت حضرت اقدس نے ہم کو نہایت درد انگیز الفاظ کے ساتھ اس طرح مخاطب کیا۔ "صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے مگر بے نیاز بھی ہے یہی مقدر تھا جو ظہور میں آیا۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر شاکر رہو"۔ یہ حاصل بالمطلب ہے۔ اس تقریر کا جو حضرت اقدس علیہ السلام نے اس وقت فرمائی۔ مجھے ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہے۔ جو بہت پُر درد تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس اور اس کے شکر اور احسان سے پُر تھے۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت اقدس کو اس جماعت کے فخر اور مسلمانوں کے لیڈر مرحوم کی جوانی کی موت کا سخت صدمہ ہوا مگر اس پر بھی خدا تعالےٰ کی رضا کو مقدم رکھا۔ اور اس مصیبت پر بھی اس کا شکر کیا۔ اور سب کو بھی تلقین کی کہ اس کی قضا و قدر سے پوری صلح رکھیں اور کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا منہ پر نہ لائیں۔

اس میں یہ غور کرنے کی بات ہے کہ وہ عزیز جس کے لئے اخیر تک حضرت اقدس درد سے دعا میں اور ہر ایک قسم کے علاج سے انتھک کوشش میں مصروف رہے اور جس سے آپ کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبت تھی جوں ہی رونے اور چیخنے کی آواز سنی۔ گھبرا کر باہر مسجد کے صحن میں نکل آئے۔ اور موت کی خبر پا کر ان کے منہ سے خدا کی عظمت اور جبروت اور اس کے شکر کے سوائی اور کچھ نہ نکلا۔ ذرا اپنے روزمرہ کے مشاہدہ سے اس امر کا موازنہ کرو۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی کوئی ایسا عزیز مر جاتا ہے تو اس وقت رونے چلانے اور ہائے افسوس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ خدا کا نام اکثر بعد میں یاد آتا ہے مگر دوسری اس امام کا حال دیکھو کہ اپنے صبر اور خدا پر ایمان اور بھروسہ کا کیسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا اور اپنے کامل ایمان اور خدا تعالیٰ کی قضا و قدر سے سچی صلح کا نمونہ دکھایا کہ عملی علوم پر اس الہام کا بھی مصداق اپنے آپکو ثابت کیا۔ قل ان الموت وانا اول المومنین میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس مبارک اسوہ اور نمونہ کی عظمت کا اپنے دلیں ذرا خیال کرو کہ وہ پیارا اور حبیب جس کیلئے حضرت اقدس نے اپنے اوپر آرام حرام کر رکھا۔ اور ان کی ۱۵ دن کی لمبی بیماری میں ایک رات میں کم سوئے تھے اور ہر وقت اسی کوشش میں اور خیال میں لگے رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انکو شفا دے مگر جب خدا کی قضا و قدر کو دوسرے رنگ میں پورے ہوتے ہوئی دیکھا۔ ایک سیکنڈ بالکل ایک طرفۃ العین کیلئے بھی اس ناموافقت کا اظہار نہ کیا اور جونہی کہ سنا کہ اس کا انتقال ہو گیا زبان سے یہی کہا کہ ہم اس خداوند کی رضا پر شاکر ہیں اور کسی قسم کی بے چینی یا بے صبری آپ سے ظہور میں نہ آئی ورنہ اس ضعیفی کی عالم میں اتنا عظیم الشان صدمہ ایک دنیا دار کی ہلاکت کا موجب ہو سکتا ہے یا کم از کم ایک عنایا...

---

[1] اس جگہ مُردہ سے مراد ایسا مُردہ ہے کہ جسکی نبض و تنفس وغیرہ کچھ عرصہ کے لئے قریباً ساقط ہو گئے ہوں۔ اور بظاہر مردہ ہو حقیقی مردہ مراد نہیں کہ جسکا قبض روح کیا گیا ہو کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت ویرسل الاخریٰ

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی الذین اتبع الھدیٰ واجتنبوا من سبیل ۔ البغی والھوی ۔ اما بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خاں ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی ناظرین بدر کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میری نظر سے ایک اشتہار موسومہ **عبرۃ لاولی الابصار** ۔ شاہجہان پور کا رفتہ رفتہ جنوری ۱۹۰۶ء میں گذرا جس میں کمترین کے کھلے خط کا حوالہ تھا ۔ مجھ کو اگرچہ اس کے جواب کی ضرورت نہ تھی ۔ کیونکہ مجیب صاحب نے خود مقولہ شیخ سعدیؒ کا تحریر فرمایا ہے ۔ ؎ آنکس کہ ز قرآن و خبر زو نہ رہی

اینست جوابش کہ جوابے ندہی

اور ومن ادعی حقیقۃ او مجازاً صار دجالاً فرمایا (جو شخص کہ دعوےٰ کرے حقیقت یا مجاز کا ہو جاتا ہے دجال لعنتی) اس صورت میں خود مجیب صاحب بھی دجال ہوئے کیونکہ کوئی شخص دو حالتوں سے خالی نہیں یا وہ معنے حقیقی لیگا یا مجازی اور کوئی عبارت ان دو حالتوں سے خالی نہیں رہ سکتی ۔ اس وجہ سے اور بھی مجھ کو جواب کی ضرورت نہ تھی ۔ کہ خود مجیب صاحب مصداق دجال ہیں ۔ رہا حوالہ اشتہار میں سو روپیہ کا جو دیا گیا ہے اس کی حالت بھی غالباً یہ ہے ۔ کہ سو روپیہ کوٹھی لمیٹڈ میں جمع ہیں ۔ لمیٹڈ چونکہ انگریزی لفظ ہے ۔ پہلے اس کے معنے جاننے چاہیئے تھے ۔ خود روپیہ جمع کرنیوالا .. اپنا راس المال بھی پا نہیں سکتا ۔ چہ جائیکہ اشتہار کا روپیہ ۔ اور جو شخص کہ طمع پر جواب دینے والا ہو ۔ اس کی حالت بھی ظاہر ہے ۔ اور مجیب صاحب نے اقتباس جن عبارات کتب جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود سے کیا ہے ۔ اس میں بھی بہت بڑی دیانت سے کام لیا ہے ۔ مجیب صاحب کو بہ نظر انصاف یہ چاہیئے تھا کہ اصل عبارت کو مع مبتدا و خبر کے بحوالہ صفحہ کے اہل تحقیق و حضرات منصفین کے سامنے پیش کر دیتے نہ کہ اپنے خود ساختہ مضمون سے پبلک کو دھوکا دیتے ۔ عبارت سے کچھ مطلب نکلے ۔ اور مجیب صاحب بطور دجل کے پبلک کو دھوکہ دہی کے طور پر اس اشتہار میں کچھ اور ہی تحریر فرما دیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

میرے نزدیک اگر ناظرین باتمکین ان کتابوں کا مطالعہ کریں جن کا حوالہ مجیب صاحب نے دیا ہے ۔ یا تو مجیب صاحب سے منگوا کر خود ملاحظہ فرماویں ورنہ ان کتابوں کو میرے پاس سے طلب فرما کر معائنہ فرماویں تو بہت مناسب ہوگا ۔ غالباً ان عبارات کے عکس اس کے مفہوم کو پاویں گے اور اس فریب یا بلی سے جس کا مطالبہ شرعاً ان پر بھی ہے ۔ محفوظ رہیں گے ۔ ہمارے مجیب صاحب ایسے جوش میں آئے جو اس تحریر میں ایسے الفاظ بھی تحریر کر دیئے ۔ کہ جن کے سبب سے وہ زیر دفعات تعزیرات بھی آ سکتے ہیں ۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے دوست کو متنبہ کر دوں ۔ غالباً اس کا باعث یا تعصب یا نادانی ہوگا ۔ گو میں مجیب صاحب کو آگاہ کرتا ہوں ۔ کہ زیادہ طیش میں عقل سلیم اور انصاف پسند باقی نہیں رہتی ۔ اعتدال سے کام لینا چاہیئے ۔ اور علماء کو تو خصوصاً اخلاقی نمونہ دکھلانا بہت ضروری ہے اور چونکہ مجیب صاحب نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا ہے ۔ کہ ہم حکیم صاحب اور نیز تمام ذریات کادیانی سے ملتمس ہیں ۔ کہ اول کتب محدود کر دی جاویں جس کی تحریر پر انکار نہ کیا جاوے ۔ زاں بعد ائمہ کرام و علماء عظام الخ معلوم ہوتا ہے کہ مجیب صاحب نے میرے کھلے خط کو ملاحظہ نہیں فرمایا اور بغیر دیکھے جواب تحریر فرما دیا ۔ اس میں صاف تحریر ہے ۔ کہ قرآن شریف کی آیت قطعی الدلالت سے حضرت عیسیٰ کا بجسد عنصری زندہ ہونا اور ستہ ضروریہ کا پایا جانا ثابت کیا جاوے ۔ ورنہ حدیث صحیح مرفوع متصل سے تعجب ہے ، کہ مجیب صاحب کتاب کے محدود کرنے کا الخ مطالبہ فرماتے ہیں کیا قرآن شریف سے اعلیٰ کوئی کتاب ہے ، اور خود حضرت مجیب صاحب مصداق ؎

آنکس کہ ز قرآن و خبر زو نہ رہی ۔ اینست جوابش کہ جوابے ندہی

کے ہوئے یا نہیں ۔ ہم کو کوئی ضرورت جواب کی نہ تھی ۔ مگر صرف اس خیال سے کہ جواب تو اس اشتہار کا دیتا نہیں ہوں ۔ میں حضرات ناظرین کی خدمت میں ملتمس ہوں ۔ کہ وہ خود اس کو ملاحظہ فرما کر اور کمترین کے عریضہ کو معائنہ فرما کر آپ اپنی خداداد عقل سے فیصلہ کر لیں گے ۔ رہا یہ کہ جناب مجیب صاحب تحریر فرماتے کہ علماء پر ایسے ضدی جاہل کم فہم کو ذی فہم بنانا واجب نہیں ۔ لہذا عرض ہے ۔ کہ حضرت مجیب صاحب کے اول تو اس عبارت سے کمال درجہ کی تہذیب ٹپکتی ہے اور نام نامی میں جو ابو المکارم تحریر فرمایا گیا ہے ۔ جو کچھ بزرگی اور تہذیب اس عبارت میں ہے وہ ظاہر ہے ۔ بعد ازاں عرض ہے ۔ کہ مجیب صاحب حدیث من سئل عن علم وھو یعلمہ الخ (جو شخص سوال کیا جاوے کسی علم سے اور وہ اس کو جانتا ہو اور نہ بتلا دے تو اس کو آگ کی لگام دی جاوے گی ۔) پر خیال اور غور فرماویں ۔ آخر میں مجیب صاحب نے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ حکیم صاحب نے خوشامدانہ عبارت حکام کی نسبت لکھی ہے ۔ جناب والا میں نے خوشامدانہ عبارت تحریر نہیں کی اور میں کسی جلد دی خدمت کا خواستگار یا خواہشمند نہیں ہوں اور نہ اب تک کوئی اس کے خلاف ثابت کر سکتا ہے ۔ میں نے جو واقعی حالت ہی تحریر کی ۔ میں نے آپ صاحبوں کی طرح منافقانہ حالت پسند نہیں کی ۔ یہ آپ ہی صاحبوں کو زیبا ہے ۔ کہ دل میں یہ خیالات مرکوز ہوں کہ عیسےٰ یا مہدی صاحب آویں گے اور تمام نصاریٰ کو قتل کر کے ان کی عورتیں اور مال غنیمت لا کر آپ صاحبوں کو مرحمت فرماویں گے اور آپ صاحب با آرام تمام اپنی مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے رہیں گے ۔ اور وہ اس قدر مال آپ کو دیں گے ۔ کہ کوئی قبول بھی نہیں کرے گا ۔ مال کی کثرت اور نصاریٰ کی حالت تو ظاہر ہے مگر اس پر بھی خیال فرمانا چاہیئے ۔ کہ جس کی بابت کسی حدیث صحیح کی سند نہیں صرف آپ صاحبوں کا ساختہ و پرداختہ ہے کہ ایک حصہ بغیر لڑے ۔ نصاریٰ کا مقابلہ نہیں کریں گے اور بھاگ جاویں گے اور ایک حصہ لڑ کر بھاگ جاویں گے اور ایک حصہ لڑیں گے جن میں سے ۹۹ فیصدی قتل ہو جائیں گے ۔ ایک باقی رہے گا اور اس حالت میں مال جو چھوٹا ہوا ہوگا ۔ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا ۔ جناب والا اس حالت میں کیا مسلمانوں کا بھی وجود مثل عنقا کے نہ ہوگا اور نصاریٰ میں سے تو کوئی باقی ہی نہیں رہے گا ۔ اور پھر آپ صاحبوں کے حسب منشاء اگر امام مہدی صاحب یا عیسےٰ نہ ہوں گے ۔ تو حکم پھر کیسے ہوں گے بلکہ متبع ہوں گے ۔ اگر حکم ہوں گے ۔ تو کیا اب ان سے برسر پرخاش نہ ہوں گے ۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ۔ لیکا دیقتلونہ ۔ اور اگر نہ ہوں گے ۔ تو نصاریٰ کے مقابل آپ صاحبوں میں سے کس قدر لڑنے کو نکلیں گے اور پھر اگر نکلیں گے بھی تو ان میں سے ۹۹ فیصدی قتل ہو جاویں گے ۔ تو پھر مسلمان کس قدر باقی رہیں گے ۔ نتیجہ یہ کہ کوئی انسان باقی نہیں رہے گا اور پردہ یعنے عیسےٰ جزیہ بھی قبول نہیں کریں گے اور سب کو ایکدم سے بغیر ملزم بنائے اور بغیر بینہ اور ثبوت کے قتل ہی شروع کر دیں گے اور کسی کو امان بھی نہ دیں گے ۔ بجز قتل یا اسلام کے دوسرا کام نہ ہوگا ۔ مگر ہم قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پاتے ہیں کہ اگر مشرکین میں سے کوئی پناہ مانگے ۔ تو اے رسول اس کو پناہ دو ۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ ۔ اور یہ بھی اس میں پاتے ہیں ۔ کہ لا تقاتلوا المشرکین حتی یقاتلوکم فیہ ۔ یعنی مشرکین سے پہلے لڑائی میں تم پیشقدمی مت کرو ۔ اگر وہ لڑ بیٹھیں ۔ تو ان سے لڑو ۔ یعنی دفاعی حالت اختیار کرو ۔ تعجب ہے ۔ کہ قرآن شریف پیشقدمی کو منع کرتا ہے اور انجیل میں تو یہ حکم ہے ۔ کہ اگر کوئی داہنے گال پر طمانچہ مارے تو بایاں گال سامنے کر دینا چاہیئے مگر لطف یہ ہے کہ عیسےٰ مفروضہ دونوں کو بالائے طاق رکھ دیں گے ۔ قرآن شریف کو تو اس طرح پر کہ پیشقدمی کریں گے اور انجیل کو اس طرح پر کہ اس میں تو انتقام کی بھی اجازت نہیں اور طرہ یہ کہ نبی بھی ہوں گے اور دونوں حکموں کے خلاف بھی کریں گے ۔ شاید تمادی ایام سے انجیل بھی بھول جاویں اور قرآن شریف سے تو ان کو واسطہ ہی نہ ہوگا ۔ کیونکہ حضرت کا قول رسول الی بنی اسرائیل ۔ قرآن شریف تو بنی اسمٰعیل پر نازل ہوا ہے ۔ اگر آپ فرماویں کہ امام مہدی صاحب ایسا کریں گے ۔ تب بھی یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ ان کو تو کوئی حق بوجہ امتی ہونے کے قرآن شریف کے خلاف کا ہی نہیں سکتا ۔

اب میں زیادہ طوالت دینا نہیں چاہتا مختصراً عرض ہے ،

کہ کیا آپ اس کا ثبوت قرآن شریف یا حدیث صحیح سے دے سکتے ہیں کہ قرآن شریف میں جزیہ کے اٹھا دیئے جانے اور بجبر و استکراہ مسلمان بنانے اور اماں نہ دینے کا فلاں آیت میں حکم یا اجازت ہے۔ تو مہربانی فرما کر مجھ کو بھی مطلع فرمایئے۔ اس حالت میں کمترین آپکا ہم خیال بن جاوے گا ورنہ جناب والا میں منافقانہ حالت کو پسند نہیں کرتا۔ کہ دل میں تو یہ باتیں مخفی ہوں کہ ہم کو مال اور عورتیں اور غنیمت ملے گی اور ہم تمام املاک اور نصاریٰ کی کوٹھیوں اور کارخانوں کے مالک بنیں گے اور ظاہرداری میں یہ خوشامدانہ الفاظ کہ ہم تابعدار اور فرمانبردار ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ میں نے واقعی بات تحریر کرنا مناسب جانا۔ نہ منافقانہ۔ اس کو آپ صاحب جس طرح سے چاہیں۔ تعبیر کریں۔ فقط

والسلام من اتبع الہدیٰ

وطن اور میگزین

ذیل میں میں اپنے معزز دوست حکیم محمد حسین صاحب قریشی کا خط چھاپتا ہوں جو حکیم صاحب موصوف نے ایڈیٹر صاحب وطن کو لکھا تھا اس سے ظاہر ہو گا کہ ہماری جماعت کو سلسلہ کی تائید میں کس قدر غیرت ہے اور اسلام کی اشاعت کے لئے کتنا جوش ہے اور وطن کی تجویز کو ...... کس امید پر منظور کر کے وہ پسند کر سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ممالک غیر میں اشاعت اسلام

اشاعت اسلام غیر ممالک کے متعلق پچھلے دنوں میں جو خط و کتابت سلسلہ عالیہ سے ایڈیٹر صاحب وطن کی رہی ہے۔ اور اس کے متعلق وطن نے جو آخری فیصلہ چھاپا ہے۔ اس میں میری ایک چٹھی یا مضمون کا بھی مجملاً ذکر کیا گیا ہے۔ لہذا میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ چٹھی بجنسہٖ بدر میں چھاپ دی جاوے تا میرے بھائیوں کو کم سے کم کوئی مغالطہ نہ ہو۔ اور انہیں علم ہو جاوے کہ ان کے ایک ادنیٰ خادم بھائی کی اس کے متعلق شروع میں ہی کیا خیالات تھے۔ لہذا وہ مضمون بجنسہٖ شامل ہذا ہے بدر کی تازہ اشاعت میں جگہ دیکر مشکور فرما دیں۔

میرے پیارے ایڈیٹر وطن خدا تمہارے ساتھ ہو

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۹۔ فروری کا وطن خصوصاً وہ سلسلہ خط و کتابت جو آپ نے زیر عنوان "ایک ضروری خط و کتابت اور اس کا نتیجہ" شائع فرمایا تھا۔ میں نے جس شوق و ذوق سے دیکھا۔ اس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے۔ کہ اپنی جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار جلسہ منعقدہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں میں نے نہایت خوشی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ کر سنایا یہ خوشی اس لئے نہیں۔ کہ اپنے پرچہ مذکور میں اپنے ناظرین پر ریویو آف ریلیجنز کے دو سو۲ خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ یا اس سے ہمارے سلسلہ اور مقاصد کی کوئی بڑی تکمیل ہوتی ہے۔ سلسلہ کے متعلق تو آپنے پہلے ہی شرط لگا دی تھی کہ رسالہ میں اس کا ذکر تک نہ ہو۔ گو میں جانتا ہوں کہ جہاں تک اللہ تعالےٰ نے اس معاملہ میں آپ کو فہم عطا کیا ہے۔ آپکی نیت نیک ہے اور حق کی اشاعت کا جوش آپکے دل و دماغ میں جوش زن ہے۔ جو آپ کو یہاں تک لایا ہے۔ کہ آپنے اس کی بھی پرواہ نہیں کی کہ مبادا اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے متعلق قادیانی احمدی جماعت سے مشورہ کرنے کی جرم میں یا ان کے کسی کام کی تعریف کرنے کی پاداش میں کوئی خدائی فوجدار یا اسلام کا ٹھیکہ دار۔ کفر کا فتویٰ نہ دیدے۔ اور یہی میری خوشی کی اصل بنا ہے۔ میں تہِ دل سے اور بڑی قدر کرنے کی وجہ سے آپکی اس جوانمردی اور اشاعت اسلام کے لئے ایک جوش رکھنے والی طبیعت کے لحاظ مرحبا۔ صد مرحبا۔ اور جزاکم اللہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے جس روز پرچہ مذکور پڑھا اسی دن آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی جناب سے دعا بھی کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں۔ کہ اے مولا تو تو ہر چیز کا مالک ہے۔ ذرہ ذرہ پر تیری قدرت کا تصرف ہے۔ ہر دل تیرے قبضہ و قدرت میں ہے۔ اپنے رحم سے اپنے فضل سے تو میرے دوست مولوی انشاء اللہ خاں ایڈیٹر وطن کو وہ راہ مستقیم عطا فرما جس کا ذکر تیری پاک کتاب فرقان حمید کی پہلی سورۃ کی اس آیۃ شریفہ "صراط الذین انعمت علیہم" میں موجود ہے۔ آمین ثم آمین

اللّٰھُمّ اِنّی اسئلک من فضلک و رحمتک۔ فانھما بیدک۔ لا شریک لک۔ لا یملکھما احد سواک فانک تعلم ولا اعلم و تقدر ولا اقدر۔ و انت علام الغیوب

میرے خیال میں ہر ایک احمدی جس کو حضرت مرزا صاحب سے سچا تعلق ہے۔ اور جو اس وقت اشاعت اسلام کے مسئلہ کو ان کے وجود مقدس سے محض وابستہ سمجھتا ہے (جیسا کہ میرا ایمان ہے) اگر اس کو یہ نہ بتایا جاوے۔ کہ قادیان کی بزرگ جماعت نے ایک بڑے خرچ کو اپنے ذمہ ڈال کر مشروط طور پر) یسے منظور کر لیا ہے تو وہ اسے بڑی حقارت کی نظر سے دیکھیگا اور وہی جواب دیگا۔ جو میرے قابل تعظیم و تقلید بھائی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے آپ کو اپنے پہلے خط میں دیا تھا۔ اور اگر کسی واحد شخص کی ہم میں سے یہ رائے ہوتی۔ تو میں خود تو اسے قومی مجرم سے کم خیال نہ کرتا۔ لیکن میرے پیارے محترم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پلیڈر کے خط مطبوعہ وطن مذکور کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ بزرگان ملت آپ کی اس تجویز کو ایک حد تک منظور فرما* لیا ہے اور غالباً یہ آپ کی حسن نیت کا پھل ہے پچھلے دنوں میں جبکہ میں اور خواجہ صاحب موصوف قادیان میں تھے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے آپ کی اس تجویز کے متعلق ذکر فرمایا۔ تو معاً جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے۔ اس تجویز سے اختلاف کیا۔ اس کے بعد مجھے وہاں ٹھہرنے کا زیادہ موقع نہ ملا۔ اب خواجہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی حسن نیت رنگ لائے بغیر نہ رہی اور وہ تجویز منظور ہو گئی۔ اب یہ تو میں دعا کرتا ہوں اور کروں گا بھی کہ مولا کریم اپنے فضل سے آپ کو اس نیک ارادے میں کامیاب کرے۔ اور آپ کے ہاتھ بٹانے کے لئے اس عظیم الشان کام میں ایک مقتدر جماعت آپ کے ساتھ کام کرنے والی کھڑی کر دے۔ تب تو شاید یہ کام چل نکلے۔ ورنہ جو طرز آپ نے اس کام کو چلتا کرنے کی غرض سے اختیار کی ہے۔ میری سمجھ ناقص میں نہیں آتا کہ اس میں کامیابی ہو۔ آپ نے صرف ایک سال کے لئے دو سو پرچہ کی قیمت وطن کی برادری سے (وہ بھی اگر آپ کی آواز سنی گئی) حاصل کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ گو آپکی طرف سے اتنی کوشش کرنا بھی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بسا غنیمت اور خصوصاً ایسے ادبار کے زمانہ میں جبکہ مسلمان اپنے پیارے مذہب کی طرف سے ہمہ تن پنبہ بگوش ہیں قابل تحسین و شکر گزاری تھی۔ لیکن میرے پیارے دوست جو بات آپ نے احمدی جماعت سے منوائی ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ ہیچ تھی۔ خصوصاً احمدی جماعت کی نگاہ میں نہیں جچ سکتی۔ کیونکہ اس نئے انتظام میں اور اپنے مشن کے متعلق ایک علیحدہ ضمیمہ نکالنے میں تو اسے ایک بڑے خرچ کا بار برداشت کرنا پڑے گا۔ دو سو پرچہ کی کیا حقیقت تھی۔ اگر آپ بمعیت دیگر چند احباب کے پوری توجہ سے کام لے کر ہمہ تن غیرتمندی کے ساتھ کمربستہ ہو جاویں تو دو ہزار پرچہ کی قیمت بھی وصول کر لینا میں سمجھتا ہوں اتنے بڑے ہندوستان میں کوئی بڑی بات نہیں۔ البتہ وصول کرنے والا چاہیئے۔ دو سو پرچے کی قیمت تو سو روپیہ اور وہ بھی سر دست ایک سال کے لئے تو آپ صرف اپنے کوچہ سے اپنے پڑوس سے نہیں۔ بلکہ دیوار بدیوار والے مکان یعنی لاہور کے مشہور و معروف خیر مجسم میاں رکن الدین صاحب رئیس اعظم سے ہی وصول کر سکتے ہیں۔ اگر آپ انہیں اپنا ہمخیال بنا لیں اور انہیں سمجھا دیں۔ کہ اسلام کو اس وقت آپ کے تھوڑے سے روپیہ کی ضرورت آ پڑی ہے۔ وہ بڑے غیرتمند انسان ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا

* یہ منظوری حضرت اقدس کی اجازت سے تھی۔

کہ اگر ان کے خیال میں آجائے تو وہ اس نہائت حقیر سی رقم سے دریغ کریں۔ پچھلے سال جبکہ شیخ محمد اسحاق صاحب تاجر جاپان نے جاپان سے یہاں کی اخبارات کے ذریعہ مسلمانوں، اسلامی انجمنوں اور سوسائیٹیوں کو پُر درد الفاظ میں توجہ دلائی۔ تو میرے رفیق شفیق قابل تعظیم بھائی مولوی محمد علی صاحب نے اپنے دوستوں سے جاپان و یورپ میں رسالہ کی مفت اشاعت کے لئے امداد طلب کی۔ تو چندہی روز میں اس غریب لیکن دل کی غنی قوم سے کئی ہزار روپیہ اکٹھا کر لیا۔ اور اب غالباً پانسو سے زیادہ رسالہ بلاقیمت یورپ وغیرہ بلاد غیر میں ماہواری پہونچنے لگا۔ اس لئے میں دوستانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک ایسی قوم کی نظر میں جو اپنے جان و مال اشاعت اسلام کی غرض سے فدا کرنے کے لئے حضرت میرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ دوسو پرچہ کسی بڑی وقعت سے نہ دیکھا جاویگا۔ ابھی پرسوں کا ذکر ہے۔ کہ میرے دوست چودہری شہاب الدین صاحب پلیڈر کے مکان پر وطن کی اس قدر دانی کا ذکر ہوا۔ تو چودہری صاحب نے نہائت جوش سے فرمایا کہ افسوس۔ مسلمانوں نے اس پرچہ کی کچھ قدر نہ کی۔ کم سے کم یہ پرچہ ایک لاکھ چھپ کر دنیا میں تقسیم ہونا چاہیئے واقعی چودہری صاحب کا یہ فرمانا بالکل درست اور واجب العمل ہے۔ افسوس کہ میں اس وقت موجود نہ تھا یہ میرے ایک دوست کی روائت ہے۔ اگر میں وہاں ہوتا۔ تو چودہری صاحب سے اتنا تو ضرور عرض کرتا کہ حضرت آپنے بذات خاص اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کے لئے کتنی کوشش کی ہے۔ تو آخر انہیں بھی کچھ توجہ ہوتی اور میری رائے ہے۔ کہ ضرور ہوتی۔

سوا اسے میرے دوست اگر آپ کو اللہ تعالے نے یہ جوش عطا کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ فخر آپ کے حصہ میں آئے۔ تو آپ کمر ہمت باندھکر اٹھیں اور چودہری صاحب جیسے جواں ہمت بزرگوں کو ساتھ لیجئے۔ اور جس کو چاہیں اپنے ہمخیال کیجئے۔ اور پہلے اپنے اہل وطن پر احسان کیجئے۔ تو صرف لاہور ہی سے آپ کو ہزار پرچہ کی قیمت کا مل جانا چنداں مشکل امر نہیں ہے۔ اگر ہمت سے کام لینے پر آپ آجائیں گے۔ تو جس جگہ پہنچیں گے۔ انشاء اللہ خالی نہ آئیں گے۔ نوسو روپیہ کی رقم ان صاحب سے کرجنکا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ سیدھے بھاٹی دروازہ بازار حکیماں میں فخر رئیسان لاہور سید فقیر قمرالدین صاحب کے ہاں جا ڈیرا لگائیں اور وہاں سے جب تک ایک ہزار روپیہ کا ڈھیر نہ لگوالیں۔ نہ اٹھیں۔ اور پیر گدایان اسلامی بن کر کچکول لے کر در بدر پھریں۔ اور جو کچھ جس سے ملے بخوشی قبول کیجئے۔ کر بھلا سو ہو بھلا کا نعرہ لگائیں۔ اس دربدری میں میں آپ کے ساتھ ہونے کو اپنا فخر خیال کروں گا۔ پھر لاہور میں کامیابی حاصل کرنیکے بعد وطن کی برادری کے سامنے اس نظیر کو پیش کریں۔ وطن کے ناظرین جو آپ کے جوش و

اخلاص اور صدق نیت سے بخوبی سالہا سال سے واقف ہیں۔ یا جو اسلام سے سچا تعلق رکھتے ہیں اور کلام آلہی کی سچی عزت کرنے کے دعویدار ہیں اور اس نور۔ ہدایت اور روشنی کو اقوام یورپ وغیرہ میں پھیلانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہرگز۔ ہرگز خصوصاً ایسے نازک وقت میں بخل سے کام نہ لیں گے۔ آخر ان میں بہتیرے حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد ہونے کا فخر رکھتے ہوں گے۔ اگر ان میں سے ایک بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال قائم کرنے والا غیر تمند خلف الصدق نکل آیا۔ تو بس بفضلہ بیڑا پار ہے۔ علاوہ ازیں میری ناقص رائے میں عام طور پر اہل وطن کے تین درجے مقرر ہونے چاہئیں۔ یعنی ۱۰ سے ۱۰ - آپ اپنے ناظرین سے استفسار کریں۔ جو جس درجہ یا درجہ کے ماتحت بخوشی و حسب استطاعت لینا چاہیں۔ وہ آپکو زیادہ سے زیادہ دس یا پندرہ مارچ تک اطلاع دیں اور آپ اخیر مارچ کا پرچہ رقم معہودہ کے عوض بصیغہ وی۔ پی روانہ کر دیں اور یہ رقم وصول کر کے ان بزرگوں یعنی سرپرستان ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ کر دیں تب تو یہ کام امید ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے حسب خواہش چل نکلیگا۔ اور عنقریب انشاء اللہ وہ زمانہ آپ دیکھ لیں گے۔ کہ یورپ کی قومیں آپ کے اس احسان کی شکر گزار ہوں گی۔ یہ وقت ہے۔ کہ مسلمان اپنی غیر تمندی کے جوہر دکہائیں۔ ورنہ باتوں ہی باتوں میں زبانی جمع خرچ سے اپنی ہنسی نہ اڑائیں۔ آخر ادبار و ذلت کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ یہ ان لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ جو اس میں حصہ لیں گے ورنہ یہ بوٹا تو خدا کا لگایا ہوا ہے۔ اس کی حفاظت کا بھی وہ خود ذمہ وار ہے۔ یہ پھل لائے گا اور بڑا شیریں پھل لائیگا۔

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

ہاں ایک ضروری عرض کے بعد اس کو ختم کرتا ہوں اور پھر حسب ضرورت اگر موقع ہوا۔ انشاء اللہ وقتاً فوقتاً اور وہ بھی اگر آپ پسند فرما دیں گے۔ تو عرض خدمت کرتا رہوں گا۔

ضروری عرض جو میں سب سے اوپر لکھنا بھول گیا ہوں۔ یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے آپ کو اس مد میں بڑی امید ہو سکتی ہے ایک ڈپٹی حافظ مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ہیں گذشتہ ستمبر میں جبکہ میں اپنے پیارے امام و مرشد حضرت مرزا صاحب کے ہمراہ دہلی میں تھا۔ اس وقت مجھے جو ڈپٹی صاحب ممدوح کے خیالات کا موازنہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر میں صحیح اندازہ پر پہونچا ہوں تو مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو اس کام میں سب سے بڑی مدد دینے والے ہوں گے۔ آپ ان کی خدمت میں اپنی حاجت کو نہیں بلکہ اسلامی ضرورت کو پیش کریں کیوں کہ ایسے بزرگان قوم و اسلام ہم سے زیادہ اور بدرجہا اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ یہ سارے اموال ہم نے یہاں ہی چھوڑ جانے ہیں۔ اگر ہم آج ایک حصہ ان کا بخوشی اور محض رضائے آلہی کے لئے نہیں چھوڑتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ یہ سب کچھ چھوڑا دے گا۔ اور ہمیں سوائے چھوڑ دینے کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ والسلام۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

خادم ملت حکیم محمد حسین قریشی۔ موچی دروازہ لاہور

میں احمدی کیوں ہوا؟

اِس بات کو ہر ایک اہل عقل جانتا ہے۔ کہ جب گرمی کی شدت حد سے گذر جاتی ہے۔ تو اس کے بعد خدا تعالیٰ مینہ برساتا ہے اور مردہ زمین میں جان پڑتی ہے۔ اسی طرح جب ضلالت و گمراہی کے پھیل جانے سے دنیا میں عام طور پر امساک روحانیت ہوجاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ روحانی مینہ برساتا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف کی سورہ نحل میں فرماتا ہے۔ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یومنون واللّٰہ انزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض بعد موتھا ان فی ذالک لایۃ لقوم یسمعون۔

یعنی یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی کہ تا اُن لوگوں کا رفع اختلاف کیا جائے اور امر حق کھول کر سنا دیا جاوے اور حقیقت حال یہ ہے کہ زمین ساری کی ساری مر گئی تھی۔ خدا نے آسمان سے پانی اتارا اور نئے سرے سے اس مردہ زمین کو زندہ کیا۔ یہ ایک نشان صداقت اس کتاب کا ہے۔ پر ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں یعنی طالب حق ہیں۔

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ روحانی بارش اعلیٰ درجہ کی ہوئی یعنی قرآن شریف نازل ہوا۔ عیسائی اور تمام مخالفین اسلام بھی اس بات کو بوضاحت تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر تمام دنیا میں ضلالت و گمراہی بدرجہ اتم پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس خدا نے جو وحدہ لاشریک ہے اور جس کے کاموں میں وحدت پائی جاتی ہے۔ اور اسی طرح کہ جس طرح وہ امساک باران اور شدت گرما کے بعد مینہ برساتا ہے۔ اپنے پاک کلام کی روحانی بارش سے اس ضلالت و گمراہی کو زائل کیا۔ اس سنت اللہ پر جس قدر غور کیا جاتا ہے۔ ہر زمانہ میں اس کی نظریں دستیاب ہوتی ہیں۔ بنی اسرائیل کی ضلالت فرعون کے دعویٰ خدائی کی گمراہیوں کے وقت خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجدیا جنھوں نے تمام ضلالتوں کو زائل کر دیا۔ یہودیوں کی گمراہیوں کے بڑھ جانے پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھیجدیا۔ اسی طرح کوئی ایسا زمانہ مثال میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دنیا میں ضلالت و گمراہی حد سے متجاوز ہوئی ہو۔ اور کوئی خدا کا فرستادہ ہدائت کے لئے موجود نہ ہوا ہو۔ اسی طرح اسلام کو جس زمانہ میں کوئی مصیبت پیش آئی۔ اور جب ضلالت و گمراہی بڑھی۔ فوراً کوئی

نہ کوئی مجدد خدا نے پیدا کر دیا اور کوئی شخص یہ بات ثابت نہیں کر سکتا کہ مذہب الاسلام کو کوئی پریشانی پیش آئی ہوا وراس کے ازالہ کے لئے کوئی مصلح پیدا نہ ہوا ہو۔ اور یہی منشا رتھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کا کہ ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد مذہب اسلام میں پیدا ہوتا رہے گا۔ اب ہمارے زمانہ میں عیسائیوں اور آریوں وغیرہ کے حملے اسلام پر اس کثرت اور جوش کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ اوراس قدر اسلام میں ضلالت وگمراہی پھیلی ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک کسی صدی میں کوئی مثال اس کی نظر نہیں آتی تعجب ہے کہ جس خدا نے ذرا ذرا سی ضرورتوں اور گمراہیوں کے وقت اس اسلام میں مجدد پیدا کئے۔ اور ایک صدی کبھی کسی مجدد کے وجود سے خالی نہ چھوڑی اس خدا نے اس وقت ایسی سخت ضرورت اور ایسی عظیم الشان مصیبت کے وقت اپنے مقررہ کردہ قانون قدرت اور اپنی قدیمی سنت اور رسولؐ کی پیشگوئی کے خلاف کیوں اپنی روحانی بارش نہیں کی اور کیوں کسی عظیم الشان مجدد کو پیدا نہیں کیا؟ بس یہ ایک مذکورہ بالا خیال اس بات کے لئے کافی محرک ہوا۔ کہ میں مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ و مہدی مسعود علیہ السلام کو اس صدی کا عظیم الشان مجدد اور اپنے تمام دعاوی میں بالکل سچا اور راستباز سمجھوں چنانچہ خدا کا شکر ہے۔ کہ مجھ کو شرف بیعت حاصل ہوا اور میں حضرۃ کے زمرۂ خدام میں شامل ہوا۔ میں ہر قسم کے تعصب سے علیحدہ ہو کر نہایت راستی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ میرا اس پر پکا ایمان ہے اور کافی تحقیق کے بعد ایمان ہے کہ تمام دنیا میں حضرۃ اقدس علیہ السلام کے سوا کوئی اس صدی کا مجدد پیش نہیں کیا جا سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھ کو اس چودھویں صدی کے عظیم الشان صدی کے عظیم الشان مجدد یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ اے وہ لوگو جو اس مسیح موعود کو شناخت کرنے سے غافل اور محروم ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا۔

الراقم

ڈاکٹر عبدالمجید خاں - از نجیب آباد

اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کی آنکھیں بھی ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرح کھول دے۔ اور ہدایت پر لاوے۔ ایڈیٹر بدر

درخواست دعا

میاں عبدالعزیز صاحب چٹھی رساں چک مولود الہ ابکی ہے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ابتلاء سے بچاوے۔

ہفتہ قادیان

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب جو درس قرآن شریف روزانہ دیا کرتے ہیں۔ اس کا ایک اور دور ۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کی شام کو پورا ہوا۔ اور پھر نیا دور ۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو تکمیل تک پہنچائے اور سنانے والے اور سننے والوں کے واسطے موجب برکات اور رحمت کا کرے آمین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے بعض ضروری خانگی امور کو طے کرنے کے بعد واپس قادیان دارالامان میں پہنچ گئے اور خدمات دینی میں مصروف ہیں۔ جمعہ گذشتہ کو آپ نے مسجد مبارک میں خطبہ کے درمیان بعثک مقاماً محموداً پر ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں مختصر طور پر درج ہوگی۔

حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن ریاست مالیر کوٹلہ جو کئی سالوں سے اپنا تمام مال اسباب دین کے راہ میں دے کر اور وطن سے ہجرت کر کے قادیان میں رہتے تھے۔ ۹۔ اپریل کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ حضرت امام علیہ السلام نے مرحوم کا جنازہ پڑھا۔ اور آپ کو مقبرہ بہشتی میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے مزار کے پاس دفن کیا گیا۔ حاجی صاحب موصوف بڑے دیندار آدمی تھے۔ اور اپنا مال وجان سب اللہ کے راہ میں قربان کر چکے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین

اس ہفتہ میں محمد ظہورالدین صاحب اکمل گولیکی سے اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے قادیان تشریف لائے۔

عام اخبار

پچھلے ہفتہ پنجاب کے کم از کم آٹھ ضلعوں میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا۔ موسم ابر آلود ہے

حصار۔ رہتک۔ گوڑگانوں۔ دہلی۔ جالندھر۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ میانوالی میں اولے پڑے۔ اس پر افسوس۔

لائل پور میں گیہوں کی فصلوں کو سنڈی کھا رہی ہے۔ [illegible] سے بھی اس کی فصلوں کا نقصان سنا۔

جمعرات گذشتہ کی مزید بارش سے سڑک کشمیر متصل کوہالہ [illegible] ہو گئی۔ ڈاک کے رستہ بند ہے۔

کشمیر کی خبر ہے [illegible] ڈاک سمیت [illegible] وہاں کی موسم برآلود [illegible] آمد و رفت بند ہے۔

رہتک کے خیراتی کاموں پر قحط زدگان کی تعداد ۲۲۴۵ اور [illegible] ہفتہ سابق ۹۱۱ زیادہ۔

فریخ حادثہ گان کے یتیموں و بیوگان کی مدد میں ہمارے حضور شاہ قیصر ملک نے بھی ۲۰۰ پونڈ دیئے۔

جمعہ گذشتہ۔ جرمنی کے مقام بلیک فارسٹ میں ایک ہوٹل جدید کی عمارت دفعتاً سر بسجود ہو گئی۔

عمارت ہوٹل کو گرم کرتے تھے کہ تمام عمارت یکدم بیٹھ گئی۔ بیالیس ۴۲ آدمی مردہ نکالے گئے بشستی ہے۔

مکتی فوج کے بانی جنرل بوتھ نے لندن میں ظاہر کیا کہ وہ آئندہ میں جاپان پر مذہبی دھاوا کریں گے اور امید ہے۔ کہ روس کی طرح شکست کھائیں گے۔

کلکتہ میں گذشتہ تین ماہ کے عرصہ میں جو چوہے اجرت پر مروائے گئے ان کی تعداد ستائیس ہزار سے زیادہ تھی۔ ہر ایک زندہ چوہا لانیوالے کو دو آنے فی کس اجرت دی جاتی تھی اس کے علاوہ جو چوہے ہر روز [illegible] گلی کوچوں میں مردہ پائے گئے ان کی تعداد ۳۸ [illegible] کل ۸۰ ہزار ۳۸ چوہے ایک سہ ماہی میں فنا [illegible] جاری ہے لیکن اب اجرت فی چوہا [illegible] ایک آنہ کر دی گئی ہے۔

اڑیسہ کے قصبہ [illegible] سے بھی ایک افسوسناک مذہبی فساد کی جگر خراش خبر آئی ہے۔ ہندوؤں کا مذہبی جلوس باجے گاجے سے جا رہا تھا۔ کہ بعض مسلمانوں نے روکنا چاہا اور یہاں تک ہشت مشت کی نوبت آئی کہ سواری کی مورتی بھی نہ معلوم کہاں گم ہو گئی۔ پولیس کے سپاہیوں کو بھی کسی قدر چوٹیں آئیں اصلیت کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ جوش کیونکر پیدا ہوا تھا۔ پولیس نے کئی آدمی اس ہنگامہ کے جرم میں گرفتار کئے ہیں

جدید صوبہ بنگال کے مسلمانوں کے حق میں خبر ہے کہ ایک خاص رعایت منظور کیا چاہتے ہیں کہ انٹرنس پاس شدہ مسلمانوں کو امتحان پلیڈری کے لئے تیار ہونے کی اجازت دیجائے معمولی طور پر پلیڈری امتحان کے لئے بی۔ اے کی قید ہے لیکن مسلمانوں کے حق میں اس معیار کو آسان تر کریں گے۔ خود سر بمفیلڈ فلر صاحب بہادر کو اس کا خیال پیدا ہوا ہے۔ ایں ہم غنیمت است!

کشمیری شکر کرتے ہیں کہ خدا خدا کر کے بارانی موسم سے نجات حاصل ہوئی ہے ان متواتر بارشوں سے ڈاک کا انتظام برہم تھا۔ دریا کی طغیانی بھی خوب زوروں پر تھی کوہ مری کی سڑک کا بہت سا حصہ بہ گیا پیچھے اڑ گئے۔ ایک ٹونگہ پر ڈاک تھی خبر ہے کہ وہ بہ گیا۔ ۱۴ مارچ کا اخبار یکم اپریل تک نہیں پہنچا۔ کئی بڑے بڑے پل سڑک کشمیر کے بہ گئے۔ مسافروں کو رستے میں سخت مصائب پیش آئیں۔ لوگ خوش ہیں کہ سری حضور ۱۸۔ اپریل کو جموں سے روانہ کشمیر ہونے والے ہیں۔ آپ کی برکت سے کشمیر کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ اب موسم روز بروز خوشگوار ہو رہا ہے اور جاڑے کی سختیاں ہو چکیں۔ مگر جمعرات گذشتہ کی مزید بارش نے اور بھی نقصان سڑک کا کر دیا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کیسے امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت گھسے مسوڑھے ہیں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیسے کہ اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سالم عدد حبوب عا

المشتہر حکیم سرفراز میین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لب گڈھ ضلع دہلی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۸	۱۳	۵
½ صفحہ	۷۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۳½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط وکتابت کر کے ہمیں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ دہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہوگی باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ر فیصدی لیا جائیگا ٹپال سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاءاللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدہ دہنگی اور اعتراضات کی بوچھاڑ شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے اربابِ تک رعایت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تاکوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام قیمت ضمیمہ ۵ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۴ر

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے نانہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو یکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۳ر ۱۲ر (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز نیا اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستری الٰہی بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سُرعت کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکا مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی خود اگرچہ سُست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی **بجلی** منگا کر ہزاروں مایوس ریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیلئے **بجلی کا روغن طلا** تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے۔

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین رقائمیانہ۔ کوکا کس وامیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سُرعت ماقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی شیشی ۴۴ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً ... المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامدلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۶

۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

سلسلہ جدید جلد ۲ — سلسلہ قدیم جلد ۵

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ (جمعرات) | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو عـــہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صـــہ

معاونین درجہ دوم جنکو تـــہ پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعـــہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۱۲

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۳ پیسہ

اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب بعد لی جاویگی۔ نمونہ کی پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جائیگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

لوکل ... عـــہ۔ افریقہ ... صـــہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ما ست
از ملائک از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیائے سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست
یکدمے بندی انسان عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
از و شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما الحاد است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء۔ (۱) رؤیا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے

(۲) دو مرتبہ الہام ہوا۔ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔

(۳) عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آ رہا ہے (۴) الہام ہوا

"اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا"

ترجمہ۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِیْنَ

ترجمہ۔ اللہ کی قسم۔ بے شک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے اور ضرور ہم خطا کار تھے۔

۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس کی گردن گدھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔ وہ میرے پیچھے دوڑا۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا۔

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا میں اس سانپ پر سوار ہوں اور اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اُلٹ کر مجھے کاٹے۔ تب میں نے زیادہ تر سر کے قریب سے اس کو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط

فرمایا۔ اس رؤیا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا۔ مگر نامراد رہے گا۔

۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ اِنِّیْ حَفِیْظُكَ

یعنی میں تیری نگہبانی کروں گا۔

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

(چونکہ زلزلہ کے متعلق دوبارہ سہ بارہ الہامات ہو چکے ہیں اور نیز پہلی دفعہ اس نظم کے لکھنے میں کچھ غلطی ہو گئی تھی اس واسطے دوبارہ یہ نظم درج اخبار کی جاتی ہے۔ یہ نظم ایک لاکھ پرچہ پیسہ اخبار میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن ۔ زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں ۔ پھر رہے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو ۔ ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی ۔ خود بتائے گا انہیں وہ یار بتلانے کے دن

وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار* ۔ یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں ۔ اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے ۔ اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب ۔ گود میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ۔ فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن

اے مرے [illegible] اے مرے جان کی پناہ ۔ کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن

پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر ۔ کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے ۔ اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن

دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر ۔ اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا ۔ کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے ۔ کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا ۔ آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن

تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو ۔ ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن

اک نشان دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں ۔ دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر ۔ آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

جب مرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جلتے رہے ۔ طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف ۔ پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا ۔ لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن

صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ اے پیارے اب نہیں ۔ میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی ۔ آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا ۔ اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے ۔ پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے ۔ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں ۔ اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن

خدمت دیں کو سمجھو موجب فیض و کرم ہے وقت ۔ اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

* خدا تعالیٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پانچ مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئیگا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔ خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی

ڈائری

القول الطیب

(رقم زدہ اکمل صاحب آف گولیکی)

۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک۔ کے متعلق ایک شخص نے پوچھا۔ تو فرمایا۔ ایک جن بہا عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے۔ اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا۔ ہم تو یہی جانتے ہیں۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ ایک واقعہ کا انکار صرف اپنے چھوٹے ناقص تجربے کی بنا پر نہایت بری بات ہے۔ دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی۔ اس وقت اگر کوئی بیان کرتا۔ کہ ایک سیکنڈ میں اتنی دور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا۔ ویسے ہی خدا کی لاانتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تو خدا کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں۔ تو ان کا انکار نہیں چاہیئے بلکہ دل سے ایمان لانا چاہیئے۔ کیونکہ جتنا کسی کو خدا پر یقین ہو اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جتنی ہی ایمان کی حالت ہو اتنے ہی اسباب بن جاتے ہیں۔ خود ہم نے خدا کی ایسی قدرتوں کے نمونے دیکھے۔ دیکھو عبد اللہ سنوری والا کرتا جس پر بغیر کسی ظاہری اسباب کے سرخ نشان پڑ گئے تھے اور ہم نے کشف میں دستخط کراتے ہوئے بارگاہ الٰہی سے وہ چھینٹا پڑا۔ ایسا ہی دانت میں سخت درد تھا طبیب نے مشورہ دیا۔ علاج دندان اخراج دندان۔ بعد ازاں الہام ہوا۔ فاذا مرضت فھو یشفین۔ تو معاً وہ درد جاتا رہا۔ ایسا ہی میں ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا حتیٰ کہ سورہ یٰسین بھی تین دفعہ سنائی گئی۔ میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ کچھ تسبیحیں پڑھ کر دریا کی ریت اور پانی بدن پر ملوں۔ چنانچہ ایسا کرنے پر وہ بیماری جاتی رہی۔ خدا پر کامل ایمان پیدا کرو۔ تاکہ ایسے شبہات سے نجات ہو۔ یہ خلاصہ ہے اس تقریر کا جو حضور علیہ السلام نے فرمائی۔

(ضرورتی) عرض کیا کہ جب کوئی مسلمان مر جائے تو اس کے بعد جو فاتحہ خوانی کا دستور ہے اسکی شریعت میں کوئی اصل ہے یا نہیں فرمایا نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے نہ قرآن شریف میں نہ سنت میں۔ عرض کیا گیا کہ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ دعائے مغفرت ہی ہے۔ فرمایا۔ نہ اسقاط درست ہے نہ یہ طریق درست ہے کیونکہ بدعتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

[illegible] پنجاب

جمونی رسول کاذب کا انجام

جموں کے مدعی نبوت کے متعلق جیسا کہ ناظرین گذشتہ اخبار میں مطالعہ کر چکے ہیں کتاب دافع البلاء میں جو پیشگوئی اس کے متعلق شائع کی گئی تھی۔ اس کی عبارت بالتفصیل صفحہ ۳ پر درج کی گئی ہے۔ اور اس کے انجام کے متعلق جو دوسرا خط جموں سے آیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار منارۃ المسیح میں اس بدقسمت نے یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح الدجال ہے۔ یہ کتاب ماہ مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر میں چھپی تھی اور اس کی اشاعت کو ہنوز ایک سال ہی ہوا تھا کہ اس پر ایسا عذاب وارد ہوا۔ کہ مرتے وقت وہ خدا سے بھی منکر ہو کر واصل جہنم ہوا پیشگوئی کے الفاظ ایسی صراحت سے پورے ہوئے کہ جس طرح پہلے سے لکھا گیا تھا۔ اس کو قولنج بھی ہوئی اور حلق بھی بند ہوا۔ اور جب مرض طاعون کی پیشگوئی کے رسالہ کے ساتھ اس کا ذکر بطور مثال کے پیش کیا گیا تھا۔ اسی مرض طاعون میں جا وہ گرفتار ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کا نوازش نامہ شرف صدور لایا۔ نہایت خوشی ہوئی چراغدین کے حالات دریافت کرنے کے واسطے میں اس کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں یعقوب مسیحی امریکن مشن کے پادری سے ملاقات ہوئی یہ شخص اس کا بڑا انیس تھا چراغ دین عموماً اس سے مجلس رکھتا تھا۔ یعقوب بھی اس کی تصانیف کا از حد ثناخواں ہے۔ چراغ دین نے نور الہدیٰ منارۃ المسیح چھپوا کر شائع کی تھی۔ اور ایک کتاب اعجاز محمدی کے چھپوانے کے درپے تھا کچھ کاپیاں بھی لکھی گئی تھیں اور کتاب چھاپہ خانہ میں جا چکی تھی مگر اجل نے اسے فرصت نہ دی وہ کامیاب نہ ہوا۔ اعجاز محمدی میں پکڑ الوہی اور سید احمد صاحب اور حضرت مرزا صاحب کا تذکرہ ہے۔ یعقوب کہتا ہے کہ اگر کوئی مرزائی اسے بغور دیکھے تو اس کے دیکھنے کے بعد وہ مرزائی نہیں رہ سکتا کتاب کیا موتیوں کی لڑی ہے وہ خواہشمند ہے کہ یہ کتاب کسی طرح چھپ جائے حتیٰ کہ اپنی جیب سے چھپوانے کو تیار ہے۔ منارۃ المسیح اکبر مسیح نے چھپوائی تھی۔ اس نے دو صد پچاس روپیہ اپنی گرہ سے صرف کئے تھے۔ اس کی کتب ایسی ہیں کہ کسی شخص کو اس کی تحریر گراں نہیں گذری اس نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "اغراض مرزا" رکھا ہے۔ اسے اعجاز محمدی کے چھپنے کے بعد چھپوانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص زندہ رہتا تو کچھ کا کچھ کر کے دکھا دیتا۔ مگر خدا نے اسے مہلت نہیں دی غرض یعقوب اس کا نہایت مداح ہے۔ میرے خیال میں یہ شخص اس ہی سنت کی طرح ایک پالیسی پر چلتا تھا۔ زندگی میں اس کی حالت نہایت ردی اور ذلیل تھی اس کی عورت پر لوگ بازاری آشنائی کا الزام لگاتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی خراب ہو۔ یہ شخص مقروض تھا۔ اس کی حالت یہاں تک گری ہوئی تھی۔ کہ اس کی اور اس کے بچوں کی تکفین پر چندہ کیا گیا تھا۔ یعقوب مسیحی سے مل کر بعد ازاں میں چراغ دین کے مکان پر پہنچا۔ وہاں اس کی عورت اور دو ایک محلہ دار عورتیں موجود تھیں ان سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ بروز ہفتہ چراغدین کے دونوں لڑکے فوت ہوئے سوموار ۱۰ بجے کے قریب وہ اپنے بچوں کا افسوس کر رہا تھا کہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ عورتوں کا خیال ہے کہ اسے طاعون نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بچوں کے غم والم سے مرا ہے۔ بخار کے بعد اس نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ گاہے گاہے ساگودانہ کے چند کاشک کھلائے گئے۔ بعد میں وہ بھی نہیں۔ بیماری کے دوسرے روز مسہل کرایا مگر پاخانہ نہ آیا۔ پھر تیسرے روز مسہل کرایا گیا۔ اور قبض کشا نہ ہوئی۔ اس کی زبان سیاہ ہو گئی تھی۔ چوتھے روز اس نے الہام میں سنگترہ اور گلاب کے پھول دیکھے۔ صبح کے اپنے ہی خواب کے مطابق ایک سنگترہ اور دو غنچہ گلاب منگائے۔ اتفاق سے گلاب کے پھول دستیاب نہ ہوئے۔ سنگترہ کی کوئی ایک پھانک اس نے کھا لی۔ اس کے بعد کے روز اس نے انار منگایا اور اس کے بھی چند دانے کھائے۔ ساتویں روز اسے نمونیا ہو گیا۔ سینہ پر بہت سا بلغم جم گیا بعض دفعہ سانس رکتا تھا۔ نویں روز بدھ وار ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو وہ مر گیا۔ مرنے سے پیشتر اس سے پوچھا کہ کسی چیز کی خواہش ہے۔ تو اس نے برف مانگی۔ چنانچہ لا کر تھوڑی سی کھلائی گئی۔ دوران بیماری میں اس نے ایک دو گھونٹ دودھ پیا۔ عام رائے یہی ہے کہ اس نے کچھ نہیں کھایا اور پاخانہ مطلق نہیں آیا۔ ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ شروع میں اسے پلیگ فیور تھی اور ساتویں روز اسے نمونیا پلیگ ہو گیا۔ کل نو روز بیمار رہا ہے۔ دوران بیماری میں اس کا پیٹ پھول گیا تھا مرنے کے بعد تو اچھا خاصہ سوج گیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر رات رکھا جاتا۔ تو پیٹ شاید پھول کر پھٹ جاتا۔ بدھ کو وہ چار بجے مرا ہے اور اسی وقت دفن کیا گیا تھا بیماری سے پہلے بہت لوگوں کے روبرو اس نے بچوں کے افسوس میں کہا کہ اب خدا بھی میرا مخالف ہو گیا ہے ایام بیماری میں بھی گاہے گاہے ایسے لفظ بولتا رہا۔ ڈاکٹر کے روبرو کہا کہ اب خدا پر مجھے کوئی امید نہیں۔ یہ کہنے پر کہ خدا فضل کرے گا۔ اس سے فضل مانگو۔ عموماً وہ ایسے الفاظ بولتا تھا۔ جو چھپے تحریر کئے ہیں۔ نہایت تحقیقات سے دریافت کیا ہے اور بالکل درست ہے۔

راقم عاجز قاضی عبد الرحیم۔ نقشہ نویس محکمہ نہر جموں

مورخہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کا ایک خط

معزز ناظرین بدر کو ... بفضلہ تعالیٰ۔ کوئی ساڑھے تین سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ پنجاب کی ایک مشہور درسگاہ کے صاحبزادے نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عریضہ لکھا جس کا مضمون اس کے جواب سے ظاہر ہے۔ حضرت نے کمال توجہ سے دو ورق اپنے دست مبارک سے نوازش نامہ لکھ کر ارسال فرمایا جو تاحال بیاض پر ظاہر نہ ہوا۔ میں نے بڑی مشکل سے اس کی نقل بہم پہنچائی۔ امید ہے کہ سعید روحیں اس سے مستفید ہوں گی۔ آپ کا نیازمند خاکسار ظہورالدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم ... صاحب سلمہ ربہ ... ۱۸ جون ۱۹۰۳ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط پہنچا۔ واضح ہو کہ اکثر لوگ دعا کے اصول سے بے خبر ہیں۔ اس لئے اپنے مقاصد سے محروم رہتے ہیں۔ دعا میں یہ شرط ہے کہ اس شخص سے جس سے دعا کرانا چاہتا ہے اور جو حقیقت میں مقبول درگاہ الٰہی ہے۔ پورا پورا تعلق ارادت اور محبت کا پیدا کرے اور اس پر ثابت کر دے کہ وہ ایسا ہی ہے تا دعا کرنے والے کی توجہ کامل طور پر اس کی طرف ہو جائے۔ کیونکہ جو لوگ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں وہ زبانی باتوں سے متوجہ نہیں ہو سکتے جب تک سچی ارادت مشہود نہ کریں اور کسی کو اپنا وارث نہ پاویں۔ پھر دوسری دعا کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسے شخص سے جو بطور شفیع درمیان ہو کر دعا کرتا ہے۔ ہرگز ہرگز اس سے جلدی نہ کی جاوے گو سات سال ہی گذر جائیں۔ جو دنیا کی عمر کا ایک عدد ہے۔ ایسے لوگ بہت امید سے کیا جاتا ہے۔ کہ آخر اپنے مطلب کو پاتے ہیں۔ مگر جلدی کرنے والے اپنے مطلب کو نہیں پاتے۔ دوسرے یہ کہ چونکہ آسمان سے ایک انقلاب کا ارادہ ہو رہا ہے کہ تا غلط کار اور بدعتی مسلمانوں کو کم کرے اور سچے مسلمان جو کتاب اللہ کے موافق چلتے ہیں۔ ان کو زیادہ کرے تو پھر آپ دنیا کے اسباب سے ڈر کر کیوں اس سلسلہ سے دور رہتے ہیں کیا بجز خدا تعالیٰ کے کوئی اور بھی قادر ہے جس سے ڈرنا چاہئے۔ یقین ہے کہ اگر آپ سچے دل سے پورے جوش سے پورے صدق سے پورے وفا سے اس سلسلہ میں داخل ہوں تو کچھ مدت کے بعد خدا تعالیٰ آپ کے لئے کچھ بندوبست کر دے گا۔ کیونکہ زمین و آسمان دونوں اس کے اختیار میں ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھلے کھلے طور پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا اور اپنے مال دولت اور اقارب کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ آخر تیس برس کے بعد خدا نے ان کو بادشاہ کر دیا۔ جو شخص مرد دین ہو کر خدا کی طرف آتا ہے وہ ہر ایک رحم کیا جاتا ہے گو کچھ دنوں کے بعد ہی ہو۔ اور جو شخص صدق سے ڈرتا ہے اس کا عاقبت ... نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خدا پر ... مخلوق کو خدا کا شریک سمجھتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ ناقص الدین رہتا ہے۔ اور اسے زندگی بسر کرتا ہے۔ جمعیت میں نہیں رہ سکتا ڈرتا ہے کہ کسی کو اطلاع نہ ہو۔ دیکھو طاعون کے دن ہیں غضب الٰہی مشتعل ہے۔ اہل حق کو خوب تحقیق کر لو۔ اور پھر اپنی سب عزت اس پر قربان کر دو۔ اور اس کے لئے دکھ اٹھاؤ گالیاں سنو۔ تا آسمان پر تمہاری عزت ہو۔ اور عقدہ سربستہ کھل جائے۔ والسلام

غلام احمد عفی عنہ ۔ ۱۸ جون ۱۹۰۳ء

بحضرت مسیح موعود و مہدی معہود

اے پناہ دین حق اے مہدی آخر زمان
اے امام اتقیا اے رہبر والا مکان
اے کہ از فضل خدا گردد دعائت مستجاب
رحمتش نازل شود بر دعائے تو از آسمان
ذات پاکت گشتہ بہر طالبان معرفت
چشمۂ فیضان حق شد تربہ است دارالامان
حلم و رفق و بردباری ہست ذاتی جوہرت
دشمناں را نیک خواہی دوستاں را مہربان
بیکساں را دستگیری گمرہاں را رہ نما
بحر عرفان تو جاری گشت بہر این و آن
اولیا را خاتمی و حجۃ اللہ بر زمین
ظل سبحانی و عنوان معرفت را میزبان
دین و ملت را تو لی حامی و ناصر بالیقین
ناخدائے کشتی اسلام ہستی بے گمان
از دمت پامال کردی فتنۂ دجال را
آرے ہستی عیسیٰ موعود شاہ مرسلان
آمدی آنگہ کہ تاریکی عصیاں گشتہ بود
بر ترے عالم محیط و دین ہمچوں داستان
احمد مختار ور گشتہ مدام آموزگار
عقل اول سایہ افگن بر وجودت ہر زمان
پاکبازان مستفیض از فیض بے پایان تو
عالمان بے بدل بر آستانت مدح خوان
تو مست فرستادہ ... نور و ضیا
شوکت اسلام پیدا گشتہ باز اندر جہان
گشت از فلکت نمایان نور قرآن صاحبا
کیش باطل گشت مدفون زیر تیرہ خاکدان
گرچہ اندک در دبستان بیان آموختی
لیک بخشیدت خدا اعجاز در تازی زبان
در حقائق بے نظیری در معارف بے مثال
برتو گردد منکشف از عون حق سر نہان
تیغ برہان تو از شمشیر آہن تیز تر
زیں سبب شد ترا حاجت بہ شمشیر و سنان
بہر آزار تو کوشید اعدایت مگر
صدق تو پیدا شد و بردند خسران و زیان
دہریہ و آریہ پیشت سپر انداختند
عیسوی نا کی بگریختند از امتحان
مولویان مخالف ہم نکردند ابتہال
پیش رب ذوالمنن تا کذب شان گشتی عیان
خیر چراغ دین و دستگیر و اسمٰعیل و لیکھرام
آتھم و جعفر کہ بود او ساکن ہندوستان
این ہمہ از مرگ خود کردند ثابت بر جہان
کز خدائے پاک داری طاقت و تاب و توان
منکسف شد آفتاب و منخسف شد ماہتاب
در مہ رمضان تا کہ از بہر تو باشد نشان
وانگہ طاعون ظاہر گشت وقت دعوت
فی الحقیقت شد گواہ بر صدق تو کون و مکان
چون تو کے ناید امامی تا قیامت بود از ما
بر دشمنان جہل تو افتد عذاب جان ستان
از نشان ہائے صداقت من ترا اشناختم
چیر دائے دیدم چہ دانستم کہ ہستی راز دان
مدتے شد گشتہ ام در پنجۂ شیطان اسیر
آمدم اکنوں مگر از نفس امارہ بجان
ملجا و ماوی ندیدم بجز دروازہ ات
کن دعا حاصل شود تسکین خاطر آنچنان
کز تکالیف زمان ناید غمے بر خاطرم
واز سرور جان فزا باشم بدنیا در جہان

خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ احمد دین منشی فاضل زمیندار شادیوال ضلع گوجرات حال نقلنویس دفتر ضلع سیالکوٹ

ضروری بات

منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر صاحب اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم منی آرڈر درج کر دیا کریں۔ کیونکہ اس کے بغیر بڑی دقت ہوتی ہے۔ کثرت کام کی وجہ سے بعض وقت کوپن پر منی آرڈر سے نقل کر لیا جاتا ہے اور عام پتہ ہو کر وہ منی آرڈر امانت میں رکھا جاتا ہے اور اس شخص کے حساب میں روپیہ جمع نہیں ہو سکتا کیونکہ بعض دفعہ اگرچہ ایسی رقموں کو بھی درج حساب در دفتر کر دیا جاتا ہے تاہم فرستندہ کے نام پر درج نہیں ہو سکتیں۔ مینجر

شاہ چراغ الدین سکنہ جموں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

کیا دعویٰ بے دلیل قابل قبول ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کیا جائے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ہے جس کے سچے اور محکم اصولوں پر چل کر انسان نجات حاصل کرتا ہے اور یہ نہیں کہ نجات کی امید مرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلکہ نجات نقد پیش کرتا ہے۔ کہ اسی دنیا سے نجات یافتہ انسان کو اس کے اظلال اور آثار محسوس ہونے لگتے ہیں۔ اور نجات کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں اور بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی دنیا ہی میں بشارتیں عطا ہوتی ہیں۔ حزن و خوف ان سے دور کیا جاتا ہے۔ ان کو استقامت ملتی ہے۔ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا ہے اور آئندہ کی خبریں ان کو بتلائی جاتی ہیں۔ پس دعوےٰ تو اتنا بڑا دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے۔ اور دلیل کوئی نہ دی جائے۔ صرف یہ کہدینا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور نجات اسی میں ہے یہ صرف دعویٰ ہے۔ جب تک اس پر دلیل نہ ہو۔ یہ دعوےٰ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اور دلیل یہی ہے کہ کوئی ایسا شخص پیش کیا جاوے۔ جو اسلام پر پوری طرح عمل درآمد کرنے سے وارث الجنۃ اور نجات یافتہ کہلانے کا مستحق ہو اور اس میں وہ سب باتیں موجود ہوں جو ایک نجات یافتہ شخص میں ہوا کرتی ہیں یعنی اسے دنیا میں ہی بشارتیں عطا ہوتی ہیں۔ حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو۔ استقامت بدرجۂ اولیٰ اس میں موجود ہو۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہو۔ اور آئندہ کی خبریں اس کو بتلائی جاتی ہوں۔ سو الحمد للہ کہ آج ہم میں ہمارا امام موجود ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ اور جس کا وجود اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ایک کافی و شافی دلیل ہے اور وہ کل دنیا کے لئے برہان ہے۔ پس کسی اخبار کے ایڈیٹر کی یہ تجویز پیش کرنی کس قدر لغو ہے۔ کہ ریویو آف ریلیجنز میں اسلام کی اشاعت کے متعلق ایسے مضامین لکھے جائیں مگر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کا تذکرہ [illegible] نہ ہو۔ گو ریویو کے کارکنان نے [illegible] میں ایسی تجویز کو حضرت امام [illegible] منظوری کے بعد قبول ہی کر لیا ہو [illegible] مصلحت کی علامت ہے تاہم [illegible] کہ وہ ایسی بات پیش کرتے [illegible] یہ ایسی ہی بات ہے [illegible] دلیل نہ پیش کرو۔ مذہب کا [illegible] بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دینا۔ اور یہی [illegible] جہاں اسلام کی اصلی چمک نظر آتی ہے۔ اور سارے مذہب کی تکذیب ہے اور اسلام کی صداقت پر مُہر لگتی ہے اور یہیں سارے مذہب شکست فاش کھا جاتے ہیں ورنہ مختلف باتوں پردہ۔ طلاق وغیرہ پر تو چہ میگوئیاں چلی جاتی ہیں۔ اور نہ یہ کسی مذاہب کی صداقت کے معیار قطعی طور پر قرار پا سکتے ہیں ان باتوں پر تو بحث کرنے سے صرف مطلب ہے۔ اسلام کا حسن ظاہر کرنا اور اس کے مختلف اصولوں کی خوبیوں کا مخالفین پر اظہار کر دینا۔ گو ان اصولوں کی خوبیوں اور حسن کو اس مذہب کی صداقت کی تائید میں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر صداقت کا سارا دار و مدار ان پر نہیں ہو سکتا۔ صداقت کا دار و مدار اسی پر ہے کہ جو مذہب اپنی صداقت منوانا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرا دے۔ صرف لفاظی سے نہیں۔ بلکہ واقعی طور پر۔ اور ایسے وجود پیش کرے جو اس کے اصولوں پر کاربند ہو کر باخدا انسان بن گئے اور نجات پا گئے۔ تا وہ اس کے دعوے پر بطور دلیل کے ہوں۔ ورنہ دعوے بلادلیل ہے۔ یوں تو یہودی اور عیسائی وغیرہم بھی نجات نجات پکارتے ہیں۔ مگر وہ دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں چنانچہ خدا کے کلام میں نہایت فصیح و بلیغ طور پر حجت تمام کی گئی ہے۔

وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاریٰ تلک امانیھم۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

ترجمہ۔ اور ان اہل کتاب نے جو کہا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کے سوائے کوئی بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ ان کے یہ ڈھکوسلے ہیں (خیالی پلاؤ ہیں) ان سے کہدو کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔ تو کوئی برہان یعنی دلیل پیش کرو۔ برہان سے یہی مراد ہے کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم ہی وارث الجنۃ ہیں۔ اور نجات یافتہ ہیں تو کوئی ایسا شخص پیش کرو جس میں نجات یافتہ لوگوں کی علامات پائی جاتی ہوں۔ جس پر نزول ملائکہ ہوتا ہو۔ اور اسے آئندہ کی خبریں بتائی جاتی ہوں۔ اور استقامت سے اسے حصہ ہو اور حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو اور اسے بشارتیں عطا ہوتی ہوں تا وہ شخص تمہارے مذہب کی صداقت پر بطور دلیل اور برہان کے ہو اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ دعویٰ نرے ڈھکوسلے اور خیالی پلاؤ ہیں جن کو کوئی قبول نہیں کر سکتا۔ اب دیکھو یہاں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے اس طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہی ثبوت ہے۔ کہ ہر زمانے میں اور اب بھی خدا تعالیٰ اسی طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کرتا چلا آتا ہے کہ اسلام میں ہر وقت ایسے لوگ دنیا میں موجود رہے ہیں جن کا وجود ثابت کرتا رہا ہے کہ نجات اسلام ہی میں ہے۔ اور ان میں چونکہ نجات یافتہ ہونے کی تمام علامات موجود تھیں اس لئے وہ اسلام کی طرف سے بطور دلیل اور برہان کے تھے۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ہمارے امام و آقا علیہ السلام کے وجود میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے برہان پیش کیا ہے پھر کس قدر بدنصیبی ہو کہ جس دلیل اور برہان کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ہم اسے ہی چھپا دیں اور نرا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اگر نرا دعوے ہی پیش کرنا تھا۔ تو پھر امام کے وجود کی کیا ضرورت تھی۔ نعوذ باللہ منہا۔

یہی تو دلیل ہے کہ جہاں کل مذاہب کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ ؎

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

ایک دفعہ ایک نوجوان جوشیلے آریہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ انہیں اپنی سماج کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ اس شہر میں لیکچر دیں اور آریہ سماج کی صداقت کو ثابت کریں۔ میں نے پوچھا۔ کہ مذہب کا اصلی مطلب کیا ہے۔ کہنے لگے کہ خدا سے ملنا۔ نجات۔ میں نے کہا کہ اگر اثنائے لیکچر میں کوئی منچلا آپ سے پوچھ بیٹھا۔ کہ کیوں صاحب کل مذاہب سے آپ ہمیں علیحدہ کر کے اپنے مذہب میں داخل تو کرنا چاہتے ہیں مگر پہلے یہ تو بتلائیے کہ آپ یا آپ کی سماج کے کسی بڑے مقدس ممبر نے خدا پایا۔ [illegible] حاصل کر لی۔ اور اس میں باخدا اور نجات یافتہ انسان کی [illegible] علامات پیدا ہو گئیں تو آپ کیا جواب دیں گے۔ یہی کہ [illegible] اگر کہو گے کہ ہاں [illegible] تو اس شخص کو پیش کرو۔ اور نہیں کر سکتے تو آپ کے سارے دعوے نری لفاظیاں ہیں۔ ہرگز قابل قبول اور لائق اعتبار نہیں آپ کو دوسرے مذاہب پر کوئی فوقیت نہیں مل سکتی۔ جب تک آپ نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کریں۔ اس کے بعد ان آریہ صاحب کا لیکچر ہوا۔ خدا جانے انہیں توفیق نہ ملی یا حوصلہ نہ پڑا۔ اگر انہوں نے میری پیش کردہ بات کا خیال رکھا تو انشاء اللہ العزیز تمام عمر لیکچر دینے کا حوصلہ نہیں پڑیگا۔

سو جب بلادلیل کے دعویٰ پیش کرنا خود خدا تعالیٰ کے قول کے مطابق نرے ڈھکوسلے ہیں تو پھر کسی اخبار کے لائق ایڈیٹر کا اس بات پر زور دینا کہ دعوے بلادلیل پیش کیا جائے۔ کیسا عجیب در عجیب ہے۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ مردہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے اور اگر یہ نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے، تو پھر محض زبان سے کہنا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے دعویٰ بلادلیل ہے جب تک نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کیا جاوے جس کا وجود اس بات کا ثبوت ہو کہ واقعی اسلام کا خدا زندہ خدا اور اسلام کا نبی زندہ نبی ہے اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے۔ اور اس طرح اسلام کی زندگی پر مُہر لگ جائے اور ایسا شخص الحمد للہ کہ ہم میں موجود ہے اور وہ وہی ہے جو آج

احمد بیگ

ہمارا امام ہے مگر آہ۔ کس بیدردی سے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اسی شخص کو دنیا کے سامنے نہ پیش کرو۔ دوسرے لفظوں میں گویا یہ کہ اسلام میں سے اس کی روح نکال کر بیجان نعش کو دنیا کے سامنے پیش کرو کیا یہ اسلام کی خیر خواہی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس دلیل کو جو خدا نے اسلام کی صداقت پر دنیا کے سامنے پیش کی ہے چھپاتا ہے۔ جو سخت غلطی ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے خود ہی اس غلطی کی اصلاح کر دی اور اخبار کے ایڈیٹر صاحب جب اسلام کی زندگی کا نام آیا تو خود ہی نکل گئے افسوس ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود جو بطور برہان اور خنجر کے ہے۔ اس پر تو مسلمانوں کو ناز کرنا چاہیئے تھا۔ کہ آج اس شخص کے وجود کو پیش کر کے ہم اس دنگل میں جو مذاہب کا لگا ہوا ہے کل مذاہب پر فتح پاتے ہیں۔ اس وجود کو تو بطور فخر اور ناز کے پیش کرنا چاہیئے۔ نہ کہ چھپانا چاہیئے۔ مجھے تو جب یہ خیال آجایا کرتا ہے۔ تو میری روح وجد کرنے لگتی ہے۔ کہ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ اس ضلالت کے طوفان میں کیسی مستحکم دلیل ہمیں عطا کی ہے خدا تعالیٰ اس حجۃ الاسلام کو دیر تک ہم میں رکھے اور اسلام کا غلبہ اس شخص کے ہاتھ پر ہوا۔ اور ہمیں اس شخص کے خدام میں خدا تعالیٰ آخرت میں کھڑا کرے۔

الراقم

احمد کے در کا بھکاری۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ

چراغ دین کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ

(منقول از دافع البلاء مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

رات اسی شخص چراغ دین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہر یلا اور اسلام کے لئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں کلمات کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم۔ اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرا دے۔ اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے اور ابن مریم کا ایک حواری بن کر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے۔ اور آیت نیا ص الکمت لکم دینکم کا لقب ... کیا ... کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر ... اور ناقص ... اور محرف اور مبدل ہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ... ... اور آج آسمان کے نیچے بجز قرآن حمید کے اور کوئی کتاب نہیں ... ... عقل اور ... تمام ... ... خدا ... پاک ...

کی ہتک عزت ہے۔ گویا رسالت اور نبوت بازیچۂ اطفال ہے نادانی سے یہ نہیں سمجھتا کہ گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم اولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں۔ کسی کو دعویٰ نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلاوے۔ ... ... قریباً تیس سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس نے (چراغ دین) تو صرف چند ماہ سے پیدائش لی ہے اور میں اس کی شکل بھی اچھی طرح سے شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کون ہے اور نہ وہ ہماری صحبت میں رہا۔ ... ... میں تو جانتا ہوں کہ وہ ان تمام کوچوں سے محروم ہے۔ نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خود ستائی پر آمادہ کیا ہے۔ پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے۔ ... ... چراغ دین کی نسبت میں مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجکو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ **نزل به جبیز** یعنی اس پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی کو اس نے الہام یا رویا سمجھ لیا۔ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اتر سکے۔ اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور دریوزہ گری اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ یا تمنا اور آرزو کے وقت القاء شیطان ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی انسانی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اس لئے الٰہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جبیز ہے اور علاج توبہ و استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلی ہے ورنہ جبیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ منہ۔

رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغ دین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔ **انی اذیب له ۔ من یریب له یں فناکر** دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا۔ اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی۔ اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عذر تقصیر نہ کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا۔ حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔ **اصحاب الصفه وما ادراك ما اصحاب الصفه**۔

اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں کہ دانت اس کو توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور حلق سے مشکل سے اترے اور امعا کو بیمار اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغ الدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں۔ مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے۔ ان پر مائدہ نازل ہوا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے بڑا حصہ ہے۔

مائدہ چیزیست دیگر خشک نان چیزے دگر
خوردنی ہرگز نباشد نان خشک اے بے ہنر
دوستان را مائدہ بدہند از مہر و کرم
پارہ ہائے خشک نان بیگانگاں را نیز ہم
نیز ہم پیش سگاں آں خشک ناں نے افگنند
مائدہ از لطف ہا پیش عزیزاں مے برند
ترک کن ایں خشک ناں را ہوش کن فرزانہ باش
گر خردمندی پئے آں مائدہ دیوانہ باش

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے ایک مدرس جو نیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔
درخواستیں آویں بنام۔ سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ ۱۰۶۲ ۔ ارتضیٰ علی صاحب ۔ ےعہ
۲۸ ۔ ۸۲۵ ۔ محمد امام الدین صاحب ۔ عا ۱۲
۲۸ ۔ ۱۰۲۵ ۔ محمد فاضل صاحب ۔ عا
۲۹ ۔ ۱۰۴۸ ۔ رحمت علی صاحب ۔ عا ۱۲
۲۹ ۔ ۱۰۴۰ ۔ مہتاب الدین صاحب ۔ عا ۱۴
۲۹ ۔ ۲۰۰ ۔ محمد حسین صاحب ۔ ےعہ
۲۹ ۔ ۱۰۱۱ ۔ سید نعمت علی شاہ صاحب ۔ عا ۱۲
۲۹ ۔ ۱۴۶ ۔ عبد اللہ صاحب ۔ عا
۲۹ ۔ ۹۹۵ ۔ قاضی عبد الرحیم صاحب ۔ عا ۱۲
۳۱ ۔ ۱۰۹۷ ۔ حافظ شیر محمد صاحب ۔ عہ
۳۱ ۔ ۵۵۰ ۔ محمد عبد الرحمان صاحب ۔ عا ۸
۳۱ ۔ ۶۶۲ ۔ غلام رسول صاحب ۔ عا
یکم اپریل ۱۹۰۶ء ۔ ۱۰۹ ۔ خواجہ کمال الدین صاحب ۔ عا
۲ ۔ ۱۴۹ ۔ محمد افضل صاحب ۔ عا ۱۴
۲ ۔ ۹۴۳ ۔ یوسف علی صاحب ۔ عا ۱۴
۲ ۔ ۱۰۹۴ ۔ محمد خان صاحب ۔ عا ۱۴

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہٗ

کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لیے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا کی رحمت اور نماز جنازہ

جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو قریباً ۲ ½ بجے دن کا وقت تھا اور جونہی کہ مولویصاحب کی رُوح نے پرواز کیا یکایک سُرخ رنگ کا بادل مغرب سے اُٹھا اور رفتہ رفتہ تمام محیطِ آسمان ہوگیا۔ اور جونہی کہ مولوی صاحب کا جنازہ مدرسہ کے نزدیک کھلے میدان میں لے گئے اور کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اس وقت نرم سی آندھی چلنی شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا ہر طرف سے آتی ہے اور عین مولوی صاحب کے جنازہ کی جگہ اس کا زور کم ہو جاتا ہے۔ ہوا کی اس خاص حرکت میں ایک قوت ارادی پائی جاتی تھی گویا کہ خدا کے فرشتے ہوا کو دھکیل کر اس جگہ لاتے تھے تاکہ وہ بھی اس مبارک انسان کے جنازہ میں شامل ہوں اور اس سچے مومن پر صلوٰۃ کہیں اور خدا سے اس کے لئے رحمت اور مغفرت کے طلبگار ہوں اور جونہی کہ مولویصاحب کے مُنہ پر سے کفن اُتارا گیا تاکہ لوگ آپ کا مبارک اور نورانی چہرہ دیکھیں۔ آسمان سے بوندیں ٹپکنی شروع ہوئیں۔ چوں کہ یہ مولویصاحب کی آخری زیارت تھی اس لئے قریباً سب احباب جو اس جگہ موجود تھے۔ اپنے جوشِ محبت سے چشم پُر آب تھے اور بعض بے اختیار ہوکر رو رہے تھے اور آسمان سے بھی جو قطرے گرتے تھے وہ بالکل رونے سے مشابہ تھے گویا کہ اس وقت ہمارے سامنے ایک ایسے مومن کا نمونہ تھا کہ جس کے مرنے پر زمین اور آسمان دونوں روتے تھے۔

مولویصاحب کے انتقال کے بعد آسمان پر بادلوں کا چھا جانا بالکل ایک غیر معمولی امر تھا۔ یہ بادل ۱۱۔ اکتوبر بعد از دوپہر سے شروع ہوکر اگلے روز صبح کے قریب گیارہ بجے تک رہے۔ یعنی جب کہ مولویصاحب کو دفن[1] کر نیسے ہم لوگ فارغ ہوئے اور اس سے پہلے ہی مطلع بہت دنوں سے برابر صاف تھا۔ اور کوئی بارش کا موسم نہ تھا اور بعد میں بھی صاف ہی رہا۔

جیسے کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ حضرۃ اقدسؑ کی طبیعت چوٹ لگنے کے باعث بہت ساخون نکل جانے کیوجہ سے اور کئی راتوں کی بے خوابی اور بے آرامی سے بہت ضعیف اور کمزور تھی اور بوجہ دوران سر اور ضعف قلب کے اور بھی اس قابل نہ تھے۔ کہ سیڑھیاں چڑھ سکیں یا اتر سکیں اور یہی وجہ تھی کہ چونکہ مولوی صاحب موصوف اُوپر کے چوبارہ میں رہتے تھے۔ جہاں کہ انہوں نے اپنی بیماری کے ایام کاٹے۔ حضرت اقدسؑ نے بارہا چاہا اور کوشش کی کہ انکو اوپر کی منزل میں بحالت بیماری جاکر دیکھیں۔ مگر آپ ان کو نہ دیکھ سکے۔ لیکن جب مولوی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ حضرت اقدس نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس عزیز کا جنازہ خود نہ پڑھا دیں اور وہ پیارا جس کے علاج میں کسی قسم کا دقیقہ کوشش کا آپنے نہ چھوڑ رکھا تھا (اور جن کی کہ ۱۵ روز تک ایسی مہلک بیماری میں زندگی بھی حضرت اقدس کی دعا ہی کا نتیجہ تھی۔) آپنے یہ نہ چاہا کہ اس مرحوم کیلئے اس آخری دعا اور خدمت میں حصہ نہ لیں۔ اس لئے حضرت اقدس اپنے اوپر جبر کرکے اور بہت سی تکلیف گوارا کرکے مشکل سے نیچے اترے اور نماز جنازہ کے لئے تشریف لے گئے

جس وقت کہ حضرت اقدس اس مرحوم کے جنازہ کے پاس پہنچے اس وقت کا نظارہ بھی قابل ذکر ہے۔ کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے جمع تھے جونہی کہ حضرت اقدس پہنچے۔ مولوی صاحب کی نعش تک دورویہ قطار میں لوگ کھڑے ہوگئے تاکہ حضرت مرحوم تک پہنچ سکیں اس وقت مولویصاحب مرحوم کے مُنہ پر سے کفن ایک طرف کیا گیا۔ حضرت اقدسؑ کچھ عرصہ تک مرحوم کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہے اور مرحوم کے لئے دعا میں مشغول رہے۔ اس وقت ایسے محسن آقا کو اپنے جان نثار خادم کے سرہانے کھڑے دیکھکر (جس نے کہ اپنے عشق اور وفا کو اپنے مولیٰ کے قدموں میں جان دے کر اتمام کو پہنچایا اور اس بزرگ نے بھی اپنی مہربانی اور الطاف کا ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ وہ آیندہ نسلوں کے لئے ایک عالی نمونہ ہوگا) سب حاضرین کے دل رقت سے بھر آئے اور سب پر ایک محویت کا عالم چھا گیا اور بعض دوست اور عزیز اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور پھوٹ پھوٹ کر رو ئے یہ وقت بھی حضرۃ اقدس کیواسطے ایک بڑا نازک وقت تھا اور یہ ایک سخت ابتلاء اور آزمایش کی گھڑی تھی اور یہ ایک ایسا امتحان تھا جس سے کہ سوائے خدا کے پاک بندوں کے اور کوئی پورے طور پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

اب میں ایک عام مشاہدہ کی بات پیش کرتا ہوں۔ جس کسی کا ادنیٰ سا قبیلہ یا خویش و اقارب یا سوسائٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے بھی یہ حالت دیکھی ہوگی کہ اگر کسی دنیادار کا کوئی عزیز سخت بیمار ہوا اور وہ بیماری کے ایام میں باوجود کوشش کے اسے نہ دیکھ سکا ہو اور اگر اُسے دیکھنا نصیب ہوا ہو تو بعد مرگ جب اس کا جنازہ لے جا رہے ہوں۔ ہر ایک نیک طینت اور شریف انسان جو انسانی حالات کی مختلف کیفیات کو اپنے لئے ایک سبق حاصل کرنے کے لئے مطالعہ کرنے کا عادی ہے یا لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے ایسے مواقع میں شامل ہوتا ہے وہ اس نظارہ کو اور جو ایسے وقت میں دل کی حالت ہوتی ہے خوب سمجھ سکتا ہے اور جیسے کہ وہ اس واقعہ کو پڑھے گا۔ اس کی آنکھوں کے آگے وہ نظارہ پھر جائے گا۔ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایسی حالت میں والدین اور رفقا اکثر بے صبری کا اظہار کرتے ہیں یا ان کے مُنہ سے یاس اور نا امیدی کے کلمات نکلتے ہیں یا ان کو رونے اور چلانے کے سوائے اور کچھ نہیں سُوجھتا مگر حضرت اقدس نے کمال صبر اور رضا بالقضاء کا نمونہ دکھایا کہ اس دردانگیز حالت کے وارد ہونے پر بھی سوائے اس کے کہ مرحوم کے لئے دعا کی اور کوئی لفظ مُنہ سے نہ نکالا۔ حالانکہ مرحوم مولویصاحب حضرت اقدس کو اپنی اولاد بلکہ اس سے بھی زیادہ عزیز تھے۔ اور ان کی محبت اس مرحوم کے ساتھ اس کے والدین سے بھی زیادہ تھی اور نماز جنازہ بڑے استقلال سے خود پڑھائی اور اس میں مرحوم کے لئے بہت دیر تک دعائے مغفرۃ کرتے رہے۔ اللّٰھم اغفر لہٗ و اکرم نزلہٗ۔ و احسن مثواہٗ آمین۔

شدت ابتلاء میں رضا بالقضا

اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت اقدسؑ کو مولوی صاحب مرحوم کی مفارقت سے بہت صدمہ ہوا اور جنازہ پڑھ کر جب گھر تشریف لے گئے۔ تو فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکلتی جاتی ہے جیسے کہ زلزلہ آتا ہے۔ اور یہ بلحاظ بشریت کے ضروری تھا۔ کیونکہ حضرت اقدس کو مولویصاحب مرحوم سے جو محبت تھی کسی دنیاوی رشتہ میں اس کی نظیر ملنی محال ہے۔ باوجود اس قدر صدمہ کے آپ کی زبان سے ہر وقت سوائے خدا تعالےٰ کے صبر اور شکر کے اور کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔ بلکہ مجھے اچھیطرح سے معلوم ہے کہ گھر میں مستورات کو خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اور اس کی تقدیر سے سچی صلح کرنے کے لئے اور اس کو اپنا رب اور مربّی سمجھنے کے لئے ہر وقت تلقین کرتے تھے اور حضرت اقدسؑ کی دعا و نصائح ہی کا نتیجہ تھا کہ مستورات نے خصوصاً مولویصاحب کی ہر دو بیویوں نے جن کا کہ بہت بڑا سہارا مولویصاحب کے دم سے تھا (کیونکہ انکی اولاد بھی کوئی نہ تھی)[2] -

---

[1] مولویصاحب کا جنازہ چونکہ قریب شام پڑھا گیا تھا اور قبر تیار نہ تھی اس لئے اگلی صبح کو دفن کئے گئے۔ منہ

[3] حضرت اقدس علیہ السلام نے "دست تو دعائے تو ترحم زخدا" پر کیسا مبارک ہے وہ کہ جسکا جنازہ خود حضرت مسیح موعود پڑھیں۔

[2] مگر خدا کے فضل سے مولویصاحب کی روحانی اولاد کثرت سے ان کے لئے دعا کرنیوالی۔ اور انکی روح کو ثواب پہنچانیوالی اب بھی موجود ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے آپ کے فیض صحبت سے اسلام کو اور اسلام کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے سچے نائب امام زمان حضرت مسیح موعود [illegible]

نصیحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جیسے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکرؓ نے سب صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ یعنی جو کوئی کہ محمد رسول اللہ کی پرستش کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد رسول تو فوت ہو گیا مگر جو خدا کی عبادت کرتا تھا۔ اس کے لئے خدا اب بھی اسی طرح سے زندہ ہے اور اس پر موت ہرگز اور کبھی بھی وارد نہ ہوگی۔) اس الہام میں یہ بشارت بھی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی خود ربوبیت کرے گا۔ اس سے مایوس مت ہو۔ یہ تھی خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ اور رحمت جو حضرت اقدس پر مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے ابتدا* سے لے کر انتہا تک ہوتی رہی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو اس صدمہ کو صبر و استقلال و ہمت مردانہ کے ساتھ قبول کرنے کے لئے طیار کیا اور ہمیشہ سے نصرت الٰہیہ حضرت اقدس کے اسی طرح سے شامل حال رہی ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتے ہیں۔

ہاں خداوند کریم و دلبر و محبوب من
داد و ہر دم مید ہد تسکیں مرا چوں غمگسار

اور یہ اس الٰہی تسکین اور تسلی اور صلوٰۃ اور رحمت ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت اقدس نے اس شجاعت کے ساتھ سانحہ عظیمہ کو قبول کیا اور یہ نہیں کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ) تصنع کے ساتھ صبر کا اظہار کرتے تھے۔ یا صبر کی تعلیم دیتے تھے۔ بلکہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ان کے بدن میں قوت معلوم ہوتی تھی اور ان کے چہرہ سے اور طرز کلام سے اعلیٰ درجہ کی شجاعت کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ اور الٰہی ربوبیت کا ایک نمایاں اثر حضرت اقدس میں معلوم ہوتا تھا یعنی اس قدر صدمہ کے بعد اس ضعیفی کے عالم میں بظاہر عام مشاہدہ کے رو سے یہ ضروری معلوم ہوتا تھا کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو جاتے اور کئی دن کے بعد جا کر ان کی طبیعت سنبھلتی۔ مگر ہم نے بالکل اس کے برعکس* دیکھا کہ مولوی صاحب کی بیماری کے ایام میں تو حضرت اقدس سیر کو بھی نہ جا سکتے تھے اور قریب چھ ہفتے کے جمعہ کی نماز کے لئے بھی جامع مسجد میں نہ جا سکتے تھے مگر مولوی صاحب کی وفات کے ایک دن بعد ہی ان میں اتنی قوت ہو گئی کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے اور اس کے بعد قریباً ہر روز باہر سیر کو تشریف لاتے رہے اور کئی روز تک جماعت کو اپنی ہر ایک تقریر میں صبر اور استقلال اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کی تعلیم دیتے رہے اور سب کو ہر طرح سے تسلی اور تشفی دیتے تھے۔

خدام کو نصیحت عین اس وقت کہ ہم مولوی صاحب مرحوم کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ حضرت اقدسؑ کے بڑے صاحبزادے میاں بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدسؑ کی طرف سے پیغام لائے کہ حضور علیہ السلام نے خاکسار اور جماعت کے دیگر سارے احباب کو فرمایا کہ دفن سے فراغت حاصل کر کے چھوٹی مسجد میں آ جاویں چنانچہ سب اس جگہ جمع ہوئے اور حضرت اقدس تشریف لائے اور جماعت کو یوں مخاطب کیا۔

مومن پر جب دکھ آوے شکر کرے کہ اس سے بڑھ کر نہیں آیا۔ ام سلمہ کا پیارا خاوند جب مر گیا۔ اس کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے بہتر مجھے کوئی چیز مل سکتی ہے؟ کہا ایمان بڑی چیز ہے۔ نا امید نہ ہو۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور صبر کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس صبر کا اس کو ایسا اجر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور سید کونین افضل البشر فخر الاولین والآخرین کی بیوی ہوئیں پھر اس کو اس شکر کی قدر معلوم ہوئی۔

پھر فرمایا۔ ہمیشہ اپنے رب کا خوف دل میں رکھو اور کسی چیز سے ایسا پیار نہ کرو۔ کہ خدا کی راہ میں اسے دینے سے تمہارے دل میں کوئی ہرج واقع ہو۔ خدا کی راہ میں ہمیشہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے تم کو حصہ ملیگا۔ پھر فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ یعنی صبر کرنیوالوں کے لئے حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کے نمونہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کس طرح سے ان پر مصائب ٹوٹ پڑیں اور کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی قدر دانی کی کہ جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جان اور مال اور وطن اور ہر ایک چیز قربان کر دینے پر خدا کی رضا کو مقدم کیا تھا۔ انکو کیسا اجر ملا کہ ان کی ذریت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ہر ایک خیر و خوبی سے انکو حصہ دیا۔ اور اب تک انکی یادگاریں ان مقامات کو حج کے ارکان میں شامل کیا جو ہمیشہ تک یادگار رہیگا۔ پھر فرمایا کہ جو کوئی خدا کی راہ میں کچھ کھوتا ہے اسکو بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے دن ایسے حادثات اپنے صحابہ میں پیش آتے تھے جیسے کہ ہم کو مولوی صاحب مرحوم کا حادثہ پیش آیا۔ ایک روز آپ کے ستر قاری شہید کئے گئے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو دل ہی ایسا دیا تھا۔ کہ وہ سب صدمات کی برداشت کرتے تھے۔ اور کسی کو اگر اس قدر غم پہنچتا جس قدر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ تو وہ انہی غموں سے ہلاک ہو جاتا۔ فرمایا صحابہ ہر وقت خدا کی راہ میں جان فدا کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور دنیاوی زندگی کی مطلق کوئی پرواہ نہ کرتے تھے اور ہر وقت شہادت کے منتظر رہتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کا خوب نقشہ کھینچا ہے کہ منہم من قضیٰ نحبہ ومنہم من ینتظر۔ یعنی ان میں سے بعض ہیں کہ خدا کی راہ میں جان فدا کر چکے ہیں اور بعض ابھی انتظار میں ہیں فرمایا۔ ایک صحابی کا بھائی جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ وہ کھجور کھانے لگا تھا۔ کہا تف ہے اے نفس تجھ پر۔ تیرا بھائی تو شہید ہو گیا ہے اور تو کھجوریں کھاتا ہے۔ کھجوریں پھینک دیں اور میدان جنگ میں جا دھسا۔ بہت لڑا اور شہید ہو گیا۔ فرمایا دنیا کی زندگی کو پیار نہ کرو۔ صحابہ کا نمونہ ہمیشہ مدنظر رکھو اور مصائب پر صبر کرو۔ خدا کی درگاہ سے نعم البدل پاؤگے۔ فرمایا۔ ایک صحابی محنت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کا ایک ہی بچہ تھا۔ اس کے پیچھے مر گیا۔ جب وہ شام کو گھر پر واپس آیا۔ اس کی بیوی (یعنی اس بچہ کی ماں نے) نے اس پر ظاہر نہ کیا کہ بچہ کا انتقال ہو گیا ہے تا اس کو صدمہ نہ ہو۔ خوش خوش اپنے خاوند کا خیر مقدم کیا۔ حسب سابق اس کو کھانا کھلایا۔ اسکی خدمت میں مصروف رہی۔ رات کو خاوند سے جماع کیا۔ فرشتے نے آواز دی کہ اس صبر کے بدلہ ایک بچہ اللہ تعالیٰ تجھے عطا کریگا جو ایماندار اور کتاب کا محافظ ہوگا۔

خدا تعالیٰ پر نظر رکھو وہی سب فضلوں کا مالک ہے وہی تمہاری دستگیری کریگا۔ جو شخص اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی خدا کی نذر کرتا ہے اس کے اندر کوئی آلائش نہیں رہتی۔ مومن کو چاہیئے کہ خدا کو اختیار کرے اور اس زندگی کو خدا کے لئے سمجھے۔

خدا تعالیٰ دونوں پلڑوں کو دیکھتا ہے یعنی دین اور دنیا۔ مومن اور غیر مومن میں فرقان پہلے انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ پھر آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کے اس نمونہ سے ایک سبق میاں نے جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس سلوک کا نمونہ پیش کیا ہے جو مولوی صاحب مرحوم کی علالت میں ان سے ظہور میں آیا یہ ایک کافی ثبوت ہے ان کا اعلیٰ درجہ کے مسلمان اور مؤید من اللہ ہونے کا۔ کیا اس قسم کی وفاداری اور نباہ کبھی کسی مفتری

---

* مولوی صاحب کی بیماری کے عین آغاز کے دن یعنی جس روز پھنسی نکلی حضرت اقدس کو فزع عیسیٰ ومن معہ۔ یعنی حضرت مسیح موعود اور ان کی جماعت پر ایک بڑا اندوہ ناک حادثہ پیش آئیگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی زندگی کے اس طور سے خاتمہ کی طرف اشارہ تھا۔ جیسے کہ بیان کیا گیا۔

* حضرت اقدس کے ساتھ یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیماری اور صدمہ کے بعد اکثر اوقات فوراً پہلے سے قوت اور ہمت دیتا ہے اور یہ امر خارق عادت ہے۔ میں نے خود کئی مرتبہ حضرت اقدس کو بعض عوارض میں سخت ضعف اور کمزوری کی حالت میں دیکھا۔ مگر معاً اصل عارضہ کے دور ہو جانے کے بعد انہیں پوری قوت اور طاقت ملی ہے جیسے کہ کبھی بیمار ہی نہ ہوئے تھے اور کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت دنوں تک آپ کے اندر کوئی غذا نہیں گئی مگر عارضہ کے رفع ہونے کے بعد انکو ایسی طاقت میں پایا کہ جیسے کوئی عارضہ ہی نہ تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عرصہ میں گویا کہ ہر وقت اعلیٰ سے اعلیٰ غذا یہ کھاتے رہے تھے اور حضرت اقدس کے نمونہ سے میں خیال کرتا ہوں کہ حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ والذی ھو یطعمنی ویسقین یہی معنے رکھتا تھا کیونکہ اصل میں کوئی روحانی غذا ہی ہوتی ہے کہ جو اس قدر کے عوارض و شدائد مصائب کی حالتوں میں بھی ان لوگوں کی قوت کو قائم رکھتی ہے ورنہ جس قسم کی مخالفت اور تکالیف اور شدائد مصائب کی یہ لوگ مورد ہیں کون گروہ برداشت کرتا ہے اور کسی انسان کا دل و گردہ نہیں کہ سوائے خدا کے اس خاص فضل کے انکی برداشت کر سکے۔ منہ۔

الی اللہ سے کبھی کی خادرمیں آیا ہے۔ اور ایسی شدید مصائب کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کل اور پھر وسعادراس کی نشانات سے کامل علم کا نمونہ دینے سے آپ نے سامنے پیش کیا ہے کہ کیا کبھی ایسے انسان سے ظہور میں کیا ہے جو مؤید من اللہ نہ ہو بلکہ اس پر افترا کرنے والا ہو؟ خوب سوچو اور غور کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے استقامت چاہو کہ وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے۔ اور دعا کرو کہ خدا کے مامور کی مخالفت یا اس کی صحبت سے بے بہرہ رہنے کی حالت میں خاتمہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مر جاوے اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے وہ جہالت یعنی بے ایمانی کی موت مرتا ہے اور مومن کیلئے یہ سخت محرومی کا موجب ہے کہ اس کا خاتمہ اس طور سے ہو۔

مبارک وہ ہیں جو سعید الفطرت ہیں ان کے لئے بشارت ہو۔ کہ وہ ضرور خدا کے فضل سے ہدایت پاویں گے چاہیئے کہ وہ خدا کی جناب میں دعا میں لگے رہیں اور اس سے ہر وقت استقامت چاہیں۔ آمین۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہماں مردم
کہ او مجدد ایں دیں و رہنما باشد
لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند
کہ ہر کجا کہ غنی ہے بود گدا باشد
گلے کہ روئے خزاں ہرگزے نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد
منم مسیح بیانگ بلند مے گویم
منم خلیفہ شاہے کہ بر سما باشد
مقدر است کہ ز نسے بریں او یم زمیں
ہزار ہا دل و جاں بر رہم فدا باشد
زمین مردہ ہمیں خواست صیوی الفاس
ز وعظ بے عملاں خود اثر کجا باشد
کشادہ اند در فضل گر کنوں نائی
ز نامساعدئے بخت نارسا باشد

(باقی آیندہ)

ریویو

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شائقین قرآن شریف کو مژدہ

لغات القرآن کا پہلا حصہ چھپکر شائع ہوگیا

قرآن شریف خدا کی پاک کتاب عربی زبان میں ہے اور ہر مسلمان کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے معانی کو سمجھے اور اس پر عمل کرے اہل ہند کے واسطے یہ امر مشکل ہے جب تک کہ قرآن شریف کی لغات کے ترجمہ سے ان کو آگاہی حاصل نہ ہو۔ پھر کسی زبان کی لغات کی پوری تشریح اس کا تثنیہ اور جمع اور اس کی مثالیں صرف اسی زبان میں بیان ہو سکتی ہیں دوسری زبان میں بیان نہیں ہو سکتیں۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر عرب صاحب عبدالحی کے دل میں خیال آیا کہ لغات القرآن کی ایک ایسی جامع کتاب طیار کی جاوے جو باوجود ان تمام صفات کے پھر اہل ہند کے واسطے مفید ہو سکے یہ بات صرف اس طرح سے حاصل ہو سکتی تھی کہ کتاب عربی میں ہو اور ساتھ ساتھ ترجمہ اس کا اردو میں ہو۔ عربی تو عرب صاحب کی مادری زبان تھی اور پھر حضرت مولوی نورالدین صاحب کا کتب خانہ ان مخدوم کی مہربانی سے ان کے لئے کھلا تھا لیکن اردو کے واسطے انہوں نے ایک لائق سند یافتہ اور عزیز عالم مولوی محمد ورشاہ صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک کتاب **لغات القرآن** کو طیار کیا ہے جس کے چھپانے پر ایک زرکثیر خرچ ہوا ہے۔ کتاب تمام حروف یعنی الف سے غین تک ۳۸۸ صفحہ میں پوری ہوگئی ہے اور بعض دوستوں کے مشورہ سے اس کو حصہ اول کر کے شائع کر دیا گیا ہے اور باوجود اس قدر ضخامت اور اس قدر محنت اور خرچ کے قیمت صرف عہ رکھی گئی ہے چونکہ اس کتاب کو سب نے بہت پسند کیا ہے اور صرف ۷۰۰ جلد چھپوائی گئی ہے۔ اس واسطے جو صاحبان خریدنا چاہیں جلد درخواستیں بنام مصنف صاحب کتاب ارسال فرماویں۔ دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ وی پی منگوانا زیادہ محفوظ امر ہے۔ والسلام

ایک تحریک

مولوی محمد یامین صاحب وانہ سے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک ٹکٹ چھپوا کر تقسیم کیا جائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت بھی ہو جائے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ منیجر

درس قرآن

بعض دوستوں کی تحریک پر جن میں ایک ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ہیں میں اس خیال میں ہوں کہ درس کی خاطر اخبار کے ساتھ چند صفحات اور بڑھائے جاویں جن میں صرف درس قرآن ہی ہو۔ علاوہ اس کے جو خرچ ہوا کرتا ہے جو صاحب چاہیں ان صفحات کو خرید فرماویں اور جو نہ چاہیں نہ لیں صاحب یہ پرچہ اڈیٹر کے ساتھ ہی ایسا معاملہ ہیں خط و کتابت ہو رہی ہے اور ناظرین اخبار کی بھی رائے طلب کی جاتی ہے۔ منیجر

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت خیر و عافیت سے ہیں اور عموماً روزانہ صبح اور نماز ظہر و عصر کے وقت باہر بیٹھتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کا نیا دور شروع ہے۔ اس دور میں آں مخدوم بالخصوص ہر درس میں یہ دکھا رہے ہیں کہ سارا قرآن شریف سورہ الحمد کی تفسیر ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پیر گولڑوی کے جواب میں ایک رسالہ مختصر لکھا ہے اور اس میں پیر صاحب کی بیماری کے علاج کے واسطے ایک لطیف نسخہ بھی لکھا ہے۔

عام اخبار

ہولناک آتش فشانی اور زلزلہ۔ اٹلی و یورپ میں

ہفتہ گذشتہ کو سخت زلزلہ آیا اور غضب کی آتش فشانی ہوئی تمام رصدگاہ اور ریلیں برباد ہو گئیں۔ چند سائنس دان عین وقت پر جان بچا کر گئے۔ کئی دیہات منہدم ہو گئے۔ کوہ وسوویس سے ۳۰ میل تک چاروں طرف اندھیرا چھا رہا ہے۔ ۷ تاریخ کو آتش فشانی تھم گئی اور ہر چند نیپلز پر خاک برسنا بند ہے مگر بھونچال آ رہے ہیں۔ جن سے بے شمار جانیں اور سینکڑوں مکانات تذر زمین ہو گئے ہیں۔ نیپلز کے در و دیوار اور چھتوں پر کئی کئی انچ خاک جم گئی۔ ندی لاوا جو ۳۰ فٹ گہری اور ۴ فٹ چوڑی تھی۔ چلنے سے بند ہو گئی۔ ڈیوک آف اوسٹا نے امن قائم رکھنے اور تباہ شدوں کو مدد دینے کے لئے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ لعبکی خبر ہے کہ شاہ عمانوئیل اٹلی بذات خاص وسوویس پہنچے۔ راکھ کے انباروں۔ سڑکوں کی بربادی اور بے شمار لاشوں کو دیکھکر بہت متاثر ہوئے۔ نظارہ جگر خراش تھا۔

ژالہ باری سے نقصان

کان پور میں اس غضب کی ژالہ باری ہوئی کہ اسٹیشن پر سگنل کے چند ستون بھی گر پڑے۔

امرتسر میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا سیالکوٹ میں بھاری بارش نے نقصان پہنچایا ہے۔

پچھلے ہفتہ مختتمہ ۷۔ اپریل میں ہندوستان میں وباء طاعون سے قریب ۲۰ ہزار مرے (۱۹۰۲۶)

پچھلے ہفتے طاعون سے پنجاب میں ۱۴۸۵۲ فوتیاں ہوئیں صوبجات متحدہ میں ۱۵۵۴ فوتیاں۔

صداقت کا جھنڈا

۔۔ کارخانے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمۂ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بیسارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کبھی امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے بفضل خدا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں رہتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سالم عدد حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے بانہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہائت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ر (روپے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱⅛
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱⅛	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلحاظ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیل کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ر فیصدی لیا جائیگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام** کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور اُمید سے بڑھکر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنھیں آریوں کی دریدگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے اریاء تک رعائت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین و ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۲۵ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس کی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس نیت فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہوا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑ جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی نو انگشت اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں لوگوں مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی بیمار ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کیا ہے جو کہ ایک ہی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے جلد بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دفع کرنے اور دین کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ زعفران۔ کوکا کنس وامیکا۔ سونا فاسفورس مچھلی وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے احتلام سرعت اور ضعف باہ ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ جس پر لکھا ہوا ہے میڈن انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکا نہ ہو قیمت فی شیشی ۱ مع محصول ڈاک ایک روپیہ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بعد پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۶ — ربیع الاول ۲۴ سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

سلسلہ الجدید جلد ۲ — چھپ کر ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوائیں شفا بغرض دارالامان میں — سلسلہ القدیمہ جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنہوں نے اخبار
جاری کرانے کا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو اخبار جاری
کرانے کا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت

عام قیمت بالعموم فی پرچہ ۲ روپیہ پانچ
اجرائے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار
روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب بالعموم لی
جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ
آنا چاہئیے خط و کتابت کیواسطے جوابی
کارڈ آنا چاہئیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے
اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے
بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی
جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال
کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو
خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احمدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
بر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقاوت است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویا میں دیکھا ۔ کہ زندہ ہو گئے ہیں ۔

فرمایا ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کوئی ایسا نشان دکھائے ۔ جس سے دین اسلام کی زندگی مخلوق پر ثابت ہو جائے ۔

۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہوا تھا ۔

"اِشْفِنِی مِنْ لَدُنْكَ وَارْحَمْنِی"

ترجمہ - مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر ۔

فرمایا ۔ چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا ۔

"وَیْلٌ لَّهَا وَلِامْرَأَةٍ وَبَعْلِهَا"

ترجمہ - اس عورت کے لئے عذاب مقدر ہے اور اس کے خاوند کے لئے بھی ۔
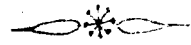
اخبار قادیان

شیخ ضیاء اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ سرکاری مانسہرہ قادیان پہنچ گئے ہیں اور مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں سیکنڈ ماسٹر و ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول مقرر کئے گئے ہیں ۔ شیخ صاحب ایک لائق اور تجربہ کار ممبر صیغہ تعلیم کے ہیں ۔ کئی جگہ انہی کے حسن انتظام سے نئے مدارس قائم ہوئے اور جہاں کہیں وہ رہے ۔ ان کے انتظام اور تعلیم پر افسر اور ماتحت اور طلبا ہمیشہ خوش رہے ۔ امید ہے کہ ماسٹر صاحب کے یہاں آنے سے مدرسہ کی حالت انتظامی اور تعلیمی میں نمایاں ترقی ہو گی ۔

کتاب لغات القرآن ۔ مصنفہ سید عبد الحی صاحب عرب شائع ہو گئی ہے ۔ گذشتہ اخبار میں اس پر مفصل ریویو کیا جا چکا ہے ۔ احباب کو چاہیے کہ اس کتاب کو جلد خرید کر کے فائدہ حاصل کریں ۔ قیمت صرف عہ حصہ اول ہے ۔ جو شائع ہو چکا ہے ۔

اس ہفتہ میں شیر محمد صاحب بی ۔ اے سپرنٹنڈنٹ دفتر مشیر مال بہاولپور سے ۔ حکیم محمد دین صاحب ۔ منشی نواب خاں صاحب ۔ فضل دین صاحب گوجرانوالہ سے ۔ مخدوم محمد صدیق صاحب احمدی والہ ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ حکیم نور محمد صاحب لاہور ۔ وکیل عظیم اللہ صاحب حیدرآباد دکن سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔

ڈائری

القول الطیب

۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا ۔ یہ دن ایسے ہیں کہ گویا آسمان کی زمین کے ساتھ کشتی ہے ۔ بالکل غیر معمولی دن ہیں اور غیر معمولی واقعات ہر طرف سے پیش آ رہے ہیں اور اپنے غیر معمولی ہونے میں روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ۔ کہیں زلازل ہیں ۔ کہیں طوفان آ رہے ہیں کہیں لڑائیوں میں مخلوق ماری جاتی ہے ۔ کہیں طوفان سے لوگ تباہ ہو رہے ہیں ۔ کہیں آگ لگ رہی ہے ۔ مگر افسوس کہ لوگ ان سب باتوں کو معمولی سمجھ کر اپنی غفلت میں حسب معمول سوئے ہوئے ہیں اور کچھ فکر نہیں کرتے ۔

خدا تعالیٰ کا منشا اور ہے اور لوگوں کے ارادے کچھ اور ہیں راستباز اطاعت اور اعمال سے پہچانا جاتا ہے جس صورت میں ہم ان لوگوں کے سامنے نشان پیش کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث کے نصوص دکھاتے ہیں اور پھر وہ انکار کرتے ہیں ۔ تو وہ لوگ راستباز نہیں کہلا سکتے ۔ خدا کو کیا پرواہ ہے ۔ کہ یہ لوگ تعداد میں زیادہ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کثرت اور تعداد کے رعب میں نہیں آتا ۔ قلیلٌ من عبادی الشکور ۔ دیکھو حضرت نوح کے وقت کس قدر مخلوق غرق آب ہوئی ۔ اور ان کے بالمقابل جو لوگ بچ گئے ۔ ان کی تعداد کس قدر تھی ۔

فرمایا ۔ پیرزادگی کا مرض دق اور سل سے بدتر ہے کیونکہ ان میں رعونت اور تکبر کا مادہ ہوتا ہے ۔ اور خواہ مخواہ اپنی عظمت اپنی دکھلاتے ہیں اور فقیری کا دم مارتے رہتے ہیں ۔

۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا بعض لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے مانگے ہوئے معجزات ان کو دکھلائے جائیں یہ درست نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں جس حد تک خدا تعالیٰ کا قانون قدرت تشفی دینے کا ہے اگر اس حد تک تشفی نہ ہو جائے تو پھر مواخذہ کے لائق انسان ہو جاتا ہے ۔

فرمایا ۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ ان کو قبول کرے گا ۔ باقی جو لوگ اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں ۔ وہ راستباز نہیں ٹھہر سکتے ۔

فرمایا ۔ دینی عقل اور ہے اور دنیوی عقل اور ہے جو لوگ دنیوی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ یہ دعوے نہیں کر سکتے ۔ کہ ان کو ساتھ ہی دینی عقل بھی حاصل ہو گئی ہے ۔ بلکہ دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے ۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ لا یمسہ الا المطہرون جس قدر پاکیزگی بڑھتی ہے ۔ اسی قدر معرفت بھی بڑھتی جاتی ہے

۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء - فرمایا ۔ خدا تعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرنا چاہتا ہے ۔ جیسا کہ کوہ طور پر تجلیات الٰہیہ کا نظارہ دکھایا گیا تھا ۔ ایسا ہی اب بھی دکھایا جائے گا ۔ جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا ۔ وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں ۔ کہ تو بھی ایک رسول ہے ۔ جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا بجز طوری مشاہدات کے اب دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے ۔

امرتسری اخبار

اہل حدیث کے ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ نے اپنے دہلوی خریدار حافظ محمد فاروق صاحب کے ایک معقول استفسار کے جواب میں جو جواب لکھا ہے وہ ناظرین بدر کی دلچسپی کے لئے بجنسہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب ثناء اللہ اپنے اور ہمارے طریق اندراج کو غور سے دیکھیں گے۔

سوال نمبر ۴۴۔ عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا یا نہیں؟ اگر آپؑ کا انتقال نہیں ہوا تو قرب قیامت جو نازل ہونا سنا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔ اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے یا اپنی شریعت بموجب انجیل پھیلائیں گے؟ اگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے تو ان کا پیغمبری کا درجہ رہے گا یا نہیں؟ اور میدان حشر میں کس درجہ میں ہوں گے؟ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو امتی ہوئے۔ پیغمبری کا درجہ نہ رہا۔ اگر پیغمبری کا درجہ رہا۔ تو خاتم النبین ہونے میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام در شک پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر عقلی و نقلی جواب دیں۔

(حافظ محمد فاروق از دہلی۔ خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۴۴۔ قرآن و حدیث کے ظاہری معانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسے زندہ ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ یعنی کافروں نے حضرت مسیح کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اسے اٹھا لیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ جتلا رہا ہے۔ کہ حضرت عیسے کا رفع کسی ایسی طرح سے ہوا ہے کہ لوگوں کی نظروں اور خیالوں میں مستبعد اور خلاف قانون قدرت ہے۔ جیسے کہ سر سید احمد خان اور ان کے فیضیاب مرزا صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں۔ اسی لئے عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ کا لفظ لگایا گیا ہے ورنہ اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد تھا یہ تو عموماً ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے پھر اس استبعاد کے رفع کرنے کو عَزِيْزًا حَكِيْمًا کیوں فرمایا پس حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور قرب قیامت تشریف لائیں گے اور اسلامی شریعت کی تابعداری کریں گے جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہم السلام کے تابع تھے باوجود اس کے نبی تھے۔ وَجَعَلْنَا اَخَاهُ هَارُوْنَ نَبِيًّا۔ کوئی نبی اگر کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت اس کی مسلوب نہیں ہو جایا کرتی یہ تو ناواقفوں کے خیالات ہیں کیا جتنے نبی آئے ہیں وہ سب اپنی اپنی کتاب اور شریعت الگ لائے ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ اپنی نبوت سابقہ کے اعتبار سے نبی تھے۔ مگر بوقت نزول امتی ہوں گے اور قیامت کو بھی نبی ہوں گے اور امت محمدیہ کا بھی فخر ان کو حاصل ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ (اہلحدیث)

اب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث ہی بتائیں کہ آپ کے اس جواب سے استفسار کنندہ کی کیا اور کس طرح تسلی ہوئی ہوگی۔ یوں تو اس جواب میں حسب معمول مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ سے حضرت مسیحؑ کے صعود جسمی کو اپنے زعم میں ثابت کر دیا ہے مگر اس فرضی صعود پر جو اعتراض وارد ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جس خیالی رفع پر آپ اڑے ہوئے ہیں اس کا قرآن کریم میں کہیں ذکر بھی ہے یا محض ضد اور تعصب سے ہی کام لیا جا رہا ہے اور نہیں تو کم از کم اتنا ہی سوچا ہوتا کہ قرآن مجید میں یہ معاملہ کون سی بنا پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ بنا آیا جسمی رفع کو چاہتی ہے یا روحانی کو۔

میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے آپ کے دعوے علمی پر اس وقت بڑی حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب آپ کے اس استدلال کو پڑھتا ہوں کہ در یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے“ گویا آپ کے نزدیک اگر آسمان پر بچا لینے کی بجائے زمین پر رکھا جائے۔ تو نعوذ باللہ خدا غالب اور حکمت والا نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ نہیں بلکہ ہمارا تو اس بات پر قوی ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خواہ آسمان ہو۔ خواہ زمین ہر ایک جگہ پر یکساں متسلط و متصرف ہے۔ ہمارے اس اعتقاد کے رو سے تو خدا کا غالب اور حکمت والا ہونا جلدی سمجھ میں آ جاتا ہے۔ کہ خدا بڑا ہی غالب اور زبردست ہے۔ کہ باوجود تمام دشمنوں کے موجود ہوتے بھی اس نے اپنے پاک نبی کو بچا لیا۔ مگر آپ کے محدود عقیدہ پر تو ایک سچے معترض کو اس اعتراض کا موقع ملتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ تو یہودیوں کو کیوں نہ معذور سمجھا جائے باقی رہا۔ ”خلاف قانون قدرت“ سو آپ کا یہ بے معنی استدلال بھی غلط اور بے محل ہے۔ ؎

بھلا قانون قدرت کا یہاں ذکر و تعلق کیا۔
ذرا کچھ سوچ کر لکھنا میرے دوست ثناء اللہ

تعجب ہے کہ حضرت نوحؑ کو طوفان عالمگیر سے بچانے کیواسطے زمین پر اسباب مہیا ہو گئے۔ حضرت موسے کو فرعون کے لشکر سے محفوظ رکھنے کے واسطے زمین پر جگہ مل گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت ہجرت قاتلوں کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے زمین پر ہی طیاری ہو گئی۔ لیکن مسیح یسوعؑ کے وقت میں زمین پر کوئی گنجائش باقی نہ رہی کہ وہ بچ سکتے اور بالآخر انہیں آسمان کی طرف ہی کھینچنا پڑا۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

دیگر آپ کے اس جواب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ حضرت عیسے علیہ السلام کو صاحب کتاب نہیں مانتے حالانکہ آپ کے مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ پر جو کتاب اتری تھی اس کا نام انجیل تھا۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اس صریح غلطی کا اقرار کریں گے اور اسی ضمن میں ہم آپ کے اس عقیدہ کو بھی وضاحت سے سننا چاہتے ہیں کہ جس حالت میں حسب آیت وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ۔ غیر صالح کا رفع ناممکن ہے تو پھر آپ جس آیت یا حدیث کے رو سے غیر صالح انسان کا رفع مانتے ہوئے ہیں۔ اس سے ہمیں بھی اطلاع دیں۔

سوم۔ چوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک اسرائیلی مسیح کا دوبارہ آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ابھی ہر ایک اہل کتاب کا اس پر ایمان لانا مقدر ہے۔ اس لئے میں ملتمس ہوں۔ کہ وہ اپنے اخبار اہل حدیث کے ذریعے آیات۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ کی تطبیق سے مطلع فرماویں

الراقم
خاکسار محمد حسین۔ مسافر احمدی

نجیب آباد کے مولویوں کو چیلنج

اگرچہ یہ عاجز کئی سال سے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے ادنیٰ غلاموں کے زمرہ میں شامل ہونے کا فخر رکھتا ہے مگر جنوری سنہ ۶ء کی شروع تاریخوں میں جبکہ عاجز اور اخویم نظام الدین صاحب دونوں دارالامان حاضر ہو کر اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے بعد واپس نجیب آباد آئے تو خاص طور سے نجیب آباد کے اکثر کند ذہن لوگوں نے ہم دونوں احمدیوں کی مخالفت اور خدا کی پاک اور ناجی جماعت کی تردید میں اہتمام کرنا شروع کیا۔ چنانچہ اول المخالفین جناب احمد اللہ خان صاحب اور اس عاجز کے درمیان جو جو رسل و رسائل ہوئے۔ اس سے ناظرین الحکم بخوبی واقف ہیں جناب احمد اللہ خان صاحب اور ان کے گروہ کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ نجیب آباد والوں میں سے چند مستعد اور نیک روحیں حق کی جانب اور کھچ آئیں اخویم ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب و اخویم منشی عبدالعلیم خان صاحب وغیرہ کی وجہ سے ہماری قلیل مگر مستعد جماعت یہاں کے جبہ پوش واعظین کی نگاہوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگی اور اب انہوں نے مسجدوں میں سلسلہ حقہ کی مخالفت میں وعظ بیان کرنے شروع کر دیئے مگر وہ یاد رکھیں اور خوب یاد رکھیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے ہرگز ہرگز خدا کی روشن کی ہوئی مشعل کو گل نہ کر سکیں گے وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ۔ کا نظارہ ایک دن دنیا دیکھے گی اور ضرور دیکھیگی بلکہ دیکھ رہی ہے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے اخلاق اس قدر بگاڑ لئے ہیں کہ یہودیوں کے علماء شاید کبھی

نمایاں سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ ہماری جماعت کے بعض بے پڑھے لکھے آدمیوں کو چھیڑنا اور اپنی مولویت دکھانا۔ ہر اعتراض کو ہنسی میں اڑانا یا اعتراض سُن کر خواہ مخواہ ناک بھوں چڑھانا اور غصہ دکھانا ان لوگوں نے اپنا وطیرہ قائم کر رکھا ہے۔ جبہ پوش مولویوں کے معتقدین اور ہمارے مخالفین عام لوگ اس تاک میں رہتے ہیں کہ کسی بیچارے احمدی کو ایسی جگہ دیکھیں کہ جہاں ان کے کوئی خود پرست مولوی بھی کہیں قریب ہی موجود ہوں۔ بس پھر کیا تھا! اس بیچارے احمدی کو مولوی صاحب کی خدمت میں فوراً ہی پیش کر کے اور سب مل کر پھبتیاں اڑا کر اور ایک نیک مسلمان کا اپنے رندانہ الفاظ سے دل دُکھا کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے فلاں قادیانی کا خوب مذاق اڑایا۔ افسوس یہ لوگ ٹھٹھا کرنے والوں کے انجام پر غور نہیں کرتے۔ جن سے کہا جائے گا۔ ذالکم بانکم اتخذتم ایت اللّٰہ ھزوا وغرتکم الحیوۃ الدنیا فالیوم لا یخرجون منہا ولا ھم یستعتبون ۔ اگرچہ آج کل ہم لوگوں کو مباحثے کرنے اور لڑنے جھگڑنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ خدا خود اپنی قہری تجلیوں سے اس سلسلہ کی حقانیت ثابت کرنے والا ہے مگر اس وقت چند عزیز بھائیوں کے ارشاد اور چند ناقابل برداشت روایتوں کے سننے کی وجہ سے میں ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۔ پڑھ کر بذریعہ اخبار بدر یہ چیلنج سب نجیب آبادی مولویوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں (کسی خاص مولوی کو مخاطب نہیں بناتا جس مولوی کا جی چاہے) کہ آپ لوگوں سے تقریری مباحثہ میں اس لئے مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ کو کانوا بہ یستھزءون کا مصداق پاتا ہوں۔ لہٰذا تقریری مباحثہ میں سوائے تضیع اوقات اور بدمزگی کے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ ہاں تحریری مباحثہ کے لئے میں بالکل مستعد و تیار ہوں اگر کچھ غیرت و حمیت کا مادہ اور دین کی حمایت کا جوش ہو تو آؤ اور حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے بعد دوسرے مسائل کے متعلق تحریری مباحثہ کرو۔ نہیں تو اپنی کم لیاقتی کو چھپائے ہوئے خاموش بیٹھے رہو اور خفیف الحرکاتی سے باز رہو اور یاد رکھو کہ اگر ناخنوں تک کا بھی زور لگا دو گے۔ تو حق کے طالبوں کو حق کی جانب سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا سکو گے۔ بعض مولوی صاحبان یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ شخص ہمارا مدمقابل نہیں۔ قادیان سے مرزا صاحب کو بلاؤ تو ان سے مباحثہ کریں گے مگر میں کہتا ہوں کہ ایسا فرمانے کے وقت ان کو اپنے موٹے جسم سے بھی زیادہ موٹے نفس کی پیروی چھوڑ کر خدا و رسول کی مرضی کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ باقی اگر ضرورت ہوئی تو ایسا کہنے والے حضرات کی وجاہت اور مایۂ لیاقت و مبلغ علم کی قلعی بھی کھول دی جائے گی۔ اگر عدل اور انصاف سے کام لیا جاوے۔ تو جماعت کا ایک بے پڑھا لکھا آدمی ان مولویوں کے معتقدات کی غلطیاں ان پر ظاہر کر کے ساکت کر سکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ولقد مکنٰھم فیما ان مکنٰکم فیہ وجعلنا لھم سمعا و ابصارا وافئدۃ فما اغنی عنھم سمعھم ولا ابصارھم ولا افئدتھم من شیٔ اذ کانوا یجحدون بایت اللّٰہ وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون۔

الراقم

اکبر شاہ خان۔ احمدی۔ نجیب آباد

ڈاک ولایت

پروفیسر جے ایس لولینڈ صاحب نے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں جو شہر شگاگو واقعہ ملک امریکہ سے نکلتا ہے عیسائیت پر ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں سے چند سطور بطور نمونہ اس جگہ ترجمہ کر دی جاتی ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ جس ملک سے ہمارے مشنری بہادر ہم کو عیسائی بنانے آتے ہیں ان کے اپنے ملک میں تعلیم یافتہ گروہ کا عیسوی دین کے متعلق کیا خیال ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ " بائبل ایک تاریخی قصہ ہے جس میں کچھ جھوٹے فسانے بھی درج ہیں۔ کچھ اخلاقی اصول بھی ہیں اور کچھ مذہبی باتیں ہیں اور بعض باتیں اس میں عمدہ ہیں لیکن افسوس ہے کہ انہیں عمدہ کو عیسائی لوگ نہیں مانتے۔ مثلاً بائبل کے بنیادی تمدنی قوانین میں سے ایک یہ ہے۔ کہ سود خواری حرام ہے اور بیاج لینے والا گناہ گار ہے۔ شریعت کے اس حکم کی مخالفت تمام عیسائی اور یہودی کرتے ہیں۔ مسیح کے زمانہ کے بعد بھی کچھ عرصہ تک عیسائی لوگ اس حکم کے پابند رہے تھے اور وہ سود کھانے کی عادت نہ رکھتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ انہوں نے سود خواری کو جائز اور حلال کر لیا۔"

اسی مذکورۃ الصدر اخبار میں آر رے ڈیگ صاحب ساکن شہر الامیڈا واقعہ ریاست کیلے فورنیا تحریر فرماتے ہیں " بعد غور اور فکر اور تاریخ حال اور گذشتہ مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں۔ کہ موجودہ عیسویت بالکل جہالت اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔ یسوع ایک غریب انسان تھا۔ غریبوں کے ساتھ رہتا تھا۔ امیر اگر کوئی اس کے پاس آنا بھی چاہتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ جا اپنا تمام مال و متاع فروخت کر ڈال پھر میرے پاس آ وہ کسی رسم کا پابند نہ تھا۔ اس نے کبھی ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا کہ آدم نے گناہ گار ہو کر سب کو گناہ گار کر دیا ہے برخلاف اس کے آج کل کے عیسائی امیرانہ اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور رات دن روپیہ ٹٹولنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اگر آج یسوع دنیا میں آوے تو وہ ہرگز ان کے گرجوں میں جانا پسند نہ کرے گا اور ہرگز تسلیم نہ کرے گا کہ ان میں سے کوئی بھی عیسائی ہے۔"

ایک صاحب جو اپنا نام ایل۔ کے۔ ڈبل یو۔ لکھتے ہیں امریکہ کے شہر نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں " میں تیس سال سے اس حیرانی میں پڑا ہوا ہوں کہ کس طرح بعض لوگ جو بظاہر سر میں دماغ اور عقل رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ بائبل فی الواقعہ کوئی قابل اعتبار کتاب ہے؟ اگر کسی قابل افسوس سبب سے یہ بے ہودگی قوم میں داخل ہو گئی ہے تو ہرگز مناسب نہ ہوگا کہ اس عقل اور روشنی کے زمانہ میں اس کو اپنے درمیان موجود اور قائم رہنے کی اجازت دی جائے۔ میرے نزدیک دنیا میں ایک فرد بشر بھی ایسا نہ ہوگا جو کہ معقول طور پر یہ ثابت کر سکے کہ بائبل کلام الٰہی ہے۔ اس زمین پر کبھی کسی خدا نے جنم نہیں لیا اور نہ کبھی خدا پر موت وارد ہوئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ اس قسم کی کتابوں کو جن میں خدا کے تولد اور مر جانے کے قصے درج ہیں اکٹھا کر کے آگ لگا دی جائے یا حقہ نوش صاحبان کو آگ جلانے کے واسطے دے دی جاویں۔ دنیا میں کوئی کتاب بائبل سے بڑھ کر جھوٹی احمقانہ اور خراب نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب گرجوں میں رکھی جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں بعض عبارتیں ایسی ناپاک ہیں کہ کسی مہذب مجلس میں ان کا پڑھا جانا شرم ہے۔ عیسوی کلیسیا کو شرم کرنی چاہیئے کہ وہ کس کتاب کو ہاتھ میں لے کر دنیا کے سامنے نمودار ہوئی ہے"

ملک بلجیم کے شہر برسلز کے اخبار لا پینسی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بائبل کے جھوٹے اور ناقابل اعتبار ہونے کے واسطے کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں۔ اس مطلب کے حصول کے واسطے صرف بائبل کا پڑھنا ہی کافی ہے۔

جہاں اس قسم کے مضامین لکھے جا رہے ہیں وہاں معلوم نہیں کہ بیچاری بائبل کا کیا حشر ہونے والا ہے۔

جان ریمزبرگ صاحب نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ امریکہ میں چھ بڑے تاریخی آدمی گذرے ہیں جو اپنی عظمت اور ملک کو فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تمام تاریخی آدمیوں سے بڑھ کر امریکہ میں قابل عزت مانے گئے ہیں اور وہ سب کے سب عیسوی مذہب کے مخالف تھے۔

ڈوئی۔ امریکہ کا مدعی نبوت بہ سبب فالج کے بار بار کے دوروں کے اپنے آباد کردہ شہر کو چھوڑ کر جزیرہ جمیکا میں چلا گیا ہے۔ وہاں اس نے بینک میں سے رفتہ رفتہ بہت سا روپیہ نکالنا شروع کیا تھا۔ مگر کارکنان بینک جو اس کے مرید ہیں۔ اس کی نیت بد کو دیکھ کر بگڑ کھڑے ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشان

امریکہ کی زمین میں ہولناک اور تباہ کن زلزلہ

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کی صبح کو سان فرانسسکو واقعہ ممالک متحدہ براعظم امریکہ شمالی میں نہایت خوفناک اور تباہ کن زلزلہ کا عذاب نازل ہوا۔ اور تین منٹ تک رہا۔ لوگ بستروں سے نکل کر بھاگے۔ بالخصوص شہر کے تجارتی حصہ پر سخت تباہی آئی۔ ۱۸۔ اپریل تک جو تار کی خبریں آچکی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سو آدمی مر چکا ہے اور ایک ہزار آدمی زخمی ہے۔ لیکن فوت شدوں کی پوری تعداد ہنوز معلوم نہیں ہوئی۔ کیوں کہ لاشیں دبے ہوئے مکانات کے نیچے سے نکل رہی ہیں۔ یہ عذاب نہ صرف زلزلہ تک محدود رہا۔ بلکہ عین زلزلہ ہی کے صدمہ سے مکانات کو آگ لگ گئی۔ جو اب تک جل رہے ہیں اور جو مکانات زلزلہ سے بچ نکلے تھے وہ آگ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ ایک ہوٹل جس کی عمارت پانچ منزل تھی زمین کے ساتھ مل گئی اور اس کے نیچے پچھتر آدمی دب گئے اور ایک اور مکان کے نیچے اسی آدمی دب گئے یہ زلزلہ تمام مغربی ریاستوں میں محسوس ہوا۔ اور خود زلزلہ کے متعلق تحقیقات کا محکمہ جو واشنگٹن میں تھا۔ نہایت زور سے دھکے دیا گیا اور ہلایا گیا۔

بعد میں ۱۹۔ اپریل کے تار سے معلوم ہوا کہ ایک ہزار آدمی مر چکا ہے اور تمام شہر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ محکمہ تار اور ڈاک خاک میں مل گیا ہے۔ اس واسطے خبریں جلد نہیں آسکتیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ قریباً بتیس ۳۲ کروڑ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ ایک لاکھ آدمی بے خان و مان پھر رہا ہے۔ نہ کھانے کو کچھ ملتا ہے اور نہ رہنے کے واسطے کوئی جگہ ہے۔ سخت دھواں چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ تمام ہوٹل اور تھیٹر اور مشہور مکان زمین سے مل گئے ہیں۔ علاوہ اس کے شہر سینٹ روزا میں دو سو مر چکے ہیں اور دس ہزار بے سر و سامان پھر رہے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشانات ہیں۔ جو کہ بہت زور کے ساتھ تمام دنیا کو ہلا رہے ہیں۔ کبھی یورپ میں۔ کبھی امریکہ میں۔ کبھی ایشیا میں۔ اب تو کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا جس میں زلزلہ کی کوئی نہ کوئی خبر نہ سنی جائے۔ آخر زمین کو ہو کیا گیا ہے۔ کیا یہ غیر معمولی واقعات بغیر کسی محرک کے ہیں اور بغیر کسی ارادی ذات کے حکم کے سب کچھ اتفاقی رنگ میں ہی ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ دنیا سوچے اور غور کرے۔

ضروری اطلاع۔ براہین احمدیہ کی ہر چہار جلد اب بفضل خدا۔ ندکریم چھپ چکی ہیں اور جلدی ہو رہی ہے سب سے پہلے ایڈیشن کے بالکل مطابق ہے۔ ساتھ حضرت اقدس کی سوانح ہے۔ احباب جلد درخواستیں دفتر بدر قادیان میں بھیجدیں

کاذب مسیح کا بد انجام

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں۔

ناظرین۔ گذشتہ پرچوں میں پڑھ چکے ہیں کہ جموں کے باشندے چراغ دین کا جس نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا کیا انجام ہوا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی مخالفت میں کئی ایک ملاں اٹھے اور بعض نے ملہم ہونے کا بھی دعویٰ کیا مگر کسی نے ان میں سے اتنا بڑا دعوے نہ کیا تھا جتنا کہ چراغدین جمونی نے کیا تھا۔ کیوں کہ اس شخص کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح ہوں اور مرزا صاحب مسیح نہیں ہیں اور میں رسول ہوں اور مرزا صاحب رسول نہیں ہیں یہ رسالت کا دعوے بالمقابل حضرت اقدس علیہ السلام مرزا صاحب صرف یہی ایک شخص نے کیا اور طاعون کے عذاب کے ساتھ ایسی جلد اس کی ہلاکت ہوئی کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اب مخالف مولوی صاحبان کیا کہ سکیں گے۔ اور اس عظیم الشان نشان کو کس طرح سے جھٹلا سکیں گے۔ یہ نشان ایسا صاف اور کھلا اور روشن ہے کہ اگر اس کا بھی انکار کیا جائے۔ تو پھر انبیاء سابقہ کا کوئی نشان بھی ماننے کے قابل نہیں رہتا۔ چراغدین کی عمر کوئی بڑی نہ تھی وہ کوئی دائم المریض نہ تھا۔ مگر ناگہانی اس پر ایک عذاب وارد ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے مخالفین پر وارد ہوا کرتا ہے۔ کاش کوئی عبرت پکڑنے والا اس قصہ سے عبرت پکڑے اور اپنے آپ کو جہنم میں گرنے سے بچاوے۔ خدا تعالیٰ اپنے صادق بندے کی تائید میں اس قدر نشانات دکھا رہا ہے۔ کہ مخالفین معاند بدخواہ کے واسطے بجز توبہ کرنے اور یا ڈوب کر مر جانے اور خودکشی کر کے داخل جہنم ہونے کے اور کوئی تیسری بات باقی نہیں ہے۔

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس سینیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

درخواستیں آویں۔ بنام سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک تحریک

مولوی محمد امین صاحب داتہ سے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک لاکھ پرچہ چھپوا کر تقسیم کیا جاوے اور احباب درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت

بھی ہو جائے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ مینجر

غریب کی کون مدد کرتا ہے؟

وہی جسے خدا توفیق دے۔

ہمارے پاس بہت سی ایسی درخواستیں دفتر میں موجود ہیں جو غریب احمدیوں نے مفت اخبار طلب کرنے کے لیے ارسال کی ہیں۔ لیکن چونکہ دفتر میں سر دست اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ اپنی گرہ سے مفت اخبار ارسال کرے۔ اس واسطے وہ درخواستیں بغیر تعمیل کے پڑی ہیں۔ ہاں اگر ذی استطاعت احمدی ایسے غریب احمدیوں کی مدد میں بہت سا حصہ لیں تو کارخانہ بھی کچھ رعایت ہو کر ان کے نام بدر جاری ہو سکتا ہے اور ان کو اور ان کے ذریعہ دیگر بہت سے لوگوں کو تبلیغ ہو کر اس کام میں تمام مدد کرنے والوں کو ثواب ہو سکتا ہے۔ حال ہی میں جناب حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیر آبادی نے ایسے دو غرباء کے نام بدر جاری کرنے کے لئے مبلغ للعہ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اس کار خیر کی تقلید میں اور بھی بہت سے صاحب توفیق لوگ حوصلہ سے کام لیں اور غرباء کو فائدہ پہنچائیں۔ والسلام

خاکسار
محمد نصیب۔ احمدی۔

عربی اخبارات سے

سلطنت برطانیہ کا جائزہ۔ سلطنت برطانیہ کی پیمائش اور مردم شماری کے نتیجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۱ء میں سلطنت کا رقبہ ۸۵ لاکھ میل مربع سے تجاوز نہ کرتا تھا ۱۸۶۱ء اور ۱۸۷۱ء کے مابین اس رقبہ میں جو زیادتی ہوئی اس کا حال تو معلوم نہیں۔ البتہ ۱۸۸۱ء کے بعد ہندوستان اور افریقہ کے اندر رقبہ ترقی کر گیا اور اب نو آبادی وغیرہ کو شامل کر کے اس کا رقبہ (۱۱۹۰۳۰۷۸) میل مربع تک پہونچ گیا ہے گویا ۴۰ سال کے اندر اس رقبہ میں چالیس فیصدی کی بیشی ہوئی اور جب اس کا روئے زمین کی کل خشکی سے مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے یہ اس کے چھٹے حصے سے زیادہ ہے سلطنت کے باشندوں کی تعداد ۱۸۶۱ء میں پچیس کروڑ نوے لاکھ تھی جو ۱۹۰۱ء میں چالیس کروڑ تک پہنچ گئی یہ بیشی کثرت پیدائش یا بمقابلہ اموات کے موالید کی زیادتی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ زیادہ تر اس کا سبب یہ ہے کہ انگلستان کے قبضہ میں ملک بہت داخل ہوئے اس میں شک نہیں کہ تعداد موالید بہ نسبت تعداد اموات کے زیادہ رہی مگر چند سال سے اس میں کمی آگئی ہے اور یہ کمی سلطنت برطانیہ پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ جملہ سلطنتوں کو عام ہے اس کے بعد رپورٹ میں مختلف مذاہب کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی تعداد تین کروڑ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماویں

تفسیر سورہ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب ۴/
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱/
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴/
اعلام الناس۔ " " " ۳/
سواء السبیل۔ " " " ۱/
کشف الالتباس۔ " " " ۰/
ایقاظ النائمین۔ " " " ۰/
موعظہ حسنہ۔ " " " ۰/
صیانۃ الناس۔ " " " ۱/
سراج الشہادتین۔ " " " ۱/
الفرقان۔ " " " ۲/
عاقبۃ المکذبین۔ " " " ۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم۔ سواء السبیل حصہ اول مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۴/
قول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱/
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵/
رویائے صالحہ۔ ۴/
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۰/
وفات مسیح۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲/
پنجابی کامن۔ مستورات کے لہجہ پر ۰/
نظم برائے مستورات ۰/
لکچر لاہور۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲/
عدم نجات مذہب پولوسی ۰/
مباحثہ۔ مابین شیخ الہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی مشن کیمبرج دہلوی ۲/
تشخیص الامراض۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔ ایم۔ بی عا/۸
مفید النساء والصبیان۔ " " ۳/
رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ " " ۸/
نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب ۸/
انوار اللہ۔ ۸/
چٹھی مسیح۔ ۱/

ضروری اطلاع

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور دیگر اخراجات کارخانہ کو چلانے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس واسطے جن احباب کے نام قیمت اخبار بدر باقی ہے ان کے نام بعد دس یوم اطلاع دیکر وی۔ پی ارسال ہوگی ہیں پس التماس کہ وہ احباب وی۔ پی وصول کر کے کارخانہ کی اعانت فرماویں ایسا نہ ہو کہ وی۔ پی واپس آکر کارخانہ کو دوہرا نقصان پہنچے۔ والسلام

رسید زر

۹۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۳۸۹۔ فقیر شاہ صاحب عا/۱۲
۹۔ " " نمبر ۲۷۶۔ محمد شفیع صاحب صر
۹۔ " " نمبر ۱۰۱۳۔ رحیم بخش صاحب عا/۱۲
۱۰۔ " " نمبر ۱۰۳۱۔ غلام محمد صاحب عا/۱۲
۱۰۔ " " نمبر ۱۱۰۷۔ مولا بخش صاحب عہ
۱۱۔ " " نمبر ۲۱۱۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب عا
۱۱۔ " " نمبر ۸۳۱۔ سید سرور شاہ صاحب عہ
۱۱۔ " " نمبر ۹۶۸۔ محمد سعید الدین صاحب صر
۱۱۔ " " نمبر ۱۱۱۔ شہامت علی خان صاحب عا/۱
۱۱۔ " " نمبر ۲۸۳۔ جمال الدین صاحب عا/کلا
۱۱۔ " " نمبر ۹۳۵۔ غریب خان صاحب عا/۱۲
۱۲۔ " " نمبر ۶۰۱۔ غلام نبی صاحب عہ/۴
۱۲۔ " " نمبر ۱۷۵۔ اللہ دتا صاحب عا/۱۲
۱۲۔ " " نمبر ۱۰۹۹۔ غلام نبی صاحب سے
۱۲۔ " " نمبر ۱۱۰۰۔ عطاالٰہی صاحب عا/۱۲
۱۳۔ " " نمبر ۱۱۰۳۔ عبداللہ جان صاحب عا/۱۲
۱۴۔ " " نمبر ۱۸۴۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۴/
۱۶۔ " " نمبر ۱۰۳۲۔ عبدالکریم صاحب عا/۱۲
۱۶۔ " " نمبر ۱۱۰۵۔ محبوب عیسیٰ صاحب عہ/۴
۱۶۔ " " نمبر ۔ نامعلوم الاسم ۴/
۱۶۔ " " نمبر ۸۵۲۔ دین محمد صاحب ۲/
۱۸۔ " " نمبر ۵۷۔ شیخ نیاز احمد صاحب سے
۱۸۔ " " نمبر ۱۰۴۴۔ منشی محمد اروڑا صاحب عا/۸
۱۸۔ " " نمبر ۱۱۴۵ و ۹۲۴۔ حافظ غلام رسول صاحب و محمد یوسف صاحب عا/۸
۱۸۔ " " ۔ حافظ غلام رسول صاحب بابت ۲ اخبار للعہ
۱۸۔ " " نمبر ۲۲۸۔ حکیم فضل الدین صاحب سے
۱۸۔ " " نمبر ۹۱۶۔ ہاشم علی صاحب ۱۲/
۱۹۔ " " نمبر ۱۱۱۴۔ مرزا عزیز احمد صاحب سے
۱۹۔ " " نمبر ۱۰۳۷۔ بہاول الدین صاحب ۸/
۱۹۔ " " نمبر ۹۲۵۔ سردار خان صاحب عا
۱۹۔ " " نمبر ۹۴۴۔ نورالدین صاحب ۸/

احباب

احباب منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم مرسلہ ضرور درج کیا کریں تاکہ حساب وکتاب میں فرق نہ پڑے اور روپیہ بھیجنے والوں کے نام کے آگے وہ رقم ثبت نہ ہونے سے دوبارہ طلب کا نقصان نہ ہو جائے۔ والسلام

کھلی چٹھی بنام نیاز احمد صاحب میرٹھی

جناب من! آپ کا مضمون "پیری مریدی" مندرجہ عصر جدید بابت نومبر و دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء اس عاجز کی نظر سے گذرا۔ مجھے مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نیک نیتی سے محض مخلوق خدا کے فائدہ کیلئے یہ مضمون لکھا ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک حد تک جناب کا خیال بہت درست ہے مگر جیسا اس زمانہ کا دستور ہے کہ بغیر کامل تحقیقات کے رائے قائم کر لینا منظور طبع ہوتا ہے لوگ ذرا پس و پیش نہیں کرتے ذرا ذرا سی تحریکوں پر رائے قائم کر لیتے ہیں اور بسا اوقات افراط تفریط میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ سے بھی لغزش ہوئی ہے میں جناب کے اس حصہ مضمون پر اس عریضہ میں کچھ لکھتا ہوں جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔

"ان واقعات کے ذکر سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کسی خاص بزرگ پر کوئی اعتراض کروں بلکہ میرا مقصد عام طور پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ کل پیر و مرشد یہاں تک کہ مرزا قادیانی بھی باوجود دعوے پیغمبری اپنے مریدوں اور معتقدوں کو کوئی خاص راستہ نہیں بتاتے اور نہ کسی خاص بات کے کرنے اور کوئی بری بات چھوڑ دینے کا ان سے اقرار لیتے ہیں اور نہ کسی مرید سے اس کے بیجا افعال کی بازپرس کرتے ہیں اور نہ پیر اس کو اپنے زمرہ سے خارج کرتے ہیں اگر پیر مرشد چاہیں تو اپنے اثر سے عام مسلمانوں کو بڑی حد تک راہ راست پر لا سکتے ہیں اور بری عادات ان سے چھڑا سکتے ہیں۔" ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریدوں کے گروہ میں بھی بدچلنی۔ بداخلاقی اور گنہ گاری موجود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی پیر و مرشد خود کوئی عمدہ مثال پیش نہیں کرتے اور بڑے بڑے مقدس بزرگ اپنے مریدوں کو کوئی خاص راستہ حسب اقتضائے شریعت نہیں بتاتے کہ جس سے وہ دین و دنیا دونوں میں سرخرو و کامیاب ہو سکیں۔

مضمون بالا پر جہاں تک میں غور کرتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں کیوں ایسے ارباب قلم پیدا ہو گئے ہیں کہ بے سمجھے بوجھے انا پ شناپ جو جی چاہا لکھ مارا عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان کسی مجلس میں ایسی لغویات نہ کہے کہ وہ راستی سے دور ہو اور عرف عام میں اس کی عدم صداقت یا تعصب پر محمول ہو یا خود بینی پر چہ جائیکہ آپ سا ذی شعور انسان میرٹھ میں رہ کر جہاں آپ کے شناسا احمدی موجود ہیں مرزا صاحب مدظلہ کی تحریریں کثرت سے پہنچتی ہوں اخبارات ہفتہ وار آتے ہیں۔ ہزاروں اشتہار گلی کوچوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ لائبریری میں الحکم آتا ہو خود جناب کی خدمت میں اس عاجز نے دسمبر کا پرچہ پہنچایا ہو جس کے ہر صفحہ اول پر مرزا صاحب کا مذہب مرزا صاحب کی شرائط بیعت درج ہوں باایں ہمہ السلسلہ پر جو بھی خیال [illegible] ولی مرزا صاحب کا مرید نہایت بدچلن اور گنہگار [illegible] بداعمالیوں نے آپکو ایسا ستایا کہ آپ یہ کچھ [illegible]

آپ کی خدمت میں اس عاجز کو بھی شرف نیاز حاصل ہے اور کئی سال سے ہے۔ پھر آپ کی دیوار کے بیچ حامد حسین خاں کلرک آبکاری ضلع میرٹھ رہتے ہیں جن سے اٹھتے بیٹھتے آپ کا تعارف ہوتا ہے۔ آپ کے عزیز مرد اور عورت ان سے اور ان کے اہل و عیال سے ملتے رہتے ہیں۔ یہ نوعمر نوجوان ۲۵ سال سے زیادہ عمر نہیں رکھتے۔ گذشتہ قیام دہلی میں حضرت میرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں ان کے پچھلے اعمال اور موجودہ حال دونوں سے آپ باخبر ہیں ایک زمانہ ان کے انقلاب حال کا معترف اور ان کے تقوے سے متاثر ہوا ہے۔ لیکن افسوس آپ کا دل ان نظاروں سے بھی نہ پسیجا۔ کیا آپ مہربانی فرما کر کسی میرٹھ والے احمدی کو بتا سکتے ہیں کہ وہ رنڈیوں کی صحبت میں رہتا ہو یا شراب خور ہو یا زانی ہو یا جھوٹی گواہیاں دیتا ہو یا کم از کم صوم و صلوٰۃ کا پابند نہ ہوتا ہو یا کسی پنچ سے اس کی یا اس کے گھر والوں کی بدچلنی خلقت پر ظاہر ہوئی ہو۔ اور عدالت تک پہنچی ہو۔ میں اور جماعت احمدیہ میرٹھ آپ کی مشکور ہوگی اور ضرور اس شرمناک مثال کا حال حضرت میرزا صاحب کے حضور میں پیش کیا جاویگا۔ مجھے تعجب ہے کہ ایڈیٹر شحنہ جیسا دشمن سلسلہ احمدیہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ علی گڑھ کے تعلیم یافتوں میں احمدی بمقابلہ غیر احمدیوں کے زیادہ پابند شریعت ہوتے ہیں۔ پھر آپ کو کس طرح یہ بات محسوس ہوئی؟ حضرت مرزا صاحب نے ہزاروں بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تقویٰ سے دور ہے وہ مجھ سے نہیں اور میرا نہیں وہ ایک خشک شاخ ہے جو کاٹ دی جائیگی۔ اگرچہ بعض کی رائے میں آپ کی یہ تحریر عدم واقفیت پر نہیں بلکہ ہٹ دھرمی اور تجاہل عارفانہ پر دلالت کرتی ہے مگر میں پھر بھی نیک ظن ہوں اور اطلاعاً آپ کو صرف پچھلے اشتہار کے چند فقرے نقل کرتا ہوں جو دوسری مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کے لئے شائع ہوا ہے۔ "یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائے گا۔ اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دلوں میں داخل کروں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت رحیم اور کریم اور وفادار خدا ہے لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا سو اگر تم پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے۔ جو تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفلی کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکا نہ دے کہ بڑی مصیبت کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لائے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعوے کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں اور خدا اس کے دامن کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے پُر دیکھتا ہے۔" اگر آپ کے پہلو میں پُر درد اور الضعف پسند دل ہے تو آپ چیخ اٹھیں گے کہ آپ نے اس بزرگ واجب الاحترام کی شان میں بڑا ظلم کیا کجا آپ کے خیالات اور کجا حضرت اقدس کی تعلیم۔ عملی نمونہ جو حضرت اقدس نے پیش کیا ہے اس کی بابت مخالف موافق عام طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ بے نظیر ہے بڑے سے بڑا دشمن اسلام بھی مانتا ہے کہ مرزا صاحب تقویٰ کی تصویر پر حقی ہیں اور شرع محمدی نے گویا آپ کے وجود میں صورت پکڑی ہے مگر افسوس کہ آپ بے خبر رہے اور اب تک آپ نے اس شمع سے سبق نہ حاصل کیا۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنۂ پاکان کند

باالفعل معہ اشتہار دوم مارچ آپ کی خدمت میں دفتر بدر سے پہنچیگا امید ہے کہ صفحہ اول نظر سے گذرے گا اور آپ شریفانہ ندامت کو کام میں لا کر اس حرکت ناشائستہ سے باز رہیں گے اور اس مرد کامل کی محبت میں اور تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو دلوں کے پاک کرنے کے لئے **مامور** ہوا ہے اور اس خطرناک زمانہ کا امام ہے اور مسیح موعود ہے۔ مجھے غور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اثر بد آپ پر خواجہ غلام الثقلین کی صحبت سے پڑا ہے۔ خواجہ صاحب کو تو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس قدر عداوت اور بغض ہے کہ سارا علم ساری عقل ان کی اس جگہ بیکار ہو جاتی ہے اور ان کی قلم سے ایسے نازیبا الفاظ اور ایسی بے ہودہ باتیں نکلتی ہیں کہ معمولی قرآن خواں بھی جن سے احتراز کرتا ہے۔ مثلاً یہ ناعاقبت اندیش کج طبیعت آپ کے اسی مضمون کے نیچے نوٹ لکھتا ہے "پنجاب کے ایک قصبہ میں جو ایک صاحب نبوت و رسالت اور ابن اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ انہوں نے تو یہ غضب کیا ہے کہ حمامۃ البشریٰ میں لکھدیا ہے کہ یحمدک ربی من فوق العرش" "خدا عرش کے اوپر سے میری حمد کرتا ہے حالانکہ حمد صرف خدا کی ذات کے لئے ہے۔ . . . اب آپ ہی کہئے کہ یہ نادان عرفان کے کوچہ سے ایسا ہی ناآشنا ہے جیسا کوئی اندھا مادر زاد سورج کی روشنی سے نابلد۔ پھر اس پر کلام اللہ کے سمجھنے سے قاصر کیوں کہ پاک باطنی سے بے نصیب اور بغیر پاک باطنی کے فہم کلام اللہ ناممکن ہے جیسا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون باوجود ان باتوں کے پاکبازوں پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس روش سے بجز نقصان اٹھانے کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ عربی پڑھی ہے۔ مسلمان کا فرزند ہے مسلمانوں میں پلا اور بڑھا اور آج تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی صفات انسانوں میں بھی عطیہ الٰہی سے ہوتی ہیں اور ان کی خاص صورت ہوتی ہے مثلاً خالق تو اللہ ہی ہے مگر خالق کی صفت ناقص طور پر انسانوں میں بھی منجانب اللہ ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے لئے۔ احسن الخالقین۔ اب ظاہر کہ خالقیت کی صفت اوروں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک محدود حالت میں عطا فرمائی ہے جامع خالق ذات تو صرف اللہ ہی کی ہے مگر خدا داد طاقتوں سے انسان طرح طرح کی صورتیں پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کامل کو اس کے افعال حسنہ کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل ایک رتبہ بخشتا ہے جس رتبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کی حمد کرتا ہے۔ چنانچہ لفظ "**محمد**" گواہ ہے پھر سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ اس راہ اور اس مقام کی تفصیل فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا۔ اب اس کوتاہ بین سے کوئی پوچھے کہ تلاوت قرآن شریف کبھی نصیب ہوتی ہے۔ کبھی قانون شہادت ہی نے فرصت دیتا ہے کہ الٰہی رموز پر غور کیا ہو اور آسمانی شہادتیں سمجھ میں آئی ہوں۔ سچ یہ ہے۔

آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
ہست در شان امام پاکبازان نکتہ چین

لفظ محمود کا مادہ اس سے دریافت کرنا چاہیئے اور پھر اس نوٹ کو اس کے سامنے رکھکر پوچھنا چاہیئے کہ وہ کون چیز ہے جو آپ کے دل میں سے ساری خوبیوں کو نکال کر جانشین ہوئی ہے۔ تو غالباً تسلیم کرلیگا کہ "کبر" نعوذ باللہ۔ کس قدر تحریف کا مادہ ہے کہ مرزا صاحب پر اس الہام زیر بحث کے معنے میں کہتا ہے کہ میں نے خدا پر احسان کیا۔ الامان۔ افسوس ہے کہ آپ پر اس صحبت نے کچھ اثر ڈالدیا اور الحمدللہ کہ میرٹھ خواجہ صاحب کی علیحدگی سے پاک ہوگیا۔ **میرٹھ۔ مالیر کوٹلہ** اب لکھنو کی باری ہے۔ خدا جانے۔ تقدیر بد کہاں کہاں لیے پھرے۔ کہلوا کر رسوا کرے گی۔ کیونکہ مہین کی سزا یہ ہوتی ہے۔ اور جیتے جی تو دکھا دیں گے کہ یا اس نے مراجعت کی اور توبہ کی ناکام و نامراد ہو کر دنیا کو چھوڑنا پڑا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس عریضہ پر غور فرما کر اس سے فائدہ اٹھائیں گے

میں ہوں آپ کا خیر طلب

ذوالفقار علی خان۔ انسپکٹر آبکاری میرٹھ

تصدیق بالرؤیا

از شہر پشاور۔ محلہ نو۔ دروازہ ڈبگری

بخدمت اقدس حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مَیں نے اپنی تمام عمر میں شاید ہی حقیقی دینداری کی طرف توجہ کی ہوگی۔ اور شاید ہی کبھی تھوڑے سے ارکان ظاہری کی پابندی کی ہوگی۔ بلکہ میری گذشتہ عمر سراسر لہو و لعب میں گذر چکی ہے مگر میں خداوند تعالیٰ کا ہزار در ہزار شکر کرتا ہوں جس نے محض اپنے اکرام و افضال سے بلا کسی میرے عمل نیک کے مجھے اس سلسلہ میں شریک ہونے کی توفیق دی ورنہ کجا مجھ جیسا نابکار غلط کار اور کجا یہ نعمت الٰہی۔ میں نے بہت تھوڑے دنوں سے حضور کے سلسلہ کی گفتگو سنی تو ساتھ ہی یہ خیال اور آرزو پیدا ہوئی کہ اے خدا اگر حضرت میرزا صاحب مامور ہیں تو مجھے وہ آنکھ دے جس کے ذریعہ میں انہیں پہچان لوں۔ سو الحمد للہ کہ عرصہ آٹھ دن کا ہوتا ہے کہ جمعہ کی رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ پشاور کے ایک بازار قصہ خوانی میں ہوں اور ایک مسجد کے نزدیک کھڑا ہوں۔ دفعتہً زمین نے بڑے زور شور سے ہلنا شروع کر دیا اور یہ ہلنا ایسا نہ تھا جیسا کہ زلزلوں میں ہوا کرتا ہے بلکہ نور زور سے جھونکے پر جھونکے آ رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا زمین بالکل نابود ہونے والی ہے۔ عمارات گر رہی ہیں اور لوگ متوالوں اور دیوانوں کی طرح ہو ہو ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں۔ دہشت اور خوف کے غلبہ سے لوگ بچنے کی آس کو توڑ بیٹھے ہیں۔ غرضیکہ اس واقعہ کو صحیح طور پر لکھنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد مذکور کے اوپر ایک اونچی عمارت بنی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک اونچا گنبد ہے جو بالکل اپنی جگہ پر بدستور کھڑا ہے۔ نہ اس کو کوئی حرکت ہے اور نہ ان چند آدمیوں کو جو اس کے تلے بیٹھے ہوئے ہیں کچھ اضطراب۔ میں بخیال خود یہ کوشش کر رہا ہوں کہ اگر ممکن ہو اور گنبد والوں میں میرا کوئی آشنا نکل آئے تو میں بھی اس کے اندر چلا جاؤں۔ مگر مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ میر مدثر شاہ صاحب اپیل نویس جو میرا ہم محلہ ہے۔ اس کے اندر ہے۔ اس کو دیکھ کر میں نے پکارا کہ میں بھی گنبد کے اوپر آجاؤں۔ تو انہیں کچھ سوچ کر جواب دیا کہ ہاں اگر تم چندہ دیا کرتے ہو۔ تو آجاؤ۔ میں حیران اور مایوس ہو کر دل میں کہنے لگا کہ میں نے تو آج تک کوئی چندہ نہیں دیا۔ اس بات کے بعد بہت جلدی میں جاگ پڑا اور زیادہ فکرمند ہو گیا۔ آخر کار نتیجہ یہ نکالا۔ کہ خداوند کریم آپ کے سچے پیروں کو دنیوی عذابوں سے بھی بچائے گا۔ اس کے بعد میں میر صاحب مذکور کو ملا اور اپنا خواب سنایا۔ الغرض کہ آئندہ آپ مجھ سے ضرور ماہواری چندہ لیا کریں اور ایک سہ چندہ ایک ماہ اُسی وقت دے دیا۔ مختصر یہ کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ اس زمانہ کے امام اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں سو میں بیعت کا یہ خط لکھتا ہوں اور خاص دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تاکہ میری اصلاح دارین ہو اور تاکہ ہر قسم کے عذابوں اور تکلیفوں سے بچا رہوں۔ میں حضور کو بڑی صدق اور منت سے عرض کرتا ہوں کہ میں اپنے گذشتہ افعال اور چال چلن سے بہت پشیمان ہو رہا ہوں اور ناگفتہ بہ حالت میں ہوں۔ ہاں اگر خداوند تعالیٰ کا فضل اور آپ کی باثر دعا میرے رفیق حال ہو تو اس روگ سے رہائی پا سکتا ہوں نیز حضور از راہ شفقت کچھ نصیحتیں جن پر کہ میں کاربند ہوں تحریر فرما دیں۔ اور نیز ثبات قدم اور استقلال کے لئے بھی دعا فرما دیں۔ نیز یہ عریضہ اگر اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو جاوے تو میری طرح گم گشتگان کے لئے ہدایت کا سبب ہوگا۔

آپ کا خادم

مستری خدا بخش۔ ساکن پشاور۔ محلہ نو۔ دروازہ ڈبگری

انصار بدر سے ضروری التماس

سال رواں کے شروع سے بعض خاص احباب نے اعانت بدر جو دل جیسی حاصل کی ہے وہ قابل رشک ہے۔ اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل پر امید ہے کہ اگر ہمارے احباب نے ایسی توجہ فرمائی تو بدر کافی اشاعت تک پہونچ جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن ایک بات آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرنی ضروری ہے اور آپ صاحبان کو اس پر بہت کچھ توجہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ کارخانہ کا بڑا حرج ہو رہا ہے۔ وہو ہذا

بعض احباب بڑی کوشش اور ہمدردی سے خریدار اخبار بدر پیدا کرتے ہیں لیکن قیمت کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں کرتے نہ ہی تو پیشگی لے کر ارسال کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے کسی خاص وقت پر قیمت ادا کرنے کا وعدہ لیتے ہیں۔ بعض میرے دوست تو یہاں تک بھی کرتے ہیں کہ ان سے اتنا بھی ذکر نہیں کرتے کہ اخبار کی کچھ قیمت بھی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب کچھ عرصہ کے بعد مثلاً ایک دو ماہ کے بعد قیمت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو بعض تو لکھ دیتے ہیں کہ ہم نہیں خریدتے بند کر دو اور بعض لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے کب جاری کرنے کو لکھا تھا۔ اور کوئی بیچارہ یہ لکھ دیتا ہے کہ میں تو احمدی ہو گیا ہوں۔ مجھ سے کیوں قیمت مانگتے ہو اگر قیمت چاہیئے تو بند کر دو۔ ایسا اکثر وقوع میں آتا رہتا ہے پس ایسی صورت میں اکثر اوقات وہ لوگ روپیہ ارسال نہیں کرتے اور کارخانہ کا بڑا نقصان ہوتا ہے اور قیمت کی ادائگی کا کوئی بھی ذمہ وار نہیں ہوتا۔ اگر ہم جاری کرنے والے احباب سے مانگیں تو خود ہمارے دلوں میں بھی اکراہ سا معلوم ہوتا ہے اور ان دوستوں کی رنجیدہ خاطر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگرچہ اکثر احباب اعانت بدر کے لحاظ سے قیمت بھیج دیتے ہیں لیکن اگر کسی سے بھی وصول نہ کریں تو پھر کارخانہ کو تھوڑی تھوڑی سی رقم کر کے بہت سا نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہم ان جاری کرانے والے احباب کو تحریر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ جہاں دوست خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں قیمت کے وصول فرمانے کی بھی تکلیف فرما کر مزید مشکور فرما دیں یا کم از کم قیمت کے وصول کرنے کا کوئی احسن بندوبست کر دیا کریں۔ تا کارخانہ کو نقصان نہ پہونچے۔ اس بارے میں جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب ممبر... حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ میاں فضلدین صاحب ... نے بدر کی اعانت سے بڑا حصہ لیا ہے۔ ان صاحبان نے جس قدر خریدار عطا فرمائے ان سے قیمت بھی وصول فرما کر مشکور فرمایا اور ایسا ہی اور بھی اکثر احباب نے ایسا ہی کیا۔

جزاہم اللہ احسن الجزا۔ قیمت پیشگی وصول ہونے سے بہت فائدہ ہے۔ اخبار وقت پر نکلتا ہے۔ قلت روپیہ سے اخراجات کارخانہ رکے جو تشویش صاحب پروپرائٹر اور مینجر اور ایڈیٹر اور کارکنان کارخانہ بدر کو ہوتی ہے۔ اس سے نجات ملتی ہے۔ پس احباب سے التماس ہے کہ جہاں وہ بدر کے لئے خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں ان خریداروں سے قیمت وصول کرنے کی تدابیر کو بھی عمل میں لا کر مزید مشکور فرمایا کریں۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر۔ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

رسید زر

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء ۔ ۷۸۱ ۔ منشی عبدالرحمان صاحب
۱۴ ۔ ۔ ۹۲۳ ۔ مولوی غلام رسول صاحب
۱۵ ۔ ۔ ۸۱۹ ۔ منشی داؤد خان صاحب
۱۵ ۔ ۔ ۹۶ ۔ محمد ابراہیم صاحب
۱۵ ۔ ۔ ۹۸۳ ۔ غلام دستگیر صاحب
۱۶ ۔ ۔ ۱۱۰۶ ۔ غلام محمد و عبدالصمد صاحب
۱۷ ۔ ۔ ۱۷۹ ۔ فیض احمد صاحب
۱۷ ۔ ۔ ۳۵۲ ۔ محمد عجب خان صاحب معہ قیمت ۹۲۶
۱۹ ۔ ۔ ۱۰۷۹ ۔ محمد اشرف
۱۹ ۔ ۔ ۱۰۹۱ ۔ پیراندتا صاحب
۱۹ ۔ ۔ ۹۸۳ ۔ سلیمان خان صاحب
۱۹ ۔ ۔ ۱۰۹۵ ۔ اسدعلی صاحب
۱۹ ۔ ۔ ۹۸۲ ۔ غلام احمد صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میں نے بذریعہ کارڈ حضرت اقدسؑ سے بیعت کرلی ہے مگر دیر سے آپ کی ملاقات کو دل تنگ ہوا ہے - مگر کیا کروں رخصت نہیں ملتی کیوں کہ ڈاک خانہ کے محکمہ میں بڑی مشکل ہے - اس لئے جب کسی کو ضرورت پڑتی ہے - ڈاکٹر صاحب کا سرٹیفکیٹ دیکر اپنا کام کر لیتے ہیں خواہ ڈاکٹر اُن سے کچھ لیوے یا نہ لیوے مگر بہر صورت ڈاکٹر بھی اس زمانہ کے ایسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ کپڑے بھی آتار کر ہمیں دیدے - الغرض حضرت اقدسؑ کو دل ہر وقت ملنے کو چاہتا ہے اور رخصت ملنی محال ہے بلکہ مشکل ہے فیصلہ کرو کہ اس طرح سرٹیفکیٹ دے کر رخصت لینا جائز ہے یا نہیں - جواب سے مطلع فرمادیں - راقم ......

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ - پ۲ - یعنی نہ کھاؤ اپنے مالوں کو باہم جھوٹے طور پر (ناحق) اور نہ ڈالو وہ مال حکام کی طرف یعنی یہ ڈالنا ایسا ہے جیسے کسی کو اعلیٰ درجہ سے نیچے گرایا جاوے - اسی طرح یہ مال ہی جو تمہارے قیام کا باعث ہیں گڑھے میں مت پھینکو - دلو کے معنے ہیں ڈول جو کنوئیں میں لٹکایا جاتا ہے - تاکہ کھا جاؤ تم ایک حصہ مرغوب چیز کا بطور رشوت والے کے یا بذریعہ رشوت ڈگری حاصل کرنے کے یا کسی اور طرح سے جو باطل ہے اور تم جانتے ہو خصوصاً رشوت تو ایک ایسی فطری بدی ہے - کہ لینے والا دینے والا - دلانے والا ہر ایک اس کے بدی اور باطل ہونے کا قائل ہے - دوسرا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا - وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا - وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا - پ۵ - خبردار رہو کہ سنو اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مال باہم باطل طور پر ہاں اگر تجارت ہو باہمی رضامندی و یقین سے - اور اس طرح ایک دوسرے کا مال ضائع کرنے سے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو - یعنے ایسے باطل کے طور پر مال کمانے کا نتیجہ تمہاری اپنی ہلاکت ہی ہوگی بے شک اللہ تعالے تمہارے ساتھ رحیم ہے - یعنے باطل سے روکتا ہے - تاکہ تم اس سے رک کر ہلاکت سے بچو اور جائز مال کمانے کی کوشش کرو کہ وہ سچی محنت کو ضائع نہ کرے گا - اور جو شخص باوجود منع کے بھی یہ کام کرتا رہے گا - جس سے اللہ تعالے کے حدود کو توڑتا ہے اور باوجود اس کے خلق اللہ پر ایسے کاموں سے ظلم بھی ہے - تو اس کو ہم ضرور نار میں داخل کریں گے - ان آیات سے رشوت کی سخت ممانعت پائی جاتی ہے - جو اقسام باطل میں سے ایک بدترین قسم ہے - لعن رسول اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی والرائش رواہ احمد وغیرہ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے دینے والے دلانے والے تینوں پر لعنت کی ہو اس کے علاوہ ممانعت رشوت دینے دلانے لینے میں اور بھی بہت احادیث ہیں جن کو بلحاظ اختصار ذکر نہیں کیا گیا -

پس بہترین تدابیر تقوے اور دعا ہے - تقوے کی نسبت اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے - ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا - پ۲۸ - اللہ تعالیٰ متقی کو ہر ایک مصیبت اور تکلیف سے نکال دیتا ہے اور دعا کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کیا لکھوں - خود اللہ تعالے جو اصدق الصادقین اور لا یخلف المیعاد ہے - وعدہ فرماتا ہے أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي پ۲ - میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کیا کرتا ہوں مگر اس قبولیت دعا کے لئے شرط ہے کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو ایسا بنادے کہ لائق قبولیت اس کی دعا ہو - دوسرا دعا کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین ہو بلکہ اللہ تعالے نے صرف قبولیت دُعا کا وعدہ ہی نہیں فرمایا - بلکہ دعا نہ کرنے والے پر ناراض بھی ہوتا ہے - جیسے قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ - پ۱۹ - یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہدے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو - دعا کرنے والوں کو یہ بھی یقین کامل چاہیئے - کہ اللہ تعالے سب کچھ کر سکتا ہے کوئی کام اس کے ہاں غیر ممکن اور مشکل نہیں اگرچہ ظاہری اسباب اس کے کیسے ہی خلاف ہوں - وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ پ۱۱ - اللہ تعالیٰ سے اور کون اپنے وعدہ کا عہدہ دفا کرنیوالا ہے - اور مشکلات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ پ۱۳ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ پ۱۲ - لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ پ۱۳ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ پ۱۷ - فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ پ۳۰ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ - پ۲ - یعنی اللہ تعالے جس لکھی ہوئی چیز کو چاہے محو کر دے اور بن لکھی کو لکھدے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے یہاں تک کہ وہ اپنے حکم پر بھی غالب ہے اور اس کے کسی فیصلہ اور حکم کا اپیل نہیں ہوتا - جو کچھ کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں اس واسطے جو چاہے کر سکتا ہے - بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں بعض وقت اس کی حکمت کا یہی مقتضیٰ ہوتا ہے کہ آدمی کی دعا ایسے رنگ میں منظور نہیں کرتا جس طرح وہ دعا کرتا ہے کیوں کہ وہ علیم خبیر عالم الغیب والشہادہ عواقب امور کو جانتا ہے اور اپنے بندوں پر رحم کرکے بدیوں اور نقصانوں سے جو اس دعا کے منظور ہونے کی حالت میں دعا کنندہ کو پہونچ سکتے تھے - اس سے بچا لیتا اور اس کے عوض اس کو کسی اور رنگ میں منظور کر لیتا ہے - جیسے ماں مہربان اگر بچہ اس سے آگ کا انگارہ مانگے تو وہ نہیں دیتی اور اس کے عوض عمدہ مٹھائیاں اور کھلونے یا جو کچھ مناسب ہو پیش کر دیتی یا دیدیتی ہے - پس اگر کسی کی دعا کا اثر محسوس نہ ہو تو گھبرانا نہیں چاہیئے اور نیز دعا میں جلد بازی بھی نہیں کرنی چاہیئے - دعا میں جلد بازی بھی موجب محرومی ہے بعض وقت ناداں انسان دعا کو اخیر تک پہونچا کر رہ جاتا ہے جیسے ایک کنواں کھودنے والا سارا کنواں کھودے مگر جب پانی ایک ہاتھ پر رہ جاوے تو وہ تنگ آکر چھوڑ دے کہ اب تک تو پانی نہیں نکلا - اب کہاں سے نکلے گا - تو وہ اس کی محرومی کی علامت ہے - غرض دُعا اپنے تمام شرائط و لوازم کے ساتھ کی جاوے تو اس کے برابر اور کوئی آلہ تیز اور کارگر نہیں - میرا ارادہ ہے کہ انشاءاللہ تعالے بشرط زندگی و صحت و توفیق الٰہی ایک مستقل و مفصل رسالہ متعلق دعا و آداب و شرائط دعا وغیرہ کے لکھوں - واللہ ولی التوفیق وھو حسبی ونعم الوکیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم - ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولٰنا وھادینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واحمد صلی اللہ علیہ وسلم والہٖ اجمعین - نضلدین حکیم - دوسرا خط

حضرت شیخنا المکرم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - براہ مہربانی ذیل کے سوال کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرمادیں "غیر مذاہب کے لوگوں میں سے بعض خدا کو واحد لاشریک مانتے ہیں اور مخیر اور نیک دل ہیں کیا ان کی نجات ہوگی؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اوّل جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتا (جو ہمہ خوبی ہمہ رحم ہیں اور خوبی اور اصلاح کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں) اس کو نیک دل کہنا جائز ہی کب ہے - کیا وہ کافر نعمت نہیں ہے - جن خوبیوں کو وہ خوبیاں سمجھ کر پسند اور عمل کرتا ہے کیا وہ خوبیاں اس کی اپنی عقل کی ایجاد ہیں - یا انہیں بزرگان دین اور رحمۃ للعالمین کی برکت سے بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ - اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا - أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا - اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا - اس طرح کہ چاہتے ہیں کہ فرق کریں درمیان اللہ کے اور اس کے رسولوں کے یعنے وہ چاہتے ہیں کہ خدا کو مانیں اور اس کے رسولوں کو نہ مانیں اس لئے اللہ تعالے نے فرمایا کہ اصل میں وہ خدا تعالے کے بھی منکر ہیں اور رسولوں کے بھی منکر ہیں - جیسے گورنمنٹ

کے گورنر کا منکر خود گورنمنٹ کا بھی منکر اور باغی سمجھا جاتا ہے اور بتلاتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں بعض کے ساتھ یعنے اللہ تعالےٰ کے ساتھ یا اللہ تعالیٰ اور بعض انبیاء کے ساتھ اور ہم انکار کرتے ہیں کل انبیاء یا بعض انبیاء کے ساتھ اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ میں کوئی راستہ نکال لیں۔ یہ لوگ سچ مچ کے کافر ہیں اور ایسے بے ایمانوں کے لئے ہم نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جیسے کہ ان لوگوں نے ہمارے رسولوں کی عزت نہیں کی بلکہ اہانت کی۔

دوسرا فیصلہ۔ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ پ۴ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بے عزتی کرے اور اللہ تعالیٰ کی حدبندیوں کو توڑے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ رہ پڑے۔ ان کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا ہوگا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی عزت نہیں کی۔ جبکہ بے فرمان کے لئے عذاب ہے تو جو سرے سے رسول کو مانتا ہی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سننا ہی نہیں چاہتا۔ اس کا کیا حال ہوگا اور نیز ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کا بھی اعلےٰ درجہ کا بے فرمان ہے۔ اس کی بے فرمانی صرف بے فرمانی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ایسا باغی ہے۔ کہ فرمان سننا ہی نہیں چاہتا۔ کیا کوئی کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر اس کے قوانین سے ایسا سخت انکار کر سکتا ہے اور کیا ایسے انکار کے بعد وہ باغی قرار نہیں پاتا اور پھر بھی مخیر اور نیک دل کہلاتا ہے۔

تیسرا فیصلہ۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ پ۲۶ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے ان کو جنات میں داخل کرے گا جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں اور جو روگردانی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دکھ کی مار دیگا۔

چوتھا فیصلہ۔ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ کَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ۔ کَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ۔ وَمَا کَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ کَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَکَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ پ۲۴

کیا یہ منکر لوگ ان ملکوں میں سیر نہیں کرتے۔ جہاں انبیاء اور ان کے منکرین گذر چکے ہیں پھر غور کریں کہ کیسا بد انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے منکرین گذر چکے ہیں وہ بڑے قوی اور بڑے آثار والے تھے۔ اپنے ملک میں سو ان کو اللہ تعالےٰ نے ان کے گناہوں کے سبب گرفتار کر لیا اور ان کا بچانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ گرفتاری اس لئے ہوئی کہ ان کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے نشان لائے تھے۔ سو انہوں نے رسولوں کا انکار کیا۔ اس سبب سے اللہ تعالےٰ نے گرفتار کر لیا۔ بیشک اللہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ غرض قرآن مجید ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے کہاں تک لکھا جاوے ہر ایک انسان اپنی تمام دنیوی ضرورتوں میں آسمان کا محتاج ہے۔ پانی۔ ہوا۔ روشنی وغیرہ۔ اسی طرح روحانی امور میں بھی آسمان کا ہی محتاج ہے۔ کوئی شخص صرف اپنی عقل سے بلا امداد آسمان کوئی دینی کام نہیں کر سکتا ذرا غور تو کرو۔ جن لوگوں نے صرف عقل کے ذریعہ نجات کو حاصل کرنا چاہا ہے۔ انہوں نے کیسی کیسی غلطی کھائی۔ مثلاً ساکت مت والا دام مارگے۔ اپنی ماں بہن لڑکی وغیرہ محرمات ابدی سے جماع کرنا ثواب سمجھتا ہے۔ یہ ہے صرف عقل کی ایجاد آریہ نے اپنی عقل سے نکالا تو اعمال میں نیوگ جیسا گندہ اور غیرت سوز مسئلہ نکالا۔ اور عقائد میں سناتن دھرم کو اس نے ترک کر کے کہ اس میں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پوجا ہے۔ اور شرک کی تعلیم ہے۔ مدعی توحید بنے مگر لا معدود و لا محدود اجزا و جیو کو خدا تعالےٰ کا شریک مانا یہ ہیں عقل کی تجاویز اس کے فقط نیز ہر مذہب باطلہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں عیسائیوں نے کھانا پینا۔ سونا۔ موتنا۔ دین کھانا لوگوں سے در کھا۔ باوجود اس کے جب وہ انبیاء کا منکر ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ آخرت کا بھی منکر ہو جو یوم الدین ہے۔ اس کی کوئی بات بھی قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ پس ایسا شخص مخیر اور نیک دل کہلانے کے کب لائق ہو سکتا ہے۔ باوجود اس کے وہ مشرک بھی ہے یعنی دنیا میں معاشرت اور خدا تعالیٰ کے بندگی بلا کسی قاعدہ کے تو ہو ہی نہیں سکتی۔ جب وہ قانون الٰہی کو انبیاء سے نہیں لیتا تو خود ساختہ قانون پر وہ ضرور چلے گا۔ تو گویا شریعت بنانے میں خدا تعالیٰ کا بھی شریک بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مشرک کے لئے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ پ۵۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز نہیں بخشیگا اور سوائے اس کے جس کو چاہے بخش دیگا۔ اب سوائے شرک کے کبیرہ سے کبیرہ زنا۔ شراب۔ چوری وغیرہ سخت گناہوں کا بخشا جانا ممکن اور شرک کا بخشا جانا بلا توبہ جب ناممکن ہوا تو وہ ان شریروں سے بھی بدتر ہوا پس اس کو مخیر اور نیک دل کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا جواب اتنا ہی کافی ہے ورنہ صرف قرآن مجید ہی اس قدر ایسے آدمی کی تکفیر کرتا ہے۔ کہ جس کا بیان اس مختصر خط میں سما نہیں سکتا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

فضل دین حکیم از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سچی بشارت

دنیا پر روشن ہے کہ آنحضرت کی بعثت سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی اور بعد میں کیا ہوئی اور یہ غیر معمولی تبدیلی اور ترقی محض اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک انفاس کے تزکیہ سے انہوں نے خدا کی کامل اور اتم ہدایت (یعنی قرآن مجید) کی سچی معرفت حاصل کر کے اس کی سچی اتباع کی تھی اور پھر جب وہ اتباع اہل اسلام میں نہ رہی تو خدا کے وعید کے مطابق وہ روحانی اور جسمانی عروج بھی رو بتنزل ہو گیا۔ یہاں تک موجودہ حالت تک نوبت پہنچی۔ کہ جس کا خاکہ اسلامی اخبار اور اسلامی لکچرار آج کل کھینچ رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے پھر بھی کتاب اللہ سے اس قدر بے اعتنائی کی گئی کہ رفتہ رفتہ اس کی سچی معرفت بھی مفقود ہو گئی لیکن چونکہ اسلام وہ مذہب نہیں تھا۔ کہ لوگوں کی بے اعتنائی کے ساتھ خدائے ذوالجلال بھی اس سے بے اعتنا ہو جائے۔ بلکہ یہ وہ پاک مذہب ہے کہ جسکی حفاظت کا خود اس نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور صاف طور پر یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ جب آخری زمانہ میں لوگوں کی بے اعتنائی آخری حد تک پہنچ جائیگی۔ اور اس کی اس حالت کو دیکھکر بیرونی حملے بھی اس زور سے کئے جائیں گے کہ بہت سے لوگ یقین کر لیںگے کہ اب اس کا خاتمہ ہے تو میں اس وقت اسکی خبر گیری اور دستگیری کرونگا اور اپنے خاص فضل سے بنا کر دنیا میں بھیجونگا۔ تاکہ وہ بیرونی حملوں کا دفاع اور اندرونی غلطیوں کی اصلاح کر کے پھر قرآن مجید کی معرفت دنیا میں قائم کرے اور سچی اتباع کی روح لوگوں میں پھونکدے۔ چنانچہ خداوند کریم کے فضل سے وہ موعود الٰہی آج ہم میں موجود ہے اور خدا کے زبردست نشانوں اور تائیدوں اور نصرتوں سے موید ہو کر اپنے مفوضہ خدمات کو بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے پاس مخلصین کی ایک جماعت ہے۔ جو کہ رات دن اسی فکر میں رہتی ہے۔ کہ آپ کے پاک مذہب اور کلمات طیبات کو جو کہ عین قرآن ہے یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کی وہ اصلی دلربا اور جلالی صورت ہے جو کہ فیج اعوج کے نسخ و مسخ سے معرے اور مبرے ہے جیسی کہ وہ حضرت خاتم النبین کے وقت میں معرے اور مبرے تھی کسی طرح موافقین و مخالفین تک پہنچائے چنانچہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت سے رسالے اور اخبارات جاری کئے گئے ہیں اور نئی نسل کو اس فیض سے بہرہ یاب کرنے کے لئے ایک خاص ناظم التعلیم کمیٹی قائم کی گئی کہ جس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم الاسلام میں قوم کے بچے ہاں سچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں اور آپ کے رنگ سے رنگین حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے کافی فائدہ حاصل کر رہے ہیں یا یوں کہو کہ خدا کے تازہ فضل افضل سے بہرہ ور ہو کر اس کے لئے تیار ہو رہے ہیں کہ صلح اور امن کے ساتھ خدا کے پاک دین کی روشنی کو دنیا کے اقطار میں پہنچائیں لیکن باوجود اس کے اس وقت تک اس امر کا کافی انتظام نہ ہوا تھا۔ کہ حضرت مولانا صاحب کے درس قرآن سے باہر کے اصحاب پورے طور پر متمتع ہو سکیں۔ جو بشارت میں نے عنوان پر لکھی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس ضرورت عظمیٰ اور نعماء کبیرہ کے پورا کرنے کیطرف اس محسن قوم ناظم التعلیم کمیٹی نے اپنی توجہ مبذول فرما کر یہ تجویز پاس فرمائی ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام

طرح ہی جو پہلے گذر چکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ۔ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو ملنے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں رہا۔ اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہوں گے کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی۔ جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہ ہو۔ اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی۔ تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیر نجات کے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصے کی بعینہٖ نقل ہی کر دی۔ اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھ دیا کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

خدا تعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے۔ جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے بہانتک لوگوں نے دہوکہ کھایا۔ کہ:۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہٰذا آپ مہربانی کر کے اتنی قیمت بھیجدیں۔ تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کی کیا منشا ہے

ہاں ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدیں یہ آپ کا اختیار ہے اور خدا تعالیٰ سب کا رزاق ہے یا مرتو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اس کا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا۔ ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذوانتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگھ نے ممیری کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیری کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچو لوگ کون کامیاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو اپنا ہمخیال بھی بنا لیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی رو سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ دل کے بھید اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دھوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھ کر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے۔ [illegible] کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خریدیں یا نہ خریدیں یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے [illegible] نام اور پتہ کو یاد رکھئے

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری [illegible] لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اہل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کرتے ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری۔ ذعبرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۲ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ وہ اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب ۸ر

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام ملیہ گیدڑ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ اس سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز مہیا جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجے کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱⅜
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱⅜	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲¼	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا ذرہ خط و کتابت کی ہمیں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آ جانی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) [illegible] ہر طرف ان اشتہاروں کی صفت دریافت کی جاتی ہے [illegible] روپیہ کے کمیشن [illegible] کی مشتہر اخبار [illegible] میں [illegible]

(۶) ضمیمہ [illegible] کی ضمیمہ [illegible] تقسیم [illegible] قادیان تک ضمیمہ [illegible] مزدوری [illegible] اجرت کے ساتھ ارسال ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کے ساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے [illegible] تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کہی جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام** کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدہ دہنی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہتے ہیں لہذا ایسے [illegible] اور [illegible] رعایت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو نسخہ بہم پہنچا کر ان کے دین و ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ [illegible] ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۱۲ر

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی خود سست اعضا کو اندر گھس کر گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی **ولایت سے بجلی منگا کر** ہزاروں لوگوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا اور جو آدمی بیمار ہوں دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کرتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو

[illegible]

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا کولا امیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تا کہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور رجسٹرڈ نمبر ایل

بدر

BADR QADIAN

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۱۸ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۱۸

۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیات والسلام مطابق ... مئی سنہ ۱۹۰۶ء روز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ای جہان منتظر خوش باش کان مرد ستان	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان

چوں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا۔ نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا۔ بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بے جا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھکو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانیوالا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں۔ جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں۔ جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیش گوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے۔ کچھ چیز نہیں۔ مجھکو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں۔ جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پروا نہیں کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز۔ حرام خور۔ مکار۔ مفتری اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے۔ اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر سمجھ کر ثابت کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے اگر یہ باتیں سچ ہیں۔ تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست ہی میں مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہوکر اور پھر مرتد ہوکر اس درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار (جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے) ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندۂ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کے فیصلہ کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون۔

اب چوں کہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کرلیں اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین آمین آمین

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

بدر کے خریداروں کو ایک مژدہ

براہین احمدیہ کے رعایتی قیمت پر خریدنیکا ایک نادر موقعہ

براہین احمدیہ خوشخط عمدہ سفید کاغذ پر پہلی ایڈیشن کے صفحہ بصفحہ مطابق چاروں جلد چھپکر طیار ہو چکی ہے جس کے ساتھ انڈکس یعنی فہرست مضامین قیمت مکمل کتاب کی جلد ہے مجلد ہے لیکن بدر کے نئے خریداروں کیواسطے للعہ اور للعہ رعایتی قیمت رکھی گئی ہے پرانے خریدار جو دو نئے خریدار پیدا کردیں وہ بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ضروری شرط یہ ہے کہ ایسی رعایت صرف ان کیلئے ہے جو قیمت اخبار اور کتاب پیشگی ارسال فرماویں وی پی منگوانا ہو تو وہ رکٹ درخواست کے ساتھ آنے چاہئیں۔ منیجر بدر قادیان

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۸۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء۔ (۱) رب لا تضیع عمری و عمرھا واحفظنی من کل آفة ترسل الیّ۔

ترجمہ۔ اے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو۔ جو میری طرف بھیجی جاویں۔

(۲) إنہ نازل من السماء ما یغنیک

ترجمہ۔ تحقیق خدا آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے غنی کر دے گی۔

(۳) اریک ما یرضیک

ترجمہ۔ تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا۔ جو تجھے خوش کر دیگی۔

(۴) عندی حسنة ھی خیر من جبل۔

ترجمہ۔ میرے پاس بھلائی ہے۔ جو پہاڑ سے بہتر ہے۔

(۵) الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔

ترجمہ۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

(۶) "آسمان سے دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو۔"

۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء۔ (۱) "تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے"

(۲) اللہ خیر من کل شیء۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔

۲۹۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء۔ (۱) "دشمن کا بھی ایک وار نکلا"

(۲) وتلک الایام نداولھا بین الناس۔

ترجمہ۔ یہ دن (خوشی و غم یا فتح یا شکست کے) ہم (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں

ہفتہ قادیان

دارالامان

۱۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام بمعہ خاندان رسالت بفضل خداوند کریم خیریت سے ہیں اور حسب معمول ظہر اور عصر کی نمازیں باہر تشریف فرما ہوتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دیگر تمام بزرگان ملت خیریت سے ہیں۔ مولوی صاحب ہر روز حسب معمول بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں درس قرآن شریف دیتے ہیں۔ مولوی محمد احسن صاحب اپنے کام تصنیف میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

ویسے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے امامت کراتے ہیں لیکن چوں کہ خدا کے فضل سے خود اپنے قادیانی احباب بھی اس قدر کثرت سے ہیں۔ کہ ایک مسجد میں سما نہیں سکتے اور پھر جمعہ کے روز دیہاتی لوگ بھی کثرت سے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے بحکم حضرت اقدس مولوی نورالدین صاحب مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ پڑھتے ہیں۔ اور خود حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام چھوٹی مسجد میں بامامت حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ ایک خطبہ میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے وعظ میں ایک لطیفہ بیان فرمایا۔ جو مجھے بہت پسند آیا۔ اس لئے وہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جہاں قرآن شریف میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ساحروں کے مناظرہ اور مقابلہ کا ذکر ہے۔ وہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ الفاظ کہہ کر آخر کو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ قالوا آمنا برب ھارون وموسیٰ یعنی کہ ہم حضرت ہارون اور موسےٰ کے رب پر ایمان لائے مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مقدم اور ہارون کا نام موخر آنا چاہیئے تھا کیونکہ وہ افضل پیغمبر تھے اور حضرت ہارون ان کے ممد تھے۔ لیکن ان کے برخلاف کہنے کی یہ وجہ تھی اور اس میں یہ لطیفہ تھا کہ چونکہ فرعون اپنے آپ کو رب کہلاتا تھا اور یہی دعوےٰ کیا تھا کہ میں حضرت موسےٰ کا بھی رب یعنی پرورش کنندہ ہوں۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اس نے کہا کہ الم نربک فینا ولیدا یعنی کہ کیا ہم نے تیری بچپن میں ربوبیت نہیں کی تھی۔ پس اس قول سے انہوں نے اس کے اس قول کو اور اس کے رب ہونے کو باطل کر دکھلایا کیونکہ اگر وہ یہ کہتے۔ کہ ہم حضرت موسےٰ اور حضرت ہارون کے رب پر ایمان لائے تو ممکن تھا۔ کہ وہ بے وقوف یہ سمجھتا۔ کہ موسےٰ کا رب ہونے کا تو میں ہی دعوےٰ کرتا ہوں۔ پس مجھ پر یہ لوگ ایمان لائے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اس کے برخلاف کہہ کر اس کو اور اس کے دل کو آگ لگا دی اور اس کی تمام کوششوں کا شیرازہ جو حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں کرتا تھا۔ ادھیڑ دیا۔ کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائے ہیں بلکہ اس رب پر ایمان لائے ہیں۔ جو حضرت ہارون اور موسیٰ علیہم السلام کا رب ہے اور تیری ہم کچھ بھی پروا نہیں کرتے۔ خواہ تو ہمیں کیسا ہی عذاب دے۔ کیونکہ تیرا عذاب صرف اسی دنیا یعنی ہماری زندگی سے ہی وابستہ ہے لیکن آخرت کا عذاب بڑا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پس ہم خدا کو ہی اختیار کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ بہت عمدہ لطیفہ ہے اور اس سے فرعون کے رب ہونے کا پورا پورا ابطال ہوتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا یہ خطبہ خدا کی جناب میں بہت مقبول ہوا کیونکہ اس خطبہ کے بعد حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام کو یہ الہام ہوا تھا۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔

۳۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب بھی خدمت دین میں مشغول اور مصروف ہیں۔ آپ کا خدمت دین بجا لانا ہر ایک کے لئے قابل رشک ہے۔

۴۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے احمدی قوم کے لئے ایک اور بڑا خوشی کا موقع عطا فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ امسال تعلیم الاسلام سے پانچ لڑکے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے ہیں۔ ان میں سے تین کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ نتیجہ دیگر مدارس کی نسبت بہت ہی عمدہ ہے۔ کل لڑکے ۵۰۰۰ کے قریب شامل ہوئے ہیں جن میں سے ۱۲۰۰ کے قریب پاس ہوئے ہیں۔ یہ بھی خدا کا شکر بجا لانے کا ایک موقع ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جہاں اپنے پاک سلسلہ کی تائید میں اور نشان دکھلاتا ہے وہاں ایک یہ بھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

خاکسار محمد نصیب احمدی۔

ریویو

کاشف الرموز موجز القانون کی فارسی ایک شرح ہے جس کا پہلا حصہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ مصنف صاحب کے منشا اور خود شرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ چار جلدوں میں یہ شرح ہوگی۔

موجز القانون ایک درسی مشہور کتاب ہے۔ بے ریب طب یونانی کے طلبة العلم کو اس کی ضرورت ہے۔ لاہور گمٹی بازار۔ مکان حکیم احمد دین مصنف شرح خلف الرشید حکیم اللہ دین صاحب مرحوم جو ایک مشہور اور فرد طبیب لاہور کے تھے سے ایک روپیہ پر مل سکتی ہے۔

نورالدین از قادیان

ایک خط کا جواب

شیعہ اور سنیوں میں فیصلہ کی راہ

(از محمد سرور)

جناب غلام باقر خان صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکے دوازدہ اعتراضوں میں سے اکثر وہی ہیں جوکہ مذہب تشیع کے ہمزاد ہیں۔ اور شیعہ سنیوں کے صدہا سالہ جنگ کا مرکز اور ان کے عزم رد فکر اور تیز رو قلموں کا جولان گاہ رہے ہیں اور فریقین نے ایک دوسرے کی تردید میں جو انبار در انبار کتابیں اس وقت تک تحریر کی ہیں ان کا اصل موضوع یہی رہی ہیں لیکن باہم روز اول کا مصداق ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا فیصلہ کی اصل راہ پر قدم نہیں مارا یا تعصب کے تنگ و تاریک گڑھے سے قدم باہر نہیں نکالا۔ فیصلہ کی اصل راہ خدا کی محفوظ و محکم کتاب سے ملسکتی تھی۔ جوکہ سب اقوام کے ما ھم فیہ مختلفون میں فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن ایک فریق نے جب محسوس کر لیا کہ اس کا فیصلہ میرے خلاف ہے۔ تو اس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور ان علینا جمعہ و قرآنہ کو پس پشت ڈال کر اس کو نسخہ عثمانی اور غیر محفوظ محرف و مبدل قرار دیکر اعتبار کے منصب سے گرا کر بنا ء فیصلہ ان اخبار و آثار پر رکھدی جوکہ انسانی دست مال ہونے سے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا کے مصداق ہونے کے علاوہ اپنی صحت و سقم اور اعتبار و بے اعتباری کا کلی سہار چند انسانوں کے خودساختہ قوانین مختلف فیہا پر رکھ کر ظن کے پہلو کو دوبالا کرتی ہیں اور چوں کہ اختلاف مذکور کی ابتدا ان ہی سے شروع ہوئی تھی اور بخلاف کتاب اللہ کثرت اختلاف ان میں موجود تھا اور خود غرضوں نے اس کا ذخیرہ اور بھی زیادہ کر دیا تھا تو جب زیادہ چھان بین کی گئی تو بجائے فیصلہ کے مزید اختلاف کا موجب ہوئیں۔ فریق ثانی بھی چوں کہ حدیث کو قرآن مجید پر قاضی تسلیم کرتا تھا۔ لہٰذا اس نے بھی ایک ایسی حدیث کے رعب میں آکر (جوکہ ان علینا جمعہ کے مخالف ہونے سے یقیناً قابل رد تھی) اور چالاک حریف کی چالاکی کا ڈالا ہوا دانہ دام تھی) حضرت عثمان کو جامع القرآن تسلیم کرکے حریف کے باریک در باریک منصوبہ کی جال میں ایسا پھنسا کہ قرآن مجید کو حکم ماننے اور منوانے کی جرأت نہ کرسکا۔ فریق اول نے اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایک دو کو بھی کھیلا کر چند متشابہات کی خودساختہ تاویلوں سے تمسک کرکے فریق ثانی کو ان کی جواب دہی میں مشغول کرکے فیصلہ کن محکمات سے اس کی توجہ کا رخ بدل دیا۔ اس میں شک نہیں کہ سارے نزاع کی جڑ خلافت کا مسئلہ ہے اور وہ بھی خلافت نبوت کا۔ دنیا کی سب خلافتوں اور نیابتوں پر غور و فکر کرنے سے ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ نبوت اور خلافت نبوت میں مدارج کے لحاظ سے خواہ کچھ ہی فرق کیوں نہ ہو لیکن اس امر میں یہ دونوں برابر ہیں کہ جو اصل کے لئے حق انتخاب رکھتا ہے وہی خلافت کے لئے انتخاب کرنے کا مجاز ہوگا اور جو اصل کے لئے انتخاب کا اختیار نہیں رکھتا وہ خلافت کے لئے انتخاب کرنے کا مجاز ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس میں بھی کہ جو طریق تحصیل اصل کیلئے مقرر ہے۔ وہی خلافت کے لئے بھی ہونا چاہیئے اور جو اصل کے لئے نہیں وہ خلافت کے لئے بھی نہیں ہوسکتا۔ سنت اللہ پر نظر کرنے سے صاف صاف ثابت ہے کہ نبوت کے لئے انتخاب کرنا خدا کا کام رہا ہے اور کسی مخلوق کو اس انتخاب میں ہرگز دخل نہیں ہوا اور کتاب اللہ کی شہادت بھی یہی ہے۔ فرشتوں نے جب آدم کے انتخاب پر اتجعل فیہا من یفسد فیہا الخ کہا تو یہی جواب ملا کہ انی اعلم ما لا تعلمون۔ اور آنحضرت کے انتخاب پر جب اہل کتاب نے بنی اسرائیل سے نہ ہونے کا اعتراض کیا تو بغیاً ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ۔ نازل ہوا اور جب کسی نے علی رجل من القریتین عظیم کہا تو جواب دیا۔ اھم یقسمون رحمۃ ربک نحن قسمنا الخ اور یہ کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بلکہ قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت سے لیکر آدم تک جب خدا نے کسی نبی کا انتخاب کیا ہے تو مخلوق کے بعض افراد نے انتخاب الٰہی میں اپنے انتخاب کے دخل دینے سے ٹھوکر کھائی ہے۔ ہاں جو سعید تھے۔ وہ فرشتوں کی طرح لا علم لنا کہہ کر سجدہ اطاعت بجالائے پر جو شریر تھے۔ وہ ابلیس کی مانند انا خیر منہ کہہ کر اپنی بات پر اڑے رہے اور خسر الدنیا و الاٰخرۃ کا مصداق بن گئے۔ طریق حصول بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ نبوت فضل ہے پس خدا جس بندے کو چاہتا ہے دیدیتا ہے اور ارث اور وصیت کو اس میں ہرگز دخل نہیں ہے اور نہ قرابت قریبہ کا اس میں کچھ اعتبار ہے ورنہ تو بہت سے انبیاء کی نبوت سے انکار کرنا پڑیگا کہ جن کے حق میں نہ وصیت تھی اور نہ ان کو حق ارث کا استحقاق ہے اور نہ قرابت قریبہ رکھتے ہیں۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت مسیحؑ۔ آنحضرتؐ جب اصل میں قرآن مجید اور سنت اللہ کا یہ فیصلہ صاف صاف موجود ہے تو پھر خلافت کا فیصلہ اسی کے مطابق ہونا چاہیئے یہ ہمارا قیاس ہی نہیں بلکہ قرآن مجید اور سنت اللہ نے خلافت کے متعلق صریح طور پر یہی فیصلہ دیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ الخ یہاں پر خداوند کریم نے صاف فرما دیا ہے کہ آں حضرت کے سب خلفاء میں خود بناؤں گا اور نہ اس آیت میں ہے اور نہ کسی اور میں کہ آپ کے خلفاء قاعدہ ارث یا وصیت وغیرہ ہمارے خلیفہ بنینگے۔ بلکہ اس آیت میں ہی بتا دیا کہ بناؤں گا بھی اسی طرح کہ جس طرح تم سے پہلوں میں سے بنائے تھے اس کے مطابق جب ہم پہلے خلفاء کی نسبت سنت اللہ کو دیکھتے ہیں۔ تب بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ خود خلفاء بناتا رہا ہے اور ہمیں کوئی ایک خلیفہ بھی پہلوں سے ایسا نہیں ملتا کہ جس کی نسبت اصل (نبی) نے وصیت کی ہو پھر کسی ظالم منافق نے اس وصیت کو پورا نہ ہونے دیا ہو بلکہ زبردستی خود مسند خلافت پر بیٹھ کر کامیاب ہوا ہو پھر اس کے مرنے پر ایک اور غصب کرکے کامیاب ہو پھر اسی طرح اس کے بعد تیسرا اور پھر تیسرے کے بعد اصل وصی کی نوبت آئی ہو اور مسند خلافت پر قدم رکھتے ہی پھر بغاوت اور فتنہ برپا ہوگیا ہو پس جب اصل (انبیاء) پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ بھی بنانا خدا کے انتخاب اور اس کے بنانے پر مبنی ہے اور وراثت یا وصیت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے اور قرآن مجید سے بھی یہی ثابت ہے اور کما استخلف الذین من قبلہم کے مطابق پہلے خلفاء پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہے تو اب ہم نے اسی قدر دیکھنا ہے کہ خدا نے کس کو بنایا ہے کیوں کہ ایسا تو نہ کبھی ہوا ہے کہ خدا نے ایک کو نبی یا خلیفہ بنایا ہو اور کوئی ظالم خدا پر غالب آکر اس کو خلیفہ نہ بننے دے بلکہ خود مسند خلافت پر بیٹھ جائے اور نہ خدا کی قدرت پر نظر کرکے ایسا ہونا ممکن تصور ہوسکتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا نے جس کو خلیفہ بنانا تھا وہی بنا ہوگا نہ اور۔ اور فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت عثمان۔ ہاں ایک فریق یہ کہتا ہے کہ ان تینوں نے خلافت غصب کی تھی لیکن چونکہ سلسلۂ انبیاء پر نظر کرنا اور سلسلۂ خلفاء امم سابقہ پر غور و فکر کرنا اور کتاب اللہ اور سنت اللہ ثابت کرتے ہیں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور یہ بھی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے کہ خدا ایک کو اپنے وعدہ کے مطابق اپنے نبی کا خلیفہ بنائے اور ایک ظالم زبردستی اس کو غصب کرلے پھر علاوہ بریں کامیاب بھی ایسا ہو کہ خلیفہ برحق کو بھی اپنے وقت میں وہ کامیابی نصیب نہ ہو۔ لہٰذا وہ غاصب نہیں بلکہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ ہی ہیں ہاں انبیاء و خلفاء اور سنت اللہ و کتاب اللہ پر نظر کرنے سے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح انبیاء اور پہلے خلفاء کے انتخاب پر نکتہ چینی اور اعتراض ہوئے ہیں اسی طرح یہاں پر بھی ہوں سو اس ضرورت کو غاصب کہنے والوں نے پورا کردیا۔ خداوند کریم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفوں کی علامتیں بھی آیت مذکورہ کے بعد بیان فرمائی ہیں اور وہ یہ ہیں ۱؎ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم۔ ۲؎ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ ۳؎ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا۔ اور یہ تین ہی علامتیں تینوں میں ایسی اعلیٰ اور اکمل پائی گئی ہیں کہ جس طرح آن حضرت کی کامیابی کی نظیر کسی اور نبی میں نہیں ملتی۔ اسی طرح ان تینوں باتوں میں ان تینوں کی مثال پہلے خلفاء میں نہیں ملتی۔ ہاں چوتھے خلیفہ حضرت علی میں یہ ضروری علامتیں کمزور کیا بلکہ قریباً ایسی ہی مفقود تھیں جیسی کہ بعض ضروری باتیں حضرت مسیح میں مفقود تھیں پر اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ چوں کہ خدائے علیم جانتا تھا کہ ان کے اتباع نے ان کی شان میں غلو کرکے ان کو خدا کا شریک بنانا ہے لہٰذا خدائے علیم ان کو ان کی اپنے ہم جنسوں سے بھی بہت کچھ گرا کر رکھا تاکہ یہ کمی ان کے غلو کے لئے

دائمی حربہ رہے۔ پس جس طرح حواریوں اور شیعان علی کی وفاداری نتیجے کچھ ان صاحبان کو ملا ہے وہ دنیا پر روشن اور آپکے کلام سے ثابت ہے۔ اسی طرح ان کی محبت سے ان دونوں صاحبوں کو جو ملا ہے وہ یہ ہے کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے ہم جنس انسانوں کی ہمسری سے بھی گرے جاتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے ان علامات کے بعد یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر ہم کسی کو خلیفہ بنائیں اور دین مرضی کی تمکین بھی اس کے لئے کرکے اس کے من جانب اللہ ہونیکی ہم شہادت دیں پھر تبدیل خوف بالامن کرکے دوسری شہادت دیں۔ اور باوجود کامیابی اور بے خوف وخطر ہونے کے پھر بھی وہ اپنی عملی حالت سے اپنے مخلص بندہ ہونے کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دے اور کوئی پھر بھی اس کو خدا کا بنایا ہوا خلیفہ نہ تسلیم کرے۔ بلکہ اس کو منافق ظالم غاصب قرار دے تو اس کا کیا حکم ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ علاوہ بریں خلفاء ثلثہ کو غاصب اور ان کے ہم مشربوں اور مددگاروں کو منافق تسلیم کرنے سے اول تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ سب انبیاء سے ناکام ونامراد ترین نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت ؐ تھے جو کہ سید ولد آدم اور افضل الرسل اور خاتم النبین ہیں کیوں کہ نظیر کے لئے ایسا کوئی رسول نہیں ملتا کہ جس کی اس قدر لمبی اور سر توڑ کوشش کا نتیجہ ہوا ہو کہ مومن تو دس بیس ہوں اور منافق ہزاروں اور پھر منافق ہو کر زبردست بھی ایسے کہ نہ زندگی میں نبی کو اپنے حسب منشاء رکھ کر نے دیں حتی کہ حق دار وصیت کے حق میں وصیت تک بھی نہ لکھنے دیں اور نہ اس کی وفات کے بعد اس کے یا اس کے وصی برحق کے اراد پورے ہونے دیں حتی کہ قبر میں بھی اس کو دم نہ لینے دیں اور اس کے وصی برحق سے خلافت غصب کرکے اور اس کے جگر گوشہ کو قسم قسم کے دکھ دیکر قبر میں بھی اس کے پہلو بہ پہلو جا پاؤں پسارین جبکہ وہ غاصب آنحضرت ؐ اور آپ کے وصی برحق اسد اللہ الغالب علی مشکل کشا پر غالب رہے تو پھر اس نظارہ کو دیکھ کر کیوں کر یہ امید ہو سکتی ہے کہ وصی برحق کی اولاد سے کوئی مہدی کامیاب ہو گا اور ان بہادر غاصبوں کی ذریت اس سے غصب کریگی۔ دوم یہ کہ قرآن مجید کی ان سب آیات کی تکذیب کرنی یا ماننی پڑتی ہے جو لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم ولعنہم اللہ۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا۔ وان یتولوا یک خیراً لہم وان یتولوا یعذبہم اللہ عذاباً الیماً فی الدنیا والاخرۃ وما لہم فی الارض من ولی ولا نصیر۔ کی طرح صاف بتاتی ہیں کہ منافقوں کے لئے خداوند تعالیٰ نے دنیا میں بھی ذلت اور لعنت اور عذاب مقرر کیا ہوا تھا بلکہ جس طرح کفار کی تباہی کے انتظار کا حکم اہل اسلام کو دیا گیا تھا۔ اسی طرح منافقوں کے نسبت بھی حکم تھا اور یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم فرما کر جہاد میں بھی ان کو کفار کے ساتھ شریک کر دیا تھا اور خاص کر مدینہ کے منافقوں کے لئے تو خاص وعدہ تھا۔ (ومن اھل المدینۃ

مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم۔) کہ دنیا میں ان کو دو دفعہ عذاب دیا جائیگا۔ لیکن باوجود اس کے جو سب منافقوں کے سردار تصور کئے جاتے ہیں۔ نہ ان کو مومنوں کے ہاتھ سے کوئی عذاب ملا اور نہ خدا نے خود عذاب دیکر اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور نہ ان کو دنیا میں ذلت دی نہ ان سے آنحضرت ؐ نے یا آپ کے سچے وصی نے جہاد کیا اور نہ ان پر یہ صادق آیا کہ روئے زمین پر ان کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہو گا۔ بلکہ ان سب باتوں کے بالعکس ہوا۔ عزت وہ ملی جسکی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ عزت منافقوں سے چھین کر برائے نام ہی نہ رہے گی۔ اور اللہ کے رسول اور سچے مومنوں کو وہ عزت ملیگی جو کہ ان کے مالک حقیقی کی عزت کا سکہ عرب وعجم کے دلوں پر بٹھلائے گی۔ ان کے ہاتھوں سے اوروں کو عذاب ملا ہے پر اوروں کے ہاتھ سے ان کو ہرگز کوئی عذاب نہیں ملا۔ خدا نے بجائے عذاب کے ان پر وہ فضل اور انعام کیا کہ جس کے نہ ملنے سے لاکھوں گھروں میں اب تک ماتم قائم ہے۔ آنحضرت ؐ نے ان سے جہاد نہیں کیا۔ بلکہ آپ ان کے ذریعہ سے اوروں کے ساتھ جہاد کرتے رہے اور آپ کے وصی نے تو بجائے جہاد خود ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی سچی اطاعت کی بجائے دوست اور مددگار نہ ہونے کے ان کے وہ دوست اور مددگار رہے جنہوں نے دوستداران علی ومحبان حسین ؑ کی طرح بے وفائی کے داغ سیاہ کو نہ بڑھایا اور مزید بری کے آنسوؤں سے دھونے یا سیاہ رومالوں سے پونچھنے یا ناکامی پر حسرتوں کی آہیں بھرنے یا ان کے بامراد اور کامیاب حریف پر تبرا بازی سے طفل تسلی کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہنے دی بلکہ اپنے مال وجان اور پوری طاقت سے ان کی وہ مدد کی کہ اپنی زندگی میں ان کی فتح مندی اور کامیابی سے اپنا دل خوش اور آنکھیں سرد کرلیں۔ پس جبکہ سلسلۂ انبیاء اور سلسلۂ خلفاء اور کتاب اللہ اور سنت اللہ اور وعدہ الٰہی سے ثابت ہے کہ آپکے خلفاء راشدین خدا نے خود بنائے تھے اور یہ بھی کہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کی خلافت نہ کبھی کسی نے غصب کی ہے اور نہ کوئی کر سکتا ہے اور پھر باجماع کافۃ الناس یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت ؐ کے بعد حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان خلیفہ ہوئے۔ پھر خدا نے جو علامتیں اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کی بیان فرمائی تھیں وہ سب کی سب اہل اسلام اور غیر اہل اسلام کی متفقہ شہادت سے ایسی اکمل اور اتم طور پر ان میں موجود ہیں کہ جس کی نظیر کسی اور خلیفہ میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پھر نفاق کے جو جو آثار کتاب اللہ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اثر کا بھی کوئی اثر ان میں پایا نہیں جاتا بلکہ ان آثار نفاق کے نقائض اور اضداد جو کہ کمال ایمان کے نشان

ہیں۔ تواتر کے ساتھ بوجہ اتم واکمل موجود تھے۔ تو پھر ان کے خلیفۂ نبی برحق ہونے میں شک وشبہ کی کونسی گنجائش ہو سکتی ہے۔ یا باوجود اس کے جو شخص ان کو منافق غاصب قرار دے کر ان کے خلیفہ نبی ہونے سے انکار کرے۔ تو کس طرح کوئی یہ وہم کر سکتا ہے کہ وہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ کے فتوے کا مصداق نہیں جو کہ خداوند کریم نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہوا ہے۔ پس یہ وہ سچی راہ ہے جو کہ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور عقل سے ثابت ہوتی ہے اور جس سے یہ نزاع بآسانی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ جب خلافت کا فیصلہ ہو گیا تو اب ان مطاعن کے فیصلہ کی راہ بتاتا ہوں جو کہ آثار کے خودکردہ معانی کی بنا پر خلفاء ثلثہ پر کئے گئے ہیں۔ یا ازواج النبی خصوصاً حضرت عائشہ پر کرتے ہیں مطاعن کی نسبت فیصلہ کرنے کی آسان تین راہیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ جس پر طعن کیا جاتا ہے۔ پہلے اس کے منصب پر بحث کی جائے اگر اس کا منصب وہ ثابت ہو جائے جو کہ عموماً ایسے امور سے منزہ اور پاک ہوتا ہے جو طعن میں مذکور ہیں تب یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اس طعن کی بنا کسی افترا یا غلط فہمی پر ہے اور اگر ایسا ثابت نہ ہو تو پھر اور طریق سے طعن کے حق یا باطل ہونے کی نسبت غور کیا جائے مثلاً جن انبیاء کی نبوت دلائل یا قرآن مجید کی تسلیم سے اہل اسلام کے نزدیک ثابت ہے اس میں شک نہیں کہ مخالف ان پر بڑے بڑے طعن ہی کرتے ہیں مگر کسی مسلمان کے وہم وگمان میں بھی یہ خیال نہیں گزر سکتا کہ شاید ان میں سے کوئی بجا ہو۔ اور نہ بجز ذب ودفع کے نفس ایمان کی لحاظ سے ان کی تحقیق کی طرف وہ متوجہ ہوتے یا ہونے کی ضرورت خیال کرتے ہیں بلکہ اس کے مخالفین کے سب طعنوں کی سب تفصیل یا جواب معلوم ہونے سے پہلے ہی اس پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ کہ جو طعن لوگوں نے ان پر کئے ہیں یا قیامت تک کریں گے وہ افترا اور غلط ہیں اسی طرح حضرت علی ؓ کے مخالفوں نے آپ پر بڑے بڑے طعن اور الزام لگائے ہیں۔ پر جن لوگوں کے نزدیک دلائل کی رو سے ان کا خلیفہ نبی ہونا ثابت ہے وہ جواب تو درکنار مطاعن کی تفصیل کے علم سے بھی پہلے اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ سب بیجا ہیں اور فی الحقیقت یہی ایک راہ ہے جس سے اعتراضوں کا مادہ قطع ہوتا ہے ورنہ اس کے سوائے خواہ کیسا ہی کھلا جواب دو اول تو اعتراض در اعتراض ہوتا رہتا ہے اور اگر ایک اعتراض کا جواب مل گیا تو کوئی اور اعتراض پیش کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو شخص کسی کو دلائل سے راستباز تسلیم کر لیتا ہے تو پھر اس کی نسبت اس کے اعتراضوں کا سلسلہ بالکل ختم ہو جاتا ہے اگرچہ اس نے دلائل کے علاوہ ایک اعتراض کا بھی جواب نہ سنا ہو اور بجز دلائل سے کسی کی راستبازی کا قائل نہیں ہوتا۔ خواہ ہزار جواب ہی

س کو سنا دیں۔ پر اس کے اعتراضوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ عادتاً یہ کہ ہر ایک شے کے لئے کوئی خاص اثر یا آثار ہوتے ہیں۔ کہ اشتباہ کے وقت ان آثار سے اس کا امتیاز ہو جاتا ہے پس جس امر کے ساتھ طعن کیا جاتا ہے۔ اگر ان آثار کے لئے متضاد اور مناقض ہو جو اس شخص میں مشاہدہ کئے جاتے ہیں۔ تو یقیناً اس طعن کی بنا کسی افترا یا غلطی پر ہوگی کیا بلکہ ضرور ہے اور اگر متضاد اور مخالف نہ ہو تو پیرا اور وجوہات سے اس کی تحقیق کر لی چاہیئے۔ مثلاً قرآن مجید نے انبیاء کے آثار بیان فرمائے ہیں۔ اور جب ایک مدعی نبوت میں وہ آثار مشاہدہ کئے گئے اور بلا اختلاف کافۃ الناس کی شہادت سے ثابت ہو گئے۔ تو اس کے بعد کوئی ایسا طعن اس کی نسبت قابل سماعت نہ رہے گا جو کہ ان آثار یا بالفاظ دیگر نبوت کے مخالف ہو۔ یہ کہ کسی شخص یا اشخاص یا کسی وصف یا اوصاف سے متصف کی نسبت خدائے غالب اور عالم الغیب اس طعن یا کل اس قسم کے طعنوں سے بریت کا فتویٰ دیدے یا طعن کرنے والوں کے لئے تہدید یا وعید نازل فرما دے یا کوئی عذاب کی مثال قائم کر دے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کی نسبت فرما دیا۔ ومطھرک من الذین کفروا۔ اور یہ کہ وبکفرھم وقولھم علیٰ مریم بھتانا عظیما۔ اور یہ کہ وامہ صدیقہ۔ تو خدا کی بریت کے بعد پھر طعن کی گنجائش ہرگز نہیں رہتی۔ یہاں کے لئے جو خدا کی کتاب کو کتاب اللہ مانتے ہوں۔ خلفاء ثلثہ کے مطاعن کا فیصلہ ایک نہیں بلکہ آئین ربانی کی روشنی میں آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اور یہ ثابت کر آیا ہوں کہ اصل اور نقل (انبیاء اور خلفاء سابقین) کے حال کے استقراء اور نیز کتاب اللہ اور سنت اللہ اور ان آثار سے (جو کہ اللہ علیم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفوں کے بیان فرمائے ہیں) خلفاء ثلثہ کے لئے خلافت نبوت کا رفیع منصب ثابت ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ جو مطاعن ان پر وارد کئے جاتے ہیں وہ خلافت کے رفیع منصب کے منافی اور مخالف ہیں اور یہ بات دونوں فریق کے نزدیک مسلم ہے بلکہ سب مطاعن اس غرض سے کئے جاتے ہیں کہ جب ان میں یہ امور تھے تو پھر وہ خلافت نبوت کے قابل نہیں یا کم از کم خلیفہ نہیں اور جواب بھی اسی غرض سے دئے جاتے ہیں تاکہ قابلیت خلافت کی نفی ثابت نہ ہو۔ تو جب خلافت مذکورہ بلا یقینی امور سے متفقہ طور پر ثابت ہو اور یہ مطاعن (کہ جن کی ساری بنا ظنی آثار متخالفہ کے مختلف معانی پر ہے) ان کے منصب خلافت کے متضاد اور مخالف ہیں۔ تو یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ سب مطاعن بے جا اور غلط ہیں۔ جیسے کہ وہ سب مطاعن غلط ہیں جو کہ بوجہ متضاد نبوت ہونے کے ان انبیاء پر کئے گئے ہیں کہ جن کی نبوت دلائل یقینیہ سے ثابت ہے یا جیسے وہ مطاعن بے جا اور افترا ہیں۔ جو کہ حضرت علی کے ثابت شدہ منصب کے متضاد اور مخالف ہیں۔ میں یہ ثابت کر چکا ہوں کہ خداوند کریم نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے جو آثار بیان فرمائے ہیں یا جو آثار اس نے اپنے راستباز بندوں کے بیان کئے ہیں وہ بوجہ اکمل واکمل خلفاء ثلثہ میں تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور ان کے پائے جانے میں کسی موافق یا مخالف کا خلاف نہیں ہے اور منافقوں کے جس قدر آثار بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اثر بھی ان تینوں میں موجود نہیں بلکہ ان سب کے اضداد موجود ہیں جو کہ اعلیٰ درجہ کے راستبازوں کے آثار ہیں۔ پس جب آثار خلافت ثابت ہیں اور آثار نفاق کی نفی بلکہ اضداد ثابت ہیں جو راستبازی کے آثار ہیں تو یقیناً ثابت ہوا کہ وہ سب مطاعن افترا محض اور غلط ہیں جو باوجود ان آثار ثابتہ کے متضاد اور مخالف ہونے کے بعض خود غرضوں کے بنائے ہوئے آثار پر ظنی اور متخالف آثار کے خود ساختہ معانی پر مبنی ہیں۔ جیسے کہ وہ مطاعن متضاد و غلط ہیں جو کہ انبیاء کے آثار رتبہ کے خلاف ہیں۔ افسوس کہ یہ اس بارہ میں حضرت علی کا نام نہیں لے سکتا کیونکہ منصب خلافت کے جو آثار قرآن مجید نے ذکر فرمائے ہیں۔ افسوس کہ شیعہ ان کی نسبت ان آثار کے پائے جانے کا ثبوت۔ تو درکنار ان کے محبوں کی شہادت سے بھی کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتا کیا بالکل یا آپ ہی نہیں کیونکہ کوئی شہادت نہیں دیتا کہ شیعہ مذہب کی تمکین ان کو ایسی دی گئی تھی۔ جو کہ خلفاء ثلثہ کو ان کے دین مرضی کی تمکین دی گئی تھی کہ حضرت سیدہ کے پاک زوج کی خوشنودی کے لئے اپنے وقت پر فدک بھی واپس نہ کر سکے اور یہ کہ ان کے لئے تبدیل خوف بالامن کماحقہ ہو گئی تھی۔ پر یاد رہے اس سے ان کی شان پر کوئی نقص نہیں عاید ہوتا جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آگے اس کی وجہ بیان کریں گے۔

جب یہ ثابت ہے کہ خلفاء ثلثہ کے لئے وہ اعلیٰ درجہ کے ثابت ہو چکے ہیں جو کہ خداوند علیم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کے نشان مقرر فرمائے تھے۔ اور قرآن مجید میں ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون صاف اور بین فتویٰ ہے کہ امور مذکورہ کے پائے جانے کے بعد جو ان کی خلافت کا انکار کریگا یا ایسے طعن کرے گا کہ جن سے انکار خلافت منظور ہوگا یا لازم آئیگا تو وہ یقیناً کامل فاسق اور خدا کی حکم عدولی کرنے والا ہوگا۔ تو اس سے یقیناً ثابت ہو گیا کہ خلفاء ثلثہ پر (امور مذکورہ پائے جانے کے بعد) جو مطاعن پیش کئے جاتے ہیں وہ سب افترا اور غلط ہیں اور وہ خدا کی اس کھلی شہادت کے ساتھ ان سب مطاعن سے بری اور پاک ہیں اور طعن کرنے والے فاولئک ھم الفاسقون کے سچے فتوے کے ماتحت ہیں۔ پہلے انبیاء کے خلفاء پر نظر کرنے سے بھی طعن کرنے والے خطر عظیم میں ہیں۔ قرآن مجید نے بار بار اور کثرت کے ساتھ ان لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ جنہوں نے رسولوں اور ان کے خلفاء کا انکار کیا اور ان پر طعن کئے اور اس پر خداوند کریم نے ان پر عذاب نازل فرمایا اور اخروی عذاب کی وعید فرمایا یا لعنت وارد کی یا غضب کیا جس سے آنحضرت اور آپ کے ان خلفاء سے انکار کرنے والوں یا ان پر طعن کرنے والوں کا پتہ لگتا ہے کہ جن کے استخلاف کے وعدہ میں۔ کما استخلف الذین من قبلھم فرما کر قیاس کی راہ بتا دی تھی اور ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون فرما کر یہ بتا دیا تھا کہ پہلوں کی مانند ان کے منکر اور طعن کرنے والے بھی ہوں گے جیسے کہ پہلوں کے ہوئے تھے اور وہ بھی پہلوں کی طرح فاسق ہوں گے۔ لیکن سارے قرآن مجید میں ایک شخص کا ایک بار بھی ذکر نہیں کیا کہ جس نے کسی نبی کے وصی برحق کی خلافت غصب کی ہو جو کہ اس کے عذاب دنیوی یا اخروی کا ذکر ہوا اور نہ وعدہ استخلاف میں کوئی ایسا لفظ ذکر فرمایا کہ جس سے یہ پتہ چلے کہ خلفاء پر طعن کرنے والوں کی طرح خلافت حقہ کا کوئی غاصب بھی ہوگا۔ عذاب کا وعید تو درکنار سرے سے غاصب خلافت کا اشارہ بھی نہیں کیا۔ پس جب نہ کسی پہلے غاصب خلافت کا ذکر کیا ہے اور نہ آئندہ کسی غاصب کا ذکر فرمایا ہے اور منکر خلافت اور طاعن خلفاء کا نہایت پر عبرت نظارہ پہلوں میں سے کثرت کے ساتھ بیان فرمایا۔ اور آئندہ بھی ایسے لوگوں کی خبر دی اور وعید کے ساتھ دی ہے۔ حالانکہ منکر اور طاعن سے غاصب ہزار درجہ بڑا ہے تو کیا اس سے ایک عقلمند نہیں خیال کر سکتا کہ غاصب خلافت نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ اس کا کوئی خطرہ ہے اور منکر اور طاعن ہوئے ہیں اور ہوں گے اور پہلوں پر بھی خدا کا غضب ہوا اور آئندہ پر بھی ہوگی۔ لہذا ہوشیار ہوں کہ کہیں طعن کر کے پہلوں کی طرح فاسقین میں داخل ہو کر مورد غضب و عذاب نہ ہو جاویں۔ پہلوں کے احوال قصہ کہانی کے طور پر قرآن مجید میں درج نہیں ہوئے بلکہ عبرت کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور وہ عبرت بھی آنحضرت کے زمانہ تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک ممتد ہے۔ ازواج النبی خصوصاً حضرت عائشہ پر جو مطاعن کئے جاتے ہیں ان کا فیصلہ بھی ان راہوں سے بڑی آسانی اور صفائی کے ساتھ ہو جاتا ہے ازواج النبی کے منصب اور آثار پر مفصل بحث کرنے کی گنجائش نہیں۔ پر اس قدر آپ کو بتا دیتا ہوں کہ قرآن مجید صاف شہادت دیتا ہے کہ خلفاء نبی کی طرح ان کا منصب ہی اس امر کی دلیل ناطق ہے کہ ان پر جو طعن کیا جائے وہ یقیناً افترا اور غلط ہے۔ سورہ نور میں جہاں پر حضرت عائشہ کی نسبت افک کا ذکر ہے۔ وہاں پر خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیرا وقالوا ھذا افک مبین۔ پھر فرمایا۔ ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ یہاں پر خداوند کریم نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ ازواج النبی اور خصوصاً عائشہ کی وہ شان ہے کہ مسلمانوں پر لازم تھا کہ نفس طعن کے سننے سے سوا کسی تحقیق اور شہادت اور قرائن کے کہدیتے کہ یہ افک مبین اور بہتان عظیم ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ ازواج النبی کا منصب ہی ایسے طعنوں کا جواب اور تردید ہے۔ ورنہ خدا کیوں فرماتا کہ مومنوں پر لازم تھا کہ سنتے ہی اس کو بہتان اور وہ بھی عظیم کہدیتے اور افک اور وہ بھی مبین قرار دیتے۔ بلکہ سبحانک بولنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ

کہ ازواج النبی پر ایسا طعن لگانے سے اسی قدر نہیں کہ ازواج النبی کے ثابت شدہ منصب رفیع کے خلاف ہے۔ بلکہ اس میں خدا کے قدوس پر بھی عیب اور نقص لازم آتا ہے ورنہ تو پھر سچا کہ کہنے کا کونسا مقام تھا۔ ان سب آیات کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بے شک خدا کے قدوس پر بھی اس سے عیب لگتا ہے۔ کیونکہ آگے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات ۔ والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اولئک مبرؤن مما یقولون ۔ یعنی جب خدا کا یہ قائم کردہ اصل اور قاعدہ ہے تو اس مسلم قاعدہ سے نفس سنتے ہی نہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ عائشہ طیبہ ہے اور طیب اور طیبہ ایسے طعنوں سے بری اور پاک ہوتے ہیں۔ لہٰذا عائشہ اس سے پاک اور بری ہے اور یہ محض بہتان ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی اس طعن کو سچا خیال کرے۔ تو اس سے لازم آئیگا کہ یا اس قاعدہ میں خدا نے غلطی کھائی ہے یا یہ کہ آن حضرت طیب نہیں اور خدا نے ان کو طیب کہنے میں غلطی کی ہے۔ لہٰذا خدا نے بیان پر سچا کہہ فرما کر صاف بتا دیا کہ یہ طعن ایک ازواج النبی کے منصب یعنی طیبات ہونے کے خلاف نہیں بلکہ ان سے خدا کی قدوسیت پر بھی حرف آتا ہے پس ان آیات سے صاف ثابت ہوا کہ ازواج النبی طیبات ہیں لہٰذا ان پر طعن کرنا تو درکنار اس کو سن کر بھی اس کے صدق کا یقین کا احتمال بھی ترک کرنا چاہئیے بلکہ سنتے ہی کہہ دینا چاہئیے کہ افک مبین اور بہتان عظیم ہے۔ آیت تطہیر اگرچہ بلحاظ فرقہ پنج تن پاک کے لئے مخصوص تسلیم کی جائے پھر وہ طیبات کی طرح اعلیٰ درجہ کی پاکی اور طہارت کو ثابت نہیں کرتی کیونکہ اول تو وہاں پر تطہیر ہے جو چاہتی ہے کہ پہلے ان میں کوئی ایسے امور ہوں جن کی تطہیر کی ضرورت ہو پھر وہاں پر ارادہ تطہیر ہے نہ تطہیر۔ پھر وہاں پر یرید (ارادہ کریگا) ہے نہ ارادہ (ارادہ کیا ہے) اور طیبات تو صاف بتاتا ہے کہ طہارت ان کی ذاتی اور خلقی ہے۔ پس جب تطہیر والوں پر طعن جائز نہیں کہ جن کی تطہیر کا ابھی ارادہ کرے گا۔ تو ان پر طعن کی کس طرح گنجائش ہو سکتی ہے جو کہ طیب ہیں اور ان کے طیب ہونے کی خود خدا نے شہادت دی ہے بلکہ اپنی قدوسیت اور ان کے طیب ہونے کو تلازم و ملزوم قرار دیا ہے نیز خود خدا نے طیب ہونے سے کہدیا کہ طعن سنتے ہی کہدینا چاہیئے کہ یہ بہتان ہے اب ان پر طعن کی نسبت خدا کا فتویٰ سنئے۔ طیبات کے بعد خداوند کریم نے صاف فرمایا ہے۔ اولئک مبرؤن مما یقولون۔ خدائے عالم الغیب جانتا تھا کہ افک والوں کے بعد بھی ایسے ہوں گے جو کہ ازواج النبی پر ان کے طیبات ہونے کے خلاف شان طعن کریں گے لہٰذا اس نے مبرؤن کے بعد من ہذا الافک نہیں فرمایا بلکہ مما فرمایا جو کہ سب اہل زبان اور لسان شرع میں عام ہے اور قیامت تک کے طعنوں کو شامل ہے اور مما قالوا بھی نہیں فرمایا جو کہ گذشتہ مطاعن سے مخصوص ہو بلکہ فرمایا تو یہ کہ مما یقولون یعنی یہ طیب اور طیبات ان سب طعنوں سے بری ہیں جو کہ لوگ کہتے ہیں یا آئندہ قیامت تک کہیں گے اسی وجہ سے صاف فرمایا یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مومنین۔ اب آپ کے ان سوالوں کا جواب تو ہو چکا ہے جو کہ خلافت یا مطاعن خلفا ثلثہ یا مطاعن ازواج النبی کی نسبت ہیں لیکن میں نمبروار بھی آپ کے سوالوں کے جواب میں کچھ مختصراً لکھتا ہوں پر میں بتا چکا ہوں۔ کہ فیصلہ کی یہی راہ ہے جو کہ میں تحریر کر چکا ہوں۔

سوال ۱۔ بعد نبی صلعم خلافت منصوص من اللہ ہے۔ یا جائز بالاجماع۔ اگر منصوص من اللہ ہے تو کون حقدار ہے یا نبی کریم نے کسی کو مقرر فرمایا تھا۔ یا اجماع امت پر چھوڑ گئے

جواب۔ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور انبیاء و خلفاء سابقین پر قیاس کرنے سے صاف ثابت ہے کہ آن حضرت کے بعد خلیفہ کا انتخاب اور تقرر خدا کا کام تھا اور خدا نے وعدہ بھی یہی فرمایا تھا۔ کہ میں خود بناؤں گا اور بناؤں گا بھی ویسے جیسے میں نے پہلوں میں سے بنائے تھے۔ اور کتاب اللہ اور سنت اللہ اور انبیاء و خلفاء سابقین کے استقرار سے یہ بھی ثابت ہے کہ خلافت نبوت خدا جس کو دینا چاہتا ہے وہی خلیفہ بنتا ہے نہ کبھی وہ غصب ہوئی نہ ہوگی اور نہ ہو سکتی ہے۔ تو اب ہم نے اسی قدر دیکھنا ہے کہ وعدہ الٰہی کے موافق ہوا تو کون ہوا۔ تو سب موافق اور مخالف جانتے اور مانتے ہیں کہ آن حضرت کے بعد حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ ہوئے اور خدا نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کی جو آثار و نشانات مقرر فرمائے تھے وہ بھی ان میں اکمل اور اتم طور پر سب کے سب پائے گئے جو کہ خدائے علیم کی وہ فعلی شہادت ہے جس سے سب انبیاء و رسل اور ان کے خلفاء کی نبوت رسالت خلافت ثابت ہوئی ہے جس کی نسبت خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ وارسلناک للناس رسولا وکفی باللہ شہیدا۔ ہاں جب خدا نے ان کو بنانا تھا تو اس کے ظاہری اسباب بھی خداوند علیم حکیم نے مہیا کر دئے چنانچہ کچھ تو آنحضرت سے ایسی باتیں اور ایسے امور ظاہر کرا دئے جن سے قابل اعتبار صحابہ نے یہی سمجھا کہ آپ کے بعد ابوبکرؓ ہی خلیفہ ہے یا ہونا چاہیئے اور کچھ یہ کہ خدا نے قابل اعتبار صحابہ کے دلوں کو اس پر متفق کر دیا کہ وہ ابوبکرؓ کی بیعت کر لیں۔ پر ان کو خلافت دینے یا خلافت کے اثبات میں کچھ دخل نہیں۔ بلکہ دینے اور بنانے والا خدا ہے اور ثبوت اس کا ان کا ہو جانا اور خدا کی فعلی شہادت ہے اور وہ آثار ہیں جو کہ خدا نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے لئے پورے کرنے کا وعدہ دیا تھا۔ اور وہ ان میں بوجہ اتم پورے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ سب موافق اور مخالف اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

سوال ۲ کا خلاصہ

بوقت رحلت جب آپ نے وصیت لکھنے کے لئے قلم دوات اور کاغذ طلب کیا۔ تو امیر عمرؓ نے یہ کہہ کر روک دیا۔ کہ اس پر غلبۂ مرض ہے اور ہذیان کہہ رہا ہے حالانکہ آپ کی شان میں ما ینطق عن الھویٰ الخ وارد ہے۔

جواب۔ قلم دوات کی روایت سے تین امور ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱) حضرت علیؓ کی خلافت کی وصیت۔

(۲) حضرت عمرؓ کا مانع تحریر ہونا۔

(۳) آنحضرت صلعم کے رفیع شان کی نسبت ہتک آمیز الفاظ بولنے سے حضرت عمرؓ کا نفاق ظاہر ہونا۔ امر اول کی نسبت تو بیان ہر کوئی اشارہ کنایہ بھی نہیں نہ اس میں خلافت کا ذکر ہے نہ اس کے متعلق وصیت کرنے کا ذکر ہے اور نہ حضرت علیؓ کا یہاں نام ہے بلکہ حضرت عمرؓ کے حسبنا کتاب اللہ کہنے پر آنحضرت صلعم کا خاموش رہنا اور تحریر کا ارادہ فسخ کر دینا یہ بھی صاف قرینہ ہے کہ آن حضرت یہی تحریر کرانا چاہتے تھے۔ نیز آنحضرت صلعم کی بعثت اور قرآن مجید کی تنزیل کی اصل غرض تو یہی تھی کہ لوگ ہدایت پر قائم ہو جاویں اور ضلالت سے بچ جاویں اور عقل بالکل باور نہیں کر سکتی۔ کہ جس بات کے ساتھ ضلالت سے دائمی نجات ملتی ہو خدا اس کے بیان کرنے سے بخل یا قصور کیا ہو یا اس کے نزول سے پہلے اس نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی یا لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ۔ کی صدا بلند کی ہو۔ لیکن اس کتاب میں کوئی ایسی آیت نہیں کہ جس کے یہ معنے ہوں کہ علی کو اگر خلیفہ مان لوگے۔ تو پھر کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ ہاں اس میں اگر ہے تو یہ ہے کہ اگر قرآن مجید سے تمسک کروگے تو تم گمراہ نہ ہوگے پس اس سے بھی صاف پایا جاتا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قرآن مجید کی اتباع کی وصیت تاکید کی غرض سے لکھواتے تھے۔ جیسی کہ انبیاء کی شان ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ ووصی بہا ابراھیم بنیہ ویعقوب یبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ الخ پس اگر آپ کے اور ہم جنسوں کی وصایا پر نظر کی جائے۔ یا خاص اس کی وصیت کو مدنظر رکھا جائے۔ جو ابو الانبیاء ہے اور اس کا اسوہ حسنہ مامور بہا ہے تو بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ وصیت اتباع قرآن کی نسبت تھی۔ جو کہ آپ کا ورثہ تھا۔ انسان اسی چیز میں وصیت کرتا ہے جو اس کا ورثہ ہوتا ہے اور شیعہ سنیوں کی متفق علیہ حدیث ہے کہ علماء ورثۃ الانبیاء ہیں اور یہ کہ ان کا ورثہ درم و دینار نہیں ہوتے بلکہ علم ہوتا ہے اس سے بھی قرآن مجید ہی کی نسبت یہ وصیت ثابت ہوتی ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ خلافت کی نسبت تھی تو یہاں پر تعین خلیفہ کی نسبت ہرگز نہیں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ یہی لکھواتے ہوں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ پس جس کو خدا بناوے اس کا انکار نہ کرنا اور چونکہ ان سب باتوں کیلئے قرآن مجید کافی تھا لہٰذا آپ نے حضرت عمرؓ سے حسبنا کتاب اللہ سنکر اس ارادہ کو فسخ فرما دیا اور اگر

نوٹ۔ مومن نام جتلانے والوں کیلئے۔ "ان کنتم مومنین" اور "ومن الناس من یقول آمنا"، بہت ہی قابل غور ہیں۔

چنانچہ جس کتاب کی یہ حدیث ہے اسی میں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حضرت عباس نے حضرت علیؓ کو کہا کہ [illegible] ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کل تو لوگوں کی لاٹھی کے نیچے ہو گا [illegible] ہے کہ حضرت کے پاس ہم چلیں۔ پس اگر ہمارا حق ہو تو وصیت کرالیں ورنہ خیر۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر ہم نے دریافت کیا تو آپ ضرور ہم کو محروم کر دیں گے لہذا میں نہیں دریافت کرتا۔ پس حضرت علی کے خلیفہ بننے کی قطعی نا امیدی تو خود ہی حضرت علیؓ کے اس قول سے ثابت ہے رہا امر دوم۔ تو وہ یہ ہے کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کے لئے خلافت کی وصیت کرنا چاہتے تھے۔ اس کی نسبت بھی اس کتاب میں حدیث موجود ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور اس کے بیٹے کو بلا کر ابوبکر کے لئے خلافت کی وصیت کر دوں لیکن میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابوبکرؓ کے سوا دوسرے کسی کو ہرگز نہیں چاہتے۔ لہذا میں نے نہ بلایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عمرؓ کا جواب آنحضرت کے منشاء کے بالکل مطابق تھا۔ کیونکہ آپ نے اپنے پہلے ارادہ کے ملتوی کرنے کی یہی وجہ بیان فرمائی۔ اس بیان سے امر ثانی کی نسبت بھی فیصلہ ہو گیا۔ کیونکہ ہر ایک صورت میں حضرت عمرؓ آپ کے منشاء کے موید ہیں نہ مانع۔ ثانیاً عدم خلافت والی صورت میں حضرت علی کا منشاء بھی حدیث مذکور کے مطابق یہی تھا کہ نہ [illegible] قلم دوات والی حدیث میں صاف لکھا ہے کہ حضرت عمر کی رائے کے موافق کہنے والے اور بھی بہت سے تھے۔ ثالثاً نیت میں بے شک فرق ہے۔ حضرت عمر تو آپ کی تکلیف بے ضرورت کی وجہ سے چاہتے تھے کہ تحریر نہ ہو اور حضرت علی اس وجہ سے کہ ہم قطعی اور ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں ہمارے محبان علی کہلانے والے بہت احسان فراموش ہیں کیونکہ اگر حضرت عمر خود غرضی کو چھوڑ کر آپ کی بے فائدہ تکلیف دہی کی وجہ سے نہ بولتے اور مذکورہ بالا دو حدیثوں کے مطابق حضرت علی کو محروم اور حضرت ابوبکر کو وصی لکھا جاتا۔ تو محبان علی کہلانے والوں کی یہ موجودہ مزخرف عمارت کی بنا اسی وقت اکھڑ گئی ہوتی۔ پر انہوں نے بجائے شکریہ کے الٹا آپ پر الزام لگا دیا۔ اب رہا امر ثالث تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت عمرؓ کے ثابت شدہ منصب اور آثار کے چونکہ خلاف ہے۔ لہذا یا تو یہ محض افترا ہے یا اس لفظ کا مطلب غلط سمجھا گیا ہے نیز یہ آنحضرت کی شان کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ قرآن مجید کے غلبہ اور نصرت اور فائز اور کامیاب ہونے کے وعدوں کے خلاف ایسے مغلوب اور مخذول اور خائب و خاسر اور ناکام تھے کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ کہ آپ نے جس نعمت کو بڑی محنتوں اور جانفشانیوں سے ساری عمر خرچ کر کے قائم کیا تھا۔ اب اپنے جانشین کے حق میں اس کی وصیت کرنا چاہتے ہیں پر ایک منافق ایسا غالب ہے کہ وہ آپ کو کچھ کرنے نہیں دیتا۔ بلکہ اس نازک وقت میں نہایت سخت الفاظ منہ پر کہے رہا ہے

اور نہ کوئی اس مجلس میں سے اور نہ خاندان کے منبروں سے کوئی آپ کی حمایت اور پر رحم کھا کر یا غیرت میں آ کر اٹھا [illegible] اور نہ اس منافق کو اف کہہ سکتا ہے یہاں تک کہ اسی حسرت میں اور ناکامی کے عالم میں آپ اپنے پیاروں کو ظالموں غاصبوں کی تلوار کی دھار کے نیچے دیکھتے دیکھتے اور سخت سے سخت الفاظ سنتے ہوئے اس جہان سے چل بسے کچھ سب مومنوں اور خصوصاً اسد اللہ الغالب مولا مشکل کشا کی شان سے بھی بعید ہے کہ ان کی موجودگی میں آنحضرت کو ایسے نازک وقت میں ایسے سخت الفاظ بولے جاویں پر وہ ایک ذرہ بھر بھی غیرت نہ کھائیں۔ خصوصاً جبکہ منافقوں کے حق میں جہاد کا بھی صریح حکم قرآن مجید میں موجود تھا۔ کیا شیر خدا علی مردان کو محبان علی کے برابر بھی غیرت اور حمیت اور محبت نہ تھی۔ ایسی زندگی سے تو موت ہزار درجہ بہتر تھی۔ کہ وہ اپنے سامنے ایسے کلمات آنحضرت کے حق میں سنتے اور پھر خاموش رہتے بلکہ اگر نعوذ باللہ بقول شیعہ حضرت عمر کو منافق ہی فرض کیا جاوے تو بھی حضرت عمر کی شان سے بعید ہے کیونکہ خداوند کریم نے منافقوں کی نسبت قرآن مجید میں یہ خبر دی ہوئی ہے کہ لانتم اشد رھبۃ فی صدورھم من اللہ [illegible] تو وجہ ہوتی ہے کہ وہ بطور تقیہ جب مومنوں کو ملتے تو امنا کہتے تھے یہ تو کبھی ہو سکتا ہی نہیں کہ یہ منافق اور پھر مومنوں کے سامنے آنحضرت کو ایسا سخت کلمہ کہے۔ پھر حضرت عمرؓ کا اپنی ساری عمر میں آنحضرت کی نسبت کبھی ایسا گستاخانہ کلمہ نہ کہنا بھی صاف بتاتا ہے کہ یہ افترا یا غلط فہمی ہے۔ بلکہ کہیں سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت عمرؓ نے کبھی الرجل کے لفظ کے ساتھ آنحضرت کو یاد کیا ہو۔ پس یہ بھی صاف بتاتا ہے کہ یا یہ افترا ہے یا غلط فہمی ہے۔ ان سب امور کے ساتھ جب اس امر پر بھی غور کیا جائے کہ راوی خود بیان کرتا ہے کہ اس موقعہ پر بہت سے بڑے بڑے صحابہ موجود تھے اور پھر واقعہ بھی نہایت ضروری اور عظیم الشان تھا لیکن باوجود اس کے روایت کا سلسلہ ایک شخص تک پہنچایا جاتا ہے تو پھر کم از کم اس قدر تو ضرور کہنا پڑتا ہے کہ روایت ہرگز قابل اعتبار نہیں لیکن جب دیکھا جاتا ہے کہ یہ آنحضرت کی شان کے خلاف ہے پھر حضرت عمرؓ کے ثابت شدہ منصب اور آثار ثابتہ مشاہدہ کے خلاف ہے پھر سب موجود صحابہ خصوصاً شیران خدا [illegible] کے منصب اور شان بلکہ ان کی غیرت و ایمان کے بھی خلاف ہے اور [illegible] خلافت کے [illegible] احادیث کے بھی خلاف ہے۔ تو امور مذکورہ کی [illegible] یہ محض افترا ہے اور بالفرض اگر افترا نہیں تو پھر لا محالہ یہ معنے غلط ہیں چونکہ امور مذکورہ کے مخالف ہونے کی وجہ سے ہرگز ہرگز قابل تسلیم نہیں ہیں۔ رہا یہ سوال کہ پھر اس کے صحیح معنے کیا ہیں جو امور مذکورہ کے خلاف نہ ہوں پس اس کی نسبت کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ الرجل کا لفظ خود سارے مطلب کو کھول دیتا ہے کیونکہ جب حضرت عمرؓ کی عادت اور شان سے صاف ثابت ہے کہ وہ آنحضرت کو الرجل سے یاد نہ کرتے تھے اور نہ کہنا دونوں کی شان سے موزوں ہے لہذا اس کلام کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عمرؓ نے [illegible] کہ جس

مرض کے لئے آپ تحریر کی تکلیف اٹھاتے ہیں اس کے لئے کتاب اللہ کافی ہے اور دوسرا یہ کہ اگر تحریر سے تاکید کا خیال ہو تو جس کے لئے کتاب اللہ کافی نہیں وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مرض کی شدت کے وقت آدمی ہذیان بھی کہا کرتا ہے۔ سوال ۳؎ کا خلاصہ۔

اصحاب ثلثہ آنحضرتؐ کے جنازہ میں کیوں شامل نہ ہوئے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ طمع دنیوی اور ریاست ان پر غالب تھی اور آنحضرتؐ کی دردخواہی ان میں ہرگز نہ تھی۔

جواب۔ افسوس کہ اعتراض کو تو ان کی مانی الصدور تک وسیع کر دیا پھر اعتراض بھی ان پر کہ اگر وہ فی الحقیقت خلیفہ ہوں اور یقیناً ہیں تو پہلے خلفاء پر اعتراض کرنیوالوں کی طرح نہایت خطرناک وعید کے مورد بننے میں کچھ شبہ نہیں پر جس بنا پر اعتراض ہے۔ اس کی سند ندارد کیا۔ ایسے خطرناک اعتراض کے واسطے بڑی پختہ اور یقینی شہادت کی ضرورت نہیں ہے کیا بازاری گپوں کی بنا پر ایک عقلمند ایسا اعتراض کر سکتا ہے بلکہ ایسے امور میں تو اصولی آثار جواز قسم احاد ہوتی ہیں وہ بھی قابل اعتبار نہیں ہوتیں کیونکہ دوسرے کو ایسی صورت میں یہ حق پہونچتا ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ ان پر اعتراض کو تسلیم کرے کہ جن کی خلافت قرآن مجید اور سنت الٰہیہ سے ثابت ہے ابتدا سے ایسی ظنی اور معارض کتاب اللہ اور مخالف سنت اللہ خبر واحد کو کسی ایسے شخص کے دل و دماغ کی ساخت قرار دیوے۔ جو کہ یفشی الکذب زمانہ کا ہے اور جس کے ہم مشربوں اور ہم عصروں نے ہزارہا نظائر قائم کر کے ثم یفشی الکذب اور من کذب علی متعمداً کی ضمن پیشگوئی کو پورا کیا ہے اور ہر ایک فرقہ کے تجربہ کار علماء نے ان کے خود ساختہ اخبار کے انباروں کو ردی میں پھینکا ہے پھر علاوہ اس کے اعتراض کے لئے اور بہت سے امور کی اثبات کی ضرورت تھی جو نہیں کی گئی۔ ۱ یہ کہ آنحضرت پر نماز جنازہ ایک دفعہ پڑھی جا سکتی تھی اور دوبارہ جائز نہ تھی۔ ۲ اگر دوبارہ بھی جائز تھی۔ تو پھر یہ کہ انہوں نے پھر بھی نہیں پڑھی ۳ یہ خلیفہ اور امام کے سوائے کس کے پیچھے پڑھتے۔ ۴ یہ کہ سب پر فرض عین تھے۔ ۵ یہ کہ باوجود یہ سننے کے کہ انصار اپنے میں سے خلیفہ بنانے لگے ہیں۔ پھر بھی ان پر لازم تھا کہ نماز جنازہ کی انتظار میں وہاں ہی بیٹھے رہتے اور جو آنحضرتؐ نے فرمایا ہوا تھا کہ الائمۃ من قریش وغیرہ اس کے قائم کرنے یا فتنہ انصار کے خلیفہ بنانے سے پیدا ہونا تھا اس کے روکنے کے لئے انصار کے پاس نہ جاتے ۶ یہ کہ جب وہ انصار کے پاس گئے تھے اس وقت ان کو یقینی طور پر معلوم تھا کہ خلیفہ بنانے سے پہلے ہی پڑھیں گے نیز یہ کہ ہمارے آنے کی انتظار نہ کریں گے یا یہ کہ [illegible] کے پیچھے ہمیں اطلاع نہ دیں گے۔ غرض کہ اور بہت سے امور ہیں کہ اس اعتراض کے لئے ان کا ثابت کرنا ضروری ہے تاکہ یہ ثابت ہو کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ اس فرض عین وقتی واجب التقدیم کو ایک غیر ضروری امر کے لئے ترک کیا ہے اور نہ پھر وہ اس کو بعد میں ادا کر سکتے تھے اور نہ انہوں نے ادا کیا ہے بلکہ ان امور کا خلاف ثابت ہے

بلکہ اس میں اگر کوئی شکایت ہو سکتی ہے۔ تو حضرت علی پر کہ جب وہ تجہیز سے فارغ ہو گئے تھے اور جانتے تھے کہ بہت سے مہاجر اور انصار غیر حاضر ہیں تو تھوڑی دیر توقف کرتے یا کسی کو کہہ کر ان کو خبر کر دیتے لیکن ان پر بھی شکایت نہیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت پر صلوٰۃ کا پڑھنا قیامت تک اور مشرق مغرب تک کے مسلمانوں پر لازمی امر ہے اور سب کا جمع ہونا ناممکن ہے۔ سب سے زیادہ عجیب بات اس اعتراض میں یہ ہے کہ خلافت وہ شے ہے کہ شیعہ کے نزدیک نجات کا دارومدار [illegible] اور اس کو نہایت رفیع مقام اور معظم اور مکرم یقین کرتے ہیں۔ لیکن اعتراض کے لئے اس کو بھی دنیا کی وجاہت اور بدترین اشیاء اور قابل نفرت اور واجب الترک چیز بتاتے ہیں۔ کیا عجیب ہے۔ حضرت علی اگر اس کے لئے کوشش کریں تو وہ جہاد اور افضل الاعمال ہے۔ ابوبکر، عمر، عثمان کریں تو وہ وجاہت دنیا کے طالب، حریص اور طامع بنائے جاویں یہ جدا بات ہے کہ وہ کس کا حق ہے پر خلافت نبوت تو بری شے نہیں ہے لیکن اگر اس کو برا بنا دیں تو طالب وجاہت اور طامع کس طرح کہیں۔ پھر باوجودیکہ شامل نہ ہونے کے بہت سے وجوہات موجود ہیں۔ پھر بھی اس جاہ پسندی اور طمع کو اس کی وجہ قرار دیدیا۔ حالانکہ کتاب اللہ اور سنت اللہ سے ان کا ثابت شدہ منصب اور ثابت شدہ آثار اس کی تردید کے لئے کافی ہیں۔ جیسا کہ میں بار بار بیان کر چکا ہوں۔

سوال ۳ کا خلاصہ۔

حضرت فاطمہ کو فدک سے محروم کر کے خلیفہ اول نے ایسا ناراض کیا کہ وہ مرتے دم تک اس سے ہم کلام نہیں ہوئیں بلکہ وصیت فرمائی کہ ابوبکر کو ہمارے جنازہ میں شامل نہ ہونے دینا جیسا کہ بخاری میں موجود ہے۔ حالانکہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ الفاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی اور یا الفاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی من اذانی فقد اذی اللہ من اذ اللہ فقد کفر ان احادیث کی تائید یہ آیت کرتی ہے ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذاباً عظیماً۔

جواب۔ جب کتاب اللہ سنت اللہ اور شہادت اللہ سے بین طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت ابوبکر خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ ہی تھے تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ اذ اللہ اور یؤذون اللہ وغیرہ کا مورد نہیں پس جس روایت کی بنا پر ان کو ایسا کہا جاتا ہے یا وہ افترا محض ہے یا اس کے معنے غلط کئے گئے ہیں۔ یؤذون اللہ جو لوگ ہوتے ہیں ان کی نسبت خداوند کریم نے صاف فرما دیا ہے کہ دنیا اور آخرۃ میں ان پر لعنت ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ دنیا میں ملعون ہونے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے (کہ جن پر خدا نے دنیا میں لعنت کی ہے) دنیا میں ذلیل و خوار و ناکام ہو نہ یہ کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کی طرح معزز و منصور اور فائز اور مظفر ہو اور کامیاب ہی خلافت خاتم الانبیاء پر سر پر ہوئے ہی تو بقول شیعہ اسد اللہ الغالب کے مقابلہ پر۔ پس اگر یہ خلافت کوئی بری شے ہے۔ تو پھر اس پر اس قدر حسرت اور رونا اور واویلا کیوں ہے۔ اور اگر فضل اور رحمت ہے تو اس کو وہ شخص کس طرح لے سکتا ہے کہ جس کے لئے شیعہ کی نہیں بلکہ اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں ہونی چاہیئے۔ اور جو لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم کا مصداق ہونا چاہیئے پس جبکہ اس کو یہ خلافت ملی ہے اور ضرور ملی ہے اور وہ مظفر اور فائز ہوا ہے اور منصور ہوا ہے۔ تو اس سے یقیناً ثابت ہوا کہ وہ یؤذون اللہ کا مصداق ہرگز نہیں اور جب یؤذون اللہ کا مصداق نہیں تو پھر من اذانی کا بھی نہیں اور جب اذانی کا نہیں تو تو اذاھا کا بھی ہرگز نہیں جب قرآن مجید کے بیان کردہ آثار ثابتہ یقین دلاتے ہیں کہ ابوبکر من اذاھا (فاطمہ) میں سے ہرگز نہیں۔ تو پھر ہم کیوں کر کسی کے کہنے سے یہ مان سکتے ہیں۔ کہ ابوبکر نے فاطمہ کو ایذا دی اس میں کوئی عقلمند شک نہیں کر سکتا کہ حدیث من اذاھا یا من اغضبہا۔ کا وہ شخص ہرگز مورد نہیں بن سکتا جو کہ کتاب اللہ کے حکم کے موافق کسی فرض کو بجا لائے اور حضرت فاطمہ اس پر اس وجہ سے غضب لائیں بلکہ ایسا کرنا حضرت فاطمہ کی شان کے خلاف ہوگا اور یہ ناراض ہونا اس شخص کے حق میں ہرگز مضر نہ ہوگا کیونکہ معصیۃ اللہ میں کسی انسان کی اطاعت جائز نہیں ہے اور جس بات میں حضرت سیدہ کا حضرت ابوبکر پر ناراض ہونا بیان کیا جاتا ہے وہ ایسی ہی بات ہے کیوں کہ اس میں شک نہیں کہ فدک مال فئے میں سے تھا اور مال فئے کی نسبت قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔ ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل ... للفقراء المہاجرین ...... والذین تبوؤا الدار والایمان ... والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین امنوا۔ پھر فرمایا کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ اس میں بہت سے لوگوں کا حق تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک نہ تھا اور نہ اس میں وراثت جاری ہو سکتی تھی اور نہ اس کا ہبہ ہو سکتا تھا۔ پس جبکہ حضرت ابوبکر پر خلیفہ ہونے کی حیثیت سے فرض تھا کہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں اور تنازع کی صورت میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اور فدک میں بہت سے لوگوں کا حق تھا اور کسی کا مالک نہ تھا اور حضرت ابوبکر نے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر کے یتیمی اور مساکین وغیرہ مومنوں کے مال کی حفاظت کی اور ان کا مال حضرت سیدہ کو ناحق نہ دیا تو کیا اس پر حضرت سیدہ کا ناراض ہونا ان کی شان کے موزوں ہو سکتا ہے یا ان کی اس الوکھی ناراضگی سے حضرت ابوبکر کا کچھ نقصان ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ جبکہ خلیفہ نے (کہ جس کی اطاعت حضرت سیدہ پر بھی ایسی فرض تھی جیسی کہ زید عمر پر) قرآن کے مطابق فیصلہ کر دیا۔ تو اس میں خلیفہ پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا البتہ حضرت سیدہ پر ضرور اعتراض ہو سکتے ہیں یا یوں کہو کہ ان کی شان پر داغ آتا ہے اول یہ کہ آپ اس قدر بے علم تھیں کہ قرآن مجید کا واضح ترین مسئلہ بھی آپ کو معلوم نہ تھا۔ دوم یہ کہ جب حضرت ابوبکر نے وہ حدیث پیش کی جو کہ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی کے باب صفۃ العلم میں درج ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کا ورثہ درم و دینار نہیں ہوتا۔ بلکہ علم ہوتا ہے۔ تو اس کے مناقض ہبہ کا دعویٰ کر دیا۔ سوم یہ کہ جب شہادت طلب ہوئی۔ تو اپنے خاوند اور ایک عورت کو پیش کر دیا اور کیا یہی اس امر میں کہ جہاں ان کی شہادت کا اثر یتیموں مسکینوں وغیرہا کے حق پر وارد ہوتا تھا۔ چہارم یہ کہ جب کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مطابق خلیفہ نے فیصلہ دیا تو بجائے تسلیم کے اور لا یجدوا فی انفسہم حرجاً کی بجائے ناراض ہو گئیں پنجم یہ کہ ناراض بھی ہوئیں تو خلیفہ رسول پر کہ جس کی اطاعت ان پر فرض تھی ششم یہ کہ اصول کافی کے مطابق قرآن کی پیشگوئی کے خلاف آتے ہیں پر سوار ہو کر چالیس دن تک مدینہ کے [illegible] بلکہ سب مہاجرین اور انصار کے پاس جاتی رہیں ہفتم یہ کہ پھر حرص کی یہ حد کہ بموجب فروع کافی سات گاؤں آپ کے قبضہ میں موجود تھے۔ لیکن پھر بھی فدک پر اس قدر تکرار اور ذلت کو برداشت کرنا ہشتم اصول کافی کی روایت کے مطابق آنحضرت نے حضرت سیدہ سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہارا حق چھینا جائے تو صبر کرنا اور غصہ نہ کرنا۔ پر فدک کے لئے اس کے برعکس بے صبری اور غصہ کیا جس کی کوئی حد نہیں پس بجائے اس کے کہ حضرت سیدہ پر اعتراض وارد ہوں کیوں یہ نہ کہا جائے کہ اس قصہ پر شیعی المذہب کے لوگوں نان خود غرض لوگوں نے بہت کچھ حواشی چڑھا دئے ہیں اور اصل واقعہ بالکل صاف ہے جس سے حضرت سیدہ پر کوئی بڑا الزام عائد نہیں ہوتا۔ ہاں اس واقعہ سے ایک بات خوب ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب حضرت سیدہ حضرت علیؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ساتھ لیکر حضرت ابوبکرؓ کے پاس فیصلہ [illegible] گئیں اور خلافت جو کہ اس سے ہزارہا درجہ افضل اور اعلیٰ تھی۔ اس کے لئے حضرت علیؓ آپ کے پاس دعویٰ نہ لے گئے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب صاحبان حضرت ابوبکر کو خلیفہ تسلیم کرتے تھے ورنہ کیا وجہ کہ افضل کا دعویٰ دائر نہ کریں اور ادنیٰ کے لئے اس قدر زور لگائیں میرے خیال میں اس واقعہ پر حواشی چڑھانے والوں سے تین بڑے بھاری قصور ہوئے جس سے اعتراض میں نقص رہ جاتا ہے اول یہ کہ انہوں نے یہ نہ روایت بنائی کہ ابوبکرؓ حضرت سیدہ کو محروم کر کے فدک یا فدک کے محاصل اپنے ملک اور تصرف میں لے آیا تھا اور جب تک یہ نہ ہو تب تک ابوبکر کی نیت پر مزہ دار حملہ نہیں ہو سکتا۔ دوم یہ کہ انہوں نے یہ روایت نہ بنائی کہ جب حضرت مولیٰ مشکل کشا منصب خلافت پر بیٹھے تھے تو سب سے اول یہ کام کیا تھا کہ فدک کو آل سیدہ میں واپس کر دیا تھا تاکہ مولیٰ مشکل کشا پر یہ اعتراض نہ رہتا کہ آپ نے حضرت سیدہ کی روح پاک کو اس رنج و الم اور غیظ و غضب سے آرام دیا

کہ مس کے بعد از وفات باقی رہنے کے یقین سے حضرت سیدہ نے وصیت کی تھی کہ ابوبکر میری صلوٰۃ جنازہ سے روکا جاوے لیکن اگر میں اس وقت اپنی جدہ ماجدہ حضرت سیدہ کے پاس ہوتا تو ضرور اس قدر عرض کر دیتا کہ صلوٰۃ جنازہ تو ایک دعا ہے پر کیا آپ نے خداوند کریم سے اس کا کچھ بندوبست کرایا ہے کہ اگر وہ ابوبکر کو سامنے درود سے نہیں روک سکتا تو کم انکم و آل محمد سے تو ضرور روک دے۔ تا کہ پنج وقت صلوٰۃ کی دعا سے آپ کی روح کو دکھ اور رنج والم پہونچا کر نعیم جنت کو آپ پر منغص نہ کرے سوم یہ کہ ان کو چاہیئے تھا کہ من اغضبہا الخ اور من اذاھا کے عوض کوئی اور روایت لاتے بتلاتے کیونکہ یہ دونوں آنحضرتؐ کے اس خطبہ کا ایک ٹکڑا ہیں جو کہ آنحضرتؐ نے اس وقت پڑھا تھا جبکہ حضرت مولی مشکل کشا ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے لگے تھے اور اس خبر سے حضرت سیدہ کو نہایت درجہ کی ایذا پہونچی اور آپ غضب کی حالت میں آنحضرت کی خدمت میں آئیں اور سب واقعہ بیان کیا تو آنحضرتؐ نے صحابہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ الفاطمۃ بضعۃ منی الخ۔ تو اب نقص یہ ہے کہ جیسا ابوبکر پر اعتراض کرتے ہوئے یہ حدیث پڑھی جاتی ہے تو اس کا سارا شان نزول ذہن میں آ کر اس طرف خیال کو کھینچتا ہے کہ اس کے اول مورد یا یوں کہیئے کہ اصل مورد خاص حضرت مولی مشکل کشا رہے ہیں جس سے آپ کی کسر شان کی معصیت کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ سوال نمبر ۵ کا خلاصہ۔ آنحضرتؐ نے حکم اور مروان بن حکم کو مدینہ سے نکال دیا تھا اور پہلے دو خلیفوں نے اُدھر ہی نکالدیا۔ لیکن حضرت عمر نے تینوں کا خلاف کر کے مروان کو کیوں واپس بلالیا۔

جواب۔ چونکہ حضرت عثمان کا خلیفہ خاتم النبیین ہونا کتاب اللہ اور سنت اللہ اور شہادت اللہ سے ثابت ہے لہذا ایسی روایت محض افترا ہے جس سے یہ لازم آوے کہ خلیفہ نبی نے نبی کی حکم عدولی کی ہے آنحضرت کی زندگی میں حکم اور مروان نہ مدینہ میں رہتے تھے اور نہ آپ نے ان کو مدینہ سے نکالا ہے بلکہ یہ محض جھوٹ اور افترا ہے ہاں بعض روائتوں میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے حکم کو مکہ سے نکالدیا تھا لیکن بہت سے وجوہات سے ثابت ہے کہ یہ روایت ہی سراسر غلط ہے۔ ۱ بعض روائتوں میں صاف لکھا ہے کہ وہ نہیں نکالا گیا ۲ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ حکم فتح مکہ کے دن مشرف بالاسلام ہوا تھا اور یہ بھی ثابت شدہ امر ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرتؐ نے حضرت یوسف کی طرح لا تثریب علیکم الیوم پڑھ کر سب کو معافی دیدی تھی اسی وجہ سے فتح مکہ کے دن کے مسلمانوں کو طلقاء فتح کہتے ہیں اور حکم کی استثناء ان احادیث معتبرہ میں ہرگز نہیں ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نہیں نکالا گیا پھر اس کا کوئی قابل اخراج جرم بھی ثابت نہیں ہے اور اگر فرض کیا جاوے کہ وہ مکہ سے نکالا گیا تھا تو پھر یہ بات ثابت نہیں کہ یہ اخراج دائمی تھا زنا جیسے بدترین گناہ میں بھی اخراج ایک ہی سال تک ہے اور پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ اسلام کی سلطنت کی قلمرو سے نکالا گیا تھا جس طرح یہود کا اخراج قرآن مجید کے حکم سے ہوا تھا وہ بھی قیصاری قلمرو سے نہ نکالے گئے تھے اور حکم تو آخر مسلمان تھا اور نہ یہ ثابت ہے کہ کچھ حدود سے اس کو باہر نکالا گیا تھا مدینہ منورہ میں کہ اندر تھا اور پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ تو یہ اصلاح اور شفاعت سے بھی اس کا واپس ہونا جائز نہ تھا بلکہ بعض تحقیقوں میں صاف آیا ہے کہ حضرت عثمان کی شفاعت

پر اُس کی منشاء میں حکم کی واپسی کا حکم صادر ہو گیا تھا اس کے علاوہ فتح مکہ کے وقت مروان کی عمر سات سال کے قریب تھی جس میں وہ مکلف نہ تھا اور کل تزر وازرۃ وزر اخری۔ قرآن مجید کا عام فتوی ہے پس اگر یہ سب باتیں فرض بھی کی جاویں تو بھی مروان اس حکم کے نیچے ہرگز نہیں آ سکتا اور نہ صغر سنی کے باعث والد کیساتھ باہر چلے جانے سے اس کا واپس کرنا ممنوع یا حکم عدولی کا باعث ہو سکتا ہے چونکہ مروان پر بہت کچھ بیجا حملے کئے گئے اور کئے جاتے تھے لہذا خداوند کریم نے ایک مدت تک سلطنت کو اس کے خاندان کے قبضہ میں کر کے اس کا معاوضہ بوجہ احسن کر دیا ہے۔ سوال نمبر ۶ کا خلاصہ خلفاء کا آپس میں اتفاق تھا یا نفاق؟ اگر اتفاق تھا تو پھر حضرت علیؓ نے حضرت عثمان کا قاتل کیوں چھوڑ دیا یا یہ ماننا پڑیگا کہ حضرت عثمان کا قتل ہونا جائز تھا اور اسی وجہ سے حضرت علیؓ نماز جنازہ میں بھی شریک نہ ہوئے تھے۔ جواب ہمیں یقین ہے کہ آنحضرتؐ کے کسی خلیفہ میں کسی قسم کا نفاق نہ تھا اور ہرگز نہ تھا۔ ہاں شیعہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے دل میں نفاق تھا اپنی جماعت میں تو خلفاء ثلثہ کو ظالم غاصب خارج از دائرہ اسلام وغیرہ کہا کرتے تھے پر ظاہرا ان کی بیعت بھی کر لیتے تھے اور اظہار وفاداری کرتے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھا کرتے تھے لیکن چونکہ اذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا و اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم ان لوگوں کا کام ہے جو اپنے آپ کو مومن کہلائیں گے ورنہ فی الحقیقت وہ مومن نہ ہوں گے بلکہ لہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون کا مورد ہوں گے اور حضرت علی اس جماعت سے ہرگز نہ تھے لہذا ہم یقین کرتے ہیں کہ حضرت علی میں نفاق نہ تھا نیز کتاب اللہ اور سنت اللہ اور شہادت اللہ سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان خلیفہ خاتم الانبیاء تھے پس اگر حضرت علی ان کے منکر و مخالف ہوں تو بموجب حکم قرآن مجید فاولئک ہم الفاسقون کی جماعت سے ماننا پڑیگا جو کہ آپ کی شان کے یقیناً خلاف ہے پس اس سے صاف ثابت ہے کہ قاتل عثمان کے حوالہ نہ کرنیکا باعث نفاق علی قرار دینا محض افترا اور غلط اور بدظنی ہے جو کہ ان سب آیات و سنت اللہ اور آثار ثابتہ کے متضاد اور مخالف ہے جو کہ ان دونوں کے منصب رفیع کے مثبت ہیں علاوہ بریں نفاق کو سبب قرار دینا تب ہی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ ثابت کیا جائے کہ قاتل نہ دینے کا اور کوئی سبب نہیں ہو سکتا حالانکہ اب تک یہ ثابت نہیں کیا گیا۔ علاوہ بریں یہ بھی ثابت کرنا ضروری ہے کہ حضرت علی کو یقیناً قاتل معلوم تھا یا جسکو فریق ثانی قاتل خیال کرتا تھا وہ حضرت علی کے نزدیک بھی یقیناً قاتل تھا یا کم از کم اس کا قاتل ہونا قرار یا شہادت سے ثابت ہو چکا تھا۔ اور یہ بھی کہ جو قاتل مانگتے تھے وہ مقتول کے جائز ولی تھے اور یہ بھی کہ اصول سیاست کے خلاف ان کا مطالبہ نہ تھا بلکہ اسی طور پر مطالبہ کرتے تھے جو کہ آداب شریعت اور اسلوب سیاست کے مطابق تھا لیکن نہ معترض نے ان امور کو ثابت کیا ہے اور نہ کر سکتا ہے بلکہ ان کے خلاف ثابت ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ اعتراض حضرت عثمان کے قتل کے جواز کیلئے کیا گیا ہے لیکن اگر یہ امور ثابت ہو جاویں تو پھر بجائے جواز قتل نفاق علی ثابت ہو جاتا ہے پر چونکہ شیعہ نے نفاق کا نام تقیہ رکھکر جواز کیا بلکہ فرض قرار دیدیا ہے کہ جس کا تارک حضرت امام حسینؑ بھی تھے لہذا یہ ان پر گراں نہیں گذرتا لیکن قرآن کا صاف فتوی ہے کہ ایسا کرنیوالے اگرچہ اپنا نام مومن رکھتے ہیں پر وہ مومن نہیں شاید ومن الناس من یقول میں مضارع اسی لئے اختیار کیا گیا ہے رہا جنازہ تو اول اس کا ثبوت

کیا ہے دوم یا ایسے مقصدہ میں آپ کا شریک ہونا مناسب تھا یا بروقت جنازہ آپ کو خبر دی گئے تھی یا آپ کے لئے کوئی مانع نہ تھا یہ امور ہیں جبتک ان کا فیصلہ نہو تو نفس جنازہ نہ پڑھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ جواز قتل یا عدم جواز صلوٰۃ کے قائل تھے کیا حضرت عثمان کی زندگی میں آپ کے پیچھے حضرت علی نے کبھی نماز نہیں پڑھی یا وہ نعوذ باللہ منافقانہ کارروائی تھی اسد اللہ الغالب اور مشکل کشا اور پھر یہ کارروائی۔ سوال نمبر ۷ کا خلاصہ۔ حضرت علی اور معاویہ کے جہاد میں آپ کیا فرماتے ہیں حالانکہ ایک مومن کے قتل و من قتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم آیا ہے اور یہاں ہزار ہا قتل کئے گئے۔ جواب۔ قرآن مجید میں قتل عمد کی سزا قتل اور جہنم ہے اور خطا کی تحریر رقبۃ الخ ہے باوجود اس حکم کے آنحضرتؐ کے زمانہ میں بہت دفعہ یہ صورت پیش آئی ہے کہ اجتہادی غلطی سے ایک مسلمان نے دوسرے کو قتل کیا ہے لیکن نہ قتل عمد کی قاتل کو سزا دیگئی ہے اور نہ قتل خطا کا کفارہ ادا کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت علی اور امیر معاویہ کے معاملہ میں جہاں تک غور کیا جاتا ہے اسکی بنا امیر معاویہ کی ایک اجتہادی غلطی پر تھا اور آج دن تک جس قدر اس جنگ پر لکھا گیا قتل عمد کی کوئی تسلی بخش دلیل پیش نہیں کیگئی پس جبکہ یہ اجتہادی غلطی کی بنا پر تھا تو اس کا حکم بھی وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ سوال نمبر ۸ کا خلاصہ۔ قرآن مجید میں قرن فی بیوتکن وارد ہے اور حضرت عائشہ اس کے خلاف اونٹ پر سوار ہو کر مجمع عام میں گئیں جبکہ حضرت علی سے جنگ کے لئے گئی تھیں۔ جواب۔ اگر اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر جانا میں انہوں نے قرن فی بیوتکن کے خلاف کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ قرن الخ کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ وہ گھر سے بالکل باہر قدم نہ رکھیں کیونکہ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ آنحضرتؐ کی موجودگی میں وہ اپنی گھروں سے باہر جاتی رہی ہیں حتی کہ حج اور جہاد میں بھی گئیں اور ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی قرن کے معنے خود بتا دیتا ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ اونٹ پر سوار ہو کر میں یا مجمع میں کیوں گئیں تو یہ بھی کوئی ممنوع امر نہیں ہے کیونکہ جہاد کی اور حج کی مجمع عام میں اونٹ پر ہی سوار ہو کر جاتی رہی ہیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ ستر کے خلاف کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے جو ستر فرض کیا ہے ہرگز ثابت نہیں کہ حضرت عائشہ نے اس کا خلاف کیا ہے اور نہ اونٹ پر سوار ہونا یا چادر منہ اور گریبان پر ڈالکر مجمع میں جانا ستر کے خلاف ہے میں پہلے شیعہ کی معتبر کتاب کے حوالہ سے بیان کر چکا ہوں کہ حضرت سیدہ گدھی پر سوار ہو کر چالیس دن تک فدک کے لئے خانہ بخانہ پھرتی رہی تھیں ہاں البتہ اس قدر فرق تھا کہ حضرت عائشہ شتر سوار تھیں اور حضرت سیدہ خر مادہ پر سوار تھیں اور بس۔ سوال نمبر ۹ کا خلاصہ۔ ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔ میں ارض سے مراد بیت المقدس یا زمین شام ہے اور یزید پلید اس کا بادشاہ ہوا اور امامین شریفین اس کی سلطنت سے محروم رہے۔ جواب۔ یزید پلید اور اس کے بہت سے ہم جنسوں کا ارض مقدسہ کا بادشاہ ہونا ہی اس امر کی کافی شہادت ہے کہ اس کے یہ معنی صحیح نہیں ہیں جو کہ آپ نے خیال کئے ہوئے ہیں نیز یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ زبور کی اس پیشگوئی کے بعد مدتوں تک مشرک لوگ ہی اس کے بادشاہ رہے ہیں اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ورنہ اگر یہ معنے صحیح ہیں تو پھر قرآن مجید کے ماننے والوں میں ایک اسی آیت سے سب مذہبی نزاعوں کا فیصلہ ہو سکتا ہے کیونکہ قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ جو شام یا بیت المقدس کا بادشاہ ہو وہ صالح اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک تازہ پیشگوئی

الہام الٰہی "دشمن کا بھی ایک وار نکلا"۔ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔ یعنی کوئی ایسا امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کی کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا کہ کفار کو سخت شکست آئی اور نامی افسر اور سرگروہ ان کی فوج کے اس لڑائی میں مارے گئے جیسا کہ ابوجہل۔ یہ خوشی تو مومنوں کو پہونچی۔ پھر دوسری مرتبہ کفار کی خوشی کی نوبت آئی اور اُحد کی لڑائی میں دردناک شماتتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے۔ یہ خیال بھی آیا کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی۔ تب اُن کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔ یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دُکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی اور ایسا ہی دُکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ یہاں تک کہ جن کو امیر فوج بنا کر لائے تھے یعنی ابوجہل وہ بھی کھیت رہا اور بڑے بڑے کافر مارے گئے پھر اگر اس کے مقابل امیر حمزہ شہید ہوئے اور دوسرے بزرگ بھی شربت شہادت پیا تو اس قدر بالمقابل صدمہ دیکھنا ضروری تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی قانون قدرت ہے کہ کبھی کافر فتحیاب کئے جاتے ہیں اور کبھی مومن تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلاء مومنوں کے لئے پیش آجاتا ہے جو کافر مارے خوشی کے اچھلتے پھرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس اپنی وحی مقدس میں یہی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولہا بین الناس ان کو بھی کچھ خوشی پہنچائی جاوے۔ سو الہام اس کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائے گا اور جو نشانات اس تھوڑے عرصہ میں ہماری تائید میں ظاہر ہوئے جو ہماری خوشی کا موجب اور مخالفوں کے رنج کا موجب تھے وہ بہ تفصیل ذیل ہیں اول سب سے پہلے مسمی کرم دین ساکن بھیں ضلع جہلم کے مقدمات میں دو رحمت کے نشان خدا تعالیٰ کے ظاہر ہوئے پہلے وہ مقدمہ ہے جو کرم دین مذکور نے جہلم کی عدالت میں بصیغہ فوجداری مجھ پر دائر کیا تھا اس میں خدا تعالیٰ نے قبل فیصلہ اس مقدمہ کی مجھے خبر دی کہ کرم دین مذکور ناکام رہے گا اور شکست کھائیگا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ چنانچہ ابھی مقدمہ زیر تجویز ہی تھا کہ میں نے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں اس پیشگوئی کو چھاپ کر شائع کر دیا اور جب میری طلبی جہلم کی عدالت میں ہوئی تو میں کئی نسخے اس کتاب کے ساتھ لے گیا اور قبل فیصلہ مقدمہ لوگوں میں تقسیم کر دئے اور قادیان میں ہی جہلم کے جانے سے پہلے کئی نسخے اس کتاب کے تقسیم کئے اور ایک نسخہ حسب دستور گورنمنٹ میں بھی بھیجدیا۔ اور آخر پیشگوئی کے مطابق کرم دین کے مقدمہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت جہلم نے اس کو خارج کر دیا۔ یہ پہلا نشان ہے جو ظاہر ہوا۔ پھر ایک اور مقدمہ کرم دین مذکور نے فوجداری میں میرے پر گورداسپور کی عدالت میں دائر کیا اور اس پر بھی ہماری جماعت میں سے ایک شخص کی طرف سے ایک فوجداری مقدمہ دائر ہو گیا۔ ان مقدمات کے فیصلہ سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ انجام کار میں کرم دین کے مقدمہ سے بری کیا جاؤں گا مگر وہ سزا پا جائیگا چنانچہ وہ پیشگوئی میں نے قبل فیصلہ مقدمہ کے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرا دی اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ کرم دین سزا پا گیا اور میں انجام کار بری کیا گیا اور یہ دو نشان تھے۔ جو ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوئے۔ اور پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا یہ خبر بھی میں نے قبل از وقت الحکم اور بدر کے ذریعہ سے شائع کر دی چنانچہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا جس کی نقصان رسانی کی تفصیل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ چوتھا نشان تھا جو ظاہر ہوا۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئے گا اور وہ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئیگا۔ چنانچہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کا دن گذرنے کے بعد رات کو ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا۔ جس سے بہت سے گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ اور یہ **پانچواں نشان** تھا جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا۔ پھر ایسا اتفاق ہو گیا کہ ایک شخص چراغ دین نام جموں کا رہنے والا جو ابتدا میں میرا مرید تھا مرتد ہو گیا اور پادریوں کے ساتھ ایک خطرناک اختلاط اس کا ہو گیا اور اس نے پیغمبری کا دعویٰ بھی کیا۔ تب میں نے اس کی نسبت بد دُعا کی اور مجھے خدا تعالیٰ سے الہام ہوا کہ خدا اُسے فنا کر دے گا اور اس کو غارت کرے گا اور اس پر غضب نازل کرے گا اور اشارہ کیا گیا کہ وہ طاعون سے مرے گا۔ اسی لئے میں نے طاعون کے رسالہ میں کہ جو طاعون کے بارے میں میں نے لکھا تھا جس کا نام دافع البلاء ہے یہ پیشگوئی درج کی چنانچہ وہ اپنی کتاب منارۃ المسیح کے ایک برس بعد جس میں مجھے اس نے دجال قرار دیا ہے اس قہر میں گرفتار ہوا۔ کہ اول دو لڑکے اور ایک لڑکی اس کی طاعون سے مری۔ اور پھر چار اپریل ۱۹۰۶ء کو خود طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا۔ اور یہ **چھٹا نشان** تھا۔ جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور نشان ظہور میں آیا کہ اس نے اپنی طرف سے صریح لفظوں میں مباہلہ کیا اور اپنا ذکر کر کے اور میرا نام لے کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو مفتری اور حق کا دشمن ہے خدا اس کو فنا کر دے اور حق اور باطل میں فیصلہ کر دے۔ اُس کی اس دعا پر صرف دو تین روز ہی گذرے تھے کہ وہ خدا کے مواخذہ کے نیچے آگیا۔ اور ایک دردناک عذاب کے ساتھ مرا۔ بھلا اس سے زیادہ دردناک کونسا حادثہ ہوگا کہ پہلے اس نے اپنے عزیز دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی آنکھ کے سامنے مرتی دیکھی اور اس پرمصیبت حادثہ کو مشاہدہ کر لیا کہ اب اس کی قطع نسل ہو گئی اور کوئی اس کی نسل میں سے باقی نہیں رہا اور پھر بعد اس کے اسی طاعون سے بصد حسرت آپ موت کا پیالہ پیا اور ایمانی حالت کا یہ نمونہ دکھایا کہ دونوں لڑکوں کے مرنے کے بعد اس کے کلمات یہ تھے کہ اب خدا ہی میرا دشمن ہو گیا۔ یہ **ساتواں نشان** تھا جو ظہور میں آیا۔ پھر بعد اس کے ایک اور نشان ظاہر ہوا کہ ایک شخص ڈوئی نام جو امریکہ کے صیہون نام ایک شہر میں رہتا تھا اور پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور الہام کا بھی مدعی تھا۔ میں نے اس کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا اور بہت تکبر دکھلایا اور میں نے اس کی نسبت انگریزی رسالہ میں شائع کیا کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ چنانچہ امریکہ کے اخباروں میں بھی یہ مضمون شائع ہو گیا۔ اب وہ کچھ عرصہ سے فالج کے مہلک مرض میں گرفتار ہو گیا اور ساری پیغمبری اس کی دریا برد ہو گئی اور چراغ دین کی طرح اس نے بھی ثابت کر دیا کہ جھوٹا پیغمبر کس طرح جلد پکڑا جاتا ہے۔ اور اب امریکہ سے خبر آئی ہے کہ وہ قریب المرگ ہے۔

---

* نوٹ۔ اسی کے ہم رنگ واقعہ عبداللہ آتھم اور لیکھرام تھا عبداللہ آتھم تعین شرطی پیشگوئی کے موافق مرا مگر تب بھی مخالفوں نے اس بات پر بہت خوشی ظاہر کی کہ وہ میعاد کے اندر نہیں مرا پس یہ معاملہ ایسا تھا جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی نسبت "شبہ لہم" کا معاملہ تھا خدا کو منظور تھا کہ بموجب اپنے قانون قدرت وتلک الایام نداولہا بین الناس مخالفوں کو خوشی پہونچاوے کیونکہ لیکھرام کے نشان نے ان کو غمگین کر دیا تھا اور یہ خوشی بھی قائم نہ رہی کیونکہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی جو منہ بند

یہ آٹھواں نشان ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے میری تائید میں ظاہر کیا۔ ایسا ہی خدا نے مجھے اپنی پاک وحی سے خبر دے کر فرمایا تھا

اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویران کردی

جس میں یہ اطلاع دی گئی تھی کہ بہت سے دشمن مریں گے اور ان کا گھر ویران ہو جائے گا۔ چنانچہ مجھ کو سیالکوٹ وغیرہ کتنے مقامات سے خط آئے ہیں۔ کہ اس سال میں کئی سخت طبع اور ناپاک دل دشمن جو سخت متعصب تھے معہ عیال و اطفال اس جہان سے گذر گئے۔ جن کی تفصیل کسی مستقل رسالہ میں انشاء اللہ درج کی جائے گی۔ یہ نواں نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اس سال میں میری تائید میں ظاہر فرمایا۔ پھر میں نے اپنے متواتر اشتہارات میں بار بار شائع کیا تھا۔ کہ دنیا میں سخت سخت زلزلے آئیں گے اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہوں گے اور بہت موت ہو گی۔ چنانچہ ایسے زلزلے فارموسا چین اور سان فرانسسکو ملک امریکہ اور اٹلی میں آ گئے اور وہ درحقیقت ایسے خوفناک ہیں کہ جو شخص پہلے میرے اشتہارات کو پڑھے گا اور پھر ان زلزلوں اور عام تباہی کا نظارہ اس کی نظر کے سامنے آ جائے گا تو اس کو بہر حال اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ وہی پیش گوئیاں ہیں جو پہلے میری طرف سے ہو چکی ہیں۔ یہ تین نشان ہیں۔ جن کے ملانے سے بارہ نشان ہوتے ہیں جو ان دنوں میں ظہور میں آئے اور پانچ اور زلزلوں کا وعدہ ہے۔ جن کی انتظار کرنی چاہیئے۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ اگر یہ زلزلے امریکہ وغیرہ کے اس شخص یعنی اس عاجز کی تائید اور تصدیق کے لئے آئے ہیں۔ تو یہ کیوں کر ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ ان ملکوں کے لوگ تو اس کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو جھوٹ ہے کہ وہ لوگ میرے نام سے بے خبر ہیں۔ امریکہ کے مشہور اور نامی اخباروں میں کئی دفعہ میرا اور میرے دعویٰ کا ذکر آ چکا ہے۔ بلکہ انہیں اخبار والوں نے لکھا تھا کہ پنجاب سے فلاں شخص ڈوئی کو جو پیغمبری کا دعوے کرتا ہے۔ مباہلہ کے لئے بلاتا ہے اور ڈوئی اس سے بھاگتا ہے۔ اس صورت میں وہ بے خبر کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ ماسوا اس کے جبکہ تمام دنیا کے زلزلوں کی نسبت ان زلازل سے پہلے جو اب ظہور میں آئے میری پیش گوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ اور قبل واقع ہونے ان زلزلوں کے انگریزی میں وہ رسالے میری جماعت کے لوگوں کو جو انگریز ہیں اور امریکہ کے بعض حصوں میں رہتے ہیں۔ پہونچ چکے ہیں۔ اور اس ملک میں عام طور پر بھی وہ رسالے شائع ہو چکے ہیں۔ تو اس صورت میں امریکہ کے لوگ ان پیش گوئیوں سے بے خبر کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ ماسوا اس کے ان ممالک میں محض قہری طور پر زلزلے آئے ہیں اور جن کہ ان زلازل کی نسبت پیش گوئیاں پہلے ہو چکی ہیں۔ اس لئے وہ لوگ اس نشان سے انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں جو موتیں ان میں واقع ہوئی ہیں۔ وہ ان کے گناہوں اور فسق و فجور کی وجہ سے ہیں اور یہ زلزلے میری طرف سے ان کو رہنمائی کرتے ہیں۔ کیوں کہ میں نے ہی قبل از وقت ان کو ان آفات کی خبر دی ہے۔ غرض ہلاک ہونے والے اپنے سابق گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور جنہیں پیش گوئی کی خبر ملے گی۔ ان کے لئے وہ نشان ہوا۔ اگر وہ اس نشان کو ٹال دیں گے۔ تو پھر کوئی اور عذاب آئیگا۔

اب جبکہ یہ دس نشان تازہ بتازہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہو چکے ہیں اور دشمنوں کو بہت کوفت اور ہم و غم پہنچا ہے۔ تو مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالیٰ پیش گوئی کے طور پر فرماتا ہے کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا۔ جو کسی قدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہو جائے گا۔ معلوم نہیں کہ وہ کیا امر ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہی ہماری عادت ہے۔ کہ کبھی ہم دشمن دین کو بھی خوش کر دیا کرتے ہیں جیسا کہ خادمان دین کو خوش کرتے ہیں۔ لیکن انجام پرہیزگاروں کے لئے ہوتا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتھر

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعودؑ

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے۔ وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے اربا ہ تکریر رعایت کی جاوے گی۔ معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۲ صفحہ۔ اختیار الاسلام ہر سہ حصہ درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آویں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ ماہواری نکلا رہے گا جس کی قیمت سالانہ پیشگی ۱ر ہے علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان، مسائل شرعیہ، عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کرے گا۔ ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہونی چاہئیں۔

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز بالتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیوں کہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۲؍ہ ہے۔ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینجر روزانہ اخبار عام لاہور۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۳۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۲¾	۱	۲

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بفائدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے (۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں۔ (۳) اشتہار متواتر دیا جائیگا یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زائد اجرت چارج ہو گی (۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارت میں تبدیل کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا (۵) اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالیانہ دس روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

جس کا یاد رکھنا آپکے لیئے اشد ضروری ہے۔

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اِتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولے
قلم جس لیئے مَیں نے اَب ہے اُٹھالی
مرادیں ہمیشہ تو بَر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمیں اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کیا نیو الا
تو قادر توانا ہے۔ بندۂ حضوری

خداتعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اُس نے ہندوستان بھر میں او ماس کے باہر اپنے لیئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ٹھگی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لیئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپکے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپکے کان تک ضرور ہی پہنچ چکے ہوں گے۔ کیوں کہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونیکا چرچا نہو۔ اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیون نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کردی اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کردئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے۔ جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سُنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت الا اشتہاران کے نام سے دنیا مین کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خداتعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے تا یہ لوگ اس بُت پرستی سے باز آوین اور سمجھین کہ رزاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہاں تک لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ :-

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدین تب انکو جواب لکھے گئے کہ آپنے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہین نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا لاگت اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپکو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپکو معلوم ہوجائے گا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کا کیا منشاء ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے۔

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدین یہ آپکا اختیار ہے اور خداتعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اس کا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں۔

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب بننا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہین ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہین بحوالہ خدا کرتا ہوں (وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میا سنگھ نے ممیزی کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا مین اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اُسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریبا ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہوگیا اور وہ سرنگو کیا ملا فرض کرو اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ یہ بالی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کی قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہین پاسکتے کیونکہ وہ دل کی بھید دل اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے۔

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آوین کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھیں خواہ وہ ہماری اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو یہ سمجھ لین کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی یہی خاص صنعت ہے۔ پھر خرید و یا نہ خرید و۔ یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھیئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت **لاہور** کیونکہ اس کا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام **مفرح عنبری** ہے۔ مورخہ ۱۸- مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان مین میان معراج دین عمر پروپرائٹر کیئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد ... الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

ایجہان منتظر خوش باش کا مدولستان | رجسٹرڈ نمبر ... آں مسیح در آخر مہدیٔ آخر زمان

نمبر ۱۹ | ۱۵۔ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ ... مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۹

سلسلۃ القدیم جلد ۵ | بروز جمعرات | سلسلۃ الجدید جلد ۲

چہ گویم با تو گر آئی ... در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... ؎

معاونین درجہ اول جن کو عہ روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... ؎

معاونین درجہ دوم جنکو ... پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... ؎

معاونین درجہ سوم ... عام قیمت ... ؎

عام قیمت ... فی پرچہ ... جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائینگے ان سے بحساب ... لی جاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ... ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسیدیں اخبار میں چھپائی جاینگی علیحدہ رسید دی جاینگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

لوکل ... عا ... افریقہ ... ؎

اطلاع

اخبار بدر کی نسبت کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے

آؤ عیسائیو ادہر آؤ ✤ نورِ حق دیکھو راہ حق پاؤ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب ... سے ... تحریری مباحثہ کرکے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کرکے ... اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم آمین

اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ و صلٰوۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون۔

امّا بعد

۴۔ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح نابینا ... ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ ... عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ ... کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کرچکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ غدر کرکے ہی اس مباہلہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری ... درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ تو شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ انہی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لیے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لیے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کرچکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کرچکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۳۲ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کرسکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو

گلزار ... محمد حسین ...

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ ہی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھجوا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں یک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہو گا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جا دے گا۔ اگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہو گی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء

بدر

۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَام
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا دوائی کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بندگی ہوئی ہے۔ اور اس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی۔ لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا "یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا وے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں"۔ پھر الہام ہوا

"اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاوینگے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر برف نازل کرے گا۔ اور برف باری کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب ہے حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے۔ کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہو گی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہو گا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہو گا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور تشکک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔

واللّٰہ اعلم بالصواب

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا حَقًّا۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات مت کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں غرق ہو کر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کر دوں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو ٹلیگا نہیں۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر اور ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی۔ ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی ۱۹۰۶ء۔ الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

خو * خو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

ایکہ ہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۔ آں مسیح در آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۹ | ۱۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۹

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ ۔ للعہ

معاونین درجہ اول جن کو ۲۰ روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۱۰ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲ عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کا پرچہ لکھنے کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے ۔ منیجر

نوکل ... عا ... افریقیہ ... صہ

اطلاع

اخبار بدر سے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیے

آؤ عیسائیو ادہر آؤ ۔ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب سے [illegible] تحریری مباحثہ کرکے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کرکے [illegible] تسرم کو [illegible] دور کرنے کی اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے ۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم آمین اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم ۔ آمین ۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ وصلالۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون ۔

اما بعد

۴ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح نابینا ۔ ایس ۔ پی ۔ جی ۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے ۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ کے موافق اس ذریعہ سے تمام مذہبوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کرچکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا ۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ غدر کرکے ہی اس مباہلہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری [illegible] درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے ۔ غور سے پڑھا ۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ تو شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں ۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے ۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لیے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لیے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کر چکا ہوں ۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کرچکا ہوں ۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۲۳ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲ ۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے جس نے اس کو دعوت کی ہے ۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں کہ جب لاہور ۔ کلکتہ ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ بالمباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیجا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جاوے گا اگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہوئی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

بدر مسیح

۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَامِ
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولاورس کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بندکی ہوئی ہے۔ اور اس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی۔ لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں۔ پھر الہام ہوا

"اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاوینگے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے بہار کے ایام میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر برف نازل کریگا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی۔ اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے۔ کہ جن سے کلی اطمینان ہوگئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔ واللّٰہ اعلم بالصواب

پھر ۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا حَقًّا۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات مت کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں غرق کر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلیگا۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

ﷲ ﷲ

عام اخبار

پچھلے سال پنجاب میں جو مویشی سانپوں وجنگلی جانوروں نے ہلاک کئے۔ ۵۸۴۱ تھے۔

مظفر گڈھ سے قحط زدگان جاپان کی امداد کا ۱۰۰۰ روپیہ چندہ کرکے بھیجا گیا۔

سکندرآباد میں بھی خزن بارود کے اڑنے کا خوفناک حادثہ ہوا تین آدمی بھی ہلاک ہوئے

ایک کاغذ آرکڈ در کے درخت پر جا پڑا۔ جمعرات گذشتہ دن کی رات کا وقت۔ دھماکہ عظیم۔

رنگون کی خبر کہ میجر آنسلو صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کیاؤکپیو بخار سے فوت ہوگئے۔ ۴۱ سال

سنیچر کو بھوانی پور (کلکتہ) میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ تین انسانی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

کلکتہ کی پولیس کنسٹبل گرفتار۔ لڑکیوں کو چرا کر لے جاتے تھے انسپکٹر ڈائرکٹر بھی معطل کیا گیا۔

میونسپلٹی رنگون اور سات انسپکٹران صفائی مقرر کریگی۔ تنخواہ ۴۰۰ تا ۵۰۰ ہوگی

ڈاکٹر ستیہ یاتحسن مشہور عالم جاپان میں مرگئے۔ مدراس میں ان کی یادگار قائم کرینگے

دونوں جاپانی عیسائی سیاح ہندوستان کا دورہ [illegible] کے مدراس سے سیلون کو چلے گئے۔

حضور پرنس آف ویلز ہمراہ حضور پرنسس صاحبہ سوموار گذشتہ کو جبرالٹر میں رونق افروز ہوئے۔

لاہور میں موسم نہایت خراب۔ دن کو باوجود گرد وغبار کے گرمی خوب رات کو ابھی اور خنکی نمایاں ہے۔ ۳۰ تاریخ کو شہر لاہور میں طاعون کی ۴۰ کیس چار فوتیاں تھیں۔

ہمارے حضور شاہ قیصر نیپلز سے براہ خشکی لندن کو واپس گئے وسووس پہاڑ بھی دیکھ لیا ہے۔

ترکی ومصر کے جھگڑے کے کارن تمام مصر میں مفسدانہ اشتہارات چھپ رہے ہیں۔ مساجد میں بھی ہیں۔

ان اشتہاروں میں خلیفہ سلطان کی تعریف اور انگریزوں کی نسبت سخت گالیاں درج پائیں۔

انگریزوں کے خلاف تمام مسلمانوں کا جوش چمکا رہے ہیں۔ اس جھگڑے کو مذہبی رنگت دیتے ہیں۔

روئے زمین کے تمام مسلمان سلطان کو خلیفہ مانتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کو کمال دوراندیشی کی ضرورت ہے۔

یکم کی خبر ۴ مئی کو پائی کہ حضرت خدیو مصر قاہرہ سے سیر یورپ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ حالت نازک۔

سوموار شب کو برٹش پارلیمنٹ میں سالانہ بجٹ پیش کیا گیا خلاصہ بجٹ ۷۰ لاکھ پونڈ ہے۔

قومی قرضہ کی تخفیف محصول کوئلہ کی تنسیخ پر صرف کریگے۔ محصول چائے میں بھی ایک پنی گھٹا دی ہے۔

جو سرکاری سال ختم ہوا اس میں تمام اخراجات نکال کر خالص بچت ۴۳ لاکھ ۲۲ ہزار پونڈ ہے۔

جدید سال رواں میں کل آمدنی محصلات وغیرہ سے ۱۴ کروڑ ۴ لاکھ ۲۲ ہزار پونڈ اندازہ کی گئی۔

خرچ کی کل مقدار ۱۴ کروڑ ۱۰ لاکھ ۲۲ ہزار پونڈ ہے اور بیزی لتو خرچ ۴ لاکھ ہے۔

برٹش کے قومی قرضے کی مقدار ۷۵۵ کروڑ پونڈ ہے یعنی ۱۱ ارب ۳۲ کروڑ روپیہ ہے۔

جنگ ٹرانسوال کی وجہ سے قومی قرضہ ۸۰۰ ملین سے ۲۶ ملین پونڈ تک بڑھ گیا تھا۔ عظیم زیرباری۔

اس قومی قرضے کے سود میں برٹش گورنمنٹ کو ہر سال ۵۴ کروڑ روپیہ دینا پڑتا ہے۔ گھٹانا لازم۔

جو سرکاری سال ختم ہوا ہے۔ اس میں قومی قرضہ ایک کروڑ ۵ لاکھ پونڈ گھٹایا گیا ہے۔

۳۰ لاکھ پونڈ سررشتہ ڈاک کی ترقی پر لگایا ہے۔ تمباکو فروشی بقدر ۱۵ منٹ گھٹا دی گئی ہے۔

تخفیف محصولات سے ۲۰ لاکھ پونڈ کی اندازہ کی جاتی (یعنی) تین کروڑ روپیہ کے برابر۔

پیرس میں جو خطوط دستیاب ہوئے ان سے عظیم سازش کا پتہ لگایا گیا۔ بہت لوگ پکڑے گئے۔

دن کو دھوپ تیز ہوتی ہے۔ رات کو خنکی اپنا رنگ دکھاتی ہے جو صحت کے مضر ہے۔

وزیرآباد۔ چند روز کا ذکر ہے کہ یہاں قوم مہرہ کا ایک شخص رات کو طاعون سے مرگیا تھا۔ مرحوم کے عزیز واقارب دوسرے روز دس بجے صبح لاش مرگھٹ پر لے گئے۔ لیکن خداوند کریم کی قدرت دیکھئے کہ جیسے چتا پر لاش رکھکر آگ لگانے کا وقت آیا۔ مرحوم کے بدن میں جان آگئی۔ وارثان نے لاش واپس لیجانا مناسب نہ سمجھا مرگھٹ کے مکان میں ہی ایک رات اور ایک دن تک رکھا مگر وہ بوقت شام دوبارہ مرگیا۔ یہ موت عجیب ہوئی ہے۔ اس کا چرچا زبان زد خاص وعام ہے۔ (اخبار عام)

کوئی تعجب نہیں۔ ایسے واقعات ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ظالم وارثان پر سخت افسوس ہے کہ اگر مریض کے بچنے کی امید بھی ہوگی۔ تو بے رحم وارثان پہلے ہی سے ختم کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں ایسے توہمات مضر ثابت ہوتے ہیں

موضع گھٹیڈ حالیہ میں ۲۴ اپریل کو سات کھتری مسلمان ہوگئے ہیں۔ اس باعث یہاں کے کھتریوں میں سخت کھلبلی مچ گئی ہے۔ نہ معلوم لوگوں کو تبادلہ مذہب سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ ان مذہبی جھگڑوں نے ہی تو ہندوستان کا بیڑا غرق کیا ہے مگر افسوس کہ اب بھی لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں (اخبار عام)

مامور کا زمانہ ہو اور مامور کے زمانہ میں غیر معمولی ہل چل ہوا کرتی ہے یہ سنت اللہ ہے۔ عیسائیوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے اور سوچنے کی جگہ ہے باوجود اس کے کہ وہ ہر طرح سے مذہب عیسوی کے پھیلانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں ہر ایک جگہ ان کے مرد اور عورتیں وعظ کرتی ہیں روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں لیکن نتیجہ الٹا پڑرہا ہے کہ لوگ آئے دن ان کے گندے اصول کفارہ اور حیات مسیح کے مسئلہ سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے دین اسلام کی توسیع کے لئے نہ ہی تو روپیہ خرچ ہوتا اور نہ ہی غیر مذاہب لوگوں میں وعظ ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی خدا ترقی کررہا ہے اور ترقی بھی وہ جو غیر معمولی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ خدا کے نزدیک یہ مذہب سچا ہے اور پسندیدہ ہے اور دنیا میں اس کے پھیلانے کا اس نے خود ذمہ لیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام

بمبئی میں دو شخص بی۔اے۔ ایل ایل بی جو ہائیکورٹ بشیل عدالت میں ۱۲۔۱۴ روپیہ ماہوار کی اسامیوں پر کام کررہے ہیں۔ (صنعت وحرفت سے لاپرواہی کا نتیجہ ہے)

امتحان انٹرنس پر واویلا۔ امتحان انٹرنس کے غیر معمولی خراب نکلنے پر چاروں طرف سے شور مچ رہا ہے اور واویلا ہورہا ہے یہ امتحان اب کے سال غیر معمولی سخت تھا جیسا کہ پہلے دکھایا جاچکا ہے کہ قریب ۵۰۰۰ میں سے ایک تہائی یعنی ۱۷۰۰ کے قریب امیدوار پاس ہوئے ہیں۔ امیدواروں کے اس خوفناک قتل عام پر ہائے ہائے کا شور بلند ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے اس وبا سے بچایا۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ پانچ لڑکوں میں سے تین لڑکے پاس ہوئے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ مرزا عزیز احمد۔ قاضی عبداللہ اور سمیع اللہ خان۔ باقی فیل شدگان بھائیوں کو بھی خدا کا شکر ہی بجا لانا ضروری ہے۔ کیونکہ خدا کا کوئی حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہمارے سکول تعلیم الاسلام کے استادوں کی محنت اور جانفشانی جیسا کہ انٹرنس کے نتیجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ قابل قدر ہے ہمارے معزز ممبران کمیٹی کو ان کے حقوق کی خاص نگہداشت چاہیئے۔ سنا گیا ہے کہ اکثر لڑکے مبزل فالج میں فیل ہوئے ہیں اور بعض اخبار مثلاً ٹریبیون اخبار عام وغیرہ چاہتے ہیں کہ سہ ماہی یا ششماہی کے بعد فیل شدگان کا ایک امتحان لے کر ان کی تلافی کی جاوے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ممتحن پہلے ہی سے ہر پہلو پر خوب غور وفکر کرلیا کریں تا وہ بعد کے اس قدر واویلا اور شور کے سننے اور شکایات سے بچے رہیں۔

شملہ میں ۱۹۔ اپریل گذشتہ کو ایک کمپونڈر کے ہاتھ سے ایک لڑکا ہلاک ہوا جسکی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس بچہ کو بجائے کھانسی کی دوا دینے کے کاربالک ایسڈ پلا دیا جو کہ ایک زہریلی دوا ہے۔ پلا دیا اور وہ ہلاک ہوگیا یہ ایک خطرناک حادثہ ہوا ہے۔ مطب کو دوا دیتے وقت خاص

ایک مفید سبق

میرے ایک بھائی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت مبارک میں تحریر کرتے ہیں کہ جب میں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کے ارتداد کی خبر سنی۔ تو میں حواس باختہ سا ہو گیا اور حیران رہ گیا کہ یا الٰہی یہ کیسا معاملہ ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ میں پریشان ہی تھا اور اسی سوچ بچار میں تھا کہ مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جگہ سے تحریر مل گئی۔ جس کے پڑھنے سے تسکین ہوئی۔ اور یقین ہوا کہ آپ کے کلمات طیبات کا پورا ہونا ضروری تھا بلکہ وہ کلمات پورا ہونے پر آپ کے مصدق ہیں۔ مولوی فضل دین صاحب نے جو کچھ لکھا ہے درست ہے فی الواقعہ ایسے امور بعض کو تردد میں ڈالتے ہیں۔ لیکن خدا اپنے فضل و کرم سے ہر ایک صاف دل کے لئے نجات کی اور تسکین کی راہ نکال دیتا ہے۔ جیسا کہ ان کی خدا نے رہنمائی فرمائی۔ میں نے وہ مقام اس کتاب سے نکال کر دیکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کس طرح اپنے برگزیدوں کی باتیں پوری کر کے عقلمندوں کے ایمان کی زیادتی کا باعث قرار دیتا ہے اور دنیا میں اسے نشان قائم کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور جس طرح سنار اس سونے کو جو کھرا اور کھوٹا باہم ملا جلا ہو کٹھالی میں ڈال کر کھرے کو کھوٹے سے بالکل الگ کر دیتا ہے۔ ایسے ہی خداوند کریم ہر ایک مامور کے وقت میں حق اور باطل میں فرق کر دکھاتا ہے اور اسے بالکل علیحدہ کر دیتا ہے۔ تا لوگوں میں حق اور باطل کی راہ نمایاں کر کے دکھاوے اور مامور کا زمانہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک عظیم الشان اس وقت تہلکہ مچ جاتا ہے۔ جس کا باعث بھی یہی ہوتا ہے کہ تا اس کے ساتھ والوں اور دشمنوں میں فرق ہو اور خدا نہیں چاہتا کہ کھرے اور کھوٹے آپس میں ملے جلے رہیں ایسا ہی یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کے رفیقوں اور دشمنوں کو الگ کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ آپس میں ملے جلے رہیں اور جن کے دل میں گند ہے اور بظاہر وہ اس کے رفیق ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ان کی اس خراب حالت کا لوگوں پر اظہار کر کے ان کو اس برگزیدہ سے کاٹ دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی صفت ہے۔ کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون

پس جس شخص کے دل میں کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کی اس صفت پر ایمان لا کر اپنی اصلاح کی فکر کرے ورنہ وہ نقص آہستہ آہستہ بڑھ کر جب درخت بن جاتا ہے اور جڑ سے کاٹا نہیں جاتا۔ تو پھر خدا کی اس صفت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور تمام دنیا اس کے اس گند سے خبردار ہو جاتی ہے اور ایسا شخص خدا کے برگزیدہ کا ساتھ دینے کے قابل نہیں رہتا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کا غضب جوش مارتا اور ایسا شخص دنیا سے [illegible] کروایا جاتا ہے۔ ذیل میں وہ خط دوستوں کے فائدہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ محمد نصیب احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے محسن و حکیم امت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۰۶ء میں ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۱۱ و ۱۲ پڑھ رہا تھا۔ کہ تذکرۃ الشہادتین کے آخری حصہ میں حضرت امام کی "ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے" سرخی کے نیچے اگلے صفحہ میں جو صفحہ ۴۶۳ ریویو جلد ۲ ہے یہ فقرے پڑھتا ہوں۔

"مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے چہرۂ باطن پر کوئی داغ جذام ہے ...... میں بہت خوش ہوں گا۔ اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں ...... وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیوں کہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

یہ فقرے جن پر میں نے لکیر کھینچی ہے معاً پڑھنے سے میرا خیال عبدالحکیم کی طرف منتقل ہو گیا اور کارڈ نہ لکھنے اور ملاقات نہ کرنے سے اور بھی زیادہ یقین ہوا کہ عبدالحکیم اس گروہ میں ضرور شامل ہے۔ اس کے بعد پھر کتاب میں نے اس صفحہ کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں یہ فقرہ "اور اگر دلوں میں غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آ جاوے۔ تو [illegible] در پے ملاقات کے اثر سے وہ سختی [illegible] دور ہوتی رہتی ہے" اور اس کی چند سطر [illegible] کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ میں داخل تو ہیں [illegible] کہ ان کو [illegible] علم نصیب ہوئی ہے۔ ان کے [illegible] گند سے صاف نہیں ہیں۔ امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخر کار وہ گند سے صاف ہو جائیں گے اور یا خدا تعالیٰ ان کو اس سلسلہ پاک سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مریں گے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا [illegible]

اب میرا مطلب یہ ہے کہ جماعت میں سے اس پیشین گوئی کے مطابق خطرناک پہلو شروع ہوا ہے۔ عبدالحکیم اور چراغ دین اس کا مصداق اول قرار پائے ہیں گو اس وقت تک علی الاعلان ان دو آدمیوں کا پتہ لگا ہے۔ مگر حضرت امامؑ کے الفاظ بہت ہی خوفناک ہیں اور ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ علم الٰہی میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ گو ابھی تک وہ لوگ ہمارے علم میں نہیں آئے۔

والسلام

[illegible]

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ عنایت مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔

۱۔ جن اصحاب کے بچے بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں ان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ خرچ ماہوار پیشگی ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ارسال فرما دیا کریں۔ ماہوار رپورٹ کا انتظار نہ کیا کریں۔ کیوں کہ رپورٹ بعد حساب اور تعطیل ۱۵ دن دیکھ کر لکھی جاتی ہے روپیہ نہ ہونے سے ادھار لینا پڑتا ہے۔ جس میں نقصان اور تکلیف ہوتی ہے۔ حساب کی کمی بیشی بعد میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۲۔ امتحان سالانہ امسال بجائے فروری کے نومبر میں ہوگا۔ اس لئے جن اصحاب کو اپنے بچے تعلیم الاسلام میں بھیجنے منظور ہوں وہ فوراً بھیجدیں ورنہ تعلیم کا حرج ہوگا۔

۳۔ ایک انگریزی مڈل پاس احمدی کی ضرورت ہے۔ جسے فرسٹ مڈل کے ایک لڑکے کو ننگل وال میں رہکر پڑھانا پڑے گا۔ تنخواہ آٹھ روپیہ خوراک ساتھ ملے گی۔

۴۔ ایک سقہ اور ایک بھنگی کی تعلیم الاسلام بورڈنگ ہوس کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ سقہ ۳ روپیہ اور خوراک تنخواہ بھنگی چار روپیہ و خوراک۔

درخواستیں تمام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس آنی چاہئیں۔

عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

اپنے پیارے محسن خدا کے پیارے کلام کے عاشقوں اور احکم الحاکمین ذوالجلال کے واجب التعمیل پروانے فرقان حمید کے قدردانوں کے لئے عظیم الشان

بشارت

مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف سے تعلیم الاسلام نام ایک ماہوار رسالہ ۳۱۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ تعالیٰ جاری ہو کر ہر ایک ماہ کی آخری تاریخ کو شائع ہوا کرے گا جس میں رئیس المفسرین حضرت مولانا مولوی نورالدین کا درس معہ مفید مضامین و حالات مدرسہ و مشاہیر اسلام درج ہوگا۔ جس کے ایڈیٹر جناب مولوی محمد سرور شاہ صاحب مدرس عربی و دینیات تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ہوں گے۔ قیمت عہ (ڈیڑھ روپیہ)

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر رسالہ تعلیم الاسلام قادیان ہونی چاہئے۔ چونکہ یہ ساری قرآن شریف کی تفسیر ہوگی اور اسی وجہ سے درس کے صفحوں کا نمبر بھی جدا رکھا ہے۔ لہٰذا اس کی خریداری ابتدا سے شروع کرنی بہت ضروری ہو۔

المشتہر

شیر علی بی۔ اے

ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ایک سربستہ راز کھلتا ہے

عداوت اور بے جا مخالفت ایک تاریک غبار ہے۔ جو دل و دماغ کو مکدر کر کے انسان کو صحیح نتائج پر پہنچنے سے روکدیتا ہے۔ میں اس آئین اور دستور سے ناواقف نہیں۔ جو ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور راستبازوں کے مقابل ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہر قسم کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ جہاں ایک طرف ان کی ایذا رسانی کی تجویزیں کی جاتی ہیں۔ وہاں دوسری طرف مختلف طریقوں سے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکا جاتا۔ اور ان کی مجلسوں سے بدظن کیا جاتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ انبیاء و رسل کی تاریخ پڑھو اور ان کے مخالفین کے واقعات پر نظر کرو۔ لیکن آخر محض الحق ہو کر رہتا ہے اور وہ شریر مخالف اپنی زبان سے خواہ حالی ہو یا قالی کہہ اٹھتے ہیں۔

انا کنا خاطئین

اس زمانہ میں بھی جب خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق اپنے مامور کو بھیجا۔ تو اسی سنت قدیم کے موافق اس کی مخالفت کے لئے بھی تدابیر کی گئیں۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ ہر میدان میں مظفر و منصور ہوا۔ اور مخالفین اپنے منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ میں اس وقت ان مکائد کی تصریح نہ کروں گا۔ جو اس کی مخالفت بداندیش مخالفوں نے استعمال کئے۔ صرف ایک خاص امر کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سال گذشتہ میں میں نے ایک اخبار اہل حدیث نام میں ایک مضمون اس عنوان سے پڑھا "میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا"۔

اس میں ایک مولوی عبداللہ نام نے اپنے قیام قادیان کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ مجھے خیال تھا کہ ایڈیٹر صاحب الحکم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔ لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ مضمون مسکت اور واقعات غیر معمولی تھے۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ ایسی لایعنی تحریروں پر نوٹس لینا تضیع اوقات ہے۔ مجھے ایڈیٹر اہل حدیث پر بھی افسوس ہے۔ کہ باوجودیکہ اسماء الرجال پڑھے ہوئے ہونے کے مدعی ہیں اور اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے ان کی تنقیدی قوت اور بھی بڑھ جانی چاہیئے تھی۔ مگر انہوں نے لایجب علی بل لبغض معاویہ پر عمل کر کے اس سلسلہ مضمون پر کسی قسم کا غور کئے بدوں چھاپ دیا۔ چنانچہ اگر ضرورت پڑی تو میں ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو اس مضمون کے متعلق لکھ کر بتاؤں گا۔ کہ وہ کہاں تک قابل توجہ ہے۔ لیکن بہرحال میں نے خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو چھپنے دیا اور پڑھتا رہا۔ اب جبکہ مضمون مذکور ختم ہو چکا۔ تو ضروری ہوا کہ مضمون نویس صاحب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا جاوے اور ناظرین حیران رہ جائیں گے۔ جب یہ تمام پبلک میں کھلے گا۔ اگر اہل حدیث کے ایڈیٹر میں کچھ بھی دیانت و خدا ترسی ہے تو اسے چاہیئے۔ کہ اس راز سربستہ کے انکشاف سے اپنے ناظرین کو بھی محظوظ کریں۔ مگر میرا خیال ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عداوت اور بے جا مخالفت نے ان کے دل و دماغ کو پراگندہ کر چھوڑا ہے۔ وہ کبھی یہ جرأت نہ کریں گے۔ راقم مضمون مذکور نے بڑے شد و مد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کی۔ اور اہل حدیث میں اس مخالفت کے غبار کو شائع کیا۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جن ایام کے واقعات اس نے اہل حدیث میں شائع کئے ہیں۔ انہیں ایام میں مسمی مذکور کا خط روزنامہ ڈیرہ غازیخاں کے ایک ایڈیٹر کو لکھا ہے۔ یہ کہ [illegible] مئی ۱۹۰۶ء کو ڈاکخانہ قادیان میں پوسٹ ہوا ہے اور [illegible] مئی ۱۹۰۶ء کو ڈیرہ غازیخاں میں تقسیم ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ جواباً سچ سچ گذارش ہے۔ کہ باقتضائے بشریت۔ و عدم موجودگی کسی ایسی دلیل کے جو معاذ اللہ مرزا صاحب کی افترا پردازی پر دال ہو بوجوہ آخری جو میں بیان قلمبند کرنے سے معذور ہوں۔ میں مرزا صاحب کی نسبت یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ الہامی مضمون کی نسبت وہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ میرے نزدیک اس میں ان کی ہرگز خلاف بیانی نہیں سوا کرنے کہ سچ سچ کہتے ہیں۔ میں انہیں ان حالات سے جو اب تک مجھے حاصل ہوئے اور نیز ان کے چلن سے انہیں اشرف جانتا ہوں اور اس وقت تک کی دیکھ بھال و گفت و شنید سے بھی میرا خیال ہے کہ ان کی بیعت میں شامل ہونا شاید حسرت کا موجب ہو گا مرزا صاحب ع کا معاملہ میرے نزدیک ایسا نہیں کہ اسے خفیف سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ چونکہ احادیث و قرآن کو وہ بھی بدل و جان مانتے ہیں اور عام دنیا کی طرح قرآن کی بعض آیات یا بعض صریح احادیث کے ظاہر اور متبادر معنے سے تاویل کرنا مجھ پر شاق ہوتا ہے۔ لہٰذا جب تک میں ان احادیث و آیات کو کسی مستند احمدی یا خود مرزا صاحب ع سے فیصلہ نہ کر لوں۔ آخری مذہب اس بارہ میں نہیں رکھ سکتا۔ اسی لئے میں واپس آیا ہوں اور یقیناً یہاں رہوں گا۔ گو پہلے چلا جانا ہی مناسب معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایف۔ اے کا امتحان نہیں دیا تھا بوجہ پوری تیاری نہ ہو سکنے کے۔ میری کرسی اور لیمپ وہاں مولوی کے پاس ہیں تاکہ خراب نہ ہو جاویں۔ میں انہیں بیچنا چاہتا ہوں لہٰذا آپکا ارادہ ہو تو وہ لے لیں۔ دو دو روپیہ ان کی اصلی قیمت ہے۔ اور ہر دو نئی ہیں کپڑے سے پونچھ لینے سے چمک سکتی ہے۔ جو قیمت مناسب خیال کریں۔ مجھے عذر نہ ہو گا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ یا جس قدر آپ کہیں۔ مجھے منظور ہے۔ اگر نہ لیں تو مولوی صاحب موصوف وہ بیچکر قیمت آپ کے حوالہ کر دیگا۔ جو بچے گا۔ میں خود فوراً روانہ خدمت کر دونگا۔ ذرا تسلی کریں۔ مولوی صاحب کو میں نے لکھ دیا ہے۔

راقم۔ عبداللہ۔ از قادیان

اب یہ خط ناظرین کے سامنے ہے وہ اس پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ یہ شخص اپنے قیام قادیان میں اپنی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ کیا پیش کرتا ہے۔ اس خط کے لکھنے میں اس کو کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پھر یہاں سے جانے کے بعد جس کے وجوہات میں پھر ضرور تاً بتلاؤں گا۔ اس نے جو کچھ اہل حدیث میں لکھا ہے اس کی کیا وقعت رہ سکتی ہے؟۔ اب دو باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے۔ یا تو اس نے اہل حدیث میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بے ہودہ اور لغو ہے۔ اور یا اس خط میں جو کچھ لکھا ہے محض نفاق سے لکھا ہے۔ وہ خود اپنے لئے جو نام تجویز کرے۔ اس کا اختیار ہے۔ اہل حدیث میرے اس مضمون کو چھاپ دے اور اس سے اس کا جواب طلب کرے۔ کہ اب وہ کیا کہتا ہے۔ میں اس کے مضامین پر بھی ایک آرٹیکل لکھوں گا۔ اگر توفیق ملی۔ اور اہل حدیث نے بذریعہ اخبار وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ مضامین کو اہل حدیث میں چھاپ دیگا۔ یہ ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور ان کی کرتوتیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اگر اس قسم کی مخالفت سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بدنام کر کے لوگوں کو گمراہ کریں۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ لعنت الٹ کر انہیں پر پڑے گی۔ اور ان کے اندرونی حالات کو طشت از بام کرنے کا ذریعہ ہو گی۔ وہ خدا سے ڈریں اور ایسی کرتوتوں سے باز آویں۔ خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کو ایسی بے ہودگیوں سے یقیناً کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ یہ اس کے سرسبز کھیت میں کھاد کا کام دیں گی۔

اتقوا اللہ ان کنتم مومنین

راقم۔ واقعات حقہ پر غور کرنیوالا جرنلسٹ

نماز جنازہ

منشی عزیز الرحمان صاحب کے والد فوت ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے غائبانہ نماز جنازہ ادا کریں۔ منشی عزیز الرحمان صاحب ایک بڑے جوشیلے احمدی ہیں۔

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ایک سینیئر ٹرینڈ گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ احمدی کو ترجیح دی جاویگی۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم در وفات مسیحؑ

(مصنفہ مولوی حکیم شیر محمد صاحب مرحوم)

مولوی صاحب موصوف موضع ہوجن تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ تصنیف کی۔ تو اس کتاب کو پڑھنے کے بعد حضرت اقدسؑ کے ارادتمند دل اور بہت آمد و رفت رکھنے والوں میں سے ایک یہ بھی تھے اور اول مرتبہ جب آپ دہلی تشریف لے گئے۔ تو یہ بھی ہمراہ تھے۔ آپ کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ حضرت اقدسؑ سے انہیں ایک خاص اُنس و محبت تھی۔ دین کے خادم تھے۔ اور اپنے ضلع میں خدا کے اس سلسلہ کو پھیلانے کا دل میں بہت جوش تھا۔ جیسا کہ اس نظم سے بھی پایا جاتا ہے اور علاوہ علم و فضل و دینداری اور تقوے کے حاذق طبیب ہونے کی وجہ سے اپنے ضلع بھر میں مشہور و معروف تھے۔ اور لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاگرد ہونے کا ان کو فخر حاصل تھا۔ اور مولوی صاحب کو بھی ان سے بڑی محبت تھی۔ آخر کار حضرت اقدسؑ کی صداقت کا دم بھرتے ہوئے قریباً پچاس سال کی عمر میں ۱۹۰۶ء میں بقضائے الٰہی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب مرحوم کا خلوص اس سے بھی ظاہر ہے کہ اپنی وفات سے پہلے انہوں نے وصیت کی تھی۔ کہ میری زمین کا نصف حصہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے وقف کیا جاوے چنانچہ ان کی بیوہ ہر سال زمین کی پیداوار کی نصف قیمت حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بھیجدیا کرتی ہے۔ ان کی وفات کا بھی عجیب نظارہ تھا۔ وفات تک پورے ہوش میں رہے۔ اور قرآن شریف لے کر وعظ کر رہے تھے۔ اور ابھی انگلی قرآن شریف میں ہی تھی کہ جان دیدی۔ ازالہ اوہام میں جن مخلصین کا نام حضرت اقدسؑ نے لکھا ہے۔ ان میں ان کا بھی نام ہے۔ سلسلہ کی تائید میں انہوں نے پنجابی نظم میں ایک نہایت مفید تصنیف کی تھی۔ اور ان کے اقرباء کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو چھاپ کر مفت شائع کردیں۔ خداتعالیٰ ان کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ تا ان کی یادگار دنیا میں قایم رہے۔

ان کے بھتیجے جناب ماسٹر شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان احمدی احباب کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں

علیک السلام اے مسیح الزمان
علیک السلام اے سراج منیر
دریں دور تاریکی و گمرہی
تو اَی شمع بزم ہدیٰ در جہان
رسیدی بوقتے کہ باید رسید
الا لنصاری برفت از جہان
کسانیکہ بر آسمانش برند
چہ گویند زندہ است عیسیٰ ہنوز
نمرد و بجز خویش خداوند برد
بایں جسم خاکیست بر آسمان
خدا شکل عیسیٰ بانکس بداد
کشیدند حالی دریں گیر و دار
عزیز علی کل شیٔ قدیر
نجات مسیح از کف دشمناں
بایں حیلہ و فن خدائے ودود
چرا بر زمین جائے اخفا نبود
چگونہ بہ ثور آں شہ مرسلیں
ازیں افترائے ناپاک دردر
نیابی نشان در کتاب خدا
بود از کتاب خدا بیگاں
دلیل اگر باورت نیست آر از دل
قبولت اگر نیست تفسیر ما
بخواں از بخاری کلام رسولؐ
ما دگر آیت آل عمراں بخواں نیز
بتفسیر ایں قول رب جہاں
کہ اینجا است موت از توفی مراد
بقرآں توفی بجبرا نبود جا
نباشد مرادش بجز قبض جاں
چرا قبض جسم است اینجا مراد
چہ در قول یزداں چہ قول رسول
توفی بجز معنے قبض جاں
پس آنجا کہ در حق عیسیٰ بود
چو قانون قدرت چنیں اوفتاد
مسیح ابن مریم چساں زندہ ماند
چو رفت از جہاں سید انبیاء

تو ای در جہاں ہادی گمرہان
کہ افتادگان شدی دستگیر
بحق کافتاب ہدایت تو ای
ضیا بخش ولہائے ظلمانیان
چو ابری کہ در خشکی آید پدید
خدا نکرد او برد بر آسمان
بایزدکہ برداشت میرد نہ
بود بر سپہر دوم جا مہ زور
سلیمی بجایش با عدا سپرد
فغاں زافترا ہائے ایں ضلال
خد و خال او بر دجوش نداد
یہود ش بدانستہ عیسیٰ بدار
کہ افتادگان راست ہر جا ظہیر
ندانست جز بردن آسمان
رہانید عیسیٰ ز دست یہود
کہ عیسیٰ رہانیدے ز دست یہود
ز دشمن نگہداشت نعم المعین
کہ از ذات قدوس بد دانست دور
نہ در قول پاک نبی الورا
وفات مسیح بن مریم عیاں
فلما توفیتنی را بخواں
بیا سوئے تفسیر خیرالورا
کہ گفتہ کما قال عیسیٰ اقول
کہ از موت عیسیٰ دہندت نشان
بود ابن عباس نکتہ داں
ہمیں در بخاری بصدق بیاں
ہر جا کہ ایراد کردہ خدا
کتاب خدا تا بآخر بخواں
چو در قبض جاں وضع او اوفتاد
چہ در گفتہ شاعران محول
نیا مد بصحاح دو داویں بخواں
دگر معنیش عاقلی چوں کند
کہ از دار دنیا برفت آنکہ زاد
ازیں سنت او را چہ فارغ نشاند
خدا قد خلت گفت در من مضی

مسیحا ہم اندر خلت داخل است
شدند از کلمہ غیر احیا عیاں
مسیحا المسیٰ انفراست چوں
اگر زندہ اش دانی اے راز داں
کہ ست آں خدا نیست جز خدا
بقرآں خدائے علیم و خبیر
بہ کانا زصدیقہ و ہم مسیح
کہ عیسیٰ و ہم مادرش بندہ اند
چو بودند باشند ایں مقام
چو کانا بود معنی اے ہوشمند
چو مریم بمرد و بدنیا نماند
چو حق گفت کانا زمرہ آدمی
مسیحا چرا خارج از دو کماند
ازیں گونہ آیات قرآں بس است
ہم اندر احادیث خیر الوریٰ
محمد بخاری و ابن حزم
ہم آں مالک اندر اشمہ علم
ز لفظ توفی ہمہ واقف اند
کسے کو دریں دار فانی رسید
ہمیں ست قانون یزداں پاک
کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند
بسا حیلہ ہائے کہ انگیختند
ز تحریف قرآں نترسیدہ اند
نہ باک از فضیحت نہ خوف خدا
کہ تا از حیاتش ثبوتے دہند
ولاکن نہ از وحی رب حکیم
حیات کسے چوں نیابد ثبوت
ہراں کس کہ آمد بود رفتنی
ہم از قول یزداں ز قول نبی
کہ ہر کس کہ در شد بکام اجل
رشیدی کہ قرآں شدش رہنمون
چو عیسیٰ بمرد و نیاید دگر
امامی کہ اخبار خیر البشر
امامست از امت مصطفےٰ
چو تجدید دین رسول کریم
پس او فردی از اہل تجدید دان

کلام خدا جملہ را شامل است
کہ معبود غیر خدا مردگان
چساں ماند از غیر احیاء بروں
بقوم نصارا بشنو ہم زباں
وگر غیر دانی بمونش گرا
کہ افتادگاں را بود دستگیر
بیاں می نماید بقول فصیح
بر سنت ما سر افگندہ اند
بقانون ما یا کلان الطعام
عیاں شد کہ اکنوں بعالم نیند
مسیحا ز کانا بروں چوں بماند
حیات شما نیست جز در زمی
چہ قانون حق بر سپہرش نشاند
کہ موت مسیحا از و ثابت است
بیان وفات است بسیار جا
ہم آں مہبط وحی را ابن عم
امام قوی پایہ و محترم
بموت مسیحا ازاں قائلند
پس از مدتے محملش بر کشید
ہمیں است آئین ایں تیرہ خاک
برفتند و بسیار برگشتہ اند
بسا خاک بر فرق خود بیختند
اگر کام یابی درد دیدہ اند
نہ اندیشہ از آخذ روز جزا
پس انگاہ بر آسمانش برند
نہ از سنت اللہ نہ عقل سلیم
بجز ذات حی الذی لا یموت
مسیحا چساں زندہ ماند ای دلی
با صحاب تحقیق شد منجلی
دگر رہ نسازد بدنیا محل
پی زندگاں خواند الا یرجعون
دریں دیر ناپایدار ای پسر
بدور پسیں مید ہد زو خبر
کہ شد مسلکش راہ خیر الوریٰ
بود منصب آں امام علیم
نہادند نامش مسیح الزمان

مئی یعنی مردگاں ہستند

سلہ بگیا ہی۔ ۲ اقول کما قال العبد الصالح کنت علیہم شہیداً الی فلما توفیتنی (دیکھو بخاری) ۳ قال ابن عباس متوفیک ممیتک (دیکھو بخاری) کل من علیہا فان۔ ۴ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

۵ ما المسیح ابن مریم الا رسول الی قولہ کانا یاکلان الطعام
+ زمی مخفف زمین۔ ۶ ابن عباسؓ۔ ۷ یعنی مراد و معنے و جائے استعمال از امیدانند
+ ثبوت عدم رجوع موتے بدنیا۔ (باقی آیندہ)

اہل ہند اب تو خواب سے جاگو

دیکھو تو سہی تمہیں ہوا کیا ہے؟

کون ہے جو کہ ان تباہیوں سے واقف نہیں جو آج دنیا میں واقع ہو رہی ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے طاعون نے وہ تباہی ڈالی ہے۔ کہ ایک فاقہ مست غریب سے لے کر مخمل کے گدوں پر بیٹھنے والے اور نرم نرم بچھونوں پر سونے والے امیر تک کو اپنے ہاتھ پاؤں کی پڑ گئی۔ اور مہربان گورنمنٹ انگلشیہ تک اپنی رعایا کی بربادی کو دیکھ کر چیخ اٹھی۔ کہ الامان یہ کیا بے پناہ مصیبت ہے۔ جو کہ اہل ہند پر اچانک آ پڑی ہے۔ یہ کون سی بیماری ہے۔ کہ جس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ لاکھ صفائیاں کرتا اور کتنے ہی شدومد کے ساتھ حفظان صحت کے قواعد پر عمل کرو لیکن پیچھا چھوڑنے میں ہی نہیں آتی۔ مختلف علاج ایجاد کیے گئے۔ اور سینکڑوں راہیں اس بلا سے بچنے کے لئے سوچی گئیں۔ لیکن جو کوشش کی گئی۔ وہ الٹی پڑی۔ اور جو تدبیر کی گئی۔ وہ بے سود پائی گئی۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی جانیں ضائع ہو گئیں لیکن کوئی بات ایسی سمجھ میں نہ آئی۔ کہ جس سے اس بیماری میں مبتلا ہونے والے شفا پا سکیں۔ آخر بصد کوشش و سعی کے ایک ٹیکا ایجاد کیا گیا۔ اور جس کی نسبت خیال کیا گیا۔ کہ جو اب اس ٹیکہ کو لگوائے گا۔ اس کو طاعون سے بالکل نجات ہو جائیگی ہزاروں پر اس ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور نتیجہ پر مطمئن ہو کر بڑی دلیری کے ساتھ یہ فیصلہ دیا گیا۔ کہ اب طاعون چند روزہ ہے لیکن ابھی اس بات کو کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ کہ اس علاج کا بھی بھانڈہ پھوٹ گیا۔ ملکوال کے مقام پر اس نے وہ مہلک اثر پیدا کیا کہ کل ہندوستان پر حیرت اور افسوس کے بادل چھا گئے۔ یہاں تک کہ خود گورنمنٹ کو بھی اس سے بدظن ہونا پڑا یا تو حکم تھا کہ سب لوگ جبراً ٹیکہ لگوائیں۔ اور یا پھر اختیار دیا گیا۔ کہ جس کی مرضی ہو لگوائے اور جو نہ پسند کرے۔ اس پر کوئی الزام نہیں۔ یہ طاعون کی تباہی کیا کم تھی۔ کہ ایک اور آفت ایسی پڑی۔ کہ جس نے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو شمالی ہند میں وہ سخت زلزلہ آیا۔ کہ علاوہ لاکھوں روپیہ کے مالی نقصانات کے ہزاروں انسان مکانوں اور پہاڑوں کے نیچے دب کر رہ گئے۔ کانگڑہ اور دھرم سالہ میں خون کی ندیاں بہ گئیں طاعون نے تو زیادہ تر غریب لوگوں پر ہاتھ صاف کیا تھا۔ لیکن اس زلزلے سے نقصان اٹھانے والے اکثر امرا تھے۔ کہ جنہوں نے اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں اونچی اور آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں بنا رکھی تھیں۔ چند سیکنڈ میں خدائے غیور نے وہ ان کا نام و غرور خاک میں ملا دیا۔ اور وہ عمارتیں کہ جو ابھی ہوا میں کھڑی تھیں۔ منہ کے بل زمین پر گر گئیں اور یہ جو کچھ ہوا۔ اس خدا کے برگزیدہ رسول اور مامور کی پیش گوئیوں کے مطابق ہوا۔ جس کا کہ چودہ برس سے زیادہ کا دعویٰ ہے۔ کہ خدا نے دنیا کی ردی اور تباہ حالت دیکھ کر مجھ کو مبعوث فرمایا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ خدا میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور اس نے مجھ کو اپنے کمال فضل و عنایت سے مسیح موعود اور مہدی معہود کا درجہ عطا فرمایا ہے پس وہ جو ایمان لائیں گے۔ وہ ان بلاؤں اور مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور جو میرا انکار کریں گے خدا کے غضب کے نیچے آ جائیں گے اور خدا کے عذاب کی چکی کے نیچے پیسے جائیں گے۔ ان کی شان و شوکت خاک میں ملا دی جائے گی اور وہ جن باتوں پر غرور کرتے ہیں وہ ان سے چھین لی جائیں گی اور خدائے قہار کا قہر انہیں اس وقت تک تباہ اور برباد کرتا رہے گا۔ جب تک وہ چلا نہ اٹھیں اور اپنے گناہوں سے باز نہ آئیں اور شرک کو نہ چھوڑیں۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ نہیں ٹلیگا۔ یہاں تک کہ [illegible] ہوگا۔ کہ ہر زبان ہو کر بول اٹھیگی کہ "یا مسیح الخلق عدوانا"۔ پس اے میرے بھائیو! اے غافل اہل ہند۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا ہر ہر لفظ پورا ہو رہا ہے۔ دیکھو خدا کیسا زبردست ہے۔ جو کچھ کہ اس نے اپنے مامور کی زبانی کہا تھا۔ اس کو کس طرح پورا کر رہا ہے۔ پس اس دن سے خوف کھاؤ۔ جبکہ وہ موعود زلزلہ آوے گا جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور جس وقت کہ توبہ کا دروازہ بند کیا جاویگا اور جبکہ دنیا سے اکثر شریر مادہ دور کیا جائے گا وہ دن جبکہ خدا انصاف کرے گا جبکہ اس دن تمام شریر یکدم اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور وہ جنہوں نے ذرہ سی بھی کوئی نیکی کی ہوگی۔ خدا سے اس کا بدلہ پائیں گے۔ اے غافل قوم! تجھے کیا ہو گیا۔ جبکہ وہ تمام نشانیاں جو کہ مسیح کے لئے بتائی گئی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو گئیں تو پھر کیا وجہ کہ تم اس شخص کا انکار کرتے ہو۔ کہ جس کے ہاتھ پر خدا نے سینکڑوں کیا ہزاروں معجزے دکھائے ہیں۔ ہاں ذرا سوچو تو سہی۔

حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا
کیا شک ہے تم کو ماننے میں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

وہ نام جو کہ تم کسی کا رکھتے ہو اس کو بڑی خوشی سے قبول کیا جاتا ہے لیکن اگر خدا نے اپنے کسی برگزیدہ کا نام عیسیٰ یا مہدی رکھ دیا تو اس قدر خفگی ظاہر کرتے ہو یہ کیا مطلب۔ کیا تم تو کسی کا نام رکھنے کے لئے اجازت نہ لیتے ہو خواہ وہ عیسیٰ ہو یا موسیٰ۔ ابراہیم ہو یا اسحٰق۔ لیکن خدا کہ قادر مطلق جو کہ ہر چیز پر قادر ہے وہ مجبور ہے اور اس کو اجازت نہیں کہ وہ کسی اپنے بندہ کا نام عیسیٰ یا موسیٰ رکھ دے۔ کون سی بات ہے کہ جو قرآن و حدیث کے برخلاف تم کو مجبور کر رہی ہے کہ تم حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بھی جا کر بٹھاؤ اور اس مسیح موعود کو جس کو خدا نے مبعوث کیا ہے جھٹلاؤ اور طرح طرح کی تکلیفیں اس کو پہنچاؤ؟ خدا کے فرمان کے برخلاف کون سی مصیبت ہے۔ کہ جو تم کو اس کے ماننے سے روکتی ہے۔ تم اپنی تباہی کے درپے کیوں ہو رہے ہو کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں اور کیا تم کو خدا تعالیٰ کے روبرو ایک روز جواب دہی کیلئے کھڑا نہیں ہونا پڑے گا یہودی کہتے ہیں کہ ہم اس روز اگر خدا نے ہم سے سوال کیا کہ تم نے عیسیٰ ابن مریم کو کیوں نہیں مانا تو ملاکی نبی کی کتاب اس کے آگے پیش کریں گے اور کہیں گے کہ اس نبی کے ذریعہ سے تو نے ہم کو اطلاع دی تھی کہ جب تک ایلیاس نبی دوبارہ آسمان پر سے آوے مسیح نہیں آویگا۔ اس لئے جب تک کہ الیاس نہ آتا ہم کس طرح مسیح کو مان لیتے وہ ایک جھوٹی حجت کے پیش کرنے کی تسلی رکھتے ہیں لیکن تمہارے پاس کیا ہے جس کو تم پیش کر سکتے ہو۔ خدائے تعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس کے لئے متوفی کا لفظ استعمال فرمایا ہے لیکن تم تو ماننے میں آتے ہی نہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کیسے خیالات ہیں اور تم کیا سمجھے بیٹھے ہو۔ خدا کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں ہے۔ دیکھتے ہو کہ کس طرح یہودیوں پر بوجہ اس کے کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کے انعاموں کی قدر نہ کی خدا کا عذاب نازل ہوا۔ اسی طرح تم بھی اپنی حد سے گزر رہے ہو۔ یاد رکھو کہ یہودیوں سے زیادہ لعنت تم پر پڑیگی اگر تم خدا کے آگے اپنے ماتھے نہ رگڑو گے۔ کیونکہ یہودیوں پر تم سے تھوڑے انعامات ہوئے تھے جس قدر تم پر انعامات ہوئے ہیں اور جس قدر تمہارے لئے آسانیاں رکھی گئی ہیں اسی قدر سخت عذاب ہوں گے۔ بہت کچھ ہو چکا ہے اور بہت کچھ ہونے والا ہے۔ دیکھو اس مامور من اللہ کی پیش گوئی کے مطابق تمام دنیا میں زلزلے آ رہے ہیں اور جیسا کہ اس نے قبل از وقت پیشگوئی کی تھی کہ تمام دنیا میں سخت زلزلے آئیں گے۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ ایشیا میں زلزلے یورپ میں زلزلے۔ امریکہ میں زلزلے۔ کون سی جگہ ہے۔ کہ جہاں زلزلے نہیں آئے۔ پیچھے جو زلزلے آئے ان سے تو سب دنیا واقف ہے۔ ابھی ایک سخت زلزلہ امریکہ میں آیا ہے جس کی تباہی کے جگر خراش حالات کو پڑھ کر دل کانپ اٹھتا ہے سینکڑوں جانیں یکدم تباہ ہو گئیں۔ تمام سانفرانسسکو یک عبرت کا مقام بن گیا۔ ابھی [illegible] تباہی نہ معلوم کس سبب شہر کو آگ لگ گئی۔ [illegible] امریکہ کے بڑے بڑے معززین و امراء کے مکانات کہ جن کو دیکھ کر کہا جاتا تھا کہ ہم بادشاہ کو تنخواہ دے سکتے ہیں وہ اس طرح جل کر راکھ ہو گئے ہیں کہ نام و نشان بھی نہیں رہا۔ (میں خیال کرتا ہوں کہ اس وقت تو ان دہریوں کو بھی خدا کی ہستی کا یقین ہو گیا ہوگا خواہ پیچھے پھر بھول جاویں) جب آگ سے ڈر کر لوگ سمندر کی طرف بھاگے۔ کہ جل کر

نکٹ پڑی یا دلیں تو خدا کی قدرت نے اپنا ظہور پھر ایک دفعہ سمندر کے پانی کی لہر کے رنگ میں دکھایا اور جو کچھ باقی تھا بہ کر لیگئی اور کئی انسانی جانیں ضائع ہوئیں کیا یہ قہر خدا کے نمونے نہیں کیا ان سے خدا کے غضب کے آثار نہیں نظر آتے پھر تم کیوں سو رہے ہو۔ اٹھو اور جلدی کرو۔ دعائیں کرو اور خدا سے مدد مانگو۔ تم لوگ اس بات سے کیا کہ عیسےٰ مرے یا موسیٰ۔ جب تمہارا نبی جو کہ سب نبیوں سے عالی رتبہ اور سب سے زیادہ خدا کا مقرب تھا۔ فوت ہوگیا۔ تو یقینی امر ہے کہ سب نبی پہلے ہی فوت ہو چکے۔ رسول کریم پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ موسےٰ کی قوت قدسیہ ایسی زبردست تھی کہ چودہ سو برس کے بعد اس نے اپنی امت کی تباہی کے وقت اپنا ایک مثیل پیدا کر لیا۔ لیکن جب میری اُمت پر ایک ایسا وقت پڑے گا کہ ان کو بھی سختی کے ساتھ ایک مصلح کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اس وقت میری اُمت سے کوئی ایسا شخص پیدا نہ ہو سکے گا۔ جو ان کو سہارا دے سکے اور تباہی کے گڑھے گرنے سے بچائے۔ صحابہ تو جیتے جی مر جاتے اگر وہ جانتے کہ نبی کریم تو فوت ہوگئے اور حضرت عیسےٰ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ پھر تم یہ کیوں ایک نیا مسئلہ بنا کر اس پر ضد کرتے ہو۔ خدا کے لئے ہوش کرو اور عاجزی سے خدا کی درگاہ میں سجدہ کرو اور اس کے رسول برحق کے آگے ان الفاظ میں اقرار کرو کہ ”یا مسیح الخلق عدوانا“ ورنہ یاد رکھو کہ خدا کی فیصلہ کا دن قریب ہے۔ اس دن پچھتانا لاحاصل ہوگا۔

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

راقم مرزا غلام احمد قادیان

بٹالوی سلمہ امرتسری سلمہ غزنوی سلمہ پوہڑی سلمہ سے استفسار

فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ

وسوف ینبئہم اللّٰہ بما کانوا یصنعون

آج ہمارے سامنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۵ء اور اشتہار مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۶ء مشتہرہ حکیم محمد دین امرتسری بنام مد غزنوی جرگہ ” مطبوعہ مطبع اہل حدیث رکھا ہے۔ اخبار مذکور کے صفحہ ۵ میں ایڈیٹر اہل حدیث نے اشاعۃ السنۃ بٹالوی پر ریویو کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے جس میں بٹالوی کی راستبازی کا شکریہ مولوی ثناء اللہ نے ایک واقعہ کی بابت ادا کیا ہے

وھو ھذا

مد اخیر میں آپ کی راستبازی اور بے لاگ نصیحت دینے کا قائل نہ ہوں۔ تو شاید ناشکری ہوگی کہ آپ نے معمولی بات کو بھی سے محض مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اشاعۃ السنۃ کے قدیمی خریدار خوش الحان واعظ کی بد اطوری بھی لکھدی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔ کہ

”ایک دلکش آواز والا واعظ ایک اجنبی عورت کو اٹھا کر ہمارے گھر میں لایا اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے میں نے اُسے اپنے مکان میں رہنے نہ دیا تو وہ ایک صوفی منش (نور الدین) کے گھر میں لے گیا۔ جہاں سے اس کو اس کے اصلی خاوندان کے لے گیا۔ (ملخصاً ص ۲۴۳)“

اس شکریہ ادا کرنے کے بعد بٹالوی کے اس اظہار واقعہ کو جو واعظ کی بابت اشاعۃ السنۃ زیر ریویو میں درج تھا نقل کر کے امرتسری نے مندرجہ ذیل درخواست بٹالوی سے کی ہے۔

”بیلاک آپ کے اس اظہار کی شکرگذار ہے لیکن اگر آپ ایسے واعظ کا نام نامی بھی ظاہر کر دیتے تو ڈبل شکریہ کے مستحق ہوتے کیونکہ ایک تو اس سے دو فائدہ بین طور پر حاصل ہوتا جس کے لئے آپ نے ظاہر کیا ہے کہ مسلمان ایسے واعظوں سے بچیں۔ دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق واشتباہ غیر مجرموں پر نہ رہتا۔ بہرحال اگر پہلے اس کا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے کہ آئندہ کسی پرچہ میں ظاہر کر دیں گے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو مطلع فرما دیں گے تاکہ اہلحدیث کے ذریعہ اظہار کیا جاوے کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راویوں کی جو پڑتال ہوتی ہے۔ اس میں نام کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔ انتہی بلفظہ۔“

روحانی فرزند (ثناء اللہ) کی درخواست روحانی باپ (محمد حسین) نے کسی مصلحت کی جو بدمعاش راوی کا نام نہیں بتلایا مگر آپ کے روحانی بھائی حکیم محمد دین نے اشتہار مذکورۃ الصدر میں اس گمنام واعظ کا نام ظاہر کر کے بتلا دیا ہے۔ کہ جسم بدذور یہ میرواعظ پنجاب میں بڑی واعظ ہی نہیں اور آپ کا نام نامی مولوی محمد علی صاحب میرواعظ اہل حدیث ہے۔ جو غزنوی جرگہ کے امام نہایت منہ زور اور بدلگام ہیں۔ اشتہار کی عبارت یہ ہے۔

”ہم نے پچھلے اشتہار میں لکھا تھا کہ میر جی اگر گالیاں بکنے سے باز نہ آئے۔ تو ہم بھی ان کے پاکیزہ حالات پبلک کو سنائیں گے کیونکہ محدثین کا یہی اصول ہے کہ نالائق اور بدکار راویوں کے حالات پبلک کے سامنے دکھایا کرتے ہیں اور قانون سرکاری بھی ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ایسے بدمعاشوں کی بدمعاشی سے مسلمانوں کو مطلع کریں جو دین کے لباس میں بدی کیا کرتے ہیں۔ ہم نے مولوی محمد حسین صاحب کے اشاعۃ السنۃ سے ایک واقعہ بتلایا ہے اور دیکھتے ہیں کہ میر جی اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور اپنی معمولی [illegible] سے باز آتے ہیں یا نہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب کی تحریر کے [illegible] لفظوں میں یہ ہے کہ محمد علی واعظ میرے مکان پر ایک جوان عورت کو لے آیا اور کہا کہ یہ میری منکوحہ ہے۔ آپ اسے رکھیئے۔ میں تاڑ گیا کہ یہ اس کا شکار ہے۔ اس لئے میں نے ان کو رکھنے سے انکار کیا آخر وہ اس شکار کو شیخ نور الدین صوفی کے مکان پر چھوڑ کر کسی اور شکار کی تلاش میں چلا گیا۔ پیچھے سے اس عورت کے وارث آن پہنچے۔ اور اسکو ساتھ لے گئے۔ آہ اس کا تو میر جی کو بڑا رنج ہوا ہوگا“ میر جی کہو تو یہ سچ ہے؟ انتہی بلفظہ بقدر ضرورت۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور غزنوی جرگہ اور محمد علی بوپڑی سب کے سب اہل حدیث۔ مومن۔ راستباز۔ وارث انبیاء۔ مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب انہی مومنین صادقین سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ براہ مہربانی ہر چہار ائمۃ الکفر مندرجہ ذیل امورات ذیل کی خود کا صداقت سے بھرا ہوا مدلل بہ قرآن وحدیث فیصلہ کن مسکت خصم جواب بذریعہ اخبار اہل حدیث یا مطبوعہ اشتہار شائع کر کے اس گتھی کو کھولدیں۔

بٹالوی صاحب سے یہ استفسار ہے۔ کہ آپ کی روایت مندرجہ اشاعۃ السنۃ جس کی نقل اہل حدیث نے اخبار میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار میں درج کی ہے جس کو ہم اوپر بعینہ نقل کر چکے ہیں۔ صحیح روایت ہی نہیں؟ محمد علی بوپڑی ایک اجنبی عورت کو اپنی منکوحہ بیان کر کے تمہارے پاس چھوڑنے کے لئے لایا تھا یا نہیں؟ تمہارے انکار پر اس کو نور الدین صوفی کے سپرد کر کے چلا گیا (جس کو اس کا خاوند آکر نور دین صوفی کے مکان پر سے واپس لے گیا یا نہیں؟

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص عند الشرع کس خطاب و القاب کا مستحق ہے۔ آیا۔ اہل حدیث۔ تبع سنت وقرآن۔ مومن متقی۔ میرواعظ۔ محب خدا اور رسول صلعم یا فاسق۔ فاجر۔ بدکار دین فروش۔ دشمن سنت وقرآن؟ بینوا توجروا

امرتسری اہلحدیث اور اس کے بھائی حکیم محمد دین سے یہ استفسار ہے۔ کہ بٹالوی کی روایت بغیر کسی قضیہ یا علانیہ عداوت کے محمد علی کی نسبت ہے اور یہ راوی تمہارے ایمان و تحقیق کے رو سے راستباز صادق قابل وثوق ہے یا نہیں؟

اگر ہے۔ تو اس نے نام جو ظاہر نہیں کیا یہ عمل اس کا خلاف طریق محدثین ہے یا نہیں؟

اور چونکہ یہ روایت صحیح ہے تو آپ کا فتوےٰ ایسے واعظ کے حق میں اہل حدیث۔ صادق۔ مومن ہونے کا ہے یا فاسق فاجر بدمعاش بدکار۔ دشمن قرآن وحدیث کا؟ بینوا توجروا۔

غزنوی جرگہ سے یہ استفسار ہے۔

[illegible] بٹالوی محدث وارث مولوی کی یہ روایت محمد علی میرواعظ کے حق میں قابل استناد اور صحیح ہے یا مجروح؟

(۲) اگر مجروح ہے تو لاٹ مولوی کا یہ تہمت اور الزام ایک سچے متبع سنت پر لگانا عنداللہ و عندالرسول اس کی شان مولویت و متبع قرآن و حدیث ہونے کے برخلاف ہے یا نہیں؟

(۳) اگر صحیح ہے۔ تو میر واعظ ایسے چال چلن سے۔ اہل حدیث مومن۔ راستباز ہوگا یا فاسق فاجر بدکار بدمعاش؟ بینوا توجروا

محمد علی بوپڑی اصل ملزم سے یہ سوالات ہیں کہ

(۱) آیا یہ روایت تمہاری بابت جو بٹالوی نے اشاعۃ السنہ میں اور ثناء اللہ نے اہل حدیث میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء میں بیان کی ہے صحیح ہے یا غلط؟

(۲) اگر صحیح ہے۔ تو ایسا چال چلن رکھنے والا عامل بالحدیث متبع سنت و قرآن ہوتا ہے۔ یا فاسق۔ فاجر۔ بدمعاش۔ بدکار؟

(۳) اور اگر یہ غلط ہے۔ تو ان راویوں کے حق میں عنداللہ و عندالرسول تمہارا کیا فتویٰ ہے یعنی یہ ثقہ عادل۔ مومن راستباز اہل حدیث ہیں یا کاذب۔ خائن و جعلساز؟

(۴) اور تم نے اس روایت کی تغلیط و تردید و تضعیف کن کن دلائل اور ذرائع سے اب تک کی۔

ا۔ آیا بذریعہ عدالت اپنی بریت کے لئے کوئی چارہ جوئی کی؟

ب۔ یا بذریعہ اخبارات و اشتہارات اس کی تردید کی؟

ج۔ یا علمائے قوم سے اپنی صفائی کی شہادت حاصل کر کے ان راویوں کے کذب کا نمونہ حاصل کیا؟

د۔ یا بذریعہ زبانی گفتگو کے بمواجہ عوام و خواص کسی جلسہ میں اپنی بریت ظاہر کر کے سرٹیفکیٹ بریت حاصل کیا؟

جب تک کوئی معقول دلائل ذرائع بالا میں سے آپ دکھلا دیں گے تب تک اس الزام سے بریت آپ کی عقلاً و نقلاً۔ قانوناً و شرعاً محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ پس آپ مفصل طور سے ہم کو ہمارے سوالات کے جواب عطا فرما کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہو ویں۔ فقط۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

اگر بٹالوی۔ یا امرتسری یا غزنوی یا بوپڑی نے ہمارے اس استفسار کا کچھ جواب نہ دیا۔ تو پھر ہم اس پر ایک بسیط مضمون لکھ کر چار بزرگوں کے حالات ملک پر کھولیں گے جو انہیں کے بیان کردہ ہوں گے۔ فانتظروا۔

راقم عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

نوٹ۔ قبل ازیں تین مضمون ہمارے امرتسری کے پاس مطبوعہ بغرض حصول جواب پہنچ چکے ہیں۔ جن کا ابھی تک نامرشد نے نام بھی نہیں لیا۔ اور ہم نے ابھی قلم کو رکھ نہیں دیا انشاءاللہ امرتسری ٹھیکیدار کی ہم پوری پوری پردہ دری کریں گے۔

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"زلزلہ آنے کو ہے"

(از حکیم محمد سعید احمدی جواہر میلالپور)

اک قیامت کا نمونہ زلزلہ آنے کو ہے
قدرت حق پھر کرشمہ اپنا دکھلانے کو ہے
کیا سنو گے تم مسیح وقت کا اب قیل و قال
سر پہ جب شیطان ملعون ہنکانے کو ہے
چھوڑ دو تکذیب کا اس کے خیال اے دوستو!
حق تعالیٰ خود صداقت اس کی چمکانے کو ہے
لاکھ تم سر پیٹ لو پر یہ نہ ٹل جائے کبھی
یہ خدا کی وحی ہے جو پوری ہو جانے کو ہے
خلق کی تخویف کو ہی آ رہے ہیں زلزلے
ورنہ یزداں پہ آپنے رحم فرمانے کو ہے
آچکا طاعون بھی اور ہو رہے ہیں زلزلے
کوئی دن [illegible] آسمان بھی آگ برسانے کو ہے
اس کے ہی ماموریت کرتے ہو تم جو شوخیاں
کیا تمہیں اس چشمہ [illegible] منہ حق کو [illegible]
افترا ہے کذب [illegible]
یہ جو سمجھے ہیں [illegible] وہ [illegible] جانے کو ہے
احمد مرسل کا وہ بھی امتی ہے اک سا
فخر سے وہ امتی اپنے کو کہلانے کو ہے
تا نہ تم اس کے ہو دل سے معتقد اور جاں نثار
یہ شریروں کی شرارت [illegible] دکھلانے کو ہے
مانو اس کو کہ یہ حق کی طرف سے ہے مسیح
ورنہ ذات حق بھی اس کو جلد منوانے کو ہے
احمد مرسل کی پیشین گوئی پوری ہو چکی
اونٹنی بیکار اب یثرب میں ہو جانے کو ہے
ہو گیا ہے چاند سورج کے گہن سے آشکار
ہے یہی مہدی نہ کوئی دوسرا آنے کو ہے
مل گئی اس کو حیات جاودانی لاکلام
جو فرشتے آئے اس وقت [illegible] پانے کو ہے
اب کہاں حاجت ہے بہت جنگ خونریز کی
یہ قلم سے جو سر تلوار چلانے کو ہے
ہو گئی اسلام کی کیا فتح و نصرت آشکار
دم ہے اس کے ہاتھ میں ہر خنزیر مرجانیکو ہے
اللہ اللہ کیا یہودوں کے مشابہ ہے یہ قوم
ابن مریم کو یہ ان کی طرح جھٹلانے کو ہے
کہتے ہو ختم نبوت ہو چکی ہے ہر طرح
یہ بھی کہتے ہو کہ پھر عیسیٰ نبی آنے کو ہے
استعاروں کو حقیقت پر جو کرتا حمل ہے
عقل سے کیا بہرہ یارو ایسے دیوانے کو ہے
واصل حق ہو چکا ہے جب مسیح ناصری
مسند احمد پہ وہ پھر کس لئے آنے کو ہے
کل صفات ذات باری سے ہے وہ جو متصف
اب مسیح ناصری معبود بن جانے کو ہے
بے غذا زندہ رہا ہے اور رہے افلاک پر
کچھ تغیر جسم میں اس کے نہیں آنے کو ہے
منتظر ہر دم رہو تم شوق سے مثل یہود
ابن مریم ایلیا سا چرخ سے آنے کو ہے
یا خدا کیا شرک کی شامت ہے پھیلی دین میں
تیری جو توحید ہے وہ دل سے مٹ جانیکو ہے
ہاں اب اسلام بھی اک مردہ مذہب ہو گیا
جس میں وحی حق کا چشمہ خشک ہو جانیکو ہے
لیجئے اسلام کی ہر خدا اب کچھ خبر
نکبت و ادبار کی اس پہ گھٹا چھانیکو ہے
کفر کے ہر نخل پہ باد بہاری ہے وزاں
پر چمن اسلام کا ہیہات مرجھانے کو ہے
آگیا ہے دین حق میں کس غضب کا انحطاط
ہر [illegible] اس کو [illegible] ہو جانے کو ہے
خواب غفلت سے ذرا جاگو مسلمانو یہاں
کسوت اسلام کو اب آگ لگ جانے کو ہے
کیوں نہیں لیتے خبر دین کی ذرا اے منعمو
مال و زر کیا اس جہان کا دل کے بہلانے کو ہے
جلد بلوائے مسیحا تیرے اس بیمار کو
ہجر سے جو آخر یہاں جی سے گذر جانیکو ہے
موت عیسیٰ کو کیا جگ میں تو ایسا آشکار
مذہب تثلیث پر اب موت آجانیکو ہے

درخواست دعا

جناب سید سرور شاہ صاحب دانہ ضلع ہزارہ بیمار ہیں اور ایسا ہی راجہ شیر محمد صاحب علیل الطبع ہیں۔ ان ہر دو احباب کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اس واسطے عرض ہے۔ کہ ان احباب کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ سید صاحب دین کی تائید۔ نصرت اور اس کی خدمت کے لئے بڑے مستعد اور کام کے آدمی ہیں۔ خدا ان دونوں دوستوں کو آرام دے۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی۔

[illegible] ایسوسی ایشن سے

ایک تازہ عظیم الشان نشان

میں نے اپنی تمام قوم اور خصوصاً بعض افراد قوم کی خدمت میں اس سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت میں بعض ضروری نشان پیش کرکے محض ہمدردی اور خیر خواہی سے عرض کیا تھا کہ وہ اس بارے میں تدبر کریں۔ اور اپنی جان پر اور اہل وعیال پر رحم کرکے خدا کی طرف خیال کریں اور توشہ آخرت کے طیار کرنے میں بھی اگر سارا نہیں۔ تو کچھ وقت تو ضرور دیویں۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم ہونے پر سخت رنج ہوا کہ میری قوم میں ایسے اشخاص بہت ہی کم ہیں جو اپنے تئیں ان دینی امور کی تہ تک پہنچائیں۔ یا اگر یہ کہا جاوے کہ بالکل ہی نہیں تو بھی بجا رہے گا۔ لیکن یہ امر میری امید کے برخلاف ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ میں اکثروں کو جانتا ہوں۔ کہ وہ دنیاوی مشکل سے مشکل امورات کے تصفیہ کے لئے ایک خاص دل ودماغ رکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اگر وہ خدا کے لئے اپنی توجہ کو اس طرف مبذول کریں۔ تو خداوند کریم ان کے لئے ہدایت کی راہ نہ دکھاوے اور صراط مستقیم پر نہ چلاوے۔ بلکہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے لئے کوشش کرے۔ تو ہم اس کے لئے ہدایت کی راہ نکال دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔

اگرچہ مجھے رنج پہنچا اور سخت پہنچا ہے لیکن تاہم میں چاہتا ہوں اور مصمم ارادہ ہے۔ کہ اگر خداوند کریم نے مجھے توفیق دی۔ تو میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں حضرت مرزا صاحب کی تائید میں جو نشان خدا تعالے ظاہر فرماتا ہے۔ وہ پیش کرتا رہوں۔ ممکن ہے کہ ان میں بات پڑتے پڑتے خداوند کریم کسی سعید روح کو ہدایت دیوے بشرطیکہ کوئی قدم اٹھاوے۔ چنانچہ حال ہی میں میں ایک اور عظیم الشان پیشگوئی تحریر کرتا ہوں۔ جو چار اپریل ۱۹۰۶ء کو پوری ہوئی اور خدا نے اس نشان سے بھی اپنے پاک امام کی تائید فرمائی اور وہ یہ ہے۔

۱۲ اپریل ۱۹۰۲ء کا ذکر ہے کہ ایک شخص مسمی چراغدین ساکن جموں جو پہلے حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ مرتد ہوگیا اور اس نے مشہور کیا کہ میں موجودہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرانے کے لئے مامور ہوا ہوں اور خدا کا رسول ہوں اور کہ مجھ پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جب یہ تحریر حضرت مرزا صاحب کو پہنچی۔ تو آپ نے لکھا۔ کہ یہ تیرا دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ کیونکہ اے ناظرین آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جس صورت میں کہ موجودہ عیسائی اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ اور اس کو نیست ونابود کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔ ہمارے خدا اور اس کے پاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور ہتک کرتے ہیں۔ اور آپ کے ازواج مطہرات پر طرح طرح کے بے جا حملے کرتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں اور اسلام کے لئے غضب میں دانت پیس رہے ہیں اور ہمارے خدا کے پاک کلام قرآن مجید پر ہر ایک قسم کے ناحق اعتراض کرتے ہیں تو اس حالت میں ایسا کون باغیرت مسلمان ہے کہ جو ان سے صلح کرنے کا ارادہ اپنے خیال میں لائے۔ میرے خیال میں تو دین سے سخت غافل مسلمان بھی ایسا ارادہ کرنے کو گناہ خیال کرے گا۔ اور دوسری یہ بات لکھی کہ اگرچہ بعض نبیوں کے وقت کوئی دوسرا نبی بھی مبعوث ہوتا رہا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں حضرت ہارون علیہ السلام۔ لیکن جس طرح قرآن شریف کے ہوتے امت محمدیہ کو کبھی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی اور نبی اللہ کی حاجت نہ رہی تھی۔ بلکہ آپ کے ذریعہ ہی خدا تعالے نے دین کو تکمیل دی۔ جیسے فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ ایسے ہی میرے زمانہ میں بھی خدا نے کسی دوسرے مامور کی ضرورت نہیں رکھی۔ اگر کوئی دعوی کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہوگا۔ تیسری یہ بات لکھی۔ کہ اگر ایسے خیالات کے آدمی کو الہام ہوتا ہے تو وہ القاء رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے جس کو اس نے دھوکا میں ڈالا ہے۔ پس آپ نے اس وقت ایک رسالہ جس کا نام دافع البلاء ومعیار اہل الاصطفاء ہے۔ تصنیف کیا اور اس میں اول حصہ میں طاعون کا اصلی علاج بتایا۔ اور لوگوں کو اس خدا کے غضب سے ڈرایا اور اخیر میں چراغدین کا حال مفصل تحریر کرکے اس کو خدا کے غضب سے ڈرایا اور لکھا کہ اگر یہ اپنے ان خیالات سے باز نہیں آئیگا۔ اور توبہ نہیں کرے گا تو خدا کے مواخذہ کے نیچے آئیگا۔ لیکن اس بدبخت کے سر پر بدبختی سوار تھی۔ جس کا پورا علم خدا کو تھا۔ اس واسطے خدا نے اپنے راست باز نبی کو سچا کر دکھلانے اور جھوٹے مامور کو تباہ کرنے کی خاطر اسی وقت اس کی ہلاکت سے قریباً چار سال پہلے اپنا کلام حضرت مرزا صاحب پر نازل فرمایا۔ جو آپ نے پیشگوئی کے رنگ میں اس رسالہ میں عام طور پر شائع کردیا۔ اور اس رسالہ کو کثرت کے ساتھ چھپوا کر شائع کیا تا سعادت مند اس کو پڑھ کر اس کے پورا ہونے کے وقت گواہ رہیں اگرچہ اس وقت نہ پڑھا ہو۔ تو اب وہ رسالہ کہیں سے لے کر ہر ایک شخص پڑھ سکتا ہے اور [illegible] سکتا ہے۔ یاد رہے کہ نبی سے مراد میری اس زمانہ میں یہ نہیں کہ کوئی نئی شریعت لانیوالا [illegible] نبی سے مراد اس [illegible] کہ خدا سے خبر پاکر لوگوں کو اطلاع دینے والا۔ وہ الہام خدا کا کلام یہ ہے

نزل بہ جبیز۔ یعنی چراغدین پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی جبیز کو اس نے ردیا یا الہام سمجھ لیا ہے اور جبیز کی تشریح حضرت مرزا صاحب نے یہ فرمائی کہ جبیز دراصل خشک روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں۔ کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور امعا یعنی انتڑیوں کو پھاڑے اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے یعنی میرے مخلص مریدان پر مائدہ نازل ہو رہا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے ایک بڑا حصہ ہے۔

اور پھر یہ بھی الہام ہوا تھا کہ انی اذیب من یریب۔ یعنی میں فنا کردوں گا۔ میں غارت کردوں گا۔ میں غضب نازل کرونگا اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار میں جو سالہا سال سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عفو تقصیر نہ کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی۔ کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کرلیا حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔

اصحاب الصفہ وما ادراک ما اصحاب الصفہ

پس اس موقع پر بالمقابل دو شخص ہیں۔ جو دعوی رسالت رکھتے ہیں پس طالب حق کے لئے کیسی کھلی راہ ہے۔ کہ اب ان دونوں کے انجام کا منتظر ہو کہ خدا اپنی تائیدات کس کے شامل حال کرکے اس کی نصرت کرتا ہے اور کس کو تباہ کرتا ہے کیونکہ اس کی جناب میں سچا اور جھوٹا یکساں فیض نہیں پاسکتا چنانچہ اس خدا نے جس کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد کیا کرتا ہے اور اس کے دشمنوں کو اس کے سامنے ہی ہلاک کرتا ہے ایسا ہی کر دکھلایا کہ اپنے کلمات جو اس نے اپنے اس برگزیدہ رسول کی معرفت لوگوں پر ظاہر فرمائے تھے۔ ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو پورا کرکے حق کو ظاہر کیا اور باطل کو ملیامیٹ کردیا۔ جیسا کہ اس کا فرمان ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا معہ فی الحیوۃ الدنیا اور جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اور وہ یوں واقع ہوا کہ گذشتہ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کو چراغدین ساکن جموں کے دو لڑکے اور ایک لڑکی خدا کے غضب میں یعنے طاعون میں مبتلا ہو کر مر گئے اور اسے سخت صدمہ پہنچا اور پھر خود سخت طاعون میں ماخوذ ہوکر نو دن کے بعد اس جہان سے کوچ کر گیا اور طالبان حق کے لئے ایک بڑا نشان چھوڑ گیا۔ ایک شخص نے اس کی بیوی سے اور محلہ داروں سے دریافت کرکے اس کی بیماری اور پھر موت کے حالات تحریر کئے ان سے پیشگوئی کے بارے میں الفاظ بالکل پورے ہوتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ [illegible] اس کے نیچے مرنے کے [illegible] لوگوں کو [illegible] ہوگیا ہے اور جو [illegible]

بیمار ہوا تو بیمار ہوتے ہی اس کا گلا پکڑا گیا۔ پہلے اسے فیور پلیگ ہو گیا۔ بعد ازاں نمونیا پلیگ ہو گیا۔ اور اس سے کچھ کھایا پیا نہیں گیا۔ اور اگر بعد مشکل کچھ کھایا بھی۔ تو اس سے کچھ حلاوت نہ پہنچی۔ بلکہ الٹا نقصان۔ اور کہ اس نے بیماری کے دنوں میں پاخانہ نہ پھیرا۔ بلکہ سخت قبض رہا۔ اور وہ اپنی اس حالت میں یہ کہتا رہا۔ کہ خدا پر اب مجھے کسی قسم کی امید نہیں ہے۔ اگرچہ پاس کے لوگ اسے کہتے رہے کہ خدا سے فضل طلب کرو۔ وہ فضل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے وہی الفاظ ہوتے تھے۔ غرض کہ یہ حالات جو اس شخص نے اس کی بیوی۔ محلہ داروں۔ اور اس ڈاکٹر سے جو کہ اس کا علاج کر رہا تھا۔ دریافت کر کے لکھے ہیں۔ اس پیش گوئی کے بالکل مطابق پورے ہوئے ہیں۔ جو آج سے چار سال پہلے شائع کی گئی تھی

اب میں اپنی قوم کی خدمت میں یہ سارے حالات اور واقعات پیش کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا اب بھی متلاشی حق کے لئے سیدھی راہ نہیں کھلی؟ ضرور ہے۔ اگر خود کوئی شخص اس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں نہ رکھتا ہو۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ نہ خدا کا۔ کیا کوئی منجانب اللہ ہو کر اپنے دعوے میں سچا ہو۔ خدا کی نسبت ایسا گمان رکھ سکتا ہے اور خدا سے مایوس ہو سکتا ہے۔ خواہ کیسی ہی سخت بری حالت اور امتحان ہو [illegible] اور مصیبتوں سے پامال کیوں نہ ہو جائے۔ اکثر انبیاء گذرے ہیں۔ جن کو سخت سے سخت تکالیف پہنچی ہیں۔ مگر وہ اپنی زبان پر خدا کی نسبت کوئی شکایت کا کلمہ نہیں لائے اور آخر کو کامیاب ہوئے۔ بہت سے ایسے لوگ ہوں گے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جن کو سخت طاعون ہوا۔ یہاں تک کہ ان کے ناز اس کی زندگی سے ناامید ہو بیٹھے۔ اور سورۂ یٰسین بھی ان پر پڑھی گئی۔ مگر آخر کو وہ بچ گئے۔ ایک شخص کے ایسا دعوے کرنے پر اس سے ایسے کلمات نکلنے اور خدا کا منکر ہو کر مرنا یہ اس کے منجانب اللہ نہ ہونے کی دلیل ہے اور خدا سے نبی اور رسول تو الگ رہے۔ ایک مومن بھی ناامید اور مایوس نہیں ہو سکتا۔ ہاں کافر لوگ خدا کی رحمت اور فضل سے ناامید اور مایوس ہوتے ہیں۔ دوسرے خدا کے برگزیدہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہے۔ کہ خدا اپنے فضل سے دین اور دنیا میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب ع پر ۲۵ برس پہلے پیشگوئی کے رنگ میں نازل ہوا۔ اور وہ چھاپ کر عام طور پر شائع کیا گیا۔ اور بالکل ہو بہو اس کے مطابق پورا ہوا اگر کسی کو شک ہو۔ اور وہ جرأت کر سکتا ہو۔ تو اس کی مثل کچھ کر دکھائے۔ تا لوگوں کو پتہ لگ جائے اور لوگ اس کی اس مثال سے فائدہ اٹھا دیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں اور مجھے خود ایسا یقین ہے۔ جیسے ایک اور ایک دو کا یقین ہے۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ اور خدا ہی اس کا پورا کرنیوالا ہے اور حضرت مرزا صاحب ع (جانم فدائت) اس زمانہ میں خدا کے سچے رسول ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لائے تھے۔ اس پر لوگوں سے عملدرآمد کرانے کے لئے آئے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ جو ان کو محبت اور عشق ہے اسی کے باعث یہ سب رتبہ پایا ہے اور خدا نے اپنے برکات اور فضل نازل فرمائے۔ اور اپنے پاک کلام سے مشرف فرما رہا ہے۔

خوش قسمت وہ آدمی ہے۔ جو عبرت حاصل کرے اور خدا سے ڈرے اور صادق کا ساتھ دے۔ بدبخت وہ خدا کے نشان کو بے پرواہی سے دیکھتا ہے۔ ان کی بھی خدا کی نظر میں کوئی قدر نہیں اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اس معاملہ کو سوچیں اور ضرور سوچیں۔ خدا آپ لوگوں کو ہدایت دے۔ اور حق کی راہ دکھائے آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد نصیب اثری قادیان

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے لطف کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ سچا نمونہ دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے **سرمہ سلیمانی**۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں کا پانی بہنا کمزوری بصارت دھند جالا پھولا شبکوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ **منجن دندان** لو اب کسی کو امراض داڑھ دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیوں کہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا لگا ہو ایک دفعہ لگاتے ہی مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مریض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴ **سونے چاندی کی گولیاں**۔ یہ دوا اسم بامسمّیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوٰی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا رئیسہ کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا جن کی لاعلاجی نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کی شاکی ہوں یہ حب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں گویا کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت سائز حبوب عہ۔ المشتہر [illegible]

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ بہت سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بار بار پیشاب اور منی کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے دن بدن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے ہر دلی پژمردگی چھا جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے نتیجہ یہ کہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی بری حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلاء طیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جانے کے مکمل بنڈل [illegible] جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے کی قیمت معہ طریق استعمال صرف تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش۔ مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ کوکا کولا واسکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولی معہ محصولڈاک ڈیڑھ روپیہ (عہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک انکشاف

قیمت فی ڈبیہ عمہ

وزن ۵ تولہ
خوراک ۲ ماشہ

جس کا یاد رکھنا آپ کیلئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تونے میں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے۔ بندہ حضوری

خداتعالیٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر پہنچ کے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ہے کہ کسی سے مخفی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ یا حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہونگے۔ کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنی وقت کی بے مثل ہونیکا چرچا نہ ہو اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ بعض ناداں بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گڑگڑی ہونے لگی اور بعض نے نہایت کوتہ اندیشی سے کام لیکر بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کردی اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کیجاتی ہے حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خداتعالیٰ اپنے فضل سے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے تاکہ یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق حقیقت میں وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے بہت لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ:۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپکا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپنے دھوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا ورنہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دیسکیں۔

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑہنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گذریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار کے دینے والے کا کیا منشاء ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ ان کی دوائی نہ خریدیں یہ آپکے اختیار ہے اور خداتعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا۔ ویسا ہی اسکا معاوضہ پائے گا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کیطور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں۔

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو۔ تو پھر تمہیں بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللّٰہ عزیز ذوانتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب میرا دماغ سنگھ نے میرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب تقریباً ہر ایک اشتہار میں میرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچو کہ کون کامیاب ہوگیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر وحیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنا لیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھا خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو تو یہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی صنعت ہے پھر خرید و یا نہ خرید و یہ آپکا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور کیونکہ اسکا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام مفرح عنبری ہے۔ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا ایک اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں ۵ مئی کے اشتہار میں میں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ بدیں شرط کہ لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کیواسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دیگئی ہے لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی جھوٹا عذر بھی باقی نہ رہے اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھ... کے اخبار پانیر یا سول میں صرف یہ شائع کر... مغلوب ہوا ہم چاروں بشپ... جاویگا۔ یہ بات کہ نابینا احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قائم مقام نہ بنا دیں قوم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کر دیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کر لیں گے۔

مکرر آنکہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائیگی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود۔ قادیان
۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

ڈائری

القول الطیب

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء۔ احمد مسیح عیسائی کے حضرت کو مباہلہ کے واسطے بلانے کا ذکر تھا۔ (جس کا جواب منظوری گذشتہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے) فرمایا۔ مباہلہ ایک آخری فیصلہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نصاریٰ کو مباہلہ کیواسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اب بھی عیسائیوں کے دلوں پر حق کا رعب طاری ہے اور امید نہیں کہ کوئی بشپ مباہلہ کے میدان میں آوے لیکن اگر کوئی آئیگا۔ تو ہمیں یقین کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بڑی کامیابی دیگا۔ مباہلہ دشمن ایک اعلیٰ درجہ کا ہتھیار ہے۔

فرمایا اس زمانہ میں مسلمانوں ... فضول ہے ...

نکلے گا۔ کوئی کہتا ہے امت میں سے ایک فرد ہوگا۔ کوئی کہتا ہے وہی پہلے ہی مسیح ہوگا۔ غرض اس قدر اختلافات کے ساتھ تعجب ہے۔ کہ پھر یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا حکم ہے وہ تمام بحثوں کا خاتمہ کرتا ہے اور اختلافی امور کے درمیان میں سے ایک سچی راہ پیش کرتا ہے اور وہی ماننے کے قابل ہے۔

۸ مئی ۱۹۰۶ء۔ بوقت عصر۔ فرمایا۔ جب تک کہ انسان بالکل خدا کا نہ ہو جائے۔ وہ کچھ نہ کچھ مس عذاب اس دنیا میں پاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد دنیوی آرائش اور آرام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اس میں مصروف ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اپنی عملی حالت کو درست کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف پورے جوش اور طاقت کے ساتھ جھک جاویں۔

فرمایا۔ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں برا بھلا کہنے میں جلد بازی نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے۔ پھر یکدفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آجاتا ہے جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے۔ پھر خون کا لوتھڑا اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی ... ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے سوائے سب لوگوں کو تمام مر... کرنے پڑتے ہیں۔ ... کی صحبت انسان ... پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔ سلسلہ ... کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے ... غور کرو۔ جب کافر مومن بن سکتا ... نہیں بن سکتا۔ انسان پر کئی ... ہوتے ہیں۔

۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء ... میں قریب ایک ... اذان نماز ... کرحضو...

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوعی نبی ڈوئی کا بیڑا غرق

ملک امریکہ سے جو تازہ اخبار اس ڈاک میں آئے ہیں ان میں نبوت کے جھوٹے مدعی ڈوئی کی سیاہ کاری اور تباہی کے عجائب قصے درج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ڈوئی کو اپنے بالمقابل بذریعہ قبولیت دعا کے سچے اور جھوٹے کا فیصلہ کرنے کے واسطے دوسری بار بلایا تھا تو اس وقت حضرت نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر تو میرے مقابلہ پر نہ آئے گا۔ تب بھی خدا تجھے ذلیل کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ [illegible] بات پوری ہوئی۔ دیکھو جھوٹا کتنی جلد گرفتار ہوتا ہے۔ [illegible]ں کا کذب کیسے ہی تھوڑے عرصہ میں دنیا پر کھل [illegible]۔ ڈوئی کو دعوے کئے ہوئے ہنوز پانچ سال [illegible] نہ ہوئے۔ چراغ دین جمونی جو رسالت کا [illegible]۔ وہ بھی ایک سال کے اندر اندر فی النار [illegible] تیقت سنیئے۔

[illegible] شہر بنایا تھا جس کا نام اس نے [illegible] علاوہ اب اس کا ارادہ [illegible] سی بنا لے۔ کچھ تو اس [illegible] تھا۔ کچھ اس [illegible] [illegible] ایسے کچھ دیر [illegible] کے ساتھ [illegible] رنجیدہ [illegible]

[illegible] کی بیوی نے اپنے خاوند کو رکھ ہوڈ کے ساتھ نامناسب اختلاط میں دیکھا جس سے میاں بیوی کے درمیان ان بن سی ہوگئی۔ نتیجہ میں ڈوئی نے رکھ ہوڈ کو اس امر پر آمادہ کیا کہ اس کے ساتھ شادی کرے اور خود اس قسم کی تجاویز سوچیں کہ اپنی پہلی بیوی کو کسی طرح طلاق دیدے۔ کیونکہ عیسائی عقائد کے مطابق وہ دو بیویاں ایک وقت میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ ڈوئی کے اخبار کی نائب ایڈیٹر کا بیان ہے کہ ڈوئی نے مجھے بار بار اس قسم کی ترغیب دی تھی۔ کہ اخبار میں ایسے مضامین لکھے جاویں۔ جن سے امریکہ کی عورتیں تعدد ازدواج پر راضی ہو جاویں اور وہ خود بھی چاہتا تھا کہ کئی ایک عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے۔ مگر ملک کے رسومات سے خائف تھا۔ یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ دراصل ڈوئی صاحب رکھ ہوڈ کے ساتھ نکاح کر چکا تھا اور یہ نکاح ملک سکاٹ لینڈ میں ۱۹۰۱ء میں ہوا تھا لیکن وہ نکاح عام طور پر گرجہ میں نہیں ہوا تھا۔ بلکہ دو گواہوں کے سامنے آپس میں ہی فیصلہ ہو گیا تھا۔ نکاح کی رسم صرف سادگی کے ساتھ اس طرح سے ادا ہو گئی تھی۔ کہ ڈوئی نے رکھ ہوڈ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہدیا کہ یہ میری سچی اور قانونی بیوی ہے۔ آج کل وہ عورت شہر برن واقع ملک سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ اس عورت کا بھائی ملک اٹلی میں شراب بیچتا ہے۔ اس نے ایک دفعہ اپنی بہن کو شراب کی بوتلوں کا ایک صندوق بطور تحفہ کے روانہ کیا جس کو ڈوئی اور رکھ ہوڈ نے مل کر پیا۔ یہی ڈوئی ہے۔ جس نے اپنے مریدوں کے درمیان شراب کو حرام کیا ہوا ہے۔

[illegible]یہودیوں کے شہر میں ڈوئی پر اسی الزام لگائے گئے جن میں سے بعض مختصر طور پر یہ ہیں۔ (۱) پہلی بیوی کو طلاق دے کر میکسیکو میں سات نئی بیویاں رکھنا چاہتا ہے۔ (۲) نوجوان لڑکیوں کو بزرگانہ برکت کا بوسہ دینے کی مذہبی رسم اس نے ایجاد کی تھی (۳) سات عورتیں پاس رکھتا تھا۔ (۴) جماعت کے فنڈ میں سے [illegible] کا غبن کیا (۵) ایک عورت پر عاشق [illegible] تا۔ (۶) [illegible] اپنے واسطے ایک [illegible] (۷) [illegible] اسی ہزار روپیہ [illegible]

[illegible] لگیر وغیرہ

ان خبروں کو سن کر ڈوئی نہایت غصہ سے بھرا ہوا اپنے شہر کو واپس جا رہا ہے اور اس کا ارادہ ہے۔ کہ اپنے جانشین کو موقوف کر دے گا۔ اور اپنی بیوی اور لڑکے کو شہر سے نکال دے گا۔ اُدھر جانشین اور بیوی اور لڑکے نے یہ تجویز کی ہے کہ جس وقت ریل سے اترے۔ اس کو پکڑ کر فوراً پاگل خانہ میں بھیج دینا چاہیئے۔ یا غبن کا مقدمہ اس پر بنانا چاہیئے۔ دیکھیئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

پادری ٹوفر اینڈ رسل صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا تھا۔ کہ یہودیوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہودی لوگ جرم کے بہت مرتکب ہوتے ہیں۔ اخلاقی جرموں کے سبب جو لوگ قید ہوتے ہیں ان میں سے ۸۲ فیصدی یہودی ہوتے ہیں۔ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب پادری صاحب کی اس تقریر کی خبر پا کر پادری کو ایک خط لکھا ہے جس میں مہذب الفاظ میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ پادری صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے کوئی ایسا کلمہ نہیں بولا۔ پادریوں کی ہمیشہ عادت ہے کہ اپنے مذہب کو فروغ دینے کے واسطے غیر مذاہب اور غیر اقوام کے متعلق جھوٹے قصے گھڑتے رہتے ہیں۔ اگلے دن ایک پادری نے امریکہ میں عورتوں کو اسلام سے نفرت دلانے کے واسطے برملا لکچر میں یہ جھوٹ بولا۔ کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی عورت بہشت میں نہیں جا سکتی۔ خدا ایسے جھوٹوں کو غارت کرے۔

ایک لاکھ اشاعت بدر

۸۶۷ - مکرم بندہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک لاکھ پرچہ کی اشاعت کو میں نے مناسب پایا اور بہت کی نظر سے دیکھا۔ اگر اس تجویز کو حمی جماعت قبول کرے اور اپنے چندوں سے امداد دے اس قابل بنا دے۔ تو میں آپ کے اس فنڈ میں مبلغ ۱۵ روپیہ دوں گا۔ اور پرچہ ایک لاکھ کی اشاعت والا آپ میرے نام بذریعہ وی۔ پی بھیجکر روپیہ وصول کرلیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ مولا بخش از گوہالی

مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بدر کے ایک لاکھ اشاعت کے متعلق جو تجویز سوچی گئی ہے یہ ازبس ضروری ہے۔ [illegible] اس مبارک تجویز نے مجھے اور راحیم صاحب سید حیات علی شاہ کو بھی [illegible] چندہ کی تعداد معین کرو۔ اس لئے میں آپ کو [illegible] مختتم ہو جاوے۔ تو پھر روپیہ مجھ سے [illegible] صاحب نے [illegible] روپیہ تسلیم کر لے [illegible] لگے۔ سید محمد سرور شاہ از دا[illegible] [illegible] کہ باقی بھائیوں سے [illegible]

بدرِ منوّر

۲۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۸ جلد ۲ مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔

ترجمہ۔ وہی خدا ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر غالب کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ جب کہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے۔ اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آ پڑا۔ مگر وہ گروہ گرفتار ہو گیا۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اُٹھانے سے بچ رہے۔ بعد میں بہ سبب صلح ہو جانے کے ان کو چھوڑ دیا گیا اس طرح کفار بھی بچ رہے اور مسلمان بھی بچ رہے اور کوئی کشت و خون آپس میں نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو نرمی کا سلوک ہو رہا تھا یہ اس کا نتیجہ تھا اور کفار تو ایسے ہی کرتوت ہمیشہ کرتے تھے۔ وہ قابل سزا ہو چکے تھے

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

ترجمہ۔ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا۔ اور قربانی روکی گئی اس بات سے کہ حلال ہونے کی جگہ پر پہنچے۔ اور اگر ایسے ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے اور ناواقفی کے سبب اُنہیں بھی کچل ڈالتے۔ پھر اس بے خبری کے سبب تمہیں ایذا پہنچتی تو کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے۔ اگر مسلمان ایک طرف ہو جاتے۔ تو بے شک ہم عذاب کرتے۔ ان میں سے کفار کو دردناک عذاب۔ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جن میں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے۔ اور بعض ہنوز مخفی تھے۔ بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے۔ کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے۔ اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی۔ تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا۔ تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا۔ اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا۔ تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہو چکی تھیں۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔

ترجمہ۔ جب کہ کفار نے اپنے دلوں میں ایک محبت پیدا کی جو جاہلیت کی محبت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر ایک تسکین نازل فرمائی اور تقوے کی بات ان کو لازم کر دی اور وہ اسی کے بہت حق دار اور لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا ہے۔ کیا معنے۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی۔ اور ایسے شرائط پیش کئے۔ جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم کئے اور یقین کر لیا کہ اس میں ہمارے واسطے بہتری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہم کو ہی فتح دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نماز جنازہ

۱۔ میاں کریم بخش رفوگر مرحوم ساکن لاہور ۴ مئی ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ منشی ہدایت اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور سے ان کے نماز جنازہ کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔ ۲۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ احباب نماز جنازہ کی درخواست حافظ صاحب کرتے ہیں (۳) برادرم محمد امین صاحب پراچہ ساکن بھیرہ کی زوجہ مرحومہ کا جنازہ بمعہ ہر دو مذکورہ بالا جنازوں کے ۱۱ مئی جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ حضرت قدس نے پڑھا ہے۔ ۴۔ عاجز راقم (محمد صادق) کی لڑکی آمنہ بیگم جو اگست ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء کی شام کو ۷ بجے کے قریب فوت ہوئی۔ ۱۲۔ مئی کی صبح کو جنازہ پڑھا گیا۔ اور دفن کی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے۔ ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے۔

ایک زیادتی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵۰ صفحوں میں شامل ہیں۔

ایک اور زیادتی یہ ہے۔ کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا۔ تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھونگا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہو گئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اُسی قیمت یعنی پانچ روپے

ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعائت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر روانہ کردیں گے انکو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دیجائیگی

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

ا۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوادیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج دین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہوسکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینجر بدر۔

گذارش قابل توجہ

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور کارخانہ کے اخراجات چلانے کے لئے روپیہ موجود رہنا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہوسکتا ہے۔ کہ احباب اخبار کی قیمت بطور پیشگی عطا فرماویں اس واسطے مجبوراً ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ جہاں تک ہوسکے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کریں کہ خریداروں سے قیمت اخبار پیشگی لی جائے۔ چنانچہ بعض وجوہات کے باعث مجبور ہونے پر ہم نے سلسلہ وار خریداروں کے نام اس مضمون کے کارڈ دفتر سے شائع کئے کہ یا تو خود قیمت بھیجدیں۔ یا فلاں تاریخ کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار رہیں اور یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب یکمشت روپیہ نہ دے سکے۔ تو دو بار کرکے ہی ادا کردے۔ اور اگر کسی وجہ سے سردست قیمت ادا کرنے سے معذور ہی ہو۔ تو وہ بذریعہ کارڈ دفتر میں اطلاع دیدے۔ تاکہ اس کے نام وی۔ پی ارسال نہ کیا جاوے۔ اس پر بعض احباب نے تو خود ہی قیمت بھجوائی۔ اور بعض نے وی۔ پی وصول کرکے مشکور فرمایا لیکن ان دوستوں پر کیسا افسوس ہے کہ جنہوں نے باوجود ایسی تاکید کے اپنی معذوری کی اطلاع ایک پیسہ کے کارڈ پر نہ دی۔ اور خاموشی سے یہ خیال کرکے کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار ہیں۔ ان کے نام وی۔ پی جاری ہو گئے اور انھوں نے واپس کردئے۔ اور بجائے کچھ فائدہ پہنچانے کے الٹا دو ہرا نقصان کارخانہ کو پہنچایا۔ ایسے لوگوں پر کیا امید کی جاوے۔ کہ وہ اخبار کے بہتری کے خواہاں ہیں۔ پس احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اخبار کی قیمت بطور پیشگی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ اور آیندہ اس معاملہ میں وہ احتیاط سے کام لیں اور کارخانہ اخبار بدر کے اعانت سے حصہ لیں۔ اگر کسی صاحب کو وی۔ پی لینا منظور نہ ہو تو فوراً اطلاع کرنی چاہیئے کیونکہ کافی وقت پہلے دیکر خط لکھا جاتا ہے۔ مینجر۔

دینیات کا پہلا رسالہ

جس کو حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے اور شیخ یعقوب علی صاحب نے چھپوایا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نماز کی دعائیں۔ تیمم۔ اذان۔ وضوء۔ اوقات نماز۔ فرائض سنن نماز۔ وغیرہ کے سب ضروری مسائل درج ہیں اور اخیر میں قرآن شریف کی چند آخری سورتیں بھی درج ہیں۔ غرض ابتدائی بچوں کے واسطے نماز کے سکھلانے کا پورا مجموعہ ہے۔ رسالہ ۲۰ صفحہ کا ہے۔ اور قیمت ا/ ہے۔

دعا مدد۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمشیرہ بیمار ہے احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء	۵۳۹	محمد عمر صاحب	للعہ
۲۲۔ 〃 〃	۱۱۰۱	بابو کریم بخش صاحب	عہ
۲۳۔ 〃 〃	۱۰۵۰	امام بخش صاحب	عا/
۲۳۔ 〃 〃	۱۰۶۵	الہی بخش صاحب	ے
۲۳۔ 〃 〃	۶۷۹	ولی محمد صاحب	عہ/
۲۳۔ 〃 〃	۹۵	جان محمد صاحب	عا/
۲۳۔ 〃 〃	۹۹۴	محمد دین صاحب	عا/
۲۴۔ 〃 〃	۱۰۲۴	حکیم محمد یٰسین صاحب	عا/
۲۴۔ 〃 〃	۲۰۳	راجہ شیر محمد صاحب	ے
۲۵۔ 〃 〃	۱۰۱۵	نور محمد صاحب	ے/
۲۵۔ 〃 〃	۱۱۲۲	محمد یار صاحب	عہ/
۲۶۔ 〃 〃	۱۲۸۵	رحیم بیگ صاحب	عا/
۲۷۔ 〃 〃	۹۰۲	امیر محمد صاحب	ے/
۲۷۔ 〃 〃	۶۲۲	عبدالرحمان صاحب	عہ/
۲۸۔ 〃 〃	۱۶۲	سید سرور شاہ صاحب	عا/
۲۔ مئی ۱۹۰۶ء	۴۳۵	گلاب الدین صاحب	۳/

حضرت مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اگر مناسب خیال کریں۔ تو مندرجہ ذیل تجویز شائع فرماویں۔

ایک عمدہ تجویز

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد خطوط اور خصوصاً چندوں کی رسیدوں کے آنے میں خاص قسم کی لاپرواہی ہو رہی ہے جس کا دفعیہ میرے خیال میں ضروری ہے۔ مرحوم ڈاک کے کام میں نہایت چست تھے اور چندوں کے جمع کرنے۔ تقسیم کرنے اور پھر سب کو رسیدیں بھیجنے میں بڑے اعلیٰ درجہ کے محتاط تھے۔

۱۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دارالامان کے احباب میں سے ایک صاحب سب کے مشورہ سے پبلک یا جنرل امین مقرر کر دیا جاوے اور بیرونجات کے احباب پنے چندے ان کے نام روانہ کر دیا کریں اور وہ چندوں کو بموجب تفصیل تقسیم فرما کر فرستندہ کے نام بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں۔ جس سے کہ دل کو تسکین اور چندہ کے پہونچ جانے کی خوشی ہوتی ہے نیز ہر روز جو بیرونجات کے احباب بہ سبب ناواقفی دیگر مدوں کے چندے حضرت اقدس کے نام بھیج کر کے آپ کی تضیع اوقات کرتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی دارالامان میں نامزد نہیں ہے کہ جس نے ہر قسم کے چندے تقسیم کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہو اس بات کی اطلاع تو میں نے اکثر بدر اور الحکم میں پڑھی ہے کہ مدرسہ کا روپیہ امین مدرسہ کے نام۔ لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام اور یتیم خانہ کا روپیہ فلاں شخص کے نام۔ اور فلاں مد کا روپیہ فلاں کے نام آیا کرے۔ لیکن اس طرح علیحدہ علیحدہ روپیہ بھیجنے میں جو کچھ خرچ پڑتا ہے۔ اس کی بابت کبھی بھی توجہ نہیں کی گئی۔

قطع نظر ان احباب کے جو ہر ایک مد میں پانچ روپیہ ماہوار۔ یا اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔ اکثر اصحاب ایسے بھی ہیں کہ جن کا مجموعہ چندہ ماہوار دو تین روپیہ ہوتا ہوگا۔ پس اگر وہ تین روپیہ کو چار مدوں میں بھیجنا چاہتے ہیں تو کیا اسے ہر ایک کے نام علیحدہ علیحدہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میرے خیال میں یہی بہتر طریقہ ہے کہ مشتہر شدہ امین کے پاس چندہ بھیجکر تفصیل بذریعہ کوپن یا کارڈ روانہ کی جاوے تاکہ امین مذکور تقسیم کر کے ہر ایک مد کے امین سے ایک کارڈ پر رسید لیکر کارڈ بنام فرستندہ بھیجدے۔ ہاں اس طرح رسیدی کارڈوں کیواسطے یا امین صاحب کے پاس کوئی علیحدہ مد ہو یا فرستندگان جوابی کارڈ پر تفصیل تحریر فرمایا کریں جو کہ بہت ہی مناسب ہے۔

۲۔ یہ کہ دارالامان سے ایک ماہواری رسالہ نکلا کرے جس میں تمام احباب چندہ دہندگان کی رقوم چندہ معہ مفصل پتہ درج ہوں یا یہ سمجھیں کہ ہر ایک مد کے رجسٹر کی ماہواری نقل شائع ہوا کرے خواہ پھر اسی رسالہ کو بعض دیگر مضامین سے بھی آراستہ کر لیا جا سکتا ہے۔ اس میں تین فائدے ہیں۔

ا۔ اپنی جماعت کے احباب سے واقفیت پیدا ہوتی ہے اور محبت بڑھتی ہے

ب۔ جوشیلے احباب کے چندوں کی رقمیں دیکھکر بقدر طاقت چندہ زیادہ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

ج۔ جن احباب کے نام بقایا ہو ان کے نام بقایا درج کئے جاویں تاکہ وہ آئیندہ وقت پر چندہ روانہ کرنے کی کوشش کیا کریں۔

۳۔ یہ کہ بیرونجات کیواسطے ایک واعظ کی اشد ضرورت ہے جو کہ ان مختلف جگہوں میں جا کر وعظ کیا کرے جہاں اپنی جماعت کے لوگ تو بستے ہیں لیکن بہ سبب ناواقف ہونے ضروریات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چندوں کے ادا کرنے میں سست ہیں یا بالکل نہیں دیتے۔ نیز واعظ صاحب بعض ضروری مسائل کی بابت بھی وعظ فرما کر ایک قسم کی تبلیغ کیا کریں۔ اور ہر ایک احمدی سے حسب توفیق چندے کا اقرار کرا کے امین مذکور کے پاس اس کا نام روانہ کرا کر ماہواری رسالہ میں شائع کرا دیا کریں۔ جبکہ حضرت اقدس ایک دھیلا تک چندہ قبول فرماتے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ ہر ایک احمدی کو حسب توفیق چندہ دینے کا عادی کیا جاوے۔ میرے خیال میں بہت سے گاؤں کے گاؤں ایسے ہونگے جہاں سے ایک پیسہ بھی چندہ کبھی نہیں آیا۔ حالانکہ وہ احمدی ہیں اور اگر ان سے طلب کیا جاوے تو بڑی خوشی سے دینگے لیکن یہ سوال کہ ان کی طرف سے پھر کیوں چندہ نہیں آتا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان بیچاروں کو خبر ہی نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں چندہ کی بھی ضرورت ہے۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ مختلف انجمنوں کے واعظ مختلف شہروں میں جاتے ہیں اور وعظ اور لکچر سنا کر بہت سا روپیہ اکٹھا کر کے لیجاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ میرے خیال میں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ ضروریات کو زبانی بیان کرتے ہیں جس سے لوگوں میں ایک تحریک پیدا ہوتی ہے اور جا بعل لطف سے چندہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر رسالہ کی ماہواری اجراء کی تجویز نہ ہو جاوے۔ تو پھر امین صاحب کو علیحدہ علیحدہ رسیدیں بھیجنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

اگر علیحدہ رسالہ جاری کرنے میں خرچ زیادہ پڑنے کا احتمال ہو تو پھر مولوی شیر علی صاحب جو ایک ماہواری رسالہ "تعلیم الاسلام" جاری فرمانے لگے ہیں۔ اسی کے آخیر میں چند ورق بڑھا کر ہر ایک مد کے چندوں کے رجسٹروں کی نقل شائع ہو جایا کرے جو کہ امین صاحب تیار کر کے ان کو دیدیا کرینگے بیشک اس طریقہ سے نہایت ہی کم خرچ ہوگا۔

امید ہے کہ دارالامان کے صاحب خصوصاً اور دیگر احباب عموماً ان سطور پر غور فرما کر اگر مناسب خیال فرماویں تو کچھ کارروائی شروع کرینگے۔ والسلام

عاجز۔ سید قاضی غلام حسین وینرنری اسسٹنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار۔

پاک شاعری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ میں نے چند اشعار مدحیہ در شان امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام تصنیف کئے ہیں لہذا بعد اصلاح اپنے اخبار صداقت آثار کے کسی کونہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں۔

اشعار مدحیہ

دل میں ہے میرے بھری دید کی حسرت تیری
کس طرح دیکھوں میں وہ چاند سی صورت تیری

پھر دیا مارے حیا منہ کو چھپانے اپنے
آگ جھلائے دیکھے جو نہی نور کی مورت تیری

جب تجھے اہل زمیں مانیں نہیں کیا غم ہے
آسمانوں پہ ملک کرتے ہیں عزت تیری

اس کا کر سکتے ہیں کیا اے میرے مولا دشمن
جب حفاظت میں اُسے رکھتی ہے نصرت تیری

ہوتے ہیں در پہ تیرے زندہ ہزاروں مُردے
کیا عجب کیمیا ہے صحبت و قربت تیری

قادیان جائے امان تو نے بنایا یا رب
کس کو معلوم یہ تھی قدرت و حکمت تیری

چھوڑ دولت کو تیرے در پہ پڑے ہیں کتنے
کھینچ لائی ہے وطن سے انہیں رغبت تیری

یوں تو گھر بیٹھے بہت بکتے ہیں پیر و ملا
قادیان جاتے نہیں دل میں ہے دہشت تیری

دین کو تو ہی ثریا سے زمین پر لایا
کیسے نادان ہیں جو کرتے نہیں حرمت تیری

تجھ کو خالق نے عجب رتبۂ عالی بخشا
کتنے اُمرائے زمان کرتے ہیں خدمت تیری

پادری۔ مولوی اور نیچری سارے بھاگے
تاب لائے نہ کوئی دیکھ وہ جرأت تیری

تو محمد کا ہے پیدا سے خدا کا مرسل ؛ اس لئے ہوتی عالم میں ہے شہرت تیری

دوستوں پر جو کرم ہے تو تعجب کیا ہے ؛ دشمنان تیرے جو ہیں ان پہ ہے رحمت تیری

دم میں آتا ہے چلا حق کی شہادت دیکھے ؛ بادشاہ کپڑوں سے ڈھونڈیں گے وہ برکت تیری

ہے وہی بندۂ رب اور نبی کا اُمت ؛ اپنے دل میں جو سدا رکھتا ہے الفت تیری

میں سمجھتا ہوں یقیں مرتد و ملعون اسکو ؛ دل میں جس نے ہے رکھی میرزا کلفت تیری

فکر ہے دین کا تجھ کو تو ہے غلام احمد ؛ نام ہے جیسا تیرا ویسی ہے خدمت تیری

دین کے کام میں تو عمر گھٹائی اپنی ؛ اس کے بدلے میں بھی اللہ دی ہمت تیری

خاکپا تیرا ہوں تو مجھکو بلالے در پر ؛ اب ستاتی ہے مجھے ہر گھڑی فرقت تیری

راقم۔ سید رسول بخش احمدی۔ المتخلص خاکپا۔ مدرس مدرسہ کیرتھ کلعہ خورد

ایک مکی عرب کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا

اور اس کی شہادت

اما بعد۔ عرض کرتا ہے۔ امیدوار رحمت نواب احمد رشید نواب مجھ کو ایک زمانہ ہوا کہ ہندوستان میں وارد ہوں۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق رہا۔ ازاں جملہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ مختلف باتیں سنتا رہا۔ موافق بھی مخالف بھی۔ مگر بکثرت ان کے مخالف ہی رائیں سنتا رہا۔ چونکہ ان کی کوئی تصنیف و تالیف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اور زیادہ تر مخالفوں سے ہی ملنا جلنا رہتا تھا۔ اس لئے میں بھی انکار و مخالفت پر تلا ہوا تھا مگر صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ یعنی کبھی قلم نہیں اٹھایا۔ اور الحمد للہ زبان سے بھی کبھی کوئی سخت کلمہ شاید نہ نکلا ہوگا۔ مگر پھر مخالفت تھی۔ مجھ کو بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا جبکہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خواب دیکھا تھا جس میں میں نے امام مہدی علیہ السلام سے بیعت کی تھی۔ اور اس خواب کا ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا تھا۔ اس کے بعد میں نے متعدد مقامات و مختلف اوقات میں کچھ آوازیں سنیں۔ کچھ خواب دیکھے۔ مگر حضرت اقدس کی خبر بھی جب تک میرے کان میں نہیں پہنچی تھی رفتہ رفتہ جب ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعوے مسیحیت و مہدویت کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی۔ کہ اندازہ سے باہر اور خاکسار مخالفین کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہوا۔ مگر اذا اراد اللہ امرا ھیأ اسبابہ کے موافق حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا۔ تو قریب تین ماہ کے امرتسر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا۔ الغرض ایسی حالت میں یکایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث ناتمام رہی۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھہرا تھا۔ بلا تامل یہ کہہ دیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا۔ کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ راہ میں بلکہ پہنچکر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں کھٹکتی رہیں مگر پہنچتے ہی وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ بجز ندامت یا دعا کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ قادیان دار الامان میں پہنچ۔

دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی۔ اس کو موافقین کے لئے میں ان لفظوں میں ادا کرتا ہوں (زبان حال) یا کسی کا شعر ہے۔ ؎

کشف سے تجھ سے کیا کہوں زاہد ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

بدر کی پیشانی پر جو شعر لکھا ہوا ہے۔

چہ گویم با تو از حال دیار قادیان ہمیں
دوا ہمیں شفا ہمیں غرض دار الامان ہمیں

بالکل سچ ہے۔ میری زبان پر یہ شعر ہر وقت جاری رہتا ہے۔ دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے بیعت کر لی۔ اس وقت میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ھذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا)۔ اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں۔ ہماری رائے تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی۔ ہم چاہتے تھے کہ آپ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتے۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو۔ دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا۔ کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے مہتمم کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف یہ مانگوں مجھ کو دی جاوے۔ چنانچہ آٹھ دس تصنیف میں نے لیں۔ ازاں جملہ حمامة البشریٰ ہے جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے۔ اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر خارق عادت سوائے معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مخالفین کو نظر نہیں آتا۔ بجز اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ (ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور) یہاں پہنچ کر مجھ پر جو کیفیتیں وارد ہوئیں۔ ان کا بیان میں نہیں کر سکتا۔ وفات مسیح جس کا میں سخت مخالف تھا۔ اس کے متعلق مجھ کو عجیب عجیب مضامین سوجھنے لگے۔ اور مجھ کو خود یہ امر محسوس ہوتا ہے۔ کہ ایک چشمہ فیض ہے۔ جو میرے دل پر گر رہا ہے۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے پیش کش ناظرین ہے۔ میں دوپہر کو ایک روز حسب عادت سو کر جو اٹھا تو یہ مضمون میرے دل میں جوش مار رہا تھا۔ اور یہ ساری عمر میں پہلا اتفاق تھا۔ یکایک میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ

حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تو میرے خیال میں مندرجہ ذیل امور ذہن میں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ آپ اپنے پیروؤں کو کافروں پر غلبہ بخشیں۔ دوم یہ کہ اپنی شریعت کو دوبارہ قائم کریں۔ سوم۔ یہ کہ تثلیث کا ابطال کریں۔ اب اس کی تفصیل سنئے۔ پہلی شق تو اس وجہ سے باطل ہے کہ تحصیل حاصل ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی وعدہ فرمایا ہے۔ دوم۔ آپ کے پیرو آپ کے مخالفین پر غالب ہی ہیں۔ تاکہ وہ دوبارہ تشریف لاویں۔ یا نہ لاویں۔ دوسری صورت کا بطلان بین ہے۔ کہ اب کوئی دوسری شریعت قائم کرنے والا نہیں آنے گا۔ رہا یہ کہ وہ شریعت محمدیہ ہی کو اگر مستحکم کریں گے۔ تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے ایک مجدد سے بخوبی نکال سکتا ہے چنانچہ نکالتا چلا آیا ہے۔ تیرہ سو برس سے اس کام کے لئے ایک جلیل القدر پیغمبر کو دو ہزار سال تک آسمان پر بیٹھا کے اور اب اس کو نازل کرے اور میں بلا کسی استخفاف کے یہ کہتا ہوں کہ بھلا ان سے اپنی تو بہتری نہ ہو سکی اور سدا ناکامیوں سے ہی کام پڑا۔ تو بھلا دوسرے کی کیا سنبھالیں گے اور اپنے اتباع کو کیا عزت اور غلبہ بخشینگے۔ (سالے کہ نکوست از بہارش پیداست) اگر وہ اس قابل ہوتے۔ تو اسی وقت کچھ کر دکھاتے۔ مگر یہ تو اللہ میاں ہی کو منظور نہ تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنی اتباع کا غلبہ دیکھیں اور خوش ہوں اور اپنے دشمنوں کی ذلت دیکھیں۔ تو بھلا اب دو ہزار سال کے بعد کیا کریں گے کیونکہ نہ تو وہ دشمن جن کے ہاتھوں سے ان کو تکلیفیں پہنچیں۔ موجود ہیں کہ ان سے اگر بدلا لیں گے نہ کوئی دوسری وجہ ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ رہی تیسری صورت۔ تو اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں جس عالم یا مجدد کو خدا کھڑا کر دیوے وہ اس کی بیخ کنی باحسن الوجوہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ مشاہدہ ہے تو یہ بھی کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے جو ان کے دو ہزار سال بعد آسمان سے تشریف آوری کی مقتضی ہو۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان کا ابطال تثلیث کرنا ایک خاص اثر رکھے گا اس وجہ سے کہ ان کو ہی خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ تو جب وہ خود ان کے اس عقیدہ کا بطلان ظاہر کریں گے۔ تو بہت کچھ اثر مترتب ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس بات پر دلیل کیا ہوگی کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم سلام اللہ علیہ ہیں جن کو ہم خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کے نزول آسمانی کو اگر مان لیا جاوے تو اس وقت تمام دنیا تو موجود ہوگی نہیں اگر ہوگی بھی تو بالفرض متعدد اشخاص ہی ہوویں گے۔ تو ان کی تصدیق کون کرے گا۔ نہ ماننے والے جب نہ مانیں گے پھر ایک فضول سے بات ٹھہری۔ اور ان کا دوبارہ آنا لغو سا ہو گیا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا یہ امر ممکن نہیں۔ تو اس کا

جواب ہم یہ دیں گے۔ کہ امکان مسلّم وقوع ثابت نہیں۔ جو ہم خواہ مخواہ تسلیم کر لیں اور جب امکان ہی رہ گئے تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کو خدا یہ شرف بخشے۔ اور مسیح ابن مریم بنا دے جب یہ بھی ممکن ہے اور دونوں ہی۔ تو جو عقل سے زیادہ اقرب ہوگا۔ ہم تو اس کو ہی پسند کریں گے۔ اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب سے اول یہ دریافت کرتے ہیں۔ حضرات مکفرین سے کہ حضرت اقدس نے ارکان دین میں سے کسی رکن کا نعوذ باللہ انکار کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ حاشاہ عن ذالک۔ اچھا اصول دین میں سے کسی اصل کے ساتھ مخالفت کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ پانچوں ارکان اسلام کو وہ مانتے ہیں۔ نیز شرائط ایمان کے مستقل ہیں۔ اگر ان کی اور حضرات مکفرین کی مخالفت ہے۔ تو صرف ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح میں ہے۔ تو کیا کوئی شخص ہم کو یہ بتا سکتا ہے۔ کہ حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرنا ارکان اسلام میں سے ہے یا اصول دین میں سے ہے ہرگز نہیں۔ پھر اس کے انکار سے انسان کافر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی اور وجہ اس کے علاوہ ہے تو کوئی صاحب ہم کو سمجھا دیں۔ کیونکہ اصول و فروع میں حضرت مرزا صاحب کا وہی طرز عمل ہے۔ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا و صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ وہ مدعی نبوت تشریعی نہیں سرور کائنات کے ختم نبوت سے انکاری نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور انہی کے غلامی کا دم بھرتے ہیں پھر یہ کفر کہاں سے آگیا کوئی صاحب یہ معما حل کر دیوے تو بڑی ہی مہربانی ہے۔ افسوس دنیا میں انصاف نہیں ہے۔ مگر میں اوروں کو تو بعد کہوں گا۔ پہلے میں خود ایسا تھا۔ مگر الحمد للہ مجھ میں اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا مادہ ایسا رکھا ہے کہ جب تک خوب چھان بین نہیں کر لیتا۔ یک لخت کوئی حکم قائم نہیں کرتا۔ اگرچہ میں مخالف ضرور تھا مگر نہ ایسا کہ خواہ مخواہ کوئی حکم لگاتا۔ چنانچہ اس کا انجام یہ ہوا کہ آج سے چوبیس پچیس روز پہلے میں مخالفین کے گروہ میں تھا اور آج اپنے آپ کو ایک جان نثار غلام و خادم سمجھتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر ہے۔ اور یہ کس چیز کی برکت ہے تحقیق کی فقط میں آج بیس روز سے حضرت اقدس کی تصانیف لطیفہ کا مطالعہ کر رہا ہوں اور بڑی کوشش اور جانفشانی سے دیکھتا ہوں اور شب و روز اسی میں مستغرق رہتا ہوں کہ کوئی بات تو ایسی نظر پڑے۔ جس سے شبہ ہی کسی قسم کا وارد ہو سکے۔ مگر مجھے اس وقت تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی۔ آخر کو میں نے یہ سمجھ لیا کہ یا تو مخالفین کو خدا نے عقل سے بے بہرہ کیا ہے اور یا مجھے وہ باتیں نظر نہیں آئیں جن کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے مگر یہ تکفیر حقیقتاً تکفیر سیئات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (ویکفر عنکم سیاتکم) کا تو

تمہارا دکھ اس سے نکال رہا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ (چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر) اے لوگو۔ خدا سے ڈرو قیامت آنے والی ہے خدا کو کیا جواب دو گے کیونکہ دیکھو کہ اگر بالفرض حضرت اقدس نے جو دعوے کیا ہے وہ غلط ہی ہو تو ہم کو یہ بتاؤ۔ کہ ان سے بیعت کرنے کا قیامت میں ہم پر کیا وبال پڑے گا۔ کیونکہ وہ شرک کی تعلیم نہیں کرتے۔ نعوذ باللہ کوئی راہ ضلال نہیں بتاتے پھر ہمارا کیا نقصان ہوا ان کو ماننے سے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچے نکلے تو بتاؤ قیامت میں دست حسرت کون ملے گا۔ بہرحال در صورت صدق دعوے ہمارے پانچوں بلکہ دسوں گھی شکر میں اور در صورت کذب ہمارا گرہ سے کیا خرچ ہوا؟ کچھ بھی نہیں رہا۔ تم دونوں حال میں [illegible]۔ اب بتاؤ کون اچھا ہم یا تم۔ انصاف سے کام لینا چاہیے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے۔ اپنے کلام پاک میں وہ فرمان مثال و نظیر [illegible] ہے۔ دیکھو مومن آل فرعون کا قصہ خدا نے بیان فرمایا وہ کیسی ہمارے لئے۔ دیکھو کیا فرماتا ہے۔ (وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم فان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم) یہ تعلیم خداوندی ہے کیوں نہ ہم بھی ایسا کہیں اور کریں۔ اگر اس میں کوئی نقص ہو تو ہم کو بتاؤ ورنہ تم ہمارا کہا مان جاؤ۔ اب ہم ایک معیار اور بتاتے ہیں۔ دیکھو ان کی تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ملا کر دیکھو اگر ایک ہے۔ تو پھر ماننے میں کیا عذر ہے اور اگر اس کے خلاف ہے۔ تو بے شک پھینک دو بلکہ ہم کو بھی وہ مخالفت بتا دو۔ تو ہم بھی اس سے رجوع کریں۔ مجھے ایک زمانہ تک حیات و وفات مسیح کے متعلق بڑا اشتباہ رہا۔ مگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں اور واقعی قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے۔ جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو سکے۔ جس قدر آیتیں ہیں ان سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہود کا جو دعوے ہے کہ ان کو صلیب دی گئی تھی۔ غلط ہے بلکہ اپنی طبعی موت سے مرے مثلاً آیۂ کریمہ (انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) اس میں ایک تو توفی ہے۔ ایک رفع الی اللہ ہے۔ ایک تطہیر ہے ایک متبعین کو مخالفین پر غالب کرنا ہے۔ ہر ایک ان میں سے واقع ہو گیا اور جس ترتیب سے یکے بعد دیگرے لفظاً واقع ہیں۔ اسی طرح سے یکے بعد دیگرے ظہور میں آئے۔ پہلے توفی ہوئی۔ پھر رفع ہوا پھر تطہیر ہوئی اور پھر آپ کے متبعین کو بھی غلبہ ہو گیا۔ اب بتائیے کہ وہ تشریف لاویں گے

کیوں اور کیا ضرورت باقی رہی ہے۔ دوسری آیت (فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم) یہ صاف ظاہر ہے کہ قیامت سے تعلق رکھتی ہے اور یہاں وفات کے معنے موت ہی کے ہیں پھر دوسری آیت میں توفی بمعنی رفع مع الجسم العنصری کیسے ہو جاوے گا۔ تیسری آیت (وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ) اس میں صاف ظاہر ہے کہ موت کی نفی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اس بات کی نفی کی گئی ہے۔ کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ رہی آیت (وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا۔) اس آیت میں ضمیر حضرت مسیح کی طرف عائد ہونے میں کلام ہے کسی نے قرآن کی طرف راجع کیا ہے۔ کسی نے آنحضرت کی طرف کسی نے حضرت مسیح کی طرف۔ اکثر مفسرین نے اسی ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے پھر ہم کیوں کر خواہ مخواہ حضرت مسیح کو ہی مرجع ضمیر ٹھہرا لیویں۔ اور کم از کم جب مفسرین کا اختلاف ہو گیا۔ تو کسی صورت سے نتیجہ نہیں رہا کیونکہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اور کچھ مہربانی فرما کر کوئی شخص ہم کو اس آیت کے معنے ہی ذرا سمجھا دیویں۔ کہ وان من اھل الکتاب سے کیا مراد ہے آیا کہ دنیا میں جب سے اہل کتاب کا وجود آیا ہے۔ قیامت تک جس قدر ہوئے اور ہوویں گے۔ ان کی موت سے قبل تو یہ تو یقیناً باطل ہے۔ کیونکہ کروڑوں اہل کتاب مر گئے۔ بے ایمان لائے ہوئے اور مرتے چلے جاتے ہیں اب یہ کہو کہ ان کے نزول من السماء کے وقت جس قدر اہل کتاب روئے زمین پر موجود ہوویں گے۔ سب آپ پر ایمان لاویں گے تو یہ بھی محال ہے۔ کیونکہ تمام روئے زمین کے اہل کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان لائے نہیں۔ حضرت مسیح پر کیسے ایمان لے آویں گے۔ نیز خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ (اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ) اور یہ فرمانا (وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) صاف بتلا رہا ہے۔ کہ کافروں کے فرقے قیامت تک رہیں گے۔ اگر آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنے کئے جاویں کہ سب حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے۔ تو اس سے قرآن شریف کے بیان میں اختلاف لازم آتا ہے۔ گویا وہ کسی جگہ کچھ کہتا ہے اور دوسری جگہ اس کے مخالف بیان فرماتا ہے۔ بھلا غور تو کرو کہ جب ان کو صاحب شریعت بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تو اس وقت تو ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا۔ اور اب تمام روئے زمین کے یہود ایمان لے آئیں گے اور جبکہ ہم یہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہود نے ٹھوکر کھائی۔

اور ان کی کتاب میں جبکہ یہ لکھا ہے کہ مسیح اس وقت آویگا جب ایلیا آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ ایلیا نہیں آیا لہذا وہ مسیح کو کبھی نہیں مانتے کیونکہ وہاں تو ایلیا کا مثیل آیا۔ اور کتاب میں نفس ایلیا لکھا تھا تو ہم کہتے ہیں جب ہمارے پاس ایک یہ نظیر بھی موجود ہو تو کیا وجہ کہ ہم ان کی طرح مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر رہیں اور جب وقت ہاتھ سے جاتا رہے۔ کف افسوس ملنے کے سوا اور کچھ بھی۔ آوے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے اور بنظر خیر خواہی ہم لوگوں کے لئے یہ لکھتے ہیں۔ (فمن یشاء فلیؤمن ومن یشاء فلیکفر) مجھے تو امید ہے کہ جو شخص میری اس تحریر کو بنظر انصاف دیکھیگا وہ ضرور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ اٹھائے گا ورنہ ویسے ہی ہٹ دھرمی اور ضد۔ تو اس کا علاج کوئی نہیں اس کا علاج خدا کرے اور پھر جب وہ شخص یہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ کھلے نشان اپنے ساتھ رکھتا ہوں چنانچہ کسوف و خسوف جس کو تمام دنیا نے دیکھا اور جس کا منتظر ایک جہان تھا وہ بھی وقوع میں آگیا۔ پھر اس کے ماننے میں کیا تامل ہو سکتا ہے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو نشانوں کی حاجت کیا ہے حضرت صدیق اکبر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا نشان طلب کیا تھا اور واقعی صدیقیت اسی سے تو عبارت ہے کہ بغیر کسی نشان و معجزہ کے دیکھے ایمان لے آئے ورنہ ان میں اور دوسروں میں جو نشان یا معجزہ دیکھکر ایمان لائے فرق ہی کیا رہتا۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ ہم نے خدا کے اس مامور کو بدوں کسی نشان طلب کرنے اور دیکھنے کے مانا اور قبول کیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم کو خدا ابھی قبول کریگا اور ضرور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور واقعی نشان طلب کرنا تو میرے خیال میں ضعف یقین کی دلیل ہے کیونکہ حق تو اپنے ساتھ ایک ایسی روشنی رکھتا ہے۔ جس کا اثر فوراً قلب پر پڑتا ہے۔ بشرطیکہ ذرا سی بھی صلاحیت و قابلیت ہو ورنہ وہ (فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضاً) والا مضمون ہو جاتا ہے نہ کوئی نشان فائدہ دیتا ہے نہ کوئی معجزہ۔ جیسا کہ ابوجہل وغیرہ میں مشاہدہ ہے۔ وقس علی ھذا اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔ اور ہم کو تو زیادہ اس بات کا خیال ہے کہ دنکل گیا سانپ اب لکیر پیٹا کر والا مضمون نہ ہو جائے (یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ) نہ کہنا پڑے۔ ہائے افسوس وہ پیر جو اپنے مریدوں کو سوائے شرک کے اور کچھ تعلیم نہیں۔ دنیا کے کسی قبر پرست بکرہ گدا یا غوث یا قطب یا اللہ کے بدلے پکارنے والے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے والے تو لوگوں سے بیعت لیں اور لوگوں کو بھی ان سے بیعت کرنے میں کوئی تامل نہ ہو۔ اور ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو مامور من اللہ بھی کہتا ہے اور تعلیم بھی وہ ہی دیتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اس سے انکار ہو اور اس پر کفر کے فتوے دیئے جاویں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب میں اس رسالہ کو اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ شاید اس سے کسی کو فائدہ پہنچ جاوے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ قریب ہے کہ تم میرا کہا یاد کروگے اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں وہ سب کے حال سے خوب آگاہ ہے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین حررہ الراجی غفور التواب احمد رشید نواب الاحمدی کان اللہ له وذالک فی ۲ من شہر ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ من ہجرۃ من له العز والشرف۔ بقریہ قادیان من اقطار پنجاب۔ ضلع گورداسپور۔ فقط

نجیب آباد میں طوفان بدتمیزی

جن لوگوں کو اخی المکرم اکبر شاہ خان صاحب احمدی ہیڈ مولوی انگلش اسکول نجیب آباد اور حکیم احمد اللہ خان صاحب نجیب آبادی کے مباحثات اور مناظرانہ مضامین سے واقفیت حاصل ہے وہ کسی قدر بخوبی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ نجیب آباد والوں کے دل حقانیت کے قبول کرنے کے لئے کس قدر ناقابل ہیں آجکل جناب اخی المعظم حضرت منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی وارد حال نجیب آباد کے بھی ہونے پر شہر کے عام آدمیوں کے دلوں میں رنج کی ہیی بھڑاس اٹھی کہ ایک لعنت کائیں کائیں کرکے چاروں طرف سے آمادہ یورش ہو گئے۔ ہم احمدی لوگوں نے نہایت تہذیب و سنجیدگی کے ساتھ مختلف طریقوں سے اس امر کا اعلان کیا کہ تم اپنے مولویوں کو اس بات پر رضامند کرلو۔ کہ وہ مناسب طریقہ سے افہام تفہیم کرلیں۔ اگر ہمارا غلطی پر ہونا ثابت ہو گیا تو پھر تمہاری یہ شورش بھی ایک حد تک جائز ہو سکے گی۔ مگر بلا تحقیق یہ وحشیانہ پن کی باتیں قابل اعتراض اور انصاف سے بعید ہیں چنانچہ اخبار بدر میں بھائی اکبر نجیب آبادی نے اپنا چیلنج بھی شائع کرا دیا جو ناظرین بدر کی نظر سے ضرور گذرا ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے قفل دلوں پر لگا دئے ہیں کہ نجیب آباد والے راہ حق پر کسی طرح آنا ہی نہیں چاہتے۔ بتاریخ ۲۷۔ اپریل بروز جمعہ نجیب آباد کی جامع مسجد میں ایک نظم جس کو کسی طرح نظم نہیں کہہ سکتے (ردیف و قوافی اور وزن کسی چیز کا جس میں پتہ نہیں چلتا) پڑھی گئی جس میں حضرت اخی المعظم منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی احمدی کو برا کہنے کی خاص طور سے کوشش کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ رزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ان احمدی لوگوں سے سلام علیک ترک کردو۔ اور ان کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ بھی موقوف کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ دراصل یہ نمبی لوٹن ابن آسمانی شیربل کا اپنی گیدڑ بھبکیوں سے کچھ نہ کرسکیں گی اور شہر کے منصف مزاج ذی عقل لوگوں کے سوا ان پست فطرت جہال کو ابھی سے شرمندہ ہونے کا موقع مل رہا ہے اور یقیناً ذلیل ہوں گے بھائی مضطر صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر اور ذی لیاقت شخص ہیں اور آپ وہ مضطر بدایونی ہیں جو اپنی کمال شاعری اور جادو نگاری کے سبب ملک میں اعلیٰ درجہ کی شہرت رکھتے ہیں اور انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بڑے بڑے معرکے سر کئے ہیں۔ بھائی اکبر نے باوجودیکہ وہ آجکل اپنی ہمشیرہ کی سخت علالت اور چند دیگر پریشانیوں میں مصروف ہیں بھائی مضطر کے متعلق جامع مسجد میں نظم پڑھے جانے کا حال سنکر ان کو ایک خط لکھا اور اس میں ایک قطعہ بھی فی البدیہہ قلم برداشتہ لکھا۔ صرف وہ قطعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ احمدی بھائی ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا ہم کو استقامت عطا کرے۔

قطعہ

مرے پیارے مرے مضطر مرے مونس مرے ہمدم
سنا ہے کچھ اثر جہال کے دل پر نہیں ہوتا
وہ آمادہ ہیں سب ملکر تیری ایذا رسانی پر
ہوا ہے جب سے برپا کم یہ شور و شر نہیں ہوتا
مری خواہش ہے خاموشی سے تو خاموش کر ان کو
کہ کیڑوں کے مقابل کوئی شمشیر زن نہیں ہوتا
عدو کی بدزبانی سے نہیں گھٹتا کبھی رتبہ
کہ قیمت میں کبھی بغدے سے کم خنجر نہیں ہوتا
شغال و سگ کی جانب ملتفت ہوتا نہیں ضیغم
خیال عاقل کو کچھ پاگل کی باتوں پہ نہیں ہوتا
عدو کے مبلغ علم و لیاقت سے ہیں سب واقف
اثر جہال کی باتوں میں رتی بھر نہیں ہوتا
گدھا جس پر کتابیں ہوں لدی عالم نہیں ہرگز
کہ چوپایہ کبھی انسان کا ہمسر نہیں ہوتا
خدا کی معرفت کچھ مولویت کو نہیں لازم
کوئی دنیا کی سیاحی سے اسکندر نہیں ہوتا
تجھے غیروں سے کیا نسبت وہ ہمرتبہ نہیں تیرے
کہ قیمت میں برابر لعل کے پتھر نہیں ہوتا
اگر بزدل نہیں ہیں وہ تو بتلائیے کوئی باعث
مقابل کوئی کیوں ان میں سے اے مضطر نہیں ہوتا
مرا چیلنج شائع ہو چکا ہے بدر میں چھپکر
مگر کوئی مقابل شہر کے اندر نہیں ہوتا
کسی سے سن بھی لیتا ہوں کہ رنجیدہ خاطر ہے
تو سچ آرام حاصل مجھ کو اے مضطر نہیں ہوتا
یہ وقت امتحان ہے ای یار مستقل رہنا، کہ کم ہمت کبھی دنیا میں شیر نر نہیں ہوتا
نتیجہ نیک ہی جہال کی یورش کا نکلیگا: فساں پر جب نہیں گھستا رواں خنجر نہیں ہوتا
نجیب آباد والوں کے کمینہ پن کا شکوہ جب: تجھے ہوتا کہ جب موجود یاں اکبر نہیں ہوتا

الراقم۔ عبد العلیم خاں احمدی نجیب آبادی

احمدی احباب کے حالات

لاہور - برادر ظفر حسین صاحب امتحان اسسٹنٹ ہسپتال اسسٹنٹ میں کامیاب ہو کر میانمیر میں ملازم ہوئے۔

دہلی - عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ - احمد مسیح اندھے عیسائی نے حضرت مسیح موعود کو جو مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے اس کا جواب میر قاسم علی صاحب نے خوب دیا ہے۔ اُمید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کو پسند کریں گے۔ میر صاحب لکھتے ہیں کہ مسیح کے ساتھ مباہلہ کے واسطے اصل تو خود مسیح ہی چاہیئے پر ۲۰۰۰ برس کا مردہ زندہ ہو۔ اور یسوع کا آسمان پر جانا ایک وہمی اور خیالی افسانہ ہے۔ اس واسطے بطور تنزل اس کے نائب یعنی پوپ کو مباہلہ کے واسطے بلا لو۔ اور اگر پوپ کی ہمت نہیں پڑتی۔ تو کسی ہندوستان کے بشپ کو ہی یہ پیالا پلاؤ۔ ہم شوق کے ساتھ انتظار میں ہیں کہ پادری صاحبان اب کیا کرتے ہیں۔

زمین کو کیا ہو گیا؟

سان فرانسسکو میں زلزلہ اور آتش زدگی کی تباہی کی خبریں تازہ ڈاک ولائت میں آئی ہیں ولائت کا انگریزی نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ ایک ہی رات میں یہ شہر نینوا اور عمورہ کے کھنڈرات کے ساتھ مل گیا ہے پنجاب کی تباہی ایسی سخت نہ تھی۔ جیسی کہ یہاں ہوئی۔ ایک عظیم الشان دولت مند شہر آناً فاناً خاک سیاہ ہو گیا ہے۔ پانچ ہزار آدمی مر چکے ہیں۔ دو لاکھ اشخاص بے خانماں پھر رہے ہیں۔ ۴۰ کروڑ روپیہ کے قریب کا نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ بہت سے شہر اور گاؤں تباہ ہو چکے ہیں۔ لیکن تار ڈاک کا انتظام درست نہ ہونے کے سبب کچھ تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ پہلے تو عالم لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ زمین کا اندرونہ ابتدا میں جوش میں تھا اور زلازل اور آتش فشانیاں واقع ہوتی تھی۔ اور رفتہ رفتہ زمین کا چھلکا پختہ ہو گیا ہے۔ مگر اب تو یہ سب باتیں غلط معلوم ہوتی ہیں۔ علم زلزلہ کے عالم زلزلہ واقع ہونے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیوں آیا مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ قدیم الایام کے پہاڑ اسی طرح ساکن کھڑے رہیں گے یہ مصیبت کا دن ہم پر اس طرح آیا ہے جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔

لاہور سے بشپ صاحب کی زیر نگرانی جو رسالہ مذہبی نکلتا ہے اس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے اس بات کا رونا رویا ہے کہ پارلیمنٹ میں ۲۰۰ ممبر زیر اثر جنھوں نے بمشکل ۱۰۰ ابھی کلیسائے انگلستان کے حامی نہیں ہیں۔

ضعف بصارت کے لئے سچا تریاق

سرمہ جست

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں۔ اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بتایا ہوا ٹوٹکا ہے۔ البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے۔ جو تمام کے تمام حکمائے سلف وحال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے۔ اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھ کر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھادیں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور بلا ضرورت بھی ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کر کے فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیئے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار معہ محصول ڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں۔

قیمت فی پوڑیہ ۴ ماشہ - پوری ایک درجن پوڑیہ کے خریدار سے صرف دو روپے (عہ) صرف چار آنہ (۴/)

محصول بذمہ خریدار

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کیلئے چھپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR – QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۲۱ — سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۱
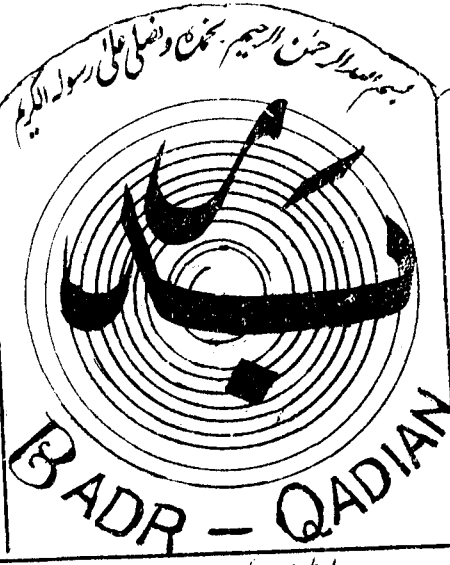
۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق

آں مسیح دوراں آخر مہدی آخر زمان	ای جہان منتظر خوش باش کامد نستان	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی	چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی

فہرست مضامین

دو عظیم الشان نشان

کوئی ہے جو ایمان لائے؟

ان دنوں میں دو پیشگوئیاں ایسی صفائی سے پوری ہوئی ہیں۔ کہ امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نیک بندے اُن سے ضرور فائدہ حاصل کریں گے۔ گو ازلی بدبخت ان میں بھی اپنی روگردانی کے واسطے کوئی نہ کوئی بکواس کر ہی ڈالیں گے۔

(۱) اس کے متعلق آئندہ کسی اخبار میں مفصل درج ہوگا۔ سردست مناسب نہیں سمجھا گیا کہ تھوڑی سی جگہ میں ایسے مضمون کو ختم کیا جاوے

(۲) مختلف زلازل کے متعلق جو کئی ایک پیش گوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل اُس بڑے زلزلے کے عنقریب ایک ایسا زلزلہ بھی آنے والا ہے جو دو دفعہ محسوس ہوگا۔ یہ پیشگوئی ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر اور نیز اخبار الحکم اور میگزین میں شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ۲۰۔ مئی ۱۹۰۶ء کو قریب پونے پانچ بجے شام کے دو دھکے زلزلے کے چند سکینڈ کے دقفہ کے ساتھ محسوس ہوئے۔ جن میں سے پہلا خفیف تھا۔ اور دوسرا تیز تھا۔

(مفصل آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر مسیح

۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء ۔ ۱۔ رویا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے

"اب تک پیچھا نہیں چھوڑتی"

۲۔ الہام ہوا۔

"زندگی کے آثار"

اس وحی آلہی کی تھوڑی دیر بعد سیٹھ عبد الرحمان صاحب کا مدراس سے تار آیا جس میں سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی ۔ فرمایا ۔ پہلے خدا کا تار پہنچا ۔ اور پیچھے بندوں کا ۔ اس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا اس مضمون سے خدا نے اطلاع دیدی۔

۲۰ مئی ۱۹۰۶ء

۱۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً
ترجمہ ۔ میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آونگا

۲ ۔ اُرِیْکَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ
ترجمہ ۔ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا ۔ جو قیامت کا نمونہ ہوگا ۔
میں ان سب کی حفاظت کرونگا جو اس گھر میں ہیں

۲۲ ۔ مئی ۱۹۰۶ء

تَرِدُ عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ ۔ سَیَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنُ الشَّبَابِ ۔ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ ۔ تَرِدُ عَلَیْھَا رُوْحُھَا وَرَیْحَانُھَا ۔

یعنی تیری طرف نور جوانی کے یعنی قوتیں جوانی کی رد کی جائیں گی اور تجھ پر زمانہ جوانی کا آئے گا

یعنی جوانی کی قوتیں دی جائیں گی ۔ تا ... شفا ...
اگر تم اسے ... سے ... انسان سے ... میں ہو
تو اس کی نظیر پیش کرو ۔ اور تیری بیوی کی ... بھی صحت اور تازگی رد کی جائے گی ۔ فقط

ان الہامات کا باعث یہ ہے ۔ کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے بجز دو وقت ظہر اور عصر کی نماز کے نیچے بھی نہیں جا سکتا ۔ اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں ۔ یا فکر کروں ۔ تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے ۔ جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قوٰی ایسے مضمحل ہو گئے ہیں ۔ کہ خطرناک حالت ہے ۔ گویا مسلوب القوٰی ہوں اور آخری وقت ہے ۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے ۔ امراض رحم و جگر دامنگیر ہیں ۔ پس میں نے دعا کی تھی ۔ کہ خدا تعالےٰ وہ مجھے پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے ۔ تا میں کچھ خدمت دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دعا کی تھی ۔ اس دعا پر یہ الہام ہوئے ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے ۔ خدا تعالےٰ ان کے بہتر معنے جانتا ہے ۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے گا اور نئے وہ توفیق عطا کریگا جس سے میں خدمت دین کر سکوں ۔ واللہ اعلم بالصواب

اور اس میں یہ بھی خوشخبری ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کریگا ۔

میڈیکل اسکول کے خارج شدہ طلبا کو حضرت مسیح موعود کی نصیحت

میڈیکل اسکول کے جن طلبا نے اپنے استادوں سے ناراض ہو کر اتفاق کر کے مدرسہ جانا بند کر دیا ہے ان میں سے دو طالب علم (عبد الحکیم صاحب اور ایک اور) قادیان میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ۱۹ مئی کو حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ گذشتہ اور پرنسپل کا ۲۰ مئی تک داخل ہو جانے کی اجازت دیدینے کا ذکر کیا ۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل اس قسم کی کارروائیاں گورنمنٹ کے ساتھ بغاوت کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور ان سے بچنا چاہیئے ۔ میرے نزدیک اب اس معاملہ کو ترقی نہیں دینا چاہیئے ۔ اور پرنسپل صاحب کی اجازت سے فائدہ حاصل کرکے داخل ہو جانا چاہیئے ۔ جن استادوں کے ساتھ تم نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے ۔ ان کو اندر ہی اندر ضرور تنبیہ کی گئی ہوگی ۔ اور امید نہیں کہ وہ آئندہ تمہارے ساتھ برا سلوک کریں ۔ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو بغیر باز پرس نہیں چھوڑتی ۔ گو عام اظہار ایسی بات کا نہ کیا جاوے علاوہ اس کے تمہیں چاہیئے ۔ کہ اگر انہوں نے بداخلاقی کی ہے ۔ تو تم ان سے اخلاق سیکھو ۔ اور اگر تمہیں کبھی ایسی افسری کا موقع ملے ۔ تو تم اخلاق کا برتاؤ اپنے شاگردوں اور ماتحتوں کے ساتھ کرو ۔ اور جو قسمیں تم نے مدرسہ جانے پر کھائی ہیں وہ ناجائز ہیں ۔ ناجائز قسم پر قائم رہنا گناہ ہے ۔ خدا نے اسلامی شریعت میں یہی حکم دیا ہے ۔ کہ ناجائز قسموں اور ناجائز اقراروں کو توڑ دیا جاوے ۔ وقت کو ضائع کرنا اچھا نہیں ۔ اپنے آپ کو پریشانی میں مت ڈالو ۔ اور اپنے مدرسہ میں داخل ہو جاؤ ۔

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے ۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور مادری زبان اسکی عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ان غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں ۔ یہ کتاب نہایت مفید کتاب ہے ۔ اور قیمت بھی قلیل ہے

قیمت ۸ مرزا غلام احمد

خط وکتابت

یہ خطوط مولوی نور دین صاحب کی خدمت میں بعض احباب نے بغرض جواب بھیجے تھے۔ انہوں نے بہ سبب کم فرصتی کے حکیم فضل دین صاحب کو جواب لکھنے کے واسطے دئے۔ اور حکیم صاحب نے مفصلہ ذیل جوابات تحریر فرمائے ہیں۔

سوالات

جناب مولوی نورالدین صاحب۔ السلام علیکم

۱۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ جو خط آپنے میری طرف لکھا ہے اس میں صرف السلام علیکم بھی نہیں لکھا۔ جو طریقہ سنت اور اہل اسلام کا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

۲۔ جو کہ آپنے یہ عبارت لکھی ہے۔ ذبح میں حکیم ہے۔ او فرداً لا وداج لفظ حکیم اور او فرداً کے کیا معنے ہیں۔ حدیث میں تو او فرداً نہیں ہے

۳۔ شراح نے لفظ اوداج سے جو جمع ہے۔ بطریق تغلیب کے دو جان اور حلقوم اور مری مراد لی ہے اور تمام فقہائے متون اور شروح اور فتاوہ ہائے میں ذبح کے باب میں یہ چار عروق ذکر فرمائے ہیں اور آپ نے اوداج سے جو جمع ہے۔ صرف دو جان ارادہ فرمایا ہے اس کی کیا سند ہے۔

۴۔ دلیل مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کی بیسوں کتابیں میں لکھی گئی ہے اور اس خط میں لکھنے میں نہیں آئی۔ آپ کوئی دلیل صریح لکھیں۔ گو مجمل اور مختصر ہو۔

۵۔ آپ مسیح موعود سے جو احادیث میں مذکور ہے۔ مثیل مسیح مراد لیا ہے نہ عینی۔ اس کی کیا وجہ ہے اور سند۔ حالانکہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے جو مشہود بالخیریت ہیں۔ ہرگز کسی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ مراد مسیح بن مریم موعود سے مثیل ہے نہ عین۔

۶۔ لفظ نزول جو احادیث میں مذکور ہے۔ آپ اس سے بروزِ جو معنے مجازی ہیں مراد لیتے ہیں۔ نہ معنے حقیقی اس کی کیا سند ہے در وجہ تعذر معنے حقیقی کے جو شرط ارادہ معنے مجازی کے ہوتا ہے کیا ہے۔

۷۔ رفع سے جو آپ رفع رتبی ارادہ کرتے ہیں نہ رفع جسمی۔ اس کی کیا سند ہے۔ حالانکہ کسی مفسر نے کسی زمانہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مراد رفع سے رفع رتبی ہے نہ رفع جسمی اور پھر وجہ تخصیص بالذکر رفع رتبی کے عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ جو رفع کل انبیاء میں پائے جاتے ہیں اور پھر مرجع ضمیر رفعہ اور مرجع ضمیر ماقتلوہ کے متحد ہے۔ جو وہ جسم عیسےٰ علیہ السلام کا ہے۔ ایک سے جسم اور دوسرے سے رتبہ ارادہ کرنا تعسف اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے اور بالکل غیر موجہ ہے اور یہی لفظ رفع کا جو موصول بہ الیٰ ہے نقل ہوتا ہے۔ رفع بہی میں احتمال رفع رتبی کا نہیں رکھتا۔

۸۔ آپ جو معتقد وفات عیسےٰ علیہ السلام کے ہیں نہ حیات کے۔ اس کی کیا سند ہے۔ تمام مفسرین خصوصاً حضرت ابن عباس رضہ قابل حیات کے ہیں۔ اسی واسطے آیۃ میں قائل تقدیم تاخیر کے ہیں۔

۹۔ یہ آپ کو بوجہ احسن معلوم ہو کہ کل جوابات ان سوالات کے بنقل وسند وتفسیر اور حدیث اور کتب علما معتبرین کے لکھیں بلا نقل وسند بالکل مسلم نہ رکھیں گے اور جوابات عندیات واہیات وسفسطیات سے شمار کئے جائیں گے اور پایہ اعتماد سے ساقط اور باطل اعتبار کریں گے۔

۱۰۔ آپ کے مرید منشی محمد حسین نے زور شور سے کہا تھا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام کا باپ تھا۔ جو وہ یوسف نجار ہے۔ اسی واسطے آپ کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ آپنے تو انکار لکھا ہے۔

العارض فقیر نور اللہ من مقام آستانہ ضلع جھنگ۔

الجواب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ **قولہ**۔ جو خط آپنے میری طرف لکھا ہے۔ السلام علیکم نہیں لکھا۔ **اقول**۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ (پ ۱۶) یعنی جو سلام دعائے سلامتی پر مشتمل ہے وہ ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو ماموریں مرسلین کی ہدایت کے تابع ہوں۔

قولہ۔ او فرداً لا وداج صرف دو جان ارادہ فرمایا ہے

اقول۔ عربی میں دو پر بھی جمع بولا جاتا ہے۔ جیسے داحرجہما مما کانا فیہ وقلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو (پ ۱) امام ثوری رح قطع ودجین کافی سمجھتے ہیں۔ حدیث میں انہار الدم ہے یعنی خون بہانا۔ مگر مجرے طعام نہ مجرے خون مجرے خون صرف ودجین ہی ہیں۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام

قولہ۔ دلیل مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے بیسیوں کتابوں میں لکھے گئے ہیں۔ مگر اس خط میں نہیں آسکے۔

اقول۔ اول تو وہ دلائل اس قدر ہیں۔ کہ خطوط میں فی الواقع گنجائش نہیں۔ دوسرا آپ جب مانتے ہیں کہ بیسوں کتابوں میں دلائل لکھے گئے اور آپ کو ان سے فائدہ نہیں ہوا۔ تو اب آپ کو مولوی نورالدین صاحب کا خط کیا مفید ہو سکتا تھا۔ تیسرا اگر اب بھی آپ کو ان دلائل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو ان بیسیوں کتابوں کا دوبارہ مطالعہ فرمادیں۔ چوتھا۔ اگر وہ زیادہ طول معلوم ہوں تو آپ الحکم ۲۱۔ جنوری۔ ۱۷ فروری ۱۷۔ اپریل ۲۴ اپریل سنہ سے میرے مضامین ملاحظہ فرمادیں

قولہ۔ آپنے مسیح موعود سے جو احادیث میں مذکور ہیں مثیل مسیح مراد لیا ہے۔ حالانکہ کسی نے صحابہ تابعین تبع تابعین سے مثیل کا لفظ نہیں لکھا۔

اقول۔ کیا آپنے صحابہ تابعین تبع تابعین کے اقوال کو بالاستیفا دیکھ لیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دوسرا صحابہ تابعین تبع تابعین نہایت ہی محتاط تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لگایا۔ الفاظ پیش گوئی پر ایمان لائے۔ کیونکہ پیشگوئی کے معنے سوائے عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا اور وہ جب کسی امور کو بھیجتا ہے۔ تو اس کو وہ اطلاع دیتا ہے تب اس کے اصلی معنے معلوم ہوتے ہیں۔

ان اللہ عندہ علم الساعۃ (پ ۲۱) فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول (پ ۲۹) یعنی ہر ایک موعودہ ساعت کا علم خاص اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ سو وہ اپنے غیب پر کسی کو بھی غالب نہیں کرتا۔ ہاں کسی رسول کو اگر کوئی غیب تبلانا پسند کرے۔ تو اس کو وہ غیب تبلا دیتا ہے کیوں کہ وہ امور حکم ہوتا ہے یعنی جس قدر اختلاف متعلق پیشگوئیوں کے یا سوائے اس کے ہوتے ہیں۔ ان کا فیصلہ کرنا اسی کا کام ہوتا ہے اور اس کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ پیشگوئیوں کے الفاظ محتمل المعانی ہوتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان کے معانی قبل از وقوع کئے ہیں۔ اور اس پر اصرار کیا ہے۔ ان پر فباؤ بغضب علیٰ غضب کا فتویٰ لگ گیا ہے۔ یہود نے حضرت مسیح ؑ کو صرف اس لئے نہ مانا۔ کہ ملاکی نبی کی کتاب سے نزول ایلیا بجسدہ العنصری سمجھکر اس پر اصرار کیا اور اصلی معنے عالم الغیب کے سپرد نہ کئے جیسے کہ آج کل کے مولوی بعینہ طابق النعل بالنعل یہی نزول بجسدہ عنصری کا جھگڑا کرتے اور پیشگوئی کا علم حوالہ بخدا نہیں کرتے۔

تیسرا۔ صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ اربعہ وفات مسیح پر متفق تھے جیسا کہ ان بیسوں کتابوں میں مفصل ثبوت موجود ہے۔ پھر وہ کس طرح بعینہ اسی مسیح کے منتظر ہو سکتے تھے۔ ایسا نادان کون ہے کہ ایک شخص کے مرنے کا بھی یقین کرے اور اس کے پھر آنے کا بھی۔ حالانکہ کوئی مردہ واپس نہیں آتا چنانچہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ تو حضرت عمر رضہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ تو انہوں نے ممبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا۔ کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پجاری ہے۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور جو اللہ تعالیٰ کا پجاری ہے تو اللہ حی ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (پ ۴)

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول سے بڑھکر نہیں۔ اور کل رسول مر چکے ہیں۔ صحابہ اس آیت کو سن کر ایسے حیران ہوئے کہ گویا آج ہی یہ آیت نازل ہوئی اور لگے ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور ایک دوسرے سے سنکر اس آیت کو پڑھ

تعجب وہ ہر نے۔ بخاری مصری صہ ۱۰ جلد اول۔ کیا اب اس سے صحابہ کا اتفاق مسیح کی موت پر ثابت ہوا یا نہیں۔ باقی تابعین۔ سو تابعین اور تبع تابعین کے لفظ پر غور کرو کہ جس بات پر صحابہ کا اجماع ہو اگر تابعین اس پر اتفاق نہ کریں۔ تو وہ تابعین رہ ہی نہیں سکتے۔ اسی طرح تبع تابعین و ائمہ اربعہ کا بھی اس پر اتفاق ہے۔ وقال مالک ان عیسیٰ مات مجمع البحار جلد اول صہ ۲۸۶۔ اب باقی آئمہ نے اس مسئلہ میں حضرت امام مالک کے ساتھ اختلاف نہیں کیا۔ باوجودیکہ تھوڑے سے تھوڑے جزوی مسائل پر باہم اختلاف ہے۔ اور نہ ان کے شاگردوں نے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ متوفیک ممیتک۔ بخاری مصر جلد ۲ صہ ۹۳۔ امام بخاری کی شہادت کہ معنے متوفیک ممیتک کو فلما توفیتنی کے ساتھ ملا کر بیان کئے۔ سوائے اس کے ان جیسیوں کتابوں میں اس قدر ثبوت وفات مسیح موجود ہے کہ اگر انسانی سمجھ سے بہت ہی بالاتر بھی یہ مسئلہ ہوتا۔ تو اس کے ماننے کے لئے یہی وہ ثبوت کافی تھے۔ شاید آپ کو یہ خیال ہو کہ کوئی مردہ زندہ ہو کر دنیا میں آتا ہے۔ اس لئے وہ بھی زندہ ہو کر آئیں گے۔ تو یہ امر بھی بالکل خلاف قرآن ہے۔ وحرام علی قریۃ اھلکناھا انہم لا یرجعون۔ پ ۱۷۔ یعنی جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اس پر اب واجب ہو چکا ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے۔ الم یروا کم اھلکنا قبلہم من القرون انہم الیہم لا یرجعون پ ۲۳۔ دیکھو تو سہی۔ کس قدر طاقتوں کو ہم نے ہلاک کیا۔ کہ وہ انکی طرف ہرگز واپس نہیں آسکتے۔

حتی اذا جاء احدہم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انہا کلمۃ ھو قائلہا ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون۔ پ ۱۸۔ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہ آرزو کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار دنیا میں مجھے واپس بھیج تاکہ میں نیک کام کروں جو میں نے نہیں کئے۔ ہرگز نہیں یہ بات ہے جو منہ سے اس نے کہدیا اس کے آگے تو ایک عظیم الشان پردہ ہے اور وہ پردہ قیامت تک رہیگا۔

فیمسک التی قضی علیہا الموت۔ پ ۲۴۔ جس نفس پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ اس کو واپس نہیں بھیجتا۔ بلکہ روک رکھتا ہے

چوتھا۔ آپ ہی ایماءً فرماویں۔ واذ قلتم یا موسیٰ لن نؤمن لک۔ پ ۱۔ اذ قلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحد۔ واذ قتلتم نفسا۔ پ ۱۔ واذ نجینٰکم من آل فرعون پ ۱۔ واذ فرقنا بکم البحر فانجینٰکم پ ۱ ثم اتخذتم العجل پ ۱ وغیرہ جسقدر قرآن مجید میں بنی اسرائیل مخاطب میں کیا یہ بعینہ وہی ہیں۔ جو حضرت موسیٰ کے وقت تھے۔ یا ان کی نسل میں اگر نسل ہیں۔ تو یہاں خطاب بلا لفظ نسل کیوں ہے۔

قولہ۔ لفظ نزول جو احادیث میں مذکور ہے۔ اب اس سے بروز جو معنے مجازی ہیں مراد لیتے ہیں نہ معنے حقیقی اس کی کیا سند ہے۔

اقول۔ لفظ نزول کی تحقیق الحکم ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء میں میں نے لکھدی ہے۔ آپ وہاں سے دیکھ لیں۔ دوسرا سوال آپ کا نامکمل ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ نزول کے معنے حقیقی اور مجازی کسی آیت یا حدیث کے حوالہ لکھکر اعتراض کرتے۔ تیسرا۔ اگر آپ کے نزدیک حقیقی معنی ہیں آسمان سے نازل ہونا۔ تو آپ فرماویں۔ انزل لکم من الانعام پ ۲۳ کے کیا معنے ہیں۔ اگر اس کے حقیقی معنے نزول کے ہیں کہ پہلی جگہ کو خالی کر کے نئی جگہ اختیار کرے تو اس حدیث کے کیا معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آخر ثلث اللیل میں ہر رات اترا کرتا ہے زمین زمین پر تو ہر وقت ثلث اللیل رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ہر رات کس طرح اترتا ہے وہ تو ایک دفعہ اتر کر پھر واپس جا ہی نہیں سکتا۔ پھر کلام الٰہی کا نزول حقیقی معنوں میں کس طرح ہوا۔ کیا اب قرآن مجید علم الٰہی میں نہیں رہا۔ چھٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول آپ کے حقیقی معنے کے مطابق کس طرح ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ پ ۲۸ اللہ تعالیٰ نے تم پر ذکر نازل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھتا ہے

قولہ۔ رفع سے جو آپ رفع روحی مراد لیتے ہیں۔ نہ رفع جسمی اس کی کیا سند ہے حالانکہ کسی مفسر نے کسی زمانہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مراد رفع سے رفع روحی ہے نہ رفع جسمی۔

اقول۔ کیا آپ کو بھی کسی اپنے دعوے کی سند پیش کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ کسی سوال میں کوئی حوالہ کسی کتاب کا تو دیا ہوتا مناسب تو یہ تھا۔ کہ اس قدر عظیم الشان حصر کے ساتھ بطور نمونہ قرآن مجید احادیث کا حوالہ دیتے۔ آپ ہی فرماویں۔ ولو شئنا لرفعناہ بہا۔ پ ۹۔ میں رفع روحی مراد ہے یا جسمی۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ پ ۱۸ میں ان گھروں کی عزت مراد ہے یا ان کی اینٹ لکڑی مٹی۔ خافضۃ رافعۃ پ ۲۷۔ میں کونسا رفع مراد ہے۔ وفرش مرفوعۃ میں پ ۲۷ میں عالی خاندان کی عورات مراد ہیں یا فرشوں کے کپڑے دریاں وغیرہ اٹھائی جاوینگی۔

دوسرا مرجع ضمائر حقیقت انسانی ہوتی ہے نہ جسم مع الروح نہ صرف جسم نہ صرف روح۔ مثلاً ایک شخص خواب میں لاہور جاتا ہے اور وقت بیان کہتا ہے کہ میں لاہور میں گیا۔ کیا اس کا جسم خواب میں چارپائی پر تھا یا لاہور گیا تھا۔ ؟

تیسرا۔ جب کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی مرگیا تو اس کا جسم اور روح دونوں مرجاتے ہیں۔ چوتھا۔ انسان کا جسم ہر وقت تحلیل ہوتا رہا ہے اور غذا اس کی بدل ما یتحلل ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ حکما کا اتفاق ہے کہ سات برس کے بعد یہ موجودہ جسم بالکل تحلیل ہو کر نیا بنے اس لئے سارا کا سارا نیا جسم موجود ہوتا ہے۔ اگر حقیقت انسانی یہی جسم ہے تو چاہیئے کہ نام بھی ہر ایک انسان کا سات سال کے بعد بدل جاوے بلکہ ہر آن نام کے حروف میں تغیر ہوتا رہے مثلاً بجائے نور اللہ کے کوئی اور نام ہو جاوے۔

پانچواں۔ مضاف مضاف الیہ میں مغائرت شرط ہے جب انسان کہے کہ میرا سر میرا ہاتھ۔ تو اگر ضمائر سے مراد جسم مع روح ہے۔ تو اس کے معنے ہوں گے۔ میرا میں میرا میں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ جسم کوئی اور چیز ہے اور میں ضمیر متکلم کوئی اور چیز ہے۔ چھٹا۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء پ ۴ یعنی نہ گمان کر شہدا کو کہ مر گئے وہ تو زندہ ہیں۔ حالانکہ ان کے جسم بظاہر مرے ہوئے نظر آرہے ہیں پھر زندہ کیا چیز ہے۔ ساتواں۔ مما خطیئاتہم اغرقوا فادخلوا نارا۔ پ ۲۹ قوم نوح اپنے گناہوں کے سبب غرق ہو کر داخل ہوئی نار میں۔ اگر ضمیر غائب سے مراد جسم مع الروح ہے تو جسم تو سامنے پانی پر تیرتے نظر آرہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ دوزخ میں داخل ہو گئے۔ آٹھواں۔ فالیوم ننجیک ببدنک پ ۱۱۔ یعنی اے فرعون آج تیرا بدن اونچے پر ڈالدیں گے۔ اب بدن اور ہے اور مخاطب فرعون۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ تجھے اونچے پر ڈالدیں گے۔ نواں۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک۔ پ ۳۰۔ اے نفس مطمئنہ پھر آ اپنے رب کی طرف۔ کیا یہاں بھی مع بدن ہی جاویگا۔ یا کوئی اور چیز جاویگی۔ دسواں۔ جب موتیٰ خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ تو اس وقت ان کا جسم قبر میں ہوتا ہے مگر کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی کو دیکھا۔ کیا اس کا وہ جسم بھی ساتھ ہوتا ہے۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔ آپ لکھتے ہیں کہ کسی مفسر نے نہیں لکھا اول یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ دوسرا آپ ایمان سے کہیں۔ آپ نے کل دنیا کے تفاسیر دیکھ لئے ہرگز نہیں۔ تیسرا اب تفسیر کبیر کو دیکھیں۔ وہ اس رفع پر کس قدر اعتراض کرتا ہے اور کوئی جواب نہیں دیتا۔ بھلا آپ ہی فرماویں۔ اگر رفع الی اللہ سے مراد جسم کا آسمان پر جانا ہے۔ تو احیاء عند ربہم پ ۴ تو اس سے بڑھ کر ہے۔ دوسرا الی یا الیہ سے اگر خدا تعالیٰ کی طرف مع جسم جانا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مع المتقین مع الصابرین۔ معکم اینما کنتم۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہے۔ کیا مسیح بھی ساتھ ہے۔ تیسرا۔ کیا اللہ تعالیٰ آسمان دوم پر ہے جہاں مسیح ہے۔ چوتھا۔ کیا اللہ تعالیٰ جسمانی ہے۔ تاکہ جسم اس کے پاس جاوے۔ پانچواں۔ خدا کی طرف جانے سے آسمان کی طرف جانا کس طرح ثابت ہوا۔ کیا انی ذاھب الی ربی کے معنے یہ ہیں کہ میں آسمان پر جاتا ہوں خدا تعالیٰ کے پاس۔

قولہ۔ پھر وجہ تخصیص بالذکر رفع روحی کے عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ کوئی نہیں۔ جو رفع روحی کل انبیاء میں پائے جاتے ہیں۔

اقول۔ وجہ تخصیص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے کسی برگزیدہ کی نسبت کوئی اعتراض باقی رہے اس لئے وہ بعض انبیاء و اولیاء کی نسبت حسب ضرورت بعض خاص الفاظ کے ذریعہ ان کی تطہیر کر دیتا ہے جس کی تفصیل بطور نمونہ

عرض ہے۔ اول - وما کفر سلیمان پ۱ سلیمان نے کفر نہیں کیا۔ کیا باقی انبیاء نعوذ باللہ کفر کیا کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا کہ حضرت سلیمان ؑ کو یہود کافر سمجھتے تھے۔

دوسرا - انہ کان صدیقا نبیا - پ۱۶ - یعنی حضرت ابراہیم بڑا راستباز نبی تھا۔ کیا باقی انبیاء نعوذ باللہ راستباز نہیں ہوئے۔ یہ صرف اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ کسی زمانہ میں حضرت ابراہیم ؑ کی طرف تین جھوٹ منسوب کئے جاوینگے سو فرمایا۔ کہ جو تین جھوٹ بولے کیا وہ بھی صدیق کہلا سکتا ہے

تیسرا - وایدناہ بروح القدس پ۱ - ہمنے عیسےٰ کے اپنے کلام پاک کے ساتھ تائید کی۔ تمام انبیاء اور اولیاء کو کلام الٰہی کے ساتھ تائید ہوتی ہے۔ چونکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا نبی اور ملعون سمجھتے تھے۔ نعوذ باللہ منہا۔ کیونکہ استثنا پ۲۱/۲۳ میں ہے۔ کہ جو کاٹھ (سولی) پر لٹکایا جاوے۔ وہ ملعون ہوتا ہے۔ اور استثنا پ۱۸/۲۰ میں ہے کہ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب عیسےٰ صلیب پر لٹکائے گئے۔ تو وہ بہت گھبرائے اور غضائے الٰہی سے ڈر کر بے اختیار بول اٹھے۔ ایلی ایلی لما سبقتانی - اے میرے اللہ اے میرے اللہ تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس وقت ان کو تو اپنا ایمان سلب ہونے کا خوف پیدا ہوا کہ استثنار پ۲۱/۲۲ کے مطابق مصلوب ملعون (کافر) ہوتا ہے دوسرا ان کو اپنے مشن کا قطعاً دنیا سے نیست ونابود ہو جانے کا خوف ہوا کیونکہ بعد صلیب موافق مخالف بالاتفاق موافق استثنا پ۱۸ و ۲۰ جھوٹا نبی ورکا فر یقین کرینگے تیسرا - یونس نبی والی پیشگوئی مندرجہ متی پ۱۲/۴۰ بھی غلط ٹھہریگی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح قبر میں زندہ داخل کئے جاوینگے اور زندہ ہی نکلیں گے اور پیشگوئی کا جھوٹا نکلنا بموجب استثنار پ۱۸ کی علامت جھوٹے نبی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی حالت میں حضرت مسیح کو تسلی فرمائی کہ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا و

جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا پ۳ کہ میں تجھے وفات دونگا۔ یعنی تو صلیب پر قتل نہیں ہوگا اور پھر زیادہ تسلی کے لئے بشارت دی کہ تیری روح بعد وفات دیگر انبیاء و اولیاء کی طرح میری طرف اٹھائی جاویگی کیوں کہ کفار کی روح اسفل السافلین میں جاتی ہے اور مومنین کی اعلیٰ علیین میں ان دونوں فقروں سے ایمان اور نبوت قائم رہنے کی بشارت دی اور استثنار پ۲۱/۲۳ و ۱۸/۲۰ کے متعلق جو منکرین کا اعتراض ہوگا اس سے بھی میں تجھے پاک کر دونگا۔ چنانچہ ایدناہ بروح القدس اور ما قتلوہ وما صلبوہ فرما کر اس اعتراض سے بھی پاک کیا یعنی ہم نے اس کو کلام پاک کیساتھ تائید کی تھی کسی کافر کو کلام الٰہی کے ساتھ تائید نہیں ملتی اور تمہاری یہ بات کہ وہ بھی جھوٹ ہے اور مشن کے متعلق بشارت دیکھو

فرمایا کہ تیرے سچے تابعین۔ بلکہ برائے نام جو تیرے تابع کہلائیں گے۔ ان کو بھی ان منکروں پر قیامت تک فائق رکھونگا۔ غرض روح القدس کی تائید کو خصوصاً بیان کرنے میں یہ حکمت الٰہی تھی۔

چوتھا وامہ صدیقۃ پ۶ حضرت مسیح کی والدہ صدیقہ ہے کیا دیگر انبیاء کی والدہ صدیقہ نہ تھیں۔ حضرت موسیٰ کی والدہ کو وحی بھی ہوتی ہی۔ واوحینا الی ام موسیٰ پ۲۰ سے یعنے ہمنے والدہ موسےٰ کی طرف وحی کی تھی۔ غرض اس خصوصیت یہ ہے۔ یہود علیہم اللعنۃ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ دونوں کی تطہیر فرما دی۔

پانچواں - وایدہم بروح منہ پ۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اپنی کلام کے ساتھ تائید کی۔ حالانکہ کلام کا نزول دیگر مومنین پر بھی حسب وعدہ الٰہی جس کا ذکر قرآن مجید میں بکثرت موجود ہے ہوتا ہے۔ مگر اس تخصیص میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہے جانتا تھا کہ فرقہ شیعہ وخوارج صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نسبت بدزبانی کرینگے ان کی برٔیت اور تطہیر کے لئے یہ الفاظ فرمائے کیونکہ مسلمان اس پر متفق ہیں کہ کلام الٰہی کے ساتھ کافر و منافق کی تائید نہیں ہوتی۔ غرض ایسے الفاظ قرآن مجید میں بکثرت ہیں استیعاب کا متحمل یہ خط نہیں ہو سکتا۔

قولہ - پھر مرجع ضمیر رفعہ اور مرجع ضمیر ما قتلوہ کی متحد ہے جو جسم عیسےٰ علیہ السلام ہے۔ الی آخرہٖ۔

اقول - مرجع ضمائر - کے متعلق سوال ۳ میں جواب دیا گیا

قولہ - رفع جب موصول بالی ہو نفس ہوتا ہے۔ رفع جسمی میں احتمال رفع رتبی کا نہیں رکھتا۔

اقول - آپنے اپنے دعوے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ دوسرا - بل رفعہ۔ میں کاف خطاب اور رفعہ میں ہائے ضمیر غائب۔ سو اس کی نسبت سوال ۳ کے جواب میں مفصل لکھا گیا - تیسرا - رفعتہ الی السلطان۔ قربتہ۔ دیکھو صراح منتہی الارب تاج العروس رجو بھا۔ فنا کلہ ولا نرفعہ اے لا نرفع الیہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لا نستاذنہ فی اکلہ او ناکلہ ولا ندخرہ مجمع البحار بحوالہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ مطہرک من الذین کفروا - یعنی منکروں کی بدگوئی سے تجھے پاک کروں گا

اب اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہود کا دعویٰ اور اعتراض نقل فرما کر تطہیر فرمائی کہ۔ وقولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ پ۶ یعنی یہود بڑے زور اور دعویٰ اور یقین کے ساتھ دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہمنے مسیح عیسےٰ بن مریم کو جس کو تم رسول اللہ کہتے ہو قتل کر دیا۔ خلاصہ بیان دعویٰ یہود یہ ہے

کہ بموجب استثنار پ۲۱/۲۳ مصلوب ملعون ہوتا ہے۔ اس لئے مسیح نعوذ باللہ ملعون ہے کہ ہم نے اس کو صلیب پر قتل کیا۔ دوسرا بموجب استثنار پ۱۸/۲۰ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اس لئے وہ جھوٹا نبی ہے تیسرا بموجب استثنار پ۱۸/۲۰ اگر کسی نبی کی پیشگوئی پوری نہ ہو تو وہ جھوٹا ہے اور اس کی پیشگوئی یونس نبی والی مندرجہ متی پ۱۲/۴۰ کہ تین روز زندہ زمین میں رہونگا جھوٹی نکلی۔ اس لئے مسیح جس کو تم رسول اللہ کہتے ہو۔ جھوٹا نبی بلکہ ملعون ہے۔ یہ ہے دعویٰ یہود کا۔ جس کو وہ لفظ انّا اور قتلنا سے مؤکد کرتے ہیں۔ آپ ہی ایمانا غور فرماویں کہ کیا اس کا جواب دعویٰ یہی ہو سکتا ہے کہ اس کو ہم نے آسمان پر اٹھا لیا ہرگز نہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت تو تب ثابت ہو کہ ان کا صلیب پر نہ مرنا اور صلیب سے زندہ اترنا ثابت ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وما قتلوہ بمقابلہ قتلنا کے فرمایا کہ انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ پھر یہود کے بنائے دعویٰ کی تردید میں فرمایا۔ وما صلبوہ یعنی تمہارا دعویٰ ہے کہ بذریعہ صلیب قتل کیا گیا۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں صلیب یہ تھی کہ ایک لکڑی میں تھوڑے فاصلہ پہ دو لکڑیاں لگا دیتے ہیں جس کی شکل یہ ہے۔

(شکل: ایک عمودی لکڑی ا پر دو افقی لکڑیاں — ب ج اور د ہ)

لکڑی الف زمین میں مضبوط گاڑ دی جاتی یا بجائے لکڑی الف کے کسی درخت میں لکڑی ب ج و د ہ لگا دیتے چنانچہ فرعون نے کہا کہ ولاصلبنکم فی جذوع النخل - پ۱۶ - تم کو صلیب دونگا نخل کے تنہ پر۔ لکڑی ب ج پر مصلوب کے دائیں بائیں پھیلا کر دونوں ہاتھ و پاؤں میں میخیں لگا دیتے اور اسی کو چار میخ کرنا کہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وفرعون ذی الاوتاد پ۲۳ - یعنی فرعون چار میخ کرنے والا۔ اور یہ طریق صلیب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی موجود تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا پ۶۔ اگر آج کل کی صلیب ہو تو اس سے انسان چند منٹ میں مر جاتا ہے۔ اس لئے او کا لفظ اور یقتلوا کا لفظ زائد ہو جاتے ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ کے بعد بھی مدت تک یہی صلیب تھی۔ چنانچہ کنز الدقائق میں ہے۔ کہ اگر راہزنی اور قتل دونوں کام کرے تو اس کو تین روز زندہ صلیب دیا جاوے۔ بعد اس کا پیٹ نیزہ سے چاک کیا جاوے تاکہ مر جاوے غرض اللہ تعالیٰ ان کو ما صلبوہ کہہ کر ملزم ٹھہراتا ہے کہ قتل صلیب کی دو صورتیں ہیں یا تو صلیب پر چند روز لٹکا رہے اور بھوکھ سوکھ کر پیاس۔ بھوک دھوپ سردی سے مر جاوے یا نیزہ سے اس کی ہڈی توڑی جاوے یا پیٹ چاک کیا جاوے۔ تو فرمایا۔ ما قتلوہ حسب رواج ہڈی

توڑ کر اپیٹ چاک کر کے قتل بھی نہیں کیا یوحنا ۱۹ باب ۳۲۔ وماصلبوه دوسری صورت یہ تھی کہ صلیب پر چند روز لٹکا رہے اور سوکھ کر مر جاوے وہ بھی نہیں ہوا۔ یوحنا ۱۹ باب ۲۴۔ لوق ۲۳ باب ۵۲۔ صلب آگ یا دھوپ میں جلانا تاج العروس۔ اب ماصلبوه کے یہ معنے کہ نا کہ صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے یہ تواتر قومی کے خلاف ہے عیسائی باوجودیکہ ان کا خدا ملعون ثابت ہوتا ہے صلیب کا انکار نہیں کر سکتے اور لعنت کی تاویل کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے وجہ یہود کی غلط فہمی کو بیان فرمایا۔ ولکن شبہ لہم یعنے مسیح مشابہ ہو گیا اس شخص کے جو صلیب پر سوکھ کر مر جاوے۔ لوق ۲۳ باب ۴۶۔ مرقس ۱۵ باب ۳۷ چلا کے دم چھوڑ دیا۔ چونکہ مسیح نے سارا دن بھوک پیاس میں رہ کے پھر چار میخ کا سخت درد و تکلیف برداشت کیا۔ اس لئے ان کو غشی ہو گئی۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ کوئی آدمی ان کا شبیہ بنکر مصلوب ہو گیا۔ اس لئے کہ اول کوئی جملہ سوائے مسند الیہ کے مکمل نہیں ہوتا۔ اب شبہ لہم کے معنے آپکے مذاق پر یہ ہوئے کہ مانند بنایا گیا ان کے لئے۔ کون بنایا گیا۔ اس کا ذکر نہیں۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۵۰ دوسرا۔ اس سے سفسطہ لازم آتا ہے جس سے تمام شرائع و عقود باطل ہوتے ہیں۔ مثلاً زید بکر سے قرضہ مانگتا ہے۔ تو بکر کوئی وجہ تعین کی نہیں پاتا۔ کہ فی الواقعہ مانگنے والا خود زید ہے یا کوئی اس کی شبیہ بن کر آ گیا۔ اسی طرح تجارت۔ زراعت سلطنت نکاح خصوصاً نبوت کوئی بھی قابل اعتبار نہیں رہتی۔ تفسیر کبیر صفحہ ۳۵۰۔ تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ و ۳۴۹ میں ہے۔ کہ آسمان پر لے جانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ (الف) یہی سفسطہ لازم آتا ہے (ب) حضرت جبرئیل ہر وقت چونکہ مسیح کے ساتھ رہتا تھا ان کے ایک پر کا ایک سرا سارے جہان کی ہلاکت کے واسطے کافی تھا وہ چند گرفتار کنندوں کے لئے بھی کافی نہ ہوا (ج) جب احیائے اموات وغیرہ پر حضرت مسیح کو قدرت تھی تو چند گرفتار کنندوں کی اماتت کی قدرت نہ تھی جو احیاء سے درجہا ادنیٰ ہے بلکہ کم سے کم ان کو بیمار یا مفلوج ہی کر دیتے۔ (د) جب اللہ تعالیٰ انکی رفع جسمانی کرنا چاہتا تھا۔ تو شبیہ کی کیا ضرورت تھی (ہ) ایک بیگناہ کو قتل کرانے کی کیا ضرورت تھی یہ تو ظلم ہے وما ربک بظلام للعبید۔ (و) جب القاء شبہ ہو گیا اور لوگوں نے اس کو مسیح سمجھ لیا تو یہ معجزہ تو نہیں بلکہ یہ تو دھوکہ ہے جو حکمت الٰہی اور اسم الصادق کے خلاف ہے۔ (ز) تواتر قومی باوجود سخت اختلاف کے صلیب دئے جانے پر گواہ ہے اس کے انکار سے طعن فی التواتر لازم آتا ہے اور اس سے کوئی شریعت کا کام ثابت نہیں ہو سکتا (ح) تواتر سے ثابت ہے کہ اس زمانہ کی صلیب دیر تک مصلوب زندہ رہتا تھا اگر وہ مصنوعی تھا تو اس نے کیوں واویلا اور اپنی براءت اور بیگناہی پکڑ نہ کی اور اپنی بچاؤ کی کوشش کرتا اور اگر حواری تھا تو جب اس کو رفع معلوم ہو گیا اس وقت اس کو مسیح کے بچنے کا یقین ہو گیا تھا پھر تو واویلا کر کر اپنی جان بچاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ انا قتلنا کے تشدد کا ایک اور جواب دیتا ہے کہ دونوں فریق یہود و نصاریٰ جن کا باہم نتیجہ صلیب میں اختلاف ہے یہود کہتے ہیں کہ مسیح نعوذ باللہ مطابق استثنا ۲۱ باب ۲۳ جھوٹا نبی و ملعون تھا جیسے جبرائیل کر کے قتل کر ڈالا عیسائی کہتے ہیں وہ ابن اللہ تھا تمام لوگوں کی

لعنتوں کو لیکر خود اپنی مرضی سے مصلوب ہوا اور اپنے دنیا میں آیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں فریق کو معاملہ صلیب میں شک ہے یہ اللہ تعالیٰ اس شک کو اور بھی موکد فرماتا ہے مالہم بہ من علم قتل کے معاملہ میں انکو ہرگز کچھ بھی یقین نہیں۔ الا اتباع الظن وہ تو اسی ظن کی پیروی کرتے ہیں جو وقت صلیب ہو عمداً یہ بالموتی غشی کے سبب ہو گئے تھے۔ وما قتلوه یقیناً یعنی مسیح علیہ السلام کے قتل کے علم کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا۔ قتلوا الشئ علموا صراح منتہی الارب یعنی ان لوگوں کو شک اور ظن بھی ہے ہرگز یقین نہیں۔ الف خود مسیح اپنی موت سے انکاری ہے متی ۱۲ باب ۴۰ حضرت یونس نبی کی طرح ابن آدم بھی تین دن رات زمین میں رہیگا متی ۲۸ باب ۲۰ فرمایا یعنی عمر کے تمام ہونے تک تمہارے ساتھ رہونگا جس سے سفر کشمیر بھی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی کشمیر کو آیا ہے چنانچہ کشمیر میں ان کی قبر کے ساتھ اور بھی ایک قبر ہے یوحنا ۲۰ باب ۲۵ کیا ضرورت تھی کہ مسیح یہ دکھاوے اور تسلی دیوے اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ صلیب صرف تکلیف تھی موت نہ تھی متی ۲۷ باب ۴۹ مجھے چھوؤ اور دیکھو کیونکہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں جیسا بعد صلیب یردن کے کنارہ پر حواریوں کو ملے تھے۔ انتہائے صورت کہ کہ یردن کے کنارہ ملنے تھے یوحنا ۲۱ باب ۱۱ لوق ۲۴ باب ۳۹ مرقس ۱۶ باب ۱۴ یہود کا شک متی ۲۷ باب ۴۹ وہ دغا باز کہتا تھا کہ میں اٹھونگا متی ۲۸ باب ۱۳ پہرہ والوں نے سردار کاہنوں کو کہا کہ لاش چرائی گئی ہے پسلی سے لہو اور پانی نکلا یوحنا ۱۹ باب ۳۴۔ اب اللہ تعالیٰ اصل مقصود جواب دعویٰ کا بیان فرماتا ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ یعنی حسب وعدہ آلہی متوفیک ورافعک الی یعنی بعد موت رفع کرونگا۔ اللہ تعالیٰ مومنین کی موت کیطرح اس کی روح کو رفع فرمایا۔ اور لفظ بل سے انکے دعویٰ کا آخری انکار فرمایا یعنی وہ ملعون نہ کافر نہ جھوٹا نبی تھا بلکہ مقربین کی روح کی طرح اس کی روح کا بھی رفع ہو گیا۔ وکان اللہ عزیزا حکیما یعنی اللہ تعالیٰ ایسا ڈرپوک اور عاجز نہیں کہ مسیح کو یہود کے ہاتھ سے زمین پر نہ بچا سکے اور یہود سے ایسا ڈر جاوے کہ زمین پر کسی جگہ بھی مسیح کو امان نہ دے سکے حاشا وکلا وتعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا حکیما لکہ وہ عزیز ہے اس نے اپنی حکمت سے اسی جگہ ان کے سامنے بچا لیا اور وہ کچھ بھی نہ کر سکے اور آسمان پر لینا حکمت کے خلاف ہے

قولہ ۸۔ آپ جو معتقد وفات مسیح علیہ السلام کے ہیں نہ حیات کے اس کی کیا سند ہے

اقول۔ آپ ذرا بیان اور شرم سے کام لیں یہ ذمہ دار ہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا ثبوت دیں یہ ایک معمولی بات ہے سارے آدمی پیدا ہوتے اور اپنے زمانے کیمطابق عمر پا کر مر جاتے ہیں اس کا ثبوت تو آپکے ذمہ ہے کہ آپ اس خلاف سنت اللہ کا ثبوت دیں نص صریح غیر ماول و غیر محتمل المعانی سے اور یہی قاعدہ ہے کہ ثبوت کا ذمہ دار وہی ہوتا ہے جو خلاف عادت ایک نئی بات کہتا ہے۔ دوسرا جن مسیلوں کتابوں کا آپ حوالہ دیتے ہیں کیا ان میں ثبوت وفات مسیح کچھ کم ہے تیسرا آپ تمام انبیاء کی موت کا ثبوت دیں جس کو آپ تسلیم بھی کرتے ہیں۔ جو ثبوت ان کی وفات کا ہو گا وہی ثبوت ہم وفات مسیح کا بھی دیدینگے اور باوجود اس کے کسی قدر ثبوت ہم نے ذکر بھی دیا ہے۔

قولہ۔ تمام مفسرین خصوصاً حضرت ابن عباس قائل حیات مسیح کے ہیں۔

اقول۔ اس سے آپکا کمال علمی خوب ثابت ہوتا ہے۔ آپنے تو وہی

بات کہدی کہ۔ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

ذرا بخاری کو کھول کر دیکھ تو لیا ہوتا۔ دیکھو بخاری باب تفسیر القرآن زیر آیت فلما توفیتنی قال ابن عباس متوفیک ممیتک کا لکھا ہے اب کیا یہی قول حیات مسیح کا ثبوت ہے پھر تمام مفسرین کا دعویٰ بھی غلط ہے کوئی محقق مفسر اپنی یقینی رائے حیات مسیح کے متعلق بیان نہیں کر سکا جبکہ گواہ کو اپنی شہادت پر خود اعتبار نہیں وہ شہادت قابل اعتبار نہیں ہے دوسرا شہادت بھی انکی سماعی ہے۔ تیسرا شہادت سماعی بھی اقوال مختلفہ سے بھری ہوئی۔ ذرا تفسیر کرکے شہادت پڑھ لو زیر آیت متوفیک ورافعک الی۔ ذرا اسی مقدمہ کو عدالت تک لیجاؤ اور یہی شہادت پیش کرو مثلاً زید کے قتل کا الزام عمرو پر ہے عمرو کہتا ہے میں نے زید کو قتل نہیں کیا بلکہ وہ آسمان پر چڑھ گیا ہے خالد گواہ ملزم کہتا ہے کہ بکر کہتا ہے کہ وہ سو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا اور میں نے عابد سے سنا تھا وہ کہتا ہے کہ مر گیا تھا تین ساعت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے اور میں نے قاسم سے سنا ہے کہ سات ساعت مرا رہا اور میں نے خالد سے سنا ہے چالیس ساعت اور قاسم سے سنا ہے تین روز اور دائم سے سنا ہے چالیس بعد مرا کہ پھر زندہ ہو کر ہنسی سے گونج اٹھیگا یا عدالت اس کو ثبوت تصور کر کے عمرو کو مقدمہ قتل سے بری کر دینگے کیا یہ گواہ صاف معتبر اور قابل اعتبار سمجھے جائیں گے۔ یا علاج دماغ کے لئے پاگل خانہ بھیجے جائیں گے یہ تو تمہارے ثبوت میں

قولہ۔ آیت میں تقدیم تاخیر۔ اقول اگر کوئی ثبوت حیات مسیح ہے تو پھر آیت کی تقدیم تاخیر کی کیا حاجت کیا یہ تحریف نہیں دوسرا تیرہ سو سال میں جس قدر مفسر یا قاری گذرے ہیں کسی کے نزدیک بھی یہ تقدیم تاخیر ہے اس کا ثبوت دو۔ تیسرا اگر تقدیم تاخیر فرض بھی کریں تو پھر کیا حضرت عیسیٰ زندہ ہو جاوینگے پوری آیت اس طرح ہے کہ اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ یہ چار وعدے ہیں اب ہم متوفیک کو اپنی جگہ سے اٹھا کر رافعک کے پیچھے رکھدیتے تو معنے آیت کے یہ ہوئے اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھا لونگا اور پھر وفات دونگا اور پھر تیری تطہیر کرونگا ان اعتراضوں سے جو تیرے منکر تیرے متعلق کرینگے اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر فائق رکھونگا قیامت تک۔ اب قرآن مجید میں تطہیر حضرت مسیح کی اللہ تعالیٰ نے کر دی اور انکی وفات چونکہ تطہیر سے اول ہے اس لئے وہ قبل نزول قرآن مجید فوت ہو چکے اگر لفظ متوفیک مطہرک من الذین کفروا کے بعد رکھا جاوے تو معنے آیت کے یہ ہوئے کہ اے عیسیٰ میں تیرا رفع کرونگا پھر تیری تطہیر کرونگا پھر تجھے وفات دونگا پھر تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک فائق رکھونگا اب تو بعض مسیح مسلمان اپنے حقیقی طور پر اور نصاریٰ میں ادعائی طور پر دو تین ہیں دونوں منکرین مسیح یعنی یہود پر فائق ہیں اور اس فوقیت سے پہلے رفع و وفات ہے تو پھر بھی حضرت مسیح نے فوت ہو چکے۔ اور اگر لفظ متوفیک جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کے بعد کہا جاوے تو معنے آیت کے یہ ہوئے کہ اے عیسیٰ میں تجھے اٹھا لونگا پھر تیری تطہیر کرونگا پھر تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر فائق رکھونگا قیامت تک تجھے وفات دونگا۔ تو اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح جب لوگ زندہ ہونگے قیامت کے دن اس روز مرینگے اور دنیا میں دوبارہ نہیں آئیں گے اب فرمائیے تقدیم تاخیر سے آپ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ چونکہ وفات مسیح کے متعلق خود حضرت حجۃ اللہ اس قدر لکھ چکے ہیں کہ اس سے بڑھکر کوئی نہیں لکھ سکتا اس لئے میں اس بحث کو از سر نو لکھنا بے ادبی سمجھتا ہوں دوسرا حضرت نے کل ثبوت قرآن مجید حدیث اور لغت سے لکھا ... وہ ممکن نہیں ... اسکے

موخذ۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیلوں کتابیں حضرت کی آپ پڑھ بھی چکے ہیں فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یومنون۔ اب لکھنا فضول ہے۔ قولہ آپکے مرید منشی محمد حسین الی آخرہ۔ اقول ... کی بابت کا جواب آپ ... سے دریافت فرما دیں۔ وصلی وسلم وبارک علیٰ سیدنا و مولانا و ہادینا محمد و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ...

... ربنا ... من لدنک رحمۃ انک ...

اخبار بدر ایک لاکھ مفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ اخبار بدر کی ایک لاکھ کاپی چھپنے کے متعلق پچھلے دو پرچوں میں تحریک ہوئی ہے جو نہایت ہی مبارک تحریک ہے ۔ میں اس کے متعلق اپنی ناچیز رائے کا اظہار کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

اگر اس اشاعت سے جناب کی یہ مراد ہے کہ ایک لاکھ خریدار اخبار کے ہو جاویں ۔ تو میرے خیال میں یہ امر قبل از وقت ہے کیوں کہ تمام امور بتدریج ترقی پاتے ہیں ۔ اگرچہ ہم کو برابر مستعدی سے کام لینا چاہیئے ۔ اور ہر وقت یہی کوشش ہو کہ سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں خریدار نہیں ۔ مگر یہ بات ایسی نہیں کہ مہینہ دو مہینہ میں سرانجام ہو جاوے ۔ حالانکہ دل یہ چاہتا ہے ۔ کہ اخبار کا پرچہ ایک لاکھ بہت ہی جلدی نکلے ۔

میری سمجھ میں جو بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ اخبار کا ایک لاکھ پرچہ غیر معمولی طور پر یعنی علاوہ ہفتہ وار اشاعت کے چھپوایا جاوے ۔ جس کے مضامین صرف حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی کا اظہار اور جتنے نشانات کے اب تک پورے ہو چکے ہیں ۔ ان کا مختصر ذکر ہو ۔ اخبار کے آٹھ صفحہ یا دس صفحہ اسی مضمون میں خرچ ہوں اور پھر یہ پرچہ تمام ہندوستان و دیگر بلاد میں جہاں اردو خواں اصحاب ہیں مفت تقسیم کیا جاوے ۔ یہی منشا ہمارا ہے ۔ (اڈیٹر)

اول تو مشہور آدمیوں ۔ رئیسوں ۔ مولویوں ، تحصیلداروں وغیرہ کے نام جہاں تک ہو سکے معلوم کر کے اخبار ان کے نام جاری ہو ۔ باقی عہدہ کے لحاظ سے مثلاً تحصیلدار صاحب یا ڈپٹی انسپکٹر ۔ پوسٹ ماسٹر وغیرہ عہدہ سے اخبار تمام ہندوستان میں کثرت سے شائع کیا جاوے ۔ تاکہ ایک اعلان اور ڈھنڈورے کی طرح یہ تبلیغ ہندوستان کے ہر کونے میں پہنچ جاوے ۔ کیا عجیب کہ بہت سے ناواقف اور سلیم الطبع اشخاص میں غور و فکر کرنے کی تحریک اس اعلان سے ہو جاوے ۔ کیونکہ انسان بار بار کی یاددہانی سے ہی ہوشیار ہوتا ہے ۔ اس قسم کا اعلان بہت ہی مفید ہوگا ۔ کیوں کہ اس میں صرف حضرت اقدس ہی کا ذکر اور نشانات ۔ مثلاً طاعون ۔ زلزلہ کا حال ہوگا اور امید ہے کہ بہت نیک اثر کرے گا ۔

اب سوال خرچ کا ہے ۔ میرے خیال میں کسی سٹیم پریس میں ایک لاکھ کاپی ایکدم چھپوانے میں بہت کم خرچ ہوگا اور قریب ایک لاکھ پیسے ہی سمجھ لیجئے اور جس کے لئے ایک لاکھ پیسے محصول ڈاک کے لئے اور درکار ہیں ۔ یعنی کل دو لاکھ پیسے درکار ہیں ۔ جو کہ بہت چندوں سے وصول ہوں ۔ ہر ایک صاحب اپنی توفیق کے موافق ایک مقررہ تعداد اخبار کی اپنی طرف سے شائع کرا دیں ۔ اور جب چندہ ایک لاکھ پرچہ کا پورا ہو جاوے تو پھر یہ اہتمام کیا جاوے ۔ اس طرح اگر قوم کوشش کرے ۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مہینہ دو مہینہ میں ایک لاکھ اشاعت کاپی کی نکل کر تمام ہندوستان میں شائع ہو سکتی ہے ۔

میں اپنی طرف سے بالفعل دو سو پچاس کاپی کی قیمت اور محصول ڈاک دینے کو تیار ہوں ۔ اگر اس طرح اور خریداران بقدر حسب توفیق حصہ لیں ۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام بہت جلد ہو جاوے ۔ امید ہے کہ احباب تحریک کریں گے ۔ والسلام

خاکسار میرزا محمد شفیع ۔ ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ
ڈاک خانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان

دیگر عرض ہے کہ سٹیم پریس میں چھپوانے کا ذکر میں نے اس وجہ سے لکھا ہے ۔ آپ کا پریس میرے خیال میں اس خدمت کا متحمل نہیں ۔ اگر پریس میں اسقدر چھپ سکتی ہے اور بھی بہتر ہے ۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے ۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے ۔ **ایک زیادتی یہ ہے** کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۸ صفحہ میں شامل ہیں ۔

ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے ۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن ۔۔۔ میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ۔۔۔ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا لیکن چوں کہ میرا وعدہ ہے ۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے ۔ جلد درخواستیں بھیج کر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے ۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے ؟

۱ ۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصول ڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر کے روانہ کر دیں گے ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپیہ میں بھیجا دیں گی ۔

۲ ۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ ۔ آ ۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں ۔ ب ۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیج دیں

معراج الدین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کینچیتیں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں ان کو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکیں گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں ۔ باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتی ہیں ۔ مینیجر بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشیر

کی

بشارت

مبارک ! مبارک !!

صاحبزادہ بشیر احمد سلمہ اللہ الاحد کی شادی کی تقریب پر جو قافلہ ۱۰ مئی کی صبح کو پشاور کی طرف روانہ ہوا تھا (جسکا ذکر ۷ مئی ۰۶ء کے اخبار میں کیا گیا ہے) وہ مع الخیر آج نماز ظہر کیوقت قادیان دارالامن والامان میں داخل ہوا جن کو ہم خلوص دل کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت اُم المومنین کی خدمت میں۔ اور مبارکباد کہتے ہیں جناب میر ناصر نواب صاحب کی خدمت میں اور والدہ و برادر محمد اسحٰق کی خدمت میں اور تمام اہل بیت کی خدمتمیں اور تمام احباب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں مولوی غلام حسن صاحب کی خدمت میں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے مولود مسعود کے اس تعلق کا فخر عطا فرمایا ہے۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ اے قادر خدا تو اس رشتہ کو جانبین اور ان کے متعلقین کے واسطے ان رحمتوں اور برکتوں کا موجب کر جو تو اپنے خاص بندوں پر انعام کیا کرتا ہے کہ تو مالک ہے سب آسمانوں کا اور زمینوں کا۔ اور تو نے ہی ایک پاک تعلق مرد اور عورت کے درمیان پیدا کیا۔ ہم اس مبارک نامہ کو اس مبارک جوڑے کیواسطے اس مسنون دُعا پر ختم کرتے ہیں۔

اللّٰھم بارک فیھما وبارک علیھما وبارک لھما فی نسلھما۔

آمین ثم آمین۔

"بدر"

۱۶ مئی ۱۹۰۶ء - بروز بدھ

خطبہ بروز جمعہ ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

بعد خطبہ ماثورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

وَاتْلُ علیھم نبا الذی اٰتینٰہُ اٰیٰتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین - ولو شئنا لرفعنٰہُ بھا - ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ھوٰہ - ج فمثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث - ذالک مثل القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا فاقصص القصص لعلھم یتفکرون - ساء مثلاً القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا وانفسھم کانوا یظلمون من یھد اللہ فھو المھتدی ومن یضلل فاولٰئک ھم الخاسرون - پ ۹ ع ۱۲ - ترجمہ مع التفسیر - واضح ہو کہ تکذیب کے دو درجہ ہیں - اول درجہ تکذیب کا تو یہ ہی ہے - کہ انسان اپنی فطرۃ صحیحہ کو کھو بیٹھے جو عطیہ الٰہی ہے اور اس کو محض بیکار کر دیوے کیونکہ ہر ایک انسان ذو العقل کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ بغیر پہنچنے رسولوں کی رسالت کے بحکم کل مولود یولد علی الفطرۃ کے اللہ کی توحید اور ربوبیت خالصہ کو سمجھ سکتا ہے ورنہ اس کی کیا وجہ کہ فوٹوگراف کا بنانیوالا یہ تو یقیناً جانتا ہے کہ بغیر کاریگر کے فوٹوگراف خود بخود نہیں بن سکتا - پھر یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ انسان حیوان ناطق جس کو اپنی وجود اور تربیت میں ہر لحظہ اور ہر آن میں ایک خالق اور رب کی سخت ضرورت ہے وہ خود بخود موجود ہو گیا ہو اور خود بخود اس نے تمام مراتب تربیت انسانیت کے حاصل کر لئے ہوں - دیکھو جس وقت انسان محض نطفہ تھا - معہذا اس میں تمام قوای ظاہری اور باطنی اور اعضائے جسمی موجود تھی جو اب پیدا ہو گئی ہیں پس وہ نطفہ ہی بزبان حال گواہی دے رہا ہے کہ ایک خالق اور رب اس کا بالضرور ایسا موجود ہے جس نے اس نطفہ میں یہ تمام اعضائے جسمی اور قوای ظاہری اور باطنی ہاں اسی میں مرکوز کئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیتوں میں - الست بربکم قالوا بلیٰ - میں اس امر کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے - پس جبکہ فطرت انسانی ہی اس طرح کی واقع ہوئی ہے - جو ابتدائی حالت نطفگی سے ایک خالق اور رب کا وجود ضروری سمجھنے میں تو اسی فطرت صحیحہ کی طرف رجوع نہ کرنا اور اس کی شہادت کو دربارہ توحید اور ربوبیت خالصہ الٰہی کے قبول نہ کرنا یہ بھی تکذیب ہے اور اس تکذیب پر بھی کوئی عذر انا کنا غافلین کا مسموع نہ ہوویگا اور نہ تقلید آبا و اجداد کی کہ انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم عذر ہو سکیگا - دوسرے درجہ کی تکذیب جو اس سے قباحت میں بہت بڑھ کر ہے یہ ہے جو ان آیات مذکورہ میں بیان فرمائی گئی ہے - کہ اے پیغمبر ان لوگوں پر اس شخص کا حال بھی تلاوت کر کے سنا دو - [illegible] آیات [illegible] نشانات بھی دئیے گئے تھے پر وہ ان آیات [illegible] سے کہاں علیحدہ ہو گیا [illegible]

پس شیطان اس کے پیچھے جا لگا تو وہ سخت گمراہیوں میں سے ہو گیا - ف - مفسرین میں اس شخص کی نسبت بڑا اختلاف ہے کہ یہ کون شخص تھا - شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ یعنے بلعم باعورا کہ کتب الٰہی خواندہ بود بعد ازاں باغوائے زن خود ایذار حضرت موسےٰ قصد کرد و ملعون شد تفسیر کبیر میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے ابتدائی بعثت کے وقت میں ایک شخص امیہ بن ابی الصلت تھا جس کو کتب سابقہ کے علم سے یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ اس وقت میں ایک رسول عظیم الشان معبوث ہونیوالا ہے اور اس کو یہ گمان بھی تھا - کہ وہ رسول میں ہی ہوں گا جبکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوی رسالت فرمایا - تو اس کو بڑا رشک اور حسد پیدا ہو گیا اور کم بخت کافر ہی مرا - یہ شخص وہی امیہ بن ابی الصلت ہے - جو عرب میں بڑا مشہور شاعر تھا اور جس کی نسبت آں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ امن شعرہ وکفر قلبہ - یعنی شعر تو اس کا ایمان لے آیا تھا - مگر دل اس کا کافر ہی رہا - یہ اس لئے فرمایا کہ یہ شخص اپنے شعروں میں اللہ تعالےٰ کی توحید بیان کیا کرتا تھا اور توحید الٰہی کے دلائل بھی دیا کرتا تھا اور بیان اعمال صالحہ اور احوال آخرت یعنی جنت و نار کا ذکر بھی ان شعروں میں کیا کرتا تھا اور بعض مفسرین کا قول ہے - کہ یہ آیت ابو عامر راہب کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق کا لقب دیا تھا - غرضیکہ اس آیت کا مصداق کوئی ہو خواہ بلعم باعورا ولی مستجاب الدعوات ہو یا امیہ بن ابی الصلت شاعر موحد ہو یا ابو عامر راہب ہو - جس نے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے دنیا کو ترک کر دیا تھا یا اور کوئی ہو بہرحال اس آیت سے صریح یہ امر معلوم ہوتا ہے - کہ مامور من اللہ کی مخالفت میں سب مخالف مردود ہو جاتے ہیں - اس کے مقابلہ میں نہ کسی کی ایسی ولایت مقبول ہو سکتی ہے جو مستجاب الدعوات کے مرتبہ پر پہنچ گئی ہو - جیسا کہ بلعم باعورا شخص حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا - یا کوئی شخص فصیح و بلیغ شاعر ہو جو توحید الٰہی کو اپنی قصائد اور اشعار میں نظم کرتا ہو مقبول ہو سکتا ہے اور نہ کوئی راہب اور زاہد مخالف مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرسبز ہو سکتا ہے - بلکہ مامور من اللہ کا مکذب اور مخالف خائب و خاسر نامراد اور مردود درگاہ الٰہی ہی ہو جاتا ہے - جیسا کہ یہ تینوں شخص باوجود ہونے صاحب ولایت کاملہ کے اور باوجود ہونے موحد عابد - زاہد کے مردود ہو گئے جیسا کہ آیت زیر تفسیر میں عبرت حاصل کرنے کے لئے ان کا قصہ ارشاد ہوا ہے اور اگر غور کیا جائے - تو وہ شخص جو صدہا آیات و نشانات صداقت کے دیکھ چکا ہو بلکہ اپنی زبان اور قلم سے ان صدہا نشانات کو دنیا میں تبلیغ بھی کر چکا ہو - اس کی تکذیب موجب عذاب ہونے میں سب سے زیادہ بڑھ کر ہوگی دیکھو اہل کتاب کو جو حافظ اور مفسر تورات وغیرہ کے تھے انہیں کو اولٰئک ھم شر البریہ فرمایا گیا ہے اور احادیث

میں مولویان مکذبین مسیح موعود کو علمائھم شر من تحت السماء کلام نبوت میں وارد ہوا ہے - پھر آیت ہذا کے الفاظ پر غور کرو اول تو لفظ انسلاخ کا فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم ایک جاندار کی کھال کا اُدھیڑا جانا ہے - دیکھو جس ذی روح کو کہ منسلخ کیا جاوے - اس کو کس قدر تکلیف ہوگی اور وہ حیوان منسلخ کیسا مکروہ اور قبیح معلوم ہوتا ہے - اس جگہ انسلاخ اسی لئے ارشاد فرمایا گیا ہے - کہ نشانات الٰہیہ کو دیکھ کر پھر بھی ان کا مکذب ہو جانا ایسا ہے - جیسا کہ جاندار کی کھال اُدھیڑی جاوے اور اس سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ ایسا مکذب پھر مصدق بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جبکہ کسی جانور کی کھال اُدھیڑ لی جاوے تو پھر وہ کھال اس ذی جان کے جسم پر دوبارہ نہیں لگ سکتی اور یہ بھی مفہوم ہوا کہ قبل انسلاخ کے اس کھال کو اس جاندار کے ساتھ کمال اتصال تھا - معہذا پھر بعد انسلاخ کے مباینت تامہ ہو گئی - پھر ایسا مکذب کیوں کر مصدق ہو سکتا ہے - الا من شاء اللہ -

دوسری مذمت ایسی مکذب کی یہ ارشاد فرمائی گئی کہ اب اس کے پیچھے شیطان ایسا لگ گیا کہ وہ خود شیطان بن جاویگا کیونکہ ایک قراءت میں فاتبعہ الشیطان - باب افتعال سے بھی آیا ہے یعنے شیطان اس کا متبع ہے اور وہ شیطان کا بھی باپ یعنی متبوع ہے - دیکھو اللہ تعالےٰ کو ایسے مکذب کی کس قدر مذمت منظور ہے - پھر تیسری مذمت ایسے مکذب کی فرمائی گئی کہ وہ غوی اور غاوی ہو چکا یعنی سخت گمراہ ضدی ہو گیا کیونکہ غاوی اس کو کہتے ہیں کہ جس کی ہدایت پانے کی امید نہ رہی ہو - اور لفظ غوغا کا مادہ بھی یہی غوایۃ ہے - جو جنگ و جدال اور شور و شر پر دال ہے بخلاف لفظ غبی کے کیونکہ اس کے مفہوم میں صرف سادگی اور بے وقوفی داخل ہے - لاغیر - دیکھو صراح صحاح وغیرہ کو - چوتھی مذمت ایسے مکذب کی یہ فرمائی گئی ہے کہ وہ زمین ہی میں لگ گیا - یعنی دھس گیا - اور چپک گیا - تفسیر کبیر وغیرہ میں لکھا ہے کہ قال اصحاب العربیۃ اصل الاخلاد اللزوم علی الدوام وکانہ قیل لزم المیل الی الارض ومنہ یقال اخلد فلان بالمکان اذا لزم الاقامۃ بہ انتھیٰ - پانچویں - مذمت اس کی یہ فرمائی گئی ہے - کہ کتے کے ساتھ اس کو تشبیہ دی گئی جو اخس الحیوانات ہے - چھٹی مذمت ایسے مکذب کی یہ ارشاد ہوئی - کہ کتے کی اس حالت کے ساتھ اس کی حالت مشابہ ہے - جو بدترین حالت ہے یعنی زبان نکال کر ہانپتے رہنا - وہ بھی ہر ایک حال میں خواہ اس کو کسی شکار کرنے کے لئے دوڑایا جاوے یا نہ دوڑایا جاوے مگر زبان نکال کر وہ ہانپتا ہی رہتا ہے - پھر خود ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے افعال ذم کے ساتھ اس مثل کی مذمت فرمائی کہ یہ مثل ایسے مکذبین کی بہت ہی بری مثل ہے وغیرہ وغیرہ اس بیان سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ انبیائے اولوالعزم کے وقت

ـلہ انسلاخ
ـلہ اتباع شیطان
ـلہ غاوی
ـلہ اخلاد الی الارض
ـ۵ مثل کلب
ـ۶ ہر وقت یعنی زبان نکال کر ہانپنا

میں بھی ایسے مکذب گذرے ہوئے ہیں جو سب طرح کے نشانات دیکھ کر بلکہ خود ان نشانوں سے مامور من اللہ کی حقیت کو ثابت کر کر تصدیق کر چکے تھے۔ جس پر الفاظ آیتنا الخ آیاتنا دال ہیں پھر بھی وہ مکذب ہو گئے ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس قدر مذمت فرمائی ہے۔ کہ اس سے بڑھکر کسی اور مکذب کی شاید ہی فرمائی ہو اور یہ سنت اللہ قدیم سے جاری ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے وقت میں موافق اسی سنت اللہ کے کوئی ایسا فرد کامل مکذبوں کا بھی موجود ہے یا نہیں۔ جواب اس کا یہی ہے۔ کہ کئی شخص موجود ہو گئے ہیں دور کیوں جاتے ہو۔ دیکھو ایک تو وہ جس نے ریویو براہین احمدیہ کا لکھا۔ اور تائید و تصدیق میں کوئی دقیقہ اس نے فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ یہ شعر بھی اوسی ریویو میں لکھا ہوا ہے۔ کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

دوسرا شخص وہ ہے۔ جس نے ایک بڑی تفسیر طول طویل لکھی تھی جس تفسیر میں کثرت سے آیات اللہ کو تائید و تصدیق مسیح موعود میں تحریر کیا تھا۔ اور آیتنا آیاتنا کا مصداق تھا وہ بھی مکذب ہو چکا ہے۔ جس کی تکذیب اخبار بدر وغیرہ میں طبع ہو چکی۔ یہ مضمون میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ کوئی صاحب یہ وہم اپنے دل میں نہ لاویں کہ ایسے لوگوں کا بدل جانا اس مسیح موعود سے اس کی صداقت اور حقیت میں کچھ فرق پیدا کرتا ہو حاشا و کلا بلکہ یہ تو سنت اللہ ہے جو قدیم سے ہوتی چلی آتی ہے اور قیامت تک رہیگی۔ اسی لئے یہاں پر لعلہم یتفکرون وغیرہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ لوگ ہمیشہ غور اور فکر کرتے رہیں کہ ایسے تکذیب سے صداقت اور حقیت صادق میں کسی طرح کا فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ ایسے امور میں تفکر کرنے سے ایک طرح کی صداقت پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب حضرت موسیٰ کے وقت سے لے کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے۔ جیسا کہ احوال بلعم باعورا اور امیہ بن ابی الصلت سے واضح ہو گیا۔ تو کارخانہ نبوت میں ایسے مرتدین کا وجود باسطے ظہور نشانات کے ہی سنت اللہ میں داخل ہو گیا۔ ونعم ما قیل ؎

درکار خانہ عشق از کفر ناگزیر است۔ آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد

اور جو ایسا مکذب ہو جاوے وہ مامور من اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ وانفسہم کانوا یظلمون کا مصداق ہو جاتا ہے جو کوئی اس امر کا منکر ہوا۔ اپنا کچھ کھویا کسی کا کیا گیا۔ اب فرمایا جاتا ہے۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو انہیں آیات کی تصدیق کی برکت سے اس کا مرتبہ بلند کرتے۔ مگر اس نے دنیا کی ذلت اور پستی کو اپنے لازم حال کر لیا۔ اور اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے لگ گیا۔ تو اس کی مثل کتے کی سی مثل ہے کہ اگر [illegible] جھپٹنے کا بار ڈالو۔ تب بھی زبان کو باہر نکال کر ہانپتا رہتا ہے اور اگر اس کو اسی کی حال پر چھوڑ دو [illegible] تب بھی [illegible]

ہوئے ہانپتا رہتا ہے یہ ہے مثل ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں اور نشانوں کو جھٹلایا تو اے پیغمبر یہ قصے بیان کرتے رہو تاکہ یہ لوگ کچھ سمجھیں۔ سوچیں۔ ف۔ ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آیات آلہی کی تصدیق کرنا اور ان کے موجب عملدرآمد کرنا باعث رفع درجات کا ہے اور تکذیب آیات اللہ کی اور ان سے اعراض کرنا موجب ذلت اور پستی کا ہے۔ چونکہ انبیاء آیات اللہ کے مبلغ ہوتے ہیں تو اُن کا رفع بطریق اولیٰ ہوا کرتا ہے اور ان کے متبعین کا رفع بسبب اتباع مقتضا ان آیات کے ان کو حاصل ہوتا ہے اور ان کے مکذبین کو دنیا اور آخرت میں بجز عذاب شدید کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہ تینوں امر اللہ تعالیٰ نے آیت یا عیسیٰ انی متوفیک الآیہ میں بیان فرما دئیے ہیں۔ رفع عیسیٰ کا فوقیت متبعین کے کافروں اور مکذبین کو عذاب شدید دنیا اور آخرت میں۔ آتیناہ آیاتنا سے معلوم ہوتا ہے کہ بالضرور علم آیات اللہیہ اس کو دیا گیا تھا۔ خواہ وہ آیات اللہ اور حجج و براہین توحید کے ہوں۔ یا اسم اعظم یا الہامات یا اجابت دعا وغیرہ ہو۔ جیسا کہ تفاسیر میں لکھا ہے۔ بہرحال علم الآیات کا اس کو حاصل تھا۔ پھر بھی ایک نبی کی مخالفت سے مردود درگاہ ہو گیا۔ قصہ آدم اور ابلیس کا جو متعدد جگہ پر قرآن شریف میں مختلف اسلوبوں سے بیان فرمایا ہے اس کا لب اور خلاصہ بھی یہی ہے۔ یہ آیات اہل علم کے لئے بلکہ ان لوگوں کے لئے جو ملہم بھی ہیں۔ بڑی عبرت دلانے والی ہیں۔ کہ مامور من اللہ کے مقابلہ اور مخالفت میں جو ان کے الہامات ہوں یا علمی شبہات ہوں ان کا اتباع صرف اتباع ہوا کا ہی لاغیر۔ کیونکہ اُن کے الہامات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حفاظت نہیں ہوتی ہے بلکہ شیطانی دخل ان الہامات میں اکثر ہو جاتا ہے جس کا نام اتباع ہوا ہے اور اس کا ازالہ نہیں کیا جاتا۔ بخلاف مامور من اللہ کے الہام کے کہ ان کے الہاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی حفاظت کی جاتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ

فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا۔ یعنی اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔ مامور من اللہ کے الہامات کے پیچھے چوکیداروں کا پہرہ۔ تاکہ اس میں شیطانی دخل نہ ہونے پاوے۔ اور اس مسئلہ الہامات کو ہم نے کتاب آیات الرحمان لنسخ ما یلقی الشیطان میں ایسا بیان کر دیا ہے۔ جس سے درمیان الہامات عوام غیر ماموریں اور الہامات ماموریں من اللہ کے ایک مابہ الامتیاز حاصل ہو جاوے [illegible] یہ مسئلہ بڑا ہی حق ہے کہ مطلقاً [illegible] جب تک کہ اس کی ثبوت پہ [illegible] اور نشانات آسمانی و زمینی

اس کے ثبوت میں قائم نہ ہو لیویں۔ اور سر اس میں کہ غیر ماموریں میں بھی استمداد الہامات اور وہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے یہ ہے کہ کارخانہ نبوت کی ایک نظیر ان میں موجود ہو تاکہ اس نظیر پر قیاس کر کر کارخانہ نبوت کی تصدیق کریں اور ان پر اتمام حجت ہو جاوے۔ اور یہ عذر نہ کر سکیں کہ انا کنا عن ہذا غافلین۔ یعنی فی اصل الفطرۃ فلم یوثر فینا اقوال الرسل۔ اور پھر ایسا مکذب جو بعد پہنچ جانے آیات اللہ کے تکذیب کرے اس کا ہدایت پر آنا معلوم نہیں ہوتا ہے کیونکہ ایسے شخص کے لئے اتباع اپنے ہوا و ہوس کا مانند طبعی مع الآیات [illegible] امور کے ہو جاتا ہے جیسا کہ کتے کی حالت ہوتی ہے کہ ہر حالت میں زبان نکالکر وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یعنی یہ ہانپنا کتے کا ایک طبعی امر اس کا ہے۔ جو اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ سر اس میں یہ ہے کہ سوائے کتے کے اور کسی جانور میں ایسی حالت نہیں پائی جاتی ہے۔ مگر ہاں بوقت وقوع مشقت اور تعب کے البتہ ایسی حالت اور حیوانات میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کتے کا قلب کچھ ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ اندر کی ہوائے گرم کو باہر نکالنے کی قوت اس میں بہت ضعیف ہے۔ علی ہذا القیاس باہر سے ہوائے بارد کے جذب کرنے کی قوت بھی اس میں بہت ضعیف ہے اس لئے نہ تو ہوائے بارد کو باہر سے پوری طور پر جذب کر سکتا ہے اور نہ ہوائے گرم کو اندر سے باہر نکال سکتا ہے اور جو شخص اپنی ہوا و ہوس کا اتباع کرتا ہے۔ اس کا بھی ایسا ہی حال ہو جاتا ہے کہ جو اس کے اندر مواد ہائے فاسدہ اور مادہ فضلات واجب الاخراج ہیں۔ جو باعث پیدا ہونے اخلاق ردیہ کے ہیں نہ ان کو بہ سبب اتباع اپنی ہوا کے باہر نکال سکتا ہے جس سے روح انسانی کو تفریح حاصل ہو۔ اور نہ باہر سے اہل حق کے نصائح کو جو مثل ہوا بارد کے ممد حیات روحانی ہیں۔ اخذ کر سکتا ہے۔ دیباچہ گلستان میں کیا عمدہ بات لکھی ہے۔ کہ ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است وچوں بر می آید۔ مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔ اسی لئے ایسا مکذب مامور من اللہ کا بہت جلد رسوا اور تباہ اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نہ اس کو تفریح روح انسانی کی حاصل ہوتی ہے اور نہ امداد حیات باقی کی میسر ہوتی ہے۔ اسی لئے تاکیداً آگے فرمایا جاتا ہے کہ کیسی بری مثل ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا وہ اپنی ہی اُوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔ یعنی نہ مامور من اللہ پر و نعم ما قیل ؎

حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد + ہمچو آں شیرے کہ بر خود حملہ کرد

دیکھو چراغدین کو اس نے اپنی تکذیب نے مامور من اللہ کا کیا بگاڑا۔ جو کچھ اس نے تکذیب کر کر ظلم کیا وہ اپنی ہی اولاد یعنی فرزندان و دختران اور اپنی نفس پر کیا چراغدین کے گھر کا بے چراغ ہونا بڑی عبرت کا مقام تھا جس پر بعض کو توجہ نہ ہوئی تفسیر ابو السعود وغیرہ میں بلعم باعورا کے حالات میں لکھا ہے کہ جب اس نے حضرت موسیٰ کی

تکذیب کی اور ان کے واسطے بد دعا کرنے کے بجد مشغول ہوا تو اس کو ایک قلبی مرض ایسا عارض ہو گیا کہ شل کتے کے اس کی زبان نکل آئی اور شل کتے کے ہانپتے ہانپتے ہی مر گیا۔ یہ مرض بعید نہ سمجھو کیونکہ امراض کا کیا ٹھکانا ہے اور ان کو کون شمار میں محدود کر سکتا ہے مولوی روم فرماتے ہیں ؎

باز کن طب را بخوان باب العلل۔ تا ببینی لشکر تن را عمل
جملہ ذرات زمین و آسمان ۔ لشکر حق اند گاہ امتحان
خاک قارون را چو فرمان در رسید ۔ با زر و تختش بقعر خود کشید
آب دریا چون با مر حق بتاخت ۔ اہل قبطی را ز سبطی وا شناخت
نار ابراہیم را دنداں نزد ۔ چون گزیدہ حق بود چونش گزد
ہود گرد مومناں خطے کشید ۔ نرم می شد باد کانجا مر سید

اب آگے یہ فرمایا جاتا ہے کہ جس کو اللہ تعالےٰ ہدایت دے وہی رو براہ ہوتا ہے اور جس کو وہ بھٹکا دیوے وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے ۔ ف مطلب یہ ہے کہ رسول کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہدایت لائے ہیں اس کے مضبوط پکڑنے سے ہی انسان رو براہ ہوتا ہے اور اپنے خیالات اور ہوا و ہوس کے اتباع سے منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس نے اپنی ہوا و ہوس کو معبود قرار دے لیا نہ اللہ تعالیٰ کو۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ ۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بجز خسر الدنیا والآخرۃ کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور چونکہ ذرائع ہدایت کے یعنی قرآن مجید اور رسول کریم خاتم النبیین اور فطرت صحیحہ کو اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کے لئے دنیا میں بھیجا ہے جس کی اتباع سے اہتدا حاصل ہوتا ہے اور نیز قوائے نفسانی و شہوانی و غضبانی بھی انسان میں اوسی اللہ تبارک و تعالےٰ نے پیدا کیں ہیں جس کی پیروی سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسناد ہدایت اور اضلال کی طرف اللہ تعالیٰ کی کیجاتی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان کو اپنے افعال اختیاریہ میں کچھ دخل ہی نہ ہو دے اور محض مجبور ہی ہو۔ کلا و حاشا ر۔ ورنہ پھر انہیں آیات میں فانسلخ ۔ اخلد الی الارض۔ کذبوا بآیاتنا یظلمون وغیرہ کی اسناد انسان کی طرف کیوں کی گئی ہے یعنی چونکہ انسان سے یہ امور قبیح وقوع میں آجاتی ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اضلال یعنی منزل مقصود کو نہ پہنچانا ہی ظہور میں آتا ہے۔ اور اگر بندہ اتباع ہدایات الہیہ میں سعی و کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے انہیں آیات کے قبل یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ والذین یمسکون بالکتاب واقاموا الصلوٰۃ انا لا نضیع اجر المصلحین۔

کتبہ محمد احسن ۔ روز جمعہ ۔ یازدہم مئی ۱۹۰۶ء

ضرورت ہے ۔ ایسے احباب کی جو اخبار کے واسطے نئے خریدار پیدا کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ امید کہ جناب معفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر باعث مشکوری ہوں گے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے — آگ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج

آسمان اے دوستو اب آگ برسانے کو ہے

دوستو! یہ اس دردمند دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ یہ اس پاکباز شخص کا کلام ہے۔ جسے دعوے ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں تمہاری اصلاح کے لئے آیا ہوں میں بشیر ہوں میں نذیر ہوں میری اطاعت میں بشارت ہے۔ میری مخالفت میں عذاب ہے۔ میرے خدا کا ہاتھ میرے ساتھ ہے۔ میں اس سے ہوں وہ مجھ سے ہے۔ میں اس شہنشاہ عظیم الشان کا سفیر ہوں۔ جس کی حکم عدولی سے خسر الدنیا والآخرۃ کا پھل ملتا ہے۔ میں کہتا ہوں تم مان جاؤ۔ اصلاح کر لو اب وقت ہے ورنہ ع

اب ہی اگر نہ سمجھو۔ تو سمجھائے گا خدا

پیارو۔ دنیا نہ سمجھی۔ اس شخص پر ہنسی کی گئی اللہ کے بھیجے ہوئے کی عزت کا پاس نہ کیا گیا۔ آخر نتیجہ وہی ہوا۔ جو اس آسمانی انسان نے قبل از وقت بتایا تھا۔ دیکھو صفحہ ۸۸ مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء فالقی الرعب فی القلوب مرۃ

پس او در دلہا ترس انداخت

بالطاعون المفعص البتار ۔ وطوراً بزلازل

گاہے بطاعون کہ درجائے گشندہ ہلاک کنندہ است و وقتی بزلزلہا کہ دیوارہا

سجدت لہا جدران الدیار ۔ واخریٰ بطوفان

مماک بسبب آں بر زمین افتاد ۔ و وقتی دیگر بسبب طوفان

نار بی التشقت بہ الجبال۔

آتش کہ بدان کوہ ہا پارہ پارہ شدند۔

یعنی طاعون زلازل آگ طوفان وغیرہ کے لشکروں کا دھاوا ہوگا ۔ صاحبو! یہ حملہ شروع ہو گیا اور عرصہ سے ہو رہا ہے۔ دیکھو حال ہی میں سان فرانسسکو تباہ ہو گیا۔ ویسوویس نے ستم ڈھایا۔ سیتپی نے ملک تباہ کر دیا۔ ہندوستان ان آفتوں سے محفوظ نہیں۔ جیسا کہ ذیل کے خط سے ظاہر ہو رہا ہے

آج کل اس علاقہ میں ہیضہ سخت شدت سے پھیلا ہوا ہے کوئی مقام کوئی گاؤں اور گھر باقی نہیں رہا اور عجیب تر یہ ہے کہ جس گھر میں شروع ہوتا ہے۔ سارا گھر صاف کر کے تب چھوڑتا صدہا مکان ویران ہو گئے جن میں پہلے بیسیوں آدمی تھے ان گھروں میں ایک آدمی باقی نہیں رہا۔ یہاں کے لوگ ہیں کہ اس قسم کا ہیضہ کبھی نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ ...

سارا خاندان صاف کر کے تب باہر قدم رکھتا ہے ۔ علاوہ اس کے ایک نیا غضب خدا نازل ہوا ہے اور وہ یہ کہ عرصہ پندرہ سولہ روز سے زیادہ گزرا ۔ یکا یک آگ لگنا شروع ہوئی اور ایک ایک دن میں آٹھ آٹھ دفعہ آگ لگتی ہے اور برابر اب تک یہی سلسلہ جاری ہے۔ اور اکثر ایسے گھروں سے آگ کے شعلے خود بخود اٹھے ہیں کہ جن میں ۔ مہینوں سے کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ خود بخود یکبارگی آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جہاں آگ لگنے کے بعد دریافت کرو۔ تو یہی پتہ چلتا ہے کہ بلا سبب آگ لگی ہے۔ اس آگ نے بلرام پور میں عجیب ... پیدا کر رکھا ہے لوگ اپنے گھروں کا اسباب باہر مکانوں کے نکالے پڑے ہیں۔ سینکڑوں گھر خاک سیاہ ہو گئے ہیں۔ ۲۶۔ اپریل سے آگ لگنی شروع ہوئی ہے۔ آج ۱۵۔ مئی ۱۹۰۶ء تک برابر ہر روز دو چار مرتبہ آگ لگتی ہے اور دو چار گھر خاک سیاہ کر کے بجھتی ہے۔ ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو جو آگ محلہ گداہوں میں لگی بہت بڑی خوفناک تھی جس نے سینکڑوں گھر جلا کر ایک بڑا میدان ... کر کے بوہا محلہ میں پہنچی۔ اور ہر ایک شے صاف کرتی ہوئی صدہا مکان ویران کر کے مولوی ابو الیاس احمد زمان خان کے مکان کے قریب پہنچکر تھم گئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور اس کے مسیح کی دعا کی برکت سے مولوی صاحب محفوظ رہے۔ یہ آگ ہر روز دو چار مقام میں دن کو لگتی ہے۔ جس کو بہت آدمیوں نے لگتے ہوئے دیکھا ہے کہ خود بخود بیچوں بیچ مکان کے چھپر کے اوپر سے شعلہ بھڑک اٹھا۔ علیم نامی ایک کوچبان جو گاڑی لئے جا رہا تھا۔ پورنیا تالاب پر اس نے پہنچکر دیکھا۔ کہ خود بخود ایک شعلہ زمین سے اڑ کر ایک مکان کے بیچ چھپر پر پہنچا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھکر کوچبان نے ڈر کے گاڑی روک لی اور مع دو سائیسوں کے دوڑ کر آگ بجھانے لگا۔ وہاں سے آگ اڑ کر دوسرے مکان کے چھپر پر پہونچی۔ اور پانی کی طرح ہر طرف پھیل گئی۔ اسی طرح ... آدمیوں نے دیکھا۔ غرضیکہ ہر روز ہر ایک ... ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے قہر سے ہم گنہ ... جیسے لوگ ... حضرت امام علیہ ... طرح طرح سے جھٹلانے اور ... نازل ہونی شروع ... ہم گنہگار ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر پریس قادیان میں میاں معراجدین عمر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

سلسلہ جدید جلد ۲ — نمبر ۲۲

سلسلہ قدیم جلد ۵ — نمبر ۲۲

۸۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱۔ مئی ۱۹۰۶ء

جمعرات

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم باتو گرائی چہا قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | ای جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان | آں مسیح وعدہ آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک اور عظیم الشان نشان

مولود مسعود

نصیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

اجعلہ رب رضیا

سب حمد اس خدائے قادر کے لئے ہے جو علام الغیوب ہے اور اپنے رسولوں کو غیب کی خبریں عطا فرماتا ہے۔ اس وقت اس نے اپنا مسیح دنیا میں بھیجا ہے تاکہ زبردست نشانات کے ساتھ اس کی قوی ہستی کو ثابت کیا جائے اور جب سے سلسلہ احمدیہ قائم ہوا ہے۔ نشانات پر نشانات دکھلائے جا رہے ہیں۔ لیکن گذشتہ چند ماہ سے یعنی جب سے یہ الہام ہوا ہے۔ کہ میں پچاس یا ساٹھ نشان دکھلاؤں گا۔ نشانات الٰہی کی بارش بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ الحمد للہ کہ ان مبارک نشانات میں سے جو ایک آج دیکھنے میں آیا۔ وہ ایک بڑی خوشی کا موقعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آج ۲۶۔ مئی ۱۹۰۶ء کو قریب ۸ بجے شام کے صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے گھر میں پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ یہ پیشگوئی سب سے اول جس زمانہ میں کی گئی تھی۔ اس کو قریب تین ۳ سال کے گذر چکے ہیں اور اس کے الفاظ یہ تھے کہ ترٰی نسلاً بعیداً۔ پھر ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو الہام الٰہی نازل ہوا۔

اِنّا نبشرک بغلامٍ۔ نافلۃ لک۔ نافلۃ من عندی۔

ہم تجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں وہ تیرے لئے نافلہ ہے وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے پھر ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں یہ وحی الٰہی شائع ہوئی تھی۔ کہ انا نبشرک بغلامٍ۔ نافلۃ لک۔ اور اسی اخبار میں حضرت اقدس کی زبانی اس کی تعبیر صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی شائع کی گئی تھی اس آیت اللہ کے پورا ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدہ میں گرتے ہوئے شکر کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اُم المومنین اور حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ان کے متعلقین اور جمیع احباب احمدیہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو اپنے فضل و کرم سے قدرتی اور نیکی کے ساتھ دراز عمر عطا فرماوے اور جیسا کہ ظاہر میں وہ ایک نبی کی اولاد ہے ایسا ہی باطنی ورثہ انبیاء کا بھی اُسے نصیب ہو۔ آمین۔ "بدر" ۲۶۔ مئی ۱۹۰۶ء

نوٹ۔ اس خوشی کی تقریب پر ایک پرچہ اخبار بدر ایک سال کیواسطے کسی غریب کے نام منتر کی طرف سے جاری ہوگا۔ درخواستیں منیجر کے نام آئیں۔

کاتبہ محمد حسین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

نوٹ ۔ پریس کی غلطی سے یہ صفحہ یہاں بجائے ... پر لگ گیا ... صفحہ ... کی جگہ پر ملاحظہ ہوں ۔ منیجر

لاجواب مفرح یاقوتی

قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ) للعہ ۳ ڈبیہ لعہ ۱۱ درجن للعہ

یہ مفرح قریباً چالیس مقوی اور مفرح ادویہ اور بیش قیمت اجزا **یاقوت زمرد مروارید فیروزہ مرجان کہربا اور مشک عنبر زعفران جدوار ریگماہی** فادزہر وغیرہ سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتی ہے ۔ ہر قسم کے ضعف ناطاقتی اور سخت کمزوری کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے روح کی ایک لطیف غذا ہے مفرح مقوی قوے اور اعضائے رئیسہ دل ۔ دماغ ۔ جگر اور احشا کی تقویت کرتی ہے اور حرارتِ غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے ۔ دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے ۔ غم و حزن بھولے سے بھی پاس نہیں آنے پاتے ۔ طبیعت بشاش رہتی اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں ۔ عقل ہوش حواس تیز و روشن ہو جاتے ہیں ۔ کسل سستی غفلت نسیان تکان افسردگی اور ملال کو دور کرتی ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت اور تحریک دیتی ہے دماغی کام کرنے والوں کو بہت بڑی مدد اس سے مل سکتی ہے ضعف دماغ کی جتنی بیماریاں ہیں اُن کے لئے یہ خاص علاج ہے نوجوانی کی غفلتوں کے نتیجے فرومایہ عادات اور چھپی مایوس کر دینے والی کمزوری وہم جنون اور منشیات کی بدعادت اس کے استعمال سے دور ہوتی ہے جوانی کی گئی ہوئی قوت پھر آجاتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھاتی ہے خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے قوت روحانی اور جسمانی کو زائل ہونے نہیں دیتی لطیف اور لذیذ اس قسم کی ہے کہ ایک دفعہ منہ سے لگ جائے پھر اس کے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی

تمام قسم کی مقویات اور مفرحات میں خواہ وہ کسی نام سے نامزد اور کسی وصف سے موصوف ظاہر کی جائیں مفرح یاقوتی فوائد اور خاصیت میں ان سب سے اعلےٰ اور برتر ہے جس کی تصدیق بڑے بڑے نامی حکیموں اور لائق ڈاکٹروں اور معزز حکاموں اور عام پبلک نے بڑے زور سے کی ہے مفرح یاقوتی منگوانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت مفصل فوائد اور مفصل طبی شہادتوں کی کتاب بھی بھیجی جاتی ہے +

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ میں سے چند یہ ہیں :۔ حبوب جواہر عنبری ۔ جیون بوٹی ۔ کحل الجواہر ۔ مرہم عیسےٰ ۔ حب مسکین ۔ نواز سیاک ...

جنتری ۱۹۰۶ء مفت	**حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور ۔ نولکھا**	آئینۂ صحت نما مفت

آریوں کی اصلیت

آرین قوم اور ان کی زبان کے متعلق آخری رائے

موسیو ذکلن سے جو کولمبیا یونیورسٹی واقع شہر نیویارک میں علم اللاجتماع کے پروفیسر ہیں۔ آریوں کے متعلق ایک لیکچر دیا ہے۔ ہم اس کا اقتباس المقتبس سے کرتے ہیں۔

آرین قوموں کو یہ مناسب نہیں کہ غیر قوموں پر فخر کریں اور اپنے اصل و نسل پر یہ سمجھکر نازاں رہیں کہ دوسروں سے ہم ممتاز ہیں۔ اس لئے کہ تحقیق سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ اقوام آریہ کی اصلیت کا مرجع جنس واحد ہو۔ جن آریوں کو اقوام آریہ کی صف میں ہم شمار کرتے ہیں ان میں مابہ الاشتراک قومیت نہیں ہے بلکہ بعض عقلی امور میں اور انکی زبانوں کا مرجع اصل واحد ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں کہ آریہ ایک قوم ہے۔ نہیں۔ یہ ایک قسم کی تہذیب (کلچر) کا نام ہے جس کو آرین شاخوں میں ایک نے دوسرے سے اقتباس کیا۔

آریوں کے جائے نشوونما میں بھی اختلاف ہے بعض کو ہندوستان کو بتلاتے ہیں اس لئے کہ آرین زبانوں کا مرجع سنسکرت سمجھتے ہیں جو قدیم ہندوؤں کی زبان تھی اور بعضے لیتھوانیا (روس کا جنوبی مغربی حصہ) کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ قدیم ترین آرین زبانیں سنسکرت سے کہیں زیادہ لیتھوانیا کی زبان سے ملتی جلتی ہیں۔ غیر معمولی تحقیقات کرنے اور دلائل کی تنقید کے بعد علماء کی رائے قرار پائی کہ ساحل دریائے ڈینیوب کی تشیبی زمین آرین تہذیب کا مقام نشوونما ہے۔ اس کی شاخیں چاروں طرف یہیں سے پھیلی ہیں۔ جنوبی سمت یونان اور اس کے بعد ایشیائے کوچک تک۔ مغرب میں اٹلی و اسپین وگالیا تک۔ شمال میں جنوبی روس و شمالی کوہ قاف تک آرین شاخیں پونہچ گئیں اور پھر وہاں سے بحر خذر (کاسپین سی) کی شاخ عبور کرکے ایران کے بالائی حصہ سے ہوتی ہوئی ہندوستان میں پہنچیں۔ ہندوؤں کے علوم و آداب کی جس نے تحقیقات کی ہے وہ دکھا سکتا ہے کہ ہندوؤں کی اکثر باتیں ایرانیوں سے ماخوذ ہیں۔ اقوام آریہ کے متعلق یہ آخری رائے ہے۔ اس کے مقدمات و دلائل بہت طویل ہیں۔ جس کے تذکرہ کا یہاں موقع نہیں ہے۔ آریوں کے نشوونما اور دنیا میں اُن کے پھیلنے کے متعلق یہ بہترین رائے ہے۔ واللہ اعلم (البیان)

آثار علم و ادب

قرآن کی ایک نئی کرامت

جب فن طب کی ترقی ہوتی ہے علمی مباحث کو ترقی ہوتی ہے اور معلومات وسیع ہوتے ہیں۔ علماء پر کھلتا جاتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم فلاح دینی و دنیوی کے لئے بہترین تعلیم ہے۔ قرآن نے دیکھا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو خدمت کا دودھ پلاتی ہیں۔ لہذا انہیں ترغیب کے ساتھ ہدایت کی کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلایا کریں۔ لیکن اکثر عورتوں نے یہ ہدایت قبول نہیں کی اور بچوں کو بخیال نخوت و خودداری اور لطف صحبت کی خواہش سے دودھ پلانے والیوں پر چھوڑ رکھا تاکہ دودھ کے لئے لڑکوں کے رونے سے رات ان کی آسائش میں خلل نہ واقع ہو۔ علمائی عمران اور طبیبوں نے اس مسئلہ کی تحقیقات کرنا شروع کی ہے (ملاحظہ ہو الہلال نمبر ۱) بڑی کاوش کے بعد پتہ چلتا ہے کہ جس قوم کے بچے اپنی ماؤں کے آغوش میں تربیت پاتے ہیں اور ان کے دودھ سے پلتے ہیں وہ بہ نسبت دوسروں کے زیادہ صحیح البدن وقوی الجسم ہوتے ہیں۔ جرمنی کے ڈاکٹروں نے اپنے ملک میں اس کی اچھی طرح سے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکے جو اپنی ماؤں کے دودھ سے نہیں پلتے ہیں ان کی موتیں بہ نسبت اُن لڑکوں کے جو اپنی ماؤں کے دودھ سے پلتے ہیں۔ بیس گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ ناروے میں اس کے متعلق جو شمار ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن خاندانوں میں کہ لڑکے اپنی ماؤں کی گود میں پلتے ہیں مدافعہ و مقابلہ امراض کی ان میں زیادہ قوت ہوتی ہے۔ یہ قرآن حکیم کی ایک نئی حکمت و کرامت ہے جس قدر اس کے مباحث میں تدقیق سے نکتہ کی جاوے اُس کی ہر شاخ و برگ کی لطافت بڑہتی جائے گی۔ مشرقی اقوام میں جن میں دستور ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو خود دودھ پلاتی ہیں اس فلسفی تعلیم کا بخوبی اثر ظاہر ہوا اس لئے کہ سال اوّل تمام ہونے کے قبل جس قدر بچوں کی موتیں ہوتی ہیں ان کی اوسط فی ہزار ایک سو ہے۔ حال آں کہ انگلستان میں فی ہزار ۱۴۵ و جرمنی میں فی ہزار ڈہائی سو بچے مرتے ہیں (البیان)

ثناء اللہ امرتسری کی تہذیب کا مقابلہ

ہمارے پاس ایک معزز دوست کی ایک مراسلت پہنچی ہے جس میں امرتسری اہل حدیث کی سرگروہی کا دعویٰ کیا گیا ہے اور اس کے غیر مہذب اور گندے الفاظ کا مقابلہ کسی قدر سختی کے ساتھ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آئندہ وہ ایسی بدتہذیبی سے باز آجائے۔ میرے خیال میں ہمارے مکرم دوست کی یہ کوشش بے فائدہ ہے کہ امرتسری تہذیب کا جوش بجائے کم ہونے کے اور بھی زیادہ ہو جائے گا اور ہم یا ہماری جماعت کا کوئی آدمی بھی ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ گالیاں دینے کے کام میں ان لوگوں کے برابر اتر سکے۔ اس واسطے میں مناسب نہیں جانتا کہ ایسی تحریروں کے واسطے بدر کے کالموں کو کھول دوں۔ بھلا میں اپنے دوست سے سوال کرتا ہوں کہ تم ہزار سختی کرتا ہو۔ جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اس تقوے پر عمل شروع کر دیتے ہیں۔ جس کے رُو سے چوری، زنا، جھوٹھ سب جائز ہو جاتا ہے۔ وہاں تم کیا کرو گے کیونکہ تم تو حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ان سب باتوں سے توبہ کرچکے ہو۔ اور تقوے کی تمام باریک راہوں پر عمل درآمد کرنے کا اقرار کرچکے ہو۔ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کا حکم ہے۔ کہ گالی کے مقابلہ میں گالی مت دو۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے خود بخود سمجھ لیگا۔ سردست ان کو بھی ایک خدمت میں لگایا گیا ہے جو مخالفت میں شور مچا کر تبلیغ کا کام ہے۔ پس ان کو اپنا کام کرنے دو۔ اور ان کی بدزبانیوں سے مت گھبراؤ۔ کہ وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اگر یہ لوگ ایسے بداخلاق نہ ہوتے تو بالمقابل ایک نیک اخلاق والی جماعت کے قائم کرنے کی خدائے حکیم و علیم کو کیا ضرورت پڑتی۔ ان لوگوں کی آزاری کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ غیور خدا ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

حسبنا اللہ نعم المولیٰ و نعم الوکیل

زلزلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پرسوں شام کے ۸ بجے ایک چھوٹا سا جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا مگر جو زلزلہ کے دو تین جھٹکے آج قریباً ۴ بجے دن کے محسوس ہوئے نہایت خوفناک معلوم ہوئے اور پہلا جھٹکا تو ایسا تھا جیسا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تھا۔ الحمد للہ۔ کہ خیر گذری۔ والسلام

نیازمند۔ مولا بخش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

۱۸۔ مئی ۱۹۰۶ء کو وقت ۵ بجے شام کے اوّل زمین سے ایک آواز سخت ہیبت ناک توپ کی طرح آئی۔ اور پھر زلزلہ ہوا۔ جو ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلے سے زیادہ معلوم ہوا۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کہ اخیر مئی تک خطرناک دن ہیں۔

خاکسار

مرزا رحیم بیگ احمدی از دہرم سال

بدرِ منوّر
۷۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح رکوع ۴

پارہ ۲۶ ۔ رکوع ۱۲

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

تحقیق سچ کر دکھلایا اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی خواب کو حق کے ساتھ۔ ضرور تم مسجد حرام میں داخل ہوگے انشاء اللہ۔ امن سے۔ سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے نہ تمہیں کوئی خوف ہوگا۔ پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہ جانا تم نے پس اس سے پہلے ایک قریب کی فتح کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بنا پر آپ نے حج کا ارادہ کیا تھا۔ وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے سچا ثابت کر کے دکھایا۔ ہم الوہیت کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق میں پایا جائے اور رویا کم و بیش سب کو ہوتے ہیں تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو لیکن اس معاملہ میں عام خواب بینوں اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیسا کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑ ہا روپیہ ہیں۔ ہر ایک شخص کم و بیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے مگر وہ اتنے سے طبیب نہیں کہلا سکتا کئی بدبخت لوگوں کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے۔ خدا ہم کو بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ شل ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین میں اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔

ترجمہ۔ وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اور کافی ہے اللہ تعالےٰ گواہی دینے والا تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا میں دین کے بڑے مرکز دو تھے۔ ایک ایران اور دوسرا شام۔ آریہ لوگ بھی ایران سے ہند کو آئے اور ہند سے بدھ مذہب چین کو گیا اس طرح یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا ہر دو مرکزوں کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ میں اسلام کی فتح تمام ادیان پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید میں خوارق اور کرامات دکھلائے جا رہے ہیں اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا میں زندہ ہے تو وہ مقابلہ میں آوے اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔

محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں یعنی اس کے اصحاب وہ کفار پر شدید ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں ان کی نشانی ان کے چہروں پر سجدات کے اثر سے۔ یہ ان کی مثال ہے۔ توریت میں اور انجیل میں ان کی ایسی مثال ہے جیسے ایک کھیتی ہے جو نکالتی ہے اپنی سوئی پھر قوی کرے اُس کو پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے اپنی جڑ پر خوش لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو تو کہ غیظ میں لاوے بہ سبب اُن مسلمانوں کے کفار کو یہ وعدہ ہے اللہ تعالےٰ کا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کے واسطے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے۔

محمد رسول اللہ۔ محمد ہی اللہ تعالےٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے دوسرا نہیں ہو سکتا۔ محمد کے معنے ہیں وہ شخص جس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔ ایسا ہی آدمی اللہ تعالےٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

مَعَهٗ ۔ جتنے آدمی آپ کے ساتھ تھے۔ اس میں اصحاب کی تعریف ہے اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ سوائے ایک دو شخصوں کے باقی سب آپ کے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اشداء۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر دوسرے کا اثر نہ ہو مسلمان اپنے اسلام میں ایسے پختہ تھے۔ کہ کفار کا اُن پر کوئی اثر پڑ نہیں سکتا تھا

اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ان کے چہروں پر ایک نور نظر آتا تھا۔

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۔ توریت میں صحابہ کا ذکر ہے اور ان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دس ہزار قدوسی ہیں۔

فِي الْاِنْجِيْلِ ۔ متی میں خدا کی سلطنت کو رائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

لِيَغِيْظَ ۔ مخالف کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے جیسا کہ آجکل آرہا ہے۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مفتی صاحب جی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

التماس ہے کہ میری والدہ ۲۰۔ مئی ۱۹۰۶ء کو فوت ہوگئی ہے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست ہے اور نیز اخبار بدر میں میری اس درخواست کو کسی کونہ میں جگہ دیویں۔ خداوند کریم آپ کو جزائے نیک دیوے۔ آمین۔ والسلام

عبد العظیم پٹواری خریدار بدر نمبر ۶۰۲ بمقام سلانکے ضلع سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود نے مرحومہ کا جنازہ ۲۵۔ مئی ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔

۷۸۶

ڈیر مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر سلامت باشند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل مضمون درج اخبار فرما کر خاکسار کو مشکور فرماویں والسلام

آپ کا تابعدار خاکسار محمد حسین از میاں میر

"یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟"

آج بتاریخ ۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء اتفاق سے جناب جمیس مسیح صاحب واعظ اے۔ پی مشن کے مکان پر میرا جانا ہوا اور واپسی کے وقت مسٹر جمیس مسیح صاحب نے چند ایک ٹریکٹ مجھ کو از راہِ شفقت عنایت کئے جس کی سرخی یہ تھی۔ "کہ تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو؟" اور پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کی طرف سے چھپے ہوئے تھے۔ چونکہ یہ ٹریکٹس صرف دو دو ورق تھے۔ میں نے اس میں سے ایک کو پڑھا۔ اور خوب غور سے پڑھا اور پھر اس لحاظ سے کہ چونکہ یہ ٹریکٹس اپنے عنوان سے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ سوال ہر ایک پڑھنے والے سے ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ جس غرض کے لئے جناب مسٹر جمیس مسیح نے خاکسار کو عنایت کئے ہیں اس کو پورا کرکے اس سوال کے جواب سے سبکدوش ہوں اور یہ مناسب سمجھا کہ بجائے اس

ہے کہ اس سوال کو (جو راقم مضمون سرٹیفکیٹ کے نزدیک بڑا اہم اور مشکل سوال ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی تحریر میں بیان کرتا ہے) ہم اپنے طور پر حل کریں۔ یسوع مسیح کے الفاظ میں حل کر دیا جاوے تو نہایت اعلےٰ و انسب ہوگا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے اپنے اس مضمون کی یہ سرخی رکھی ہے۔ کہ "یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا" کیونکہ جب مسیح ایک بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو اس لائق نہیں پاتا۔ کہ وہ اپنے آپ کو ایسا ویسا خیال کرے تو اس کی نسبت بے جا باتیں بنا کر اور اس پر حاشیہ چڑھا کر کچھ کا کچھ بنانا گویا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہونا ہے۔

راقم مضمون ٹریکٹ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ بڑا اور اہم اور ضروری سوال ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ بائبل کے پڑھنے سے اور مسیح کی لائف اور سیرت پر نظر ڈالنے سے یہ سوال ایسا ہلکا ہو جاتا ہے کہ نہ تو یہ اس لائق رہتا ہے کہ اس کو اہم اور ضروری سوال کہا جاوے اور نہ بڑا مشکل کیونکہ موجودہ عیسائیوں کے عقائد کے بموجب یسوع مسیح رومی سلطنت میں ہیرودیس کے زمانہ میں بیت اللحم یہودیہ میں ایک عورت کے پیٹ سے نکلا۔ اور معمولی طور پر جو کچھ بچوں کو دانت نکلنے وغیرہ اور ہر طرح کے امراض چیچک وغیرہ کی صعوبتیں بھگتنی پڑتی ہیں بھگت کر اس حالت کو پہنچا جو جوانی کہلاتی ہے مگر نوجوانی کے عالم کا اس کا حال اس وقت تک کا جس کو تیس برس کی عمر کہتے ہیں معلوم نہیں کہ خبر نہیں کس کس طرح کی سختیوں اور نفسانی جذبات کے حملوں سے کٹا بہرکیف قریباً تیس برس کا جب ہوا۔ تو بموجب عقائد موجودہ عیسائیوں کے اس کے دل میں کچھ ایسی سمائی کہ اس نے خدا اور خدا کے بیٹے ہونے کا دعوے کر دیا یہ دعوے اس قسم کا تھا کہ ہر ایک اہل بصیرت تعجب کی نظر اس پر کر سکتا تھا کیونکہ وہ ان کے سامنے کل کے دن پیدا ہوا تھا اور یہی وجہ تھی کہ بعض اس کے رشتہ دار اس کو بے خود خیال کرتے تھے کیونکہ یہ کلمات اس قسم کے تھے کہ ان کو بے خودوں کی طرف منسوب کرنا ہی زیبا ہے اس پر چند ایک آوارہ مزاج انسان ایمان بھی لائے تھے جو کہ صرف بعض دنیاوی طمع کے باعث ایمان لانا تھا۔ جس کا آخر نتیجہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کیونکہ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک یہودی کے زیر سایہ رہ کر ایک یہودی عورت کے خون سے پرورش یافتہ نے خدائی کا دعوی کر دیا ہے۔ تو ان کو سخت تعجب ہوا۔ کیونکہ ان کے ہاں لکھا تھا کہ خداوند خدا پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے اور کہ انسانی روپ دھارنا اس کی شان الوہیت کے خلاف ہے۔ اور کہ خداوند خدا نے کبھی ایسا لایعنی فعل نہیں کیا کہ خود بخود روپ دھار کر ایک عورت کے پیٹ میں نو ماہ رہ کر حیض کھا کر چلاتا پیٹتا ہوا نکلا ہو اور بچپن کی تمام صعوبتوں کی برداشت کیا ہو وغیرہ۔ غرض چونکہ یہ دعوے ان کے عقائد کے بموجب اور نص صریح کتاب مقدس کے خلاف اور خدا کے قانون مستمرہ کے خلاف تھا۔ اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ ایسے مدعی کا امتحان لیں تاکہ معلوم ہو کہ خداوند خدا میں تو ایسی طاقتیں اور خوبیاں ہیں کہ اس پر کوئی خالق نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی بات اور کام کو کوئی رد نہیں کر سکتا یہ مدعی الوہیت کیا کرتا ہے۔ الغرض اسی قسم کے خیالات کے سبب وہ پکڑا گیا جن کے ساتھ ایک شاخ یہ بھی کھڑی ہوگئی تھی کہ یسوع بادشاہ وقت سے لوگوں کو برگشتہ کر کے خود بادشاہ بننے کا مدعی ہے۔ چنانچہ جب یہ مقدمہ پلاطوس کی عدالت سے فیصلہ ہو کر ...... یسوع کو صلیب دینے کے لئے یہودی لے گئے۔ اور اس کو صلیب پر لٹکا تو اس کے پکڑنے کے وقت تمام وہ لوگ بھاگ گئے۔ جو اس پر ایمان لائے تھے۔ اور ایک نے تیس روپیہ لے کر گرفتار کرایا اور ایک نے سامنے کھڑے ہو کر انکار کیا اور لعنت کی وغیرہ۔ یہودیوں نے یسوع سے صلیب دیتے وقت کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو صلیب پر سے اتر آ۔ مگر وہ صلیب سے نہ اتر سکا۔ اور آخر بڑی سختی کے ساتھ بقول عیسائی صاحبان ایلی ایلی لما سبقتانی کہتا کہتا یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ دنیا سے رخصت ہو کر ثابت کر دیا کہ خدا بننے کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر جب جان پر بن آئی۔ تو اس وقت خدا اور خدا کا بیٹا بننا بھول گیا اور اس وقت ازلی اور ابدی خدا یاد آ گیا اور اس طرح اس نے ثابت کر دیا کہ دراصل وہ عاجز مسکین خدا کا بندہ تھا۔ خدا یا خدا کا بیٹا وغیرہ نہ تھا۔ جیسا کہ آگے چل کر ہم اس کے قول و فعل سے ثابت کر کے دکھائیں گے

خیر! یہ تو عیسائیوں کی خوش فہمی ہے۔ جو انہوں نے از خود یسوع مسیح پر احسان کر کے اس کو بغیر اس کے دعاوی کے ایک طرف تو خدا اور خدا کا بچہ بنا کر اس کو عجیب و غریب انسان بنانے کی بزعم خود کوشش کی اور دوسری طرف اس کو ملعون اور لعنتی بنا کر ابدی سزا کا وارث اور اس کو خدا کا دشمن اور خدا کو اس کا دشمن و بیری ٹھہرایا۔ جیسا کہ لفظ لعنت کے مفہوم سے ظاہر ہے

مگر اناجیل کے ملاحظہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نہ تو اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اور نہ اپنے آپ کو عجیب و غریب انسان۔ جیسا کہ ہمارا خوش فہم ٹریکٹ کے راقم صاحب نے ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کر کے یسوع کو مرتبہ انسانیت سے بڑھانے کی طرف توجہ کر کے مدعی سست و گواہ چست والے مقولہ پر عمل درآمد کیا ہے کیونکہ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہونا اور عجیب و غریب انسان بننا تو الگ رہا۔ یسوع تو اپنے آپ کو نیک انسان ہونے کے لائق بھی نہیں سمجھتا تھا جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب اس کے پاس ایک نے آ کر کہا کہ اے نیک استاد میں کون سا نیک کام کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے (یسوع نے) اسے کہا۔ تو

"کیوں مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا"

اب اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا یعنے یہی کہ خدا اور خدا کا بیٹا ہونا تو الگ چیز اور بات ہے۔ وہ ایسا شخص بھی نہیں کہ اپنے آپ کو اپنے قول کے مطابق خیال کر سکے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہر شخص اپنے دل اور اندرون کا حال خوب جانتا ہے اور ممکن ہے۔ کہ یہ خیال اس کا اس کے نزدیک صحیح اور درست ہوگا جب یہ حال ہے تو ہم کیسے یہ بات کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ یسوع دراصل خدا اور خدا کا بیٹا اور عجیب و غریب انسان تھا اگر ہم ایسا خیال کریں۔ تو کیا مدعی سست اور گواہ چست والی مثال نہیں ہوتی؟

پھر آگے ملاحظہ فرمایئے کہ یسوع اپنے آپ بے گناہ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ جیسا کہ عیسائی نادانی سے خواہ مخواہ اس کو بے گناہ بنانے کے لئے خدا تعالےٰ کے تمام انبیاء کو گنہگار ثابت کرنے کی بے جا محنت کر کے وقت کو ضائع اور کلیسیا کا روپیہ تباہ کرتے ہیں کیونکہ یسوع نے جب تک یوحنا کے ہاتھ پر توبہ کا بپتسمہ لے کر گناہوں کا اقرار نہیں کر لیا وہ اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ وہ راستباز اور راستی کا شعار ہو سکے چنانچہ جب وہ یوحنا کے پاس گناہوں کا اقرار کرنے اور بپتسمہ لینے کے لئے گیا تو اس نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ دراصل یسوع ایسی حیثیت نہیں رکھتا کہ بغیر یوحنا کے آگے گناہوں کا اقرار کرنے کے وہ راستباز ہو سکے جیسا کہ انجیل متی باب ۳ آیت ۱۳ - ۱۷ سے ثابت ہوتا ہے اور اس کی ایک بڑی دلیل باور کرنے کی یہ ہے کہ کیوں اپنے آپ کو نیک اور راستباز نہیں خیال کرتا تھا۔ اس وجہ سے کہ اس کو شراب پینے کی عادت تھی اور بالمقابل اس کے یوحنا جس کے آگے یسوع نے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ پایا وہ نہ روٹی کھاتا تھا اور نہ مے پیتا تھا جیسا کہ لوقا باب ۷ آیت ۳۳، ۳۴ سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ یسوع کو بعض ایسی عورتوں سے خلا ملا رکھنے کی عادت ...... تھی جن کے چال چلن پر لوگوں کو جائز نکتہ چینی کرنے کا حق حاصل تھا جیسا کہ متی باب ۱۱ آیت ۱۹ سے ثابت ہے۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جماعت احمدیہ ناروول اور ایک مولوی دہلوی

مورخہ ۲۔ مئی ۱۹۰۶ء کے دن ایک مولوی مسمّی عبدالحمید جو اپنے تئیں دہلوی ظاہر کرتے تھے ناروول میں آئے اور ہمارے مخالفین میں ایک شور برپا کر دیا۔ کہ میں محض مرزائیوں ہی سے بحث کرنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ کی بہت سی لاف وگزاف پر یقین کر کے ہمارے مخالفین نے ہماری جانب ایک رقعہ لکھا کہ آؤ جس طرح سے تشفی کرنی چاہو کر لو۔ اور ہم نے رقعہ کا جواب یوں تحریر کیا کہ بحث کے لئے ہم بالکل طیار ہیں۔ مگر بحث اول مسیح کی حیات ووفات پر ہونی چاہیئے۔ اور ہر دو فریق کو دو دو گھنٹے تقریر کرنے کا مجاز ہونا چاہیئے۔ اور سامعین چپ چاپ ہو کر بغیر کسی شور و شر کے سنیں گے۔ اس پر مولوی صاحب نے ہمارے رقعہ کا جواب یوں تحریر فرمایا کہ ہم اوّل حضرت مسیح کی حیات ووفات میں بحث ہرگز نہیں کریں گے۔ بلکہ مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر گفتگو شروع کی جاوے گی۔ اور بعد ازاں حضرت مسیح کی حیات ووفات پر بحث ہوگی۔ اس پر مولوی صاحب کو ہر چند سمجھایا گیا۔ کہ جب تک پہلے آپ کا مسیح کی حیات جسمانی افلاکی کی بابت انتظار نہ چھوٹے۔ اور اس سے قطع تعلقی نہ ہو۔ تب تک مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر بحث کرنا ہی عبث ہے اور تضیع اوقات کا موجب ہے لیکن مولوی صاحب اپنی ہی ضد پر مضبوط ہوتے چلے گئے حتےٰ کہ شہر کے لوگوں نے بھی آپکو سمجھایا۔ کہ سب سے مقدم مسیح کی حیات ووفات پر ہی بحث ہونی چاہیئے۔ اور بعد ازاں مرزا صاحب کے دعوے پر۔ مگر مولوی صاحب مسیح کی حیات جسمانی کو ثابت کرنے سے ایسے ہراساں ہوتے تھے۔ جیسا کوئی موت کے سامنے سے فرار کرتا ہے۔

القصہ مورخہ ۳ ماہ مئی ۱۹۰۶ء کے روز ہم نے ایک اشتہار لکھکر جابجا بازاروں میں چسپاں کر دیا۔ کہ جو کوئی ہمارے مخالفوں میں سے مولوی وغیرہ حضرت مسیح کی حیات جسمانی آسمانی کو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت کرے ہم اس کو بطور انعام کے مبلغ ۵۰ روپیہ نقد عطاء کریں گے۔ اور نیز کسی دیگر مسیح موعودؑ کا انتظار نہ کریں گے

اور پھر ہم نے مورخہ ۷۔ مئی ۱۹۰۶ء کو مولوی صاحب مذکور کو دعوت کا ایک اشتہار دیا۔ جس میں لکھا تھا کہ آج شام کے بعد ہم مسیح کی وفات پر لکچر دیں گے اور آیات بیّنات اور احادیث صحیحہ سے استدلال کریں گے۔ اور بعد ازاں حضرت مرزا صاحب کے دعوے پر نصوص قطعیہ کو پیش کریں گے اور حسب دعوےٰ ہمارا لکچر ہوا۔ لیکن مولوی صاحب دہلوی تشریف آور نہ ہوئے۔ اور کسی دیگر شخص کے ذریعہ سے وعظ کے نوٹ منگائے مگر نوٹوں کا جواب دینے کے لئے آپ نے کوئی وعظ نہ کیا۔ اور انجام یوں ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے قوم کو ندامت دیکر ۹۔ مئی ۱۹۰۶ء کے روز دہلی کی راہ کو اختیار کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

الراقم ممبران
جماعت احمدیہ ناروول۔ ضلع سیالکوٹ
۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء

رسید زر

اصلاح

گذشتہ نمبر میں مندرجہ ذیل رقوم کا غلط اندراج ہو گیا تھا صحیح اصل اندراج اس طرح سے ہے۔

- ۱۱۰۱۔ بابو کریم بخش صاحب
- ۱۰۵۰۔ محمد بخش صاحب

- ۷۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ ۱۱۳۱۔ شیر محمد صاحب
- ۷۔ ۳۶۴۔ محمد فضل صاحب
- ۷۔ فضل الدین صاحب
- ۷۔ ۹۳۰۔ امام الدین صاحب
- ۷۔ ۸۲۲۔ محمد عبدالرحمان صاحب
- ۷۔ ۳۴۹۔ عبدالرحیم صاحب
- ۷۔ ۱۱۲۸۔ رمضان علی صاحب
- ۷۔ ۹۲۳۔ نورالدین صاحب
- ۸۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ ۱۱۲۶۔ احمد علی صاحب
- ۸۔ ۸۳۵۔ محمد الدین صاحب
- ۹۔ نبی بخش صاحب
- ۹۔ سید جلال صاحب
- ۹۔ ۱۰۵۹۔ ایوب خان صاحب
- ۹۔ ۸۸۶۔ ڈاکٹر علم الدین صاحب
- ۹۔ ۹۸۱۔ محمد دین صاحب
- ۹۔ دوست محمد صاحب
- ۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ ۵۰۲۔ حکیم سرفراز حسین صاحب
- ۱۰۔ ۱۱۰۰۔ محمد قاری صاحب
- ۱۰۔ منشی کریم الدین صاحب
- ۱۰۔ ۸۲۴۔ محمد علی صاحب
- ۱۰۔ ۱۵۵۔ عبداللہ صاحب
- ۱۱۔ نورالدین صاحب
- ۱۲۔ محمد اکرم صاحب
- ۱۲۔ قربان حسین صاحب
- ۱۲۔ نصیر احمد صاحب
- ۱۲۔ ۲۱۲۔ محمد علی خان صاحب
- ۱۲۔ ۱۱۹۔ محمد عبداللہ صاحب
- ۱۲۔ محمد افضل صاحب
- ۱۴۔ ۶۸۷۔ کلن خاں صاحب
- ۱۴۔ ۱۱۰۱۔ غلام محی الدین صاحب
- ۱۴۔ ۱۱۳۳۔ ارشاد علی صاحب
- ۱۷۔ عبدالرحیم صاحب
- ۱۸۔ ۸۸۷۔ عبداللہ جان صاحب
- ۱۸۔ خیرالدین صاحب
- ۱۸۔ ۱۱۳۶۔ مولا بخش صاحب
- ۱۸۔ ۸۵۹۔ محمد اکرم صاحب
- ۱۰۔ ۱۱۳۱۔ عبدالقادر صاحب
- ۱۸۔ ۹۵۸۔ عبدالواحد صاحب
- ۱۸۔ ۸۵۶۔ نواب خاں صاحب
- ۱۸۔ ۶۲۷۔ اسداللہ شاہ صاحب
- ۱۹۔ ۱۱۳۷۔ عبدالکریم صاحب
- ۱۹۔ ۷۹۵۔ محمد ابراہیم صاحب
- ۱۹۔ ۸۶۶۔ محمد حسین صاحب
- ۱۹۔ ۸۵۲۔ دین محمد
- ۲۰۔ ۱۳۲۔ غلام رسول صاحب
- ۲۱۔ ۹۰۹۔ رحمت علی صاحب
- ۲۱۔ ۲۴۹۔ حبیب الرحمٰن صاحب
- ۲۱۔ ۱۱۴۰۔ مدد علی صاحب
- ۲۱۔ ۷۵۷۔ شیخ حسین صاحب
- ۲۳۔ ۸۰۱۔ غلام رسول صاحب
- ۲۳۔ ۹۳۹۔ سلطان خان صاحب
- ۲۳۔ ۱۱۴۵۔ عبدالکریم صاحب
- ۲۳۔ ۷۹۶۔ عباس علی خان صاحب
- ۲۴۔ ۱۹۲۔ محمد صدیق صاحب

(بقیہ مضمون صفحہ ۵)

نیز اس کو اپنی ماں سے بھی تلخ کلامی سے بولنے کی عادت تھی حال آں کہ وہ خود دوسروں کو نصیحت کرتا تھا کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرو۔ جیسا کہ متی باب ۱۹ آیت ۱۹ سے آشکارا ہے مگر خود اس پر عملدرآمد کرنے سے عاری تھا۔ جیسا کہ اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب اس کو خبر دی گئی کہ تیری ماں اور بھائی آئے ہیں۔ تو اس وقت وہ صاف منکر ہو گیا اور کہا کہ "کون ہے میری ماں اور کون ہے میرا بھائی" متی باب ۱۲ آیت ۴۸۔ ایسا ہی اس نے اپنی ماں کو ان الفاظ میں مخاطب ہو کر کہا کہ "اے عورت تجھے مجھ سے کیا کام" یوحنا باب ۲ آیت ۴ وغیرہ

غرض اس قسم کی بہت سی مثالیں اناجیل سے ملتی ہیں کہ جن کے سبب یسوع نے اپنے آپ کو نیک کہلانے سے انکار کیا اور کہ وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا۔ اور یہ بھی یہ بات بڑی بے جا کہ جو شخص شیطان کے پیچھے پیچھے چلا جاوے اور شیطان سے آزمایا جاوے وہ کیوں کر نیک ہونے اور کہلانے کی جرأت کر سکتا ہے؟

ماسوا اس کے عیسائی صاحبان تو یسوع پر احسان کر کے اس کو اس قابل خیال فرماتے ہیں کہ وہ پرستش کے لائق ہے جیسا کہ صاحب راقم ٹریکٹ نے لکھا ہے کہ "مسیحی لوگ نہ صرف اس کو (یسوع کو) بے حد تعظیم و تکریم کے سزاوار سمجھتے ہیں بلکہ علیٰ روحانی پرستش کے لائق بھی جانتے ہیں۔" ٹریکٹ صفحہ ۲ و ۳۔ مگر اناجیل کے دیکھنے سے یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ آیا فی الواقعہ یسوع اس قسم کا تھا کہ اس کی روحانی یا جسمانی پرستش کر کے اس کو خواہ مخواہ ایک بت بنا کر بت پرستوں کی ریس کی جاوے۔ انجیل متی میں یسوع کے شیطان سے آزمائے جانے کے بیان میں یہ تحریر ہوا ہے کہ جب شیطان نے دنیا کی ساری بادشاہتیں دکھلا کر کہا کہ اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے۔ تو یہ سب کچھ تجھے دوں گا۔ تو یسوع نے اس کو یہ جواب دیا کہ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اس اکیلے کی بندگی کر۔ متی باب ۴ آیت ۸ تا ۱۰۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یسوع کا ہرگز ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا کہ ازلی ابدی خدا کے سوائے اور کوئی بھی ایسا موجود ہے یا ہو سکتا ہے کہ جس کو سجدہ کیا جاوے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یسوع ان احکامات کو جو توراۃ میں ہیں یعنے یہ کہ خداوند تمہارے باپ دادوں کے خدا نے تم سے کہا کہ سن لے۔ اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ" استثنا باب ۶ آیت ۴ و ۵۔ اور کہ میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہ ہووے تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین کے نیچے پانی میں ہے مت بنا۔ اور تو انہیں سجدہ نہ کرنا۔ اور نہ اس کی بندگی" استثنا باب ۵ آیت ۷ تا ۹۔ ہرگز ہرگز منسوخ نہیں ہیں جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے کہ "یہ مت خیال کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ کرنے کو آیا ہوں۔ منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پورا کرنے کو آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک نقطہ یا شوشہ توریت کا نہ مٹیگا جب تک سب پورا نہ ہووے پس جو کوئی ان حکموں میں سے چھوٹے کو ٹال دے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلائے۔ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائے گا" متی باب ۵ آیت ۱۷ تا ۲۰۔

پس اس مذکورۃ الصدر عبارت سے ظاہر ہے کہ اگر یسوع نے تعلیم دی اور بیان کیا کہ وہ خدا اور خدا کا بچہ ہے تو یسوع بموجب اپنے اس قول کے اس قابل نہیں رہا کہ وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیں گے۔ چہ جائیکہ عجیب وغریب انسان ہو کیوں کہ یہ تعلیم کتاب مقدس کے برخلاف ہے۔ اور اگر یسوع نے اپنے آپ کو خداوند اور خداوند کا بچہ تو الگ بات ہے۔ نیک کہلانے کے لائق بھی نہ سمجھا اور نہ یوحنا کے آگے گناہوں کا اقرار کرنے کے بدوں راست باز بننا خیال کیا۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ جم غفیر عیسائیاں یسوع مسیح کی بھیڑیں نہیں ہیں بلکہ یسوع مسیح سے برگشتہ اور اس کی تعلیم سے مرتد ہو چکے ہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح کا عقیدہ تھا کہ اکیلے خدا کی بندگی کی جاوے اور اس اکیلے کو سجدہ کیا جاوے اور کہ تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت نہ بنا اور نہ ان کو خدا کے برابر خیال کر کے سجدہ کر جیسا کہ توریت سے ثابت ہے اور یسوع مسیح توریت کے حکموں پر چلنے کی ہدایت بھی کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ اس نے ایک سائل کو جواب میں مندرجہ ذیل نصائح توریت سے اقتباس کر کے بتلائیں تھیں۔ کہ "تو خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے ماں باپ کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا کہ آپ کو" متی باب ۱۹ آیت ۱۸ تا ۲۰۔

پس ثابت ہوا کہ موجودہ عیسائیوں کا یسوع کو خدا اور خدا کا بچہ بنانا اور اس کو عجیب وغریب خیال کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندوؤں اور دوسرے بت پرستوں کا اپنے من گھڑت دیوتاؤں اور ٹھاکروں کو ان کے ایمان کے خلاف لائق پرستش جان اور مان کر پوجا پاٹ کرنا۔ ورنہ دراصل وے اس لائق نہیں ہیں اور نہ آپ کو وے اپنی زندگی میں قولاً و فعلاً [illegible] ثابت کرتے تھے کہ ان کی پوجا کی جاوے۔

غرضیکہ جب یسوع خود [illegible] کا قائل نہیں کہ وہ خدا یا خدا کا بچہ اور عجیب وغریب انسان ہے تو یہ سوال کہ تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو۔ کیا حقیقت رکھتا ہے؟ کچھ بھی!

کیا ہم یسوع مسیح کے ایمان کے خلاف اس کو کچھ کا کچھ سمجھیں؟

میرے خیال میں سوال اس طرح ہونا چاہیئے تھا کہ یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟ اور کیا خیال کرتا تھا؟ سو یہ بات تو ہم نے یسوع کے قول و فعل سے ثابت کر دی ہے کہ یسوع مسیح قول سے اپنے آپ کو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے اور اپنے فعل سے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ پاتا ہے۔ ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر کہ جو نہ خود ہی راست باز اور بے عیب ہے بلکہ اس کے والدین بھی راست باز اور خدا کے حکموں پر بے عیب چلنے والے تھے۔ جیسا کہ اناجیل سے ثابت ہے۔ اس لئے جو کچھ یسوع مسیح تھا اور جو کچھ یسوع مسیح اپنے آپ کو خیال کرتا اور یقین کر کے ایمان رکھتا تھا عیسائی کہلانے والوں کو چاہیئے کہ ویسا ہی اس کو خیال کریں تاکہ مدعی سست و گواہ چست والا معاملہ نہ ہو۔

عیسائیوں کا خیر خواہ

محمد حسین احمدی از میاں میر

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی . . . . چار روپیہ (للعہ)

مقام اشاعت . . . . دفتر البیان لکھنؤ

زبان . . . . عربی مع ترجمہ اردو

(نوٹ) یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور بے قیمت تھی۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں ایک میں فصیح عربی ہے اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں۔ اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں۔

(درخواستیں باجازت دیلو آنی چاہئیں)

چندہ لنگر

سب چندوں سے بڑھ کر تمام احباب کو اس چندہ کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے کیونکہ اس کا خرچ سب سے زیادہ ضروری اور سب سے زیادہ مقدار میں ہے۔ روپیہ براہ راست حضرت کی خدمت میں آنا چاہیئے ریا منی آرڈر پر حضرت خود دستخط کرتے ہیں لیکن لنگر کے چندہ کے ساتھ اور کوئی رقم شامل نہ کی جاوے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا خط

بنام

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ یہ ایک ایسی عبارت ہے، جو صریحاً ایک جگہ قرآن کریم میں موجود نہیں اور سلاماً اچھے لوگوں کے خطاب میں نہیں آیا۔ اس لئے عرض ہے۔

جناب من! آپکا خط دس صفحہ کا مجھے پہنچا۔ میں نے جواب دینے میں جلدی چاہی تھی مگر میں نے اپنے دل میں بہت سوچا تو جوش کو بھی ساتھ پایا۔ اس لئے متامل ہوا۔ اب بہت دن گذر گئے اور یقین ہوگیا کہ اس وقت کوئی جوش میرے قلب پر نہیں۔ تو خط لکھنے بیٹھا۔ اں اس وقت مجھے تھوڑا ساز کام ہے مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ایسے رائے العلیل علیل پر محمول نہ کرینگے۔ آپ کے سارے خط کا مضمون میں نے تین حصوں پر تقسیم کردیا ہے۔

پہلا حصہ وہ ہے۔ جس میں آپنے ایک عقیدہ بیان فرمایا ہے اور اس کی بنیاد عقل۔ فطرت۔ اور قرآن پر رکھی ہے دوسرا حصہ وہ ہے۔ جس میں آپنے مرزا پر اعتراض کئے تیسرا حصہ۔ مرزائیوں پر مطاعن کا ہے۔ میں نے آپ کی وہ خط وکتابت نہیں پڑھی جو آپنے مرزا جی سے کی ہے کل ایک آپکا آخری خط مسجد میں ملا۔ جسے میں نے سرسری نظر سے دیکھا ہوں کہ اس اصل پر بحث مقدم ہے۔ جس کے باعث آپنے مرزا اور مرزائیوں پر مطاعن شروع کئے ہیں اس لئے میں اسی پہلے حصہ کی طرف توجہ کرتا ہوں آپنے مجھ سے فرزندی کا دعوے کیا ہے اور حسن ظن کو کام میں لائے ہیں اگر یہ حسن ظن اب تک کچھ قائم ہے۔ تو یہ خط ایک مخلص انسان کا خط ہے۔ جس کو فضلاً اللہ تعالے نے ایمان اور شرک سے نفرت بخشی اور قدرت نے اس کو ایسے سامان دئے کہ جوں جوں وہ ترقی کرتا گیا ساتھ ہی اس کو جناب الٰہی سے محبت اور شرک سے پوری نفرت ہوئی۔ گو مجھے ڈر ہے کہ آپنے جس جوش سے اخباری دنیا میں پیسہ اخبار سے تعلق پیدا کیا ہے وہ اس میرے مضمون کی طرف متوجہ ہونے سے مدراہ نہ ہو کیوں کہ ایک قانون الٰہی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ۔ ہمیں قرآن میں نظر آتا ہے پھر ہمیں کی تصدیق تجربہ سے ان بیاہوں میں نظر آتی ہے مگر میں آپ آپکے ساتھ امتحان میں ہے وہاں مبتلا ہوا۔ اور اس کے گو اس کی محبت بشفقت نے اپنے نتائج سے بے محروم کردیا ہو اس طرح کے ہزارہا مصدقات نظر آتے ہیں۔ اب میں اصل بات عرض کرتا ہوں۔

آپنے جو قاعدہ نجات کا تجویز کیا ہے وہ آپکے ان لفظوں سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ تمام انبیاء ہادی خلائق ہیں نہ مدار نجات۔ پھر آپ کہتے ہیں۔ رب العالمین الرحمن الرحیم الی آخرہ۔ اس کے علوم پر کون محیط ہوسکتا ہے۔ پھر اس کی رحمت ومغفرت کے لا انتہا قوانین کسی ایک انسان کے ماتحت کیسے ہوسکتے ہیں اور اس سے بڑھ کر اور کون سا شرک ہوسکتا ہے۔ اگرچہ آپکے اس کلام میں مدار نجات کا لفظ گول مول ہے مگر لا انتہا قوانین رحمت ومغفرت کا فقرہ اس کو حل کردیتا ہے۔ ان آپکے فقرات سے نجات کا دائرہ بہت بڑا وسیع ہے اور تمام الٰہی کتابیں اور تمام رسولوں کی تعلیمات آپ کی اس تحریر سے رد ہوسکتی ہیں۔ کیوں کہ خدا کی رحمت۔ مغفرت کی لا انتہا قوانین ان محدود کتابوں اور محدود انسانوں کے ماتحت نہیں ہوسکتے پس ان کی کارندگی بھی آپکے نزدیک بہت بڑا شرک ہوا۔ پھر آپ نے مرزا اور مرزائیوں کو ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہ ثم اعرض عنہا انا من المجرمین منتقمون کی آیت سے مجرم اور مجرم کے ساتھ محل انتقام تجویز فرمایا اور اپنے اس اصول کو غیظ وغضب کے باعث بھول گئے کہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ اور اس کی رحمت ومغفرت کے لا انتہا قوانین مرزا اور مرزائیوں کو نجات نہیں دے سکتے۔ اس ڈاکٹر سے بڑھ کر عبد الحکیم خاں کا کیا شرک ہوسکتا ہے کہ اس کے کہنے کی خلاف ورزی سے مرزا اور مرزائیوں سے انتقام لیا جاوے اور تمام انبیاء کی خلاف ورزی سے انتقام نہ ہو اور وہ مدار نجات نہ ہوں

پھر آپنے اس وسیع دائرہ نجات کو تنگ کردیا اور یہ کہا ہے کہ توحید۔ ایمان بالیوم الآخر اور اعمال صالحہ مدار نجات آخرت ہیں۔ رب العالمین کے لا انتہا قوانین مغفرت کو ہم ایک طرف رکھیں تو کیسا تعجب آتا ہے پر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید مسلمانوں کو ملزم کرنے کے لئے آپنے یہ لکھدیا ہے۔ پھر آپنے آگے چلکر دائرہ نجات کو وسیع بھی کیا ہے اور تنگ بھی کردیا ہے جہاں یہ لکھا ہے کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔

حکیم اور خاں اور پھر ڈاکٹر صاحب۔ شرک معاف نہ ہو یہ کیا بات یہ ہے کیا اس کے لا انتہا قوانین نجات میں مشرک کی نجات کا کوئی قانون نہ ہو بلکہ ضرور ہونا چاہیے کیونکہ وہ رب العالمین الرحمن الرحیم ہے۔ ایک انسان نے اگر ایسا کہا ہے۔ تو آپکے نزدیک اس کا کہنا شرک ہی کیا ہے اور وہ مدار نجات کیسے۔ جیسا کہ تم نے کہا۔

پھر خدا کا منکر تو مشرک بھی نہیں اس کے لئے تو نجات کا دروازہ آپ کے نزدیک بند ہو ہی نہیں سکتا۔

پھر آپنے تیرہ کروڑ مسلمان پر رحم فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ تیرہ سو سال میں یہ تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہیں سب کو نجات حاصل کرنا چاہیے۔ حکیم ڈاکٹر صاحب وہ ازب اللہ کے بندے اس وقت موجود ہیں۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہ صلعم کے باعث تیار ہوئے ہیں تو وہ ارب اللہ کی مخلوق ورڈاروں کے طریق پر سے لاکھوں برس اور معلوم نہیں کہ کب سے وہ تیار ہوتے ہیں ان سب نے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ چیز ہی کیا ہے اور ایک آیت۔ وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون۔ ایسی عجیب آیت ہے کہ قرآن میں موجود ہے اور سردست بظاہر آپ کو مسلم ہی ہوگی۔ تیرہ کروڑ مسلمانوں میں سے اس آیت کے بموجب اکثر مشرک ہوں گے اور مشرک نجات نہیں پاسکتا۔ پھر یہ تیرہ سو سال میں تیار ہوئے اور ان میں سے اکثر مشرک نکلے اور مشرک کو نجات نہیں۔ پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہم آپ کو ایک آیت سناتے ہیں۔

ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم بالباساء والضراء لعلہم یتضرعون فلولا اذ جاءہم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبہم وزین لہم الشیطان ما کانوا یعملون فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون۔

اس آیت پر غور کرو۔ رسولوں کے ارسال کے وقت جہاں پکڑا جاتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ امریکہ اور یورپ اور جزائر کے زلازل اور طاعون اور آتش زدگیاں اور لڑائیاں مرزا کی طرف منسوب کرنے شرک ہیں۔ حکیم [illegible] خاں مرسل تو اس وقت مامور ہوتے ہیں جب دنیا علے العموم غفلت کے نیچے دب جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے اعراض کرکے بکلی دنیا کی طرف لوگ جھک جاتے ہیں۔ خدا کا رحم بعد فضل ان مجرموں میں سے بعض کو بچانے کے لئے مرسل مقرر فرماتا ہے کیا نوح اور موسے کے آنے بغیر فرعون اور قوم نوح ہلاک ہوگئی تھی۔ کیا مکہ والوں کو یہ کہنا کہ ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ۔ کوئی مجنون کی بات تھی نہیں سورہ نوح کا ابتدا پڑھو جہاں لکھا ہے۔ فاتقوا اللہ واطیعون۔ اگر وہ کوئی مدار نجات نہ تھا تو اس کی اطاعت چیز ہی کیا تھی۔ پھر آپ نے ایمان بالآخرۃ کو نجات کا مدار تجویز فرمایا ہے اور یہ نہ خیال کیا کہ آپ کا دائرہ نجات تنگ ہوجاتا ہے سنیئے۔ قرآن شریف نے ایمان بالآخرۃ کے لوازمات بیان کئے ہیں وہ ان لوازمات سے مدار نجات کو اور بھی بہت

تنگ کر دیا ہے بعد وہ آیت یہ ہے ۔ والذین یومنون بالاخرۃ یومنون بہ وھم علی صلوتھم یحافظون یہاں ایمان بالآخرت کو ملزوم بتایا ہے اور ایمان بالقرآن اور محافظت علی الصلوۃ کو لازم قرار دیا ہے اور یہ تو آپ کی فطرت کہتی ہوگی کہ لازم و ملزوم جُدا نہیں ہوتے ہونگے

آپ نے قتل عمد کی سزا کہیں قرآن میں دیکھی ہوگی اگر یاد نہ ہو تو میں اسی خط میں یاد دلا دیتا ہوں ۔ ومن یقتل مومناً متعمداً فجزاءہ جھنم خالداً فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذاباً عظیماً

پھر ایک اور آیت ہے ۔ جو چھٹے سیپارہ کے ابتدا میں ہے۔

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا ۔ اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکفرین عذاباً مھینا ۔ ان کو آپ ملاحظہ فرماویں۔

آپ تو ابھی میرے رُوحانی فرزند ہیں اور مسیح کو مسیح و مہدی بھی مانتے ہیں ۔ اگر ابیٰ واستکبر کا کوئی مادہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ میں نہ ہو ۔ تو جو قاعدہ نجات کا آپنے لکھا ہے ۔ اس کی غلطی اتنے میرے بیان سے بھی ظاہر ہو سکتی ہے ۔ اور اگر ہٹ کے اسباب بہت ہیں ۔ اور اب آپ مخالفت کا اظہار کر چکے ہیں ۔ اور لاترکنوا الی الذین الخ کی بھی پروا نہ کی ۔ تو زیادہ مباحثات سے بھی کام نہیں نکلتا ۔

نجات فضل سے ہے اور یہی مدار نجات ہے اور اس فضل کا جاذب تقویٰ ہے اور اس تقوے کا بیان لیس البر میں ہے ۔ آپ اس پر غور کریں ۔ کیونکہ تقوے سے نجات کا ہونا تو آیہ کریمہ ینجی اللہ الذین اتقوا اور ثم ینجی الذین اتقوا سے ظاہر ہے اور اس یقین کے بعد کہ نجات تقویٰ سے ہے یہ سمجھ لیں کہ تقویٰ ان امور کی پابندی کا نام ۔ تو آپ کا وہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین و فی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون

اس آیت کریمہ کے بعد میاں تفسیر کے چند اصل بیان ہوئے ہیں ۔ جن میں شاید مرزا کا بھی کہیں ذکر آیا ہو اور دوسری آیت ثم ینجی الذین اتقوا ظاہر کرتی ہے کہ مدار نجات تقویٰ ہے ۔ لاانتہا قوانین نجات کے لئے نہیں ۔ پھر مرکز نجات کا مسئلہ تو ہمیں صرف انبیاء کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتا تھا اور اس کا دوسرا کوئی راستہ نہیں ۔ اور دنیا میں نجات بخلاف آپکے منشاء کے بہت ہی کم لوگوں میں نظر آتی ہے آپ اپنا ہی حال دیکھیں ۔ بڑی محنتوں کے بعد تو آپ ڈاکٹر اور مصنف کتب اور صاحب اولاد ہوئے ۔ مگر لی لی ۔ بچوں اور ریاست والوں سے نجات ملی یا نہ ملی ۔ آپکا دل ہی جانتا ہوگا ۔

میں اس پہلے حصہ سے ایک حد تک جواب دینے سے سبکدوش ہوا ہوں اگر یہ حصہ آپکے لئے کچھ بھی مفید ہوا تو اس کی تفصیل کو بھی تیار ہوں ۔ اور باقی حصوں کے جواب دینے کو طیار ہوں گا ۔ اور اگر اس حصہ کے متعلق ہی مجھے بھی سنانا ہو ۔ کہ میں دودھ مانگتا ہوں اور مجھے زہر پلایا جاتا ہے ۔ میں قریب ہوتا ہوں اور مجھے دُور کیا جاتا ہے اور میں اپنا بنتا ہوں اور مجھے اجنبی کہا جاتا ہے تو میں مصلحت نہیں سمجھتا کہ باقی حصوں کا جواب دوں یا اس کو اور زیادہ کروں ۔

اگر امام صاحب کے حضور شوخی کرنے سے پہلے مجھ سے براہ راست آپ خط و کتابت کرتے تو مجھے بہت پیارے الفاظ بولنے کا موقعہ ملتا ۔ مگر محبوب پر سخت کلامی کو ایک محب فطرتاً پسند نہیں کر سکتا اور وہ معذور بھی ہے ۔ پھر خدا کے لاانتہا قوانین مغفرت بھی موجود ہیں ۔ اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ میرا کوئی لفظ بھی ایسا نہ ہوگا جو میرے لئے نجات سے محروم کرنے والا ہو ۔ قرآن کریم سے الگ ہو کر آپ بہت قوانین ایجاد کر سکتے ہیں ۔ مگر قرآن کے ماتحت ہو کر ایسا کرنا آپکے لئے محال ہے ۔ قرآن ایک مفصل کتاب ہے اگر ایک شخص کو ایک مقام پر کوئی آیت متشابہ معلوم ہو تو اس کے لئے اور بہت سے محکمات موجود ہیں جو اُمّ الکتاب کا کام دے سکتے ہیں مگر بایں ہمہ سخت مرض ہے ۔

گورنمنٹ کے واسطے فرمانبرداری کے اظہار کا دن ایمپائر ڈے

---

۲۴ ۔ مئی ۱۹۰۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں ایمپائر ڈے منایا گیا اور بڑے انتظام کے ساتھ ایک جلسہ مدرسہ کے صحن میں کیا گیا جس میں علاوہ طلباء کے مدرسین کے شہر کے اُمراء اور رُؤساء بھی شامل ہوئے ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو اس جلسہ کے لئے بذریعہ ایک درخواست کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے مدعو کیا تھا مگر صاحب بہادر نہ آسکے اس واسطے صدر مجلس جناب مرزا محمد افضل بیگ صاحب انسپکٹر محکمہ نہری و دکٹیٹی حلقہ قادیان کو بنایا گیا اس جلسہ کا افتتاح قرآن خوانی سے ہوا ۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے حکومت برطانیہ کے برکات پر وعظ فرمایا اور شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام صیغہ مڈل نے اپنی کتاب برکات سلطنت برطانیہ کا حصہ مذہبی آزادی پڑھ کر سنایا جو ۔ طلباء کیواسطے اور بالخصوص بچوں کو سنانے کے لئے بہت ہی موزون مضمون تھا ۔ ماسٹر صاحب یہ کتاب عنقریب شائع کرنے والے ہیں اور اُمید ہے کہ اس کے چھپنے پر صیغہ تعلیم اس کتاب کو ٹکسٹ بکس میں شامل کرے گی ۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے اور مولوی عبید اللہ صاحب بسمل مدرس فارسی نے برکات سلطنت برطانیہ پر نظمیں پڑہی اور طلباء نے ممانعت جہاد پر نظمیں پڑہیں اور اخیر میں صاحب پریزیڈنٹ نے سلطنت برطانیہ کے برکات پر ایک دلچسپ تقریر کی ۔ جس کے بعد جلسہ ختم ہوا ۔ اسی جلسہ میں مرزا محمد افضل بیگ صاحب موصوف نے تیس روپیہ کے تین انعام ان طلباء کے واسطے اپنی طرف سے مقرر فرمائے ۔ جو برکات دولت برطانیہ پر سب سے عمدہ مضمون تحریر کریں اور جو طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اول نکلے ۔ اس کے واسطے کالج میں پڑھنے کے لئے دو سال کے لئے صہ ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا ۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کو اس اسلامی خدمت کے عوض میں جزائے خیر دے ۔

اس وقت اس بات کا ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا ایمپائر ڈے کے اصل مقصد کو دلی جوش کے ساتھ پورا کرنیوالی جماعت دُنیا بھر میں جماعت احمدیہ سے بڑھ کر نہیں ہے اس کا ظاہری ثبوت ایک یہ ہے کہ ایک انسان کے دل پر جس قدر کا اور حکومت اس کے مذہبی عقائد کی ہوتی ہے اس قدر اور کوئی حکومت ہو ہی نہیں سکتی ۔ اور اس جماعت کے لیڈر نے اپنے لٹریچر میں جتنا زور سلطنت برطانیہ کے برکات پر دیا ہے وہ تمام متفرق مضامین تعداد میں اس قدر ہیں کہ اگر ہندوستان کے تمام اپنی اپنی تقریروں کی بجائے حضرت مرزا صاحب کی کتابوں اور اشتہاروں اور تحریروں میں سے سلطنت کی خیر خواہی کا ایک ایک مضمون لے لیتے ۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہی سب کے واسطے کافی ہوجاتے ۔

صبح کو جلسہ ہوا اور لڑکوں میں شیرینی تقسیم ہوئی اور جھنڈا لگایا گیا اور شام کو چراغاں کیا گیا اس جلسہ کی ظاہری آراستگی اور زیب و زینت کی طیاری میں ماسٹر عبد الرحیم اور ماسٹر ضیاء اللہ صاحب نے جن کو اس قسم کے معاملات میں خاص تجربہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

یسوع کے آخری کلمات ۔پادری ڈاکٹر اگس ٹس لوپگین نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ یسوع کے آخری کلمات لما سبقتانی کے جو معانی عام طور پر بیان کئے جاتے ہیں وہ درست نہیں ہیں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے بہت مدت تک اس کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یسوع جو زبان عام طور پر بولتا تھا۔ وہ ایک ملی جلی زبان تھی جو اس وقت یہودیوں کے درمیان بولی جاتی تھی یعنی نہ تو وہ قدیم عبرانی تھی اور نہ پورے طور پر کلدانی یا سریانی تھی بلکہ قریباً ایک نئی زبان پیدا ہو گئی تھی ۔جس کا نام تھا **مایا زبان**۔ اور یہی **مایا** زبان یسوع بولا کرتا تھا۔ متی اور مرقس نے اگرچہ یسوع کے آخری الفاظ کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ لیکن یوحنا نے جو خود موجود تھا ان الفاظ کو بیان نہیں کیا بلکہ یوحنا نے یہ بیان کیا کہ یسوع کے اس قسم کے الفاظ تھے۔ کہ **اب** خاتمہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں۔ کہ ان الفاظ کے معانی **مایا** زبان کے مطابق ہیں۔ **اب میں بے ہوش ہوتا ہوں سیاہی میرے چہرے کو ڈھانکتی ہے**۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کی نسبت یہ بیان کرنا کہ وہ مرتے وقت خدا سے ناامید ہو گیا تھا۔ بہت بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جب عیسائی عقائد کے مطابق وہ خود خدا تھا۔ تو پھر اس نے کس اور خدا کو طلب کیا اور کس خدا نے اس کو چھوڑ دیا تھا پھر آخری وقت میں ایسے ناامیدی کے الفاظ تو ایک معمولی متوکل نیک آدمی بھی نہیں بولتا۔ چہ جائیکہ یسوع نے اس قدر ناامیدی کے الفاظ استعمال کئے ہوں۔

ہماری رائے میں ڈاکٹر صاحب کی تحقیقات قابل قدر ہے اور عیسائی دنیا کے واسطے مناسب ہے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ یہ درست ہے۔ کہ اگر یسوع نبی تھا یا کم از کم ایک متوکل نیک انسان تھا۔ تو ایسی مایوسی کے الفاظ اور خدا تعالے پر ناامیدی کا کلمہ اس کے منہ سے نہیں نکلنا چاہیے تھا کیوں کہ خدا کے پاک کلام میں لکھا ہے کہ خدا سے ناامید ہونے والا شیطان ہوتا ہے۔ گو عیسائی لوگ اپنی موہوم نجات کے سبز باغ کی نفسانی خواہش کی خاطر اس بات پر بھی فخر کرتے ہیں کہ عیسائیوں کا خدا ونعوذ باللہ ملعون ہو گیا۔ ملعون ہونا اور شیطان بننا ایک ہی مفہوم رکھتا ہے) تاہم ایک فہیم اور باادب انسان کبھی اپنے بزرگوں کے حق میں ایسا لفظ بولنا پسند نہیں کرتے۔ جو معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں یعنی یہ کہ اب میں بے ہوش ہو گیا ہوں۔ یہ صحیح معلوم ہوتے ہیں کیوں کہ یسوع در اصل صلیب پر مرا نہ تھا بلکہ ایک بے ہوشی کی سی حالت میں وہاں سے اتارا گیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ ہوش پا کر وہاں سے چلا آیا تھا۔ اُس کے واسطے یہ مقدر تھا کہ وہ اپنے وطن میں عزت پا نہیں سکتا پس وہ غیر ملکوں کو چلا گیا اور اسرائیل کی پراگندہ بھیڑوں کو کشمیر کی وادی میں تلاش کیا۔ یسوع کے آخری کلمہ کا یہ آخری حصہ کہ **اب میری روسیاہی ہوئی**۔ بہت ہی ناگوار کلمہ ہے لیکن روحانی لوگ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ خدا تعالے کے ساتھ ناامیدی کے اظہار سے بڑھکر ناگوار یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس روسیاہی سے یسوع کی مراد یہ تھی کہ یہودی لوگ تو اب مجھے ضرور ایک کاذب یقین کریں گے اور میری تمام پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہو گئیں۔ اور وہ یقین کریں گے کہ بائبل کے حکم کے مطابق میں جھوٹا ہوں کیوں کہ کاٹھ پر میرا مر جانا مشہور ہو جائے گا۔ اس واسطے ملک میں میری بہت ہی سخت روسیاہی ہوگی۔

(ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۶ء)

پادریوں کی تعداد قید خانوں میں۔ مسٹر ڈکسی ایک تھیٹر کے تماشہ کن ہیں۔ انہوں نے عیسائیوں کے نوجوانوں کی انجمن کا ممبر بننا چاہا تھا۔ مگر انجمن نے انکار کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی کہ تماشہ والوں کے اخلاق برے ہوتے ہیں ہم ایسے لوگوں کو اپنی جماعت میں داخل نہیں کرنا چاہتے اس پر ڈکسی صاحب نے ایک اشتہار دیا ہے اور اس میں یہ دعوے کیا ہے۔ کہ

اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ بد اخلاقی کی وجہ سے قید کی سزا پانے والوں میں تماشہ کن لوگوں کی تعداد پادریوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ تو میں اس شخص کو تین ہزار ایک سو پچیس روپیہ نقد انعام دوں گا۔ ڈکسی صاحب کا یہ دعوے ہے کہ تھیٹر والے اس قدر سزایاب نہیں ہوتے جس کثرت سے کہ عیسائیوں کے پادری سزایاب ہوتے ہیں چنانچہ اپنے دعوے کی تصدیق میں انہوں نے صوبجات متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے قید خانوں کی ایک فہرست شائع کی ہے اور دکھلایا ہے۔ کہ ہر ایک صوبہ میں کس قدر تماشہ گر جیل میں ہیں اور کس قدر پادری ہیں۔ اس فہرست کے مطابق اس ملک میں ۴۲ پادری جیل خانوں میں قیدی ہیں اور تماشہ گر جیل میں سے صرف ۱۹ ہیں۔ اس کے بعد بہت سے پادریوں کے نام شائع کئے ہیں۔ جن کی طرف زنا، چوری خیانت وغیرہ کے جرائم نہایت خوفناک صورت میں منسوب کئے گئے ہیں اور وہ جرم ایسے شرمناک ہیں کہ میں پسند نہیں کرتا کہ اخبار کے کالموں کو ایسے گندے فقروں کے ترجمہ کے ساتھ پُر کروں۔ تعجب ہے کہ جب امریکہ پر عیسائی اخلاق کا یہ اثر پڑا ہے تو کس جرأت اور حوصلہ کے ساتھ یہ لوگ ہندوستان کو عیسائی بنانے کے واسطے آتے ہیں۔

ہندوستان میں عیسائی لوگ	ایک جدید مذہب

نہایت جوش اور خروش سے مذہبی اشاعت کو جامہ طوالت پہنانے میں کروڑ ہا روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ جائز اور ناجائز سرگرمی دکھلا رہے ہیں لیکن جس یورپ سے عیسائیت کا آغاز ہوا ہے۔ وہاں عیسائیت کی روز بروز نازک حالت ہوتی جاتی ہے۔ روئے زمین میں عیسائیوں کی سب سے بڑی سلطنت روس ہے۔ آج کل یہاں میرلوائیٹ نام کا ایک جدید مذہب پیدا ہوا ہے۔ اس مذہب کے اصول صرف دو ہیں اول گوشت خوری سے پرہیز۔ دوسرے دنیوی جاہ و جلال سے نفرت ہے۔ اہل روس نے اس جدید مذہب کا استقبال نہایت گرمجوشی سے کیا ہے۔ جس کی اس سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں ملسکتی کہ صرف دو ماہ میں پولینڈ کے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمیوں نے عیسائیت کو خیرباد کہکر جدید مذہب قبول کیا ہے۔ مزید لطف یہ ہے کہ میرلوائیٹ کے ممبران میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو بذات خود واعظ ہیں۔ اس مذہب کی سرپرستی میں پچاس ہزار سے زیادہ سپیکر عیسائیت کے خلاف علانیہ وعظ دے رہے ہیں۔ ان لوگوں نے روس کے کئی مقامات پر گرجے منہدم کر دئے ہیں انہیں واقعات پر ہم کہتے ہیں کہ عیسائیوں کو پہلے یورپ میں مذہبی عقائد کے چراغ روشن کرنا چاہئیں۔ بعد ازاں ہندوستان میں۔ (عام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

۷ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ - مئی ۱۹۰۶ء

ھَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الزَّلْزَلَہ۔ بَلْ یَاْتِیْھِمْ بَغْتَةً

اگر چاہوں۔ تو اُس دن خاتمہ۔
اس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا۔

دو چار ماہ

ترجمہ۔ مذکورہ بالا عربی الہامات کا یہ ہے۔ کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے۔ بلکہ وہ اُن کے پاس اچانک آئے گا۔

۲۷ - مئی ۱۹۰۶ء - اُرِیْكَ مَا اُبْھِجُكَ

وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْماً

ترجمہ - میں تجھے راحت دُوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا یہ مطلب تھا۔

جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا۔

۲۷ - مئی ۱۹۰۶ء

الہام ۔ "آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں"

ایک دوست کا ذکر تھا جس پر بہت سے دنیوی مشکلات گر رہی ہیں فرمایا۔ یہ الہام اُسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔

چودہری اللہ داد صاحب مرحوم

ہمارے معزز دوست اور رسائی جناب چودہری اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت میں لے اور جنت میں اچھی جگہ نصیب فرما دے آپ نے سترہ دن تک بخار میں مبتلا رہ کر ۲۷ - مئی ۱۹۰۶ء کی صبح کو چار بجے کے قریب جب کہ موذن نے اللہ اکبر کہا اپنی جان اپنے مالک حقیقی کو سونپ دی۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔ چودہری صاحب موصوف اکتوبر ۱۹۰۲ء اپنی مستقل سرکاری ملازمت اعظام دنیوی عروج کی خواہشوں کو لات مار کر دین کی خاطر قادیان میں ایک قلیل تنخواہ پر راضی ہو کر بیٹھ رہے اور تب سے ایک دن کے واسطے بھی اپنے وطن کو نہیں گئے تھے آپ کی عمر قریب ۴۲ سال کے تھی۔ میگزین کی خدمت جس خوبی اور محنت کے ساتھ وہ بجالاتے رہے وہ عیاں ہے اور اس کے علاوہ مدرسہ کی امانت کی خدمت اور پھر انگریزی کی خدمت بھی بجالاتے رہے اور کچھ مدت مدرسہ میں آنریری ٹیچری کا کام بھی کرتے رہے۔ مرحوم کے متعلق حضرت مسیح ع نے فرمایا کہ چودہری اللہ داد صاحب بڑے مخلص تھے ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ صاحب موصوف نے اپنی وصیت ہنوز تحریر نہ فرمائی تھی لیکن حسب الحکم حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اور حضرت مسیح ع کا وہ رویا آپ کے حق میں پورا ہوا۔ جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر کے ساتھ

دوسرا قبر میں آیا (دوسری قبر میاں الٰہی بخش صاحب کی تھی) یہ پیارا دوست بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا تھا جن کا کچھ ذکر کسی آئندہ کے اخبار میں کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا مہمان نواز تھا دوستوں کا سچا دوست تھا۔ اس کا دل احمد کی محبت سے پُر تھا۔ خدا تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور آپ ہی ان کا محافظ ہو۔ آمین

صاحب موصوف کی جو خدمت ایام علالت میں ان کے دوست ابوسعید عرب صاحب نے اور چودہری فتح محمد صاحب نے کی وہ برادرانہ محبت اور دلی تعلق کا ایک خاص نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

دُعا مدد - ہمارے دفتر کے محرر منشی شیخ محمد نصیب چند روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

تلاش گم گشتہ - چودہری نعمت علی خاں صاحب احمدی اصل متوطن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور عال ملازم چوب منڈی جنگوال ضلع جہلم کچھ عرصہ سے پاگل ہو کر کہیں چلے گئے ہیں۔ تلاش کیا گیا ہے پتہ نہیں ملا اگر کسی بھائی کو ان کا پتہ ہو۔ تو اطلاع دیں یا اپنے پاس ٹھہرا کر سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں چودہری غلام قادر خاں صاحب احمدی کو اطلاع دیں پھر سٹروعہ سے آدمی آکر لے جاوے گا۔

خدائے عزّ وجل کی پاک وحی ایک نئے مخالف شدہ کے بارے میں۔ پڑھنے والے سمجھ لیں۔

وحی اللہ

۳۰ - مئی ۱۹۰۶ء - ۱۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔

۲ - برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

۳ - ربِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَکَاذِبٍ

ترجمہ۔ اے میرے رب تو سچے اور جھوٹے میں فرق دکھلا دے۔

۴ - اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ

ترجمہ۔ تو ہر ایک اصلاح کرنے والے اور سچے کو دیکھتا ہے

قادیمت - پریس کی غلطی سے صفحہ ۱۱ ... پر لگ گیا چونکہ یہ آخری کاپی تھی اور وقت تنگ تھا اس واسطے تبدیلی نہ ہو سکی۔

چند ضروری سوالات اور اُن کے مفید جوابات

سوال۔ وہ کون سی دوائی ہے۔ جس کی کامیابی کو دیکھ کر بعض لوگوں نے قریباً اُسی قسم کے نام کی دوائیوں کے اشتہار دینے شروع کر دئے ہیں۔ ؟

جواب۔ مفرّح عنبری

سوال۔ وہ لوگ نقلی دوائی کے بیچنے میں کامیاب ہونے کا کیا ذریعہ اختیار کرتے ہیں ؟

جواب۔ چیز ناقص ڈالتے ہیں۔ پر ظاہر کرتے ہیں کہ کامل ہے اور پھر قیمت بھی کم مانگتے ہیں۔ تاکہ خریدار جلد پھنس جاوے۔

سوال۔ اس سے کس کو نقصان ہوگا ؟

جواب۔ پبلک کو۔ جو خریدیں گے۔

سوال۔ اور بیچنے والے کو؟

جواب۔ اس کو سب سے زیادہ نقصان ہے۔ کیونکہ دھوکہ تو چھپا نہیں رہتا اور ایمان پہلے ہی سے دُور۔

سوال۔ اور اصل مالک وموجد مفرح عنبری کو؟

جواب۔ کچھ نقصان نہیں۔ وہ چیز عمدہ ہے۔ اس میں ملک اور اہل وطن کا فائدہ ہے۔ لوگ سالہا سال کا تجربہ کر چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ انشاء اللہ اُسے ضائع نہ کرے گا۔

مفرح عنبری قیمت ڈبیہ پانچ روپیہ وزن ۵ تولہ خوراک ۲ ماشہ

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

نوٹ

اس مفرح کی خوبیوں میں شکریہ کے خطوط کثرت سے آچکے ہیں۔ جنمیں سے بعض اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۴۲ | قادیان
شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۲۳ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام — مطابق ۷ جون سنہ ۱۹۰۶ء

نمبر ۲۳ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } عہ ۵

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ ۴

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۳

عام قیمت بابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار منی روانہ کریں گے ان سے بحساب بالبعد لیجادیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ... ۶۔ افریقہ ... صہ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکراں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکراں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدمے دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار)۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ جون ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء کو فرمایا ۔ چند روز ہوئے میں نے دیکھا تھا ۔

رؤیا ۔ بہت سے زنبور ہیں اور میں ان کو کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں ۔

۴۔ جون ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا کہ میں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک چادر ایک اونچی جگہ پر رکھی ہوئی ہے ۔ اتنے میں ایک چڑا آیا اور اس چادر پر بیٹھ گیا تب میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ جس طرح بنی اسرائیل کے واسطے آسمان سے پرند اترتے تھے اسی طرح ہمارے واسطے ہے ۔

۵۔ جون ۱۹۰۶ء ۔ الہام

۱۔ مَا اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخْزٰی بِہٖ اللّٰہُ قَوْمًا لَا یُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ ۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے ایک قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے ۔

۲۔ یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ

ترجمہ ۔ خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے ۔ نبوت کی روح اس پر ڈالتا ہے ۔

۳۔ الہام ۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا ۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور درس قرآن روزانہ مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے ۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند خانگی ضروریات کے سبب وطن کو تشریف لے گئے ہیں ایسا ہی حکیم فضل دین صاحب چند روز کے واسطے بھیرہ تشریف لے گئے ہیں

۴۔ مولوی محمد سعید صاحب بمعہ دیگر حیدر آبادی ساتھیوں کے واپس وطن کو چلے گئے ۔ اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی بابو غلام محمد صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ بابو عبد القادر صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور سے اور دیگر بہت سے اصحاب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے

۵۔ شب درمیانی ۴ و ۵ جون ۱۹۰۶ء عشاء کے قریب ایک ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیا ۔ جس کی روشنی نہایت تیز تھی اور غیر معمولی سے رنگ اس میں سے نکلے

دعا مدد ۔ منشی محمد نصیب صاحب محرر دفتر بدر قریب دو ہفتہ سے بیمار ہیں ۔ لیکن اب پہلے کی نسبت بہت آرام ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفاء کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ منشی صاحب کی بیماری کے سبب بعض خطوط کی تعمیل میں دیری ہوئی ہے ۔ امید ہے کہ احباب معاف رکھیں گے ۔

خط و کتابت

خط و کتابت کے وقت تمام خریداران کے واسطے ضروری ہے کہ اپنا نمبر خریداری اپنے نام کے ساتھ ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں دقت پیدا ہوتی ہے اور دیر ہوتی ہے ۔ مینیجر بدر

ارسال زر

بدر اخبار کے متعلق یا کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کے متعلق جو قادیان سے نکلتے ہیں ارسال زر یا کوئی اور خط و کتابت ہرگز حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نہیں ہونی چاہئے ۔ جو لوگ اخباروں کے متعلق کوئی بات حضرت اقدسؑ کو لکھتے ہیں یا اخباروں کے متعلق آپ کے نام روپے روانہ کر دیتے ہیں ۔ ان کو ڈرنا چاہئے ۔ کہ حضور کے وقت میں بے جا مداخلت کر کے وہ موجب تکلیف ہوتے ہیں ۔ حضور ایسے معاملات میں کوئی دخل نہیں رکھتے ۔

مینیجر بدر

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ در حقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

قیمت عہ مرزا غلام احمد

ڈائری

القول الطیّب

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا تین چار روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بہت سے چھوٹے زنبور ہیں اور میں ان کو مارتا ہوں اس سے مراد یہی مخالف دشمن ہیں۔ جو احمق ہیں اور غوغا مچاتے ہیں یہ بھی حکمت الٰہی ہے۔ کہ ایک طرف تو خداتعالےٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جوش دیا کہ خلقت کو ہدایت دیں اور ان کو راہ راست پر لادیں اور دوسری طرف ابوجہل جیسوں کو جوش دیا۔ کہ مخالفت میں شور و غوغا مچائیں۔ مذکورہ بالا رؤیا کے مطابق مخالفوں کی تباہی بذریعہ دلائل اور بذریعہ نشانات الٰہی کے ہے۔ دشمن خود بخود ہلاک ہو رہے ہیں۔ کیوں کہ یہ زمانہ تلوار کا نہیں۔ خدا آپ سامان پیدا کرتا ہے۔

حیدرآباد کے مولوی محمد سعید صاحب نے اپنے ابتلاؤں کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ جب تک انسان ابتلا کی برداشت نہ کرے۔ خدا کے پاس اس کو درجہ نہیں مل سکتا۔

فرمایا۔ ہم غریب اور ضعیف ہیں نہ تلوار ہمارے ہاتھ میں ہے اور نہ ہم اس امر کے واسطے مامور ہیں۔ کہ تلوار چلائیں۔ اور نہ ہمارے پاس جنگ کے سامان ہیں لیکن ہماری تلوار آسمان پر ہے۔ دنیا میں جس عظیم الشان انقلاب کو ہم چاہتے ہیں کہ لوگ خدا کی طرف جھکیں اور اس کی ہستی پر ایمان لادیں وہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ کتابوں کے لکھنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ گو ایک ہرے بھرے باغ کی طرح دلائل کا مجموعہ ہم نے اکٹھا کیا ہے لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا خداتعالے اپنے فضل سے کچھ کرے گا۔ میرا قلب محسوس کرتا ہے کہ اس وقت دنیا ایسی سخت غفلت میں پڑی ہوئی ہے کہ بغیر الیم اور شدید عذاب کے ماننے والے نہیں۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ آنے والا مسیح مردوں کو زندہ کرتا پھرے گا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ زندوں کو مارے گا (جیسا کہ طاعون وغیرہ نشانات میں ہلاکت ہو رہی ہے)

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس پر اللہ تعالےٰ کے کسی نہ کسی اسم کا پرتوہ ہوتا ہے۔ مسیح موعود پر اللہ تعالےٰ کے غالب ہونے والے نام کا پرتوہ ہے۔ صوفیوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ آنے والا مسیح ہمیشہ فتح پائے گا اور کبھی مغلوب نہ ہوگا۔ دشمن ہزار اس کی مخالفت کریں۔ مگر وہ ایسا وجود ہے کہ اس کو ہمیشہ فتح ہی ہوگی۔ شکست تو اس نے کھائی ہی نہیں

ڈاکٹر عبدالحکیم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ہو سکتی ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو بات ہم کو سمجھائی ہے وہ بالکل اس کے برخلاف ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ بغیر متابعت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں ان کی کبھی خیر نہیں۔ اس کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ تفسیر لکھنے بیٹھتا کیوں کہ نہ تو ظاہری علوم سے اس کو کچھ حصہ تھا اور نہ باطنی طہارت اور پاکیزگی کو وہ حاصل کر چکا تھا۔ اسی واسطے میں نے کبھی اس کی تفسیر کو نہیں پڑھا۔ کیوں کہ اس میں تضیع اوقات ہے ایسے آدمی کی کتاب کو پڑھنا صرف اپنے وقت کو خراب کرنا ہے۔ جاہل آدمی پھر متکبر کبھی نیک انجام نہیں پاسکتا۔

فرمایا۔ چند سال ہوئے کہ مجھے الہام ہوا تھا۔

سرانجام جاہل جہنم بود۔ کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب ایک باغ لگاتا ہے اور کوئی اس کو کاٹنا چاہتا ہے تو خدا اس شخص پر کبھی راضی نہیں ہوسکتا مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور ان کی کھالیں اتری ہوئی ہیں تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی۔ اور میں رو پڑا۔ کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں۔ جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالےٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا اور ان کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہیگا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے۔ لیکن ان کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی۔ اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اتری ہوئی ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ ان کے تمام پردے فاش ہوجائیں گے اور ان کے عیوب ظاہر ہوجائیں گے

فرمایا۔ اگر ہم افترا کرتے ہیں تو خدا خود ہمارا دشمن ہے اور ہمارے لئے بچاؤ کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے ہے اور مصائب اسلامی کے واسطے اللہ تعالےٰ نے خود ایک سامان بنایا ہے۔ تو اس کا مقابلہ خداتعالےٰ کو کس طرح پسند آسکتا ہے بڑا بدقسمت ہے۔ جو اس کو توڑنا چاہتا ہے

فرمایا۔ یہ لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بے ادبی سے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار کے واسطے ہے اور نادان نہیں جانتے کہ جب تک خدا کے نبی اور اس کے رسول کا جلال نہ ہو۔ خدا کا جلال وہ کس طرح ظاہر کر سکتے ہیں۔

ابن مریم۔ کے لفظ کے متعلق حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک لطیفہ بیان کیا۔ کہ جب مخالف لوگ اپنی بول چال میں کسی پر ناراض ہوتے ہیں۔ تو اُسے کہتے ہیں سؤر کا بچہ اور اُلو کا پٹھا۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے واسطے یہ جائز رکھتے ہیں۔ کہ ایک انسان کو ایسا برا نام دیویں۔ اور [illegible] کے واسطے یہ جائز نہیں رکھتے کہ وہ کسی کو مریم کا بچہ کہدے۔ حالانکہ ایک نیک نام ہے

فرمایا۔ اگر ڈاکٹر عبدالحکیم کو تقوےٰ صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیوں کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں۔ اور نہ ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔

فرمایا۔ صلیب ہی خطاکار ہے کہ وہ اوّل یسوع پر غالب آئی اور اس کو مردہ سا کر دیا اور پھر اس کی امت پر غالب آئی۔ اور اُس کو اپنا پرستار بنایا اس واسطے صلیب ہی اس قابل ہے۔ کہ توڑی جاوے

فرمایا۔ الہام الٰہی کی عبارت عموماً مقفی ہوتی ہے اور اس میں ایک شوکت ہوتی ہے اور اس میں سے کلام الٰہی کی ایک خوشبو آتی ہے۔

چودھری اللہ داد صاحب مرحوم۔ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

کہ قبرستان کے متعلق جو الہام الٰہی تھا۔ کہ انزل فیہا رحمۃ اس کے مستحق چودہری صاحب موصوف بھی ہوئے

فرمایا۔ توحید آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ جو لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں (جیسا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں وغیرہ جو کہتے ہیں کہ آں حضرت پر ایمان لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہود و نصاریٰ خود بخود نجات پا جائیں گے) ان کو کبھی توحید مل ہی نہیں سکتی۔ سارا قرآن شریف اس سے بھرا ہوا ہے جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے اندر سے ایمان کی کیفیت کو سلب کر لیتا ہے

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ نبی ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ اس اُمت مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا ہمیشہ جاری ہے۔ اس معنے سے ہم نبی ہیں ورنہ ہم اپنے آپ کو اُمتی کیوں کہتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے وہ صرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں ایک اصطلاح کے جدید معنے اپنے پاس سے بنا لینا درست نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہی آیا ہے کہ آنے والا مسیح نبی بھی ہوگا۔ اور اُمتی بھی ہوگا۔ اُمتی تو وہ ہے جو آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے لیکن جو شخص پہلے ہی سے نبوت کا درجہ پاچکا ہے۔ وہ اُمتی کس طرح سے بن سکے گا۔ وہ تو پہلے ہی سے نبی ہے۔

سائل نے سوال کیا کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے انہو ... مسیح کا نام نبی رکھا ہے۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا اس سوال کا جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ وار نہیں ہوں۔

۲۷۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ چودہری اللہ داد صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ بڑے مخلص آدمی تھے۔ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔

فرمایا۔ جو الہام الٰہی نازل ہوا تھا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تھے دوسرے چودہری صاحب معلوم ہوتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ جو رؤیا دیکھا گیا تھا۔ کہ مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر کے پاس دو اور قبریں ہیں۔ وہ بھی پورا ہوا۔ ایک قبر الٰہی بخش صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کی بنی اور دوسری چودہری صاحب مرحوم کی بنی۔

مخالف ملہموں کیواسطے فیصلہ کی آسان راہ

وہ خود ہی مباہلہ کریں

الہام الٰہی۔ اُریحک ولا اُجیحک واخرج منک ... ما کا ذکر تھا۔ جس کے معنے ہیں۔ میں تجھے راحت دُوں گا اور تجھے بڑھاؤں گا اور تجھے تباہ نہ کروں گا۔ اور تجھ سے ایک قوم نکالوں گا

فرمایا۔ اس وحی الٰہی کو مدنظر رکھ کر ہمارے مخالف ملہمین آسانی کے ساتھ فیصلہ کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو جواب دیا ہے جو اس کوشش میں ہیں کہ ہم کو بے نشان کر دیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کا رد کر دیا ہے یہ خدا تعالےٰ کی محبت اور فضل و کرم کے خاص الفاظ ہیں جو کاذب کے حق میں نہیں بولے جاتے اب مخالف ملہموں کے واسطے راستہ آسان ہے۔ چاہیئے کہ وہ خدا کی طرف سے ایسا الہام شائع کریں کہ یہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔ ایک تازہ مثال ایسے ملہم کی تو چراغدین کے وجود میں تو تم ہو چکی ہے اور ... بھی جو چاہے۔ آزمائش کرے۔ ہم تو خدا تعالےٰ کی ہزار حلف کھا کر کہتے ہیں۔ کہ یہ جو ہم پر نازل ہوا یہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا کلام ہے یہ ایک خدا کا نشان ہے اور فیصلہ کی آسان راہ ہے۔ جس کا جی چاہے۔ اختیار کرے۔

مسیح موعودؑ کی نصائح عورتوں کو گھر میں

رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون ۱۹۰۶ء)

غیبت — غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اُٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں۔ لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔ عورتوں کی خاص سورت قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔ فرمایا کہ عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں ایک شیخی کرنا کہ ہم ایسے اور ایسے ہیں پھر یہ کہ قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا فلاں ہم سے نیچی ذات کی ہے۔ پھر یہ کہ اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہے تو اس سے نفرت کرتی ہیں اور اس کی طرف اشارہ شروع کر دیتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہیں۔ زیور اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض ہے نبی کریم ؐ نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھدے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھدے تو پھر اس کا خاوند اس کو کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھدے تو اس عورت کو چاہیئے کہ چون و چرا ذرا نہ کرے۔ بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ فرمایا کہ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ اُن پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیوں کہ مرد پر بھی ان کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا کہ بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔ فرمایا کہ دیکھو موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کے پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں جا کر سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گذارہ ہو۔ فرمایا کہ بڑے بڑے عہدے دار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں وہ کیا ہوتا ہے عورتوں کے لئے ہوتا ہے عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہیئے کپڑا چاہیئے مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے لیکن خدا نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو۔ تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو۔ کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

قرآن شریف کے ترجمہ کی بابت ذکر ہوا تو فرمایا دیکھو متوفی کے معنے ہمارے مخالف مولوی مرنے کے کرتے ہیں۔ لیکن جب مسیح کے بارہ میں یہ لفظ آجاوے۔ تو اس کا اور ہی مطلب بتاتے ہیں کہ آسمان پر مع جسم عنصری کے چڑھ گیا حضرت یوسف اور آں حضرت کے بارہ میں جب یہ لفظ آجاوے تب تو وفات کے معنے وہی موت کئے جاتے ہیں افسوس! چاہیئے تو تھا کہ اگر معنے ہی ہوتے تو آنحضرت صلعم کے لئے بدلے جاتے

فرمایا۔ قرآن شریف تو بتاتا ہے۔ کہ آسمان پر جانا تمہارا ناممکن ہے جیسا کہ آں حضرت ؐ کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کہدے کہ میں ایک بشر رسول ہوں میں آسمان پر کیوں کر چلا جاؤں اور پھر قرآن شریف میں ہے۔ **مستقر و متاع الی حین**۔ پھر فرمایا کہ مخالف مولوی ہماری مخالفت میں معراج کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت عائشہ کا مذہب تھا کہ جو کوئی کہتا ہے کہ آں حضرت صلعم مع جسم عنصری آسمان پر گئے وہ آں حضرت ؐ پر تہمت لگاتا ہے۔ اسی طرح اور آئمہ اور اصحاب کرام کا بھی یہی مذہب رہا ہے کہ آں حضرت ؐ ایک نورانی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے نہ اس جسم کے ساتھ ایسا ہی شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی یہی مذہب تھا اور

فوجی گورنمنٹ توجہ فرمائے

ٹرنسپورٹ ویٹرنری اسسٹنٹ

مدت سے میرا خیال تھا کہ ٹرنسپورٹ ویٹرنری اسسٹنٹوں کی حالت زار کا کچھ ذکر کروں مگر چند در چند وجوہات سے میرے اس ارادہ کو غیر معمولی التوا ہوا۔ چونکہ میں عرصہ تک اس محکمہ میں ملازم رہ چکا ہوں۔ اس لئے جو کچھ میں لکھوں گا وہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر ہوگا غرض صرف یہ ہے۔ کہ ایک تو پبلک اور میرے دیگر ہم پیشہ بھائیوں کو آگاہی ہو۔ دوم یہ کہ فیاض گورنمنٹ اس فرقہ کی حالت پر توجہ فرمائے۔ ہر محکمہ کے نقائص اور شکایات وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبارات گورنمنٹ کے نوٹس میں آتے رہتے ہیں۔ مگر اس غریب فرقہ کی حالت زار پر نامی اخباروں نے بھی کبھی بھولے سے چار آنسو نہیں بہائے۔ ؎

کچھ ایسی کم تو بارش ابر کرم نہیں
قسمت کی بات سبزۂ تربت جو نم نہیں

انسانی ڈاکٹروں کو ایسے مریض سے واسطہ پڑتا ہے جو اپنی مرض اور اس کے اسباب خود اپنے معالج کو سمجھا دیتا ہے مگر ویٹرنری اسسٹنٹ کو ایسے مریض سے نپٹنا ہوتا ہے۔ جو اپنے ڈاکٹر کی منت سماجت کرنے کی بجائے دولتیوں سے خاطر کرتا اور سینگوں سے ڈانٹ بتاتا ہے اسی لئے انسانی معالج کو تشخیص وغیرہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ مگر ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے خاموش اور وحشی مریض کے صرف حالت دیکھکر ہی مرض کا سراغ لگاتا ہے۔ اس کا بھولا مریض دوائی کے اچھے برے اثر سے بھی تو مطلع نہیں کر سکتا! باوجود ان دقتوں کے بعض سخت وبائی اور مہلک امراض کے معالجہ میں جس قدر کامیابی ان لوگوں کو حاصل ہوئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو بھی بعینہ ویٹرنری اسسٹنٹوں کے مڈل یا انٹرنس پاس کرنے کے بعد تین سال تک کالج اٹنڈ کر کے ڈپلومہ حاصل کرنا ہوتا ہے باوجود اس صورت کے ان کی تنخواہ اور عہدوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی تنخواہ ۲۵ روپے سے لے کر ایک سو روپے تک۔ اور عہدہ وارنٹ افسر سے لے کر کمیشنڈ افسر تک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہوس رنٹ۔ پونی الونس اور کئی قسم کے بھتے دیئے جاتے ہیں عموماً دیکھا گیا ہے کہ تھرڈ گریڈ ہاسپٹل اسسٹنٹ کی تنخواہ تو صرف پچیس روپیہ ہوتی ہے مگر الونس وغیرہ مل ملا کر اس کی آمدنی ساٹھ ستر روپیہ ماہوار تک بیٹھ جاتی ہے۔ ریلوے میں سفر کرنے پر سیکنڈ کلاس ریلوے وارنٹ ملتا ہے بمقابلہ اس کے ویٹرنری اسسٹنٹ کی تنخواہ تیس روپے ماہوار سے شروع ہو کر صرف پچاس پر ختم ہو جاتی ہے۔ بس پر بھی ترقی کے قواعد کچھ ایسے پیچیدہ ہیں کہ سیکنڈ گریڈ ویٹرنری دفعداروں کو جن کا نام لسٹ کے اخیر پر ہوتا ہے فسٹ گریڈ ہونے کی توقع رکھنی فضول ہے ایسا ہی اخیر کے تھرڈ گریڈ والوں کا فسٹ گریڈ ہونا تو درکنار سیکنڈ گریڈ ہونا بھی محال ہوتا ہے

رینک (عہدہ) اول سے آخر تک صرف دفعدار رہتا ہے جو کہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں ایک معمولی عہدہ خیال کیا جاتا ہے پونی الونس کچھ نہیں ملتا۔ کمان پر صرف ایک روپیہ ماہوار معمولی ڈرائیور کی طرح کمانڈ بھتہ دیا جاتا ہے۔ قبل ازیں گورنمنٹ عالیہ نے ۲ ر فی میل مارچنگ بھتہ منظور فرمایا تھا اب وہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ ریلوے میں سفر کرنے پر تھرڈ کلاس ریلوے وارنٹ ملتا ہے ۱۹۰۱ء میں بذریعہ سرکلر گورنمنٹ نے انٹر کلاس ریلوے وارنٹ منظور فرمایا تھا۔ اب خدا جانے کس قصور پر پھر تھرڈ کلاس کر دیا گیا ہے۔

ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو چھوڑ کر جب اسی محکمہ ٹرنسپورٹ پر نظر ڈالی جاتی ہے تو بھی ان لوگوں کی حالت بمقابلہ عملہ ٹرنسپورٹ ابتر پائی جاتی ہے جہاں کہ ایک معمولی درابی جس کو صرف سات روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ ساٹھ روپیہ تک بعہدہ رسالدار ترقی کر سکتا ہے۔ سواری کے لئے راؤنڈ نگ پونی اور سائیس صرف رسالدار کو ہی نہیں بلکہ انہیں روپیہ تک کے دفعدار کو دیا جاتا ہے۔

ویٹرنری اسسٹنٹ کو گو عہدہ دفعدار دیا گیا ہے مگر معلوم نہیں کہ بمقابلہ اور دفعداروں کے سواری سے کیوں محروم رکھا گیا ہے حالانکہ اول الذکر کے فرائض منصبی موخر الذکر کی نسبت سخت اور نازک تر ہوتے ہیں جبکہ ایک ٹرنسپورٹ دفعدار عمدہ خدمات انجام دے کر کمیشنڈ افسری تک ترقی کر سکتا ہے تو خدا معلوم بیچارے ویٹرنری دفعدار نے کیا قصور کیا ہے کہ اس کے واسطے ترقی نہیں۔

تین تین ماہ کے لمبے سفروں میں پیندرہ بیس روزانہ منزل پیدل طے کر کے پڑاؤ پہنچتے ہی سینکڑوں جانوروں کا ملاحظہ اور مریضوں کا علاج کرنا کس قدر تکلیف دہ ہے

اب انہی کے ہم پیشہ سول ویٹرنری اسسٹنٹوں کو لیجئے جو ایک ہی کالج کے تعلیم یافتہ اور ایک ہی قسم کے سند یافتہ ہوتے ہیں اور جن کے فرائض جنگی محکمہ کے مقابلہ میں نہایت آرام دہ ہوتے ہیں۔

سول ویٹرنری اسسٹنٹ مبلغ بیس روپیہ سے لے کر ایک سو بیس روپیہ تک ترقی کر سکتا ہے اور اس حالت میں عہدہ گزیٹڈ افسر سمجھا جاتا ہے۔ تنخواہ کے علاوہ مبلغ دس روپیہ سے لے کر مبلغ [illegible] ماہوار تک پونی الونس۔ ریلوے میں سفر کرنے پر ڈبل انٹر کلاس سے لے کر ڈبل سکینڈ کلاس تک کرایہ اور رہائش کے لئے نہایت عمدہ اور فراخ سرکاری مکان دیا جاتا ہے۔ ٹرنسپورٹ ویٹرنری دفعداروں کی طرح ایک بارہ فٹ مربع کوٹھڑی میں بند نہیں کر دئے جاتے۔ اپنے سول بھائیوں کی حالت دیکھ کر بہت سے لائق اور قابل آدمی محکمہ ٹرنسپورٹ کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور نئے گریجوایٹ اس محکمہ کی حالت دیکھکر ملازمت کرنا پسند نہیں کرتے۔

سول کے مقابلہ میں دیگر فوجی ملازموں کو ہر طرح کی رعایتیں اور تنخواہیں زیادہ دینی پڑتی ہیں۔ ورنہ سول چھوڑ کر ایسے محکمہ میں جہاں ہر وقت صعوبتیں جھیلنی اور جہاں جوکھوں میں ڈالنی پڑتی ہے کون ملازمت کرنا پسند کر سکتا ہے

ہم نے مختصر طور پر اس محکمہ کے ویٹرنری اسسٹنٹوں کے حالات لکھے ہیں۔ اگر مفصل طور پر ان کی تکلیفات کا ذکر کیا جاوے تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے آخر میں گورنمنٹ کو بڑے زور سے توجہ دلاتا ہوں کہ ان لوگوں کی حالت زار کی بہت جلد اصلاح فرمائی جاوے ان کی پوزیشن سول ویٹرنری اسسٹنٹوں سے کسی حالت میں کم نہ ہونی چاہیئے۔ جن کو تنخواہ ایک سو بیس روپیہ تک ملتی ہے اور وہ گزیٹڈ افسر کے عہدہ تک ترقی کر سکتے ہیں اور جس حالت میں ٹرنسپورٹ کے باقی دفعداروں ہاسپٹل اسسٹنٹوں اور سول ویٹرنری اسسٹنٹوں کو پونی الونس یا گورنمنٹ پونی دیا جاتا ہے تو انہیں بھی اس رعایت سے محروم نہ رکھا جاوے۔

راقم۔ ٹرانسپورٹ کا ایک پرانا ملازم

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے دو سینیر ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے ایک انگریزی پڑھانے کے لئے اور ایک ریاضی پڑھانے کے لئے یہ مدرسہ باقاعدہ منظور شدہ مدرسہ ہے اور سرکاری معائنہ کے ماتحت ہے طلباء کو سرکاری وظائف ملتے ہیں درخواستیں آدین بنام

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان

- چودہری الہ داد صاحب مرحوم کی سوانح گو عرب صاحب ابوسعید لکھنا اور جمع کرنا چاہتے ہیں اگر کسی صاحب کے پاس چودہری صاحب مرحوم کا کوئی خط وغیرہ ہو تو عرب صاحب کو ارسال فرمادیں

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی ۔۔۔ چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت ۔۔۔ دفتر البیان لکھنو
زبان ۔۔۔ عربی مع اردو ترجمہ

نوٹ ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور قیمت تھی ۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے ۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں ۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں ۔ اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں

(درخواستیں باجازت دلوا آنی چاہئیں)

دعا مدد

محمد ثناء اللہ صاحب پیلوری اپنی بیمار والدہ کیواسطے اور اپنے واسطے جو چند مشکلات میں گرفتار ہیں احباب کی خدمت میں دعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں ۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بےاولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں ۔ یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں فرزند نرینہ سے محروم ہیں ۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ کی اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کردیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے گا ۔ اور فرزند پیدا ہونے کے بعد ان سے نذرانہ لیا جاوے گا ۔ اس اشتہار کو ایک معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں ۔ بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں ۔ کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے ۔ جس کی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے ۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے ۔

المشتہر ۔ محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اوّل ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے ۔

مرہمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ شبکوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو ۔ قیمت صرف ۸ر

سنون دندان ۔ لواب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ میں درد ہو یا دانت مسوڑھوں میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت پر بس ایک دفعہ لگانے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں ۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۔ صرف ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں ۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ناتجربہ دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہماری ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے آپ کیونکر اپنی کمزوری کے [illegible] کی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام کھول کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ حمیدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکے ایڈیٹوریل اسقدر اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو آپ ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے ۔ درخواستوں کا پتہ ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ۔ یہ روزانہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔

منیجر ۔ روزانہ اخبار عام

عمدہ ۔ مضبوط ۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برُے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے ۔ کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے ۔ منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آ گھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ۔ ذرا سی آہٹ سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزار ہا مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء تیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی ہی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو ۔ یہ مکمل برقی سٹ جس میں روغن طلاء برقی و روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک ۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب [illegible] یہ پتہ ہے ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد ۔ کونین ۔ ڈائمیانہ ۔ کوکا کس وامیکا ۔ سونا ۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان ۔ احتلام ۔ سرعت رقت ضعف باہ ضعف عصبی ۔ فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے ۔ میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے ۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک سچّی بات کا اظہار

مَیں جو **مفرح یاقوتی** کا مشتہر ہوں کون ہوں حکیم ہوں صرف نام کا حکیم نہیں بلکہ مَیں نے طب کی تحصیل کی ہے اور چار سال پنجاب یونیورسٹی کے جماعت اطبّا میں تعلیم پائی۔ عالیجناب افسرالاطبّا حکیم **حسام الدین** لاہوری جن کا امرتسر میں بہت بڑا مطب تھا اور جناب حکیم ضیاء الدین اور حکیم ... صاحب جیسے باکمال نامی گرامی پشتینی خاندان حکیموں کی خدمت میں سالہا سال رہ کر تکمیل تحصیل علم طب کی اور پانچ سال متواتر اُن کی زیر نگرانی اُن کے مطبوں میں پریکٹس کر کے تجربہ حاصل کیا اور شناخت ادویہ و علم ادویہ اور دواسازی میں خاص مہارت حاصل کی اور جناب حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب کے طبی درس میں کئی ایک طب کی بڑی بڑی کتابیں پڑھیں اور حضرت قبلہ حکیم الاُمّت پادشاہی حاذق حکیم مولٰنا مولوی **حکیم نور الدین صاحب** سے طبّی استفادہ اور مجربات حاصل کئے اُستادوں نے آپ علیحدہ مطب میں مجھے بٹھایا اور اب سولہ سال سے اپنا مطب کر رہا ہوں اور کئی لوگوں کو طب پڑھائی بھی ہے اور میرے شہر میں ہر طبقہ کے لوگ مجھے طبیب مانتے ہیں اور شہر میں کئی ایک گھرانوں کے گھر کا حکیم بھی ہوں **مَیں** اُس خاندان سے ہوں جن کو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے کی خدا تعالےٰ نے نسلاً بعد نسلاً فطرت عطا کی ہوئی ہے اور جن کی فیاضی کا ملک پر سکّہ بیٹھا ہوا ہے **مَیں** سترہ اٹھارہ سال سے خدا کے اُس پاک احمدی سلسلہ میں داخل ہوں۔ جو دنیا کو جہالت اور بے ایمانی کے گڑھے سے نکالنے اور راست بازی سکھانے کے لئے قائم ہوا ہے۔ **مَیں** بڑے بڑے احمدی بزرگ اور غیر احمدی اصحاب کو اپنی اس عادت پر گواہ رکھتا ہوں کہ **ناقص تو کیا بلکہ متوسط درجہ کی دواؤں کا** اپنے مرکبات میں استعمال کرنا قطعی حرام سمجھتا ہوں **مَیں** علےٰ وجہ البصیرت ایمانًا کہ سکتا ہوں کہ مَیں اپنے مرکبات میں اصلی اور اعلےٰ اجزا مہیا کرنے میں سعی بلیغ کیا کرتا ہوں **مَیں** اعلےٰ مرکبات سے تیار کردہ دواؤں کو اس لئے بہت ارزاں فروخت کرتا ہوں کہ تا ہر طبقہ کے لوگ آسانی سے خرید کر فائدہ اُٹھا سکیں۔ میری تجارت میں ارزانی بے علت ہے جس کا جی چاہے آزما لے۔ **میری مفرح یاقوتی** ایسے اعلےٰ اجزا سے تیار ہوتی ہے جن سے بہتر اجزا میسر نہیں آسکتے۔ اور اس کی تاثیرات ایسی سریع اور دیرپا ہیں۔ کہ کوئی مرکب مفرح اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ نسخہ بھی شائع کر دیا گیا ہے تا ناظرین خود دیکھ سکیں۔ البتہ ترکیب اور اوزان محفوظ ہیں۔ **کب سے مفرح یاقوتی** جاری ہے ۱۸۹۶ء سے جب میں نے علیحدہ مطب کرنا شروع کیا۔ **ثبوت** :- اُس زمانہ کے اشتہارات۔ جبکہ اس سے پہلے ہمارے کسی معترض کی مفرح کا اشتہار دُنیا میں تھا دھوکا مت کھاؤ اور مفرح یاقوتی کے سوا دوسری مت خرید

مفرح یاقوتی

قیمت فی ڈبیہ (للعہ) پانچ تولہ مفرح یاقوتی ہوتی ہے (۳؍)

قیمت تین ڈبیہ (لعہ) (جس میں ...)

قیمت ایک درجن (۱۲ء)

یاقوت۔ مروارید۔ زمرد۔ مرجان۔ فیروزہ۔ یشب۔ عقیق۔ بسد۔ لاجورد۔ ورق نقرہ ورق طلا۔ فادزہر۔ عنبر۔ مُشک۔ زعفران۔ مومیائی۔ فولاد۔ جدوار۔ عود صلیب۔ زرنب۔ اسارون۔ سنبل۔ سعد۔ درونج۔ اُشنہ۔ مرزنجوش۔ فقاح اذخر۔ ساذج۔ تودریین۔ ابریشم۔ ہلیلہ زنگی۔ سورنجان۔ بوزیدان۔ تخم بادرنجبویہ۔ صندلین۔ گلسُرخ۔ پوست اُترج۔ الائچی خورد۔ پوست بیرون پستہ۔ گل سیوتی۔ خولنجان۔ شقاقل۔ ثعلب مصری۔ تخم فرنجمشک۔ طباشیر۔ کہربا۔ قرنفل۔ کبابچینی بہمنین۔ دارچینی۔ عود غرقی۔ زرنباد۔ گلِ گاؤزبان۔ بسباسہ۔ اندرجو۔ جوزبوا۔ ریگماہی بزرالبنج۔ برگ پان۔ مویز۔ روغن بادام۔ آملہ۔ سیب۔ بہی۔ شیرخشت۔ کیوڑہ۔ گلاب وغیرہ سے مرکّب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتی ہے۔ ہر قسم کے ضعف ناطاقتی اور سخت کمزوری کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے روح کی ایک لطیف غذا ہے۔ مفرح۔ مقوی قوےٰ اور اعضائے رئیسہ دل۔ دماغ۔ جگر اور احشا کی تقویت کرتی ہے اور حرارت غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے۔ دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے۔ غم و حزن بھولے سے بھی پاس نہیں آنے پاتے۔ طبیعت بشاش رہتی اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں۔ عقل ہوش حافظہ ذہن ذکا کو ترقی دیتی ہے۔ کسل سستی غفلت نسیان تکان افسردگی اور ملال کو دور کرتی ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت اور تحریک دیتی ہے دماغی قلبی تناسلی قوت نہایت قوی ہو جاتی ہے نوجوانی کی غفلتوں کے نتیجے قروما بہ عادات اور چھپی مایوس کر دینے والی کمزوری وہم۔ جنون اور منشیات کی بری لت اس کے استعمال سے دور ہوتی ہے اور بدن کی برباد شدہ رطوبات اور طاقت پھر عود کر آتی ہے لطیف اور لذیذ اس قسم کی ہے کہ ایک دفعہ مُنہ سے لگجائے پھر اس کے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ **اس کے** اجزا کو یونانی اور ڈاکٹری اطبّا نے اکسیر مانا ہوا ہے اور یہ **مفرح یاقوتی** جو تمام اکسیروں کا مجموعہ ہے تمام مقویات و مفرحات میں خواہ وہ کسی نام سے نامزد اور کسی وصف سے موصوف ظاہر کی جائیں فوائد اور خاصیت میں سب سے اعلےٰ اور برتر ہے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور نو لکھا

کا
یشب ۔ کہربا ۔ ورق نقرہ ۔ کیوڑہ و گلاب
وغیرہ وغیرہ کا
لاجواب مرکّب
مفرّح دلکشاء
یہ اُن قدردانِ ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مفرّح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرّح عنبری کا بدل چاہتے ہیں۔ کیوں کہ مفرّح عنبری کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مُشک اور زعفران وغیرہ کے ۱۳۱۔ اگست ۱۹۰۶ء کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔
مفرح دلکشاء کا نرخنامہ حسب ذیل ہے
قیمت ایک ڈبیہ تین روپے (عہ)
قیمت تین ڈبیہ آٹھ روپے (عہ)
قیمت چھ ڈبیہ پندرہ روپے (صہ)
قیمت ایک درجن ستائیس روپے (صہ)
مفرح دلکشاء
میں خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آتے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے۔ کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشا گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔
مفرح دلکشاء جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک۔ سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلےٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدائے خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے یہ ضعف۔ بےچینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا۔ سانس کا پھولنا پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔
مفرح دلکشاء وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن۔ جریان۔ رقت و سرعت کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔
مفرح دلکشاء میں وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں جاگیرداروں ججوں۔ وکیلوں تحصیلداروں۔ منصفوں۔ مدرسوں۔ پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلباء یا جن کو صحت کی قدر ہے اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تروتازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔
مفرح دلکشاء۔ چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات سنہ جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسمی ان جگہوں میں جہاں طاعون۔ ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرمانبرداری کے ساتھ اسکا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلان کے لئے واجب اور لازمی ہے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے
مفرح دلکشاء حکماء اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزاء سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانے کا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو اگر استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔
مفرح دلکشاء سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کے ساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی دوسرے صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں انہیں ضرور اس کے استعمال بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہئے۔
المشتہر
حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشاء
کارخانہ رفیق الصحت
لاہور
بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

BADR — QADIAN

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

چہ گویم باتو گر آئی بہ دارِ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی، شفا بینی، حرم دارالامان بینی

نمبر ۲۴ | سلسلہ الجدید جلد ۲ | سلسلہ القدیم جلد ۵

۲۱۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۴۔ جون سنہ ۱۹۰۶ ء عیسوی

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دوراں آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ للعہ

معاونین درجہ اوّل جنکو عہ پر اخبار د . جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار ہ جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعدہ فی پرچہ ۲ پر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کردیں گے ان سے بحساب عہ لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

نوکل ... عا افریقہ ... ص منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایلائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین مہدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۱ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۷ - جون سنہ ۱۹۰۶ء - بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے -

(۱) بشیر الدولہ - (۲) عالم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور انکی تعبیر اور تفہیم یہ ہے -

(۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کیلئے بشارت دینے والا ہوگا اس کے پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئینگی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کریگا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی - *

(۲) عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونیکے چند ماہ تک یا جبتک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا اسی وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کیلئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائیگا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کیلئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا

خدا تعالےٰ کے الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے سرکش لوگوں کیلئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر لڑکا ضرور ہوگا کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے اور اگر دنیا پر جلد عذاب کا وقت آپہنچا ہے یعنی عذاب عظیم کا وقت - تب ابھی لڑکا پیدا ہوگا جسکا نام بشیر الدولہ در شادی خاں اور کلمۃ اللہ خان

اور عالم کباب ہوگا اور وہ دنیا کیلئے نیکوں کے لئے اور نیز بدوں کے لئے خدا کا نشان ہوگا یہ اسی قسم کا نشان ہے جیسا کہ یسعیاہ نبی نے خرقیاہ بادشاہ کے لئے فرمایا تہا اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عنقریب دو نشان ظاہر ہونگے پس اگر دو نشان ظاہر ہونیوالے جو عنقریب ہیں وہ امر میں تو اس صورت میں بھی اب کی دفعہ انکے گھر میں لڑکی پیدا ہوگی نہیں تو اب کی دفعہ ہی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ خدا کا نشان ہوگا اور اس کیساتھ ایک دوسرا نشان ظاہر ہوگا اور وہ لڑکا نیکوں کے لئے اور اس سلسلہ کیلئے ایک سعد ستارہ کیطرح مگر بدوں کیلئے اس کے لئے برخلاف ہوگا اسی تاریخ کے اور الہامات یہ ہیں

(۱) رب ارنی انوارک الکلیہ

ترجمہ - اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا -

(۲) انی انرتک واخترتک

ترجمہ - میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

(۳) وانہ نازل من السماء ما یرضیک

ترجمہ - اور آسمان سے ایک ایسا امر اترنیوالا ہے جو تجھے خوش کریگا

۴ - دو نشان ظاہر ہوں گے

۵ - اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا (کسی کیطرف اشارہ)

۶ - انا اخذناہ بعذاب الیم - ہم دردناک عذاب کے ساتھ اس کو پکڑیں گے -

۷ - خدا انہیں سلامت رکھے -

۸ - ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

ترجمہ - وہ لوگ تیری مدد کریں گے جنکو ہم آسمان سے وحی کریں گے

۹ - یاتون من کل فج عمیق - یاتیک من کل فج عمیق

ترجمہ - ہر ایک دور کی راہ سے آئیں گے ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے -

۱۰ - سلام علیکم طبتم - ترجمہ تم پر سلام تم پاک ہو

۱۱ - ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس

ترجمہ اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے چاہئے کہ اُن سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے

۱۱ - جون سنہ ۱۹۰۶ء - ۱ - رویاء - دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں منہ ان سے پھیر لیا اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے -

فرمایا - رویا میں عورت سے مراد اقبال اور فتحمندی اور تائید الٰہی ہوتی ہے اس رویا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی - فرمایا اسمیں اشارہ ایک پرانے رویا کیطرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس ۳۲ سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں

۲ - ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا

لمن الملک الیوم - للہ الواحد القہار

ترجمہ - آج ملک کس کا ہے - اللہ تعالیٰ واحد قہار کا ہے

۳ - مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ملکی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور انپر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے انا اخذناک بعذاب الیم - پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا +

پہلا نوٹ - راتکے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتداء سے مقرر تھا اور اس زمانہ میں پورا ہو جائیگا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گذشتہ الہام ... اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جبکہ ... تو تعبیرات پوری ... ہم کو کلمہ دو لڑکا

۱۳ - جون سنہ ۱۹۰۶ء - الہامات - (۱) یکاد البرق یخطف ابصارہم (۲) برکیا بانی - عرش باتی -

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا خط

(منقول از تشحیذ الاذہان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عاید باللہ الصمد غلام احمد بخدمت عزیزی اخویم خان صاحب محمد علی خاں صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچکر موجب مسرت و انشراح خاطر ہوا۔ اگرچہ طبیعت اس عاجز کی کسی قدر علیل تھی اور نیز ضعف بہت تھا۔ مگر میں نے نہ چاہا کہ آپ کو بہت انتظار میں رکھوں اس لئے بلحاظ اختصار آپ کے سوالات کا جواب دیتا ہوں

(۱) ۔ جو شخص اس عاجز سے بیعت کرے اس کو قال اللہ و قال الرسول کا پابند ہونا ضروری ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ حنفی ہو یا شافعی وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ نہایت ضروری ہے کہ اللہ جلشانہ کے کلام عزیز پر ایمان لاوے اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس پر عمل کرے اور آثار صحیحہ نبویہ کی اتباع کرے

(۲) بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا پابند ہونا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق اور قرآن شریف من جانب اللہ کتاب اور خاتم الکتب ہے کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے۔ مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے۔ ان کا شمار خاص اللہ جلشانہ کو معلوم ہے۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہیں ہو گی۔ یہ سلسلہ ائمہ راشدین اور علمار ربانیین کا کبھی بند نہیں ہو گا۔ کسی کو گذشتہ لوگوں سے بجز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع فضائل و کمالات میں بے مثل نہیں کہہ سکتے اور ممکن نہیں کہ کسی کمال نوع کی خدمتگذاری میں آئندہ اس سے بہتر پیدا ہوں جزئی فضیلت کے لحاظ سے بعض لوگ بے مثل ٹھہر سکتے ہیں۔ جیسے صحابہ اور اہل بیت کی یہ فضیلت جو انہوں نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہائی کے وقت میں ایسی وفاداری دکھلائی۔ کہ اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہا دیا۔ آنحضرت صلعم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اور اسی چہرہ سے عاشقانہ زندگی بسر کی اور اسلام پر پہلے پہل مخالفوں کے حملے ہوئے تو جانوں کو ہتھیلی پر رکھکر ان کو روکا اور اسلام کو زمین پر جمایا۔ اور اسلامی ہدایتوں کو زمین پر پھیلایا اور کفر کے زور کو مٹایا اور قرآن شریف کو دیانت اور امانت سے جمع کرکے تمام ملکوں میں رواج دیا اور اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہریں کرکے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ بلاشبہ ان کی اس فضیلت کو بعد میں آنے والے نہیں پا سکتے۔ و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء مگر اس کے سوا سب ہر ایک کمال کے حاصل کرنے کیلئے دروازے کھلے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے مقبول اور نہایت اعلیٰ درجہ کے پیارے بندے اور امام الوقت اور خلیفۃ اللہ فی الارض اب بھی ایسے ہی ہو سکتے ہیں۔ جیسے پہلے ہو سکتے۔ اور اب بھی خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کی وہ راہیں کھلی ہیں جو پہلے کھلی تھیں نبوت و رسالت بھی ظلی طور پر حاصل ہو سکتے ہیں جس قدر سالک کی استعداد ہو گی۔ ضرور ہے تو وہ اس کا پائیگا زندہ اسلام۔ اسی عقیدہ کا نام ہے۔ مگر جو لوگ امامت و خلافت و صدیقیت کو پہلے ہی ماموروں پر ختم کر چکے ہیں ان کے ہاتھ میں اب مردہ اسلام ہے یا یوں کہو کہ اسلام کی بے جان تصویر ان کے ہاتھ میں ہے یاد رکھنا چاہئیے کہ جو مذہب آئندہ کمالات کے دروازے بند کرتا ہے وہ مذہب انسانی ترقی کا دشمن ہے۔ قرآن شریف کی رو سے انسان کو ہماری دعا یہی ہے کہ وہ روحانی ترقیات کا خواہاں ہو۔ خود سے پڑھنا چاہئیے اس آیت کو اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔

دوسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ مجرد کسی قسم کے رشتہ سے خواہ کسی رسول سے ہو۔ کوئی فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ فقط رشتہ کی فضیلت پر ناز کرنا نامردوں کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ذوالقربی میں سے ہر ایک شخص جو قابل تعریف ہے وہ رشتہ کے لحاظ سے ہرگز نہیں۔ وقال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ تیسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے۔ کہ قرآن شریف اب تک ہر ایک قسم کی تحریف سے بکلی محفوظ ہے اور کوئی ایسا قرآن نہیں جو کوئی شخص اس کو غار میں لے کر اب تک چھپا بیٹھا ہے یہ ان لوگوں کا بہتان ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں۔ چوتھے یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا۔ جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی من جانب اللہ بتا سکتے۔

بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ ہم قرآن شریف سے اسی قدر محبت اور عشق پیدا کریں گے جس قدر ہمیں ان بزرگوں کے ایمان ہونے پر ایمان ہو گا۔ اگر ہم ذرا بھی کمالات ایمانیہ میں ان کو کم سمجھیں گے تو وہی کمی قرآن شریف کی عظمت کے بارہ میں ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی یہی وجہ ہے کہ جس پیار اور محبت سے سنت جماعت کے لوگ قرآن شریف کو پڑھتے ہیں اور بعد اس کے حفظ کر لیتے ہیں یہ بات شیعہ لوگوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ مثلاً مجھے تخمیناً معلوم ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک لاکھ سے زیادہ سنت جماعت میں سے قرآن شریف کا حافظ ہو گا مگر کیا کوئی اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ اس ملک میں شیعہ لوگوں میں سے دس پندرہ بھی حافظ ہیں؟ مگر میرے خیال میں ایک حافظ بھی نہیں اس کا کیا سبب ہے؟ یہی ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ان بزرگواروں کو بنظر تخفیف دیکھنے میں سراسر ایمان کا گھاٹا ہے۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ۔ پانچویں بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ شرک سے کلی پرہیز کرے اگر یہ تمام عقائد کسی شیعہ میں پائے جاویں تو بلاشبہ اس کی حالت اچھی ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بیعت میں داخل ہو۔

بیعت کے مقاصد میں سے ایک بھاری مقصد یہ ہے کہ انسان راہ راست پر آوے اور خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈر کر ہر ایک طریق ناانصافی کو چھوڑ دیوے جو شخص عمداً ناانصافی پر قائم رہنا چاہتا ہے وہ دراصل حقیقت بیعت سے غافل ہے ہم اس مسافرخانہ میں تھوڑے عرصہ کے لئے آئے ہیں اور اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ اپنے اخلاق اور عقائد اور اعمال کو درست کرکے اور حسب مرضیات الٰہی اپنے نفس کو بنا کر اس مولیٰ کریم کی رضامندی حاصل کریں۔ سو ہر ایک بات میں یہ دیکھ لینا چاہئیے کہ کیا ہمارے قول اور فعل ظلم اور زیادتی سے خالی ہیں یا ہم انصاف کا خون کر رہے ہیں جن بزرگ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضعف و ناتوانی اور تنہائی اور غربت کے ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی اس رفاقت اور اس ایمان کے پاس کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ اپنی ریاستوں اور ملکیتوں سے بے دخل کئے گئے۔ وطن سے نکالے گئے اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے صدہا نے اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالا۔ ان کی شان کو جیسا چاہئیے نہ سمجھنا سخت درجہ کی ناانصافی ہے۔ درحقیقت اگر ہم انصاف سے دیکھیں اور عدالت کی نگاہ سے نظر کریں۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس ہیں۔ ہر ایک شخص کی فضیلت باعتبار اس کے حسن خدمات کے اور ذاتی لیاقتوں کے

ہوا کرتی ہے۔ سو جیسے صحابہ کرام کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کی رو سے بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کسی اور دوسرے کی فضیلت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آکر کیا وہ صرف اس قدر ہے کہ ایک نابکار دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی اور اسی کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ مگر یہ ایک شخصی ابتلاء ہے جو انہیں پیش آیا۔ اگر اس کو صدیق اکبر کی ان جانفشانیوں کے ساتھ جانچا جاوے جو انہوں نے تمام عمر محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اکمل اور اتم طور پر پوری کی تھیں تو کیا شخصی ابتلاء کو کچھ اس سے نسبت ہو سکتی ہے۔ اللہ جلشانہ کا کسی سے رشتہ نہیں ہے۔ جو شخص اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور خدمت گزاری کریگا وہی اس کا مقرب ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا۔ البتہ نواسے زندہ رہے ہیں۔ جیسے حضرت فاطمہ کی اولاد یا دوسری بی بیوں کی اولاد۔ سو خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کے مدارج ان کے اعمال کے موافق ہیں۔ خواہ نخواہ کا درجہ کسی کو دیا نہیں جاتا۔ جو شخص محض خدا تعالےٰ کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ خدا تعالےٰ سے خوف کر کے دیکھے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اس نے کیا کیا عمدہ کام کیا ہے ناحق فضیلت ان کو نہ دیوے کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ محض رشتہ سے کیوں کر فضیلت پیدا ہو جاتی ہے خاص کر کے ذرا سے رشتہ سے۔ جو نواسہ ہوتا ہے۔ کنعان حضرت نوحؑ کا بیٹا تھا اور آذر حضرت ابراہیم کا باپ پس کیا انہیں یہ رشتہ کام آیا؟ پس یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اہل بیت ہونا اپنے نفس میں کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ بے شک امام حسن و حسین ان لوگوں میں سے ہیں جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے ان کی راستبازی کی وجہ سے کامل کیا ہے نہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں کیوں کہ نواسے تو اور بھی تھے۔ نواسہ ہونا خدا تعالےٰ کے نزدیک یا خلقت کے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہے۔ لیکن بلاشبہ کمالات صدیقی و فاروقی کے مقابل پر حسینی کمالات متنزل ہیں ان بزرگواروں نے اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسلام کی شوکت کو دنیا میں قائم کیا اور وہ جانفشانی کے کام کئے جو نبی اور رسول کرتے ہیں جو شخص ان کے احسانات کا منکر ہووے وہ خدا تعالےٰ کا کافر نعمت ہے اگر ہم ذبح بھی کئے جاویں تو ہرگز راستی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ عوام کا قاعدہ ہے کہ وہ کورانہ تقلید پر چلتے ہیں یہ سراسر غلط ہے تمام صحابہ کرام کے مناقب سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور قرآن کریم شامل ہے۔ صدیق اکبر اور عمر فاروق کے حق میں اس قدر تعریفی کلمات نبوی پائے جاتے ہیں کہ گویا ان دونوں بزرگواروں کو نبی قرار دیا گیا ہے مگر ہماری نظر میں مجرد مناقب کوئی چیز نہیں۔ صرف طرح طرح کے پیرایوں میں سچے مومنوں کی تعریفیں کی ہیں اور اس بات کا فیصلہ کہ ان میں سے زیادہ بزرگ کون ہے ان بزرگوں کی خدمات سے کرنا چاہئے۔ اسی طرف اللہ جلشانہ ہدایت فرماتا ہے۔ اب اصل کلام یہ ہے کہ بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر ایک قولی و فعلی و اعتقادی ناانصافی سے بکلی دست بردار ہو جاوے۔ کیوں کہ راہ راست حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اگر بہر حال اسی راہ پر قائم رہنا ہے جو تقلیدی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ تو پھر بیعت سے حاصل ہی کیا ہے۔ ؎

ہر کجا شمع ہدایت یافتی پروانہ باش
گر خردمندی بے راہ ہدیٰ دیوانہ باش

(۴) اگر ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اور دست بستہ کھڑا ہونا قانون فطرت کے رو سے بندگی کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے ہیں تو نماز ہو جاتی ہے۔ مالکی بھی شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ مسنون وہی طریق ہے جو اوپر بیان ہوا اس قدر اختلاف بیعت کی کچھ حارج نہیں اگرچہ حدیث صحیحہ میں اس کا نام و نشان بھی نہیں۔

(۵) یہ ہمیشہ سے قاعدہ رہا ہے کہ نشانوں کے چاہنے والے دو ہی قسم کے آدمی ہوتے ہیں یا غایت درجہ کے دوست یا غایت درجہ کے دشمن یعنی جب کوئی انسان مقبول خدا تعالےٰ سے غایت درجہ کی دوستی و محبت اختیار کرے یہاں تک کہ اس کی راہ میں قربان ہو جائے اور اس کی خاکپا ہو جائے۔ تو وہ اپنے حوادث اور مصائب کے وقت یا تکمیل مدارج کے لئے رحمت کے آثار دیکھتا ہے اور اس کی برکت اور محبت سے جذبات نفسانی کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور ذوق اور محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اور دنیا کی محبت کم اور ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے نشانوں کے ذریعہ سے اس پر ظاہر کرتا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص محبوبان اور مقبولان الٰہی میں سے ہے۔ اور عادت اللہ قدیم سے ایسی ہی جاری ہے کہ جب اس درجہ پر کسی کی ارادت پہنچ جائے۔ تو اس کا ایمان کامل کرنے کے لئے کسی قسم کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ پیشتر آز مائش صدق کے محققین حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں۔ عوام جلدی سے کسی کو کافر اور کسی کو بے دین کہدیتے ہیں۔ اور محققین اس کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ اگر ہم صدیقی و فاروقی خدمات کو جو اپنی زندگی میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کیں۔ لکھیں۔ تو بلاشبہ وہ ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین فقروں سے کہ وہ ازکی بیعت کی وجہ سے کربلا میں روکے گئے اور شہید کئے گئے۔ کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں۔ بے شک یہ کام ایسا عمدہ ہوا کہ ایک فاسق دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہیں کی مگر اعتراض تو یہ ہے کہ وہ اپنے باپ بزرگوار کے قدم پر کیوں نہ چلے۔ باپ نے تو بقول شیعوں کے تین فاسق آدمیوں کے ہاتھ پر جو بزعم ان کے مرتد سے بھی بدتر تھے اور بقول ان کے صرف معمولی بادشاہوں میں سے تھے۔ بیعت کر لی اور بیٹے نے تو اپنے باپ کے طریق سے اعراض کر کے ایک فاسق کی بھی بیعت نہیں کی اور انکار ہی میں جان دی۔ بہرحال یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ جو امام صاحب کو پیش آگیا اور بڑا بھاری ذخیرہ ان کے دبدبے کا صرف یہی ایک حادثہ ہے۔ جس کو محض غلو اور ناانصافی کی راہ سے آسمان تک کھینچا جاتا ہے اور وہ بزرگوار صحابہ جو رسولوں کی طرح دنیا میں کام کر گئے۔ اور ہر میدان میں جان فدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ ان سے بقول آپ کے لاپرواہی تو آپ کا طریق ہے۔ یہ فیصلہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے چوں کہ دنیا دار العمل ہے اور میدان حشر میں مراتب بلحاظ اعمال ملیں گے۔ پس جس کے دل میں امام حسین و حسن کی وہ عظمت ہے کہ اب وہ دوسرے صحابہ سے لاپرواہ ہے اس کو چاہئے کہ ان کی خدمات شائستہ دین کی راہ میں پیش کرے۔ اگر ان کی خدمات کا پلہ بھاری ہے تو بلاشبہ وہ دوسرے صحابہ سے افضل ٹھہریں گے۔ ورنہ ہم اس بات کے تو قائل نہیں ہو سکتے۔ کہ خواہ نخواہ کسی کو افضل ٹھہرایا جاوے اور یہ خیال کرنا کہ ان کی فضیلت یہی کافی ہے کہ وہ نواسے ہیں۔ یہ خیال کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ نواسہ ہونا کچھ بھی چیز نہیں۔ ایک ذرا سا رشتہ ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی لڑکیاں تھیں اور نواسے بھی کئی تھے۔ کس کس کی ہم پرستش کریں۔ یہ آیت کریمہ ہمارے لئے کافی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ مجھے اللہ جلشانہ نے کھولدیا ہے کہ اس زمانہ کا اتقا صدیق اکبر ہے۔ بعض لوگوں کو یہ بھی دھوکہ لگا ہوا ہے

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گذشتہ سہ ماہی میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں ایک نمایاں ترقی ہوئی ہے جس کا کسیقدر ذکر کرنا قوم کے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوگا لڑکوں کی تعداد میں اس قدر تھوڑے سے عرصہ میں ایک غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ گذشتہ فروری کے اخیر میں کل تعداد طلباء ایک سو چالیس کے قریب تھی جو کہ اب ایک سو نوے کے قریب ہے۔ اس ترقی کا موجب مدرسہ کے لائق کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی وہ تقریر اور تحریک ہے۔ جو دسمبر کے جلسہ میں کی گئی تھی اور جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ قادیان سردست ایک گاؤں ہے۔ جس میں اپنی جماعت کے لڑکے بہت ہی کم ہیں اور یہ مدرسہ صرف ان کی خاطر قائم نہیں کیا گیا بلکہ تمام جماعت احمدیہ کے واسطے ہی ایک مدرسہ ہے۔ جو حسب منشائے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام احمدی بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دینے کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس تحریک پر بہت سے احباب نے اپنے جگر گوشوں کو اس مقدس اثر کے نیچے بھیج دیا ہے۔ اور امید ہے کہ باقی احباب بھی اپنے عزیزوں کو یہاں بھیج کر آنے والی نسل کے واسطے ایک نیک اور برگزیدہ جماعت بنانے میں قوم کو امداد دیں گے۔

اس وقت بورڈنگ ہوس مختلف شہروں کے نوعمر بچوں سے اس طرح بارونق ہو رہا ہے جس طرح کہ ایک باغ میں رنگارنگ کے پودے کھل رہے ہوتے ہیں۔

برادر حبیب اللہ جو کہ فرزند کشمیر ہے۔ بابو عبد الرحمن صاحب کا لڑکا افریقہ سے۔ محمد عجب خاں تحصیلدار کے صاحبزادگان ٹوچی دلی سے۔ شیخ حسن صاحب کا عزیز حیدرآباد دکن سے۔ محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار کا بیٹا گجرات سے۔ ڈاکٹر الہی بخش صاحب حال وارد ایران کا فرزند رشید۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب حال ملازم جدہ ملک عرب کا بھائی۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کے دو صاحبزادے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا بھائی ضلع کرنال سے۔ جمعدار ولی محمد صاحب کا بیٹا بریما سے۔ شیخ نور احمد صاحب کے تین لڑکے چنیوٹ سے۔ خیر الدین صاحب گارڈ کے لڑکے کوہاٹ سے۔ چودہری حاکم علی صاحب کے تین فرزند ضلع شاہپور سے۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور میاں معراج الدین صاحب عمر اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے صاحبزادگان لاہور سے۔ صوفی غلام محمد صاحب [illegible] کا لڑکا امرتسر سے۔ ملک مولا بخش صاحب کا لڑکا (اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے اسے صحت وعافیت عطا کرے) گورالی سے۔ منشی محمد یوسف صاحب کا لڑکا مردان سے۔ بابو محمد عظیم صاحب کا بھائی لاہور حافظ محمد اسحاق صاحب کا برادر زادہ بھیرہ سے۔ مولوی محمد حسین صاحب کا صاحبزادہ کپورتھلہ سے۔ بابو جمال الدین صاحب ٹریفک کنٹرولر ملتان کے دو لڑکے۔ میاں قطب الدین صاحب کا بیٹا ریاست پٹیالہ سے۔ بابو امام الدین صاحب مرحوم کے دو لڑکے جہلم سے۔ ڈپٹی انسپکٹر عنایت اللہ صاحب کا لڑکا شاہپور سے۔ وغیرہ وغیرہ اس قدر مختلف شہروں کے طلباء کا ایک جگہ جمع ہو کر پڑھنا احمدی بچوں کے درمیان باہمی محبت اور الفت کے بڑھنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ یہ سب طلباء ایک ساتھ ہو کر پانچ نمازیں مسجد اقصے میں پڑھتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے روزانہ درس قرآن شریف میں شامل ہوتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ نیک استادوں کی صحبت میں رات دن گذارتے ہیں۔ اللہ تعالے کا فضل سب کے شامل حال ہو اور ان کو آئندہ نسلوں کے واسطے نیک نمونہ بنائے۔ آمین

پیارے ذوالفقار علی خاں کے دو پیارے جو باوجود اس قدر صغرسنی کے وطن (رامپور) سے اتنی دور پھینکے گئے ہیں۔ نہیں بلکہ وطن کو بھلا دینے والی جگہ میں رکھے گئے ہیں جب وہ حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر بچوں کی سادگی کے لہجہ میں اپنے باپ کے واسطے دعا کی درخواست کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود نہایت شفقت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت اولاد کے فوائد کا ایک سماں بندھ جاتا ہے۔ مسیح اول نے بھی کہا تھا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں کے لئے ہے یعنی ان کے لئے جو بچوں کی طرح اپنے آپ کو گناہوں سے بے خبر بنائیں اس نے تو صرف کہا تھا۔ لیکن مسیح ثانی نے اس پر ایک عملی کارروائی کی ہے اور ایک ایسا محکمہ قائم کیا ہے۔ جس میں کم سن بچوں کی تربیت اور تعلیم ایسے پاک اثر کے ماتحت کی جائے کہ وہ بڑے ہو کر نیکی اور تقوے میں بھی بڑے ہو جاویں۔

مدرسہ کے اسٹاف میں لائق اور تجربہ کار استادوں کی ایزادی کی گئی ہے جیسا کہ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ صاحب جو کہ کئی جگہ حسن انتظام کی ہیڈ ماسٹری کے سبب صیغہ تعلیم کے مشہور اور لائق ممبر ہیں۔ اور مامون خاں صاحب جو ورزش ماسٹر ہیں اور نہایت محنت کے ساتھ مدرسہ کے وقت میں اور مدرسہ کے وقت کے باہر طلباء کی جسمانی ورزش بھی بہم تن مصروف رہتے ہیں۔

مدرسہ کی موجودہ عمارت میں بھی کئی نئے کمرے بنائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ایک وسیع زمین مدرسہ کے واسطے ایک شاندار عمارت بنانے کے واسطے خرید کی گئی ہے۔ صرف طلباء کی خاطر ایک ڈسپنسری الگ ہے جس میں ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب نہایت محنت اور توجہ کے ساتھ بیمار بچوں کی خبرگیری کرتے ہیں۔ سرکار نے منظور فرمایا ہے کہ وظیفہ خوار طلباء کو اس مدرسہ میں سرکاری وظائف ملا کریں۔

سال رواں کے نتائج امتحانات کے عمدہ رہنے کے سبب مولوی سرور شاہ صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب قاضی امیر حسین صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب کی تنخواہوں میں ترقی کی گئی ہے۔ گو یہاں کے مدرسین صرف دینی خدمت کے ادا کرنے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ کئی ایک یتیم اور مسکین طلباء بھی یہاں رہتے ہیں جن کا تمام خرچ انجمن احمدیہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔

مدرسہ کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کے ممبر حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ رئیس مالیرکوٹلہ۔ اور مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہیں۔ ایسے بزرگوں کا نام ہی مدرسہ کی بہتری اور نیک انجام کے واسطے انشاء اللہ پوری گارنٹی ہے۔

غرض مدرسہ کی حالت ہر طرح سے نہایت ہی قابل تشفی ہے اور جن احباب نے تاحال اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے کا ارادہ نہیں کیا ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس عمدہ موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے انہیں بہت ہی جلد کوشش کرنی چاہئیے۔

میں دیکھتا ہوں کہ جو بچے کچھ عرصہ تک یہاں رہتے ہیں۔ وہ تقوے میں خاص ترقی کرتے ہیں اور ایک اسلامی محبت اور غیرت کا جوش ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے بیرونی مدارس کے طلباء میں جو خرابیاں بد صحبتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان سب سے وہ اللہ تعالے کے فضل سے محفوظ رہتے ہیں۔ صبح سویرے اٹھ کر بعد نماز فجر تمام بورڈنگ ہوس کے طلباء تلاوت قرآن شریف میں مصروف رہتے ہیں اور ہر طرح سے تمام دینی امور کی پابندی کی جاتی ہے۔

[illegible]

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے

ایک زیادتی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵ صفحوں میں شامل ہیں

ایک اور زیادتی یہ ہے۔ کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہو گئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے میں ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵- جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپے قیمت اخبار بدر روانہ کر دیں گے۔ ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دی جائے گی

۲- بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ

ا۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراجدین عمر

صاحب عمر کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر رسالہ کی تھیں۔ ان کو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینیجر بدر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ آنہ

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بیفائدہ خط وکتابت کرنی طرفین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴)۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۵۰ روپیہ سے کم نہو۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی۔

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین (۶) ضمیمہ تقسیم کرائی تھی ضمیمہ زیبقعد لیا جاوے بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری لگا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈوئی۔ کے متعلق تازہ ڈاک ولائیت میں خبر آئی ہے کہ وہ دل کی بیماری میں گرفتار ہے اور اس کے بچنے کی اُمید نہیں اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ یسوع کی طرح ڈوئی بھی لوگوں کو بیماری سے نجات دیتا تھا۔ مگر اپنے آپ کو نجات نہیں دیسکتا۔

پادری ٹسلن صاحب نے شہر پونیا واقعہ ملک امریکہ کے گرجا میں اپنے وعظ میں یہ فرمایا تہا کہ یسوع کے کنواری سے پیدا ہونے کا قصہ غلط ہے اور اس کی خدائی والی بات بھی جھوٹھ ہے اس کے سبب سے اس گرجہ کے نمازیوں میں بہت شور بپا ہو رہا ہے اور پادری صاحب پر کفر کا فتوے لگایا جا رہا ہے۔

میکسم گورکی ۔جو روس کا ایک مشہور ریفارمر ہے اس نے امریکہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس زمانہ میں عیسائیت ایک غلاموں کا مذہب جو خود غلام ہیں اور دوسروں پر ظلم کرنے کے واسطے عیسائیت کی بنیاد تلاش کرتے ہیں۔

ارنسٹ ہیکل صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ مجھ پر پادریوں نے ایک جھوٹھا الزام لگایا ہے کہ میں عیسائی ہو گیا ہوں میں ہرگز عیسائی نہیں ہوا میرے خیالات عیسائیت کی مخالفت میں اب بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔

پادری چارلس ہال پیری صاحب جو کہ شہر کیمبرج ماس واقعہ ملک امریکہ کے پادری تھے۔ چند لڑکیوں کے ساتھ بد ارتکاب کے سبب گرجہ سے علیحدہ کئے گئے

مسلمان اسپین میں ۔ ایک صاحب جو کہ اپنا نام ایل یس تبلاتے ہیں ولائیت کے اخبار ایگ ناشک جنرل مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب جب کہ ہماری شہزادی ہسپانیہ کی ملکہ بننے والی ہے اگر اُس ملک کے کچھ حالات اس جگہ بیان کئے جاویں۔ تو ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے ہسپانیہ اس وقت ایک خوب ملک ہے لیکن اگر اہل ہسپانیہ مسلمانوں کو اپنی بے وقوفانہ اور مجرمانہ بغاوت کے ساتھ نکال دیتے تو یہ ملک آج بہت ہی خوب ہوتا۔ ہسپانیہ میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک علم و ہنر کی مشعل کو روشن رکھا حالانکہ اُس وقت باقی سارے یورپ میں تاریکی پھیلی ہوئی تہی مسٹر سٹینلے لین پول نے ہسپانیہ میں مسلمانوں کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس میں سے چند سطرین اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ماتحت ہسپانیہ کا ملک قریباً آٹھ سو سال تک تمام یورپ کے واسطے ایک مہذب اور شائستہ سلطنت کی زندہ مثال تھا۔ اُس کے صوبے زرخیز تھے اور فاتحین کی دانائی اور محنت کے سبب وہ کوئی سو گنا عمدہ پھل لاتے تھے۔ بے شمار نئے شہر مسلمانوں کی سلطنت کے سبب بن گئے تھے جن کے نام آج تک قدیم سلطنت کی یادگار ہیں۔ ہنر۔ علم۔ سائنس ایسے وقت میں اس جگہ ترقی پر تھے۔ جیسا کہ باقی یورپ میں کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا تھا مسلمانوں کی شاگردی اختیار کرنے کے واسطے لوگ فرانس۔ جرمنی اور انگلستان تمام ممالک سے یہاں آتے تھے۔ یہاں کے سرجن اور ڈاکٹر دنیا میں مشہور تھے اور عورتیں بھی ڈاکٹر پیشہ ہوتی تھیں۔ ریاضی۔ علوم نجوم۔ نباتات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ قانون سب کی تکمیل ہسپانیہ مین ہوتی تہی۔ اور صرف ہسپانیہ ہی میں ہوتی تھی۔ زراعت کے عملی کارخانے۔ آب پاشی کے عملی ذرایعہ۔ قلعہ بندی جہاز سازی۔ اعلےٰ درجہ کے کارگہ۔ لوہاروں کے کارخانے گمہاروں کے کارخانے سب کے سب اسلامی ہسپانیہ میں اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جنگ کے ہنر میں بہی ویسا ہی کمال تھا۔ جیسا کہ ایام صلح کی دستکاریوں میں ان کے جہازی بیڑے بحیرہ روم پر حکمراں تھے۔ غرض ایک سلطنت کو عظیم الشان اور اقبال مند کرنے کے لئے اور شائستہ بنانے کے واسطے جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب اسمیں موجود تہین۔"

ہمارے دوست عبد الحق سورائٹ صاحب نے جزیرہ نیوزیلنڈ سے ایک اخبار بنام آک لینڈ ویکلی نیوز کا ایک پرچہ بھیجا ہے جس میں سان فرانسسکو کے زلازل کے بیان کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق زلزلہ کا تذکرہ ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ پر دیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

زلزلہ کے متعلق پیشگوئی

ایک ہندوستانی نبی

ہندوستان سے ایک ماہواری رسالہ بنام ریویو آف ریلیجنز نکلتا ہے جس میں سخت زلازل کے متعلق ایسی پیش گوئیاں درج ہیں جن کا ذکر سان فرانسسکو کے زلزلہ پر روشنی ڈالنے کے واسطے کرنا خاص دلچسپی کا موجب ہوگا یہ پیش گوئیاں کرنے والے مرزا غلام احمد صاحب ہیں جو کہ ہندوستان میں ایک مذہبی فرقہ کے امام ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا دعوی ہے۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور الٰہی الہامات کی بنا پر انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی موت کا وقت قریب ہے اور یہ بہی شائع کیا ہے کہ بدکاروں کو سخت سزا دی جائے گی۔ ان کے الہامات کے شائع شدہ الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی تلخ زندگی ہو جائے گی۔

پھر مرزا صاحب نے اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے ریویو میں بہی ایک خوفناک زلزلے کی خبر دی تہی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ "مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا ...... وہ قریب ہو یا بعید ہو وہ پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے۔" وہ یہ بہی بیان فرماتے ہیں کہ ۴ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ ہند میں آیا۔ اس کے متعلق بھی پانچ ماہ پہلے سے اطلاع دی گئی تھی۔

برکات دولت برطانیہ

مندرجہ ذیل نظم صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد خلف الرشید حضرت مسیح موعود دام اللہ برکاتہم نے ایمپائر ڈے کی تقریب پر کہی - ایڈیٹر

یاد ایام کہ تھے ہند پہ اندھیر کے سال
ہر گلی کوچہ پہ ہر شہر پہ آیا تھا وبال
روز روشن میں لٹا کرتے تھے لوگوں کے مال
دل میں اللہ کا تھا خوف نہ حاکم کا خیال
ہر طرف شور و فغاں کی ہی صدا آتی تھی
سخت سے سخت دلوں کو بھی جو تڑپاتی تھی

رحم کرنا تو کجا ظلم ہوا تھا ... پیشا
لوگ بھولے تھے کہ ہے نام مروت کس کا
چار سو ملک میں تھا ہو رہا شور و غوغا
بلکہ سچ ہے کہ نمونہ وہ قیامت کا تھا
کبھی آتا نہ کوئی دوست کسی دوست کے کام
دل سے تھا محو ہوا مہر و محبت کا نام

سلطنت میں بھی تزلزل کے نمایاں تھے نشان
صاف ظاہر تھا کہ ہے چند دنوں کی مہمان
قاضی و مفتی بھی کھو بیٹھے تھے اپنا ایمان
رحم و انصاف کے وہ نام سے بھی تھے انجان
ایسے لوگوں سے تھا انصاف کا پانا معلوم
خیال انصاف کا تھا جن کے دلوں سے معدوم

افسر فوج لڑائی کے فنوں میں چوپٹ
منہ سے جو بات نکل جائے پھر اس پر تھی ہٹ
رہتی آپس میں بھی ہر وقت ہی ان کی کھٹ پٹ
تھے وہ بتلاتے ہر ایک دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ
پر کوئی موقع لڑائی کا جو آجاتا تھا
صاف ہر کوئی وہاں آنکھیں چرا جاتا تھا

سلطنت کچھ تو انہیں باتوں سے بیجان ہوئی
کچھ لٹیروں نے غضب کر دیا آفت ڈھائی
اک طرف مرہٹوں کی فوج ہے لڑنے کو کھڑی
دوسری جا پہ ہے سکھوں نے بھی شورش کر دی
چاروں اطراف میں پھیلا تھا غرض اندھیرا
لشکر یاس نے ہر سمت سے تھا آگھیرا

لٹتے پھرتے رہیں آپس میں امیر اور وزیر
کیوں پسیں گھن کی طرح ساتھ غریب اور فقیر
مدعا ان کا تو لڑنے سے ہے بس تاج و سریر
ہاتھ میں یاروں کے رہ جائے گی خالی کفگیر
ان غریبوں کو امیروں نے ڈبویا افسوس
بات جو بیت چکی اس پہ کریں کیا افسوس

الغرض چین کلیجے کو نہ دل کو آرام
رات کا فکر لگا رہتا تھا سب کو سر شام
صبح کو خوف کہ ہو آج کا کیسا انجام
رات دن کاٹتے اس طرح سے تھے وہ ناکام
دل سے ان کے یہ نکلتی تھیں دعائیں دن رات
یا الٰہی تیرے فضلوں کی ہو ہم پر برسات

انپہ ڈالی گئی آخر کو تلطف کی نظر
قتل کا فور اڑا دل سے جو تھا خوف و خطر
یک قلم ملک سے موقوف ہوئے شورش و شر
نہ تو رہزن کا رہا کھٹکا نہ چوروں کا ڈر
پھائے رکھے گئے وہ ان مرہم کافوری کے
دئے جاتے تھے جہاں زخم جگر کے چوکے

قوم انگلش نے دیا آکے سہارا ہم کو
بحر ادبار کے ہے پار اتارا ہم کو
ورنہ صدموں نے تو تھا جان سے مارا ہم کو
آگے مشکل تھا بہت کرنا گذارا ہم کو
ہند کی ڈوبی ہوئی کشتی ترائی اس نے
اک کی بگڑی ہوئی بات بنائی اس نے

رحم وہ ہم پہ کئے جن کی نہیں کچھ گنتی
جن میں سے سب سے بڑی مذہبی ہے آزادی
ساتھ لائے یہ ہزاروں نئی ایجادیں بھی
جو نہ کانوں تھیں سنی اور نہ تھیں آنکھوں دیکھی
عدل و انصاف میں وہ نام کیا ہے پیدا
آج ہر ملک میں جسکا کہ بجا ہے ڈنکا

شیر و بکری بھی ہیں اک گھاٹ پہ پانی پیتے
نہیں ممکن کہ کوئی ترچھی نظر سے دیکھے
ایک ہی جا پہ ہیں سب رہتے برے اور بھلے
کیا مجال ان سے کسی کو بھی جو صدمہ پہنچے
سب جو آپس میں ہیں یوں ہو رہے شیر و شکر
اس لئے ہے کہ نظر سب پہ ہے ان کی یکسر

ہند میں ریل انہوں نے ہی تو جاری کی ہے
آمد و رفت میں جس سے بہت آسانی ہے
صیغہ ڈاک کو انہوں نے ترقی دی ہے
ملک میں چار طرف تار بھی پھیلائی ہے
تاکہ انصاف کے پانے میں نہ ہو کچھ دقت
منصفوں اور ججوں تک کی بھی کی ہے کثرت

علم کا نام و نشان یاں سے مٹا جاتا تھا
شوق پڑھنے کا دلوں میں سے اٹھا جاتا تھا
کوئی عالم کبھی اس ملک میں آجاتا تھا
دیکھکر اس کا یہ حال اشک بہا جاتا تھا
یہ وہ بیمار تھا جس کو سبھی رو بیٹھے تھے
ہاتھ سب اس کی شفا یابی سے دھو بیٹھے تھے

پر وہ رب جس نے کہ سب کچھ ہی کیا ہے پیدا
نہ تو ہے باپ کسی کا نہ کسی کا بیٹا
سارے گندوں سے ہے پاک اور ہے واحد یکتا
نہ وہ تھکتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا پیتا
رحم کرتا ہے ہمیشہ ہی وہ ہم بندوں پر
کرسی عدل پہ بیٹھے گا جو روز محشر

جو کہ قادر ہے جسے کچھ بھی نہیں ہے پروا
ٹھیک کر دے اسے دم میں کہ ہو جو کچھ بگڑا
دیکھکر یہی یہ حالت اسے جب رحم آیا
دیکھو انگلینڈ سے اس قوم کو یاں لے آیا
جس نے آتے ہی وہ نقشہ ہی بدل ڈالا ہے
جس جگہ خار تھا اب واں پہ گل و لالہ ہے

سلسلے ہر جگہ تعلیم کے جاری ہیں کئے
شہروں اور گاؤں میں اسکول بکثرت کھولے
کالجوں کے بھی ہیں شہروں میں کھلے دروازے
ہر جگہ ہوتے ہیں اب علم و ہنر کے چرچے
کام وہ کر کے دکھایا کہ جو ناممکن تھا
آئے جب ہند میں وہ کیا ہی مبارک دن تھا

قوم انگلش تری سب قوموں پہ ہے یکہ تاز
اس لئے تجھ پہ ہمیں ناز ہے سب سے بڑھ کر

ایک بے نظیر دوائی
جس کے اجزاء کو نہایت محنت کے ساتھ حاصل کرکے
ہمنے طیار کیا ہے۔ اور اُس کا نام
جیون بوٹی
رکھا۔ اس کی دوسری جزو کا نام زدجام عشق ہے
ہمارے کارخانہ میں یہ دوا خاص ترکیب کے ساتھ ایک عرصہ سے بنائی جاتی ہے اور بیشمار لوگ اس سے کلی فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور بہت سے مایوس العلاج مریض ہمارے زیر علاج رہ کر اس کو آزما چکے ہیں اور کثیر التعداد خریداروں میں سے ایک نے بھی اس کے غیر مفید ہونے کی کبھی شکایت نہیں کی ہر ایک کی شہادت ہے کہ یہ تیر بہدف دوا ہے اور مردمی کی کالعدم حالت کے لئے سچ مچ کی جیون بوٹی۔ اس کو استعمال کرکے کوئی شخص محروم اور مایوس نہیں رہا۔ اگر آپ نوعروسی کی سچی خوشی قدرت کی سب سے بڑی منشا کی تکمیل۔ بقائے نسل جوش شباب۔ لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بڑھاپے میں زور جوانی اور قوت مردمی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس جیون بوٹی کا استعمال کریں۔ جو جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہے
جیون بوٹی کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ جسم کا وزن ایک ہی مہینہ میں تین سیر بڑھ جاتا ہے بدن کو وزن کرواکر آزمائو
جیون بوٹی کے استعمال سے زور قوت تندرستی اور جوانی کی تمام کیفیتیں پھر موجود ہو جاتی ہیں۔ جوانی کی پیدا کی ہوئی بیماریاں کمزوریاں رنگ کی زردی اور دوسرے عام اور خاص اعضا کی سستی اور ناطاقتی باقی نہیں رہتی۔ معدہ قوی ہاضمہ درست ہو کر غلبہ روح ورنگ وخون کی جودت سے تناسلی قواء نہایت قوی ہو جاتے ہیں۔
جیون بوٹی کے استعمال سے وہ لوگ جو طاقت رجولیت مفقود ہو جانے کے باعث زندہ درگور ہونے کو غنیمت شمار کرتے تھے یا شادی کرانے سے بوجہ ندامت خانہ بدوش پھرتے تھے پھر اقتور جوانمرد اور قوی مرد ہو گئے اور کئی اجڑے ہوئے گھر آباد اور بے اولادوں کی مرادیں بفضل تعالیٰ حاصل ہو گئیں۔
جیون بوٹی کا ایک ایک قطرہ عنین کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے اور قوائے متناسلہ و میہیجہ میں اس کے چند روز پینے سے اس قسم کی سریع التاثیر تحریک ہوتی ہے کہ مردہ طاقت رجولیت گویا نیستی سے ہستی کی صورت میں آجاتی ہے۔
جیون بوٹی کے استعمال سے بدن دن بدن سرخ اور طیار ہوتا چلا جاتا ہے اور حوصلہ اور قوت اس قدر پیدا ہوتی ہے کہ انسان کا دل خود بخود اچھلنے اور کودنے پر آمادہ رہتا ہے۔ دودھ اور گھی دل مانگے ہضم ہوتا ہے۔
جیون بوٹی کے استعمال سے زندگی کا لطف اور شباب کا مزہ از سر نو حاصل ہوتا ہے۔ اعضائے تولید کے عصبی نقص سلسل بول اعضاء کا رعشہ کمی خون اور جملہ جسمانی کمزوریوں کے لئے لاثانی دوا ہے ایک دفعہ ضرور اس کی آزمائش کرنی چاہیئے۔
(آئینہ صحت نامت)
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور نولکھا سے طلب کرو
(جنتری ۱۹۰۶ء مفت)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

چہ گویم باتو گر آئی بہ دارالامان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۲۵ — نمبر ۲۵

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۱ جون ۱۹۰۶ء عیسوی — سلسلۃ القدیم جلد ۵

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ ۔ ۔ ۵
معاونین درجہ اوّل جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ۔ ۔ ۵
معاونین درجہ دوم جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ۔ ۔ للعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عار
عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ پائی صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے حساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے ۔ ۔ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہ ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے ۔
لوکل ۔ ۔ ۔ عار افریقہ ۔ ۔ ۔ ۵ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کذب است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

جیون بوٹی
جیون بوٹی
هوالشافی
یہ وہ شاندار دوائی ہے۔ جس کا تجربہ بڑے بڑے
آدمیوں نے کیا ہے۔ اور جس کے فوائد کے مایوس مریض بھی
قائل ہیں۔ بدن میں خون صالح پیدا کرنا۔ موٹا تازہ کرنا۔ تمام
ضعف اور سستی کو دور کرنا۔ نادانی
کے زمانہ کی خرابیوں کو دور
کرنا۔ خاص قوتوں کو بڑھانا۔ جن
لوگوں کو بہت دماغی محنت کرنی
پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھنا
اور گئی ہوئی صحت کو واپس لانا یہ اس دوائی کا کام ہے
جیون بوٹی
قیمت فی شیشی مع حبوب زر جام عشق۔ تین روپے
المشتہر
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ
مرہم عیسیٰ نولکھا
لاہور
خزانۂ صحت
خزانۂ صحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر - مسیح

۲۸ - ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۱ - جون ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۴ - جون ۱۹۰۶ء

واذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون

ترجمہ - اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت مچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔

۱۶ - جون ۱۹۰۶ء - زلزلہ آنے کو ہے

۱۹ - جون ۱۹۰۶ء

میاں منظور محمد کے اس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا - بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔

(۱) کلمۃ العزیز
(۲) کلمۃ اللہ خاں
(۳) وارڈ
(۴) بشیر الدولہ
(۵) شادی خاں
(۶) عالم کباب
(۷) ناصر الدین
(۸) فاتح الدین
(۹) ھذا یوم مبارک

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں کتاب حقیقۃ الوحی کے چھاپنے کا انتظام کیا جا رہا ہے
۲ - حضرت حکیم الامت کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ میں ہوا کرتا ہے۔
۳ - اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب مع ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ماسٹر احمد حسین صاحب بابو نور الدین صاحب وغیرہ امرت سر سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

عاجز راقم (محمد صادق) کے گھر میں شب درمیانی ۱۵ و ۱۶ جون ۱۹۰۶ء کو یعنی جمعہ کے دن کے بعد کی رات میں ایک بجے کے قریب لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

معذرت

آج کل بوجہ سودیشی کے اخبار کے واسطے کاغذ کے مہیا کرنے میں بہت سی مشکلات ہو رہی ہیں۔ پروپرائٹر صاحب کو کتنے عرصہ سے نہایت تاکیدی پیغام بھیجے جا رہے ہیں کہ لاہور سے کاغذ جلد ارسال فرما دیں گا اب تک کاغذ نہیں آیا۔ اس واسطے اگر ہفتہ آیندہ کا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے۔ تو احباب معاف رکھیں۔ اس سال میں اخبار بدر اللہ تعالےٰ کے فضل سے برابر باقاعدہ وقت پر بلا ناغہ نکلتا رہا ہے۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایسا لکھنے کی ضرورت پڑی ہے۔

مینجر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲

۱ - یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کمی رعایت نہ ہو سکیگی - بیفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔
(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں
۳ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔
۴ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے - ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا
۵ - اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

اعلان - بھائی خان عبد العزیز رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے واہی چندہ ریویو اور اخبار بدر کے اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے ہندوستان میں سفر کریں گے۔ احباب ان کو امداد دیں +

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلسّلام اے ہادیٔ راہِ ہُدےٰ
اَلسّلام اے معدنِ صدق و صفا
اَلسّلام اے قامعِ کذب و دروغ
اَلسّلام اے منبعِ نورِ خدا
اَلسّلام اے دافعِ شرک از جہان
اَلسّلام اے دافعِ جور و جفا
اَلسّلام اے ابرِ فضلِ ذوالجلال
اَلسّلام اے مظہرِ انوارِ ہا
اَلسّلام اے مہدیٔ آخر زماں
اَلسّلام اے جائے تو دارالشفا
اَلسّلام اے رہنمائے گمرہاں
اَلسّلام اے مخزنِ اسرارِ ہا
اَلسّلام اے پیشوائے مومناں
اَلسّلام اے قاطعِ زنارِ ہا
اَلسّلام اے مغزِ ہندوستان
اَلسّلام اے سرورِ اہلِ وفا
اَلسّلام اے خوئے تو خوئے نبیؐ
اَلسّلام اے روئے تو شمس الضحےٰ
اَلسّلام اے موئے تو عنبر فشاں
اَلسّلام اے روئے تو بدر الدجےٰ
اَلسّلام اے دافعِ ظلمات و کفر
اَلسّلام اے شافعِ روزِ جزا
اَلسّلام اے فخرِ سردارِ رُسلؐ
اَلسّلام اے پس رو تو اولیا
اَلسّلام اے شمعِ جمعِ آخرین
اَلسّلام اے یاورِ ہر دو سرا
اَلسّلام اے کعبۂ انوارِ حق
اَلسّلام اے قبلۂ اہلِ صفا
اَلسّلام اے شہرِ دین آباد شد
اَلسّلام اے بحرِ انوارِ آلہ
اَلسّلام اے گلبنِ باغِ نبی
اَلسّلام اے دستگیرِ دوسرا
اَلسّلام اے فتنہ را شد پشت خم
اَلسّلام اے صلح در ارض و سما
اَلسّلام اے درگہت دارالامان
اَلسّلام اے سایۂ لطفِ خدا
اَلسّلام اے قادیان آراستی
اَلسّلام اے قاتلِ کفارِ ہا
اَلسّلام اے بیکساں را کس توئی
اَلسّلام اے دردِ دلہا را دوا
اَلسّلام اے کانِ عرفان اَلسّلام
اَلسّلام اے لعلِ تاباں رہنما
از طفیلِ مقدمت مے شد خلاص
عیسیٔ مریم ز الزاماتِ ہا
کور چشماں را نظر سوئے سما
مہر از مغرب بیاید بہرِ ما
لیک خورشیدِ جہان از شرقِ ہند
جلوہ زد از گفتۂ خیر الورےٰ
شپراں را دیدۂ حق بین کجا
نور بینند از در و دیوارِ ہا
کے شود منظور در درگاہِ تو
کفش بردارے کنم شام و صبا
در دلِ مہجور ہست ایں آرزو
یک نظر کن چشمِ رحمت برکشا

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر علاقہ چرار شریف طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی قادیاں دارالامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رپورٹ جلسہ جماعت احمدیہ ضلع گجرات

چند ہمدردانِ ملت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کو پڑھ کر یہ تجویز قرار دی کہ ہر دو ماہ کے بعد ایک خاص مقام پر جماعت احمدی کا جلسہ منعقد کیا جاوے جہاں قرب وجوار کے احباب و اصحاب جمع ہو کر اپنی بہتری کی تجاویز و بہبودی کی تدابیر سوچیں اور اپنے میں جو جو نقص ہیں۔ ان کو محسوس کر کے دور کرنے کی کوشش کریں اور آپس میں برادرانہ تعلقات محبت قائم اور رشتہ اخوت کو مستحکم کر کے آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں داخل ہوں سب سے بڑھ کر یہ کہ اشاعت اسلام وغیرہ مدات کی خاطر چندہ باقاعدہ قائم کیا جائے اور اس کے متعلق پر زور تحریک کی جائے

پچھلے دنوں مقام ہیلاں میں ایک مختصر سا جلسہ ہوا مگر بوجہ نہ ہونے کسی منتظم و مہتمم کے ابتدائی حالت میں رہا۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے دوسرا جلسہ موضع رتمل تحصیل پھالیہ میں مجبی مرحوم ڈاکٹر رحمت علی صاحب غفر اللہ کے بھائی پیر برکت علی صاحب کی سعی جمیلہ سے انعقاد پذیر ہوا

چونکہ یہ مقام حضرت نوشہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار کی وجہ سے یوں بھی ایک بت کدہ ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی توحید و جلال کا بالمخصوص ذکر کرنے کے لئے ضرور یہ جلسہ یہیں ہونا چاہیئے تھا۔ (بت کدہ میں نے اس لئے کہا کہ بچشم خود بیسیوں آدمیوں کو صف بستہ گوہر شاہ کی قبر پر امت مرحومہ کے ناخلفوں کو سجدہ کرتے دیکھا۔ اللہ اکبر۔ رسول الثقلین کی امت اور یہ کرتوت۔ بخدا جگر پھٹ گیا اور چشم پرآب ہو گئی۔ جب یہ رنج وہ دل شکن سین دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ابھی کوئی زلزلہ آتا ہے۔ اور اس مقام کو الٹ دیتا ہے۔ جو لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں امام کی کیا ضرورت۔ لوگ بدستور متقی پرہیزگار ہیں وہ اس نظارے کو دیکھیں اور آہ حسرت بھریں) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پیر امام الدین صاحب نے تمام قرب وجوار میں دورہ کر کے اپنے بھائیوں سے شمولیت کے لئے دستخط کرائے اور دو بار ۹ سہ بارہ یاد دہانیاں کیں۔ گو تاریخ مقررہ پر اکثر صاحبان نے الکرام اذا وعدوا فا یعنی والمؤفون بعھدھم کی تعمیل کر کے نہ دکھائی۔ مگر تاہم کافی بلکہ کافی سے بڑھ کر رونق ہو گئی۔ ان نہ آنے والوں میں سے صوفی غلام رسول صاحب کے وعدہ خلافی کو خاص طور سے نوٹ کیا گیا۔ جو سب کی رنجیدگی کا موجب ہوا۔ گو میں اپنے پیارے بھائی پر حسن ظن رکھتا ہوں مگر ان سے کوئی خاص اطلاع حال نہیں پہنچی۔ ایسا طرز عمل اور بھی قابل افسوس ہو جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے آف گجرات باوجود ضعف و نحافت و دائمی علالت کے اتنے کوس کا سفر برداشت کر کے دو دن پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی باوجود اپنی بیوی کی خوتید گی کے اپنے چھوٹے بچے کو کندھوں پر اٹھائے (کیونکہ وہ ان کے بغیر تنہا نہ رہ سکتے تھے) ایک دن اول پہنچ گئے۔ آپ ایک واعظ خوش بیان ہیں۔ اور آپ کا وعظ شرک و بدعت کی تردید سے لبریز بعض لطائف کے سبب مزا دے جاتا ہے۔ امید ہے کہ جماعت کی توجہ سے ان کی خانہ آبادی ہو جائے۔ تو پھر وہ آزاد ہو کر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت ادا کر سکیں گے اور قاضی صاحب کے مضامین احمدی گوجراتی کے نام سے تو دو تین سالوں سے الحکم و بدر کے ناظرین دیکھتے ہیں ان سے انٹروڈیوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

جمعہ ۱۰۔ جون ۱۹۰۶ء کی دوپہر تک رجوعہ۔ ہیلاں۔ دہیر وغیرہ ذلک سے احباب آگئے۔ خطبہ سے پہلے قاضی صاحب نے یا ایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون۔ پر چند منٹ تقریر دلپذیر کی۔ اور گوش دل سے سننے کی ہدایت کی۔ ورنہ ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون کا زجر

موجود ہے۔ خطبہ حافظ وزیرآبادی نے پڑھا آپ نے قل عمرین ہم کا وعظ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم سے شروع کیا۔ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے۔ اس بات کی چند مثالیں دے کر موجودہ نسل کو ان کے خلائف قرار دیتے ہوئے جتایا کہ موت سر پر کھڑی ہے پس دوڑو اور جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ ایک مرتبہ نہر پر پانی کے لئے اتنی کوشش اور جنت (جس کا رقبہ آسمان وزمین سے بڑا ہے) کے لئے یہ سستی۔ یہ زمین متقیوں کے لئے ہے۔ جن کی یہ صفات ہیں۔ خوش حالی و تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں یہاں پر آپ نے انفاق فی سبیل اللہ کے ثواب و برکات کے متعلق بہت سی آیتیں مثل مثل الذین ینفقون اموالہم کے سنائیں۔ وہ اسی زمانہ کی طرف اشارہ ہے پس تم بیعت کے اقرار پر نظر کرکے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم آیۃ پر پورا پورا عمل کر دکھاؤ۔ پھر والکاظمین الغیظ پر کچھ تقریر کی۔ اور انیر میں ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین پر اسے ختم کیا اور ہمت سے کام لینے کی تاکید کی۔ بعد از نماز جمعہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قرآن شریف سے افتتاح ہوا۔ بعد ازاں قاضی صاحب نے اپنی تقریر مسئلہ خیرات پر سامعین کی رعایت کے خیال سے پنجابی زبان میں شروع کی۔ پورے سوا دو گھنٹے تک آپ نے نہایت بسط سے اس کے تمام پہلوؤں کو دکھایا۔ یہ تقریر علیحدہ چھپیگی۔ فی الحال اس کے عنوان بطور خلاصہ بتائے جاتے ہیں (۱) جنت الذین ینفقون فی السراء والضراء کے لئے ہے (۲) جو سونا چاندی دباتے اور فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرتے ان کے لئے عذاب ہے۔ ترش روئی کے سبب ماتھے پر داغ اور بے رخی کے سبب پہلو پر اور پیٹھ پھیرنے کے سبب پشت پر داغ لگایا جائے گا۔ ایسا ہی جو بخل اختیار کرتے اور لوگوں کو بھی بخل کی تحریک کرتے اور خدا کے انعام چھپاتے ہیں۔ ایسے کافروں کے لئے عذاب ذلت ہے۔ (۳) قارون کا حال قرآن کریم سے اور اس کا انجام۔ باغ والوں کا قصہ (سورہ ن) (۴) دولت مندی بخیلوں کے لئے وبال جان ہے۔ انما یرید اللہ لیعذبہم بہا فی الحیوۃ الدنیا۔ (۵) دولتمند کئی نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے (۶) خدا کے دین میں پہلے اس اذلنا بادی الرای۔ میں داخل ہوتے ہیں (۷) دینے کے قواعد۔ من۔ اذی۔ ریا۔ خبیث شے سے خالی ہو۔ فقر سے مت ڈرو۔ کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے۔ محض ابتغاء وجہ اللہ ہو (۸) غیر ارتحقاق کے مطابقت مستحق غیر مستحق کی تمیز۔ سوال کرنا ایک ذلت ہے (۹) تمام باتوں سے بچنے کے لئے اپنے امام موعود کے پاس بھیجدے نہ ریا نہ من نہ اذی نہ مستحق وغیر مستحق کا جھگڑا ہے۔ جب نقود ایمان سپرد کر دئے تو یہ نقود تسلیم کرنے میں کیا تامل ہے؟ (۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چندہ وصول کرتے۔ اس وصول کرنے کا قرآن میں (۱۱) منافقین کے اس چندہ کی نسبت اعتراضات (۱۲) چندے کو چٹی سمجھنے والے اور موجب قربات جاننے والے وونوں فریق زمانہ نبوی میں (۱۳) جنگ تبوک کا حال حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی مالی جانی امداد۔ ابو عقیل انصاری کا قصہ غرض یہ تقریر بلحاظ اپنے طرز استدلال و شستگی بیان و جامعیت و متانت کے قابل قدر تھی۔ بعد نماز عصر چھ سات رزولیوشن پاس ہوئے اور سب بھائیوں نے اقرار کیا کہ ہم نماز اپنے اول وقت پر باجماعت ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے اور جمعہ کے لئے کاروبار دنیا دی چھوڑ کر بالضرور مسجد میں حاضر ہو جانے اور اپنے گھر کی مستورات کو نمازی بنانے میں خاص کوشش کریں گے (۲) چندہ خاص اہتمام سے باقاعدہ بھیجیں گے۔ چنانچہ قاضی صاحب کی تقریر کے انجام پر ۱۲ روپیہ کے قریب چندہ جمع بھی ہو گیا تھا (۳) ایک دوسرے کی ہمدردی شادی وغمی تجہیز و تکفین و جنازے کے لئے چار چار پانچ پانچ کوس سے بھی بشرط ضرورت کاروبار چھوڑ کر حاضر ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ بعض جگہ ایک دو آدمی احمدی ہوتے ہیں اور مخالف ان کی چارپائی تک اٹھانے کے روادار نہیں ہوتے۔ اتباع رسم و رواج ایسے مواقعہ پر چھوڑ کر محض سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں گے۔ رشتہ ودریاں آپس میں کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

عشاء کے وقت حافظ صاحب کا عام وعظ ہوا۔ رکوع تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ والا شرک و بدعت کی پورے طور سے تردید کرتے ہوئے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی صداقت و دجال وغیرہ کی حقیقت بیان کی گئی۔ جو پسند ہوئی۔ صبح قاضی صاحب نے بعد نماز فجر قل ھو اللہ پر ایک لطیف تقریر کی اور اسے ثلث القرآن کہنے کا سبب بتاتے ہوئے ایک لطیفہ بیان کیا کہ ملاں کا خیال ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے صفات ہیں۔ ان کے رو سے یہ سورۃ ان پر صادق آتی ہے۔ جو بڑی بھاری غلطی ہے۔ موضع رجوعہ میں جہاں پہلے دنوں ایک بھاری جماعت تھی اور اب بوجہ نہ ہونے کسی اہتمام کنندے کے کچھ سستی جا رہی تھی ایک مسجد کی بنا کی تحریک کی گئی کیونکہ پہلی مسجد سے مخالفین روکتے ہیں۔ یہ تجویز بھی بہت زور لگانے کے بعد منظور ہوئی اور آئندہ جلسہ بھی اگست کو وہیں قرار پایا۔ پیر صاحب نے دعوت و مہمان نوازی کا انتظام یعنی اپنی میزبانی کے فرائض کو بوجہ احسن ادا کیا۔ اور تمام خرچ حضرت اللہ اٹھایا میں چاہتا ہوں کہ تمام اضلاع میں ایسے ہی جلسے ضرور ہوا کریں۔ پھر امید ہے کہ عبدالحکیم ایسوں کو بے ہودہ اعتراضات کا موقعہ نہ ملیگا۔

سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع گوجرات

۱۱ - جون سنہ ۱۹۰۶ء

التماس

اگر کسی صاحب کے پاس پیارے حضرت چودہری الہ داد خاں صاحب مرحوم طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی تصویر الگ یا گروپ میں ہو تو وہ براہ عنایت و مہربانی عاجز کے پاس ارسال فرماویں۔ بعد نقل اصل بمعہ ایک کاپی نقل کے واپس ارسال ہو گی۔

عاجز ابوسعید عرب از قادیان

نماز جنازہ

مستری نصیر محمد صاحب ساکن شہر رہتک اس دار فانی سے انتقال کر گئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔

محمد حیات ایف اے کلاس از رہتک کالج

کتب برائے فروخت

چند کتابیں کسی دوست کی اس جگہ بغرض فروخت موجود ہیں۔ جو رعایتی قیمت پر مل سکتی ہیں اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو راقم سے خط وکتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں کتابیں یہ ہیں۔ روضۃ الصفا۔ فتوحات مکیہ۔ حیوۃ الحیوان اغانی۔ رضی شرح شافیہ۔ رضی شرح کافیہ۔ عنترہ بن شداد اعجاز خسروی۔ بہار عجم۔ محمد علی از قادیان

اناجیل کی بے اعتباری

یورپ کے محققین کی مہربانی سے آئے دن انجیلوں کا دفینہ کوئی ٹکڑا مصر یا بابل یا شام کے کھنڈرات میں سے نکلتا رہتا ہے۔ معلوم نہیں بیچاری انجیل کی قسمت کیسی تھی۔ جو شہروں کے تباہ ہونے کے ساتھ ہی تباہ ہو گئی اور اب نہیں سو سال کے بعد اس کے بوسیدہ اور پراگندہ اوراق نکلنے شروع ہوئے ہیں کیا یہ کتاب بھی دنیا میں کسی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جانے کے لائق ہو سکتی ہے۔ ذیل میں ہم ایک تازہ انجیل کا ذکر چھاپتے ہیں جو کہ ایک دوست نے ارسال فرمایا ہے۔

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل میں سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور سے ایک مضمون ترجمہ کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں یہ مضمون ۱۹ ماہ حال کو چھپا ہے۔ جس سے عیسائیوں کی گمراہی اور ضلالت پر روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ خود مضمون سے معلوم ہو گا۔ کہ بڑے بڑے پادریوں میں اس سے بہت ہل چل پیدا ہو گئی ہے۔ یہ لوگ ہمارے جائز اعتراض پر کہ ان کے پاس اصلی انجیل نہیں ہے۔ بہت کچھ بے جا طور پر ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش بے فائدہ کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے ہاتھوں سے "ایک گم شدہ انجیل" کے عنوان سے مضامین لکھ کر اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں۔ اور میں وہ ترجمہ پیش کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے معزز ناظرین اس امر کی طرف توجہ مبذول فرماویں کہ اس قسم کے مضامین جو اخباروں میں چھپتے رہتے ہیں ان کو یکجا طور پر اکٹھا کرنے کی سعی فرماویں۔ اور پھر وہ سب مضامین ایک کتاب کی صورت میں یکجائی طور پر چھپوائے جائیں۔ میری ناقص رائے میں اس سے کسر صلیب میں بہت کچھ مدد ملے گی۔

ایک گم شدہ انجیل

حضرت مسیح کے ایک وعظ کے ٹکڑے کا دریافت کیمبرج کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ بات کہ ڈاکٹر بی۔ پی گرنفل اور ڈاکٹر ہنٹ صاحبان نے مشتہر کی ہے کہ ایک گم شدہ انجیل کا ٹکڑا جنوبی مصر کے ایک مقام مسمّاۃ آکسی رنکس میں پایا گیا ہے۔ پادریوں کے حلقے میں سخت گھبراہٹ پیدا کر رہی ہے کیونکہ یہ ٹکڑا مسیح کے حق میں ان سے جدا طرز پر ملتا ہے۔ بہت کچھ ملتا جلتا ہے۔ ذیل میں کہ ایک وکیل نے خود اس ٹکڑے کو کوئینز کالج آکسفورڈ میں ملاحظہ کیا ہے۔ یہ ایک قسم کے لکھنے کے چمڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ کرم خوردہ اور سولہ صدیوں کی مدت دراز کے باعث زرد شدہ ہے۔ لیکن ابھی تک بالکل صاف صاف پڑھا جا سکتا ہے۔ تحریر بہت ہی باریک ہے لیکن یونانی حروف کا اور ابتدائی حروف کا سرخ رنگ بالکل واضح ہے۔ ڈاکٹر گرنفل صاحب کا قول ہے کہ یہ یقیناً ان اناجیل کا حصہ نہیں ہے۔ جو اب اثر رکھتی ہیں۔ لیکن میں اس کی مذہبی حیثیت کو پیشوایان مذہب پر چھوڑتا ہوں۔ علمی رو سے یہ ٹکڑہ بہت اچھی طرح سے لکھا ہوا ہے۔ اس صفحے پر کوئی قریباً تین سو لفظ ہیں۔

اس کا آغاز ایک تقریب کے وسط سے شروع ہوتا ہے۔ یسوع اور اس کے شاگرد ایک ہیکل میں داخل ہوئے ہیں اور وہاں ایک فریسی سے دوچار ہوتے ہیں جو ان کو اس لئے ڈانٹتا ہے کہ وہ وضو کے بعض حصے کو عمل میں نہیں لائے۔ یسوع فریسی سے پوچھتا ہے کہ اس نے کیا کیا ہے اور اس کے جواب میں وہ وضو کے بارے مسائل کو بیان کرتا ہے یہ بات ہمارے لئے بہت دلچسپی کی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی کوئی سند ایسی نہیں ملی ہے جیسے کہ فریسی بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد یسوع بڑے زور سے مگر فصیح تقریر میں محض ظاہری صفائی کی تردید کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے اور میرے شاگردوں نے زندگی کے پانی سے وضو کیا ہے ایک اور نیا امر جو اس ٹکڑے سے ظاہر ہوتا ہے ہیکل کے ایک حصے کا پہلا ذکر ہے جس کو بیگنیٹی کہتے تھے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ مورخ بھی پہلے کبھی ذکر نہیں ہوا۔

آکسی رنکس میں ایک دفعہ خانقاہیں تھیں جن میں چار ہزار راہب رہا کرتے تھے اور سر دو ڈاکٹر صاحبان وہاں مٹی کے ڈھیروں میں کام کر رہے ہیں۔ جو ایک دفعہ اس شہر کے طومار خاک ہے۔

مرسلہ عاجز منشی اللہ دتا ریونیو ٹیچر سیال کوٹ

امریکہ۔ امریکہ کے انگریزی اخبار پوش سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی علی منصور جو الجیریا کے باشندے اور ہارورڈ کالج کے گریجویٹ ہیں۔ شہر بوسٹن واقعہ ضلع متحدہ امریکہ میں ایک جامع مسجد کی تعمیر کے لئے کوشش کر رہے تاکہ وہاں کے ۵۰۰ مسلمانوں کے لئے ایک جامع اسلامی تنظیم کر سکیں۔ حاجی صاحب ان کو دین اسلام کے اصول اور انگریزی زبان کی تعلیم بھی دیں گے۔

ممالک عثمانیہ کی خبریں

سلطان روم نے علمی درجہ کے ۴۴ تعلیم یافتہ لڑکوں کو دنیا کے اعلیٰ درس گاہوں میں کہ وہاں علوم عالیہ کی تعلیم ختم کر کے اپنے ملک میں علمی اصلاح سالف کے آراستہ ہو کر واپس آئیں۔ ان کی ترتیب حسب ذیل ہے۔ جرمنی میں ۱۵۔ انگلستان ۱۴۔ فرانس ۱۲ امریکہ ۴۔ بلجیم ۲۔ جاپان ۸۔ آسٹریا ۳۔

سلانیک۔ عثمانی حکومت نے شہر سلانیک میں ایک بڑے طبی کھولنے کا قصد کیا ہے۔ اس کالج میں علم طب کے ۴۲ قسموں کا درس دیا جائے گا

فلورینہ سلطان روم ایک عالی شان شفاخانہ شہر فلورینہ میں بنوانے والے ہیں۔ جو بہت جلد تعمیر ہو گا۔

بصرہ۔ بصرہ میں سلطان نے ایک مدرسہ بنانے کا حکم دیا ہے اور چونکہ ان اطراف کو مدرسہ کی سخت ضرورت ہے لہذا لوازم تعمیر کے بہت جلد فراہم کر دینے کا حکم صادر ہوا ہے شہر سیزر واقع صوبہ بایب میں بھی ایک مدرسہ بنایا جاتا ہے۔

قوصوہ۔ گورنمنٹ ترکی نے ایک کمیٹی اس لئے قائم کی ہے کہ صوبہ قوصوہ میں اشاعت علوم و تعمیم مدارس کے لئے جو ضروری وسائل درکار ہیں ان کی رپورٹ کرے

حدیدہ۔ برف کا ایک بڑا کارخانہ حدیدہ واقع یمن میں کھلا ہے۔ جو بڑے بڑے کارخانوں سے عظمت میں ملتا جلتا ہے۔

حربیہ عثمانیہ۔ جو جہاز کہ ترسانہ (کارخانہ جہاز سازی) واقع قسطنطنیہ میں زیر تعمیر تھے وہ طیار ہو گئے اور جن توپوں کی طیاری کا کارخانہ کراپ کو سلطان کی گورنمنٹ نے حکم دیا تھا۔ ان میں بھی بعض طیار ہو گئیں۔ منیجر کارخانہ نے گورنمنٹ کو خبر دی ہے کہ بالکل نئے طرز کی بھاری بھاری توپوں کی ایک مقدار طیار ہے۔

صاموررا۔ صوبہ صامورا کے مسلمانوں نے صوبہ مذکور کے فقرا و مساکین کی اعانت کے لئے ایک خیراتی انجمن قائم کرنے کا قصد کیا ہے۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرادیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کردیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم آپنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر دیا جاویگا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نفرماویں۔ بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا کارخانہ یہ ہے جس کی ملک بھر میں دُھوم مچ گئی ہے۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر محمد حسین طبیب۔ احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ ر

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے۔ کیوں کہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں پس۔ ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہو صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمّی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا غم کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کرتی ہیں ہر کمزور کیلئے آبحیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶ر

المشتہر حکیم سردار حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ۔ ضلع دہلی۔

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی ... چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت ... دفتر البیان لکھنو
زبان ... عربی مع اردو ترجمہ

نوٹ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور یہی قیمت تھی سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں۔

(درخواستیں باجازت ویلیو آنی چاہئیں)

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام لاہور

ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپنے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس میں محاسن اسلام کے متعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ مخالفین کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور اسی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہایت ہی مہذب و متین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکات اور خوبیاں اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی رُوح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کیواسطے اخلاق۔ تمدن تاریخ۔ معاشرت۔ صنعت و حرفت کے مضامین لکھنا۔

غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے۔ ہر عربی مہینہ کی ٹھیک پندرہ تاریخ کو ۴۰ سے ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ عہ طلباء و واعظین سے عہ معہ محصول پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی عہ مفت۔

المشتہر۔ مینجر ضیاء الاسلام۔ مراد آباد

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اسقدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی چھا جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردّی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضاء کے اندر گھس کر اسکو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی بڑی بجلی ولائت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء تیار کرکے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی ہی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے۔ مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ولائت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کے دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین۔ ڈامیانہ۔ کوکا نکس۔ دامیکا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ کثرت رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہووے۔ قیمت فی بکس ۴۰ گولی معہ محصولڈاک ۱ہ (ڈیڑھ روپیہ)

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

اخبار بدر نمبر ۵ جلد ۲
۱۲
۲۱ - جون ۱۹۰۶ء
نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا
نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم میں گاتا ہوں
خدایا بارور کر شاخ نخل آرزوئے دل
تری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں
گرمی کا
خاص تحفہ
... مرواریدِ ناسفتہ مرجان زہر مہرہ خطائی یشب - کہربا - ورق نقرہ - کیوڑہ - گلاب - بید - صندل ...
وغیرہ وغیرہ کا
لاجواب مرکب
مفرّح دلکشاء
یہ اُن قدر دانان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مفرّح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں کیونکہ مفرح عنبری کے استعمال کا موقع بہ سبب گرم ادویہ مثل مشک اور زعفران وغیرہ کے اواخر اگست کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں - ان کے لئے کوئی حرج نہیں -
مفرّح دلکشاء کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے
قیمت - ایک ڈبیہ تین روپے (عہ)
قیمت - تین ڈبیہ آٹھ روپے (للعہ)
قیمت - چھ ڈبیہ پندرہ روپے (ما عہ)
قیمت - ایک درجن ستائیس روپے (۲۷ عہ)
مفرّح دلکشاء - میں خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ کئی سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آئے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کرکے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے کسی قدر مجبوری عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشاء گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے -
مفرّح دلکشاء - جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اس کی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک - سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلیٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدا نے خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے - ضعف - بیچینی - دل کا دھڑکنا - گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا سانس کا پھولنا - پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے -
مفرّح دلکشاء - وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ - تبخیر معدہ - شکم کی جلن - جریان - رقت و سرعت کثرت احتلام - سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب - تقطیر البول دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے
مفرّح دلکشاء - یہ وہ جوہر ہے جو دماغی - سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں وزیروں - نوابوں - رئیسوں جاگیرداروں - ججوں - وکیلوں - تحصیلداروں - منصفوں - مدرسوں - پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلبا یا جن کو صحت کی قدر ہے اس بیش قیمت نعمت کو ہر دم اپنی جیب میں حائل کے ساتھ رکھنا چاہئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے -
مفرّح دلکشاء - چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات و سرد جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسموں یا ان جگہوں میں جہاں طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرمانبرداری کے ساتھ اس کا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کیلئے واجب و لازمی ہے حفظ ماتقدم کیطور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے
مفرّح دلکشاء - حکماء اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزاء سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کیلئے عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جنکا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو اگر استفادہ حاصل کرنا چاہئے -
مفرّح دلکشاء - سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کیساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی دوسرے صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قویٰ مضمحل ہو گئے ہوں - انہیں ضرور اس کے استعمال سے بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہئے -
المشتہر
حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشاء کارخانہ رفیق الصحت لاہور
بدر پریس قادیان میں باہتمام ... کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR – QADIAN

منتظر خوشباش کا ہندوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

نمبر ۲۶-۲۷-۲۸ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ جون و ۵ جولائی و ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ لوہم یا تو گر آنی چہ تا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

الیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو ۵۰ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی ۵ــہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۱۰ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی للعــہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۳ار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراسے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونے کے پرچہ کیواسطے ۱ ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

... ... افرقہ ... منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و دادیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاء است

یکدم دوری از آں عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ ای میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

ماہ جولائی ۱۹۰۶ء

۱ - ادعونی استجب لکم -

ترجمہ - مجھ سے دعا مانگ میں قبول کروں گا

(۲) انی مع الافواج اتیک بغتۃ -

ترجمہ - میں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا

شب ماقبل ۸ - جون ۱۹۰۶ء - میرا لڑکا مبارک احمد سلمہ کی شدت عوارض کی وجہ سے سخت تکلیف میں رہا اور شدت خارش میں اپنے بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا - اور نیند نہیں آتی تھی - اور سخت اضطراب اور گھبراہٹ تھی - اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی - ابھی میں دعا میں مشغول ہی تھا کہ کشفی حالت مجھ پر طاری ہو گئی اور دیکھا کہ مبارک احمد کے بستر پر چھوٹے چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور ہیں اور اس کو کاٹ رہے ہیں تب ایک شخص نے وہ سب جانور بستر پر سے اٹھا کر ایک چادر میں باندھ دئے اور کہا کہ ان کو پھینک دو - پھر کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا آرام میں آگیا اور تکلیف کا نام و نشان نہ رہا اور آرام سے سو گیا اور صحت یاب ہو گیا

فالحمد للہ علیٰ ذالک

معذرت

معزز ناظرین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اخبار بدر دو ہفتہ غیر حاضر رہا - جس کی وجہ کسی قدر پرچہ ۲۵ میں عرض کی گئی تھی اور بعض اور وجوہات بھی ہوئے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں ان دو پرچوں کی کمی پوری کرنے کے واسطے تین چار ہفتوں کے اخبارات میں زائد صفحے بڑہائے جائینگے چنانچہ یہ پرچہ بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے - ایسا ہی بعض وجوہات اس قسم کے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ گذشتہ چند پرچوں میں ترتیب مضامین کی طرف کافی توجہ نہیں ہوئی اور نیز کثرت اشتہارات کے سبب بعض اشتہار متن میں آگئے - چونکہ کارخانہ کا مطبع یعنی چھاپنے والی کل ایک ہی ہے - اس واسطے زائد اوراق لگانے کا انتظام جلدی سے نہ ہو سکتا تھا اور بعض دوستوں کو شکایت کا موقعہ ملا - لیکن اب ان سب باتوں کا انتظام کیا گیا ہے - اشتہارات کے صفحے جدا کر دئے گئے ہیں وہ متن میں نہیں آئینگے اور مضامین کی طرف بھی خاص توجہ کی گئی ہے - البتہ کاغذ کے واسطے بہ سبب سودیشی کے بہت عمدہ انتظام نہیں ہو سکا - یعنی چکنا کاغذ نہیں ملا - تاہم میں اس کوشش میں ہوں کہ اگر چکنا تھوڑا ہی مل جاوے - تو کم از کم الہامات ڈائری اور درس قرآن کے واسطے چکنا کاغذ استعمال کیا جائے اور باقی مضامین کے واسطے یہی کاغذ ہے - امید ہے کہ معزز ناظرین یہ چند روزہ بے قاعدگی کارخانہ کو معاف کریں گے - کاغذ کے واسطے میں نے ایک معزز دوست میر منشی محمد مقبول صاحب کی معرفت بہت کوشش کی کہ لکھنؤ سے اکٹھا مل جاوے مگر باوجود منشی صاحب کی بہت سعی کے کارخانہ لکھنؤ پیپر نے عذر کیا کہ بہ سبب سرکاری کام کے ہم کئی ماہ تک آپ کو کاغذ نہیں دے سکتے -

منیجر

درس قرآن شریف - سورہ فتح کی تفسیر جو بدر میں لکھی جاتی تھی پوری ہو چکی ہے اور اب میں نے سوچا ہے کہ آخری پارہ قرآن شریف کا پڑھنے میں بہت آتا ہے - ہر نماز میں عموماً آخری پارہ کی سورتیں پڑھی جاتی ہیں - لیکن اس پارہ کی کوئی تفسیر اپنے سلسلہ میں کسی نے شائع نہیں کی - لہذا بعد ازیں آخری پارہ کی تفسیر شروع کی جائے گی اور ہر پرچہ میں دو صفحے صرف تفسیر کے واسطے خاص کئے جاوینگے جو وقت ضرورت علیحدہ بھی ہو سکیں گے یہ تفسیر انشاء اللہ اگلے نمبر سے شروع ہو گی -

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے تین چار روز سے نماز ظہر و عصر کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لا سکتے ہیں - آپ کی خدمت میں ایک پادری صاحب کا خط آیا ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ محض حضور کی تعلیم کے ذریعہ سے انپر عیسوی مذہب کا بطلان ثابت ہو گیا ہے -

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں روزانہ ہوتا ہے -

۳ - مدرسہ تعلیم الاسلام بتقریب موسمی تعطیلات کے ۱۵ - جولائی کو اکیس یوم کیواسطے بند کیا جاوے گا -

دعا مدد - چونکہ اس خاکسار کا سالانہ امتحان پولیس ٹریننگ سکول عنقریب ہونیوالا ہے اس لئے ملتجی ہوں کہ بذریعہ اخبار گوہر بار بدر کے احمدی احباب سے درخواست دعا کامیابی کرا دیں - عین عنایت ہو گی -
خاکسار قطب الدین احمد احمدی ڈپٹی انسپکٹر لائن پولیس پٹیالہ

ڈائری

القول الطیب

ایک فرقہ مذہبی کا ذکر آیا کہ وہ صرف چند باتوں کے ترک پر زور دیتے ہیں اور بس۔ فرمایا۔ یہ تعلیم ناقص ہے صرف ترک سے وصول نہیں ہوتا کیونکہ ترک مستلزم وصول نہیں۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ ایک شخص نے لاہور جانا ہے اور گورداسپور نہیں جانا۔ صرف اتنے سے کہ وہ گورداسپور نہیں گیا۔ یہ امر حاصل نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ لاہور پہنچ گیا ہے۔ ترک معاصی اور شے ہے۔ اور نیکیوں کا حصول اور قرب الٰہی دوسری شے ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس معاملہ میں بڑا دھوکا کھایا ہے۔ اور اسی واسطے انہوں نے کفارہ کا غلط مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ کہ یسوع کے پھانسی ملنے سے ہمارے گناہ دور ہو گئے۔ اول تو یہ بات ہی غلط ہے۔ کہ ایک شخص کا پھانسی ملنا سب کے گناہ دور کر دے۔ دوم اگر گناہ دور بھی ہو جاویں۔ تو صرف گناہ کا موجود نہ ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔ بہت کیڑے مکوڑے اور بھیڑ بکریاں دنیا میں موجود ہیں۔ جن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کے مقربوں میں سے نہیں شمار ہو سکتے اور ایسا ہی کثرت سے اس قسم کے ایسے سادہ لوح لوگ موجود ہیں۔ جو کوئی گناہ نہیں کرتے نہ چوری نہ زنا نہ جھوٹھ نہ بدکاری نہ خیانت لیکن ان گناہوں کے نہ کرنے کے سبب وہ مقربان الٰہی میں شمار نہیں ہو سکتے۔ انسان کی خوبی اس میں ہے۔ کہ وہ نیکیاں اختیار کرے اور خدا کو راضی کرنے کے کام کرے اور معرفت الٰہی کے مدارج حاصل کرے۔ اور روحانیت میں ترقی کرے اور ان لوگوں میں شامل ہو جاوے۔ جو بڑے بڑے انعام حاصل کرتے ہیں۔ اس کے واسطے قرآن شریف میں دونوں باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک ترک گناہ اور دوم وصول قرب الٰہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ابرار کی دو صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کافوری شربت پیتے ہیں۔ جس سے گناہوں کے جوش ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پھر زنجبیلی شربت پیتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مشکل گھاٹیوں کو طے کرتے ہیں وہ آیت کریمہ اس طرح سے ہے

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا۔ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا۔ یُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا۔ ایسے لوگ جو خدا میں محو ہیں۔ خدا نے ان کو وہ شربت پلایا ہے۔ جس نے ان کے دل اور خیالات اور ارادات کو پاک کر دیا۔ نیک بندے وہ شربت پی رہے ہیں جس کی ملونی کافور ہے وہ اس چشمہ سے پیتے ہیں جس کو وہ آپ ہی چیرتے ہیں اور میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ کافور کا لفظ اس واسطے اس آیت میں اختیار فرمایا گیا ہے کہ لغت عرب میں کفر دبانے اور ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا پیالہ پیا ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ تمام جذبات دل کے خیال سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور جب دل ان نالائق خیالات سے بہت ہی دور چلا جاوے اور کچھ تعلقات ان سے باقی نہ رہیں۔ تو وہ جذبات بھی آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ نابود ہو جاتے ہیں۔ سو اس جگہ خدا تعالیٰ کی یہی غرض ہے اور وہ اس آیت میں یہی سمجھاتا ہے۔ کہ وہ اس کی طرف کامل طور سے جھک گئے وہ نفسانی جذبات سے بہت ہی دور نکل گئے ہیں اور ایسے خدا کی طرف جھکے کہ دنیا کی سرگرمیوں سے ان کے دل ٹھنڈے ہو گئے اور ان کے جذبات ایسے دب گئے جیسا کہ کافور زہریلی مادوں کو دبا دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ لوگ اس کافوری پیالہ کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جن کی ملونی زنجبیل ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ زنجبیل دو لفظ سے مرکب ہے یعنی زنا اور جبل سے اور زنا لغت عرب میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو۔ اس کے ترکیبی معنے یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ گیا اب جاننا چاہیئے کہ انسان پر ایک زہریلی بیماری کے فرو ہونے کے بعد اعلیٰ درجہ کی صحت تک دو حالتیں آتی ہیں۔ ایک وہ حالت جبکہ زہریلی مواد کا جوش بکلی جاتا رہتا ہے۔ اور خطرناک مادوں کا جوش روبا صلاح ہو جاتا ہے اور سمی کیفیت کا حملہ بخیر و عافیت گذر جاتا ہے اور ایک ہولناک طوفان جو اٹھا تھا نیچے دب جاتا ہے۔ لیکن ہنوز اعضاء میں کمزوری باقی ہوتی ہے۔ کوئی طاقت کا کام نہیں ہو سکتا۔ ابھی مردہ کی طرح افتان و خیزاں چلتا ہے۔ اور دوسری وہ حالت ہے۔ کہ جب اصل صحت عود کر آتی ہے اور بدن میں طاقت بھر جاتی ہے اور قوت کے بحال ہونے سے یہ حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ بلا تکلف پہاڑ کے اوپر چڑھ جاوے اور نشاط خاطر سے اونچی گھاٹیوں پر دوڑتا چلا جاوے۔ سو سلوک کے تیسرے مرتبہ میں یہ حالت میسر آتی ہے ایسی حالت کی نسبت اللہ تعالیٰ نے آیت موصوفہ میں اشارہ فرماتا ہے۔ کہ انتہائی درجہ کے باخدا لوگ وہ پیالے پیتے ہیں جن میں زنجبیل ملی ہوئی ہے۔ یعنی وہ روحانی حالت کی پوری قوت پاکر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں حیرت ناک جانفشانیاں دکھلاتے ہیں۔

اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رُو سے زنجبیل وہ دوا ہے۔ جسے ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے۔ اور ایسی گرمی پہونچاتی ہے۔ جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔ ان متقابل آیتوں کے پیش کرنے سے جن میں ایک جگہ کافور کا ذکر ہے اور ایک جگہ زنجبیل کا خدا تعالیٰ کی یہ غرض ہے کہ تا اپنے بندوں کو سمجھائے کہ جب انسان جذبات نفسانی سے نیکی کی طرف حرکت کرتا ہے تو پہلے پہل اس حرکت کے بعد یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کے زہریلے مواد نیچے دبائے جاتے ہیں اور نفسانی جذبات رو بکمی ہونے لگتے ہیں جیسا کہ کافور زہریلے مواد کا جوش بالکل جاتا رہے گا۔ اور ایک کمزور صحت جو ضعف کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ حاصل ہو جاتی ہے۔ تو دوسرا مرحلہ یہ ہے۔ کہ وہ ضعیف بیمار زنجبیل کے شربت سے قوت پاتا ہے اور زنجبیلی شربت خدا تعالیٰ کے حسن و جمال کی تجلی ہے۔ جو روح کی غذا ہے۔ جب اس تجلی سے انسان قوت پکڑتا ہے تو پھر بلند اور اونچی گھاٹیوں پر چڑھنے کے لائق ہو جاتا ہے اور خدا کی راہ میں ایسی حیرتناک سختی کے کام دکھلاتا ہے کہ جب تک یہ عاشقانہ گرمی کسی کے دل میں نہ ہو ہرگز ایسے کام دکھلا نہیں سکتا۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جگہ ان دو حالتوں کے سمجھانے کے لئے عربی زبان کے دو لفظوں سے کام لیا ہے۔ ایک کافور جو نیچے دبانے والے کو کہتے ہیں اور دوسرے زنجبیل جو اوپر چڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ اور اسی راہ میں یہی دو حالتیں سالکوں کے لئے واقع ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

آج میری نظر سے ایک رسالہ الموسوم بہ "ابطال مرزائیت ضربت عیسوی" جو بجواب چند مضامین ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء عیسائیوں کی جانب سے شائع ہوچکا ہے۔ گزرا۔ یہ اُن اباطیل کا مجموعہ ہے جو عیسائی رسالہ "ترقی" میں ماہوار چھپتے رہے تھے۔ راقم ان ہفوات کا مسٹر اکبر مسیح کنتری عیسائی ہے۔ یہ شخص برخلاف[1] تعلیم انجیل مصنوعی کے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ السلام پر مُنہ آیا ہے اور نہایت گندہ دہانی سے نجاست پر منہ مار مار کر مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس کی لغویات پر تعاقب کریں گے اور بعض مواضع میں اگر ناظرین کچھ مرارت پاویں جو لازمہ حق گوئی ہے تو حسب تعلیم خاتم الکتب کامل و مکمل قرآن مجید "جزاء[2] سیئة سیئة مثلها" کے مطابق جانیں۔ میں بہت شائق تھا۔ عیسائیوں کی اس گفتگو کے سننے کا جو عدم مصلوبیت مسیح ابن مریم کے قاہرانہ دلائل کے بارہ میں بمقابلہ کاسر الصلیب قاتل الدجال حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے احمد مسیح نابینا مشہور واعظ و لکچرار دلبقول اخبار نور افشاں لدھیانہ احسن الناظرین۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی سے بالمشافہ پانچ ہفتہ تک اس صلیبی موت مسیح میں گفتگو کی تھی جس کا مفصل تذکرہ الحکم میں پے در پے شائع ہوتا رہا ہے۔ احمد مسیح نے ہمارے مقابلہ میں سگ زردی کی قے چاٹ کر لبرا دو شغال بن کر سے الف میم کے کاسہ لیسی سے جان چھڑانی چاہی تھی مگر شیر کے پنجہ سے مخلصی محال ناچار آپ نے بھرے جلسہ بکرسٹھ ہال میں اقرار کر لیا کہ "اگر میں ہار گیا تو کیا ہوا میری قوم تو نہیں ہار گئی" اس پر اس خادم مسیح الزمان علیہ السلام نے نابینا واعظ سے یہ کہا۔ ~

تم احمد مسیح اپنی ہمت نہ ہارو
ذرا دل کو مضبوط رکھو برادر
رہائی کی اپنی کوئی راہ سوچو
اب اکبر مسیح کو بلاؤ یہاں پر
اسے ساتھ لے کر علی قدر طاقت
لگا دیکھو زور پھر دونوں مل کر
مگر جان لو یہ نہ کچھ کر سکو گے
نہ موت صلیبی کا اُٹھے گا چھپر
تمہاری خزاں کے وہ دن آ گئے ہیں
جو اس باغ کیواسطے تھی مقدر

مگر افسوس بیچارے نابینا نے اپنے بھائی کو اس میدان کا مرد نہ سمجھ کر ہماری اس دعوت کو قبول نہ کیا۔

بعد اس مناظرہ نابینا کے مجھے اکبر مسیح کے رسالہ ابطال مرزا کے دیکھنے کا بنظر تعمق بہت وقت ملا۔ اور میں نے اس کو خوب غور سے کئی بار دیکھا۔ اِلّا دلائل سے معرا علمیت سے بے بہرہ انسانیت سے کورا مجذوبوں کے بڑ کی طرح خبط بے ربط اور شیطان کی آنت کے مانند پیچ در پیچ پایا۔ ہماری دانست میں یہ رسالہ خود اپنی تردید تھا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسی لچر تحریر کی جس کو مسلمان اور یہود بھی مردود مانتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کی تھی جس سے شائد آپ کا دماغ کبر و نخوت سے متعفن ہو کر بدبو پھیلانے لگا۔ اس لئے ہم تمہارا یہ بے بنیاد مکان بھی مسمار کئے دیتے ہیں تو اپنی دونوں آنکھیں کھول کر نہیں اپنی ایک ہی آنکھ کھول کر خوب دیکھ لیجئے کہ آپ کے بزعم خود سنگین محل کو یہ ناچیز احمدی ایک ہی حربۂ آسمانی سے کیسے زمین سے ملائے دیتا ہے۔ ہر ایک مسئلہ پر جداگانہ مضمون لکھکر انشاء اللہ تعالےٰ آپ کی انتہائی سر توڑ کوشش کو بے سود ہونا بذریعہ اخبار بدر ثابت کیا جائیگا۔ آج بحول اللہ و قوتہ آپ کے رسالہ کے صفحہ ۸۹ سے ۱۰۰ تک کا جواب لکھتا ہوں اور اس سلسلہ میں صرف نفس مطالب اصل مابہ النزاع پر خامہ فرسائی کروں گا طول بے معنی اور لغاویر لایعنی سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ آپ کی پہلی کوشش ان صفحات بالا میں اس پر صرف ہوئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے تعین مدت صلیب میں دانستہ کذب سے کام لیا ہے جس کے ثبوت میں نہایت عرق ریزی سے چند اقوال حضرت مسیح موعود کے ریویو اور ازالہ اوہام سے پیش کر کے ان کا تناقض دکھلایا ہے۔ جو آپ کی قصور بصیرت کا پورا ثبوت ہے۔ پہلے ہم اس کو نقل کرتے ہیں۔

نصرانی "مرزا صاحب نے مسیح کے صلیب پر رہنے کی مندرجہ ذیل مدت بیان کی ہے جو نہایت لغو ہے" ملخصاً

(۱) مسیح تین گھنٹہ صلیب پر رہا۔ (۲) تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اتارا گیا (۳) قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت رہا (۴) نہایت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہا (۵) چند منٹ میں ہی صلیب سے اتار لیا۔

احمدی قبل اس کے کہ یہ اقوال باہم متناقض ہیں یا نہیں۔ پہلے میں آپ کے الہامی کتب انجیل اربعہ کے چند مقامات پیش کر کے پوچھوں گا کیا ایسا ہے۔ اختلاف اقوال مسیح نمبر ایک میں بھی پایا جاتا ہے اس کے بعد پھر اور عرض کروں گا۔

انجیل:

(۱) گلیلی عورتوں نے پیچھے پیچھے جا کر اس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ اس کی لاش کس طرح رکھی گئی ہے اور لوٹ کر خوشبودار چیزیں اور عطر تیار کیا" لوقا ۲۳ ۵۵-۵۶

(۲) جب سبت کا دن گذر گیا تو مریم مگدلینی اور مریم اور سلومی نے خوشبودار چیزیں مول لیں" مرقس ۱۶ : ۱

لوقا کہتا ہے کہ جمعہ کے روز قبر کو دیکھ کر سبت سے پہلے انہیں نے خوشبودار چیزیں تیار کیں اور مرقس کا بیان ہے کہ ہفتہ یعنی سبت گذر جانے کے بعد خوشبودار چیزیں مول لیں" اکبر مسیح بتلا دیں کیا مرزا صاحب کے اقوال ایسے ہی مختلف ہیں جیسا کہ الہامی انجیل؟

انجیل:

(۱) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندھیرا تھا قبر پر آئی" یوحنا ۲۰ : ۱

(۲) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئیں" مرقس ۱۶ : ۲

یوحنا مریم کا تنہا جانا تڑکے اندھیرے میں لکھتا ہے اور مرقس تین عورتوں کا سورج نکلتے قبر پر جانا کہتا ہے" یہ اختلاف الہام میں کیسا ہے؟

انجیل:

(۱) مریم مگدلینی نے قبر پر آ کر پتھر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکھا" یوحنا ۲۰ : ۱

(۲) مریم مگدلینی اور دوسری مریم اور سلومی نے قبر پر جا کر پتھر کو ڈھلکا یا ہوا دیکھا" مرقس ۱۶ : ۴

(۳) ان عورتوں نے قبر پر جا کر پتھر کو قبر پر سے لڑھکا ہوا پایا" لوقا ۲۴ : ۲

(۴) سبت کے بعد ہفتے کے پہلے دن ...... مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر پر آئیں تو دیکھا زلزلہ آیا اور فرشتے نے آ کر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا ...... فرشتے نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو" متی ۲۸ : ۱

لوقا کئی عورتوں کا اور متی صرف ہر دو مریم کا قبر پر جانا لکھتا ہے اور یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ عورتوں کے جانے سے پہلے پتھر کا قبر سے ڈھلکا ہوا ہونا ظاہر کرتا ہے اور متی ہر دو مریم کے سامنے فرشتے اور زلزلہ کا آنا اور فرشتے

[1] پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں انکا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھ دیں ستاویں ان کے لئے دعا مانگو" متی ۵ : ۴۴ "پھر ہر کوئی جو میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے اپنا گھر ریتی پر بنایا اور مینہ اترا" ... متی ۷ : ۲۶

[2] الزام مت لگاؤ تا تم پر الزام نہ لگایا جاوے۔ کیونکہ جو الزام تم لگاتے ہو وہی تم پر لگایا جاویگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا" متی باب ۷ آیت ۱ اور ۲

کا پتھر کو ڈہلکا
یا الہامی غلطی

(۱)
سف
مرقس
(۲)
دو فرشتوں کو
(۳) (دکھائی)
حیرانی تھیں تو
ہمارے پاس
(۴) مریم مگدلینہ
نے آسمان سے
سفید تھی" متی
مرقس کہتا
جوان کو سفید پوشاک
مریم نے جہک کر جو
اس سے مریم کا اندر
کہ قبر میں جاکر سب سو
کہ ہر دو شخص ان کے

نا بیان کرتا ہے۔ شاید یہ ایک دفعہ کا واقعہ ہو ہے؟

دو مریم اور سلومے نے قبر میں جاکر ایک جوان کو پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹھے دیکھا اور گھبرا گئیں" مرقس ۱۶ باب

مریم مگدلینہ نے قبر پر روتے ہوئے جہک کر نظر کی تو سفید پوشاک میں سرہانے پائنتی دیکھا یوحنا ۲۰ باب ۱۲

لوقا کہتا ہے کہ عورتیں قبر کے اندر جاکر مسیح کی لاش نہ پائی تو دیکھتی ہیں کہ دو شخص براق پوشاک پہنے ہوئے کہڑے ہیں" لوقا ۲۴ باب

مریم اور دوسری مریم نے دیکھا کہ زلزلہ آیا اور ایک فرشتہ اتر کر پتھر ڈہلکا کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی پوشاک ... متی ۲۸ باب

یہ ہے کہ تینوں عورتیں قبر کے اندر گئیں تو ایک شخص سفید پوشاک پہنے دیکھا یوحنا کا بیان ہے کہ صرف مریم نے دیکھا۔ تو دو فرشتے بیٹھے دکھائی دئے ... متی اور لوقا کا اظہار ہے مسیح کو نہ پایا تو حیرانی میں تین سے نظر آئے۔ متی صاحب کہتے ہیں کہ فرشتے نے آسمان سے فرماتے ہیں کہ ہر دو مریم ... اتر کر پتھر پر ڈیرا جمایا نہ مریم قبر میں۔ اتریں نہ فرشتے نے قبر کو ... دیکھا سب فرمائے۔ اس سے زیادہ اختلاف کیا ہوگا کہیں قبر میں ایک جوان نظر آتا ہے کہیں دو شخص کبھی وہ بیٹھے کبھی کھڑے ہوئے ... سے حاضر ہوتے ہیں گاہے سامنے تشریف لاتے ہیں۔ کیوں جی مسٹر اکبر مسیح" ایسی گواہیوں کی شہادت پر مسیح کو پہانسی دیا جاتا ہے؟

(۱) سب سے پہلے وہ مریم مگدلینہ کو ملا" مرقس ۱۶ باب ۹
(۲) مریم کو قبر پر جبکہ وہ فرشتوں سے باتیں کر رہی تھی ملا" یوحنا ۲۰ باب ۱۴
(۳) مریم مگدلینہ اور دوسری مریم کو جبکہ وہ قبر سے واپس شاگردوں کو خبر دینے آتی تہیں دونوں تہین ملا اور ان کو سلام کہا۔ انہوں نے اس کے پاس آکر قدم پکڑے سجدہ کیا"
متی ۲۸ باب ۹

مرقس اور یوحنا کہتے ہیں کہ مسیح قبر سے اٹھ کر سب سے پہلے صرف مریم کو ملا۔ اور ملاقات بھی قبر پر ہی ہوئی۔ متی کا بیان ہے کہ ہر دو مریم کو ملا جبکہ وہ قبر سے واپس جا رہی تہین اور ان کو سلام بھی مسیح نے کیا۔ لوقا کسی کا ملنا ان میں سے نہیں لکھتا۔ اکبر مسیح صاحب تبلادیں کہ وہ مریم کو یا ہر دو مریم کو قبر پر ملا یا راستے میں باغبان کے بہروپ میں کیوں تہا؟ شاید جلالی لباس کی وجہ سے ہوگا ہم کو بیان ملہمان اناجیل آپ کا قول مندرجہ صفحہ ۹۵ جو کہ "تھوڑا اور بہتا ہوا جہوٹ بچہ ہوتا ہے یا جہوٹھ ہی کا سرہانا ہے" زبان حال سے پڑہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں "ایک جوان" لکہا یہ لغو تہا "دو شخص" لغو تر تہا اور پہر "ایک فرشتہ" لغو ترین تہا نہیں ہم بہول گئے۔ مصنفان اناجیل کی لغویت مبالغہ سے بھی بڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں "پہر اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اور اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ وہ کتابیں دنیا میں نہ سما سکتیں" یوحنا ۲۱ باب ۲۵

الہامی اختلافوں کے بعد آپکے مفسرین کا اختلاف بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔ دیکھو خزانۃ الاسرار تفسیر انجیل متی۔ مصنفہ پادری ارکلارک۔ و مولوی عماد الدین مطبوعہ ۱۸۷۵ء لودیانہ مشن پریس۔

(۱) کیوں کہ جمعہ کو بعد زوال کے کہ قریب عصر کے تہا وہ دفن ہوا اور اتوار کو علے الصباح جی اوٹہا" صفحہ ۲۱۶
(۲) پہر تین گہڑی یعنے تیسرے پہر اس کو یوسف نے دفن کیا" صفحہ ۵۴۴
(۳) پس وہ مصلوب ہوا تہا جمعہ کے روز چھ بجے شام سے بیشتر" صفحہ ۵۰۶

دیکھئے پہلے "قریب عصر" دفن ہونا مانا پہر کہا "تیسرے پہر" آخر چھ بجے شام سے بیشتر" پہر قطعی حکم لگا دیا۔ یہ اقوال اس جگہ بغرض اظہار اختلاف نقل کئے ہیں۔ آگے چلکر ہم نے آپ کے ابطال میں بہی ان کو درج کرنا ہے۔ ابہی سے نہ ڈر جانا۔ مفسرین کے اختلاف کے بعد خود بدولت کا بہی اختلاف نقل کرتا ہوں۔ حضرت اقدس کے اقوال میں جو اختلاف آپکو نظر آتا ہے۔ اس سے بڑہ کر اپنے عیسائی منطق سے اس کو سمجھ لیجئے گا۔

(۱) "پس معلوم ہوگیا کہ صلیب دئے جانے سے جان دینے تک چھ گھنٹے سے بہی زیادہ مدت گذر چکے تھے۔
رسالہ ابطال مرزا صفحہ ۹۹
(۲) مسیح نے ... پورے چھ گھنٹے رہکر جان دی" صفحہ ۱۰۱
(۳) نو گھنٹے سے زائد مدت مسیح صلیب پر رہے" صفحہ ۱۰۱
(۴) پورے نو گھنٹے صلیب پر لٹک چکے" صفحہ ۱۰۱

کتنی مدت مسیح نے صلیب پر رہ کر جان دی۔ پہلے تو لکہا "نو گھنٹہ سے زاید" پہر کہا "پورے ۹ گھنٹے" جان دینے کا وقت لکہا "چھ گھنٹے سے بہی زیادہ" پہر اس کی اصلاح کی۔ "پورے ۶ گھنٹے" بیان کئے اور ترقی بیان تک فرمائی کہ اگر صلیب دیتے دیتے ہی مر جاتے۔ تو تعجب نہ تہا کیوں کہ آپ نیم مردہ تو پہلے ہی ہو چکے تھے" صفحہ ۱۰۱

اب ہم آپکے مزعومی اختلاف کو جو مرزا صاحب علیہ السلام کے اقوال میں نظر آتا ہے۔ مطابق کر کے دکہلاتے ہیں۔ سنئے

نصرانی پہلے تو مرزا نے مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہنا مانا صفحہ ۹۴ پہر کہا کہ تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا گیا۔ جلد اول صفحہ ۳۴۲ اور بالآخر زیادہ سوچ سمجھکر آپنے اصلاح کی۔ اور مسیح کے صلیب پر نہایت تہوڑے عرصہ رہنے پر قطعی حکم لگا دیا" صفحہ ۱۹۲

احمدی مرزا صاحب علیہ السلام نے ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ فروری ۱۹۰۲ء جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۵ سطر ۳ و ۴ میں اس طرح لکہا ہے۔ کہ "مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہکر نہ مرنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے" اور ریویو جلد اول بابت ۱۹۰۲ء اگست کے پرچے کے صفحہ ۳۴۳ سطر ۱۳ و ۱۴ میں یہ لکہا ہے۔ کہ "اصل حقیقت صرف اس قدر ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہیں۔ واقعات صاف گواہی دیتے ہیں۔ کہ مرنے کی کوئی بہی صورت نہیں تہی۔ تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اوتارا گیا۔ اور پرچہ مئی ۱۹۰۳ء جلد دوم کے صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۱ و ۱۲ میں رقم فرمایا ہے۔ کہ "ان کے علاوہ مسیح کا صلیب پر نہائیت تہوڑا عرصہ رہنا۔ اور صلیب کے بعد کے واقعات سے ... اور کوئی نتیجہ نکالا ہی جاسکتا کہ مسیح صلیب پر ہرگز نہیں مرا" ان تین جگہ تو لکہا کہ "مسیح کا تین گہنٹہ صلیب پر رہنا" اور "تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا جانا" اور "نہائیت تہوڑا عرصہ صلیب پر رہنا" کذب کہنا اکبر مسیح جیسے کاذب عیسائی ہی کا کام ہے۔ جو مجموعہ اکاذیب اناجیل کا پیرو ہے۔ کیا تین گھنٹہ کو تہوڑا عرصہ کہنا یا تین گھنٹہ کے اندر اس واقعہ کا پورا ہونا لکہنا بہی کوئی جہوٹ میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے۔ اکبر مسیح کا چھ ورق میں اثبات موت مسیح کا مضمون لکہنا۔ یا چھ ورق کے اندر اس مضمون کو ختم کر دینا۔ یا چند اوراق میں اس مضمون کو بیان کرنا" کمزوری کی دلیل ہے تو ان ہر سہ اقوال کو جہوٹ کہنا اپنی بدحواسی کا اقرار کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا یہ جہوٹ نہیں ہے بالکل صحیح ہے۔ جیسا کہ ہم اس کی شہادتین مسلمہ نقل کر کے ثابت کرین گے۔ فانتظر۔

نصرانی پہر اس سخن کی بہی اصلاح کی اور کہا کہ قریباً دو گھنٹے سے بہی کم وقت رہے۔ صفحہ ۹۴

احمدی اس قول کے کرنے میں آپنے عیسائی اصول مذہبی کا ثبوت بہی علاوہ جہالت کے دیدیا ہے دیکہو ریویو جلد ۲ نمبر ۲ کا صفحہ ۹۴ سطر ۱۷ جس میں لکہا ہے "نہ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے۔ اسمیں "سے بہی کم" نہیں لکہا محرف نے دو گھنٹہ تک کو "دو گھنٹے سے بہی کم وقت" نقل کیا۔ جو سراسر بددیانتی ہے۔ ہمارے پاس اس وقت

اخبار کے مشکلات

اخبار کا جاری کر لینا آسان - پر چلانا مشکل ہے - اور بند کر دینا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے - جاری کرنا تو اس واسطے آسان معلوم دیتا ہے - کہ پرانے اخباروں کی ترقی اور رونق ایک لکھے پڑھے ہوشیار آدمی کو جس کا کوئی ایک آدھ مضمون بھی کسی اخبار میں چھپ چکا ہو - حوصلہ دلاتی ہے کہ جب فلاں اخبار اس شان و شوکت سے چل رہا ہے - تو میرا اخبار کیوں نہ چل نکلے گا - حالانکہ میں مضمون بھی اس سے بہتر بہم پہنچا سکتا ہوں ایک اخبار جو مدت سے چل رہا ہے - اس کے گذشتہ مشکلات اور موجودہ اندرونی دقتوں سے بے خبر ہونے کے سبب صرف ظاہری حالت کی عمدگی دوسرے کو یہ ترغیب دیتی ہے کہ ایک نئے اخبار کے نکال دینے کی تا حال گنجائش ہے - اس دھوکے میں آکر ہندوستان میں آئے دن نئے اخبار نکلتے رہتے ہیں - اور بند ہوتے رہتے ہیں - کوئی ایک سال چلتا ہے کوئی دو سال اور کوئی چند ماہ کی زندگی پوری کر کے اپنا نام اخباروں کی فہرست میں چھوڑ جاتا ہے

اخبار کے چلانے میں جو مشکلات ہیں ان میں سے سب سے بڑی اور سب سے پہلی مشکل یہ ہے - کہ ہندوستان میں عام رواج یہ ہے - کہ اخبار کی قیمت لوگ پیشگی نہیں دیتے بلکہ بعد میں دیتے ہیں اور یہ ایک ایسی رسم پڑ گئی ہے جس کے دور کرنے کے واسطے بعض اخبار والوں نے پیشگی قیمت دینے والوں کے لئے نقد اور کتابوں کی صورت میں انعام دینے کا طریقہ بھی ایجاد کیا ہے گو یہ ایجاد اور بھی اس امر کی ممد ہوئی ہے کہ اخبار کی قیمت پیشگی نہ وصول ہو - اب سوچنے کا مقام ہے - کہ ایک شخص کو سال بھر کے واسطے ہر ہفتہ میں ایک اخبار روانہ کیا جاتا ہے - اور ہر ہفتہ اس پرچہ کے کاغذ - لکھائی - چھپائی - ڈاک - ایڈیٹری انتظام وغیرہ پر روپیہ خرچ ہوتا ہے - پریس بنایا جاتا ہے اور ایک معقول رقم خرچ ہوتی ہے - لیکن خریدار ہے کہ جب تک سال کے پورے پرچے اس کے پاس نہ پہنچ جاویں وہ قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتا - بلکہ بعض بزرگ تو ایسے بھی ہوتے کہ وہ سال کے گزر جانے کے بعد بھی قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتے - پس جب تک کہ سال بھر کے اخراجات کی رقم پہلے سے فنڈ میں جمع نہ ہو جائے - تب تک اخبار کا ٹھیک طور پر چلنا نہایت مشکل ہے - اگر ایک دفعہ یہ قاعدہ بنا دیا جاوے - کہ کسی صاحب کے نام اخبار بغیر پیشگی قیمت کے ادا کرنے کے روانہ نہیں کیا جاوے گا - تو میں ڈرتا ہوں کہ کم از کم پچاس فیصدی خریدار یک قلم پرچہ بند کرا دیں گے گو اس بند کرانے کے واسطے وہ معقول الفاظ میں معذرت بھی کریں - لیکن خریداری کی تعداد ضرور نصف رہ جائے گی -

یہ مشکل تو مالک اور ناظم کے واسطے ہے اور ایک مشکل ایڈیٹر کے واسطے ہے - جس کے مضامین پڑھنے کے واسطے ہر ہفتہ میں کئی سو آدمی منتظر بیٹھے ہوتے ہیں - اور ہر ایک ان میں سے نکتہ چینی کا ایک حق رکھتا ہے - سینکڑوں آدمی - ہر ایک کا مزاج مختلف - علم - عقل استعداد مختلف جب ایک اخبار باہر جاتا ہے - تو ایڈیٹر کو مثل طبیب کے مختلف اور متضاد اقوال سننے پڑتے ہیں - کوئی تو اتنی تعریف کرتا ہے - کہ ایڈیٹر کو خود بھی یقین نہیں آتا - کہ اس کے مضامین ایسے عمدہ ہیں - اور کوئی ایسی ہجو کرتا ہے کہ ایڈیٹر کو بھی یہ شبہ پڑ سکتا ہے کہ وہ اس قابل ہی نہیں کہ ایڈیٹری کر سکے - اب ایک آدمی جو نبی نہیں مامور نہیں ولی نہیں - اتنے آدمیوں کو یک دفعہ خوش کر سکے تو کس طرح کر سکے -

مضامین کے متعلق ایک خاص مشکل اُن مضامین میں ہے جو باہر سے آتے ہیں - ہر ایک شخص جو مضمون لکھتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میرا ہی مضمون سب سے عمدہ ہے اور وہ فرض کر لیتا ہے کہ ایڈیٹر سب سے اول میرے ہی مضمون کو درج اخبار کریگا - لیکن اگر بہ سبب عدم گنجائش یا بہ سبب ناپسندیدگی وہ مضمون درج نہ ہو سکے - تو صاحب مضمون کے واسطے ایک سخت ناراضگی کا باعث ہو جاتا ہے -

پھر بعض مشکلات اخبار کے اس قسم کے ہیں جو خاص قادیان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - کیونکہ یہ ایک گاؤں ہے - یہاں نہ پریس مل سکتا ہے نہ کل کش نہ کاتب نہ پتھر نہ کاغذ نہ سیاہی - ہر ایک شے وقت ضرورت باہر سے منگوانی پڑتی ہے - اگر کوئی چیز اتفاقاً خراب ہو جاوے یا گم ہو جاوے تو جب تک امرتسر یا لاہور سے منگوائی نہ جائے کام بند -

یہ نہایت ہی مختصر الفاظ میں دو چار مشکلات کا میں نے اس جگہ ذکر کیا ہے - اور اسی قسم کے مشکلات ہیں جنہوں نے اخبار بدر کو دو ہفتہ کے لئے بند کرایا ہے - جس کے عوض میں ناظرین .. اخبار کو پورا حصہ دینے کے واسطے میں نے یہ تجویز سوچی ہے - کہ آئندہ تین چار اخباروں میں سے ہر اخبار میں چار صفحے بڑھائے جاویں اور اشتہارات کے صفحات بھی ان سے علیحدہ کر دئے گئے ہیں اس طرح صفحے بھی پورے ہو جائیں گے - اور یک دفعہ ایک ہی اخبار پر بوجھ نہیں پڑے گا -

یہ تو اخبار کا جاری کرنا اور چلانا ہوا - باقی رہا اخبار بند کرنا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ مشکل امر ہے - کیونکہ چلتے ہوئے اخبار میں اخبار والے کا خریداروں کے ساتھ ایک حساب شروع ہو جاتا ہے - کسی سے کچھ لینا ہے اور کسی کا کچھ دینا ہے - اگر اخبار بند ہو جاوے تو جن سے لینا ہے اس کی وصولی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور جو لوگ قیمت دے چکے ہیں - ان کو اب اخبار تو مل ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ تو بند ہوتا ہے اور قیمتیں بھی واپس نہیں مل سکتیں کیونکہ اگر قیمتوں کے واپس دینے کے واسطے روپیہ ہوتا تو اخبار بند کیوں ہوتا - اس طرح مالک نہ صرف ایک دنیوی نقصان میں پڑتا ہے بلکہ ساتھ ہی ایک دینی نقصان اس کے سر پر پڑتا ہے - اللہ تعالٰے ایسی مشکل میں گرنے سے ہمارے اخباروں کو بچائے رکھے - آمین

رسید زر

۱۹- جون ۱۹۰۶ء - امرتسر میڈیکل شاپ اجرت اشتہار
۱۹ " " مولوی نور محمد صاحب
۱۹ " " ۷۰۵ - سمیع اللہ خاں صاحب
۱۹ " " ۲۷۳ - قدرت اللہ صاحب
۲۵ " " حافظ غلام رسول صاحب
۲۶ " " حکیم محمد حسین صاحب اجرت اشتہار
۲۷ " " نبی بخش صاحب
۲۸ " " مولوی بوٹیخان صاحب
۳۰ " " مرزا عبد الکریم صاحب
۳۰ " " ۴۰۳ شیخ خدا بخش صاحب
۳۰ " " ۱۳۸۳ - عبد القادر صاحب
۳۰ " " ۷۰۸ - نور الحسن صاحب
۳۰ " " ۵۸۶ محمد الدین صاحب
۳۰ " " ۱۱۱۲ - نواب الدین صاحب
۲- جولائی ۱۹۰۶ء - ۷۱۵ - میاں صاحبدین صاحب
۲ " " ۷۲۰ - مولوی جلال الدین صاحب
۲ " " ۱۰۴۳ - منشی محمد عظیم صاحب
۲ " " ۱۰۸۷ - حکیم مرزا عوض بیگ صاحب
۲ " " - مستری شہاب الدین صاحب
۴ " " ۷۹۵ - میاں خیر الدین صاحب
۴ " " ۱۳۳ - ماسٹر رحم الدین صاحب
۴ " " ۲۱ - چوہدری شیخ محمد صاحب

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

شہر یروشلم میں عیسائیوں کی سخت جنگ ہوئی۔ ایک طرف کلیسائے یونانی تھی اور دوسری طرف کلیسائے فرانسیسی جھگڑا اس بات پر اٹھا کہ کوہ زیتون پر گرجہ کرنے کا کس کو حق حاصل ہے۔ امریکہ کا اخبار رائے دیتا ہے کہ حضرت سلطان روم کو چاہئے کہ ان جھگڑالو عیسائیوں کے درمیان امن قائم رکھنے کے واسطے اپنی پولیس کی فوج میں ترقی کرے۔

مقام ڈولت صوبہ منی ملک امریکہ کے اخبار ٹریبون نام کے ایڈیٹر صاحب نے جن کا میل نام ہے۔ پادریوں کو چیلنج کیا ہے کہ اگر انکی دعاؤں میں .. کوئی قبولیت ہو سکتی ہے تو وہ پبلک کے سامنے اس کا ثبوت پیش کریں۔ امید کہ نہیں کہ کوئی پادری اس دعوت کو قبول کر سکے۔ کیونکہ عیسوی مذہب اب کوئی زندہ مذہب نہیں ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ایم۔ لیفٹ صاحب۔ اخبار ٹربتھ سیکر مورخہ ۲ رجون ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں " یسوع نے اپنے پیچھے کوئی تحریر نہیں چھوڑی اور تعجب یہ ہے کہ دنیا میں سولہ [16] مصلوب منجی گزرے ہیں یعنی سولہ شخص تاریخ دنیا میں اس قسم کے موجود ہیں جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کو نجات دینے آئے تھے۔ مگر وہ سب کے سب خود پھانسی دئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یسوع مسیح ہے اور پندرہ [15] اور تھے۔ ان میں سے کسی کی بھی اپنی کوئی کتاب موجود نہیں یسوع کی جو انجلیں مشہور ہیں وہ یسوع کے مرنے کے بہت عرصہ بعد لکھی گئی تھیں اور دوسری صدی عیسوی تک ان اناجیل کو کوئی شخص الہامی نہ مانتا تھا۔ جو اخلاقی تعلیم یسوع کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور جس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ایسی تعلیم اور کہیں نہیں پائی جاتی وہ عبارتیں لفظ بلفظ مسیح سے ہزار سال پہلے کی کتابوں میں موجود ہیں بلکہ بعض باتیں دوسروں کے موکھ سے عمدہ پیرایہ میں نکلیں اور جس رنگ میں یسوع نے ان کو پیش کیا وہ کسی قدر گرے ہوئے اخلاق کا نمونہ ہے۔ بدھ کی اخلاقی تعلیم کا جس قدر اثر اس کے پیروں پر ہوا اور جس کثرت سے بدھ مذہب پھیلا ہے وہ بات عیسوی مذہب کو ہرگز نصیب نہیں ہوئی حالانکہ بدھ مذہب کے پھیلانے کے واسطے ایک قطرہ خون بھی زمین پر نہیں گرایا گیا اور برخلاف اس کے دین عیسوی کو جبراً قبول کرانے کے واسطے تلوار اور آگ سے کام لیا جاتا تھا۔

مذکورہ بالا اخبار میں ہنیری وائٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں " مشہور فلاسفر مل نامی نے کیا خوب کہا تھا کہ عیسائی لوگ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یسوع کی عبادت کرتے ہیں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دراصل عیسائی مذہب اس خدا کا منکر ہے جو کہ ابراہیم اسحاق اور یعقوب کا خدا تھا۔ ٹامس پین اور دیگر منکرین مذہب عیسوی کے ساتھ بہت کچھ سختی کی گئی تھی۔ لیکن فی زمانہ علمائے تنقید وہی کام کر رہی ہے جو کہ اس وقت لوگوں نے کیا تھا۔ یسوع کا کنواری سے پیدا ہونا اور آسمان پر جانا وغیرہ۔ یہ تمام عقائد اب آہستہ آہستہ نکلتے چلے جاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ جلد تر سب مفقود ہو جائیں گے۔ کیا یہ دعوے کسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ یسوع مسیح ہمارے واسطے ایک کامل نمونہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ جو کچھ اناجیل وغیرہ میں یسوع کے اقوال اور افعال بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح ہرگز کامل نمونہ نہ تھا۔ جو اخلاقی افعال یسوع کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور ان پر فخر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک بھی اصلی اس کا قول نہ تھا بلکہ اس سے بہت پہلے زمانہ کے لوگوں کا قول تھا وہ مشہور سنہری قاعدہ جس پر بہت ناز کیا جاتا ہے کہ یسوع کے سوائے کسی کے منہ سے نہیں نکلا یعنی تو دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کر جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ کیا جاوے یہ قاعدہ کم از کم سات مختلف بزرگوں نے یسوع مسیح سے پہلے بیان کیا تھا اور لطف یہ ہے کہ ان کی طرز بیان اور پیرایہ کلام یسوع سے بہتر تھا۔ یسوع کی اس تعلیم میں بھی ایک کمزوری ہے۔ اور سخت نقص ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا مذاق علم اور عقل مختلف ہوتا ہے۔ اس فقرہ میں یہ سکھایا گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ لوگوں کے کام میں مداخلت کرو۔ اگر تمہارا مزاج اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ تم ترش چیز کو پسند کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری دعوت ترش اشیاء کے ساتھ کیا کریں تو پھر اس قاعدہ کے مطابق یسوع تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم بھی لوگوں کو ترش کھانے کھلایا کرو حالانکہ ترش کھانا دوسروں کے واسطے ناموافق اور مضر اور ناپسند ہو سکتا ہے اس سے بدرجہا بہتر وہ خلق ہے جو حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں تو دوسرے کے کام میں بیجا مداخلت نہ کر اور دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کر جو تو نہیں چاہتا کہ تیرے ساتھ کیا جائے۔

مورلی کا عاشق۔ امریکہ کا اخبار محل کونٹی پریس بیان کرتا ہے کہ کوہ شیل کے گرجہ کے پادری صاحب [illegible] نامی سیٹلر ہے ایک ہولناک خبر شائع ہوئی ہے جس کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف کا اپنے گرجہ کے حلقے کی ایک عورت کے ساتھ جو مسٹر سی ای مورس کی بیوی ہے ناجائز تعلق پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے سبب سے پادری صاحب کو ناچار استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب اس علاقہ کے ایک مشہور پادری ہیں ان کی فصاحت اور پر اثر وعظ کے سبب ان کا گرجہ بہت رونق پر تھا۔ ان کی تقریر سننے کے واسطے دور دور سے لوگ ان کے گرجے میں نماز پڑھنے کے واسطے آتے تھے اور انہوں نے اپنی لیاقت کے سبب اردگرد کے گرجوں اور پادریوں کو مات کر رکھا تھا۔ پادری صاحب کے معتقدین ان پر نہایت خوش تھے۔ ہر ایک زمیندار اور باغبان اپنی زمین اور باغ کا سب سے عمدہ پھل ہر موسم میں پادری صاحب کی نذر کیا کرتا تھا اور وہ اسے اپنے باغ اور زمین کی برکت جانتا تھا۔ کہ پادری صاحب اس کا پھل کھائیں۔ [illegible] مرغیاں پادری صاحب کے باورچی خانہ میں [illegible] کے اکثر بھیجی جاتی تھیں۔ گرجہ کی کمیٹی پادری صاحب کی تنخواہ میں ہمیشہ ترقی کرتی رہتی تھی ہر ایک شخص پادری صاحب سے خوش تھا اور پادری صاحب کو درست بنانے کا طریقہ خوب یاد تھا۔ پادری صاحب کے گرجے میں بہت باقاعدہ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک [illegible] کی بیوی تھی (جس کو ہم آسانی فہم کے واسطے اس جگہ مورلی کہہ لیتے ہیں۔ ایڈیٹر) بارش ہو۔ آندھی ہو۔ وہ ہر حال مورلی گرجے میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی تھی وہ سب سے پہلے گرجے میں داخل ہوتی تھی اور سب سے آخر گرجے سے باہر اپنا قدم رکھتی تھی اور یہ امر مورلی کے تقدس کا ایک ثبوت مانا جاتا تھا۔ مورلی کا جسم موٹا ہے لیکن وہ ایک خوبصورت شکل کی عورت ہے اور چالیس سال سے اس کی عمر کم ہے۔ یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوا۔ کہ پادری صاحب کا مورلی کے ساتھ کب سے یہ تعلق ہے۔ لیکن قیاس کیا گیا ہے کہ یہ تعلق قریب ایک سال سے ہے یعنی جب سے کہ نماز میں مورلی کا جوش بڑھا ہوا دکھائی دیتا ہے جماعت میں سے کسی کو ان پر شبہ نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ افشائے راز سے ایک تہلکہ مچ گیا ہے معلوم نہیں کہ کس وجہ سے مورس صاحب کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا۔ ایک دن اچانک وہ چند معزز محلہ داروں کو اپنے گھر بلا لیگیا اور ان کے سامنے وہ کاغذات رکھ دئے جو کہ اس کو اپنی بیوی کی میز کے خانے میں سے ملے تھے اور جنہوں نے تمام واقعہ پر پوری روشنی ڈالدی وہ سب عشقیہ خطوط تھے۔ جو پادری صاحب نے مورلی کو لکھے تھے۔ اور ان میں اپنے تعلق کا پورا پورا اظہار کیا تھا سب نے مل کر اس جگہ یہ فیصلہ کیا کہ پادری صاحب کو گرجہ سے نکالدیا جاوے اور مورس نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیگا یہ ہفتہ کا دن تھا۔ اور دوسرا دن اتوار کا تھا اس

واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اس ایت وار کا گرجہ ہمارے۔ تو پہر دوسرا پادری تلاش کیا جاوے۔ چنانچہ وہ سب دوسرے دن گرجے میں گئے۔ اور اُسی پادری صاحب کے پیچھے نماز پڑہی۔ پادری صاحب کا نہائت پرجوش وعظ سُنا جس سے دوسرے سُنانیوں پر بہت اثر ہو رہا تہا اور سب سے زیادہ موری وجد میں آرہی تہی۔ لیکن جو لوگ اس راز سے آگاہ ہو چکے تھے۔ وہ اندر ہی اندر غصہ سے بہرتے جاتے تھے کہ یہ کیا ریاکاری کا نظارہ دکہایا جارہا ہے۔ گرجہ حسب معمول ختم ہُوا۔ اور سہ پہر کو وہ لوگ پادری صاحب کے مکان پر گئے اور تمام باتیں بیان کیں۔ لیکن پادری صاحب نے صاف انکار کیا اور نہائت دلیری سے جواب دیا۔ لیکن ان لوگوں نے صاف کہا کہ اگر آپ استعفےٰ نہ دیں گے تو یہ معاملہ عدالت تک پہنچے گا۔ اس واسطے ناچار پادری صاحب نے استعفےٰ دیا۔ اور مور صاحب نے اپنی موری کو طلاق دیدی۔

یہ ہے نتیجہ بے پردگی کا۔ اور مردوں عورتوں کے بے تکلف خلا ملا کا۔

آرچ ڈیکن سن کلیبر صاحب نے ہینی میگزین میں شور مچایا ہے کہ انگلستان میں سبت کے دن کی بڑی بے ادبی کی جاتی ہے۔ پادری صاحب لکھتے ہیں کہ ایت وار کے دن لوگ بجائے گرجا گہر جانے کے۔ بگیوں پر سوار ہو کر سیر کرنے اور موٹر گاڑی چلانے پر لگاتے ہیں۔ دریائے ٹیمز پر ایت وار کے دن میلہ لگتا ہے۔ وضعدار لوگ اپنا سفر ایت وار کے دن ہی شروع کرتے ہیں۔ ناچ کے جلسے بہی ایت وار کے دن ہی ہوتے ہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ سارے یورپ کا یہی حال ہے۔

جان ای ریمبرگ صاحب اخبار اگینا سٹک جنرل مورخہ ۱۶-جولائی ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ قدیم مذاہب جن میں انسانوں کو اور جانوروں کو اور بتوں کو خدا بنایا جاتا تہا اور مانا جاتا تہا دن بدن زوال پکڑتے جاتے ہیں اور یہی حال عیسوی مذہب کا بہی ہو رہا ہے۔ قدیم دیوتاؤں کا جو انجام ہوا وہی انجام عنقریب عیسائیوں کے خدا یسوع کا ہونے والا ہے۔

مسٹر ڈوئی اپنا شہر چہوڑ کر اور دو گاڑیاں اسباب کی لدوا کر وہاں سے چلا گیا ہے۔ ابہی تک یہ نہیں معلوم ہوا۔ کہ کہاں جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے نبی کی بے اصول مخالفت

میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے جب میں دیکہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہنے والے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت اور پہر بے اصول مخالفت کرتے ہیں۔ بے اصول مخالفت میں نے اس لئے کہا ہے کہ یہ صاحبان مخالفت کرنے سے پہلے ہرگز نہیں سوچتے کہ اس کی زد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑے گی یا کس پر۔ اِس بات کا مطلق خیال نہیں۔ بس مرزا صاحب کا نام آیا اور ان کے تن بدن میں مرچیں لگ گئیں۔ جوش غضب میں باولے ہو گئے اور جو جی میں آیا کر دیا۔ اور جو زبان پر آیا کہدیا۔ تین مہینے ہوئے کہ چراغ دین جموں کا رہنے والا جہوٹے الہام کا مدعی مر چکا۔ مگر جب انہوں نے سُنا کہ اس کی موت حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ تو جہٹ تردید شروع کر دی۔ اب موت سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا یہ کہنے لگ گئے کہ طاعون سے نہیں مرا۔ مرتے وقت اس کا چہرہ نورانی تھا۔ جیسا کہ سچے مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا ایک محضرنامہ بہی تیار ہو کر سراج میں شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع میں لکہا ہے ہم جموں کے ہندو مسلمان تصدیق کرتے ہیں مگر اخیر میں صرف دو تین ہندوؤں کا نام ہے۔ ہاں ایک پادری صاحب کا بہی ہے اور وہی اصل سے نقل کرنے والے ہیں۔ یہ بات بالخصوص غور کرنے کے قابل ہے کہ پادری کیوں چراغ الدین کے معاملہ میں زیادہ انٹرسٹ لیتے ہیں اور کیوں ہر موقعہ پر اس کی جار بیجار تائید کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ چراغ الدین عیسائیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ تجلی (عیسائیوں کے مشہور و مستند رسالے) میں دو ورق بالخصوص اس کے نام پر رکہے گئے ہیں۔ کیا کسی اور سچے مسلمان کی مثال بہی دی جاسکتی ہو جس کی فوتیدگی کو عیسائیوں نے یہاں تک محسوس کیا ہو کہ اس کی یادگار میں رسالہ کا ایک حصہ وقف کر دیا ہے اور اس کی تعریف میں کالموں کے کالم سیاہ کر دئے ہوں۔

اور پہر چراغ الدین کے مزعومہ مطاع و متبوع حضرۃ سید المرسلین کی نسبت انہی مسیحیوں سے پوچھئے۔ کہ وہ کیا رائے رکہتے ہیں۔ کیا چراغ الدین کی تعریف کرنے والے وہی نہیں۔ جو ہمارے سید و مولیٰ کو عیاذاً باللہ "الدجال" کہتے ہیں۔ پنجابی میں ایک مثل ہے۔ سری نال ویر۔ پوشلی (دُم) نال صلح۔

تعجب ہے۔ کہ آقا کی نسبت یہ عقیدہ اور غلام سے دوستی۔ حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ:۔ لاتجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ۔ اور صحابہ کرام کی تعریف میں ہے۔ اشداء علی الکفار۔ اور فرمایا۔ ولیجدوا فیکم غلظۃ۔ پس آپ سوچ سکتے ہیں۔ کہ چراغ الدین کا مذہب کیا تہا۔ اور پہر یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ جنہوں نے "منارۃ المسیح" اس کی تصنیف دیکہی ہے وہ اس کے عقائد سے خوب واقف ہیں کہ اس کا مذہب تہا "قرآن مجید" محض تنہا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتہہ بائیبل پڑہنا بہی ویسی ہی ضروری ہے۔ چنانچہ تجلّے ماہ مئی میں لکہا ہے۔ دو باتوں پر ان کا ایمان نہائیت ہی واثق تھا۔ اور اس ایمان کے ساتہہ وہ اپنے خدا سے ملے۔

بائبل اور قرآن کو بالکل برابر ایک ہی کتاب کے دو جزو سمجہتے تہے۔ اور دونوں کی تلاوت کرتے ان میں کوئی تفریق روا نہ رکہتے تہے۔

اصل اسلام عیسویت ہے اور عیسویت اصل اسلام ہے۔ حضرت مسیح کا نزول ثانی جو روحانی طور پر ہونے والا ہے۔ حضرت مسیح امامت کریں گے وہ اس عقیدہ کو الہامی ایمان جانتے تہے۔ نیز یہ کہ مسیح کلمۃ اللہ تہا۔ وہ صلیب پر ہی فوت ہو گیا۔ (کیا یہی مسلمانوں کے عقائد ہیں) اس کے صلیب پر مارے جانے سے نیکی کی توفیق جو آدم کے گناہ کے سبب چہین لی گئی تہی۔ واپس دی گئی۔ وغیر ذالک

اب ایسے عقائد کو دیکہ کر پہر بہی اگر ہمارے مسلمان بہائی محض حضرت امام موعود کی مخالفت میں عیسائیوں کی تائید کرتے جاویں تو سوا اس کے ہم اور کیا کہیں۔ کہ خدا مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کیونکہ وہ جوش تعصب میں خود اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ گویا ظاہر کرتے ہیں کہ سچے مسلمانوں کے یہی عقائد ہیں۔ جو کہ اوپر بیان ہوئے اور پہر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی رسالت کا جہوٹا مدعی ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس سے متعلق مواخذہ نہیں کرتا۔ بحالیکہ منارۃ المسیح میں صاف لکہا ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور نزول مسیح تو روحانی طور سے ہوگا۔

(واقعی یہی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے) اور اس نزول کا جو کام ہے وہ اس عاجز کے ہاتھوں سے ہوگا۔ پھر اخیر میں مہدی موعود کے ایسے نشانات لکھے ہیں اور ان احادیث کی کچھ ایسی تاویلیں کی ہیں جو جمہور علماء کے بالکل برخلاف ہیں اور اس سے صاف ٹپکتا ہے کہ در اصل مہدی ہونے کا خود مدعی ہے تعجب کہ اسی دعوے کے سبب وہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں مسلمان تک نہیں سمجھتے اور یہی دعوے چراغدین سے ہے۔ پھر دوسرے عقائد اس کے علاوہ مگر اس کی تائید برابر کئے جاتے ہیں۔ خیر اس سے بعد کچھ نہیں تو یہ پیشگوئی تو پوری ہوگئی کہ اخیر زمانے میں اتنی مسلمانوں سے یہودیوں اور عیسائیوں کے مثیل ہو جائیں گے اور پھر باایں ہمہ باہم تباغض اور تحاسد جاتا رہے گا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود کے برخلاف۔ عیسائی۔ مسلمان۔ آریہ وغیرہم کیسے متفق ہو جاتے ہیں یہ بھی ایک دلیل ہے ہمارے امام کی صداقت پر۔ باقی رہا۔ اصل مقصود جس کے لئے یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اس میں ہرگز کامیابی نہیں ہوئی۔

طاعون سے فوتیدگی کے سبب اگر کوئی مسلمان وہ حدیث (قطع نظر اس سے کہ اس کے اصل معنے کیا ہیں اور وہ کہاں چسپاں ہے) پیش کر دیتا جسمیں لکھا ہے کہ طاعون کی موت سے مرنے والا شہید ہے تو پھر کوئی بات تھی۔ مگر الحمد للہ کہ اس کی خود ہی تردید کر دی۔ پھر لطف یہ کہ جو وجہ علالت کی لکھی وہ اس کی قوت ایمانیہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ اس محضر نامہ میں لکھا ہے کہ اپنے بچوں کے مرنے کے غم میں بیمار ہو کر فوت ہوا۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ قرآن مجید میں یہ مومنوں کا نشان نہیں لکھا۔ کہ وہ بچوں کے غم میں گھٹتے گھٹتے بیمار ہو کر مر جایا کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ:۔

اذا اصابتھم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیه راجعون۔ پھر تاریخ میں سچے مسلمان کا تم حوالہ نہیں دے سکتے۔ جو محض اپنے بچوں کے غم میں مر گیا ہو۔ جس شخص کو خدا پر کامل یقین ہو۔ اس کو ایسا صبر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مطلق اس بات کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ دیکھئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے مگر کیا آپ [illegible] غم میں فوت ہو گئے؟

[illegible] بڑی مسرت [illegible]

اور پھر دم نزع جو الفاظ آخری زبان سے نکلے وہ بھی اس معاملہ پر روشنی ڈالتے ہیں واقعی سچے مسلمان یہی پڑھا کرتے جیسا کہ تحجلے میں لکھا ہے کہ: یہی کہا آسمان آسمان آسمان۔ اور دم چھوڑ دیا۔ ان حالات کو پڑھتے ہوئے فرمائیے۔ طاعون سے نہ مرنے کے انکار نے کیا نفع دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی۔ تو بہر حال پوری ہے۔ خدا نے فرمایا۔ "میں تباہ کر دوں گا" دو جوان لڑکوں کا آنکھوں کے سامنے ایک ہی دن میں مر جانا۔ اور چراغدین کا اپنے کو اس واقعہ کے متعلق لکھنا جیسے کہ تجلی میں ہے اب دنیا سے میرا قطع تعلق ہو چکا (کچھ نہیں رہا) ان الفاظ کو پورا کر رہا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا۔ میں فنا کر دوں گا۔ ہلاک کر دوں گا۔ سو یہ بھی ظاہر ہے کہ چراغدین منارة المسیح کے شائع کرنے کے بعد ایک سال تک ہی مر گیا طاعون سے مرا یا نہیں۔ اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ آخر مر تو گیا۔ اور مرا بھی پیشگوئی کے بعد اپنا کام (جس کے لئے وہ اپنے تئیں مامور سمجھتا تھا) کرنے سے پہلے ناکامی کی حالت میں پس ان محضر ناموں کی تیاری کی .. .. .. کیا ضرورت تھی۔

غرض مجھے رہ رہ کے افسوس آتا ہے کہ ہمارے بھائی مخالفت میں اس قدر کیوں اندھے یعنی از خود رفتہ ہو رہے ہیں کہ وہ کچھ لکھتے ہوئے اسلام کی صداقت و حقیقت کا بھی خیال نہیں کرتے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کو حضرت مسیح صادق نے اپنی جماعت سے خارج کر دیا اور وہ بھی کسی قدر تردد کے بعد مخالف ہو گئے۔ اب یہ لوگ ان کی تعریف کر رہے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جماعت سے خارج کرنے کی کیا وجہ ہے اور آیا جس عقیدہ کی بنا پر ان کو خارج کیا گیا ہے کیا وہ تمام اہل سنت و جماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے (کیوں ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار آپ فرمائیے) یعنی یہ کہ مدار نجات محض توحید ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانا یا مسیح پر (دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۱) پھر مسیح کی وفات کے وہ ابھی تک قائل ہیں اور نزول کے متعلق بھی انشاء اللہ غالباً یہی عقیدہ ظاہر کریں گے جو چراغدین نے کیا تھا۔ یاد کیجئے کچھ اور رنگ نکالیں کیونکہ لاہور آپ نے اپنا الہام سنایا۔ کہ دجالی فتنہ۔ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ عجب نہیں کہ دیں کہ میں ہی وہ مسیح ہوں یا کم از کم مجدد مائة حاضرہ ہی بن جائیں اس بات کا انتظار کیجئے۔ پھر یہ آپ لوگ تو زیادہ تر اسی لئے حضرت مسیح موعود کے مخالف ہیں کہ وہ الہام وحی کے [illegible]

[illegible]

یہ باتیں میں نے صرف اس لئے لکھیں کہ کم از کم ہمارے مسلمان بھائی بے اصول مخالفت کر کے دوسرے مذاہب والوں کا مضحکہ تو نہ بنیں۔ اور منہ سے ایسی باتیں تو نہ نکالیں جس سے اسلام پر حملہ ہوتا ہو۔ اور غیر مسلم اس سے سند پکڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کے لئے میں نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون دیا تھا۔ جو افسوس ہے۔ ایڈیٹر نے شائع نہ کیا حالانکہ اس میں ایک تو اس الزام کی تردید ہے۔ جو مجھ پر ایک جودھپوری مولوی کی طرف سے لگایا گیا تھا کہ میں (اکمل) گویا اس کی تحریروں کا جواب نہیں دے سکا۔ اور مسیح موعود سے (خدا مجھے اس دن زندہ نہ رکھے) برگشتہ ہونے کو تیار ہوں کیونکہ اس نے مجھ پر کوئی سوال کیا ہی نہیں بلکہ میں نے خود کئی دفعہ حضرت صاحب کے عقائد کی نسبت استفسار کیا اور وہ جواب نہیں دے سکا۔ چنانچہ جواب نہ دینے کا اقرار۔ اسی پرچہ اخبار (پیسہ) میں موجود ہے اور دوسرا کچھ ڈاکٹر مذکور کی نسبت لکھا تھا اور ان سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ باوجود ان عیوب کے موجود ہونے کے وہ مرزا صاحب کو مسیح موعود کیوں کر تسلیم کرتا ہے حالانکہ بالاتفاق نبی گناہ سے معصوم ہوتا ہے۔ اور نہ اس بات کی سند ملتی ہے کہ کوئی نبی اپنے فرض تبلیغ میں سستی کرے۔ کیونکہ ایسا ہونا اللہ یعلم حیث یجعل رسالته اور لا ینال عہدی الظالمین کے برخلاف ہے اور یہ بھی میں نے لکھا تھا کہ جب ڈاکٹر مذکور کے بیس سالہ تحقیق کا یہ حشر ہے۔ تو اب ہم اس کی موجودہ رائے کو کیوں کر تسلیم کر لیں۔ خدا جانے کل اس کی بھی تردید کرے۔ افسوس وہ مضمون ایڈیٹر صاحب نے نہ چھاپا۔ باایں ہمہ۔ وہ مولوی لکھتا ہے۔ کوئی احمدی مجھ سے پیسہ میں مکالمہ کرے۔ پیسہ جب ہمارے ضروری مضمون بھی نہیں چھاپتا۔ اور ہمارے برخلاف جھوٹے الزاموں کی بھی تردید نہیں کرتا۔ تو پھر دوسرے مضمون کب شائع کرے گا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل۔ گولیکے ضلع گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

۱۔ الذکر۔ مصنفہ مولوی شیخ عبد الرحیم صاحب جس میں اسمائے الٰہی اور نماز اور احادیث کا ترجمہ ہے ایک مفید مجموعہ ہے۔ قیمت ۲ /

نور الدین۔ جو مصنف صاحب کی [illegible] کے بعد دوبارہ [illegible] ہے یہ کتاب آریوں کے رد [illegible]

قیمت [illegible]

ضرورت الامام

ذیل میں ہم ایک مراسلت درج کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت ہے اور آیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول کہ مسلمان یہودیوں کی سیرت اختیار کریں گے پورا ہوا ہے یا نہیں اور اگر پورا ہوا ہے تو آیا یہودیوں کے واسطے کسی مسیح کی ضرورت ہے یا نہیں ۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج میں ایک کتاب (Census) سینس آف انڈیا ۱۹۰۱ مشتمل برحالات بلوچستان حصہ اول جس کے مؤلف ایک انگریز آر ۔ ہوگس بلر صاحب ہیں پڑھ رہا تھا ۔ مذاہب بلوچستان کے بیان پر جب پہنچا تو صفحہ ۸۴ پر ایک قصہ کوہ مراد کے مہدی اور اس کی جماعت کا میری نظر سے گزرا چونکہ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے ۔ اس میں سے میں یہ قصہ ناظرین بدر کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں امید ہے کہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا ۔ والسلام

خاکسار محمد یوسف احمدی ۔ اسلامیہ سکول پشاور

کوہ مراد کا مہدی

اور

اُس کی جماعت

یہ فرقہ جس کو ذکری کہتے ہیں ایک عجیب گروہ ہے اس کے بہت سے پیرو مکران میں آباد ہیں ۔ اس کا اثر لاس بیلہ میں حال ہی میں پھیلا ہے جہاں اس کے معتقدین کی تعداد خصوصاً سمندر کے ساحل پر کثرت سے پائی جاتی ہے ۔ اگرچہ یہ لوگ اپنے تئیں مسلمان بتاتے ہیں مگر عقیدہ باطل پرستی اور بت پرستی کے معتقدات سے لبریز ہے ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کا قرآن شریف پڑھنا صرف اہل اسلام اور ان کے درمیان رابطہ اتحاد کے قائم رکھنے کے لئے ہے ورنہ باقی تمام عملی معاملات میں ان کے اور مسلمانوں کے درمیان نمایاں فرق ہے ۔

سیتھیان اقوام کے گروہ دائیس (Dais) سگتائی اور ساقی وعلاوہ بریں قبیلہ ساجدی کی تمام قوم پر اسوکا بمعہ اپنی شاخ ساقا کے اس کی جماعت کے پیرو ہو گئے ہیں ملکی بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی نسلیں گزری ہیں کہ اس جماعت کی بنیاد ایک ملا رحمت یا دوست محمد نامی نے ڈالی یہ شخص ہیراتی بلوچستان میں کسی کشمش نامی گاؤں سے آیا تھا اور پھر کوہ مراد نامی پہاڑ کی طرف جو تربت کے نواح میں ہے چلا گیا جہاں اس نے جا کر سکونت اختیار کی اور اس وقت ایک فارسی کتاب نظم ونثر میں لکھی اور اس کتاب کو درخت برکھو یا ببول کے نیچے زمین میں دفن کر دیا اور لوگوں میں یہ افواہ اڑا دی کہ مجھے معجزہ کے طور پر ایک کتاب درخت کے نیچے سے ملی ہے اور ساتھ ہی دعوی کر دیا کہ مہدی موعود یا امام دوازدہم میں ہوں جس کے ظہور کے تمام نیک مسلمان منتظر ہیں اس وقت سے ذکریوں کا خیال ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ ختم ہو گئی اور وہ آخری اور سب سے بڑا رسول نیا ایمان قائم کرنے والا ظاہر ہو چکا وہ اصول جو اس نئے رسول نے سنائے ان جہلا اور باطل پرستوں میں جن کے ساتھ اس کو سابقہ پڑا اثر کر گئے اور اس کے پیرؤں کی ایک خاصی تعداد ہو گئی ۔

ذکری لوگ نماز پڑھنا ۔ روزہ رکھنا یا زکوٰۃ دینا مذہبی فرائض میں سے لازمی نہیں خیال کرتے وہ نیز حج کعبہ کی بجائے جو مکہ معظمہ میں ہوا کرتا ہے کوہ مراد متصل تربت کا حج کرنے جاتے ہیں اور مکہ کے حجر اسود کی طرح انہوں نے بھی ایک پتھر اس پہاڑ میں نصب کیا ہے ۔ اور اس کو بوسہ دیتے ہیں ۔ جب کوئی ذکری مر جاوے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں سمجھتے ۔ جیسا کہ اہل اسلام مردے کا چہرہ کعبہ کی طرف لحد میں پھیرتے ہیں ویسا ہی یہ لوگ اپنے مردے کا چہرہ کوہ مراد کی طرف موڑ دیتے ہیں فردوس بریں کی ایک راہداری جو ملا لکھ کر دیتا ہے ۔ اس کی بغل کے نیچے رکھ چھوڑتے ہیں اور برکھو یا ببول کی لکڑی کا مقدس ٹکڑا اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیتے ہیں ۔ . . . . . .

چند مکانات علیحدہ ذکر کے لئے بنائے جاتے ہیں ۔ اور ان کو ذکرانہ کہتے ہیں جہاں ذکری لوگ دو صفوں میں کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی طرف رُخ کرتے ہیں اور مندرجہ ذیل جملے دوہراتے ہیں ۔

صف اول ۔ لاالہ ۔ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں
صف دوم ۔ الا اللہ ۔ اگر ہے تو صرف اللہ ہی ہے
صف اول ۔ حسبی ربی ۔ مجھے خدا ہی کافی ہے
صف دوم ۔ جل اللہ ۔ خدا بڑے جلال والا ہے
صف اول ۔ مافی قلبی ۔ میں ظاہر کرتا ہوں کہ میرے دل میں کچھ بھی نہیں
صف دوم ۔ غیر اللہ ۔ سوائے اللہ کے
صف اول ۔ ہادی ۔ ہمارا پیشوا کون ہے ۔
صف دوم ۔ مہدی ۔ مہدی ہے ۔

یہ جملے تکرار کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسمیں ذکر میں شامل شدہ ذکری خوب جوش میں آجاتے ہیں ۔ ہر جمعہ کی رات کو اور ہر ماہ کی چودھویں رات کو ذکر کے جلسے ہوا کرتے ہیں ۔ اس جلسہ کو کشتی کہتے ہیں مکان کے وسط میں آگ جلا دیتے ہیں اور مرد اور عورتیں اس کے اردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں یہاں بجائے اس کے کہ وہ یہ کہیں کہ لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو وہ یہ کہتے ہیں لاالہ الا اللہ کائنات آم محمد رسولۃ اللہ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماں خدا کی رسول تھی اور بعد ازاں اپنے پیشوا مہدی یا رسول جدید کا نام لے کر ذکر شروع کر دیتے ہیں اور اس آگ کے اردگرد اچھلتے اور ناچتے ہیں یہاں تک کہ مجنونانہ جوش میں آجاتے ہیں اور آخر کے وقت اندھا دھند ان عورتوں پر لپکتے ہیں اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا کہ وہ ان کی کیا رشتہ دار ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو یہ لوگ جدا ہو کر اپنے اپنے مکانوں کو چلے جاتے ہیں ۔

یہ رسم کثرت کے ساتھ کوہ مراد میں اس وقت ہوتی ہے جبکہ کوئی جمعہ کی رات چاند چودھویں تاریخ کو ہو ۔ ماہ ذالحج میں اس گروہ کے پیرو سالانہ حج ادا کرنے کو جاتے ہیں جہاں بعض رسوم جو اہل اسلام جو حج کعبہ کے وقت ادا کرتے ہیں بطور نقل ادا کئے جاتے ہیں ۔ طواف کعبہ کی بجائے طواف کوہ مراد اور حجر اسود کے بوسہ کی بجائے ایک نصب کردہ پتھر کو چومتے ہیں + ذکری ملانوں کا بڑا اقتدار مانتے ہیں اور ملاں بھی اپنے دام اثر سے دولت وصول کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے ملا ہر ایک شخص کی جائداد کے عشر کا مالک ہوتا ہے جب کوئی ذکری شادی کرتا ہے تو ملا کو ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جو زمان سابق میں میراسی سگنیر (Sagnior) اور انگریزی میں لارڈ آف مینور (Manor) کو حاصل تھے ۔ ان کا خیال ہے کہ عورت کا مطمئن اور مطہر ہونا ملا کے ساتھ میل ملاپ پر دار مدار رکھتا ہے یہ بات بھی قابل الذکر ہے کہ یہ حقوق ملا صاحب سے چند روپے دیکر خریدے بھی جا سکتے ہیں ملاؤں کا یہ بھی دعوی ہے کہ فردوس بریں کے دروازہ میں داخل ہونے دینا یا رد کرنے کا حق ان کو حاصل ہے اور انہوں نے ایک خاص قاعدہ مقرر کیا ہے جس کے ذریعہ سے وہ مریدوں سے کچھ روپے لیکر ان کو بہشت میں داخل ہونے کی راہداری یا پروانہ لکھ دیتے ہیں ۔

نکاح اصولاً ملا ہی باندھتے ہیں اگر ملا دستیاب ہو سکے تو یہ رسم کہ دولہا یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ملا کے مکان پر ایک خالی مشک لیکر جاتا ہے تو ملا فیس لیکر اپنی پھونک اس خالی مشک میں بھر دیتا ہے اور مشک کا منہ بڑی احتیاط سے باندھ کر واپس دلہن کے پاس لے آتا ہے اور مشک کے منہ کو کھول کر دلہن کے چہرہ پر وہ ہوا چھوڑ دیتا ہے جونہی کہ وہ ہوا اس کے چہرہ کو محسوس ہوتی ہے تو بس سمجھ لیتے ہیں کہ بس اب شادی کی تکمیل ہو گئی ۔ جب کوئی ملا کسی ذکری کے گھر جا داخل ہوتا ہے تو سب اس کے ہاتھ پاؤں پر اوندھے پڑ جاتے ہیں اور تب تک نہیں اٹھتے جب تک کہ ملا بیٹھ کر تھاپڑا نہ مارے ۔ ہر ایک لڑکا جس کی عمر چھ سال کی ہو جاتی ہے ملا کے پاس مریدوں میں شامل کرنے کے واسطے لیجاتے ہیں ملا اس کی پشت پر تھاپڑا مارتا ہے اور وہ جماعت میں شامل ہو جاتا ہے ۔ ملانوں کو بڑا صاحب کرامات خیال کیا جاتا ہے ان کے عطا کردہ تعاویز ہر ایک قسم کے مرض مصیبت اور پلید روح کے اثر کا یقینی علاج سمجھا جاتا ہے ۔ تمام عمر کے گناہوں کی معافی ملا کو کچھ روپے دیکر حاصل کر لیتے ہیں ۔ ملا کی طاقت عالم برزخ سے پرے تک پہیلی ہوئی مانی جاتی ہے ۔ اگر ملا راضی ہو تو مریدوں کے نامہ صدقات اور

ایک سکھ نے باوا نانک علیہ السلام کا مذہب اختیار کر لیا

سورن سنگھ محمد یوسف ہو گیا

سردار سورن سنگھ صاحب ساکن ضلع امرت سر آریوں اور سکھوں کے اندرونی حالات اور مذہب کی جانچ پڑتال کے بعد بالآخر آدگرنتھ سے روشنی حاصل کر کے اور باوا نانک علیہ الرحمۃ کی ہدایت پر عمل کر کے داخل اسلام ہوئے ہیں اس تبدیلی مذہب کے باعث ان کو ہر طرح کی ایذا جسمانی اور مالی پہنچائی گئی اور دُکھ دیا گیا مگر چونکہ ان کا دل اسلام کی خوبیوں پر مائل ہو چکا تھا۔ کوئی امران کو اسلام میں داخل ہونے سے مانع نہ ہو سکا۔ شیخ صاحب گرنتھ اور سکھوں کے مذہب کی کتب کے بڑے عالم ہیں اور انہوں نے کئی سال خرچ کر کے باقاعدہ اُستادوں کی خدمت میں بیٹھ کر یہ علوم حاصل کئے۔ شیخ صاحب موصوف اپنی ملازمت سے رخصت حاصل کر کے کچھ عرصہ کے لئے قادیان آئے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے ہیں جو ان کے صدق کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی ایک بڑی دلیل ہے کیوں کہ جب خدا تعالےٰ نے دیکھا کہ ایک شخص نے محض اس کی رضا کی خاطر اس قدر دُکھ اُٹھایا ہے تو اس کے واسطے ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ اسلام کے اس فرقہ میں داخل ہوا جو اصل اسلام اپنے اندر رکھتا ہے۔ شیخ صاحب نے مسجد اقصےٰ میں ۲۹ جون کو ایک لیکچر اپنے حالات پر دیا۔ جس کا خلاصہ انہوں نے خود اخبار بدر کے واسطے لکھکر ہم کو دیا ہے اور ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ کوئی اور سکھ بھائی بھی اس سے فائدہ اُٹھائے اور مسلمانوں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہو۔ (ایڈیٹر)

اِدھر آؤ صاحب ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز ناظرین! اس میں کوئی کلام نہیں کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ مگر جو فطرتی کمزوری انسان کے گلے کا ہار ہو گئی ہے وہ ذرا بھی آگے نہیں بڑھنے دیتی۔ انسان تو چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھوں جہاں تک کہ الٰہی قرب حاصل کر سکوں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہئے کہ ایسی کمزوریوں سے ہر وقت بچتا رہے۔ نیز جب سے اس عاجز نے عقل اور ہوش سنبھالا ہے اور انسانیت کا جامہ پہنا ہے۔ مجھے بھی دھن رہی ہے کہ کسی طرح ست مارگ (صراط مستقیم) کا پتہ ملے۔ چنانچہ میری اس جستجو کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے گڑھوں سے گذر کر باہر آیا اور گڑھے بھی اس قدر عمیق سے کہ ان سے نکلنا محال تھا مگر فضل الٰہی میرے شامل حال تھا۔ مجھ کو ان گڑھوں سے ایسا نکالا جیسے چاہ سے یوسف۔ خدا کی قدرت شاید اسی واسطے میرا نام بھی یوسف ہی رکھا گیا۔ پہلا گڑھا آریوں کا تھا اور خوب غور اور خوض کیا گیا لیکن اس کی تعلیم اس قدر پایۂ تہذیب سے گری ہوئی تھی۔ جسے میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی خاندانی اور مہذب آدمی اس کو ہرگز قبول نہیں کرے گا بلکہ نفرت کی نگاہ سے دیکھکر کوسوں دور بھاگ جائیگا۔ اوّل ان کی وید کی تعلیم میں سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بانی نے آریوں کو ایسا بے لگامی کا سبق دیا اور پانڈو اور کورو کی مثال مہاتموں اور رشیوں کے لئے ایک سیدھی سڑک بنا دی ہے جس سے اس کی خواہش تھی۔ کہ کوئی شخص بھی اس دنیا سے پاک اور پوتر ہو کر بے لوث نہ جاوے اور یہی تعلیم تھی جس نے سکھوں و برہمنوں اور ساہوکاروں وغیرہ کی خانگی زندگی پر اپنا اثر ڈالا اور ایسی بے شرم زندگی کو پاک اور پوتر سمجھا گیا۔ کہ باقاعدہ شادی یا دواہ کی ضرورت نہیں اور اس میں یہ بھی کوئی قید نہیں کہ مرد کا بلا عورت اور عورت کا بلا مرد ہونا ضروری ہے بلکہ جب کبھی عشق جوش مارے اور قوت شہوانی غالب ہو۔ تو مرد یا عورت عورت یا مرد بلا تمیز ہم بستر ہو سکتے ہیں واہ رے دیانند تیرا برہم چریہ نظم

جستجو سے تیری جنت کا بطلان ثابت ہوا
بیہودہ باتوں سے تیرا ہنر و فن ثابت ہوا
آج تک دعوے پہ جس کے تھا مدار زندگی
وائے محرومی وہی پیمان شکن ثابت ہوا
نیوگ کا دلدادہ نکلا زن شہوت پرست
شیخ تھے سمجھے جو ہم برہمن ثابت ہوا

اب صاحبان ذرا ویدک حقیقت کی طرف توجہ مبذول فرماویں۔ سری گنیش آئینمہ۔ یہ منتر سام وید دیگر یہ پریس کاشی کے صفحہ ۱۵ میں جہاں سے اتر سنتھا شروع ہوتا ہے اور تمام ویدوں کے ہر ایک منڈل اور ہر منتر کے شروع میں آتا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے گنیش دیوتا کو سلام۔ گویا بسم اللہ ویدوں کی یہی ہے۔ اے مترجنو! اگر آریہ دھرم سچا ہوتا اور وید الشہید کا کلام ہوتا۔ تو پرمیشور کے نام سے شروع ہوتا۔ نہ گنیش دیوتا کے نام سے اگر وہ پرمیشور کا نام ہے تو کس نے رکھا ہے اور معلوم ہوا کہ اس سرشٹی مان سے دیوتا افضل ہے تو کہ اس کے نام سے وید ول کو شروع کرتا ہے اور ہندو مخلوق بھی پرمیشور کے نام کی بجائے اسی کو یاد کرتی ہے۔ دوئم۔ اوم پرماتما ابھا۔ یعنی پرماتما کو سلام۔ اگر پرماتما ایشور کا نام ہے اور تمام آتما اس سے نکلی ہیں تو معلوم ہوا کہ پرمیشور روحوں کا چشمہ ہے اسی وجہ سے اس کو جگت آتما کہتے ہیں پھر کیا نری ایشور کی فضیلت اور پرماتما سے اگر کوئی بڑی رُوح مراد ہے۔ تو پرمیشور ہے۔ سوم۔ جو سام وید کا پہلا منتر ہے سوامی دیانند جی نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ ہے اگنی تم گیان سروپ ہو۔ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کا کرتا۔ (بنانے والا) کوئی پروہت ہے پرمیشور نہیں کیوں کہ یہ اگر خدا کا کلام ہوتا تو اس میں یہ الفاظ نہ ہوتے کہ میں اگنی کی تعریف کرتا بلکہ یہ الفاظ ہوتے کہ اگنی وغیرہ پرمیشور کی تعریف کرتی ہیں یہ رگ وید کی پہلی منڈلی ہوم کا ستائیسواں تیرھواں منتر جو ہے۔ دھرم سبھا والوں نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ کہ بڑے دیوتوں کو سلام چھوٹے دیوتوں کو سلام بوڑھے دیوتوں کو سلام۔ دیانندیو! یہ بھی پرمیشور کا کلام نہیں ہو سکتا کیوں کہ وہ بھول چوک سے پاک ہے اور اس کی ذات کے سوا کوئی پوجا جانے کے لائق نہیں وہ خود معبود ہے دیوتاؤں وغیرہ کا پوجاری نہیں ہو سکتا۔ یہ وید کے کرتے کی لیاقت کا نقصان ہے کہ وہ بڑے اور چھوٹے اور سب کو سلام بھی کر گزرا مگر یہ نہ بتلایا کہ جن کو میں سلام کرتا ہوں کیا وہ دیوتا ہیں یا پرمیشور یا حیوان یا بندے۔ بڑے پرمیشوروں کو سلام چھوٹے پرمیشوروں کو سلام نوجوان پرمیشوروں کو سلام اور ہم سب پرمیشوروں کو حتے المقدور سلام کرتے ہیں واہ رے دیانند تیری سمجھ تی۔

اس اندھیر نگری سے تنگ ہو کر جب میں نے پھر حق کے لئے جستجو کی۔ تو سکھوں کے گڑھے میں پھنس گیا اور آدگرنتھ صاحب کو اوّل تا آخر خوب غور اور خوض کے ساتھ پڑھا۔ تو اس کو اسلامی تعلیم سے بھرپور پایا۔ سو چند شلوک باوا نانک جی بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں۔

آدگرنتھ شلوک صفحہ ۷۴۳

اوّل اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
اک نور تیں سب جگ اُپجیا کون بھلے کون مندے

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک نور پیدا کر کے اس نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا پس پیدائش کی رُو سے تمام ارواح نوری ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ باوا صاحب آواگون تناسخ کے ہرگز ہرگز قائل نہ تھے۔ دوم۔ صفحہ ۵۷۵ آدگرنتھ

وید پڑھت برہما مُوئے چاروں وید کہانی
سادھ مُکی مہما وید نہ جانی

یعنی برہما بھی وید پڑھ کر مر گیا اور حیات جاودانی حاصل نہ کر سکا۔ چاروں وید سراسر کہانی ہیں اور یاوہ گوئی ہیں۔ پھر

باوانانک جی صاحب فرماتے ہیں آدگرنتھ صفحہ ... کر
ہندواناں اور مسلمان کاناں دوناں دیہوں جوگی [illegible]
اس سے یہ مقصود نہیں کہ مسلمان درحقیقت خدا کی شناخت
سے کورے تھے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں کیونکہ جس زمانے میں
باوا صاحب پیدا ہوئے تھے وہ فیج اعوج کا زمانہ تہا اور
اس سے یہ مقصود ہے کہ اس گئے گزرے وقت میں
بھی جب کہ اکثر مسلمان رسم و عادت کے طور پر مسلمان تھے
اور اسلام کی حقیقت ان میں نہیں پائی جاتی تہی تاہم اس گئے
گزرے وقت میں بھی مسلمان ہندوؤں کی طرح بالکل اندہے
نہ تھے لیکن چونکہ بہ سبب بُعد زمانہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ان میں بہت خرابیاں پیدا ہو چکی تہیں اس واسطے ان کی
روشنی گویا نصف باقی رہ گئی تہی۔ تاہم ایک چشم والا بہی کہلا
سکتا ہے اور یہاں جوگی سے مسلمان صوفی مراد ہیں۔
آنانا اس جگہ باوا صاحب کیسے صاف لفظوں میں اسلام کی
شہادت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔
(ک) کلمہ یاد کرداور نہ بہا کہو بات۔
نفس ہوائی رکن دین نس سے ہوویں مات۔
دوئم۔ (لام) لعنت برسر تنہاں جو ترک نماز کریں۔
تہوڑا بہت کہٹیا ہتھوں بہتہ گویں۔
یعنی اُن لوگوں پر لعنت ہے جو نماز کو ترک کریں جو کچہ تہوڑا
بہت حاصل کیا تہا اس کو دست بدست ضائع کیا۔ ہائے
افسوس مگر معلوم نہیں کہ سکہ صاحبان باوجود سمجھنے کے
نہیں سمجھتے اور باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتے اور باوجود
سننے کے نہیں سنتے۔ مگر اس میں بہولے بہالے سکہوں کا کیا
قصور ہے چنانچہ پنجابی میں مثل مشہور ہے کہ جس لائی گلیں
اوسے نال اُٹھ چلی۔ سو ہمارے سکہ بہائیوں کا حال ہے
کیونکہ بعد میں باوا گوبند سنگہ صاحب نے اس تعلیم کو دوسرے پہلو
میں بدل دیا۔ چنانچہ میں ایک شلوک باوا نانک جی کا اور
ایک شلوک باوا گوبند سنگہ جی کا برائے مقابلہ بطور نمونہ
کے پیش کرتا ہوں۔ آدگرنتھ میں صفحہ ۵۴۵ باوا نانک جی
توحید کی کیا خوب داد دیتے ہیں۔ شلوک۔
دُوسر کا ہے سمرئے جمّے تے مرجا
اکو سمرو نانکا جو جل تہل رہیا سما
مگر ساتہ ہی آدگرنتھ میں اُسی صفحہ پر گرو گوبند سنگہ صاحب
کس دشمنی سے باوا نانک جی کی توحید کی مخالفت کرتے ہیں
اور کہتے ہیں۔ شلوک۔
اکال پرکہ کے حکم سے تبہی چلاا دے پنتھ
سب سکہن کو حکم ہے گرو مانیو گرنتھ
اور پہر باوا نانک جی آدگرنتھ صفحہ ۷۲۹ میں فرماتے
ہیں۔ شلوک

ایک بھگارت بھگوان جہدیں پرانی کے ناہیں من
جیسے سوکر سوان نانک جانو تا ہیں تن

یعنی جس انسان کے دل میں خدا کی محبت نہیں وہ انسان سور
اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ مگر کے تعصب تیرا ستیاناش ہو
یہ اس گرو کا حکم ہے جس کے چیلوں کا یہ من بہاتا کہا جاتا ہے
جس کو باوا صاحب نے تمام روئے زمین کی چیزوں سے
نکمہ شمار کیا ہے۔ ابہی سکہ صاحبان انصاف آپ کے ہی
اوپر چہوڑتے ہیں۔ آپ صرف دس منٹ کے لئے بے
تعصب ہو کر اور خدا کو حاضر ناظر جان کر بروے انصاف
خود ہی نتیجہ نکالیں کہ جو باوا گوبند سنگہ جی نے آپ لوگوں کے
دلوں میں ایک مخالفانہ اور منافقانہ جوش پیدا کر دیا ہے وہ
کہاں تک تمہارے نجات پانے کا موجب ہو سکتا ہے
پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جیسا کہ مہاتما نانک
جیسے صالح آدمی نے اسلام کی شہادت دی ہے تو اس میں
کوئی کلام نہیں کہ اگر کوئی سچا مذہب دنیا پر ہے تو **اسلام**
ہے۔ بس میں نے خالصہ دہرم کو بہی سلام کیا۔ آج فقط اسلام
ہی صفحہ ہستی پر اندرونی اور بیرونی خوبیوں کا ایک ایسا
مستقل اور زندہ مذہب ہے جو اپنے صادر من اللہ ہونے
پر بڑے بڑے واضح اور قاطع دلائل پیش کر کے حق کے
تلاش کرنے والوں کو معقول طور پر تسلی اور اطمینان کرا
سکتا ہے اور ذات باری تعالےٰ کو واجب الوجود
اور واجب الاطاعت ثابت کر کے اس سے قرابت
پیدا کرنے کے ڈہنگ اور ان کے نتائج سے طالب صادق
کو پورے طور پر شانتی دیتا ہے۔ بالخصوص اس حالت
میں جبکہ نادان آریہ کا ویدی ایشور جو کہ بزعم ان کے نہ
خالق ہے نہ با اختیار ہے اور باوجود سرشکتی مان کہلانے
کے معطل ہے۔ میں امید رکہتا ہوں کہ اگر یہ صبح سے روٹی مانگنے
والے اور ہمارے ہوم کے پجاری جو صبح شام مردہ
انسانوں سے سہائتا چاہنے والے ہیں صرف دس منٹ
کے لئے بے تعصب ہو کر پنس پائی کو بالائے طاق رکہہ کر
(بے تعصب ہو کر) اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اسلامی نماز
کے ساتھ جو اللہ کے نام سے شروع ہو کر اللہ کے
نام پر ختم ہوتی ہے اور جو کم از کم پانچ دفعہ روزانہ دربار
باری تعالےٰ میں حاضر کر کے عرض معروض پیش کرنے کا
موقعہ دیتی ہے اپنی عبادت کا مقابلہ کریں۔ تو میں گمان نہیں
کر سکتا کہ وہ حقانیت پسند اور انصاف پرست دل جس میں
روز ازل سے توحید کا تخم بویا گیا ہو نظر کرنے کے بعد کبہی
[illegible] استعفیٰ اختیار کر سکے۔ معزز حاضرین
[illegible] اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ مذہب
کو تبدیل کرنا کچہ آسان بات نہیں۔ اس کے ثبوت میں یہ

کہدینا ہی کافی ہوگا کہ اپنے پیارے مہربان والدین بہائیوں
اور بہنوں اور دیگر رشتہ داروں سے کس چیز نے چہوڑایا
گہر کے عیش و آرام سے کس نے محروم کرایا۔ والدین کی
ناز و نعمت کو ترک کرنا اور غیروں کے جور و ستم کس نے
دکہلائے وہ کون سے بے بہا جواہرات تھے جس کی طمع
میں والدین کی درد انگیز آہوں کی کچہ پروا نہ کی گئی وہ کونسا
پیارا خزانہ تہا جس کے عوض غیروں کی گالیاں اور طعن
بسر و چشم منظور کئے گئے۔ وہ کونسا امولک رتن تہا۔
جس کی خاطر جو نہایت پیارے تھے وہ نہایت خطرناک
دشمن بن گئے۔ صرف صراط مستقیم یا (کیول ست مارگ کی خاطر)
مگر معلوم اسی کو ہوتی ہے جس کے دل پر گزرتی ہے اور دوں
کے لئے تو کہانی ہوتی ہے۔ نیز ہم نے پہلے تمام نفع نقصان
کا اندازہ لگا لیا تہا۔ اور بعد میں حلقۂ اسلام میں پاؤں رکہا
اور اب تو یہ حالت ہے۔

بیٹھے ہیں تیرے در پہ تو کچہ کر کے اُٹھیں گے
یا وصل ہی ہو جائے گا یا مر کے اُٹھیں گے

ویسے تو باوا صاحب کی تعلیم سے ہی میرے دل کو پوری
پوری شانتی ہو گئی تہی مگر ماسٹر صاحب عبد الرحمان نومسلم کے
اختیار الاسلام نے تشبیک میرے لئے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔

میں ہوں آپ کا سیوک
محمد یوسف مدرس مدرسہ پنشین سابق (سورن سنگہ برہماری)

براہین احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح مسیح موعود و فہرست مضامین

قیمت صہ ر

اخبار بدر کے خریداروں کو جو نئے خریدار ہوں اور
قیمت پیشگی ارسال فرماویں یا پرانے خریدار ہوں
تو تمام بقایا ادا کر چکے ہیں۔ رعایتی قیمت یعنی
چار روپے (للعہ) پر پوری کتاب دی جائیگی
یہ ایک خاص رعایت ہے جو اخبار کی ترقی کی خاطر
کی گئی ہے

درخواستیں بمعہ قیمت جلد آنی چاہئیں بنام

منیجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کر کے علاج کرادیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا سے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک موسیٰ جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج پچاس روپیہ انعام اس صاحب کو دیے جاویں گے جو ہمارے نمک موسیٰ کو معدہ کے کسی مرض کے غیر مفید ثابت کریں ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئے نمک موسیٰ جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسیٰ کی استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ر انگریزی ویدنانی میڈیسن کمپنی امرت سر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہی اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہی۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریاں مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

لاکھ شہادات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہی جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہی میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہی کہ درحقیقت مؤلف اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہی اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہی اور اسکی مادری زبان عربی ہی اس لئے یہ کتاب اسکی بہ اتنات میرا خیال ہی ایسی غلطیوں سے محفوظ ہی جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہی اور قیمت بھی قلیل ہی

مرزا غلام احمد

قیمت عہ

ضیاء الاسلام

اگر آج تک آپنے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اسمیں محاسن اسلام کیمتعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہی اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور نئی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہایت ہی مہذب و متین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکات اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی روح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کیواسطے اخلاق تمدن تاریخ معاشرت صنعت حرفت کے مضامین لکھنا غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے ہر عربی مہینہ کی ٹھیک پندرہ تاریخ کو قریباً ۴۰ یا ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۲ طلباء و واعظین سے ۱ؔ معہ محصولڈاک پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی ۸ مفت۔

المشتہر

مینجر۔ ضیاء الاسلام۔ مرادآباد

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہی کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہی منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہی بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہی آدمی شرمیلا سا رہتا ہی ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہی پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہی اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہی چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہی اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہی تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ ہے اور مرض دور ہو وے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہی) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصول درخواست آنے فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کیونکہ ان میں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا نکس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہی اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۴۴ گولی عہ معہ محصولڈاک

ذکر میلہ دوایات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
صندوقچہ طبیب خانہ
جس میں ہر عمر اور حالت کے انسان کی صحت بحال رکھنے اور ڈیڑھ دو سو بیماریوں کے
علاج کے لئے ایسی نادر اور عجیب و غریب یونانی اور انگریزی ادویہ موجود ہیں جن کے بینظیر
طور پر موثر کارگر اور سریع التاثیر ہونے کو تمام فاضل اطبا بیک زبان تسلیم کرتے ہیں سفر میں اور حضر میں کسی طبیب کی محتاجی کے بغیر
اپنا اور اپنے گھر کا اپنے متعلقین اور غربا کا علاج آپ ہی کر لو تندرستی کی تندرستی اور آرام کا آرام - یہ ایک بینظیر ایجاد ہے اور اس کی
ہر ایک قبیلہ دار انسان کو سخت ضرورت ہے - یہ صندوقچے ولایتی بکسوں کی طرح خوبصورت مضبوط اور اعلےٰ قسم کے طیار کئے گئے ہیں
ایک کتاب ترکیب استعمال ادویہ جس کا نام کتاب طبیب خانہ ہے اس کے ہمراہ ہے اور ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا
پڑھا انسان بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے مریض کو خطرات معلقہ سے
بچا سکتا ہے اس لئے اس صندوقچے کا ہر ایک عیالدار کے پاس ہر حالت میں ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ یہ بکس امراض کے علاج
کا ایسا طبیب حاذق ہے جو دوسرے معالج سے
بے پرواہ کر دیتا ہے جس کے پاس یہ بکس موجود ہو
وہ بغیر حاجت کسی دوسرے حکیم کے بیماریوں کا
کاری علاج آپ کر سکتا ہے - مریض کا رفیق و مونس
دردمند کا سہارا - دکھیا کا چارہ ہے تو یہ بکس ہے
آپکے لئے حافظ صحت آپ کے عیال کی صحت کا
بیمہ تو کیا بلکہ ایک خاصہ گھر کا دوائی خانہ ہے گھر
میں ایک حکیم حاذق سفر میں حکیم دربغل اور رفیق
صحت ہے اس صندوقچے کی موجودگی جہاں
ایک طرف معمولی امراض میں دوڑ دھوپ اور حکیم
طبیب ڈاکٹر کی تلاش اور ادویات کی بہم رسانی کے
تردد خرچ اور تفکر سے مطلق بے پرواہ کر دیتی
ہے وہاں دوسری طرف وقت پر کسی لائق معالج
اور معتبر دوائی کے دستیاب نہ ہو سکنے کی وجہ سے
زندگی کے تلف ہو جانے یا کم از کم تکلیف میں پڑنے
کا جو احتمال اور بیماری کے بڑھنے کا جو خطرہ ہوتا ہے وہ بھی
دور ہو جاتا ہے جتنی ادویہ ہر ایک گھر میں ہر دم رکھنے اور سفر
میں ساتھ لے جانے کے قابل ہیں وہ سب اس صندوقچہ میں
موجود ہیں جب کسی وقت اپنے گھر میں یا اپنے کسی رشتہ دار
کے ہاں یا کسی اپنے غریب ہمسایہ کو کسی مرض نے گھیرا ہو
تو فوراً اطلاع پاتے ہی آپ اس (صندوقچہ) کو کھولیں
اور کتاب ترکیب پڑھیں پھر مرض موجودہ کے لئے جو دوا
آپ کو اس بکس میں ملے اس کو ترکیب مندرجہ کے مطابق
استعمال کریں - خدا چاہے تو مخلصی حاصل ہوگی نہ عطار
کے پاس جائیں اور نہ طبیب کا در کھٹکائیں اس طرح
سے کم استطاعتوں کی امداد ہو گئی اور اپنی وقت بے وقت
مرض سے رہائی - اس سے بڑھ کر فیاضی اور خیرات
اور کیا ہو سکتی ہے کوئی عقلمند گھر اس سے خالی
نہ رہے - کوئی مسافر بغیر اس کے سفر کو نہ جائے
پانچ روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویہ
نام مقام ڈاکخانہ ضلع
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)

یا حفیظ — یا رفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ہادی و مرشد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیز کل اہل دل

مخلص احباب کی خدمت میں درخواست

ایک ثابت شدہ امر حق کو۔ محض لالچ۔ حسد۔ اور بے ایمانی سے مشتبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے

آپ صاحبان دعا فرماویں۔ کہ قادر خدا۔ علیم بذات الصدور خدا حق کا بول بالا کرے۔ اور حق کے مخالف باطل کو نیست و نابود کرے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین عفی عنہ۔ قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ ڈبی بازار۔ لاہور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اصحاب مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں - اور خادموں کو وعظ و نصائح سے مشرف فرماتے ہیں -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تاحال اپنے وطنوں میں ہیں - امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاویں گے -

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین - ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں - مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۲ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے - اکثر مدرسین و طلباء اپنے اپنے وطن کو چلے گئے - ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی بمعہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہین -

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہین - اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل مین کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماوین -

اس ہفتہ مین بابو عطاء الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر کلار سے - بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر و دیگر بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خاں - جموں - علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے - مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی - خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے - اور تقوے و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے -

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے - دنیا مین اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں - ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے - حضرت نے فرمایا -

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے - انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے - جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان مین ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا کہ رات کو ایسے مکان مین جا کر سوے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے مین جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا - اگر کسی گاؤں مین طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا - جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل مین ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے - انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کرسکتا - پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے - اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں - یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں - یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے - ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے - اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے - ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے - دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے - تو وہ صد در صد دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا - یہی مثال ان نادانوں کی ہے - جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں - جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے - وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں - جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں - ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو - اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دین اور بیچ ڈالیں - خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے - آج کل جو مذاہب لوگوں مین رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں - یعنی ایک قومیت کی پیچ کی جاتی ہے - ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے - اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے - اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے - جس مذہب مین صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا - اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں - خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے - پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہین - جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں - اور یہ بڑی قوت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار مین ہے جس کو چاہے - قوت عطا فرماوے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے - استقامت شرط ہے - ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو - تو اُسے پا لوگے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اور اب مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں۔ اور خادموں کو وعظ و نصائح سے شرف فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تاحال اپنے وطنوں میں ہیں۔ امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاوین گے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۲ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے۔ اکثر مدرسین و طلبا اپنے اپنے وطن کو چلے گئے ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی بمعہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہیں۔

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل میں کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماویں۔

اس ہفتہ میں بابو عطا الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر گالا سے ۔ بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر و دیگر بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خاں ۔ جموں - علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی ۔ خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے ۔ اور تقوے و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے۔

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے۔ دنیا میں اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں - ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے - حضرت نے فرمایا۔

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے ۔ جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا ۔ کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا ۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا ۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے ۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے ۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں ۔ یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں ۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے ۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے ۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے ۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے ۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے ۔ تو وہ صد در صد دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا ۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے ۔ جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا ۔ وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں ۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے ۔ وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں ۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں ۔ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو ۔ اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیں اور بیچ ڈالیں ۔ خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے ۔ آج کل جو مذاہب لوگوں میں رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں ۔ یعنی ایک قومیت کی پیچ کی جاتی ہے ۔ ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے ۔ اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے ۔ اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے ۔ جس مذہب میں صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا ۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں ۔ خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہیں ۔ جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں ۔ اور یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار میں ہے جس کو چاہے ۔ قوت عطا فرماوے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے ۔ استقامت شرط ہے ۔ ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو ۔ تو اسے پا لوگے ۔

ڈائری

القول الطیب

ہمدردی کا رنگ ۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء - ایک معزز خاندانی ہندو دیوان صاحب جو عرفت حضرت کی ملاقات کے واسطے قادیان آئے تھے - قبل نماز ظہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے - اور خواہش ظاہر کی کہ ان کو کچھ نصیحت کی جائے - حضرت نے فرمایا - ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے - اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے - اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں - تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے - ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روزے چند ہے - اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے - تو تمام جھوٹھی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا کی طرف اپنا دل لگاتا ہے - لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے - کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں - جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے - تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے - خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے - اس واسطے وہ دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان پر تکیہ پکڑ سکتے ہیں -

طاعون اور زلزلہ دیکھو اس وقت ملک میں طاعون پھیلی ہوئی ہے - خدا تعالیٰ نے مجھے اس کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع دی تھی - جب کہ یہاں طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا - اسی وقت میں نے لوگوں کو اس کے متعلق اطلاع کر دی تھی - یاد رکھو - جب غفلت اور دنیا پرستی بہت بڑھ جاتی ہے - تو پھر تباہیوں کے آنے کا وقت ہوتا ہے - میں بار ہا کہہ چکا ہوں کہ جب تک یہ لوگ شرارت کو نہ چھوڑ دیں گے اور اپنی اصلاح نہ کریں گے اور اپنے اخلاق درست نہ کریں گے - تب تک یہ بیماری ملک سے دور نہ ہوگی - ایسا ہی دو بلا زلزلہ کی ہمارے ملک کے لوگ اس قسم کے خوفناک زلزلوں سے کبھی آگاہ نہ تھے - کبھی اتفاقی کوئی زلزلہ آجاتا تھا لیکن اب نہایت خوفناک زلزلے آتے ہیں اور خداتعالیٰ نے مجھے بار بار اطلاع دی ہے کہ ہنوز ایک سخت تباہ کن زلزلہ آنیوالا ہے - جس سے یہ مطلب ہے کہ لوگ کسی طرح خداتعالیٰ کی طرف رجوع کریں وہ سب جس نے پیدا کیا ہے - اس کی طرف متوجہ ہو جائیں - جب انسان خدا کی طرف جھکتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں - اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور خوفناک صدموں کے وقت وہ بچایا جاتا ہے -

بدظنی سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے - کہا گیا ہے جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تب کہیں گے کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے - خدا کا رسول تمہارے پاس آیا - اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی توبہ اور استغفار کا سبق دیا - پر تم نے اس کی مخالفت کی اور اس پر بدظن کر کے کہا کہ تجھے خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا - تو سب باتیں اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے - دیکھو ہم خدا سے خبر پا کر مخلوق کو اطلاع دیتے ہیں کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے تم نیکی اختیار کرو - بدیوں سے بچو - اپنی اصلاح کرو اور خدا سے ڈرو تاکہ تم مصیبت کے وقت میں بچائے جاؤ - اور تم پر رحم کیا جاوے - اس کے جواب میں یہ لوگ اخباروں میں اور خطوں میں ہم کو گندی گالیاں دیتے اور ہر طرح سے ستانے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں اور کہتے ہیں - کہ تو جھوٹھا ہے اور افترا کرتا ہے مگر ہمارا فرض ہے - کہ خداتعالیٰ نے جو خبر دی ہے وہ ہم ان لوگوں کو پہنچا دیں ایک شخص ایک گاؤں میں رہنے والا یقیناً جانتا ہے کہ صبح ہوتے یہ گاؤں ہلاک ہو جائے گا پھر اگر وہ گاؤں کے رہنے والوں کو اس طوفان سے مطلع نہ کرے تو کیا کرے یہی حال حضرت نوح ؑ کے زمانہ میں ہوا تھا جب کہ حضرت نوح ؑ کشتی بناتے تھے تو لوگ ہنستے ٹھٹھا اور ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہ کیسا دیوانہ ہے کہ خشکی پر شہر میں کشتی بناتا ہے مگر وہ نہ جانتے تھے کہ وہ خود ہی غلطی پر ہیں اور حضرت نوح کی کارروائی درست اور راست ہے - اسی طرح آج کل بھی گو امساک باراں ہے مگر قسم قسم کے طوفانوں سے اور زلازل سے دنیا پر عذاب آنے والے ہیں - جیسا کہ پہلے زمانوں کی تہ ... اور تمام مفاسد آج کل جمع ہو گئے ہیں ایسا ہی پہلے زمانوں میں جو عذاب اور بلائیں متفرق وقتوں میں وارد ہوا کرتی تھیں وہ سب کی سب اس زمانہ میں جمع ہو گئی ہیں - جس قدر قانون بڑھتا جاتا ہے - ساتھ ہی فریب اور دھوکہ بھی بڑھتا جاتا ہے - سرکار اس واسطے قانون بناتی ہے کہ ملک میں امن پھیلے - شریر لوگ اسی قانون میں سے ایک ایسی بات نکالتے ہیں کہ ان کو اپنی شرارت کے پورا کرنے کا ہور بھی موقعہ مل جائے - اگر کوئی کسی کا قرضدار ہوتا ہے تو اسی فکر میں رہتا ہے کہ قرضہ کی میعاد گذر چکی ہے اور نہیں سوچتا کہ خدا کے نزدیک کوئی میعاد نہیں -

غیر مذہب والوں سے سلوک مذکورہ بالا ہندو صاحب نے عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی کے ساتھ بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بدخلقی سے پیش آتے ہیں - میں نے یہ سب بات اس کے برخلاف پائی ہے اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور مہمان نواز دیکھا ہے -

حضرت نے فرمایا - لوگ جھوٹھی خبریں اڑا دیتے ہیں - ہمیں خداتعالیٰ نے وسیع اخلاق سکھلائے ہیں بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پوری طرح سے آپ کے ساتھ اخلاق حسنہ کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کی قومی رسم کے مطابق ہمارا کھانا کھا لینا جائز نہیں ایسے ہندو مہمانوں کے کھانے کے انتظام ہم کسی ہندو کے ہاں کر لیا کرتے ہیں - لیکن اس کھانے کی ہم خود نگرانی نہیں کر سکتے - ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلاف مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہایت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے - جس کو صحت روحانی حاصل نہیں پس بیمار تو اور بھی قابل رحم ہے - جس کے ساتھ بہت خلق اور حلم اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے - اگر بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی - اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے - تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہیئے ہمارے بڑے اصول دو ہیں - خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ خط بنام قاضی نذر حسین صاحب ایڈیٹر اخبار قلقل

(بجنور۔ روہیل کھنڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
محبی ایڈیٹر صاحب۔ السلام ... میرے دعوے ... آپ کے پرچہ اخبار قلقل میں ... ہر کرتا ہوں کی نسبت جو مضمون شائع ہوا ہے میں افسوس ... من اس کے جواب میں مجھے مفصل تحریر کی فرصت نہیں ہے۔ چند ماہ سے بیمار ہوں اور ابھی بہت کمزور ہوں یہ سچ ہے کہ میرا دعوے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونیکا ہے میں اپنی کتابوں میں ثابت کر چکا ہوں کہ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اُنیس سو برس سے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور کسی زمانہ میں واپس آکر دنیا کی عدالت کریں گے بلکہ قرآن شریف تصریح سے فرماتا ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ آیت فلما توفیتنی سے ظاہر ہے یہ تو خدا تعالےٰ کا قول ہے اور اس کی تائید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا روئت موجود ہے کیونکہ آں جناب نے حضرت عیسیٰ کو معراج کی رات میں ان انبیاء میں دیکھا ہے جو آن سے پہلے وفات پا چکے تھے اور پھر قرآن شریف میں سورہ نور میں فرماتا ہے کہ کل خلیفے اس اُمّت کے اسی اُمّت میں پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے اور وہ زندہ نہیں ہیں بلکہ مر گئے ہیں اور ان کی آمد ثانی کا خیال سراسر باطل اور طمع خام ہے اور میری طرف سے یہ صرف دعوے نہیں بلکہ صدہا نشانوں سے جو خدا کی طرف سے ظہور میں آچکے ہیں میری سچائی ثابت ہے اگر میں خدا کی گواہی کے بغیر دعوے کرتا ہوں۔ تو جھوٹا ہوں اور اگر خدا کے کلام سے حضرت عیسےٰؑ کا زندہ ہونا ثابت ہے تو میں جھوٹا ہوں اور اگر میں ضرورت کے وقت نہیں آیا تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن یہ سب میری سچائی کی علامتیں ثابت ہو چکی ہیں اسلام ایک نہایت تنزل کی حالت میں ہے کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن۔ اور خدا نہیں چاہتا کہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے۔ اس لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوبارہ اسلام میں زندگی کی رُوح پھونکے جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ان کی سچائی پر صدہا علامتیں ہوتی ہیں۔ ان کی تعلیم ایک کامل بصیرت پر مبنی ہوتی ہے وہ اپنی طاقت عملی کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں ان میں ایک خارق عادت کشش پائی جاتی ہے اس لئے ان کی قوت جاذبہ ہزارہا سعیدوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ان کے لئے خدا تعالیٰ آسمانی نشانوں کو ظاہر کرتا ہے تا ان کی سچائی پر گواہ ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پا لیتے ہیں۔ اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آجائے۔ پس اگرچہ پہلی چار علامتیں میرے دعوے کے متعلق ثابت ہو چکی ہیں۔ لہٰذا میری تعلیم علیٰ وجہ البصیرت ہے اور اسلام کا پاک اور خوبصورت چہرہ ظاہر کرتی ہے اور میری طاقت عملی میری استقامت سے ظاہر ہے کہ میں پچیس برس سے لعن طعن مخالفوں کا نشانہ ہو رہا ہوں۔ میرے پر خون کے مقدمات کئے گئے اور گورنمنٹ کو اکسایا گیا اور کفر کا فتویٰ بنا ... دیا گیا۔ پھر وہ کون سی چیز دیا گیا اور مجھے سخت ... نے کو بحال رکھا کیا وہ تھی جس نے میری استقامت ... خدا کے ساتھ پاک تعلق نہ تھا۔ اور جو مجھ میں قوت کشش وغیرہ ... بھیجی ہے وہ ... کی طرف اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب میں ... ن لاکھ دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا ... سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے اور جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ بھی زیادہ ... ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے یہ بات پیش ... کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے۔ کہ میں عیسےٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا۔ جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیئے تھا۔ تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا۔ اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام

فقط - غلام احمد

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

یہ کلمہ اسلامی دنیا میں بہت بولا جاتا ہے اور اکثر استعمال ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو صرف رسمی طور پر اس کلمہ کو بولتے ہیں گویا ایک تعجب کے اظہار کے وقت یا کسی فعل ناپسند کے سننے پر ان کا یہ تکیہ کلام ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس کے معنے کیا ہیں اور اس کی حقیقت کس طرح سے ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی فہم اور آگاہی کے واسطے اس مبارک کلمہ کے معنے اور بیان اختصاراً درج اخبار کر دئے جاویں۔

اس کلمہ میں دو لفظ بالخصوص غور کے قابل ہیں ایک حول اور ایک قوۃ اس کلمہ کا قائل ہر دو کی نفی کرتا ہے کہ یہ ہر دو باتیں مجھ میں نہیں پائی جاتیں حول کے معنے ہیں۔ بدیوں سے پھرنا اور قوۃ کے معنے ہیں۔ نیکی کو اختیار کرنا۔

انسان جب حالت بد سے نکل کر خوبی کی طرف آتا ہے۔ تو اس کے واسطے طے کرنے کے لئے دو ضروری مرحلے ہوتے ہیں۔ ایک بدیوں کا ترک اور دوسرا نیکیوں کا حصول۔ اس کلمہ کے ذریعہ سے انسان اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے کہ میری یہ حالت کمزوری الضعف کی ہے کہ نہ تو مجھ سے بدیاں چھوٹ سکتی ہیں اور نہ میں نیکیاں اختیار کر سکتا ہوں۔ ہاں ایک ہی راہ نجات کی میرے واسطے ہے یعنی الا باللہ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ اور اس کے فضل کے ذریعہ سے اور اس کی رحمت کی دستگیری سے یہ دونوں عزتیں مجھے حاصل ہو سکتی ہیں۔

اس کلمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک دعا ہے کہ اے خدا بدیوں کا ترک اور نیکیوں کا حصول صرف تیرے فضل کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں اور ہم اپنے بازو کی قوت سے بہشت میں نہیں جا سکتے۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ دلبر کو توڑنیوالی اور انسان کو متکبر ہونے سے بچانیوالی اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے کیونکہ شیطان کا سب سے پہلا گناہ تکبر ہی تھا اور لوگوں کے گمراہ کرنے کے واسطے اس کا سب سے بڑا دام بھی تکبر ہے اسلئے جب انسان تکبر کو چھوڑتا ہے ... اور عجز اور انکسار کرتا ہے اور اقرار کر لیتا ہے کہ وہ خود تو کچھ نہیں اللہ ذکر ...

درس قرآن شریف سورۃ والناس پارہ ۳۰ رکوع ۳۸ + اخبار پیغام

بِسْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ⑥

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود لوگوں کے برائی وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی سے جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینوں جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ

اس طرح دعا کر۔ جن ہو یا آدمی ہو۔ جو انسان کی ترقی کو روک کر اُسے پیچھے ڈ… کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور اس کے وسوسے کی بدی سے میں اُس خدا کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں۔ جو انسانوں کا پرورش کنندہ اور ان کا … ن کا معبود ہے۔

اس سورۃ شریف میں اللہ تعالےٰ کی تین صفتوں کا بیان کیا گیا ہے۔ رب - ملک - الله - اور پھر ان ہر سہ صفات کے اُس پر تو ہ کی طرف بالخصوص اشارہ کیا گیا ہے۔ جو کہ انسان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیا معنے۔ وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کو تمام قوی ظاہری اور باطنی عطا فرمائے اور پھر ان قوی کی تربیت کے واسطے ہر قسم کے سامان مہیا کئے۔ جنین تھا تو ماں کے پیٹ کے اندر ہی اُسے غذا پہنچائی۔ پیدا ہوا۔ تو ساتھ ہی ماں کی … چھاتیوں میں اپنی غذا کا ذخیرہ موجود پایا۔ … چھوڑا تو ماں باپ اور اقربا کو اپنے سامان خورد و پوشیدنی کے مہیا کرنے میں معروف بڑا ہوا اور محنت مزدوری کی تو خدا نے اس برکت ڈالی۔ اس نقطہ میں اپنے اصلی مربی۔ یا انتہا احسانات کو یاد کرنے کے بعد اس … انسان اپنے اس خدا کو یاد کرتا ہے۔ جو اس کا حقیقی ہے۔ اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام زمین اور … کی کل ہے چاہے۔ تو ایک آن میں زلزلہ سے پادشاہ … یا اور جس طرح چاہے سب کو فنا کر دے۔ بلکہ … کو پیدا کر دے تمام انسانوں کے دل بھی اسی کے قابو میں ہیں۔ وہ بادشاہ حقیقی ہے ہر ایک انسان کے … خیالات اس کی نگاہ میں ہیں بغیر اس کے اذن کے کوئی کسی کو نفع دیسکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکے ہے۔ وہ ملک الناس ہے پس وہ جو ہمارا کے نہ … اور وہ جو ہمارا مالک ہے اور سلطان ہے وہی …

لائق ہے کہ ہمارا الله ہو اور معبود … عبادت کی جاوے۔ اسی سے … چاہیں اور اسی کی تعریف … آگے جھکایا جاوے۔ … مخلوق ہیں اور … رہتے ہو… ان پر … پتھر کے بت تو ہمارے اپنی … گھڑے … ہم خود ان کی تربیت کرتے ہیں اور مرمت کرتے ہیں جس طرح چاہیں ان کو … بناتے ہیں اور جہاں چاہیں ان کو رکھتے ہیں … برہمن کے قابو میں آیا تو اس نے زری کے کپڑے پہنا دئے اور سونے کے زیوروں سے مرصع کر دیا اور محمود کے ہاتھ لگا تو اس نے کاٹ کر جوتیاں رکھنے کے واسطے دہلیز کے باہر گاڑ دیا۔ رومن پادری نے اپیر سونے کا کاٹ کیا اور گرجے میں سجایا تو اس کے پراٹسٹنٹ بھائی نے اپنے باپ دادوں کی بے وقوفی پر مضحکہ اڑانے کے واسطے اُسے عجائب گھر میں رکھ دیا۔ سو بتوں کا تو ذکر ہی کیا جب کہ خود بت پرست ہی بتوں کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ باقی رہے عناصر اور حیوان اور انسان جن کی بعض بیوقوف لوگ پوجا کرتے سو سب کے سب خود محتاج تھے اور اپنی عمر گذار کر مر گئے۔ نہ ان میں سے کسی نے ہماری ربوبیت کی اور نہ کوئی ہمارا مالک اور ملک تھا اور نہ کوئی ہمارا معبود ہو سکتا ہے … ظاہری بادشاہوں کی حکومت ظاہر حالات پر ہے چور چوری پیسے پکڑا گیا۔ تو اس کو سزا مل گئی لیکن چور جب چوری کی نیت کرتا ہے اور کسی کی عمدہ شے دیکھکر دل میں ارادہ کرتا ہے کہ موقعہ پڑے اٹھا لے اس … وقت اور اس کی نیت اور ارادے کو بجز خدا کے کون دیکھ رہا ہے۔ پس حقیقی بادشاہ وہی ہے۔

اس دعا میں انسان اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اس تعلق کو یاد کرتا ہے کہ اے خدا تو ہی میرا پرورش کنندہ ہے اور تو ہی میرا بادشاہ ہے اور تو ہی میرا معبود ہے۔ پس میں تیرے ہی حضور میں اپنی یہ درخواست پیش کرتا ہوں کہ نیکی کے حصول کے بعد جو انسان کے دل میں ایسے بُرے خیالات آتے ہیں کہ اس کو نیکی سے پیچھے ہٹا … ہیں۔ ان خیالات کے شر سے مجھے بچا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وسوسہ … ہونا ضروری ہے پر جب تک انسان ان … بچار ہے یعنی ان کو اپنے دل میں … اُن پر قائم نہ ہو۔ تب تک کوئی حرج نہیں … شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام … میں عرض کی کہ میرے دل میں … پیدا ہوتے ہیں کیا میں ان … فرمایا۔ فقط بُرے خیال کا … گنہگار نہیں کرتا یہ شیطان کا … بعض انسان جو شیطان کو … دلوں میں بُرے خیالات … ہیں پس فقط ان کی بات … کر دینے سے کوئی گ… گنہگار ہوتا ہے جو اا … عمل کر لیتا ہے۔

... ں سیارسے ہیں کہ نیا
ے وقت اگر انسان بائیں طرف تھوک دے اور لا حول
پڑھے تو وہ وسوسہ فوراً دور ہو جاتا ہے۔ عاجز راقم
نے بھی اس کا بار ہا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے

ایک پیشگوئی سورۃ الناس قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور اس کا مضمون
آخری زمانہ میں ایک بڑے فتنہ سے خدا تعالےٰ
مانگنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ فتنہ **خناس** کا ہے
لوگوں کے دلوں میں قسما قسم کے وسواس ڈال کر
پیچھے ہٹانے کی کوشش کرے گا کیوں کہ یسوع کو
بنانے اور اس کی پوجا کرنے کا فتنہ زمانہ نبوی سے
دنیا میں پیدا ہوا تھا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ظہور نے اس کی خرابیوں کو دنیا پر ظاہر کر کے اس کا زور
مٹا دیا تھا۔ یہاں تک کہ خود نور اسلام کی چمک سے جھلک پا کر
عیسائی قوم میں اس قسم کے ریفارمر پیدا ہو گئے تھے۔
جنہوں نے اپنی قوم میں سے یسوع اور مریم کے بت بنانے
اور ان کی پوجا کرنے کی رسم کو مٹانے کی کوشش کی اور
اس کوشش میں بہت کچھ کامیابی بھی حاصل کی دوسری طرف
لاکھوں عیسائی اپنے مذہب کی خرابیوں سے آگاہ ہو کر
اور اس سے بیزار ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے
غرض اسلام وہ مذہب تھا جس نے دیگر باطل ادیان
مسیحیہ دین عیسوی کو بھی پست کر دیا تھا۔ لیکن آخری
...نے عیسائیت کا فتنہ ایک نئے رنگ میں مخلوق
...سامنے آکر موجود ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ مسلمانوں
...شریعت اور اسلام سے پیچھے ہٹا کر پھر اسی پرانی
...یہ **خناس** تعلیم دیتا ہے کہ ہمارا
مسیح ہے چنانچہ عیسائیوں کی کتابوں میں
... **ربنا المسیح**۔ اور یسوع کا نام
...اوشاہ یعنی ملک بھی ہے اور اس کی
...ہے گویا کہ وہ اِلٰہ یعنی معبود ہے
...کے واسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے
ملک الناس اور **الٰہ الناس**
کی صفات حمیدہ کا ذکر قرآن شریف
...س کی وحدانیت کے بارے میں
...سورت چھوڑ کر اس طرح

اللہ الصمد لم یلد
... **کفواً احداً**

کہ وہ اللہ ایک ہے ... وہ بے احتیاج ہے نہ اس
کا کوئی بیٹا ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی
کنبہ قبیلہ ہے۔ اس سورۃ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ
آخری زمانہ جنگ کا زمانہ نہ ہوگا اور اسلام سے لوگوں
کو روگردانی کرانے کے واسطے کوئی لڑائی اور ظاہری
جنگ کی کارروائی نہ ہوگی۔ جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا بلکہ
دلوں میں تشکوک اور شبہات ڈالنے کی کوشش
کی جائے گی۔ مخالفوں کا اثر ظاہری جسم پر نہ ہوگا بلکہ
صدور الناس پر بذریعہ وساوس ہوگا اور وہ
ڈالنے والے خناس دو قسم کے ہوں گے ایک
لوگ جن کے وساوس موٹے رنگ کے
کذب اور بہتان کے ساتھ ہیں یہ خناس تو
ہے۔ لیکن ایک بڑا خناس جو شریر اس
فتنہ ہے۔ لیکن اپنی شرارت ... کی اندر
... اس کو ... لگایا ہے وہ
... جدید ... فلسفی اور جزوی سائنس دان
... اور سائنس سے بے خبر ہیں اور
... فلسفہ
تعلیم یافتہ گروہ کو خفیہ ... گ میں دہریت کی طرف
کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ حا... لاں کہ بظاہر مذاہب
سے اپنے آپ کو بے تعلق ظاہر کر... تے ہیں مگر
باطن میں مذہب کے سچے اصول کو اکھا... ڑنے کے
درپے ہیں۔

اس سورۃ شریف سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ
آخری زمانہ کا فتنہ محض دعا کے ذریعہ سے دور ہوگا
چنانچہ اس کی تائید میں حدیث شریف میں آیا ہے
کہ کفار مسیح موعود کے دم سے مریں گے اور حضرت
مرزا صاحب سے میں نے بارہا سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے
ہیں کہ اس قدر فتنہ کا مٹانا ظاہری اسباب کے ذریعہ
سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارا بھروسہ صرف ان دعاؤں
پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور میں کرتے ہیں
خدا تعالےٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ خود ہی
ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر ذلیل ہو جائے گا
اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آ
جائیں گے

لطیفہ۔ کسی نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ابتدا
حرف **ب** سے ہوا ہے اور آخر حرف **س** کے
ساتھ ہوا ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ
قرآن شریف انسان کے واسطے **بس** ہے۔ جیسا کہ
اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ **ما فرطنا فی الکتاب
من شیءٍ**۔ ترجمہ۔ اس کتاب میں کسی شے کی کمی
نہیں رہی۔ اس مضمون کو کسی نے فارسی میں اس طرح
ادا کیا ہے۔

اول وآخرِ قرآن زچہ با آمد وسین
یعنی اندر دو جہان رہبر ما قرآن بس

لطیفہ۔ نسفی کہتا ہے کہ اس سورۃ شریف میں سب سے
پہلے جو لفظ ناس آیا ہے۔ اس سے مراد اطفال ہیں
اور ناس ثانی سے مراد نوجوان لوگ ہیں اور ثالث
سے مراد بوڑھے ہیں۔ اور چہارم سے مراد صالحین
ہیں اور پنجم سے مراد مفسدین ہیں۔ کیا معنے۔ کہ میں اس
خدا کے حضور میں پناہ گزین ہوتا ہوں جو **رب الناس**
ہے۔ چھوٹے ناتوان بچوں کے واسطے بھی تمام سامان
پرورش کرتا ہے اور **ملک الناس** ہے۔ نوجوان
جوشیلے لوگ سب اُس کے قابو میں ہیں۔ **الٰہ الناس**
ہے۔ جب آدمی بڑا ہوتا ہے اور چالیس سال سے زیادہ
عمر پاتا ہے۔ تب اس کے عقائد اور معرفت کمال کو
پہنچتے ہیں اور عادتیں نیکی پر پختہ ہو جاتی ہیں اور اپنے
خدا کی عبادت میں یکا ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا معبود
وہی خدا ہے۔ اس خدا کے حضور میں میں خناس کے
وساوس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ جو یوسوس فی
صدور الناس۔ نیک لوگوں کے دلوں میں وسوسے
ڈال دیتا ہے **من الجنة والناس** وہ خناس
کچھ جن ہیں اور کچھ مفسد انسان ہیں۔

یہ ایک عجیب دُعا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے خود ہم
کو سکھائی ہے۔ اس کے کسی قدر ہم معنے وہ دُعا ہے
جو دوسری جگہ قرآن شریف میں آتی ہے اور وہ اس طرح
سے ہے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا
اے ہمارے رب بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت کی توفیق
عطا فرمائی ہمارے دلوں کو کج نہ کر یعنی ایک دفعہ جس نیکی
کو ہم حاصل کریں وہ استقامت کے ساتھ ہمارے اندر قائم رہے
یہ سورۃ شریف قرآن شریف میں سب سے آخری دعا
ہے کہ اے اللہ تعالےٰ یہ قرآن جس کے پڑھنے کی تو نے
ہم کو توفیق دی ہے اب ایسا کر کہ ہمارے دل اس پر
ایمان کے واسطے ایسے پختہ رہیں کہ اس کلام کے متعلق
کوئی وسوسہ اور بد خیال کبھی ہمارے دل میں نہ آنے پاوے
اور ہم اس پر عمل کریں اور تیرے نیک بندوں میں شامل ہو جاویں
قرآن شریف کے ذریعہ سے رحمٰن خدا نے کس قدر رحمت
دنیا پر نازل فرمائی تمام احکام شرعیہ۔ گذشتہ بزرگوں کی نیک
مثالیں طریق دعا۔ غرض ہر شے ضروری کی تعلیم دی گئی ہے
(سورۃ الناس کی باقی تفسیر اگلے اخبار میں درج ہو گی)

کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے؟

ہمعصر رہنمائے خالصہ نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ سکھ مذہب عالمگیر مذہب ہے اور دوسرا کوئی مذہب اس قابل نہیں کہ تمام مخلوق اس کو قبول کر سکے یہ دعوے ہے اور اس کے دلائل یہ بیان کئے گئے کہ سری گرو نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے۔ اور سکھ دہرم کے اصول یہ ہیں کہ صرف پرماتما کی پرستش کریں۔ مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں۔ سب کے ساتھ ہمدردی کریں کل مخلوقات کو بھائی جانیں کسی مذہب کو برا نہ کہیں۔ پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکھیں وغیرہ۔ یہ وجوہات ہیں۔ جن کے سبب سے سکھ مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعوے پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ عیسائی انجیل کے اخلاق کیطرح کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری گال پیش کی جاوے اور کوئی ایک کوس بیگار لے جانا چاہے۔ تو خواہ مخواہ دو کوس ہی جاؤ۔ اس قسم کی اخلاقی تعلیم ان بچوں یا ناعاقبت اندیشوں کو ظاہر نظر میں پسندیدہ معلوم ہوتی ہے جو نہیں جانتے کہ تمدن کے اصول کیا ہیں۔ اور انسان کو جو قوتیں خدا تعالےٰ نے عطا فرمائی ہیں اور ان قوتوں کے جو فطری تقاضے ہیں۔ ان کو پورا کرنا انسان کا فرض ہے۔ پھر تعجب تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ ان اصول کو پیش کرتے ہیں نہ وہ خود ان پر عمل کرنے والے ہیں اور نہ ان کے بزرگوں میں سے کبھی کسی نے ان پر عمل کر کے دکھایا اور نہ ممکن ہے کہ تمدنی دنیا میں ان پر عملدرآمد ہو سکے۔

مثال کے طور پر خالصہ کے رہنما صاحب اپنے اسی اخبار کے اُسی صفحہ کو ملاحظہ کریں۔ جس پر یہ لکھا ہے کہ سکھ دہرم کے اصول میں سے ایک یہ ہے۔

کسی مذہب کو بُرا نہ کہیں

اس اصول پر عمل کر کے اسی صفحہ پر ہندو دہرم کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"اس کے اصول بہت بودے اور فضول ہیں"

"شاید بودا اور فضول کہنا ان کے نزدیک بُرا کہنے میں شامل نہیں ہے"

آپ لکھتے ہیں کہ سکھ مذہب کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ بابا نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی مصلح نیک مرد کو کل دنیا مان لے۔ اول تو. ماننے نہ ماننے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ دنیا بھر میں سکھ صرف ہندوستان میں ہیں۔ اور ہندوستان میں سے بھی صرف پنجاب میں اور پنجاب کے بھی صرف بعض ضلعوں میں اس صورت میں کوئی جانتا ہی کیا ہے کہ سکھ مذہب بھی دنیا میں کوئی حیثیت رکھتا ہے یا نہیں۔ مگر خیر اس بات کو جانے دو۔ سکھ صاحبان اپنے ہی وطن اور علاقہ کے جوشیلے فرقے آریہ کے گرو سوامی دیانند کی کتاب کو ذرا کھول کر پڑھیں کہ اُس نے باوا صاحب کے حق میں کیا کیا کلمات بولے ہیں اور لفظوں کو جانے دو۔ ایک مورکھ کا لفظ ہی لو۔ جو دیانند نے باوا صاحب کے حق میں بولا ہے۔ کیا ایسا شخص جو مورکھ ہو۔ عالمگیر مذہب کا بانی ہو سکتا ہے؟

پھر آپ سکھ مذہب کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ سکھ مذہب پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکھتا ہے۔ اس سے خالصہ ایڈیٹر کی یہ مراد ہے کہ سکھ صاحبان اپنے بدن کے بال نہیں کٹواتے ہمیں سکھ صاحبان کے ساتھ بہت بے تکلفی کی ملاقات کا کبھی موقع نہیں ملا۔ اور ہم مان لیتے ہیں کہ وہ انسان کی اصلی صورت کو قائم رکھتے ہیں یعنی ان قدرتی بالوں کو جو انسان کے بدن پر پیدا ہوتے ہیں کبھی نہیں کٹواتے۔ اور اس نال اور آنول کو جو بچے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ مدت العمر اپنے پیٹ پر باندھے رکھتے ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کو جو قدرتاً بڑھتے رہتے ہیں کبھی نہیں کٹواتے۔ یہ سب کچھ ہم مان لیتے ہیں مگر ہم کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ اس میں کون سی خوبی مذہبی رنگ کی ہے۔ کیونکہ تمام چرند پرند اور جنگل کے بعض جانور بعض باتوں میں ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یہ بات ان کیواسطے کسی خوبی کی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ جو حیوانات انسانوں کے قبضے میں رہتے ہیں ان کا آرام اور صحت اسی میں دیکھا جاتا ہے کہ خاص موسموں میں بعض کے بال کٹوائے جاتے ہیں یا ناخن درست کرائے جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو جانور کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ خیر اس معاملہ میں چونکہ خالصہ صاحبان زیادہ تجربہ کار ہیں اس واسطے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پہلو پر کافی روشنی ڈالنے کی سعی فرماویں گے۔

لیکن خالصہ صاحبان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہب کے معنے صرف یہ نہیں کہ چند ایک اخلاقی باتیں بیان کر دی جاویں۔ اگر صرف اتنے کا نام مذہب ہے۔ تو پھر سعدی کا کریما اور چھوٹے چھوٹے پندنامے اور نصائح کی کتابیں سب کی سب بجائے خود ایک مذہب کا بانی ہونے کا دعوے کر سکتی ہیں۔ عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو انسان کے واسطے اس کے تمام رُوحانی قویٰ کی پرورش کے ذرائع بتلائے۔ اور تمام دنیا میں ہر ملک کے رہنے والے اور ہر آب وہوا میں پرورش پانے والے اُس پر عمل کر سکیں اور تمدن انسانی کے ہر ایک اسٹیج پر یعنی محکوم ہونے کی صورت میں اور حاکم ہونے کی حالت میں ہر مقام پر انسان کی راہبری کرے۔

اس جگہ مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ جو حضرت مولوی نورالدین کے ساتھ پیش آیا اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک سکھ سردار نے جو آپ کے پاس اپنے بعض اغراض کی وجہ سے بہت آیا جایا کرتا تھا ایک مجلس میں جہاں مذاہب کی خوبیوں کا تذکرہ تھا۔ آپ کی خدمت میں یوں عرض کیا کہ گرنتھ صاحب ایک ایسی کتاب ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں صرف توحید الٰہی اور اخلاقی باتوں کا تذکرہ ہے اور [illegible] قابل اعتراض نہیں۔ پس ماننے کے قابل صرف یہی ایک مذہب ہے۔ اور آپ کو چاہیئے کہ آپ اس مذہب میں داخل ہو جاویں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ بے شک ہم تو ہر ایک راستی کو قبول کرنے کے واسطے ہر وقت طیار ہیں۔ آپ اپنی ماں یا بہن کے ساتھ شادی کریں۔ اس شادی کے جلسہ میں ہم بھی شامل ہو کر اُسی جگہ پاہل لے لیں گے (یعنی سکھ بن جاوینگے) وہ حیران ہوا کہ یہ کیا جواب ہے اور سمجھ نہ سکا۔ تب مولوی صاحب نے اس کو سمجھایا کہ سچا اور عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو صرف اخلاق کو نہ بیان کرے۔ بلکہ تمام قواعد شریعت متعلق عقاید اخلاق اور تمدن بیان کرے۔ جب گرنتھ آپکے نزدیک کامل کتاب ہے اور اس میں یہ نہیں لکھا کہ ماں بہن کے نکاح ناجائز ہے۔ تو اس کے رُو سے تو [illegible]

تب سردار صاحب نے فرمایا یہ بات اور والوں سے لے لیں گے۔ مولوی صاحب [illegible] پھر ایسے مذہب کو قبول کرنا نامناسب ہے۔ [illegible] مذہب کا محتاج ہے۔

ایسا ہی عیسائیوں کا مذہب ہے جس میں لکھا کوئی تجھ سے کُرتا مانگے تو جُبہ بھی دیدے ان لوگوں کے واسطے درست تھا جو بہانہ کی حالت میں تھے اور دشمنوں کے آگے نہ رکتے تھے اور ڈرتے ڈرتے اپنا

لیکن آج اگر عیسائی سلطنتیں اس پر عمل کرکے اپنا سچا عیسائی ہونا ثابت کرنا چاہیں تو ایک آن میں تمام سلطنتیں ان کے ہاتھ سے نکل جاویں۔ معمولی بات ہے۔ جاپان روس سے کوریا مانگتا تھا۔ اگر روس سچا عیسائی ہوتا تو کوریا بھی دیتا اور اس کے ساتھ سائبیریا کا ملک بھی روس کی نذر کرتا مگر ایسا کون کر سکتا ہے۔ پس دو باتوں میں سے ایک بات درست ہے۔ یا تو عیسوی مذہب ایسا ہے۔ کہ کوئی اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا اور یا دنیا میں آج کوئی سچا عیسائی نہیں ہے۔ ہر دو صورتوں میں یہ مذہب عالمگیر مذہب یا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا مذہب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہی حال سکھ مذہب کا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کے پاس تو پھر توریت کی شریعت کا مجموعہ موجود ہے۔ گو وہ عمل کرنے کے واسطے نہیں لیکن سکھوں کے پاس تو کوئی کتاب بھی شرعی قوانین کی موجود نہیں۔

ہاں ایک صورت میں سکھ مذہب عالمگیر مذہب کہلا سکتا ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ سکھوں کے گرو باوا نانک صاحب تھے۔ اور جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے باوا صاحب موصوف دل سے سچے مسلمان تھے۔ اور رات دن اپنے گلے میں ایک چولا رکھا کرتے تھے۔ جس پر من جملہ دیگر آیات قرآنی کے ایک یہ آیت لکھی ہوتی تھی۔ کہ

اِنَّ الدِّین عند اللہ الاسلام

ترجمہ۔ سچا دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے

اسلام ہی باوا صاحب کا مذہب تھا۔ پس اگر ہمارے خالصہ ایڈیٹر صاحب اپنے مضمون کی سرخی یوں جمائیں کہ

باوا نانک صاحب نے مذہب عالمگیر اختیار کیا تھا

بات ہر حالت میں صحیح ثابت ہوگی اور ہم ہر طرح سے کہ خالصہ صاحب کی اس معاملہ میں تائید کریں۔ اگرچہ ...ی باوا صاحب موصوف نے بصراحت یہ ظاہر ...ہ وہ ایک کلمہ گو اور نماز کے پابند مسلمان تھے ...حب ان کے اسلام کی ایک زندہ گواہی آج تک ... اور خالصہ صاحبان کے واسطے ضروری ہے ...ے ہوئے مضامین پر پورا غور کرکے اپنے دین ازم اور آریہ ازم سے بکلی خالص کرکے ...دو بن جاویں۔

...ے چولا ہے سکھوں کا تاج

یہی کابل مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ نذروں سے معمور ہے
جو دُور اس سے اس سے خدا دور ہے
یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے
ذرا سوچیو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا
نصیحت تھی مقصد ادا کر گیا
اُسے مردہ کہنا خطا ہے خطا
کہ زندوں میں وہ زندہ دل جا ملا
یہ تحریر چولہ کی ہے اک زبان
سنو وہ زبان سے کرے کیا بیان
کہ دینِ خدا دینِ اسلام ہے
جو ہو منکر اس کا بد انجام ہے
تجھے چولے سے کچھ تو آوے حیا
ذرہ دیکھ ظالم کہ کرتا ہے کیا
گرو جس کے اس رہ پہ ہو دیں فدا
وہ چیلہ نہیں جو نہ دے سر جھکا
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا
وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دین رکھتے ہیں
محمدؐ کی رہ پر یقین رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آ گیا
تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا

تصویر۔ پرچہ اہل حدیث کو حضرت اقدس کے اُس فوٹو پر جو ولایت بھیجنے کے واسطے لیا گیا تھا۔ اعتراض کرتے ہوئے اور اُسے خلاف شرع قرار دیتے ہوئے بہت جلد اپنی جیب کے پیسوں کی طرف دھیان آ گیا تو فرماتے ہیں "الضرورت تقدر بقدرھا۔ ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے۔ مثلاً ایک شخص لق و دق جنگل میں ہے۔ جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اس کو میسر نہیں ہو سکتی ہے۔ تو بحکم قرآن اس کو سور مردار کا کھانا جائز ہے۔ مگر آبادی میں آن کر جائز نہیں۔ اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے۔" روپے پیسے کے واسطے سور اور مردار کی مثال آپ کو خوب سوجھی۔ اور سلطنت کے حکم کی مجبوری کی بھی خوب کہی۔ بھلا آپ کو اپنے [illegible] کے واسطے روپے پیسے کا سؤر رات دن بغل میں رکھنا جائز ہے تو ایک شخص کو دینی ضرورت کے واسطے یورپ امریکہ کو اپنی تصویر بھیجنا جائز نہیں ہے جہاں اس قسم کے با فراست انسان موجود ہیں۔ ایک کا خط میرے پاس موجود ہے۔ جس نے صرف تصویر دیکھکر یہ پہچان لیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہے۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ ہمارے گوشہ نشین اس علم سے بالکل بے بہرہ ہیں کہ بذریعہ تصاویر دنیا میں کیسے کیسے مفید کام ہو رہے ہیں۔ ہاں وہ تصویر اور مصوری گناہ ہے۔ جو بت پرستی کے واسطے اور دیگر بدنیتیوں سے کی جائے۔ ورنہ الاعمال بالنیات کو دیکھنا چاہیئے۔

علمائے زمانہ۔ امرتسر کے محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر نے بذریعہ ایک اشتہار کے جس کا نام اعلان حق رکھا ہے۔ اور جو کہ پرچہ اہل حدیث میں بھی چھپا ہے مولوی لوگوں کو دین کی آڑ میں نفسانیت کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے والا بتلا کر اور بعض خاص واقعات کا ذکر کرکے اپنی کسی خاص مسجد میں ایسے مولویوں کو وعظ کرنے سے روکا ہے۔ اور عام مسلمین کو بھی ان مولویوں سے بچنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اب وہ وقت نہیں رہا کہ ... دین و اسلام کی باگ **علمائے پاک** کے ہاتھ میں دی جاوے۔ بلکہ اپنی حفاظت ہم پر خود واجب ہے۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ زمانہ کی آزادی نے اکثر علماء آزاد منش کے خیالات کو **اسلام کی تخریب میں** مصروف کیا ہوا ہے۔"

قلعہ کانگڑہ جو ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے صدمہ سے گر کر بالکل منہدم ہو گیا تھا اب اس کی مرمت نہیں کی جائے گی اور قلعہ کے کھنڈرات اس عظیم الشان نشان مسیح موعود کی گواہی دینے کے واسطے ہمیشہ موجود رہیں گے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے واسطے موجب عبرت ہوں۔

قاری شاہ سلیمان پھلواری نے ندوۃ العلماء سے علیحدگی کا اعلان بذریعہ اخبار کر دیا ہے۔ یہ نہیں ظاہر فرمایا کہ علماء سے کنارہ کشی سے اُن کی مراد کیا ہے۔ آیا وہ خود اب عالم نہیں رہے یا باقی سب کو وہ اب عالم نہیں سمجھتے؟ غالباً وہ پچھلی بات بیان کریں گے۔ گو حق یہ ہے کہ ہر دو یکساں ہیں۔

نو مسلم۔ مومباسا میں ایک متمول انگریز خاندان کا ایک نوجوان ابطیب خاطر مسلمان ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے۔

سلطان محمد کی لڑکی بیمار ہو گئی تھی۔ اب آرام ہے۔

عبدالحکیم مرتد کا شور و شر

ڈاکٹر عبدالحکیم کو مرتد کہنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا پہلے مرید تھا۔ اور اب نہیں رہا۔ بلکہ وہ اس واسطے بھی مرتد ہے۔ کہ پہلے وہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا انسان کی نجات کے واسطے ضروری جانتا تھا۔ اور اب اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حصول نجات کے واسطے اور بہشت میں داخل ہونے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر ایمان لانا نہ پہلے کبھی ضروری تھا اور نہ اب ضروری ہے۔ اس کے نزدیک یہودی۔ عیسائی۔ آریہ۔ سناتن برہمو۔ جینی۔ بدھ۔ سب اپنی جگہ نجات کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے اس عقیدہ کو اخبار اہل حدیث نے تو غلط قرار دیا ہے۔ گو بہ سبب اس بغض کے جو پرچہ اہل حدیث کے ایڈیٹر کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے ڈاکٹر عبدالحکیم کے مضمون کو اپنی اخبار میں شائع کر دیا ہے مگر لاہور کے بعض مسلمانوں نے اس کی امداد ہر طرح سے کی ہے اور اس کی تعریف میں لمبی لمبی تقریریں کی ہیں۔ جن میں سے ایک مشہور مسلمانوں کے اخبار نویس ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار ہیں۔ ممکن ہے کہ منشی محبوب عالم صاحب کا بھی یہی مذہب ہمیشہ سے ہو۔ یا اب ڈاکٹر صاحب کی محبت کے اثر سے ہو گیا ہو۔ ہم کو اس سے کوئی غرض نہیں۔ کیونکہ [illegible] پہلے سے جانتے ہیں۔ کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت کی شامت ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر بالآخر اس جگہ پہنچا دے گی۔ جہاں پہنچنا ان کے واسطے یہود [illegible] جگہ ہمارا مثیل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن [illegible] سوال یہ ہے کہ جس صورت میں تمام مذاہب اپنی اپنی جگہ نجات پا سکتے ہیں۔ اور ایک یہودی [illegible] تو کیا وجہ ہے کہ حضرت [illegible] کو نہ مان کر بھی بہشت میں چلا جائے گا۔ نہ ماننے کے سبب وہ کچھ قرار دیا جاتا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب اپنے لیکچروں اور تقریروں میں بیان فرماتے ہیں۔ بھلا ڈاکٹر صاحب ہی بتلائیں یا ان کے نئے دوست منشی محبوب عالم صاحب اس امر پر روشنی ڈالیں کہ جب آنحضرت کا ماننا کوئی ضروری امر نہیں تو ڈاکٹر عبدالحکیم کے ان الہامات کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ جن کے [illegible] لوگ کافر قرار دئے جاتے ہیں۔

باقی رہا ڈاکٹر صاحب کو سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں شہر بشہر سرگردان پھرنا اور جابجا مخالفانہ تقریریں کرنا اور رسالجات شائع کرنا۔ سو ڈاکٹر صاحب یاد رکھیں اور دنیا گواہ رہے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ تمام جد و جہد بیکار جائیگا۔ اور الٰہی سلسلہ کو وہ ایک ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور بالآخر وہ اپنے پہلے گذرے ہوئے ساتھیوں کی طرح سخت ناکامی کا منہ دیکھیں گے۔ اے ڈاکٹر عبدالحکیم جس عمارت کو خدا تعالیٰ بنانا چاہتا ہے اللہ بنا رہا ہے۔ اس کے گرانے کے واسطے تو سارا زور لا اور اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کر اور ہر طرف سے اپنے [illegible] مددگار بنا۔ پر یاد رکھ کہ تو اس زبردست [illegible] ہاتھ کے مقابلہ میں ایک مردہ کیڑے سے [illegible] بڑھ کر قوت نہیں رکھتا۔ ہمارے نزدیک تمہا[ر]ے جیسوں کا وجود کسی نقصان یا غم کا موجب نہیں بلکہ ہم جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں [illegible] تم لوگ بھی خدا کی طرف سے سلسلہ حقہ کے واسطے ایک خدمت پر لگائے گئے ہو کیونکہ تمہارا شور و غوغا بہتیروں کو جو ہنوز [illegible] بے خبر [illegible] امر اہم کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ اور لوگوں کو [illegible] خبردار کر رہا ہے۔ پس اٹھو اور اپنا پورا زور خرچ کرو۔ اور ان لوگوں کو جو تھک کر سو گئے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بابو الٰہی بخش صاحب۔ پیر گولڑوی صاحب وغیرہ ان کو بھی جگاؤ۔ اور ڈھارس بندھواؤ۔ کہ ہنوز ہل چل کا سامان باقی ہے خاموش بیٹھ رہنا مناسب نہیں۔

دنیا خود دیکھ لیگی کہ انجام فتح کس کے ساتھ ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی ام محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چند اشعار در مدح امام زمان علیہ السلام ارسال خدمت اند۔ برائے مہربانی در اخبار گوہر بار درج فرمودہ ممنون و مشکور فرمائید۔

نظم

اے مسیح و مہدی دور زمن
[illegible] امام و مرشد و ہادی من
آمدی اے مہدی آخر زماں
در مقام پاک جائے قادیان
آمدی اے ر[illegible] بر ہر دو جہاں
آمدی اے [illegible] رہنما و گمرہاں
آمدی اے آ[فتاب] [illegible] پر ضیا
آمدی تا [illegible] [illegible] را بخشی ضیا
آمدی اے [illegible] [illegible] احمد آخر زماں
آمدی [illegible] [illegible] اے پیشوائے قادیاں
آمدی اے غمگسار دین ما
آمدی بر وعدۂ رب السما
در تو تابد نور حق لا مکاں
بر تو بارد آسماں صدہا نشاں
مرحبا اے خادم دین نبی
مرحبا اے مقبل رب غنی
مرحبا اے دستگیر بے کساں
مرحبا اے ہادی راہ جناں
زندہ کردی دین احمد اے امام
حکم تکفیرت چرا کردند عام
عامیاں از حکمت حق غافل اند
گر گروہ عالمان تو فاضل اند
من چہ گویم وصف تو اے نیک نام
خود چو صفت کردہ آں خیر الانام
کن دعا بر من مسکین فقیر
اے امام با صفا روشن ضمیر

عبدالغنی۔ از گلگت۔

خوفناک حادثہ ۲۹۔ مئی کو قصبہ بامرو ضلع گنٹا احاطہ مدراس میں ۲۰۰ مکانات حادثہ آتش زدگی سے خاکستر ہو گئے۔

نو مسلم ڈاکٹر اور کسر نیف جو ایک ذی علم آدمی مانا جاتا ہے مسلمان ہو گیا ہے۔ اور اس کی بیوی نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے۔

کاسک۔ عیسائی کثرت سے مسلمان ہو رہے ہیں

جس کو خدا رکھے اسے کون مار سکتا ہے۔ چلتی گاڑی میں ایک ظالم نے ایک مسافر کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دریائے سندھ میں پھینک دیا۔ جہاں ایک کشتی والا بمعہ کشتی موجود تھا۔ اس نے جھٹ دریا سے نکال کر کشتی میں ڈال دیا۔ مجرم پانچ سال قید با مشقت کی سزا پا گیا۔

ایک پادری صاحب کا خط بنام حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر اور تقریر دن بدن دجال کو پگھلا اور گلا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ابر کی خوشبو آنے لگی ہے ہر طرف سے عیسائیت کو تباہ کرنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں خود یورپ امریکہ عیسائیت کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ادھر جاپان کے بادشاہ کے مسلمان ہونے کی خبریں نیک فال پیدا کر رہی ہیں۔ ذیل میں ہم ایک پادری صاحب کا خط شائع کرتے ہیں۔ جو حضرت کے نام آیا ہے۔ عنقریب پادری صاحب خود ہی اپنا نام پبلک ظاہر کریں گے۔ (ایڈیٹر)

عالی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمدؐ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو۔ کہ میں ایک عیسائی تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے میں آپ کے معاملہ میں غور کر رہا تھا۔ اور چونکہ ایک احمدی میرے پاس اکثر آیا جایا کرتے تھے وہ اکثر آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور گاہے گاہے کتابیں بھی دیا کرتے تھے۔ مجھے آپ کی نسبت شوق بہت بڑھ گیا۔ اگرچہ پہلے پہلے میں نے بہت سی باتوں میں مخالفت بھی کی۔ لیکن چونکہ احمدی دلائل کچھ ایسے زبردست ہیں کہ مجھے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ میں اس بات پر ہرگز مطمئن نہ تھا کہ کفارہ کافی ہے اور کہ نجات اس سے حاصل ہو سکتی ہے لیکن اب میں یہ کہنے کے قابل ہوں کہ ہاں اسلام ضرور نجات دلاتا ہے کیونکہ وہ سکھاتا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں قربان کرو۔ پس اگر خدا ہے اور یقیناً وہ ہے۔ تو یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے پر فدا ہونے والے کو کبھی ضائع نہیں کرتا میں اس مسیح کی لعنتی موت کا قائل نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ مسیحؑ کی یہ ہتک ہے۔ اور انجیل سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ ضرور صلیب پر یا صلیب کے صدمہ سے مر گئے ہوں اور خود مسیح کے صلیب پر چڑھائے جانے کے باعث خدا کی ناراضمندی اور غضب کا زلزلہ کی صورت میں ظاہر ہونا کافی ثبوت ہے کہ خدا نے اُسے ضرور اس لعنتی موت سے بچا لیا ہو۔ کیونکہ اس کی ناراضگی کی حالت میں کب کوئی کام ہو سکتا اور اگر وہ کفارہ پر خوش ہوتا۔ تو ہرگز اپنی ناراضگی زلزلہ اور تیرہی کی صورت میں نہ دکھاتا۔ میرے عیسائی دوست تو مجھے ضرور بھلا برا کہیں گے مگر میں ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ توریت و انجیل دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ پھر اگر آپ مسیح نہیں تو چاہیئے کہ کوئی اور ہی مسیح ہو مگر چونکہ تمام نشانات آپ کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں۔ میں مجبور ہوں کہ آپ کو ہی مسیح مان لوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اب بذریعہ خط ملتجی ہوں۔ کہ آپ مجھے اپنی بیعت میں لے لیجئے اور میرے حق میں دعا کریں آپ کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور میرا انتقال اسلام پر ہو اور حشر و نشر آپ کے ساتھ ہو۔ اور میں اب صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور مسیح ایک رسول ہیں۔ اور آں حضرت (محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے سردار ہیں اور یہ کہ آپ وہی ہیں جن کی بابت توریت انجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب مری پر مری اور قحط پر قحط پڑے گا۔ اور جا بجا سخت بھونچال آویں گے اور چاند اور سورج اور ستاروں میں نشانات ہوں گے۔ تب ایک شخص آئے گا جو مسیح ثانی ہوگا۔ جیسے کہ ایلیا کا آنا تھا اسی رنگ میں مسیح کا آنا ہوگا۔

اب جو نام تجویز فرماویں وہی رکھوں +

ڈاک ولائت

اناجیل کی زبان۔ ڈبلیو ہنری بر صاحب بہت تحقیقات کے بعد فرماتے ہیں کہ زمانہ ریفارمیشن سے پہلے علوم یونانی کی تحصیل کا کوئی رواج نہ تھا اور یوسی بیس کی تاریخ پہلے یونانی میں لکھی نہ گئی تھی۔ بلکہ پندرھویں صدی میں کسی شخص نے اس کو یونانی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ ایسا ہی اناجیل بھی پہلے یونانی زبان میں لکھی نہ گئی تھی۔ بلکہ بعد میں ان کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا گیا تھا۔

یہ بات بر صاحب کی بہت درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ یونانی یسوع اور اس کے ساتھیوں کی مادری زبان نہ تھی۔ اور نہ یسوع کے زمانہ میں یہ رواج ہی تھا کہ لوگ یونانی زبان کی تحصیل کریں۔ اوّل تو یہود اپنی مقدس زبان کے متعلق بہت ہی متعصب تھے اور عبرانی کے سوائے کسی دوسری زبان کے سیکھنے کو جائز ہی نہ جانتے تھے۔ دوم۔ اگر کسی مجبوری کے سبب ان کو کوئی زبان سیکھنی بھی پڑتی۔ تو وہ حاکم وقت کی زبان ہو سکتی تھی۔ یعنی لاطینی نہ کہ یونانی۔

حقوق النساء جے اوسٹی تن س صاحب نے اخبار سرچ لائٹ میں اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ دین عیسوی سے بڑھ کر کوئی مذہب عورتوں کے حقوق کو زائل کرنے والا اور ان کی حالت کو تباہ کرنے والا نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ مدت تک پادریوں کا یہ مذہب تھا کہ عورتوں میں کوئی رُوح نہیں ہوتا۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ یورپ میں تہذیب عیسوی مذہب کے قبول کرنے کا نتیجہ ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ بلکہ یورپ میں تہذیب اس امر کا نتیجہ ہے کہ دانا لوگوں نے بائبل کے غلط عقائد کو چھوڑ کر سائنس کی طرف توجہ کی اور علم طبعیات کے ذریعہ حقائق قدرت کو تلاش کیا۔ اور بائبل کی باتوں پر ایمان لانا ترک کر دیا۔

یسوع جو عیسوی مذہب کا بانی تھا۔ اس نے خود ایسا ظلم کیا کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ہی قطع کر دیا۔ گویا کہ یہ ایک گناہ تھا۔ اور ساری عمر میں نکاح نہ کر کے ایک بہت بری مثال اپنے مریدوں کے واسطے قائم کی۔ جس کے مطابق عورتیں عیسائی کلیسیا میں بہت ہی ذلیل ہو گئیں۔ کیونکہ کوئی مقدس آدمی نکاح کرنا اپنے واسطے جائز نہیں جانتا۔ پھر یسوع نے اپنی ماں کو حقارت آمیز الفاظ سے خطاب کر کے ماں کی بے عزتی کی ایک بری مثال دنیا میں قائم کر دی۔ آج کل یورپ میں عورتوں کو جس قدر آزادی حاصل ہے یہ سب ان لوگوں کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے جنہوں نے بائبل کے اقوال اور مسائل کی پرواہ نہ کر کے قوم میں کوشش کی۔

پادری جانسٹن صاحب جو نیویارک کے ایک گرجے کے پیش امام ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر ہر ایک شخص یسوع مسیح کی زندگی کی مثل اختیار کرے۔ تو دنیا سے تمام تجارت۔ سائنس زراعت تمام کاروبار یک دفعہ مفقود ہو جاویں۔

پروفیسر ھیوڈی کم صاحب نے اپنی کتاب کا دوسرا [illegible] شائع کیا ہے اور اس حصہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ [illegible] بہت سی باتیں جعلی ڈال دی گئی ہیں جو پہلے اس [illegible] ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ یسوع کے بعد چند سال [illegible] میں دخل بے جا برابر ہوتا رہا ہے قیاس کرنے [illegible] کہ جس کتاب میں چند سال تک جا بیجا مداخلت کی [illegible] اس کا کیا حال ہو گیا ہوگا۔ ان کا قول ہے کہ تثلیث کی بعض آیات مسئلہ عیسوی میں ڈالی گئی تھیں۔

[illegible] بنیٹ صاحب فرماتے ہیں کہ پادری لوگ دوسروں [illegible] ہیں مگر خود کچھ نہیں کرتے کوئی ذہین اور فہیم آدمی [illegible] میں نہیں کر سکتا۔ گذشتہ ۲۵ سال کے اندر قریب چار ہزار [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

گذشتہ اشاعت سے آگے

باقی حساب یوں سمجھ لیجئے۔ ۱۲ بجے مقدمہ عدالت پلاطوس میں پیش ہوا۔ جس پر دو گھنٹہ کم از کم صرف ہوئے۔ ۲ بجے سپاہیوں کے حوالہ مسیح کیا گیا۔ انہوں نے جو کچھ کرنا تھا اور کیا اس کا کچھ حال پہلے میں لکھ چکا ہوں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ان کی کارروائی میں صرف ہوا۔ اب تین بج گئے۔ تو مسیح صلیب پر چڑھایا گیا اور بوقت عصر جو درمیان ہے۔ چار پانچ بجے کے دفن ہوگیا۔ یہ قریباً دو گھنٹے نہیں ہوئے۔ تو کیا ہوا۔ پس بموجب اس قول کے مرزا صاحبؑ نے قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ اگر آپ اس قول کی بھی تکذیب کریں گے۔ تو بعد دیکھنے دلائل تکذیب کے ہم حضور علیہ السلام کا قول دو گھنٹہ تک رہنا بھی چھوڑ دینگے مگر اس سے مرزا صاحب کے قول کی تکذیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ ایک مذہب عیسوی اور عیسائی مفسر کے تفسیر کے مطابق دو گھنٹہ فرماتے ہیں۔

تیسرا دعویٰ حضرت اقدس علیہ السلام کا "تین گھنٹے صلیب پر رہنا" ہے اور یہ حد انتہائی ہے مدت صلیب مسیح کی جس سے زیادہ نہ مرزا صاحبؑ نے فرمایا۔ اور نہ آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی آپ لیجئے۔

انجیل یوحنا باب 19/14 میں لکھا ہے کہ "پلاطوس ...... مسند پر بیٹھا اور فسح کی تیاری کا دن تھا۔ اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مسیح کا مقدمہ بھی پیش ہوا تو ۹ بجے صلیب پر کیسے چڑھایا گیا۔ دو گھنٹہ فیصلہ مقدمہ کے ایک گھنٹہ سپاہیوں کے مذاق و ٹھٹھے کا۔ ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک تو یہ وقت نکل گیا۔ ۶ بجے سے پیشتر بوجہ سبت کے اس کو دفن کیا گیا تھا۔ اس کا ثبوت کہ چھ بجے سے پیشتر وہ دفن کیا گیا لوقا 23/54 میں لکھا ہے کہ یوسف نے جب مسیح کو قبر میں رکھا تو وہ تیاری کا دن تھا۔ اور "سبت کا دن نزدیک تھا" پس ۳ بجے وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور چھ بجے سے قبل وہ دفن ہو چکا۔ تو تین گھنٹے سے بھی کم وقت صلیب پر رہا یا نہیں۔ اس پر آپ مرزا صاحب علیہ السلام کے دونوں قول پیش کر کے دیکھ لیں۔ یعنی "تین گھنٹہ تک صلیب پر رہنا" اور "تین گھنٹے کے اندر صلیب سے اتار لیا" کیسے صادق اور راست آتے ہیں۔ تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا لٹکنا ہرگز ثابت نہیں کر سکتے ہو۔ دیکھئے ہم ایک اور ثبوت آپ کو دیتے ہیں کہ مسیح پانچ بجے ہی گاڑا گیا۔ کتاب تعلیم الایمان (جو ایک امریکن عیسائی ڈاکٹر جان مڈول کے انگریزی تصنیف مطبوعہ ۱۸۳۸ء) کا ترجمہ اردو ہے اور مطبع امریکن مشن لودیانہ میں ۱۸۶۰ء کو چھاپی گئی اس کتاب میں عقائد یقینی عیسائیوں کی لکھی گئی ہیں۔ اس کے صفحہ ۱۷۹ پہلی فصل میں لکھا ہے "کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیوں کے سبت سے پہلے یعنے جمعہ کے دن مصلوب ہوا اور قریب تیسری پہر دن کے یعنی تخمیناً تین بجے کے وقت جان بحق ہو کے نئی گیارھویں گھڑی یعنی شام کے پانچ بجے گاڑا گیا۔ انتہی بلفظہ

اور عماد الدین دکلارک بھی قریب عصر اس کا دفن ہونا لکھتے ہیں ص ۶۱۲ تفسیر انجیل متی۔ بارہ بجے مقدمہ کا پیش ہونا عدالت پلاطوس میں یوحنا کے بیان سے ثابت ہے بارہ سے ۵ بجے تک کل پانچ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان پانچ گھنٹوں میں ایک ملزم عدالت میں بھی پیش ہو چکتا ہے۔ حکم قتل بھی صادر ہو جاتا ہے۔ اسباب قتل بھی ناگفتہ بہ طور پر بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ پھانسی پر لٹکایا جا کر اوتارا بھی جاتا ہے۔ دفن بھی کر دیا جاتا ہے سب کچھ پانچ گھنٹہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر تین گھنٹہ اس کو صلیب پر رکھو تو دو گھنٹہ بقایا کارروائی کے لئے بالکل ناکافی ہیں۔ اور اگر تین گھنٹے کم از کم کارروائی کے لئے فرض کر لو۔ تو دو گھنٹہ کے قریب وہ صلیب پر رہتا ہے۔ والعلم عنداللہ۔ مسٹر اکبر مسیح کا نو گھنٹہ اور ۶ گھنٹے والا راگ ان کی ہے۔ مسلمہ کتب سے بے ثمر ثابت ہوگیا ہے فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔

اکبر مسیح کا۔ نو گھنٹے تک مسیح کو صلیب پر لٹکائے رکھنا تو ہم نہایت محکم طور سے غلط ثابت کر چکے ہیں اور ضرورۃ باقی نہیں رہی تھی کہ اس کے دلائل کا نقض کیا جاوے مگر ...... تا بخانہ پہونچا کر چھوڑنے کی غرض سے تردید دلائل اکبری بھی کئے دیتے ہیں۔

نصرانی۔ نو بجے صبح کے مسیح کو صلیب پر چڑھاتے ہے اور اس کی دلیل آیت ۲۵ باب ۱۵ مرقس سے نقل کی ہے "اور تیسرا گھنٹہ تھا۔ کہ انہوں نے اس کو صلیب دی" ص ۹۹

پھر تین بجے تک مسیح کا زندہ لٹکنا بیان کیا ہے "نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی" مرقس 15/34

اس کے بعد کچھ دفعہ معلوم ہوا نہ معلوم کس قدر موت تب "یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر جان دی" مرقس 15/37 یہاں تک معلوم ہوا کہ چھ گھنٹے سے زائد عرصہ گذر گیا مگر صلیب پر سے ابھی نہیں اتارے گئے۔

احمدی۔ یوحنا نے 19/14 میں لکھا ہے کہ مقدمہ عدالت پلاطوس میں جب پیش ہوا "تو وہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مقدمہ بھی پیش ہوا تو نو بجے صلیب دیا جانا از روئے انجیل غلط ہوگیا۔ یوحنا چشم دید شہادت دیتا ہے۔ دلیل اوّل رد ہوئی۔

دلیل دوم سوم یعنی ۳ بجے کے بعد مسیح نے چلا کر جان دی بھی غلط ہے۔ لوقا 23/44 میں کہتا ہے "قریب بساعت ششم بود کہ ہمہ مرز و بوم را ظلمتی فرو گرفت و تا بساعت نہم باقی بود ...... و عیسیٰ باواز بلند فریاد نمودہ گفت۔ کہ اے پدر من روح خود را بدستہائے تو مے سپارم۔ و این را گفتہ وفات نمود" کتاب بچان تازہ بزبان فارسی مطبوعہ ۱۸۴۷ء اس سے ظاہر ہے کہ ۳ بجے جان دی نہ کہ بعد تین بجے کے۔ اور تعلیم الایمان بھی اسی کے موافق تعلیم دیتی ہے "وہ تین بجے کے وقت جان بحق ہوا" ص ۱۷۹

نصرانی۔ قریباً تین گھنٹے موت کے بعد بھی مسیح صلیب پر رہا" ص ۹۹۔ کیونکہ لکھا ہے "شام کو یوسف نے پلاطوس سے لاش مانگی۔ مرقس 15/42 اور جب اجازت مل گئی تو لوٹ کر صلیب پر سے اس کو اوتارا۔ لوقا 23/53 اور شام کے ۶ بجے بعد لاش صلیب پر سے اتارے گئے"

احمدی۔ یہ بھی غلط ہے۔ یوسف نے لاش خود نہیں اوتاری۔ بلکہ حسب درخواست یہود آغاز سبت سے پہلے تینوں کو صلیب پر سے اتار کر ٹانگیں توڑ کر بھالا مار فارغ ہو چکے تھے۔ تب یوسف کو لاش دی گئی مدہ بتاؤ کہ یہودیوں کی درخواست کی تعمیل یوسف کی التجار سے پہلے ہوئی تھی یا بعد میں۔ ظاہر ہے کہ پہلے ہوئی تھی اور بعد میں یوسف کو لاش دی گئی۔ چوروں کی ٹانگیں توڑنے اور مسیح کو بھالا مار چکنے اور صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد یوسف لاش لے گیا دیکھو یوحنا 19/38 "اور بعد اس کے یوسف آرمتیا پلاطوس سے اجازت لے کر یسوع کی لاش لے گیا" اور یہودی ہرگز ایسا نہ کر سکتے تھے کہ ۶ بجے کے بعد ان کو صلیب پر سے اتروا تے کیونکہ چھ بجے کے بعد ہی ایک منٹ گزرنے پر بھی سبت شروع ہو جاتا تھا۔ پس تو

یہ ہرگز درست نہیں کہ ۶ بجے کے بعد ان کو اتارا۔ نیز دیکھو تفسیر انجیل متی صـ۲۱۶ و تعلیم الایمان صـ۱۴۹ کہ وہ عصر کے قریب یا پانچ بجے ہی دفن ہوچکا تھا۔"

خلاصہ جواب حمدی

اکبر مسیح نے "دو باتیں اس بیان مدت صلیب میں لکھی تھیں تعل یہ کہ مرزا صاحب نے "تین گھنٹہ" اور "دو گھنٹہ" اور "تھوڑا عرصہ" اور "چند منٹ" تک مسیح کا صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ جو بوجہ اختلاف بیان کے کذب ہے

دوم - یہ کہ مسیح گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ صلیب پر رہا ہے دیکھو رسالہ ابطال مرزا صـ۹۸ تا ۱۰۰

ہم نے اختلاف اقوال کی بابت یہ ثابت کردیا کہ یہ تناقض نہیں ہے بلکہ آپ کی کتب سے بھی یہ اوقات متعین ہوتے ہیں۔ تفسیر انجیل متی صـ۱۴۵ سے چند منٹ اور تعلیم الایمان صـ۱۴۹ و تفسیر مذکور کے صفحہ ۲۱۶ سے تین گھنٹہ اور دو گھنٹہ ثابت ہوتے ہیں اور ان تمام اوقات کو تھوڑا عرصہ کہنا اردو کا صحیح محاورہ ہے۔

اور نو گھنٹہ سے زائد کی بابت انجیل یوحنا اور تفسیر متی و تعلیم الایمان سے ثابت کردیا کہ "دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا صلیب پر رہنا ثابت نہیں ہوتا۔" اب ہم مندرجہ ذیل خلاصہ جواب کا جواب الجواب اکبر مسیح سے پوچھتے ہیں

۱۔ جو اختلافات ہم نے اناجیل سے بطور نمونہ پانچ کے قریب نقل کئے ہیں ان کی مطابقت کیوں کر ہوتی ہے؟

۲۔ تین اختلاف تفسیر انجیل متی مصنفہ پادری کلارک و عماد الدین کے مطابق کرکے دکھلاؤ؟

۳۔ چھ گھنٹے اور نو گھنٹے کو آپ نے مخلف لکھا ہے یہ اختلاف ہے یا نہیں؟

۴۔ انجیل یوحنا باب ۱۹/۱۴ میں بارہ بجے کے قریب مقدمہ مسیح کا پلاطوس کی عدالت میں پیش ہونا لکھا ہے یا نہیں؟

۵۔ تفسیر انجیل متی باب صـ۲۱۶ میں جو بوقت عصر مسیح کا دفن ہونا لکھا ہے یہ کس دلیل سے ہے غلط ہے یا صحیح؟

۶۔ تعلیم الایمان صـ۱۴۹ میں کلام الٰہی کے حوالہ سے پانچ بجے مسیح دفن کیا جانا لکھا ہے۔ سچ ہے یا جھوٹ؟

۷۔ چوروں کی ٹانگیں اور مسیح کی پسلی صلیب پر سے اتار کر توڑی تھیں یا صلیب کے اوپر ہی؟

۸۔ اس کارروائی کے بعد یسوع کی لاش دی گئی یا اس سے پہلے؟

۹۔ یہودیوں کی درخواست لاشیں اتارنے کی تعمیل ۶ بجے سبت کے آغاز سے پہلے ہوئی یا بعد اور یوسف کو لاش کب ملی؟

۱۰۔ پلاطوس کی عدالت میں اور سپاہیوں کے ہاتھوں میں اور صلیب دینے کے مقام تک پہنچنے میں کس قدر عرصہ آپ تجویز کرتے ہیں۔؟

۱۱۔ ۶ بجے کے بعد سے سبت شروع ہوتا یا نہیں؟

الراقم

غلام عاجز قاسم علی احمدی خادم مسیح موعود علیہ السلام

سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

مورخہ ۲۶ - جون ۱۹۰۶ء

ریویو

خزینۃ المعارف - جلد اول - اس کتاب میں سورہ فاتحہ کی ان دو تفسیروں کو ایک جگہ جمع کرکے چھاپا گیا ہے۔ جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے براہین احمدیہ اور کرامات الصادقین میں درج فرمائی تھیں کرامات الصادقین عربی زبان میں ہے۔ مگر اس کتاب میں اردو خوانوں کی آسانی کے واسطے صرف اردو ترجمہ کرکے لکھا گیا ہے۔ حضرت صاحب کی بیان فرمودہ تفاسیر کے جمع کرنے کا یہ ایک عمدہ سلسلہ ہے۔ جس کو حکیم فضل الدین صاحب نے شروع کیا ہے۔ اس کتاب میں سر دست سورہ فاتحہ کی دو تفسیریں ہیں۔ اور آئندہ جلدوں میں اور تفسیریں ہونگی یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر چھپی ہے اور قیمت ۵ ؍ رکھی گئی ہے۔ قادیان میں عرب صاحب عبد المحی کے پاس سے مل سکتی ہے۔

الذکر - یعنی اسماء الٰہیہ اور نماز کا ترجمہ جس کو شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے تصنیف و تالیف کرکے بعد تصحیح مولانا صاحب موصوف چھاپ کر شائع کیا ہے۔ اس میں ہر صفحہ پر تین مضامین درج کئے گئے ہیں۔ اسمائے الٰہی اور ان کا ترجمہ اور نماز اور اس کا ترجمہ اور ارکان ایمان وغیرہ درج ہیں۔ کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ اور چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت صرف ۲ ؍ ہے۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے

مبادی الصرف والنحو - از تصنیف حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب جس میں صرف اور نحو عربی کے قواعد اردو زبان میں طلباء کے فہم کے واسطے لکھے گئے ہیں اس کتاب کا مفید ہونا اس سے ظاہر ہے کہ یہ کس عالم کی تصنیف ہے۔ قیمت ۱؍ ۔ یہ کتاب عرب صاحب عبد المحی عرب قادیان سے مل سکتی ہے۔

گلدستہ احمدی - یعنی سی حرفی در مدح حضرت مسیح موعود مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکی پنجابی نظم ہے۔ قیمت ۲ ؍ عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔ یہ نظم بہت عمدہ ہے۔ اس میں سے ایک بند بطور نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ت - قادیان وچہ رسول آیا جسدی مچی ہے دھم جہان اندر
خبراں جسدیاں وچہ صحیفیاں دے نالے باب حدیث قرآن اندر
روح ہر سلاندے دیکھ جسدے خورم خوشی دینال آسمان اندر
مومن وچہ جہاندے مست پھردے جیوں بلبلاں مست بستان اندر

سیف حق - پنجابی نظم - از تصنیف میاں محمد چراغ صاحب - در مدح حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود پنجابی زبان میں حضرت مسیح کے دعاوی کی تصدیق اور دلائل میں یہ عمدہ کتاب ہے۔ بالخصوص زمینداروں کو سنانی چاہیئے۔ کہ وہ اس زبان کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ قیمت ۲ ؍ عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

اظہار الحق - مصنفہ میاں اللہ بخش صاحب از سید والہ - پنجابی نظم - در تائید و مدح حضرت مسیح موعود قیمت ۱ ؍ عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

تعلیم الاسلام | مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب پر مولوی شیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی کسی کتاب پر ریویو نہیں کیا مگر شیخ عبد الرحمان صاحب نے مجھے کہا کہ تم اس کتاب کو پڑھ کر ضرور اپنی خوشنودی کے لئے اس کتاب کو اکثر مقامات سے ریویو کے لئے پڑھا۔ اس کتاب میں آریہ کے اعتراضات کو بہت خوبی سے رد کیا گیا ہے اور جن جن آیات پر مخالف آریہ نے حملہ کرنا چاہا ہے۔ ان کی نہائت بسط سے تفسیر کی گئی ہے۔ عام فہم مثالوں سے مشکل مضامین کو صاف کیا گیا ہے۔ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے ان کے خیالات کو ایسی خوبی سے ادا کرنے والا اور دوسروں تک پہنچا کر ان پر اتمام حجت کرنیوالا پیدا کیا ہے۔ شیخ صاحب کی طرز تحریر پر زور ہے اور مخالف کو کھلنے اور رد کرنے کا خوب ڈھنگ جانتے ہیں۔ (ریویو لمبا ہے اختصاراً چند کلمات لکھے گئے۔ کیونکہ زیادہ گنجائش نہیں)

بدر النساء

چوں کہ بدر کے ناظرین مین بعض معزز احمدی خواتین بھی شامل ہیں۔ اس واسطے مین مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کی خاطر بدر کے ایک دو کالم ہر ہفتہ مین خاص کئے جاوین۔ جن مین بالخصوص اس قسم کے مضامین ہون جو عورتوں کے واسطے خاص طور پر مفید ہون۔ یا خود معزز بہنوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہون۔

یورپ امریکہ مین جہان پادری لوگوں نے اسلام کے برخلاف جہوٹھی باتیں بنا کر اپنا منہہ کالا کیا ہے وہاں ایک یہ بات بہی ان ممالک کے درمیان شائع کی ہے کہ اسلام کے مذہب کے رو سے عورتون کا روحانیت میں کوئی حصہ نہین اور عورتین بہشت مین داخل نہ ہو سکین گی۔ بلکہ موت کے ساتہہ ہی ان کا رُوح فنا ہو جائے گا۔ اور ان کے واسطے آیندہ کوئی جزا و سزا کا طریق باقی نہین ہے۔ یہ ایک ایسا صریح کذب ہے۔ جو دجال کی بہاری دجالیت پر دلالت کرتا ہے لیکن حال مین ان پادریون کا فریب دنیا پر کہلتا جاتا ہے۔ چنانچہ تہوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ جرمن مین ایک محقق نے ایک مفصل لکچر اس مضمون پر دیا تہا۔ کہ اسلام کے رو سے عورتون کے واسطے روحانی ترقی کا میدان مردوں کی مانند کشادہ ہے۔ اور اسلام مین بہت سی عورتین اس قسم کی گزر چکی ہین۔ جو بہ سبب حصول معرفت آلہی اور قرب آلہی کے ولی اور خدا رسیدہ مانی جاتی ہین۔

قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ عورتین اللہ تعالے کے خاص فضل یعنی وحی آلہی سے حصہ پاتی ہیں چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ماں کو وحی ہوئی تھی۔ کہ اس بچہ کو صندوق میں ڈال کر دریا مین پہینک دے اور اُس مقدس عورت کا اس وحی پر عمل درآمد کرنا اور اپنے لخت جگر کو دریا میں ڈال دینا اس کے اعلے ایمان اور خدا کے وعدوں پر پورے یقین کی ایک خاص قابل رشک مثال ہے۔

الغرض ۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کالم ناظرین کیواسطے خاص دلچسپی کا موجب ہوگا اور احمدیہ خواتین اس معاملہ مین بدر کی امداد فرمادین گی ۔ جو احمدی خواتین خود مضامین لکہہ سکتی ہین۔ ان کو چاہیئے کہ عورتون کے متعلق مضامین تحریر کرکے اخبار بدر مین چہاپنے کے واسطے ارسال فرمادین۔ اگر مضامین مین کوئی معمولی غلطی ہوئی۔ تو وہ درست بہی کر دی جائے گی۔ مگر مضمون مختصر ہو اور عموماً ایک کالم سے زاید نہ ہو۔

اسلامی خبریں

شاہ جاپان اور اسلام ۔ بعض اخبارون مین یہ خبر بہت سرگرمی کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ کہ جاپان مین عنقریب ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مکاڈو مسلمان ہو جائے گا۔ کیونکہ جاپان اپنے گذشتہ مذہب یعنی بدہ دہرم کی بت پرستی سے متنفر ہو چکا ہے اور بذریعہ ایک خاص کمیشن کے عیسائیت کے متعلق بہی فیصلہ کر چکا ہے کہ یہ مذہب اس قابل نہین کہ اس کو قبول کر لیا جاوے اور اسلام ہی ایک پاکیزہ مذہب ہے۔ جس کے قبول کرنے سے اس کو تسلی ہو سکتی ہے۔ بعض اخبار والون نے تو یہان تک لکہہ دیا ہے۔ کہ شاہ جاپان نے اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ خدا کرے یہ خبر صحیح ہو۔

ہمارے آریہ اخبار ابہی سے اس خبر کو سنکر بہت تلملا رہے ہیں اور مسلمانوں کو کوسنے اور گالیاں سنانے کا ایک ذریعہ بنا رہے ہیں اس میں شک نہیں کہ آریہ صاحبان کو **میکاڈو آف جاپان** کے ساتھ خاص محبت اور اُلفت ہے۔ گو وہ محبت اور اُلفت کسی پولٹیکل چال پر مبنی ہو تاہم ایک ایشیائی طاقت کو اہل ایشیا کا محبت کی نظر سے دیکہنا کہا جا سکتا ہے کہ ایک قدرتی بات ہے۔ بشرطیکہ اس بات کو نظر انداز کر دیا جاوے کہ آریہ بہائیوں کو اپنی دیگر ایشیائی سلطنتوں (افغانستان ایران ۔ روم) کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن اگر میکاڈو مسلمان ہو جاوے اور خدا کرے کہ ضرور ہو جائے۔ تو ہمارے نزدیک آریہ بہائیوں کے واسطے کسی غم اور رنج کا موقعہ نہین بلکہ اپنے بزرگوں اور باپ دادوں کی ایک نیک عادت کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے انہیں ایک عمدہ موقع دو طور پر حاصل ہو جائے گا۔ کیوں کہ اول تو یہ ظاہر ہے کہ ہند میں کروڑوں مسلمان جو ہوئے وہ انہیں آریہ بہائیوں کے باپ دادے تھے۔ اور اگر یہ لوگ بہی اپنے باپ دادوں کے طرز طریق پر عمل کرکے اسلام کو قبول کرلین گے تو ایک عمدہ مذہب بہی اختیار کرلین گے اور میکاڈو کی دوستی بہی قائم رہیگی۔ ہم خرما و ہم ثواب اور جو لوگ باوجود ہندو رہنے کے میکاڈو کے خیر خواہ بنین گے اور جاپان مین جاکر رہائش اختیار کرلین گے وہ بہی اسی طرح عزت وعظمت حاصل کرلین گے جیسا کہ اسلامی بادشاہوں نے ہندو رعایا [illegible] ہوگی تہا اور ہر طرح سے انکی خاطر تواضع کی تہی پس آریون کیواسطے میکاڈو کے مسلمان ہونے مین کوئی نقصان نہ ہوگا بلکہ ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ رہیگا۔ برخلاف اسکے اگر وہ بدھ مذہب پر قائم رہا تو یاد رہے کہ بدھ وہ مذہب ہے جو وید کا جانی دشمن اور اہل وید کا مخالف قاتل گذر چکا ہے اس سے آریوں کو ضرور ڈرنا چاہیئے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

افسوس ہے کہ اخبار بدر مین جہاں اور بے قاعدگیاں عمل مین آتی رہی ہیں وہاں فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بہی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس کا حاوی ہونا مشکل ہے۔ پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام بجائے خود کرنے پڑتے ہیں اور بہی مشکل ہے کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہیں بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہیں عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین یا صرف اپنے مردون کی معرفت کوئی سفر میں کرتے ہیں۔ بعضون نے چلتی ریل میں بیعت کی ۔ پھر قادیان مین بہی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبہی صبح کبہی شام ۔ کبہی دوپہر کبہی رات جس وقت ہو سکا ۔ اس نے بیعت کرلی ۔ اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتہہ تحریر کرنا کسی کے واسطے مشکل ہے تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے ۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچہہ نہ کچہہ اظہار ہوتا رہتا ہے "سارا نہین تو تہوڑا ہی سہی" کے مقولہ پر عمل کرکے انشاء اللہ تعالی کوشش کی جاوے گی کہ کچہہ نہ کچہہ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے۔

سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہون ۔

میاں محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ عبدالعزیز صاحب سکنہ پریتی پور سب پوسٹ آفس کیوتل

میاں احمد دین صاحب ولد میاں سلطان احمد صاحب ساکن ہسولہ تحصیل چکوال ۔ ضلع جہلم

مرزا احمد بیگ صاحب ولد مرزا پیر بخش صاحب ساکن لنگرول ضلع [illegible]

مرزا غلام محمد صاحب ۔ ۔ ۔ ۔

مرزا علی محمد صاحب ولد مرزا عمر بیگ صاحب ۔ ۔ ۔

مرزا حسین بیگ صاحب ولد مرزا سنہی بیگ صاحب ۔ ۔

میاں نور علی صاحب ۔ ساکن چوڑی ضلع گوجرات

رمضان معرفت شاہ محمد صاحب مدرس بن باجوہ

غریب شاہ معرفت حافظ محمد قاری صاحب

امام مسجد [illegible]

ضرورت ہے

اور نہایت سخت ضرورت ہے

اگر آپ کو اشتہارات کے دیکھنے اور پڑھنے کی عادت نہیں۔ تب بھی اس ضرورت کے اشتہار کو ضرور مطالعہ فرماویں یہ منیجر آپ کی خدمت میں سفارش کرتا ہے۔ کہ آپ ضرور پڑھیں۔

اخبار بدر کے واسطے ایسے خیر خواہوں کی ضرورت ہے جو اخبار بدر کی بہتری کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور انصار بدر میں اپنا نام لکھائیں۔ اتنی بڑی جماعت احمدیہ میں اتنی تھوڑی اشاعت آپ لوگوں کی سعی نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ہر ایک خریدار بدر کا فرض ہے کہ کوئی نہ کوئی نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمیں بہت سے ایسے دوستوں کے نام یاد ہیں جو ہم جانتے ہیں کہ اخبار کے سچے دل سے خیر خواہ ہیں اور ہر طرح سے اس کی وکالت کے لئے طیار ہیں مگر انہوں نے کبھی کوئی خریدار پیدا نہیں کیا۔ اگر اس عرضداشت پر بھی توجہ نہ ہوئی۔ تو پھر ایسے اصحاب کا نام لکھکر ان کو توجہ دلائی جاوے گی۔

منیجر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ٹنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو۔ تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

لاکھ شہادات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

قیمت ۱۲/ — مرزا غلام احمد

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک سلیمانی سے جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج۔ پچاس روپیہ انعام۔ اس صاحب کو دئے جاویں گے جو ہمارے نمک سلیمانی کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے۔ ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہیے نمک سلیمانی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک سلیمانی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸/ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲/ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں لاعلاج مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اکثر بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو وے مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) اکی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۵ روپیہ معہ محصول۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انہیں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد و کونین ڈامیانہ۔ کوکا کنس وامیکا سٹرکنا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈان انگلینڈ، تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی بکس ۴۲ گولی ۱۲/ معہ محصولڈاک

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

مفرح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامۃ فاضل اجل علامۃ العلما ۔ ۔ ۔ حاذق طبیب

لقمان زمان مولٰنا مولوی حافظ حاجی حکیم نور الدین صاحب بھیروی

دار الامان قادیان

کی تصدیق

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ
مرہم عیسےٰ صاحب بے ریب مفید ہے میں نے
اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے
اللہ تعالےٰ ان کے کارخانہ میں برکت دے۔
مرہم عیسےٰ کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ
بہت عمدہ ہیں" **نور الدین** قادیان ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

قیمت فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرہم عیسےٰ

مرہم کیا ہے ایک معجزہ ہے جس نے تمام جہان میں وہ شہرت و عزت پائی ہے جو آجتک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دنیا بھر میں سب سے اچھا پُر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں گنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کے حکما کا متفقہ با برکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مبارک مرہم اس کارخانہ سے منگائیے۔ جو اس کو خالص اجزا سے طیار کرنے کا ذمہ وار ہے طبتی جہان اس کی کامیاب تاثیرات کا ممنون ہے یہ اسم باسمےٰ مشہور آفاق مرہم سوائے کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کے دنیا بھر میں کہیں نہیں بنتا۔ **قیمت** ڈبیہ خورد ۱۲ / کلاں عہ

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ کے نام یہ ہیں جبوب جواہر عنبری - جیون بوٹی - کحل الجواہر - مفرح یاقوتی - مرہم عیسےٰ روغن شفا - شربت مفرح حیات - مسکین نواز - نمک سلیمانی - تریاق فاروق روغن درد گردہ - ضد الحمٰی - دوائی دافع کرم شکم - فنجنوش - جبوب مسیحی روشن بصر قرص مردی - دوائے سرفہ - عرق شفا - جیبی ڈاکٹر وغیرہ کے لئے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور سے مفصل فہرست طلب کرو

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں حضرت نماز ظہر میں مسجد مبارک میں تشریف لاتے ہیں۔ لیکن بعد اس کے چونکہ دوران سر کے سبب تکلیف رہتی ہے اس واسطے عصر کے وقت شاذ و نادر تشریف لا سکتے ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول ہر روز نماز عصر کے بعد مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ پہلے تین پارے گذشتہ پیر کے دن ختم ہوئے اس ہفتہ میں منشی محمد اروڑا کپور تھلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابو عطاء الٰہی صاحب اپنے وطن کو واپس چلے گئے۔

ماسٹر فقیر اللہ صاحب جو پہلے مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس تھے اور کچھ عرصہ سے میانوالی محکمہ بندوبست میں کام کرتے تھے۔ دفتر ریویو آف ریلیجنز کے ہیڈ کلرک مقرر ہو کر قادیان واپس آ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ تقرر ان کے واسطے اور دفتر میگزین کے واسطے موجب خیر و برکت کا کرے۔

حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ انجینیرنگ اسکول لاہور موسمی تعطیلات کی تقریب پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر رہنے کے واسطے قادیان آ گئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کے تین شاگرد بھی ہیں۔

نشان زلزلہ

پروفیسر اوموری صاحب تو کہہ ہی گئے تھے کہ اب ہندوستان سو سال تک زلازل کے خطرات سے پاک ہے مگر بات وہی سچی نکلی جو خدا نے اپنے رسول کی معرفت فرمائی تھی اور آئے دن ہندوستان میں زلازل کی خبر کہیں نہ کہیں سے آ ہی جاتی ہے۔ چنانچہ شب درمیانی ۲۰ و ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء کے قریب دو بجے رات کے ایک نہایت تیز دھکہ زلزلے کا لگا۔ جس کے متعلق مختلف شہروں سے خبریں آئی ہیں جن میں سے بعض ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ دیکھئے یہ زلزلہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو خود محسوس ہوا ہے یا آپ ایسے ہی غفلت کی نیند سویا کرتے ہیں۔ کہ پہلے کی طرح اب بھی آپ کو اپنی اہلیہ کی خبر کی تکذیب ہی کرنی پڑی۔ اخبار اہل حدیث کے آنے سے معلوم ہوگا۔ جس کے وہ ایڈیٹر ہیں۔

(۱)۔ قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ از لاہور ۲۱۔ جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج رات کے دو بجے ایک عجیب نظارہ تھا۔ پہلے روز سے گڑ گڑاہٹ ہوئی پھر زلزلہ آیا۔ تین چار جھٹکے لگے تھے کہ تمام لوگ اپنے بستروں سے الگ ہو گئے۔ توبہ توبہ کی صدائیں آنے لگیں۔ پرندوں نے درختوں کو چھوڑ کر خلا میں اڑنا شروع کیا اور ان کی آوازیں اور خطرہ میں ڈال رہی تھیں۔ خدا خدا کر کے زلزلہ مدہم ہوا تو جان میں جان آئی۔ دیکھئے! منکر اس زلزلے سے کیا سبق لیتے ہیں۔ یا بڑے زلزلہ کا انتظار کرتے ہیں۔

آج ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں۔ اگر کوئی بڑا زلزلہ بھی آگیا۔ تو کیا بڑی بات ہے۔

(۲) برادر محمد حیات صاحب وزیرآباد سے تحریر فرماتے ہیں

از وزیرآباد۔ مورخہ ۲۱۔ جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مجبی جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذشتہ شب رات کے ۲ بجے پر یہاں زلزلہ کی تیز حرکت محسوس ہوئی۔ اکثر شہر کے مرد و زن بیدار ہو کر استغفار استغفار پکارنے لگ گئے۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے اور مخالفین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق رفیق حال ہو۔ آمین۔

بحضور حضرت اقدس علیہ السلام دعا کے لئے عرض کریں حضرت حکیم الامۃ کی خدمت میں سلام عرض فرما دیں۔

خاکسار محمد حیات احمدی۔

(۳) سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں آج رات قریب ۲ بجے رات زلزلہ کا اچھا دھکہ محسوس ہوا۔ ایک خاص گڑگڑاہٹ اور شور ساتھ تھا۔ غافلوں کو بیدار کرنے کے سامان ہیں۔ اللہ تعالےٰ مخالفوں کی آنکھیں کھولے۔ اور ہم عاجزوں کے ایمان میں ترقی بخشے۔

(۴) اخبار عام لاہور لکھتا ہے۔ کہ جمعہ و سنیچر کی درمیانی رات قریب ۲ بجے رات لاہور میں ایک سخت زلزلہ محسوس ہوا بڑے زور کے دھکے تھے۔

(۵) پیسہ اخبار لاہور لکھتا ہے۔ ۲۰۔ جولائی ۱۹۰۶ء کی رات کو قریب ۲ بجے کے زلزلہ آیا۔ پہلا جھٹکا نہایت سخت اور پریشان کرنے والا تھا دوسرا اس سے ہلکا تھا مگر دیر تک رہا۔

ایسا ہی اور بھی بہت سے مختلف مقامات سے اس زلزلہ کے متعلق خبریں آ رہی ہیں جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام شائع ہوا ہے کہ:۔

”پھر چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار“

تب سے اس قسم کے تین زلزلے آ چکے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ زلازل انہیں پانچ نشانوں میں داخل ہیں تو اس قسم کے دو اور زلزلے آئیں گے اور پھر ایک سخت ہوگا لیکن زلازل کے متعلق بہت سے الہامات ہو چکے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ پانچ ان کے بھی علاوہ ہوں۔ اس زلزلے کے متعلق جو ۲۱ جولائی کو آیا۔ ۱۶ جون ۱۹۰۶ء کا الہام پہلے سے خبر دیتا تھا جو اس طرح سے ہے۔ کہ ”زلزلہ آنے کو ہے“

مہلت

میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں ایک بیٹے لڑکے کے پیدا ہونے کے متعلق جو پیش گوئی تھی کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے۔ دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ اس تباہی کو ہنوز اللہ تعالےٰ نے اور پیچھے ڈال دیا ہے یعنی ان کے گھر میں فی الحال لڑکی پیدا ہوئی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر ضرور ہوگا۔

(دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۴۔ جون ۱۹۰۶ء)

ڈائری

القول الطیب

گناہ کی فلسفی ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ دنیا میں لوگ بہت گنہگار ہوں گے۔ مگر میرے جیسا گنہگار تو کوئی نہ ہوگا میں نے بڑے بڑے سخت گناہ کئے ہیں۔ میری بخشش کس طرح ہوگی۔ حضرت نے فرمایا۔ دیکھو۔ خدا جیسا غفور الرحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالےٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور اُمت پیدا کروں گا۔ جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے۔ مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطہرین

اللہ تعالےٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالےٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کرکے توبہ نہ کرتا اور خدا کی طرف نہ جھکتا۔ تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا۔ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا۔ کہ جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا۔ جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے۔ وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے جب انسان سے گناہ ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کرکے خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیزوں میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبوتی ہے۔ جس میں زہر ہے۔ پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو۔ کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے عاجزی اور تضرع سے خدا تعالےٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے۔ وہ خدا کی طرف جھکتا ہے۔ تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے۔ کہ گویا اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہئے۔ اور نیت صادق کے ساتھ چاہیئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے۔ لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے یہ پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا۔ تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ ان کو انعام دیوے۔ انعام حاصل کرنے کے واسطے امتحانوں کا پاس کرنا ضروری ہے۔

نماز کے اندر دعا فرمایا۔ نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرو سجدہ میں بیٹھ کر رکوع میں کھڑے ہو کر ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرو۔ بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو۔ جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے ان کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کی بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگے اور عربی دعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ نماز کو صرف منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالےٰ سے دعا کرو کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔ آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں، یہ بدعت ہے۔ جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خدا تعالےٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے۔ جس میں دعا کا مزا آجاوے۔ خدا کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے۔ جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتوےٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ویسے ہی خوف زدہ دل کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے۔ وہ ایک لعنت ہے۔ جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

"ویل للمصلین الذین ہم عن صلوٰتہم ساہون"

لعنت ہے۔ ان پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصلی ہے۔ جس میں مزہ آجاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے۔ جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

ان الحسنات یذہبن السیئات

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہے۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دیدیتا ہے۔ اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالےٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ کہ آپ وضو کرکے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسےٰ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی تھی اور اس سے انصاف چاہتی وہ بار بار ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اُسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائیگا۔ استقامت شرط ہے۔

۱۴ - جولائی ۱۹۰۶ء - ڈاکٹر عبد الحکیم کا ذکر تھا - فرمایا - وہ ہم سے ہی کیا پھرا ہے وہ تو خود اسلام سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی پھر گیا ہے افسوس تو ان مولویوں اور مسلمانوں پر ہے - جو اسلام کا دعوے کر کے ایک ایسے آدمی کی حمایت کرتے ہیں - اور اس کا ساتھ دیتے ہیں - جو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی ضروری نہیں جانتا - اور اس کے نزدیک گویا آنحضرت کے وجود کا ہونا نہ ہونا برابر ہے - افسوس ہے کہ ہمارے بغض کے سبب یہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں کہ خود ہی اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں -

فرمایا - چراغ دین مسیح بنتا تھا - عیسائیوں نے اس کی امداد کی - مگر خدا کے مسیح کے بالمقابل وہ ناکام رہا - ہمارا دعوے بھی مسیح ہونے کا ہے لیکن ہمارے ساتھ عیسائی لوگ سخت عداوت رکھتے ہیں - اور چراغ دین کا دعوے بھی مسیح ہونے کا تھا مگر اس کی امداد اور نصرت میں کھڑے ہو گئے - وجہ یہ ہے کہ وہ جھوٹا تھا اور یہ بھی جھوٹے ہیں - جو انسان کو خدا بناتے ہیں - جھوٹا جھوٹے کا حامی اور ناصر بن جاتا ہے - لیکن صادق کا ساتھ صرف وہی لوگ دے سکتے ہیں - جو راستباز ہوں اور ایسے لوگ ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں -

وصولی قیمت اخبار

۱۹۰۶ء نصف سے زائد گذر چکا ہے اور بہت سے احباب کی طرف سے قیمت اخبار تا حال وصول نہیں ہوئی اس واسطے ایسے احباب کی خدمت میں اخبار وی پی بھیجنے کی تجویز کی گئی ہے - ہر ایک صاحب کی خدمت میں کم از کم پندرہ روز پہلے اطلاع کی جاتی ہے کہ فلاں پرچہ آپ کے نام وی پی کیا جائے گا - اتنے دن پہلے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے - کہ اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی لینے کے واسطے طیار نہ ہوں تو فوراً ہم کو اطلاع کر دیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں وی پی واپس آوے اور مطبع کو الٹا نقصان ہو - دیگر چونکہ دفتر کے محرر صاحب رخصت پر ہیں اور عارضی محرر ایک بالکل ناتجربہ کار اور ناواقف آدمی ہے - اس واسطے ممکن ہے کسی صاحب کے حساب میں کچھ غلطی ہو تو فوراً ہمیں اطلاع کی جائے - احتیاط تو بہت کی جاتی ہے حتی الوسع میں خود حساب دیکھ لیتا ہوں مگر مجھے اتنی فرصت نہیں کہ ہر ایک وی پی کے وقت حساب کے تمام رجسٹروں کی پڑتال کروں - اس واسطے خریداروں کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ ان کارڈوں کے جوابات جلد عنایت فرماویں جو صاحب خط کا جواب نہ دیں گے سمجھا جائے گا وہ وی پی لینے کے واسطے طیار ہیں -

ایک نو مسلم کا خط

سکھ سردار غور فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضور اقدس جناب امام الوقت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آداب وقدم بوسی کے بعد مدعا خاطر و داستان سرگذشت پیش حضور ہے اور وہ یہ ہے - کہ خاکسار سکول موضع سمبڑیال میں تعلیم پاتا تھا - اور میں گرنتھ صاحب بھی پڑھتا تھا کیونکہ میں جرم سے ہندو تھا - اکثر جھوٹوں کی اولاد میں سے تھا - گرنتھ پڑھتے پڑھتے میرے دل میں کچھ شکوک توحید کے بارے میں پڑ گئے اور میں نہایت مجبور ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈال دیا کہ اب قرآن شریف پڑھ میں نے اپنے استاد سے جو اسکول میں تعلیم دیتا تھا مولوی تھا اس سے کہا کہ مجھ کو قرآن شریف سکھا دو - مولوی صاحب نے بباعث میرے والدین انکار کیا کیونکہ ایک طرف میرے والدین رہتے تھے اور دوسری طرف میرے ننکے اور تیسری طرف میرے سسرال - میں نے استاد سے بہت عجز و انکسار کیا تو آپ نے پوشیدہ رات کو قرآن شریف کی تعلیم دینی شروع کی - بفضلہ تعالیٰ رات رات ہی نو ماہ تک بندہ نے قرآن شریف ختم کر لیا اور اسکول کی تعلیم پاتا رہا جب بندہ نے خوب غور سے قرآن شریف اور گرنتھ کا مقابلہ کیا - تو قرآن شریف میرے دل کو سچا معلوم ہوا - اور میرے دل میں اس کلام پاک کی سچائی گھس گئی اب میرا دل یہی چاہتا ہے کہ بال بال سے صدا اس پاک کلام کی نکلتی رہے - بسوئے مطلب آمدم - جب بندہ نے خوب سچائی قرآن شریف معلوم کر لی - اور جوش محبت قرآن شریف غالب ہوا - تو بندہ اپنے والدین کے گھر گیا اور ان کو کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو انہوں نے منع کیا اور کہا تم کو اسی واسطے علم پڑھایا گیا ہے کہ تو اب اپنی ذات کو داغ لگاتا ہے اور ہم کو شرمسار کرتا ہے - بندہ نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز اب نہیں رک سکتا - کیونکہ میں نے اسلام کو سچا دیکھا ہے اور تمہارا مذہب جھوٹا ہے - تو میرے باپ اور باپ کے بڑے بھائی نے ارادہ میرے قتل کا کیا اور مجھ کو صاف کہدیا کہ اگر تو باز نہ آئے گا تو ضرور تم کو قتل کر دیں گے - بندہ بباعث خوف قتل اور دوسرا شوق دین احمدی رات کو وہاں سے بھوئے لاہور گریز کیا - لاہور میں آتے بفضل خدا مشرف باسلام ہو گیا - بندہ کو از بس عشق و شوق اللہ کے ملنے کا ہے - بہت درویش فقیر بیعت اپنی دینے کے ڈھونڈے - مگر کوئی نہ ملا - اب چند روز ہوئے ہوں گے بندہ کو دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا اور سوچا تو آپ کے ایک مرید محمد یٰسین احمدی گنجوی کے نام مشہور تھے پایا اور دل ان کے ہاتھ پر بیعت دینے کو تیار ہو گیا جب عرض کی گئی تو آپ نے کہا - آج بیعت لینے والا جہان پر سوائے امام الوقت مسیح موعود و مہدی معہود کے - جو قادیان شریف اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں - کوئی نہیں - اور آپ کے تابعدار اور غلام اور مرید ہیں - تم بھی وہاں آں حضور کی بیعت میں داخل ہو جاؤ - سو ان کا یہ کلمہ میرے دل میں اثر کر گیا - اسی وقت یا دوسری صبح کو یہ درخواست حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی - سو آپ اس خاکسار کو بیعت میں داخل فرما کر جماعت احمدیہ میں جگہ عنایت فرماویں اور دعا میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے کریں - تا مجھے اللہ تعالیٰ دین احمدی کے احکام بخوبی پورے کراوے اور استقامت نصیب کرے - نیز حضور عالی بندہ طالب حق ہے اور کچھ طمع نہیں - آپ اللہ کے پیارے اور نبی ہیں میری واسطے سفارش بدرگاہ خداوند کریم کر کے اللہ تعالیٰ سے میرا سلوک کرا دیویں - اور ملا دیویں - کیونکہ میں آج تک کفر میں تھا اور کوئی خبر نہ تھی - اب اللہ تعالیٰ نے میرے نصیب کو یاور کیا - اور دین محمدی میں داخل کر کے آپ تک پہنچا دیا میری طرف سے آپ کو آداب اور السلام علیکم قبول باد - اور جس شخص کے ذریعہ اس خاکسار نے آپ کو پہچانا ہے اس کے حق میں بھی آپ نیک دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے راستہ پر چلاوے اور استقامت دے - سب احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور مبارک ہو کہ یہ خاکسار گمراہی سے بفضلہ نکل کر اسلام میں داخل ہوا -

نواب دین سابق منشی سنگھ ولد سردار دودھا سنگھ راجپوت

بلا دمنور

تفسیر سورۃ الناس

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس سورۂ شریف کے شروع میں انسان کا نام تین بار لیا گیا ہے۔ اور ہر بار اللہ تعالیٰ کا ایک جدا نام اسپر رکھا گیا ہے۔ یعنی پہلی دفعہ رب الناس کہا گیا ہے۔ دوسری بار ملک الناس فرمایا ہے اور تیسری بار الٰہ الناس مذکور ہوا ہے۔ یہ ہر سہ صفات الٰہیہ انسان کی تین مختلف حالتوں کیطرف اور اللہ تعالیٰ کے تین فیضانوں کیطرف جو انسان کی ان حالتوں پر وارد ہوتے ہیں اشارہ کرتی ہیں۔

انسان بلحاظ اپنی روحانی ترقی یا تنزل کے تین درجے رکھتا ہے۔ سب سے ادنیٰ درجہ کا انسان وہ ہے جسے کچھ خبر نہیں کہ حصول نیکی اور حصول معرفت الٰہی کیا شے ہے اور وہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ ایسے شخص کے واسطے نیکی بدی سب برابر ہے۔ اگر وہ بدی کرتا ہے تو اُسے کبھی کچھ فکر نہیں ہوتا کہ میں بدی کرتا ہوں۔ اُس کا نفس اُسپر نہ صرف غالب ہے بلکہ پوری طرح اُسپر حکمران ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ دین اور دینداری کیا لطف اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور نہ دینداروں کی محبت اختیار کرتا ہے اور نہ اس کو کبھی یہ خواہش ہی پیدا ہوتی ہے کہ دیندار بنے۔ وہ اپنی حالتیں مثل ایک بے خبر کے پڑا ہے جس نے معرفت کا کبھی نام بھی نہیں سنا۔ یہ شخص نفس امارہ کے ماتحت ہے۔ پر خدا تعالیٰ ان سب کے واسطے رب الناس ہے۔ یعنی وہ سب کی پرورش کرتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اور دہریہ ہیں اُن سب کی پرورش کرتا ہے جو سختی کے ساتھ اسکی ہستی کا انکار کرتے ہیں۔ اور اس کے پیاروں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اُن سب کی بھی پرورش کرتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کے واسطے ایک وقت عذاب کا بھی بالآخر آجاتا ہے۔ مگر سردست وہ سب اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ رب الناس ہے۔ جو لوگ نیکی کرتے ہیں اُنکی پرورش ہوتی ہے جو بدی کرتے ہیں انکی پرورش ہوتی ہے۔ بارش آتی ہے تو نیک وبد سب کے کھیت کو سیراب کر جاتی ہے اور سورج نکلتا ہے تو کافر اور مومن سب کو روشنی دیدیتا ہے۔ ہوا چلتی ہے تو مسلم اور غیر مسلم سب کو اپنا فائدہ پہونچا دیتی ہے۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کی ربوبیت عام ہے۔ وہ تمام جہان کے لوگوں کا رب ہے۔ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ امیر ہو یا غریب ہو۔ دانا ہو یا بیوقوف ہو۔ عالم ہو یا جاہل ہو۔ بادشاہ ہو یا رعایا ہو۔ ہر ایک کو اسکی ربوبیت عامہ سے حصہ دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ رب الناس ہے۔

درمیانہ درجہ کے لوگ جو درجہ ادنےٰ سے اوپر کے درجہ میں ہیں وہ ہیں جن کو معرفت الٰہی کا شوق پیدا ہوگیا ہے۔ انہوں نے جان لیا ہے کہ نیکی عمدہ ہے اور وہ خواہش رکھتے ہیں کہ اپنی موجودہ حالت سے نکلیں اور ترقی کریں اور آگے قدم رکھیں۔ بدیوں کو چھوڑ دیں اور نیکیوں کو اختیار کریں۔ لیکن ان کا نفس ہنوز انپر غالب ہے۔ وہ بدی سے پرہیز کرتے ہیں مگر بسبب کمزوری پھر بھی کسی نہ کسی وقت بدی میں گر جاتے ہیں۔ اُٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ پھر اُٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ یہی حالت انکی ہوتی رہتی ہے۔ وہ دل سے سچی توبہ کرتا ہے کہ آیندہ یہ کام نہ کرونگا لیکن نفس کے جذبہ کے وقت پھر کر بیٹھتا ہے اور خدا تعالیٰ کی غفاری اور ستاری کیطرف پھر جھکتا ہے۔ اور اسکی رحمت کے حصول میں فریادی ہوتا ہے اور اپنی کمزوری کے سبب نالاں رہتا ہے۔ اور شب و روز اسی فکر میں سرگرداں پھرتا ہے کہ کب وہ وقت آئیگا کہ پھر بدی اُس کے قریب کبھی نہ آئیگی۔ وہ اقرار کرتا ہے کہ میں ایک بادشاہ حقیقی (ملک الناس) کی حکومت کے ماتحت ہوں اور اس کے قوانین کی فرمانبرداری مجھ پر واجب ہے۔ اسواسطے وہ قواعد شرعیہ کی پابندی کیواسطے ہر وقت سعی کرتا رہتا ہے۔ لیکن اپنی کمزوری اور اپنے ضعف کے سبب غلطی کر بیٹھتا ہے اور اپنے بادشاہ سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا نفس لوامہ ہے وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ لیکن اس غلطی پر راضی نہیں رہتا بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور غمگین ہوتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ میں نے کیوں ایسا کام کیا۔ اور پھر توبہ کرتا ہے اور ہر دفعہ اسکی توبہ سچے دل کے ساتھ ہوتی ہے اور توبہ کے وقت وہ کبھی وہم نہیں رکھتا کہ دوبارہ یہ کام کریگا۔ اسیواسطے خدا تعالیٰ اُسپر رحم کرتا ہے اور اُسکی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

اس سے بڑھکر درجہ والے وہ لوگ ہیں جو ہر طرح سے تمام گناہوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اُن کے نفسانی جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ اور اب کوئی بدی اُن کو دکھ نہیں دیتی بلکہ وہ آرام اور اطمینان کے ساتھ اپنے خدا کی بندگی میں مصروف ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرا چکے ہیں اور اُسکی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک ان کے دل میں باقی نہیں رہا۔ اور انہوں نے اُس واحد خدا کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضاء قدر کے امور کو بدل وجان قبول کر لیا ہے اور نہایت نیک نیتی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدود اور قوانین اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا ہے اور نیز وہ تمام صداقتیں اور پاک معارف جو اسکی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اسکی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء پہچاننے کے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں اور یہ سبب اس کے اُن کے افعال اقوال حرکات خیالات عبادات وغیرہ میں ان کا مقصود محبوب اور معبود صرف اللہ ہی ہے جو کہ الٰہ الناس ہے۔

انسان کے ان ہر سہ درجات اور حالات کیطرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ حالات کو صوفیا نے اپنی تجربہ کردہ باتوں کے ذکر کے ساتھ عجیب عجیب پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ حافظ شیرازی نے نفس لوامہ کی مشکلات پر نگاہ کر کے اس مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

حافظ شیرازی نے اس شعر میں انسان کی ان تین حالتوں کو ظاہر کیا ہے اور اسکی تمثیل کے واسطے دریا اور اس کے دو کناروں کے نظارہ کو لیا ہے۔ کچھ لوگ دریا کے اس کنارے پر ہیں۔ کچھ اُس کنارہ پر پہونچ گئے ہیں کچھ کشتی میں بیٹھے ہوئے ہنوز اس فکر میں ہیں کہ اُس کنارے تک پہنچ جائیں۔ ایک کنارہ تو ویران ہے اسمیں کوئی نشان آرام کا نہیں ہے اور نہ پھل پھول ہیں اور اسمیں رہنے والے جاہل لوگ ہیں جو دوسرے کنارے کی نعمتوں اور عمدہ اشیاء سے بیخبر ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ دوسرے کنارہ پر کیا کیا آرام کے ذرائع ہیں۔ پس وہ اپنی حالت میں غافل ہیں اور انکو یہ خواہش بھی نہیں کہ دوسری طرف جاویں اور ان لوگوں میں جا کر شامل ہوویں جو دوسرے کنارے پر رہتے ہیں۔ ما اپنے موجودہ حال میں ویسے ہی خوش ہیں دوسرے کنارے پر وہ لوگ ہیں جو دریا کی تکالیف اور مصائب کو جھیل کر اپنے منزل تک پہونچ چکے ہیں اور اسباب آرام کے

ان کو کوئی دکھ اور مصیبت نہیں ہے اور نہ اُن کے لئے وہ بے امنی اور غفلت کی حالت ہے جو اس کنارے والوں کے لئے ہے اور نہ ان کے واسطے وہ خطرات اور ہر وقت کا خوف ہے جو کشتی والوں کے لاحق حال ہوتا ہے بلکہ وہ ان تمام مشکلات میں سے گذر چکے ہیں اور تمام مصائب کو عبور کر چکے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو حالت مطمئنہ کو حاصل کر چکے ہیں اور ان کا نفس نفس مطمئنہ ہے۔ اور پہلے لوگ وہ تھے جن کا نفس نفس امارہ تھا پس دریا کے دو کنارہ پر دو قسم کے لوگ آباد ہیں۔ ایک کنارے پر وہ ہیں جو نفس امارہ رکھتے ہیں اور دوسرے کنارہ پر وہ ہیں جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں۔ حافظ شیراز نے ان ہر دو کو اپنے شعر میں سبکسار کہا ہے کیونکہ ایک کو معرفت کی خبر ہی نہیں اور دوسرے کو معرفت حاصل ہو چکی ہے پس وہ دونوں سبکسار ہیں کیوں پر اپنے بوجھ اتار چکا ہے اور اُس نے ہنوز بوجھ اُٹھایا ہی نہیں لیکن مشکلات میں وہ شخص ہے جو درمیان میں ہے۔ کیونکہ اُس نے رذیل حالت میں رہنا پسند نہ کیا اور اعلیٰ حالت کیطرف جانا چاہا لیکن راستہ میں مشکلات کا دریا ایسا آگیا ہے جسمیں ہر طرف سے موجیں ہیں۔ اور رات اندھیری ہے اور گرداب گھیرے ہوئے ہیں اور ہر وقت خطرہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے یہ درمیانی حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اس کو معلوم ہو گیا ہے کہ نفس مطمئنہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ ان لوگوں کی صحبت نے جو نفس مطمئنہ حاصل کر چکے ہیں یا اُن کے حالات عجیبہ کے سننے سے اس کو رغبت پیدا ہوئی ہے کہ میں بھی نیک بن جاؤں اور ان لوگوں کے درمیان شامل ہو جاؤں۔ اور بظاہر پہلی نظر میں اُس کو بہت ہی آسان سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں منزل کو آسانی کے ساتھ طے کر لونگا اور ایسا ہی بن جاؤنگا جیسے کہ وہ لوگ ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں میں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس راہ میں بہت مشکلات ہیں اور بدیوں کا ترک کرنا اور نیک بن جانا آسان بات نہیں ہے۔ ایسے وقت میں چلا اُٹھتا ہے ع

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

چاروں طرف سے اپنے آپ کو دیکھتا ہے تب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حصول کوئی آسان امر نہیں ہے۔ کو تو ایک فقرہ ہے اور وہ بھی ایک

چھوڑتا ہا … لیکن جب … معلو … اقرار … افسـ … طرف … ہے کہ … عہد … تھوڑ … پہ جانا۔

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا … اس پر عمل شروع ہوتا ہے تب اسکی حقیقت … ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک ملازم کسی دفتر کا ایک … کے بعد اپنے دفتر میں جاتا ہے اور ایک طرف … اور دیتے ہیں کہ یہ کام فوراً کرو اور دوسری … نماز کا وقت آجاتا ہے۔ اسوقت معلوم ہو جاتا … دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے کیا معنے ہیں۔ یا ایک … ہ دار سرکاری جس کے خرچ بہت ہیں اور تنخواہ … ی ہے وہ جب اس اقرار کے بعد اپنے کام … ہے اور آمدنی کو کم پاتا ہے اور خرچ زیادہ ہے اور رشوت کے وسائل کھلے ہیں اور کوئی منع کرنیوالا نہیں اُسوقت … کو معلوم ہوتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ رات کے وقت جب سردی کا موسم ہو اور گرم بستر کے اندر آدمی لیٹا ہوا ہو اور ہر ایک سامان آرام مہیا ہو۔ اور تہجد کا وقت اور خدا کے یاد کرنے کا وقت آجائے اور دل نہ چاہے کہ بستر سے اُٹھے اسوقت انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ میرا دین مقدم ہے یا دنیا مقدم ہے۔

غرض سلوک کی راہ میں سب سے مشکل مرحلہ وہی ہے جو نفس لوامہ کو طے کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسکو شیطان کے ساتھ اور اس کے لشکر کے ساتھ ایک جنگ درپیش ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ اس کو واپس اپنی حالت ردی پر لے جائے۔ کیونکہ وہ جیسا کہ اس سورت میں بیان کیا ہے خناس ہے یعنی انسان کو نیچے ہٹانا چاہتا ہے اور اُسکو رذیل حالتیں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ شیطان بعض انسانوں کی صورت میں ہیں اور بعض بدروحیں ہیں جو کہ انسان کو خراب حالت میں ڈالنے کے واسطے اس کے دلمیں طرح طرح کے وساوس ڈالتے ہیں جسکا ذکر اس سورہ شریف میں اسطرح ہے کہ یوسوس فی صدور الناس یعنی لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔ ان سے پناہ مانگنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ سورہ بطور کلمات دعائیہ کے نازل فرمائی ہے تاکہ ان کو پڑھکر اور خدا تعالیٰ سے پناہ مانگ کر انسان بدحالت میں پڑنے سے بچ جاوے

اے خدا تو اپنے فضل و کرم سے ہماری دستگیری فرما اور اس جماعت کے ممبروں کو نفس مطمئنہ عطا فرما۔ اور جو لوگ اس سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے انکی بھی آنکھیں کھول تاکہ وہ اس پاک راہ کو پہچان کر اسکی صداقت کا فائدہ حاصل کریں اور خدا کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہوکر رحمت الٰہی سے حصہ وافر حاصل کریں۔ آمین ثم آمین

امراض سینہ کا علاج

میں خیال کرتا ہوں کہ امراض سینہ مثلاً سل۔ کھانسی۔ وغیرہ کے واسطے اس سورۂ شریف میں ایک دعا ہے۔ کیونکہ آجکل ڈاکٹروں نے یہ تحقیقات کی ہے کہ پھیپھڑے میں ایک باریک کیڑے ہوتے ہیں جنکو جرمس کہتے ہیں۔ جب وہ پیدا ہو جاتے ہیں تب پھیپھڑا زخمی ہوکر سل کی بیماری اور کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن بھی ایک باریک اور مخفی شے کو کہتے ہیں اس سورہ میں اُن اشیاء کے شر سے پناہ چاہی گئی ہے جو سینے کے اندر ایک خرابی پیدا کرتے ہیں۔ ناظرین اس کا تجربہ کریں لیکن صرف جنتر منتر کی طرح ایک دعا کا پڑھنا اور پھونک دینا بیفائدہ ہے۔ سچے دل کے ساتھ مطلب اور معنے کو سمجھ کر یہ سورہ بطور دعا کے مریض اور اس کے معالج اور تیمار دار پڑھیں اور مریض کے حق میں دعا کریں تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور بخشنے والا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسے بیماروں کو اس کلام پاک کے ذریعہ سے شفا حاصل ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس سورہ شریف میں چھ آیتیں اور بیس کلمے اور اناسی حروف ہیں۔

اس سورۂ شریف کے شان نزول کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آج کی رات مجھ پر اس قسم کی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اُن جیسی میں نے کبھی نہیں دیکھیں وہ معوذتین ہیں۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن و انس کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے مگر جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ نے اور طرح دعا کرنا چھوڑ دیا اور ہمیشہ ان الفاظ میں دعا مانگتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوا کرتے تو ان معوذتین سورتوں کو پڑھ کر دم کیا کرتے تھے

اس کے بعد دوسرے ہفتہ میں سورہ فلق کی تفسیر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بدر صادق
۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۱۰ء

شادی خانہ آبادی

نکاح کرنا بقائے نسل انسانی کے واسطے اور اصول تمدن اور معاشرت کے قائم رکھنے کیلئے ایک ضروری اور لابدی امر ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جو شخص میری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ میرا نہیں۔ یہ ایک ایسی مفید اور ضروری رسم ہے کہ فارسیوں نے اس کا نام شادی رکھا ہے۔ گویا کہ تمام خوشیوں کا مجموعہ انسان کے واسطے اس پاک تعلق میں پیدا ہو سکتا ہے اور یہ وہ خوشی ہے۔ جو انسان کے واسطے ایک گھر کے آباد ہونے کی بناڈالتی ہے اور اسی واسطے اس کو شادی خانہ آبادی کہتے ہیں لیکن اس جگہ نکاح کا ذکر چھیڑنے سے میرا یہ منشاء نہیں کہ نکاح کے فلسفہ اور اس کے مسائل اور اس کی خوبیوں اور مقاصد اور نتائج پر بحث کروں۔ بلکہ اس وقت میرا مطلب اس مضمون کے لکھنے سے صرف یہ ہے۔ کہ ناظرین کو دکھایا جاوے کہ نکاح سنت طریق کے مطابق جس کا عملی نمونہ پیر اس زمانہ میں حضرت امام نے کر دکھایا ہے۔ کس طرح ہونا چاہئے اور لوگوں نے اپنی نادانی سے کس طرح اس پاک رسم کو بجائے خانہ آبادی کے خانہ بربادی بنا رکھا ہے۔ نبیوں کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ فرمایا تھا۔ کہ ہر ایک کام جو یہودیوں نے کیا وہ بالآخر مسلمان بھی کریں گے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جب غیر قوموں میں جاکر بود و باش اختیار کرتے تو رفتہ رفتہ اس قوم کی تمام بدرسومات اور ناجائز طریقوں کو اپنے اندر رائج کرتے اور ان کے ایسے پابند ہوتے کہ گویا وہی ان کے مذہبی احکام تھے۔ یہی حال بعینہ آج مسلمانوں کا ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی تمام رسومات شادی اور موت کے موقع کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اور ایسی راسخ ہو چکی ہیں کہ گویا یہی ان کا دین اور ایمان ہے کسی کی موت کے وقت بین کرنے سر اور چھاتی پیٹنا سب عورتوں کا مل کر ایک سُر کے ساتھ کچھ بین کرنا اور ساتھ ساتھ ایک تال پر پیٹنا۔ برسوں تک سوگ کرنا۔ چارپائی پر نہ سونا۔ عیدوں کے دن خاص طور پر ماتم کرنا یہ سب رسوم جو اصل ہندوؤں کی ہیں اب مسلمانوں میں عام طور پر رائج ہیں اور بڑے زور شور کے ساتھ ان کی پابندی کی جاتی ہے اور جو لوگ ان رسومات کو ادا نہ کر سکیں ... ہتک ... جا ... کے گیت سننے وغیرہ ... ہیں جن کا نام و نشان ... مگر اب اچھے اچھے بز... میں یہ سب ناپاک ر...

مبارک ٭ مبارک ٭ مبارک ٭ مبارک ٭ مبارک ٭ مبارک ٭ مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

خدا مبارک کرے

ہم نہایت خوشی سے اس خبر کو آج شائع کرتے ہیں کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے صاحبزادہ اخویم میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور کا نکاح حضرت میر ناصر نواب صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ کی دختر نیک اختر سے ہو گیا ہے جیسا کہ گذشتہ اخبار بدر میں لکھا گیا تھا کہ میر صاحب موصوف اسی تقریب پر سکندرہ راؤ ضلع علیگڑھ کو گئے ہوئے تھے اور اب بخیر و عافیت دلہن کو لیکر واپس پہنچ گئے ہیں اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دولہا اور دلہن اور جانبین کے متعلقین کیواسطے اپنی خاص رحمت اور فضل کا موجب بنائے اور اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اور حضرت ام المومنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں ہم حضرت میر صاحب اور اخویم ڈاکٹر صاحب موصوف اور عزیز محمد اسحاق صاحب اور انکی والدہ صاحبہ کی خدمت میں اور تمام احمدی جماعت کو مبارکباد کہتے ہیں اور بالآخر سب کے واسطے دعا کرتے ہیں کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار

"بدر"

قادیان - ۱۹ - جولائی ۱۹۱۰ء

مبارک ہو ٭ مبارک ہو ٭ مبارک ہو ٭ مبارک ہو ٭ مبارک ہو ٭ مبارک ہو ٭ مبارک ہو

ادا کی جاتی ہیں اور ان کے ادا کئے بغیر گویا تکمیل ہی نہیں ہو سکتی۔

ملک کے دنیوی ریفارمر بھی آج کل اس امر کے پہنچ چکے ہیں کہ مسلمانوں کی تباہی کے جو اسباب ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شادی اور مرگ کے موقعہ پر ناجائز رسومات کے سبب بہت ہی فضول خرچی کی جاتی ہے اس فضول خرچی نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایسا خراب کیا ہے کہ کروڑوں روپیہ کی زمین ہر سال مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر ہندوں کے قبضہ میں چلی جاتی ہے۔ اور زمیندار قوم دن بدن ذلیل اور مفلس ہوتی چلی جاتی ہے۔ سرکار انگلشیہ نے بڑی دانائی اور دور اندیشی کے ساتھ یہ کوشش کی ہے کہ پرانے زمیندار تباہ نہ ہونے پاویں۔ اور ان کی یادگاریں قائم رہیں اور ان کی اولاد در بدر بھیک نہ مانگے۔ مگر جب کسی کے سر پر بدقسمتی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ تو کسی کی ہمدردی اس کے واسطے کیا کر سکتی ہے۔ غرض شادی کی فضول خرچیوں نے ہند کے مسلمانوں کو بہت ہی نقصان پہنچایا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شادی کے موقعہ پر نہایت سادگی اور صفائی کے ساتھ رسم نکاح ادا ہو جاتی تھی۔ سب سے اول بموجب حکم خدا عورت کے واسطے مہر کا مہیا کرنا مرد کے واسطے ضروری تھا اور اس کے واسطے بھی نہ زمین فروخت کرنے کی حاجت تھی اور نہ گھر کا مکان گرو رکھنے کی ضرورت تھی۔ بلکہ بغیر تکلف اپنی توفیق کے مطابق جو کچھ کسی کو میسر آگیا۔ وہی مہر میں دے دیا جاتا تھا۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اس کے نکاح کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کہ مہر کے واسطے کچھ لے آؤ۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا۔ اپنے گھر میں جاؤ اور اہل و اقارب دریافت کرو اور کچھ لاؤ۔ اگرچہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہو۔ گیا اور خالی واپس آگیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ بالآخر دریافت کیا کہ تجھے کچھ قرآن شریف یاد ہے۔ اس نے کہا یاد ہے۔ فرمایا وہ حصہ اس عورت کو بھی یاد کرا دے یہی مہر ہوا۔ اس حدیث شریف میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابی کو اپنی ناداری کے ذکر کرنے میں عیب نہیں معلوم ہوا۔ پھر آں حضرت نے یہ نہ فرمایا کہ اچھا تمہارے پاس نہیں ہے تو جا کر قرض لے آؤ جیسا کہ آج کل کے دنیا دار کیا کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی حیثیت کے مطابق بعد نکاح کچھ شیرینی تقسیم کرنا مثلاً کھجوریں اور ولیمہ کرنا یعنی دوستوں کو دعوت دینا اور کھانا کھلانا جائز ہے مگر یہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق ہے نہ کہ بطور قرض کے چنانچہ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نکاح کے موقعہ پر ولیمہ اسی طرح سے ہوا تھا۔ کہ سب صحابی جو کچھ کسی کے پاس تھا اپنے اپنے گھر سے کھانے کے واسطے لے آئے۔ اور سب نے مل کر اور ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔

شادی بیاہ کے متعلق فضول رسموں کے اڑانے کے واسطے اور سنت نبوی کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بہت سی نظیریں قائم کر دی ہیں۔ آپ کے گھر میں آپ کے دو صاحبزادوں کی شادی گذشتہ چند سالوں کے درمیان ہمارے سامنے ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سے بیرونی اور ساکنان قادیان کی شادیاں اس جگہ قادیان میں ہو چکی ہیں ہر ایک شادی پر یہی ہوتا ہے کہ طرفین کی رضامندی کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب یا کوئی دوسرے مولوی صاحب عموماً مسجد میں ایک خطبہ پڑھتے ہیں۔ جس میں نکاح کی ضرورت اور فوائد پر اور اصول معاشرت پر وعظ فرمانے کے بعد دولہا دلہن اور ان کے والدین کے نام لے کر اور مہر کی تعداد بیان کر کے اعلان نکاح کرتے ہیں۔ اور طرفین سے رضامندی کا اقرار لیتے ہیں۔ اس کے بعد حسب توفیق نکاح والے کچھ شیرینی تقسیم کر دیتے ہیں اور توفیق والے بعض دوستوں کو یا سب کو جیسا موقع ہو یا جیسا ان کو ہو سکے بطور ادائے سنت نہ بطور رسم اور بیاہ کچھ کھانا کھلا دیتے ہیں۔ یہ دعوت دنیوی دعوتوں کی طرح اس نیت سے نہ کھائی جاتی ہے اور نہ اس نیت سے کھلائی جاتی ہے کہ کھانے والے کل ضرور اس کے عوض میں اپنی کسی شادی کے موقع پر کھانا دیں اور اگر نہ دیں تو یہ ان کے سر پر بطور قرض کے قائم رہے گا۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کی شادی پر میں خود ورڈکی گیا تھا۔ کیونکہ ان دنوں خلیفہ رشید الدین صاحب جن کے گھر میں صاحبزادہ صاحب کی شادی ہوئی تھی وہاں ملازم تھے اور صاحبزادہ بشیر احمد کی شادی کو ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں۔ ہر دو موقعہ پر دس پندرہ آدمی دولہا کے ساتھ گئے اور نکاح کر کے لے آئے کسی موقع پر حضرت صاحب خود تشریف نہیں لے گئے اور نہ اس کو ضروری سمجھا گیا۔ کسی موقع پر بھی نہ ڈھول بجا نہ باجا۔ نہ آتش بازی نہ سہرا نہ تماشا اور کوئی رسم رسوم ادا ہوئی۔ حسب توفیق ادہر سے لڑکی کے واسطے کپڑا زیور دیا گیا اور اُدہر سے بھی حسب توفیق لڑکی اور لڑکے کے واسطے زیور کپڑا دیا گیا۔ نکاح ہوا۔ دعا کی گئی۔ ولیمہ ہوا اور بس۔

جماعت احمدیہ کے ممبروں کے واسطے ضروری ہے کہ شادی کے موقعہ پر زمانہ کی بد رسومات سے بچتے رہیں اور ایسے رشتہ داروں کے رعب کے نیچے نہ آ جاویں۔ جو ہنوز اس سلسلہ پاک میں داخل نہیں ہوئے اور اپنے دوسرے رشتہ داروں کو بد رسوم میں شامل ہونے کے واسطے مجبور کرتے ہیں۔

پچھلے دن کا ذکر ہے۔ ایک دوست نے بذریعہ خط حضرت سے دریافت کیا کہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور اس کے ہاں شادی کی ایک تقریب ہے۔ مجھے اس موقعہ پر ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت نے فرمایا۔ رشتہ داروں کے ساتھ غمی اور شادی کے موقعہ پر ہمدردی کرنا اور ساتھ دینا ضروری ہے۔ سوائے ایسے رشتہ داروں کے جو سلسلہ حقہ کی سخت مخالفت کے درپے ہوں اور دشنام دہی کیا کرتے ہوں۔ ایسوں کے ساتھ تعلق رکھنا مناسب نہیں۔ باقی جو معمولی لوگ ہیں۔ اور معمولی طور پر اپنے دنیوی رنگ میں مصروف ہیں نہ مخالف ہیں نہ موافق ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ غمی و شادی میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے ہاں ایسے وقت بھی یہ احتیاط ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کی بدعت اور غیر شرع امر میں انسان شامل نہ ہووے اور کسی ناجائز بات میں حصہ نہ لے مثلاً وہ کنجریوں کا ناچ کراتے ہیں۔ تو اس مجلس میں نہ بیٹھے اور اگر کسی مجمع میں سلسلہ حقہ کے برخلاف تذکرہ ہو اور ہنسی ٹھٹھا کیا جائے۔ تو اس جگہ سے اُٹھ آوے یا اور کوئی بدعت کی رسم وہ لوگ کریں۔ تو ان میں شریک نہ ہو۔ باقی جائز اور شرعی امور میں اپنے رشتہ داروں کی ہمدردی کرے اور ان کے ساتھ اخلاق سے پیش آوے۔ خواہ وہ اس سلسلہ کے ممبر ہوں یا نہ ہوں بلکہ ہمارا تو یہ اصول ہے کہ دیگر مذاہب۔ ہندو۔ عیسائی کے ساتھ بھی اخلاق اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ وہ سب لوگ بیمار ہیں ان کی بیماری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان پر رحم کرنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بجناب اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جب مخالفین کی ہجو گوئیاں سنتے سنتے کلیجہ پک گیا اور دل اکتا گیا تو قلب میں تحریک پیدا ہوئی - کہ ان کی بیہودہ گوئی کا جواب دیا جاوے مگر معاً یہ خیال آیا - کہ بدی را بدی سہل باشد جزا خاموشی اختیار کی - مگر چونکہ طبیعت کو لگاؤ تھا اور مدتوں شعر گوئی یعنی حسن و عشق اور گل و بلبل کے فسانوں میں خامہ فرسائی کی تھی - لہذا اچھی شاعری کے لئے ایک خاص تحریک قلبی نے آمادہ کیا - چنانچہ اس پریشانی و عجلت کی حالت اور قلیل مدت میں جو کچھ سرانجام سخن ہو سکا - پیش کش خدمت ہے - اگرچہ ہدیۂ گل بہ بوستان آوردن کا مرتکب ہوں تاہم امید تحسین و چشم آفرین رکھتا ہوں - کیا عجب کہ حضور ہم لوگوں کیواسطے دعا فرماویں اور ہماری کشتی گرداب مصائب سے نکل کر ساحل کامیابی و کامرانی پر پہنچے - بعد ملاحظہ بغرض انطباع اخبار بدر میں بھجوا دیا جاوے -

حد ادب - فقط - عریضہ نگار خاکسار نعمت اللہ خان - مضطر - احمدی از نجیب آباد مقیم برچھو کی جنگلی -

قصیدہ

شرف حاصل ہے مجھکو اس شہ الا ابیت کا — ملک افلاک پڑھتے ہیں خطبہ جس کی نصرت کا
وہ یکتائے زمانہ ہے زمانہ اس کا شاہد ہے — بشر آیا نہیں بعد نبی اس شان و شوکت کا
یہ وہ مہدی ہے حق ہے جو مثیل ابن مریم ہے — رسول اللہ نے مژدہ سنایا تھا جس کی بعثت کا
یہ وہ مظہر کامل یہ وہ ہے ہادی مطلق — کہ اس سے راستہ ملتا ہے بھولوں کو ہدایت کا
جسے ہو جستجو حق کی اُسے مژدہ وہ یاں آئے — تماشا دیکھ لے آکر ظہور حق کی قدرت کا
عیاں ہیں خوبیاں اسلام کی اس ذات اقدس سے — کوئی دن میں جہاں سے کوچ ہے اب شرک و بدعت کا
مٹاتا ہے دلوں سے کفر و ظلمت کی سیاہی کو — چکھاتا ہے مزہ لوگوں کو ایمانی حلاوت کا
شریعت کا نبی پاک کی وہ ہی مجدد ہے — خدا نے سر پہ اس کے تاج رکھا ہے امامت کا
نشان تائید میں دکھلائے ہیں ارض و سما کیا کیا — کلام پاک سے اثبات ہے اس کی صداقت کا
اُسے بھیجا ہے خالق نے کہ تا مخلوق کو اس کی — چلن سکھلائے وحدت کا طریقہ اس کی طاعت کا
وہ طاعت میں خدا کی رات دن مصروف رہتا ہے — مجھے ہے ناز دم بھرتا ہوں میں اس کی اطاعت کا

مگر حیران ہوں جہاں کی ایذا رسانی سے
کہ حد سے بڑھ گیا ہے شور و شر ان کی بغاوت کا

کوئی کافر سمجھتا ہے کوئی گمراہ کہتا ہے — سنا ہے حال جب سے منکروں نے میری بیعت کا
سنائیں گالیاں صدہا لگائیں تہمتیں کیا کیا — اُٹھا رکھا نہ کوئی بھی دقیقہ میری ذلت کا
برا کہنے میں مقصد رات دن مصروف رہتے ہیں — انہیں ہاتھ آگیا ہے مشغلہ میری مذمت کا
مجھے دیں گالیاں مجھکو کہیں تحقیر کے کلمے — مجھے منظور جو ہو مقتضا ان کی شرافت کا
برا کم بخت کیوں یہ حضرت اقدس کو کہتے ہیں — نہیں پہچانتے کیوں مرتبہ ان کی فضیلت کا
یہ مولویت میں حد سے بڑھ گئے ہیں ایکدن آخر — اسکے سامنے پھل پائیں گے اپنی شرارت کا
خدا کے نیک بندوں کو برا کہتے ہیں یہ ظالم — نہ کچھ خوف محشر کا نہ ہے خطرہ قیامت کا
جسے بھیجا گیا پہلے انہوں نے اس کو جھٹلایا — ہمیشہ سے یہی خاصہ ان کی اس طبیعت کا
اگر احمد کو جھٹلایا تو جھٹلایا محمد کو — جو منکر امامت کا وہ ہے منکر نبوت کا
بروز احمد مرسل ہے گویا خود ہی احمد ہے — مثیل مصطفیٰ کو ہی لقب زیبا نبوت کا
سمجھتے کیا ہیں مولوی یاد رکھیں بچ نہیں سکتے — جواب ان سے خدا لیگا ضرور ان کی حماقت کا
مجھے رہ رہ کے ان کے حال پر افسوس آتا ہے — بنیں ہم نام مولویت کا عقیدہ رکھیں بدعت کا
مزا اک ایک کو اس بدزبانی کا چکھا دیتا — اگر ہوتا نہ مجھ کو پاس حضرت کی نصیحت کا
وگرنہ یہ مخالف چیز کیا ان کی حقیقت کیا — ابھی شیرازہ دیتا توڑ ان کی مولویت کا
جسے سردار لشکر دین کا حق نے بنایا ہے — میں اک مرد مجاہد فرد ہوں اس کی جماعت کا
ٹھہر جائے مرے آگے کہاں یہ تاب دشمن کو — نمونہ کوئی ادنیٰ سا جو دیکھے میری جرأت کا
میری دہشت سے تھر تھر کانپتے ہیں مدعی میرے — یہ ان پر رعب چھایا ہے میری تیغ شجاعت کا
ہے دیکھا بارہا میں چیلنج سب نے بھائی اکبر کا — نہ آیا جوش میں کیوں مادہ کچھ بھی ان کی غیرت کا
جھجکتے کیوں ہیں منکر ہو نہ بنکر سامنے آئیں — اگر کچھ حوصلہ رکھتے ہوں دل میں قابلیت کا
کسی کو پیٹھ پیچھے یوں برا کہنا جہالت ہے — نہیں شیوہ شرافت کا طریقہ ہے رذالت کا
خدایا تجھ کو روشن ہے جو کچھ ہمپر گذرتی ہے — سناؤں حال کیا جو ان کے بغض و عداوت کا
خدایا تو نگہبان ہے خدایا تو محافظ ہے — خدایا آسرا ہم کو ہے بس تیری حمایت کا
خدایا باز یہ آتے نہیں بیہودہ گوئی سے — لحاظ ان کو شرافت کا نہ انکو پاس عزت کا
خداوندا کہاں تک سختیاں جھیلا کریں ہم ان سب کی — دکھا دے منتظر ہوں فیصلہ اپنی عدالت کا

امام پاک کے در پر تو اب مضطر کو پہونچا دے
خداوندا بہت مشتاق ہوں اس کی زیارت کا

استقامت ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں اپنی حالت راشی کر کے دعا کے واسطے درخواست کی - حضرت نے اس کو مفصلہ ذیل جواب تحریر فرمایا -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - ذوق و شوق عبادت اور حضور نماز وغیرہ حالات کے بارے میں صرف یہ طریق رکھنا چاہئیے کہ ہمیشہ نمازوں میں اپنے لئے دعا کریں - خدا تعالیٰ کے کام بہت آہستگی سے ہوتے ہیں وہ جلد بازی کو پسند نہیں کرتا - جس طرح یہ امر خطرناک ہے کہ انسان کاہل کی طرح سست ہو کر عبادت کا مزہ نہ اٹھاوے - اس سے بڑھ کر یہ امر خطرناک ہے کہ انسان جلدی کرے اور خدا کو آزماوے بلکہ چاہئیے کہ انسان سچے دل سے توبہ اور استغفار میں لگا رہے - گو دعا اور برس گذر جاویں اور کوئی نشان قبولیت دعا کا ظاہر نہ ہو - خدا تعالیٰ بے نیاز ہے - صبر کے ساتھ ہر ایک کو اس کا پھل دیتا ہے - اور میں تو اپنی نمازوں میں اپنی جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں - کسی وقت تو دعا عرش سے لگیگا -

خودکشی گناہ ہے ایک شخص نے اپنے مصائب اور تکالیف کو ناقابل برداشت بیان کرتے ہوئے ایک لمبا خط حضرت صاحب کی خدمت میں لکھکر یہ ظاہر کیا کہ میں بہ سبب ان مصائب کے ایسا تنگ ہوں کہ خودکشی کا ارادہ رکھتا ہوں حضرت نے جواب میں اس کو لکھا کہ خودکشی کرنا گناہ ہے - اور اس میں انسان کیواسطے کچھ فائدہ اور آرام نہیں ہے - کیونکہ مرنے سے انسان کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ ایک نئی طرز کی زندگی شروع ہو جاتی ہے - اگر انسان اس دنیا میں تکالیف میں ہے - تو خدا تعالیٰ کی نارضامندیوں کو ساتھ لے کر اگر دوسری طرف چلا جائے گا - تو وہاں کے مصائب اور تلخیاں اس جگہ کی حرارت سے بھی بڑھ کر ہیں - پس ایسی خودکشی اس کو کیا فائدہ دے گی - انسان کو چاہئیے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا مانگنے میں مصروف رہے اور اپنی حالت کی اصلاح میں کوشش کرے اللہ تعالیٰ جلد رحم کر کے تمام بلاؤں اور آفتوں سے اس کو نجات دیگا -

تحقیق الادیان و تبلیغ اسلام

ڈاک ولائت

بائبل مردہ کتاب بمقام لیوکس برج واقعہ ملک امریکہ کے پادری جارج صاحب پوائر نام نے ایک اتوار کو گرجے کے اندر اثنائے وعظ میں اپنی محنت کی تحقیقات کا نتیجہ پبلک کے سامنے پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ بائبل ایک مردہ کتاب ہے یعنی اس پر ایمان لانے کا زمانہ پیچھے رہگیا ہے۔ اب آئندہ ایسی کتاب کو ماننا اور اس پر عمل کرنے کا خیال کرنا ایک فضول امر ہے یہ سن کر متعصب حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے اور پادری صاحب کو مار کر گرجہ سے باہر نکال دیا بلکہ دور تک ان کے پیچھے اینٹ پتھر مارتے ہوئے دوڑتے گئے اور شور مچاتے ہوئے۔ چلے گئے۔ شاباش مسیح کی بھیڑو! شاباش!!

پنڈت کرشنا صاحب امریکہ کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے شہر کنیس میں جب پہنچے۔ تو وہاں کے گرجہ کے پادری صاحب نے ان کو اجازت دی کہ ان کے گرجہ کے اندر لیکچر دیں۔ پنڈت صاحب نے موقع کو غنیمت جان کر ہندوستان کے مشنریوں کی ناقابلیت کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اور اہل امریکہ سے درخواست کی کہ وہ ان بزرگوں کو ملک امریکہ میں ہی رہنے دیں اور کہا کہ ہندوستان کو ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر بعض متعصب عیسائی ناراض ہو گئے اور بیچارے پادری صاحب کو جنہوں نے پنڈت کو گرجہ میں کتھا کرنے کی اجازت دی تھی۔ استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب نے بہت عذر کیا کہ پنڈت انگریزی اچھی طرح نہیں جانتا۔ مگر یسوع کی بھیڑیں کہاں ماننی تھیں۔ پنڈت بھی نکالا گیا اور پادری صاحب بھی موقوف۔ امید ہے پادری صاحب اس خوش اخلاقی کو دیکھکر مذہب عیسوی کو خیرباد کہہ بیٹھے ہوں گے۔

عیسائی رحم دلی کا نمونہ اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ایک مشنری جو افریقہ کے جنوبی ساحل پر ۵ہم سال تک مشن کا کام کرتا رہا ہے اب شہر نیویارک کو واپس چلا گیا ہے۔ اور اس نے ایک عجیب قصہ بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بلجیم کی گورنمنٹ اس ملک کے اصلی باشندوں پر سخت ظلم کرتی ہے ان کے ظلم کا یہ طریقہ ہے۔ کہ سرکاری سپاہی اصلی باشندوں کو حکم سنا دیتے ہیں کہ اتنا ربڑ اتنے دنوں کے اندر ہم کو مہیا کر دو۔ اگر وہ لوگ اتنا ربڑ مہیا نہ کر سکیں تو ان کے بچوں اور بیویوں کو گرفتار کر کے چمڑے کے کوڑوں کے ساتھ ایسا سخت مارا جاتا ہے۔ کہ ان کا بدن خون آلودہ ہو جاتا ہے۔ یہ رحم دل عیسائیت کا تازہ نمونہ ہے کاش کہ یورپ کی دوسری سلطنتیں رعایا کے سلوک کرنے کا نیک طریقہ ہماری برٹش گورنمنٹ سے سیکھیں۔

آزادی نسواں پر شاہ اٹلی کی والدہ کی رائے جو ایک امریکن اخبار نویس کے ساتھ گفتگو کرنے کے وقت ظاہر ہوئی اور جسے پیسہ اخبار نے مصری اخبار اللواء سے ترجمہ کیا ہے۔ اس سے کچھ اقتباس کر کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ یورپ میں بھی سب لوگ بے ہودہ آزادی کے خواہش مند نہیں ہیں۔ بلکہ دانا لوگ ہر معاملہ میں مناسب حد بندی کو پسند کرتے ہیں۔

ملکہ نے فرمایا۔ جس خیال کا نام لوگوں نے آزادی نسواں رکھ چھوڑا ہے یہ سراسر حماقت ہے اور محض جہالت نے لوگوں کو ایسا خیال دلایا ہے۔ ورنہ عورت خواہ وہ ترقی اور عظمت کے کتنے ہی بلند زینہ پر کیوں نہ چڑھ جائے اس کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان صفات سے ہرگز دور نہ ہو۔ جو جنس نسواں کے لئے باعث امتیاز ہیں۔ عورت مالدار ہو یا غریب۔ شریف یا کمینی۔ اس کا فرض یہ ہے کہ اپنی حد سے آگے نہ بڑھے اور اپنے دل میں مردوں کی برابری کا خیال کبھی نہ لائے۔ اگر عورت کی تربیت اور تعلیم ایسے اصول پر کی جائے کہ وہ قدیم مجبوری و ذلت اور جدید آزادی و عزت کے بین بین حالت میں رہے۔ تو یہ سب سے عمدہ حالت ہوگی۔ بے شک عورت کو علم حاصل کرنے اور کار و بار سیکھنے کی آزادی دی جائے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے کنبہ والوں کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس کو زندگی کی مشکلات جھیلنے میں اپنے باپ بھائی یا شوہر کی امداد پر بہر حال بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ عورت عام طور پر مرد کے وسیع تجربوں میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جس عورت کو مادری محبت کا شعور نہیں۔ دراصل وہ زندگی کے ایک پر لطف حصہ سے محروم ہے بیشک بعض اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن سے کچھ عورتوں کو بچہ کشی کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ مگر یہ ایسی ہی ہوئی عورت جو دنیا کو اپنی نسل سے آباد بنانے میں بخل کرتی ہے وہ اپنے کنبہ اور ملک پر سخت ظلم کرتی ہے۔

عورت کے لئے سب سے مفید اور اہم تعلیم دینی تعلیم ہے۔ جس لڑکی کے دل میں بچپن سے دین کے پاک قواعد راسخ کر دئے جاتے ہیں۔ وہ جوان ہو کر بہ نسبت اس نوجوان اور کنواری لڑکی کے۔ جو دینی قواعد سے جاہل ہے۔ بہت زیادہ اپنی آپ عزت کر سکے گی۔ اور دینی اصول سے بے خبر لڑکی غیر خوشبودار پھول کے مشابہ ہوتی ہے۔

جو مرد شادی کرنے کو زندگی کا ضروری مقصد مانتے ہیں۔ ان کے لئے عورت ایک قوی بازو اور مددگار ہے۔ نیک مزاج عورت مرد کو اس کے کاروبار میں بہت قابل قدر اعانت دیتی ہے اور اسے مشکلات سے ہراساں نہیں ہونے دیتی۔

انسانی زندگی کے لئے آرام و راحت گویا بہار کا موسم ہوتا ہے اور جو شادی جانبین کے اتفاق و محبت پر مبنی ہو وہی حقیقی راحت ہے۔ اس لئے محبت کرنے والی بیوی اور دل دادہ شوہر دونوں ایک دوسرے کے معین و ناصر ہوں گے۔ اور تیز فہم۔ نیک مزاج بیوی شوہر کے دل کی مالک۔ اس کے آرام جان اس کے گھر کی باعث رونق اور اس کو خوشی رکھنے والی ساتھی ہوگی۔ جو نہ صرف شوہر کی دنیا بلکہ اس کے دین کو بھی بارونق بنا دے گی۔

جاپان اور روس روسی علماء کو جاپان بلانے کے واسطے مفصلہ ذیل خط لکھا گیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ روس کے معزز عالموں میں سے ایک یا دو فاضل شخص جاپانی کانفرنس مذاہب منعقدہ ٹوکیو دارالسلطنت جاپان کو اپنی شرکت سے عزت بخشینگے۔ تاکہ وہ کانفرنس کے سامنے اسلام کی حقیقت ظاہر کریں۔ انجمن ان عالموں کو درجہ اول کے مصارف سفر دیگی۔ اور پندرہ روبل (تقریباً چالیس روپے) روزانہ مصارف خوراک وغیرہ کے لئے۔ البتہ یہ شرط کی جاتی ہے۔ کہ آنیوالے علماء حسب ذیل علوم میں مہارت رکھتے ہوں۔

علوم دینیہ عربی زباندانی فلسفہ قدیم و جدید کے ماہر ہونے کے علاوہ ان کو نصاریٰ یہود اور بدھ مذہب کے علماء سے مناظرہ کرنے پر پوری قدرت ہونی چاہیئے اور فرانسیسی زبانوں سے کوئی ایک زبان بھی ان کو آتی ہو۔ اگر عالم ہماری دعوت قبول کریں تو ان کو لازم ہے یار ترجمان کے دفتر سے خط و کتابت کریں جس کے بعد جاپانی سفیر مقیم سینٹ پیٹرزبرگ ان کے ساتھ معاملات طے ہوں گے۔

(صاموکرارا)

بلاد اسلامی

قبضۂ مصر انگلستان کے بعض مشہور اور مستند اخبارون نے بوضاحت ظاہر کر دیا ہے کہ کسی کو بھی یہ خیال نہیں کہ انگریز مصر کو خالی کر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں - نپولین کا یہ قول تہا کہ ہندوستان پر تصرف قائم رکہنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ مصر پر قبضہ رہے۔

سودیشی مسلمان کلکتہ کے چند مسلمانوں نے سودیشی خیالات کی حمایت کے واسطے اور تقسیم بنگالہ کی مخالفت کے واسطے ایک انجمن مفید الاسلام نام قائم کی ہے - اس انجمن نے ہند کے دوسرے مسلمانوں سے امداد چاہی ہے - ہم نہیں امید کر سکتے کہ اس انجمن کی کاروائی اسلامیوں کے واسطے کسی فایدہ کا موجب ہو بلکہ بجائے مفید ہونے کے وہ مضر ہے

تحقیقات فرانس کے ایک اخبار والوں نے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر کے باہر بھیجا ہے کہ ہر جگہ مسلمانوں کے صحیح حالات کی تفتیش کرے۔

شیخ مہر علی خان رئیس ہوشیار پور جو سلسلہ حقہ کی صداقت میں ایک بڑے نشان پر گواہ تھے - ۱۴ - جولائی ۱۹۰۶ء کو رحلت فرما گئے ۔

دجالہ کی کاروائی انبالہ میں ایک مسلمان کی عورت مشنریوں کے دام تزویر میں پھنس کر عیسائی ہوگئی - خاوند نے بہت زور لگایا کہ واپس لے لے مگر بے کار - مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہرگز اپنے گھروں میں مشنری لیڈیوں کو نہ آنے دیا کریں

ایک مصری مظلوم اخبار وطن ناقل ہے کہ مصر کے ایک ترجمان انگریز بدمعاش نے سخت ظالمانہ دہوکہ دیا - وہ بطریق سیر مصر میں آیا اور ترجمانی کے لئے اس مصری کو ملازم رکھا - ایک دن مصری نے اس سے کہا - میرے پاس چند پیالے قدیم زمانہ کے ہیں - جن کی قیمت یہاں کے تاجر فی پیالہ دس پونڈ دیتے ہیں - انگریز نے کہا کہ مجھے دکھانا - دیکھ کر کہا یہ تو کچھ قیمت نہیں - لندن چلو وہاں وہ چند دام مل جائیں گے - مگر بدین شرط کہ میرا کرایہ واپسی تم دو - مصری احمق نے مان لیا - دونوں پہلے جہاز پر لورپول گئے اور وہاں سے بذریعہ ریل لندن - انگریز کو اس نے جہاز اور ریل کا درجہ اول کا کرایہ دیا - اور خود درجہ سوم میں سفر کیا - لندن پہنچ کر ظروف بہی اس سے لے لئے اور چنپت ہوگیا - اب مصری وہاں پردیس میں اپنی قسمت و حماقت پر رو رہا ہے - اور انگریز کا کچھ پتہ نہیں - پولیس تلاش کر رہی ہے اور مصری عبد اللہ کوئیلم کے ہاں خیرات کی روٹی کھا رہا ہے - جو اُسے واپس بھیجنے کے لئے چندہ بھی جمع کر رہے ہیں ۔

جاپان مصر سے احمد علی جرجاوی افندی ایڈیٹر اخبار الرشاد جاپان کو روانہ ہوئے ان کے ساتھ ایک عالم ٹیونس سے اور امام شیخ احمد کلکتہ سے جائیں گے

خدیو مصر - ملک فرانس کی سیر میں مصروف ہیں۔

نومسلمہ - بلند شہر میں ایک ہندو عورت معہ اپنے بچوں کے اور ایک خدمتگار عورت کے مشرف باسلام ہوئی -

یہ کس کی آواز ہے احمد مسیح نابینا ساکن دہلی اور میر قاسم علی صاحب احمدی کے درمیان جو مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق ہوا تھا اور جس میں عیسائی نے اپنی شکست کو خود تسلیم کیا تہا اور حضرت کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا تہا اور حضرت نے اُس چیلنج کو قبول کیا تہا بدین شرط کہ کوئی بشپ اس نابینا کو اپنا مختار بنا دے - اس پر امرتسری اہل حدیث رائے زنی کرتا ہوا عیسائی کے دعوی کو صحیح اور حضرت کے اشتہار کو فرار قرار دیتا ہے -

اس وقت ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح اور دجال کے درمیان جنگ ہوگا - تب آسمان سے آواز آئے گی کہ مسیح کو فتح ہوئی اور شیطان کہے گا کہ دجال کی فتح ہوئی - کیا ناظرین بتلا سکتے ہیں کہ امرتسر سے کس کی آواز آئی ہے -

جاپان میں اسلام مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر نے ولایت جاتے ہوئے عدن کے ڈاکخانہ سے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں سے ایک کاغذ جاپان میں اسلام کے متعلق بھیجا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کے واسطے ذیل میں کیا جاتا ہے

شیخ مشیر حسین آنریری سیکرٹری اطلاع دیتا ہے - کہ پین اسلامک سوسائیٹی کے ممبروں کے لئے یہ خبر نہایت فرحت افزا ہے - جو شہر برلن سے آئی ہے کہ جاپان سچ مچ اس فکر میں ہے کہ اسلام کو اپنا شاہی مذہب بنائے - بے شک سردست یہ خبر ایسی نہیں کہ اس پر پورا اعتبار کر کے بہت فخر کیا جاوے - تاہم چونکہ اسلام ایک بہادرانہ اعلیٰ مذہب ہے اور اسلامی تہذیب ایشیائی باشندوں کے واسطے سب سے زیادہ مناسب حال ہے - اس واسطے اگر جاپان آیندہ دنیا کے ملکی معاملات میں ایک اعلیٰ اور ممتاز حصہ لینا چاہتا ہے یا ایشیائی دنیا کو پھر نشو ونما دینا چاہتا ہے - تو اس کے واسطے ضروری ہوگا کہ جلدی سے یاد رہے اس مذہب کو اختیار کرے - جس نے روما اور ایران کی بڑی سلطنتوں کو اُلٹ دیا تہا اور جس نے صحرائے عرب کے خانہ بدوشوں کو تین بڑے براعظموں کا فاتح اور مہذب بنا دیا تہا - سیکرٹری بیان کرتا ہے کہ جاپان کے واسطے دو راہ کشادہ ہیں - یا تو وہ یورپ کی تہذیب اور مذہب کو اختیار کر کے یورپ کی دوسری طاقتوں کی مشابہت میں غرق ہو جاوے یا اسلام کا زندہ کن اور جاندار مذہب اختیار کر کے ایشیا کی تہذیب اور جلال کو پھر بحال کرے اور خود اس تہذیب کا سردار بنے اگر جاپان نے عیسوی مذہب اختیار کر لیا - تو اس کے واسطے نہ تو مشرق میں کوئی ایسی عزت ہے اور نہ مغرب میں جس کی وہ نقل کریگا لیکن اگر جاپان چاہتا ہے کہ وہ دنیا بھر میں ایک بڑی طاقت بن جائے - تو اسے مناسب ہے کہ اس سادہ قوت بخش اور اعلیٰ مذہب کو اختیار کرے - جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب تہا - اُس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب جو دنیا میں سب سے بڑا ریفارمر سب سے بڑا فاتح - سب سے بڑا حکمران - ایک قوم کا بانی اور ایک سلطنت کا بانی تھا - جاپان کو چاہیئے کہ اُس خالد کا مذہب قبول کرے جس نے ایشیا میں ایران جیسے ملک کو فتح کیا پھر جاپان کو چاہیئے کہ اس عمر کا مذہب قبول کرے جو افریقہ میں فراعنہ کی زمینوں کا فاتح تھا - اور اُس محمد ثانی کا مذہب اختیار کرے - جس نے یورپ میں قسطنطنیہ جیسے مضبوط شہر کو فتح کر لیا - جو فائدے جاپان کو اسلام کی قبولیت سے حاصل ہوں گے - وہ جاپان کے مدبران سلطنت سے مخفی نہیں ہیں - جاپان موجودہ حالت میں باوجود اس قدر ترقی اور کامیابی کے ایک چھوٹی سی ریاست ہے - جس کا اثر دنیا کے صرف اس کونے تک محدود ہے - جہاں وہ واقع ہے - لیکن اسلام کو قبول کرنے سے وہ یکبارگی دنیا کی ایک بڑی طاقت ہو جاویگی - اور روئے زمین کی آبادی کا پانچواں حصہ اس کا حامی مددگار و معاون بن جائے گا۔

سرحدی کمیشن :- مصری سرحدی کمیشن مقام رفح میں آگئی ہے ممبران کمیشن چار دن یہاں قیام کر کے پھر عریش کو روانہ ہوں گے اور اُمید ہے کہ بہت جلد کام ختم ہو جائے - (اللواء)

بدر النساء

حضرت مسیح موعود کا عورتوں کے واسطے نصیحت نامہ

(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے۔

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانپ کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے۔ اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارا ہے اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کر لے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت [illegible] سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بد وضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

۶۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں۔ اور بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے۔ تو اس کو کیوں برا کہا جاوے ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

رسید زر

- جولائی ۱۹۰۶ء۔ ۱۱۰۹۰۔ نعمت خان صاحب — [illegible]
- ۔ جماعت احمدیہ گجرات — [illegible]
- جناب وزیر علی خان صاحب — [illegible]
- ۔ چودھری اکبر علی صاحب — [illegible]
- ۔ عبد العزیز صاحب امرتسر — [illegible]
- ۱۲۔ چودھری محمد حسین صاحب — [illegible]
- ۱۳۔ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم — [illegible]
- ۱۳۔ عبد اللہ صاحب سنوری — [illegible]
- ۱۳۔ ۱۱۱۲۔ مصری خان صاحب — [illegible]
- ۱۳۔ ۱۱۲۵۔ عبد الخالق صاحب — [illegible]
- ۱۳۔ منظور الہی صاحب — [illegible]
- ۱۳۔ ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب — [illegible]
- ۱۳۔ منشی مولا بخش صاحب — [illegible]
- ۱۴۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب — [illegible]
- ۱۸۔ معرفت شیخ محمد نصیب قیمت ایک خریدار اشتہار — [illegible]
- ۱۵۔ میراں بخش صاحب — [illegible]

عام اخبار

میڈیکل کالج لاہور کے امتحان ایل۔ ایم۔ ایس میں ۷۶ میں سے ۲۶ پاس ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں ۲۶۲۳ فوتیاں طاعون سے ہوئیں اور پنجاب مین ایک سو فوتیاں۔

مدراس میں متصل پیرامبور حادثہ ریلوے سے ایک مال گاڑی پاش پاش ہو گئی ہرج بہی ہوا۔

افسوس کے ساتھہ سنا گیا ہے کہ اسلامیہ ہائی اسکول لاہور کے طلبار نے ایکاکر کے اسکول جانا بند کر دیا ہے۔ جھگڑا ایک ادنےٰ بات پر یعنی رخصتوں کی زیادتی پر۔ مسلمان طلبار کے واسطے مناسب نہ تہا کہ ایسے برے فعل مین بنگالیوں کی نقل کرتے۔

سری نگر مین کالج بنایا گیا۔

نامہ نگار اخبار عام سری نگر کے متعلق لکہا ہے کہ ۵ اجولائی ۱۹۰۶ء اتوار کے دن گرمی معمولی حد سے پرواز کر کے اپنے پورے معیار پر پہنچی اور اس قدر گرمی پڑی کہ تن پر کپڑے بہاری معلوم ہوتے تھے۔ رات کو قریباً بوقت ۱۱ بجے طوفان باد اس زور سے چلا کہ کیا لکہا جاوے۔ بڑے بڑے درخت چنار اور دیگر درختان اس طوفان نے گرا دئے۔ چھت اور مکانات اس طرح ہلتے تھے گویا کہ زلزلہ آتا تہا بدقسمتی سے رات کو صفاکدل مین دریا کے کنارہ پر آگ نمودار ہوئی اور بہت سی تعمیرات کو جلا کر تہم گئی۔

چند روز ہوئے آگرہ کا ایک مشہور مالک مطبع اور تاجر کتب عبد الغفور اور پریس مین محمد ایوب علی گڑھ مین مار ڈالے گئے تھے اور ان کی لاشین جلا دی گئی تھیں پولیس نے مجرمون کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہون نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے یہ کام ایک اور کتب فروش کے کہنے سے کیا تہا۔

لکھنؤ میں سہ شنبہ سے پنجشنبہ تک ۹۔۱ انچ بارش ہوئی۔ جس سے بہت سے مکانات گر پڑے

چیراپونجی میں ۹ اور ۱۵ جولائی کے مابین ½ ۱۰۶ انچ بارش باوسط ۱۵۔ انچ روزانہ ہوئی ہے۔

واشنومپت (مدراس) کے اسٹیشن پر ایک مال گاڑی ایک ٹکر سے جا لڑی جس کے صدمہ سے انجن اور کئی گاڑیان پٹڑی سے اتر گئین۔

بنگال۔ ناگپور کے یورپین گارڈ نے ایک باورچی کو مار ڈالا۔

امرت سر میں لالہ رام چند متمول نے ایک عجیب ترازو ایجاد کی ہے جس سے سونے کی آمیزش کا صحیح پتہ مل جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سونے میں دوسری دہات ملا دے تو وہ زیور اس ترازو پر تولے جانے سے اس آمیزش کا حال فی الفور دریافت ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی ترازو یورپ مین ایجاد ہوتی۔ تو موجد کو لاکہوں روپیہ کا فائدہ پہنچ جاتا۔

بمبئی مین آتشزدگیوں کی متواتر وارداتوں سے وہاں کی بیمہ کمپنیوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ چند ہی ہفتوں مین قریباً پچاس ساٹہہ لاکہہ روپیہ کا نقصان بیان کیا جاتا ہے۔ اس لئے بیمہ کمپنیوں نے تنگ کر اپنی شرح وصولی بمقدار ایک ثلث اور بڑہا دی ہے بیمہ کی وجہ سے مالکان کارخانہ تو نقصان سے بچ گئے۔ مگر کمپنیون کو اس نقصان کا زیر بار ہونا پڑا۔

کابل بازار میں پچہلے ہفتے بڑی بہاری آتشزدگی ہوئی ایک سو سے زیادہ مکانات اور دکانیں راکہہ ہوگئیں۔

افغانستان مین تمام بڑے بڑے دریا طغیانی پر ہین پچہلی سرما کی عظیم برفباریوں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے

ہندوستان کے سابق وائسرائے کی بیوی لیڈی کرزن کا ۱۸۔ جولائی کو انتقال ہوگیا۔ ڈیڑہ سال سے بعض عوارض ایسے لاحق ہو گئے تھے۔ جنہون نے پچہلے دنوں ایک نئی بیماری پیدا کر دی۔ ڈاکٹرون کی عام رائے ہے کہ ضعف قلب سے انتقال ہوا۔

روس میں بدامنی اور شورش کے آثار بدستور پائے جاتے ہین۔ امید کی جاتی ہے کہ مجلس وزارت بہت جلد مستعفی ہو جائے گی۔ صوبہ وروینس میں کسانون نے فساد کی آگ بھڑکا دی ہے۔ زمیندار بہاگ رہے ہین۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی فوج نے کام بند کر دیا ہے۔ سپاہی بازارون میں گشت لگا کر عام اشتعال پیدا کر رہے ہین۔

پنجاب یونیورسٹی نے یہ قانون پاس کر کے کہ آیندہ سے پرائیویٹ طلبار کو یونیورسٹی کے امتحانات مین شامل ہونے کا حق حاصل ہوگا۔ تعلیم کو جو صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کے لئے کسی زیادہ تشریح کی ضرورت نہین مگر تاہم یہ غنیمت ہے۔ ایک سال کے بعد اس قانون پر عملدرآمد ہوگا۔ پرائیویٹ طلبار کو ابھی ایک سال کے لئے اور موقع دیا جاتا ہے کہ وہ امتحان مین شریک ہو کر قسمت آزمائی کرین۔ مگر ساتھہ ہی چند شرائط بھی ہیں جن کے بغیر کوئی طالب علم شریک نہین ہو سکتا۔

ینبوع سے مدینہ منورہ تک تار برقی لین مکمل ہوگئی افتتاحی رسم ایک بڑی مجلس میں ادا کی گئی جس میں تمام اعیان شہر شریک تھے۔ سلطان المعظم کی سلامتی اور دولت علیہ کی ترقی کی دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

شریف علی پاشا جدید شریف مکہ کی نسبت متواتر خبریں آرہی ہین۔ کہ اُس کے تدبر اور دانشمندی سے اہل مکہ نہایت خوش ہیں۔ شریف عون الرفیق مرحوم نے مکہ معظمہ میں جس قدر زیارت گاہیں اور مقابر تھے ان کو یہ کہہ کر منہدم کرا دیا تہا۔ کہ خانہ کعبہ کے حضور مین انسان کی پرستش گاہوں کی ضرورت نہین " اس حرکت سے اہل مکہ جو ایک مدت سے ان زیارت گاہوں کے عادی ہو رہے تھے۔ سخت برہم ہوئے۔ مگر علی پاشا نے آتے ہی اُن تمام زیارت گاہوں کو پہر قائم کر دیا ہے۔ جس سے تمام لوگ خوش ہو گئے ہین۔ اور شریف کے لئے دُعائے خیر کرتے ہین۔

قاہرہ سے ایک نیا اخبار نکلنے والا ہے جو مشترکہ سرمایہ سے جاری ہوگا اور جس کا مقصد نہ صرف قوم کی اصلاح بلکہ وسائل ترقی واشاعت تعلیم پر عملدرآمد کرنا ہوگا۔ آٹہہ ہزار پونڈ جمع ہو چکے ہین۔ اور لوگ نہایت شوق سے حصے خرید رہے ہین۔

سلطان المعظم نے فرانس کے ایک مشہور کارخانے سے سولہ تارپیڈو کشتیان تیار کرائی تہین جن مین سے چار کشتیان مکمل ہو کر دار السعادت پہنچ گئی ہین۔ سلطان المعظم نے ان کی ساخت کو دیکہہ کر نہایت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور حکم دیا کہ چند ماہ کے لئے نصف فرانسیسی ملاح اُن مین ملازم رکھے جاوین تاکہ ترکی ملاح اچھی طرح اس کے کیل پرزون اور چلانے کے طریقے سے واقف ہو جائین۔

۱۴۔ جنوری ۱۹۰۷ء کو سورج گرہن ہوگا۔ سائبیریا اور تبت مین سورج گرہن سالم دکہائی دیگا

ریاستہائے شان کے اندر مویشیوں کے درمیان سخت بیماری پہیلی ہوئی ہے۔ ۹۰ فی صدی مویشی غارت ہو چکے ہین۔ بھینسوں پر سب سے زیادہ تباہی ہے۔ اور اس سبب سے قحط کا احتمال ہے۔

زار روس نے ڈوما یعنی پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے اور ۵۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو نئی پارلیمنٹ بنائی جائیگی اس کی وجہ غالباً یہ ہوئی ہے کہ موجودہ پارلیمنٹ عوام کی امداد مین تہی اور زار کے حق مین نہ تہی۔

آتشزدگی۔ سکاٹ لینڈ کے شہر ڈنڈی مین سخت آگ لگی بیان کیا جاتا ہے کہ ساٹہہ لاکہہ روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے۔ شراب کا ایک کارخانہ جل گیا ہے۔

جدید پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر کے لئے چھپ گیا۔

اللہ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر جناب صاحب سید عبد الحی کو دیا

تھا

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے

جو کل لغات متعلقہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق

اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے

اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ

مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے اس لئے

یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے

جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ

مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹام پر تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی اشتہار تصور نہ فرمائیں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ گرگابی

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا۔ عمدہ لگایا جاتا ہے۔ کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش کام طیار کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

عبد اللہ عبد الرحمان کارخانہ بوٹ گرگابی

نمونہ مفت ملتا ہے نمک موسلی جو امراض معدہ کا فوری و نفیس علاج پچاس روپیہ انعام اس صاحب کو دئے جاوینگے جو ثابت کرے نمک موسلی کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے ہر ایک پاس کیا ہونا چاہیئے نمک موسلی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں۔ نمک موسلی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۔ انگریزی

میلہانی میڈیسنز کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل ارٹیکل اعلیٰ درجہ کا ہے مائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت ہر دو کا دلی دوست ہے اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو تو ایک پرچہ ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی سے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی ستریاں مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھبرا کر گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھ کر حال کے داناؤں نے بجلی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے ہمارے حکیم صاحب نے بھی دیسی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کر رکھا ہے جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہووے۔ مکمل برقی سٹ جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۔ معہ محصول درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انہیں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین۔ ڈامیانہ۔ کوکا نکس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی بکس ۴۸ گولی عہ معہ محصولڈاک

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفرح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامتہ فاضل اجل علامتہ العلما حاذق طبیب لقمان زمان مولانا

مولوی حافظ حاجی حکیم نور الدین صاحب بھیروی

دار الامان قادیان

کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ مرہم عیسے صاحب بے ریب مفید ہے میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے کارخانہ میں برکت دے۔ مرہم عیسے کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت عمدہ بنتی ہیں

نور الدین قادیان ۷ - جولائی ۱۹۰۶ء

قیمت - فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے - **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۱ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۱۱ - جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲ - اگست ۱۹۰۶ء

نمبر ۳۱ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گوئم بانوگرامی چہ ادر قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

مالیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جن کو بعد بھی اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو بعد پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عا

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے حساب بعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ... عا ... افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں صید لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

...

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس علیہ السلام بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیکے آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - بلا آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

اس کے بعد آپ مع حاضرین [illegible] متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۱۔ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰۔ جولائی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا آج مجھے ایک الہام ہوا۔ اُس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے، اور وہ یہ ہے

"ایک دم میں دم رخصت ہوا"

یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے، مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ میں بعد از نماز عصر ہوتا ہے اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر شیخ نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر ظفر حسین صاحب بنوں سے۔ شیخ تیمور صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور۔ خلیفہ نور الدین صاحب جموں سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسالہ تعلیم اسلام کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے

آسمان پر ابر چھایا رہتا ہے اور ہر روز تھوڑی بہت بارش ہو جاتی ہے۔

ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم رخصتوں کی تقریب پر باہر گئے ہوئے ہیں اور مختلف شہروں سے ان کے لیکچر دینے کی خبریں آ رہی ہیں۔ ماسٹر صاحب کا لیکچر اس مضمون پر ہوتا ہے کہ وہ سکھ مذہب کو چھوڑ کر مسلمان کیوں ہو گئے۔ اس طرح وہ ایک مفید کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے ان کے ایک لیکچر کا خلاصہ اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے

معذرت افسوس ہے کہ اس دفعہ صفحہ ۵ و ۶ وقت پر طیار نہیں ہو سکا اس واسطے یہ صفحات اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

جاپان حضرت کی خدمت میں یہ ذکر آیا کہ جاپان اس امر کے واسطے بہت طیار ہے کہ اس میں اشاعت اسلام ہو فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب تک اس معاملہ میں ہم کو حکم نہ ہو یا خبر نہ دی جائے ہم کچھ کر نہیں سکتے چھوٹے چھوٹے معاملات میں جب خدا تعالےٰ ہم کو اطلاع دیتا ہے تو ایسے بڑے کام میں وہ کیوں ہم کو اطلاع نہ دیگا۔ اگر انسان خود بخود اپنی رائے سے کام کرے تو اس میں خدا کی طرف سے نصرت اور برکت کی امید نہیں ہوتی مگر جب خدا تعالےٰ خود کسی کام کو کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے واسطے تمام سامان آسانی میسر آ جاتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جاپان کے واسطے کوئی کتاب لکھی جاوے۔ پہلے ہم اس امر کے متعلق توجہ کریں گے۔ پھر جو خدا کو منظور ہو۔

تعلیم الاسلام

رسالہ تعلیم الاسلام جس کا اشتہار اخبار بدر میں چھپا تھا اس کا پہلا پرچہ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ ۴۰ صفحہ پر شائع ہوا ہے جن میں سے قریب ۳۴ صفحے تفسیر قرآن شریف پر مشتمل ہیں۔ تفسیر ابتدائے قرآن شریف یعنی سورۃ فاتحہ سے شروع کی گئی ہے اور اس کے لکھنے والے فاضل اجل حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب اول مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام و ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام ہیں لیکن تفسیر کا اکثر حصہ وہ ہے جو حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ درس قرآن میں بیان فرمایا کرتے ہیں جہاں ایڈیٹر صاحب رسالہ پابندی کے ساتھ حاضر ہو کر ساتھ ساتھ نوٹ لکھتے رہتے ہیں چونکہ ایڈیٹر صاحب موصوف خود بھی تحصیل علوم عربیہ باقاعدہ طور پر ہندوستان میں کر چکے ہوئے ہیں اور علوم عربیہ میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اس واسطے انہوں نے اس تفسیر کے لکھنے میں صرف مولانا موصوف کے درس کے نوٹوں پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ اپنے علم و فضل اور دیگر کتب دینیہ کے مطالعہ سے بھی کام لیا ہے اور تفسیر کے لکھنے میں اتنی احتیاط کی ہے کہ جہاں حضرت مولوی حکیم صاحب کے درس کو تحریر کیا ہے وہاں حرف ح لکھدیا ہے اور دوسری جگہ حرف م لکھدیا ہے۔ جس سے مراد محمد سرور شاہ ہے رسالہ کے آخیر میں مدرسہ کے متعلق اخبار بھی درج ہیں اور شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ الہامات بھی درج ہیں۔ غرض ہر طرح سے رسالہ کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ نفس مضمون رسالہ پر ریویو کرنے کی نہ مجھے لیاقت ہے اور نہ ضرورت۔ صاحب درس قرآن اور صاحب ایڈیٹر کے نام اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہیں کہ یہ رسالہ کیسا ہے اور آیندہ کیسا ہو گا۔ زیادہ تشفی کے واسطے ناظرین خود ایک پرچہ منگوا کر دیکھ لیں۔

صاحب ناظم رسالہ نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبروں کو میں اطلاع دیدوں کہ بعض صاحبان کی خدمت میں رسالہ تعلیم الاسلام بطور نمونہ کے اس امید پر روانہ کیا گیا ہے کہ وہ ضرور اس کی خریداری کی خواہش کریں۔ ایسے صاحبان کیواسطے مناسب ہو گا کہ وہ اپنی رضامندی سے مطلع فرماویں تاکہ ان کا نام درج رجسٹر کر دیا جاوے اس رسالہ کا چندہ سالانہ عہ مقرر کیا گیا ہے جو کہ پیشگی آنا چاہیئے۔

تمام درخواستیں خریداری کے لئے بخدمت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام آنی چاہئیں۔ جو کہ اس رسالہ کے منیجر ہیں ❊

ڈائری

القول الطیب

۲۵ جولائی ۱۹۰۶ء - امرتسر کے ایک شریف خاندان کا ایک ممبر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اثنائے گفتگو میں حضرت نے کہا کہ کیا آپ امرتسر میں ہمارے لیکچر میں موجود تھے۔

شریف - میں اس لیکچر میں موجود تھا اور آپ کی کرسی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ نادانوں نے شرارت کی مگر اس وقت ان کو کون سمجھاتا۔

حضرت اقدس - ہاں اس وقت ان لوگوں کا سمجھانا محال تھا۔ اس وقت تو ان لوگوں کا وہ حال تھا جیسا کہ تاجروں کا قصہ ہے کہ چند تاجر کسی جگہ راہ میں جاتے تھے کہ قزاقوں نے ان پر حملہ کیا۔ تجار کے ہمراہ ایک حکیم بھی تھا کسی نے حکیم کو کہا کہ ان کو نصیحت کر۔ حکیم نے جواب دیا کہ اس وقت ان لوگوں کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے یہ نفس پرستی میں ایسے اندھے ہیں کہ ان کو اس وقت کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی۔ ہمارا منشا اس لیکچر میں یہ تھا کہ اسلام کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں نے شرارت کی۔

شریف - ان کا قصور ہی کیا ہے۔ وہ اندھے ہیں ان کو بصیرت نہیں۔

حضرت اقدس - زیادہ تر افسوس تو علماء پر ہے جو عوام کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ دیکھو اسلام پر کس قدر انحطاط کا زمانہ ہے۔ کہ علماء کی حالت ایسی گندی ہے

شریف - علماء کیوں ایسا نہ کریں جب کہ ان کے واسطے ذریعہ معاش صرف اسی میں ہے۔ آپ نے دیکھا یا سنا ہوگا کہ آج کل امرتسر کے مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت امام ابو حنیفہ کے حق میں کیسے کیسے خراب کلمات لکھ کر اشتہار دے رہا ہے۔ یہی علماء لوگ اسلام میں فتنہ ڈالتے ہیں۔

حضرت اقدس - آئمہ کے حق میں سخت کلامی کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے۔ جس زمانہ میں یہ بزرگ گذرے ہیں۔ اگر وہ دین کی خدمت نہ کرتے تو ہر طرح ناغربیاں پیدا ہو جاتیں۔ یہ لوگ اسلام میں بطور چار دیواری کے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کیا خدا کے واسطے کیا اور شریر لوگوں کو حد سے بڑھنے سے بچایا۔ ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ان لوگوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ اور بے نفس ہو کر اسلام کی خدمت کی۔ ان لوگوں کی طرح وہ نہ تھے کہ ہر وقت دنیا کو مقدم رکھتے۔

خواجہ کمال الدین صاحب - ان علماء کا تو یہی نمونہ کافی ہے۔ جو ثناء اللہ نے عدالت کے اندر حضور کے برخلاف گواہی کی خاطر دکھایا۔ (یعنی بیان کیا کہ جھوٹھ چوری زنا جو کچھ مسلمان کرے اس کے تقوی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ ایڈیٹر)

شریف - ان لوگوں میں دنیا طلبی ہے۔ دین نہیں رہا۔

اس کے بعد اس شریف مرد نے اپنے بعض ذاتی امور کے واسطے دعا کے لئے حضرت کی خدمت میں درخواست کی۔ جس پر حضرت نے فرمایا

اصول دُعا میں آپ کے واسطے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اصول دعا میں سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو۔ تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہیں ہو سکتی۔ جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہیں ہے۔ دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے بار بار یاد دلائے۔ خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شے ہے جب کہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے۔ تو آخری حیلہ دُعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کرے۔ ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا اور اسی جگہ خداوند تعالیٰ کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کر دیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسے ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے خدا تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شے پر اس کا قبضہ ہے انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے۔ اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سے فائدہ پہنچا دیتا ہے کیا خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلا دے اور چلا جائے۔ بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہیئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لو اور کہو کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے۔ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں۔

ہم تو چاہتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع کے واسطے دل میں سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ میں نہیں نہ اپنے واسطے نہ عزیز و اقارب کے واسطے نہ بیوی بچے کے واسطے۔ ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا کے فضل پر منحصر ہے۔ لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے کہتے ہیں کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب کے لئے دعا کرانے کے واسطے گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آیا۔ اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ عجیب ولی ہے میں اس کے پاس اپنا مطلب لیکر آیا ہوں تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کے واسطے دعا کی اور اسکی مشکل حل ہو گئی۔ تب نظام الدین صاحب نے اس کو بتلایا کہ میں نے تجھ سے دودھ چاول اس واسطے مانگے تھے۔ کہ جب تو دعا کرانے کے واسطے آیا تھا تو میرے واسطے ایک بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلق محبت پیدا کرنے کے واسطے میں نے یہ بات سوچی تھی۔

ویسا ہی توریت میں حضرت اسحاق کا قصہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تا کہ میں تجھے برکت دوں اور تیرے واسطے دعا کروں۔ اس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات میں درج ہیں اور ان میں حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے اور دعا کرانے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے۔

انسان پر جس قدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی نارضامندی کے سبب ہوتے ہیں انسان کو چاہیئے کہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے اور خدا کو راضی کرے تب تمام تکالیف رفع ہو جاتی ہیں دنیا کی تمام اشیاء اور تمام دل انسانوں کے خدا کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ دیکھو جب تم کسی

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک پُرانا خط

مخدومی اخویم چودھری اللہ داد صاحب مرحوم جب شاہ پور مین رہتے تھے۔ تو انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین ایک عریضہ لکہا تہا۔ جس کے جواب مین حضرت اقدس نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے۔ اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے۔ وہ خدا تو قادر ہے۔ کہ ایک دم مین مشکلات آمدہ کو حل کر دے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کسی بنا پر کسی حد تک اس کا ابتلاء چاہتے ہین۔ اُن مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکہو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم مین دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں مین اپنی ہی زبان مین ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام مین رکوع میں سجود مین التحیات مین ہر ایک وضع مین دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہین ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے۔ اس کو کسیقدر ابتلاء کا مزہ چکھاتا ہے تا اس کی آنکھ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہنچین اور در حقیقت کوئی دُکھ دُکھ نہین صرف ایمان کا قصور دُکھ ہے صدق دل سے اپنے تئین خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہین۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان مین خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہین کوئی اس دروازہ کے راہ سے نہین آتا جس کو یہ سب کچھ دیکہنا نہین پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت مین اپنا صدق دکہلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات مین خوبی نہین کہ بہت جزع فزع کر کے مخلصی چاہین بلکہ اس مین خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلانا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ از قادیان

۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء

شدہی آریہ مسافر نالاں ہے کہ ہمارے آریہ بہائی کھلے دل کے ساتھ غیر قوموں کو اپنے اندر ملانے مین ہماری امداد نہیں کرتے اور صرف چند آریہ ایسے ہین جو شدہی مین حصہ لیتے ہین ورنہ عموماً آریہ بھی شدہی سے نفرت رکھتے ہین۔ اس کی اصل جڑ یہ ہے کہ ہندوازم یا آریہ ازم یا ویدازم ایک قومی مذہب ہے یا بالفاظ دیگر ایک قومیت ہے نہ کہ کوئی مذہب۔ آریہ جب آریہ ورت مین داخل ہوئے۔ تو انھوں نے ہند کے اصلی باشندون کو کبھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہین کی بلکہ ان کو مارنے ذلیل کرنے اور جلا وطن کرنے کے درپے ہمیشہ رہے۔ نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا جائز نہ وہ وید پڑھ سکتے نہ وہ علم سیکھ سکتے نہ وہ پوجا پاٹ مین شریک ہو سکتے۔ اسی سے رفتہ رفتہ چھوت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اگر چھوت کے ابتدا اور اصلیت پر آریہ اخبار روشنی ڈالین تو امید ہے کہ شدہی کا مسئلہ بھی خود بخود حل ہو جائے گا۔

ہندو لفظ کی اصلیت "ناگری پرچارنی سبھا بنارس" کے ماہواری رسالہ "سرستی" بابت ماہ جون مین لفظ کی اصلیت و معنوں پر ایک طویل مضمون درج ہوا ہے۔ جو کہ پنڈت دہرمانند مہابہارتی کے ایک بنگالی مضمون سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ لفظ ہندو [illegible] کا ابتدائی منبع ژند اوستا ہے۔ اس قدیم پُستک مین اصل لفظ ہندو [illegible] لکھا ہے یہودیوں نے اپنی زبان عبرانی میں لے کر ہنہم [illegible] کر دیا۔ عبرانی کا سندو یونانی مین پہلے ہندکوس اور پھر بگڑ کر انڈکس [illegible] ہو گیا۔ جس کا انگریزی انڈیا بن گیا۔ ہندوکش سے اٹک کے کنارے تک رہنے والے لوگوں نے جو کہ پارسی نسل کے ہین اپنی بولی پشتو مین جو کہ فارسی سے بہت ملتی ہے ژند اوستا کے لفظ ہندو [illegible] کو ہندو [illegible] کی شکل مین بدل دیا۔ پشتو مین اس کے معنے ہیں۔ جاہ و جلال۔ اقبال۔ طاقت وغیرہ وغیرہ۔ ٹانک کے پہلے یہ لفظ ہندو [illegible] سندھو [illegible] ہندو [illegible] اور ہندو [illegible] تک رہا۔ سکھ دہرم کے بانی گورو نانک کے سپاہی سکھوں نے آخر اسے ہندو [illegible] کے روپ مین بدل دیا۔

پرماتما کی ہستی ایک آریہ پریم نارائن صاحب پرماتما کی ہستی پر ایک مضمون آریہ مسافر مین شائع کرتے ہین اور عقلی دلائل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ سب سے پہلی دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ دنیا مین ہر ایک شے مرکب نظر آتی ہے۔ لیکن ان اجزاء کا ترکیب دینے والا کون ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ از خود مرکب ہو گئین۔ تو خلاف عقل ہے۔ آریہ کی عقل بھی عجیب ہے۔ کہ اجزاء کا از خود پیدا ہو جانا اس کے خلاف نہین۔ لیکن از خود مرکب ہو جانا اس کے خلاف ہے۔ اگر از خود مرکب ہونا مشکل اور محال ہے۔ تو از خود پیدا ہو جانا تو اس سے بھی بڑھ کر مشکل اور محال ہے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ آریہ صاحب خدا کو جوڑنے جاڑنے والا مانتے ہین۔ مگر پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ کی ضرورت نہین مانتے

دہرم پال جیسوں کو ایک آریہ کی نصیحت مین دیکھتا ہون کہ آج کل تبدیل مذہب کا واقعہ ایک عجیب تماشا ہو رہا ہے۔ کہیں اخباروں میں خم ٹھونکے جاتے ہین کہیں اشتہارون کے ذریعہ سے چیلنج بازی ہوتی ہے۔ کہین فساد انگیز تقریرین کی جاتی ہین کہیں دل آزار تحریرین شائع ہوتی ہین۔ الغرض اس قدر شور و شغب مچایا جاتا ہے اور اتنا طوفان اٹھایا جاتا ہے۔ کہ ایک ناواقف پہلے آدمی کو بجائے اس کے کہ مذہب سے محبت پیدا ہو اگر اس کے نام سے نفرت ہو۔ تو عجب نہیں یہ دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مذہب حقیقت مین کوئی ایسی ہی بُری چیز ہے۔ جس کے ساتھ ان سب بیہودگیوں کا ہونا لازمی ہے یا آن کہ ایسا کرنے والوں کی غلطی ہو؟

میرا خیال ہے کہ فی زمانہ زیادہ لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو باوجود مدعی ہونے کے نہ تو مذہب کی حقیقت سے واقف ہین اور نہ اُس کی علت غائی سے آگاہ۔ ورنہ اس طوفان بے تمیزی کی نوبت نہ آتی۔

بدرِ صادق

۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

تجلّی

اس سال کے ابتدا سے لاہور کی عیسائی ریلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے ایک نیا ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا نام ہے **تجلی**۔ جب یہ رسالہ نکلنا شروع ہوا۔ تو اسی وقت ہمارے پاس برائے ریویو بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے بعد بھی برابر آتا ہے بلکہ ایک دفعہ اس کے کارکنان میں سے ایک صاحب نے بذریعۂ خط کے بھی اس پر ریویو کرنے کے واسطے یاد دہانی کرائی تھی اور اس خط میں یہ سفارش بھی کی تھی۔ کہ ایسا ریویو نہ لکھنا۔ جیسا کہ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز نے لکھا۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ ایسے رسالہ پر جو پنجاب کے معزز پادریوں کی طرف سے نکالا گیا ہے۔ ریویو کرنے میں جلدی کروں۔ یا دو چار سطروں میں اس ریویو کو ختم کر دوں۔ جیسا کہ بعض اخبار نویسوں نے کیا۔ اور گو اس کا رنگ ڈھنگ سب پہلے ہی پرچہ سے نمایاں ہو رہا تھا تاہم یہی بہتر معلوم ہوا کہ دو چار پرچے اور بھی دیکھ لئے جاویں۔ اور پھر کچھ کم فرصتی کے سبب دیر ہو گئی۔ لیکن اب اس سب دیر کی کسر انشاء اللہ ایک ہی دفعہ نکال دی جاوے گی۔ اور مذکورہ بالا عیسائی سوسائٹی کے معزز عہدہ داروں کی خواہش تو ہر طرح سے پوری ہی پوری ہے۔ کیونکہ کہاں مشہور آفاق ریویو آف ریلیجنز کے لائق اور فاضل ایڈیٹر کی قلم جس نے یورپ امریکہ میں جا کر عیسویت کی بیخ و بنیاد کو بھی ہلا دیا۔ اور کہاں اس مکرم اور مخدوم قوم کے اس خادم کی عقل و فکر۔ تاہم حسب توفیق بندہ بھی ہر وقت حاضر ہے۔ کہ جس قدر ہو سکے۔ عیسائی صاحبان کی خدمت کرتا رہے۔

سب سے پہلے مجھے یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین تجلی کا نام سنکر حیران نہ ہو جاویں کہ جو دین و مذہب اس قسم کے احکام جاری کرکے اپنے پیروؤں کو ذلت اور گمنامی کی تاریکی میں ڈالتا ہے۔ کہ تھپڑ کھاتے چلے جاؤ اور ایک اور گال چپ چاپ پھیرتے چلے جاؤ۔ اور بیگار کے بت رہو۔ کوئی ایک کوس لے جائے۔ تو دو کوس بھی چلو۔ اس مذہب کے بزرگوں نے اپنے رسالہ کا نام تجلی کیوں رکھا۔ کیونکہ تجلی کے دو چار پرچوں کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تجلی اسی قسم کی ہے جیسا کہ یسوع کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو خداوند گدھی کے بچے پر سوار ہو کر کس جلال کے ساتھ شہر یروشلم میں داخل ہوا۔

اس عیسائی رسالہ کی بنا اس طرح سے ہوئی کہ لاہور کی اسی عیسائی سوسائٹی کی طرف سے چند سالوں سے ایک ماہوار رسالہ ترقی نام نکلتا تھا۔ جس میں ہر طرح کے مذہبی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ علمی مضامین شائع ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ عیسوی دین و مذہب کو علم اخلاق تاریخ اور تمدن کے ساتھ کچھ تعلق نہیں بلکہ عیسوی مذہب ان کا قاطع دشمن ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان نے نہایت دانائی کے ساتھ مذہبی حصہ کو علمی حصہ سے علیحدہ کرکے اپنے رسالہ ترقی کے دو حصے کرکے اس طرح سے اشتہار دیا ہے۔

ترقی یا علمی حصہ	ایک علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی ماہوار رسالہ حجم ۴۸ صفحہ

قیمت ۱؎ سالانہ

تجلی یا مذہبی حصہ	اس میں مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جائے گی حجم ۴۰ صفحہ

قیمت ۱؎ سالانہ

اس طرح مذہبی حصہ کو علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی حصوں سے علیحدہ کرنے میں پادری صاحبان نے بڑی دانائی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ عیسوی مذہب کے متعلق کئی صدیوں کی یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ کوئی عیسوی محکمہ اور صیغہ ترقی نہیں پکڑ سکتا ہے۔ جب تک مذہب کو اس سے جدا نہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ یورپ کے تمدن اور تہذیب کی ابتدا اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس تاریخ سے کہ مدبران قوم نے مذہب کو سلطنت سے جدا کر دیا۔ اور مذہب کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ قائم نہ رہنے دیا۔ ہماری دانا گورنمنٹ برطانیہ نے اس معاملہ میں سب سے بڑھ کر اور سب سے اول حکمت سے کام لیا ہے اور مذہب کے معاملات کو سلطنت سے بالکل جدا کر دیا ہے۔ تب سے برطانیہ حکومت دنیا میں پھیلنی شروع ہوئی۔ اور انگریزوں کو دن بدن دنیوی امور میں ترقی ہونے لگی۔ اور بات بھی دراصل یہ بہت معقول ہے۔ میں ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے ممبروں اور کارکنوں کو مبارکباد کہتا ہوں کہ انہوں نے بھی انتخاب میں نہایت دانائی کے ساتھ کام لیا ہے۔ کہ چن کر علم۔ اخلاق۔ تاریخ اور تمدن ہر چہار کو مذہب سے جدا کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ امر کسی صورت میں موزوں نہ ہوتا کہ ایک ہی رسالہ میں ایک کالم میں کوئی علمی اور سائنٹفک مسئلہ آج کل کی تحقیقات کے مطابق لکھا جاتا اور دوسرے کالم میں دیوانوں کی سی بڑ لگائی جاتی۔ کہ تین ایک ہیں اور ایک تین ہوتے یا یہ کہ زید پھانسی مل گیا ہے اس واسطے بکر بہشت کو جائے گا۔ بے شک ترقی کے کالموں کی اس میں ہتک تھی کہ اس کے ایک کالم میں روم اور یونان کی معتبر تاریخ کا کوئی واقعہ ہوتا۔ تو دوسری طرف اس قسم کے بے اعتبار تاریخی قصوں کے حوالے درج ہوتے۔ جیسا کہ متی اور مرقس نے لکھے ہیں کیونکہ آج تک یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ یہ قصہ نویساں یعنی متی اور مرقس کون اصحاب تھے۔ کس زمانہ میں تھے۔ بعض عیسائی محقق تو کہتے ہیں کہ اس نام کے لوگ تو نہ تھے۔ مگر یہ قصے خواہ مخواہ ان بیچاروں کے نام پر منسوب کئے گئے ہیں۔ دراصل ان لوگوں نے کوئی ایسا قصہ نہیں لکھا تھا۔ اور بعض محقق فرماتے ہیں۔ کہ بے شک ان لوگوں نے یعنی متی مرقس لوقا نے کچھ کتابیں عبرانی زبان میں لکھی تو تھیں۔ مگر اب وہ مفقود ہو چکی ہیں۔ اور دنیا میں کہیں نہیں مل سکتیں اور موجودہ اناجیل کسی اور شخص نے یسوع سے سو دو سو سال بعد میں لکھ ڈالی تھیں۔ وہ حقیقت بیانات رسالہ ترقی کو حقارت آمیز بنا دیتی کہ اس میں ایک طرف تمدن اور تہذیب کے لئے اعلیٰ اصول بیان کئے جاتے کہ اس طرح شہر بنانا چاہئے اور اس کا ایسا نقشہ رکھنا چاہئے کہ آج سے سو سال تک بھی اس شہر کا بڑھنا اور ترقی کرنا اس کی صحت میں کسی طرح ہرج نہ ہو اور دوسری طرف اسی رسالہ میں یہ لکھا جائے۔ کہ کل کا فکر مت کرو۔ کل اپنا فکر آپ کرے گا۔ اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی رسالہ میں یہ ظاہر کرنا کہ مباحثہ میں باہم اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور دوسرے کالم میں یہ لکھنا کہ مخالفوں کو سانپو اور سانپوں کے بچوں کہنا۔ خداوند کے اخلاق کا نمونہ ہے۔ رسالہ کی وقعت کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ پس ہم ہر طرح سے عیسائی صاحبان کو اس کارروائی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے علم۔ اخلاق۔ تمدن اور تاریخ کو مذہب عیسوی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور یہ امر ان کی ترقی کیواسطے ایک نیک فال ہے

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ترقی کا نام عیسوی مذہب کے واسطے اور اس کے مضامین کے لئے کوئی غیر موزون نام نہیں ہے۔ کیونکہ اس قوم نے ہمیشہ اپنے دینی معاملات میں ترقی کی ہے اور گو اس ترقی کی رفتار بہت آہستہ ہے۔ تاہم امید کرتے ہیں کہ رفتہ رفتہ یہ قوم ترقی کرتی ہوئی اصل اور عمدہ حالت پر آجاوے گی۔ کیونکہ ایک زمانہ عیسوی مذہب پر وہ تھا کہ نت نئی انجیل گھڑی جاتی تھی جو کچھ کسی کے جی میں آیا۔ اس نے لکھ ڈالا۔ یہاں تک کہ انجیلوں کا مجموعہ ستر اسی تک پہنچ گیا۔ تب چند پادریوں نے مل کر اس معاملہ میں اصلاح کی۔ اور اپنے خیال اور رائے کے مطابق یا جیسا بعض محققین نے لکھا ہے۔ صرف قرعہ اندازی کے ذریعہ سے چند ایک کو رکھ لیا۔ اور باقی سب کو جلا دیا اور اس طرح ایک خاص مجموعہ اناجیل کا دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جو آج کل موجود ہے۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ عیسویت پر وہ تھا کہ گرجوں میں پتھر اور دھات کے بت رکھے جاتے تھے اور ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ پادری لوگ عمر بھر نکاح نہ کرتے تھے۔ پوپ کو روپے دے کر بہشت میں داخلہ کے واسطے سارٹیفکیٹ لے لیا جاتا تھا۔ پادری لوگ گرجا میں روٹی اور شراب پر کچھ منتر پڑھ دیتے تھے۔ تو وہ فی الحقیقت یسوع کا گوشت اور خون بن گیا ہوا سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کو زبردستی عیسائی بنایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اسلام کی روشنی سے چمک حاصل کر کے چند ریفارمر یورپ میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان ناپاک رسومات کو مذہب عیسوی سے نکال دینے میں ایک حد تک کامیابی حاصل کی۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر ایک زمانہ وہ آیا کہ عیسوی دنیا نے عیسوی مذہبی اصول کو دنیا کی ترقی کا حارج پا کر اس کو سلطنت سے علیحدہ کیا۔ علمی مجلسوں کو اس سے پاک کیا۔ یہ بھی ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر آج ایک زمانہ ہے کہ بڑے بڑے پادری گرجوں میں کھڑے ہو کر یہ وعظ کرتے ہیں کہ بائبل کلام الٰہی نہیں ہے بلکہ چند لوگوں کی اپنی تصنیف ہے اور کہ بائبل اس زمانہ میں ماننے کے قابل نہیں ہے۔ اور کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ دنیا کا نجات دہندہ نہ تھا۔ ہاں وہ بنی آدم کے واسطے ایک کامل نمونہ تھا اور اس قسم کے آدمی یورپ امریکہ میں بہت پیدا ہو رہے ہیں جو ان خیالات کی تائید میں ہیں۔ اور یہ بھی ایک گونہ ترقی ہے۔

الغرض عیسوی مذہب بتدریج اپنے اعتقادات اور عملیات میں ترقی کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ وہ جلد اس نقطہ تک پہنچ جاوے کہ اسلام میں داخل ہونے کے قابل ہو جاوے اور اس لحاظ سے عیسوی رسالہ کے واسطے ترقی کا لفظ بے شک موزون تھا۔ لیکن اس جگہ ہمارے اس مضمون کا منشا یہ نہیں کہ رسالہ ترقی پر ریویو کیا جاوے۔ بلکہ ہم رسالہ تجلی پر ریویو کرنے بیٹھے ہیں۔ اس واسطے ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

یہاں تک تو ہم نے رسالہ کے نام پر بحث کی ہے اب اس رسالہ کا مقصد۔ جو یوں بیان کیا گیا ہے کہ اس میں مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جاوے گی۔ یہ فقرہ پڑھ کر ہمیں تعجب آتا ہے کہ دین عیسوی کی بنا کس عظیم الشان فلسفہ پر مبنی ہے جس کے واسطے ایک رسالہ نکالنے کی ضرورت پڑی تمام لب لباب دین عیسوی کا دو لفظوں میں ہے۔

الوہیت یسوع [1] ۔ اور کفارہ [2] ۔ الوہیت یسوع کے یہ معنے ہیں کہ یسوع خدا تھا۔ جیسا کہ قدیم زمانہ کی جہالت کی بعض قومیں بتوں اور انسانوں کو خدا بنا لیتی تھیں۔ اور بالخصوص رومیوں اور یونانیوں میں بہت سے دیوی دیوتے مانے جاتے تھے۔ اور ابتدائے زمانہ عیسویت میں رومی سلطنت شام کے ملک پر حکمران تھی۔ اس واسطے ان کی دیکھا دیکھی ابتدائی زمانہ کے جاہل عیسائیوں نے اپنے پیغمبر کو خدا کا لقب دیدیا۔ تا کہ وہ اس بات میں اپنے ساتھی بت پرستوں سے پیچھے نہ رہیں۔ اور انہیں کی طرح یسوع کا بت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ وہی گلے پڑا ڈھول عیسائی قومیں آج تک بجاتی چلی آتی ہیں۔ یہ ہے فلسفہ الوہیت مسیح کا۔ باقی رہا کفارہ سو اس کی حقیقت تک پہنچنے کے واسطے بھی کسی باریک فلسفہ کی تلاش کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کی ابتدا اس طرح سے ہوئی تھی۔ کہ یسوع کا یہ دعوے تھا کہ میں یہودیوں کے واسطے خدا کی طرف سے ایک رسول اور بادشاہ بن کر آیا ہوں۔ یہود کو اس کا یہ دعوے جھوٹا معلوم ہوا ان کے ہاں توریت میں لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر مر جاتا ہے وہ ملعون ہوتا ہے۔ پس انہوں نے یسوع کو جھوٹا اور ملعون ثابت کرنے کے واسطے ہر طرح سے کوشش کر کے بذریعہ عدالت اس کو صلیب پر چڑھوا دیا اور مشہور کر دیا کہ وہ مر گیا۔ اور جو صلیب پر مر گیا وہ لعنتی ہوتا ہے۔ یعنی خدا سے دور اور شیطان کا قریبی۔ عیسائی بیچارے غریب اور کمزور تو تھے ہی۔ اور ساتھ ہی لالچی اور بزدل ایسے تھے کہ ایک نے تیس روپے لے کر گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے منہ پر کہا کہ میں اس لعنتی کو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔ انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ اگر ہم یہ کہیں کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا اور جب اترا تو صرف بے ہوش تھا۔ بعد میں اچھا ہو گیا ہے۔ تو یہودی بڑے دشمن ہیں اور حاکم غیر ملک کے لوگ ہیں۔ وہ پکڑ کر پھر پھانسی دیدیں گے بہتر ہے کہ ہاں لو کہ وہ مر گیا۔ لیکن ہمارے گناہوں کے واسطے مر گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ یہ ہے کفارہ کی جڑ اور تاریخ اور اس کا فلسفہ۔

اس کے بعد ہم نہیں سمجھ سکتے کہ عیسوی مذہب کے واسطے کس قسم کی فلسفیانہ بحث کی ضرورت ہے۔ ہاں اخلاقی تعلیم کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ سو اس کا فلسفہ ظاہر ہے۔ یسوع خود جانتا تھا اور اقرار کرتا تھا کہ میں صرف ایک قوم کے واسطے آیا ہوں۔ میری رسالت صرف چند روزہ ہے۔ بعد میں وہ نبی آنے والا ہے۔ سو جب تک یہود کمزور ہیں اور غریب ہیں۔ ان کے واسطے یہی اخلاق پسندیدہ ہیں کہ ماریں کھاتے جاویں اور خاموش رہیں کسی کے آگے سر نہ اٹھائیں جس طرح ہو سکے اپنی مصیبت کے دن کاٹیں۔ یسوع کا ہرگز منشا نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر دنیا پر آیا ہے اور اس واسطے اس نے تعلیم بھی ایسی ہی دی۔ جو مختص القوم اور مختص الزمان تھی۔ اگر انجیلوں کو پڑھ کر دیکھا جاوے تو ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یسوع صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے آیا تھا یعنی یہود جو اپنے آبا و اجداد کے مذہب سے بھٹک چکے تھے ان کو سمجھانا اس کے مشن کا مقصد تھا اور بس۔ غیر قوموں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق مطلقاً نہ تھا بلکہ غیر قوموں کو تعلیم دینے سے وہ ہمیشہ بڑے زور سے انکار کرتا رہا۔ ہاں اس کا فرض تھا کہ جہاں کہیں اس زمانہ میں یہود پائے جاتے تھے ان سب ملکوں میں گشت لگائے اور یہود کو تبلیغ کرے اور ایک آنیوالے نبی کی خوشخبری سنائے چنانچہ اس نے افغانستان اور کشمیر کے ملکوں کا سفر اختیار کیا

(باقی آئندہ)

بہ رانشاء اللہ تعالیٰ

مراسلات

ایک شہادت

جناب ایڈیٹر صاحب ۔ تسلیم ۔ اگر مناسب ہو تو چند سطور اپنے اخبار مین درج فرما کر مشکور فرماوین ۔ مین خدا کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتا ہون کہ حضرت امام الوقت مسیح زمان مہدی دوران مجدد وقت مسیح موعود کرشن مہاتما عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعامین وہ اثر ہے کہ جس کا میری ناقص زبان سے بیان نہین ہو سکتا ۔ مین نے خود تجربہ کر لیا ہے کہ آپ وہی بزرگ ہین کہ جس کا وعدہ ہر ایک قوم کو دیا گیا تھا مین نے چار دفعہ مصیبتون کے وقت آپ سے دعا کے واسطے عرض کی ۔ آپ کی دعا سے خدا نے بندہ کو ہر ایک خطرات بلا اور ابتلار سے بچایا ۔ اُمید ہے کہ میرے دیگر مہربان بھی اس پاک اور مقدس بزرگ سے فائدہ اٹھاوین گے بدبخت ہے وہ شخص جو ایسے بزرگ کو برائی سے یاد کرے ۔ زیادہ حد سلام ۔

آپ کا تابعدار چوہڑمل منور محلانوالہ ۔ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۶ء

سکھوں اور آریون پر اتمام حجت

برادر طفیل محمد خان صاحب احمدی کریام ضلع جالندھر سے اطلاع دیتے ہین کہ ان کی مدت کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے اور ان کی درخواست کے مطابق ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم (سابق مہر سنگھ) مصنف اخفیاد الاسلام نے وہان جا کر سکھوں اور آریون کے واسطے ایک لیکچر دیا ۔ پولیس کا انتظام تھا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا ۔ لیکچر کا خلاصہ یہ تھا کہ سکھ مذہب کے بانی باوا نانک صاحب نے اسلامی بلاد مین بڑے بڑے سفر کئے اور اپنی تالیفات مین کلمہ ۔ درود اور نماز پڑھنے کی بہت تعریف کی اور بے نمازون کو سوّر اور کتے لکھا ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان جانورون کو مسلمانون کی طرح ناپاک جانتے تھے نہ کہ آج کل کے سکھ صاحبان کی طرح سوّر کا کھانا جائز جانتے تھے اور مدت تک مکہ معظمہ مین فروکش رہے ۔ جو کہ ایک صادق مسلمان کا کام ہے ورنہ اتنے بڑے سفر کی تکلیف بے فائدہ کون اُٹھاتا ہے اور پھر بغداد شریف مین مدتوں قیام رکھا کیونکہ بغداد اس زمانہ مین اسلامی جاہ و حشمت اور حکومت کا صدر مقام تھا اور لاکھوں علمار اسلام کے اس شہر مین گذرے ہین پھر باوا صاحب موصوف بخارا مین بھی قیام پذیر رہے ۔ چنانچہ ان ملکوں مین اب تک باوا صاحب مشہور ہین ۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر بزرگون اور اولیار کی خانقاہون پر جا کر فیض حاصل کرتے رہے پھر چولا صاحب جس پر کلمہ شریف اور قرآن کی آیات لکھی ہین وہ بھی ان کے اسلام کا گواہ آج تک موجود ہے اور کہین بھی یہ ثابت نہین کہ انہین ہندؤن کی کوئی بات بھی ۔

رسید زر

۲۴ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء حکیم مقصود علی صاحب ۱۱۴۴ ۔ ٦٫۱۲ ممتاز الدین صاحب ۱۱٦۵ ۔ ٦٫۱۲
۲۵ ۔ " " نبی رستم علی صاحب ۔ ۳ ۔ ۲٦ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء نعمت خان صاحب ۔ ٦٫۱۲
۲۵ ۔ " " میان غلام احمد صاحب ۔ ٦٫۱۲ ۔ ۲٦ ۔ " " عبد الرحمان صاحب ۔ ٦٫۱۲
۲۵ ۔ " " سید محمد حکیم صاحب ۔ ۵ ۔ ۲٦ ۔ " " مولا بخش غلام حسین صاحب ۔ [illegible]
۲۵ ۔ " " ماجد خان صاحب ۱۱۵۹ ۔ ٦٫۱۲ ۔ ۲٦ ۔ " " فتح الدین صاحب ۱۳۵ ۔ ٦٫۱۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بُدھ اور یسوع کا قصہ ہم رنگ ہے

ولایت کے بعض محققین کا یہ مذہب ہے کہ موجودہ انجیلوں کے قصّے دراصل بُدھ کے قصّے ہین جو قدیم سیاحون نے ہندؤں کی کتابون مین سے نقل کر کے شام کے ملک مین پھیلا دئے اور اس طرح عیسوی مذہب کی بنا صرف ایک غیر ملک کے فسانے پر ہے چنانچہ اس کے ثبوت مین ایک اخبار مین یسوع اور بدھ کے قصون مین سے چند واقعات بالمقابل ایسے بیان کر دئے ہین جو کہ بالکل مشابہ ہین چنانچہ ان مین سے بعض اس جگہ نقل کئے جاتے ہین ۔

نسب نامہ

بدھ کے متعلق ایک نسب نامہ بیان کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے اسے ایک مہاراجہ مہاسامتہ سے ملایا جاتا ہے اور جس شخص کے ذریعہ سے یہ نسب نامہ بالآخر بدھ تک ملتا ہے یعنی سدھودانا وہ بدھ کا باپ نہ تھا بلکہ صرف اس کی ماں مایہ دیوی کا خاوند تھا ۔

یسوع کا نسب نامہ نام بنام ایک بادشاہ (داؤد علیہ السلام) تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ نسب نامہ جس شخص کے ذریعہ سے یسوع تک پہنچتا ہے (یعنی یوسف) اس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یسوع کا باپ نہ تھا بلکہ صرف اس کی ماں مریم کا خاوند تھا ۔

مکاشفہ

مایا دیوی کو ایک خواب آیا اور آسمان سے ایک ہاتھی آ کر اس کے پہلو مین داخل ہو گیا

مریم کو مکاشفہ ہوا جس مین فرشتہ نظر آیا اس نے بتلایا کہ تو حاملہ ہوتی ہے

دانا لوگ

بُدھ کی پیدائش پر دیویاں دیوتے اور شہزادے اور برہمن جمع ہوئے اور اپنی نذرین اس کے آگے پیش کین ۔

یسوع کی پیدائش پر مشرق سے دانا لوگ آئے اور انہون نے یسوع کی خدمت مین حاضر ہو کر نذرین گذرانی

بادشاہ کینہ ور

مہاراجہ بمبارسہ نے دریافت کیا کہ آیا کوئی ایسا شخص پیدا ہوا ہے جو اپنی عظمت کے سبب شہرت پانیوالا ہے ۔

ہیرودیس کو تلاش ہوئی کہ وہ بچہ کہاں پیدا ہوا ہے اور اس نے نجومیوں سے دریافت کیا ۔

ہیکل مین

استیا نام برہمن کوہ ہمالیہ سے آیا اور بدھ کا بدھ ہونا تسلیم کیا

سرور کاہن شمعون نے ہیکل مین یسوع کو لیا ۔

مباحثہ

بدھ جنگل مین جا کر فقیرون کے ساتھ مباحثہ کرتا تھا ۔

یسوع بارہ سال کی عمر مین ہیکل کے فقیہون کے ساتھ گفتگو کرتا تھا ۔

روزہ

بدھ	یسوع
بدھ نے چالیس دن روزہ رکھا	یسوع نے چالیس دن روزہ رکھا۔

آزمائش

بدھ	یسوع
بدھ کی آزمائش مارا نے کی	یسوع کی آزمائش شیطان نے کی۔

بپتسمہ

بدھ	یسوع
بدھ نے دریائے نرنگانہ میں اشنان کیا اور آسمان سے آواز آئی	یسوع نے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا اور آسمان سے آواز آئی

برکت

بدھ	یسوع
بدھ کا وعظ سلیمادی ونزا برکات کے ساتھ شروع ہوتا ہے	پہاڑی وعظ برکت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

اول مریداں

بدھ	یسوع
بدھ کے پہلے مرید روسا کا برہمن کے مرید تھے	یسوع کے پہلے مرید یوحنا بپتسمہ دینے والے کے مرید تھے۔

علاوہ ازیں یسوع کے زمانہ میں بلکہ اس سے بہت پہلے بدھ مذہب ملک شام میں پہنچ چکا تھا اور بدھ مذہب کی تبلیغ اُن ممالک میں عام طور پر ہو چکی تھی۔

انجیل لوقا لوقا کی انجیل کے متعلق بعد تحقیقات یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ انجیل حضرت عیسے علیہ السلام سے ۱۴۰ سال بعد تصنیف کی گئی تھی۔ سنہ ۲۰۲ عیسوی میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ اس کتاب کا مصنف لوقا ہوگا۔ ورنہ قبل ازیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس کا لکھنے والا کون ہے۔ یہ کتاب عیسائیوں کے درمیان جب شائع ہوئی تو اس پر کسی مصنف کا نام نہ تھا یہ وہ انجیلیں ہیں جو آج دنیا کے سامنے بطور کتب مقدسہ کے پیش کی جاتی ہیں۔ نہ لکھنے والے کا پتہ۔ نہ معلوم کس زبان میں لکھی گئی تھیں۔ ایک معمولی فسانہ کے رنگ میں ایک قصہ ہے۔ اور آج وہ کتب مقدسہ میں شامل کی جاتی ہیں۔ اس کتاب میں خود یہ بات لکھی ہے کہ چونکہ دوسروں نے یسوع کے قصے لکھے ہیں اسی واسطے سنی سنائی بات میں بھی لکھنے بیٹھا ہوں۔ کیا سنی سنائی بات کا نام الہامی کلام ہو سکتا ہے پھر اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ خدا کے پاک کلام قرآن شریف کے ساتھ جس کا لفظ لفظ خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ اور ہزاروں حافظوں نے ہر زمانہ میں اپنے سینہ کے اندر اس کی حفاظت کی۔ خود لوقا نے کہیں یہ دعوے نہیں کیا کہ اس نے یہ کتاب الہام الٰہی کے ذریعہ سے لکھی وہ تو بیچارہ خود بیان کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی اور دوسروں سے سن سنا کر اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔

انجیل متی یہی حال بلکہ ایک تاریخی محقق کے واسطے اس سے بھی بدتر متی کی انجیل کا حال ہے۔ اس کے متعلق عام عقیدہ اور مانی ہوئی بات یہ ہے کہ اس کا لکھنے والا کوئی عبرانی تھا اور اس نے عبرانی زبان میں یہ انجیل لکھی تھی اور وہ بھی حضرت عیسے سے ستر اسی سال بعد۔ لیکن آج دنیا بھر میں اصل عبرانی انجیل نہیں ملتی۔ یہی یونانی کے ترجمے ہیں۔ پھر ترجمہ تو ترجمہ کرنیوالا خیال ہے۔ معلوم نہیں خود مصنف کا کیا منشا تھا اور ترجمہ کرنے والے نے کیا سمجھا ترجمہ کے مشکلات کو ہر ایک شخص جو کسی دوسری زبان مثلاً فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ انگریزی جانتا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس کتاب کو جو کسی کتاب کا جو کسی نے یونانی میں لکھا اور ترجمہ کر دیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا کس طرح سے کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے

افسوس ہے کہ یورپ کے دانا مشہور لوگ پادری بن کر ایسی بے عقلی کی بات کرتے ہیں کہ انسان کے قول کو خدا کا کلام قرار دیتے ہیں اور ایسی بے اعتبار کتابوں پر یقین کر کے اپنے دین کو خراب کرتے ہیں۔

ڈوئی اس ڈاک میں امریکہ سے جو اخبار آئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی کا مقدمہ عدالت میں پیش ہو گیا ہے۔ لیکن بہ سبب بیمار ہونے کے وہ خود چل کر عدالت کے کمرہ تک نہیں جا سکتا بلکہ اس کو ایک آرام کرسی میں جس کے نیچے پہیہ لگا ہوا ہوتا ہے بٹھلا کر عدالت کے کمرہ میں لے جاتے ہیں وہ بہ سبب بیماری اور غم کے بہت ہی دبلا ہو گیا ہے۔ عدالت کے کمرہ میں اظہار دیتے ہوئے وہ کئی دفعہ رو پڑا اپنی گذشتہ زندگی کے متعلق اس نے عدالت میں یہ بیان کیا "اس وقت میری عمر ساٹھ کی ہے۔ میں اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا تھا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کی تھی۔ صیحون کی بنیاد میں نے پہلے پہل ۱۸۹۶ء میں شکاگو میں رکھی تھی۔ وکیل نے سوال کیا کہ صیحون بنانے اور یہ سلسلہ قائم کرنے کا خیال سب سے اول کس کے دل میں پیدا ہوا۔ تو ڈوئی نے روتے ہوئے جواب دیا۔ کہ یہ خیال میرے ہی دل میں اول اول آیا تھا میرے مخالف کہتے تھے کہ میں نے کبھی اپنی عمر میں روپیہ نہیں کمایا یہ جھوٹ ہے۔ میری ساری عمر روپیہ کمانے ہی میں گذری۔ میں نے نوے ہزار ڈالر لیس کے کارخانہ میں ڈالا تھا۔ میں نے کوئی زمین اس شہر میں کسی کے ہاتھ فروخت نہیں کی بلکہ ہر ایک ٹکڑہ زمین جب دیا گیا تھا تو گیارہ سو سال کے واسطے اجارہ پر دیا گیا۔ خریدار گیارہ سو سال تک اس زمین کو استعمال کرے گا۔ اور پھر زمین اس سے واپس لی جائے گی۔

ناجائز پیدائش ڈوئی کی پیدائش کے متعلق جب عدالت میں سوال کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ میری پیدائش سے کل چھ ہفتہ پہلے میری ماں نے بوڑھے ڈوئی سے شادی کی تھی وہ بوڑھا ڈوئی جس کو میں اپنا باپ خیال کرتا تھا۔ مگر میں اس کا نطفہ نہ تھا بلکہ میں ایک اور شخص کا نطفہ ہوں جو کہ فوج میں ملازم تھا۔ میری ماں نے اس شخص کے ساتھ شادی کر کے مجھے یہ نام دلوایا جو کہ ایک شرم کی بات ہوئی۔ میرے واسطے اور میری ماں کے واسطے (یہاں ڈوئی زار زار رونے لگا)

الیاس کس طرح بن گیا میں ایک دن الیاس کے متعلق کچھ غور و فکر کر رہا تھا اور ایک خواب دیکھ رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ تم آج ایک عظیم الشان لیکچر دو گے۔ جس کے واسطے تم کو الہام ہوا ہے میں نہیں جانتا تھا۔ کہ کس طرح اس شخص کو یہ بات معلوم ہوئی مگر مجھے خیال ہو گیا کہ یہ الیاس کی آمد کا وقت ہے اور کہ میں الیاس ہوں۔ اس وقت سے رفتہ رفتہ میں الیاس بن گیا مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ ٹھیک کس وقت میں الیاس بن گیا۔

میری لڑکی کی وفات نے مجھے شکستہ کر دیا ہے۔

موت کے بعد واپسی ہر ایک جو ناکام اور نامراد مرتا ہے وہ یہ دعوے کر جاتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر دنیا میں آئے گا۔ حضرت عیسے کے متعلق بھی عیسائیوں نے یہ دعوے اسی واسطے گھڑ رکھا ہے کہ صلیب پر مر جانا ایک لعنتی موت ہوتی ہے۔ ڈوئی نے بھی عدالت میں یہ بیان کیا کہ میری صحت بہت ناقص ہے اور بعض اوقات

مجھے یہ خیال آتا ہے کہ مین مرنے لگا ہون۔ لیکن اگر مین مر گیا تو پھر مین دوبارہ دنیا مین آؤن گا۔ اور اپنے مخالفون کو سزا دون گا۔

ڈوئی کے سلسلہ کی تباہی

عام طور پر یورپ و امریکہ کے دانا لوگ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہین کہ اب ڈوئی کا سلسلہ بالکل تباہ ہو جائے گا۔ اس کے شہر کو چھوڑ کر لوگ بھاگے ہوئے جاتے ہین۔ اور بنک کا جو افسر تھا جس کے سر پر بنک کا سارا کام چل رہا تھا۔ وہ بھی استعفےٰ دینے کو طیار ہے۔ سچ ہے کہ جھوٹھ کے پاؤن نہین اور اب امید نہین ہو سکتی کہ یہ آدمی زیادہ عرصہ تک ٹہر سکے۔ اس کے واسطے اب آخری تباہی کا وقت آگیا ہے۔ خدا کے مسیح نے سچ فرمایا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ مین نہ آئے گا تب بھی تو پکڑا جائے گا کیونکہ تجھ پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔

پادری مرلن صاحب نے جو کہ بیکر یونیورسٹی کے پریزیڈنٹ ہین اپنا عقیدہ بائبل کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب بلحاظ تاریخ سائنس اور فلسفہ کے اس قابل نہین ہے کہ اب اس کو مانا جائے۔

ایسا ہی فارڈنگھیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مہذب اور شائستہ زمانہ بائبل کو نہین مان سکتا علم والے پہچان جاتے ہین کہ یہ کتاب جہالت سے بھری ہوئی ہے۔ روحانی لوگ ان باتوں کو نہین مان سکتے۔

اخبار ٹربیون سیکر۔ ایک فرانسیسی مورخ کی سند پر لکھتا ہے کہ یہ ایک جھوٹھا الزام ہے کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے سکندریہ کا کتب خانہ جلایا تھا اور اس کے جلانے مین بڑا حصہ بشپ تھیوفائل کا تھا۔ عیسائی لوگ ہمیشہ کتب خانے جلایا کرتے ہین۔ چنانچہ ہسپانیہ مین مسلمانون کے بڑے بڑے کتب خانے عیسائیوں نے جلائے تھے۔

ڈاکٹر ہیرسن صاحب ساکن نے سوٹا تحریر فرماتے ہین کہ میرے خیال مین یسوع کو ایک مرض جنون کا تھا اور اسی وجہ سے اس کی توجہ بہت بڑھی ہوئی تھی اور اسی توجہ کے سبب وہ بیماریون کا علاج کرنے مین کامیاب ہوا کرتا تھا۔ اس مرض کو انگریزی مین مانومے نیا کہتے ہین ایک صاحب امریکہ کے ایک اخبار مین ایک سوال پیش کرتے ہین کہ روح کیا شے ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ میرے سوال کا جواب کوئی شخص بائبل کے رو سے نہ دیوے کیونکہ بائبل کو اس زمانہ کا کوئی فہیم آدمی کلام الٰہی نہین مان سکتا۔

بلاد اسلامی

مسجد۔ شہر بوسٹن واقعہ ملک امریکہ مین جہان مسلمان کثرت سے آباد ہین۔ ایک بڑی مسجد بننے لگی ہے۔

اسلام تبت مین ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ مسلمان تجار کے سبب جو ترکستان اور روس سے تبت کو جاتے ہین اس ملک مین اسلام کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔

حلب مین ایک مدرسہ دستکاری کھولا گیا ہے جسمین پارچہ بافی کی تعلیم دی جائے گی۔

ہیضہ حیدرآباد دکن مین ہیضہ کی شکایت ہے۔

جاپان مین اسلام کے چرچا کی خبرین پڑھ کر آریہ اخبار بہت تلملا رہے ہین۔ اور ابھی سے مسلمانون کو کوسنا شروع کر دیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

ایک نومسلم پیسہ اخبار کا بیان ہے کہ ہز انگریزی علاقہ شرقی افریقہ کے مقام ممباسہ سے ایک صاحب لکھتے ہین کہ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ ایک یورپین صاحب جر بریڈ فورڈ یارکشایر کے ایک معزز عیسائی خاندان مین پیدا ہوئے۔ یہان ممباسہ مین آئے اور گورنمنٹ سروس اختیار کی۔ عرصہ تک آپ نے جنوبی اور وسطی افریقہ کی سیاحت کرتے رہے۔ دوران سفر مین دین اسلام کی خوبیوں نے ان کے دل مین گھر کیا اور بعد تحقیقات کامل اس مذہب سے ان کی محبت ایسی بڑھی کہ علانیہ مشرف باسلام ہو گئے اور اپنی معزز و معقول مشاہرہ والی سرکاری ملازمت کے جانے کا بھی انہوں نے کچھ خیال نہ کیا بلکہ دین کے ایسے شیدائی بنے کہ بقیہ زندگی اسی کی خدمت مین گذارنے کا عہد کر لیا۔ آج صاحب موصوف تحصیل علم عربی و دینیات کی غرض سے بمبئی روانہ ہوئے ہین۔ آپ کا اسم مبارک شیخ محمد بن کریمبٹری ہے۔ امید واثق ہے کہ مسلمانان بمبئی ان معزز نومسلم کے ساتھ بہ لطف و مدارات پیش آوین گے اور انہین اخلاق اسلامی کا اعلیٰ نمونہ دکھائین گے لیکن بمبئی پہنچ کر صاحب موصوف کے لئے یہ نظارہ سخت دل شکن نہ ہوگا کہ وہان کے ایک نامی مولوی صاحب جیل خانہ بھیجے گئے ہین اور بہت سے محترم و باثر علماء زین زور شور سے مقدمہ چل رہے ہین۔ افسوس! اے کاش مسلمان ہوش مین آئیں اور اپنی حرکات ناشائستہ سے اپنے پاک مذہب پر بدنامی کا

وصبہ نہ لگائین۔

پانچ کابلی لکھنو مین ۵ کابلی ہوئے ہین۔ اور کہتے ہین کہ ہمین سلطان المعظم نے ہندوستان مین متعین کیا ہے تاکہ مسلمانون کو لبین نہ تراشنے اور نماز کی پابندی کی تاکید کرین یہ لوگ درے اور قینچیان لئے پھرتے ہین اور سر بازار اور گھرون مین گھس کر مسلمانون کو پکڑتے اور لبین تراش دیتے ہین۔ پولیس نے ہنوز مداخلت نہین کی۔ ان لوگون کا یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سلطانی فرمان پر تمام سلاطین اسلام اور ملک معظم کے دستخط ہین۔

براہین احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف بمعہ سوانح مسیح موعود فہرست مضامین قیمت ۵ر۔ اخبار بدر کے خریدارون کو چار روپے پر پوری کتاب دی جائیگی یہ ایک خاص رعایت ہے جو اخبار کی ترقی کی خاطر کی گئی ہے درخواستین بمعہ قیمت جلد آنی چاہئین۔ بنام

مینجر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

بدر النساء
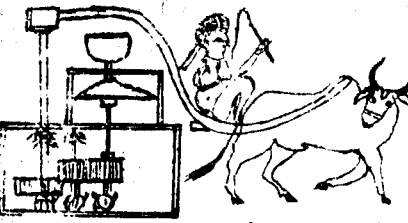
حضرت مسیح موعودؑ کا عورتوں کیواسطے نصیحت نامہ

(ایک پُرانی تحریر سے اقتباس)

گذشتہ سے پیوستہ

۷۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

۸۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوے اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

۹۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کہنا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتش بازی چلانا اور رنڈی بھڑووں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے۔ کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

۱۰۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے۔ بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دی ہے کہ عورتیں کھاویں۔ کوئی مرد نہ کھا دے یا حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑوگے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاوگے۔ جس کی انتہا نہیں۔ والسّلام علیٰ من اتبع الہدےٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از راہ الطاف اس مضمون کو جلدی شائع فرمائیے۔

مورخہ ۲۰ جولائی کو شب کے ۵ بجے اس زور سے زلزلہ کے دو تین جھٹکے آئے کہ میری آنکھ کھل گئی حضرت اقدس کے الہام مجھے یاد آنے لگے گھبرا کر اٹھ بیٹھی خدا کی یاد میں مصروف ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان ابھی تہ وبالا ہونے چاہتے ہیں۔ نیچر کا تار و پود حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا اور بار بار یہی زبان پر آتا تھا کہ مامور من اللہ کی باتیں کبھی جھوٹی نہیں ہوتیں جب زلزلہ ٹھہرا تو۔۔ مکذب کا شعر یاد آیا۔ ؎

ہے غلط آنے نہیں اب زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

صاحب اگر زلزلہ آنے کے دن نہ تھے تو پھر کیوں پے در پے زلازل آنے شروع ہو گئے امریکہ وغیرہ میں تو زلزلے آئے۔ تو مخالفان سلسلہ احمدیہ نے یہ من گھڑت ڈھکوسلے بنائے کہ وہ مہدی کے نشانات نہیں بلکہ آتش فشاں پہاڑوں کے باعث وہاں زلزلے آتے ہیں مگر اب پنجاب میں کون سا آتش فشاں پہاڑ پھوٹ نکلا جس نے یہاں پر بھی مسیح کی پیش گوئیوں کو پورا کر دیا افسوس صد افسوس کہ تم چاند پر مٹی ڈالنی چاہتے ہو مگر یاد رکھو کہ تمہارے چھپانے سے کبھی چاند چھپ نہیں سکتا ضرور ہے کہ اس کی شعاعیں دنیا کو منور کریں گی۔ تعصب کا ستیاناس ہو جس نے تم کو اندھا کر دیا ہے اور قرآن کریم پر بھی غور خوض کرنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ فرقان حمید صاف صاف بتلا رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی ہے مگر الہام کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

"اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اور ہمارے احکام پڑھ پڑھ کر تم کو سنائیں تو ان کا کہا مان لینا کیونکہ جو شخص ان کے کہنے کے مطابق پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی حالت کی اصلاح کرے گا۔ تو قیامت کے دن نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہوں گے۔"

اب اے مخالفین تبلاؤ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی تو پھر خداوند تعالیٰ کو اس آیت کے اتارنے کی کیا ضرورت تھی یا تو (معاذ اللہ) خدا صاحب بھول گئے ان کو لکھنا چاہیئے تھا کہ جب عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں تو اے بنی آدم ان کو مان لینا مگر جب خداوند کریم فرما رہے ہیں کہ اے بنی جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اس سے یہ مراد ہے کہ ماموریت اور پیغمبری خدا نے بنی آدم کی دی ہے تو پھر کوئی بنی آدم ۱۹ سو برس تک آسمان پر زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آج تک کسی بنی آدم نے اتنی لمبی عمر نہیں پائی۔ سو اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ سلسلہ الہامات منقطع نہیں ہو گیا اور میرے آقا حضرت مرزا صاحب ضرور پیغمبر ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیغمبری ختم نہیں ہوئی اگر پیغمبری ختم ہو جاتی تو یہ آیت کبھی نازل نہ ہوتی۔ اے حاسدو ضرور تمہیں ایک دن پچھتانا پڑے گا۔ کارکنان قسمت یہ سب تمہاری تباہی کے سامان کر رہے ہیں۔ آؤ ہوش کرو سمجھ جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ جس سلسلہ کو خدا کا زبردست ہاتھ بنا رہا ہے۔ تم توڑ نہیں سکتے۔

اخیر میں میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ عورتوں کے واسطے علیحدہ کالم چھوڑ دیا امید ہے کہ میری تعلیم یافتہ بہنیں ضرور اس کالم کو زینت بخشتی رہیں گی۔

راقمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ۔

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر سید عبدالحی صاحب عرب کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات متکفلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے مین بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد۔ قیمت عمر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہین یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو فکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراوین خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کردوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر مین دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی

موجد کارخانہ بقای نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی مین ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہین

المشتہر

عبداللہ عبدالرحمن کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ... باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں ... اعلی درجہ کی ہے رائیں اور واقعات نہایت ... اور ... مقبول دی جاتی ہے اس لئے تمام حلقوں مین نہایت عزت اور ... دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ... پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام۔ تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز پیسہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ پرچہ روزانہ اخبار عام ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھئین۔

مینجر۔ روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرماوین

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنی ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہین اس بھدے کام سے آدمی کی رگین اور پٹھے سست ہو جاتے مین اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے مین اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بلکہ تمام بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہین جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں نامرد مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کردیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوا ارسال کیجاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی دور ہو اور مرض دور ہو کے مکمل برقی سٹ (جسمین روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ تجربہ ادویات کے ہے معہ محصول ڈاک لکھنے پر فہرست مفت۔

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلی درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہین کیونکہ انمین نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین۔ ڈائمیانہ۔ کوکاکس۔ دامیکہ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہین ان کے استعمال سے جریان احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بندشدہ ہے جسپر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہو قیمت فی بکس ۴۲ گولی معہ محصولڈاک عہ

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات

جیون بوٹی

جام عشق

قیمت فی شیشی تین روپے

زود جام عشق معہ حبوب جام عشق

قیمت فی شیشی عہ ۲ عہ

معہ حبوب و طلا اکسیر تمنا عہ

اس کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی مہینے میں جسم کا وزن ۲ سیر بڑھ جاتا ہے [illegible]

جیون بوٹی مردی و رجولیت کی حالت اور قوت پیدا کرنے چہرے کی سرخی [illegible] اور جوانی کو قائم رکھنے کے لئے طبی دنیا میں بے نظیر ایجاد ہے۔ قوی مرد [illegible] قیاس کا تجربہ کرو۔ وہ لوگ جن کی حالت مردی کالعدم ہو یا پیرانہ سالی کے [illegible] بسر کر رہے ہوں اور نئی شادی ہوئی ہو یا بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ ہوں کہ [illegible] پر مردی کی قوت کو صرف کر سکیں وہ ایسی حالت میں اس کا استعمال کر کے دیکھیں جوان [illegible] مسیحائی کا کام دیتی ہے۔ اس زندگی بخش دوائی کے کھانے کے ساتھ ہر ایک شخص [illegible] وہ ہمت طاقت جو ایک پورے انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے [illegible] نہایت قوی مرد [illegible] میں جو قوت رجولیت حد درجہ میں پائی جاتی ہے وہ اسے حاصل ہو سکتی ہے۔ کئی مایوس نئی زندگی حاصل کر بیٹھے ہیں۔ یہاں تک کہ کئی اس وقت ان میں سے صاحب اولاد بھی ہیں۔

کحل الجواہر

یہ سرمۂ جواہر بیش بہا اور نایاب مقوی بصر اور دیدہ افضل ممیرہ سرمۂ اصفہانی مونگا موتی سونا چاندی اور بیش قیمت جواہرات سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتا ہے آنکھوں کی بیماریوں اور ضعف بصارت کے واسطے لاثانی علاج ہے۔ ہمارے کحل الجواہر کا امتحان اور اس میں جلد کامیابی کیسے ہو سکتی ہے؟ نگاہ ناپ کر کحل الجواہر لگائیے دو ہفتے کے اندر روشنئ آنکھ اور قوت بصارت بہت بڑھ جائیگی۔ آنکھ کے جملہ نقص دور ہونگے۔ عینک کی ضرورت نہیں رہیگی دھند ڈھلکہ آنسو بہنا سرخی سوزش کھجلی آنکھوں کے سامنے کا اندھیرا پلکوں کے اندر کے دانے دسرخی کو ہا [illegible] لکھنے پڑھنے سے آنکھوں کا تکان بہت جلد رفع کرتا ہے۔ اس سرمہ کو متواتر لگائیے پھر کمزور نگاہ سے سوئی میں تاگا [illegible] پڑوال۔ سبل۔ جالہ۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخونہ۔ [illegible] آنکھوں میں [illegible] جانے کو۔ پلکیں گر جانے والی بیماری کو مفید ہے کمزور آنکھ کو قوت دیتا ہے آنکھوں کا میل اور مواد صاف کرتا ہے اور جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ رات اور دن محنت اور مطالعہ یا باریک کام کرنے سے آنکھیں خراب نہیں ہوتیں **قیمت فی ماشہ** عہ [illegible]

نمک سلیمانی

یہ نمک معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتا اور اس کی قوتوں کا محافظ ہے۔ اس سے بھوک بڑھتی اور غذا اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے۔ کمی اشتہا پیٹ کا درد بدہضمی بند ہیضہ نفخ باؤ گولہ درد ریاح کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا جی متلانا اور تمام بیماریاں جو معدہ اور جگر کی سستی سے پیدا ہوتی ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ گنٹھیا کو بھی مفید ہے گردے اور مثانہ کو قوت دیتا ہے آنکھوں میں روشنی [illegible] نسیان [illegible] داغ [illegible] دور کرتا ہے داغ غم و ہم و زہر ہے۔ **قیمت** فی شیشی [illegible]

شربت مفرح حیات

عجیب سیر ہے [illegible] جواں ہے حرز طفلاں ہے اس کے استعمال سے وہ ہوئے قوی ہو جاتے ہیں۔ جن کے موجود ہونے سے عقل ہوش حواس حافظہ وغیرہ تیز ہوتے ہیں ضعف ناطاقتی سستی دور ہو جاتی ہے انسان کی صحت کی محافظ دوائی ہے تقویت اعصاب کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں چند روز میں ہی دل دماغ جگر معدہ میں پوری طاقت آ جاتی ہے اور ان کا فعل نہایت قوی ہو جاتا ہے وجع المفاصل۔ درد کمر نزلہ زکام زردی و بیرونقی چہرہ۔ نسیان۔ مالیخولیا مراقی۔ خفقان۔ رعشہ۔ فالج۔ کمی خون سیلان بول سرعت احتلام وغیرہ کے لئے واقعی اکسیر ہے۔ لطف یہ کہ اس سے مغز اور حرام مغز اور ہڈیوں کے گودے کو اس قدر طاقت پہنچتی ہے کہ ہڈیوں کے خانے گودے سے نہایت پر اور ٹھوس ہو کر ہڈیاں مضبوط ہونے لگتی ہیں اور پٹھوں میں یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ مضبوطی سے کام دینے لگتے ہیں یہ ایک بہت ہی عمدہ مفید ترین مزواتن ٹانک دوا ہے **قیمت فی شیشی** عہ

حبوب مسکین نواز

حبوب کیا ہیں سنیاس کا نچوڑ ہیں کایا کلپ بوٹیوں کی مرکب گولیاں ہیں جوگیوں سنیاسیوں کی گھوڑے چڑھی یہی گولیاں ہیں کیسہ دراز مسیحائے صادق سیاہ گولی بھی انہی کا نام ہے بعض اشتہاری مصنوعی حکیموں کی دکان کی ساری پونجی یہی گولیاں ہیں۔ جن کی صحیح ترکیب اور اصل اجزا کی پہچان سے بھی وہ واقف نہیں یہ گولیاں صرف اسی کارخانہ میں ہی صحیح ترکیب اور اصل ادویہ کو مہیا کر کے بنائی جاتی ہیں۔ جو قریباً سو سوا سو بیماریوں کے لئے کاربی علاج ہیں جس گھر میں یہ گولیاں موجود ہوں اس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں فی ڈبیہ عہ

مرہم عیسیٰ

مرہم کیا ہے سچ مچ کا معجزہ ہے جس نے تمام جہاں میں وہ شہرت پائی ہے جو آج تک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دنیا بھر میں سب سے اچھا پر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں جونکوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں گنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کی امیدگاہ متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مرہم اس کارخانہ سے منگائیے۔ ڈبیہ خورد ۲ آنہ [illegible]

کامیابی اور مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنی ہیں ہر ایک شخص ہر ایک کام میں جو اس کا مقصود و مطلوب ہو کامیاب ہونا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ کامیابی کے واسطے محنت شاقہ کی ضرورت ہے اور محنت شاقہ کے واسطے اعضاء اور قویٰ کی مضبوطی اور حافظہ اور ذہن و ذکا کی خوبی اور عمدگی درکار ہے نیز ضروری ہے کہ محنت کے وقت ملال یا افسردگی پژمردگی تکان اور کسل لاحق نہ ہو میں بوثوق تمام کامیابی کے خواہشمندوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مذکورہ بالا جملہ ضروریات کے واسطے **مفرح یاقوتی** کا استعمال ایک ثابت شدہ اور نہایت ہی صحیح اور تیر بہدف علاج ہے اور انشاء اللہ عنقریب وہ دن دکھلائی دیتا ہے کہ مصطلحات اور عام بول چال میں **کامیابی اور مفرح یاقوتی** آپس میں مرادف یکدگر لکھے پڑھے جاوینگے۔ مفرح یاقوتی میں غیر ملکوں کے معدنی اور زہریلی اجزا کا اور کسی قسم کے دجل و التباس کا قطعاً دخل نہیں یہ تو صرف دیسی مفرح اور مقوی ادویہ سے بنائی گئی ہے جن میں **یاقوت۔ مروارید۔ مرجان۔ زمرد۔ فیروزہ** کہربا۔ کستوری۔ عنبر۔ زعفران۔ ورق نقرہ۔ **ورق طلا** وغیرہ قیمتی اجزا شامل ہیں

مفرح یاقوتی

قیمت دس تولے للعہ

وزن ۵ تولے

جس قدر اعلیٰ درجے کی مفرح مقوی اور مبہی ہے اسی قدر اعلیٰ درجے کی لطیف نفیس خوش ذائقہ خوشگوار مرغوب القلوب والطبائع ہے اور ہر ایک آدمی ہر ایک موسم میں اپنی صحت اور قوت اور زندگی کی حفاظت اور تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے بغیر کسی قسم کی پرہیز کے استعمال کر سکتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا رتبہ تمام مقوی اور مفرح ادویہ میں جو آجکل مستعمل و مروج ہیں بالاتر ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت دیتی ہے اور دماغی قوے اور ظاہری و باطنی حواس کو تیز و روشن کرتی ہے سستی غفلت اور نسیان کو دور کرتی ہے اور دماغ نخاع اور اعصاب کی کمزوری اس کے استعمال سے کافور ہوتی ہے اور جیسی کہ وہ بذات خود اعلیٰ دوائی ہے ایسے ہی اس کے استعمال سے استعمال کرنے والے کو اعلیٰ اور مفید خیالات سوجھنے لگتے ہیں اور مردانہ ہمت پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مفرح یاقوتی اور بلند خیالی آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ مفرح یاقوتی کے استعمال سے طاقت توانائی اور حرارت غریزی بڑھتی ہے خون صالح پیدا ہوتا ہے جسم پرورش پاتا ہے دل دماغ اور جگر کی تقویت ہوتی ہے گردہ شش معدہ مثانہ کو طاقت ملتی ہے اس لئے اگر کوئی دوائی مربی بدن کے معزز خطاب سے مخاطب ہو سکتی ہے تو صرف یہی مفرح یاقوتی ہے اور بس۔ مفرح یاقوتی ہی ایک دوائی ہے جو قوت روحانی و جسمانی کو زائل نہیں ہونے دیتی اور قوت روحانی و جسمانی کا زوال باعث ہے ہجوم امراض کا۔ اس لئے مفرح یاقوتی اور ہجوم امراض آپس میں دو متناقص اور متضاد امور ہیں مفرح یاقوتی ہر ایک قسم کے ضعف کمزوری اور تکان کا استیصال کرتی ہے۔ مفرح یاقوتی نے جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہونے کی وجہ سے مصرعہ مشہورہ ”عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لئے“ اپنے واسطے ہی مخصوص ثابت کر دیا ہے۔ مفرح یاقوتی معشوقوں کی طرح اپنے استعمال کرنے والوں کے دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشتی ہے اور ان کے طبعی قوائے میں نمو اور چہرہ میں ملاحت اور آنکھوں میں رسیلا پن اور رنگ بدن میں خوشنما سرخی پیدا کر کے خود ان کو خوبصورتی کے لحاظ سے معشوق بنا دیتی ہے۔ مفرح یاقوتی ضعیف الباہ لوگوں اور کار از رفتہ بوڑھوں اور کثرت جماع وغیرہ سے ناکارہ شدہ نوجوانوں کی بڑی بھاری معاون بلکہ از سر نو زندگی بخش ہے۔ مفرح یاقوتی بوڑھوں کو جوان جوانوں کو نوجوان سست کو چست اور چست کو پھر تیلا بناتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھلاتی ہے۔ خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے۔ مفرح یاقوتی میں صرف جوانی اور عیاشی کی پیدا کی ہوئی بیماریوں کے استیصال کا خاصہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ صالح اور پاکباز نوجوانوں میں علم و ہنر کی تشویق اور کثرت محنت کی تحریص پیدا کرنے میں عدیم النظیر ہے اور ہجوم افکار اور جانکاہ محنتوں کی وجہ سے جو شکایات از قبیل ضعف دماغ و ضعف بصر و اختلاج قلب و کسل اعضا پیدا ہوئی ہوں ان کو اور دیگر ہجوم و تسم معدہ شش سینہ کے عوارض کو دور کرنے میں معدوم المثال ہے۔ مفرح یاقوتی کے استعمال میں صرف جوانوں ہی کی راحت کا سامان موجود نہیں ہے بلکہ بوڑھے بھی استعمال کر کے کمر اور گردن کے خم چہرہ کی جھریاں اعضا کا رعشہ دور کر سکتے ہیں اور درد کمر اور کھانسی اور نزلہ اور بدہضمی اور کثرت بول کی شکایت سے نجات پا سکتے ہیں۔ مفرح یاقوتی کا استعمال کرنے والے بوڑھے بے لطفی اور پژمردگی اور ناہوشوں سے خاص موقعہ کی شرمندگی نہیں دیکھینگے۔ مفرح یاقوتی میں یہ وصف بھی ہے کہ کمزوری اعصاب یا کسی اور وجہ سے جو دل کی کمزوری اور ہول۔ جی کا گرنا طالت معدہ۔ کلیجہ جلنا۔ بھوک نہ لگنا کھانا کھانے کے بعد دل ڈوبنا لاحق ہوتا ہے یہ سب مفرح یاقوتی کے استعمال سے اتاً فاناً مستاصل اور کالعدم ہو جاتا ہے۔ کمی و خرابی خون سے جب جسم پھیکا اور ناخن سفید ہو گئے ہوں اور چہرہ کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے تب مفرح یاقوتی کا استعمال فوائد اور منافع کثیر بخشتا ہے۔ مفرح یاقوتی کا استعمال نشئی اشیا مثلاً افیون چانڈو مدک گانجا چرس شراب وغیرہ کے استعمال کرنے والوں اور مذکورہ بالا نشئی اشیا کے برباد کردہ اور زندہ درگور لوگوں کے واسطے فی الواقع آب حیات ہے۔ جتنی طبعی رطوبتیں زائل اور برباد ہو چکی ہوں مفرح یاقوتی کے استعمال سے معاً از سر نو ملتی ہیں اور ان کی رونق و تازگی واپس آ جاتی ہے مفرح یاقوتی یقیناً مرض کے سبب اور مادہ فاسد کو جسم سے دور کرتی ہے اور طبیعت میں مرض کا مادہ دور کرنے کے لئے طاقت و قدرت پیدا کرتی ہے اس لئے کامل وثوق پورے دعوے اور کلی یقین کے ساتھ خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا اعراض و امراض کے استیصال اور علاج کے لئے یہی مفرح یاقوتی سریع الاثر کثیر المنافع و عدیم النظیر ہے۔ مفرح یاقوتی منگانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت مفصل فوائد اور طبی شہادتوں کی کتاب بھی [illegible]

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور نولکھا

عام اخبار

افواہ ہے کہ لندن کی انڈیا کونسل مین بابو آرسی دت صاحب ہندوستانی ممبر مقرر ہون گے۔

آتش زدگی مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ۔ دوشنبہ واقع ۱۶۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو ۹ بجے شب کے جبکہ ہوا زور شور سے چل رہی تہی۔ بازار بقہ تحصیل مانسہرہ (ہزارہ) یکانک مین آگ لگی اور تمام بازار مین پہیل گئی۔ ۵ گہنٹہ تک آگ برابر جلتی رہی۔ بعد مین بڑی کوشش سے فرو کی گئی۔ نقصان کا انداز ڈیڑھ لاکہہ لکہا جاتا ہے۔

آئندہ اجلاس نیشنل کانگریس شہر کلکتہ مین ہوگا

امریکہ کے ایک شہر مین ایک پاگل تار بابو ایک تارگہر مین جا گھسے۔ اصلی تار بابو موجود نہ تہا۔ ہر طرف تارین دینی شروع کر دین اور احکام جاری کر دئے جن سے فوراً تمام ملک میں کہلبلی مچ گئی۔ مگر جلد پکڑے گئے اور امن ہو گیا۔

مردہ زندہ ہوا محی الدین نامی گاڑی بان قصبہ ہاروی احاطہ بمبئی ۱۶ تاریخ صبح اچانک مر گیا۔ اہل محلہ نے تجہیز و تکفین کا سامان کیا۔ جب غسل دے کر کفن پہنانے لگے تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لوگ ہکے بکے رہ گئے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ مین اس اثنا مین عجیب عجیب قدرت کے مشاہدے دیکہتا رہا ہون مگر لوگون کی توجہ اب ادہر ہو چکی تہی۔ یہ اگلے دن آخر مر ہی گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح پر بہی صلیب پر بے ہوشی کی بیماری طاری ہو گئی تہی۔ پہر ایک دو دن مین اچھے ہو گئے اور آخر کشمیر مین جان بحق ہوئے

مخبر۔ امرت سر لکہتا ہے۔ مسلمانوں کے دو گروہ کثیر تعداد مین ہین۔ ۶۔ اپریل سے آجتک ان مین اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ جانبین میں کدورتین بڑہتی چلی جاتی ہین۔ حال مین کوچہ ڈیگران کٹڑہ مہان سنگہ کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ شروع ہو گیا ہے طرفین کا روپیہ عدالت مین ضائع ہو رہا ہے۔ روسائے امرت سر یا انجمن اسلامیہ کے معزز رکن تا حال کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں کر سکے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۱۔ جولائی کے اندر طاعون سے ۷۹۶ موتین ہوئین۔ احاطہ بمبئی ۲۰۰ ریاست میسور ۴۵۔ پنجاب ۴۰۸۔ صوبجات متحدہ ۱۴۴ بنگال ۱۴۰۔ برہما (دو ہفتہ کے اندر) ۴۰۰۔

جاپان جاپانی ترکی کونسل کو جو جاپانی زبان جانتے ہین۔ (؟) سلطان المعظم کا حکم ہوا ہے کہ وہ جاپان مین جاکر مذہبی کونگریس مین شامل ہون۔

کانسی کے سکے پیسے۔ دہیلے۔ پائیاں۔ اب تانبے کی نہ بنا کرین گی۔ کیونکہ تانبہ کی جگہ کانسی کا رواج ہندوستان مین ہونے والا ہے۔ جس کے پیسے پائیاں دہیلے ٹکسالوں مین بنا کرینگی

زار بڑے محتاط ہو گئے انگریزی بیڑہ روس مین جانے والا تہا زار روس نے اس لیے منع کر دیا آج کل جاہل رعایائے روس کا جوش ہے کہیں ان سے ایسی حرکت نہ ہو جاوے۔ جس سے دونون سلطنتون مین کشیدگی واقعہ ہو۔ فی الواقع زار نے بہت اچھا کیا۔

امیر کابل نے جدید شہر جبل السراج مین برقی طاقت پیدا کرنے کو ایک برقی انجنیر بھی منگوایا ہے جو فرنگی ہے۔ یہ طاقت دریا سے پیدا کرینگے۔ اسلحہ و گولہ بارود کے کارخانے کابل سے اٹھا کر جبل السراج مین قائم کرین گے۔

یہ نیا شہر خاص کابل سے شمال کی طرف ۲۵۔۳۰ میل فاصلے پر ہے یہ عجائبات کا مجموعہ ہوگا۔

مصر مین پھر انگریزوں کے خلاف جوش پہیل رہے ہین۔ چند عیسائیوں کو زد و کوب کیا گیا ہے۔

مہاراجہ کشمیر کے بلانے پر مہاراجہ بنارس کشمیر آنے والے ہین اور اپنے ساتھ اپنے ولی عہد کو بھی لاوین گے۔ آپ پشاور اور درہ خیبر کی بھی سیر کرین گے۔

۱۴۔ جنوری کو سرب سورج گرہن ہوگا۔ تبت اور سائبیریا مین یہ کل گرہن صاف نظر آوے گا۔

گورنمنٹ جرمنی اپنے سفیر جنوبی و مغربی ایران مین رکہنے کا انتظام کر رہی ہے۔ یہ بھی اپنی ٹانگ ایشیا مین اڑاتے ہین۔

حبیبیہ اسکول کابل کے متعلق امیر نے دربار مین بڑی سپیچ دی۔ اور کہا کہ اب تک اس کی کیون ترقی نہ ہوئی۔ آپ نے سرداروں کو تعلیم کی بابت بہت نصیحتین کین اور کہا کہ خدا نے چاہا تو یہ اسکول تمام افغانستان کے علوم کا مرکز ہوگا۔

بمبئی والے چاہتے ہین کہ ابتدائی تعلیم بچوں کو لازمی اور مفت دینی چاہیے کاش تمام انڈیا اس رائے کو تسلیم کرے۔

طہران مین ایک مولوی صاحب قید کئے گئے شاگرد طلبا نے انہیں جبراً چھڑا لیا لیکن کئی طالب علم مارے گئے شہر مین اضطراب تہا وہ اب رفع ہو گیا ہے۔

ملک یمن کے باغیون کے لئے ستر ہزار فوج ترک جائے گی۔

امیر کابل نے فوج کے سپاہیوں کی چھانٹ کی ہے جو سپاہی بڈہے کمزور کام کرنے والے نہ تھے ان کو نکال کر باہر کیا۔

اسکاٹ لینڈ مین ایک مچھلی کے پیٹ سے دس لاکہہ سات ہزار انڈے نکلے۔

پچہلے سال ہندوستان کی ریلوں پر جو حادثے ہوئے۔ ان کی تفصیل اس طرح بتلائی گئی ہے ٹرینوں کے حادثوں سے تین مسافر ہلاک ہوئے۔ اور ایک سو چالیس زخمی ہوئے۔ دیگر حادثوں سے ۱۱۵ ہلاک اور ۳۵۷ زخمی ہوئے۔ ملازمان ریلوی سے ۳۲۳ ہلاک اور ۵۷۷ زخمی ہوئے اور اپنی حماقت اپنی بے احتیاطی یا عمداً کی ذیل مین ۸۷۴ آدمی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے یہ نہ تو مسافروں سے تہے نہ ملازموں سے۔ گویا کہ کل ۱۱۳۰۵ آدمی قتل اور ۱۳۹۳ زخمی ہوئے تہے۔

پنجاب مین گورنمنٹ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کی اسامیوں کا نیا انتظام آخر کار جاری کر دیا گیا ہے کل اٹھائیس اسامیاں ہین ان مین ۹ ہندوؤں کے لئے اور ۹ مسلمانون کے لئے اور تین سکہوں کے لئے اور سات فرنگیون یا یوریشینون کے لئے ہین۔ سب سے زیادہ شرح تنخواہ کی ۴۰۰ روپیہ ماہوار تک قرار دی گئی ہے۔ اس کے متعلق لالہ سندر داس سوری ایم۔ اے ہین۔ جو لاہور مین سنٹرل ماڈل سکول مین بطور قائم مقام کے کام کرتے ہین۔ لیکن اصل مین ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے ہین کمترین درجہ تنخواہ کا جو ایک سو روپیہ کا تہا وہ ایک چالیس روپیہ کا قرار دیا گیا ہے اور ترقیوں کی مقدار کم از کم ۲۵ روپے اور زیادہ سے زیادہ ۸۰ روپے قرار دی گئی ہے اس جدید انتظام کی وجہ سے اخراجات مجموعی دو ہزار ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے۔

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا | نوائے دلکش تحقیق حق ہردم سناتا ہوں | خدایا بارور کر شاخ نخلِ آرزوئے دل | تیری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۶ء - دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے پھر الہام ہوا -

اِنّی اُحافظ کلّ من فی الدار

ترجمہ - میں حفاظت کرنیوالا ہوں اُن سب کی جو دار میں ہیں -

(۲) - اَرَدْتُ اَنْ استخلف فخلقتُ اٰدم

ترجمہ - میں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا -

۵ - اگست ۶ء - دن کیوقت یکدفعہ نصف حصّہ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہوگیا اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا اور سخت درد ہوتی تھی خیال گزرا کہ یہ فالج کی قسم نہ ہو تب دُعا کی گئی تو الہام ہوا -

(۱) ان اللہ علی کل شئً قدیر

(۲) ان اللہ لا یخزی المومنین

ترجمہ - خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہین کرتا -

اور ابھی صبح نہین ہوئی تھی - کہ خارق عادت طور پر صحت کلّی ہوگئی -

فالحمد للہ علےٰ ذٰلک -

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اس ہفتہ مین علیل رہی - مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت آرام ہے

اس ہفتہ مین ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب و برادر محبوب عالم صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی و میاں نبی بخش صاحب و محمد علی اشرف صاحب لاہور سے و میر حامد شاہ صاحب سیال کوٹ سے اور بعض دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمتین حاضر ہوئے -

میر حامد شاہ صاحب - کتبہ سیال کوٹ سے لائے جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر نصب کیا جائے گا - اس پر حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ نظم درج ہے -

مدرسہ تعلیم الاسلام ۴ - اگست ۱۹۰۶ء بروز شنبہ کھل گیا - مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ماسٹر عبد الرحیم صاحب وغیرہ دیگر استاد صاحبان اور اکثر طلبار جو ایام رخصت مین باہر گئے ہوئے تھے واپس آگئے - بعض طلبار تاحال واپس نہیں آئے ان کے والدین کو چاہیئے کہ بہت جلد ان کو قادیان روانہ کردین تاکہ ان کی تعلیم کے کام مین حرج نہ ہو - امتحان کے دن بہت قریب آرہے ہین -

مولوی احمد نور صاحب شاگرد مولوی عبد اللطیف صاحب اپنی شادی کی تقریب پر جہلم تشریف لے گئے ہین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب مولوی احمد نور کے ساتھ گئے ہین -

---

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب بدر - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - مجلس ناظم التعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ کل روپیہ بورڈنگ کے طلبار کا بجائے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام کے ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے نام آیا کرے اور ہیڈ ماسٹر یہ روپیہ حضرت مولوی نور الدین کے پاس جمع کرادیا کرے اور حسب ضرورت مولوی صاحب موصوف سے روپے لے کر خرچ کیا جایا کرے - آپ از راہ مہربانی بذریعہ اخبار اس نئے انتظام سے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کے سرپرستوں کو مطلع کردین تا وہ آیندہ ہیڈ ماسٹر کے نام روپیہ بھیجا کرین -

شیر علی - ہیڈ ماسٹر - عفی اللہ عنہ -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ چونکہ چند اشعار مین نے تصنیف کیے ہین امید کہ آپ کے اخبار صداقت آثار مین بعد اصلاح شائع فرما کر ممنون و مشکور فرمائین گے۔

اشعار مدحیہ در شان امام زمان سلمہ الرحمان

تاثیر کیا ہی میرزا تیرے سخن مین ہے
آب حیات تیرے ہی گویا دہن مین ہے
تشبیہ کس سے دُوں دُرِ دندان کو تیرے
اب قدر ایک ذرہ نہ دُرِ عدن مین ہے
جو لوگ تیرے در پہ ہیں کہتے ہین راتدن
یہ کیسی جا ہے اس کی نہ لذت وطن میں ہے
ہندوستان کا رتبہ بڑھا تیرے فیض سے
اب اُس کو فخر سارے زمین و زمن مین ہے
حاضر ہین تیرے در پہ ہر اک فن کے استاد
اب قادیان کو ناز ہر اک علم و فن میں ہے
تیرا وجود راہ ہدایت کا ہے چراغ
نورِ نبی ؐ ظہور تیرے پاک تن میں ہے
وحدت کے باغ کا تو عجب ایک پھول ہے
مانند تیرے گل نہیں باغ و چمن مین ہے
کس طرح تجھ کو دیکھوں یہی فکر ہے مجھے
ہے زر نہ میرے پاس نہ طاقت بدن میں کچھ
جو خاکپائے خادم مہدی ہے بالیقین
اس کا بھی ذکر ہوتا ہر اک انجمن مین ہے

عریضہ نیاز
سید رسول بخش احمدی ۔ المتخلص خاکپا ۔ مدرس مدرسہ کیرنگ
ضلع پوری (اوڑیسہ)

دُعا مدد ۔ برادرم محمد اکرم صاحب از چانگیریاں اپنے لڑکے غلام احمد کے واسطے صحت کے لئے دعا کی درخواست احباب احمدیہ کی خدمت مین کرتے ہین۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہین

نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب جو بعد تصحیح دوبارہ امرتسر مین طبع ہوئی ہے ۔ آریوں کے رد مین قیمت
تفسیر سورہ جمعہ ۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۴ر

ڈائری

القول الطیب

فرمایا ۔ میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دُعا اپنے انتہائی نقطے کو حاصل کرے ۔ تب ضرور اس کے متعلق کچھ اطلاع دیجاتی ہے ۔ اس مین شک نہین کہ جب انسان خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندگی کی دُعا قبول کرتا ہے ۔ لیکن بعض دفعہ خدا تعالےٰ اپنی بات منواتا ہے ۔ دو دوستوں کی آپس مین دوستی کے قائم رہنے کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ کبھی اِس نے اُس کی بات مان لی اور کبھی اُس نے اِس کی بات مان لی ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہمیشہ ایک ہی دوسرے کی بات مانتا رہے اور وہ اپنی بات کبھی نہ منوائے ۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ ہمیشہ اس کی دعا قبول ہوتی رہے اور اسی کی خواہش پوری ہوتی رہے ۔ وہ بڑی غلطی کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے قرآن شریف میں دو آیتین نازل فرمائی ہیں ۔ ایک میں فرمایا ہے ۔ **ادعونی استجب لکم** ۔ تم دعا مانگو ۔ میں تمہیں جواب دوں گا دوسری آیت مین فرمایا ہے ۔ **ولنبلونکم بشیٍٔ من الخوف والجوع** ۔ الخ ۔ یعنی ضرور ہے تم پر قسما قسم کے ابتلا پڑیں اور امتحان آئیں اور آزمائشین کی جا دین تاکہ تم انعام حاصل کرنیکے مستحق ٹھہرو ۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے ۔ لیکن جو لوگ استقامت اختیار کرتے ہین خدا ان کو ضائع نہیں ہونے دیتا ۔ دعا کے بعد کامیابی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا مصلحت الٰہی کوئی دوسری صورت پیدا کردے ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالےٰ کی طرف سے مل جاتا ہے ۔ ہمنے کبھی نہین دیکھا کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک جو ضروری ہے تضرع کی جاوے اور پھر جواب نہ ملے ۔

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو ۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہین سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام مین کروں گا تو یہ تلوار میرے سر مین لگے گی پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے ۔ اس کو یقین ہے ۔ کہ وہ تلوار اس کو دُکھ دے گی ۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے ۔ تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے ۔ خدا تعالےٰ کی یہ سنت نہین کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے جب ۴ ۔ اپریل کا زلزلہ آیا ۔ تو ہمارے عزیز محمد اسماعیل میڈیکل کالج مین پڑھتے ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تھا ۔ جب زلزلہ آیا ۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا ۔ لیکن جب زلزلہ گذر گیا اور ہوش ٹھکانے لگے ۔ تو پھر کہنے لگا ۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں نے رام رام کہا ۔ خدا تعالےٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دے دیتے ہین ۔ خدا تعالےٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ دن دنیا کے واسطے ایک غیر معمولی دن ہوگا جس سے لوگ جان لیں گے ۔ کہ خدا موجود ہے ۔ لوگ شیطانی خیالات مین ایسے بڑھے ہوئے ہیں کہ ایک قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہتے مگر خدا تعالےٰ جب چاہتا ہے تو وہ ایسی ہیبت ڈالدیتا ہے کہ لوگ تمام بدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ جب تک خدا کسی کو نہ کھینچے وہ کس طرح کھینچا جا سکتا ہے ہمارا بھروسہ تو صرف خدا پر ہے وہ قوم جو ہم کو کافر کہتی ہے ۔ اس سے ہم امید ہی کیا کر سکتے ہین ۔ خدا ہی سچا بادشاہ اور سچا حکمران ہے جب تک کہ آسمان پر کچھ نہین ہوتا زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا ۔

فرمایا ۔ طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے ۔ کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے ۔ کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ مین ہے خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہین کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے ۔ لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے ۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے ۔ بیماری کیوقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنیوالا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔

یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب جن کی بیوی کل شام کو فوت ہو چکی ہے۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ اب آپ صبر کریں تاکہ آپ کے واسطے ثواب ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کی خدمت بہت کی ہے باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونیوالا ہے مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے

لعزر والا واقعہ ہم اس جگہ انجیل میں سے نقل کر دیتے ہیں اور وہ اس طرح سے ہے۔

"ایک دولت مند تھا جو لال اور مہین کپڑے پہنتا اور روز روز شان و شوکت سے عیش کرتا تھا اور لعزر نام ایک غریب آدمی جو ناسوروں سے بھرا تھا۔ جسے اس کی ڈیوڑھی پر ڈال جاتے تھے اور وہ آرزو رکھتا تھا کہ ان ٹکڑوں سے جو دولتمند کی میز سے گرتے تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے آکے اس کے گھاؤ چاٹتے تھے اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے اسے لے جا کے ابرہام کی گود میں رکھا اور دولت مند بھی موا اور گاڑا گیا اس نے دوزخ کے درمیان عذاب میں ہو کے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور ابرہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو۔ اور اس نے پکار کے کہا کہ اے باپ ابرہام مجھ پر رحم کر اور لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی سے بھگو کے میری زبان ٹھنڈی کرے کیونکہ میں اس لَو میں تڑپتا ہوں۔ تب ابرہام نے کہا کہ اے بیٹے یاد رکھ کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور لعزر بُری چیزیں۔ سو اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے اور ان سب کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا ٹھہرا گیا ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہارے پاس جایا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے لوگ جو وہاں ہیں۔ اس پار ہمارے پاس آسکتے تب اس نے کہا پس اے پدر تیری منت کرتا ہوں کہ تو اسے میرے باپ کے گھر بھیج۔ کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں۔ تاکہ ان پر گواہی دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وے بھی اس عذاب کی جگہ میں آویں۔ ابرہام نے اسے کہا کہ ان کے پاس موسیٰ اور نبیا ہیں چاہئے کہ وے ان کی سنیں۔ اس نے کہا نہیں اے باپ ابرہام پر اگر کوئی مُردوں میں سے ان کے پاس جاوے وے توبہ کریں گے۔ اس نے اسے کہا کہ جب وے موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنتے۔ تو اگر مُردوں میں سے کوئی اٹھے۔ تو اس کی نہ مانیں گے۔"

نماز میں دعا نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہئے کیوں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورۂ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں۔ لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیوں کہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دعا کی جاوے۔ نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں نماز خود دعا ہے۔ دین و دنیا کے تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہئے۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح۔ سجدہ میں بعد تسبیح۔ التحیات کے بعد۔ کھڑے ہو کر رکوع کے بعد۔ بہت دعائیں کرو تاکہ مالا مال ہو جاؤ چاہئے کہ دعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہ جاوے ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔ دعا ایک علاج ہے۔ جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

اخویم مولانا مولوی مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ متکلف خدمت ہوں کہ براہ مہربانی چند سطور درج اخبار صداقت آثار فرما کر مشکور فرما دیں۔

۱۔ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد پندرہ یوم سے بسی کے شفاخانہ میں مامور ہے۔ بسی میں آتے ہی اس نے بڑا شور و شر برپا کیا لمبے لمبے لیکچر حضرت اقدس کی مخالفت میں بیان کرنے شروع کئے۔ لوگوں کو اپنے رسالے دکھلائے اور زبانی اپنے عقائد بیان کئے اور مسجد میں امامت کرانے لگے جس کا نتیجہ یہ سنا گیا کہ ……

لوگوں نے تقریباً دس یوم کے بعد ڈاکٹر صاحب کو تنگ کیا بدیں وجہ کہ آپ صریح طور پر رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بایں طرز انکاری ہیں کہ بغیر وسالت آنحضرت کے نجات مل سکتی ہے۔ جس کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ دیا کہ جب میں مرزا صاحب کی مخالفت میں تحریریں لکھ رہا تھا۔ مخالفت نے مجھے اس امر پر توجہ نہ کرنے دی اور یہ غلطی واقعی مجھ سے ہوئی میرا نجات کی نسبت یہ عقیدہ نہیں ہے۔ جو میں نے اپنے رسالہ جات میں شائع کیا ہے۔ عجیب عقائد ہیں جو نت نئے گھڑے جاتے ہیں۔

اب میں نجات کے بارے میں سابقہ تحریر کے برخلاف لکھ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب کو چاہئے کہ وہ پورا زور لگا دیں اور جس طرح چاہیں مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کے برخلاف تحریریں لکھیں مگر وہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ تھوڑے دنوں میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور اب تو آنحضرت سے انکاری ہیں اگر اب بھی نفسانیت فروخت نہ ہوئیں تو بہتر ہے کہ خدا سے انکاری ہوں مگر سلسلہ الٰہی اور ربانی سلسلہ کو کچھ بگاڑ نہیں سکتے افسوس کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب کے ان عقائد پر کہ بوجہ نہ فروخت ہونے انانیت کے مرزا صاحب کے مخالف ہوئے اور مرزا صاحب کی مخالفت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور اب چند وجوہات سے اپنے عقیدہ نجات کو بدلنا پڑا ہے۔ ناظرین غور فرماویں کہ یہ لیاقت اور قابلیت اور دیانت ڈاکٹر صاحب میں موجود ہے۔ تس پر ملہم ہونے کا دعویٰ اور ڈاکٹر صاحب کے لمبے لمبے لیکچروں کا یہ اثر ہوا کہ جب سے قصبہ بسی میں سے جہاں حضرت اقدس کا ذکر اذکار بہت کم تھا وہاں بہت سے لوگ تحقیق کے درپے ہو گئے چنانچہ آج ہی ایک شخص برکت …… ہو کر …… حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے ڈاکٹر صاحب کے ہم نہایت مشکور ہیں کہ ان کی اس تحریر سے سلسلہ حقہ کی تائید ہوتی ہے اور امید ہے کہ عنقریب بدر ……

درس قرآن

سورۃ الفلق

اس سورہ شریف کی تفسیر سے پہلے اس امر کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورہ کے شان نزول میں بعض مفسروں نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور اس قسم کے جادوگروں کے شر سے محفوظ رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی۔

اس واقعہ کو اگر احادیث میں دیکھا جائے اول تو اس حدیث کا راوی صرف ایک شخص ہے یعنی ہشام حالانکہ اتنے بڑے واقعہ کے واسطے ضروری تھا کہ کوئی دوسرا صاحب بھی اس کا ذکر کرتے۔ دوم اگر یہ واقعہ صحیح بھی ہو تو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت پر اس جادو کا کچھ اثر ہو گیا تھا۔ یا آنحضرت نے ان جادو کرنیوالے لوگوں کا کچھ پیچھا کیا تھا یا ان کو گرفتار کیا تھا۔

ہاں اسمیں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں اس قسم کے آدمی ہوا کرتے ہیں جن کا یہ پیشہ ہوا کرتا ہے کہ وہ لوگوں پر جادو کیا کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو خفیہ سازشوں اور شرارتوں کے ذریعہ سے لوگوں کو سزا دیتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ان کے پاس آیا ہے اور وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ اسواسطے ان کے پاس اپنی یہ خواہش لاتا ہے کہ میرا دشمن مر جائے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو جائے یا مجنون ہو جائے۔ تو وہ اس شخص کو ویسے ہی کوئی تعویذ سا بنا دیں گے یا کوئی تاگا گرہیں ڈال کر دینگے اور کہدیں گے کہ یہ کسی طرح اپنے دشمن کو کھلا دو یا اسکے گھر ڈالدو یا اور کوئی بات اس قسم کی بتلادیں گے۔ لیکن دراصل یہ صرف ایک ظاہری بات اس شخص کو دہوکھا دینے والی ہوگی اور خفیہ طور پر وہ اس کے دشمن کو کسی دوائی کے ذریعہ سے بیمار کرنے یا مجنون کرنے یا ہلاک کرنے پر کمر باندھینگے اور کسی نہ کسی حیلہ سے اس کام کو پورا کر کے اپنے جادوگر ہونے کا لوگوں کو یقین دلائیں گے۔

دوسرے قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو توجہ کے ذریعہ سے اس معاملہ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دوسروں کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ بھی ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں اور آجکل اس گروہ کی ایک بڑی جماعت امریکہ میں موجود ہے۔ ان کا مطلب بھی سوائے شرارت کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے پیشہ کو مخفی رکھتے ہیں ورنہ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو ہر جگہ گرفتار کر کے سزا دیتی ہے ایسے لوگوں کی شرارتوں سے بچنے کے واسطے انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ ہوشیار رہے اور ہوشیاری کا سب سے عمدہ اور اعلےٰ طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں انکی شرارت سے پناہ مانگی جائے۔

اس سورہ شریف سے پہلے سورہ اخلاص ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تذکرہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ان دو سورتوں میں اس فیضان کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر نہ ہونیکی ایک ظاہر دلیل یہ ہے کہ آنحضرت کو مسحور کہنا تو قرآن شریف میں کفار کا قول کہا ہے جو کہ جھوٹا قول ہے اور نیز خدا تعالیٰ کا کلام ہے واللہ یعصمک من الناس پھر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی یہودی کا جادو آنحضرت پر چل جاتا۔

اسجگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بیماری کے وقت بیمار کے حق میں دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے استمداد کرنا طریق سنت ہے۔ دوا کرنا بھی ضروری ہے مگر اس کے ساتھ دعا بھی چاہئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا من الاوجاع کلھا والحمی ھذا الدعاء بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ تمام دردوں اور بخار کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو کریم ہے خدا عظیم کی پناہ مانگتا ہوں کہ رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

اسطرح خدا تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگنے کی دعائیں بہت سی احادیث میں وارد ہیں جنمیں سے بعض بمعہ ترجمہ اس جگہ نقل کیجاتی ہیں۔

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ
پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت کی اس چیز کی برائی سے
مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سَبْعًا۔ بِسْمِ اللّٰهِ
جو پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں میں سات بار کہے اللہ کے نام سے
اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ
منتر پڑھتا ہوں کہ تجھ پر ہر چیز سے جو ایذا دے تجھکو بدی سے
كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ
ہر جان کے اور آنکھ سے حسد کرنیوالے کی اور شفا دے تجھکو
بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
اللہ کو نام سے منتر پڑھتا ہوں تجھ پر پناہ میں دیتا ہوں میں تم دونوں کو
التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ
اللہ کی کلموں کی جو پوری ہیں بدی سے ہر شیطان اور جانور ایذا دینے
كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ
والے کی اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کی سے مانگتا ہوں اللہ عظمت
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ
والے سے جو صاحب ہے عرش بڑے کا کہ شفا دے تجھکو۔ ساتھ نام اللہ بڑائی
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ
والے کے پناہ چاہتا ہوں اللہ کی جو عظمت والا ہے بدی سے ہر رگ جوش
وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ
مارنیوالی کے اور بدی سے دوزخ کی گرمی کے۔ رب ہمارا اللہ ہے جو
فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ
آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم ہے تیرا آسمان اور
وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
زمین میں جسطرح ہے رحمت تیری آسمان میں پس کر رحمت
رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا
اپنی زمین میں بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور چوک
اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ
ہماری تو ہے صاحب پاکوں کا اتار رحمت اپنی رحمت میں سے
رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا
اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر
الْوَجَعِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَاُ لَكَ
اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیرے
عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ اَللّٰهُمَّ
راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے اے اللہ
اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ
جلا تو مجھکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے واسطے اور مار مجھکو
اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
جسوقت ہو موت بہتر واسطے میرے۔ اے اللہ تیری پناہ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ
مانگتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے
وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
فیصلہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ چاہتا ہوں
مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
غم اور فکر سے اور ناتوانی اور سستی سے اور نامردی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ
وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

بیں سماعت ہوئی

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ الفلق پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝

کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ رب صبح کے اس چیز کے شر سے جو پیدا کیا ہے اور شر اندھیر کرنے والے کے سے جبکہ چھپ جاوے

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

و شر پھونکنے والیوں کے سے گرہوں میں اور شر حسد کرنے والے کے سے جبکہ حسد کرے

با محاورہ تفسیری ترجمہ اسطرح سے دعا مانگ میں اپنے اس پروردگار کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں جو اندھیرے کو دور کر کے صبح کی روشنی پیدا کرتا ہے اس کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں اُن تمام چیزوں کی بدی سے جو پیدا ہوئی ہیں۔ اور اندھیرا کرنیوالے کی شرارت سے جبکہ وہ چھپ جاوے اور انکی شرارت سے جو گرہوں میں پھونکیں دیکر مخلوق الٰہی کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد پر کمر باندھے۔

یہ سورہ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ اسمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد پانچ آیتیں ہیں اور تیئیس ۲۳ کلمے ہیں اور چہتر ۷۴ حروف ہیں۔

فلق۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ پھٹ کر پیدا ہو جیسا کہ دانہ جو کہ زمین میں بویا جاتا ہے اور جب اس کو نمی پہونچتی ہے تو وہ پھٹ جاتا ہے اور اسمیں سے ایک بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی فلق صبح کو بھی کہتے ہیں کہ رات کی تاریکی پھٹ جاتی ہے اور اسمیں سے صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ زجاج کا قول ہے الفلق الصبح۔ لان اللیل ینفلق عنہ الصبح و یفرق۔ فعل بمعنے مفعول۔ فلق صبح کو کہتے ہیں کیونکہ رات سے صبح نکلتی ہے اور جدا ہوتی ہے۔ اسجگہ فعل مفعول کے معنوں میں آیا ہے۔ اسکی مثال ہے ھو ابین من فلق الصبح۔ ایسا ہی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں بیان ہوا ہے کہ وہ فالق الاصباح ہے رات کے وقت جب تمام دنیا پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو بادشاہ اور سپاہی امیر اور غریب سب برابر ہو جاتے ہیں۔ تاریکی میں شناخت نہیں ہوسکتی کہ دشمن کون ہے اور دوست کون ہے کونسی چیز مفید ہے اور کونسی چیز ضرر دینے والی ہے لیکن جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے تو انسان

اور اس چیز سے مجھے فائدہ حاصل ہوسکتا ہے اور اس سے نقصان کا احتمال ہوسکتا ہے گویا اسمیں انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار اگرچہ ہم اپنی نادانی اور بے علمی اور گناہگاری کے سبب ایک ظلمت اور تاریکی در تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن تیری وہ ذات ہے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دیتی ہے اور روشنی اور نور پیدا کر کے دکھ دینے والی چیزوں سے انسان کو بچانے والا تو ہی ہے پس تو ہی ہم پر رحم فرما کیونکہ تیرے حضور میں ہم تمام تاریکیوں کے شر سے پناہ گزین ہوتے ہیں۔

قال الراغب فی لغات القرآن۔ الفلق شق الشئ و ابانۃ بعضہ عن بعض یقال فلقتہ فانفلق۔ قال تعالیٰ فالق الاصباح و قال فالق الحب والنوی و قال فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق و قولہ تعالیٰ قل اعوذ برب الفلق الفلق بالتحریک قیل ھو ضوء الصبح و انارتہ والمعنیٰ قل یا مخاطب اعتصم و امتنع برب الصبح و خالقہ و مدبرہ و مطلعہ متی شاء علیٰ ما یری من المصلحۃ فیہ و یقال ھو الخلق کلہ لانھم ینفلقون بالخروج من اصلاب الاباء و ارحام الامہات کما ینفلق الحب من النبات و یقال الفلق ما ینفلق عن الشئ و ھو یعم جمیع الممکنات لانہ جل شانہ فلق ظلمۃ عدمہا بنور ایجادھا

ترجمہ۔ فلق کسی شے کے پھٹنے کو یا بعض سے بعض کو جدا کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عربی میں کہتے ہیں فلقتہ فانفلق یعنے اسے پھاڑا پس وہ پھٹ گیا۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الاصباح یعنے صبح کا پھاڑنیوالا ظاہر کرنیوالا۔ نمودار کرنیوالا اور ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الحب والنوی دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والا اور اُن سے درخت بنانیوالا اور ایسا ہی قرآن شریف میں آیا ہے فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق۔ پس ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنی جماعت کو دریا میں لے چل پس وہ دریا پھٹ گیا اور جماعت کے واسطے راستہ ہوگیا اور لشکر صاف نکل گیا۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق کہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ پروردگار فلق کے اس جگہ لفظ فلق حرف لؔ کی زبر کے ساتھ ہے اور اس کے معنے ہیں صبح کی روشنی اور اس کا چمکنا اور

اس کے یعنے یہ ہیں کہ اسے مخاطب حفاظت طلب کر اور پناہ مانگ اس رب کے حضور میں جو صبح کا رب اور خالق اور مدبر ہے اور اس کے چڑھانیوالا ہے جب چاہے اور جس کے لئے اسمیں صلاحیت دیکھے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اسجگہ فلق سے مراد تمام مخلوقات ہے کیونکہ وہ سب کا سب مذکر کے اصلاب سے اور مونث کے ارحام سے نکلے ہیں۔ ایساہی دانہ پھٹتا ہے تو اس سے سبزی نکلتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فلق وہ ہے جو کسی شئے سے پھٹ کر جدا ہوتی ہے اور یہ عام ہے تمام مخلوقات پر کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے عدم کی ظلمت کو پھاڑ کر اس کو وجود کی روشنی میں لاتا ہے۔

اور فلق کے ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو ذات صفحہ عالم سے ان ظلمات اور تاریکیوں کو محو کرنے اور مٹا دینے پر تمام قدرت رکھتی ہے اسے یہ بھی طاقت اور قدرت ہے کہ جو شخص عاجزی کے ساتھ اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے پناہ جو ہوتا ہے وہ اس کے تمام خوف اور دہشت کو دور کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں صبح کا طلوع ہونا آغاز فرحت و سرور کی مثال ہے کہ جسطرح آدمی تمام رات طلوع فجر کا انتظار کرتا ہے اسیطرح خایف و عائذ نجاح و فلاح کے طلوع صبح کا انتظار کرتے ہیں۔ بہر تقدیر خدا تعالیٰ کے حضور پناہ مانگنی چاہیئے تمام مخلوق کی برائی سے۔ موذی آدمی جن درندے وحشی جانور سانپ بچھو وغیرہ سے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب اس سورہ شریف کے عجائب فوائد میں بیان کرتے ہیں کہ ایکدفعہ لاہور میں ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیں کچھ کام ہے۔ چنانچہ وہ مجھے مسجد چینیاں میں لے گیا اور مسجد میں داخل ہونے سے پہلے بیان کیا کہ چند لوگ جمع ہیں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ایک غیر معمولی مجمع ہے اور مباحثہ کے واسطے اکھاڑا الگ پایا گیا ہے۔ قبل ازیں مجھے ہرگز خبر نہ تھی کہ اس کام کے واسطے میں اسجگہ لایا گیا ہوں۔ میں نے ہنوز نماز پڑھی نہ تھی میں نے ان لوگوں کو کہا کہ یہ گفتگو کا موقع ہے معلوم نہیں کہ اسمیں کتنی دیر ہو جائے آپ لوگ نماز پڑھ چکے ہو اور میں نے ہنوز پڑھنی ہے۔ اسواسطے بہتر ہے کہ میں پہلے نماز پڑھ لوں۔ اس سے میرا منشا تھا کہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کر لوں اور پھر ان کے ساتھ گفتگو کروں۔ کیونکہ بغیر امداد الٰہی کچھ کام نہیں بن سکتا۔ چنانچہ وضو کرکے میں نماز میں کھڑا ہوا اور یہی سورہ فلق پڑھنی شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی سے دعا کی

کہ اے خداوند کریم تو رب الفلق ہے ایک رائی کے دانے کو جو ناکارہ سمجھکر پھینک دیا جاتا ہے اور بیکار جانا جاتا ہے اور کوئی اسکی طرف توجہ نہیں کرتا اگر تو چاہتا ہے تو وہی دانہ ایک بڑا درخت بن جاتا ہے اور اسکی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں اور ہزاروں لوگ اس کے سائے کے تلے ارام کر سکتے ہیں۔ اے خدا اگر میں ناکارہ گٹھلی کیطرح ہوں تو تو رب الفلق ہے۔ تو مجھپر رحم فرما۔ اور میری پرورش کر۔ غرض اسیطرح بہت دعا کرکے اور نماز کو ختم کرکے میں ان لوگوں میں آبیٹھا۔ تب خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں کا اظہار اسطرح سے ہوا کہ وہ شخص جو میرے ساتھ مباحثہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس نے بجائے اس کے کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کسی مسئلہ کا ذکر شروع کرتا ایک اور حدیث جو ان معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی تھی پیش کر دی اور کہا کہ آپ اس کا مطلب مجھے سمجھا دیں میں نے ان تمام لوگوں کو جو جمع تھے سنا دیا کہ دیکھو یہ حدیث حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی اور یہ ایک علیحدہ بات ہے جو اس شخص نے پوچھی ہے۔ اس شخص نے بھی کہدیا کہ ہاں یہ جدا امر ہے۔ مباحثہ بعد میں دیکھا جائیگا۔ سردست میں اس حدیث کا مطلب مولوی صاحب سے سمجھ لوں۔ سامعین اسپر برانگیختہ ہوئے اور اس شخص پر خفا ہو کر چلدیئے۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ نے ہمکو ان کے شر انگیز منصوبہ سے محفوظ رکھا۔

کعب حبار فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک لق و دق جنگل ہے اسکا نام فلق ہے جب وہ کھولا جاتا ہے تو سارے دوزخی اسکی شدت گرمی کیوجہ سے چیخنے لگتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کی تہ میں ایک کنواں ہے جسے فلق کہتے ہیں۔ اسپر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو اسمیں سے ایک ایسی سخت آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیختی ہے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں مگر سب سے صحیح تر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فلق صبح کو کہتے ہیں یا دانہ اور گٹھلی کے پھوٹنے اور اگنے کا نام ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب کنوئیں میں ڈالے گئے تھے۔ تو آپکے گھٹنے میں سخت درد ہوا (شاید گرنے کے سبب چوٹ لگی ہو) ایسا سخت درد ہوا کہ تمام رات جاگتے ہوئے گذری۔ یہانتک کہ طلوع صبح کا وقت ہو گیا۔ تب ایک فرشتہ نازل ہوا جس نے آپ کو تسلی دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگو وہ اس درد کو دور کر دیگا۔ حضرت یوسف نے اس فرشتے کو کہا کہ تو دعا کر میں آمین کہونگا۔ چنانچہ اس فرشتے نے دعا کی اور حضرت یوسف نے آمین کی۔ تب خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور وہ درد تھم گیا اور ان کو آرام ہو گیا۔ تب حضرت یوسف نے دعا کی۔

کہ اسوقت جسقدر بیمار ہیں اور مصیبت میں ہیں ان سب کو آرام دیا جاوے فرشتے نے اس دعا پر بھی آمین کی اور کہتے ہیں یہی سبب ہے کہ صبح کے وقت ہر بیمار کو تھوڑا بہت افاقہ ہو جاتا ہے وہ دعا حضرت یوسف کی مفصلہ ذیل الفاظ میں تھی۔

یا عدتی فی شدتی و یا مونسی فی وحشتی

اے میرے ہتھیار میرے مصائب اور اے میرے مونس میری وحشت

و یا راحم غربتی و یا کاشف کربتی

اور اے رحم کرنیوالے میری غربت پر۔ اور اے میری گھبراہٹ کے دور کرنیوالے۔

و یا مجیب دعوتی و یا الٰھی و الٰہ ابائی

اور میرے دعا کے قبول کرنیوالے۔ اور اے میرے معبود اور میرے باپ دادوں کے معبود

ابراھیم و اسحٰق و یعقوب۔ ارحم صغر سنی

اے ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کے معبود میری چھوٹی عمر پر رحم فرما

و ضعف رکنی و قلۃ حیلتی یا حی یا قیوم

اور میرے ضعف رکن پر رحم فرما۔ اور میرے حیلہ کے کم ہونے پر رحم کر۔ اے حی۔ اے قیوم

یا ذوالجلال والاکرام

اے صاحب جلال اور اکرام

من شر ما خلق۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا۔ اس کے شر سے۔ یعنی تمام پیدائش الٰہی ہیں جو اشیاء انسان کے واسطے مضر اور خراب اور تکلیف دہ ہیں ان سب سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ چاہتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ شر ما خلق سے مراد شیطان ہے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی شئے انسان کے واسطے موجب شر اور دکھ اور تکلیف نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ شر ما خلق سے مراد جہنم ہے گویا کہ انسان خدا تعالےٰ کے حضور جہنم سے پناہ چاہتا ہے۔ بہرحال اسمیں تمام موذی اور دکھ دینے والے اور خدا سے دور رکھنے والے اشیاء سے خدا کے حضور پناہ مانگی گئی ہے خواہ وہ شیطان ہو یا جن یا موذی حیوان مثل بچھو سانپ شیر وغیرہ۔

غاسق۔ اندھیرا کرنیوالا۔ ہر ایک چیز جو تاریکی اور ظلمت پیدا کرے۔ غاسق رات کو کہتے ہیں اور غسق تاریکی کو کہتے ہیں کیونکہ رات تاریکی پیدا کرتی ہے۔ اسواسطے وہ غاسق ہے اور غسق برد کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ رات بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ غاسق ثریا کو بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا گرنا عموماً وبا اور بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور غاسق میں سورج کو بھی کہتے ہیں جبکہ غروب ہو جاوے اور چاند کو بھی کہتے ہیں۔

جبکہ اس کو گہن لگے۔ غاسق سانپ کو بھی کہتے ہیں جبکہ وہ کاٹ کھائے اور ہر ایک ناگہاں آنیوالی چیز جو ضرر پہنچائے۔ یا بھیک مانگنے والا جبکہ وہ تنگ کرے تو اسکو بھی غاسق کہتے ہیں۔ غرض ہر ایک چیز جو انسان کو ظلمت روحانی یا جسمانی میں ڈالے اس کو غاسق کہتے ہیں۔ جب رات بہت تاریک ہو تو عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں **غسق اللیل** اور جب آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں تو کہتے ہیں **غسقت العین** اور جب زخم پیپ سے بھر جائے تو کہتے ہیں **غسقت الجراحۃ**

وقب کے معنے ہیں چھپ گیا۔ وقب کے اصلی معنے ہیں کسی شے میں داخل ہونا۔ ایسا کہ وہ نظر سے غائب ہو جاوے۔

حدیث شریف میں آیا ہے روی ابو سلمۃ عن عایشۃ انہ اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدھا واشار الی القمر وقال استعیذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب

ابو سلمہ نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ کا ہاتھ پکڑا اور چاند کیطرف جبکہ وہ کسوف میں تھا اشارہ کر کے فرمایا کہ اسکی شر سے اللہ تعالیٰ کی حضور پناہ مانگ کہ یہ اندھیرا کرنیوالا ہے جبکہ چھپ جائے۔

النفثٰت فی العقد۔ گرہوں میں پھونکنے والیاں

النفثٰت النفخ مع ریق۔ نفث کے معنے ہیں پھونکنا جنمیں تھوک بھی ہو۔ گرہ میں پھونکنا جیسا کہ جادوگر لوگ تاگو نمیں گرہیں ڈال کر پھونکتے ہیں۔ اور لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ اس کا اثر ہوتا ہے۔ گرہ میں پھونکنا اور گرہ دینا یہ ایک محاورہ ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی کام میں رکاوٹ ڈالنے کے واسطے کوشش کرنا جیسا کہ وہ لوگ جو جادوگری کا پیشہ رکھتے ہیں۔ اپنی جھوٹھی جادوگری میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے خفیہ تدابیر کرتے ہیں۔ ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ فلاں آدمی کو ہم نے جادو کے ذریعہ سے بیمار کر دیا ہے اور دراصل کسی خفیہ ذریعہ سے اس قسم کی دوائیاں اس شخص کو کھلا دیتے ہیں۔ جن سے وہ بیمار ہو جائے پس ایسے خفیہ شریر لوگوں کی شرارت سے بچا رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے

حاسد۔ حاسد وہ ہے جو یہ خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شے ہے وہ اس کو مل جاوے۔ بسا اوقات اس حد میں اس شخص کو نقصان پہونچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے۔

لفظ حاسد کو اس جگہ نکرہ رکھا ہے معرفہ نہیں رکھا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حسد ہمیشہ برا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جائے تو وہ حسد محمود ہے۔

اِس سورۃ میں انسان کے جسمانی فوائد کے واسطے دعا ہے اور اگلی سورۃ میں روحانی فوائد کی باتیں مندرج ہیں۔

یہ سورۃ بھی بجائے خود ایک جامع دعا ہے جنمیں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگی گئی ہے۔

(۱) تمام مخلوقات کے شر سے

(۲) تاریکی کرنیوالی اشیاء کے شر سے

(۳) مخالفانہ مخفی تدابیر کرنے والوں کے شر سے

(۴) حاسد کے شر سے

فقرہ اول میں دراصل سب شامل ہیں۔ اور فقرہ دوم و سوم و چہارم اسکی تشریح ہیں۔ یعنی وہ تمام چیزیں جو خداتعالیٰ نے پیدا کی ہیں ان میں جو امر اس قسم کا ہے کہ کسی انسان کے واسطے موجب تکلیف اور دکھ اور ضرر ہو سکتا ہے ان سب سے خداتعالیٰ ہم کو بچائے اور محفوظ رکھے۔

دنیا میں جسقدر مفاسد پیدا ہوتے ہیں وہ یا تو بسبب تاریکی اور ظلمت کے پھیل جانے کے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی تھی لوگ روحانیت کی باتوں سے بے خبر تھے۔ نصاریٰ مریم اور یسوع اور حواریوں کے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ایرانی آتش پرستی میں مصروف تھے کئی کروڑ دیوی دیوتاؤں کے آگے پیشانی رگڑنے میں مصروف ہورہے تھے تب آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دنیا میں چمکا اور مخلوق الٰہی کے واسطے موجب ہدایت کا ہوا۔ سو یا تو مفاسد خود تاریکی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اور یا مخالف دشمن لوگ شرارت کے ساتھ تاریکی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور فاسد لوگ از روئے حسد کے فساد مچا کر اصلیت کو چھپانا چاہتے ہیں یہی حال ہر زمانہ میں اور ہر نبی اور مامور کے وقت ہوتا ہے۔ آجکل بھی زمانہ میں ایک بڑی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور تمام قومیں اصلیت کو چھوڑ کر گمراہی کیطرف جا رہی ہیں اسواسطے ضرورت کے موافق خداتعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی ایک نور پیدا کیا ہے جو تمام ظلمات کو دور کر دیتا ہے۔ اور مخلوق کو ہدایت کے راہ پر لاتا ہے۔ اس کے مخالف چاہتے ہیں کہ حق پر پردہ ڈالدیں اور لوگوں کو ہدایت کے حصول سے محروم رکھیں۔ لیکن خداتعالیٰ اپنی باتوں کو پورا کرے گا اور اپنے بندے کی صداقت کو روز روشن کیطرح نمایاں کرنا اسی خدائے قادر کا کام ہے جسکو کوئی روک نہیں سکتا

اس سورہ شریف میں جو قرآن شریف کی آخری سورتوں میں سے ہے اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک بڑا فتنہ ہوگا ایک بہت بڑا شر اٹھے گا۔ اور وہ ایسے وقت میں ہوگا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ زمانہ میں سے تاریکی کو دور کرنے کے واسطے ایک صبح کو نمودار کرے گا کیونکہ وہ رب الفلق ہے اور رات کے بعد دن کو لاتا ہے۔ اور تاریکی کے بعد نور پیدا کرتا ہے۔ اُس شر سے بچنے کے واسطے تمام مسلمانوں کو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ بڑا بھاری شر ہے۔ اُس شر کا پیدا کرنے والا خفیہ کارروائیاں بہت کرے گا اور چھپ چھپ کر اپنی سازشیں دین حق کے برخلاف نہایت جد و جہد کے ساتھ کرے گا۔

چنانچہ ظاہر ہے کہ جسقدر خفیہ کارروائیاں مشن کا دجال اسلام کے برخلاف کرتا ہے۔ ایسی کارروائیاں پہلے کبھی کسی نے نہیں کیں۔ ایسے ایسے راہوں سے اسلام پر حملہ کرنے کے واسطے کوشش کیجاتی ہے کہ عوام تو سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس معاملہ میں کیا درپردہ شرارت ہے لیکن خداتعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے جس نے نمودار ہو کر ان تمام پردوں کو پھاڑ دیا ہے اور دجال کا دجل کھول کر لوگوں کو دکھا دیا ہے تاکہ مخلوق الٰہی اس کے شر سے بچی رہے اور اس کے پھندے میں نہ آئے۔

افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خداتعالےٰ کے اس نور کو اپنی مونہہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ نور الٰہی ضرور غالب آئے گا اور اس کے مخالف سب نامراد اور ناکام مریں گے۔

(احمد بیگ)

تجلّی

۲

گذشتہ پرچے میں ہم رسالہ تجلی کے نام اور مقصد پر مفصل بحث کر چکے ہیں۔ اب اس پرچے میں اس کے بعض مضامین پر مختصر ریویو کیا جاتا ہے۔

سب سے اول اس امر کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ میں انجیل کے متعلق جو عقیدہ پادری صاحبان نے بیان فرمایا ہے وہ ان کی حالت کے جلد روباصلاح ہونے کی طرف اچھی امید دلاتا ہے۔ اسلامی عقائد کے مطابق کہ انجیل حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی۔ عیسائیوں سے ہمیشہ مطالبہ کیا جاتا تھا کہ قرآن شریف میں جس انجیل کا ذکر ہے وہ پیش کرو تو عیسائی لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ یہی انجیل جو ہمارے پاس موجود ہے۔ یہی حضرت عیسےٰ کی انجیل ہے۔ اور اس پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض اہم ہے۔ اگرچہ اس بات کا ہمیشہ کافی جواب دیا جاتا تھا کہ اس انجیل پر تو خود لکھا ہے کہ متی مرقس اور لوقا کی انجیل تاہم عیسائی لوگ ہٹ دہرمی سے ہمیشہ یہی جواب دے دیا کرتے تھے کہ اس کے سوائے اور کوئی انجیل نہ تھی اور مسیح کی انجیل یہی ہے۔ لیکن اب اس رسالہ کے نمبر ۳ صفحہ ۱۱۱ میں نہایت صفائی کے ساتھ یہ لکھا گیا ہے کہ ”نہ تو خود **مسیح نے کوئی لکھی ہوئی کتاب چھوڑی نہ رسولوں (یعنی حواریوں) نے کوئی ایسی بات لکھی۔** جو مسیحیوں کے درمیان وہی حیثیت رکھے۔ جو مثلاً یہودیوں کے درمیان توریت کو یا محمدیوں کے درمیان قرآن کو ہے۔ موجودہ اناجیل میں خواہ مسیح کے حالات یا اقوال کو اس طور پر قلمبند کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ مسیح کی زندگی کی کامل تاریخ یا اس کے اقوال کا کامل مجموعہ کہلانے کے لائق سمجھا جائے بلکہ ان کی طرز تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ **فقط مسیح کے ان اقوال یا حالات کا جو رسول اپنے وعظ و نصیحت میں بیان کیا کرتے تھے مجموعہ ہیں جو رسولوں کے ہمراہی یا سامعین بطور یادداشت کے لکھ لیا کرتے تھے۔**“

اس عبارت میں پادری صاحبان نے نہایت وضاحت کے ساتھ انجیل کی (ڈیفی نیشن) یعنی تعریف کر دی ہے اور صفائی کے ساتھ بتلا دیا ہے کہ موجودہ اناجیل نہ یسوع نے لکھی نہ لکھائی نہ اس کے زمانہ میں لکھی گئی نہ حواریوں نے لکھی نہ لکھائی۔ بلکہ یہ صرف ان یادداشتوں کا مجموعہ ہے جو حواریوں کے سامعین بطور نوٹس کے لکھ لیا کرتے تھے۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ ایسی کتاب کیا اس قابل ہے کہ اس کو کتب مقدسہ میں شامل کر لیا جاوے کجا ایک الہامی کلام جو نبی پر نازل ہو اور نبی خود اس کو اپنے سامنے لکھائے اور یاد کرائے اور کجا نبی کے بعد تیسری پشت کے ایک رپورٹر کے نوٹس۔ پھر اس لکھنے والے کا شیاک پتہ نہیں کہ کون تھا۔ نیک تھا یا بد تھا۔ مخالفوں میں سے تھا یا موافقوں میں سے تھا ممکن ہے کہ کسی مخالف نے لکھی ہو جیسا کہ آج کل اخبار نویسوں کے رپورٹر ہر ایک وعظ اور لیکچر کے نوٹس اپنے اخبار کے واسطے لکھ لاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجائے خود صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ بلکہ وہ موسےٰ کی شریعت کے ایک خادم تھے اور ان کا مشن اس سے بڑھ کر نہ تھا کہ ایک آنے والے عظیم الشان صاحب شریعت آخری نبی کی خوش خبری دیں اور بنی اسرائیل پر حجت تمام کر کے ان کے درمیان نبوت کا خاتمہ کر دیں اور وہ انجیل یعنی خوش خبری جو حضرت عیسےٰ لائے وہ یہی پیش گوئی کی خوش خبری تھی اس لحاظ سے یہ ضروری نہ تھا کہ ان پر کوئی کتاب نازل ہوتی اور دراصل ان پر کوئی کتاب نازل ہوئی بھی نہیں۔ لیکن ان کے اقوال جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ بھی صرف اس صورت میں قابل اعتبار ٹھہر سکتے ہیں۔ جبکہ ان کے راوی قابل اعتبار اور ثقہ اور معروف آدمی ہوں برخلاف اس کے اناجیل کے مصنفین کا اول تو پتہ ہی نہیں کہ وہ بزرگ کون تھے کہاں کے رہنے والے تھے۔ کس قماش کے آدمی تھے بعض محققین یورپ کے نزدیک تو ان کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ یہ سب فرضی اور جعلی قصے ہیں جن کی کوئی بنیاد ہی نہیں)۔ لیکن بعض محققین کی یہ رائے ہے کہ متی مرقس وغیرہ لوگ تو گذرے ہیں لیکن انھوں نے کوئی ایسا قصہ نہیں لکھا جو ان اناجیل میں موجود ہے بلکہ ان قصوں کے لکھنے والے اور لوگ تھے اور خواہ مخواہ یہ قصے ان کے نام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں غرض یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ عیسائی صاحبان نے بالآخر یہ بات مان لی ہے کہ موجودہ اناجیل دراصل انجیلیں نہیں ہیں بلکہ سنے سنائے قصے ہیں جو مسیح سے بہت زمانہ بعد ایسے لوگوں نے لکھے تھے جو حواریوں کے وعظوں کے سامعین تھے اور بس۔

جیسا کہ ضروری تھا اس رسالہ کا ایک حصہ ہمیشہ ایک فسانے پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ ایک جھوٹا قصہ ہے یہ قصہ متواتر ہر رسالہ میں درج ہوا کرتا ہے اور رسالہ کے چند ورق ہر ماہ اس قصے سے پر ہوتے ہیں۔ اس کو میں نے ضروری اس واسطے کہا ہے کہ عیسائی تعلیم کو جھوٹے قصوں اور افسانوں کے ساتھ اس قدر تعلق اور دلچسپی ہے۔ کہ عیسائی لٹریچر کا یہ جزو اعظم ہے۔ یورپ امریکہ میں ہزاروں بزرگ عیسائی ایسے ہیں جن کا پیشہ یہی ہے کہ وہ رات دن جھوٹے قصے لکھا کریں اور ان کی فروخت سے اپنا پیٹ بھرا کریں اس کی بناء صداقۃً اناجیل سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے میرا مطلب یہ نہیں کہ انجیل ایک جھوٹا قصہ ہے گو بعض محققین کی یہ بھی رائے کہ موجودہ انجیل صرف جھوٹے قصے یا ناول تھے۔ کسی بیوقوف نے ان کو مذہبی کتاب سمجھ کر ان پر اپنے مذہب کی بنیاد ڈال لی۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو۔ کم از کم اس امر میں کسی کو انکار نہیں اور خود عیسائی لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ تیسری صدی میں کوڑیوں ایسی انجیلیں موجود تھیں جن میں سے موجودہ اناجیل کو بطور قرعہ اندازی کے چھانٹ لیا گیا تھا اور اس قرعہ اندازی کا طریقہ بعض لوگ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ تمام انجیلوں کو ایک میز پر رکھ کر ایک بشپ صاحب نے ان انجیلوں کو زور سے ایک لکڑی ماری جو کتابیں میز کے نیچے جا پڑیں وہ جعلی اور جھوٹی سمجھی گئیں اور جو میز کے اوپر رہ گئیں وہ سچی اور اصلی خیال کی گئیں۔

بہرحال اس میں شک نہیں کہ ابتدا زمانہ میں بہت سی اناجیل اس قسم کی لکھی گئی تھیں جو کہ جھوٹی اور جعلی تھیں اور اس لحاظ سے جھوٹے قصوں اور فسانوں کی ابتدا عیسائی دین میں

خودنمائی میں سے ہی شروع ہوئی تھی اور وہ طریق آج تک ویسا مقدس اور پاک خیال کیا جاتا ہے کہ بہتیرے ریش دار اور بے ریش پادری جو سچائی کے بڑے مدعی ہوتے ہیں۔ دین عیسوی کے پھیلانے کی خاطر ایک جھوٹا قصہ اور افسانہ لکھ دینا ایک ثواب عظیم خیال کرتے ہیں۔

غالباً اسی لحاظ سے اس رسالہ میں ایک افسانہ کا ہمیشہ لکھا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک رسالہ میں اس کا ایک حصہ ضروری درج ہوتا ہے۔

چراغدین اس رسالہ کی تازہ خصوصیات میں سے یہ ہے کہ چراغدین ساکن جموں جس کو عیسائی صاحبان مولوی چراغدین صاحب کر کے لکھا کرتے ہیں اور جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئی کے مطابق طاعون سے مر گیا تھا اس کی یادگار قائم کرنے کے واسطے اس رسالہ میں چند ورق خاص کئے گئے ہیں۔ ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ ایک مسلمان کے ساتھ عیسائیوں کو ایسی دلچسپی کس طرح سے پیدا ہو گئی کہ اس کی یادگاریں مذہبی رسالوں میں قائم ہونے لگیں۔ سو واضح ہو کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ چراغدین دراصل پوشیدہ عیسائی تھا اور اس کے عقائد اور میل ملاقات اور محبت کے تعلقات سب عیسائیوں کے ساتھ تھے۔ اور اس میں مسلمانوں والی کوئی بات نہ تھی۔ سوائے اس کے مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے سبب اور مدت العمر ان کے درمیان رہنے کے سبب وہ بظاہر اسلامی لوگ میں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس کا تعلق دلی دراصل مسلمانوں کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

علاوہ ازیں بڑا سبب اس امر کا کہ عیسائیوں نے اس کی یادگار قائم کی ہے یہ ہے کہ اس کا دعوے مسیح ہونے کا تھا۔ اور اپنے اس دعوے میں اس کو ویسی ہی ناکامی ہوئی جیسی کہ یسوع کو اپنے دعوے میں ناکامی ہوئی تھی۔ جس طرح یسوع بغیر اس کے کہ کسی معاملہ میں بھی اس کو فتح حاصل ہوئی ہر طرف سے ذلت اور نامرادی کا منہ دیکھ کر بقول یہود و نصاریٰ صلیب پر مارا گیا اور لعنتی موت مارا۔ اسی طرح چراغدین بھی مسیح ہونے کا دعوے کر کے اور بغیر اس کے کہ کوئی کام ایسا کر دکھاتا جس سے اس کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ایک بیکسی کی حالت میں ناکامی اور نامرادی کے ساتھ۔ اپنے دو بیٹوں کو طاعون سے مرتا دیکھ کر چند روز میں خود بھی طعمۂ طاعون ہو گیا اور اس کے تھا کہ وہ [illegible]ک میں مل گئے ہیں کہ عیسائیوں کو بہ سبب شامت اعمال ہمیشہ ایسے ہی مسیح اور نبی ملتے آئے ہیں جو بالآخر ناکام رہیں اور اپنے مخالفوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا ہو کر ناکام مر جاویں۔ اس واسطے انہوں نے اس مسیح کو بھی بڑی خوشی کے ساتھ اپنے بزرگوں میں شامل کیا اور اپنے رسالہ میں اس کی یادگار قائم کر دی۔ اس لحاظ سے ہم عیسائیوں کی دانائی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں یادگار کے واسطے یسوع کا ٹھیک نمونہ قائم کر دیا ہے۔

بالآخر ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ رسالہ ہر طرح سے مذہبی دنیا میں ایک دلچسپ رسالہ ہوگا۔ کیوں کہ اس کے ذریعہ سے عیسائی دین کی حقیقت پر روشنی پڑتی رہے گی اور اصل حالت کھلتی رہیگی۔ اور اگر مناسب دیکھا گیا تو ہم بھی انشاء اللہ اس کی خدمت گاہے گاہے کرتے رہیں گے۔

رسید زر

۲۴۔ جولائی ۱۹۰۶ء۔ ۱۱۲۴ حکیم مقصود علی صاحب — عا ۱۲/
۲۵۔ " " " مُنشی رستم علی صاحب — ہے/
۲۵۔ " " " میاں غلام احمد صاحب — عا ۱۲/
۲۵۔ " " " سید محمد حکیم صاحب — عہ
۲۵۔ " " ۱۱۵۹۔ راجہ خان صاحب — عا ۱۲/
۲۶۔ " " ۱۱۶۵۔ ممتاز الدین صاحب — عا ۱۲/
۲۶۔ " " " نعمت اللہ خان صاحب — عا ۱۲/
۲۶۔ " " " عبد الرحمان صاحب — عا ۱۲/
۲۶۔ " " مولا بخش غلام حسین صاحب اجرت اشتہار — عہ
۲۶۔ " " ۱۳۰۵۔ فتح الدین صاحب — عا ۱۲/
۲۶۔ " " ۹۶۹۔ احمد علی صاحب — عا ۱۲/
۲۷۔ " " " چودہری مولا بخش صاحب قیمت براہین — ۱۲/
۲۸۔ " " " عزیز الرحمان صاحب — عا ۱/
۳۰۔ " " ۲۰۵۔ غوث محمد صاحب — عا
یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ ۱۴۳۔ محمد افضل صاحب — عا ۱۲/
" " " ۲۵۔ سردار احمد صاحب — عا ۱۲/
" " " " محمد امیر صاحب — عہ ۸/
" " " ۱۹۵۔ غلام حیدر صاحب — عا ۱۲/
" " " ۱۵۱۔ قاضی خواجعلی صاحب — عا ۱۲/
" " " " فیاض علی صاحب — عہ ۴/
" " " ۲۸۵۔ محمد بخش صاحب — عا ۱۲/
" " " ۹۰۔ عبد العظیم صاحب — عا ۱۲/

چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم

اس مرحوم بھائی کا ایک خط مجھے ملا ہے جو کہ انہوں نے شاہ پور کی سرکاری ملازمت مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار مشاہرہ کی چھوڑ کر قادیان میں مبلغ ۲۵ ماہوار کی ملازمت قبول کرنے کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اجازت حاصل کرنے کے واسطے لکھا تھا۔ چوں کہ اس خط سے مرحوم کے سوانح اور ان کے اخلاص اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو امید ہے کہ بہتوں کے واسطے ایک نمونہ بنے اس واسطے ہم وہ خط مع اس کے جواب کے جو حضرت نے لکھا۔ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرحوم کا یہ دلی مدعا تھا کہ قادیان میں اس کی موت ہو۔ چنانچہ اس کی خواہش خدا تعالےٰ نے پوری کی اور بہشتی مقبرہ میں اس کو جگہ ملی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
بحضور منبع علوم ربانی و مخزن انوار و فیوض رحمانی واقف رموز حقانی و کان گوہر معانی حضرت اقدس مرسل یزدانی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ حضور کے حکم سے اپنے درد دل کی داستان گذارش بندگان عالی کرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اس واسطے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔

۲۔ اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا کہ خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلہ محبت بھڑکا ہوا تھا۔ سال ۱۸۹۰ء یعنی ایام طالب علمی سے جبکہ خاکسار ابھی انٹرینس میں تعلیم پاتا تھا۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودہواں سال جا رہا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تعلق میں روز افزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی۔ اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوط رسی کے ذریعہ عالم تاریکی سے ایک بین روشنی کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اور الفت و محبت قلبی نے تو ایسی ترقی کی۔ کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایام زندگی حضور کی بابرکت اور سراپا نور خیز قدموں میں گذاروں۔ جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہو کر حسنات دارین سے مستفیض و بہرہ مند ہوں۔

کیونکہ جب ایسا مبارک زمانہ پایا ہے اور ایسی نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی ہے۔ تو اس کی قدر نہ کرنا (اور ایسی) نعمت الٰہی سے وقت پر متمتع نہ ہونا محض شومئی قسمت کا باعث ہے۔

۳۔ چوں کہ دل میں بڑے ذوق کے ساتھ اس امر کی گدگدی و چاہت لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد دل و دماغ نے یہی مشورہ و فتوے دیا۔ کہ مرسل صادق کی مبارک قدموں ہی میں زندگی گذارنا ہمارا مقصود بالذات ہونا چاہئیے اس لئے اس غرض کے حصول کے لئے کئی بار یہاں دار الامان کے مقیم احباب و برادران کو تصدیعہ دیتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ نومبر ۱۹۰۵ء میں مکرمی اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے نے ایک ایسی صورت پیدا بھی کر دی تھی کہ خاکسار اسی وقت مستقل طور پر یہاں آجاتا۔ مگر کچھ ناسازئی قسمت و مخالفوں کی سعی سے اس وقت کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہ ہوا کیوں کہ اس وقت مخالف آریہ افسروں نے عمداً وقت پر رخصت سے استفادہ نہ کرنے دیا۔ حالانکہ اس وقت حضور کی جانب سے بھی آنے کے لئے اجازت ہو چکی تھی۔

اس وقت عاجز کی نہایت ہی مکرم و محسن و فخر قوم جناب مخدومی و مکرمی مولوی عبد الکریم صاحب نے جن الفاظ سے خاکسار کو خطاب کیا تھا وہ الفاظ اب تک عاجز کے لوح قلب پر نقش بر سنگ کی طرح منقش ہیں جو یہ ہیں۔ "حج و حج دونو ہاتھ آویں۔ پھر آنے میں کیا تامل ہے۔ اس نعمت کے لینے میں ہرگز توقف نہ چاہئیے۔"

سو واقعی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جب ہر دو چیزیں حاصل ہو جاویں پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئیے اول الذکر کے لئے تو مامور و مرسل الٰہی کی صحبت و خاکپائے کا شرف کافی۔ امر دوم کے لئے وجہ معاش کا ذریعہ۔ جب دونوں مل جاویں۔ پھر اور کسی چیز کی کیا ضرورت؟

۴۔ وہ پہلا موقعہ تو جاتا رہا تھا کیوں کہ میرے توقف کرنے سے مکرمی مفتی صاحب کی تجویز ہو گئی۔ مگر اس کے بعد بھی دل میں یہی تڑپ لگی رہی۔ کہ کسی طرح اس ہادی و مہدی زمان کے مبارک قدموں میں رہنے کا موقعہ ملے دل خاکسار تو پہلے ہی سے آتش محبت سے شعلہ زن ہو رہا تھا۔ مگر اب یہاں آکر اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر یہ دل کے ساتھ محسوس کیا ہے۔ کہ خصوصاً میرے جیسے مذاق کے انسان کے لئے دار الامان سے باہر رہنا تو زندگی کا عبث گذارنا ہے۔

خاکسار پہلے دو ماہ کی رخصت لے کر آیا تھا مگر دو ماہ کے گذرنے پر ہرگز دل نہ چاہا کہ وطن کو رخ کروں۔ کیوں کہ وطن میں بے وطنی اور قادیان میں وطن نظر آتا ہے۔ مجبوراً تین ماہ کی اور رخصت لی۔ اس صورت میں اب چوتھا ماہ جا رہا ہے۔ اب تو دن بدن دل کی یہ حالت ہے کہ یہاں سے نکلنا ایک موت نظر آتا ہے۔ رات دن اسی دعا میں تھا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی گذارہ چل سکے۔ تو حضور کے مبارک قدموں میں رہنے کی سبیل بن جائے۔ جو اصلی مدعا ہے۔ الحمد للہ کہ ایک ایسا امر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس سے خاکسار کے گذارہ کی بھی پوری صورت پیدا ہو گئی ہے اور انتظام بھی مستقل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دفتر میگزین میں کلرک کی جگہ خالی تھی۔ وہاں میرے قدیمی مکرم و محسن جناب مخدومی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے عاجز کے لئے ۲۵ ماہوار کی مستقل تجویز فرمائی ہے اور کل بالمواجہ پختہ وعدہ فرمایا ہے اور خود آپ ذمہ اٹھایا ہے کہ جب تک میگزین کا وجود ہے بشرط زندگی اقل درجہ ۲۵ روپیہ ماہوار تک میں تنخواہ دینے کا ذمہ وار ہوں اور اگر اس میگزین کے کام میں ترقی ہوتی گئی جو ضرور بفضلہ تعالےٰ ہوگی۔ تو اس میگزین کی ترقی کے ساتھ تمہاری بہبودی و ترقی کا خیال بھی رہے گا اول تو وہی رازق حقیقی ہی ہر کسی کا کفیل ہے اور اپنے سچے دل و ایمان کے ساتھ اسی کی کفالت پر نظر ہے اور نابکار جیسے متوکلوں کا تو خاص اُسی پر ہی بھروسہ ہے مگر مولوی صاحب موصوف نے بھی جو وعدہ فرمایا ہے اور ذمہ داری اُٹھائی ہے۔ اس پر بھی خاکسار کو پوری تسلی ہو چکی ہے اول تو جس قادر مطلق کے ارادے و منشار سے اس میگزین کا پودہ لگایا گیا ہے وہ خود ہی اس کی ترقی۔ استحکام و پا بحالی کی صورت و ذرائع پیدا کرتا رہے گا اور بفضلہ تعالےٰ اس پودہ کی جڑیں پورا استحکام پکڑیں گی۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوگی اور یہ بڑی عمر پائیگا۔ بفرض محال اگر کوئی صورت دگرگوں بھی ہو تو میگزین کی عمر بالمقابل ہماری اپنی عمر کے کیا ہستی ہے۔ خاکسار خود اپنی عمر پر کیا اعتبار کر سکتا ہو یہی غنیمت ہے کہ یہ چند روزہ ایام زندگی صادق مامور کی پاک صحبت و معیت میں گذر جاویں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت غیر متناہی حاصل ہو سکتی ہے

۵۔ یہ ۲۵ ماہوار کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں عاجز کا بخوبی گذارہ چل سکتا ہے۔ خاکسار بچپن سے بالکل سادگی سے زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی صورت فراخی نکل آوے تو وہ تو اس جواد کریم کا خاص رحم ہے۔ اس کی نعمت کے لینے سے کون انکار کر سکتا ہے ورنہ ویسے تو میں معمولی قلیل سے قلیل چیز پر بھی اکتفا کر سکتا ہوں۔

خاکسار تو اس کو ایک خاص ترحم و فضل الٰہی سمجھتا ہے کہ ایک تو گذارہ کے لئے صورت نکل آئی۔ دوم پیارے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک عمدہ موقعہ حاصل ہوا جو عین دلی منشار تھا اور جس کے عرصہ سے درپے تھا۔

۶۔ یہ مسئلہ کہ جس نیک کام کرنے کے لئے صافی نیت و سچے دل کے ساتھ انسان کوشش کرتا ہو خواہ بظاہر وہ کیسا ہی مشکل کام ہو۔ اللہ تعالےٰ "الاعمال بالنیات" کی بنا پر اس کو اس کام میں ضرور ہی کامیابی بخشتا ہے۔ آج عاجز کو روز روشن کی طرح کھل گیا ہے۔ خاکسار کئی سال سے اس مدعا کے درپے تھا۔ مگر اب چار پانچ ماہ سے تو برابر اس مدعا کے حصول کے لئے خلوص نیت سے دعا میں لگا رہا کئی دفعہ استخارہ کئے اور دعاؤں میں نوبت ہی کثرت کی۔ ان دعاؤں و استخاروں کے بعد خوابیں بھی دیکھیں۔ جن سب کا ماحصل یہی تھا کہ اس جگہ دار الامان میں دنیا مفاد دارین کے لئے ضروری ہے اور اسی میں کامیابی ہوگی۔ بلکہ بعض اوقات دعا کی حالت میں غنودگی سی آئی اور اس غنودگی میں اس فائز المرامی کا تمام نقشہ دکھلایا گیا۔ مگر باوجودیکہ متعاہ سے اس قسم کی خوابیں آرہی تھیں۔ مگر پھر بھی خاکسار دعاؤں میں لگا رہا۔ ان تمام کیفیات کا تذکرہ مجملاً اپنے قدیمی عزیز بھائیوں برادرم مکرم مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ و برادرم مخدوم مفتی محمد صادق صاحب سے کیا جو میرے ہموطن و ابتدائے بچپن کے عزیز اور ابتدائی واقف ہیں۔ ان کا ہی خاکسار کے ساتھ اتفاق رائے ہوا کیوں کہ وہ ابتدا سے جانتے تھے۔ کہ خاکسار کس مذاق و مشرب کا آدمی ہے اور یہ بھی ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عاجز کی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے۔ اور مناسبت رکھتی ہے کہ دار الامان میں رہے۔

یہ روز افتادہ خاکسار حضور کی خاص دعاؤں سے بھی استفادہ و استفاضہ کر ہی رہا تھا۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالے نے اس نعمت کے حصول کے لئے ذرائع خود بخود پیدا کر دئے اور ایک صورت گذارہ بھی نکل آئی یہ سب بطفیل دعائے آں قبلہ دارین کے اللہ تعالے کا خاص فضل ہے ورنہ یہ نابکار عاجز کس رعایت کا مستحق تھا کہ اس قدر ذمہ واری کے وعدہ بھی دئے جا رہے ہیں۔

اُس قادر مطلق سچے مربی و حقیقی محسن کے ہزار ہزار سجدات شکر بجا لاتا ہوں۔ جس نے اس خوشی کے دن دیکھنے کی امیدیں دلائی ہیں اور اسی ذات ستودہ صفات جامع کمالات پر بھروسہ ہے کہ وہ بے نیل المرام عاجز کو نہ چھوڑیگا۔

اب کل سے پختہ اُمید لگنے لگی ہے کہ رحمت الٰہی سے کچھ بعید نہیں ہے کہ عاجز جیسے ناکارہ کو بھی ہی مستقل طور پر اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقعہ نصیب کرے۔

۷۔ جس قدر حال عرض ہوا ہے وہ صرف خاکسار کی اپنے ذاتی مفاد تک محدود رہا۔ اب دیکھتا ہوں کہ اگر خاکسار کو اس جگہ دارالامان میں رہنا نصیب ہو جاوے تو صرف یہی نہیں ہے کہ اس کا فائدہ خاکسار کے وجود تک ہی محدود رہے گا۔ بلکہ اس کا فائدہ خاکسار کی بڑی برادری و رشتہ داری تک بھی اگر فضل ایزدی شامل حال ہو تو پہنچ سکیگا۔ بلکہ رفقا و احباب بھی اس سے اثر سے خالی نہ رہیں گے۔

سردست میرے بھائیوں کے لڑکے جو ۹۔۱۰ کے قریب ہیں میری اس جگہ رہائش کے توسل سے اس جگہ دارالامان کے سکول میں آکر داخل ہو جاویں گے اور اس جگہ تعلیم پاویں گے۔ ان کا یہاں آنا صرف میری یہاں کی رہائش سے وابستہ ہے اور میرے اور ان کے تعلق سے دیگر متعلقین کی آمد و رفت شروع ہو جاوے گی جو بفضلہ تعالے ان کی ہدایت و فیض یابی کا باعث ہوتی جاوے گی اور اس تعلق سے کیا عجب ہے کہ اس نواح کے اور بھی بہت سے لڑکے اس جگہ آکر تعلیم پاویں کیونکہ ابتدا میں صرف تحریک چاہیئے۔ پھر پیچھے خود بخود کام چل پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ذریعہ تحریک کا اس طرف پیدا نہیں ہوا۔ اپنی جانب سے تو کوشش ہے۔ آگے اس کوشش میں خود اللہ تعالے برکت ڈالیگا۔ اس طرف کی مہر شاہی و اوہام پرستی کا اثر اسی طرح سے انشاء اللہ تعالے ٹوٹیگا۔ جب تک طلبا و دیگر لوگ اس جگہ کی آمد و رفت کے ذریعہ سے تبدیلی خیالات نہ کریں اور یہاں کے روحانی خیالات سے متاثر و منور نہ ہوں تب تک مہر شاہی مزورانہ طلسمات کا زنگ ان کے زنگ آلودہ دلوں سے محو و زائل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کرے کوئی ایسی ہی سبیل پیدا ہو کہ مہر شاہی بت ان کے دلوں کے مندروں سے ٹوٹ جائے۔ آمین ثم آمین۔

۸۔ باقی رہا معاملہ ابتلا۔ ابتلاؤں سے بچانا بھی اسی ذات مقدس کا کام ہے اور اُسی سے ہر وقت دعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہر معصیت و ابتلا سے محفوظ و مامون رکھے۔

ویسے تو ابتلا کا میدان ہر جگہ وسیع ہے کسی خاص جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی ذات جامع کمالات ہی کا تصرف ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی جگہ خالی نہیں بلکہ مقابلتہً یہ دارالامان کی سرزمین اور جگہوں کی نسبت ابتلاؤں کی سپر ہے۔ کیا بلحاظ روحانیت ہو کیا بلحاظ جسمانیت ہو۔ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے تو آب زلال حیات ابدی کا حوض کوثر موجود ہے جس کے پینے سے ابد الاباد تک پیاس نہیں لگتی۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہاں کے تیار شدہ دل تو کچھ ایسے ابتلاؤں کی برداشت بھی کر سکتے ہیں۔ اور یہاں کے سکول معرفت کے تعلیم یافتہ روحیں ایسے ابتلاؤں سے چنداں گھبراتی نہیں ہیں۔ ورنہ کسی دیگر جگہ کے جیفۃ الدنیا کے طالب کو تو اگر ذرا سا بھی ابتلا آجائے۔ تو اس کو اپنے وجود تک ہوش نہیں رہتی۔ دور کیوں جائیں۔ خود ہمارا اپنا واقعہ سال ۱۹۰۵ء کا حضور کو بخوبی یاد ہوگا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک مقدمہ . . . . . بن گیا تھا جس کے واسطے حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے بہت کچھ عرض کیا تھا۔ اور بطفیل دعائے آں حضرت بفضلہ انجام کار بریت و خلاصی تو ہو گئی تھی۔ مگر سال بھر کی مقدمہ بازی سے جس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور جس قدر خرچ کی زیر باری ہوئی تھی وہ حاجت بیان نہیں۔ اڑھائی ہزار روپیہ سے بڑھ کر خرچ مقدمہ ہو گیا تھا۔

وہاں شاہ پور میں خاکسار کی موجودہ حالت بھی کچھ ابتلا سے کم نہیں ہے۔ جو . . . . . . افسر ہے۔ بوجہ عناد مذہبی کے سخت مخالف ہے۔ خود . . بھی اُس کے ورغلانے سے ایسی کوشش میں ہیں کہ اگر موقعہ لگے تو نہ صرف موقوفی تک اکتفا کریں بلکہ اس سے بڑھ کر نقصان پہنچا دیں۔ معمولی بجا آوری فرائض الٰہی تک میں سخت تنگی کرتے ہیں۔ چنانچہ مکرمی اخویم مرزا اللہ بخش صاحب و جناب حافظ محمد اسحاق صاحب سب اور سیر خود یہ تمام حال مشاہدہ کر آئے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس ایسے سینکڑوں دینی ابتلا ہیں۔ جو دنیوی اشغال کی حالت میں انسان کو ان میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ یہاں دارالامان میں تو اللہ تعالے کا ہر طرح سے فضل ہے۔ کہاں دارالامان کی رحمت خیز سرزمین اور کہاں جیفۃ الدنیا کا دیگر زاد و بوم عالم۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

۹۔ جملہ حالات کو بہ حیثیت مجموعی زیر نظر لانے کے بعد خاکسار کے دل میں تو ایک ایسا جوش پیدا ہوا ہوا ہے کہ

مرا قبول نگردد ادارالامان کی سرزمین سے قدم باہر رکھنا محال۔ بلکہ ایک قیامت سے کم نہیں۔

اگرچہ پہلے حضور کی ایک دفعہ اجازت ہو چکی ہوئی ہے کہ خاکسار اس جگہ آجاوے اور اسی سابقہ [illegible] اب یہ دوسرا موقعہ پیش آیا ہے۔ مگر موجودہ موقعہ کے لئے بھی حضور کی منظوری ضروری خیال [illegible] مودبانہ خواستگار اجازت ہوں۔ اور ساتھ ہی ملتجی دعا بھی کہ اللہ تعالے اس رہائش میں برکت ڈالے اور جن اغراض کی بنا پر یہ سعی کار خیر کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات حسنہ سے اس احقر کمترین خادم حضور کو بہرہ مند فرما دیں۔ کیا ہی خوش قسمتی کی وہ گھڑی ہوگی۔ جس لمحہ میں اس دہن مبارک سے حکم اجازت نفاذ پاکر اس خادم کی روح و روان کی تر و تازگی و شادابی کا باعث ہوگا۔ اور اس نیم مردہ جسم و جان میں از سر نو روح حیات پھونکی جاوے گی۔ کیوں کہ اس حکم اجازت پر ہی نابکار کی آیندہ قسمت کا فیصلہ ہے اور یہ حکم اب ایسے اجلاس سے صادر ہونا ہے جس کے آگے کوئی اپیل ہی نہیں

حُسن اتفاق سے آج روز جمعہ آگیا ہے۔ اس واسطے یہ بھی ایک فال سعید خیال کر کے اس عریضہ نیاز کے ذریعہ علی الصباح ہی شرف باریابی حاصل کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ چوں کہ تقسیم برکات کا دن اور اعلیٰ انعم آلہی کے عطا ہونے کی گھڑی ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ اس سخاوت مجسم در سے خاکسار کی یہ مودبانہ گذارش خالی از قبولیت نہ جاوے گی۔ والسلام

جواب باصواب کا منتظر حضور کا کمترین خادم

احقر العباد اللہ داد عفی اللہ عنہ احمدی کلرک شاہ پور حال قادیان

معروضہ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء

مذکورہ بالا خط کا جواب

از جانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کا خط اول سے آخر تک تمام پڑھ لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری نوکری جو پچاس ۵۰ روپے آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہر بین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور ۲۵ روپیہ پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے۔ لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت، اور اخلاص اور توکل علی اللہ کا جوہر اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں یہ سچ ہے کہ عمر ناپائیدار اور اس جگہ کی معیشت از بس تنگ ہے اور بہرحال خدا تعالے رزاق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر یہ فرض کر لیں۔ کہ کسی دن میگزین کا سلسلہ بند ہو جائیگا۔ مگر خدا تعالے کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا۔

ہرگز از راہ حکمت نہ بند در سے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

سو آپ کے صدق و ثبات پر نظر کر کے میری رائے یہی ہے۔ کہ آپ توکلاً علی اللہ اس نوکری کو لعنت بھیجیں اور یہی بہت غنیمت سمجھیں اور بالفعل ۲۵ روپیہ پر قناعت کریں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۳ء

ڈاکٹر عبد الحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"انی مھین من اراد اھانتک"

اس میں شک نہیں کہ خدا تعالے کے مامور سچے ہوتے ہیں اور انکی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ وہ شخص بڑا ہی نامنصف اور جاہل ہے جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتا۔ کتب مذہبی کو چھوڑ کر صرف تاریخ کا مطالعہ کیا جاوے۔ تو صاف پتہ ملتا ہے کہ سرکش مخالفوں نے انبیاء اور ماموروں پر کبھی فتح نہیں پائی بلکہ ہمیشہ نامراد اور ذلیل ہوئے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو دیدہ و دانستہ تکذیب نہیں کرتے اور بعض صداقتیں ان کی سمجھ میں نہیں آئیں ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہرگز سخت معاملہ نہیں کرتا۔ مگر وہ لوگ اس امر سے بالکل بری کبھی نہیں اگر کوئی صداقت سمجھ میں نہ آوے تو اس کا سمجھنا انسان کا لازمی فرض ہے۔ آہستہ آہستہ عقلی اور دماغی قوتیں ترقی کر کے درجہ کمال تک پہنچتی ہیں ہر شخص کو حقائق اور معارف کی تلاش میں اور جستجو میں اپنی عقل سے کام لینے کا اور اللہ تعالے سے گڑگڑا کر نیک دعا کرنے کا اختیار ہے جو شخص اپنی عقل سے کام نہیں لیگا یا دعا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا۔ کہ وہ عرفانیت سے محروم کیا جاویگا

تھوڑے عرصہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے حضرت اقدس کی نسبت نہایت ناپاک خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اب ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے محققانہ رنگ میں مخالفت کی ہے یا نفس امارہ کی ان کے خیالات میں ملونی ہے۔ میرے نزدیک جو تحسین یا مخالفتیں خدا تعالے کے لئے کی جاویں۔ وہ نہایت ہی مبارک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مقام پر خوب مولوی حکیم نور الدین صاحب کو نمونہ اسلام کے لقب سے ... صاحب اوراق سے ترانی سکتے حاصل کر سکا ... ہے اس ... ڈاکٹر صاحب کی معلوم نہیں کیا مراد ہے کیا مولوی صاحب کی ظاہری صورت نمونہ اسلام ہے یا ان کی باطنی اور ظاہری ہر دو حالت۔ حضرت نور الدین صاحب کا ڈاکٹر صاحب سے عرصہ تک روحانی اور جسمانی تعلق رہا ہے۔ پس ایسی حالت میں ڈاکٹر صاحب کا فقرہ نمونہ اسلام صورت ظاہر پر ہرگز چسپاں نہیں ہوتا۔ اب میں ڈاکٹر صاحب سے عجز کے رنگ میں دریافت کرتا ہوں کہ جو نمونہ اسلام حقیقی طور سے ہوتا ہے کیا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالے اپنے مقدس کلام میں فرماتا ہے کہ شیطان کا متقیوں پر تسلط نہ ہوگا چہ جائیکہ ایسے شخص بے ریا اور فرشتہ سیرت کہ جو فی الواقع نمونہ اسلام ہے پچیس سال تک ضلالت پر قائم رکھے اگر درحقیقت آپ کے نزدیک مولوی صاحب نمونہ اسلام ہیں تو یہ عجیب منطق ہے کہ مرزا صاحب کے مرید ہو کر مولوی صاحب کو نمونہ اسلام قرار دیا جاوے اور مرزا صاحب کو دجال۔ ... پڑھ کر آپ کا وہ ارشاد قابل غور ہے کہ اگر مرزا صاحب توبہ کریں تو میں دوبارہ بیعت کر لونگا تاریخ کی ورق گردانی سے مجھے تو کوئی ایسا قانون نہیں ملا۔ کہ کوئی امام برحق سے توبہ کرا کر مرید داخل بیعت ہوا ہو یہ سعادتمندی آپ کے حصہ کے لئے خاص مخصوص تھی کیونکہ یہ طریقہ آپ کا انسانی عقل سے کچھ بالاتر معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے جو حضرت صاحب کو دجال ثابت کرنا چاہا ہے۔ آپ نے بڑا ظلم کیا ہے آپکی اس کارروائی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے نفس امارہ کے زیر تابع ہو کر سخت ٹھوکر کھائی ہے اور آپکی ٹھوکر کچھ اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جس سے آپ کا روحانی طور سے جانبر ہونا بالکل مشکل نظر آتا ہے مگر ہاں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت گھیر لے اگر درحقیقت دجالوں سے حمایت اسلام اس درجہ کی ہونی جائز ہے اور ان کا یہی منصب ہے تو اسلام کو ایسے بہت سے دجالوں کی ضرورت ہے میں ایک لحظہ کے لئے ماننے کو تیار نہیں کہ ایسے جھوٹے شخص کو جو اللہ کی طرف سے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کرے اور وہ درحقیقت مسیح موعود نہ ہو اللہ تعالے پچیس سال تک بلا سزا کے چھوڑ دے اور نیز اس کو توفیق حمایت اسلام کی اس درجہ عطا فرما دے کہ فریق مخالف بالکل عاجز ثابت ہوں۔ اگر دجالوں سے اس شان سے حمایت اسلام کا ہونا اور روزمرہ افتراء کرنے پر سزا کا نہ ملنا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک روا ہے تو انبیاء میں اور دجالوں میں ڈاکٹر صاحب کوئی معیار نہیں قائم کر سکتے ڈاکٹر صاحب ذرا غور فرماویں کہ مسیح موعود آکر کیا کام کریگا اور اس کا کیا منصب ہوگا ہاں اس امر سے مجھکو اختلاف ہے جو میرے بعض مکرم بھائیوں نے آپکے خیالات کو سنکر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب حقیقی طور سے ایک منٹ کے واسطے بھی مرزا صاحب کا مرید ہوا ہی نہیں حقیقی طور سے مراد ان کی اگر خدا کا علم ہے تو میں اپنے بھائیوں کا مؤید ہوں اگر خدا کا علم مراد نہیں بلکہ انسانی سمجھ اور علم کی رو سے تصفیہ کیا ہو تو یہ امر مشاہدہ کے بالکل منافی ہے۔ اس بات کو مخالف یا موافق بغیر تسلیم کئے نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ حق پر قدم مارنیوالا اور انصاف پسند ہو کہ وہ حضرت اقدس کے مخلص مریدوں میں بلحاظ انسانی علم کے شامل تھا اس کو مرتد ہونے سے قبل سال دو سال ہرگز مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں شبہ نہ تھا اگر شبہ کا ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو جو کچھ اس نے مختلف رسالوں مضمونوں یا کتابوں میں حضرت اقدس کی تائید لکھی وہ ایک منافقانہ کارروائی ٹھہرتی ہے مگر ہر ایک فعل کی ایک شان ہوتی ہے اور ہر ایک شان سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے اس قدر تائید کرنی ہرگز اس امر کی مقتضی نہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کے علم میں یا حضرت اقدس کے علم میں مخلص مرید نہ تھا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شیطانی قوت باریک سے باریک راستہ سے گھس جاتی ہے اسکو گھسنے کی جگہ ملنی چاہیئے اگر کوئی شخص صدق دل سے حضرت صاحب سے محبت اور اخلاص رکھتا ہے مگر وہ اپنے عیوب باریک اور موٹوں پر غور نہیں رکھتا تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک دن مقدس لوگوں سے مقابلہ کریگا اور صداقت ثابت شدہ کو چھوڑ کر نفسانی پیروی پر اترانا ایسے آدمی سے ذرا بھی بعید نہ ہوگا۔ مثلاً کسی شخص کی طبیعت میں تکبر نے غلبہ کیا ہوا ہے یقیناً اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ تکبر کی راہ سے ہلاک ہوگا اب دیکھنا ہم نے یہ ہے کہ عبد الحکیم ڈاکٹر کیا ایسے ... اسباب ہیں جن سے وہ مرتد ہوا ہے ہم ان مریدین پر بھی جنہوں نے رسول اکرم کے زمانہ میں ارتداد کیا تھا بحث کرین گے۔ اور نیز اس کے لم یہی سمجھانیکی کوشش کرین گے کہ ایسا کیوں ظہور مین آتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نظارہ خالی از حکمت نہیں جبکہ یہ ایمان نہیں ہم ہرگز مسلمان نہیں۔ (باقی آئندہ) راقم ایک طالب حق

بدر خواتین

(لوگوں کا مال کھاتے ہیں)

ڈاکٹر عبد الحکیم جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ ہمارے حضرت جی براہین احمدیہ و سراج منیر کا روپیہ کھا گئے چندے وغیرہ کا حساب نہیں دیتے۔ کیا یہ اعتراض نیک نیتی سے ہے ہرگز نہیں اول جنھوں نے ان کتابوں کا پیشگی روپیہ دیا ان کیطرف سے کبھی مطالبہ نہیں ہوا۔ بس مدعی سست گواہ چست ۔ دوم۔ ایسے الزام اور سچے پیغمبروں پر بھی لگائے جاتے ہیں۔ جنھیں معترض سچا مانتا ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ پر اعتراض ہے کہ فرعونیوں کا زیور عید کے لئے لیا پھر واپس نہ دیا۔ سوم۔ اس کا جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے خود دیا تھا اور بذریعہ اشتہار شائع کیا تھا۔ جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے "اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تیئیس ۲۳ برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خداتعالےٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈالدی۔ تو اس میں کونسا حرج تھا اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے ۱۰ لئے گئے ہوں اور جن سے پچیس ۲۵ روپے لئے گئے ہوں وہ تو صرف چند ہی انسان ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہو کر خریداروں کو دئے گئے۔ کچھ بہت نہیں بلکہ عین موزون ہے اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور و غوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دیدیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں واپس کر دیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا مگر ہم نے قیمت دیدی اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی نازبرداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر طیار ہیں۔ چنانچہ خداتعالےٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خداتعالےٰ نے ہم کو فراغت بخشی" باوجود اس جواب کے پڑھنے کے پھر بھی کوئی اعتراض کرتا جاوے تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ بدنیتی سے اعتراض کرتا ہے۔ حق کی طلب نہیں رکھتا۔ جب اشتہار بھی دیدیا کہ جس نے روپے واپس لینے ہوں وہ لے لے۔ تو پھر یہ کہنا کہ روپیہ کھا گئے سخت بیحیائی ہے۔ باقی رہا چندے کا حساب نہ دینا یہ بھی جھوٹ ہے اول اس لئے کہ چندے کے کئی فنڈ ہیں۔ مدرسہ کے لئے جو روپیہ بھیجا جاتا ہے اس کا حساب جناب امین مدرسہ کے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی میگزین کے چندے کا اس کے مینجر صاحب کے پاس۔ جو خاص نذرانہ حضور کا ہے وہ خانگی معاملہ ہے۔ اس کے حساب کی ضرورۃ ہی نہیں ہے۔

بھلا فرمائیے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو چندہ آتا تھا۔ اس کا حساب کون رکھتا تھا۔

راقمہ۔ احمدی خاتون گولیکی گجرات

بلادِ اسلامی

کمیشن حد بندی مصر و ٹرکی

طور سینا کی حد بندی کرنیوالی کمیشن قریب ترا پنے کام ختم کر کے بہت جلد اپنے اپنے مقاموں کو واپس آئیگی اور موقع سے روانہ ہونے کے پہلے اپنا فیصلہ نافذ کرے گی۔ (المؤید)

حلب ریلوے

ملک شام کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حماہ سے حلب تک ریلوے لین بالکل تیار ہو گئی ہے۔ اور آیندہ ماہ اگست کے آخر میں اس کا افتتاح بھی ہو گا۔ (المؤید)

گرمی بسر کرنے کا نیا مقام

ترکی مقبوضات میں جزیرہ روڈس کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اور اس سال اکثر مصر کے متمول باشندے وہاں گرمی کا موسم بسر کرنے کے لئے گئے ہیں جس سے توقع ہے کہ یہاں کی رونق ترقی پا جائیگی (المؤید)

جلالتمآب سلطان المعظم

نے مختلف ممالک سے آنے والے غریب حاجیوں کے واسطے مکہ مکرمہ میں ایک مکان اور ایک شفاخانہ بنوانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ شفاخانہ میں تین سو پلنگوں کی گنجائش رکھی جائے گی (المؤید)

یمن۔ میں کچھ ترکی سپاہ کو باغی ہو جانے کی خبر کی سرکاری طور پر بھی تردید شائع ہو گئی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شد الطبیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

میاں مولا بخش صاحب ولد میاں میر الدین صاحب ساکن مدھ رانجھا ضلع شاہ پور

میاں خدا بخش صاحب ولد اللہ دتا صاحب ساکن ادرہمہ ڈاکخانہ بھابڑہ " "

میاں غلام قادر صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب ساکن گجو چک ڈاکخانہ سکلے ضلع سیالکوٹ

میاں عالم شیر ولد بلول ساکن نلی ڈاکخانہ کٹھہ ضلع شاہ پور

میاں احمد دین صاحب ولد سردار صاحب سکنہ جیوڑ نکل ضلع گجرات

سید عبد اللہ صاحب ولد میر محی الدین صاحب سکنہ اٹکلاں ضلع امرتسر

سید بدر الدین صاحب ساکن کریام ضلع جالندھر

میاں عبد السبحان صاحب ولد ساون ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور

میاں حشمت علی صاحب ساکن بھیر دیپی ضلع گورداسپور

میاں رحیم بخش صاحب ولد محمد وارث صاحب ساکن کلاس والہ تحصیل پسرور

میاں غلام حیدر صاحب ولد " " " "

میاں عبد اللہ ولد میاں حاجی صاحب۔ ساکن اللے دی پنڈی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

میاں شاہ محمد صاحب ولد میاں محمد یار صاحب سکنہ پٹھالہ۔ تھانہ ڈنگہ۔ ضلع گجرات۔

میاں برکت اللہ صاحب ولد میاں محمد حسین صاحب سکنہ کوٹلی ٹپہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں۔ ضلع سیالکوٹ

ننھے خان صاحب ولد امیر بخش صاحب لاہور

بہاؤ الدین صاحب۔ چھوڑ۔ ضلع سیالکوٹ

محمد عبد الحفیظ صاحب۔ از کرنال

شاہ دین صاحب موضع داتہ ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ

امام الدین صاحب۔ دہیرکے کلاں ضلع گوجرات

عمر بی بی۔ " " " "

زوجہ محمد بخش صاحب۔ دوالیال ضلع جہلم

برکت اللہ صاحب۔ قصبہ بسی۔ ریاست پٹیالہ

کالو خاں ولد میر خاں صاحب۔ قصبہ اچھی وارڈ تحصیل امرالہ

بابا دیوی چند صاحب سٹروعہ تحصیل گڑھ شنکر

خیر الدین ولد سراج الدین صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

محمد علی صاحب بمقام چک ۳۲ ۲۲ ضلع لائل پور

نور محمد صاحب " " " "

عبد اللہ صاحب " " " " "

فاطمہ بی بی۔ " " " "

پچھلے ہفتہ ... کیس ۹۰ ہائے اور فوتیدگی
کی کل تعداد ۲
پنجاب میں ... سے ۱۴ فوتیاں ۔ صوبجات
متحدہ میں ۱۶ ... ن نہیں ۔
مشن سکول گجرات ... چر برکت رام بی ۔ اے نے
راولپنڈی میں دین عیسو ... ں کیا ۔

علی گڑھ کالج میں عربک ... یسر کے عہدے پر مشرقی علوم کے مشہور ماہر ایک ... فرنگی مقرر کئے گئے ۔ وہ جرمنی کی گاٹن یونی ورسٹی ... کے پروفیسر شوالی صاحب ہیں + یہ عہدہ لازم طور پر پر کیا گیا ہے اور اس کے لئے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے تنخواہ کی مزید مدد دی جاویگی وہ یہ شرط تھی کہ کوئی مستند فرنگی عالم مقررہ کیا جاوے ۔ جو عربی زبان کی تعلیم سائنس کے مطابق دے سکتا ہو ۔

ہنامسہ کے موضع بونہ میں آتش زدگی سے ۱۵۰ دکانیں راکھ ہوگئیں ۔

ریلوے سٹیشن ملتان پر ایک دیسی گارڈ مع لڑکی کے احاطہ سے گذرتا تھا ۔ انجن میں کچل کر مرگیا ۔

کثیر بارشوں کے سبب اہل شملہ چیخ اٹھے ۔ ریلوے کی سڑک بند سڑک تانگہ محفوظ ہے ۔

بمبئی کے امتحان پلیڈران میں ۱۷۱ سے صرف ستائیس پاس ہوئے ۔

کونور میں بدمست فرنگی کو اندھا دھند فائر کرنے کے لئے ۵۰ روپے جرمانہ ہوا اس کے نوکر کو ۲۰

مسٹر ایل بی وارڈ صاحب صوبجات متحدہ کے اکونٹنٹ جنرل کے عہدے پر تبدیل کئے گئے

بمبئی شہر میں ہیضہ کا زور بڑھ گیا ۔ دودھ و خوراک کی آمیزش ہی اس کا باعث پایا ۔

برما میں سلسلہ تار بند

عظیم بارشوں نے سلسلہ تار برما کا برہم کردیا ہے کوئی پیغام تار محکمہ ٹیلگراف اپنے ذمہ پر نہیں بھیجتا ۔ نہ وہ ہندوستان کے کسی اسٹیشن سے مکتوب الیہ کو پہنچانے کا ذمہ وار ہے اور نہ فرستندہ کو جواب وہی کا + تار مدارس ۔ کلکتہ ۔ اور آسام کی طرف سے جانا ناممکن ہے ۔ کیوں کہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں جس طرف سے پیغام پہنچ سکے ایسے موقعوں پر بے تار کے برقی پیغام کا سلسلہ نہایت مفید تصور کیا جاتا ہے ۔ دیکھیں یہ سلسلہ کب تک قائم ہو کر درست ہوتا ہے ۔ ممانعت صرف ڈیفارڈ

پیغام کی ہے ۔

چین میں قحط

جاپان میں ابھی تک قحط نے سر اٹھانے نہیں دیا تھا کہ چین سے بھی منحوس خبریں آنے لگیں ہر روز دنگے فساد ہو رہے ہیں چاول کی بوریاں دن دہاڑے چونکیداروں کو مار مار کر اوٹے جاتے ہیں اور پولیس کی کچھ پیش نہیں چلتی ۔ ابھی تک فغفور کی طرف سے کوئی انتظام نہیں کیا گیا ۔ آئندہ فصلوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے دیہات تباہ اور برباد ہو رہے ہیں ۔ شہر لٹ رہے ہیں ۔ عنقریب سرکار قحط زدگان کے واسطے انتظام کرنے والی ہے ۔

حیدرآباد دکن کے ایک باثر مسلمان ملا عبدالقیوم نے حجاز ریلوے کے لئے چندہ جمع کرنے میں سب سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی ۔ یعنی سب سے زیادہ رقم فراہم کر کے روانہ کی ہے + اب آپ نے ایک اور مفید کام کا بیڑا اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے چندہ جمع کر کے دس لاکھ روپیہ بہم پہنچائیں اور اس رقم کے مستقل سود سے لائق اور ہونہار مسلمان نوجوانوں کے لئے جاپان اور امریکہ میں تعلیم کی تکمیل کے لئے وظائف بہم پہنچائیں

شملہ میں بھاری بارشوں سے بہت نقصان کی خبر آئی ہے ۔ ۴۲ گھنٹہ تک لگاتار برستا رہا ۔ اس زور شور کی بارش سے شملہ میں بہت جگہ ٹیلے آپڑے ہیں کئی مکانات پرخطر اور غیر مامون قرار دئے گئے ہیں جائداد کا بہت نقصان خیال کیا جاتا ہے ۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کی تاریں بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں ۔ شملہ کالکا سڑک کا سلسلہ تار بند کٹ گیا ہے اس باعث کچھ خبر دوبارہ حالت سڑک ریلوے کی معلوم نہیں ہو سکی ہے ۔ عام خیال ہے کہ اس سڑک پر بھی بہت سے ٹیلے پھسل کر آپڑے ہیں اس باعث آمد و رفت کچھ ملتوی رکھنی پڑی ہے ۔ جمعہ کے روز علی الصباح ایک ٹونگہ کالکا میں پہنچا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سڑک ہنوز محفوظ و مامون ہے ۔

مقدونیہ کے مشکلات

مسٹر ڈورڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں اس امر پر زور دیا کہ مقدونیہ کے معاملات میں دول کا اتحاد ضروری ہے یہ غلط ہے کہ وہاں کوئی ترقی نہیں ہوتی ۔

ایران میں فساد

نیا ایرانی وزیر اعظم پولٹیکل اور مالی اصلاحات پر غور کر رہے ہے ۔

معاملات روس

۳ ۔ اگست کرانسٹیڈ کی باغی سپاہ میں ۴۰۰ سفری مینا اور ۲۵۰۰ ملاح تھے ۔ اول الذکر نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا پھر یکایک قلعہ کانسٹین ٹائن کے سوئے ہوئے توپخانہ کے سپاہیوں پر حملہ کیا اور افسروں کو گرفتار کر لیا مگر گولہ اندازی کرنے سے انکار کیا اور اس طرح باغیوں کو سخت شکست برداشت کرنی پڑی ۔ حکام قلعہ کے پاس وفادار سپاہ کافی سے زیادہ تھی

فرانس و ٹرکی

فرانس نے ٹرپی پولی کی سرحد پر تخلستان دو جانت کے ترکی قبضہ کے خلاف سخت اعتراض کیا ہے ۔ بابعالی نے اپنے جواب میں کہا کہ دو جانت ٹرپی پولی کا اصلی جزو ہے اس لئے اس پر ہمارا قبضہ جائز ہے ۔

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

بدر

BADR — QADIAN

ریحان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۲ — سلسلۂ الجدید جلد ۲

۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

سلسلۂ القدیم جلد ۵

گرچہ گوئم بانو آئی چہ در قادیان ببین | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا ببین شفا ببین غرض دار الامان ببین

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ ... عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو ہی پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... صـہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ... عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ... جو حساب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی نمونے کے پرچے کیواسطے ... ٹکٹ آنا چاہیے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کریں بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی بلا مجدد رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ... افریقہ ... صـہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شد
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں را لعنت است
منکراں معدوم نعم خدا ست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۵ - جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۴ - اگست ۱۹۰۶ء اور اُس سے ماقبل دو چار روز کے الہامات یہ ہین۔

(۱) دیکھ مین آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالونگا پر وہ جو تیرے مخالف ہین پکڑے جائینگے *

(۲) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔

(۳) وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

ترجمہ - ہر ایک چغل خور عیب گیر پر سخت لعنت ہے،

(۴) - ساکرمك اکراماً عجباً - والقی

به الرُّعب العظیم -

ترجمہ مین تجھے ایک عجیب طور پر عزت دونگا اور اس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا۔

۵ - یاتون من کل فج عمیق - یاتیك من کل فج عمیق -

ترجمہ - لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئیں گے اور دور دور سے ہدیے آئیں گے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین۔

۱۴ - اگست ۱۹۰۶ء کو بعد از نماز عصر نئے مہمان خانہ کے اوپر مولوی غلام محمد صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج قادیان کا نکاح محمد شادی خان صاحب کی لڑکی (مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی بیوہ) کے ساتھ ہوا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور حضرت اقدس مسیح موعود بھی جلسہ نکاح مین تشریف رکھتے تھے۔ مبلغ صد مہر مقرر ہوا۔ اختتام نکاح پر حضرت نے بمعہ جماعت دعا کی اور اسی وقت بارش بھی شروع ہوگئی جس پر حضور نے فرمایا کہ یہ ایک مبارک فال ہے کہ نکاح کے وقت آسمان سے رحمت الٰہی کا نزول ہوا۔

اس ہفتہ میں مولوی فضلدین صاحب لاہور سے چودہری حاکم علی صاحب بہلوال سے بابو نعمت خاں صاحب و بابو یعقوب خان صاحب جہلم سے حکیم محمد یٰسین صاحب میانمیر سے و دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

ہر روز رحمت الٰہی بصورت باران نازل ہوتی ہے۔ زمینین خوب سیراب ہوگئی ہین اور جوہڑ پُر ہو رہے ہین۔

چراغ دین اور عیسائی صاحبان

اخبار نور افشاں مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء مین پادری یعقوب مسیح صاحب نے ایک محضر نامہ شائع کیا ہے جس مین چند مسلمانوں کے دستخط ہین جو اس امر کی تصدیق کرتے ہین کہ چراغدین کی بیوی بدچلن نہین ہے اور وہ طاعون سے نہین مرا اور اس کی دونوں بیٹیاں زندہ ہیں اور کہ یہ خبرین اخبار بدر مین غلط شائع ہوئی تھین ✝ ہمین ان تفصیلی امور کے ساتھ کوئی خاص دلچسپی نہین۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے ہمارا اصل سوال پھر بھی قائم ہے کہ اسکی موت ایک نامرادی کی موت تھی یہانتک کہ جس کتاب پر بڑا ناز کیا جاتا ہے کہ اس نے بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی ہے اس کا ایک ورق بھی نہ چھپا تھا کہ اس کو موت نے آگھیرا اور اب اس کے بعد بھی بظاہر کوئی امید نہین

* یہ فقرہ کہ پکڑے جائیں گے اس سے مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں کے سامنے ملزم اور لاجواب و ساکت ہو جائین گے۔

(رپورٹ جلسہ احمدیہ گجرات)

بمقام (وجوعہ)

وجوعہ تحصیل پھالیہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے مرحوم احمدی ہمارے آقا مسیح و مہدی علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے زندہ ثبوت ہیں۔ کیونکہ ایک وقت تمام دنیا کے عیوب سارے جہان کی خرابیاں ان کے فخر کا موجب تھیں۔ اور پھر جب توفیق الٰہی رفیق ہوئی۔ تو یمشون علے الارض ھونا ویبیتون لربھم سجدا وقیاما کے مصداق ہے۔ حتیٰ کہ مخالفین نے بھی تسلیم کرلیا کہ واقعی ان کا مرشد بڑا زبردست مزکی ہے جس نے انہیں ایسا نیک دل متقی انسان بنا دیا انہی کے اولاد اور بھائی بندوں میں سے اب بھی بہت سے آدمی وہاں میں جو ابھی کسی جھنجھم کے محتاج ہونے کیوجہ سے سست پڑ گئے تھے۔ مگر انہیں رنمل اور ہیلوں کے جلسے نے جناب حجت مآب کی نیم شبی دعاؤں کی برکت سے جگا دیا۔ اور وہ بھی اس بات کے خواستگار ہوئے کہ قرب وجوار کے بھائی ۱۳ اگست کو یہاں جمع ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تاریخ مقررہ پر رنمل۔ ہیلاں۔ مونگ۔ رسول۔ ننگیال۔ سعد اللہ پور۔ ننگ۔ گولیکی۔ گورالی۔ وزیرآباد سے تمام یا بعض احباب باسوائے جماعت ڈنگہ (وجہ شمولیت نامعلوم) آ گئے۔

خطبہ میرے قدر دان مہربان حافظ غلام رسول صاحب نے پڑھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے (۱) تقوے کی تعریف یہی نجات کا موجب ہے (۲) شرک و بدعت سے بچتے رہو۔ کسی گناہ کا کرنا بھی من وجہ شرک ہے (۳) غلبہ تعداد پر نہیں بلکہ ایمان و تقوے پر موقوف ہے (۴) خدا کے دین کو یکرنگ ہو کر اختیار کرو۔ اپنے تمام کام شریعت کے مطابق کرو۔ رسم ورواج کی پروا نہیں چاہئیے۔ دنیاوی عزت کی چنداں وقعت نہیں۔ عزت وہی ہے جو خدا کیطرف سے ہو (۵) عورتوں سے حسن معاشرت (۶) عملی نمونہ درست کرو۔ عشا کے وقت بھی ملک مولا بخش صاحب کی تحریک سے انکی ایک مختصر تقریر کے بعد اخلاق حسنہ پر وعظ کیا اور سمجھا بتلایا کہ ہمارے نبی سے کسی یہودی نے قبل از وقت مقررہ سختی سے قرض کا تقاضا کیا سخت سست بھی کہا مگر آپ نے حضرت عمرؓ کو روکدیا کہ آپ سزا نہ دیں (۲) طائف والوں نے پتھروں سے زخمی کیا۔ آپ نے ان کے لئے دعائے خیر کی (۳) مکہ والوں پر کامل غلبہ پاکر انہیں یوسفؑ کی طرح معاف کردیا۔ اسی طرح ہمارے امام ہیں کہ اتنی مخلوق خدا ہر روز آتی ہے آپ ہر ایک سے بخندہ پیشانی پیش آتے ہیں کئی لوگوں نے مقدمے کئے بدنیتی سے جھوٹیاں گواہیاں دیں مگر آپ نے معاف کردیا۔ شام سے پہلے بھی حافظ روشن علی صاحب مقیم قادیاں کی ایک تقریر پڑھی گئی آپ نے آسمان زمین۔ ہوا کشتی وغیرہ سے خدا کی توحید اور اس کا رحمٰن ورحیم ہونا ثابت کیا اور توجہ دلائی کہ بعض اشیاء خدا نے اپنی صفت رحمانیت سے مہیا کردی ہیں اب ان سے فائدہ اٹھانا انسان کے اپنے اختیار میں ہے جس سے اس ذات کے رحیم ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کوئی تین گھنٹے تک ہیچمدان کج مج زبان۔ اکمل کی بھی ایک ٹوٹی پھوٹی تقریر ہوئی۔ بہت سا بیان باقی رہ گیا۔ جسقدر شرح خراشی کا موقع ملا۔ اس کا ایک حصہ تو مکمل طور سے بدر میں اصحٰب السفینہ کے عنوان سے درج ہے۔ ملاحظہ فرمایئے اور باقی کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس کشتی پر سوار ہونے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تقویٰ کا لباس پہن لو۔ ولباس التقوٰی ذٰلک خیر۔ ہاں اس تقوے کا توشہ ساتھ لے چلو فان خیر الزاد التقوٰی۔ اس سفر کے لئے صراط مستقیم اختیار کرو۔ ان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل۔ کچھ محصول بھی دینا چاہیے یعنی چندہ جس کا موزون وقت یہی ہے ورنہ بعد ازاں سونے کا پہاڑ اسوقت کی ایک مٹھی جو کے برابر نہ ہوگا۔ مگر خدا کو تمہارے چندوں کی ضرورت نہیں واللہ الغنی بلکہ تم ہی اس کے محتاج ہو وانتم الفقراء نہ دوگے تو یستبدل قوما غیرکم (وہ کوئی اور قوم پیدا کرلے گا جو تم جیسے نہ ہوں گے۔ اس کشتی کے نوح کی معرفت کے لئے خدا نے دو گواہ آسمان و زمین دیدیئے ہیں خسوف کسوف ماہ رمضان کے ذریعے فلک نے شہادت دی کہ ھٰذا مھدی خلیفۃ اللہ اور طاعون وزلزلہ کے وسیلہ سے زمین پکار اٹھی کہ آنیوالا آچکا۔ سید ہے بال۔ گندم گوں رنگ (عیسےٰ ابن مریم کا حلیہ گھنگھرے دار بال۔ سرخ رنگ حدیث میں آیا ہے) روشن پیشانی اونچی ناک۔ حلیہ فرما دیا تاکہ اس کشتیبان کو پہنچاننے میں دقت نہ ہو۔ پھر حقیقی مومن بننے کی تاکید اور عرض کیا گیا کہ طوفان سے بچنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم میں کوئی "ظلم" کا مادہ نہ ہو شرک سب سے بڑھ کر ظلم ہے تم ایاک نستعین کے مطابق خدا ہی سے حاجات کے وقت امداد طلب کرو۔ مردوں سے استمداد نہ کرو۔ کہ وہ بھی تم سے بندے ہیں اور خود خدا کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے ترساں ہیں ہماری تکالیف کو دور نہیں کر سکتے اس مضمون کی بہت سی آیات پڑھی گئیں۔ تقریر کے بعد غالباً چندہ ہوا۔ جو دیہات کے اعتبار سے ایک معقول رقم ہے غرض جلسہ بڑی خوبی سے ختم ہوا اور ہم نے ایسے جلسوں کو اپنے حق میں بہت ہی مفید پایا۔ باہم تعارف سے محبت بڑھتی ہے اتحاد اور زیادہ مستحکم ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی آپس میں رشتے ناطے کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔ صالحین جماعت کا نمونہ دیکھکر اپنی عملی حالت درست کرنیکا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ تبادلہ خیالات کے علاوہ چندے کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔ ایسا غیر ضروری سمجھنے والے ان برکات پر غور کریں۔ رنمل میں ہم نے کلمہ گو مسلمانوں کی توحید کا حال دیکھا تھا کہ قبر پر صف باندھکر سجدہ کیا۔ یہاں ایک سنت ختنہ دو روز سے ادا ہو رہی تھی۔ بہت بیہودہ رسومات اور فضول خرچیوں میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں

عین راہ میں ایک قبر بناکر راستہ روکا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا بذریعہ خواب کسی کو معلوم ہوا یہاں بزرگ کا مزار ہے ان توہمات و بدعات سے خدا کی پناہ۔

آئندہ جلسہ بمقام گورالی قریب گکھڑ ریلوے سٹیشن ۲ ستمبر کو ہوگا

محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات

اصحٰب السّفینہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَھُمُ الطُّوْفَانُ وَھُمْ ظٰلِمُوْنَ۔ فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ وَجَعَلْنٰھَا اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

خدا تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے ہم نے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا۔ پس وہ نوسو پچاس سال انہیں رہا۔ پھر ان لوگوں کو طوفان نے آلیا کیونکہ وہ حقوق اللہ وحقوق العباد میں نقصان کرنیوالے تھے عذاب کے وقت ہم نے نوح اور کشتی والوں کو نجات دی اور کشتی کو تمام جہانوں کے لئے نشان عظیم الشان بنایا:۔

یہ قصہ (واقعہ) تو تقریباً ہر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ نوح علیہ السلام کی تبلیغ جب انتہائے حد تک پہنچ گئی چنانچہ وہ خود بیان کرتے ہیں قال نوح رب انی دعوت قومی لیلاً ونھاراً فلم یزدھم

دعائی الا فرارا و انی کلما دعوتہم لتغفر لہم جعلوا اصابعہم فی اذانہم واستغشوا ثیابہم واصروا واستکبروا استکبارا - (اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو شب و روز دعوت کی - مگر جتنا میں نے بلایا اتنا ہی وہ پیچھے ہٹے اور جب میں نے دعوت کی کہ اللہ کیطرف رجوع کرو - تاکہ تو انہیں مغفرت کرے تو اپنے کانوں کو انگلیوں میں ڈالتے تاکہ آواز تک نہ سنیں اور کپڑے اوڑھ لیتے (گویا میری صورت دیکھنے کے روادار نہیں) اور اپنی گمراہی پر جمے رہے اور بڑے تکبر سے اکڑتے رہے - اور جو کبھی ایک آدھ وعظ سنا بھی تو رقیق اعتراض کرنے لگتے - یا بیہودہ الزامات دینے لگتے - ماھذا الا بشر مثلکم (تم جیسا ہی ایک بندہ ہے) یرید ان یتفضل علیکم (چاہتا ہے کہ تم سے برتر بن بیٹھے) لو شاء ربنا لانزل ملٰئکۃ (خدا چاہتا ہے تو کوئی فرشتہ بھیجدیتا) ما سمعنا بھذا فی اٰبائنا الاولین (ہم نے اپنے اگلے باپ دادا سے یہ باتیں نہیں سنیں) ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین - (اس شخص کو تو ایک خبط یا جنون ہو گیا ہے کہ دن رات ایک ہی ذکر ہے - اچھا کچھ مدت تک اس کا انتظار کرو - اسوقت حضرت نوح کی دعا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا (اے میرے رب اس سرزمین پر ایک کافر بھی نہ چھوڑ - کیونکہ یہ تو اب اس حد تک پہونچ گئے کہ دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے (باوجود اتنی نافرمانیوں کے ان پر عذاب نہیں آیا) اور انکی اولاد بھی بدکار اور کافر ہی پیدا ہو گی (کیونکہ والدین کا کوئی نیک نمونہ نہیں) قبول ہوئی اور طوفان آیا اور ایسا طوفان کہ کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ دی -

اب ہم نے اس آیت میں یہ تدبر کرنا ہے کہ کلام الٰہی میں یہ قصہ کیوں بیان ہوا - اور تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ما کنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا (یہ غیب کی باتیں ہیں (نوح کا قصہ) جو ہم تیریطرف وحی کرتے ہیں نہ اسے تو جانتا تھا نہ تیری قوم اس سے پہلے کا اطلاق کیونکر ہو سکتا ہے - ذوقم طوفان تو ایک خاص احاطہ میں آیا نہ کل روئے زمین پر - کیونکہ عذاب کے مستحق وہی تھے جن پر نوح علیہ السلام کی تبلیغ ہو رہی تھی - نہ کہ کل دنیا (وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا) تو پھر یہ کشتی اٰیۃ للعالمین کیونکر بن گئی -

سنئے حضرات ! ؎

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

نام تو نوح علیہ السلام کا ہے مگر دراصل یہ نبی کریم صلعم کی نسبت پیشگوئی اور تسلی ہے - کہ گھبرانے کی بات نہیں - نوح علیہ السلام نے تو ہزار برس تبلیغ کی اور اسّی کے قریب مسلمان ہوئے پس دس سال سے کم عرصے میں اگر تھوڑے مسلمان ہوئے ہیں - تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ یہ رسول کا فرض نہیں کہ بہت سے مسلمان بنائے بلکہ اس کا فرض تو ما علی الرسول الا البلاغ وان علیک الا البلاغ کے مطابق صرف کلام الٰہی کا پہنچا دینا ہے ذرہ وہ مخالف بھی غور کریں جو کہا کرتے ہیں مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہیں تو کتنے لوگوں کو مسلمان کیا ؟ بہت جلد طوفان (آتش خون کا طوفان آیا چاہتا ہے جسمیں یہ کفار غرق ہو جائیں گے - اور ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نجات دیں گے بالخصوص ان مظلوم صحابیوں کو جو کفار مکہ کی ایذاؤں سے تنگ آ کر کشتی کے ذریعہ ملک حبشہ میں چلے گئے ہیں - چنانچہ یہ پیشگوئی من وعن پوری ہو گئی کہ وہ اصحاب جو سمندر کے ذریعے ہجرت کر کے حبشہ میں چلے گئے تھے اور اسطرح اصحاب السفینہ سے نشے بخیر و عافیت واپس آ گئے - پھر اس کے بعد یہ پیشگوئی ایک اور رنگ میں پوری ہونے والی تھی - جو اس زمانہ سے متعلق تھی - وہ اسطرح پر کہ آپ کو بتلایا گیا ایک ہزار برس آپکی امت میں بھی نوح کے زمانہ کیطرح فیج اعوج کا غلبہ رہیگا - مگر یہ ہزار تین سو برس کے بعد ہو گا کیونکہ حدیث میں ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم - یعنی تین صدیوں تک اچھا زمانہ رہیگا اس کے بعد فتنے اٹھیں گے - اور رفتہ رفتہ اسلام کا چہرہ چھپنے کے قریب ہو جائیگا - پس تیرہ سو برس تک ایسی حالت ہو جائیگی کہ (وھم ظالمون) کے پورے پورے مصداق ہو جائیں گے - ظالم کہتے ہیں اسے جو کسی کے حق میں کمی بیشی کرے اور قوم نے تو جو کچھ کیا - کیا - اپنے ہی بھائیوں کو دیکھئے کہ خدا تعالٰی کی صفات اور خاصوں سے ایک عاجز بشر (مریم کے بیٹے) کو موصوف کیا گیا ہے یہ کسقدر غضب کی بات ہے کہ خدا تعالٰی تو اپنی توحید کے بارے میں فرماتے قل ھو اللہ احد - اعلان کر دو کہ وہ اللہ ایک ہی ہے جو باعتبار اپنی ذات و صفات کے یگانہ ہے) اور یہ لوگ کہیں کہ نہیں عیسٰے علیہ السلام اپنی ماں کا ایک ہی بیٹا تھا - اور اسمیں کئی ایک ایسی صفتیں پائی جاتی تھیں جو کسی اور میں نہیں پائی گئیں (۱) تائید روح القدس یعنی ہر وقت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کے ساتھ رہنا (۲) خالق الطیور ہونا (۳) مردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) تقریباً دو ہزار برس سے بجسد العنصری دنیا کے تمام آدمیوں کے خلاف آسمان پر بیٹھنے والا (۵) ایک ایسا نبی جس کے ہاتھ تمام جہان کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے (۶) لایزال ولا یموت زمانہ کے اثر سے بالکل محفوظ ۳۳ برس کا آسمان پر گیا اور یہی عمر ہو گی جبکہ نازل ہو گا (۷) غیب کے جاننے والا - غرض اس قسم کی کئی باتیں انسے منسوب کی گئی ہیں جن سے لیس کمثلہ شیء کا گمان گذرتا ہے - پھر اپنی صفت میں فرماتا ہے اللہ الصمد اللہ کو کسی کی حاجت نہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام بھی بے محتاج ہیں کیونکہ تمام حاجات کی اصل طعام ہے اور وہ دو ہزار برس سے باوجود زندہ ہونے کے طعام سے مستغنی و منزہ ہے مگر یہ کیسا جھوٹ ہے خدا تعالٰے خاص طور سے بیان فرماتا ہے کانا یاکلان الطعام (دونوں ماں بیٹا کھانا کھاتے) پھر فرمایا ما جعلنٰھم جسدا لا یاکلون الطعام (ہم نے ایسا وجود بخشا ہی نہیں کہ وہ کھانا نہ کھائیں) تیری صفت بیان کی لم یلد ولم یولد - عیسٰے علیہ السلام بھی بلا باپ پیدا ہوئے اور انکی اولاد بھی نہ کوئی تھی - ولم یکن لہ کفوا احد اس کا کوئی ثانی - کفو نہیں - یہ کہتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام کا بھی کوئی بھائی بہن نہ تھا - اب ایک عیسائی تو ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو خوب گھیر سکتا ہے - لیکن ہم تو صاف کہتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس کا نمونہ دوسرے نبیوں میں موجود نہ ہو - اور کوئی ایسی صفت نہ رکھتے تھے - جو صرف انہی سے خاص ہو - روح القدس کی محبت تو ہر ایک نبی سے ہوتی ہے بلکہ مومنوں سے بھی جیسا کہ فرمایا ایدناھم بروح القدس (ان کو روح القدس سے تائید دی) مگر اس معیت سے یہ مراد نہیں کہ جبریل آسمان سے اتر کر ساتھ میں کیونکہ کوئی فرشتہ آسمان سے بذاتہ اتر کر نیچے نہیں آتا - بقولہ تعالٰی وما منا الا لہ مقام معلوم ہم میں سے ہر ایک ایک مقام مقرر ہے آسمان میں جس سے ہٹتے نہیں - اور خالق الطیور محی الموتے ہونا ان مشہور معنوں کے ساتھ تو بالکل غلط ہے یہ اس لئے کہ قرآن مجید میں اختلاف ہیں لو کان من عند غیر اللہ

لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً جبکہ ایک جگہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کل شیء (کیا انہوں نے خدا کی مانند کچھ پیدا کیا اور ان پر مخلوق مشتبہ ہوگئی کہ وہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے) پھر فرمایا اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ہل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء سبحنہ و تعالیٰ عما یشرکون (اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تمہیں رزق دیا پھر تم کو مارتا ہے پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں (عیسےٰ ہو یا کوئی اور) میں سے کوئی ہے جو یہ کام کرسکتا ہے پاک ہے اللہ تو ان سے جو اپنے ثانی سے اور ان سے جسے شریک بناتے ہیں) پھر پڑھو۔ انا نحن نحی الموتیٰ۔ انہ ہو یحی الموتیٰ۔ ربی الذی یحیی و یمیت (وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے) اور مردوں کے زندہ ہونے کے متعلق فرمایا۔ انہم لا یرجعون (وہ کبھی دنیا میں واپس نہیں آئیں گے) فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت: (جس پر موت طاری ہو اسکی روح روک لیجاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ کوئی اللہ کے سوا خالق ہے نہ مردے زندہ کرنیوالا۔ اچھا تو پھر اخلق لکم من الطین کے کیا معنے ہوئے یہی کہ پرندے کا نمونہ بنانے اور اسمیں خارق عادت عقل سے کوئی انتظام ہوتا کہ ایک جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ جا پڑتا نہ جان پڑتی۔ نہ وہ ہو بہو پرندہ بنتا۔ دوم یہ معنے کہ میں مادہ پرست انسانوں کو جو روحانیت نہ ہونے کے سبب نری مٹی کے پتلے ہی تھے بلند پرواز انسان بناتا ہوں۔ اور احی الموتیٰ کے معنے ایک تو یہ نہیں کہ سکتے جنکی نسبت عام نظر فتویٰ دیدے کہ مر چکا۔ یا قریب المرگ بیماروں کو انکی صحبت سے شفا ہو جاتی تھی۔ دوم مردہ دلوں کو زندہ کرتے اور یہ سب سے بھاری معجزہ ہے اور زندہ پر مردہ کا اطلاق قرآن شریف میں عام ہے۔ فرمایا۔ انک لا تسمع الموتیٰ۔ وما انت بمسمع من فی القبور (تو ان کو نہیں سنا سکتا جو مردے ہیں یا قبروں میں) کفار سے خطاب ہے (۲) یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (اے مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے)

ایسا ہی دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر ہونا آیات کلام الٰہی کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ حضرت عیسےٰ **ایک بشر رسول** تھے اور آدم کی اولاد سے جسکی نسبت ارشاد ہے فیہا تحیون و فیہا تموتون (تم اسی زمین میں ہی زندہ رہتے ہو اور اسی میں مروگے)

ولکم فی الارض مستقر و متاع الیٰ حین (تمہارے لئے زمین ہی میں جائے قرار اور موت تک اور سازو سامان زندگی ہے) پس ان نصوص بینہ کے ہوتے ہم کیونکر ایسی بات کو تسلیم کریں جسکی قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کوئی اصل نہیں اور کیوں نہ متشابہات کو محکمات کی ماتحت کرلیں قطع نظر اس کے کہ بل رفعہ اللہ الیہ میں نسبت رفع اللہ کیطرف ہے جو آسمان پر ممکن نہیں۔ نیز سیاق سباق اس رفع کو رفع روحانی (جو بعد موت ہر نبی کو حاصل ہوتا ہے) سے مخصوص کر رہا ہے کیونکہ یہ ملعونیت کے الزام کے رد میں وارد و نازل ہوا ہے۔ علاوہ ازیں (او ترقیٰ فی السماء) سوال کفار کے جواب میں سبحان ربی ہل کنت الا بشراً رسولاً (میرا رب ایسی خلاف سنت جسمیں حکمت ایمان بالغیب زائل ہو جائے باتوں کے دکھانے سے پاک ہے) ایک سنت بیان کر رہا ہے کہ کوئی بشر نہ آسمان پر بجسد العنصری گیا نہ جائیگا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً (اور اللہ کی سنت میں تو کبھی تبدیلی نہ پائیگا) اور تمام جہان کے لوگوں کا یکدم مسلمان ہو جانا خلاف ہے آیت و اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیامۃ (اور ہم نے انمیں روز قیامت تک دشمنی اور بغض بھڑکا دیا) کے نیز اس آیت کے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک و لذالک خلقہم (اگر تیرا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی مذہب بنا دیتا۔ اور یہ سب ہمیشہ مختلف رہیں گے ہاں جس پر تیرا رب رحم کرے اس اختلاف سے نکال لے۔ اور اسی لئے ان کو پیدا کیا) اور بالجبر لا یقتل الا السیف و الاسلام (یا تلوار یا اسلام) مسلمان کرنے کو رد کرتی ہیں کئی آیتیں ازانجملہ لا اکراہ فی الدین۔ من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر (جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کافر ہو جائے) افانت تکرہ الناس حتیٰ یکونوا مومنین (کیا تو لوگوں کو مومن ہونے پر اکراہ کریگا) باقی رہا لا یبدل و لا یموت ہونا۔ اس عقیدہ کی تردید کرتی ہے یہ آیت ماجعلنا لبشر من قبلک الخلد (ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے بھی خلد ایک حالت پر رہنا نہیں بنایا) اور نیز لا تبدیل لخلق اللہ کے مطابق بشری خواص بشر سے منفک نہیں ہوسکتے۔ ساتویں خصوصیت غیب جاننے کی تھی جس آیت سے یہ مطلب سمجھا جاتا ہے اس کے معنے کرنے سے پہلے مفصلہ ذیل آیات پڑھ لینی چاہئیں

(۱) وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو (غیب کی کنجیاں (خزانے) اسی کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا) من یعلم الغیب فی السموات والارض الا اللہ (اللہ کے سوا آسمان و زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا) اور رسول صلعم کو یہ کہنے کا ارشاد ہے لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہونچتی (۲) لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ (میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں) پس ہم کیونکر تسلیم کرلیں کہ عیسےٰ علیہ السلام عام طور سے جو کچھ کوئی کھاکے آتا۔ یا گھر میں جمع کرتا آپ بتا دیتے اس سے تو یہ سمجھے کہ یہودیوں کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی۔ اور وہ تھے اکلون للسحت (حرام کھانے والے)۔ حرام مال جمع کرنیوالا۔ آپ نے اگر ان کو بتایا کہ تمام اموال جو خلاف شرح طریقوں سے حیلے بنا کر جمع کیا ہے اور کھا رہے ہو یہ ناجائز ہے پس یہی تھا کھانے اور خزانے کے متعلق ان کا خبر دینا۔ اور یہی نبی کے شان کے مطابق ہے۔

اس تمام تشریح سے واضح ہو چکا۔ کہ جو غیر معمولی صفتیں عیسےٰ بن مریم سے منسوب کرتے ہیں وہ بالکل خلاف واقعہ اور محض خدا تعالیٰ کی ہتک ہیں۔ یہ بڑا صریح ظلم ہے کہ خدا کی صفتیں ایک عاجز بندے کو دیجائیں۔ اس ظلم کے طوفان ضلالت کے وقت ایک نوح (خدا کا سلام اور درود اسپر اور اسکی آل پر) مبعوث ہوا ہے اور اس نے ایک کشتی بنائی ہے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا تعالیٰ کے حکم سے چنانچہ اس نے فرمایا اور یہ حکم براہین احمدیہ میں درج ہے واصنع الفلک باعیننا۔ چنانچہ اسی کے مطابق میرے آقا ہمارے امام نے ایک رسالہ "کشتی نوح" نام بھی لکھدیا جسمیں اس کشتی پر سوار ہونے کے شرائط درج ہیں۔ مبارک وہ جو اسمیں بیٹھکر اپنے تئیں ہر طرح کے طوفانوں سے محفوظ کرلیتا ہے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ واقعی اس کشتی پر سوار ہونے سے آدمی طوفان سے بچ جاتا ہے کئی واقعی گذر چکے ہیں۔ طاعون بھی ایک طوفان تھا اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس سے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اللہم زد فزد۔ وہ ۴ اپریل کا زلزلہ بھی اسی طوفان کی ایک شان تھا اس سے بھی تمام احمدی بحکم الہام لا یموت نفس من رجالکم محفوظ رہے

اس کے علاوہ آتشزدگیوں (آسمان اسے غافلو اب آگ برسانے کو ہے۔ آگ بجھانے کے دن) کے طوفان سے ہم احمدی بفضلہ محفوظ رہے ہیں بجائیکہ ہندوستان کا کوئی نامی گرامی شہر اس سے نہیں بچا۔ ابھی ایک اور بڑا طوفان باقی ہے جس کے لئے یہ کشتی پچھلے واقعات کی بنا پر پورا پورا مامن اور دارالامان ہے۔ اور انہی خصوصیتوں کے سبب دکشتی نوح "کو اللہ تعالیٰ علیم وحکیم نے آیۃ للعالمین فرمایا کیونکہ اب رسل ورسایل کی سہولیتوں کے سبب ماموربن اللہ کی تبلیغ مشرق سے مغرب زمین کے اس سرے سے اس سرے تک پہنچ جاتی ہے۔ اسی لئے ایک عالمگیر طوفان آتا ہے اور اس سے پہلے بھی بلیات عالمگیری ہیں۔ اور کشتی نوح صرف یہی کشتی ایسے طوفان سے بچنے کا ذریعہ ہے اور ان حالات پر نظر کرکے اس نوح کی کشتی کو جو کہ ایک ابتدائی محدود واقعہ تھا۔ آیۃً للعٰلمین کہا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اب سب بھائیوں کو اور اس عاجز کو اس کشتی پر سوار رہنے کی توفیق دے آمین یا رب العٰلمین۔ دآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات

تمباکو نوشی

مسٹر فرینک سوان آنریری سکرٹری بائرز اینٹی سگرٹ لیگ برمنگھم نے سگرٹ نوشی کی بابت ایک کافی وشافی تحقیقات کی ہے اور اس کے متعلق بڑی واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ ان کی رائے ہے کہ آئندہ نسل پر سگرٹ نوشی کے باعث ایک ایسی بڑی بلا نازل ہونے والی ہے جو شراب نوشی کی بلا سے روز بروز بڑھتی ہوئی ہے مزید برآں اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ نوجوانوں میں جو سگرٹ پینے کی عادت پھیلی ہوئی ہے وہ ایک بلائے عظیم ہے۔ وہ لڑکوں کا خون چوس رہی ہے اور قومی مردانگی کا ناس مار رہی ہے۔

جب مسٹر آسٹن چیمبرلین انگلستان میں وزیر خانہ کے منصب پر مامور تھے تو انہوں نے بیان کیا تھا کہ "سلطنت برطانیہ میں ایک آنہ والے پیکٹوں میں دس کروڑ سگرٹ ایک ... پیکٹوں میں فروخت ہو جاتے ہیں ... اور یہ پیکٹ لڑکوں اور نوجوانوں کے ... فروخت کئے جاتے ہیں ... یہ دس ... سگرٹ اصل میں زہر کی دس کروڑ ... ہوئی نلیاں ہیں"

برطانیہ سگرٹ نوشی میں یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے برطانیہ میں تمباکو پی جاتی تھی اوس کا اوسط ایک پونڈ فی کس سالانہ تھا لیکن آج کل کا اوسط اس سے کوئی دگنے سے زیادہ ہے۔ اس ملک میں ۵۴۷۶۰۰۰ پونڈ سالانہ کی تمباکو استعمال کی جاتی ہے اور کل روپیہ جو تمباکو کی نسوار (ہلاس) تمباکو اور سگرٹ پر خرچ کیا جاتا ہے تعداد میں ۲۵ کروڑ پونڈ ہے۔ یہ رقم اس رقم سے جو برطانیہ میں مختلف مشنوں کو قوم کی طرف سے دیجاتی ہے ۱۲ گنی ہے۔ گذشتہ دس سال میں سگرٹ نوشی ۱۵۰ فی صدی ترقی کر گئی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ لڑکے اور نوجوان سستے داموں کے سگرٹ جو دلربا پیکٹوں میں فروخت کئے جاتے ہیں کثرت سے پینے لگ گئے ہیں۔ جہاں کسی لڑکے کے ہاتھ ایک آنہ کا سکہ آیا۔ اس نے بیدریغ سگرٹ کا ایک پیکٹ خرید کر پینا شروع کر دیا۔ سگرٹ فروشوں کی دوکانوں کی تعداد بھی حیرت انگیز تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ ہر گلی کوچہ میں بہت سی دکانیں کھل گئیں اور کھلتی جاتی ہیں۔ برطانیہ میں مردوں کی نصف تعداد سگرٹ پیتی ہے۔ اور ہر تیس سگرٹ پینے والوں کے پیچھے سگرٹ کی ایک دوکان ہے۔ ابھی حال میں لندن میں ایک سگرٹ فروش کی دکان کا امتحان کیا گیا تو جتنے لوگ سگرٹ لینے آئے تھے انہیں آٹھ آدمیوں میں ایک مرد تھا اور سات لڑکے۔ یہ شوقین لوگ سر مہال سیکنزی کی جو امراض حلق کا ایک بے نظیر ماہر اور معالج تھا۔ اس رائے سے بالکل ناواقف تھے۔ کہ جتنی شکلوں میں تمباکو استعمال کیجاتی ہے ان میں حلق کے لئے سب سے زیادہ مضر سگرٹ نوشی ہے۔"

سگرٹ کا تمباکو لب سے ملتے ہی زہر ہو جاتا ہے اور چونکہ جسم میں یہ سب سے زیادہ جاذب عضو ہے اس لئے تمباکو کا عرق اس میں جاذب ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور بدہضمی اور طرح طرح کے دیگر امراض پیدا کرتا ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ تمباکو سے کوئی ۸۰ مرض جنمیں نابینائی بھی شامل ہے پیدا ہوتے ہیں۔ اور برطانیہ میں تمباکو کے اثر سے ہر سال ۲۰ ہزار جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ جو لڑکے سگرٹ پیتے ہیں ان کے اخلاقی قوے بالکل خراب ہو جاتے ہیں اور ان کو طرح طرح کے برے افعال کی طرف یوں ہی رغبت ہو جاتی ہے۔ جیل خانوں کے نقشوں سے ظاہر ہوا ہے کہ قیدیوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے بری زندگی کی ابتدا تمباکو نوشی سے کی تھی۔ ایک قیدخانہ میں ۶۰۰ قیدیوں سے جو شراب پی کر جرائم کے مرتکب ہوئے۔ پانسو ایسے تھے جن کو نشہ کی عادت تمباکو نوشی کے باعث پڑی تھی۔ ایک ڈاکٹر نے سگرٹ پینے والے تیس لڑکوں کا جن کی عمر ۹ سے ۱۵ سال کی تھی طبی معائنہ کیا تو ۲۲ کو سخت بے اعتدالیوں اور امراض میں مبتلا اور شراب نوشی کیطرف مایل پایا۔ انہیں یہ خواہش تمباکو نوشی نے پیدا کر دی تھی۔

جب امریکہ اور اسپین میں جنگ چھڑی تو والنٹیر بھرتی کئے گئے۔ جو لوگ بھرتی ہونے آئے انہیں سے جسمانی ناقابلیت کے لحاظ سے اس تعداد کی نسبت ۱۸۹۶ء کی سول وار میں ناقابل قرار دیئے گئے تھے تین گنے ناقابل ٹھہرائے گئے ان لوگوں میں ۹۰ فیصدی سگرٹ پینے والے تھے۔ جب بوئروں اور انگریزوں میں جنگ ہوئی تو ضلع مانچسٹر میں ۱۱ ہزار آدمیوں نے والنٹیر بن کر جنگ میں جانا چاہا ان میں سے ۸ ہزار کو ڈاکٹروں نے دیکھنے ہی نامنظور کیا اور آخرکار صرف ۱۱ سو جوان منظور کئے گئے نامنظور کئے ہوؤں میں سے سب کے سب ایسے لوگ تھے جنہوں نے لڑکپن ہی سے تمباکو نوشی کے ذریعے اپنے جسمانی قوے کو خراب کر لیا تھا +

بدرِ صادق

۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ر اگست سنہ ۱۹۰۶ء

اخبار وطن اور انبیاء پر اعتراضات

نقاش ہے یا نقال؟

خدا کی شان! جب کسی قوم کے بُرے دن آتے ہیں تو چھوٹے کیا بڑے - جاہل کیا عالم - عوام کیا خواص، سب کے مذاق کا سٹینڈرڈ ایسی پستی اختیار کرتا ہے کہ سنجیدگی اور متانت کے بڑے بڑے مدعی بھی اپنی مجالس میں اور تصنیف و تالیف میں مسخراپن اور تمسخر بازی کو جزو اعظم بنائے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

اخلاق کے مسائل پر غور کرنے والوں کے واسطے یہ مسئلہ نہ صرف دل چسپ ہوگا بلکہ اس کا حل انکشافات علوم کا موجب ہوگا کہ قوم میں ایک ایسا سربرآوردہ شخص ہے۔ تجربہ کار ہے۔ بزرگ ہے۔ لیڈر کی طرح سب میں مانا جاتا ہے۔ معزز خاندان سے ہے اس کی دانائی و حکمت کا ایسا شہرہ ہے کہ وہ ابوالحکم کہلاتا ہے۔ ناگہاں کچھ ایسی کارروائیاں اس سے سرزد ہوئیں کہ اس کا نام ابوجہل رکھا گیا اور ایسا رکھا گیا کہ قیامت تک اس کا یہی نام ہو گیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ شخص شروع سے ہی ایسا تھا۔ اور اسے اپنی جہالت کے ظہور کا پہلے کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ یا یکدفعہ اس کے مزاج میں کوئی ایسا تغیر واقع ہوا کہ وہ اس خطاب کا مستحق ہو گیا۔ سردست ہمارے اس آرٹیکل کا یہ مدعا نہیں کہ اس سوال کو حل کیا جاوے تاہم اس امر کی طرف ناظرین کو توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطاب کی تبدیلی کے وقت بھی ایک گروہ ایسا موجود ہے جو اس کی ان باتوں پر ہی تحسین کرنے کے واسطے دل و جان کے ساتھ طیار ہے جو اس کے لئے اس نئے خطاب کے دلانے کا موجب ہو رہی ہیں۔

پنجاب کے ان اخباروں میں سے جو مسلمانوں کی اڈیٹری میں نکلتے ہیں۔ اخبار وطن ایک متین اور سنجیدہ اخبار ہونے کا مدعی اور ایک اسلامی اخبار ہونے کا دعویدار ہے نہ صرف دنیوی رنگ میں بلکہ دینی رنگ میں بھی۔ کیوں کہ سلطان روم کی مدح خوانی کے گیت گانے کے علاوہ قرآن شریف کی تفسیر بھی اس میں لکھی جاتی ہے اور ہر طرح کی اسلامی خبروں کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب کچھ عرصہ سے اس کے اڈیٹر صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف اپنی عنان توجہ کو پھیرا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے کیونکہ دنیاداری کے رنگ میں اخبار کے چلانے اور جاہلوں کے درمیان بہت سے خریدار پیدا کرنے کے واسطے یہ لابد ہو چکا ہے کہ اس سلسلہ کی مخالفت میں کچھ نہ کچھ لکھا جاوے اور مولوی انشاء اللہ صاحب نے مولوی محبوب عالم صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح اس کار خیر میں بلحاظ زمانہ کے سابقین کا حصہ نہیں لیا۔ تاہم اُمید ہے کہ وہ اپنے حُسن لیاقت اور اس پر اپنے لائق نامہ نگاروں کی نقاشی کی امداد کے ساتھ اس پہلو سے بھی اپنے اخبار کو سب سے بڑھ کر دل چسپ بنانے کی کوشش میں کامیاب ہو جاویں گے۔ اور اس نئی ظرافت کے ساتھ تعداد اشاعت بھی اچھالی کرے گی [illegible] ہو جاوے گی۔ پس انہوں نے اس طرز جدید کے اختیار کرنے میں جو کچھ سوچا خوب سوچا اور اس میں ہمیں بھی خوشی ہے کیوں کہ مخالفت کا شعور و شر مخلوق الٰہی کو ہمیشہ حق کی طرف رجوع دلاتا ہے۔ ابھی ان کا ذکر ہے ایک شخص کا راست پٹیالہ میں سے خط آیا وہ صاحب لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کے شور و غوغا نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کا شوق دلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ میں بیعت میں داخل ہوتا ہوں۔ زیادہ تر خوشی اس واسطے بھی ہے کہ لاہور میں ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) نکلتے معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت میں واہی تباہی بکتے اور ڈھنڈورا پیٹنے میں شب و روز سرگرداں رہا کرتے تھے۔ اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہیں۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا۔ وطن جیسا مانا پرمانا اخبار۔ پانچ ہزار سے زائد کی اشاعت۔ ایسا لائق اڈیٹر۔ ایسے قابل نامہ نگار سلسلہ احمدیہ کی خبروں میں مصروف ہیں۔ بُرا کہیں گالی دیں۔ نقلیں بنائیں۔ سوانگ رنگ لیں۔ جو کچھ کریں۔ اشاعت تو کرتے ہیں۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ سب کو اپنے برگزیدہ کی خدمت میں لگاتا ہے۔ طوعاً او کرہاً سب کو اس کام میں ہاتھ بٹانا ہی پڑتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

پس اس طرز جدید کا اختیار کرنا صاحب وطن کے واسطے ضروری تھا۔ اور ہم مان لیتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر متانت اور سنجیدگی کو چھوڑنا اور اپنے اخبار کو پیچ بہادر دینا ان کا فرض تھا۔ لیکن ہم ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں کہ جس صورت میں آپ کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور قرآن شریف کی تفسیر بھی اس میں لکھی جاتی ہے تو براے خدا اسی کے کالموں میں ایسے اعتراض تو نہ لکھے ہوتے۔ جو خود اسلام اور بانی اسلام اور کتاب اسلام پر کفار کیا کرتے ہیں۔ شاید پبلک کے مذاق کو پورا کرنے کے شوق میں آپ کو اس طرف توجہ نہ ہوئی ہو یا نقاش صاحب کوئی ایسے معتبر بزرگ ہوں کہ ان کا مضمون بغیر پڑھنے کے کاتب کو دے دیا گیا ہو کہ اُسے ایڈیٹوریل کی جگہ دی جاوے۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو توجہ دلاؤں کہ آپ اس تازہ مضمون پر جو ۳ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں نکلا ہے۔ ایک دفعہ نظرِ ثانی فرماویں۔

جناب نقاش صاحب کی تمسخر بازی اور ہزلیات کا جواب لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے ساتھیوں کو یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے اور ہم تو مدت سے یہ گالیاں سن رہے ہیں۔ وطن کے کالموں نے ہمارے واسطے کوئی نئی بات پیدا نہیں کی۔ ہاں اس ساری عبارت کے درمیان جو اصل اعتراضات ہیں ان کو میں اس جگہ لیتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ وہ کسی انسان کی تعریف میں کوئی کلمہ فرمائے۔ پھر مرزا صاحب کی اپنی تعریف میں بعض الہامات کیوں نازل ہوتے ہیں۔

اس اعتراض کو نقاش صاحب کی منقش عبارت نے اس طرح ادا کیا ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات میں غیور و متکبر خدا ایک انسان ضعیف البنیان کی شان میں قصیدہ خوانی کرکے غلو و اطراء کا کمال دکھاتا ہے۔"

(۲) خدا تو رحم کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کو عذاب نہیں دیتا۔ پھر مرزا صاحب کی پیش گوئیوں میں، عذاب الٰہی کی خبریں خدا کی طرف سے کیوں دی جاتی ہیں۔ اس اعتراض کو وطن کے

لائق نامہ نگار اس طرح ادا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس میں "ارحم الراحمین و احسن الخالقین اپنے بندوں کو زلزلہ۔ طاعون۔ ہیضہ۔ چیچک اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کے انعامات بھیجنے کی بشارت دیتا ہے"

(۳) بعض الہامات کے "بظاہر کوئی خاص معانی نہیں ہوتے"

(۴) بعض الہامات ایسے فقرات میں ہیں جو پہلے بھی کسی کتاب میں موجود ہیں۔

اس اعتراض کو وطن کے سنجیدہ نامہ نگار حضرت کے ایک الہام "تنزل درایوان کسری فتاد" کو نقل کرکے اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

"جس طرح ہمارے مکاتب میں بوستان مروج ہے۔ اسی طرح عالم بالا کے مدارس کے نصاب میں بھی یہ بہترین تصنیف داخل ہے اور ممکن ہے کہ خدا نے الہام کے روز روح الامین کو اسی مصرع کا قاصد بناکر قادیان دارالامان بھیجا ہو"

(۵) بعض الہامات کے متعلق کچھ عرصہ تک حضرت مرزا صاحب کو خود بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ اس اعتراض کو جناب وطن نے ان مہذب الفاظ میں تحریر فرمایا ہے۔ "ہمیں حیرت تو مرزا صاحب کے اس خدا پر ہے۔ جسے علام الغیوب ہونے کا دعوےٰ ہے اور جس کے نزدیک ماضی و مستقبل مترادف ہیں کہ باوجود اپنی غیب دانی کے پورے چار مہینے تک منظور محمد کی تعریف و تعیین نہ کر سکا"۔

یہ ہے خلاصہ اُن تمام اعتراضات کا جن کو جمانے اور رونق دینے کے واسطے اخبار وطن کے تیرہ کالم سیاہ کئے گئے اور اس قدر تمسخر کا لباس عبارت آرائی کو پہنایا گیا ہے۔ کہ ان کا جواب دینا تو درکنار ان کا دُہرانا بھی ایک شریعت کے قلم کے واسطے زیبا نہیں۔

اگر قرآن شریف اور احادیث نبوی اور تاریخ انبیاء و اولیاء سابقین کی طرف دیکھا جاوے اور ان سے فائدہ حاصل کیا جاوے۔ تو ان میں سے کوئی اعتراض ایک مومن مسلمان کے مونہہ سے نکل نہیں سکتا۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ انبیاء اور کتب مقدسہ کا حوالہ دینا شاید مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار کبھی اپنے [illegible]

کہ ایک مشہور اسلامی اخبار کے اڈیٹر صاحب نے ہمارے ایک بزرگ قوم کے ساتھ مسئلہ تعدد ازدواج پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو خود مذہب اسلام کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں صرف ایک قومی امداد کے واسطے اخبار لکھا جاتا ہے۔

پس اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ نقاش صاحب اور ان کے دوست صاحب وطن جھنجھلا کر قرآن شریف کو اور بانی اسلام ہی کو جواب نہ دے بیٹھیں تو اعتراض اول یعنی "غیور و متکبر خدا کے ایک انسان ضعیف البنیان" کی تعریف کرنے کے متعلق میں ان کی توجہ کتب مقدسہ کے ان مقامات کی طرف پھیرنے کی کوشش کرتا جہاں انسانوں کو سعید اور صادق اور صدیق اور رؤف الرحیم (یعنی صفات رحمانی) اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ اور وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور دیگر اس قسم کے صفات سے یاد کیا گیا ہے اور وہ حدیثیں پیش کرتا۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ اور قرآن شریف کی وہ آیت پیش کرتا۔ جہاں حضرت خاتم النبیین کو فرمایا گیا ہے کہ تو تمام بنی آدم کو اپنا عبد کرکے پکار اور کہہ یا عبادی۔ اور توریت کے وہ مقامات دکھاتا۔ جہاں خدا کے بیٹے اور پوتے موجود ہیں اور ایسی مخلوق دکھاتا جس کو میکائیل کہا گیا ہے۔ (عبرانی زبان میں میکائیل کے معنے ہیں۔ مِی۔ کَ۔ ایل۔ وہ جو خدا کی مانند ہے) اور بائیبل کی یہ پیشگوئی دکھاتا کہ آنے والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا کہا گیا ہے۔

ایسا ہی اعتراض دوم کے متعلق کہ مرزا صاحب کے الہامات میں مخلوق کو ارحم الراحمین خدا زلزلہ طاعون کی بشارت کیوں دیتا ہے۔ کتب سماویہ کا حوالہ دیا جاتا اور قرآن شریف کی وہ آیات پیش کی جاتیں۔ جن میں کفار مکہ کے متعلق ہلاکت اور تباہی کی پیشگوئیاں درج ہیں اور اس قسم کے فقرات دکھائے جاتے کہ "بشرہم بعذاب الیم" اور حضرت موسےٰ نے فرعونیوں کے واسطے بار بار ٹڈی۔ وبار۔ خون کی بارش طاعون۔ پلوٹھوں کے مرجانے کے متعلق جو پیشگوئیاں کیں وہ یاد دلائی جاتیں۔

تیسرا اعتراض کہ بعض الہامات کے معانی عام فہم نہیں ہوتے۔ اس کے واسطے بھی خدا کے پاک کلام میں سے الم۔ اور حم۔ اور طس۔ اور ق۔ اور الر۔ وغیرہ آیات قرآنی پیش ہو سکتی تھیں۔ مگر مجھے وہی خوف لاحق حال ہے کہ کہیں معزز اہل وطن قرآن کو بھی جواب نہ دے بیٹھیں اور رہی سہی برائے نام اسلامی حمیت کو بھی خیرباد نہ کہدیں۔ اس واسطے میں اس قسم کے جوابات پر زور نہیں دیتا۔

ایسا ہی اس اعتراض کے جواب میں کہ مرزا صاحب کے کسی الہام کے الفاظ پہلی کسی کتاب میں بھی موجود ہیں۔ یہ آسان تھا کہ بزرگ نقاش کو نادان پادریوں کے اعتراضات کی طرف توجہ دلائی جاتی جو کہ انہوں نے قرآن شریف پر کئے ہیں اور سورۂ قمر کے بعض الفاظ کو قدیم اشعار میں دیکھا جاتا۔ اور انجیل کے فقرات کو والمحد پڑھا جاتا۔ مگر میں ڈرتا ہوں کہ آج تو وطن کے کالموں کو حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت میں کالا کیا جاتا ہے تو کل یہ اخبار کہیں کہلے بندوں اسلام کا ہی دشمن نہ بن بیٹھے۔

علیٰ ہذا القیاس یہ اعتراض کہ چار ماہ تک مرزا صاحب کے خدا کو معلوم نہ تھا کہ اس الہام میں محمد منظور کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے جواب میں آسان تھا کہ انبیائے سابقہ کے حالات کی طرف رجوع کیا جاتا کہ بقول نقاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سالہا سال تک ہجرت کے مقام کو بجائے مدینہ کے یمامہ کیوں خیال فرماتے رہے اور یعقوب نبی کو اتنی عمر روتے گذری۔ پھر یہ معلوم نہ ہوا کہ یوسف کہاں ہے۔

غرض ایک مسلمان کے واسطے تو ان اعتراضات کے پیش کرنے کا کوئی موقع نہ تھا اور اگر کسی نے نادانی سے یا کم علمی سے یا مضحکہ کے طور پر صرف ایک شغل کے لئے یہ اعتراض لکھ دئے تھے۔ یا مولوی انشاء اللہ صاحب کی غیر حاضری میں کہیں چھپ گئے تھے تو مذکورہ بالا جوابات کی طرف اشارہ ہی کافی ہے کہ آئندہ مولوی صاحب خود ہی اس کا ازالہ کردیں۔ مگر زمانہ سخت ہے۔ اور بے جا آزادی کی بدبو نے بہتوں کے دماغ خراب کر رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ کتب سابقہ کا حوالہ مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار اور معزز ناظرین وطن کے واسطے

اسٹینڈرڈ مع نے وزیر مصر کو رپورٹ بھیجی کہ سلطانی فوج کی موجودگی سے امسال نہایت امن وامان رہا۔

اخبار ترجمان لکھتا ہے کہ علاقہ قازان کے شیخ الاسلام نے ایک مجلس عام کے انعقاد کے لئے علمائے سنت والجماعت وعلمائے شیعہ کو جمع کیا تاکہ بعد بحث ومباحثہ ایک ایسی حد قیام میں مقرر کر دی جاوے کہ سنی وشیعہ میں اختلاف جزئی کی وجہ سے تنافر وبغض نہ رہے۔ آخر کار مجلس میں علمائے نے مل جل کر ایسا فیصلہ کر لیا اور اختلاف دور ہوا۔

روسی اخبار الفت لکھتا ہے کہ سلطنت چین ۱۸ ولایات پر تقسیم ہے اور ہر ایک ولایت میں ایک گورنر رہتا ہے جسے چینی زبان میں دائل کہتے ہیں۔ ان ولایات میں سے جو بڑی بڑی ولایتیں ہیں۔ ان سب کی گورنری پر مسلمان مامور ہیں۔ چنانچہ ولایت قوبل۔ کوکشین۔ دونوں کے والی مسلمان ہیں۔ اور مالذکر والی کا باشندگان چین پر خاص اثر ہے اور شہنشاہ چین سے بھی اس کے دوستانہ تعلق ہیں۔ کوکشین کا والی ایک ۲۲ سالہ نوجوان مسلمان ہے۔ جو والی قوبل کا داماد اور علوم جدیدہ سے پوری طرح بہرہ یاب ہے۔ آقصود کورن۔ طورفان وطوفسون۔ فرہ شہر کی ولایتوں پر بھی مسلمان گورنر ہیں۔ بلکہ ان ولایتوں کے دیگر عہدہ دار فوج بھی سب کے سب مسلمان ہی ہیں۔ اور ان دنوں اور بھی زیادہ مسلمان بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

سائپرس | پال مال گزٹ نے روس انگلستان کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھا ہے کہ چونکہ اب مصر بموجب عہد نامہ فرانسیسی انگریزی کے برٹش حمایت میں آگیا ہے اور انگریزی جرار فوج وہاں بعض ہے۔ لہذا جزیرہ سائپرس کی جنگی اہمیت بہ نسبت سابق کے اب کم ہو گئی اور اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سائپرس ترکی کو واپس کر دیا جاوے یا کسی اور سلطنت مثلاً یونان کو اس کے ساتھ چند شرطیں کر کے دے دیا جاوے۔

بغداد | ایک ترکی رعیت نے شہر بغداد و موضع عظمیہ کے درمیان ٹرام وے لائن جاری کرنے کی درخواست کی تھی اس کو اس شرط پر منظوری ملی ہے کہ کمپنی کے شرکا کو سلطنت عثمانیہ کی رعیت ہونا لازمی ہے۔

نمائش مصنوعات | بغداد میں چینی کے صنعتی سرمائے کی نمائش ہونے والی ہے۔ جس کے لئے شہر کوتاہیہ کے کارخانوں میں اہتمام کے ساتھ کام جاری ہے۔ نمائش میں چینی دستکاریاں علی العموم پیش ہوں گی۔

قرآن اور فونوگراف | سلطان روم کو یہ خبر پہنچی کہ بعض ورّان فونوگراف لوگوں کو فونوں میں آیات قرآنی سنایا کرتے ہیں اور ان میں گانے کا طرز پیدا کر دیتے ہیں چونکہ شرعاً آیات قرآنی کا شمار اقسام طرب میں ناجائز ہے لہذا حکم ہوا کہ قطعی طور پر یہ روک دیا جاوے اور اس کے لئے ضروری احتیاط ہو۔

الجزائر | جن لوگوں کو یورپین گورنمنٹوں سے مذہب کی بابت خوف ہے وہ اس خبر کو غور سے سنیں گے کہ گورنمنٹ فرانس نے الجزائر کے اسلامی مکتبوں میں قرآن شریف کی تعلیم روک دی ہے اور چند مسجدیں جو تعلیم قرآن کے لئے مخصوص تھیں بند کر دی ہیں اور سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہر شہر میں عربی و فرانسیسی کی تعلیم کے لئے مکتب بنائے جاویں ہمارے نزدیک اس خبر کے چھپنے میں کوئی غرابت نہیں اس لئے کہ ہندوستان میں بھی جاہل عوام میں یہ بیہودہ افواہ مشہور ہے کہ علی گڑھ کالج میں گورنمنٹ عربی کی تعلیم اپنی زیر نگرانی اس لئے دینا چاہتی ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی مکاتب ٹوٹ جاویں ظاہر ہے کہ یہ افواہ لغویت سے خالی نہیں۔

افغانستان کی آمدنی | افغانستان کی آمدنی ایک کروڑ ۳۴ لاکھ روپیہ ہے۔ جس میں ۳۰ لاکھ روپیہ ملکی مصارف میں خرچ ہوتا ہے اور باقی ایک کروڑ تیرہ لاکھ فوجی مصارف وغیرہ کے لئے بچ رہتا ہے۔ یہ رقم علاوہ اس اٹھارہ ہزار روپے کے ہے۔ جو گورنمنٹ ہند سالانہ وظیفہ کے نام سے شاہ افغانستان کو دیا کرتی ہے۔

ریاست بڑودہ میں تعلیم | بڑودہ کی خود مختار ریاست میں یکم اگست سے ابتدائی تعلیم لازمی ہو گئی ہے تعجب ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے ہندوستان میں ابھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نقطے عبرت اثر سے

وکیل مورخہ ۲۷ جولائی میں ایک نظم بعنوان "نظرے خوش گزرے" شائع ہوئی ہے۔ جسے پڑھ کر ہمیں اُن لوگوں کے حال پر نہایت افسوس آیا جو ایک صادق کی تکذیب ومخالفت میں خود ہی دائرہ اسلام سے بھی خارج ہوئے جاتے ہیں قبل اس کے کہ اصل اشعار کے نفس مضمون پر جرح کریں۔ تمہیدی امور میں ہم وکیل کے روپوش وبزدل نامہ نگار اور اس کے مداح وموید صاحب اخبار کے عبرت انگیز رویہ کی سرسری جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ راقم نظم نے جنہیں غیر سے اتنی بھی اخلاقی جرأت نہ ہوئی کہ آخر میں اپنا پورا پورا نام ونشان تو بتا دیتے اگر ہمارا خیال صحیح ہے تو اونہوں نے اپنے نزدیک شوخ نگاری وظرافت کو کام فرما کر اصلی نام کی جگہ "نفاش" لکھ دیا ہے۔ چونکہ وہ بعض احمدی احباب سے محض بطور رسم ظاہری صاحب سلامت رکھتے ہوں گے اس واسطے گویا اونہوں نے اپنی پیدا میں ہمارے حال پر یہ بڑا کرم فرمایا۔ کہ ایک اہانت آمیز اور دل آزار نظم لکھ کر اخبار میں اسے اپنی ذات والا صفات سے منسوب نہیں کیا لیکن ہماری رائے میں تو یہ بھی ایک خفیف حرکت ہے جو سراسر اُن کی بزدلی پر دلالت کرتی ہے کاش کہ وہ اپنا نام بجائے نقاش کے خفاش رکھتے جو ان کے اس طرز عمل کیلئے مناسب حال بھی ہوتا کہ آفتاب صداقت سمت الراس پر چمک رہا ہے اور ان کی آنکھوں میں ایسی چکاچوند لگی ہے کہ اس کی روشنی میں آنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ خود بینی وناخدا ترسی کی تاریکی میں چھپ چھپ کر منہ چڑاتے ہیں مگر افسوس وہ بھی ایسا بیہودہ کہ اس کا تضحیک اپنے ہی اوپر پڑتی ہے۔

عنوان کے نیچے نفاش صاحب نے سب سے پہلے یہ لایعنی جملہ لکھا ہے:۔

"در الفیل بالفیل وما ادراک بالفیل"
"لہ اذنان وخرطوم طویل"

کافی نہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ ان صاحبان کو خود قرآن پر ہی یہ اعتراض وارد ہوتے ہوں اور حضرت مرزا صاحب کا نام لینے کا صرف بہانہ ہی درمیان میں رکھدیا ہو۔ اس واسطے نقلی پہلو کو چھوڑ کر عقلی پہلو کے لحاظ سے بھی کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس کو ہم زیادہ تفصیل کے ساتھ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالےٰ درج کرینگے۔

بلاد اسلامی

حجاز ریلوے ۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو منیر کاظم پاشا مہتمم تعمیرات حجاز ریلوے لین نے بذریعہ تار برقی سلطان روم کی خدمت مین ذات الحج کے اسٹیشن تک جو (۶۰۸) کیلومیٹر کے موقع پر ہے۔ لین کے مکمل ہوجانے کی خوش خبری ارسال کی (اللوا)

سلطان سے بغاوت ترکی قلمرو کا ایک جزیرہ ساموس نام ہے یہاں کے لوگوں نے فرانس "انگلستان" اور روس کے سفیروں کو ایک میموریل بھیجکر اس بات کی تحریک کی تھی کہ انہیں آئینی حکومت اور ٹرکی گورنمنٹ کی ماتحتی سے آزادی دلوا دی جاوے۔ لیکن سفیران دول مذکورہ نے ان کی یہ درخواست اس لئے رد کر دی کہ یہ خواہش قابل پسند نہیں تھی اور موقع بھی اس بات کے لئے مناسب نہیں کہ دولت علیہ کو کسی نئی الجھن میں ڈالا جاوے۔ (اللوا)

ترکی محصول چنگی کا اضافہ انگلستان نے محض اس خیال سے ہنوز منظور نہیں کیا ہے کہ اس کے پندار میں یہ زائد آمدنی طے شدہ مصرف کے علاوہ دوسرے کاموں پر لگائی جائیگی اسی واسطے وہ باب عالی سے اس کے مصرف کی تشریح کرانی چاہتا ہے (اللوا)

ٹرکی اور ایرانی سرحد پر جو کمیشن کام کر رہی ہے اس کی امداد کے لئے پرتو پاشا کا روانہ جانا اس امر کا مقتضی ہے کہ وہ جنگی لحاظ سے معاملہ کا تصفیہ کرینگے کیونکہ باب عالی ایرانیوں کی بات ہرگز نہ مانے گا۔ اور دول یورپ کو خواہ مخواہ دخل دینا پڑے گا۔ (اللوا)

طرابلس الغرب میں ایک جرمن فوجی کپتان کے گشت لگانے کی خبر بالکل بے بنیاد تھی۔ خود جرمن اخبارات اس کی تردید کر رہے ہیں۔ (اللوا)

روس میں مسلمانوں کے اخبارات جنگ جاپان و روس سے پہلے صرف ایک اسلامی اخبار "ترجمان" نامی شہر باغچہ سرائے" سے شائع ہوتا تھا۔ اس کی کوششوں کا یہ پھل ہوا کہ روسی مسلمانوں میں واقعات عالم معلوم کرتے رہنے کا جوش ترقی کر چلا اور جنگ کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے مطابع کی آزادی ملتی ہے ایک سال کے عرصہ میں بیس سے زائد اخبار مسلمانوں نے جاری کر لئے اور ان سے یہ فائدہ ہوا کہ اب عام طور پر مسلمانان روس میں بیداری کے آثار عیاں ہو چلے ہیں کیا اب بھی اخبارات کو ملک کا سچا خادم نہ مانا جائیگا (المؤید)

جرمنی مراکش میں اخبار طان اپنے نامہ نگار طنجہ کا یہ بیان شائع کرتا ہے کہ مولائے عبدالعزیز سلطان مراکش نے ایک جرمن تاجر مقیم طنجہ کو جو ان کا مقرب ہے کانفرنس الجزیرہ کے مقرر کئے ہوئے بنک میں اپنا نائب بنانے والے ہیں فرانس میں یہ خبر نہایت بے چینی پھیلا رہی ہے اور اگر یہ صحیح ہوئی تو ضرور ہے کہ مسئلہ مراکش از سر نو ابھر آئیگا۔ جرمن سفیر میورورزان مراکش میں اپنی حکومت کا اثر بڑھانے کی سخت کوششیں کر رہے ہیں۔ (اللوا)

مصر اور اٹلی کے مابین دو سال کی گفتگو کے بعد ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس پر بطرس پاشا عالی وزیر خارجیہ مصر اور مارکوئس سلوٹے کانسل جنرل اٹلی کے دستخط ہوئے ہیں (اللوا)

جاپان و ٹرکی سلطان روم نے بیرن سویا ماصیو ندیم میکاڈو کو تمغہ مجیدی درجہ دوم۔ موسیو اوہا انسر محل شاہی اور ڈاکٹر ایٹو ممبر مجلس علوم و فنون کو مجیدی درجہ سوم اور پروفیسر تسوسہ یہ کونتان عثمانی درجہ چہارم عطا کیا ہے۔

ٹائمز کا بیان ہے کہ یمن میں ترکی فوج کی بغاوت کی خبر صحیح ہے۔ سرکاری تردید قابل اعتبار نہیں چنانچہ ایک ترکی جرنیل بر وقت انتظام نہ کرنے کے جرم میں کورٹ مارشل کے حکم سزا موت کا مستوجب قرار پایا اور گولی سے مروا دیا گیا۔ اس کا بیان ہے کہ جدید امیر حائل متعب نے شیخ مبارک والی کویت کو لکھا ہے کہ ابن مسعود والی ریاض سے اس کی صلح کرادے اور کردادی دجلہ میں عرب قبائل کی سرکشی روبہ ترقی ہے ترکی حکام کچھ انتظام نہیں کر سکے۔

جدید ایرانی وزیر اعظم مشیر الدولہ نے سیاسی و مالی اصلاحات کا وعدہ کیا ہے انگریزی حکومت نے بھی دربار ایران کو رعایا کے مطالبات قبول کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ انگریزی سفارت خانہ میں پناہ گیرین کی تعداد ۱۴ ہزار تک پہونچ گئی تھی۔

ترکی جنگی جہاز ترکوں نے جس طرح اندر ہی اندر رازدارانہ صورت مین اپنی ترکی فوج کو اس اعلیٰ پیمانہ پر پہنچا دیا کہ یورپ کی عظیم الشان سلطنتیں اسے بڑی فوجی قوت سمجھنے لگیں۔ اسی طرح ترک اندر ہی اندر اپنی بحری قوت کے بڑھانے مین لگے ہوئے ہیں اور وہ کسی آئندہ یورپی جنگ میں ضرور ایک معقول جنگی جہازوں کا بیڑا مخالف کے سامنے لے آئیں گے۔ کارخانہ کروزیں جو ترکی جنگی جہاز ابھی تیار ہوا ہے قسطنطنیہ کے سمندر میں پہنچ گیا ہے۔ اس جھنڈے اڑ رہے ہیں اسی کارخانہ کو باب عالی نے بارہ تارپیڈو بوٹ بننے کا حکم دیا ہے۔ جو عنقریب تیار ہو جائین گے۔

قبول اسلام سندھ میں عمائدین اور لائق اصحاب کی ایک کمیٹی بشمول علمائے سندھ قبول اسلام کا کر رہی ہے۔ وہان کے نومسلموں کی فہرست اختصار کے ساتھ ذیل مین درج کی جاتی ہے

نام موضع	نام اصلی	اسلامی نام	تعداد کنبہ
گوہر آباد	رکھی پسر مورپہ	اللہ رکھا	۱۷
ویرانہ	مصری پسر شیخو	محمد علی	
"	دریا و بھیرو	خدابخش، محمد صفر	۱۵
گوہنہ گوکمارڑ	گرڑ و بہارو	محمد بخش، محمد عزیز	۱۹
"	جھتو و سونو، اوند	شریف، لطیف، اللہ داد	۳۴
"	سراوند، جسو، ٹو	اللہ بخش، گل محمد، حسن، دینا	
"	ہیار، ہیرا، بلوک	حسن بخش، محمد حسن، محمد بخش	۱۵
"	ہانی	جان محمد	
لاڑکانہ	بکہو ولد جبنہ	ولی محمد	۳
		میزان کل	۱۱۲

(عبدل)

یہ گویا قرآن مجید کی ایک اسی وزن کی آیت کریمہ کا خاکہ اُڑا کر اللہ تعالےٰ کے کلام پاک کا استخفاف کیا ہے جو سچ تو ایک طرف رہے۔ نام کے مسلمانوں کے لئے بھی ایک نہایت شرمناک اور عبرت انگیز امر ہے۔ کیا وکیل کے منشی فاضل ایڈیٹر صاحب اس کا کوئی معقول جواب دے سکتے ہیں کہ اونہوں نے اپنے اخبار میں جو باہمیت مسلمانوں کا ایک مشہور و مسلمہ آرگن کہلاتا ہے۔ ایسی لغویات کو کیوں درج ہونے دیا؟ سنین ماضیہ میں اخبار مذکور بعض بڑے بڑے مہتم بالشان اسلامی معاملات پر زور و شور سے خامہ فرسائی کرتا رہا ہے۔ جس سے ایک سیدھا سچا مسلمان یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ وکیل کا ایڈیٹوریل سٹاف دین حق کی حمایت اور امت مرحومہ کی اصلاح و ہدایت کا حقیقی جوش حرارت اپنے اندر رکھتا ہو گا۔ لیکن حال کی بعض تحریرات سے تو (جو وکیل میں وقتاً فوقتاً خود ایڈیٹر یا اس کے نامہ نگاروں کیطرف سے شائع ہوئیں) ان کے مسلک اور خیالات باطنی کا کچھ اور ہی پتہ چلتا ہے۔ ابھی تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ وہ بصیغہ ایڈیٹوریل رسول کریمؐ سے انحراف و استغنا کی حمایت میں زور قلم دکھلا چکے ہیں آج ان کی دینداری اور حمیت اسلامی کا ایک نیا ثبوت یہ ملا ہے کہ ایک شخص نہایت بے باکی و دریدہ دہنی سے قرآن شریف کا استخفاف کرتا ہے اور وہ اپنے خاص کالموں میں اس کی تعریف کرتے ہیں اور بفخر و مسرت اس کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں کہ :-

"ہمارے خوش مذاق دوست وکیل کے اس نمبر کو دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے"!

ہمیں نہایت تعجب اور افسوس ہے کہ ایک ایسا متین و سمجھدار وقائع نگار جیسے کہ ایڈیٹر صاحب وکیل اخباری دنیا میں کہلاتے ہیں باوجود اس رائے پر مصر ہونے کے کہ مفید و کار آمد مضامین کو دلچسپ خیالات پر ترجیح دینی چاہیئے اور کہ نظموں کی اشاعت پر زیادہ توجہ اخباری مقاصد کو پامال کرنے والی ہے۔ اول تو محض عامیانہ مذاق کا تتبع کر کے یہ اعلان دے کر وہ پہنے آئندہ کے لئے یہ رائے قائم کر لی ہے کہ کبھی کبھی چٹخارہ دار چٹنی بھی وکیل کے خشک دستر خوان پر چن دی جاویگی" پھر اس پر طرہ ایک قابل ملامت غلطی یہ کہ صرف تمسخر کے چٹخاروں کی خاطر کلام الٰہی کا استہزاء بھی جائز رکھے۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ اگر قوم کی وکالت اور دین و ملت کی حمایت کا حق یونہی ادا ہوا کرتا ہے۔ تو سلام ہے ایسی وکالت اور حمایت کو۔

"نظر سے خوش گزرے" کے غیرتمند مصنف نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنی اس تک بندی میں جملہ مذاہب کی مسلمہ صداقتوں اور خود سنت اللہ پر بڑے سخت شرمناک حملے کئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ اُٹھتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے کہ فلک نے اب اپنے دل میں ٹھانی ہے کہ دروغ و عزت توام ہوں اور راستی کی نشانی ذلت ہو۔ گویا اس شخص کے نزدیک منجانب اللہ تو کچھ ہوتا ہی نہیں بلکہ محاورہ شعراء کو عقیدہ بنا کر وہ مانتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ فلک کی مرضی سے ہوتا ہے اور خدا جو دراصل ایک فوق الفوق۔ مدبر بالارادہ۔ قادر مطلق اور غیور ہستی ہے۔ فلک کی کارروائیوں میں کچھ مزاحمت نہیں کرتا یا کر سکتا۔ خواہ وہ اپنے کلام پاک میں ہزار وعدے اور وعید دے چکا ہو کہ جھوٹوں پر لعنت اور سچ کی فتح و عزت ہوتی ہے مگر حضرت نقاش تمام پاک نوشتوں اور جملہ صادقین و متقین کی مسلمہ صداقت کو پس پشت ڈالکر خدا کی خدائی کو بھی نیچا دکھانا چاہتے اور آج قوم کو یہ نیا سبق دیتے ہیں "سفیہ" ہو تا کہ "کامرانی" حاصل ہو۔ "پاجی" بنو تا کہ مزے ارغوانی اڑانے میں آئے "دروغ" اختیار کرو تا کہ "عزت" پاؤ "راستی کے پاس نہ پھٹکنا کہ مبادا "ذلت" نصیب ہو۔ وغیرہ وغیرہ

نامہ نگار نے نہایت بے باکی اور ناخدا ترسی سے ہمارے امام علیہ السلام کو پردہ ہی پردہ میں بہت ہی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم بجز اس کے اور کیا کہیں کہ اللہ تعالےٰ ہی اُسے اُس کا پورا پورا اجر دے۔ ہم اس نظم پر لفظ بلفظ جرح کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ وہ مجموعہ ہفوات و ہزلیات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور جو شخص ایک انصاف پسند و خدا ترس دل لے کر اس پر بنظر تعمق غور کرے گا۔ وہ بخوبی معلوم کر سکیگا کہ ناظم نظم کو پاس ... [illegible] ... و سلام ...

سنت انبیاء اور عادت اللہ سے کچھ بھی تعلق اور آگاہی نہیں ہے ورنہ اس قدر شوخ چشمی سے حضرت اقدس کے دعاوی و نشانات پر سفیہانہ نکتہ چینی و طعنہ زنی نہ کرتا۔

وکیل کہتا ہے "ہمارے دوست چاہتے ہوں گے کہ نقاش کی صورت سے پردہ اٹھا دیا جاوے گر حضرت کا ارشاد ہے۔ ع

ہر کہ دار عیب دیدن در سخن بیند مرا"

ہم وکیل کی اس نیک دلی اور راز داری کی تو تعریف کرتے ہیں کہ ایک کمزور دل والی پردہ نشین ہستی کو میدان میں لا کر اس کا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا مگر کاش اُسے اس نیک دلی کے ساتھ یہ سوچنے کی حمیت بھی عطا ہوئی ہوتی کہ ایسے مسخروں کی حمایت اور سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں وہ کتاب اللہ۔ سنت انبیاء اور خود خدا کے ساتھ سوء ادب کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پاک سلسلہ کی بیسیوں برس سے برابر تائید و نصرت فرما رہا ہے۔

ہمیں معلوم ہے اور وہ خود بھی کئی بار صاف طور جتا چکا ہے کہ وکیل کوئی مذہبی پرچہ نہیں بلکہ صرف قومی اخبار ہے اور نفاق آمیز مضامین کی اشاعت اس کے مقاصد کے منافی ہیں پھر اب جو اس میں بعض مضامین سلسلہ احمدیہ کے خلاف تعصب و تنفر پیدا کر نیوالے چھپنے لگے اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس چرچے سے اخبار کی کچھ اشاعت بڑھے اور اسے قوم میں رسوخ و فروغ حاصل ہو گا لیکن یاد رہے کہ یہ خیال بالکل باطل ہے۔ اور طمع خام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اس وقت ہم کئی ایک اخباروں کے نام تبلا سکتے ہیں جنہوں نے سلسلہ حقہ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا اور آخر کار خائب و خاسر ہو کر ہونک ہونک کے چُپ ہو گئے۔ وکیل جیسے بھاری بھرکم اور معاملہ فہم اخبار کے لئے ایسے بدنصیب و بدانجام معاصرین کا اتباع کچھ نازیبا و نامبارک سا معلوم ہوتا ہے۔ آگے اس کے ایڈیٹر صاحب مختار ہیں اپنا نفع و ضرر خود سوچ سکتے ہیں۔

آخر میں ہم پھر اس بات کو بصراحت بتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس امام برحق کیساتھ مخالفت یا غیریت اختیار کی ان کا انجام تو عبرتناک ہوتا ہے کہیں دوران مخالفت میں بھی اُن سے اکثر باتیں ایسی سرزد ہو جاتی ہیں جو انہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالف بلکہ خود اسلام کا بھی دشمن ثابت کرتی ہیں یہ کیسی عبرت کا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو ایسی باتوں سے بچاوے۔ والسلام

بدرِ خواتین

پردہ

کچھ لوگ تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ پردہ بالکل نہیں چاہئیے۔ یہ تفریط ہے۔ اس کی تردید تو الحکم میں صاحبزادہ صاحب بھائی محمود سلمہٗ نے خوب کردی دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو پردہ میں اتنی سختی کرتا ہے کہ بے کس بے بس مستورات کی صحت کا خیال بھی نہیں۔ اس پر افسوس کی بات یہ کہ پھر بھی پردہ خدا اور رسول کے حکم کے موافق نہیں۔ کیوں کہ وہی جو غیر مرد کی آواز تک سننا پردے کے خلاف سمجھتی ہیں۔ اور جو اپنی عورتوں کا نام تک لینا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں (حالانکہ عام مجالس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور ان کی بیویوں یعنی اپنی ماؤں کا نام بے تحاشا بلند آواز سے سناتے ہیں) اپنے گھروں میں محض ایسے غیر محرموں کو آنے دیتے ہیں اور رکھتے ہیں جن سے پردہ فرض ہے مثلاً کوئی ایسا لڑکا جس کو بچپن میں پالا تھا اور اب وہ بالغ ہو کر بڑا ہو گیا ہے۔ دیور شوہر کا بڑا بھائی غیر قوم کی عورتیں جن سے شرعی پردہ جائز بلکہ ضروری ہے۔ پردہ کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ چار دیواری کے اندر گھٹ گھٹ کر مر جاویں اور ضرورت کے وقت بھی باہر نہ نکلیں۔ اسلام کے ایسے احکام نہیں کہ جن پر عام طور سے عمل نہ ہو سکے اگر یہ بات ہے تو پھر اس دین میں تمام جہان کے آدمی کس طرح اور کیونکر شامل ہو سکتے ہیں حکم الٰہی وہ ہوتا ہے۔ جس پر بلا کسی غیر معمولی تکلیف کے آسانی سے عمل ہو سکے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ "نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو مگر اس کی طاقت کے مطابق" اور یہ بھی فرمایا کہ "اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے نہ سختی"۔ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک عالم فاضل جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ سات زبانیں جاننے والا حیدرآباد دکن میں مسلمان ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اسلام کو اس لئے اختیار کیا کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے۔ جس پر آسانی سے عمل ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کی انجیل کی یہ تعلیم ہے۔ "کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسری بھی پھیر دو یا کوئی کرتہ اتارے تو کوٹ بھی دے دو۔" بظاہر تو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے مگر کیا کسی بس یا مشنری پادری نے ایسا کر بھی دکھایا غرضکہ حکم الٰہی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اس پر عام لوگوں کو عمل کرنا دشوار ہو۔ بڑے بڑے دولتمندوں اور بعض شہریوں کو چھوڑ کر دیہات کو دیکھو تو ان میں عورتیں مردوں کے ساتھ آدھا کام کرتی ہیں۔ اور مجبوراً انہیں کنوؤں پر کپاس چننے روٹی دینے پانی بھرنے جانا پڑتا ہے۔ تو اب اگر یہ حکم ہو اندر ہی مر جاؤ یا باہر نکلو تو ڈولی میں بیٹھ کر یا ایسی طور سے منہ سر لپیٹ کر کہ کچھ دکھائی نہ دے۔ تو کام کس طرح ہو سکے۔ پس اصلی شرعی پردہ یہ نہیں جو بعض خاندانوں میں رواج پا گیا ہے بلکہ یہ کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلیں وقرن فی بیوتکن کے یہی معنے ہیں کہ جب نکلیں تو اچھی طرح سے دوہری بکل مار لیں۔ یدنین علیھن من جلابیبھن۔ اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھریں نہ عام مردوں کے مجمعے میں جائیں جیسے میلے وغیرہ۔ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ۔ جب کسی سے کلام کریں تو دبی زبان سے نہ کریں۔ فلا تخضعن بالقول۔ یہ نبی پاک کی بیبیوں کو حکم ہے جو ہمارے بہتر نمونہ ہیں نہ ہم ان سے اچھی ہیں نہ ان سے بڑھ کر قدم ماریں۔ زینت کے جو مقامات خود بخود مجبوراً ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ ان کے ظاہر ہونے کا گناہ نہیں۔ مثلاً اوپر کا لب ناک اور نصف سے کم پیشانی لا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا بالکل منہ کو کفن کی طرح لپیٹنے کا حکم ہوتا تو پھر آنکھوں کو نیچی اور آدھی کھلی ہوئی رکھنے کا حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ یغضضن من ابصارھن۔ مومن مردوں کو بھی یہی حکم ہے۔ یغضوا من ابصارھم اس قدر پردہ ہر مومنہ کر سکتی ہے اور یہی اسلامی پردہ ہے۔

راقمہ خاکسار احمدی خاتون از گوہلیکے ضلع گجرات

شکریہ ۔ احمدی خاتون از گوہلیکے اور اہلیہ ملک کرم الٰہی ہر دو کا شکریہ ہے کہ انہوں نے بدرِ خواتین کے کالموں میں قلمی امداد میں سب سے اول حصہ لیا ہے اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ امید ہے کہ دیگر لکھی پڑھی معزز بہنیں بھی اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مخدومی ایڈیٹر صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔ والسلام۔
عاجز عبد الرحیم ۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

ایک بریلوی مولوی صاحب

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں کند

بریلی میں ایک شہرت طلب انسان ہے جس کا نام مُلّا احمد رضا خاں مشہور ہے آپ نے کچھ عرصہ سے ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ سردار کاہن اور فریسیوں کی طرح مسیح کے شاگردوں کو ہر طرح کی اذیت اور ضرر پہنچایا جاوے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایک قلمی فتوے سے تمام شہر کے مسلمان پیشہ وروں کو احمدیوں کی خدمت سے روک دیا ہے۔ سقے پانی نہیں دیتے۔ ایک ہندو کہاری سے پانی لیا جاتا ہے۔ پاخود بھرا جاتا ہے دھوبی کپڑا چھونا گناہ سمجھتا ہے۔ قصاب گوشت دینا حکم عدولی تصور کرتا ہے۔ پنہاری آٹا پیسنے کو گناہ کبیرہ خیال کرتی ہے۔ مزدور کام کرنے میں قانون رضا رکے کسی دفعہ کے نیچے آنے کا خوف رکھتے ہیں۔ ایک احمدی گھر سے باہر نکلا تو اس کے پیچھے شور ہے "وہ کافر ہے۔ سور ہے۔ بیجو رہے۔ مرزائی رہے۔ لاحول ولا قوۃ وغیرہ" یہ ہیں وہ سلوک جو مولوی صاحب موصوف کے پاک ارشاد سے غریب احمدیوں کے ساتھ کئے جاتے ہیں جن سے تنگ آ کر آخر ایک غریب معہ اہل و عیال وطن مالوف سے ہجرت کر کے اپنے آقا و امام کے قدموں میں آ گرا ہے۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ یسوع کے حواریوں کی طرح مسیح محمدی کے مرید بھی تنگ آ کر اپنے آقا سے برگشتہ ہو جاویں گے استغفر اللہ۔ ع

یہ بہادر ہیں کہیں آنکھ چرانے والے

اس ذات شریف کا ظلم اور احمدیوں کی استقامت ہی مخالفوں کے لئے حضرت امام علیہ السلام کی صداقت کا نشان تھی اور لازم

لاکھ نشانوں میں ایک نشان شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مندرجہ ذیل ریویو تحریر فرمایا عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد قیمت ۱۲ عہ

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل لشان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معتدل دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا ملی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۔۔۔ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار اشامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے جسکی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معمارا ں

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہوسکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر ... کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبداللہ عبدالرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۵ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ عہ اور دوم مبلغ ۔۔ مبلغ ۔۔ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار رہیں۔

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

کتاب	قیمت
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ ر
اعلام الناس۔ 〃 〃 〃	۳ ر
سواء السبیل۔ 〃 〃 〃	۱۰ ر
کشف الالتباس 〃 〃 〃	۰ ر
ایقاظ النائمین 〃 〃 〃	۲ ر
موعظہ حسنہ 〃 〃 〃	لے ر
صیانۃ الناس 〃 〃 〃	۱۰ ر
سر الشہادتین 〃 〃 〃	۱ ر
الفرقان 〃 〃 〃	۲ ر
عاقبۃ المکذبین۔ 〃 〃 〃	۱ ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ 〃 〃 〃	۴ ر
نور الدین۔ مصنفہ مولوی نور الدین صاحب	۰۸ ر
تفسیر سورہ جمعہ۔ 〃 〃 〃	۲ ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵ ر
اعجاز احمدی۔ 〃 〃 〃	۱ ر
رویائے صالحہ 〃 〃 〃	۴ ر
شہادت آسمانی حصہ دوم۔ 〃 〃	۴ ر

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوائیوں کی نسبت چند معزز اصحاب و رؤسا کی شہادتیں

جناب مولوی حبیب احمد صاحب احمدی رئیس موضع چنتھی گاڑہ ضلع سہارنپور کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خیر خلقہ محمد و آلہٖ اجمعین - اما بعد از احقر زمان حبیب احمد بخدمت اخویم حُبی فی اللہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - ادویات معرفت احقر کے حکیم فیض محمد صاحب نے کارخانہ جناب کی منگائی تھیں اُن سب کو اُنہوں نے اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کیا ہے اور بفضل خدا جملہ ادویہ مفید ثابت ہوئی ہیں جو کچھ صفات جناب نے اپنی مختصر فہرست میں اُن کے بیان فرمائے وہ اُن سے بڑھ چڑھ کر نافع نکلی ہیں - حکیم صاحب موصوف چند بار بر سبیل تذکرہ تعریف فرما چکے ہیں - الحمد للہ ثم الحمد للہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے آپ اچھے نمونہ ثابت ہوئے ہیں اگر ہماری قوم کے جملہ پیشہ ور ایسے ہی نیک نمونے اپنی حالت عملی کے دنیا کو دکھلا دینگے تو ضرور ہے کہ یہ الٰہی جماعت دنیا کے قلوب کو مسخر کرے اور چونکہ مشیت ایزدی ارادہ کر چکی ہے کہ یہ جماعت دنیا پر غالب آوے جس کے آثار ابھی سے مرتب ہونے شروع ہو گئے ہیں آپ کی عملی حالت میرے ایمان کو تازہ کرتی اور دعا کی طرف متوجہ کرا کر اشارہ کرتی ہے کہ آپ جیسی نیک چلنی درگاہ رب العزت ہمیں بھی نصیب کرے - شہر لاہور جس میں سینکڑوں اشتہاری طبیب بستے ہیں جو آئے دن اشتہاروں اخباروں رسالوں میں اپنی خانہ ساز ادویات کی صفت میں شاعرانہ ڈینگ مارا کرتے ہیں - اُس میں جناب جیسا سچا طبیب موجود ہونا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے - اب میں آپ کی ادویات کی سچی تاثیرات پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ دو بوتل کلاں ماء اللحم طیوری اور ایک بکس طبیب خانگی بذریعہ وی پی اسٹیشن ریلوے سہارنپور بندہ کے نام بہت جلد ارسال فرمائیے - بلٹی کارڈ پر دے کر مال چھڑا لیا جاویگا ❖

جناب حکیم فیض محمد صاحب سہارنپور سے تحریر فرماتے ہیں

مخدوم مکرم جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - ادویات موجودہ بکس طبیب خانہ استعمال میں آ رہی ہیں خلق خدا کو نفع عام ہو رہا ہے خداوند کریم آپ کو خوش و خرم رکھے اور اس کوشش نفع رسانی خلق اللہ کا اجر عظیم عطا فرماوے حب اکسیر نمبر ۳ مندرجہ فہرست ترکیب دویہ طبیب خانہ خرچ ہو چکی ہیں واقعی تیر بہدف ہیں لہٰذا درخواست ہے کہ حبوب مذکور دو شیشی کلاں بذریعہ وی پی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے اور تین بڑی شیشی جیون بوٹی آپ جلدی ارسال کر دیں چند احباب کی سفارش ہے بعد استعمال اس بکس کے اور بکس کلاں منگاؤنگا مگر آپ ارسال کرنے میں توقف نہ فرمایا کریں کیونکہ میرے پاس خرچ دوا کا بہت [illegible]

عالیجناب مولوی فاضل شمس العلما مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کلانوری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور - فیلو پنجاب یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں :-

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی نسبت ذاتی تجربہ کے رو سے میری یہ رائے ہے کہ یہ مفرح مقوی اعضائے رئیسہ و معدہ اور بالخصوص مقوی باہ ہے [illegible] بدن و نسیان و ماندگی کے لئے ایک عمدہ دوا ہے اعصاب و دماغ و قلب کو بے حد طاقت دیتی ہے نہایت لذیذ و خوشبو و خوشگوار و تفریح بخش یاقوتی ہے - نیز مرہم عیسےٰ کا استعمال ضربات اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی پر کیا گیا - بیشک مرہم نہایت سریع الاثر اور غایت درجہ کی مفید ہے - بقلم خود محمد عبد الحکیم کلانوری ۲ - اگست

عالیجناب مولوی حاجی محمد صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام حیدر آباد دکن

جناب من - تسلیم - آپ کی مرسلہ شیشی روغن شفا جو درد گردہ و سنگریزہ وغیرہ کے واسطے ہے استعمال کی گئی بہت ہی فائدہ ہوا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ میں شفا دے اور آپ کے کارخانہ میں برکت ہو - ایک شیشی کی اور ضرورت ہے براہ کرم روغن شفا کی ایک شیشی جس کی قیمت تین روپے چار آنے ہے حیدر آباد دکن افضل گنج - گول جگلہ بخدمت مولوی حاجی صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیے گا - جب پارسل روانہ کریں تو حسب [illegible] مجھے اطلاع فرمائیے گا تا کہ میں اُس کے وصول کرنے کے لئے [illegible] وزیر محمد خاں اہلکار تعمیرات ضلع ورنگل حیدر آباد دکن

عالیجناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار و رئیس موضع جھارا لوالہ تحصیل ڈسکہ تحریر فرماتے ہیں :-

میرے مہربان اور مخدوم حضرت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم [illegible] السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ الحمد للہ کہ جناب کا ایجاد کردہ بکس طبیب خانہ دو دفعہ منگوایا گیا حسب ترکیب تحریر جناب کے بندہ نے بہت سارے مریضوں کا معالجہ بذریعہ بکس ہذا کیا میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ جتنے مریضوں پر میں نے اِن کی دوائیوں کو برتا سب کے سب مریض تندرست ہو گئے - واقعی اس بکس کی ہر ایک دوائی تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے - بلکہ مرہم عیسےٰ کو میں نے ایک بیمار عورت کی آنکھ میں لگوایا جس کو ایک عرصہ سے بیماری تھی خداوند کریم نے اُس کو بھی شفا دے دی براہ مہربانی ایک بکس [illegible] بذریعہ [illegible] بھیج دیں

نقل رقعہ میاں عبد السبحان و عبد الرحمان میر صاحب احمدی سوداگر برنج لاہور ٹکسالی دروازہ

مخدوم حکیم مرہم عیسےٰ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ - میں نے آپ کی جیون بوٹی اور طلاء استعمال کیا اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے قوت باہ کے لئے نہایت بے نظیر ہے - ایک شیشی جیون بوٹی معہ حبوب و جام عشق حامل رقعہ سے قیمت لے کر ارسال فرما دیں

عالیجناب سیٹھ علی محمد صاحب بن حاجی اللہ رکھا سیٹھ جوم جنرل مرچنٹ چھاؤنی بنگلور ابراہیم سٹریٹ سے تحریر فرماتے ہیں

سابق جو ڈبیاں مرہم عیسےٰ و مفرح یاقوتی منگوائی گئی تھیں سب احباب نے دست بدست لے لیں خدا کی عنایت سے سبھوں کو فائدہ بخشا اب صرف طاعون پر تجربہ کرنے کے لئے مرہم عیسےٰ کی ضرورت ہے براہ مہربانی آدھی درجن ڈبیا کلاں مرہم عیسےٰ بذریعہ وی پی جلد روانہ فرمائیے - مشکور ہونگا ❖

عالیجنابہ منجھلی بیو بیو صاحبہ بالقابہا ریاست دناول

سے تحریر فرماتی ہیں جناب حکیم صاحب فیض رسان خلائق حکیم محمد حسین صاحب بعد ادائے آداب و تسلیمات کے بعد واضح ہو کہ جو مرہم عیسےٰ کی ڈبیاں آپ نے روانہ کی تھیں مرہم نے الواقع بہت عمدہ اور نہایت اکسیر ہے جس سے خدا آپ ہی مرض کو شفا ہوئی اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا -

عالیجناب شیخ محمد فضل الٰہی صاحب رئیس اعظم صدر راولپنڈی

تحریر فرماتے ہیں - جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم دو تین روز کا عرصہ ہوا کہ واسطے گولی سیاہ (حب مسکین نواز) جو بخار اور امراض جگر کے لئے از حد مفید ہے آفڈر ارسال کیا تھا امید ہے کہ آپ نے روانہ کر دی ہونگی - اب تین روپے کی اور یہی گولیاں بنام قاضی حشمت علی صاحب لال کرتی بازار راولپنڈی وی پی بھیجدیں - اور اگر بدل نہ کی ہوں تو ایک ہی جگہ پانچ روپے کی سیاہ گولیاں بھیجدیں - ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے اور اور لوگوں کو بھی دی ہیں بخار اور امراض جگر وغیرہ کے لئے نہایت اکسیر ہیں - پارسل بہت جلد روانہ کر دیں

جناب حکیم محمد زمان صاحب احمدی ڈیرہ نواب صاحب قادیان

سے تحریر فرماتے ہیں :- میں نے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کا پاکٹ کیس (جیبی ڈاکٹر) قیمتی پانچ روپیہ والا منگوا کر بہت سے مریضوں پر اس کی دوائیوں کا استعمال اور تجربہ کیا ہے بیشک اُس کی دوائیں میں نے نہایت مفید اور سریع الاثر پائی ہیں - سفر کی حالت میں حفظ صحت کے لئے اس کا پاس ہونا ضروری ہے

عالیجناب عبد الرشید صاحب احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ

خاکسار نے ایک مرتبہ قبل اس سے سرمہ کحل الجواہر ایک شخص جھنڈا سنگھ حاجی کے واسطے طلب کیا تھا اُس سرمہ سے لگانے والے کو بہت فائدہ ہوا اور چونکہ آپ کا سرمہ بہت قیمتی ہے بعدہٗ اُس نے میرا سرمہ منگایا بالکل دام اکارت گئے لہٰذا درخواست ہے کہ ازراہ کرم ایک تولہ سرمہ کحل الجواہر بذریعہ وی پی بنام جھنڈا سنگھ بہت جلد روانہ فرما کر بندہ کو مشکور فرماویں - والسلام

جناب قاضی حبیب اللہ صاحب احمدی ساکن چھترانہ تحصیل شکر گڑھ حال وارد لاہور ملازم پاؤنیر لیدر ورکس کمپنی

میں نے آپ سے مفرح یاقوتی کی ایک ڈبیہ جو نمونے کے طور پر لی تھی گو گرمی کی شدت ہے مگر مجھ کو اس کے کھانے سے بہت سا فائدہ معلوم ہوا ہے قوت باہ کے واسطے تو یہ اکسیر ہے علاوہ قبض کشا ہونے کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے تمام دن دل خوش رہتا ہے اس سے پہلے آپ کا نمک سلیمانی لے کر کھایا درحقیقت یہ نمک سلیمانی ہاضمہ کے واسطے اکسیر ہے جتنی غذا کھائی جائے فوراً ہضم ہو جاتی ہے

جناب صفدر علی صاحب پٹواری حلقہ نزاں والی پٹوار نمبر ۱۲ بمقام خاص کلانور اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرہم

عیسےٰ کا استعمال خنازیر کی بیماری پر کیا گیا خدا کے فضل سے مریض کو پوری صحت ہو گئی ایک اور بیمار اسی قسم کا ہے مرہم عیسےٰ کی دو ڈبیہ [illegible]

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

ای محبان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۳ ـ ۲۳ رجب ۱۳۲۴ ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ ع ـ نمبر ۳۴

سلسلہ الجدید جلد ۲ | سلسلہ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان مبین | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مبین شفا مبین غرض دار الامان مبین

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ـ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عاہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عاہ

عام قیمت مابعدے فی پرچہ ۲/ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاوے گی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ... عا افریقہ ... صہ ـ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا ست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ ایمان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از شقیاء است

یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور ان کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر ۔ مسیح

مورخہ ۳ - رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

۱۲ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - شب گذشتہ کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے اور ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے اس قدر میں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے اُن میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہین مگر نامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھ کر اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کرین گے اور وہ آیت یہ ہے:۔

" واذا بطشتم بطشتم جبارین "

پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

(۲) الہام ہُوا

نُصِرتَ بالرعب قالوا لات حین مناص

ترجمہ۔ رُعب کے ساتھ تیری نصرت کیگئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہین۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہُوا۔

صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

بارش خوب ہو رہی ہے

اس ہفتہ مین بابو نور الدین صاحب اوور منشی جعفر علی صاحب امرت سر سے بابو غلام محمد صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی وغیرہ احباب لاہور سے ملک مولا بخش صاحب بمعہ اہل بیت گورالی سے ملک سمند خان صاحب ملک کرم الٰہی صاحب بمعہ برادر خورد و اہل بیت بھیرہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ۔ اگست شائع ہو گیا ہے ۔ اس رسالہ مین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خط بنام شاہ مصر کا فوٹو درج کیا گیا ہے یہ اصلی خط ۱۸۵۸ء مین مصر کی ایک خانقاہ سے ملا تھا اور اب قسطنطنیہ مین محفوظ ہے۔

بخدمت حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ از راہ مہربانی رسالہ تعلیم الاسلام کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ اپنے اخبار مین درج فرما کر ممنون فرماوین

مجلس ناظم التعلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ تعلیم الاسلام صرف اُنہی لوگوں کے نام روانہ کیا جاوے ۔ جو پیشگی قیمت ادا کرین یا پہلا پرچہ وی پی بھیجنے کی اجازت دین۔

شیر علی عفی اللہ عنہ ۔ منیجر رسالہ تعلیم الاسلام - ۱۴ - اگست ۱۹۰۶ء

درخواست نماز جنازہ

مسماۃ برکت بی بی اہلیہ عبد المجید خان ٹیپاری احمدی کی مورخہ ۱۵ - اگست ۱۹۰۶ء کو بوقت دس بجے صبح کے فوت ہو گئی ہے عرصہ ایک سال - بیمار رہ کر - مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائب کے لئے درخواست ہے ۔ سید محمد علی شاہ کا خاکسار

وصیتیں

جب اشتہار الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تو انہیں دنوں میں مریدان باخلاص کی وصیتیں حضرت اقدسؑ کے پاس آنی شروع ہوگئیں۔ لیکن وہ انجمن جس کے متعلق حضرت اقدسؑ نے اپنا منشاء یہ شائع کیا تہا کہ یہ کل کاروبار اس کے سپرد ہو کچھ دن بعد بنی۔ چنانچہ اس انجمن یعنے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد ۲۶- جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہوئے۔ ان قواعد کی رُو سے مقبرہ کا اہتمام اور وصیتوں کا لینا یا ان کے وصول کرنیکا انتظام کرنا مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیا گیا۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے چنانچہ جب کچھ وصیتیں سکرٹری مجلس کارپرداز کے پاس جمع ہوگئیں تو ان کو مجلس میں پیش کیا گیا مگر معلوم ہُوا کہ بہت سی وصیتیں بعضے نقصوں کے سبب دوبارہ لکھوانے کے قابل ہیں اور یہ فیصلہ ہُوا کہ ہر ایک وصیت دفتر سکرٹری میں موصول ہونے کے بعد انجمن کے مشیر قانونی خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بہی بھیجی جایا کرے تاکہ اگر کوئی نقص اس میں ہو وہ رفع ہو سکے۔ چنانچہ وہ تمام وصیتیں خواجہ صاحب کے پاس بھیجی گئیں اور پھر اُن میں سے مکمل ہوکر واپس پہونچ گئی ہیں اور اس لئے اب حسب منشائے مسیح موعود علیہ السلام ان کو ہر دو اخباروں یعنے الحکم اور بدر میں چھپوانا شروع کیا جاتا ہے۔ گنجائش کے مطابق یہ وصیتیں ہر ہفتہ شائع ہوتی رہیں گی۔ اسی توقف کی وجہ سے جو مجھے وصیتوں کے شائع کرنے میں ہُوا بعض لوگوں نے جلد بازی کر کے یہ لکھدیا تہا کہ چند وصیتیں آکر اب یہ سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ اُمید ہے کہ ان وصیتوں کے چھپنے سے ایسے جلد باز خود بخود نادم ہوں گے یہ سلسلہ وصیتوں کا ایسا ہی جو انشاء اللہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا بلکہ الٰہی سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ترقی کر کے بدزبان مخالفوں کا مُونھ کالا کرے گا اور وہ دیکھ لیں گے کہ ان سے اشاعت اسلام کی توفیق چھینی جاکر اللہ تعالےٰ نے کس طرح اس خدمت کے لئے اسی سلسلہ کو جسے وہ اپنی ہی بے ایمانی کی وجہ سے مفتریوں اور کذابوں کا سلسلہ ٹھہراتے ہیں ممتاز کرتا ہے بحمد اللہ اسی سلسلہ کے امام و رہبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیروؤں کے لئے اشاعت اسلام کی ایک ایسی راہ کھولدی ہے جو دن بدن ترقی کرنے والی راہ ہے ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے اب تک وصیتیں لکھکر نہیں بھیجیں ہیں یہ التماس کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں تساہل سے کام نہ لیں۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اجل کا پیام آجاوے اور ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے۔ وصیتیں حتے الوسع چھپے ہوئے فارم کے مطابق ہوں لیکن جن احباب کی کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ انہیں تفصیل جائداد دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ وصیت میں صرف اس قدر لکھدیں کہ جس قدر جائیداد ان کی موت کے وقت ثابت ہو۔ اُس کا دسواں یا جونسا حصہ وہ دینا چاہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیا جاوے۔ جو احباب ہبہ کرنا چاہیں۔ یا اپنی جائداد موجودہ کا حساب کر کے اس کا حصہ اپنی زندگی میں ہی دینا چاہیں تو یہ سب سے آسان راہ ہے۔ کیونکہ اس سے انجمن بہت سی زیر بار ہونے سے بچی رہے گی۔ وصیتوں کے شائع کرتے وقت میں اس بات کا بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے مکانات قیمتی ایک ہزار روپیہ جو قادیان میں واقع تھے۔ سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے نام زبانی ہبہ کر کے قبضہ مجلس کارپرداز کو دیدیا ہوا ہے۔ یہ ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ وصیتوں میں اس کا ذکر نہیں آئیگا اس کے علاوہ بعض اور دوستوں نے بھی مکانات اور زمینیں ہبہ کی ہیں۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ پھر کسی وقت دی جاوے گی یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہبہ اور وقف کے متعلق ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ کل جائیداد یا جسقدر حصہ اس کا چاہے کرے۔ لیکن وصیت تیسرے حصے سے زیادہ کی نہ ہونی چاہیئے باقی حق ورثہ ہے۔

خاکسار
محمد علی سیکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں مسمی محمد حسن ولد کرم دین قوم آرائیں ساکن ادجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی و رضامندی سے آج بتاریخ ۵- ماہ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ آج ہی سے میری زندگی میں اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کی کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیۃ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا پابند ہوں جو اس میں درج کیا اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا اور جو رسالہ الوصیتہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے بعد میری ورثاء ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۱) میری جائیداد جو اسوقت حسب ذیل ہے

(الف) مکان جس کا حدود اربعہ یہ ہے کہ شمال مکان امیر بیگ۔ مشرق ڈھاب۔ جنوب مکان شادی کشمیری۔ مغرب شارع عام۔ یہ مکان قادیان دارالامان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ جو میں نے دو ماہ ہوئے۔ کہ ہبہ زبانی بحق مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے قبضہ مکان موہوبہ دو ماہ ہوئے کہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ پنجاب انجمن مذکور کو دیدیا ہے۔ شرط یہ ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں اس مکان میں رہوں اور موازی ۱؍ ماہوار بطور کرایہ دیتا رہوں گا۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرماویں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

آمین

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب مکار شیطان دجال شریر حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنیوالا قرار دیا ہے اور کوئی عیب ایسا نہیں جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گذرا اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی۔ بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کیبارہ میں لیکچر دئے اور لاہور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع اقسام کی بدیاں عام مجلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اُڑایا۔ غرض ہمنے اسکے ہاتھ سے وہ دُکھ اُٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبد الحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے۔ میں نے اسکی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونیکی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اسکی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اسمیں

قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذّاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اسکی عظمت اور جلال سے بیخوف ہو کر اُس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اسکی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا مجھکو ایسی ذلت کی موت نہیں دیگا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لئے میں اسوقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خاں کی میری نسبت پیشگوئی اور اُس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اسکا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں:-

میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی جو اخویم مولوی نوردین صاحب کیطرف اپنے خط میں لکھتے ہیں انکے اپنے الفاظ یہ ہیں:- "مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اسکی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔" ✤

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ✤ اُن پر کوئی غالب نہیں آ سکتا فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے ✤ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا ✤ ربّ فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق ✤

✤ اس میں میاں عبدالحکیم خاں نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی۔ منہ

✤ خدا تعالےٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرے کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ منہ

✤ اس فقرے میں عبدالحکیم خاں مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

✤ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں اُمت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

✤ یعنے اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی [illegible]

(ب) میری زمین قریباً پانچ گھماؤن موضع ادجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور مین واقع ہے اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین ۔ مین آج کی تاریخ سے اُس زمین کے پانچوین حصے کو جو نہری ہے بحق مجلس مذکور ہبہ کرتا ہوں اگر اس کے متعلق انجمن مذکور کوئی الگ کاغذ لکھوانا چاہے ۔ تو سب لکھنے کو طیار ہوں ۔

(ج) میری تنخواہ مبلغ ۱۶ روپیہ ہے اس مین سے بھی ایک روپیہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو دیتا رہوں گا ۔ انجمن کو اختیار ہوگا کہ اس جائداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرلے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرلے یا فروخت نکرے تو اس موہوبہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔

(۵) مین اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورۂ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون ۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ جن کا مفصل ذکر مَیں نے فقرہ ماسبق نمبر ا وصیت میں کیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا ۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے ۔ دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مَیں نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکورہ کے حوالے کردوں گا ۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لینے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا ۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے ۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے ۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو مَیں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے ۔ درست و قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے ۔ اور جب تک مجلس کارپرداز قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے ۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے ۔ تو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہونگا ۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرید کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا فقط ۔ مورخہ ۵ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد

محمد حسن احمدی ولد کرم الدین آرائیں ملازم دفتر میگزین قادیان

گواہ شد

اللہ داد ہیڈ کلرک میگزین قادیان

گواہ شد

جمال الدین ولد محمد صدیق ساکن موضع سیکھواں ضلع گورداسپور بقلم خود

گواہ شد

عبد الرحیم سیکنڈ کلرک میگزین قادیان ضلع گورداسپور

ریویو

حکیم حاذق یہ رسالہ ماہوار زیر ادارت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ واقع نولکھا لاہور نکلتا ہے ۔ جس مین مفید طبی مضامین اور مجرب نسخہ جات کے علاوہ ایک مشہور انگریزی کتاب کا (جو ہر سال بعد ترمیم نئی چھپتی ہے اور سرکاری طور پر شائع کی جاتی رہے) اردو ترجمہ باقاعدہ طور پر لگایا جاتا ہے ۔ اس کتاب کے صفحات بھی جُدا رکھے ہین تاکہ ناظرین اخیر مین ان اوراق کو نکال کر ایک علیحدہ کتاب کی صورت مین ترتیب دے سکین اس رسالہ ماہواری کا پڑھنا اطبا اور غیر اطبا کے واسطے مفید ہوگا ۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے ۔

نمک موسیٰ کی ایک شیشی مینجر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرت سر نے ہمارے پاس ہمارے ریویو ارسال کی تھی اس نمک کو امراض معدہ ۔ بدہضمی ۔ سینہ وغیرہ کیواسطے مجرب بیان کیا جاتا ہے ۔ اسکو ایک دو موقعہ پر بدہضمی اور درد شکم پر اس کا استعمال کیا گیا تو بہت مفید پایا ۔ قیمت فی شیشی ۸ ؍ اور مذکورہ بالا پتہ پر ملسکتی ہے ۔

ادعیہ قرآن شریف منظوم ۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جو برادر محمد افضل خان صاحب مرحوم مغفور کے زمانہ مین اخبار کے ساتھ ایک ایک ورق کرکے ہدیۂ ناظرین کی جاتی تھی برادر مرحوم کی وفات کے بعد اس کا مسودہ دفتر مین نہ ملنے کے سبب اس کتاب کا اخبار کے ساتھ نکلنا بند ہوگیا اب صاحب عبد الحی نے اب وہ کتاب بہ تمام کمال چھپوا کر شائع کی ہے چونکہ ناظرین بدر پہلے سے اس کتاب کی خوبیوں سے واقف ہین اس واسطے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین مختصراً یہ کہ قرآن شریف کی تمام دُعاؤں کا پہلے اُردو نثر مین ترجمہ کیا گیا ہے پھر اُردو نظم مین اُسی ترجمہ کو تفسیری طور پر برادر محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے نے نہایت خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اس کے شروع میں اکمل صاحب موصوف کی ایک تازہ نظم بنام تصدیق المسیح بھی ہے کتاب کی چھپائی عمدہ ہے قیمت ۲ ؍ ہے اور دفتر بدر سے مل سکتی ہے ۔

بدر صادق

۳ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء

وطن اور انبیاء پر اعتراضات

ع

گذشتہ نمبر میں ہمنے یہ دکھایا تھا کہ اخبار وطن کے نامہ نگار نقاش صاحب نے جو اعتراضات بظاہر حضرت مسیح موعود پر کئے ہیں وہ ان کی طرف سے مسیح موعود پر نہیں بلکہ تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد ایک مسلمان کے واسطے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کلام کر سکے مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ کہ وطن کے لائق نقاش صاحب اور ان کے دوست ایڈیٹر صاحب وطن زمانہ کی بد ہوا سے متاثر ہو کر اندر ہی اندر خود بھی یہ اعتراضات انبیاء کے حالات پر رکھتے ہوں اور مرزا صاحب کے ذکر کا صرف بہانہ ہی ہو۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور خدا تعالےٰ کے ساتھ ان تعلقات پر ایک مضمون لکھا جاوے۔ شاید کہ کسی کے واسطے موجب تشفی اور ہدایت ہو۔

واضح ہو کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور مصیبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمت الٰہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے جیسے جب امساک باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے۔ تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے اور جب وبا سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں۔ تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے۔ یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجے میں کوئی قوم گرفتار رہتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریادرس پیدا ہو جاتا ہے پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالےٰ اپنی طرف سے کسی بندے کو بصیرت کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے۔ اس کی اصلاح کرے۔ اس میں اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ پروردگار جو قیوم عالم کا ہے۔ اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے اور آسرے ہے کسی اپنی فیض رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بےکار اور معطل چھوڑتا ہے بلکہ ہر ایک صفت اس کی اپنے موقعہ پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ان گمراہوں کے دلوں کو جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدہا سال کی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ زمین خشک اور مردہ سے تشبیہ دے کر اور کلام الٰہی کو مینہ کا پانی جو آسمان کی طرف سے آتا ہے۔ ٹھیرا کر اس قانون قدیم کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو امساک باران کی شدت کے وقت میں رحمت الٰہی بنی آدم کو برباد ہونے سے بچا لیتی ہے اور یہ بات جتلا دی کہ یہ قانون قدرت صرف جسمانی پانی میں محدود نہیں۔ بلکہ روحانی پانی بھی شدت اور مصیبت کے وقت میں جو پھیل جانا عام گمراہی کا ہے۔ ضرور نازل ہوتا ہے۔ اور اس جگہ بھی رحمت الٰہی آفت قلوب کا غلبہ توڑنے کے لئے ظہور کرتی ہے سو مخلوق کی خیر خواہی کے واسطے عین ضرورت کے وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسی مخلوق میں سے کسی ایک کو اس امر کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور توفیق بخشی جاتی ہے کہ وہ ہمہ تن مخلوق الٰہی کی اصلاح کی طرف مصروف ہو جاوے اور اپنی ساری توجہ اور سارا زور اور ساری قوت اسبابات کی طرف لگا دے۔ کہ خلقت کی اصلاح کرے۔ وہ انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی طرف سے اُسے ایسی توفیق عطا کی جاتی ہیں کہ جو باتیں دوسروں کو محال اور ناممکن نظر آتی ہیں وہ اس کی عقد ہمت کے آگے آسان ہو جاتی ہیں۔

لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں وہ اگرچہ بسبب معرفت تام اور یقین تام کے جو موہبت الٰہی سے ان کو حاصل ہوتا ہے اور بسبب اس کے کہ وہ اپنے سارے دل و جان کے ساتھ ایک خدا کے ہو رہتے ہیں۔ خدا کے خاص اور برگزیدہ بندے بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ ان کے ساتھ وہ خاص معاملہ کرتی ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ وہ انسان ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام صفات جو انسانیت کے ساتھ لازم ہوتی ہیں مثلاً کھانا پینا وغیرہ وہ سب ان کے لازم حال ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مصلحین کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ دُنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ہر طرف گناہ گاری کے کام موج مار رہے ہوتے ہیں اور لوگوں کو خدا بھول گیا ہوا ہوتا ہے اور جو لوگ خدا پرستی یا عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ صرف رسم کے طور پر خدا کی عبادت کرتے ہوتے ہیں ورنہ معرفت کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ دین صرف ایک چھلکا سا رہ جاتا ہے جس میں مغز نہیں اور شریعت صرف ظاہری باقی ہوتی عملی رنگ نہیں ہوتا۔ سب لوگ دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور خدا کی محبت کسی کے دل میں موجزن نہیں ہوتی۔ ایسے وقت میں خدا تعالےٰ کسی ایک بندے کو اپنی شناخت کا ذریعہ بنا کر دنیا میں مبعوث کرتا ہے اور چونکہ خدا کی گم شدہ معرفت دوبارہ دنیا میں اس کے ذریعہ سے قائم کی جاتی ہے۔ اس واسطے اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کے القاب عطا ہوتے ہیں کہ انت منی دانا منک یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس فقرہ کے حصہ اوّل یعنی انت منی کے معنے تو ظاہر ہیں کہ تو مجھ سے ہے یعنی موہبت الٰہی نے تجھے رسول بنایا اور تیرے واسطے عجائب کام دنیا کو دکھلائے۔ تاکہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ کوئی اس کا خالق بھی ہے۔ جس کی عبادت سب کے واسطے واجب ہے اور دوسرے فقرہ یعنے انا منک کے یہ معنے ہیں کہ دنیا تو مجھے بھول گئی تھی اور سب لوگ پستی اور ذلت کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے تھے۔ ہر ایک شخص اس باپ کا تابعدار بن بیٹھا تھا۔ لیکن تو نے میری معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا ایمان مجھ پر پختہ ہوا۔ اور لوگ جاننے لگے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ ابنائے فارس میں سے ایک شخص

ایسا شخص پیدا ہوگا کہ ایمان جو زمین سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ اس کو پھر دوبارہ دنیا میں قائم کر دیگا۔

اس قسم کا سلسلہ انبیاء کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ ایک مدت گذرنے کے بعد اصل حالت سے واقف لوگ نہیں رہتے اور گمراہی شروع ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد پیدا ہوتا ہے جسے امام الزمان کہا جاتا ہے اور امام الزمان اس شخص کا نام ہے۔ جس کی روحانی تربیت کا خدا تعالے متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھدیتا ہے کہ وہ سارے جہان کے معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پاکر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافرخانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالے کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں۔ ان کو بھی اعلےٰ درجہ کے قوےٰ بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں اور باایں ہمہ چونکہ اللہ تعالے جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بد زبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلےٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے اور امامت کے واسطے جو ضروری امور ہیں۔ مثلاً قوت اخلاق۔ بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ وہ سب اس میں پائے جاتے ہیں اور ان خوبیوں اور خواص کے لحاظ سے اللہ کی طرف سے بطور گواہی کے اس کے چند وصفی نام رکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ عالم ظاہر میں دنیا کے بادشاہ اپنے کارکنوں کو بلحاظ ان کی بہادری اور خدمتگذاری کے خطاب عطا کرتی ہے۔ گو ظاہری گورنمنٹوں کے خطاب ممکن ہے کہ بسا اوقات اور دفعہ پر صحیح نہ ہوں اور جس شخص کو دئے جاویں وہ اس قابل نہ ہوں لیکن الہی گورنمنٹ جو ایک حکیم اور علیم گورنمنٹ ہوتی ہے اور ہر ایک کے ظاہری اور باطنی حالات سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کے عطا کردہ القاب اور خطابات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جس شخص کے حق میں وہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اس شخص کی اندرونی خوبیوں اور قابلیتوں اور لیاقتوں کا وہ ایک اظہار ہوتا ہے۔ جس سے پبلک پہلے ازیں غافل ہوتی ہے۔

اللہ تعالے کی حکمت کاملہ نے آسمان اور زمین کے قانون قدرت اور دنیا کی باہمی سوشل اور پولیٹیکل حالت کے نظاروں میں بے شمار اس قسم کی مثالیں قائم کر دی ہیں جن سے روحانی عالم کے عجائبات کا سمجھنا انسان کے واسطے آسان ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الہی میں بار بار تاکید ہوئی ہے کہ قدرت الہی کے نظاروں پر تدبر کرو۔ چنانچہ لا آف نیچر میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب راتیں بہت تاریک ہوتی ہیں تو پھر چاند کے نکلنے کے دن قریب آجاتے ہیں اور جب قحط سالی بڑھ جاتی ہے تو پھر آسمان پر بارش کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی جب زمین پر گمراہی بڑھ جاتی ہے۔ تو وقت آجاتا ہے کہ خدا کی طرف سے اس گمراہی کے دور کرنے والا کوئی پیدا ہو۔

اسی طرح روحانی گورنمنٹ کی ادنےٰ اور ناقص مثال دنیوی گورنمنٹوں میں موجود ہے مثلاً جیسا کہ خدا تعالے کا الہام اپنے خاص بندوں پر نازل ہوتا ہے۔ ایسا ہی شاہی احکام وزیر اعظم کو سنائے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے تمام دنیا پر پہنچے جاتے ہیں۔ اب اگر ایک زمیندار جس کے پاس محصول وصول کرنے کے واسطے ایک ادنےٰ چپڑاسی بھیجا جاتا ہے۔ وہ زمیندار یہ اعتراض کرے کہ محصول کا مالک بادشاہ ہے۔ پس جب تک خود بادشاہ میرے پاس نہ آوے اور مجھے اپنی زبان سے یہ حکم نہ سناوے۔ میں اس حکم کو مان نہیں سکتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس زمیندار کو بجز اس کے اور کچھ جواب نہ دیا جاوے گا کہ وہ چار جوتیاں لگا کر زنجیر میں جکڑ کر اسے جیل خانہ میں ڈالدیا جاوے۔ "جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔" ایسا ہی شاہی احکام بعض دفعہ ایسے الفاظ میں ہوتے ہیں کہ وہ ہر ایک کے واسطے عام فہم نہیں ہوتے بلکہ قانون انگریزی کا یہ حال ہے کہ قانون کے متعلق ایک فہم پیدا کرنے کے واسطے کئی سال لا کالج میں تعلیم پانا ضروری ہوتا ہے اور پھر بھی وکلاء کی بحثوں کے بعد ماتحت عدالت جو فیصلہ کرتی ہے۔ اعلےٰ عدالت اس فیصلہ کو غلط قرار دیتی ہے اور قانون کے ایک لفظ کے معنے اور تشریح پر بسا اوقات مہینوں اور برسوں بڑے بڑے بیرسٹر اور جج گفتگو کرتے رہتے ہیں اور فیصلہ نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قانون کی آخری تفہیم اور ترجمہ کا حق گورنمنٹ نے قانوناً اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور رعایا کسی قانون کے معنے کچھ ہی سمجھے۔ مگر صحیح معنے وہی قرار دئے جاتے ہیں۔ جو بوقت تنازع گورنمنٹ خود کرے۔

ایسا ہی گورنمنٹ کے بعض احکام کسی ضرورت کے سبب خاص اوقات میں بطور سائفر کوڈ کے استعمال ہوتے ہیں۔ اور ملک کی بہتری اور گورنمنٹ کی بہبودی اسی میں ہوتی ہے کہ ان کے مطالب سے عام لوگ خاص وقت تک آگاہ نہ ہوں اور یہ بات ان عوام کے فائدہ کے واسطے ہی کی جاتی ہے۔ نادان آدمی کا کام ہوتا ہے کہ اس قسم کی باتوں پر اعتراض کرے دانا لوگ اگرچہ اس راز میں شامل نہ ہوں وہ اس بات کے اقرار کرنے والے ہوتے ہیں کہ یہ سب کچھ صحیح ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کیا خوب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص کا دائرہ ہمیشہ اس کے اپنے ہی حالات اور واقعات میں اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ چور بھی چوری کو جاتے ہیں تو آپس میں یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ جو مال ہاتھ آوے یہ وہ سب ایک جگہ جمع کیا جاوے اور پھر باہم مل کر تقسیم کیا جاوے کوئی اس میں خیانت نہ کرے اور نہ اس میں چوری کرے۔ اگر اس حاصل شدہ مال میں سے کوئی چور اپنے واسطے علیحدہ مال رکھ لیوے۔ تو اس کو چور اور خائن سمجھے جانے کے اعتبار قرار دیا جاتا ہے اس طرح خدا تعالے ان کو ایک سبق سکھاتا ہے کہ چوری بری چیز ہے اور اس کا اختیار کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح سے دنیا دار لوگ جو انبیاء پر اور ان کے حالات پر اعتراض کرتے ہیں ان

کے واسطے خود ان کے حالات میں ایک واعظ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کیونکہ تمام وہ کام جو اعتراض کے رنگ میں وہ پیش کرتے ہیں خود ان سب پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے ہی حال و قال میں ان سب کو موجود پاتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے اور نہیں سوچتے اور بیہودہ طور پر اعتراض کئے چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کے واسطے تمام سامان آرام اور راحت کے مہیا کئے۔ بچہ تھا اس کی پرورش کے واسطے والدین موجود تھے۔ خوراک کے واسطے ماں کی چھاتیوں میں دودھ موجود تھا۔ پھر خدا نے بصارت دی۔ ہاتھ پاؤں دئے۔ عقل عطا کی۔ غرض خدا تعالےٰ کے انسان پر بے انتہا احسان ہیں۔ باوجود اس قدر احسانوں کے اگر انسان اپنے محسن کی نافرمانی کرے اور اس کے آگے گستاخی کرے تو وہ کیا اس قابل نہیں کہ اس کو عذاب دیا جاوے اور اگر وہ عذاب پاوے۔ تو کیا اس سے خدا تعالےٰ کے رحیم اور کریم ہونے میں کچھ نقص پیدا ہو جائے گا۔ حاشا و کلا۔ انسان ظاہری طور پر اپنے روزانہ حالات میں کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ اچھا بھلا مضبوط آدمی جب ایک ردی غذا کھا لیتا ہے۔ تو اس کو فوراً درد شکم کا عذاب دیا جاتا ہے۔ یا تو مزے سے بیٹھا خوش خوش باتیں کر رہا تھا یا تو پیچ کے ساتھ فرش پر لوٹنیاں لگا رہا ہے اور ایسی دہائی مچاتا ہے کہ محلہ داروں پر بھی آرام حرام کر دیتا ہے۔ ایسا تبلائیے کیا اس کو اس بدپرہیزی کی سزا ملنے کے سبب خدا تعالےٰ کے رحیم و کریم ہونے میں کوئی فرق آ گیا ہے؟ ہرگز نہیں وہ رحیم اب بھی رحیم ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ لیکن اس کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ وہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ جو عین انصاف پر مبنی ہوتی ہے۔ ظالم کو سزا دینا مظلوم پر رحم کرنا ہوتا ہے بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ خدا چڑچڑا نہیں کہ کسی کو سزا دے۔ ایسا اعتراض سراسر حماقت کی نشانی ہے۔ وہ عذاب تو خود عذاب پانے والے کے عملوں کا نتیجہ ہے۔ کیا ایک ممتحن جب امتحان کا پرچہ دیکھتے ہوئے ایک نالائق کو فیل کر دیتا ہے۔ تو اس فیل کرنے کے وقت اس کے دل میں چڑچڑا پن یا گھبراہٹ یا تکلیف ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طالب علم کی تحریر خود ایک نتیجہ پیدا کر دیتی ہے۔ گو اس نتیجہ کو تحریر میں لانے والا وہ ممتحن ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی جج جب کسی کو پھانسی کا حکم دیتا ہے تو وہ حکم اس مجرم کے اپنے اعمال بد کا نتیجہ ہوتا ہے نہ کہ جج کے چڑچڑا پن کا نتیجہ۔ جہاں تک تاریخ عالم کا پتہ لگتا ہے۔ شریر قوموں پر ہمیشہ سے عذاب ہوتے چلے آئے ہیں اور بدکار قومیں زلازل اور طوفان سے قسما قسم کے عذابوں سے ہلاک ہوتی چلی آئی ہیں۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ کسی قوم کو عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ ان کے درمیان پہلے اپنا رسول نہ بھیجے جو کہ آنے والے عذاب سے ان کو ڈرا کر آخری حجت ان پر پوری کر دیتا ہے۔ قوم تو اپنی بدکرداریوں کے سبب خود ہی اس قابل بن چکی ہوتی ہے۔ کہ اس پر عذاب نازل ہو۔ رسول کا آنا تو ایک رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ مگر ان کے واسطے جو اس رحمت کو قبول کر لیں۔ لیکن جو لوگ اس رحمت سے بھی انکار کریں۔ ان کا بدیوں کا پیالہ لبریز ہو کر وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں۔

غرض انبیاء کا طریق ہمیشہ سے ایک ہی چلا آتا ہے اور ان کے مخالف شیطان اور اس کے لشکر کے سپاہی بھی ہمیشہ ایک ہی طریق پر وہی اعتراضات بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ انبیاء کا طریقہ خدا کی قدرت کے قوانین کے مطابق اور فطرت انسانی کے ہمیشہ موافق ہوتا ہے اور انجام کار فتح ہمیشہ انہیں کے ہاتھ پر رہتی ہے۔

سر دست اتنا لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر زیادہ لکھا جائیگا۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

رسید زر

- ۲۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۶۷۴ ۔ نور احمد صاحب
- ۳۔ 〃 〃 نمبر ۱۱۴۹ ۔ حسن موسیٰ خان صاحب
- ۳۔ 〃 〃 نمبر ۱۷ ۔ محمد بخش صاحب
- ۳۔ 〃 〃 نمبر ۱۰۷ ۔ اللہ داد صاحب
- ۳۔ 〃 〃 نمبر ۸۱۶ ۔ مہر الدین صاحب
- ۴۔ 〃 〃 نمبر ۴۳۸ ۔ نواب دین صاحب
- ۴۔ 〃 〃 نمبر ۷۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب
- ۴۔ 〃 〃 نمبر ۹۵ ۔ نذیر حسین صاحب
- ۴۔ 〃 〃 نمبر ۶۷ ۔ محمد ابراہیم صاحب
- ۵۔ 〃 〃 نمبر ۲۶۳ ۔ حسین بخش صاحب
- ۶۔ 〃 〃 نمبر ۵۶۵ ۔ اللہ بخش صاحب
- ۶۔ 〃 〃 نمبر ۱۳۸ ۔ محمد اسماعیل صاحب
- ۷۔ 〃 〃 نمبر ۱۰۵ ۔ محمد ابراہیم صاحب
- ۷۔ 〃 〃 نمبر ۳۴۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب
- ۸۔ 〃 〃 نمبر ۱۱۷۸ ۔ خان محمد صاحب
- ۸۔ 〃 〃 نمبر ۱۹۱ ۔ غلام محمد صاحب
- ۸۔ 〃 〃 ۔ خواجہ علی صاحب
- ۸۔ 〃 〃 نمبر ۸۴۴ ۔ عبد اللہ صاحب
- ۸۔ 〃 〃 نمبر ۳۷۳ ۔ عبد العلی صاحب
- ۸۔ 〃 〃 نمبر ۶۱۴ ۔ ولی محمد صاحب
- ۸۔ 〃 〃 نمبر ۳۵۵ ۔ محمد یٰسین صاحب
- ۹۔ 〃 〃 نمبر ۱۴۵۸ ۔ محمد اسماعیل صاحب
- ۹۔ 〃 〃 نمبر ۴۳۴ ۔ شمس الدین صاحب
- ۹۔ 〃 〃 نمبر ۱۷۸ ۔ محمد اکبر خان صاحب
- ۹۔ 〃 〃 نمبر ۶۰۳ ۔ عبد المنان صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر ۴۳۹ ۔ نور محمد صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر ۲۴۴ ۔ فضل الٰہی صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر [illegible] ۔ فضل الٰہی صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر [illegible] ۔ محمد ابراہیم صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر [illegible] ۔ محمد ولایت خان صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر [illegible] ۔ عبد الرحیم صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر [illegible] ۔ نور دین صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر ۸۱۳ ۔ عمر الدین صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر [illegible] ۔ مولا بخش صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر ۷۶ ۔ ولی محمد صاحب
- ۱۰۔ 〃 〃 نمبر ۴۵ ۔ فضل کریم صاحب
- ۱۱۔ 〃 〃 نمبر ۵۰۳ ۔ مراد بخش صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

اے ہمہ نورِ خدائے پاک ذات ۔ جلوہ گر بر ذاتِ تو از شش جہات
اے مہِ تاباں چرخِ دینِ حق ۔ مہرِ اوجِ عزت و تمکینِ حق
اے کہ از آیاتِ قرآنِ مجید ۔ جان ہا اندر تنِ مُردہ دمید
سِرِّ آیاتِ کتابِ پاک را ۔ کس چو تو نہ کشود اے مردِ خدا
دستِ تو دستِ یدِ بیضا نمود ۔ خامہ ات سِرِّ عصا را سر کشود
از تو اے ماہِ درخشانِ جہاں ۔ شد مذاہب ہائے باطل چوں کتاں
چو برا فراز د علم نورِ سحر ۔ چارہ ظلمت را نباشد جز مفر
جلوہ گر گردد چو نورِ آفتاب ۔ شب چراغے گم کند از خویش تاب
نقل مثلِ اصل کے آرد بہا ۔ آب آمد ۔ شد تیمم نا روا
گل چو اندر گلستان بند د نگار ۔ جائے خود خالی نماید خار زار
قطرۂ ناچیز را نبود شمار ۔ در بر دریائے نا پیدا کنار
آں جواہر ہا کہ زاید از صدف ۔ بے تکلف ۔ از کجا آرد خزف
صبحِ دینِ حق چو در عالم دمید ۔ کفر اندر پردۂ ظلمت خزید
عیسوی آید بہ پیشِ احمدی؟ ۔ اینچہ حرفِ عقل باشد ای اخی
شب پران آریائے پُر ریا ۔ ہمچو کوراند در پیشِ ضیاء
آنچہ تو خواہی خدا خواہد بجان ۔ آنچہ تو جوئی بیابی در زمان
آنچہ حق فرمود میگوئی ہماں ۔ اے ترا گفتہ رسول اللہ بزبان
از تو میخواہد حفیظِ خستہ جان ۔ دار وئے تسکین ز دردِ نہان
تو دعا را از سپہر اواز خدا ۔ خواہ ۔ اے دانائے رازِ کبریا
لے نے دعا یعنی داروئے دردِ نہاں ۔ مرہمِ زخمے پئے دل خستگان
بہر من دستِ دعا کن دراز ۔ در حضورِ بادشاہِ کارساز
تا من از فضلِ خدائے دو جہاں ۔ بے تکلف پاس سازم امتحان
گوہرِ مقصود افتد در کنار ۔ از جنابِ حضرتِ پروردگار

غلام عقیدت آگین محمد عبد الحفیظ ۔ آئین ۔ کرنال

غزل از نتیجۂ طبع خاکسار عبد العلیم خاں احمدی نجیب آبادی المتخلص بہ نیر المتشاور من المضطر البدایونی

ہمارے سے کام سارے اب تو آساں ہوتے جاتے ہیں ۔ نجیب آباد سے دشمن گریزاں ہوتے جاتے ہیں
سُنا ہے احمد اللہ خاں سہارنپور کو بھاگے ہیں ۔ ہیں جتنے ہمنوا ان کے پریشاں ہوتے جاتے ہیں
غلام اکبر یعقوب علی کے ترجمانے دیکھے ۔ کہ ناکامی سے خود اپنے پشیماں ہوتے جاتے ہیں
دلوں میں جم نہ پاتی ہے باقی نور چہروں پر ۔ مخالف گویا اپنے مثلِ حیواں ہوتے جاتے ہیں
صفائی بستیوں کی کر رہے ہیں زلزلے دیکھو ۔ بھرے گھر آج جنگل کی طرح ویراں ہوتے جاتے ہیں
کریا طاعون نے برباد کیسے کیسے شہروں کو ۔ مگر آباد اب شہر خموشاں ہوتے جاتے ہیں

خدا کی مہربانی بس ہمیں کافی ہے اے نیر
نہیں کچھ غم جو مغضوب عزیزاں ہوتے جاتے ہیں ۔

غزل از نتیجۂ طبع محمد عبد العلیم خان نیر احمدی نجیب آبادی تلمیذ حضرت مضطر بدایونی احمدی ۔

بڑی تلاش سے عیسیٰ کا اب نشان نکلا ۔ کہ قادیان میں وہ محبوبِ انس و جان نکلا
نزول گاہ میں عیسیٰ کی شک تھے کیا کیا کچھ ۔ خدا کے حکم سے آخر وہ قادیان نکلا
امام وقت ہے وہ میرزا غلام احمد ۔ وہی جہان میں بس اک مہدیِ زمان نکلا
وہ ہے حبیبِ خدا اس کے عیب جینو کی ۔ سزا کے واسطے طاعون و ہیضہ خان نکلا
عجب بلا کی وہ اپریل کی چہارم تھی ۔ عدو کے منہ سے بھی جب حرفِ الامان نکلا
گھروں سے بھاگے ہیں اسلاح سے نکلکر سب ۔ کہ جس کو دیکھا رکا سا ہوئے زبان نکلا
غلام اسکے ہیں لقمان و رشکِ افلاطون ۔ کہ جس کو دیکھا وہ علامۂ زمان نکلا
مخالفین نہ کوئی بھی سامنے ٹھہرا ۔ مقابلہ کو جب عبد المجید خان نکلا
مصیبتوں میں بھی ثابت قدم رہا کیا کیا ۔ بڑا ہی مرد بہادر وہ نوجوان نکلا
ہے اک برادرِ اخطم مرا بنامِ اکبر ۔ بتاؤ اس کے مقابل کوئی کہاں نکلا
مقابلہ پہ بلایا تھا اس نے غیروں کو ۔ مگر نہ سامنے اس کے کوئی جوان نکلا
ہے ایک میر اسطاع و مکرم و محسن ۔ وہی تو راج بدایوں میں خوش بیان نکلا
جو نام پوچھو تو ہے اعنت اللہ خاں مضطر ۔ وہی تو رہبرِ عبد العلیم خان نکلا
اسی نے فنِ سخن میں کیا تھے کامل ۔ اسی کے فیض سے یہ گنج شائگاں نکلا
مخالفوں سے نہ جھجکا نہ وہ ڈرا ہرگز ۔ بہادروں میں یگانہ وہ پہلوان نکلا
مخالفوں کو یہ شہرت ہے دم بخود ہیں سب ۔ ہمارا نام جہاں میں جہاں جہاں نکلا

یہ آرزو ہے مرا سر ہو اور پائے امام
مرا یہ حوصلہ نیر ابھی کہاں نکلا

بلادِ اسلامی

امیر صاحب کابل کی سیاحتِ ہند گو ہزہائینس امیر حبیب اللہ خان صاحب فرمان فرمائے دولت خدا داد افغانستان کی مجوزہ سیاحتِ ہند کے متعلق نہ ابھی سرکاری طور پر ہندوستان میں کوئی اعلان کیا گیا نہ دربار کابل سے ان کے عزم یا تجویز کی کچھ خبر آئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر گورنمنٹ ہند امیر صاحب کی تشریف آوری کے بارہ میں اپنا بخوبی اطمینان کر چکی ہے اور ان کے استقبال و مدارات کی ابتدائی تیاریوں پر بھی متوجہ ہو گئی ہے چنانچہ لنڈن کی ایک تازہ تار برقی مظہر ہے کہ لارڈ منٹو بہادر نے ایک چھ سلنڈر والی ہیبر موٹر گاڑی جو بہترین نمونہ کی امیر ممدوح کے دربار راولپنڈی کی خاطر خرید فرمائی ہے۔ (پیسہ اخبار)

ہندوستانیوں کی فریاد ونشواڑے کے واقعہ میں ایک انگریز کپتان کے مقتول اور دو دیگر افسروں کے مجروح ہونے پر مصر کے

دہقانیوں کو جس قسم کی سخت اور غیر قانونی سزائیں دی گئیں۔ اس پر مصری اخبارات کا شور و فریاد مچانا اور واویلا کرنا کسی طرح ناجائز نہ تہا مگر جب پارلیمنٹ کے آزاد خیال و منصف مزاج ممبروں نے حکومت سے باز پرس شروع کی اور وزیر خارجہ انگلستان نے جناب لارڈ کرومر سے کیفیت طلب کی تاکہ ممبروں کا اطمینان کیا جا سکے۔ تو واقعہ کی صحت اور سزاؤں کی بیدردی نے لارڈ ممدوح کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ سزاؤں کی واجبیت ثابت کرنے کے لئے باشندگان مصر میں مذہبی جوش و تعصب کا ہیجان ظاہر کریں اور حادثہ دنشوائے کو اسی عام تعصب کا نتیجہ قرار دے کر نہ صرف ان غیر قانونی سزاؤں کو قرین مصلحت ٹھہرائیں بلکہ آیندہ بھی ایسی عقوبتوں کا راستہ صاف کریں۔

افسوس ہے کہ لارڈ کرومر کی ترکیب اراکین لبرل وزارت کی ناواقفیت کے باعث چل گئی اور سر ایڈورڈ گرے نے ایک تقریر میں بر سر اجلاس پارلیمنٹ مصریوں کو متعصب اور انگریزوں کا دشمن قرار دیا۔ جس پر اخبارات مصر میں ایک کھلبلی پڑ گئی ہے اور وہ نہایت زور و شور سے اس الزام کی تردید کر کے برٹش حکومت کے انصاف کو نام دھرتے ہیں۔

افسوس! جارج ٹاؤن (برٹش گی آنا) میں شیخ عبدالوہاب صاحب نومسلم کا انتقال ہو گیا۔ اس سے چند روز پہلے شیخ صاحب مرحوم نے ہمیں اپنی اہلیہ کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ مرحوم برٹش گی آنا میں اشاعت اسلام کے متعلق نہایت سرگرمی کے ساتھ خدمت انجام دیتے تھے اور بہت کچھ جوش اور سچے مسلمان تھے۔ خداوند کریم انہیں غریق رحمت کرے۔

رنگون کی انجمن حامی اوقاف نے اپنے کلرک کے آجانے پر باضابطہ کارروائی شروع کر دی ہے چنانچہ سورتی مسجد کی جائداد وقف (جو یہاں کی سب سے بڑی موقوفہ جائداد ہے) کے متولی کو نوٹس دیا گیا تہا کہ آپ اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ جس کے جواب میں انہوں نے مسٹر کاؤس جی مشہور بیرسٹر کو اپنا وکیل کر کے یہ نوٹس دیا ہے کہ ہم اس انجمن کو باضابطہ نہیں جانتے۔ اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہاں اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ اسی طرح دیگر اوقاف کے متولیوں کو بھی نوٹس دئے گئے ہیں اور ان سے اسی قسم کے جواب موصول ہوئے ہیں۔ بعض نوٹس لینے سے جان بچاتے پھرتے ہیں۔ انجمن سرگرمی سے اپنے کام میں مشغول ہے۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ شاہ جہان کا تخت طاؤس نادر شاہ ایران لے گیا مگر ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ یہ تخت اب دولت علیہ کے قبضہ میں ہے۔ اور قسطنطنیہ میں موجود ہے۔

سلطانی حکم کے بموجب دمشق (شام) میں جو کارخانہ حجاز ریلوے کے متعلق قائم کیا گیا تہا۔ اب بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ کیوں کہ ریلوے سامان کے علاوہ اب اس میں مختلف اقسام کے جدید اسلحہ بھی تیار ہو سکیں گے۔

سلطنت عثمانیہ مڈل اور ہائی اسکولوں کے قیام پر ہر سال پانچ ہزار پونڈ صرف کرتی تھی۔ سلطان المعظم کو ترقی و اشاعت تعلیم کا جس درجہ شغف ہے۔ اس کا اندازہ ایک اس خبر سے بھی ہو سکتا ہے کہ اب آیندہ سے دس ہزار پونڈ صرف کیا جائیگا۔

ترکی مصری کمیشن ابھی رافع میں مقیم ہے۔ ترکی کمشنر عقبہ سے رافع تک بخط مستقیم حد مقرر کرنے کے مخالف ہیں۔

سلطان المعظم نے محمد پاشا چرکس کو مارشل کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ جو سلطان کے ممتاز ایڈیکانگ اور ایک اعلیٰ افسر ہیں۔

جنرل پرتو پاشا کی صدارت میں جو کمیشن آستانہ سے بغداد اور عراق روانہ ہوئی تھی۔ اس کی نسبت بعض انگریزی جرائد لکھتے ہیں کہ یہ کمیشن اپنی تحقیقات اور تفتیش کو صرف بغداد اور عراق عرب تک ہی محدود نہ رکھے گی بلکہ وہ ایک جرار فوج لے کر وسط عرب کو جائیگی اور اس طوائف الملوکی کا خاتمہ کر دے گی۔ جس کی بدولت آئے دن مسلمانوں میں باہمی خون ریزیاں ہوتی رہتی ہیں۔

نہر زبیدہ۔ سلطان روم نے نہر زبیدہ کی مرمت کے واسطے ایک کمیٹی قائم کی ہے اور خود دو ہزار اشرفی اس میں چندہ دیا ہے۔

ایران کی اصلاحات

شاہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ مجمع واضع آئین و قوانین قائم کیا جائے گا۔ جس میں تمام گروہوں کے منتخب ممبر ہوں گے۔

پناہ گزین سوا سے دو سو کے برٹش سفارتگاہ سے چلے گئے ہیں۔ مولوی لوگ طہران کو واپس آ رہے ہیں۔

افسوس ہے کہ سرحد پار کے علاقہ وزیرین پھر فساد برپا ہو رہے ہیں۔ جن سے گو انڈین گورنمنٹ کے فائدہ کو کچھ صدمہ پہنچنے کا اندیشہ نہیں۔ لیکن روز بروز یہ بات عیان ہوتی جاتی ہے کہ موجودہ خان کا چھوٹا بھائی میاں گل ایک روز اسے امارت سے برطرف کر دے گا۔

شیعہ سنی کا تنازعہ

فیض آباد کے مشہور شیعہ و سنی کے مقدمہ میں جس نے ہیں صوبجات کے مسلمانوں میں کسی قدر جوش پیدا کیا تہا۔ مسٹر یونس صاحب دوسرے جوڈیشل کمشنر نے ۱۴ جولائی کو فیصلہ صادر کیا اور مولوی مقبول احمد کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ اور ۵۰۴ تعزیرات ہند ایک ہزار روپیہ کا جرمانہ بحال رکھا اور قرار دیا کہ عدالت ماتحت نے جو کچھ رائے قائم کی وہ صحیح تھی اور وہ مداخلت نہیں کرنی چاہتے۔ امید ہے کہ آیندہ ایسے رویہ سے اجتناب کیا جاوے گا کہ جو حد درجہ کی غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ آج کل احتیاط کی اس نازک زمانہ میں بہت ضرورت ہے۔ تخمینہ کیا جاتا ہے کہ شیعہ سنیوں کے مقدمہ میں درمیان تیس و چالیس ہزار روپیہ کے صرف ہوا۔ اور مہینوں فریقین کو پریشانی رہی۔ (ہندوستانی)

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۲۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

یہ اُجرت پہلے سے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک والا ہیت

جاپان اور اسلام اخبار وطن میں لکھتا ہے قسطنطنیہ کے اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ میکاڈو کی درخواست کے مطابق سلطان روم کی طرف سے ایک مشن جاپان کو جا رہا ہے۔ میکاڈو نے سلطان کو اور دیگر یورپین طاقتوں کو اطلاع کی ہے کہ تحقیقات مذہب کے واسطے جو کمیٹی جاپان میں قائم کی گئی تھی اور جس کا کام بسبب جنگ کے سات سال تک ملتوی رہا تھا۔ اس کمیٹی نے اپنی کارروائی پھر شروع کر دی ہے۔ اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ تحقیقات کرے کہ دنیا میں سب سے عمدہ مذہب کونسا ہے تاکہ وہی مذہب جاپان میں اختیار کر لیا جاوے۔ اس انجمن کا پہلا جلسہ ٹوکیو میں جون ۱۹۰۸ء کو ہوا ہوگا۔ ترکی مشن کے دو کام ہوں گے۔ ایک مذہبی اور دوسرا پولیٹکل۔ انہوں نے مشن زیادہ بڑے بڑے لائق ترک ہوں گے۔ [illegible] یہ بھی سلسلہ پایا جائے گا کہ ایک ترکی سفیر جاپان میں رہا کرے۔ اور ایک جاپانی سفیر روم کے ملک میں رہا کرے۔ ترکی مشن میں ایک صاحب مسٹر اے بی ٹامس ہیں۔ جو قریباً پانچ سال سے اسلام قبول کر چکے ہیں اور ان کا اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا تھا۔ اس بزرگ نے نومسلم ہو کر اسلام کی بہت خدمت کی ہے اور وہ جاپان میں پہنچ چکے ہیں اور اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ صاحب جاپانی مذہب کے تمام حالات سے اچھی طرح واقفیت پیدا کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے مذہب اسلام پر ایک مفید کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ سید عثمان علوی صاحب مفتی جاوا کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب کانگریس کے پیش کی جاوے گی ان کا یقین ہے کہ اسلام کا مذہب جاپانی خیالات کے واسطے بہت موزوں ہے۔

اخبار نیوزی لینڈ ٹائمز کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ ... قوم کی عورتیں اپنی پہلی حالت میں بہت پاک دامن تھیں مگر جب سے عیسائی ہو گئی ہیں۔ اخلاقی حالات میں ان کے درمیان بہت بڑا تنزل پیدا ہو گیا ہے۔

پادری گریپ سی صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی مذہب کا حال عجیب ہو رہا ہے۔ ہفتے کے چھ دن روزانہ ۲۴ گھنٹے تو ہمارے بچوں کو مدرسوں اور کالجوں میں وہ تعلیم دی جاتی ہے جو سائنس اور عقل کے مطابق ہے اور ساتویں دن صرف ایک آدھ گھنٹہ کے واسطے گرجا کے اندر یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایک انسان خدا تھا وہ پھانسی مل گیا اور ہم سب پھانسی سے چھوٹ گئے۔ بتلاؤ اس آخری تعلیم کا اثر بچوں پر کیا ہو سکتا ہے۔

ہمارے مخالفین نے کس طرح اپنے ہی حق میں کفر کا فتویٰ دیا

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

(منقول از روزانہ پیسہ اخبار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا۔ میں نے اس کو سنا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں کر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں۔ تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتویٰ دیا کہ یہ شخص اور اس کی جماعت کافر ہیں۔ اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہیئے۔ پھر بعد اس کے قریباً دو سو مہر تکفیر کی اس فتوے پر مولویوں کی لگائی گئیں۔ یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے۔ بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے۔ تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوئی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اس کا فتوے پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا۔ ہم نے کوئی کاغذ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گزرتا ہو کہ اس کو کیوں کافر کہا جائے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اشتہار شائع کر دے کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں جانتا۔ بلکہ وہ لوگ کافر ہیں۔ جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا۔ اسی بات کا ہمارے مکفروں مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصل اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ پنجاب ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا۔ اور عدالتوں میں بھی لکھا دیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر اس میں ہمارا کیا گناہ ہے ان کو پوچھ کر دیکھ لیا جاوے وہ خود مانتے ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر ہم نے اس فتوے کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا۔ تو وہ کاغذ پیش کرنا چاہیئے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوے کے مسلمان جانتا ہے۔ تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے۔ اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ پس یہ ہے اصلیت اس امر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کے لئے مجبور ہوئے والسلام۔ نقل دستخط میرزا غلام احمد صاحب

خاکسار میرزا غلام احمد

درخواست دعا میرے نہایت ہی پیارے محب اور عزیز بھائی میاں غلام حیدر صاحب ساکن راجیکے جو ایک مخلص احمدی اور نہایت ہی نیک اور بے شر آدمی ہیں تین چار ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی مبتلا ہیں۔ ان کے لئے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے

الملتجی خاکسار غلام رسول راجیکے ضلع گجرات

الٰہی شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر جناب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات متعلقہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے۔ اس لئے یہ کتاب اُسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمدؐ

قیمت ۱۲؍

کارخانہ تقائی نسل انسانی ہو ہو ہو

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کرا دیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشامپ تحریر کر دیں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دولے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرما دیں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ تقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ عـہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبداللہ و عبدالرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز پیدا اخبار لاہور کے نکلتا ہے پنجاب کے سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت حکومت کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

کتاب	قیمت
نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب	۸؍
تفسیر سورہ جمعہ۔ 〃	۱۴؍
جنگ مقدس۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۷؍
الذکر۔ مصنفہ شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم۔	۲؍
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴؍
اعلام الناس۔ 〃	۳؍
سوار السبیل۔ 〃	۱؍
کشف الالتباس۔ 〃	؍
القاطع الشائعین۔ 〃	؍
موعظہ حسنہ۔ 〃	؍
صیانۃ الناس۔ 〃	۱؍
سر الشہادتین۔ 〃	۱؍
الفرقان۔ 〃	۲؍
ماتیۃ المکذبین۔ 〃	۱؍
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ 〃	۴؍
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب	۵؍
اعجاز احمدی۔ 〃	۱؍
رویائے صالحہ۔ 〃	۴؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰	آں مسیح دور آخر نیک نام

نمبر ۳۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۱۰ - رجب سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ اگست سنہ ۱۹۰۶ع

نمبر ۳۵ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ للعہ

معاونین درجہ اول جنکو ۱۰ع پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۵ع پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲ع سالانہ

عام قیمت مابعد فی پرچہ ۲ پیسہ جو حساب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

لوکل ۔ ۔ تا افریقہ ۔ ۔ ۔ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
تا ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکراں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور ان کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۰۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء "آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا" یعنی عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونیوالا ہے۔

۲۵۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ شفیع اللہ

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت بسبب دوران سر و دورہ درد گردہ ایک دن بہت علیل رہی۔ لیکن اب خیر و عافیت ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ محکمہ تعلیم کے ایک لائق کارکن اور محنتی ممبر بابو نذر محمد صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس نے تین دن تک کیا اور تمام جماعتوں کا امتحان کیا اور ورزش اور ڈرل اور کرکٹ اور فٹ بال کا میچ دیکھا۔ اور مدرسہ کے متعلق اپنی رائے بہت عمدہ ظاہر فرمائی۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی۔

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب۔ میاں معراج الدین صاحب۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسےٰ لاہور سے۔ ایک صاحب افغانستان سے جو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ماسٹر محمد دین صاحب اور ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر میانوالی سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

طلب مشورہ

موجودہ ترتیب اخبار کے مضامین کی یہ ہے۔ کہ صفحہ ۲ پر یعنی ٹائیٹل کے اندر کے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی۔ درج ہوتی ہے۔ مگر میرے خیال میں رنگین کاغذ پر چھپائی اور سیاہی ایسی عمدہ اور خوبصورت نہیں اٹھتی۔ جیسا کہ سفید کاغذ پر اس واسطے میرا جی چاہتا ہے۔ کہ خدا کی تازہ وحی بجائے صفحہ ۲ کے صفحہ ۳ پر ہوا کرے اور صفحہ ۲ پر اس کے بجائے ڈاک ولائیت درج کیجائے اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے۔ عام طور پر تو یہ دیکھا گیا ہے کہ ٹائیٹل کے ہم رنگین صفحے اخبار والوں نے اشتہارات کیواسطے وقف کئے ہوئے ہیں۔ مگر اس اخبار کیواسطے یہ امر موزوں نہ ہوگا۔ لہذا اشتہارات کیواسطے آخری صفحے ہی مناسب ہوں گے۔

منیجر۔

ایک نشان پورا ہوا

بنگالیوں کی دل جوئی کی گئی

فروری ۱۹۰۶ء میں جب کہ تقسیم بنگالہ کے سبب تمام ہندوستان میں ایک شور بپا تھا اور بنگالہ سے خبریں آتی تھیں۔ کہ بندے ماترم کے سبب بنگالیوں پر بہت ظلم کیا جا رہا ہے اور ہر طرف سے شور و غوغا بپا تھا۔ سرکاری پولیس بنگالیوں کی بری طرح سے خبر لے رہی ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام پاکر یہ پیشگوئی شائع کی تھی۔ کہ :۔

بنگالیوں کی دل جوئی کی جائے گی۔

چنانچہ یہ پیشگوئی خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے اس اخبار کے نمبر ۷ مورخہ ۱۶۔ فروری ۱۹۰۶ء کو اور پھر دوبارہ ۲۳۔ فروری ۱۹۰۶ء کے اخبار میں شائع کی گئی تھی۔ اور اس کے الفاظ یہ تھے۔

۱۱۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ الہام ہوا پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی۔

یہ پیشگوئی اخبار بدر کے سوائے اخبار الحکم اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو میں بھی شائع ہوئی تھی اور اس کے سوائے اخبار عام لاہور اور بنگالہ کے بعض اخباروں میں بھی شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق اب چھ ماہ کے بعد وہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے اور اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور نے بھی یہ بات چھاپ دی ہے کہ مشرقی بنگالہ کے پرانے لفٹنٹ گورنر صاحب (جن پر بنگالی سخت ناراض تھے) کے استعفےٰ منظور کرنے پر نئے لفٹنٹ گورنر صاحب جو مقرر ہوئے ہیں ان کو سرکار کی طرف سے تاکید کی گئی ہے کہ بنگالیوں کی دل جوئی کریں

کیا اخبار اہل حدیث کا ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور پیسہ اخبار اور وکیل اور وطن فرما سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ان کو کوئی شبہ ہے گو امید نہیں کہ ان نشانات سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں کیونکہ پہلے انبیاء بھی جب نشانات دکھاتے تھے۔ تو مخالف بجائے فائدہ حاصل کرنے کے اور بھی دشمنی میں پکے ہو جاتے تھے لیکن ممکن ہے کہ کوئی اور سعید الفطرت

بکلام منور

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ اخلاص پارہ ۳۰ رکوع ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾

کہو وہ اللہ ایک ہے

اللہ بے احتیاج ہے

نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اور نہیں ہے اس کے لئے برابری کرنیوالا کوئی

تفسیری ترجمہ

اے رسول اس طرح کہو اور اقرار کرو اور یقین کرو اور لوگوں کو وعظ کرو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، واحد اور یگانہ ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ بے نیاز ہے۔ کسی کی اُسے کوئی پرواہ نہیں۔ اس نے کوئی بیٹا بیٹی نہیں جنا اور نہ خود اس کو کسی نے جنا تھا۔ اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ شریک برادری والا اور برابری کرنے والا ہے۔

یہ سورہ شریف مکی ہے۔ یعنی مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد چار آیتیں ہیں۔ اس کے الفاظ پندرہ ہیں۔ اور حروف سینتالیس ہیں

ھو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے توریت میں زیادہ تر یہی نام خدا تعالیٰ کا آتا ہے۔ عبرانی میں اس کا ترجمہ لفظ یہوداہ سے کیا جاتا ہے۔ مگر عبرانی زبان کے ایک مردہ زبان ہونے کے سبب ٹھیک تلفظ اور اصلیت کے متعلق بہت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ عبرانی حروف میں اس کو اس طرح سے لکھا جاتا ہے۔

יהוה

ی ہ و ہ

چوں کہ ابتدائی طرز تحریر زبان عبرانی میں حروف پر حرکات دینے کا رواج نہ تھا۔ اس واسطے ٹھیک طور پر معلوم نہیں رہا۔ کہ توریت میں یہ لفظ کس طرح سے پڑھا جاتا تھا بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ یاہ ہے۔ بعض کہتے ہیں یاھوے ہے بعض کے نزدیک یہوواہ ہے۔

آج کل کے یہودی اس لفظ کو خدا تعالیٰ کا ایک خاص مقدس نام مانتے ہیں اور بغیر خاص اوقات نماز اور روزہ کے اس لفظ کا منہ پر لانا گناہ سمجھتے ہیں۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چوں کہ [illegible]ی زبان عربی زبان سے بگڑ کر بنی ہے۔ اس واسطے یہ لفظ دراصل یا ھو تھا۔ ھو اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور یا حرف منادی ہے۔ جیسا کہ دعا میں کہا جاتا ہے۔ اے خدا۔ یا اللہ۔ اسی سے بدل کر انگریزی میں جہوواہ Jehovah بن گیا ہے الغرض ھو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

اَحَدٌ۔ احد کے معنے ہیں ایک۔ اکیلا۔ ایک ہی۔ عربی زبان میں واحد کے معنے بھی ایک ہیں اور احد کے معنے بھی ایک ہیں۔ لیکن یہ اس پاک زبان کے عجائبات میں سے ہیں کہ لفظ احد صرف اللہ تعالیٰ کے صفات میں بیان ہوتا ہے۔ اور خدا کے سوائے دوسرے کی صفت میں کبھی بولا نہیں جاتا۔ پھر ایک فرق واحد و احد میں یہ ہے کہ جہاں واحد کا لفظ بولا جاوے۔ وہاں سمجھا جاتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا بھی ہے۔ لیکن احد کے بعد دوسرا کوئی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کہیں کہ لا یقاومہ واحد۔ ایک آدمی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو خیال میں آ سکتا ہے کہ دو آدمی مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن جب کہا جائے کہ لا یقاومہ احدٌ۔ تو اس کے معنے ہیں کہ اس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

اللہ۔ یہ نام خدا کے واسطے عربی زبان میں اسم ذات ہے۔ خدا تعالیٰ کا خاص نام ہے۔ جو صرف اسی کی ذات پر بولا جاتا ہے۔ دوسری کسی زبان میں خدا تعالیٰ کے واسطے کوئی ایسا خاص نام نہیں۔ جو صرف

اللہ تعالے کے واسطے بولا جاتا ہو اور ایک مفرد لفظ ہو اور کسی دوسرے کے واسطے کبھی استعمال نہ ہوتا ہو۔ مثلاً انگریزی زبان میں اللہ تعالے کے واسطے دو لفظ بہت بولے جاتے ہین۔ ایک گاڈ God اور دوسرا لارڈ Lord۔ سو ظاہر ہے کہ گاڈ God کا لفظ انگریزی زبان مین تمام رومی اور یونانی اور ہندی بتوں پر بولا جاتا ہے اور دیوتاؤں کے واسطے بھی استعمال ہوتا ہے اور لارڈ کا لفظ تو ایسا عام ہے کہ ایک معمولی فوج کا افسر بھی لارڈ ہوتا ہے اور ایک صوبے کا حاکم بھی لارڈ ہوتا ہے۔ بلکہ ولائیت میں پارلیمنٹ کے اعلے حصے کے تمام ممبر لارڈ ہی ہوتے ہین۔ ایسا ہی فارسی زبان مین اللہ تعالے کے واسطے کوئی خاص لفظ نہیں۔ جو لفظ زیادہ تر اللہ تعالے کے واسطے بولا جاتا ہے۔ وہ خدا یا خداوند ہے خدا ایک مرکب لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں خود آ۔ جو خود بخود ہے اور کسی نے اس کو جنا نہین اور فارسی لٹریچر میں یہ الفاظ اوروں کے واسطے بھی استعمال مین آتے ہیں۔ ایسا ہی سنسکرت زبان مین جس قدر اللہ تعالے کے نام ہین وہ سب صفاتی نام ہین کوئی اسم ذات نہیں۔

یہاں تک اس سورۂ شریف کی پہلی آیت کے الفاظ کے معانی کی ہم نے تشریح کر دی ہے قل ھو اللہ احد ۝ کہہ دے اے محمدؐ اور تمام جہان میں منادی کر دے کہ وہ اللہ ایک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ اس کی صفات میں کوئی اس کی مانند ہے نہ یسوع اللہ ہے نہ رام نہ کرشن۔ نہ بدھ۔ اور نہ کوئی اور۔ ہمیشہ سے ایک ہی اللہ ہے اور ہمیشہ تک ایک ہی اللہ ہوگا۔ ایک ازلی ابدی خدا اللہ الصمد۔ صمد وہ ہے۔ جس کے سامنے لوگ اپنی حاجتین پیش کرتے ہین۔ اس صورت مین صمد بمعنے مصمود ہے جیسا کہ قبض بمعنے مقبوض آتا ہے۔ اس کے معنے ہین وہ سردار جس کے لوگ محتاج ہین یہ لفظ ان معنوں میں عربی زبان کے لٹریچر مین مستعمل ہے۔ چنانچہ دو شعر بطور مثال کے اس جگہ نقل کئے جاتے ہین:

الا بکر الناعی بخیر بنی اسد
بعمرو بن مسعود و بالسید الصمد

خبردار صبح کو موت کی خبر دی خبر دینے والے نے۔ بنو اسد کے اچھے آدمیوں سے جن کا نام عمرو بن مسعود اور بڑے سردار کی۔ ایسا ہی ایک اور شاعر کا قول ہے۔

علوته بحسامی ثم قلت له
خذها حذیف فانت السید الصمد

مین اپنی تلوار لے کر اس پر چڑھ گیا۔ لے اس کو اے حذیفہ کیونکہ تو بڑا سردار اور صاحب روا ہے۔

پس صمد اس سردار کو کہتے ہین۔ جس کی طرف وقتِ حاجت قصد کیا جاوے۔ چونکہ اللہ تعالے تمام انسانوں کو سب حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے قدرت تام رکھتا ہے۔ اس واسطے اس کی صفت مین یہ لفظ استعمال کیا گیا۔ اسی لحاظ سے سید سردار کو بھی کہتے ہین۔ کیونکہ تمام قوم اپنے سردار کی محتاج ہوتی ہے حضرت ابن عباس کی حدیث سے بھی ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ جس مین لکھا ہے کہ جب یہ سورۂ شریف نازل ہوئی۔ تو اصحاب نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صمد کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ھو السید الصمد الذی یصمد الیه فی الحوائج ۔ وہ سردار ہے۔ جس کی طرف لوگ احتیاج کے وقت قصد کرتے ہین۔

پھر لغت عربی میں صمد اس کو کہتے ہین۔ جس کا جوف نہ ہو یعنے اس کے اندر کوئی چیز نہ جا سکے۔ نہ اس مین سے کوئی چیز نکلے۔ ایسا ہی صمد اس شفاف پتھر کو بھی کہتے ہیں۔ جس پر گرد غبار نہ پڑ سکے۔ مفسرین نے مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے لفظ صمد کی تفسیر کئی طرح سے کی ہے۔ جن مین سے بعض کو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) صمد وہ عالم ہے۔ جس کو تمام اشیاء کا علم ہو اور وہ بجز ذات الٰہی کے دوسرا نہین۔
(۲) صمد حلیم کو کہتے ہین کیونکہ سید وہی ہو سکتا ہے۔ جو حلم اور کرم کی صفات اپنے اندر رکھتا ہو۔
(۳) صمد وہ سردار ہے۔ جس کی سرداری اور سیادت انتہائی اعلے درجہ تک ہو (ابن مسعود وضحاک)
(۴) صمد۔ خالق الاشیاء ہے (اصم)
(۵) صمد وہ ذات ہے۔ جو چاہے سو کرے اور حکم کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ اس کے حکم کو کوئی پیچھے نہین کر سکتا اور اس کی قضاء کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (حسین بن فضل)
(۶) صمد وہ شخص ہے۔ جس کی طرف لوگ حاجت کے وقت رغبت کرتے ہین اور مصیبت کے وقت اس کے پاس اپنی فریاد لے جاتے ہین (سدی)
(۷) سید المعظم کو صمد کہتے ہین۔
(۸) صمد غنی کو کہتے ہین
(۹) صمد وہ ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہ ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف مین مذکور ہے۔ وھو القاھر فوق عبادہ۔
(۱۰) صمد وہ ہے جو نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ پر دوسروں کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے (قتادہ)
(۱۱) حسن بصری کا قول ہے۔ کہ صمد وہ ہے جو لم یزل ہے اور لا یزال ہے اور اس کے واسطے زوال نہین۔
(۱۲) صمد وہ ہے۔ جس پر موت نہین اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا اور آسمان و زمین کی میراث اسی کی ہے۔ (ابی ابن کعب)
(۱۳) صمد وہ ہے۔ جس پر نیند کا غلبہ نہین۔ اور نہ اس سے سہو صادر ہوتا ہے (یمان و ابو مالک)
(۱۴) صمد وہ ہے کہ جن صفات سے وہ متصف ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی نہین ہو سکتا (ابن کیسان)
(۱۵) صمد وہ ہے۔ جس مین کوئی عیب نہ ہو (مقاتل ابن حیان)
(۱۶) صمد وہ ہے۔ جس پر کوئی آفت نہین پڑ سکتی (ربیع بن انس)
(۱۷) صمد وہ ہے۔ جو تمام صفات مین اور تمام افعال مین کامل ہو (سعید بن جبیر)
۱۸۔ صمد وہ ہے۔ جو غالب ہو اور مغلوب نہ ہو (جعفر صادق)
(۱۹) صمد وہ ہے۔ جو سب سے مستغنی ہو (ابو ہریرہ)
(۲۰) صمد وہ ہے کہ خلقت اس کی کیفیت پر مطلع ہونے سے ناامید ہو۔
(۲۱) صمد وہ ہے۔ جو نہ جنتا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا۔ کیونکہ جو جنتا ہے۔ لامحالہ اس کا وارث ہوتا ہے اور جو خود جنا گیا ہے وہ ضرور مرتا ہے۔ گویا صمد کے بعد کلمہ لم یلد ولم یولد۔ اس کا بیان۔ معنی اور تشریح

ہے (ابو العالیہ)

(۲۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہین۔ انه الکبیر الذی لیس فوقه احدٌ۔ صمد وہ کبیر ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہین۔

تفاسیر مین صمد کے معنے اور تشریح اور بھی بیان ہوئی ہے۔ بخوف طوالت اتنے پر اکتفا کیا گیا۔ اس سورہ شریف کی دوسری آیت ختم ہوئی۔ اللّٰہ الصمد۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ کسی کا محتاج نہین سب اس کے محتاج ہین۔ وہ کسی کا مخلوق نہین۔ سب اس کی مخلوق ہین۔ سب کی حاجتون کو پورا کرتا ہے وہ سب کی کیفیت جانتا ہے۔ کوئی اس کی کیفیت کا عالم نہیں۔ وہ سب پر احاطہ کئے ہوئے ہے کسی کا احاطہ اس پر نہین۔ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک ہین۔

لم یلد ولم یولد۔ نہ وہ جنتا ہے اور نہ جنا گیا ہے۔ نہ اس کا کوئی ولد ہے اور نہ وہ کسی کا ولد ہے۔ اس آیت شریف مین ان تمام مذاہب باطلہ کا بالخصوص رد ہے جن مین اللہ تعالےٰ کے بیٹے اور اولاد مانی جاتی ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے عیسائی یسوع مسیح کو ولد اللہ اور ابن اللہ کہتے ہین۔ اس پر ایک سوال ہوا ہے۔ کہ اس آیت مین اللہ تعالےٰ نے لم یلد پہلے کیون رکھا اور لم یولد پیچھے کیون رکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر مشرکین کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ فلان شخص خدا کا بیٹا تھا یا فلان عورت خدا کی بیٹی تھی۔ مگر یہ نہین کہا جاتا ہے کہ فلان شخص خدا کا باپ تھا یا فلان عورت خدا کی ماں تھی۔ گو عیسائیون کے جاہل فرقہ نے اس شرک مین کمال پیدا کیا ہے۔ کیونکہ ان کے درمیان مریم کو خدا کی ماں کہا جاتا ہے اور ایک بڑا فرقہ عیسائیون کا اب تک مریم کی پرستش کرتا ہے۔

ولم یکن له کفواً احد۔ اور نہ اس کے واسطے کوئی کفو ہے۔ کفو کے لغوی معنے ہیں نظیر اور مثل۔ عرب بولا کرتے ہین۔ ھذا کفولک اے نظیرک۔ یہ تیری کفو ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہین۔ لیس له کفو ولا مثل۔ مجاہد کا قول ہے۔ کہ کفو سے مراد صاحبہ یعنی جورو ہے۔ جیسا کہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے۔

بدیع السموات والارض انّٰی یکون له ولدٌ ولم تکن له صاحبة وخلق کل شیء۔ وہ آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا ہے۔ اس کا ولد کہاں سے آگیا۔ جبکہ کوئی اس کی جورو نہیں اور اس نے ہر شے پیدا کی ہے اور ہر شے اس کی مخلوق ہے نہ کہ اولاد۔

یہان تک ہم نے اس سورہ شریف کے الفاظ کے معانی اور اُن کی تشریح مفصل بیان کر دی ہے۔ اب اس سورہ کے مضمون پر اور اس کے فوائد اور عجائبات پر کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

یہ سورہ شریف باوجود مختصر ہونے کے بڑے عظیم الشان مطالب اور مضامین پر مشتمل ہے۔ لکھا ہے کہ سورۂ الحمد سارے قرآن شریف کا خلاصہ ہے اور آخری دو سورتین معوذتین آخری دُعائیں ہین۔ اور قرآن شریف کا متن سورۂ بقرہ سے شروع ہوتا ہے اور سورۂ اخلاص پر ختم ہوتا ہے اس صورت مین یہ سورۃ قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ سورۃ آخری زمانہ کے عظیم الشان فتنۂ عیسائیت سے بچنے کے واسطے ایک بڑا ہتھیار ہے۔ اس سورۃ مین اللہ تعالےٰ کی توحید پر بالخصوص زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک خدا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ اس کا کنبہ قبیلہ ہے۔ اس مین عیسوی مذہب کی تردید کی گئی ہے۔ کیونکہ دین عیسوی کا تمام دارومدار تثلیث پر ہے۔ کہ ایک خدا باپ ہے اور ایک خدا بیٹا ہے۔ اور ایک خدا رُوح القدس ہے۔ عیسائیون نے ایک کنبۂ خدایان مقرر کیا ہے۔ کوئی باپ ہے کوئی بیٹا ہے۔ کوئی روح القدس ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان سب کی تردید کی ہے کہ خدا وہ ہے جو **لم یلد** ہے۔ کسی کا باپ نہین۔ اور **لم یولد** ہے کسی کا بیٹا نہین اور **لم یکن له کفواً احد** ہے نہ اس کے برابر کوئی روح قدس وغیرہ ہے۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُن لَّه کُفُوًا اَحَدٌ۔ ان ہر سہ کلمات کے ساتھ تثلیث کو رد کر دیا گیا ہے۔ اور اس رد کی دلیل الفاظ احد اور صمد مین بیان کی گئی ہے۔ کیونکہ جو ایک ہے۔ وہ تین کس طرح ہو سکتا ہے اور جو یگانہ ہے اس کے ساتھ دوسرا تیسرا اس کی مانند کیونکر بن سکتا ہے اور وہ صمد ہے۔ کسی کا محتاج نہین۔ یسوع تو کھانے پینے کا محتاج تھا بھوک سے ایسا لاچار ہو جاتا تھا کہ جیسا انجیلون مین لکھا ہے۔ جس درخت پر سے پھل نہ ملے۔ اس درخت کو بھی دیوانون کی طرح گالیان دینے لگ جاتا تھا۔ معلومات کا یہ حال تھا۔ کہ کہنے لگا کہ مجھے علم نہیں ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ باوجود بڑی خواہش اور دُعا کے صلیب سے اپنے آپ کو بچا نہ سکا۔ وہ جو محتاج ہے۔ وہ صمد نہین ہو سکتا اور جو صمد نہین وہ خدا نہین۔ وہ احد ہے اس نے اپنی ہستی کو ثابت کرنے کے واسطے اور اپنی قدرت تام دکھانے کے واسطے آخری زمانہ مین اس فتنہ کے بالمقابل ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ جو احد اور صمد خدا کی پرستش کو دنیا مین قائم کرتا ہے اور بالخصوص اُس مذہب اور فرقہ کو دنیا سے اکھیڑتا ہے جس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ خدا باپ ہے اور خدا بیٹا ہے اور خدا رُوح القدس ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس سورۂ شریف کو قرآن شریف کے آخر مین رکھ کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ یہ ہوگا۔ کہ تین خدا مانے جاوین گے ایک خدا کا باپ بنایا جاوے گا۔ ایک خدا کا بیٹا بنایا جاوے گا۔ اور ایک تیسرا بھی ہوگا جو ان کی مانند اور مثل ہوگا (ایک روایت مین ہے۔ کہ عیسائیون ہی نے سوال کیا تھا کہ آپ کے خدا کے کیا صفات ہین اور اُن کے سوال کے جواب مین یہ سورۃ نازل ہوئی تھی) اس فتنہ کو مٹانے والا وہ شخص ہوگا۔ جو خدا کو احد اور صمد مانتا ہوگا۔ اور اس امر کو

مثل کے آگے ثابت کرے گا کہ خدا صمد ہے اپنے بندوں کی حاجت پوری کرتا ہے۔ بندے اپنی ضرورتوں کے وقت اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ اُن کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے اور خوارق میں سے آپ کی دعاؤں کی قبولیت ہے جس میں مقابلہ کے واسطے تمام جہان کے عیسائیوں آریوں وغیرہ کو بارہا چیلنج دیا جاچکا ہے مگر کسی کی طاقت نہیں کہ اس مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔

چونکہ تمام شرائع اور عبادات کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات اور افعال کی معرفت حاصل ہو اور اس سورۂ شریف سے اس کی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس واسطے اس کو حدیث شریف میں ثلث القرآن یعنی قرآن شریف کا تیسرا حصہ کہا گیا ہے۔ بلحاظ ان عجائبات اور فوائد کے جو کہ اس سورۂ شریف سے مستنبط ہوتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لانے سے جو راہ سلوک کی طے ہوتی ہیں۔ اُن کے لحاظ سے اس سورۂ شریف کے بہت سے نام رکھے گئے ہیں۔ عرف بھی اس بات کا شاہد ہے کہ اچھے ناموں کی زیادتی تعداد مسمی کے شرف اور مزید فضیلت پر دلیل ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ کچھ نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) سورۃ التفرید۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ایک فرد ہونے اور تثلیث وغیرہ کی تردید میں ہے۔

(۲) سورۃ التجرید۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ایک اور لاثانی ہونے کا اس میں بیان ہے۔

(۳) سورۃ التوحید۔ کیونکہ توحید ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

(۴) سورۃ اخلاص۔ اور یہ نام زیادہ تر مشہور ہے۔ کیونکہ اس صورت میں خالص اللہ تعالیٰ کی توحید کا اور صفات اضافیہ اور سلبیہ کا ذکر ہے اور سوائے اللہ تعالےٰ کے جلال کے بیان کے اور کسی امر کا اس سورۂ شریف میں ذکر نہیں ہے۔ جو کوئی اس کے بیان پر پورا ایمان رکھے۔ وہ اللہ کے دین میں مخلص ہے۔

(۵) سورۃ النجاۃ۔ کیونکہ اس پر پورا ایمان لانے سے ... اور اسی یقین پر مرنے سے کہ خدا ایک ہے۔ انسان نجات پاتا ہے اور دوزخ سے بچتا ہے برخلاف اس کے عیسائیوں نے نجات اس میں سمجھی ہے کہ خدا تین بنائے جائیں لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کا رد کیا ہے کہ نجات اس میں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو ایک مانا جاوے۔

(۶) سورۃ الولایۃ۔ کیونکہ یہ سورۃ پورے علم اور عمل اور معرفت کا ذریعہ ہو کر انسان کو درجہ ولایت تک پہنچا دیتی ہے۔

(۷) سورۃ النسبۃ۔ کیونکہ اس سورۃ کے شان نزول میں ذکر ہے کہ کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ کہ آپ کے معبود کا نسب نامہ کیا ہے۔ تب یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۸) سورۃ المعرفۃ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی معرفت اسی کلام کی معرفت کے ساتھ کامل ہوتی ہے جابر کی روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور نماز میں قل ہو اللہ احد کی سورۃ پڑھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان ھذا عرف ربہ۔ بیشک اس شخص نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اس سے سورۃ کا نام سورۃ المعرفۃ ہوگیا۔

(۹) سورۃ الجمال۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان اللہ جمیل یحب الجمال۔ اللہ تعالےٰ کے جمال کے متعلق جب سوال کیا گیا تو جواب ملا کہ وہ احد صمد لم یلد ولم یولد ہے

(۱۰) سورۃ المقشقشۃ۔ مقشقشہ کے معنے ہیں بری کرنے والا۔ جب کوئی بیمار شفا پاتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں۔ تقشقش المریض عما بہ بیمار نے اس سے نجات پائی۔ جس میں وہ گرفتار تھا۔ چونکہ یہ سورۃ شرک اور نفاق سے انسان کو بری کرکے خدا تعالیٰ کا خالص بندہ بنا دیتی ہے اس واسطے اس کا نام مقشقشہ رکھا گیا۔

(۱۱) سورۃ المعوذۃ۔ کیونکہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کے پاس تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اس سورۃ کو اور سورتوں کے ساتھ ملا کر تعوذ فرمایا۔

(۱۲) سورۃ الصمد۔ کیونکہ اس میں صمد کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ہے۔

(۱۳) سورۃ الاساس۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد قل ھو اللہ احد پر ڈالی گئی ہے اس بات کی سمجھ قرآن شریف کے اس مقام سے بخوبی آ سکتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے تثلیث اور ایک انسان کو خدا بنانے اور خدا کا بیٹا بنانے کی بھاری خرابی اور نہایت شرارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عقیدہ ایسا ناپاک ہے کہ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جاوے اور پہاڑ گر جاویں۔ پس جب تثلیث کا باطل عقیدہ دنیا و مافیہا کی تباہی اور بربادی کا موجب ہے۔ تو اس کے بالمقابل توحید اس کی ہستی اور آبادی کا باعث ہے ایسا ہی قرآن شریف میں ایک اور جگہ آیا ہے کہ لو کان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔ اگر زمین و آسمان کے اندر اللہ کے سوائے کوئی اور معبود ہوتا تو ان میں فساد پیدا ہو جاتا۔ فساد کی دوری اس سے ہے کہ ان میں توحید قائم کی جاوے۔

(۱۴) سورۃ المانعۃ۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ شب معراج میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ میں نے تجھے سورۂ اخلاص عطا کی ہے۔ جو کہ عرش کے خزانوں کے ذخیروں میں سے ہے اور عذاب قبر سے روکتی ہے

(۱۵) سورۃ المحضر۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کے وقت فرشتے اس کے سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۶) سورۃ المنفرۃ۔ کیونکہ شیطان اسے سن کر بھاگ جاتا ہے

(۱۷) سورۃ البراءۃ۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو یہ سورۃ پڑھتا تھا فرمایا کہ تو آگ سے بری ہوگیا۔

(۱۸) سورۃ المذکرۃ۔ کیونکہ یہ سورت انسان کو خدا تعالیٰ کی توحید یاد دلاتی ہے۔ اور غفلت سے نکالتی ہے

(۱۹) سورۃ النور۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک شئے کے لئے ایک نور ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف کا نور قل ھو اللہ احد ہے۔

(۲۰) سورۃ الامان۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جس کسی نے کہا۔ لا الہ الا اللہ وہ اللہ کے قلعہ میں داخل ہوا اور جو قلعہ میں داخل ہوا۔ اُس نے امان پائی۔

یہ بیس نام ہیں باقی حصہ تفسیر کا آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جاوے گا۔

بدر صادق

۱۰ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۶ء

آریہ سماج کی دینی کتب

میں

جہاد کی تعلیم

اِس نام کا ایک چھوٹا رسالہ لاہور کے دیو آشرم کی دہریہ پارٹی نے اپنے ہم وطن نیم دہریہ الموسوم بہ آریہ کی موجودہ پُرجوش لڑاکی سپرٹ کے اظہار میں شائع کیا ہے اور وید دن سے اس جوش کی تائیدی اور تاکیدی سندات پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آریہ ہمیشہ سے ایسے ہی اخلاق کا نمونہ دکھاتے رہے ہیں۔

یہ رسالہ برائے ریویو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے اور اس کے بعض مضامین اس قابل ہیں کہ ان پر روشنی ڈالی جاوے۔ لیکن پیشتر اِس کے کہ اس کے اوراق پر ریویو کیا جاوے۔ یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیو سماجیوں نے بوجہ کم علمی کے اور ناواقفی کے اِس رسالہ کا نام جہاد کی تعلیم رکھنے میں ایک بڑی غلطی کھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مصنف رسالہ نے ایک دو جگہ ضمناً اسلامی جہاد کے مسئلہ پر بھی ناجائز حملہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ لفظ **جہاد** کے معنے لڑائی اور جنگ کے ہرگز نہیں ہیں بلکہ جہاد کے معنے ہیں۔ سعی اور کوشش کرنا۔ چنانچہ اس کی مثالیں قرآن شریف میں بہت موجود ہیں۔ مثلاً ایسے مومن کو جس کے والدین مومن نہ ہوں۔ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی ما لیس لک بہٖ علمٌ فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا۔ کہ اگر تیرے والدین اس معاملہ میں تیرے ساتھ جھگڑیں اور کوشش کریں کہ میرے ساتھ تو کسی اور کو شریک بنا جو کہ تجھے اس کا علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ مان۔ علاوہ ازیں دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک سلوک کر۔ ایسا ہی ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ **من جاھد فانما یجاھد لنفسہٖ**۔ جو کوئی کسی امر میں سعی کرتا ہے۔ اس کا فائدہ اس کی جان کو پہنچتا ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے۔ کہ **جاھدوا باموالکم وانفسکم**۔ جس سے ظاہر ہے کہ جہاد مال کے ساتھ بھی ہوتا ہے یعنے اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی ایک جہاد ہے۔

ایسا ہی اور بہت سی آیات اور احادیث اور عربی لٹریچر سے ثابت ہے کہ جہاد کے اللہ تعالیٰ کی رضا میں کوشش کرنے کو کہتے ہیں ہاں چونکہ ایسے دشمن کی مدافعت کرنا جو دینی عداوت کے سبب قوم کے گھر بار کو اور بال بچوں کو دکھ دیتا ہے۔ یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے اور خدا تعالےٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ اپنے اوپر ناجائز حملوں کو روکے۔ اِس واسطے اصطلاح اسلامی میں اس فعل کا نام بھی جہاد رکھا گیا۔ اور چونکہ دیو دہرم کے ہندو اسلامی حالات سے ناواقف ہیں۔ اِس واسطے اِس بات کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ اسلامی جہاد کیا چیز ہے اور اسلام میں اس کی کیا ضرورت پڑی تھی۔

سو واضح ہو کہ اسلام کو پیدا ہوتے ہی بڑی بڑی مشکلات کا سامنا پڑا تھا اور تمام قومیں اس کی دشمن ہو گئی تھیں جیسا کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے۔ تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یہی اسباب تھے۔ جنہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مشرکوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے عالموں کو نہ محض حق کے قبول کرنے سے محروم رکھا بلکہ سخت عداوت پر آمادہ کر دیا۔ لہذا وہ اس فکر میں لگ گئے کہ کسی طرح اسلام کو صفحۂ دنیا سے مٹاویں اور چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے اُن کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے عل اور دماغ میں جاگزین ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ کیسلی چھوٹہ زمین پر قائم ہو بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اُٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جاویں اور پھر اُس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جاوے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک غمناک صورت میں بیٹھ گیا تھا۔ نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں اُن سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بیرحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر اُن شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر خدا تعالےٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سُرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بیرحمی حد سے گذر جاوے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اُس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اُس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں

[illegible] کی اجازت دیتا ہوں اگر
[illegible] ظالموں کو بے سزا نہیں
چھوڑے گا۔ یہ حکم کتاب کا دوسرے لفظوں میں
بیان تمام کیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو
قرآن شریف میں [illegible] موجود ہے یہ ہے۔
اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ
علیٰ نصرہم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارہم
بغیر حق [illegible] ان مظلوم لوگوں کی جو
قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے
گئے [illegible] مقابلہ کی اجازت دیگئی
[illegible] جو مظلوم کی مدد کرے۔ الجزو ۱۷
سورۃ الحج۔ [illegible] والوقت تھا ہمیشہ
[illegible] کے متعلق سمجھا بلکہ
اسلام میں داخل [illegible] بکریاں اور بھیڑوں
کی طرح ذبح کئے جاتے تھے۔

[illegible] اس کی حقیقت یہ
[illegible] الفاظ میں تحریر کئے
ہیں۔ [illegible] دشمنوں کو اور
غیر مذہب والوں [illegible] والوں کو قتل کرنے
کو [illegible] طرح طرح کی ایذا دینے
کے [illegible] جہاد کا لفظ رکھا تا
ایسا ہی [illegible] کوئی لحاظ رکھنے
[illegible] جو کہ اسلامی
مسائل [illegible] اس سے
[illegible] غیر قوموں کے
ساتھ [illegible] سے
[illegible] اس کا بیان عمدہ
پیرایہ میں [illegible] کر دیا ہے اس
میں شک [illegible] طرف مذہبی آزادی
کا چرچا [illegible] عیسائی لوگ جو مذہبی ...
اختلاف کے سبب غیر [illegible] دینے میں بہت
ہی بڑھے ہوئے تھے وہ بھی اب مذہبی معاملہ میں
کسی کو دکھ نہیں دیتے۔ [illegible] میں وید کی تعلیم
کو پیش کرنا [illegible] کی عزت کو ہی
خاک میں ملا دینا [illegible] ہندوؤں میں مشہور ہے
کہ [illegible] سے ہمارا مذہب
بگاڑ [illegible] مقرر کیا تھا اتفاق
وہ ہندوؤں کا [illegible] سخت دشمنیاں
کرتا تھا۔ اگر [illegible] پڑتی ہے کہ وہ
ایسا کرتے [illegible] کہ ویدوں میں

نیوگ کا مسئلہ اور غیر آریہ قوم کو ہر طرح سے دکھ اور ایذا پہنچانے کا مسئلہ نکال کر دیانند نے ویدوں کے ساتھ وہ دشمنی کی ہے کہ ویدوں کے ماننے والے بیچارے مارے شرم کے مونھ چھپاتے پھرتے ہیں۔

اس جگہ وید اور شاستر کے اس قسم کے منتروں میں سے جن کو دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ چند ایک کا بطور نمونہ کے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

اس وید نندک ناستک کو جاتی پنکتی اور دیش سے باہر کر دینا چاہیئے۔ سملاس ۳ صفحہ ۵۲

یعنی جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے اُن کو قوم سے نکال دو۔ قطار سے نکال دو اور ملک سے بھی نکال دو۔

شاید یہی سبب تھا کہ دیانند نے باوا نانک صاحب کے حق میں ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کیونکہ باوا صاحب موصوف ویدوں کو نہیں مانتے تھے اور اس کے مضامین کو غلط جانتے تھے۔

پھر رگ وید بھاشیہ مطبوعہ سنہ ۱۹۳۵ بکرمی کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے۔

اور جو ناستک نندک واہورت مش ہیں وے سب ہم لوگوں کے نواس ستھان سے دور چلے جاویں کنتو نشٹ کر کے اور دیشوں سے بھی دور ہو جائیں او تہارت ادھرمی پرس کسی دیش میں نہ رہیں۔

اس میں حکم ہے کہ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے وہ صرف آریوں کے دیش سے نہ نکالے جاویں بلکہ کسی دیش میں بھی اُن کو رہنا نہ ملے۔ خوب! ساری زمین کے آپ گھر بیٹھے ہی مالک بن بیٹھے۔ ویدوں کا منکر کسی دیش میں ہی نہ رہے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عقل کی بات ہے کہ اپنے دشمن کو حکم ہو رہا ہے کہ وہ کسی ملک میں بھی نہ رہے شاید ایسے ہی احکام وید سے اثر پذیر ہو کر نوجوان آریوں کے خون میں جوش پیدا ہو رہا ہے اور آریہ مسافر میگزین اس قسم کی نظمیں بے دھڑک شائع کرتا ہے کہ:۔

آریہ ویر د قدم آگے بڑھاؤ تم بھی
دھرم رکھشا کے لئے سیس کٹاؤ تم بھی
جسم فانی کی کرو وا ہیں نہ مطلق پرواہ
شوق سے زخم کوئی سینے پہ کھاؤ تم بھی
ہو رہے ہیں چاروں طرف سے ہیں ہزاروں حملے
نکلو میدان میں اب خون بہاؤ تم بھی

پھر دیانند جو صاحب رگ وید کے ایک منتر کے دیاکہاں میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر ویدوں کے منکرین کے حق میں فرماتے ہیں کہ:۔

ان سب دشٹوں کو آپ مول سہت نشٹ کر دیجئے۔ یعنی ان کو جڑوں سمیت نیست و نابود کر دیا جائے۔

پھر دیانند صاحب ویدوں کی تفسیر کرتے ہوئے صفحہ ۱۸۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مخالف لوگ یا تو ہماری شکھشا یعنی تعلیم قبول کریں یا اُن کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے یا ہمارے بس میں ہو کر رہیں۔

پھر اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۹۲ پر دیانند صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ویدوں کا حکم ہے کہ دشمنوں کا مال اور اسباب لوٹ لو اور عورتیں بھی چھین لو اور گھی کے کپتے بھی لے لو۔

غرض اس قسم کے بہت سے احکام ہیں جن میں دشمنوں کو ایسی بری طرح سے مارنے اور لوٹنے اور دکھ دینے کی تاکید کی ہے۔ جن میں سے بعض اس مختصر رسالہ میں لفظ بلفظ نقل کئے گئے ہیں۔

جو ویدک دھرمیوں سے محبت نہ کرے وہ بھی تباہ ہو۔ ویدک دھرمیوں کے دشمن بھسم بھوت ہوں۔ خدا ویدک دھرمیوں کا ساتھی اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہے۔

یہ رسالہ جیون پریس لوہاری دروازہ لاہور سے مل سکتا ہے اور قیمت [illegible] ہے

رفع جسم عنصری کے ابطال پر

ایک لطیفہ

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۔ ب ۲۹

ترجمہ یعنی چڑھتے ہیں فرشتے اور رُوح زمین سے اپنے رب الافلاک کیطرف ایک دن مین اندازہ گنتی اس کی کا پچاس ہزار برس دنیوی کے ہے۔

آیت مذکورہ بالا سے صاف اور صریح اور واضح ثبوت ملتا ہے کہ ملائکہ اور رُوح جن کی رُوحانی رفتار خدا تعالےٰ نے ایسی تیز تر فرمائی ہے کہ وہ ایک دن کے اندر ہی زمین سے افلاک تک جو بڑی مسافت طویلہ ہے۔ طے کر جاتے ہین۔ جس مسافت طویلہ کو عالم جسمانیات سے کوئی جسم کثیف انسان وغیرہ کامل پچاس ہزار برس مین جو دنیا کے سنات مین طے کر سکتے ہین۔ اس سے صاف سمجھ آتی ہے کہ اگر حضرت عیسےٰ اس عالم جسمانیات سے جسم عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کر گئے ہین۔ تو آیت بالا کی رُو سے پچاس ہزار برس کی مسافت طویلہ کو ابھی تک اونہوں نے طے نہیں کیا ہے کیونکہ آپ کو تو قریباً عرصہ دو ہزار برس کے ہی ہوا ہے اس لئے وہ ضرور ابھی تک راستہ مین کسی طبقہ حارہ یا زمہریر وغیرہ مین ہون گے۔ اُمید ہے کہ اگر ہمارے مخالف ابھی کسی تیز دوربین سے آپ کو جاتے ہوئے دیکھنا چاہین تو دیکھ سکتے ہین اور ان کو بصد منت اور الحاح کے واپس بھی کر سکتے ہین۔ اگر ایسا نہ کرین گے۔ تو وہ ان کی تمام دلی اُمیدوں کو جوان کے واپس ہونے کی رکھتے ہین۔ خاک مین ملا دین گے۔ کیونکہ آیت مرقومہ بالا کی رُو سے تو ان کو پچاس ہزار برس فقط چڑھائی در پیش ہے اور نزول کو بھی اتنی ہی مدت چاہیئے یعنے آپ کی آمد و رفت کے لئے کم از کم ایک لاکھ برس کی فرصت چاہیئے اور آپ کے رفع ہو جانے کے دن سے آج تک قریباً دو ہزار برس کے ہوا ہے۔ پس اس حساب سے اگر حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا مین نزول کرین گے بھی تو کم از کم ۹۸ ہزار برس کو کرین گے۔ فتفکروا فی آیات کہ خدا تعالےٰ نے

اور پھر بڑے بڑے محققین کی تحقیقات سے اور نیز قرآن کریم کی آیت ولکم فی الارض مستقر و متاع الیٰ حین۔ سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے زمین۔ مین ایک کشش رکھدی ہے جو تمام جسمانیات اشیاء کثیفہ کو اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے۔ کوئی چیز پتھر وغیرہ کو اگر کوئی اوپر کو پھینکے۔ تو اس کو ضرور زمین اپنی طرف اپنی کشش کے ذریعہ سے واپس لے آتی ہے اور اگر کوئی چیز مجسم اُوپر کو چلی بھی جاوے۔ تو طبقات حارہ یا زمہریر میں جاکر اس کا وجود ذرہ ذرہ خاکستر کی مانند ہوکر زمین پر ہی گر پڑتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب مین ہم کو بڑی وضاحت سے سمجھا دیا ہے۔ کہ اگر کوئی چیز آسمان سے نزول کر سکتی ہے۔ تو وہ ملائکہ اور روح ہین بموجب آیۃ تنزل الملائکۃ والرّوح ۔

اور پھر فرمایا۔ اگر کوئی چیز عالم جسمانیات سے آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔ تو وہ بھی ملائکہ اور روح ہین۔ بموجب آیت تعرج الملائکۃ والروح الیہ۔

پس اگر خدا تعالےٰ نے کسی آیت مین کسی انسان وغیرہ اور اشیاء کثیفہ ارضی کے لئے ایسا ہی مجسم عروج فرمایا اور پھر اسی کا نزول بھی لکھا ہے۔ تو وہ آیت پیش کرنی چاہیئے۔ ورنہ ایسے بیہودہ عقیدہ سے جو مثل عقائد یہود و نصاریٰ کے ہے توبہ کرکے حضرت عیسےٰ کو موافق قرآن و احادیث کے مثل سائر انبیاء کے وفات یافتہ سمجھنا چاہیئے۔

آج تک تم نے جس قدر حضرت عیسےٰ کی حیات آسمانی کو ثابت کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی پاک کتاب کی مخالفت مین فوجین باندھکر جنگ اور لڑائی کی ہے کسی اہل حق پر مخفی نہین ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی پاک کتاب بھی جس قدر آپ لوگوں کے لئے آئے دن نئے رنگ کی آیت ابطال حیات مسیح کے بارہ مین پیش کرکر شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت اور تمام ناکامیون کے مونہہ دکھلاتی ہین کسی اہل علم پر پوشیدہ نہین ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ جو کوئی خدا تعالیٰ اور اسکی کتاب اور اس کے رسول کے ساتھ ہتھیار باندھکر لڑائی کرتا ہے وہ اسی دنیا مین ہر رنگ کا عذاب چکھایا جاتا ہے۔ اور تمام ناکامیون کے جہنم مین جل کر نامراد ہی ہلاک کیا جاتا ہے۔

خاکسار احمد الدین احمدی از نارووال

میاں جعفر زٹلی

۱۷ اگست کے اخبار بدر مین اخبار زٹلی کے آرٹیکل پر لکھتے ہوئے جو لکھا گیا تھا کہ یہ لاہور مین ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) تھے۔ معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت مین واہی تباہی لکھنے اور ڈھنڈورا پیٹنے مین شب و روز سرگردان رہا کرتے تھے اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہین۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا۔ وطن ...... " اس کے متعلق ہمارے پاس ایک کارڈ پہنچا ہے۔ جو ملا بخش مالک اخبار جعفر زٹلی کی طرف سے ہے اس کارڈ مین لکھا ہے "مین تو جیتا جاگتا صحیح سلامت ہوں۔ خدا نے جس کام کے واسطے پیدا کیا ہے مین اس مین ہمیشہ سرگرم ہوں اور جب تک میرے دم مین دم ہے۔ مرزا کا پیچھا نہ چھوڑون گا " خوب ہے کہ آپ زندہ ہین مگر ہم نے کب کہا تھا کہ آپ مر گئے ہین۔ آپ جیسے مخالفین کی کاروائیاں تو دین سلسلہ کو رونق دے رہی ہین۔ خدا نے صادق کے لئے اس کے دشمنوں سے بھی کام لیتا ہے

رسید زر

۲۰ اگست ۱۹۱۱ء ۔ نمبر ۱۱۸۷ امام الدین صاحب ۔ عہ

۲۰ " " ۔ نمبر ۷۴۷ ۔ بابو نور الدین صاحب ۔ ۶/۱۲

۲۱ " " ۔ نمبر ۵۲۳ ۔ حسین بخش صاحب ۔ ۶/۱۲

۲۱ " " ۔ نمبر ۵۵۹ ۔ خواجہ غفار جو صاحب ۔ ۶/۱۲

۲۱ " " ۔ نمبر ۹۰ ۔ حاکم علی صاحب ۔ ۶/۱۲

۲۱ " " ۔ نمبر ۴۲۶ ۔ فضل الٰہی صاحب ۔ ۶/۱۲

۲۱ " " ۔ نمبر ۴۲۵ ۔ سردار علی صاحب ۔ ۶/۱۲

۲۱ " " ۔ نمبر ۳۳۷ ۔ فضل شاہ صاحب ۔ ۶/۱۲

۲۲ " " ۔ نمبر ۱۱۰۳ ۔ نذیر محمد صاحب ۔ ۶/۱۲

استدعائے دعا — احباب کی خدمت مین عرض ہے کہ از راہ کرم برادرم محبوب عالم صاحب کے لئے جو ایک نوجوان اور صالح احمدی ہین۔ دعا فرماوین کہ خداوند کریم حسنہ دنیا اور حسنہ آخرت عطا فرماوے۔

عاجز محمد نصیب احمدی محرر اخبار بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے۔ اخبار بدر میں چھاپ مسنون فرماویں۔ والسلام۔ فقط

المتلطف - صادق حسین مختار عدالت سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

الذکر الحکیم نمبر ۴ پر ریویو

رقم زدہ حکیم سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدی اٹاوہ سابق ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق

ناظرین اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ پہلے حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مُرید تھے اور اب مُرتد ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حال میں ایک رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے ارتداد کے وجوہ قلمبند کئے ہیں اور وہ خط و کتابت بھی درج کی ہے۔ جو حضرت امام صاحب اور ان کے مابین ہوئی ہے۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر ڈاکٹر صاحب نے یہ التماس درج کی ہے۔ کہ "دوسب صاحب اپنی اپنی رائے سے مجھے بھی اطلاع دیں تاکہ مجھے اصلاح و اثبات خیالات موجودہ میں امداد ملے"

اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں بھی اس رسالہ پر بطور ریویو کے کچھ لکھوں۔ ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سے التماس ہے کہ جس پرچہ میں یہ ریویو شائع ہو۔ اس کی کاپی ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں بھی بھیجدیں تاکہ ڈاکٹر صاحب کو رد و اثبات خیالات موجودہ میں شاید کچھ مدد مل جائے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم۔

اب میں پہلے ڈاکٹر صاحب کے وہ اقرارت درج ذیل کرتا ہوں جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اپنے رسالہ میں درج فرمائے ہیں۔ بعد ازاں ان وجوہ کو نقل کروں گا جن کی بنا پر ڈاکٹر صاحب مخالفت پر کمربستہ ہوئے اور پھر دکھلاؤں گا کہ وہ وجوہ کہاں تک معقول و پُرزور ہیں اور آیا وہ اصل وجوہ ارتداد ہیں یا ڈاکٹر صاحب کے مرتد ہو جانے کے کچھ اور ہی اسباب ہیں اور حضرت امام زمان سلمہ الرحمان بقول ڈاکٹر صاحب خود بخود بگڑ بیٹھے یا فی الواقع ڈاکٹر صاحب اسی قابل ہو گئے تھے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خارج کئے جاویں۔

ڈاکٹر صاحب کے اقرارات

(۱) ڈاکٹر صاحب نے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دوسرا خط صفحہ ۵ - ۷ میں شائع کیا ہے۔ اس خط میں حضرت مسیح موعودؑ نے ڈاکٹر صاحب کو یہ ارقام فرمایا تھا۔

"پھر باوجود اس مخالفت کے آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے مسیح موعود ہونے کا مصدق ہوں۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو آپ مصدق ہی ہیں اور ایک طرف آپ ان تمام تعلیموں کے مخالف ہیں۔ جو خدا تعالے کی خاص وحی سے میرے پر ظاہر ہوتے ہیں۔ تمام نبی وصیت کرتے آئے ہیں۔ جو مسیح موعود کے احکام کو قبول کرو۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی نصیحت کی ہے۔ اور مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے۔ مگر آپ بات بات میں مخالفت اور مقابلہ سے پیش آتے ہیں کیا یہی تصدیق ہے"

اس عبارت کے لفظ موعود پر ہندسہ ۱ لکھکر ڈاکٹر صاحب حاشیہ پر یہ تحریر فرماتے ہیں۔

"میں اُن تمام احکام کو قبول کرتا ہوں۔ جو قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوں نہ کہ مخالف اسی شرط پر بیعت کی تھی"

(۲) خط و کتابت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا ایک خط اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۲ - ۲۴ میں شائع کیا ہے۔ اس خط کے ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا تھا۔ "بہرحال جبکہ خدا تعالے نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھ کو قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے"

ڈاکٹر صاحب نے اس عبارت کے لفظ قبول پر ہندسہ ۱ لکھکر حاشیہ پر یہ تحریر فرمایا ہے۔ "یہ اس قدر تو صحیح و آمنا بہ۔ مگر ان بیچارہ لوگوں کا کیا قصور جن پر آپ کی دعوت نہیں پہنچی۔ اور اگر پہنچی تو مخالف یا ضعیف و ناقص صورت میں"

(۳) ڈاکٹر صاحب اپنے دوسرے خط کے صفحہ ۱۱ - ۱۲ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو لکھتے ہیں

"میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں اور جو لوگ جماعت میں مولوی نورالدین صاحب کا نمونہ ہیں اور قرآن مجید کے ہر ارشاد پر علی الحساب عامل ہیں واجب التعظیم اور واجب الاطاعت سمجھتا ہوں"

"...... ایک مولوی محمد حسین بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے۔ حضور کے سخت مخالف تھے ان کی نسبت مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ اگر مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا۔ تو پلیگ سے ہلاک ہو جائیگا اس کی سکونت بھی شہر سے باہر ایک کشادہ صاف ہوا دار مکان میں تھی۔ یہ خواب میں نے اس کے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزوں کو سُنا دیا تھا۔ ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا......"

"میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی وہ یہ ہے۔ کہ قریباً چھ ہزار روپیہ صرف کر کے قرآنی تفاسیر اردو انگریزی میں شائع کی"۔ "جس میں حضور کے متعلق تمام تائیدی مضمون جو مختلف کتابوں میں شائع ہوئے۔ موقعہ بموقعہ درج کئے گئے ہیں ...... اس قدر مصارف کثیرہ کے کام کے واسطے میں نے کوئی چندہ بھی طلب نہیں کیا بلکہ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے کھانے پینے میں ہر طرح سے حتے الامکان تنگی کر کے اپنی تنخواہ اور مفید عام کی آمد سے یہ کام کیا اور مشکل آسان جسقدر ممکن ہو سکا لنگر اور اسلامیہ سکول قادیان میں چندہ بھی ادا کرتا رہا اگرچہ میں زیر بار بھی ہوا اور مقروض بھی بنا اور میری بیویاں اور بچے کھانے پینے میں بہت تنگ ہوئے مگر میں نے اس اسلامی خدمت کو ہی مقدم سمجھا لوگوں نے مجھے یہ بھی نصیحت کی اور خطوط بھی بکثرت آئے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس میں سے مضامین نکالے جاویں تو اس تفسیر کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے بلکہ بعض مسلمان مشنریوں نے اپنی زندگی اس کی امداد میں وقف کرنی ظاہر کی مگر میں نے توکل بخدا ان تمام باتوں کو نظر انداز کیا اور خلاف ایمان کوئی بات نہیں کی خواہ ظاہری نظر میں لاکھوں کا نقصان نظر آیا مگر رب کریم کی اندرونی امدادوں پر بھروسہ رہا۔ اور ہے۔ اللہ کریم میرے ساتھ ہے میری مخلصانہ اور بے ریا خدمتوں کو

خوب جانتا ہے۔"

(۴) ڈاکٹر صاحب اپنے ایک خط اسمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میں صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں۔

"میں نے یہ کب کہا کہ مولوی نورالدین صاحب کے سوائے احمدی جماعت میں کوئی عملی رنگ نہیں رکھتا بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں تو ہزاروں اچھے اور باعمل اشخاص ہوتے ہی تھے ۔۔۔ ۔۔۔ مقابلۃً آپ کی جماعت میں سعید اور رشید بہت زیادہ ہیں ۔۔۔ ۔۔۔ یہ بھی سچ ہے کہ جماعت احمدی میں بہت سے نمازوں میں روتے اور بہت التجائیں کرتے ہیں"

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس آخری خط کے جواب میں جس میں حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بیعت سے خارج کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں۔

"میرے جو عقائد ابتدائی زمانہ میں تھے بعینہٖ وہی اب ہیں۔ اور آپ کی عزت و عظمت بلحاظ جزو رسالت کے میرے اندر وہی ہے جو اس وقت تھی"

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا اعلان جو ۳۔ مئی کو الحکم و بدر میں شائع ہوا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۱ میں لکھتے ہیں"

"میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں آپ کے الہامات کو مانتا ہوں ۔۔۔ ۔۔۔ آپ محض ایک تمثیلی نبی اور امتی نبی ہیں اور بس ۔۔۔ ۔۔۔ میں آپکا دشمن ہرگز نہیں ہوں بلکہ آپ کی سلامتی اور سچی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے میرے سینہ کو خود اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے اس لئے مجھے اب تک آپ کی طرف سے کوئی لغزش نہیں وہی ایمان کہ آپ مثیل مسیح ہیں۔ مسیح ہیں مثیل انبیاء ہیں میرے دل میں جب بھی تھا اور اب بھی ہے۔"

(۷) ڈاکٹر صاحب نے صفحہ ۴۳ میں مولانا حکیم نورالدین صاحب کا ایک خط درج کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے،۔

جناب عبدالحکیم خاں۔ اسسٹنٹ سرجن بالقابہ

۔۔۔ ۔۔۔ اللہ تعالےٰ کے عجائبات ہیں جو ہم نے آپ کے متعلق دیکھیں۔ مرزا صاحب آپ کی اس تفسیر تک تو مسیح و مہدی تھا۔ اب دجال و ضال ہوگیا۔ تو آپ کا استقلال اور آپ کی تحقیق گذشتہ کی بے ثباتی تو ظاہر ہوگئی۔ آئندہ موجودہ حالت پر آپ ٹھہریں گے یا ترقی کریں گے۔ آئندہ ظاہر ہوگا۔ تمہارے متعلق ایک حیرت زدہ انسان

نورالدین۔ ۲۔ مئی ۱۹۰۶ء

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں۔

میری تحقیق گذشتہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ میں اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو مسیح الزمان اور ملہم من اللہ مانتا ہوں۔ آپ کو اسلام کا عملی نمونہ اور عالم قرآن جانتا ہوں ۔۔ ۔۔ ۔۔۔ (۲) تمام انبیا پیغام رسان اور ہادی خلائق ہوئے ہیں نہ کہ مدار نجات ایسا ہی حضرت مرزا صاحب ہیں (۳) حضرت مسیح الزمان کو مسیح و مہدی مانتا ہوں ساتھ ہی بشر بھی ۔۔۔ ۔۔۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ مسیح کا خلاف نہائیت ہی خطرناک امر ہے (۴) آپ دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات انبیائے بنی اسرائیل کی وحی کے مشابہ ہیں۔

(۵) مگر میں تو اے نورالدین تیرا دہی روحانی فرزند ہوں۔ جو پہلے تھا۔ مسیح کا مرید ہوں اور تم سب کے لئے سلامتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں"

(۶) ۔۔۔ ۔۔۔ والسلام۔ والسلام۔ والسلام۔ الف۔ الف۔ سلام علیکم و علی المسیح۔ و علے کل من لدیکم۔

ڈاکٹر صاحب کے یہ اقرارات پڑھ لینے کے بعد ناظرین اب اُن وجوہ و اسباب کی طرف توجہ فرماویں۔ جو بقول ڈاکٹر صاحب اس خط و کتابت کے محرک ہوئے۔ جس کا نتیجہ حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کا وہ اعلان ہے جو الحکم و بدر میں ۳۔ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا۔

خط و کتابت درج کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے اُن وجوہ و اسباب کی تشریح و تفصیل فرمائی ہے۔ اُس کا خلاصہ نمبروار ذیل میں درج کیا جاتا ہے

(۱) جماعت احمدی میں خاص مرزا صاحب کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہوگیا ہے۔ کہ تسبیح و تقدیس اور تحمید و تمجید باری تعالےٰ قریب قریب مفقود ہوگئی۔ مرزا صاحب بھی اپنی تعریف اور وفات مسیح کو مقدم سمجھتے ہیں۔

(۲) (مرزا صاحب) تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال میں پیدا ہوئے ہیں بلا تبلیغ کامل خارج از اسلام سمجھنے لگ گئے ہیں۔

(۳) میں نے (ڈاکٹر صاحب نے) توحید و عظمت باری تعالےٰ پر تین یا چار ہی لیکچر دئے تھے۔ کہ احمدی لوگ گھبرائے۔ اور ایک شخص عبدالغنی نامی نام نے جماعت کی طرف سے کہا کہ آپ مرزا صاحب کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ میں نے جواب دیا کہ ابھی تو حمد ہو رہی ہے ۔۔۔ ۔۔۔ حمد کے بعد نعت رسول اللہ علیہ وسلم پھر مناقبت مرزا صاحب ہوگی۔ مگر ان باتوں سے پکے احمدی مطمئن نہ ہوئے اور روز بروز واویلا بڑھتا گیا ۔۔۔ ۔۔۔ ان حالات سے مجھکو سخت افسوس ہوا۔

(۴) مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی پٹیالہ تشریف لائے اور انہوں نے اول میرے کہنے سے قرآنی عظمت اور قرآنی تعلیم کی ضرورت پر لیکچر دئے۔ پھر جماعت احمدیہ کے اصرار سے وعظ میں قرآن شریف سے مرزا صاحب کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ثابت کرنا شروع کیا۔ اس سے میرا افسوس اور مایوسی اور بھی زیادہ ہوگئی۔

(۵) جب مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر الوطن کی تحریک پر مولوی محمد علی و خواجہ کمال الدین صاحبان وغیرہ نے یہ تجویز پاس کی اور شائع کی کہ ریویو آف ریلیجنز قادیان میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں۔ جن کو خاص مریدوں کے نام جاری کیا جاوے۔ یا دیگر ایسے اشخاص کے نام جو اس کے خود خواستگار ہوں۔ اس تجویز کی اشاعت سے میرا دل قدرے ٹھنڈا اور میں نے کہا کہ ہماری جماعت میں عالی خیال اور عالی ظرف لوگ بھی ہیں۔ اور اب یہ کام قرآنی رنگ اور خدائی آئین پر چلیگا۔ اور ہمارا پیغام احسن اور بلیغ صورت میں تمام دنیا کو پہنچے گا مگر وہ تمام خوشی خاک میں مل گئی۔ جب پکے مرزائیوں یا مرزا کے شیدائیوں نے اس تجویز کے خلاف شور مچانا شروع کیا اور وہ تجویز خاک میں مل گئی۔ مولوی محمد علی صاحب کو مرزائیوں کا شور دبانے کی غرض سے اپنے اسرار و عقائد شائع کرنا پڑے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

معزز ناظرین! ڈاکٹر صاحب نے یہ وجوہ و اسباب تحریر فرمائے ہیں جن کی بناء پر اونہوں نے غیظ و غضب میں آکر سلسلہ عالیہ احمدیہ ربانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخالفت کی ٹھہرائی۔ اور باوجود اقرارات مندرجہ بالا ایسٹھائی کا وہ جوش دکھلایا کہ سخت ترین کفار کے بھی کان کاٹے۔ وجوہ مذکورہ بالا کے قلمبند کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "دل میں آرزو تھی۔ کہ قادیان پہنچ کر خالص قرآنی مضامین اور اسی کی ترتیب و تناسب پر لیکچر دیا کروں گا ممکن تھا کہ ان لیکچروں سے ہی یہ مانو مانیا اور اکسنیٹرلیٹی دور ہو کر کل قرآن مجید کا مذاق پیدا ہو جاوے۔ مگر میں زیادہ صبر نہ کر سکا اور مضامین ذیل پر ایک خط میں نے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکہا۔ چونکہ اصل خط کی نقل میرے پاس موجود نہیں اور میری بار بار کی درخواستوں پر حضرت مرزا صاحب نے اس کو واپس بھی نہیں کیا اور نہ نقل بھیجی اور نہ اخباروں میں شائع کرایا بلکہ اپنے خیالات سے ہی ایک اعلان بدر اور الحکم میں ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کرایا۔ اس لئے میں اپنی یادداشت کی بناء پر وہ خط ذیل میں درج کرتا ہوں"

اس تحریر میں ڈاکٹر صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وجوہ متذکرہ بالا کے پیش آنے پر ایک خط میں نے مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بےقراری اور جوش کی حالت میں لکھا۔ ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب کو یہ شکایت ہے۔ کہ میرا اصل خط مرزا صاحب نے شائع نہیں کرایا نہ واپس کیا نہ نقل بھیجی مگر میری رائے میں حضرت مرزا صاحب ایسا کرنے کے لئے کسیطرح مجبور نہیں کئے جا سکتے تھے۔ نہ ڈاکٹر صاحب کو اس قسم کے مطالبہ کا کوئی حق حاصل تھا۔

تاہم ڈاکٹر صاحب کی تسلی کے لئے ڈاکٹر صاحب کے اس خط کو جو انہوں نے اپنی یادداشت کی بناء پر لکہا ہے اور جسے وہ پہلا خط تسلیم کرتے ہیں وہی اصل خط تسلیم کئے لیتا ہوں۔ جو انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو لکہا تہا۔ اگرچہ ناظرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے زد سے بچنے کے لئے اس خط کو جو یادداشت کی بناء پر لکھا ہے بہت کچھ سوچ سمجھکر اور حتی الامکان پہلو بچا کر لکھا ہوگا۔ کیونکہ پہلا خط جو مرزا صاحب کے پاس بھیجا گیا۔ وہ ڈاکٹر صاحب نے نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکہا تہا۔

اب ڈاکٹر صاحب نے حضرت اقدس سے خط و کتابت شروع کرنے کے لئے جو وجوہ محرک قلمبند فرمائے ہیں ناظرین جس سے ڈاکٹر صاحب کو یہ حق حاصل ہو کہ اپنے روحانی باپ اور مسلمہ امام و ملہم من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود کی شان میں وہ طرز تحریر اختیار کریں جو نیک ایمان دار ذی علم اور شریف آدمی ہرگز اختیار نہیں کر سکتا۔ میری رائے میں ڈاکٹر صاحب کو کوئی ایسا حق حاصل نہ تہا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے باوجود اقرارات مذکورہ بالا کے حضرت امام صاحب کی خدمت میں جو شوخی و گستاخانہ روش اختیار کی ہے۔ وہ ان کے علم و فضل دیانت و امانت و تہذیب و شرافت کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔

طرفہ تر یہ کہ وجوہ مندرجہ بالا میں سے پہلی وجہ ایسی ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب کی محض جودت طبع کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب پر واجب ہے کہ اپنے بیان کی تصدیق حضرت مرزا صاحب یا اکابر ملت احمدیہ کی تحریرات سے کراویں۔

دوسری وجہ کا بھی یہی حال ہے۔ خود حضرت مرزا صاحب اپنے دوسرے خط میں ڈاکٹر صاحب کو لکھتے ہیں۔

"بہرحال جبکہ خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔"

اور پھر ان جملوں کی تشریح اسی خط کے اخیر پر اس طرح فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔"

باقی وجوہ کو حضرت مرزا صاحب سے براہ راست کچھ تعلق نہیں۔ پس ڈاکٹر صاحب کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو غصہ آیا وہ محض بے جا تہا۔ افسوس ڈاکٹر صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ شتاب کاری اور غصہ بڑے شیطان ہیں۔

اب میں ڈاکٹر صاحب کے خط کے وہ جملے جن کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

"دوم۔ آپ کا وجود خادم اسلام ہے۔ نہ کہ وجود اسلام۔ پس اپنے وجود کی خاطر اصل شان اسلام کو روکنا حکمت و دانائی کے خلاف ہے"

"پنجم۔ محض ایک مسئلہ وفات مسیح اور آمد مسیح یا پیشگوئیوں پر تمام زور خرچ کرنا اور باقی اجزائے اسلام کو نظر انداز کر دینا یا غیر ضروری و حقیر سمجھنا نادانی پست خیالی تنگ ظرفی اور ضد و تعصب میں داخل ہے۔"

"ششم۔ اس وقت جبکہ مریدوں کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے۔ سب سے مقدم یہ امر ہے کہ ان کی اخلاقی اور ایمانی .... اصلاحوں کی طرف خاص توجہ کی جاوے اور بجائے خالی باتوں خالی دعووں اور کاغذی پتنگ بازی کے اسلام کا عملی نمونہ ایک فیصدی بھی ہو جاویں۔"

"ہشتم۔ قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار دینا انتہا درجہ کی بےباکی اور بدفہمی ہے افسوس کہ خالص قرآن کو تو مردہ اسلام قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کیا توہین ہو سکتی ہے۔ اگر احمد اور محمد جدا نہیں تو جس رنگ میں محمدی تعلیم تیرہ سو سال تک دنیا میں جاری رہی اس کو کیوں مردہ اسلام قرار دیا گیا کیا قرآن مجید میں ہزارہا پیشگوئیاں اور علمی اسرار موجود نہیں جن کی تصدیق ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے اس سے بڑھ کر قرآن اور اسلام کی اور کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ اس کی حیات کا دارومدار ایک شخص کی ذات پر منحصر تہا جو آج تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوا۔ پس یہ نہایت ہی رذیل اور گستاخانہ کلمات تھے۔ جو کلام الٰہی کی نسبت شائع ہوئے اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید کو شفا نور اور حیات بخش فرماتا ہے مگر احمدی جماعت اس کو مردہ کلام بے اثر اور بودا کلام قرار دیتی ہے۔ اسی توہین قرآن اور اسلام کا نتیجہ ہے جو یہ اعتراض آپ پر پلٹ پڑے۔"

"نہم۔ افسوس! اس معاملہ میں احمدی جماعت نے ایسی تنگ خیالی اور ضد و تعصب کا نمونہ دکہایا کہ ساری قوموں سے سبقت لے گئے۔"

"دہم۔ .... میں اس قدر طول طویل عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا اگر میں اپنی

لاکھ شہادتوں کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر مولوی صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد - قیمت ۱۲

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اسکا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپ نے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ پیشگی آنے پر جاری کیا جاتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ - مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ - مضبوط - بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو خوشخبری کی جوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماراں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۵ ۲ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۔ اور دوم مبلغ ۔ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہیں۔ خوش خط سفید اعلیٰ کاغذ - قیمت ۔ خریداران بدر سے ۔

ادعیۃ القرآن شریف | قرآن شریف کی تمام دعائیں - بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ ۲ ۔

الذکر | نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث - قیمت ۲

جنگ مقدس | روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم ۔

مباحثہ | مابین شیخ الہ دین واعظ انجمن حمایت الاسلام - و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی - جی - مشن کیمبرج - دہلی - ۔

عدم نجات مذہب پولوس ۔

انوار الصمد - ۸ ۔

نور الدین - مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۸ ۔

تفسیر سورہ جمعہ - " " " ۔

تحذیر المومنین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۔

اعلام الناس - " " " " ۔

سوء السبیل " " " " ۔

کشف الالتباس " " " " ۔

ایقاظ النائمین " " " " ۔

موعظہ حسنہ - " " " " ۔

صیانۃ الناس - " " " " ۔

سر الشہادتین - " " " " ۔

الفرقان - " " " " ۔

عاقبۃ المکذبین " " " " ۔

مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " ۔

السر المکتوم - مصنفہ مولوی محمد [illegible] صاحب - ۵ ۔

اعجاز احمدی - " " " " ۔

رویائے صالحہ - " " " ۔

حقیقی مسیح - " " " ۔

القول الصحیح - مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر - ۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲؎

ای جہان منتظر خوش باش کآمد ولستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۸ | آن مسیح وہ آخر مہدی آخرزماں

نمبر ۳۶ ۔ سلسلہ الجدید جلد ۲ ۔ نمبر ۳۶ ۔ سلسلہ القدیم جلد ۵

۱۷۔ رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶۔ ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی دمے با قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پرکسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پرکسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی ۲؎

عام قیمت مابعد ہے ر فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکہکر دریافت کرنا چاہیئے۔

لوکل ۔۔۔۔ عا ۔ افریقہ ۔۔۔۔۔۔ للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان معدل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر نعمت وبلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چہوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ (۲ بار) آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

ترتیب مضامین مین تبدیلی

مشورہ طلب امر۔ جیساکہ گذشتہ اخبار مین بھی ناظرین سے مشورہ طلب کیا گیا تھا۔ صفحہ ۲ یعنی ٹائیٹل کے اندر کا صفحہ بہ سبب رنگین کاغذ ہونے کے خدا کی تازہ وحی کے واسطے موزون نہین معلوم ہوتا کیونکہ اس قسم کے کاغذ پر چھپائی ایسی عمدہ نہین اٹھتی۔ جیساکہ سفید کاغذ پر۔ اس واسطے اس ہفتہ مین بطور نمونہ اس صفحہ پر ڈاک ولائت لکھی جاتی ہے۔ احباب اپنے مفید مشورہ سے امداد فرماوین۔ خدا کی تازہ وحی کے صفحہ ۳ پر لکھنے مین ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ وہ صفحہ سب سے آخر چھاپا جاتا ہے اور اس کے بالمقابل صفحہ ۲ تازہ اخبار عام کے واسطے کام آسکتا ہے۔

مینجر

ڈاک ولائت

چار بیویان۔ ایک صاحب جیمس کویز باغ ساکن شہر واشنگٹن ملک امریکہ کے حال مین مر گئے ہین۔ ان کے بعد ظاہر ہوا کہ ان کی چار بیویان تہین یا تو وہ مارمن تھے۔ یا قدرتی ضروریات نے ان کو اس امر پر مجبور کیا تہا۔ کہ اس فطرتی مسئلہ تعدد ازواج پر عمل کریں۔

دجال کا جلانا ڈاکٹر اتیچ چارلٹن بیشین صاحب نے ایک کتاب شائع کی ہے جس مین اونہون نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ زمین مین سے اجزاء اکٹھے کرکے ایک جاندار پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بعض دیگر پروفیسرون نے اس کی تائید کی ہے اور تجربے کئے جا رہے ہین کیا اب بھی وہ بات پوری نہین ہوئی کہ دجال جلائیگا اور مارے گا۔ اس مین ان نادانون کے واسطے

بھی ایک سبق ہے۔ جو کہتے ہین کہ جب انسان مر جائیگا۔ تو پھر کس طرح زندہ ہوگا۔ خدا کے کلام اور نبی کے قول کو سننا اور ماننا تو بدبختون کے واسطے مشکل ہے۔ لیکن یورپ کی آواز ضرور ہے کہ ان کو پیاری لگے۔ اور سب کچھ منواوے۔

سینٹ راکو عیسائیون کا ایک مقدس بزرگ اس نام کا گزرا ہے۔ ممکن ہے اپنی جگہ کوئی نیک بخت راہب ہو۔ لیکن آج کل اس کا بُت بنایا جاتا ہے اور اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے بُت کی پرستش زیادہ تر کنواری لڑکیان اور بیاہی ہوئی عورتین کرتی ہین۔ ان عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عورت کو اچھا خاوند دلانا اور خاوند کے تعلقات کو پر محبت کر دینا اس بزرگ کی عبادت سے اور اس کے آگے نذر و نیاز رکھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حال مین امریکہ کے ایک شہر مین اس کے ایک بت پر تنازع ہوکر معاملہ جنگ و جدال تک پہنچا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔ کہ یہ بُت ایک گرجا مین مدت سے نصب تہا۔ بعض لوگوں نے اس کے واسطے ایک خاص جگہ بنائی۔ اور اس کو وہاں لے گئے جس پر جھگڑا ہوا۔ اور آخر جو فریق اُس کو گرجا مین ہی رکھنا چاہتا تہا وہ غالب آیا۔

آمد مسیح ایک شخص انیسوین صدی کے ابتدا مین گذرا تہا۔ جو اپنے آپ کو نبی کہتا تہا۔ ہیٹ ملر (H. Miller) نام اور اس کا دعوی تہا کہ مین نے بائیبل کی پیشگوئیون سے

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کیواسطے

ہر دو بقیمت صمہ

اخبار بدر کی سالیانہ قیمت ۲؎ ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صمہ ہے کل ۴؎ ہوئے۔ لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کرے۔ اس کو براہین احمدیہ ۲؎ مین دی جاوے گی۔ اور اخبار بھی ۲؎ مین دی جاوے گی۔ کل صمہ ہوئے۔

مینجر

حساب کیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ دنیا کے خاتمہ اور یسوع مسیح کے آنے کا دن ۱۸۴۳ء مین ہے اُس کی اس بات کو سُنکر بہت سے لوگ اس کے مُرید بن گئے لیکن جب ۱۸۴۳ء گذر گیا تب لوگ برگشتہ ہوگئے اُس وقت اُس نے مشتہر کیا کہ حساب کرنے مین مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ بائبل کے رُو سے دوبارہ حساب کرنے سے جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح ۱۸۴۵ء مین آئیگا۔ ملر کے بعد اس کے شاگرد پادری تہرمن (Rev: Thurman) نے نبوّت کا دعوے کیا اور کہا کہ میرے استاد سے بہی غلطی ہوئی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ مسیح ۱۸۷۵ء مین ضرور آجائیگا اور دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ قریب بتیس ہزار آدمی اس کے ساتھ شامل ہوگئے۔ لیکن جب ۱۸۷۵ء بھی خالی گزر گیا۔ تو وہ لوگ برگشتہ ہوگئے لیکن تہرمن پادری صاحب نے اشتہار دیا کہ اس مین ایک حساب کرنے کی غلطی تھی۔ اصل تاریخ مسیح کی آمد کی بائیبل کے رُو سے ۱۹۱۷ء ہے تہرمن صاحب تو مر گئے اب اُن کے جانشین پادری رسل صاحب ہین۔ (Russell) ۔ پادری رسل صاحب فرماتے ہین کہ مین نے خود سارا حساب کیا ہے اور اس حساب کے رُو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تہرمن صاحب کو بھی غلطی لگی تھی۔ یسوع مسیح کے آنے اور دنیا کے خاتمہ کی اصل تاریخ ۱۹۱۴ء ہے ان تاریخون سے اور اس قدر شور و غل سے کم از کم یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسے کی اس زمانہ مین آمد کے متعلق جو تحریک قلوب کے اندر تمام دنیا پر ہو رہی ہے وہ خالی از مطلب نہین۔

غلط تعداد پادری میک کورڈ (McCord) نے پلائی موتھ کے گرجا کے واعظ کے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے جس کا سبب وہ یہ بیان کرتے ہین کہ اس گرجا کی کارکن کمیٹی نے اپنے رجسٹرون مین ممبرون کی تعداد ۱۸۰۰ دکہلائی تھی مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اصل تعداد صرف ۱۲۶ تھی۔ مذہبی معاملہ مین مردم شماری کا طریق عیسائیون کے درمیان ایسا ہی چلا آیا ہے اسی طرح سے عیسائی لوگون نے عیسائیون کی تعداد دنیا مین مسلمانون سے بڑھ کر دکھائی ہے۔

ڈوئی جرمنی کے ملک مین ڈوئی کے جسقدر مُرید تھے

ڈائری

القول الطیب

یکم ستمبر ۱۹۰۶ء - ایک اخبار کی مخالفانہ اور تعصب اور جھوٹ سے بھری ہوئی تحریر پیش ہوئی - فرمایا "یہ لوگ لکھ لیں جو کچھ ان کا جی چاہتا ہے - مگر کب تک - آخر کار سچائی سچائی ہے اور جھوٹ جھوٹ ہے اور دنیا کے سامنے جلد کھل جائیگا کہ حق پر کون ہے - اور جھوٹے خود بخود مٹ جائیں گے کیونکہ جھوٹ کو کبھی فروغ نہیں ہو سکتا -

فرمایا تعجب ہے ان لوگوں پر کہ نہایت بے باکی سے کہ دیتے ہیں کہ کوئی زلزلہ نہیں آئیگا - یہ سب پیشگوئیاں جھوٹی ہیں - ان کو چاہئے تھا کہ انتظار کرتے اور ایسی جلدبازی سے تکذیب نہ کرتے - دنیوی عدالتوں میں ایک مقدمہ پیش ہوتا ہے تو اسکے بھی انسان خوف زدہ رہتا ہے اور بیہودہ گوئی سے یہ نہیں کہتا پھرتا کہ مجھکو ڈگری حاصل ہو جائیگی چہ جائیکہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ پیش ہے اور یہ لوگ اتراتے پھرتے ہیں -

فرمایا کہ مخالفت ہمیشہ راستبازوں کی ہوتی ہے جھوٹے کی کوئی مخالفت نہیں کرتا - بلکہ لوگ ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور یہ سنت اللہ ہے ہر نبی کے زمانہ میں کوئی نہ کوئی جھوٹا مدعی بھی ضرور پیدا ہوتا ہے - حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں بھی دو ایک شخصوں نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا تھا - مگر یہودیوں نے ان دونوں کی کچھ مخالفت نہ کی اور نہ ان کو کچھ ستایا - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے پڑ گئے اور ان کو دکھ دیا اور مقدمہ بنایا - اور سخت مخالفت کی اور بالآخر صلیب پر چڑھا کر چھوڑا -

دیکھا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو کفار عرب نے ہرگز اسکی مخالفت نہ کی نہ اس کو ستایا نہ دکھ دیا - بلکہ کئی لاکھ آدمی اس کے ساتھ ہو گئے بر خلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت سخت تکلیفیں دیں اور شہر سے نکال دیا اور قتل کے منصوبے باندھے - اور ہر طرح کی ایذا کی درپے رہے - یہی ہمیشہ سے سنت اللہ جاری ہے کہ سچے کے ساتھ ایک دو جھوٹے مدعی بھی کھڑے ہوتے ہیں - سچا باوجود سخت مخالفتوں کے کامیاب ہو سکتا ہے اور جھوٹا باوجود اس کے کہ اسکی کوئی مخالفت نہیں ہوتی ناکام اور نامراد مرتا ہے - ایسا ہی ہمارے زمانہ میں بھی ہمارے دعوے کیساتھ کئی ایک جھوٹے مدعی الہام اور وحی الٰہی کے پیدا ہوئے ہیں جنہیں بعض نہایت نامرادی کے ساتھ مر بھی گئے ہیں جیسا کہ لاہور میں ایک شخص مہدی ہونیکا دعویدار تھا - اسکی کوئی مخالفت نہیں کرتا - لاہور میں ایک شخص ملا محمد بخش بھی الہام کا مدعی ہے - اپنے الہامات شائع کرتا ہے کوئی اسکی مخالفت میں اشتہار نہیں دیتا - نہ اس کو ستایا جاتا ہے نہ دکھ دیا جاتا ہے - کیونکہ وہ جھوٹا ہے - لیکن ہمارے مقابلہ میں شیطان کو ہلاکت نظر آتی ہے اسواسطے وہ لوگوں کو مخالفت جوش دلاتا ہے - یہی قدیم سے خدا تعالیٰ کی سنت چلی آتی ہے - صادق کی مخالفت سخت ہوتی ہے تاکہ اسکی کامیابی ایک بڑا نمایاں اشتہار ہو -

---

وصیت مولوی حافظ محمد اکرم صاحب احمدی مرحوم

مرسلہ محمد افضل صاحب سکنہ کملہ

(الوصیت) اشہدان لا الٰہ الا اللہ و اشہدان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ و اشہدان جمیع انبیاءہٗ و رسلہ حق من عند اللہ و ملائکتہ حق و جمیع کتبہ حق و اشہدان سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیاء و کتابہ القرآن نور و ہدی خاتم جمیع الکتب -

اس کے بعد میں اپنے تمام ورثاء کو عموماً اور والد صاحب کو خصوصاً وصیت کرتا ہوں کہ جب میں اس دنیا سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاؤں تو میرے بعد میرے اوپر کوئی بلند آواز سے جزع و فزع نہ کرے اور نہ خیال کریں کہ میرے اوپر گھر کا یا گھر والوں کے رزق کا دار و مدار تھا اللہ تعالیٰ رازق مطلق ہے میری زندگی میں اور میرے بعد کوئی میری ایسی خوبی ذکر نہ کریں جو مجھ میں نہ ہو میں احمدی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود رئیس قادیان کا مرید یعنی ادنیٰ غلام ہوں اور مسیح ناصری کو فوت شدہ اور ان کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں اسلئے میرے انتقال کے بعد فوراً حضرت کو جنازہ کیواسطے لکھ دیں اور اس خط میں لکھیں کہ یہ خط اخبار میں چھپ جائے اور حضرت اور سب جماعت میرا جنازہ پڑھیں اور سب کو اسلام علیکم لکھ دیں اور اسجگہ تجہیز و تکفین یوں ہو کہ احمدی میرے جنازہ کا پیش امام ہو دوسرا ہرگز ہرگز نہ ہو اور غسل بھی حتی المقدور احمدی دے مگر جنازہ کا پیش امام ہرگز کوئی غیر احمدی نہ ہو دوسروں کا اختیار ہے کہ احمدیوں کے پیچھے جنازہ پڑھیں اول والد صاحب کا حق ہے کہ وہ جنازہ پڑھا دیں تیسری تکبیر کے بعد وہ یا پاؤ گھنٹہ تک میرے واسطے استغفار کریں اور مغفرت مانگتے رہیں اور دفن کرکے جب چلنے لگیں تو سب دعا صاحب کی آسانی اور ثبات فی مغفرۃ القبر کی ویسک توجہ سے کریں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا میرا اہل عیال خدا کو بہت یاد کرے نماز کا ترک چھوڑ دو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کا سکھ دیگا - تمّ الوصیۃ - یہ وصیت نامہ اسکی جیب میں پایا

انصار بدر

ڈاکٹر ممتاز علی صاحب - افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں "بندہ ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کوئی خریدار بدر کے لئے پیدا کروں - الحمد للہ کہ خداوند کریم نے میری امداد فرماکر ایک خریدار بہم پہونچا دیا ہے جس سے میری کمر ہمت آیندہ کے لئے اور بھی چست ہوگئی ہے - اور مجھے قرار نہیں ہوگا جب تک آپ کو ہفتہ وار خریدار نہ دے لوں -

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کو اپنے وعدہ کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے - اس قسم کے چند ایک اور مددگار اور مربی اخبار کے پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اخبار بہت ہی جلد اعلیٰ ترقی پر پہنچ جائے - ڈاکٹر صاحب نے جو نیا خریدار دیا ہے ان کا اسم گرامی یہ ہے -

جناب حوالدار صاحب روڈ بجاں کمپنی ۱۷ کنگز افریقن رائفلز - ایسا ہی اور بعض احباب نے کوشش کرکے خریدار بہم پہونچا کر ہمیں شکرگذاری کا موقع دیا ہے - ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں - منشی مجید حسن صاحب خوشنویس قادیان یک - خواجہ کرم داد صاحب یک - منشی عزیز الرحمٰن صاحب منصوری یک - عبدالواحد خانصاحب سیالکوٹ یک - میر عابد علی شاہ صاحب بدوملی یک - منشی وزیر خاں صاحب چاندا یک - غوث محمد گولیکی یک - امام الدین و جمال الدین صاحبان سیکھواں یک - ڈاکٹر نفل قادر صاحب کپورتھلہ یک - ایک صاحب آف گولیکی یک - علاوہ اس کے انہوں نے عذر بطور امداد بدر وہاں کی جماعت سے وصول کرکے ارسال کیا ہے -

ضروری اطلاع

یہ اطلاع ایک اشد ضرورت کے موقع پر دیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ کچھ مدت سے الگ جمع کیا جاتا ہے جسمیں سے اس سلسلے کے غریب طلباء کو جو کالجوں میں اور اس اسکول میں تعلیم پاتے ہیں امداد کی جاتی ہے اور جسمیں سے بعض ابن السبیل کے راہ کا خرچ اور غرباء بیکس کا کفن دفن کیا جاتا ہے۔ یہ تمام اخراجات اس فنڈ سے کئے جاتے تھے۔ لیکن فنڈ میں اس وقت روپیہ ختم ہوگیا ہے جس سے اُن غریب طلباء اور متذکرہ بالا ضروری اخراجات کے لئے سخت مشکل پڑگئی ہے جو صرف اسطرح ہی دور ہو سکتی ہے کہ ہر ایک صاحب ذی ثروت اس کام کو اہم سمجھکر اسکی طرف خاص توجہ کرے اور جو زکوٰۃ اس کے ذمہ ہے وہ امین زکوٰۃ فنڈ کے نام جلد ارسال کر دے کیونکہ دیر سے بہت اخراجات بند پڑے ہیں اس کا تدارک کیا جائے ہم امید کرتے ہیں کہ اگر **ہر ایک صاحب ذی ثروت** نے کچھ بھی توجہ اسطرف کی تو ان اخراجات کے لئے اتنا کافی سٹاک جمع ہو جائے گا جو کئی مہینوں تک کافی ہو سکیگا۔

نور الدین امین زکوٰۃ فنڈ

مکرمی مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے اخبار میں عکس مکتوب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھکر بعض دوستوں نے دریافت کیا ہے کہ ایک کاپی شیشہ میں لگوانے کے لئے مل سکتی ہے یا نہیں تو آپ براہ مہربانی بذریعہ اخبار یہ امر شائع کردیں کہ اس عکس کی تھوڑی سی کاپیاں رسالہ سے بڑی ہوئی ہیں جو ۲ آنہ فی کاپی کے حساب سے ملیں گی۔ اگر کوئی دوست خریدنا چاہتے ہوں تو جلدی منگوالیں۔ ورنہ پھر نہیں مل سکیں گی۔ آسانی کے لئے اس عکس کے دوسری طرف موجودہ رسم الخط میں مکتوب کی عبارت سطر بسطر دیدی گئی ہے۔

منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

بلادِ اسلامی

روس میں قبول اسلام کی خواہش۔ مصر کی تازہ ڈاک کے اخبار میں بحوالہ ترکی اخبار ”مناہج اقدام“ یہ مبارک خبر معلوم ہوئی کہ روسی صوبجات قزان ارق اور سینٹ پیٹرسبرگ کے رہنے والے آتش پرست لوگوں نے حکومت زار کو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اسپر زار نے انکی مردم شماری کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قبول اسلام کے خواہشمند ونکی تعداد دس لاکھ ہے۔ اگر اخبار اقدام کی یہ روایت صحیح نکلی اور روسی باشندوں کے قبول اسلام کی جو مثالیں حال میں پیش آئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے اسکی صحت چنداں بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتی تو اسبات کو نادرات زمانہ میں شمار کرنا غلط نہوگا۔ اس سے خدا تعالیٰ کے عجیب کاموں کا پتہ لگتا ہے کہ وہ کس طرح باوجود دشمنوں کی کوشش مخالفانہ کے اس زمانہ میں اسلام کو ترقی دینا چاہتا ہے

فرانس و مراکش۔ مصری اخبارات کے ذریعہ خبر آئی ہے کہ فرانسیسی سپاہ برخلاف معاہدہ مراکش کے حدود میں بڑھ آئی ہے

روس میں اسلام۔ روسی ضلع اوفا کے ایک قصبہ آرکرجونا کی خبر ہے کہ ۱۲۵ آتش پرستوں نے علامہ شاکر جان آفندی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ روسی مسلمان ان نئے برادران دین کی بڑی خبرگیری و اعانت کر رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ جلد کے معلمین انکی بستیوں میں بھیج کر اور مسجد بنوا کر ان کو احکام دینی سے واقف ہونے اور ہر رسم شرعیہ ادا کرنے میں سہولتیں بہم پہونچا رہے ہیں

روس میں مسلمانوں پر ظلم۔ مشہور مصری اخبار اخبار لکھتا ہے کہ قوزان اور کرغیز کے مسلمانوں کو روسی عیسائیوں کے ہاتھ سے نہایت سخت مصائب برداشت کرنی پڑتی ہیں اور حکام میں سے کوئی ان کا انصاف نہیں کرتا۔ روسیوں نے انکی سرسبز زمینیں چھین لی ہیں اور انہیں وسائل معاش سے بھی محتاج کر دیا ہے۔ آخر تنگ آکر مسلمانوں نے مقابلہ کیا ہے اور غاصبوں کو پسپا کر دیا ہے اور دینی املاک ان سے واپس لے لی ہیں۔

ندوۃ العلماء روس۔ روس کے اسلامی علماء نے باہم ملکر اپنے دینی دنیوی فلاح کے اسباب پر غور و بحث کرنے کے لئے ایک مجلس قائم کی ہے جس کا نام ندوۃ العلماء رکھا ہے۔

ایران۔ ایران میں خیال ہے کہ شاہ اپنے سابق وزیر اعظم مرزا اصغر علی خاں امین الدولہ کو جلد بلا کر پھر اس منصب پر سرافراز کرنیوالے ہیں۔ وہ جب سے معزول ہوئے ہیں۔ مختلف ممالک عالم کی سیاست میں مشغول ہیں اور اسطرح ان کا تجربہ اور علم بہت بڑھ چکا ہے۔ موجودہ جدید وزیر اعظم مشیر الدولہ پہلے وزیر خارجہ تھے کہا جاتا ہے کہ وہ جدید انتظام کے ضروری مصارف کے لئے باجازت روس انگریز متمولوں سے قرض لینا چاہتے ہیں۔

ترکی و مصری سرحد۔ اخبار ٹائمز لنڈن لکھتا ہے کہ تعین سرحد کے کمیشن کے ترک ممبر سرحد کی معاہدہ میں ”قریب“ کے لفظ کے معنے اپنی مرضی کے مطابق نکال رہے ہیں اور انگریزی اور مصری اعتراضوں کے باوجود بھی مصری علاقہ کو غصب کرلینا چاہتے ہیں۔

تنازع ٹرپولی۔ ساڑھے چار سو آدمی کی فرنچ مہم ولو بیں نیکہ ایک کرنیل کی زیر نگرانی طاسینی سے جانت کو روانہ ہوگئی ہے۔

ترکی فرانسیسی جھگڑا۔ اخبار اللواء رقمطراز ہے فرانس کا دعویٰ ہے کہ صحرائے جانت ترکی قلمرو میں داخل نہیں ہے۔ نہ وہاں کبھی ترکی حاکم رہا اور نہ اس علاقہ سے حکومت عثمانیہ نے کوئی خراج وصول کیا۔ اور فرانس کو ۱۸۹۵ء کے انگلش فرنچ معاہدہ میں صریحی طور پر اس اراضی کا حقدار مانا گیا ہے۔ کیا خوب ہے ملکی فتوحات کا یہ کتنا اچھا بہانہ ہے کہ فلاں شخص نے اس جگہ کو میری ملک تسلیم کرلیا ہے کیا دولت انگلشیہ اُس علاقہ کی مالک تھی کہ اُس نے یہ صحرا بلا تکلف فرانس کو بخشدیا۔ ترکی کو کیا خبر تھی کہ فرانس ایک غیر آباد ریگستانی جگہ کے لئے محض اسوجہ سے کہ وہ طرابلس کی سرحد پر ہے اُدھر پیش قدمی کرے گا۔ ورنہ وہ یہاں بڑی بھاری چھاؤنی قائم کر دیتی اور خراج لیتا تو جب ممکن تھا کہ یہاں کے باشندے مالدار ہوتے وہ تو غریب و فاقہ مست ہیں۔ اُن سے کوئی کیا وصول کرے بہرحال جب فرانس جانت پر قبضہ کرنے کی دلیل یہ پیش کر سکتا ہے کہ ترکی اسپر پہلے سے قابض نہیں تھی تو کیا وجہ ہے کہ ترکی بھی فرانس کے سابق قبضہ نہونے کی دلیل پیش کرنے سے فائدہ اٹھائے

(ایسٹرن خیالات)

انتخاب الاخبار

صاحب میر کابل ۱۷ دسمبر کو جلال آباد سے روانہ پشاور ہو نگے آگرہ کی ملاقات کے لیے۔ امیر صاحب بمبئی کراچی کوئٹہ نہ جائیں گے۔ براہ پشاور واپس جائیں گے۔ امیر صاحب کی غیر حاضری میں انتظام سلطنت سردار نصر اللہ خاں و سردار عنائت اللہ خاں چلائیں گے

دہلی کے سٹیشن شاہدرہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ ... ۵ لوٹ لیا۔ دو مجروح ایک مقتول ہوا۔

ہندو کالج بنارس کے طلباء ایام تعطیل میں کالج کے لئے ... روپیہ جمع کر سکے ہیں۔

منگلوار گذشتہ کو ۱۱ بجے شب کو ایک زلزلہ محسوس ہوا تھا۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۱۱۳ فوتیاں ہوئیں احاطہ بمبئی میں ۱۲۸۸ فوتیاں تھیں۔

احمد آباد میں گجرات جننگ فیکٹری میں آگ لگی پچاس ہزار کا نقصان ہوا ہے۔

امریکی علاقجات تاکنہ وریکہ میں جمعرات کو سخت زلزلے آئے۔ سرحد پیرو تک محسوس ہوئے۔ وہاں ایسی گھبراہٹ و سنسنی ہے کہ بیان ناممکن۔ سب لوگ باہر پڑ کر سوتے ہیں۔ مکانات مسمار۔

یہ بات طے پا چکی ہے کہ حضور وائسرائے شملہ سے اترتے ہوئے کشمیر کی سیر کریں گے۔

دہلی شاہدرہ ریلوے کو سٹیشن شاہدرہ سے ایک سنگین واردات کی خبر آئی ہے۔ ایک گروہ ڈاکوؤں نے یہاں کے اسسٹنٹ انجنیر پر حملہ کیا ایک سائیس بھی قتل کیا گیا۔ اور بھی دو آدمی ایسے سخت مجروح ہیں کہ بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس کے بعد ڈاکو لوگ پانچہزار روپیہ نقد تھا وہ لوٹ کر لے گئے۔ پولیس درپے تفتیش ہے

کوہ آبو۔ چہار شنبہ گذشتہ کو بعد دوپہر چار بجے کے بکاس منٹ پر ایک زلزلہ اس سے آیا۔ گویا کوہ آبو پاش پاش ہو جاوے گا۔

دربھنگا اور اس کے حوالی میں سخت سیلاب آ نکلی ٹھہر گیا ہے۔ ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ ڈاک غرق ہو گئی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے بہت سے پل اور عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ کل شہر میں پانی ہی پانی ہے۔ لوگ درختوں کے تلے چھپتے پھرتے ہیں غریبوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہے۔ ابتک موسلا دھار بارش ہو رہی ہے تھمنے کے کوئی آثار نہیں۔ ایسی مصیبت دربھنگہ میں کبھی نہیں پڑی تھی۔ راجہ دربھنگہ کے محلسرائے کی عمارتوں کے قریب بھی پانی بھرا ہوا ہے۔

تجویز ہے کہ امرتسر سے براہ ڈسکہ ایک شاخ ریلوے وزیر آباد تک تیار کیجائے۔

پیرو میں زلزلہ۔ ٹاکنا اور ایکا میں سخت زلزلہ آیا جس کا اثر پیرو کی سرحد تک پہونچا۔ لوگ سخت دہشت زدہ ہو گئے ہیں اور کھلے چوکوں میں سوتے ہیں۔

وفات۔ لیڈی کیمل بنیرمن موجودہ وزیر اعظم کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ ملک معظم نے ہمدردی کا خط بھیجا۔

روس کیحالت۔ سوی برگ کی بغاوت پر جو فوجی عدالت بیٹھی تھی۔ اُس نے انیس سپاہیوں اور تین سوال فسر کو توپ سے اڑانے کی سزا دی اور باقی ۹۵۵ سپاہیوں کو مختلف سزائیں دی گئیں۔ موت کے حکم کی تعمیل آج سہ پہر کو ہوئی ہے۔

زار کے حکم سے وزیر اعظم کا خاندان شاہی سرائی محلوں میں پناہ گزین ہو گا۔

آدمی کا سینگ۔ اخبار "اہرام" (مصر) کے دفتر میں ایک شخص ایک چھوٹا سا سینگ لایا۔ جو دو سال سے علی حسن نامی ایک آدمی کی ریڑھ کی ہڈیوں کے اگلے سرے پر جو داہنے شانے کی چوڑی ہڈی سے ملحق تھا خود بخود نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ آدمی دریا پتا تھا اور اسکی عمر ۳۵ سال کے قریب تھی یہ سینگ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا۔ اور چونکہ وہ بتاتا ہے وہ ۱۵ دن کے بعد حجام کے ہاتھوں سے کٹوا دیا کرتا تھا اس لئے کچھ عرصہ بعد وہ اسقدر سخت ہو گیا کہ حجام اُسے کسیطرح کاٹ نہ سکا۔ آخر ایکسال یونہی بڑھتا گیا جس کا طول ڈھائی انچہ اور اسکی موٹائی ایک انچہ تک پہنچ گئی۔ اب وہ شخص ڈاکٹر صادق آفندی حکیم کے مطب میں بغرض علاج آیا اور انہوں نے جراحی عمل کرکے وہ سینگ نکال لیا یہ بعینہ کسی جانور کا سینگ معلوم ہوتا ہے۔ مریض کی صحت بہت اچھی ہے اور اب وہ آرام پا رہا ہے اور اس بات کا چرچا عام طور پر پھیلا ہوا ہے (لسان الحال)

پیرزادہ حکیم ظہور الحسن صاحب گنگوہی ۱۸ اگست کو انتقال فرما گئے۔

حجاز ریلوے لین۔ اسوقت (۷۶۵) کیلومیٹر تک تیار اور مکمل ہو چکی ہے۔ مٹی کا کام (۹۳۴) کیلومیٹر تک ہو گیا اور ابتک اس لین کے لئے (۱۳۹۱۲۳۴۵) قرش چندہ جمع ہوا اور (۸۶۸۸۴۲۵۰) قرش اسمیں سے خرچ ہوا ہے باقی وزیر خانہ کی تحویل میں جمع ہے اور تمام اطراف عالم کے مسلمان بڑی کشادہ دلی سے اس لین کی تعمیر کے لئے مسلسل چندہ بھیجتے جاتے ہیں (اللواء)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵ اگست کے اندر ہندوستان میں طاعون سے ۳۱۳ موتیں ہوئیں بمبئی ۱۲۸۸ بمبئی ۱۲۴ بنگال ۱۰ ممالک متوسط ۱۰۹ ریاست میسور ۲۸۔ اندو میں دو ہفتہ کے اندر ۳۱۷ موتیں ہو چکی ہیں۔

آتشزدگی۔ ۲۹ اگست کو صبح کیوقت ڈیرہ دون چھاونی میں آگ لگ گئی۔ اور رجمنٹل سکول جل گیا۔

کارڈ کے متعلق ضروری احتیاط

کارڈ کے ایکطرف مضمون خط لکھا جاتا ہے اور دوسری طرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے جسطرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے اُس کے پورے دو حصے کر دیئے جاتے ہیں۔ دائیں ہاتھ کے نصف میں سوائے پتہ لکھنے کی اور ٹکٹ لگانیکے اور کچھ نہیں لکھنا چاہیئے۔ بائیں ہاتھ کے نصف میں جو چاہو لکھ لو۔ بعض لوگ کارڈ کے پتہ والی طرف اوپر یا نیچے ایک لمبی سطر لکھ دیتے ہیں۔ یا ایک لمبی سطر جیسا دیگر ایسا اپنے کارڈ بیرنگ ہو جایا کریں گے۔ نصف میں لکھنے کا اختیار ان کارڈوں پر ہے جو سرکاری بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ سرکاری بنے ہوئے کارڈوں کا نصف کاتب نہیں لے سکتا۔ ہمیشہ پتہ والی طرف زیادہ سے زیادہ کاتب اپنا نام اور پتہ لکھ سکتا ہے اور بس۔ دوسرا کوئی مضمون نہیں چاہیئے۔

۲۸ اگست گذشتہ کو جامع مسجد دہلی میں ایک عورت قوم کلال ساکن کھڑکی فراشخانہ عمر ۳۰ سال نے دین اسلام قبول کیا پھر دوسری عورت مسماۃ جانکی بنت سیتارام قوم کلال حال عیسائی ساکن کشمیری دروازہ عمر ۳۵ سال بھی مشرف باسلام ہوئی اسکا نام شریفا خانم رکھا گیا (کرزن گزٹ)

دہلی میں کوکین فروشی کا رواج برابر بڑھتا جاتا ہے مردوں سے گزر کے عورتیں اور بچے بھی کھانے لگے ہیں اور انکی حالت سخت خراب ہو گئی ہے حکام ضلع کو فوراً اسپر توجہ کرنی چاہیئے ورنہ سخت نقصان پہنچے گا۔ (کرزن گزٹ)

مشرقی بنگال کا قحط زور پر ہے۔ موٹے چاول کا بھاؤ پانچ چھ سیر فی روپیہ ہے۔

دھرم سالہ میں مشہور ہے کہ سردار گوردیال سنگھ نے معافی حاصل کی اور کہ وہ عنقریب واپس آجائیں گے۔

دہلی میں گوشت کی فروخت کے جدید قواعد باعث مخالفت عامہ کے بالائے طاق رہ گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ صادق

۱۶ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

سٹرائیک

مغربی تہذیب کے اُستادوں نے جو نیک اور بد نمونے اپنے ہندوستانی شاگردوں کے واسطے قائم کئے ہیں اور یورپ امریکہ سے روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہواری سبقوں کے ذریعہ سے اُنکی تعلیم دی ہے اور اُس تعلیم میں پختہ کرنے کے بعد رفتہ رفتہ انکو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ اپنے سبقوں کو عملی رنگ میں لاویں انہیں سے ایک سٹرائیک ہے۔ سٹرائیک کیا ہے؟ کسی کارخانہ یا محکمہ یا مدرسہ کے تمام ملازمین اور کارکن اور طلبا اپنے افسروں پر ناراض ہو کر تمام کام یکدفعہ چھوڑ دیں اور کام بند ہو جاوے تو اس کو سٹرائیک کہتے ہیں سٹرائیک (strike) ایک انگریزی لفظ ہے اور انگریزوں ہی کے زمانہ میں ہندوستان میں اُس نے عملی رنگ اختیار کیا ہے۔ اس کا ترجمہ لفظ بغاوت کے ساتھ کیا جاوے تو پورے طور پر صحیح ترجمہ ہوگا۔ کیونکہ بغاوت کا مفہوم بلحاظ اُس ضرر اور نقصان کے جو بغاوت کرنیوالا پہنچاتا ہے زیادہ سخت ہے۔ بغاوت میں مالک کے مال کو لوٹنا اور اُس پر بیجا قبضہ کرنا اور ہر طرح سے اُس کو نقصان سب باتیں شامل ہیں مگر سٹرائیک میں صرف اتنی بات ہے کہ چونکہ مالک یا منتظم بعض باتوں میں ہمیں تکلیف دیتا ہے اور ہمارا کہنا نہیں مانتا۔ اسواسطے ہم سب ملکر اس کے کام کو چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہ مجبور ہو کر ہماری بات مان لے۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ سٹرائیک تہذیب زمانہ کی بغاوت ہے۔ سٹرائیک کے واقعات آئے دن یورپ امریکہ میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ زیادہ تر امریکہ میں اسکا رواج ہے اور پھر یورپ کے تمام ملکوں میں اور آجکل روس میں اسکا بہت زور ہے بلکہ وہاں پورے طور پر بغاوت کی خبریں آرہی ہیں اور بغاوت بھی سخت بغاوت۔ کچھ عرصہ سے ہندوستان میں بھی اس کا رواج ہو چلا ہے اور بنگالی مہاشوں کی مہربانی سے ہندوستان کے ہر گوشہ میں یہ آگ لگ رہی ہے۔ لیکن جہانتک گذشتہ واقعات شہادت دیتے ہیں سٹرائیک ہندوستانیوں کیواسطے اُسطرح فوائد پیدا نہیں کرسکتا جسطرح کہ یورپ امریکہ والوں کو اس سے فائدہ ہو جاتا ہے اور اس کا موجب بظاہر یہ ہے کہ اُن ممالک میں جب ایک محکمہ کے ملازمین کام چھوڑ دیتے ہیں تو مالک محکمہ کو دوسرے آدمی نہیں مل سکتے۔ کیونکہ ملک میں باہمی مزدور اور ملازم پیشہ لوگ ایکدوسرے کیساتھ اسقدر اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی جگہ کام کرنا پسند نہیں کرتا جہاں سے پہلے ملازمین نے سٹرائیک کرکے کام چھوڑ دیا اور مجبوراً مالک کارخانہ کو وہی آدمی اُن کے مطالبات پورے کرکے دوبارہ ملازم رکھ لینے پڑتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں جبکہ ایک صوبہ میں سٹرائیک ہوتا ہے دوسرے صوبہ کے آدمی بخوشی پہنچ جاتے ہیں اور کام چل جاتا ہے۔ ہاں اتنا فائدہ ضرور ہو جاتا ہے کہ دوسرے ملازمین کے حقمیں کچھ سہولت ہو جاتی ہے لیکن پہلوں کی قربانی پڑ جاتی ہے۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے اکثر کارخانے اور محکمے سرکاری یا نیم سرکاری ہیں اور سرکار بھی وہ جو خدا کیطرف سے مقدر ہے کہ ہزاروں کوس سے آکر ہندوستان پر حکومت کرے۔ جس خدا نے انگریزوں کو حکومت دی ہے۔ اس نے ساتھ ہی اقبال اور رعب بھی عطا کیا ہے۔ پس انکی مخالفت میں کسطرح کوئی کامیاب ہو سکتا ہے۔ میڈیکل کالج کے طلبا کے سٹرائیک پر حضرت مسیح نے ان احمدی طلبا پر ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا جو دوسرے طلبا کے ساتھ شامل ہوئے تھے اور حکم دیا تھا کہ وہ پھر کالج میں واپس چلے جائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ احمدی جماعت کیواسطے کبھی جائز نہیں کہ کسی ایسے سٹرائیک میں شامل ہو۔

دنیا دار لوگ اپنی اسی عادت کے مطابق خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کے مقابلہ میں سٹرائیک کیا کرتے ہیں۔ کفر کے فتوے لگاتے ہیں ان کے ساتھ ملنا بات چیت کرنا کھانا پینا بند کر کے حرام کردیا کرتے ہیں . . . . اور چاہتے ہیں کہ اسطرح اسکو اپنے قابو میں کرلیں۔ مگر یہ خدا کے برگزیدہ رسولوں کی صداقت کا نشان ہوتا ہے کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں چنانچہ اسکا ایک تازہ نمونہ اس زمانہ میں موجود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ایک بڑا بھاری سٹرائیک ملانوں اور پیرزادوں نے کیا مگر وہ سب روز بروز غائب خاسر ہو رہے ہیں اور خدا کے رسول کا سلسلہ ہر وقت ترقی کر رہا ہے۔ فالحمد للہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

جیساکہ گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں وعدہ کیا گیا تھا جناب بابو نذر محمد صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس سرکل امرتسر کی رائے کا ترجمہ جو کہ بعد معائنہ مدرسہ تعلیم الاسلام اپنے رائے بک میں لکھی ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

میں نے ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ اگست ۱۹۰۶ء کو غیر امدادی ہائی اسکول قادیان کا معائنہ کیا۔ اسوقت ۲۴۳ طلبا درج رجسٹر ہیں ایک سکھ ۵ ہندو اور ۲۷۵ مسلمان ہیں۔ معائنہ سال گذشتہ سے ۲۸ زیادہ ہیں۔ زیادتی سیکنڈری اور پرائمری دو نوں ڈیپارٹمنٹوں میں ہوئی ہے۔ ۱۴ لڑکے میرے امتحانوں کے وقت حاضر تھے اسکول فیس اور چندہ سے چلایا جاتا ہے۔ ماہوار فیس ۹۰ روپیہ ہے۔ عملہ سکول اور سائر خرچ وغیرہ پر ۳۴۵ روپیہ ماہوار خرچ ہے مدرساں جماعت دینیات کی تنخواہ اور اخراجات بورڈنگ ہاؤس اس کے علاوہ ہیں۔

بورڈنگ ہاؤس میں ۱۷ طالبعلم ہیں۔ جنکو کافی طور سے جگہ دیگئی ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کا اندرونی انتظام قابل اطمینان ہے۔ طبی امداد مہیا کیگئی ہے۔ سکول کے ساتھ ایک شفاخانہ ہے جو کہ بلاشبہ اسکول کا ایک بڑا جزو ہے۔

بورڈنگ ہاؤس میں ایک پراکٹر و سپرنٹنڈنٹ دو چپڑاسی ایک سقا اور ایک خاکروب ہیں اور قریباً ۷۶ روپیہ عملہ کا خرچ ہے۔

یہ اسکول ایک مذہبی اسکول ہے اور خصوصاً مسلمان لڑکوں کے مفاد کیغرض سے قائم کیا گیا ہے اسمیں دینیات کی بھی ایک جماعت ہے جو خوشی کا مقام ہے۔ اُس مولوی جماعت میں زیادہ تر پرائمری پاس شدہ بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس جماعت کو طلبا خوشی سے ڈرل کرتے ہیں اور دوسرے لڑکوں کے ساتھ کرکٹ اور فٹ بال کھیلتے ہیں۔ اسکول کا ڈسپلن و ضبط بہت اعلیٰ ہے اور اتحادی جوش پایا جاتا ہے۔ طلبا عمدہ لباس پہنتے ہیں اور عادات اور اطوار میں تربیت یافتہ ہیں۔ بڑے لڑکے خصوصاً مڈل اور ہائی کے طلبا خوش مزاج اور صاف دل ہیں

سُوْرَۃِ تَبَّت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ۝۲

ہلاک ہوویں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ نہ کفایت کیا اُس سے اُس کے مال نے اور اُسکی کمائی نے

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۝۴ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

وہ جلد داخل ہوگا آگ میں جو شعلہ والی ہے اور اُسکی جورو اُٹھانیوالی لکڑیوں کی اُسکی گردن میں رسی ہے بٹی ہوئی

بامحاورہ ترجمہ - اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اِس سورۂ شریف کو شروع کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ جو سب کی پرورش کرتا ہے اور محنت کرنے والیکو اُسکی محنت کا پھل دیتا ہے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں جن کے ساتھ وہ بدی کے کام کرتا ہے اور وہ تو ہلاک شدہ انسان ہے۔ کیونکہ ایسے بدعمل اُسے کب تک مہلت دیں گے۔ وہ سب مال جو اُس کے پاس ہے اور سب کچھ جو اُس نے کمایا ہے ان میں سے کوئی شے وقت عذاب کام نہ آئے گی۔ وقت قریب آتا ہے کہ وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور یہی حال اُسکی عورت کا ہوگا جو لکڑیوں کے گٹھے اُٹھایا کرتی ہے اُسکی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے

اِس سورۂ شریف کا نام سورۂ تبّت ہے اور اس کو سورۂ ابی لہب بھی کہتے ہیں۔ یہ سورۃ مکہ معظمہ میں اتری ہے۔ اِس سورۃ میں بسم اللہ کے بعد ۵ پانچ آیتیں اور ۲۳ تئیس کلمات اور ۸۱ اکیاسی حروف ہیں۔

تشریح و معانیٔ الفاظ۔ تَبَّتْ۔ ہلاک باد۔ نابود ہو۔ نابود ہو جائیں۔ یہ لفظ تباب سے مشتق ہے۔ تباب کے معنے ہیں **ہلاکت**۔ عرب میں ایک محاورہ ہے شَابَّۃٌ اَمْ تَابَّۃٌ اسی معنی میں یہ لفظ قرآن شریف میں اور جگہ بھی آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وَمَا کَیْدُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ۔ کفار کی تدابیر کا نتیجہ ان کے حق میں سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں۔ کافر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اُسکی تمام تدابیر ضائع جاتی ہیں۔ تَبَّتْ کے دوسرے معنے نقصان اور گھاٹے کے ہیں۔ **فتح البیان** میں تبت کے معنے خَسِرَتْ وَخَابَتْ وَضَلَّتْ لکھا ہے یعنی گھاٹے میں پڑا اور نامراد ہوا اور گمراہ ہوا۔ قرآن شریف میں کفار کے حق میں ہے وَمَا زَادُوْھُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ انکو کچھ زیادہ نہ ملا یعنی کچھ فائدہ نہیں صرف نقصان ہی ملا۔ غرض تبت کے دو معنے ہیں۔ ہلاکت اور نقصان اور گھاٹا اور مآل ہر دو معنوں کا ایک ہی ہے۔ تباہی ناکامی اور نامرادی۔ یَدَا۔ ہر دو دست۔ دونوں ہاتھ۔ یَدٌ کا تثنیہ ہے۔ ید کے معنے ایک ہاتھ۔ یدان کے معنے دو ہاتھ۔ ایدی کے معنے بہت ہاتھ۔ تَبَّتْ یَدَا کے معنے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں۔ **ابی لہب**۔ کفار مکہ کے اکابر میں سے ایک شخص تھا۔ رشتہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ ابی لہب اسکی کنیت تھی اور اسکا اصل نام عبد العزیٰ تھا۔ عرب میں ہر شخص کو بسبب اُس کی کنیت سے بلاتے تھے۔ اور اصل نام کی بجائے اکثر لوگ کنیت کے ساتھ زیادہ معروف ہوتے تھے۔ **لہب** کے معنے ہیں شعلہ اور اب کے معنے باپ۔ **ابی لہب** کے معنے ہوئے شعلہ کا باپ۔ بعض کا قول ہے کہ اُس نے تکبر کے طور پر اپنے لئے یہ کنیت پسند کی تھی۔ ابولہب اسواسطے بھی اُسے کہتے تھے کہ اُس کا چہرہ بہت سرخ تھا۔ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا۔ اور عداوت کی وجہ سوائے اِس کے نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید کا وعظ فرماتے تھے اور یہ بت پرست تھا۔ رات دن حضرت کو تکلیف دینے کی درپے رہتا تھا۔ جو لوگ باہر سے آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا چاہتے انکو آگے جاکر راستہ ہی میں ملتا اور بڑے تکلف اور تکبر کیساتھ باتیں کرتا ہوا انکو سمجھاتا کہ دیکھو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہے۔ ہم اُس کے چچا ہیں۔ وہ ہمارا بیٹا ہی ہے۔ ہم اُسکا علاج کر رہے ہیں۔ تم اُس کے پاس مت جاؤ۔ بعض کو کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کسی نے جادو کیا ہوا ہے۔ ایسے جادو زدہ شخص کے پاس جاکر تم کیا لوگے بہتر ہے کہ یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ اِسطرح کی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو واپس کرنے کی کوشش کرتا رہتا۔ بعض بدقسمت اس کا کہنا مان لیتے اور واپس چلے جاتے اور جو لوگ زیادہ ہوشیار ہوتے وہ تو کہتے کہ ہم تو اُس کو ملنے کیواسطے آئے ہیں۔ کچھ ہی ہو۔ اب تو ملاقات کر کے ہی واپس جائیں گے۔ ایسے لوگوں پر خفا ہوتا اور پھر جھنجھلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا اور بعض کے کانوں میں روئی ڈال دیتا کہ اچھا تم ضرور جانا چاہتے ہو تو جاؤ مگر اُسکی باتیں نہ سننا کیونکہ اسکی باتوں میں ایک جادو ہے وہ تم پر اثر کر جائیگا تو تم بھی اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ایک صحابی کیساتھ ایسا ہی کیا اور اُس کے ساتھ ایک آدمی بھی لگایا کہ جلد اُس کو واپس لے آنا۔ زیادہ دیر تک وہاں بیٹھنے نہ دینا۔ ورنہ (نعوذ باللہ) خراب ہو جائیگا۔ مگر وہ خدا کا بندہ ہوشیار آدمی تھا۔ اُس نے تھوڑی دور جاکر اُس آدمی کو واپس کر دیا کہ تم جاؤ۔ میں خود اپنا راستہ تلاش کر لونگا۔ اور روئی کو کانوں سے نکال کر پھینک دیا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط سفید اعلےٰ کاغذ قیمت عہ خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ ۲؍

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲؍

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم ۷؍

مباحثہ مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی جی۔ مشن کیمبرج دہلی ۱؍

انوار الصمد ۸؍

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب ۸؍

تفسیر سورہ جمعہ " " " ۴؍

تحفۃ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴؍

اعلام الناس " " " ۳؍

سواء السبیل " " " ۱؍

کشف الالتباس " " " ۱؍

القاء ذا المانکین " " " ۲؍

موعظہ حسنہ " " " ۱؍

صیانۃ الناس " " " ۱؍

سر الشہادتین " " " ۱؍

الفرقان " " " ۲؍

عاقبۃ المکذبین " " " ۱؍

مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " ۴؍

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب ۵؍

اعجاز احمدی " " ۱؍

رد بائے صالحہ " " ۴؍

تشحیذ مسیح " " ۱؍

القول الفصیح۔ مصنفہ ایت اللہ صاحب شاعر ۱؍

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک نہ ایک کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اسکا ایڈیٹوریل نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲؍ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرائیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ پر تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کردینگے ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار نہ تصور فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماراں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اسلئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت قلیل ہے۔ قیمت عہ

مرزا غلام احمدؐ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ عہ دوپیہ اور دوم مبلغ بیعانہ بھیجنے پر بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کا دستور والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے ایک رعائیت

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹراروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور ان کیمطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیٔن اور دقتین پیش آتی تھیں۔ اور وقت ضائع ہوتا تھا۔ اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے۔ جسمیں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی

تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اس کیمطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہین۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے۔ جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعائیت ۲ پائی فی سال کے حساب سے چار روپے رکھی ہے۔ لیکن اخبار بدر کے خریدارون کیلئے خاص رعائیت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندۂ اخبار دفتر بدر مین بھجوادینگے اُن کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو تین تین روپے مین یہ جنتری دیجاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جاوین۔

خاکسار معراج الدین عمر

(عبد)

کامیابی اور مفرح یاقوتی کے ایک ہی معنی ہیں
مفرح یاقوتی
جیون بوٹی
کحل الجواہر
مرہم عیسیٰ
نمک سلیمانی
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی ۲/۸

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | نمبر ۳۰

۲۴ ۔ رجب ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ ۔ ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی درّ چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پرکسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } عسہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پرکسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲/۸

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا ۔ رسید زر اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

لوکل ..... عہ ۔ افریقہ .... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
او وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اسلیے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دُعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاک ولائت

ڈوئی ۔ تازہ ڈاک امریکہ میں خبر آئی ہے ۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ والی واہ کے ساتھ ہنوز چل رہا ہے ۔ ڈوئی کے مرتد مریدنے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ڈوئی مجنون ہے مگر وہ جنون ایک خاص امر میں ہے جسکو انگریزی میں مانومینیا کہتے ہیں ۔ ایک مشہور ڈاکٹر جو دماغی تحقیقات کے علم کا فاضل ہے اِس شہادت کے واسطے عدالت میں طلب کیا گیا تھا ۔ اُس ڈاکٹر نے یہ شہادت دی ہے کہ ڈوئی کا دماغ درست نہیں رہا اور وہ مرض مانومینیا میں گرفتار ہے ۔ ڈاکٹر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ یہ جنون ایک خاص بات میں ہے اسواسطے ممکن ہے کہ ایسے جنون کا گرفتار کوئی بڑا کام بھی کرلے اور کسی بڑے محکمہ کے انتظام کو پورا کر دکھائے ۔ لیکن باوجود اس کے ہر وقت یہی خطرہ رہتا ہے کہ وہ کسی وقت کوئی کام ایسا کرے جس سے یہ سارا کاروبار سخت نقصان اٹھائے اور خطرے میں پڑ جائے ۔ جج نے اِس شہادت کے سننے کے بعد کہا کہ کم ازکم یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ ڈوئی اس قابل نہیں کہ اتنے بڑے شہر اور اس کے کارخانوں کا انتظام اس کے ماتحت رکھا جائے ۔ لیکن برخلاف اس کے والی واہ بھی اِس امر کا جائز حقدار نہیں کہ وہ تمام کاروبار اس کے سپرد کر دیا جاوے اسواسطے جب تک آخری فیصلہ نہ ہو جائے یہ جائداد ایک ثالث کے قبضہ میں دیدینی چاہیئے جو کہ سرکار کیطرف سے مقرر کیا جائے ۔ چنانچہ ایک آدمی فوراً مقرر کیا گیا ۔ اور مقدمہ کی تاریخ ڈالی گئی ۔ لیکن ڈوئی کی درخواست پر کہ میں اتنی مدت سے اِس کارخانہ کے کام پر مصروف رہا ہوں اس کا معاوضہ مجھے ملنا چاہیئے عدالت نے فیصلہ کیا کہ بیشک وہ حقدار ہے کہ اُسے کچھ ملے لیکن تاحال یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کیا ملے ۔

اس کے بعد ۶ ر اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار و میں یہ بات شائع ہوئی کہ ڈوئی زینہ سے گر کر نیچے آ پڑا ہے اور اُسکی حالت بہت نازک ہے ۔ جب سے اُسپر فالج گرا ہے وہ خود اپنے زور سے چل پھر نہیں سکتا اسواسطے ایک آرام کرسی بنائی کہ اُس کو نوکر اٹھا کر اودھر اُدھر لیجایا کرتے ہیں ۔ اُس نے ایک بڑا وعظ کرنیکا ارادہ کیا تھا ۔ اور اِس وعظ کے واسطے ملازم اُسے آرام کرسی پر اٹھا کر نیچے لا رہے تھے کہ ایک ملازم کا پاؤں زینہ پر سے پھسل گیا اور وہ بمعہ کرسی گر پڑا اور ڈوئی کرسی سے گر کر لڑکتا ہوا نیچے فرش پر جا پڑا اور بالکل بے ہوش ہو گیا ۔ وہ لیکچر موقوف کیا گیا ۔ اور اِس خبر کو ہر طرح سے چھپانے کی سعی کیگئی ۔ سُنا گیا ہے کہ ڈوئی کی بیوی ان حادثوں سے صدمہ زدہ ہو کر مفقود الحواس ہو گئی ہے اور اس نے واہی تباہی بکنا شروع کیا ہے دیکھو کاذب کا انجام کیسا بُرا ہے ۔ ڈوئی کا دعوے تھا کہ میں خداوند یسوع کا فرستادہ رسول ہوں اور تھوڑے دنوں میں اسکا سلسلہ چمک اٹھا تھا ۔ لیکن اب رسول کی رسالت اور اس کے خداوند کی خدائی کی حقیقت خوب کھل رہی ہے ۔

تحریف دراناجیل ۔ ولایت کا اخبار ریویو آف ریویو لکھتا ہے کہ جب چھاپہ خانہ نہ ہوتا تھا تو اسوقت پادری لوگ انجیلیں قلمی لکھا کرتے تھے اور اپنی خواہشوں کے مطابق درمیان میں بعض الفاظ گھٹا اور بڑھا بھی دیا کرتے تھے چنانچہ مرقس کی انجیل میں ایک پورا باب اسیطرح بڑھا دیا گیا تھا ۔ اور زانیہ کو سزا نہ دینے والی آئتیں کسی پادری نے اسواسطے درج کردی تھیں کہ اُنکی اپنی خرابیوں پر اُن کو گرفتار نہ کیا جائے ۔

انجیل میں طالمود کے فقرات ۔ عیسائیوں کو بڑا فخر ہے کہ یسوع مسیح نے بعض ایسے کلمات فرمائے ہیں کہ اُنکی مثال پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتی ۔ مگر اب معلوم ہوتا جاتا ہے کہ وہ تمام فقرات یسوع نے یہودیوں کی کتابوں سے سیکھے تھے (یا اُس طرز تحریر کو اختیار کیا جائے جو عیسائی لوگ اپنی نادانی اور تعصب سے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے حق میں استعمال کیا کرتے ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے دوسری کتابوں سے چرالئے) ۔ اُن فقرات میں سے ایک یہ پیش کیا جاتا ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپکو + جے سمنز صاحب ساکن کوینی کٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ فقرہ بعینہٖ طالمود میں درج ہے ۔ اور طالمود میں اس فقرہ کے متعلق ایک قصہ بھی لکھا ہے اور وہ قصہ اسطرح سے ہے کہ ربّی ہلیل ایک فاضل یہودی تھا ۔ اس کے علم اور فضل کا شہرہ سُن کر ایک شخص اُسکی آزمائش کے واسطے ایسے وقت میں گیا کہ ربّی موصوف سبت کی تیاری میں تھا اور اُسے فرصت نہ تھی تب اُس شخص نے کہا کہ میں تیرے پاس اسواسطے آیا ہوں کہ تو اسی جگہ کھڑے کھڑے مجھے یہودی مذہب کی تعلیم سنا دے ۔ تب ربّی نے کہا کہ ”اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپ سے“ ۔

کیا کوئی یسوع دنیا میں گذرا ہے ۔ لیونارڈ نکولا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اناجیل کے قصے جسطرز سے لکھے گئے ہیں ۔ اُن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقط ناول ہیں یعنے جھوٹے قصے ہیں ۔ اور دراصل کوئی وجود ایسا دنیا میں نہیں گذرا جس کا نام یسوع ہو ۔ یسوع کے متعلق ہر مشہور واقعات کو لے لو ۔ اُس کے پکڑ وانے کیواسطے ایک آدمی مقرر کیا گیا کہ شناخت کرے حالانکہ ایسے بڑے مشہور آدمی کے واسطے یہ بات ضروری نہ تھی ۔ پطرس نے یسوع پر لعنت کی تو اسوقت مرغ بولا ۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودی اپنے مقدس شہر میں مرغ نہیں رکھا کرتے تھے ۔ سردار کاہن نے یسوع کا مقدمہ جس طرز سے کیا وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودیوں کا طرز عدالت اس طرح سے ہرگز نہ تھا ۔ علاوہ ازیں سردار کاہن کے ہاں صرف کاہنوں اور لاویوں کے مقدمات فیصل پاتے تھے ۔ ہر ایک شخص مقدمہ بازی کے واسطے سردار کاہن کے پاس نہ جا سکتا تھا ۔ یسوع کے زمانہ کے کسی مورخ نے یسوع کا ذکر نہیں کیا صرف یوسی فس نے کیا ۔ سو اول تو یوسی فس یسوع کے زمانہ میں نہ تھا ۔ بعد میں پیدا ہوا ۔ اور دوم یوسی فس کی کتاب میں پادریوں کا جعل ثابت ہے ۔ کہ پادری صاحبان نے خود ہی یوسی فس کی کتاب میں یہ باتیں لکھدی تھیں +

درخواست نماز جنازہ بھائی عبدالحلیم خان احمدی نجیب آبادی کی والدہ اور ہمشیرہ فوت ہو گئی ہیں احباب اُن کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۴ - رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ایک تازہ نشان

ناظرین نے ۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء کا الہام ۳۰ - اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں پڑھا ہوگا اور وہ اس طرح سے تھا - **آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا** - یعنے عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے - اس اخبار کی اشاعت کے ساتویں دن یعنی ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ نشان خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا اور اس کے ظاہر ہونے سے پہلے پھر زیادہ تفصیل کے ساتھ اس کے متعلق ایک خواب میں خبر دی گئی - جو کہ وقوعہ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود نے گھر میں بہت اشخاص کے سامنے ذکر فرمائی تھی - اور وہ اس طرح سے ہے - "میں نے دیکھا کہ **ڈاکٹر عبد الحکیم خاں (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اس کو اپنے گھر میں بلاتی ہیں مگر میں نے اُسے اندر نہیں آنے دیا** - اور میں نے کہا کہ میں نہیں آنے دیتا اس میں ہماری بے عزتی ہے - دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنی خدا نے اس بلا کو ٹال دیا - پھر الہام ہوا - **اِنّی اُحافظ کلّ من فی الدّار**

ترجمہ - میں اُن سب کی حفاظت کروں گا - جو اس گھر میں ہیں - علاوہ اس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب میں دکھایا گیا - جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا - اور یہ بھی دیکھا کہ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے - جو کہ ٹوٹ گیا ہے - یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا - لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہیں دُعا سے اور ٹل سکتے ہیں قطعی حکم نہیں ہوتا - ان خوابوں کے بعد حضرت نے میر صاحب کو جو لاہور جانے کو طیار تھے - روک دیا کہ ابھی نہ جاویں - اور ان کو کہدیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنیوالی ہے میں ڈرتا ہوں کہ وہ بلا سفر میں نازل ہو اور موجب شماتت اعدا ہو جائے اس کے گواہ خود میر صاحب و دیگر کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات سنکر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور میں جانا ملتوی کر دیا اور جب صبح ہوئی تو پیش گوئی کے مطابق عزیز محمد اسحاق کو سخت بخار ہو گیا اور اُس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آگیا اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب معالج تھے مگر ہر دو ران میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے - تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ نہیں گذرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں - گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا - اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میاں محمد اسحاق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں - فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک -

فرمایا - ان دنوں کتاب حقیقۃ الوحی میں نشانات جمع کر رہا ہوں - تو میرے دل میں خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیئے خدا تعالیٰ نے اس خیال کو بھی جلد پورا کر دیا

فرمایا - عبد الحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اس واسطے وہ دکھایا گیا دشمن کی خواب میں گھر کے اندر داخل ہو جانے کی تعبیر کسی دکھ اور موت سے ہوتی ہے سو میں نے خواب میں کہا کہ میں اس کو نہیں آنے دونگا یعنی میری دُعا نے اس مصیبت کو ٹال دیا -

فرمایا - اِنّی احافظ والا الہام جو اس خواب کے ساتھ تھا ظاہر [illegible]

فرمایا - ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء والا رویا (جو ۶ ستمبر کے اخبار میں شائع ہو چکا [illegible]) [illegible] کیا گیا تھا **کہ ایک چور ہمارے چوغہ کو لیکر بھاگ گیا مگر اسکے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا** - اس رویا میں بھی اس واقعہ کی خبر دی گئی ہے کیونکہ طاعون کا حملہ ہماری اس پیشگوئی پر حملہ تھا کہ خدا اس گھر کے رہنے والوں کی حفاظت کریگا اور دُعا نے اس حملہ کو دور کیا اور ہماری عزت قائم رہی - ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء - وحی الٰہی بوقت فجر (۱) **لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی - (۲) امین الملک جے سنگھ بہادر (۳) ربّ لاتبق لی من المخزیات ذکرا** - ترجمہ اے میرے رب رسوا کرنیوالی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ (۴) **دن کے وقت کا الہام پیٹ پھٹ گیا** - (معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے) (۵) رؤیا - دیکھا ضرور دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے جو لڑکا لیکر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سکھر ہے ذرہ پڑھ لینا اس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے - دشمن نہایت اضطراب میں ہے -

ڈائری

القول الطیب

۹ ستمبر ۱۹۰۶ء - فرمایا - ہمارے سامنے جو کام ہے وہ آسان نہین بلکہ نہایت مشکل کام ہے ہمارے دو کام ہین اندرونی طور پر قوم کو درست کرنا تقوے و طہارت کا گم شدہ راستہ انکو دوبارہ دکھانا اور اس پر چلانا - اور دوسرا بیرونی حملون کو رد کرنا اور کسر صلیب کرنا - یہ ہر دو کام ایسے مشکل ہین کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے خاص معجزہ نما کامون کے معمولی انسانی کوششون سے کبہی یہ کام پورا نہین ہو سکتا - ہمارے بیوقوف مخالف نادانی کے ساتھ مسیح کو آسمان پر چڑہائے بیٹھے ہین اور خیال نہین کرتے کہ اتنے عرصہ تک اس نامعقول عقیدہ نے کیا فساد ڈالا ہے - جو آیندہ اس عقیدہ فاسدہ کی پیروی سے ان کو کچہہ حاصل ہو جائے گا - خدا تعالیٰ علیم اور حلیم اور عمیق اور دقیق باتون کا واقف کار ہے - اس کی حکمت نے جو راہ اختیار کی ہے اسی پر چلنے سے اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے -

یسوع تو فوت ہو چکے کہ انکے نام پر اس قدر شرک ہوتا ہے اب انکی آمد مین اسلام کیواسطے کوئی فائدہ کی صورت نہین بن سکتی - اسلام کے واسطے بیرونی اور اندرونی فساد اس حد تک پہنچ چکے ہین کہ ظاہری عقل کے مطابق تو اب یاس اور نا امیدی کے سوائے اور کچہہ باقی نہین ہے - دین کی اشاعت کے سوائے جو سامان اور طاقتین عیسائیون کے پاس ہین کہ ایک ایک کتاب کو کئی کئی لاکہ چہاپتے ہین اور مفت تقسیم کرتے ہین - وہ بات مسلمانون کو کہان حاصل ہے - یہان تو ایک چہوٹا رسالہ چہاپنا ہو - تو اس کے واسطے بہی سامان بمشکل حاصل ہوتا ہے - غرض ظاہری دولت اور طاقت اور سعی کے ذریعہ سے ہم فتح نہین پا سکتے - بلکہ ہمارا ہتہیار ہے صرف دعا اور توجہ الی اللہ - یہ ہماری مہم صرف دعا کے عظیم الشان ذریعہ سے سر ہوگی - ڈاکٹر عبد الحکیم نادانی سے اعتراض کرتا ہے - کہ یہ ایک جگہہ بیٹھے ہوئے ہین - کیون ایسا نہین کرتے کہ شہر بشہر گشت کرین - یہ اس کی غلطی ہے - اگر مین جانتا کہ ملکون مین پہرنے سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے - تو مین ضرور ہی ایسا کرتا - حدیث شریف مین دجال کے متعلق آیا ہے - کہ **لا ید ان لاحد بقتالھا** - اس کے ساتھ جنگ کرنے کے ہاتھ کسی کے پاس نہ ہون گے - زمینی اسباب کے ساتھ ہم اس دجل کا مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ زمینی اسباب خود اسکے پاس بہت ہین - ہمارے پاس کوئی ایسا اعلیٰ ہتہیار ہونا چاہیئے - جو اس کے پاس نہ ہو - تب تو ہم فتح پا سکتے ہین - آج کل مخلوق پر دنیا کی محبت حد سے زیادہ غالب ہے - اس کو ہم نکالنا چاہتے ہین - اور اسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے کیونکہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دنیا کی محبت ہی ہے بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہین -

فرمایا - اللہ تعالیٰ نے ہم کو سورۃ فاتحہ مین یہ دعا سکہائی - کہ اے خدا نہ تو ہمین مغضوب علیہم مین سے بنائیو اور نہ ضالین مین سے - اب سوچنے کا مقام ہے کہ ان ہر دو کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین - مغضوب علیہ وہ قوم ہے - جس نے حضرت کے ساتھ عداوت کرنے اور ان کو ہر طرح سے دکہہ دینے مین غلو کیا اور ضالین وہ لوگ ہین جنہون نے ان کے ساتھ محبت کرنے مین غلو کیا اور خدائی صفات ان کو دیدیئے - غرض ان دونون کی حالت سے بچنے کے واسطے ہم کو دعا سکہلائی گئی ہے - اگر دجال ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا - تو یہ دعا اس طرح سے ہوتی - کہ غیر المغضوب علیہم ولا الدجال - یہ ایک پیشگوئی ہے جو کہ اس زمانہ کے ہر دو قسم کے شر سے آگاہ کرنے کے واسطے مسلمانون کو پہلے سے خبردار کرتی ہے - یہ عیسائیون کے مشن ہی ہین جو کہ اس زمانہ مین ناخنون تک زور لگا رہے ہین - کہ اسلام کو سطح دنیا سے نابود کر دین اسلام کے واسطے یہ سخت مضر ہو رہے ہین اور باوجود ایسے سخت صدمات کے دیکہنے کے پہر خیالی اور وہمی باتون کے پیچہے پڑنا اور دجال کو کسی اور جگہ تلاش کرنا غلطی مین داخل ہے - ہمارے سامنے تو ایک ایسا خطرناک دجال موجود ہے کہ اس کی نظیر پہلی امتون مین موجود نہین - کوئی انسانی طاقت اور ہاتھ اس کو زیر نہین کر سکتا - ہان خدا کے ہاتہون سے یہ کام ہوگا یہ کام جو ہمارے درپیش ہے - اور جس کا ہم نے دعوے کیا ہے کہ ہم کسر صلیب کے واسطے آئے ہین یہ ہمارے واسطے **کوئی تہوڑا اسا غم نہیں** - کیونکہ ہمارا اصل کام پورا نہ ہو تو پہر معجزات اور کرامات بہی کچہہ شے نہین ایک طبیب اگر بیمار کا علاج نہین کر سکتا اور بازی اچہی لگا لیتا ہے - تو یہ امر اس کی طبابت کے دعوے کو مفید نہین ہو سکتا - پس ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے وہ یہی ہے کہ کسر صلیب کا کام پورا ہو جائے - دوسرا پہلو غم کا اندرونی قوم کے متعلق ہے جو سیدہی بات کو الٹا سمجہتے ہین - **اور دوست کو دشمن خیال کرتے ہین** - افسوس تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی کی خاطر آنحضرت کے ساتھ بہی دشمنی کرتے ہین اور جو بات آنحضرت کے حق مین تائید کی ثبوت ہو وہ اگر ہم مین پایا جاوے تو اس ثبوت سے بہی انکار کر جاتے ہین مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت کہ اگر رسول خدا تعالیٰ پر اپنی طرف سے کوئی بات بناتا تو فوراً ہلاک کیا جاتا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بڑی دلیل ہے کہ دعوے نبوت کے ساتھ آپ ۲۳ سال تک کامیاب ہی ہوتے چلے آئے بہت سے اکابر نے اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کیا ہے - مگر اب چونکہ یہ دلیل ہمارے سلسلہ کی بہی تائید کرتی ہے اس واسطے اس سے قطعاً انکار کر بیٹہے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کوئی دلیل ہی نہین مفتری بڑی مہلت پا سکتا ہے بعض کہتے ہین کہ یہ دلیل تو ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے خاص ہے - دوسرے انبیاء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہین نادان نہین جانتے کہ کیا دلیل بہی خاص اور مخصوص ہوا کرتی ہے - جو دلیل خاص ہے وہ تو بجائے خود ایک دعوے ہے نہ کہ دلیل - ایسی ہی غلطی عیسائی لوگ کیا کرتے ہین کہ جب کوئی بات یسوع کے متعلق پیش کی جاتی ہے کہ اس نے فلان کام کیون کیا تو کہدیتے ہین کہ وہ تو خدا تہا اور اس کیواسطے جائز تہا جو چاہتا کرتا - بیوقوف نہین جانتے کہ دعوی خدائی تو بجائے خود ایک دعوی ہے نہ کہ دلیل - دعوی بطور دلیل کے کس طرح پیش ہو سکتا ہے - جہوٹا دعوی والا کبہی سرسبز نہین ہوا - کبہی کسی کاذب کو اتنی مہلت نہین ملی جتنی کہ آنحضرت صلعم کو ملی افسوس آتا ہے کہ ہماری عداوت کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہی دشمنی کی جاتی ہے - جو تبدیلی ہم اس وقت قوم کے درمیان چاہتے ہین وہ کسی آسمانی طاقت کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے ورنہ زمینی لوگون کے اختیار مین نہین کہ وہ عظیم الشان کام دکہلائین ابتدائے اسلام مین بہی جو کچہہ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن کا نتیجہ تہا - جو کہ مکہ کی گلیون مین خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگی - جسقدر عظیم الشان فتوحات ہوئے کہ تمام دنیا کے رنگ ڈہنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت صلعم کی دعاؤن کا اثر تہا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تہا کہ جنگ بدر مین صحابہ کے پاس صرف تین تلوارین تہین اور وہ بہی لکڑی کی بنی ہوئی تہین - قوم کو چاہیئے کہ جہان تک ہو سکے - تقوے اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے - تب ہی کچہہ بن سکیگا +

حضرت مخدومی مکرمی مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد ہے کہ

اس نوٹ کو شائع کر دیں۔

بعض احباب کے استفسار پر یہ امر عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ دسواں حصہ آمدن جو انتشار الوصیت کے ماتحت دیا جاوے گا۔ یہ صورت ہوگی کہ جو احباب چاہیں۔ اس دسویں حصہ میں سے لنگرخانہ۔ مدرسہ اور اعانت میگزین کا چندہ وضع کرنے کے بعد بقیہ مجلس کارپرداز کو دیں۔ لیکن ان مدات کے سوا جن کا حساب دفتر میں رہے گا اور کسی مد میں یا کسی رسالہ یا اخبار کی قیمت کا جو روپیہ دیا جاوے گا۔ وہ محسوب نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کی آمد کا دسواں حصہ سات روپیہ ہے۔ تو اُسے اختیار ہے۔ کہ اس میں سے مثلاً ۲ لنگرخانہ میں اور ۱ مدرسہ میں ۱ اعانت میگزین میں دے اور باقی تین روپے مجلس کارپرداز کو دے۔ ایسے احباب کے ناموں کا ایک رجسٹر الگ رہے گا۔ جس میں ان کے متعلق کل حساب و کتاب رہے گا اور قبرستان میں دفن ہونے کے متعلق ان کے وہی حقوق ہوں گے۔ جو وصیت کرنے والوں کے حقوق ہوں گے۔ ایسے تمام احباب کو سرٹیفکیٹ بھی دئے جاویں گے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ باقاعدہ ماہوار یا ششماہی جیسی صورت ہو وہ اپنی آمد کا دسواں حصہ بھیجتے رہیں۔

خاکسار محمد علی

ضرورت

چونکہ شیخ ضیاء اللہ صاحب جو چھ ماہ کی رخصت لیکر آئے ہوئے تھے۔ واپس جانے والے ہیں۔ اس لئے مدرسہ میں ایک گریجوایٹ یا سینیر سرٹیفکیٹ اُستاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں بنام سیکرٹری مجلس ناظم التعلیم آنی چاہیئے۔

شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

درمیان قسطنطنیہ و سینٹ پیٹرسبرگ روسی ممالک کی شورش سے آج کل جو دقتیں اور مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ ان سے وہاں کے باشندے مسلمان عیسائی وغیرہ سب ہی پریشان ہیں۔ اور چونکہ روسیوں کی طرح مسلمانوں کو بھی خطرہ میں گھر جانے کا اندیشہ تھا اس لئے سلطان روم نے ترکی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو حکم دیا ہے کہ روسیوں کی حرکت کی بڑی ہوشیاری سے نگرانی کرتا رہے۔

سلطنت عثمانیہ کی چونگی سلطنت عثمانیہ کے محصول چونگی میں فیصدی تین۔ بڑھانے کے متعلق جو وعدہ زیر بحث تھا باب عالی نے اس کے تمام شرائط منظور کر لئے ہیں۔ وزارت خارجہ نے محاصل کا اندازہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زیادتی کی وجہ سے تنہا انگریزی تجارت سے کم از کم ایک لاکھ ۸۷ ہزار ۵۰۰ پونڈ کی رقم عثمانی حکومت کے قبضہ میں آیا کرے گی۔

[illegible] سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ ایک شفاخانہ مخصوص اشرف میں [illegible] کے لئے تعمیر ہو اور [illegible] حکم دیا ہے۔ [illegible] جاری کی [illegible] کا [illegible] اور [illegible] سے اہم مقام ہے۔

مصر [illegible] کہ مصر میں انگریزی فوج [illegible] ہزار [illegible] کرے گی۔

چین [illegible] ہزار مسلمان [illegible] چینی شہر خولجیہ کا ایک [illegible] مسلمان [illegible] کرتا ہے اور [illegible] اسلامی اخبار الفت کے کارخانہ میں [illegible] گیا۔ خولجیہ سے حجاز ریلوے کے لئے معقول چندہ جا چکا ہے۔

روسی مسلمان اپنی اصلاح میں آج کل بڑی سرگرمی سے ساعی ہیں۔ [illegible] ایسا نہیں گذرتا جس میں مصری اخبارات سے ان کی کسی مساعی جدیدہ کا ذکر نہ کیا ہو۔

ایک نامہ نگار [illegible] ہے کہ تاج محل آگرہ کے مینار بہت [illegible] لرزان ہو گئے ہیں اور [illegible] کمال ہے کہ جس [illegible] پایا جاوے صرف وہی [illegible] کے مقابل کا مینار بھی اس کی حرکت پر متحرک ہو جاتا ہے۔

پچھلے ہفتہ میں ترکی جہاز موسوم بہ بزم عالم و تیر مژگان۔ عبد القادر جو حال ہی میں خرید کئے گئے ہیں۔ فوج لے کر جدہ کو جاتے ہوئے نہر سویز سے گذرے۔ پہلے میں ڈھائی ہزار سپاہی تھے اور دوسرے پر ڈیڑھ ہزار اور تیسرے پر ڈھائی ہزار۔

قازان مخبری اخبار لکھتا ہے کہ مسلمانان قبرص میں بھی کچھ کچھ زندگی کے آثار محسوس ہونے لگے ہیں۔ ابھی سے تعلیم کی طرف متوجہ نظر آتے ہیں حال میں امراء اور متمولین نے ایک عام جلسہ کرکے غریبوں اور محتاجوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے واسطے یہ تجویز کی کہ انہیں بھی مدارس عالیہ ترکی میں بغرض تعلیم چندہ سے بھیجا جایا کرے۔ تاکہ وطن میں وطن پرستوں اور قومی خدمت کرنے والوں کی کافی تعداد پیدا ہو سکے۔

قسطمونی میں بیادگار عہد جلوس سلطانی ایک ابتدائی مدرسہ اور ایک نارمل سکول کھولا گیا اور بحکم سلطانی بروصہ کے مضافات قرق آغاچ میں ایک ایک مڈل سکول اور ایک ہائی سکول کا افتتاح بھی اسی دن ہوا۔

علاقہ طرابزون کے ایک گاؤں کرہ سون کی مسجد کے واسطے سلطان المعظم نے جیب خاص کے صرف سے عمدہ قسم کا آہنی فرش طیار کرا دیا ہے۔

۱۱ اگست کو تمام سفرائے دول نے اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے سلطان کی مزاج پرسی کی رئیس التشریفات نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جلالتمآب کی طبیعت رو بصحت ہے۔

تازہ تار ہے کہ ۱۳۔ اگست کو جناب ممدوح نے سفراء کو شرف ملاقات نہ بخشا۔ کیونکہ طبیعت قدرے ناساز تھی۔

مشیر الدولہ جدید صدر اعظم ایران کی عمر تقریباً ۶۲ سال کی ہے اور آپ نے آج تک کبھی یورپ میں قدم نہیں رکھا۔ لیکن معہذا آپ اس قدر عالی دماغ اور ہوشمند ہیں۔ کہ آپ ہی نے ایران میں یورپین طرز نظام قائم کیا اور طہران میں علمی و سیاسی کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور اپنی وزارت خارجہ کے زمانہ میں یہ تجویز پیش کی کہ سیاسی عہدہ کسی کو اس وقت تک نہ دیا جاوے جب تک کہ وہ یورپین مدارس میں چند سال نہ گذار چکا ہو۔

انتخاب الاخبار

امیر صاحب کے ہمراہ کابل کے مشہور مدبران سردار عبدالقدوس خان مرزا حسین خان بھی ہوں گے۔

حضور لیڈی منٹو دہلی مین وکٹوریہ زنانہ ہسپتال کھولینگی اور ایک زنانہ ہسپتال کی بنیاد رکہی۔

پچھلے ہفتے ہندمین اڑہائی ہزار سے زیادہ فوتیان طاعون سے تھین شہر پونا ۳۹۹۔

کولمبو میں چار ہزار ٹن کے ذخیرہ کیروسین مین آگ لگی سب راکھ ہوگئے۔ بخوبی بیمہ شدہ تہا۔

روس مین جمعرات کو ایک سرکاری حکم نافذ ہوا۔ اس مین گورنمنٹ کی پالیسی واضح کی گئی ہے۔

انقلاب پسندوں کے جرائم زیادہ سختی سے مٹائے جاوین گے۔ اور اصلاحین فیاضی سے جاری کیجاوینگی اس سرکاری اعلان مین وعدہ دیاگیا ہے کہ تمام یہودی فضول بندشوں سے آزاد کئے جاوین گے۔

ایک اور نمایان وعدہ بھی دیاگیا ہے وہ یہ کہ پرلینڈ وصوبجات بالٹک کو بھی پارلیمنٹ دی جاوین گی۔

آخیر مین لکہا ہے کہ انتظام پولیس اور دیگر سرکاری محکموں مین ضرور اصلاحین کرین گے۔

در بنگہ مین دو ہزار گاؤن طوفان سے برباد ہوگئے

انتقال | مارہرہ ضلع ایٹہ کے مشہور صوفی بزرگ سید شاہ ابو الحسین صاحب کا یکم ستمبر کو انتقال ہوگیا۔

سیلاب ۔ دریائے ہگلی کے غیر معمولی چڑہاؤ کی وجہ سے کلکتہ کے جنوبی حصہ مین سیلاب آیا ہوا ہے۔

طاعون :- ہفتہ مختتمہ یکم ستمبر کے اندر طاعون سے ۲۵۲۲ موتین ہوئین - بمبئی ۱۳۸۸ پونا ۳۹۹ - وسط ہند ۳۰۳ (زیادہ تعداد شہر اندور مین) صوبجات متحدہ ۲۵۰ - وسط ہند ۱۹۰ - بنگال ۱۱۵ - برہما ۱۱۲ - ریاست میسور ۱۰۳ -

ازالہ حیثیت ۔ کلکتہ کے ورنیکلر روزانہ اخبار سندیسلہ کے ایڈیٹر پر کلکتہ کے ایک کارخانہ کے منیجر مسٹر ملکم نے ازالہ حیثیت کا دعوی دائر کرلیا ہے

ہڑتال | کھڑک پور مین بنگال ناگپور ریلوے کے ۱۵ ہزار آدمی ہڑتال پر ہین۔ مگر کوئی سخت حادثہ پیش نہیں آیا۔

جوتی چور ۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ شہزی مسجد لاہور مین ایک جوتی چور پکڑا گیا جس نے ایک نمازی کی نئی جوتی جو قریباً چار روپیہ کی ہوگی۔ چرائی تہی۔ ہر روز اس مسجد مین دو تین جوتے چوری ہوتے ہین۔ خادم مسجد نے بڑی کوشش کی کہ اس کو کوتوالی مین پہنچایا جاوے۔ مگر لوگوں نے اس پر رحم کر کے اس کو چہوڑوا دیا۔ (پیسہ اخبار)

سیلاب | بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عالی جناب حضور مقدس علیہ الصلوۃ والسلام

یہ نیاز مند آج ۱۴ دن کے بعد دورہ سے واپس آیا ہے۔ جمعہ کو ۳۱ - تاریخ اس قدر بارش ہوئی۔ کہ کچھ ٹہکانہ نہین رہا۔ رعیہ سے پسرور قریباً ۱۹ کوس ہے۔ دس گھنٹہ مین یہ سفر طے کیا۔ چاروں طرف عالم آب تہا۔ سڑکوں پر پانی گھٹنوں گھٹنوں بہتا تہا دس گھنٹہ تک بارش رہی۔ سڑکوں کے ناقابل گذر ہوجانے کی وجہ سے دورہ ملتوی ہوا۔ مجھے بار بار یاد آتا تہا۔ اور بڑے ذوق سے دوہراتا تہا۔ آسمان سے برساؤن گا۔ زمین سے اگاؤن گا۔ آندہیان چلین گی۔ زلزلے آئین گے۔ اب ایک حصہ تو پورا ہوگیا۔ خدا جانے اور پردۂ غیب مین کیا ہے۔ اللہ ہم عاجزوں پر رحم کرے اور اپنی حفاظت مین رکھے حضور عالی وقت دعا ہے۔ اس عاجز کے حق مین دعا فرماوین۔ کہ اللہ تعالے ہر ایک آفت سے بچاوے اور ایمان سلامت رکھے۔ اور اگر موت ہی جلد ہی مقدر ہے۔ تو حضور کے ساتھ یقین کامل اور صدق تام کی حالت مین موت ہو۔

خاکسار عاجز میر حامد شاہ از سیالکوٹ

آئندہ موسم حج مین ہندوستان کے مسلمان حاجیون کو رستے مین صرف پانچ روز کا کوارنٹین ہوگا۔

یہ اس شرط پر ہوگا کہ مسافرون کا ڈس انفکشن ہوچکا ہے ورنہ وہی پرانی مشکل ہوگی۔

لندن مین خیال کرتے ہین۔ کہ امیر صاحب کابل کا ہندوستان آنا محض معمولی بقعہ ہے۔

روس کے زیر ہونے سے سرحد افغانستان محفوظ ہے لہذا اب امیر کو کسی قسم کا خطرہ نہین ہے۔

حیدرآباد کے متصل دریائے سندھ کی طغیانی سے بہاری بند ٹوٹ گیا۔ طوفان پانی سے عظیم تباہی۔

فرنگی ڈاکٹر بیرنگ نے جو علاج تپدق کا ایجاد کیا تہا وہ تجربہ مین سراسر ناقص ثابت ہوا۔

جس مریض کا علاج ڈاکٹر بہرنگ کے ... کیا تہا اس کا مرض بعد علاج اور بہی ابتر ہہا۔

خاص سینٹ پیٹرزبرگ مین جمعہ کو انقلاب پسندون کی کمیٹی تہی۔ روسی گورنمنٹ کے تازہ اعلان پر غور کی گئی۔ قرار پایا گیا کہ قتل اور دہمکی کی پالیسی جاری رکہی جاوے۔ جب تک کہ گورنمنٹ نیچا نہ دیکہیگی نہین چہوڑین گے۔

یہ بہی قرار پایا کہ روس کے تمام بڑے بڑے وزرا قتل کئے جاوین۔ ہر ایک کو ایک ایک کام دیاگیا ہے حیران ہین کہ پولیس ایسے جلسون کا پتہ نہین لگا سکتی ہے۔ ان کا خفیہ محکمہ ہے۔ مطبع ہے۔ ملازم مین ضابطہ ہے۔

اس کے بعد اور خبرائی۔ روسی اخبار لکہتے ہین۔ کہ صوبجات مین مالی حالت نہایت تاریک۔ خزانہ خالی دہقان لوگ فرنٹ ہیں اور چہوٹے بڑے زمیندار بہی ٹیکس نہین دیتے۔ تحصیلدار بہی پریشان ہین۔

لندن کے اخبار سینڈرڈ کا نامہ نگار مسٹر فریزر ان دنون وارسا مین ہے۔ وہان گرفتار کیاگیا ہے۔

فرانس کے لاٹ پادریوں پر پوپ بہت خوش ہین انکی فرمان برداری پر ناز کرتے ہیں۔

پوپ نے فرنچ پادریوں کو برکت کا خط بہیجا اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ اس پر پادریوں کا خون بڑہ گیا پادری لوگ فرنچ گورنمنٹ کے قانون کی کچھ پرواہ نہ کرین گے۔ بدستور پوجا کرین گے۔ سرکار کیا کریگی۔

وہ سرکار کو اجازت دین گے کہ جو چاہے کرے لیکن اپنا طریق نہ چہوڑین گے۔ اسی پر سب متفق ہین۔

چین مین باکسرون کی شورش

مراسلہ مظہر ہے کہ وادی یانگسی کے لوگوں مین اضطراب کے آثار نمایان ہین۔ ملک کے اندر سفر کرنا خالی از خطرہ نہین - وے ڈو یو مین بے چینی نمایان ہے -

باکسرون کا ایک گروہ قصبہ تسایونہ سین پر حملہ آور ہوا - اور شہر پر قبضہ کرلیا۔ مشنریوں اور دیسیون نے یامین مین آکر پناہ لی ہے -

ایک جرمن لفٹنٹ سفر کرتا ہوا اس شہر مین پہنچا اور چینی سپاہیون کو ساتھ لے کر حملہ کیا - باکسر لیڈر قتل کئے گئے اور باقیماندہ لوگون کو بھی منتشر کردیا -

---

بدرِ صادق

۲۴- رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳- ستمبر ۱۹۰۶ء

تشحیذ الاذہان

ذہنوں کا تیز کرنا۔ حیوانات کو خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ ان کو طبعاً وہ تو تیں اوراک اور فہم کی عطا کی جاتی ہیں جن میں چندان کمی بیشی کی گنجائش نہیں رکھی جاتی۔ لیکن انسان کو خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اس کے ذہن کے واسطے ترقی اور نشو ونما کا ایک بڑا وسیع میدان اس کے آگے ہر وقت کھلا موجود ہے۔ انسانی ذہن کو اگر کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو وہ اور بھی ترقی کرتا ہے۔ اس کی تازہ مثال اس امر میں موجود ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایک کل بناتا ہے۔ تو دوسرے اس میں ہر وقت کانٹ چھانٹ کرکے کچھ نہ کچھ ترقی کی راہ نکالتے رہتے ہیں اور انہیں پرانی کلوں میں زیادتی اور ترقی کے واسطے آئے دن گورنمنٹ گزٹ میں نئے نئے ایجاد رجسٹری ہوتے رہتے ہیں۔ غرض انسانی ذہن بہت ترقی کرسکتا ہے۔ اور انسان کا فرض ہے۔ کہ اس کو اس ترقی میں پورا حصہ لینے میں امداد دے۔ اس کام کو بچوں اور نوجوانوں کے درمیان بہم پہنچانے کے لئے اس جگہ ایک انجمن کوئی چھ سال سے قائم ہے۔ جس کی موجودہ صورت میں کہہ سکتا ہوں کہ سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کی شکل میں جلوہ نما ہو رہا ہے۔ اس انجمن کے لائق اور معزز رکنوں نے ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو اس انجمن کا سالیانہ جلسہ منعقد کیا۔ جو پورے آب وتاب کے ساتھ قریب چار گھنٹہ میں ختم ہوا۔

صدر جلسہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب تھے جن کے وسیع اخلاق کی ہمدردی بچوں اور نوجوانوں کو بھی اپنے احسان اور شفقت کے پروں کے نیچے لئے ہوئے ہے۔ اور حاضرین جلسہ میں احباب ساکن قادیان مدرسہ کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ باہر کے آئے مہمان بھی شامل تھے۔ سب سے اول قاری صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سنایا جو دلوں سے انقباض کے قفل توڑتا تھا۔ اس کے بعد صاحب صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ جس سے مختصراً چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اس انجمن سے مجھے ہر طرح سے خوشی ہے اور کوئی پہلو رنج کا نہیں۔ خوشی کے اسباب میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ بچپن سے جن باتوں کی مجھے خواہش رہا کرتی تھی۔ کہ وہ اس طرح سے ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے ان سب کو اپنے فضل و کرم سے پورا کیا۔ ان میں سے ایک یہ انجمن بھی ہے گو درمیان میں اس میں ایک وقفہ ہو گیا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ یہ وقفہ بہرحال فائدے کے واسطے ہے۔ اور ترقی کا موجب ہے۔ نہ کہ کسی نقصان کا باعث۔ اللہ تعالیٰ کے صفات میں سے دو صفتیں القابض۔ الباسط ہیں۔ بعض صفات الٰہی اس قسم کی ہیں۔ کہ ان کو اکیلا نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ دونوں نام اکٹھے لینے چاہیں۔ جیسا کہ النافع الضار ہے۔ ایسا ہی القابض الباسط ہے۔ اللہ تعالیٰ جو کچھ ہم سے لیتا ہے۔ اُسے بہت زیادہ کرکے ہم کو واپس دیتا ہے۔ قبض جو ہے وہ بسط کے لئے ہے۔ اور اس واسطے بڑے فضل کا موجب ہے۔ دن کو ہم کام کرتے ہیں رات کو ایک قبض ہوتا ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی کامل حکمت سے ہے۔ اس انجمن کے ابتدائی سرگرم ممبر شیخ عبد الرحمان قادیانی تھے۔ جن کو اس درمیانی وقفہ سے بہت صدمہ پہنچا تھا۔ اور اب ان کو بالخصوص خبر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔

دوسرا موجب خوشی کا اس انجمن کے معاملہ میں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود اس کا نام تشحیذ الاذہان رکھا۔ تیسرا موجب خوشی کا یہ ہے کہ اس کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے میاں محمود احمد کے دل میں جوش ڈالا۔ محمود کے مبارک لفظ میں خود ایک نیک فال ہے۔ اس قسم کا تفاؤل درست ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تفاؤل لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کفار نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا اور آپ نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔ تو کفار عرب نے آپ کے قتل کے واسطے انعام مقرر کیا کہ جو کوئی آپ کو قتل کرے اُس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جاوے گا عرب کے مفلس قلاش اور اوباش لوگوں سے اتنا بڑا انعام کیا کچھ نہ کرا سکتا تھا۔ ہر ایک کے دل میں اس انعام کے حاصل کرنے کے واسطے ایک جوش پیدا ہوا تھا اور سب چاروں طرف دوڑ پڑے۔ اُن میں سے ایک شخص بریدہ نام ستر آدمی ساتھ لے کر مدینہ کے راستہ میں جا پہنچا۔ جہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ اپنے رفیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جا رہے تھے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ یہ شخص بریدہ ہے۔ تو آپ نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہمارے واسطے ٹھنڈک ہے اور کوئی تکلیف نہیں۔ لفظ بریدہ سے جو بَرَدَ سے نکلا ہے۔ آپ نے تفاؤل لیا۔ پھر وہ شخص سامنے آیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ من انت تو کون ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ اسلم تب آپ نے فرمایا کہ بس ہم سلامت نکل گئے کوئی دشمن ہم کو گرفتار نہ کرسکیگا۔ تب بریدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ من انت۔ تو آپ نے جواب دیا

محمد بن عبد اللہ رسول اللہ

میں محمد ہوں۔ عبد اللہ کا بیٹا۔ اور اللہ کا رسول بریدہ پر آپ کے اتنا ہی فرمانے کا ایسا اثر ہوا کہ بمعہ اپنے ستر آدمیوں کے اُسی جگہ مسلمان ہو گیا اور اپنی پگڑی اتار کر ایک بانس پر باندھی اور اس کا جھنڈا بنا کر آپ کے آگے آگے مدینہ تک گیا غرض اس قسم کا تفاؤل جائز ہے اور یاد رکھو۔ کہ ہر ایک امر میں جو شروع کیا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ مشکلات ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن جو شخص ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُس کے کام میں برکت دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ادھر کوئی کام شروع کیا جاوے اور اُسی وقت اس کا نتیجہ بھی حاصل ہو جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر مشکلات کا سامنا کیا تھا۔ یوسف ہی کی مثال بچوں کے واسطے کافی ہے کہ وہ بھی بچہ تھا جب سے اُس پر تکالیف وارد ہونے لگیں۔ یہ اجتماع بہرحال مفید ہے۔ تم دعاؤں میں لگے رہو اور نفس کا مقابلہ کرو۔ اس انجمن کا ہونا مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچوں کے واسطے من جملہ ان فوائد کے ہے۔ جو یہاں کے طلباء کو حاصل ہے۔ ایک زمانہ آئیگا کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیجا وہ بہت افسوس کرینگے۔ تم دعا میں مصروف رہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں برکات عطا کرے۔

بدر قادیان
۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ تبت

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ نمبر اخبار میں الفاظ تبت اور یدا کے معانی اور تشریح بیان کی گئی ہے اور ابولہب کا کچھ مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ سو جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے اور دکھ دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ربیعہ بن عباد سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ دیکھا تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتدائے زمانہ رسالت میں دیکھا کہ آپ سوق ذی المجاز میں کہہ رہے تھے۔ اے لوگو! تم لا اله الا الله کہو تو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے اور آپ کا وعظ سن رہے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک شخص سرخ چہرے والا اور احول لوگوں کو بہکاتا تھا کہ یہ شخص صابی ہے۔ اور جھوٹ بولتا ہے۔ جدھر آنحضرت جاتے وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا ... اور لوگوں کو بہکاتا کہ یہ شخص تم کو لات اور عزیٰ کی عبادت سے منع کرتا ہے۔ اس کے پیچھے مت جاؤ۔ اور اس کی پیروی نہ کرو۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تبلیغ کی تو اس نے سختی سے انکار کیا۔ تب آپ نے خیال کیا کہ یہ متکبر آدمی ہے۔ لوگوں کے سامنے اس کو سمجھانا مفید نہیں پڑتا۔ شاید کہ اس کو علیحدگی میں سمجھایا جاوے۔ تو ہدایت کے راہ پر آجاوے اور جہنم میں گرنے سے بچ رہے۔ اس واسطے آپ رات کے وقت اس کے مکان پر گئے۔ اور ایسا کرنے میں آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی سنت کو ادا کیا۔ کیونکہ حضرت نوح نے کہا تھا کہ انی دعوت قومی لیلاً ونہاراً میں نے رات کے وقت بھی انہیں تبلیغ کی اور حق کی طرف بلایا اور دن کو بھی بلایا۔ جب آنحضرت اس کے مکان پر پہنچے تو کہنے لگا کہ شاید آپ نے دن کے وقت جو کچھ کہا تھا۔ اس کے متعلق عذر کرنے کے لئے اس وقت آئے ہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ادب سے بیٹھ رہے۔ اور اسے اسلام کی طرف بہت تبلیغ کی پر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے زمانہ بعثت میں تبلیغ عام طور پر نہ کرتے تھے۔ یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ اپنے قریبی قبائل کو آنے والے عذاب سے ڈرا۔ تب آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور پکارا۔ اے آل غالب۔ تب قبیلہ غالب کے لوگ جمع ہو گئے۔ اور ابولہب نے کہا۔ اے آل غالب آ گئے۔ اب بتا تیرے پاس کیا ہے۔ تب آپ نے پکارا۔ یا آل لوی۔ اس وقت قبیلہ لوی جمع ہوا۔ پھر ابولہب نے وہی کلمات کہے تب آپ نے آل مرہ کو پکارا۔ اسی طرح کعب آل کلاب اور آل قصی کو پکارا۔ ہر دفعہ ابولہب ایسا ہی کہتا رہا۔ جب سب جمع ہو گئے تب آپ نے فرمایا۔ ان الله امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین وانتم الاقربون اعلموا انی لا املک لکم من الدنیا حظاً ولا من الآخرۃ نصیباً الا ان تقولوا لا اله الا الله فاشهد بها لکم عند ربکم۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی قبائل کو ڈراؤں۔ سو تم میرے قریبی ہو۔ تم یاد رکھو کہ میں نہ دنیا میں تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہوں اور نہ آخرت سے تمہیں کچھ حصہ دلا سکتا ہوں۔ جب تک کہ تم اس بات پر ایمان نہ لاؤ کہ معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں اگر تم میرا یہ کہنا مان لو۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس معاملہ میں میں تمہارے توحید کی شہادت دوں گا۔ ابولہب نے یہ کلمہ سنکر کہا تبا لک الهذا دعوتنا۔ تجھ پر ہلاکت ہو کیا اسی واسطے تو نے ہم کو پکارا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور وہی ہلاکت کی بد دعا جو ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی تھی الٹ کر خود اسی پر پڑی۔ یہ ایک مباہلہ تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کافر نے کیا تھا اور اس قسم کے مباہلوں کی مثالیں خود اس زمانہ میں بھی کئی ایک قائم ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی غلام دستگیر قصوری کا مباہلہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ کیا تھا اور ایک کتاب میں لکھا تھا کہ اگر وہ جھوٹے ہیں۔ تو وہ ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کو جھوٹا کہنے میں میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں۔ چنانچہ اس کے بعد بہت جلد وہ ہلاک ہو گیا۔ ایسا ہی علی گڑھ کا مولوی اسمٰعیل مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے ہلاک ہوا اور ایسا ہی جہلم والا چراغ دین عیسائیوں کا دوست اور خود مسیح ہونے کا مدعی وہ بھی مباہلہ کے بعد واصل جہنم ہوا۔ پھر آجکل ڈاکٹر عبد الحکیم نے اس مباہلہ میں پیش دستی کر کے حضرت مسیح موعود کے حق میں تین سال کے اندر مر جانے کی پیشگوئی کی ہے۔ دنیا عنقریب دیکھے گی کہ اس کا یہ کہنا کس کو جھوٹا اور کس کو سچا ثابت کر کے دکھا دیتا ہے۔ مگر جن بد قسمتوں نے پہلے اس قدر واقعات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ اب کیا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔

وتب اور ہلاک ہو گیا وہ۔

یہاں تک اس سورۃ شریف کی اول آیت کے الفاظ کے معانی اور تشریح ہو چکی۔

تبت یدا ابی لہب وتب۔ ہلاک ہوں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ۔ ہر دو ہاتھ سے مراد اس کا سارا وجود ہے یا اس کا دین اور دنیا۔ یا اس کی اولاد ہے۔ کیونکہ اس کو نہ دنیا میں کوئی آرام پہنچا نہ دین کے معاملہ میں اس کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی۔ ہر طرف سے وہ خائب و خاسر ہی رہا۔ ابن عقاب نے لکھا ہے کہ تبت کے معنے صفرت ہیں یعنی خالی رہے۔ ہاتھوں کی طرف اشارہ اس واسطے کیا ہے کہ اس کا خیال تھا کہ میرا ہاتھ غالب رہے گا۔ اور میں رسول اللہ کے مقابلہ میں فتحمند رہوں گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کو عذاب کے

ساتھ جلد موت دی۔ بعض نے لکھا ہے کہ ۔تبت سے اشارہ اس کے بیٹے عتبہ کی طرف ہے اگر بیٹے کی طرف اشارہ ہو تو بیٹے کی ہلاکت بھی باپ کی ہلاکت ہے اور واقعات یہ ہیں کہ دونوں ہلاک ہوئے تھے۔
اس کے بیٹے عتبہ کا ذکر ہے کہ وہ تجارت کیواسطے شام کو گیا ہوا تھا۔ وہاں سے اہل قافلہ کے ذریعہ سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ تم محمدؐ کو جاکر کہدینا کہ میں اُس وحی کا کافر ہوں جو تم پر اُتری ہے اور شرارت میں ہمیشہ مبالغہ کیا کرتا تھا۔
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بدعا کی تھی۔ کہ اللھم سلط علیه کلباً من کلابك
چنانچہ ایک جنگل میں شیر نے اُسے پھاڑ کھایا
الغرض ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سخت دشمن تھا۔ ہمیشہ ایذادہی کے درپے رہتا تھا اور آپکے حق میں ہلاکت کی بددُعا کیا کرتا تھا وہی بددعا بالآخر الٹ کر اُس کے اپنے سر پر جا پڑی اور وہ دین و دنیا میں خائب خاسر ہو کر ہلاک ہو گیا۔

ما اغنی عنه ۔ نہ کفایت کیا اُس سے۔ اُس کے کسی کام نہ آیا۔ ہیچ دفع نہ کرد ازاو۔

ماله وما کسب ۔ اس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔ ما کسب ۔ کے معنے ہیں جو کچھ اس کی کمائی ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد اس کی اولاد ہے
ما اغنی عنه ماله وما کسب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کوئی چیز اُس کے کام نہ آئی۔ خدا کے عذاب سے نہ اس کو اپنا مال چھوڑا سکا اور نہ اس کی اولاد اس کے کسی کام آئی۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ باوجود مالدار ہونے کے اور صاحب اولاد ہونے کے اور قوم کے درمیان معزز ہونے کے اس کی تمام کوششیں جو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کر رہا ہے۔ سب کی سب اکارت جائیں گی۔ وہ اپنی کسی کوشش میں کامیاب نہ ہوگا بلکہ ایک نامرادی کی موت مرے گا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے، کیونکہ یہ آیات ایسے وقت نازل ہوئی تھیں۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ شریف میں رہتے تھے۔ اور صرف چند آدمی آپکے ساتھ تھے اور بظاہر کوئی رعب آپکا لوگوں پر نہ تھا۔ بلکہ سب لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے اور ایذا دیتے اور تمام قوم آپکی دشمن تھی اور اپنے کیا بیگانے سب بگڑے ہوئے تھے۔ کوئی شخص مسلمانوں میں داخل ہونے کی جرأت بمشکل تمام کر سکتا تھا۔ جو مسلمان ہو جاتا۔ وہ بھی اپنے آپ کو خفیہ رکھتا۔ غرض ایسے وقت میں جب کہ دنیا دار بنظر بظاہر حالات کر کے یہ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ سلسلہ ایسا کمزور ہے کہ آج ٹوٹا یا کل ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ خدا تعالے ہم کو کامیاب کرے گا اور یہ اشد دشمن ابولہب جیسا قوم کا سردار بھی نامرادی کے گڑھے میں گر جائے گا۔ یہ خدا تعالے کے عجائبات کے نمونے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ اپنے بندوں کی سچائی دنیا پر روشن کر دیتا ہے اور وہ دکھلا دیتا ہے کہ بے شک یہ اس کی طرف سے مبعوث ہے۔ ورنہ ایک انسان عاجز کا یہ حوصلہ نہیں کہ ایسی بے کسی اور بے بسی کے وقت میں اتنا بڑا دعوے کرے۔ خدا تعالیٰ ظاہر میں لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا پر وہ اپنے عجائب در عجائب کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔ جس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب قادیان کے گاؤں میں ایک گوشہ نشین شخص تھے۔ اور ایک مہمان بھی کبھی آپ کے پاس نہ آتا تھا اور رات دن تنہائی میں خدا کی عبادت کرتے ہوئے گزرتی تھی۔ اس وقت خدا نے یہ الہام کیا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے اور دور دور سے تحائف اور ہدایا بھی تیرے لئے لائیں گے۔ اس وقت ممکن ہے۔ کہ خود ملہم کو بھی اس پر تعجب ہوا ہو۔ کہ مجھے تو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی جانے اور میں تو اس کو دوست رکھتا ہوں کہ خلوت میں بیٹھا رہوں اور اپنے خدا کی عبادت میں مصروف رہوں۔ یہ کیا بات ہے کہ دور دور سے لوگ آئیں گے اور تحفے تحائف بھی لائیں گے مگر قدرت خداوندی اسی طرح سے ہے کہ جو دنیا کو خدا کے واسطے لات مارتا ہے۔ دنیا اسی کی خادم بنائی جاتی ہے اور جو اُس کے پیچھے دوڑتا ہے وہ اس کے آگے سے بھاگتی ہے۔ اور اس کو ہمیشہ حسرت اور ناکامی کی حالت میں رکھتی ہے۔

سیصلی نارا ۔ جلد داخل ہوگا آگ میں۔ زود باشد کہ درآید بآتش۔ عنقریب آگ میں ڈالا جائیگا۔ نار سے مراد دو طرح کی آگ ہے۔ اول۔ اسی دنیا میں نامرادی اور ناکامی کیساتھ ہلاکت کی آگ کہ باوجود رات دن کی جان توڑ کوششوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا اور وہ ترقی ہر وقت اُس کے دل کو ایک سوزش اور جلن میں ڈالتی تھی اور آخر اس کی موت بھی طاعون سے ہوئی جو کہ ایک عذاب کی موت ہے اور اس دنیا کے عذاب کے ساتھ آخرت کے عذاب کی بھی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا سچا ہونا مرادوں کے پورا ہو جانے سے ثابت ہوتا ہے۔

ذات لھب ۔ شعلوں والی۔ وہ آگ جس سے شعلے نکلتے ہیں۔ اس جگہ لہب کے لفظ میں یہ خوبی ہے کہ خود اس کا نام بھی ابولہب تھا جو کہ اس نے تکبر و غرور کے سبب پسند کیا ہوا تھا۔

یہاں آیت شریف پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری آیت تو صیغہ ماضی میں بیان کی گئی ہیں کہ وہ ہلاک ہو گیا اور اس آیت شریف میں صیغہ استقبال استعمال کیا گیا ہے کہ وہ آگ میں داخل ہوگا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ سو واضح ہو کہ دراصل یہ ایک پیشگوئی ہے اور جس وقت سنائی گئی اس وقت ابولہب چنگا بھلا تھا اور بڑے زور میں تھا۔ اور قوم میں معزز تھا اور آنحضرت ایک بے کسی اور بے بسی کی حالت میں تھے۔ لیکن اللہ کے رسول کی تکالیف کو دیکھ کر آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ ان تکالیف کا اب خاتمہ ہو جاوے اور ابولہب ہلاک ہو جاوے چونکہ کوئی کام زمین پر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہووے اس واسطے جس امر کا فیصلہ آسمان پر ہو جاوے۔ اسکو ہو گیا ہوا بتایا جاتا ہے کیونکہ وہ خدا کا حکم ہے اور یقینی پیشگوئی ہے اور حتمی وعدہ ہے اس واسطے پہلے سے منادی کی گئی کہ ابولہب ہلاک ہو گیا۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبدالمطلب کا غلام تھا۔ اور ہمارے گھر میں اسلام داخل ہو چکا تھا کیونکہ حضرت عباس مسلمان ہو چکے تھے اور ام الفضل بھی اسلام میں داخل ہو گئی تھی۔ اور میں بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ لیکن ہم لوگ قوم سے ڈرتے تھے اور عام طور پر اپنے اسلام کو ظاہر نہ کرتے تھے کہ زمانہ ابتدائی تھا اور لوگ سخت دکھ دیتے تھے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ابولہب خود نہ گیا تھا۔ بلکہ اپنی جگہ اور آدمیوں کو بھیجدیا تھا۔ جب خبر آئی۔ کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ تو ہمیں قوت پیدا ہوئی اور ہم بہت خوش ہوئے میں اور ام الفضل ایک جگہ بیٹھے تھے اوپر سے ابولہب آیا اور وہ بھی بیٹھ گیا۔ اتنے میں ابوسفیان جنگ سے واپس آیا۔ ابولہب نے اُس سے جنگ کی کیفیت پوچھی ابوسفیان نے من جملہ اور باتوں کے بیان کیا کہ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے مقابلہ میں کچھ گورے رنگ کے سوار بھی تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان میں تھے۔ میں نے کہا کہ وہ خدا کے فرشتے تھے میرا یہ کہنا تھا کہ ابولہب اٹھا اور مجھے مارنے لگا لیکن ام الفضل نے مجھے چھڑا لیا اور ابولہب کو مارا اور لعنت ملامت کی اس کو سات دن بعد اس کے ہاتھ پر ایک پھوڑا نکلا۔ اور اسی سے مر گیا۔ فی النار والسقر۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

وصیت

مفصلہ ذیل وصیت سیکرٹری صاحب انجمن اشاعت اسلام نے برائے اشاعت بھیجی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) مَیں کہ مَیں فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن سراوہ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ کا ہوں۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۷۔ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور اپنے قلم سے لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین اُن ہدایات کو جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہون۔ اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آئندہ شائع ہوں گی۔ مَیں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اُن تمام ہدایات ضابطہ قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے متعلقہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو کھیوٹ ۶۲ للعہ بگھہ اراضی ہری جھبی ... واقع موضع سراوہ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ مین نصف سے قدرے زیادہ ہے جس پر اس وقت تک میرا مالکانہ قبضہ ہے اور میرے حصہ میں سے دوسرے کو مداخلت نہیں اور اس وقت تک ہر طرح کی بار کفالت سے بری ہے میں آج کی تاریخ اس جائداد کے جملہ ٹکڑوں کے حصہ ۱/۱۰ کو معہ جملہ حقوق کے یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائداد اس وقت جسکی قیمت عام خرید و فروخت کے شرح سے مبلغ ... روپیہ کی ہے اور میری جو ... میری جائداد ہے۔ یہ وصیت کردہ جائداد اُن کی دسوان حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہاموں کو قبول کرکے یہ وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد ... اس جائداد کو فروخت کرکے اس کی قیمت ... یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو ... کی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں آج کی تاریخ کے بعد کوئی اور جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ تو اس ... کی بقدر دسوان حصہ کے انجمن مقبرہ بہشتی کے نام وصیت سمجھی جاوے گی۔ اور اس وقت دو مکان پختہ و خام رہائشی جو قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ میں واقع ہیں۔ کرایہ پر آباد کرائے جاوین گے۔ دیہات مین رسم نہیں۔ کرایہ پر کوئی آباد نہیں۔ اور کسی معقول قیمت کو فروخت ہوتا ہے۔ اس اپنی پس ماندگان کو جو حسب ذیل ہیں۔ ان کی رہائش کے واسطے مستثنٰی کرتا ہون۔ ان ہر دو مکان کا کوئی حصہ اس وصیت ہذا مین درج نہیں ہے۔ فرزند دختر۔ زوجہ۔ اس کے سوا جو اور جائداد مین پیدا کروں جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ۵ مین وصیت ہذا مین کیا ہے۔ ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنیکے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون اُن اخراجات کی تکمیل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا۔ اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی آمدنی سے الگ نہ کرسکوں اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوگی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے باعث جس کا مجھ کو اس وقت علم نہیں ہے۔ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مَیں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش کہین اور دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کہین اور دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائداد متروکہ وصول ہوئے ہیں۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن
قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ بقلم خود
نشان انگوٹھا

گواہ شد	گواہ شد
عبدالرحمان ولد شیخ حبیب علی	عبدالسمیع ولد عبدالرحمان
قوم شیخ۔ ساکن سراوہ	شیخ ساکن سراوہ
ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ	ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت عہ ر خریداران بدر سے للعہ ر

ادعیۃ القرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ قیمت ۲ر

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم۔ قیمت ۷ر

مباحثہ مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱ر

انوار اللہ ۸ر

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب ۸ر

تفسیر سورہ جمعہ۔ " " " " ۴ر

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر

اعلام الناس۔ " " " " ۳ر

سواء السبیل۔ " " " " ۱ر

کشف الالتباس۔ " " " " ر

ایقاظ النائمین۔ " " " " ر

موعظہ حسنہ۔ " " " " ر

صیانۃ الناس۔ " " " " ۱ر

سر الشہادتین۔ " " " " ۱ر

الفرقان۔ " " " " ۲ر

عاقبۃ المکذبین۔ " " " " ۱ر

مجموعہ ازالۃ الوساوس۔ " " " " ۴ر

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ر

اعجاز احمدی۔ " " " " ۱ر

رسالہ صالحہ۔ " " " " ۴ر

القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر

جھوٹی مسیح۔ ۱ر

عدم نجات مذہب پولوس ۱ر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کی ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ملک اور گورنمنٹ دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو خوشی کی خبر اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کر دیں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائی کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ ممارلاں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کی لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت عہ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۴ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی مشین پختہ مبلغ معہ روپیہ اعلیٰ دوم مبلغ سعہ مبلغ عہ بیعانہ آنے پر بذریعہ وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیلنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے دو رعائتوں کا موقعہ

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری - سب رجسٹروں - وکیلوں - مختاروں - عرائض اور اپیل نویسوں رئیسوں - تاجروں - ساہوکاروں - زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس ۱۲۵ برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی

عیسوی - ہجری - فصلی - سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت ۱ پائی فی سال کے حساب سے بھی کم یعنی [illegible] (مجلد [illegible]) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوا دینگے ان کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو ڈھائی ڈھائی روپے میں یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ - نومبر سنہ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن حصہ اول - مصنفہ عبد الحق صاحب عرب جسکی اصل قیمت [illegible] ہے دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کریں یہ کتاب صرف [illegible] میں ملسکتی ہے - کارخانہ بدر نے زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کے واسطے یہ رعائتی حق حاصل کیا ہے۔

مینجر اخبار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۴ عہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد لستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

نمبر ۳۸

سلسلہ الجدید جلد ۲ | مورخہ ۔ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء | سلسلۃ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بہ قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پرکسی ایک کو اجاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پرکسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی ۴ عہ

عام قیمت مابعد ہے ر فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

لوکل ..... عا ۔ افریقہ .... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔۔۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔۔۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ۔۔۔ بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام ۔۔۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔۔۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔۔۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔۔۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔۔۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔۔۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔۔۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔۔۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔۔۔ منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است ۔۔۔ منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔۔۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔۔۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازاں عالی جناب ۔۔۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

بائبل کا الہام۔ پوپ نے ایک کمیٹی مقرر کی تہی۔ کہ بائبل کی پہلی پانچ کتابون کے متعلق تحقیقات کرے۔ کہ یہ کتابین کس نے لکہی تھین کمیٹی نے اب اپنی رپورٹ بعد تحقیقات پیش کی ہے جس مین یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ کتابین تکہی تو حضرت موسے کی ہین۔ مگر ساری الہامی نہین ہین۔ بلکہ بعض عبارتین ہین۔

اب مشکل یہ پڑے گی۔ کہ الہامی کو غیر الہامی سے علیحدہ کس طرح کیا جاویگا۔

مذہب عیسوی کا پول۔ ایس اے آلڈرج صاحب ساکن شہر مچیگن۔ امریکہ کے اخبار ٹرتھ سیکر مین تحریر فرماتے ہین۔ جیسے جیسے میری عمر بڑہتی جاتی ہے۔ مین عیسوی مذہب کے پول اور اس کی ریاکاری سے زیادہ تر واقف ہوتا جاتا ہون۔ عیسوی مذہب کی ساری بنیاد صرف ایک شخص کی بے وقوفی کی خواب پر منحصر ہے۔ عیسوی مذہب ناممکن باتون سے بھرا پڑا ہے۔ اور علاوہ اس کے اس مین بہت سی بے حقیقت باتون کا مجموعہ ہے۔ یہ بہی ثابت نہین ہوتا۔ کہ آیا دراصل کوئی یسوع تہا بہی یا نہیں۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھ ایک حقیقت رکہتے۔ ان کی پیدائش زندگی اور وفات انسانون کیطرح سے تھے۔ لیکن یسوع کے سارے کا قصہ ناممکنات اور بیہودہ قصون سے بھرے ہوئے ہین۔

یسوع مسیحی نہ تہا۔ ولائت کے میگزین ہبرٹ جرنل مین پادری اینڈرسن صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس مین پادری صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یسوع خود ہی عیسائی نہ تہا اور جو مذہب اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اُس کو ماننے والا اور اُس پر چلنے والا خود بھی نہ تھا۔ شکر ہے کہ پادری صاحبان کو بہی یہ فہم پیدا ہو چلا ہے کہ یہ سب تانا بانا فرضی ہے۔ کیون نہ ہو۔ زمانہ مین ہوا ہی ایسی چلی ہے۔ کہ اس قسم کے مذہب کو قبول کرنا اور زیادہ تر اس پر قائم رہنا اب مہذب اور دانا قومون کے واسطے ممکن نہین معلوم ہوتا

اعلیٰ مسیحی۔ پادری گرفن صاحب رسالہ نارتھ امریکن ریویو مین تحریر فرماتے ہین کہ سب سے عمدہ اور اعلیٰ مسیحی وہ نہین ہین جو گرجون مین وعظ سنتے ہین اور نہ وہ ہین جو گرجون مین وعظ کرتے ہین بلکہ وہ ہین جو دنیا مین کوئی نمایان کام اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے کرتے ہین۔

گویا پادری صاحب کے نزدیک اگر کوئی معمار اپنی معماری کے کام مین کمال پیدا کرے تو وہ سب سے اعلے درجہ کا مسیحی ہے گرجے مین جانا یا عبادت کرنا یا بائبل پڑھنا کوئی ثبوت مسیحی ہونے کا نہین ہو سکتا۔

> **لغات القرآن**
> **حصہ اول**
> اصلی قیمت عہ۔ بدر کے واسطے ایک نیا خریدار بنانے والے کے دیئے صرف لہر۔ یہ وہ کتاب ہے جسکی تعریف بہت سے اخبارون مین چہپ چکی ہے اور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے۔ جو اہل زبان ہے۔ کتاب عربی مین ہے۔ ساتھ ہی اردو ترجمہ ہر صفحہ پر موجود ہے۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔ **جلد**

رنان۔ عام طور پر مشہور ہے کہ ملک فرانس کا مشہور فلاسفر رینان۔ جس نے یسوع مسیح کی مخالفت مین چند ایک کتب تصنیف کی ہین۔ دہریہ تھا اور خدا تعالیٰ کا منکر تھا۔ مگر اب اس کی ہمشیرہ نے ایک مضمون چھپوایا ہے۔ اور اس کی بعض پرانی تحریرین دے کر ثابت کیا ہے کہ وہ دراصل دہریہ نہ تہا۔ بلکہ موحد تہا۔ ہان یسوع کی خدائی کا منکر تہا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یورپ کے اکثر دہریہ اسی قسم کے ہین۔ کہ وہ اُس خدا کے منکر ہین۔ جو یسوع کے وجود مین اُن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جو کہ فی الحقیقت اسی قابل ہے کہ اُس کا انکار کیا جاوے۔

نیا فرقہ عیسوی۔ بعض لوگون نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ دین عیسوی کی ترمیم کر کے عقائد کا نقشہ ایسا طیار کیا جائے جو کہ اکیسوین اور بائیسوین صدی تک کے لوگون کے مذاق کے موافق ہو۔ بعض لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس پر گارنٹ صاحب نے ایک مضمون لکہا ہے۔ کہ ہمین الہام کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ کیونکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور اس واسطے نئے عقاید کی فہرست طیار کرنی چاہیئے۔

شراب۔ ۱۹۰۶ء مین ۵۱۵ ملین گیلن شراب کا استعمال ہوا۔ جن مین سے پانچوان حصہ جرمنی والون نے پیا۔ اور تیرہواں حصہ برطانیہ اعظم نے نوش کیا۔ شراب کی قیمت ۵ر سے لے کر عہ گیلن تک ہے۔

مسٹر الیف ایچ ہاک ول صاحب رسالہ نائنٹینتھ سنچری مین تحریر فرماتے ہین کہ الیاس نے پہاڑ پر جو آگ کا معجزہ دکہایا تہا۔ وہ مٹی کے تیل کے ذریعہ سے تہا۔ معجزات کو ثابت کرنے کا اچہا ذریعہ نکالا ہے

ڈاکٹر فورسنتھ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہم ایک حقیقی خدا کے محتاج ہین نہ کہ ایک خیالی خدا کے۔ جیسا کہ یسوع مسیح تہا۔

اٹلی۔ مین یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ گرجے کو سلطنت سے جدا کر دیا جاوے جیسا کہ دوسرے ملکون مین ہو رہا ہے امید ہے کہ پوپ اس کی سخت مخالفت کریگا مگر اب کون سنتا ہے تمام دنیا کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ اب عیسائیت کو صفحہ دنیا سے اُٹہا یا جاوے ہر جگہ عیسوی مذہب کمزور ہو رہا ہے اور کچہ ہوا ہی ایسی چل پڑی ہے جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ خدا تعالے نے اپنا ایک رسول اس زمانہ مین پیدا کر دیا ہے۔ جس کی توجہ اور ہمت اس امر کے درپے ہے۔ کہ کسر صلیب کرے۔ یعنی صلیبی مذہب کو دنیا سے اُٹھا دے اس کی دعاؤن کا نتیجہ ہے کہ خود عیسائی قوم کے افراد مذہب عیسوی کی بیخ و بنیاد اکہیڑنے کے درپے ہین ہر روز یورپ امریکہ سے جو آواز آتی ہے اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ عیسائیت اب دنیا سے رخصت ہونے کو ہے سوائے اس کے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء - فرمایا - گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے - جس پر لکھا ہے - (یا تی کل شی خادمک) - ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں - مگر اس پر لکھا ہے - خیر -

۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء (روز دوشنبہ) (۱) قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک - وما نتنزل الا بامر ربک -

ترجمہ - تیرے رب نے فرمایا ہے - کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنیوالا ہے - جو تجھے خوش کر دیگی - اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے -

(۲) قد سمع اللہ - اجیبت دعوتک - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون -

ترجمہ - اللہ تعالے نے تیری دعا سن لی - تیری دعا قبول کی گئی - اللہ تعالے ان لوگوں کے ساتھ ہے - جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں -

(۳) بارک اللہ فی الہامک ووحیک ورویاک

ترجمہ - برکت دی اللہ تعالے نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں -

(۴) کتبت للذین اٰمنوا رحمۃ - وکتبت لک رحمۃ فی الدنیا والاٰخرۃ -

ترجمہ - تجھ پر ایمان لانیوالوں کے لئے میں نے رحمت لکھ دی ہے - اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھی ہے -

(۵) نزید فی رحمتک وصدقک ووفائک ای نزید برکات - یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں -)

ترجمہ - تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات میں زیادتی کی جائے گی -

(۶) کل مکذب جاء - یا ایہا العزیز مسنا واہلنا الضر - وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا - ان اللہ یجزی المتصدقین -

ترجمہ - سب مکذب آئے اور کہنے لگے - اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں - اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں - پس ہمیں پورا ماپ تول دے - اور ہم پر صدقہ کر - تحقیق اللہ تعالے صدقہ کرنے والوں کو جزا نے خیر دیتا ہے -

(۷) ما انا الا کالقراٰن وسیظہر علی یدی ما ظہر من الفرقان -

ترجمہ - میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا - جو کچھ کہ قرآن سے ظاہر ہوا -

(۸) رویا - دیکھا - کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار جوتہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں - اور وہ جوتہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں -

(۹) خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچا لیگا -

(نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے)

(۱۰) رویا - دیکھا کہ ایک بھونچال آیا - کچھ دہشت ناک معلوم ہوا - اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے - مبارک میرے ساتھ تھا - اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوش نما برس رہے تھے -

خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ

بنام

مُرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے ایک کارڈ اپنے پرانے واقفکار رفیق ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام لکہا ہے جو کہ معہ جواب کے ذیل مین شائع کیا جاتا ہے۔

میرے عزیز اور محترم دوست خلیفہ صاحب
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اعلاناً الذکر الحکیم ۱۲ والمسیح الدجال آپنے ملاحظ فرما لئے ہون گے۔
رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مرزا صاحب سے تائب ہوگئے ہین۔ اس پر مَیں آپ سے بغلگیر ہوا اور الحمد للہ چند بار پڑہی اور دعا کی۔
مَیں نہین جانتا۔ کہ اس خواب کا وقت ابہی آ گیا ہے یا نہین۔ براہ مہربانی مجھے اطلاع دین کہ مرزا صاحب کی نسبت اور دیگر مسلمانوں کے قطع سلام ونماز ورشتہ داری کی بابت اور تمام مسلمانون کو غیر ناجی سمجھنے کی بابت آپ کا اب کیا خیال ہے۔ امید کہ اپنے ایک پرانے ہمراز اور یکرنگ دوست کو مفصل جواب سے مشکور فرماوین گے۔
مجھے مرزا صاحب کے خلاف خوابات بڑی کثرت سے اور شدت وو تواترہ کے ساتھ آ رہے ہین جو عنقریب شائع ہون گے۔ والسلام
خاکسار عبدالحکیم خان ایم۔بی۔ اسسٹنٹ سرجن
ازمقام مبی۔ ریاست پٹیالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم
از خاکسار رشید الدین آگرہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء
بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدےٰ۔ اما بعد واضح ہو کہ کارڈ آپ کا پہنچا۔ شائد آپکے خواب کی یہ تعبیر ہو۔ کہ آپ ہی راہ راست پر آجاوین اور پھر توبہ کرکے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود قبلہ وکعبہ مرزا صاحب سلمہ کے خادمین مین داخل ہوکر اس قابل ہوجاوین کہ آپ اور ہم پھر بغلگیر ہو۔ یہ تعبیر اس واسطے کی گئی ہے کہ اول تو یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ خواب جیسے رات کو دیکھے جاتے ہین۔ ویسے ہی ہوبہو واقع نہین ہوجاتے اور دوم آپ کے خواب تو خصوصاً ہی تعبیر طلب ہین۔ آپ کو یاد ہوگا کہ زمانہ طالب علمی میں جب ہم اور آپ میڈیکل کالج لاہور میں پڑہا کرتے تھے (شائد تمہین یاد ہو کہ نہ ہو) آپ نے رویاء دیکہی تہی۔ کہ امتحان آخری ڈاکٹری میں آپ اول رہے اور یہ عاجز رشید الدین دوم رہا۔ جب نتیجہ امتحان نکلا تو آپ بحساب تعداد نمبر مضامین اول نہ رہے اور یہ عاجز تو آٹھوان ہی پاس ہوا تہا۔ پہر اس کی تعبیر کی گئی۔ جو آپ کو یاد ہوگی۔ اور یہ بہی آپ کو یاد ہوگا کہ آپکے خواب یا پیش گوئیان کبہی بالکل واقع نہین ہوئیں۔ مثلاً جب آپ نے متواتر رویاء دیکھکر مجھہ کو انہین دنون میں اطلاع دی تھی۔ کہ آپ کا نکاح میری ہمشیرہ سے ہوگا۔ اور ان دنون مین شاید میری ہمشیرہ ابھی کہین منسوب نہین ہوئی تہین۔ اور بعد میں آپنے اس بارہ مین بہت کوشش کی بھی۔ بلکہ اپنے لڑکے کے واسطے بھی آپ نے ہمارے خاندان مین رشتے ڈہونڈے۔ لیکن آپ کو کامیابی نہ ہوئی اور اب پندرہ سال گذرنے کو آتے ہین۔ اور آپ کی یہ پیش گوئی پوری ہوتی نظر نہین آتی۔ بلکہ محال ہو گئی۔ تو فرمایئے۔ کہ اس کی بہی کچھہ تعبیر یا تاویل ہے جب آپکے طالب علمی کے دنون کی خوابون کی یہ حالت ہو۔ تو اب تو ان کا کچھہ اعتبار ہی نہین۔ ان دنوں مین تو آپ متقی مسلمان تھے۔ خدا کا خوف آپ مین زیادہ تہا۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی رائے کو کچھہ زیادہ نہ سمجھتے تھے۔ کم گو تھے۔ صالحین کو گالیان نہین دیا کرتے تھے۔ محنت و ریاضت کیا کرتے تھے آپ کے پاس روپیہ نہ تہا۔ کوئی مطبع نہ تہا۔ خداوند تعالےٰ پر توکل زیادہ تہا۔ کوئی تجارت نہ تہی اور نہ آپ کی کوئی کتابین چھپی تھین۔ اور نہ آپ مصنف کہلاتے تھے۔ اور نہ آپ کو چندان علم تہا۔ معمولی فارسی دان منشی تھے اور عربی سے تو آپ بالکل بے بہرہ ہی تھے ہان قرآن شریف کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی۔ اور اس کے تراجم اردو یا انگریزی آپ ضرور دیکہا کرتے تھے۔ کوئی آپ کی اپنی تفسیر نہ تھی اور ان دنون مین آپ ڈاکٹر بہی نہ کہلاتے تھے * نہ امراء و دنیا دارون کی مجلسون مین آپ بیٹہا کرتے تھے۔ کھانا بھی رزق حلال ہوا کرتا تھا۔ تب آپ صفائی دیکھنے گاؤن مین دورہ بھی نہ کیا کرتے تھے اور نہ غریب رعایا پر تشدد کیا کرتے بلکہ برعکس اس کے آپ مین حلم۔ انکسار اور خاکساری اور کم گوئی زیادہ تہی۔ مین پہر کہتا ہون۔ کہ جب ان دنون مین آپ کے خوابون کی وہ حالت تہی۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہے۔ تو اب کیا اعتبار ہے؟ آپ للہ سوچین اور غور کرین۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ اور کیون ساری محنت کو ایسی جلدی برباد کر دیا۔ آپ تو قرآن کریم مین پڑہا کرتے تھے۔ کہ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا۔ ولا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأه الله مما قالوا وكان عند الله وجيها

اگر فرض کیا کہ آپ کو کوئی معاملہ ناگوار گذرا تہا۔ یا بظاہر آپ کی کسی نے توہین کی تہی۔ تو صبر کیا ہوتا اور صالحین کی استغفار ذاتی پر ہی اس کو محمول کیا ہوتا اور اپنے آپ کو ہیچ سمجہا ہوتا اور یہ خیال کیا ہوتا کہ دنیا میں مجھہ سے اچھے ڈاکٹر اور حکیم اور روپیہ والے اور کتابون والے اور مطبع والے اور جاہ وحشمت والے موجود ہین۔ جو حضرت اقدس سلمہ کے حلقہ بگوش ہو رہے ہین۔ ان سے ہی مشورہ کر لیا ہوتا۔ اور اپنی رائے کی ایسی پچ نہ کی ہوتی۔ جب حضرت اقدس نے آپ کو توبہ کے لئے کہا تہا۔ تو اپنے خیال سے توبہ و رجوع کر لیا ہوتا اور درحقیقت آپ کا خیال کہ بغیر وسائل رسل علیہم السلام کے نجات اور عرفان اور کامل توحید اور عشقی توحید حاصل ہوسکتی ہے۔ بالکل غلط ہے خصوصاً بغیر ذریعہ افضل الرسل وسید المرسلین والنبیین حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی ونفسی والی۔ یہ سخت ہی کفران نعمت و صریح شرک ہے۔ آپ کو معلوم رہے۔ کہ صرف "خدا ایک ہے"۔ "خدا ایک ہے" کہنے سے نجات نہین ہوجاتی جب تک کہ عملی اور عشقی طور سے اس کو اپنی ذات پر وارد کرکے نہ دکہلایا جاوے۔ اور اپنے نفس اور رائے کو ہیچ نہ سمجہا جاوے اور اپنے ہر کاروبار مین شرک خفی وجلی کو دور نہ کیا جاوے اور عملی طور سے یہ ہرگز حاصل نہین ہوسکتا۔ مگر غور کرنے پر اور متابعت کرنے پر اعمال وطریق زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ کیونکہ جب تک اسوہ حسنہ نہ ہو اور کوئی نمونہ بن کر نہ دکھلاوے۔ آپ کیسے معلوم کرسکتے ہین کہ عشقی توحید جس سے نجات ہوتی ہے وہی ہے جس کے آپ کاربند ہین۔ یا غیر؟ کیا الفاظ "توحید"

* فٹ نوٹ۔ ہان یہ بات تو ضرور تہی۔ کہ آپ "حکیم جی" تو ضرور تب ہی کہلاتے تھے۔

ولا الٰہ الا اللہ - زمانہ جاہلیت کی کتابوں میں موجود تھے - یا عرب لوگ اُن کا استعمال نہ کیا کرتے تھے
بے شک ان الفاظ کا استعمال ہوتا تھا - مگر باوجود اس کے پھر وہ مشرک ہی تھے - کیونکہ ان کے رگ و ریشہ میں ان کے اعتقادات میں ان کے اعمال و رسوم میں شرک بسا ہوا تھا - اور نہ ان کے پاس کوئی نمونہ تھا - جو کامل توحید سکھلاتا - لیکن جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلا - کہ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ
جس کے معنے یہ ہوئے - کہ جس طرح میں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے - اور کر کے دکھلا دیا ہے اُسی طرح اگر کوئی کہے اور پھر کر کے دکھلا دے اس کو نجات ہے - تب ہی عرب کی نجات ہوئی یعنے محمدی توحید سے نجات ہے - ایرا وغیرا نتھو خیرا کی خیالی توحید سے نجات نہیں ہو سکتی - اور نہ عبد الحکیمی توحید سے - جب تک انسان آدم توحید حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل تعلق نہ پیدا کرے اور اُنکی ذات میں محو ہو کر کامل متبع نہ بن جاوے اور انہیں کو ساری اپنی دین و ایمان کا ذریعہ نہ سمجھے اور شکر گزار نہ ہو جاوے - ایسے شخص کو نہ عرفان ذات الٰہی ہو سکتا ہے اور نہ کامل توحید ہی حاصل ہو سکتی ہے - قرآن شریف حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے ہی ہم کو معلوم ہوا ہے - اور جتنے الفاظ و آیات وغیرہ اس میں ہیں - ان میں سے ہر ایک کا تعلق ذات مبارک آنحضرت سے ہے - اگر اس میں یہ لکھا ہے کہ کوئی یہودی ہو - نصاریٰ ہو وغیرہ اگر وہ خدا پر ایمان لاوے گا - وہ نجات پاویگا - تو اُس کے یہ معنے ہوں گے - کہ اس خدا پر اس طریق سے ایمان لاوے گا - اور عملاً کر کے دکھلاویگا - جس کو جس طرح حضرت محمد رسول اللہ نے پیش کیا ہے - (یعنی آنحضرت کے واسطے سے ایمان لائے) اور ایمان لا کر عملاً دکھلا دیا ہے - یعنے جب تک کہ کامل متبع سنت محمدی کا نہ ہوگا - نجات نہ ہوگی
افسوس ہے - کہ جس توحید اور نجات پر آپ کو غرہ ہے اور آپ اس پر فخر کرتے ہیں - وہ سوائے نفس پرستی اور شرک اور جہنم کے میری رائے میں اور کچھ نہیں - سو آپ کو چاہیئے - کہ توبہ کریں اور حق کی طرف رجوع کریں - پیشتر اس کے کہ لیست التوبۃ علی الذین الیٰ - الخ کا وقت آ جاوے - یاد رہے کہ ساری توحید آپ جاننے میں ہے - جب آپ نے انبیاء و رسل و اولیاء کو خدا سے الگ سمجھا - جن کی نسبت ہے کہ دو اولیائی تحت ردائی - اور ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمی اور ان کی تعریف آپ نے غیر خدا کی تعریف سمجھے اور پھر آپ منہ سے الحمد للہ ہی کہتے رہے تو فرمائیے - ؎

بریں عقل و دانش باید گریست

آپ نے پڑھا ہوگا - کہ ان الذین یریدون ان یتفرقوا بین اللہ ورسلہ - اولٰئک ھم الکافرون - یہی آپ کی توحید اور نجات ہے - سو لازم ہے - کہ آپ ایسی توحید سے توبہ کریں اور محمدی توحید کی طرف آجاویں تاکہ آپ کی نجات ہو -

اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقدس مرزا صاحب سلمہ میں بروز کیا ہے - تو اس وقت مرزائی توحید ہی محمدی توحید ہے اور اسی سے نجات ہے - باقی رہے جزوی مسائل سو وہ توحید کے سمجھنے سے پیچھے انشاء اللہ سب کے سب حل ہو جاویں گے -
جب آپ نجات کے لائق نہیں گے اور یہی اسی دنیا میں جنت مل جاویگی - بہ فحوائے آئت ولمن خاف مقام ربہ جنتان - تو پھر کا ہے کو آپ اُن لوگوں سے تعلقات بڑھاویں گے - جن کو یہ رتبہ قرب کا حاصل نہیں - فرقان حمید میں ہے "ان ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا" "انما ینھکم اللہ الیٰ اخرہ" "اذا جاءک المنافقون الخ" "انا برآؤ منکم و مما تعبدون من دون اللہ" "وکونوا مع الصادقین"
آپ غور فرمائیے کہ دیگر مسلمان جن کا آپ اپنے خط میں ذکر کرتے ہیں - اُن کی حالت کیا ہے ؟ کیا وہ مقربان الٰہی سے ہیں - یا راندہ درگاہ الٰہی ؟ بظاہر نظر آتے ہیں اگر آپ کو وہ صالحین نظر آتے ہیں تو اُن سے تعلق و رابطہ بڑھائیے نہیں تو الگ رہیئے
واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار - رشید الدین

بلاد اسلامی

اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی آیندہ سیاحت ہند کسی خاص ملکی غرض پر مبنی نہیں ہے - ان میں اور ہم میں عہد و پیمان بدستور قائم رہے اور مانچوریا کی بزیمتوں - موجودہ خانہ جنگی اور جاپان کے ساتھ ہمارے نئے عہدنامہ نے آیندہ پیچیدگیوں کے احتمال کو بہت کچھ کم کر دیا ہے اور انہی وجوہ سے امیر صاحب کو بھی بہ نسبت سابق بہت اطمینان ہے -

ریوٹر طہران سے تار دیتا ہے کہ ۵۲ مشہور لیڈر انگریزی سفارت گاہ میں جا کر پناہ گزین ہو گئے - اُن کا ارادہ ہے کہ جب تک شاہ کجکلاہ علماء کے مجوزہ فرمان پر دستخط نہیں کریں گے اور سابق وزیر اعظم کو ملک بدر نہیں کریں گے - ہم یہاں سے نہیں ٹلیں گے - طہران کے بازار بند ہیں - اور عوام الناس کا سفارتخانہ پر اجتماع ہو گیا ہے
ٹرکی اور بلغاریہ کا تنازع آشتی سے فیصل ہو گیا ہے - بلغاریہ نے صلح پسند رویہ اختیار کر لیا ہے -
مغادر واقع مراکو میں بغاوت ہو گئی - قبائل قصبہ پر حملہ کر رہے ہیں - فرانسیسی وزیر نے ایک کشتی جہاز اُدھر روانہ کر دیا ہے - باقی دول کے قائم مقاموں نے بھی اپنی اپنی سلطنتوں کو جنگی جہاز روانہ کرنے کے لئے تار دئے ہیں - بعد کی خبر ہے کہ سرکاری افواج بھی باغیوں کیساتھ ملگئی ہے -

ایران کی پارلیمنٹ ابھی تک مجوزہ ایرانی پارلیمنٹ کے قیام کی بابت مفصل حالات دنیا پر مشتہر نہیں ہوئے - البتہ شاہ کے فرمان بنام وزیر اعظم سے پتہ لگتا ہے کہ مجوزہ مجلس میں اراکین خاندان شاہی سے لے کر مزدوروں تک سب کے قائم مقام لئے جاویں گے - اور وہ تمام بڑے بڑے سرکاری و پبلک معاملات میں گورنمنٹ کو مشورہ دیگی اور ملک و قوم کو فلاح و بہبود کے لئے اصلاحی تجاویز پیش کریگی - عدالتوں میں بدستور شرع شریف کے مطابق فیصلے ہوں گے اور حکومت کے تمام محکمے بالفعل اُسی طرح برقرار رکھے جائیں گے - وزیر اعظم مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے ضوابط مرتب کر کے مجلس مذکور ہی کی منظوری سے انہیں نافذ کریں گے جیسا کہ امید ہو سکتی ہے -

انتخاب الاخبار

فرمان امیر صاحب

بر ضمائر اخلاص مظاہر معتبرین و منصبداران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایائے دولت خداداد افغانستان پوشیدہ و مخفی نماناد چون سرکار والائے ما شما مردم افغانستان را ہم شریک و دین شریک و دولت شریک دانستہ و میدانیم و نمے خواہیم کہ در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بودہ باشید - چنانچہ در سن گذشتہ تیلان ئیل سنہ ۱۳۲۳ھ کہ دوست محبت نشان سرلوئیس ڈین با جمعیتے از طرف دولت ہم عہد شما برائے استحکام عہدنامہ سابقہ شما بحضور انور والاست باحاضر شدہ و استحکام مذکور را بعنوان سابق از طرفین مذکور نمودیم و از برائے استحضار خاطر شمایان بطریق اختصار باطلاع دادہ بودیم کہ جمیع شما اقوام از فقرہ مذکور ... خواہید بود - حال چون از راہ اتحاد و ہم عہدی دو ... از طرف دولت ہم عہد شما کہ دولت بہیہ برطانیہ باشد خط و مراسلہ بقسیم دعوت دوستانہ ... و سیر و شکار علاقہ ہندوستان مضمون رسید کہ چون عہدنامہ طرفین در سال گذشتہ تمام شدہ و استحکام پذیرفتہ - ہرگاہ از راہ اتحاد و دوستی دولتے و ہم عہدے تشریف آوری این علاقہ شدہ - بعد از ملاقات دوستانہ و سیاحت ہندوستان و شکار باز گشت و مراجعت در علاقہ خود ... نمودہ - لہذا چون قبول چنین دعوت دولتے آن ازطرف دولت و ملت ... میباشد - لہذا دعوت شان را نمودہ قبول فرمودیم - و وعدہ نمودیم کہ انشاء اللہ خدا بخواہد در غرہ ماہ ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ از مقام جلال آباد روانہ شدہ - چند یوم ادائے آن ضیافت را نمودہ بخیر بازگشت بمسکن و مقام خود ہا انشاء اللہ تعالیٰ خواہد فرمودیم - لہذا لازم و ضرور دانستہ شمایان را ازین دعوت واقف نمودہ بسیار خاطر جمعی مے دہیم - کہ الحمد للہ عہدنامہ شمایان و مطالب دولتے آنچہ کہ بودہ در سال گذشتہ تمام شدہ این دعوت و قبولی صرف از برائے دوستی مے باشد - زیادہ از خداوند تعالیٰ ہر حال شمایان را مرفہ الحال خواہانم - فقط - تحریر یوم سہ شنبہ - سلخ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ ہجری نبوی"

جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی میں کوئی انوکھی بات نہیں تھی - مگر سپاہ کا رویہ بہت اعلیٰ بتایا جاتا ہے - قیصر بہت ہی خوش ہیں۔

حالات روس (۱۶ ستمبر ۱۹۰۶ء لندن) جنرل ٹریپاف سکتہ کے مرض سے مرگیا -

(بعد کی خبر) اوڈیسہ میں بدمعاش لوگ باشندوں کو ستا رہے ہیں - طلباء اور یہودیوں پر حملے کرتے اور لوٹتے ہیں - پولیس کچھ نہیں کرتی -

کیوبا میں سرکشی (۱۵ ستمبر) سرکاری سپاہ اور باغیوں کے درمیان ایک خونخوار لڑائی ہوانا کے قریب ہوئی - جس میں آخر الذکر کو شکست برداشت کرنی پڑی -

(بعد کی خبر) مسٹر ٹیفٹ ۱۷ - ماہ رواں کو مع اپنے نائب مسٹر بیکن کے کیوبا کو روانہ ہوگئے تاکہ تحقیقات کرکے امن قائم کریں - چار اور امریکن کروزر کیوبا کو روانہ ہوگئے -

حکومت کریٹ فرانس کے صیغہ خارجہ شاہ یونان کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں مذکور ہے کہ دول ایک نیا ہائی کمشنر قائم کرنا چاہتی ہیں - اور وہ پرنس جارج کا استعفا قبول کرنے کو طیار ہیں -

(بعد کی خبر) دول کے قنصل بیان کرتے ہیں کہ جب ہائی کمشنر کریٹ سے مستعفی ہو جائیگا - تو شاہ یونان ایک امیدوار نامزد کریں گے - جس کے واسطے دول کی منظوری حاصل کرنی پڑیگی -

سندھ میں سیلاب بدکس راک کا بند ٹوٹ گیا ہے جو ... کے قریب ...

لوگوں پر ایک آفت آگئی ہے - بہت سے مویشی اور بچے بھی تباہ ہوگئے ہیں - فصلیں برباد - بہت سے دیہات تباہ ہوگئے ہیں - انجنیئر لوگ بند باندھنے کی کوشش کر رہے ہیں - ایک اور مقام سے بند توڑ دیا گیا ہے - دریائے سندھ اب طغیانی پر نہیں ہے - اس لئے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے -

قحط ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر کے الٰہ آباد ڈویژن میں امدادی کام پر ایک ہزار اور خیراتی امداد پر ایک لاکھ ۴۲ ہزار آدمی تھے - آگرہ ڈویژن خیراتی امداد ۹ ہزار - اجمیر اور بمبئی میں علی الترتیب ۳۱۰۰ اور ۴۷۰۰ کی کمی ہوئی - بنگال کے ۹ ضلعوں میں غلہ کا نرخ چڑھ گیا ہے -

طغیانی شنبہ اور یکشنبہ گذشتہ کو کانپور میں کثرت سے بارش ہوئی - گنگا طغیانی پر آئی اور کئی جھونپڑیاں بہا لے گئی - مگر کسی کی جان کا نقصان ہوا -

آتشزدگی برہما (زیر ہما) میں ایک خوبصورت نوجی مکان میں آگ لگ جانے سے پچیس ہزار کا نقصان ہوا -

مکانوں کا گرنا ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ ستمبر تک تین دن لگاتار بارش دن رات ہوتی رہی بارش کیا تھی - ایک طوفان تھا - شہر لاہور میں بہت سے مکانات گرے ہیں - ۱۴ - ستمبر کو ایک مکان چوک وزیر خان میں گرا جس کے نیچے دو تین آدمی آگئے - مگر جان سے بچ گئے - ٹکسالی دروازہ کے پاس بازار میں چند آدمی تاش کھیل رہے تھے ایک مکان گر پڑا جس کے نیچے سب دب گئے مگر ایک آدمی مرا اور باقی بچ گئے - چھالا میں ایک بھنگی کا لڑکا دب کر مرگیا - شہر کے مختلف حصوں میں کئی ایک آدمی زخمی ہوئے ہیں - (پیسہ اخبار)

طغیانی ۱۶ - ستمبر کی صبح کو دریائے راوی میں بڑی طغیانی آئی - سنا گیا ہے کہ دریا کے راستہ میں کناروں کے دیہات کو بہت نقصان جان و مال پہنچا ہے -

سسلی میں زلزلہ جزیرہ سسلی واقعہ بحیرہ روم میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں - پلرمو کے باشندے سخت دہشت زدہ ہوکر میدان میں خیمہ زن ہوگئے ہیں -

---

بدر صادق

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

اگر میں ہوتا

سکول کے بچے جب روز کی سبق خوانی سے تنگ آیا کرتے ہیں۔ تو آپس میں مل کر باتیں کرتے ہوئے ایک ان میں سے کہتا ہے۔ کہ اگر میں ہیڈ ماسٹر ہوتا۔ تو مدرسہ میں بہت سی رخصتیں دیا کرتا۔ مگر بسا اوقات وہی بچے جب اُس سن کو پہنچتے ہیں کہ وہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوں یا ہوسکیں۔ تو وہ رخصتیں دینے کے معاملہ میں پرانے ناظموں سے بھی بڑھ کر حکمت بھری بخل کا اس موقعہ پر بنفس نفیس موصوف نظر آتے ہیں۔ یہ تو بچوں کا اگر ہے۔ جو کہ ایک نادانی کے زمانہ کی خواہش کا نتیجہ ہے اور زمانہ ایسی خواہش کی رفتہ رفتہ اصلاح کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک بڑوں کا اگر ہے۔ جو اپنی گذشتہ غفلتوں اور نالائقیوں کو یاد کر کے ایک شخص کہتا ہے کہ اگر میں اس وقت بچہ ہوتا تو اپنی تعلیم اور تربیت کا یہ سامان کرتا۔ اور وہ سعی کرتا۔ یہ ہر دو اگر ناممکن الحصول اور ناقابل وصول ہیں۔ نہ بچہ بڑوں کی جگہ پا سکتا ہے اور نہ بڑا والپس بچہ بن سکتا ہے

پھر ایک اگر رعیت کے مفلس تلاش فرد کے موکد میں ہے۔ جو اپنے حقہ نوشوں کی مجلس میں بیٹھ کر وزرا اور مدبران سلطنت کے کاموں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے رائے زنی کرتا ہے کہ اگر میں حاکم وقت ہوتا۔ تو فلاں قانون کی میں یہ ترمیم کرتا اور رعایا کے ساتھ اس طرح سے نیک سلوک کرتا کہ نوشیروان عادل سے بھی بڑھ جاتا۔ وہ نہیں جانتا کہ سلطنت کی حکمتیں ہر ایک معاملہ میں کیا ہیں اور ناظمان حکومت کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اگر بھی بہت کچھ ناواقفی اور بے جا خواہشات کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس قسم کے بہت سے اگر دنیا میں ہر قسم کے اشخاص کی زبان پر ہر زمانہ میں ہوا کرتے ہیں۔ جن میں سے بعض محض نادانی کی خواہشوں کے سبب سے ہوتے ہیں اور بعض بے فائدہ حرص کے پیچھے لگنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل ایک اگر ایسا بھی ہے۔ جو ممکن الحصول ہے اور نیک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس اگر کہنے کے وقت انسان کے ظاہری الفاظ اندرونی معانی بھی رکھتے ہوں اور انسان نیک نیتی کے ساتھ اور دل و جان کے ساتھ یہ چاہتا ہو۔ کہ اس بات کو پورا کرے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ بعض لوگ جب انبیاء کے حالات کو سنتے ہیں اور ان کے واقعات پڑھتے ہیں۔ کہ مخالفوں نے ان کے ساتھ کیسی کیسی بدسلوکیاں کیں۔ اور صرف چند غریب لوگ ان کے ساتھ ہوئے۔ جن کے سوائے باقی سب اُن کو دُکھ دینے کے در پے ہوئے اور ہر طرح سے ان کو ایذا پہنچائی۔ تو ایسی بات کو سُن کر بہت لوگوں کے آنسو بہ سبب رقت کے باہر آجاتے ہیں۔ اور وہ مخالفان انبیاء کو ملامت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ کاش! اگر میں اس زمانہ میں ہوتا۔ تو اپنا تمام مال اور اولاد بلکہ اپنی جان بھی اُس نبی پر قربان کر دیتا اور اس کے مخالفوں کا استیصال کرتا۔ یہ ایک نیک خواہش ہے اور انسان کے واسطے اُس کی نیک نیتی کا نتیجہ ہے لیکن بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس قسم کا اگر لینے والے صرف زبانی جمع خرچ تک اپنے دعوے کو محدود رکھتے ہیں۔ اور اگر ان کو کوئی اس قسم کا موقعہ پیش آجاوے۔ جہاں کہ اس دعویٰ کی تصدیق کا ذریعہ پیدا ہو۔ تو اس وقت اپنے کہنے کے بالکل برخلاف ہو کر بجائے دوستی کے دشمنی کا دم بھرتے ہیں اور ایک ایسی الٹی راہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ کہ کیا یہ وہی شخص نہیں جو نیکی کے اتنے بڑے دعوی کرتا تھا۔ اور نیکوں کا ساتھ دینے کی ایسی دلی خواہش رکھتا تھا۔ جب سے دنیا میں انبیاء اور اولیاء اور مصلحین کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور جہاں تک ان کی تاریخ ہمارے سامنے موجود ہے آجتک یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعثت انبیاء کے وقت لوگوں کے دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہونے والے آدمی غریب قلیل التعداد اور ایسے اشخاص ہوتے ہیں جن میں کوئی متکبرانہ دعوے نہیں ہوتے بلکہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی گذارنے والے ہوتے ہیں۔ اور اُن کے بالمقابل مخالفت کرنیوالے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو علم و فضل کے بڑے مدعی ہوتے ہیں اور بڑے بڑے اگر بولا کرتے ہیں۔ کہ اگر میں ہوتا۔ تو ایسے ایسے کارنمایاں کر دکھاتا یہودیوں کے بڑے مولوی لمبے چغے پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ شور مچایا کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت موسےٰ کے زمانہ میں ہوتے۔ تو اس نبی کی ایسی مدد کرتے۔ کہ تمام بنی اسرائیل سے بڑھ جاتے اور فرعون کا اس کے دربار میں ہی ایسا مقابلہ کرتے کہ اپنی جان پر کھیل کر اُس مردود کو ہلاک کر دیتے یہ ان کے دعوے تھے مگر جب انہیں اس دعوی کی تصدیق کا موقع دیا گیا اور اُن کے درمیان ایک نبی موسےٰ کی مانند توریت کی پیشگوئی کے مطابق بھیجا گیا۔ تو انہوں نے فرعون سے بڑھ کر اس کے بالمقابل اپنی سختی کا ہاتھ دکھایا اور دین و دنیا میں ملعون اور مغضوب علیہم کا لقب حاصل کیا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد بہت سے اولیاء امت کے ساتھ علماء زمانہ نے باوجود اپنے دعووں کے بڑے بڑے ظلم روا رکھے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو شہر سے نکلوایا گیا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پر کفر کا فتوی لگایا گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی کو قید کیا گیا۔ غرض کسی کے ساتھ کم نہ گزری یہاں تک کہ یہ زمانہ آگیا۔

اس زمانہ کے اگر والوں کے واسطے بھی خدا تعالےٰ نے ایک موقعہ عظیم الشان پیدا کیا ہے کہ خدا کی توفیق عطا ہو تو انسان اُن وجاہت کو اس کے فضل سے حاصل کر سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے خدام کو حاصل تھے کیونکہ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق صدی کے سر پر ایک امام پیدا کیا ہے جو کہ ایک بڑے فتنہ کی بیخکنی کے واسطے خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے اس کی صداقت کا ثبوت آسمان سے کسوف اور خسوف نے ماہ رمضان میں دیا ہے اور زمین نے طاعون اور زلزلے کے ساتھ اس کی شہادت ادا کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اُسکی سچائی کے ثبوت میں ہزاروں نشان دکھلائے وہ اسلام کی زندگی و دنیا پر ثابت کرنے کے واسطے کھڑا ہوا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس کا ساتھ دیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت رسول کریم کے زمانہ

بدرِ منوّر

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ تبّت

گذشتہ اشاعت سے آگے

وامرأتہ حمالۃ الحطب۔ اور اُس کی جورو اُٹھانیوالی لکڑیوں کی۔ ابولہب کی جورو کا نام امّ جمیل تھا حرب کی بیٹی تھی۔ اور ابوسفیان کی بہن۔ آنحضرت کے ساتھ عداوت اور بغض میں اپنے خاوند کی طرح تھی۔ ہمیشہ آپ کو دکھ دینے کے درپے رہتی تھی۔ اس آیت شریف میں اس کے خاوند کا نام ابولہب اور اس کا نام حمالۃ الحطب ایک عجیب صنعت ہے۔ جو اپنے اندر حقیقی اور لطیف معانی رکھتے ہیں۔ اس کے خاوند کی عادت تھی۔ کہ لوگوں کو آن حضرت کے برخلاف جنگ و جدال پر آمادہ کرتا رہتا تھا۔ لہب سے مراد شعلۂ آتش جنگ ہے ابولہب وہ شخص ہے۔ جو جنگ پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا ہے۔ حمالۃ الحطب۔ لکڑیوں کے اُٹھانیوالی وہ ہے۔ جو اس شعلہ کو بھڑکانے کے واسطے اُس میں ایندھن ڈالتی رہتی ہے۔ اس عورت کی عادت تھی۔ کہ ہر جگہ جھوٹی باتیں بناکر آن حضرت کے برخلاف مخالفت کی آگ کو بھڑکاتی رہتی تھی سخن چینی کے ذریعہ سے مخالفت کی آگ کا بھڑکانا اس کا پیشہ تھا۔ اور اُسی آگ میں وہ خود بھی معہ اپنے خاوند کے ہلاک ہوئی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

میان دو کس جنگ چون آتش است
سخن چین بدبخت ہیزم کش است
کنند این و آن خوش دگر بارہ دل
وے اندر میان کوربخت و خجل
میان دو کس آتش افروختن
نہ عقل است خود در میان سوختن

بخاری شریف میں آیا ہے۔ قال مجاہدؒ حمالۃ الحطب تمشی بالنمیمۃ۔ حمالۃ الحطب وہ ہے۔ جو چغل خوری کرتی پھرتی ہے۔ کہتے ہیں اس کی عادت تھی۔ کہ گھر میں جلانے کے واسطے لکڑیاں خود جنگل میں جاکر چنتی تھی اور اکٹھی کرکے خود اُٹھا کر لاتی تھی۔ اس واسطے بھی اس کا نام حمالۃ الحطب تھا اور آنحضرت کے ساتھ ایسی دشمنی رکھتی تھی کہ جنگل سے کانٹے اور خس و خاشاک اکٹھے کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اور آپ کے راستہ میں بچھا دیتی تھی۔ تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے اور رات کو جب آپ نماز کے واسطے باہر جائیں۔ تو آپ کو کانٹوں کے سبب تکلیف ہو۔ لکھا ہے۔ کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس کو خبر لگی کہ میرے اور میرے خاوند کے حق میں اس قسم کے الفاظ آنحضرت نے سنائے ہیں۔ تو بڑی شوخی اور بے باکی کے ساتھ ایک رسی ہاتھ میں لئے آن حضرت کے پاس آئی اور اس طرح کہتی آئی تھی۔ مذمما ابینا۔ ودینہ قلینا۔ وامرہ عصینا۔ ہم نے ایک مذمت کئے گئے کا انکار کیا اور اس کے دین کو ہم نے ناپسند کیا اور اس کے حکم کی ہم نے نافرمانی کی۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن نابکار بجائے محمد کے مذمم کہا کرتے تھے۔ محمد کے معنے ہیں۔ تعریف کیا گیا اور مذمم کے معنے ہیں مذمت کیا گیا۔ نابکار دشمن ہمیشہ اس قسم کی شرارتیں کیا کرتے ہیں جیسا کہ آجکل کے بیوقوف مخالف لفظ قادیانی کو کادیانی لکھ کر ایک احمقانہ خوشی اپنے واسطے پیدا کر لیتے ہیں۔ مگر ایسی باتوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ عزت دینا چاہتا ہے۔ اُس کو ذلیل کرنے کے واسطے کوئی ہزار ناک رگڑے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا غرض اس قسم کے الفاظ بولتی ہوئی وہ آنحضرت کے طرف آئی۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ صدیق کو خوف ہوا کہ یہ شریر عورت ہے اور بے ادب طور پر غصہ میں ہے۔ کچھ اذیّت نہ دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تسلی رکھو وہ مجھے نہ دیکھ سکیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اُس کی نظر حضرت ابوبکر پر پڑی اور آنحضرت کو اس نے نہ دیکھا اور حضرت ابوبکر سے پوچھنے لگی کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے دوست نے میری ہجو کہی ہے۔ صدیق اکبر نے فرمایا نہیں اُس نے تیری ہجو نہیں کہی (ہجو سے مراد شاعرانہ ہجو ہے۔ جو شاعر لوگ کسی دشمن کی کہا کرتے ہیں) اور حضرت صدیق نے سچ کہا کیونکہ سورہ تبت تو کلام خدائے علیم و حکیم ہے نہ کہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ سُنکر وہ واپس چلی گئی اور کہتی تھی کہ قریش جانتے ہیں کہ میں تو ان کے سردار کی بیٹی ہوں بھلا میری ہجو کس طرح سے کوئی کرسکتا ہے

فی جیدھا۔ اس کی گردن میں۔ جید معنے گردن

حبلٌ۔ رسّی

مسد۔ بٹی ہوئی کسی قسم کی بٹی ہوئی رسی۔ پوست کھجور کی ہو۔ یا چمڑے کی ہو۔ یا لوہے کی ہو۔ غرض بٹی ہوئی ہو۔ ہر قسم کی بٹی ہوئی رسی کو مسد کہتے ہیں۔ فی جیدھا حبلٌ من مسد۔ اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے۔

یہ اس عورت کی صورت ظاہری کا نقشہ ہے جبکہ وہ جنگل سے کانٹے وغیرہ۔ اکٹھے کرکے لاتی تاکہ حضرت کے راہ میں بچھا دے۔ تو اُن کا گٹھا رسی سے باندھ کر پشت پر رکھتی اور رسّی اس کی گردن میں سے ہوکر اس کو پکڑے ہوئے ہوتی۔ وہی کانٹے اور وہی رسیاں بالآخر اس کے واسطے ہلاکت کا موجب ہوئیں۔ اور جہنم کے زنجیر اس کے گلے میں پڑے۔ جیسا کہ لیکھرام جس بنہایالی کے ساتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ کے حق میں طعن کی چھری چلاتا تھا۔ وہ چھری ظاہری شکل اختیار کرکے اس کے پیٹ میں بھونکی گئی اور جس طعن کے ساتھ شریر لوگ مسیح موعود کے حق میں بدزبانی کرتے تھے۔ وہی طعن طاعون کی شکل اختیار کرکے اُن کے گلے کا ہار ہوا۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہ عورت اسی طرح لکڑیوں کا بڑا گٹھا اٹھا کر جنگل سے لاتی تھی۔ راستہ میں ایک پتھر پر گٹھا ٹکا کر اور پشت لگاکر آرام لینے کے واسطے ٹھہر گئی تو وہی گٹھا پتھر سے نیچے کھسک کر لٹکنے لگا۔ اس کے بوجھ سے گردن کی رسی سخت ہوکر اُسے جہنم واصل کر گئی۔ ایسی بدکاروں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ خواہ وہ اپنے ملک اور قوم میں معزز ہی ہوں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے رسول کی عداوت انسان کو سخت نقصان میں ڈال دیتی ہے اور اگلے پچھلے تمام عمل ضائع ہوتے ہیں۔

اس سورہ شریف میں ابولہب اور اس کے تمام کنبے کے متعلق پیش گوئی ہے۔ اس کے متعلق اس کے بیٹے کے متعلق اُس کی بیوی کے متعلق اُس

مال واسباب کے متعلق قدرت خدا یہ سب پیشگوئیاں اپنے وقت پر ایسی پوری ہوئیں۔ کہ آج تک ایک زبردست نشان کے رنگ میں دنیا کے سامنے ایک نقشۂ عبرت کھینچ رہی ہیں۔ خود اس زمانہ میں بھی خداتعالےٰ نے اس قسم کے قہری نشانات کی بہت سی مثالیں قائم کر دی ہیں جن میں سے ایک لیکھرام کا نشان ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت ہی نالائق اور ناپاک کلمات بولا کرتا تھا۔ اور حضرت مرزا صاحب کے حق میں پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائینگے۔ اور بدگوئی میں اور گالیاں دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ خداتعالیٰ نے ان تمام گالیوں اور بدگویوں کو ایک خنجر کی شکل میں واپس اس کے پیٹ میں بھونک دیا۔ جہاں سے کہ وہ نکلی تھیں

اس آیت شریف کے شان نزول میں یہ اتفاق ہے۔ کہ وہ ابولہب کی گالیوں اور ایذار کے مقابلہ میں نازل ہوئی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہلاکت کی بد دُعا کیا کرتا تھا۔ گو اس امر میں کسی قدر اختلاف ہے۔ کہ آیا یہ آیت ان اسباب پر نازل ہوئی۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قبائل کو جمع کیا اور اُنہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ تو اس وقت ابولہب نے جھنجھلا کر کہا کہ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تو نے ہمارا سارا دن خراب کیا ہے۔ کوہ صفا کے نظارے کو اس زمانہ کے شاعر خواجہ الطاف حسین حالی صاحب نے اچھے پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ وہ لکھتے ہیں۔

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمان داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آل غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب

کہا سب نے قول آج تک کوئی تیرا
کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا
تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا

کہ فوج گراں پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پاکر

کہا تیری ہر بات کا یہاں یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا گر مری بات یہ دلنشین ہے
تو سن لو خلاف اس میں اصلا نہیں ہے
کہ سب قافلہ یہاں سے ہے جانیوالا
ڈرو اُس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت وجبل نام حق سے

بعض کا قول ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اعمام کو جمع کیا اور اُن کی ضیافت کی۔ اور اُن کے سامنے کھانا رکھا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے تو ہر ایک ایک پوری بکری کا گوشت کھانے والا ہے یہ تو نے کیا ہمارے سامنے رکھا ہے عرب میں قاعدہ تھا۔ کہ دعوت کے وقت ہر شخص کے سامنے بہت سا کھانا رکھا جاتا تھا۔ اور اس میں ایک عزت سمجھی جاتی تھی۔ اس کے مطابق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر اعتراض کیا کیونکہ آنحضرت ہر امر میں سادگی پسند تھے۔ اس واسطے ان کو کہا گیا کہ تم کھانا تو شروع کرو۔ جب انہوں نے کھانا شروع کیا۔ تو خداتعالےٰ نے اس تھوڑے سے کھانے میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کھانا بہت سا بچ بھی رہا۔ جب کہ وہ کھانے سے فارغ ہوئے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی طرف دعوت کی۔ تب ان میں سے ابولہب بولا کہ اچھا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے کیا ملیگا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ جو کچھ دوسرے مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ وہی تیرے لئے ہوگا۔ تب اُس نے کہا۔ کیا مجھے دوسروں پر فضیلت نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فضیلت کس بات کی۔ تب اُس نے جواب دیا۔ کہ تبا لھذا الدین یستوی فیہ انا وغیری۔ خراب ہو وہ دین جس میں دوسرے میرے برابر ہو جاویں

ایسا ہی ایک دفعہ چند لوگ باہر سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر آپ کی زیارت کیواسطے مکہ معظمہ میں آئے۔ تو ابولہب انکو راستہ میں مل پڑا اور کہنے لگا کہ تم اس کے پاس کیا جاتے ہو۔ وہ تو ساحر ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ کچھ ہی ہو۔ ہم تو اب ضرور اُن سے ملکر جاوینگے۔ جب وہ لوگ باوجود اس کی بڑی کوشش کے آنحضرت کے پاس چلے گئے اور اسکی بات نہ مانی۔ تو وہ کہنے لگا۔ انا لم نزل نعالجہ من الجنون فتبا لہ وتعسا۔ ہم تو ہمیشہ اس کا علاج کرتے ہیں۔ کہ اس کا جنون دور ہو جاوے۔ اُس پر ہلاکت اور افسوس ہو۔ اُن لوگوں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر سنا دی۔ جس کے سبب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حزن پہنچا۔ الغرض کوئی بھی موقعہ ابولہب کی شرارت اور شوخی کا ہو۔ بہرحال یہ سورہ شریف اسی کے متعلق نازل ہوئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ کفار کا وجود بھی بہت فایدہ دیتا ہے کیونکہ جب کفار خداتعالیٰ کے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور اس کو ہر طرح سے ستانے پر کمر باندھتے ہیں۔ تو خداتعالےٰ کوئی نہ کوئی نشان دکھا دیتا ہے۔ اور قرآن شریف کے اکثر حصے کے نزول کے باعث بھی کفار ہی تھے ورنہ سارے لوگ حضرت ابوبکرؓ ہی کی طرح آمنا وصدقنا کہنے والے ہوتے۔ تو اس قدر آیات اور نشانات کہاں نازل ہوتے۔

اس سورہ شریف میں کفار کے سرداروں میں سے ایک کو لیا گیا ہے اور نام ذکر کیا گیا ہے۔ مگر دراصل اس میں تمام کفار کے سرداروں کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ جو آنحضرتؐ کے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہاتھ بڑھانے تھے۔ خداتعالےٰ نے ان سب کو ہلاک کیا اور دین و دنیا میں خائب وخاسر کر دیا۔

فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

شعر و سخن

غصہ میں بھرا ہوا خدا ہے
تم کہتے ہو ہم امن میں ہیں اور
ڈرتے نہیں کچھ بھی تو خدا سے
معمور خدا سے دشمنی ہے
گمراہ ہوئے ہو باز آؤ
مولا کے غلام تھے مسیحا
اک رہبر راہ دین احمدؐ
کس طرح سے ابن مریم آئے
اب اور کا انتظار ہے لغو
جس کو ہے کیا خدا نے معمور
کیوں بھولے ہو دوستو! ادھر آؤ
باز آؤ شرارتوں سے اپنی
ورنہ ابھی غافلو تمہارے
تقدیر نے جو کیا مقدر
وہ دن کہ جب آئے گی مصیبت
حیرانی میں ایک دوسرے سے
پوچھیں گے مزا عذاب کا جب
چکھ بھی پکار اٹھیں گے اسدن
اے قوم خدا کے واسطے تو
حق نے بچے کر دیا ہے معمور
اللہ سے عفو مانگو تم۔ جو
محمود خدائے عز و جل ہے
اس شخص کو شاد رکھے ہر دم
اور اس کو گرائے ظلمتوں میں

جاگو ابھی فرصت دعا ہے
منہ کھولے ہوئے کھڑی بلا ہے
اے قوم یہ تجھ کو کیا ہوا ہے
کیا اس کا ہی نام اتقا ہے
کیا عقل تمہاری کو ہوا ہے
ناں ان سے ہمارا کام کیا ہے
واللہ غلام مصطفےٰ ہے
مدت ہوئی وہ تو مرچکا ہے
جو آنا تھا وہ تو آچکا ہے
یہ اس سے تمہیں لگاڑ کیا ہے
اک مرد خدا پکارتا ہے
کچھ تم میں اگر بوئے وفا ہے
آئے گا وہ آگے جو کیا ہے
قسمت میں تمہاری زلزلہ ہے
نظروں تلے میرے گھومتا ہے
اسدن یہ کہیگا میں! یہ کیا ہے
جانینگے کہ ان کو بھی خدا ہے
ان کافروں کی یہی سزا ہے
بتلا کہ جو تیرا مدعا ہے
طاعت میں اب اسکی عذر کیا ہے
دیتا ہے اسے جو مانگتا ہے
ہر وقت یہی میری دعا ہے
جو دین قوم پر فدا ہے
جو شخص کہ کفر میں پھنسا ہے

وصیّت

(۱) میں گلاب خان ولد نراب خاں قوم پٹھان ساکن قصبہ کراولی ضلع مین پوری۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید ہوں اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ جتنے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے [illegible] کو شائع ہوا ہے۔ تمام [illegible] کیا ہے۔ تین ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا [illegible] پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آئندہ ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت صرف مبلغ چار صد و پنجاہ روپیہ نقد سیونگ بنک میں بطور رقم ضمانت جمع ہے۔ اور عرصہ چھ ماہ تک بشرط زندگی انشاء اللہ تعالےٰ پورے مبلغ پانسو روپیہ ہو جاوینگے۔ میں آج کی تاریخ سے اس رقم کے دسویں حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دیا جاوے۔ اور اگر میری وفات کے پہلے میری زوجہ کا انتقال ہو جاوے۔ تو نصف حصہ رقم جمع شدہ بطور ضمانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دینا چاہیئے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق میں وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متکفل یہ میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کردونگا۔ جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لیئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن کر سکتے ہیں۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

گلاب خان سب پوسٹ ماسٹر شہر راولپنڈی

گواہ شد دُنی چند سنگر راولپنڈی۔ گواہ شد جرنداس ساکن راولپنڈی

گواہ شد۔ محبوب خان ولد گلاب خان طالب علم سکول راولپنڈی

وصیّت

میں مسمی غلام نبی ولد جان شاہ قوم شیخ ساکن ماہل پور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۶ ماہ فروری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں مندرج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مُرید اور پیرو ہوں۔

(۴) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے لیکن مبلغ دس روپیہ ماہوار کا سررشتہ تعلیم میں مدرس ہوں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ایک روپیہ ماہوار چندہ سلسلہ احمدیہ کی امداد میں یعنی ۱۲ لنگر خانہ میں اور ۴ ماہوار چندہ سکول جیسا کہ پہلے کمترین دیتا تھا۔ دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد میرے ورثہ کی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن مذکور مالک ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد کے متعلق بھی میری وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آیندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں بلکہ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کروں گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے وقت ملد ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث بنیں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

غلام نبی مذکور ماہل پوری حال مدرس بہبو وال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور بقلم خود ۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ علی احمد ولد امام الدین قوم آوان ساکن بہبووال بقلم خود ۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ عزت علی ولد سبحان علی نمبردار قوم آوان ساکن بہبووال۔ بقلم خود نشان انگوٹھا

رسید زر

۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ ۹۳۴ نضل دین صاحب ۔ عا/۱۲ار
۲۴۔ ،، ،، ،، ۶۲۴۔ نضل دین صاحب ۔ عا/۱۲ار
۲۶۔ ،، ،، ،، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ سے/
۲۷۔ ،، ،، ،، ۹۳۳ مرزا اکرم بیگ صاحب ۔ عا/۱۲ار
۲۷۔ ،، ،، ،، ۵۰۳۔ محمد میر صاحب ۔ عا/۱۲ار
۲۷۔ ،، ،، ،، ۴۲۲۔ میاں عبد اللہ صاحب ۔ عہ/۴ر
۲۸۔ ،، ،، ،، ۱۱۰۱۔ باقر علی خان صاحب ۔ عا/۱۲ار
۳۰۔ ،، ،، ،، ۱۱۹۲۔ فیض محمد صاحب ۔ عا/۱۲ار
۳۱۔ ،، ،، ،، ۷۵۲۔ اللہ رکھا صاحب ۔ عہ/۱۲ار

مصنفات ذیل دفتر بدر سے طلب فرماؤ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلےٰ کاغذ قیمت ؏
خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اُردو میں۔ قیمت ۲/

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث شریف۔ قیمت ۱/

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم۔ قیمت ۱/

مباحثہ مابین اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱/

انوار الاسلام ۸/
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۸/
تفسیر سورہ فاتحہ ۔ " " " ۲/
تذکیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۲/
[illegible] ۔ " " " ۳/
[illegible] ۔ " " " ۱/
کشف الالتباس ۔ " " " ۱/
ایقاظ النائمین ۔ " " " ۳/
موعظہ حسنہ ۔ " " " ۱/
صیانتہ الناس ۔ " " " ۱/
سر الشہادتین ۔ " " " ۱/
الفرقان ۔ " " " ۲/
عاقبتہ المکذبین ۔ " " " ۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس ۔ " " " ۴/
السر المکتوم ۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ؏
اعجاز احمدی ۔ " " " ۱/
رویائے صالحہ ۔ ۴/
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱/
حیاتِ مسیح ۔ ۱/
عدم نجات مذہب پولوس ۱/

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبرین پیسہ اخبار کے ایڈیٹوریل ہر روز پیسہ اخبار آٹھ بجے نکلکر پنجاب کے بہت بڑے علاوہ عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہر روز نئے اور معقول خیالات۔ نمونہ کا پرچہ منگوا لیجیے۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہی ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک نقشہ کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تار ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے مضامین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتے ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲/ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔
درخواستون کا پتہ ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولاد و علاج کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہین یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرادین۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا سے کر دیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرما دین بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماراں

لائق شہادت اس آیت کی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس سے [illegible] لغات القرآن کے متعلق مندرجہ ذیل ریویو تحریر فرما کر صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے مینے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے مین بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیون سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست مین وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت ؏

لوہے کے خراس (آٹا پیسنے کی مشین) یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آسانی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اولیٰ فی من پختہ مبلغ معہ سدپیہ ... مبلغ ہے جلنے غلہ بیجانے آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے گنا پیلنے والے بھی تیار ہین۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کیواسطے دو رعائتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں ۔مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور اُن کیمطابق دوسرے مروّجہ سنوں کی تاریخین دریافت کرنیکیلیے جو سرگردانیاں اور دقتیں پیش آتی تہیں اور وقت ضائع ہوتا تہا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہی کہ یہ نئی ایک سو پچیس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زرکثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہی جسمین سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی

تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسری کیمقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اُس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہین۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اُس کیساتھ ایک عجیب وغریب دیباچہ بھی ہی اُسکی قیمت بغرض رعایت عامہ پانی سال حساب سے بھی کم یعنی ۳ے (مجلد ۳ ہے) رکھی ہی لیکن اخبار بدر کے خریداروں کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہی کہ جو صاحب بدر کیلیے ایک نیا خریدار بہم پہنچاکر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار دفتر بدر مین بھجوا دینگے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ مین یہ جنتری دیجاویگی۔ لیکن شرط یہ ہی کہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جاوین۔

لغات القرآن حصہ اول مصنفہ عبدالحی صاحب جسکی اصل قیمت عمر ہی دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دین یہ کتاب صرف ۴ر مین ملسکتی ہی۔ کارخانہ بدر نے کچھ زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہی

مینیجر اخبار بدر

جیبی طبیب

یعنی

عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویات

اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس ساٹھ بیماریوں کی نہایت اکسیر زود اثر تیر بہدف دوائیں جو تخمیناً دو اڑھائی سو مریضوں کے لئے کفایت کریں موجود ہیں۔ یہ پاکٹ کیس بڑی محنت اور جانفشانی سے ڈاکٹری اور یونانی ادویہ کو جو حکمی اور بے خطا ثابت ہوئی ہیں ترکیب دے کر اُن اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر مسافری میں رہتے یا مفصلات اور نو آبادیوں میں سکونت رکھتے ہیں یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم یا ڈاکٹر وقت پر نہیں ملتے یا اُن عیالداروں کے لئے جن کو آئے دن علاج معالجہ کی سخت ضرورت رہتی ہے اور اکثر شکایتوں کے لئے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن طبابت پیشہ اصحاب کے لئے جو دیہات میں طبابت کرتے ہیں غرضیکہ روزمرّہ امراض کے واسطے نہایت کارآمد اور انسانی زندگی کے لئے خاص رفیق ہے ہر ایک انسان اس سے وقت پر حاذق حکیم اور لائق ڈاکٹر کا کام لے سکتا ہے جس عیالدار کے پاس یہ پاکٹ کیس موجود ہو اُس کو حتے الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی اور جس حکیم یا ڈاکٹر کے پاس یہ پاکٹ کیس ہو اُس کو پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ ایک کتاب ترکیب بنام "جیبی طبیب" پاکٹ کیس کے ہمراہ ہوتی ہے اور اُس میں ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے جان مریض کو خطرات معلقہ سے بچا سکتا ہے اس لئے اس پاکٹ کیس کا ہر ایک شخص کی جیب میں ہر حالت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے جس سے وہ اپنا اور اپنے گھر کا آپ حکیم بن سکتا ہے ✦

پاکٹ کیس کی جو دوائی خرچ ہو جائے وہ دوائی قیمت مقررہ پر علیحدہ علیحدہ بھی بھیجی جاتی ہے

قیمت پاکٹ کیس پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے ✦

ایکدفعہ شرطیہ امتحان کر کے دیکھیں اگر پاکٹ کیس پسند نہ آوے یا اشتہار میں جیسا لکھا ہے ویسا نہ نکلے یا اس کی ادویہ پر تاثیر نہ ہوں یا اس کی قلیل قیمت کے مقابل اتنی دوائیوں کا اس سے بہتر پاکٹ کیس آپ کو ملجاوے تو اس کے لوٹا دینے پر قیمت واپس کر دیجائیگی بس اس سے بڑھکر اور کیا صداقت ہو سکتی ہے

المشتہر۔ حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق و پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور | قیمت پیشگی ۶ روپے

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

نمبر ۳۰ ـ شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق ستمبر ۱۹۰۶ء بروز جمعرات

سلسلۂ جدید جلد ۲ | سلسلۂ قدیم جلد ۵

چہ گویم باتو گر آئی دریں جا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۵۰ روپے

معاونین درجہ اول جنکو چار پرچہ کسی ایک کو جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۲۵ روپے

معاونین درجہ دوم جنکو چار پرچہ کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۱۰ روپے

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۶ روپے

عام قیمت مابعد ۳ روپے فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوٹ ... بعد ... از نقیہ ... للعمر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ (۲ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۲ | ۸ - شعبان ۱۳۲۴ھ - مطابق - ۲۷ - ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۹

ڈاک ولائیت

غلط مذہب شہر سن سینٹی کے پادری کاکس (cox) صاحب نے بشپ کو لکھ بھیجا ہے۔ کہ مین یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ عیسوی مذہب غلطی پر ہے۔ بشرطیکہ عیسوی دنیا میرے ثبوت کو صحیح پاکر اپنی غلطی کو تسلیم کرلے۔

قیمت گرجا بعض عیسائی گرجون کی قیمتیں مفصلہ ذیل ہین۔

ترنٹی چرچ - - چار کروڑ روپیہ
سینٹ پال - - دو کروڑ روپیہ
گریس چرچ - - تیس لاکھ روپیہ
فرسٹ پریس بی ٹیرین چرچ - بیس لاکھ روپیہ
سینٹ مارکس چرچ - - سات لاکھ روپیہ
ماربل کالجیٹ چرچ - - تین لاکھ روپیہ

ایک مثلث دیوتے کی عبادت کے واسطے عمارت بنانے پر اس قدر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ ہندوستان مین بعض مندرون پر قدیم زمانہ مین اس سے بھی زیادہ روپیہ ہوتا تہا۔ جب اسلام کے دبدبہ نے ان کی شوکت کو پہلے مٹا دیا۔ تو اب بھی انشاء اللہ مسیح کی دعاؤن سے یہ عمارتین یا تو مبدل بہ مساجد ہو جاوین گی۔ اور ان مین ایک خدا کی پرستش کی جاوے گی۔ اور یا زمانہ خود ہی ان کو مٹا دیگا۔ کیون کہ اب وہ وقت قریب ہے، کہ یورپ کے لوگ خود ہی اس مردہ پرستی کو چھوڑ دین۔

ڈاکٹر جارج - اے براؤن ساکن مونٹریل نے بارہ سالہ تجربات کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ آیوڈین (ایک انگریزی دوا) امراض سل ودق کے لئے بے حد مفید ہے وہ اس دوا سے ایک عرق تیار کرتے ہین۔ جسے وہ مریض کے جسم کے اندر پچکاری کے ذریعہ پہنچا دیتے ہین۔ جس ترکیب سے یہ عرق بنایا جاتا ہے۔ اُسے ڈاکٹر صاحب نے رسالہ "کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ" مین عام آگاہی کے لئے شائع کرا دیا ہے۔ آیوڈوفارم کی الجہٹ جس مین ۷ء۹ فیصدی آیوڈین شامل ہو ۱۰۰ گرین۔ ببول کے گوند کا سفوف ۲۵ گرین گلسیرین ۳۰ قطرے۔ کاربولک ایسڈ ۵ قطرے۔ جوش دے کر مقطر کیا ہوا پانی ۳۰۰ پونڈ۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علاج کو بارہ سال تک دق وسل کے بہت سے مریضون پر آزمایا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اس دوا سے نہ صرف مقامی تکلیف اور شکائت ہی رفع ہو جاتی ہے بلکہ کل جسم کو نفع پہنچتا ہے مریض اور مرض کی حالت کے مطابق ۸ گرین سے ۲۴ گرین تک کی پچکاری لگائی جاتی ہے۔ اس دوا کی تھوڑی تھوڑی مقدار مین اور بار بار پچکاری دینی چاہیئے۔ خود ڈاکٹر براؤن ہر دو ہفتہ مین ۱۲ گرین دوا استعمال کرتے ہین۔

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ ایک یونیورسٹی کے دو پروفیسرون نے ایک ایسی دوا بنائی ہے جس کے ذریعہ وہ ایسے جلے ہوئے کاغذون کو جن کی تحریر پڑہی نہین جاسکتی اور ہاتھ مین لیتے سے خاک ہو جاتے ہین پھر درست کرکے اس قابل بنا دیا جاتا ہے۔ کہ اُن کی عبارت پڑہ لی جاتی ہے۔ اور اگرچہ بعد درستی کے کاغذ زیادہ دیرپا ثابت نہین ہوا۔ تاہم اس قدر دیرپا ضرور ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کی نقل کر لی جاتی ہے۔ یہہ دونون پروفیسر اس وقت ان کاغذات کی درستی اور نقل کرائی مین مصروف ہین۔ جو سین فرانسسکو کی آتش زدگی مین جل گئے تھے۔ جس دوا کے ذریعے جلے ہوئے کاغذ درست اور پڑھنے کے قابل بنا لئے جاتے ہین۔ وہ پروفیسر صاحبان نے ابھی تک اپنی ہی ذات تک محفوظ رکھی ہے۔ اس دوا کے ذریعے بنک کے کاغذات۔ بیمہ کمپنی کے کاغذات۔ اور نوٹس وغیرہ بھی درست کئے جاتے ہین۔

جس ڈاکو کے ہاتھون سے ممالک متحدہ امریکہ کی ریاستہائے متحدگان اور وسکون سن نالان تھین۔ اُس کے دماغ پر عمل جراحی کیا گیا۔ اور اس کے بعد سے اس مین جرم کرنے کی رغبت ہی نہین رہی (اسی بناء پر اسلام مین چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے)

فرانس۔ کے ایک طبیب ڈاکٹر لوفرہ کی رائے کے مطابق دوا دن کی نسبت رات کو زیادہ نفع دیتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پیرس کی سوسائٹی تھیوراپٹکس کے روبرو ایک ایڈریس مین بیان کیا کہ مرض کا دن کی نسبت رات کو زیادہ غلبہ ہوتا ہے۔ لیکن دوا دن ہی مین دی جاتی ہے اور یہ اطبا کی غلطی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مثالاً بیان کیا کہ دمہ اور مرگی کا دورہ رات کو زیادہ سختی کے ساتھ ہوتا ہے۔ مزید برآن دیگر شکایات مین بھی رات کو ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے رات کے وقت اُن کا علاج بھی ہونا چاہیئے ڈاکٹر صاحب نے ایسے مریضون کی مثال بھی پیش کی۔ جن کی شکایات رات کو بڑھ جاتی ہیں مگر دوا دن مین دی جاتی تھی اور اس لئے بیکار جاتی تھی۔ اس لئے رات کے وقت دمہ اور مرگی۔ اور وجع مفاصل وغیرہ کے مریضون کو مسکن دوا رات کو دی جاوے۔ کیونکہ رات کو ایک خوراک دوا دینے سے اس قدر فائدہ ہوتا ہے جس قدر کہ دن مین دینے سے نہین ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی اظہار کیا کہ رات کو جسم کے اعضا فاقہ کرتے۔ یعنی کمزوری کی طرف مائل ہوتے ہین۔ اس لئے اس وقت دوا دینے سے ان مین زور وطاقت آجاتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن شکایات مین رات کو اضافہ ہوتا ہے۔ ان میں رات کو دوا دی جاوے مگر تھوڑی تھوڑی مقدار مین۔

اخبار لینسٹ رقمطراز ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ خالص تمباکو مضر نہین ہے بلکہ وہ تمباکو جس مین کسی قسم کی ملاوٹ کی جاتی ہے وہ سخت غلطی پر ہین کیونکہ خالص تمباکو ایک قسم کا زہر ہے۔ اس لئے نوجوانون اور بڑون دونون کو اس کے استعمال سے پرہیز لازم ہے۔ اگرچہ ایک قسم کی تمباکو دوسری قسم کی تمباکو سے زیادہ زہریلی اور زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ [illegible] خواہ کسی قسم کا ہو نقصان دہ نہیں ہوتا۔ (تمت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء - مطابق پنجم شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر

"موت - تیراں ماہ حال کو"

غالباً تیراں ماہ حال مراد تیراں ماہ شعبان ہے - واللہ اعلم اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے خدا تعالیٰ فضل کرے - آمین -

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں باہر سے مفصلہ ذیل احباب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہیں - چودہری نصر اللہ صاحب وکیل اور چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے - سید لعل شاہ صاحب برق پشاور سے - برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ایک دن کے واسطے تشریف لائے تھے - ان کے علاوہ اور بہت سے احباب تشریف لائے -

مدد خاں ملازم نواب صاحب کی بیوی جو عرصہ سے بیمار تھی - ۲۳ - ستمبر کو فوت ہو گئی - اور حسب وصیت مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئی اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت میں لے -

۲۵ - ستمبر کی رات کو قادیان میں ہندوؤں کے ہاں کوئی شادی کا موقعہ تھا - جس میں حق کی قبیح اور ضرر رسان رسم کے مطابق آتشبازی میں ہوائیاں چھوڑی گئیں - چنانچہ ایک ہوائی جو آسمان کی طرف چھوڑی گئی تھی - شہر میں مخدومی مکرمی جناب مولوی عبید اللہ صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام کے گھر میں آکر گری - اور مولوی صاحب موصوف کے اہلیہ کے سر پر چوٹ آئی - انتظامی حکام کو چاہیئے - کہ ایسی ضرر رسان آتشبازی کو روکنے کے واسطے کوشش کریں

(باقی آئندہ)

درخواست دُعا

چوہدری بشارت علی خان صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر کی بیوی عرصہ ۱۱ ماہ سے بخار میں مبتلا ہے - ناظرین بدر دعا کریں - کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا فرماوے -

معذرت

چونکہ وصیتیں بہت سی جمع ہو گئی تھیں جنکا اندراج حسب الحکم مسیح موعود اخباروں میں ضروری ہے اس واسطے اس ہفتہ میں ان سب کو لکھدیا گیا اور بعض ضروری مضامین درج ہونے سے رہ گئے -

قیمت اخبار

تا حال بہت سے خریداروں سے وصول نہیں ہوئی - حالانکہ سنہ ۱۹۰۶ء میں سے اب صرف تین ماہ رہ گئے ہیں چونکہ اخبار کی قیمت مابعد ے ہے اس واسطے جن صاحبان کی قیمت اب تک نہیں آئی وہ قیمت سالانہ ے ارسال فرماویں نیز جن ایسے صاحبان کی خدمت میں اب وی پی کئے جاوینگے - انکو بھی ے کے حساب سے وی پی کئے جائینگے وصول کر کے مشکور فرماویں جو صاحبان آئندہ اخبار کا وی پی لینے سے

۲۶ ستمبر ۱۹۰۶ء - اے منظور محمد تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سن لی - خدا تیرے لئے لڑکا دیگا -

ڈائری

القول الطیب

آریہ مت کی موت کا سبب ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ آریوں کا ذکر تھا۔ کہ اب تو آریہ صاحبان خود ہی اقرار کرنے لگے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ مذہب ہے۔ اور ایک سو سال تک بالکل نیست و نابود ہو جائیگا۔ جب حضور نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ آریہ مذہب ایک سو سال تک دنیا سے مفقود ہو جائیگا۔ تو اس وقت آریوں نے بڑا شور مچایا تھا کہ یہ مذہب ہمیشہ قائم رہیگا۔ مرزا صاحب نے غلط کہا ہے اب تعجب ہے۔ کہ وہی آریہ صاحبان خود ہی اپنے لیکچروں اور رسالوں میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ ہے۔ حضور کی پیشگوئی آریہ مذہب کے متعلق فروری ۱۹۰۶ء میں بدر میں شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک صدی نہ گزرے گی۔ جو اس مذہب پر موت وارد ہو جائیگی۔ تو اس وقت پنڈت رام بھجدت نے بڑے زور سے اس کی مخالفت کی تھی۔ اور خود قادیان میں آکر اپنے لیکچر میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ اب وہی پنڈت رام بھجدت صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۱۱۔ ستمبر کے اخبار پرکاش میں فرمایا ہے کہ "موجودہ آریہ سماج کبھی بھی نئنو برس سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ نیست و نابود ہو جاویگا۔ اور اس کے علاوہ نئے آریہ دہرم پال صاحب نے اپنے رسالہ اندر میں آریہ سماج کی موت پر ایک مضمون لکھدیا ہے۔ غالباً موخر الذکر صاحب اسی واسطے آریہ بنے تھے کہ آریہ مت کی موت کو ثابت کرنے میں جلدی کریں۔ غرض یہ ذکر تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ کوئی مذہب ہو خواہ قوم ہو خواہ جماعت ہو۔ بغیر روحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتی۔ جب تک خداتعالیٰ کے ساتھ تعلق پختہ نہ ہو۔ کوئی مذہب دنیا میں کس طرح ٹھہر سکتا ہے۔ چونکہ آریہ مذہب میں روحانیت نہیں ہے اس واسطے اس کا قیام محال ہے۔ سارے انبیاء صرف خدا کو جانتے تھے۔ برخلاف اس کے ان کے پنڈت ہزاروں فریبوں سے بھرے ہوئے ہیں اور ان میں روحانیت کا کوئی حصہ نہیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس قدر انبیاء دنیا میں آئے۔ وہ دنیاوی معاملہ

میں ایسے تھے۔ کہ ان کو پانچ روپے کی بھی نوکری نہ مل سکتی۔ مگر چونکہ وہ خدا کے بنے۔ اس واسطے دین و دنیا میں وہ مالا مال ہو گئے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا۔ حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زاید صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں جماعت کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت۔ شوق اور فہم حاصل ہوگا۔ اور اس کو بغور مطالعہ کرینگے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ پھر اس بات کے محتاج نہ رہینگے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ مخالفین کی عادت ہے۔ کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے شریر ہوتے ہیں کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے تو کہدیتے ہیں کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی۔ ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں۔ ایسے لوگ بڑے خبیث ہوتے ہیں۔ ان کو ضرور جواب دینا چاہیئے اور مختصر جواب دینا چاہیئے۔ تاکہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو۔ علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل دنیا دار دینی معاملات کی طرف توجہ نہیں رکھتے۔ اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہیئے جو کہ فوراً اُن کے دماغ میں چلی جاوے اور اپنا اثر کر جائے۔

غلام دستگیر قصوری کا ذکر تھا۔ فرمایا اُس نے ایک ایسا مباہلہ کیا تھا جس کی نظیر پہلے بھی اسلامی دنیا میں موجود ہے۔ جس کا اس نے خود ہی اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ محمد طاہر نام تھے۔ ان کے زمانہ میں دو شخص پیدا ہوئے۔ ایک نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور ایک نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ جس پر مولوی محمد طاہر صاحب نے خداتعالیٰ کے حضور میں دعا کی کہ یاالٰہی اگر یہ مدعی جھوٹے ہیں تو ان کو ہلاک کر اور اگر ان کو نہ ماننے میں میں جھوٹا ہوں تو مجھے ہلاک کر۔ چونکہ وہ دونوں کاذب تھے اس واسطے وہ ہر دو ہلاک ہو گئے۔ غلام دستگیر نے بھی اسی طرح مباہلہ کیا تھا اور لکھا تھا۔ کہ میں بھی وہی دعا کرتا ہوں۔ جو کہ محمد طاہر نے کی تھی چونکہ اس کے مقابل میں جو شخص تھا وہ سچا تھا اس واسطے غلام دستگیر خود ہلاک ہو گیا

آپ کی توجہ درکار ہے۔

۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کی اخبار میں عاجز نے ناظرین کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی تھی کہ ایک سو مددگار اخبار بدر کے واسطے ایسا پیدا ہو۔ جو ہر ایک دس خریدار نئے بنا دے۔ تو اخبار کے واسطے ایک ہزار خریدار پیدا ہو سکتا ہے۔ قریب تیس ایسے بزرگوں کے نام بھی لکھے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم دوستوں نے اس عرضداشت کی طرف توجہ کی ہے اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت **محمد ذوالفقار علی خان** صاحب پر ہو کہ وہ اس غریب کارخانہ کی ہمیشہ نہایت محنت اور سعی کے ساتھ مدد فرمایا کرتے ہیں انہوں نے اس چٹھی کے بعد چار نئے خریدار دیئے۔ **ڈاکٹر عباد اللہ صاحب** نے بھی فوراً توجہ کی اور دو خریدار دے چکے ہیں۔ **میاں معراج الدین صاحب عمر** نے بھی دو خریدار دیئے۔ **میر قاسم علی صاحب** نے دہلی سے دو خریدار دیے۔ اور زیادہ کے واسطے وعدہ کیا ہے **ڈاکٹر بشارت احمد صاحب** نے ایک خریدار دیا۔ ایسا ہی **چودہری غلام قادر صاحب** لنگڑوہ۔ **مولوی شیر علی صاحب**۔ **برادر علی احمد صاحب** منی پور آسام۔ **مولوی محمد عبداللہ خان صاحب** پٹیالہ۔ **خانصاحب انوار حسین خانصاحب**۔ **حافظ عبدالرحیم** صاحب کلارک دفتر میگزین۔ **شیخ منظفر الدین صاحب** کوہاٹ۔ **کرم شیر خان صاحب** بلرام پور۔ **حافظ عبدالعزیز** صاحب سیالکوٹ نے اخبار کی ترقی کی طرف توجہ کی ہے اور ایک ایک خریدار بہم پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور زیادہ امداد کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ علاوہ اس کے **چودہری** مولا بخش صاحب سیالکوٹ اور **چودہری رستم علی** صاحب انبالہ شہر اور شیخ **محمد یوسف** صاحب انبالہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کرینگے لیکن افسوس ہے کہ بعض بزرگوں نے جن کے اسمائے گرامی اخبار میں لکھے گئے تھے اور علیحدہ علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے تھے انہوں نے اب تک اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ خط کا جواب ہی ہمیں لکھ کر خوش کر دیتے۔

نوٹس جو خریدار نہ قیمت دیتے ہیں نہ وی پی لیتے ہیں نہ خط کا جواب دیتے ہیں وہ قیمت روانہ کر دیں۔ ورنہ اخبار میں نام شائع کئے جاوینگے۔

بلادِ اسلامی

مراکو میں فساد (۱۹۔ ستمبر۔ لنڈن) کاسابلینکا میں صحرا کے ایک متعصب جادوگر کے معتقدوں نے فساد کیا۔ فرنچ دکانیں لوٹ لیں۔ اور عیسائیوں کے خلاف ایک تحریک قائم کرنے کی کوشش کی۔

تنجیر کے قرب وجوار میں اسی قسم کے فساد کی خبر آئی ہے۔ فرنچ اخبارات کہتے ہیں کہ ایک فرنچ اور سپینش پولیس اس فساد کو دبانے کے واسطے بھیجنی چاہیئے۔

حضور نظام حیدرآباد حال میں سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر شافی مطلق نے شفا دی۔ اس کے شکریہ میں پندرہ ہزار غربا کو چالیس روز تک ہر روز کھانا دیا جاویگا۔ یہ میعاد اس ہفتہ تک ختم ہو جائے گی۔ حضور کھانے کو خاص خیال اور نگرانی فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن ۴۰ من باسی گوشت پھنکوادیا۔

آیندہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں جو بمقام ڈھاکہ منعقد ہوگی۔ شامل ہونے والے ممبروں اور وزیٹروں کی تعداد اب تک ۳۰۰۰ تک پہنچ گئی۔

گورنمنٹ ہند نے آخر حسب ذیل شرائط پر بمبئی کا قرنطینہ حجاج موقوف کر دیا۔ کہ جدہ کو جانے والے جہاز خوب صاف کئے جائیں۔ جہاز کے چوہے ہلاک کر دئے جائیں۔ جہاز پر شفاخانہ اور سگریگیشن کا کافی انتظام رکھا جائے۔ حجاج کا ڈاکٹری معائنہ کرا دیا جایا کرے اور ان کے کپڑے اچھی طرح صاف کر دئے ہیں۔ عدن اور پیرم میں ڈاکٹر جہازوں کا معائنہ کیا کریں گے۔ اگر احیاناً کوئی طاعون کا مریض ہو۔ تو اس کو پیرم میں اتار کر جہاز بحیرۂ قلزم میں داخل ہو جائے۔

ژمل۔ یوروپ کے سفیروں نے ایران کی پارلیمنٹ کی اس قانونی دفعہ پر سخت اعتراض کیا ہے کہ ایران میں رہنے والے اشخاص خواہ وہ ایرانی ہوں یا غیر ایرانی۔ سب کا محاکمہ ایرانی دارالعدالت میں ہوا کریگا۔

ریاست جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے رئیس نکولس نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ آیندہ سے مسلمانوں کو بھی لازمی طور پر فوجی خدمت ادا کرنی پڑے گی۔

اور اُن کی عورتیں عیسائی عورتوں کی طرح بے پردہ و نقاب گھروں سے نکلا کریں۔ پہلا حکم تو خیر مسلمان برداشت کر گئے۔ لیکن دوسرا نہایت شاق گزرا۔ باحمیت لوگ املاک و جائداد تک چھوڑ کر ہجرت کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ہیں۔ عیسائیوں کے آزادانہ اور عادلانہ احکام۔

اسکندریہ میں قماربازی کی نہایت شدت ہے۔ ہرچند پولیس جواریوں کی گرفتاری کی کوشش کرتی ہے۔ بالکل کامیاب نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ قمارخانہ اکثر یونانیوں کے گھروں میں ہیں اور ان کے گھروں پر پولیس دست درازی نہیں کر سکتی۔ تاوقتیکہ قونصل یونان کو خبر نہ کر دے اور جب تک یہ خبر ہو جواری منتشر ہو جاتے ہیں اور اکثر قنصل خود ہی یونانیوں کو خبر کر دیتے ہیں

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ امیر صاحب کا شکار کے وقت ایک ہاتھ بندوق کے پھٹ جانے سے زخمی ہو گیا تھا۔ وہ زخم میجر برڈسی۔ آئی اے کے علاج سے اچھا ہو گیا ہے۔ میجر مذکور اثنائے سیاحت ہند میں آپ کے میڈیکل آفیسر ہوں گے۔

قبائل۔ قرغیز روس میں ڈوما کی شکست کی خبر سے سخت پریشانی اور افسردہ دلی پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ ممکن تھا کہ ڈوما کبھی ان کے حق ایسی مفید نہ ثابت ہوئی۔ جیساکہ وہ خیال کر رہے تھے۔ لیکن فی الجملہ یہ ڈھارس تو بندھ گئی تھی۔ کہ ہمارے قومی وکیل بارگاہ قیصری تک اپنی فریاد اور آواز کو پہونچا سکیں گے۔ اب یہ بھی توقع نہ رہی۔ اور انھیں یقین ہو گیا کہ جیسے آجتک شخصی حکومت کے جابر عاملوں کے ہاتھ سے تباہ ہوتے رہے ہیں یہی تباہی ابھی ہماری قسمت میں اور لکھی ہے باایں ہمہ خیال ناکامی بھی ابھی مسلمانان روس حکومت کے خلاف دیگر انقلاب پسندوں کی طرح علم بغاوت بلند نہیں کرتے۔ اور بیٹھے دیکھ رہے ہیں کہ واقعات کیا پیش لاتے ہیں۔ اور آخر کار حکومت کا اُونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ تو قازمین سابقہ فساد کی وجہ سے جنرل غولو شجائف کا شکنجہ عتاب مسلمانوں پر اور سخت ہو گیا ہے۔ بے گناہ قتل اور بے خانمایاں کئے جا رہے ہیں۔ شیخ الاسلام قفقاز نے ہرچند حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ جنرل مذکور کی بے جا تعدی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اسے یہاں سے تبدیل یا معزول کرنا اور اس کی کرتوتوں کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ لیکن مطلق شنوائی نہیں ہوتی۔ اس پر چڑ کر مشار الیہ نے اور بھی زیادہ مسلمانوں کو ستانا شروع کر دیا ہے ایک طرف ارمن ان کا خون پی رہے ہیں دوسری طرف یہ سفاک نت نئے حیلہ نکال کر مسلمانوں کی بربادی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتا ہے۔ سرکاری شفاخانہ میں مسلمان زخمیوں کی مرہم پٹی نہیں ہوتی۔ اس لئے مسلمانوں نے تنگ آ کر اپنا ایک جداگانہ ہسپتال کھولا ہے۔

افریقہ میں اسلام شمالی نائیجیریا کے متعلق ایک نہایت معزز شخص جوزف ننان نے جو افریقہ کے اسی حصہ میں رہتے ہیں۔ لورپل کے مسلم انسٹی ٹیوٹ میں ایک نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شمالی نائیجیریا میں تین فرقوں کے عیسائی مشنری اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی سعی و کوشش کا نتیجہ جو ان کو مسلمانوں میں حاصل ہوا ابھی تک بالکل صفر ہے ایک مسلمان بھی آج تک یہ لوگ عیسائی نہ بنا سکے۔ برعکس اس کے اسلام از خود نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے عیسائی دن رات محنت اور کروڑوں روپیہ صرف کرتے ہیں اور بے نیل مرام ہیں اور مسلمان اشاعت اسلام سے بے خبر ہیں۔ مگر وہ لامذہب قوموں کے دل میں خود بخود جگہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جس قبیلہ یا قوم پر اسلام کا پرتوہ پڑ جاتا ہے اس کی غلیظ و بیہودہ رسمیں انسانی قربانیاں اور انسان خواری وغیرہ دفعۃً اُس سے معدوم ہو جاتی ہیں اور لوگ تہذیب و شائستگی کی طرف جھک جاتے ہیں اور امن و آسودگی پیدا ہو جاتی ہے اب تک عیسائی شدہ کوئی ہی افریقی ایسا دیکھا گیا ہوگا کہ عیسائیت نے اسکی سابقہ بدی حالت کو بدل دیا ہو۔ کیلن نامی پادری جو نائیجیریا میں کام کرتے تھا اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ افریقہ میں اگر کوئی قوم عیسائیت اختیار کر سکتی ہے تو وہ شاید حبشا قوم ہو لیکن میرا خیال ہے کہ پادری صاحب نے اس اندازہ میں غلطی کی۔ حبشہ قوم میں اسلام کا نور پھوٹ پڑا ہے اور چونکہ اسلام ان سے کسی غیر ممکن اور خلاف طبیعت امر کی توقع نہیں کرتا اور نہ ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے اس لئے یہ قوم کبھی عیسائی نہیں ہو سکتی اور ان کے عیسائی بنانے کی کوشش

انتخاب الاخبار

چین مین افیون پیکن کا ایک تار مشتہر ہے کہ ایک شاہی اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ آیندہ دس روز کے اندر اندر دلیسی اور ولایتی افیون کا استعمال موقوف کیا جائیگا۔

طہران کی پارلیمنٹ ریوٹر طہران سے مطلع کرتا ہے۔ کہ انتخاب کے قواعد وضع کر لئے گئے ہین۔ ان کی رو سے تیس اور ستر برس کے درمیان کا خواندہ مرد ووٹ دینے کا مستحق ہوگا۔ ممبروں کی کل تعداد ۱۵۶ ہوگی۔

مشرق اقصے کے معاملات روسی اخبارات شفق ہوکر جاپان کی اس تجویز کو کہ امور ـ سنگری ـ اور منچوریا کو اقوام عالم کی تجارت کے واسطے کھول دیا جائے۔ معتوب کر رہے ہیں۔

اخبارات انگریزی ٹائیمز ایک مضمون مین لکھتا ہے کہ روس نیک نیتی کے ساتھ اپنے وعدے پورے کریگا۔ مگر جاپان اس انتظام کو صاف اور وسیع کرانا چاہتا ہے۔ اس نے آزادانہ تجارت اور چین کے حق کے واسطے جنگ چھیڑی تھی۔ اب اُسے ان کے واسطے دوبارہ نہین لڑنا ہوگا۔

روس کا انقلاب (۱۲ ستمبر لنڈن) اوڈیسہ کی خبرون سے ظاہر ہے۔ کہ ایک طرف روس کے تمام قوموں کے باشندوں کے اتحاد کی کوشش کی جاتی ہے اور دوسری طرف ایک انقلابی گروہ جو "بلیک ہنڈرڈز" کے نام سے مشہور ہے۔ یہودیون کو قتل کرنے کی تجاویز سوچ رہا ہے۔ اس انقلابی گروہ نے زار سے درخواست کی ہے کہ وہ پری فیکٹ یعنی حاکم شہر کو موقوف کردین۔ جو یہودیون کے قتل عام کا مخالف ہے۔ جو حالت اوڈیسہ کی ہے وہی روس کے دوسرے شہرون کی بھی ہے۔

سازش اب معلوم ہوا ہے۔ کہ زار جنرل ٹریپاف کے جنازے کے ہمراہ اس وجہ نہیں گئے۔ کہ ان جبری تفریح سے لوٹنے شاہی محلون کی ایک سازش کا پتہ لگا۔ کے متعلق بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہین۔ ان مین محلون کے ملازم بھی ہیں۔

(۲۲ ستمبر) پیٹرہاف کی سازش کے متعلق سینٹ پیٹرزبرگ میں بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ شاہی محلوں کی سرچ لائٹ بندرگاہ اور ساحل تک ہر ایک چیز کے ظاہر کرتی ہے۔

(۲۳ ستمبر) اوڈیسہ میں بڑی مشکل سے امن قائم رکھا گیا ہے۔ پولیس اور عوام کے درمیان لڑائی ہوئی۔ جس میں پندرہ آدمی مجروح اور مقتول ہوئے۔

(بعد کی خبر) ریگا کا گورنر جب بازار سے گزر رہا تھا۔ تو اس کے اُوپر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ مگر سلامت بچگیا۔

دوسرا بگولا دوسرا بگولا ـ جزائر فلپائن مین ایک سخت بحری بگولہ آیا۔ جس نے سلح خانہ کو نقصان پہونچایا۔ اس سے کیوبیٹ مین چند جہازون کو ضرر پہنچا۔ اور گنیورٹ ... ساحل سمندر پر جا پڑی۔

گرفتاری بارنا مین پولیس نے ... سترہ انقلاب پسند جنرلون کو گرفتار کرلیا ہے اُن پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ اعلیٰ قومی حکام کے خلاف سازشین کرتے ہین۔ پولیس ان کے ساتھ باضابطہ سلوک کریگی۔

کیپ کی پارلیمنٹ نے قانون معافی پاس کرکے ان تمام آدمیون کو معافی دیدی ہے۔ جنہون نے جنگ بوئران کے وقت ایک بغاوت مین حصہ لیا تھا۔

زلزلہ سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک تار مظہر ہے کہ روسی ترکستان کے اضلاع چارکنٹ اور کوپل مین زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے۔

حضور وایسرائے کا دورہ حضور وایسرائے ۸۔ اکتوبر کو شملہ سے پرائیویٹ طور پر روانہ ہوکر سناور۔ کوئٹہ۔ نوشکی۔ چمن۔ کشمیر بیکانیر۔ جیند۔ نابھہ۔ پٹیالہ اور دہلی کا ملاحظہ فرمادین گے۔ دہلی سے آپ کلکتہ تشریف لیجائینگے داخلۂ شہر پبلک ہوگا۔ ۷۔ دسمبر کو آپ وہان پہنچینگے۔ آپ کے ہمراہ لیڈی منٹو اور تینوں صاحبزادیاں ہونگی۔ آنریبل مسٹر اڈیم۔ سر لوئس ڈین۔ سکرٹری صیغہ خارجہ لفٹننٹ کرنل ڈنلاپ سمتھ۔ پرائیویٹ سکرٹری لفٹننٹ کرنل اڈیم۔ ملٹری سکرٹری۔ سرجن لفٹننٹ کرنل لالس۔ سرجن میجر فیلڈنگ۔ کپتان بن کیلی۔ کپتان لارڈ فرانسس اسکاٹ ہون گے۔ ۱۵۔ اکتوبر کو آپ کوئٹہ میں دربار لیوی منعقد کرین گے۔

خوفناک حادثہ (کیمبل پور) چند روز ہوئے دریائے سندہ مین اوندیتن پر جو حضرو سے ۵۔ ۶ میل پر واقع ہے۔ ایک کشتی جس مین تقریباً دو سو آدمی تھے۔ اُلٹ گئی۔ ایک سو پچاس غرق ہوگئے۔ صرف ۳۵ بچ نکلے۔

پہاڑون پر بارش ہونے کی وجہ سے دریا مین سخت طغیانی آگئی تھی۔ مسافر صوبہ شمال مغربی سرحد مین تجارت کے واسطے جارہے تھے۔ ملاحوں نے ہرچند کوشش کی۔ کہ کشتی کو بچائین۔ مگر کوئی پیش نہ چلی۔ کہا جاتا ہے کہ مقامی خان نے بھی کوئی مدد کشتی بچانے مین نہ دی۔ کمشنر صاحب کو حادثہ کی اطلاع دی گئی ہے۔

ٹرکی و بلغاریہ فرانس کے مشہور اخبار "ایکوڈی پیرس" کو استانہ علیہ سے حسب ذیل مراسلت موصول ہوئی ہے۔

"یونانیون کے خلاف بلغاریہ کے ... جو بالا علان کارروائیان ہوئین۔ ان کی نسبت جواب طلب کرنے پر ٹرکی حکومت کو بلغاریہ کی جانب سے جیسا جواب ملا ہے وہ اگرچہ بلقان کے رنج دینے والے حال کی کھلی ہوئی تصدیق کر رہا ہے۔ کیونکہ پچھلے برسوں مین بارہا ٹرکی اور بلغاریہ کے مابین کشیدگیاں ہوئین۔ اور وہ سب صفائی کے ساتھ دور ہوگئیں اور یہ معاملہ بھی اچھی طرح طے ہو جائیگا۔ لیکن بلغاریہ کی کچھ اور نیت ہو۔ تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دول یورپ امن و امان کی خواہاں ہیں۔ وہ اُس کو ہرگز کوئی مدد نہ دینگی۔" (اللواء)

آسٹریا۔ سرویا اور مصر کچھ دنون سے آسٹریا اور سرویا کے مابین ایک ناچاقی پیدا ہو جانے سے تجارتی تعلقات منقطع ہو گئے ہین۔ اس لئے حکومت سرویا اپنے مال تجارت کے لئے نئے بازارون کی تلاش مین ہے۔ اور اس نے ایک تجارتی سفیر ملک مصر میں ارسال کیا ہے تاکہ مصر اور سرویا کے مابین تجارتی تعلقات وسیع کرنے کی کوشش کرے۔

کپورتھلہ کپورتھلہ میں کثرت باران سے کئی مکانات گر گئے ہیں اور راستے بند ہو گئے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر صادق

۸ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

وطن کی بیوفائی

واعظان کاین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنے ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچے مین ایڈیٹران اخبار کے نام ایک کھلی چٹھی چھاپ کر مسلمانون کو اس امر پر خبردار کرنا چاہا ہے۔ کہ مولوی انشاء اللہ خاں صاحب اپنے اخبار وطن کے دفتر میں ایسی کتب فروخت کرتے ہین۔ جو اسلام کے سخت دشمن عیسائی مصنفین نے دین محمدی کو دنیا سے اٹھا دینے کی کوشش مین لکھی ہین اور جن میں آنحضرت پاکوں کے سردار علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق پر ناپاک حملے کئے گئے ہین اور اس پاک نفس کے حق مین ناپاک الفاظ کا استعمال کیا ہے اور یہ کتابین دفتر وطن مین نہ صرف فروخت کے واسطے رکھی جاتی ہین بلکہ اخبار وطن مین شد و مد کے ساتھ ان کا اشتہار دیا جاتا ہے اور اشتہار مین مسلمانون کو خاص طور پر ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ یہ کتابین خرید کرین اور پھر طرفہ یہ ہے۔ کہ بازاری قیمت سے بڑھ کر ان کی قیمت وصول کی جاتی ہے اور پھر اسی پر بس نہین بلکہ مسلمانون پر الٹا احسان رکھا جاتا ہے۔ کہ قیمت رعایتی ہے۔

بہت سے اخبارات کسی پاس دفتر مین آتے ہین جن مین سے تمام کے مضامین کے پڑھنے کی بھی فرصت نہین ہوتی۔ چہ جائے کہ اشتہارات کی طرف بہت توجہ کی جاوے۔ اس واسطے میں ان اشتہارات کو بہت کم دیکھتا ہون۔ لیکن اخبار الحکم نے یہ ایک ایسی خبر دی ہے جس سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کہ کیا ایک مسلمان ایسی کارروائی کر سکتا ہے۔ اس واسطے مین نے اخبار وطن کا فائل اٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بات تو درست ہے کہ میور جیسے دشمن اسلام کی کتاب کا اس مین اشتہار درج ہے اور اصلی قیمت عہ روپیہ دکھائی گئی ہے اور رعایتی قیمت عہ روپیہ دکھا کر خریدارون کو پھنسانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی کتاب ینابیع اسلام کا اشتہار بھی دیا گیا ہے۔ جس کی اصلی قیمت لعہ اور رعایتی قیمت سے ر ظاہر کی گئی ہے۔

مین تو اس اشتہار کو پڑھ کر حیران سا رہ گیا کہ الٰہی یہ کیا بات ہے۔ کہان مولوی انشاء اللہ صاحب جو اپنے اخبار کو ایک اسلامی اخبار بیان کیا کرتے ہین اور وطن اخبار کے ساٹھ معاونون کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساٹھ سپاہ سالارون کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہین اور کہاں یہ کارروائی۔ کہ خود اسلام کے بچوں کو ہلاک کرنے کے واسطے زہر آلود تیر اخبار وطن کی کمان مین رکھ کر اور اس زور سے کھینچ کر مارے جاتے ہین کہ الاماں! مجھے باوجود اس اشتہار کو پڑھنے کے اب بھی یقین نہین آیا کہ وطن کے ایڈیٹر صاحب ایسا کرتے ہیں۔ اور میں بار بار اخبار کا سرورق الٹا کر دیکھتا ہون اور خواہش کرتا ہون۔ کہ یہ وطن نہ ہو۔ شاید عیسائیون کا اخبار نور افشاں ہی ہو۔ اور میں نے غلطی کھائی ہو۔ مگر کیا کرون کہ یہ بے وطنی تو وطن کے ہی حصے مین آئی مجھے یہ بھی خیال آیا۔ کہ شاید اس ہفتہ اخبار میں کسی کاتب کی غلطی سے یا خود صاحب وطن کے کسی خفیہ دشمن کی شرارت سے یہ اشتہار اس پرچہ مین لگ گیا ہے شوق سے پچھلے پرچے نکالکر دیکھے مگر افسوس!

پنبہ کجا کجا نہم۔ والا معاملہ نکلا۔ بہت سے پرچون مین یہ اشتہار دکھائی دیتا ہے۔

انہی کتابون کے بازاری نرخ کی فہرست بھی دیکھی گئی یہ بھی صحیح پایا۔ کہ جس کتاب کی اصلی قیمت مولوی انشاء اللہ صاحب بیس روپے بیان کرکے بارہ روپے پر بیچتے ہین اور غریب مسلمانوں کے سر پر ایک بڑا احسان رکھ کر اس کا نام یادگار اسلام رکھتے ہین وہی کتاب بازار مین صرف آٹھ روپے پر فروخت ہوتی ہے اور جس کتاب کی اصلی قیمت سے ر بتلا کر للعہ پر فروخت کرتے ہین۔ اور بڑی رعایت کا ثواب حاصل کرتے ہین وہ بازار مین صرف عہ پر فروخت ہوتی ہے۔ مین تو اس کو دیکھ کر ایک سخت حیرت کے عالم مین ہون۔ اور اس واسطے اس پر کوئی رائے زنی نہین کرتا۔ بلکہ نہایت اشتیاق کے ساتھ اس امر کا انتظار کرتا ہون۔ کہ مولوی انشاء اللہ صاحب اخبار الحکم کا کیا جواب دیتے ہین۔ اگر اس جواب نے کوئی ایسی روشنی اس معاملہ پر ڈالی۔ جس سے یہ باتین صفائی کے ساتھ غلط ثابت ہون اور ہمارے دوست الحکم کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو تو مین ضرور بذریعہ اخبار بدر وہ جواب ناظرین تک پہنچانے کی کوشش کرون گا۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ سب بات غلط ہو اور وطن نے کوئی ایسی دشمنی اسلام کیساتھ اور بانی اسلام کے ساتھ نہ کی ہو۔ کیونکہ مسلمان کیسے ہی تنزل کی حالت مین کیون نہ ہون۔ اور یہود کی تمام خصلتین ان میں کیون نہ آگئی ہون۔ پھر بھی امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہلانے کا دعوی رکھتے ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہین۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعوے حب پیمبرم

میں باور نہین کر سکتا کہ ایسی قومی غداری اور کھلی عداوت اور قوم کشی کا کام ایک مسلمان اخبار نویس سے عمل در آمد مین آوے اور پھر وطن جیسے اخبار کے ایڈیٹر سے۔ آخر حیا اور شرم بھی کچھ چیز ہے۔ ایسا ڈھیٹ بھی کون ہو سکتا ہے کہ ایک بیمار قوم کا طبیب بنے اور ہمدردی کے ساتھ علاج شروع کرے اور علاج کے واسطے فیس بھی وصول کرے اور دوائی کے بجائے زہر قاتل اپنے مریض کے آگے پیش کرے اور پھر اس زہر کی قیمت بھی بیچارے مریض سے وصول کرے اور قیمت بھی بازاری نرخ سے زیادہ حاصل کرے اور باوجود ان سب باتون کے پھر بیچارے مریض پر احسان رکھے کہ یہ قیمت رعایتی ہے۔ بازار مین اس دوائی کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ یہ تو مین نے ایک یادگار قائم کرنے کیواسطے تھوڑی قیمت تم سے لی ہے۔ ہاں یادگار تو بے شک ہے۔ کیونکہ اپنے زیر علاج بیمار کو فیس کے علاوہ قیمتاً زہر دینے والا طبیب ضرور زمانہ کے واسطے ایک یادگار چھوڑتا ہے۔ چونکہ اخبار الحکم کی اشاعت کو بہت دن گذر چکے ہین اس واسطے امید ہے کہ ہم جلد اخبار وطن مین کافی اور تشفی وہ جواب دیکھ پڑھ کر اس حیرت سے نکل سکین گے۔

وصیت

(۱) میں مسمی نور احمد ولد غلام غوث قوم شیخ سکنہ شہر جالندھر محلہ راستہ پھگواڑہ دروازہ - بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳- فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۸- ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد کار آمد ہووے -

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل معاوی پر صدق دل سے ایمان رکہتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو حسب ہدایت حضرت رب العالمین ہون - تاریخ بیعت مجہ عاجز کی ۳- فروری ۱۸۹۲ء ہے

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بتاریخ ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے - سُن لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس مین درج ہیں پابند ہون اور ویسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط وقواعد کا پابند رہونگا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے - میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہین گے -

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان سکونتی شہر جالندھر پھگواڑہ دروازہ جس مین میرا حصہ چہارم ہے - میرے حصہ مکان کی قیمت بمشکل یک صد ہو گی اور اراضی چاہی واقعہ شہر جالندھر ہے - جو اس وقت عزیزی محمد سعید خلف منشی عزیز الدین صاحب مرحوم ساکن لاہور ٹکسالی دروازہ کے پاس بعوض مبلغ پانصد روپیہ گرو ہے - اگر زمین مذکور کو اس وقت فروخت کیا جاوے تو بعد محفوظی حق مرتہن ما ۱۵۰ ملسکتا ہے - میرے مرنے کے بعد اس جایداد میں سے پانچوان حصہ انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن ہذا کا اختیار ہوگا - کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے - تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو - میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو - خواہ غیر احمدی ہو - میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین - اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے اور گرو سے بری ہو جائے - تو وہ کل زیر وصیت سمجہی جاویگی اور اس کے پانچوین حصے کی مالک انجمن مذکور ہوگی"

(۵) میں اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جایداد اس کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد سوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو اس فاضلہ کے متعلق بہی میری یہی وصیت ہے - جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ۴ وصیت ہذا مین کیا ہے - میں ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہون گا -

(۶) مین یہ بہی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین - یا آیندہ شائع ہونگے بلا توقف قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بہی وصیت ہے - کہ میری تجہیز وتکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہون - ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت جس کا ذکر میں نے فقرہ ۴ مین کیا ہے - ہرگز نہین ہے - ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالے کر دونگا - جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا - اور اگر ان اخراجات کے لیئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جایداد جس مین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہو گی - ان اخراجات کو متکفل ہوگی - اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے - جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے - اور پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجہین گے -

(۸) یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجہے اس وقت علم نہین ہے - میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے یا قادیان تک ہی نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کسی مصلحت سے اجازت نہ دین - کہ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت مین بہی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے - جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جائے - البتہ امانت کے طور پر کہین اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہون گا - یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے تہے - اس کو بہی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا - بلکہ انجمن کو ہوگا -

العبد

نور احمد ولد غلام غوث شیخ احمدی ساکن جالندھر پھگواڑہ دروازہ حال وارد لاہور ٹکسالی دروازہ - مکان شیخ عزیز الدین

۳- فروری ۱۹۰۶ء نور احمد بقلم خود

گواہ شد - شیر محمد مدرس مدرسہ سید مٹھا میونسپل بورڈ لاہور

گواہ شد - منصب علی ولد مراد علی شاہ ساکن پشاور حال وارد لاہور

---

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) مین مسمی خداداد ولد پہلوان خان قوم بلوچ ساکن گہوگہیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور - حال رسائیدار اور مسماۃ کرم بی بی بنت نواب خان قوم بلوچ ساکن گہوگہیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور - اہل خانہ خداداد مذکور - ہم دونوں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۹- فروری ۱۹۰۶ء وصیت کرتے ہین - اور لکہدیتے ہین کہ اس کے مطابق عمل کیا جاوے -

(۲) اقرار کرتے مین کہ ہم حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان

کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کے مرید اور پیرو ہیں۔

(۳) اقرار کرتے ہیں۔ کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ و سن لیا ہے اور ہم ان ہدایات کے جو اس میں درج ہیں۔ پابند رہیں گے۔ اور ایسا ہی ہم ان ہدایات و ضوابط اور قواعد کے بھی پابند رہینگے۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرۃ اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن قادیان کی طرف سے شائع ہونگے اور ایسا ہی میرے ورثا اس کے پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد و دونوں کی حسب ذیل ہے۔

مکان سکونتی قیمت	[illegible]
گھڑا برتن وغیرہ گھر کا سامان	[illegible]
اہل خانہ مقبوضہ و ملکیت زیور	[illegible]

کل [illegible] روپیہ کا ہے۔ جس پر ہم دونوں کا مالکانہ قبضہ ہے۔

آج کی تاریخ اس جائداد کا دسواں حصہ [illegible] روپیہ ہوتا ہے۔ جو ابھی ادا کرتے ہیں۔ اور جس کی نسبت حضرت اقدس سے اجازت لی گئی ہے حسب ذیل ہے۔

نقدی [illegible] زیور نقرہ وزن [illegible] چاندی قیمتی [illegible] روپیہ اور علاوہ ازیں بموجب اشتہار الوصیت کے شرط اول کے مبلغ [illegible] روپیہ چندہ خداداد [illegible] روپیہ۔ اہل خانہ کا [illegible] روپیہ دیتے ہیں۔

(۵) ا۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری آمدنی صرف میری تنخواہ ہے۔ جو [illegible] روپیہ ماہوار ہے اور آئندہ جو کچھ میں بچت وغیرہ کروں گا۔ اس میں شامل ہے اس لئے اسے ماہ بماہ بعد وضع خرچ ماہواری ۱/۱۰ حصہ سلسلہ عالیہ کے اغراض کے لئے دیتا رہوں گا میرے خرچ کی تعداد بیس روپیہ سے زائد کسی حالت میں نہ ہوگی۔ اس لئے [illegible] روپیہ ماہوار ضرور ادا کرتا رہوں گا۔ اور جو تخمینہ خرچ کا [illegible] روپیہ ہے [illegible] بھی گنجائش کر کے [illegible] روپیہ ماہوار میں ایک قومی یتیم کے واسطے بھیجتا ہوں۔ اس کے جوان ہونے پر وہ بھی سلسلہ احمدیہ کے واسطے وقف گویا جس قدر میری جائداد بڑھے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ ساتھ ساتھ ادا ہوتا رہیگا۔

(ب) سوائے اس تنخواہ کی بچت کے اگر کسی سوداگری یا انعام زر سرکار یا دیگر سفر خرچ وغیرہ سے کوئی آمدنی ہوگی۔ تو اس کا دسواں حصہ بھی انجمن کے پاس اُسی وقت بھیجدیا کروں گا اور ایسے امور کی مفصل اطلاع انجمن کو دیتا رہوں گا۔ اور اگر میری موت پر کچھ بقایا رہ جاوے گا۔ تو میرے وارثان کا فرض ہوگا۔ کہ میری جائداد سے ادا کریں۔

(۶) ہم دونوں یہ وصیت کرتے ہیں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جنازہ ہمارا احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر قادیان میں فوت نہ ہوویں۔ تو احمدی جماعت میری لاش صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ اس کی متکفل میری وہ جائداد نہ ہوگی۔ و عدہ بموجب اشتہار وصیت حوالہ انجمن کر دی ہے۔ بلکہ میرے وارثان کی مقبوضہ جائداد سے ہوگا (بشرطیکہ میں نے اپنی زندگی میں حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے روپیہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالے نہ کیا ہو۔ اور انجمن نے اس کا اعلان باقاعدہ نہ کرا دیا ہو) ایسی حالت میں اگر زائد رقم خرچ ہوگی۔ تو وہ بھی میری جائداد مقبوضہ وارثان سے دی جائے گی اور میرے وارث ذمہ دار ہوں گے کہ ان اخراجات کو اہم اور شرعی ضروری سمجھینگے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ وصیت ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اُس حالت میں بھی میری وصیت قائم رہے گی۔ یعنی اس کام کے متعلق جو کچھ میں نے دیدیا ہے (مطابق فقرہ ۴ و ۵) میرا کوئی وارث اس کی واپسی کا مستحق نہ ہوگا۔ اور میری لاش قادیان پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور [illegible] دازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے البتہ بطور امانت [illegible] کی جا سکتی ہے۔

(۹) اگر کسی وجہ سے میری لاش حسب فقرہ ۸ مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو کوئی اخراجات وغیرہ کا روپیہ میں جو انجمن کو دے چکا ہوں یا میری جائداد کے متعلق دئے گئے۔ میرے ورثا کو واپس کرنے یا خرچ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن ہر طرح کی ذمہ دار ہے۔ جس طرح چاہے کرے۔ میرے وارثان مکرر مطلع رہیں۔ کہ میں نے یہ سب وصیت کا روپیہ صرف خدا وند کریم اور حضرت اقدس کے حکم سے تعمیل کے واسطے دیا ہے۔ ورنہ میرا اس مقبرے میں داخل ہونا یا نہ ہونا بالکل انجمن کی رائے پر ہے اور خدا جانتا ہے۔ کہ کیا ہوگا۔ اور یہ وصیت نامہ ہم دونوں کی طرف سے ہے۔ اس لئے بعض جگہ جو سہواً لفظ واحد کا درج ہے۔ جمع سمجھا جاوے۔ فقط

(۱۰) چندہ [illegible] نقد کل [illegible] روپیہ بھیجدیا گیا ہے۔ اور زیور کی فروخت کا بندوبست حسب تحریر اخوی ام مولوی محمد علی صاحب کر رہا ہوں۔ اور زیور یا اس کی قیمت حوالہ انجمن ہونے سے پہلے مر جاؤں۔ تو وہ میرے ذمہ قرضہ شرعی ہے۔ جو بقایا جائداد سے وصول ہوگا۔

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء

العبد

خداداد ولد پہلوان خاں۔ بقلم خود

العبد

مسماۃ کرم بی بی اہل خانہ خداداد مذکور۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عالم شیر۔ سارجنٹ پولیس کوئٹہ بقلم خود

گواہ شد۔ سید محمد ولد نظام الدین بلوچ دفتری [illegible] میول کور۔ نشان مُہر

گواہ شد۔ محمد ولد نواب بلوچ ملازم [illegible] میعل کور نشان مُہر

---

(۴۳) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وکان عند ربہ مرضیا

یابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔

منکہ اسماعیل ولد غلام احمد قوم احمدی ساکن موضع ٹھیل تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔

(۱) بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی

اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲ - اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے آج بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ و سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو ان میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط وقواعد کا بھی پابند ہوں جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اول میرا مکان سکونتی بحدود اربعہ ذیل شمال گلی شارع عام۔ مغرب مکان رہائشی رنداق کشمیری وروہاب کشمیری ومکان رہائشی منشی محمد رمضان صاحب احمدی۔ جنوب مکان رہائشی رحیم بخش ولد مہتاب شاہ فقیر۔ مشرق مکان رہائشی دتا ولد برنا نائی واقع موضع ہیڑہ وال۔ قیمت ما‌ے

دوم۔ کتابیں سلسلہ احمدیہ عہ۔

سوم۔ اشیاء خانگی سے ۔ جملہ صہ روپیہ جن پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد یہ نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہے میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائداد سے الگ کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے یا اس جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میں نصف جائیداد کی مالک ہے۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس نقل جائیداد سے کچھ تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد کی قیمت بڑھ جاویگی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اس جائیداد کے علاوہ یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائداد متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت کیا ہے۔ میں ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ ہر چند میری یہ وصیت قائم رہے گی۔

العبد۔ اسماعیل احمدی ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ کرم داد نمبردار موضع بھڈال "

گواہ شد۔ غلام احمد احمدی۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن "

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن۔ "

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد غلام احمد۔ ساکن بھڈال

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن

بقلم خود محمد سلطان احمدی پٹوندی حلقہ ہوندل تحصیل سیالکوٹ

---

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

منکہ بشارت احمد ولد بشیر احمد قوم شیخ ساکن امرتسر محلہ لکڑ منڈی کٹڑہ مہان سنگھ حال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ پنڈی گھیب ضلع اٹک ہوں

میں بقائمی حواس وثبات عقل بلا اکراہ واجبار غیری یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری تمام ترکہ منقولہ وغیر منقولہ کا جو اس وقت موجود ہو۔ دسواں حصہ برائے اشاعت اسلام وتبلیغ احکام قرآن وسنت مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ وقف ہوگا۔ اور اس میں میرے پس ماندگان اور ورثا کا کوئی حصہ یا دخل نہیں ہوگا۔ اور یہ ترکہ انجمن احمدیہ قادیان کی تحویل میں رہیگا۔ جو حسب موقعہ برائے اعلاء کلمۃ الاسلام خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اللھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل

تحریر ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ

العبد۔ بشارت احمد ولد بشیر احمد بقلم خود

گواہ شد۔ ملک محمد امیر خان رئیس۔ گواہ شد۔ سردار نواب خان رئیس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ خواتین

ایک بدرسم کا ضروری انسداد

عام مسلمان قومین اس مہلک مرض مین مبتلا ہین۔ کہ مدتون سے ان مین رواج ہے۔ کہ وہ اپنی بیٹیون کا رشتہ دوسری مسلمان قومون مین کرنا باعث ننگ و عار جانتے ہیں۔ جس سے تکبّر اور نخوت اور خودپسندی حد درجہ کی پائی جاتی ہے۔ اپنی قوم کا لڑکا خواہ نالائق بدمعاش یا لڑکی سے عمر مین چہوٹا ہو اور طبیعتون میں بہی بین فرق ہو تاہم ان سب برائیون پر قومیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جو مظلوم لڑکیان ایسے مجبورون کے بس پڑتی ہین۔ ان کو بمشکل تمام ایک یا دو دفعہ سسرال جانے کا اتفاق ہوتا ہے اور ان کی ساری عمر غم و الم مین ہی کڑہتے گذر جاتی ہے۔

کیا خداوند کریم ان والدینوں کو اپنی تئین تعلیم یافتہ کہلاتے ہین اور نیکی بدی مین امتیاز کر سکتے ہین اور جنہون نے جان بوجھ کر اپنی بےزبان بیٹیون کو محض قومیت کے پیچہے کنوئیں میں دہکیل دیا ہے پرسش نہین کریگا؟

جبکہ قانون قدرت نے ہر ایک شخص کو اپنے گہر کا بادشاہ بنایا ہے۔ اور بال بچے اس کی رعیت ہیں تو ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کو ہر ایک تکلیف اور مصیبت سے بچاتے اور حتی الوسع انہین آرام دے ورنہ ایک نہ ایک دن ضرور جواب دہی کرنی پڑیگی

میرے بزرگو! (۱) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا ہی قومیت کا لحاظ کیا جاتا تہا؟

(۲) کیا رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیون کے رشتے سوائے بنی ہاشم کے دوسری قومون مین نہین کئے تہے۔

(۳) کیا حضرت امام حسینؓ جو کہ رسول کریم کے نواسے اور خاتون جنت کے فرزند تہے انہون نے اپنی صاحبزادیون کی شادیاں دوسری قومون مین نہین کین؟

(۴) کیا عرب شریف مین اب ہمارے ملک والی نامبارک رسم رائج ہے میرے ان سوالات کا جواب نفی مین ہی ملیگا کیونکہ مسلمانون نے یہ قبیح رسم ہندوستان سے ہی اخذ کی ہے

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا مذہب دنیا مین لیکر آئے تہے۔ جس نے آتے ہی قومیت کی شیخی کو دلون سے نکالکر غریب امیر مہاجر انصار کو ایک ہی لڑی مین پرو دیا تہا۔ اور وہ ہر ایک کلمہ گو کو بہائی سمجہنے لگے خواہ وہ روم ہو یا شام کا عرب کا ہو یا عجم کا۔ اس مین سگے بہائیون جیسی الفت اور محبت کرتا کیونکہ اس فخر نبی آدم نے فرمایا تہا۔ ؎

تفاوت نہ اپنے پرائے میں سمجہو
کہ کافی ہے پیوند اسلام تم کو

یہی اس کی تعلیم تہی کہ اسلام نے آتے ہی قومیت کو ایسا مٹایا کہ غلام اور آقا ایک دسترخوان پر کہانا کہانے لگے مگر افسوس! کہ اب کے مسلمانون نے اسلام کو ایسا محدود کر دیا ہے۔ جس کے باعث مختلف صورتون مین (مثلاً طاعون۔ زلزلے۔ طغیانی) قہر الٰہی نازل ہو رہا ہے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی بیٹیان تہین اور انہون نے اپنی بیٹیون کے نکاح مختلف قبائل مین کئے۔ جس کی شہادت عرب کی تاریخ دے رہی ہے۔ خود قرآن کریم فرماتا ہے "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی خدا کے نزدیک وہی بزرگتر ہے۔ جو زیادہ متقی ہے"۔ ذاتی عظمت اور فضیلت کسی کے رتی بہر بہی کام نہین آسکتی۔ چنانچہ سرورِ کائنات نے اپنی جگر گوشہ بیٹی سے فرمایا تہا۔ "کہ فاطمہ دیکہنا خوف عقبیٰ سے بےپرواہی نہ کرنی۔ کیونکہ وہان کسی کے باپ دادا کی فضیلت کام نہین آئیگی"۔

(۳) امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سکینہ کی شادی تین مختلف قبائل مین جس کی تمام عرب کی تاریخین شاہد ہین ہوئی۔

(۴) عرب شریف مین اب تک یہ مبارک رسم چلی آتی ہے۔ کہ ذات سے بڑہکر لڑکے کی خوش خلقی نیک چلنی لائقی وغیرہ دیکہی جاتی ہے۔ جس مین یہ چارون صفتین پائی جاوین۔ اُس کی ذات پوچہنے کی کوئی ضرورت ہی نہین سمجہی جاتی۔ کیونکہ یہی اوصاف معیار شرافت ہین۔ ؎

ذات بےاوصاف تو ہے بہلا کس کام کی
جوہر ذاتی نہ ہو کیا قدر ہے صمصام کی
فخر بےجا ہے ذات کا ہی شیخ کو اور خان کو
سب سے بہتر ہے شرافت حضرت انسان کو

مسلمانون نے اگر کوئی خوبی ہندون سے اخذ کی ہوتی تو

قیدِ قومیت جس مین ہزارہا نقصان ہین اور بظاہر کوئی فائدہ نہین دنیا بہر کے مذاہب میں ایک اسلام ہی ہے جس نے اس کمزور فرقہ کی دستگیری کی سب سے پہلے انکو ہلاکت سے بچایا بلکہ یہان تک قدر افزائی کی کہ قرآن کریم نے ان کی جائدادون مین حصے مقرر کر دئے۔ جس کی نظیر اور کوئی مذہب پیش نہین کر سکتا۔ حیف کہ ہند کے مسلمانون نے اسلام کے اصولون کو بہلا دیا اور عورتون کی یہانتک بےقدری ہوئی کہ ان کو جوتی سے تشبیہ دی جانے لگی اور رشتون نامطلب کی ناقابل برداشت تکلیفین ہونے لگین جن کے ساتہ نیک سلوک کرنا رسول خدا بتلا گئے اور خود کر کے دکہلا گئے۔ اب خداوند رحمٰن نے ان کی حالت زار کو دیکہا۔ فرشتہ رحمت حضرت مسیح موعود کو بہیجکر دنیا کو ان سے مہربانی کرنی سکہا دی۔ اس کے حسن سلوک نے ظاہر کر دیا۔ عورتون کے ساتہ کس طرح پیش آنا چاہیئے۔ اے مہدی جس طرح تو نے اس کمزور فرقہ کی امداد کی ہے۔ خدا آپ کی امداد کرے۔ واقعی تو نے ہی آکر اخلاق رسولی کا صحیح صحیح نمونہ پیش کیا ہے اور اظہر من الشمس کر دیا ہے کہ وہ اپنے حرمول محترموں کی کس طرح عزت کیا کرتے تہے اور یہ بہی آپ نے خاص احسان کیا ہے کہ بذریعہ اشتہار قومیت کی بنیادین اکہاڑ دین اور فرمایا کہ احمدی جماعت آپس مین رشتہ ناطہ کرے۔ ؎

عزّت فرقہ نسواں کو کیا ہی قائم
تیری ممنون ہوں اے قدر بڑہانیوالے

ہائے وہ اسلام جس نے دنیا کے تفرقے مٹا دئے تہے اب اسمین ایسی بےاتفاقی بڑہ گئی کہ اچہے بہلے مومنون کو کافر کہنا ان کو طرح طرح کی اذیتین دینا۔ ان کے ساتہ بول چال کرنی معمولی بات سمجہی جانے لگی۔

میرے بزرگو! اب پرانی لکیر کے فقیر نہ رہو۔ ذرا تو ان کے واسطے اپنے جگر گوشون کو عذاب مین پہنسانا قومیت کے پیچہے انکو ساری عمر تکلیف رکہنا خلاف عقل ہے۔ کیا مالک یوم الدین ان کی فریادین نہین سُنیگا۔

آپ نے اسلام کے وسیع دائرہ کو کیون ایسا تنگ کر دیا جبکہ آپکا پیشوا اس بات پر عمل کرنا سکہا گیا ہے۔ ؎

کہ مومن مین آپس مین سب بہائی بہائی
رکہو بہائیون سے دلون مین صفائی

صاحبو! جبکہ سب مومن آپسمین بہائی بہائی ٹہرے تو فرق کیا رہ گیا۔ ناطہ کیواسطے لڑکے مین صرف یہی باتین قابل غور برداشت ہوتی ہین۔ تعلیم۔ اخلاق۔ دینداری تقوی۔ جس مین یہ صفتین ہون اس کی ذات کی چہان بین کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ماں باپ ضرور یہ چار اوصاف دیکہکر ناطہ کرین۔ علیٰ ہذا القیاس لڑکی مین بہی ...... باتین قابل دید ہین۔ میرے بہائیو! یہ ایک آواز نہ سمجہو۔ بلکہ یہ ایک مظلوم دنیا کی فریادین ہین۔ جو کہ ایک زبان سے نکل رہی ہین۔ (باقی دارد) راقمہ ایک انصاف پسند۔ بدرسومن کو دور کرنے والی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصۂ شرائط بیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

الہیہ مولا بخش صاحب ۔ بکھلور ۔ تہانہ راہون ضلع جالندہر
حلیمہ صاحبہ ۔ 〃 〃 〃 〃
اسماعیل صاحب 〃 〃 〃
بیگم صاحبہ ۔ چک اسکندر ۔ کہاریان ۔ گجرات
محمد دین واحمد دین صاحب پسران عبد اللہ صاحب
اللہ دتا ولد کریم بخش صاحب چک اسکندر کہاریان گجرات
محمد بخش صاحب ۔ 〃 〃 〃 〃
حافظ اکبر صاحب ۔ 〃 〃 〃 〃
خلیل احمد خان صاحب ۔ تحصیلدار [illegible] ۔ برہما
محمد شریف صاحب محرر ۔ بھیرہ
رحیم بخش صاحب راجپوت ۔ پہلورہ ۔ سیالکوٹ
شیخ نیاز [illegible] صاحب ۔ پٹیالہ
مستری عبد الصمد صاحب ۔ سیالکوٹ
مہران بی بی ۔ کوٹسمی ۔ صالح پور ۔ کٹک
قاسم خان صاحب ۔ گھٹیالیان ۔ ستراہ ۔ سیالکوٹ
عبد الغفور صاحب ۔ ہانجی پور ۔ گوجرانوالہ
سردار صاحب ۔ زمیندار ۔ منگولہ
حیات محمد خان صاحب ۔ گھٹیالیان
رحم اللہ صاحب سپاہی ۔ سرائے عالمگیر
عبد الواحد صاحب ولد اللہ داد صاحب زمیندار
چک گجو ۔ ڈاک خانہ تترگری ۔ ضلع گوجرانوالہ
آمنہ الہیہ عظیم الدین صاحب قریشی ۔ 〃 〃
والدہ منشی محمد محسن صاحب لکھیم پور کھیری ملک اودہ
منشی نبی بخش صاحب ۔ ڈچکوٹ ۔ لائل پور
امام الدین ولد نور بخش صاحب لودہانہ
الہیہ 〃 〃 〃
عبد الوہاب صاحب ۔ 〃
اللہ دتا صاحب مدرس ۔ مدرسہ سانبھہ ۔ جموں
علی بخش صاحب ولد کریم ۔ گڑھ شنکر
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۔ جلالپور جٹان
میاں حسین صاحب کشمیری ۔ گھٹیالیاں ۔ ستراہ پسرور
بوٹے شاہ صاحب ۔ 〃 〃 〃
نور احمد ولد اللہ داد صاحب ۔ 〃 〃 〃
سراج الدین صاحب ۔ ملازم کان کوئلہ معرفت
محمد بخش صاحب کینڈہ ضلع جہلم

محمد رشید صاحب ۔ کالیکے ۔ گوجرانوالہ
احمد شاہ ولد غلام شاہ صاحب بھیرہ
محمد علی صاحب ولد شاہ محمد صاحب ۔ گورالی
الہ بخش صاحب جٹ ۔ موضع چھپور ۔ سیالکوٹ
منشی احمد علی خان صاحب معہ الہیہ معرفت محمد ابراہیم
صاحب کنسٹبل ۔ بابو گنج ۔ ضلع شملہ
جھنڈو خان صاحب ولد محمد بخش صاحب راجپوت
ساکن موضع ماہل پور ۔ ہوشیار پور
اللہ دتا صاحب ۔ 〃 〃 〃
یوسف علی صاحب ۔ شہر سیالکوٹ
مبارک علی صاحب 〃 〃
دختر قاضی احمد علی صاحب ۔ 〃 〃 〃
میاں علی جان صاحب سول سرجن ۔ شاہجہانپور
خواجہ غفار جو صاحب ۔ گلگت
غفور داد صاحب ۔ محرر چونگی ۔ ریاست پٹیالہ
عبد العزیز صاحب ۔ دوکان منشی احمد حسین
صاحب فرید آبادی ۔ رفیق ایجنسی چال بازار امرتسر
قاضی محمد عبد الغفور صاحب ۔ [illegible] ۔ جالندہر
قاضی بدر الحسن صاحب ۔ اسسٹنٹ کمپوس
ڈاک خانہ کسومو ۔ برٹش ایسٹ افریقہ
نبی بخش صاحب معہ الہیہ راج بی بی ۔ موضع ننگل بوبا
ڈاک خانہ چھپور ۔ ظفر وال ۔ سیالکوٹ
محمد عبد الغفور صاحب ۔ پہلور ۔ جالندہر
خیر الدین صاحب ۔ سامانہ ۔ ریاست پٹیالہ
کرم الدین صاحب ۔ گھٹیالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
حاکم صاحب ۔ 〃 〃 〃 〃
کرم داد صاحب 〃 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب لوہار 〃 〃 〃
چودہری محمد عبد اللہ صاحب ۔ ماصل گھگڑ ۔ 〃
اللہ دین وغلام محمد صاحب ۔ ڈسکہ ۔ سیالکوٹ
الہیہ سید عبد الجبار صاحب معرفت سید حسین شاہ صاحب
نمبردار موضع گندف ڈاک خانہ تربیلہ ۔ ضلع ہزارہ
عمۃ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
ہمشیرہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃
محمد حسین صاحب کیکاوس ۔ 〃 〃 〃
شاہ ہوشیار صاحب 〃 〃 〃 〃
سردار خان صاحب ۔ 〃 〃 〃 〃
حسین خان صاحب ۔ 〃 〃 〃 〃
امیر [illegible] عباس صاحب 〃 〃 〃 〃

قاضی عبد العزیز صاحب موضع گندف ۔ ضلع ہزارہ
جیو دختر علی بخش صاحب ۔ موضع بہورال ۔ ڈاک خانہ
شیرپور ۔ ریاست پٹیالہ
میرو دختر کریم بخش صاحب ۔ موضع بہورال ۔ ریاست پٹیالہ
جیو زوجہ نبی بخش صاحب معہ دو دختران ۔ 〃 〃
زینب بی بی زوجہ نواب صاحب ۔ موضع ننگل بوبا چہپور ظفر وال
برکت بی بی زوجہ تاج محمد صاحب ۔ 〃 〃
محمد دین صاحب ۔ چہپور ۔ ظفر وال ۔ سیال کوٹ
میاں بلندہ صاحب ۔ موضع منڈ ۔ تحصیل ظفر وال

دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالونگا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے
... میں ... یان ... یپکی اور سخت زلزلے آئیں گے ۔

(الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مطبوعہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء)

دہلی میں طوفان باد وباران

بارش بکثرت چہارشنبہ سے اور طوفان باد پنجشنبہ سے لغایت صبح شنبہ اس زور سے دہلی اور اس کے گرد نواح میں آیا ہے کہ بڑے بڑے متکبر اور مغرور بھی شب شنبہ کو جو یوم جمعہ کے بعد تھی ۔ الامان پکار اٹھے ہر متنفس ذی شعور کا اس رات کو یہ خیال تہا کہ آج ہی قیامت برپا ہونیوالی ہے ۔ دیکھئے صبح تک کون زندہ رہتا ہے ۔ بارش اس زور کے ساتھ برس رہی تہی کہ انسان کیا حیوان از قسم گائے بھینس ۔ گھوڑا بھی اس کا متحمل نہ ہوسکتا تہا ۔ اس کے ساتھ طوفان باد درختوں ۔ فصلوں گھروں کو معہ دلوں کے اوڑائے اور گرائے جاتا تہا ۔ صدہا مکان جن میں بعض بڑے مضبوط اور بعض چند ماہ سے تعمیر ہوئے تھے ۔ ایک رات میں گر کر ڈھیر ہوگئے ۔ کئی آدمی بھی دب کر ضائع ہوئے ۔ میرا مکان طویلہ جس میں میرے تین گھوڑے

اور ایک گاڑی اور دو احمدی ملازم تھے۔ یک لخت گر پڑا۔ مگر کیا مجال کہ کسی جان کو خدا نے ضائع کیا ہو۔ صدقنا یا مسیح الخلق۔ میری زبان سے اپنے الفاظ ورد میں نکل رہا تھا۔ کہ جو وعدے تیرے قہار ذوالجلال نے فرمائے ہیں۔ وہ سب سچ ہیں۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ تیری کشتی کا سوار اس طوفان سیلاب میں جانبر ہو سکا۔ کیا یہ صداقت سیدنا مسیح الزمان کا ایک نشان نہیں ہے کہ طوفان باد باران آیا۔ ہر شہر میں یہی حالت سُنی جا رہی ہے میرٹھ کرنال وغیرہ۔ پھر جس مکان میں احمدی دو شخص تھے۔ وہ گر پڑا۔ ایک ان میں سے نیچے دب گیا۔ دوسرا صحیح وسالم اس حصہ میں لیٹا رہا جو گرا نہیں۔ تین گھوڑے ایسے محفوظ رہے۔ کہ جیسے فرشتہ ... ان کو اٹھا کر ان کو الگ لے گیا ہے۔ بیشک یہ زبردست صداقت حضرت مرزا صاحب کی ہے کہ احمدی جانیں معہ ان کے مال کے ضائع ہونے سے بچائیں صدہا من بوجھ اوپر پڑا ہے اور احمدی نکل کر نیچے سے باہر آکر کھڑا ہوا۔ اگر خدانخواستہ ایک روز اور ایسا طوفان رہتا۔ تو شاید ہی کہ کوئی جان یا مکان بچتا فاسق فاجر الامان پکار رہے تھے۔ بعض کو یہ اندیشہ تھا کہ مرزا کی بات سچی ہو گئی۔ مگر شنبہ کو ابر و باد جاتا رہا۔ پھر وہی حال ہو گیا۔

عاجز قاسم علی۔ احمدی۔ دہلی۔

(۲) آج آٹھ روز سے متواتر بارش ہو رہی ہے سینکڑوں مکان گر گئے۔ کچھ لوگ ضائع ہونا بھی کہے جاتے ہیں۔ ہوا کی یہ شدت ہے۔ کہ جا بجا بڑے بڑے درخت گر گئے ہیں اور گر رہے ہیں۔ اس ہفتہ بھر میں شاید ایک روز چند گھنٹہ کے لئے سورج کی شکل نظر آئی ہے جوار باجرا۔ مکی و دیگر اجناس مثل مونگ وارد نہایت خستہ حال ہیں۔ فصلیں زمین میں گر گئی ہیں۔ اور بہت کم امید ہے۔ کہ وہ گلنے سے بچ جائیں۔ دفعتاً اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوا پچھم کی چلنے لگے اور دھوپ ہو۔ تو شاید کچھ نقصان رک جائے ورنہ میرے خیال میں فصل خریف نقصان رسیدہ زیادہ ہو گئی ہے اور غلہ ضرور گراں ہو جائے گا۔ دھوپ نکلتے ہی مکانات کے زیادہ گرنے کا پورا اندیشہ ہے اس کل نظارہ نے ۱۶ اگست کا الہام "آسمان سے برساؤں گا" "گھروں میں ندیاں چلیں گی" وغیرہ پیش نظر کر کے عجب تازگی ایمان بخشی ہے۔ خوف آلہی کے ساتھ لذت محسوس ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے اس احسان سے کہ ہم کو مسیح موعود بخشا ہے۔ روح بڑے ادب سے جھک رہی ہے۔ اور اس انعام کے لائق شکر کے لئے زبان میں یارا نہیں پاتی۔ الحمد للہ رب العٰلمین۔ ہمارے رب کا بڑا ہی فضل ہے۔ کہ حضور کی شناخت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی تعلیم پر ہم کو قائم رکھے اور اسی پر دنیا سے اٹھائے

آمین ثم آمین

ذوالفقار علی میرٹھ

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کے واسطے ہر دو بقیمت صہ/ - اخبار بدر کی سالانہ قیمت ۱۲ار ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صہ/ ہے کل ۱۲۲ار ہوئے لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے - اس کو براہین احمدیہ ۱۲ار میں دی جاوے گی - اور اخبار بھی ۱۲ار میں دی جاویگی - کل صہ/ ہوئے - منیجر - مجلد کتاب کی قیمت ۲ار زائد ہے -

خریداران بدر کیواسطے تین رعائتون کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری - سب رجسٹروں - وکیلوں - مختاروں - عرائض اور اپیل نویسوں - رئیسوں - تاجروں ساہوکاروں - زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخین دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیٔن اور دقتین پیش آتی تہین اور وقت ضائع ہوتا تہا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چہپائی ہے جس میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی تاریخین بہت صحت کے ساتھہ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہین (عیسوی - ہجری - فصلی - سمتی) کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھہ سکتے ہین اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھہ ہی دیکھی جا سکتی ہین -

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کے ساتھہ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت ۶ پائی سال کے حساب سے بھی کم یعنی ہے ر (مجلد ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریدارون کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار بدر مین بھجوا دین گے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ مین یہ جنتری دی جاویگی - لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ - نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جاوین -

لغات القرآن

حصہ اوّل - مصنفہ سید عبد المسیح صاحب عرب جس کی اصل قیمت عہ/ ہے دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دین - یہ کتاب صرف ۱۲ار میں مل سکتی ہے - کارخانہ بدر نے کچہہ زائد قیمت اپنے پاس سے دے کر خریداران اخبار کے واسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے -

منیجر اخبار بدر

سنہری گولیاں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ایک روپیہ چار آنہ

طاقت دینے والی دواؤں میں مشہور دوائیں کستوری - جدوار - فولاد - زعفران اور سونا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں جسم کے مادوں کی مصفی مغز دیر پا اور رگوں و پٹھوں اور خون کو طاقت بخشنے کی یہ گولیاں خاص دعوے رکھتی ہیں جن لوگوں کو بہت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھتی ہیں اور طاقت کو بڑھاتی ہیں فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں اُن کی اصلاح کے لئے یہ گولیاں بے نظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہیں۔ ان کے کھانے کے بعد خاطر خواہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے دماغی اور عصبی قوت کو پھر بحال کر دیتی ہیں سستی - ضعف ناطاقتی دور ہو جاتی ہے یہ گولیاں خون میں ایک ایسا مادہ پیدا کرتی ہیں جو کہ عصبی ساخت کو از سر نو ترو تازہ کرنے کے لئے بہت ہی ضروری ہوتا ہے جس کے بغیر کام کرنے کی طاقت قائم نہیں رہ سکتی - یہ گولیاں حد سے زیادہ کام کرنے کے نقصانات نسیان تکان - کسل کی پوری تلافی کرتی ہیں بدن میں چستی چالاکی قوت و توانائی پیدا کر کے انسان کو روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے ہر طرح قابل بنا دیتی ہیں جن نوجوان طالب علموں کا تحصیل علم کی مشقت سے دماغ کمزور ہو گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض کی وجہ سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں تھوڑے کام سے سر درد کرنے لگتا ہو درد کمر اعضا شکنی دن بھر رہتی ہو لکھنے پڑھنے سے جی چراتا ہو یادداشت کم ہو گئی ہو چہرے پر افسردگی اور اداسی چھائی ہوئی ہو - کمی خون - دھڑکہ ضعف جگر سے طبیعت نڈھال ہو ان کا استعمال مفید ہے۔

سفوف دافع جریان

یہ بیماری نوجوانوں کی جان کی دشمن ہے اور گھن کی طرح اندر ہی اندر کھاتی جاتی ہے اس سے رفتہ رفتہ انسان ظہیر اور ناتوان ہوتا جاتا ہے دماغ اعصاب معدہ مثانہ اور مادۂ تولید اس کے وجود سے تباہ ہو جاتے ہیں یہ مرض خود تو غلط کاری اور ایام شباب کے بعض فواحش غدۂ مولدہ منی کی بھڑک حدّتِ مادۂ تولید خراشِ مثانہ قبض گُردوں کا ضعف وغیرہ امراض سے پیدا ہوتی ہے اور پھر کسی ناقابل شفا مرض کو پیدا کر دیتی ہے گویا ہم سبب اور ہم مسبب ہے ہر وقت درد کمر - اور اسی پریشانی - کام سے نفرت رہتی ہے اگر اس کا جلد تدارک نہ کیا جائے تو مریض نہایت دبلا اور نحیف ہو جاتا ہے ضعف انتہا درجے کو پہنچ جاتا ہے اولاد سے محروم رہ کر اُسے بقائے نسل کی امید نہیں ہوتی یہ سفوف ان شکایات کو دور کرتا اور اس مرض سے نجات دیتا ہے کثرت احتلام - جریان - رقت اور مثانہ کی خرابی دور ہو جاتی ہے جن طالب علموں کو پیشاب کے ساتھ یا بعد سفید رطوبت آئے یا خواب میں بدن ناپاک ہو جائے اُن کو جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ **قیمت** فی ڈبیہ جس میں ایک مہینے کی خوراک ہے ڈیڑھ روپیہ

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری دوائیں جو مفصلہ ذیل ہیں ان کی فہرست کارخانہ سے مفت ملتی ہے۔ مفرح یاقوتی جیون بوٹی - کحل الجواہر - نمک سلیمانی - مرہم عیسےٰ - مسکین نواز روغن درد گردہ - جیبی طبیب - صندوقچہ طبیب خانہ - تریاق فاروق - کلید تولید - ہمدم نسوان - فتحجوش - اسہال بند - محافظ ہیضہ - جوہر عشبہ - عطر گیسو - منجن مروارید -

المشتہر - حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی عہ

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر

سلسلہ الجدید جلد ۲

۱۸ شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہ باقادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عــہ

معاونین درجہ اول جنکو چار پرکسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } عــہ

معاونین درجہ دوم جنکو چار پرکسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

ٹرکی ...... عہ ۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

قل ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیاء است

یک قدم دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۰ | ۱۵۔ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

غلام اکبر صاحب ولد میاں ننھے شاہ صاحب ساکن میانی
علی احمد ولد عبداللہ صاحب ساکن کوٹلی لنڈے ڈاکخانہ امیر علی کوٹلی۔ تحصیل سیالکوٹ۔
میاں وزیر بیگ صاحب ولد امیر بیگ صاحب ساکن سیدوالہ
میاں عبدالرحمان ولد میاں عبدالرحیم صاحب ساکن رام پور۔ ڈاک خانہ کالا۔
محمد افضل صاحب ولد محمد اکبر صاحب ساکن راہوں حال ملازم گلگت۔
حاجی صاحب جدائے نذر صاحب ولد میر محمد صاحب ساکن ذرمست ملک افغانستان۔
... محمد ولد میاں اللہ دتا ساکن سالار غازی ڈاکخانہ ... غلام محمد۔ ضلع گجرانوالہ۔
بہادر ولد رحمت خان صاحب ساکن دانہ
علی بہادر ولد خیر اللہ صاحب ساکن دانہ
میاں علم دین ولد کرم الٰہی صاحب ساکن بجنہ پور ڈاکخانہ سنخانہ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ
نور الٰہی صاحب پسر میاں احمد دین صاحب مستری بھیرہ۔ ضلع شاہ پور
والدہ میاں نور الٰہی صاحب مذکور
اللہ دتا ولد حسن محمد صاحب ساکن مانگے ڈاکخانہ پہلور تحصیل ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ
اہلیہ " "
گجر ولد امیر ساکن فیروز چیچی۔ ڈاکخانہ کاہنووان ضلع گورداسپور
محمد علی ولد جمال شاہ صاحب " "
رحمت علی صاحب ولد ساون صاحب " "
رحمت علی ولد بڈھا " "
علی محمد ولد نظام الدین صاحب ساکن ویرووال تحصیل امرتسر
احمد ولد میاں کرم صاحب ودالمیال تحصیل پنڈ دادنخان
مہرداد صاحب۔ گورالی۔ گوجرات
اشرف خان صاحب۔ ریاست منڈی ضلع کانگڑہ
منشی محمد قاسم صاحب ایم۔ اے۔ جاگیردار سنری منڈی بھوپال

شعر و سخن

جدہر دیکھو ابر گناہ چھا رہا ہے
گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے
میرے دوستو شرک کو چھوڑ دو تم
کہ یہ سب بلاؤں سے بڑھ کر بلا ہے
یہ دم ہے غنیمت کوئی کام کر لو
کہ اس زندگی کا بھروسہ ہی کیا ہے
محمدؐ پہ ہو جان قربان ہماری
کہ وہ کوئے دلدار کا رہنما ہے
غضب ہے کہ یوں شرک دنیا میں پھیلے
مرا سینہ جلتا ہے دل پھنک رہا ہے
خدا کے لئے مرد میدان بنو تم
کہ اسلام چاروں طرف سے گھرا ہے
تم اب بھی جو یارو ڈرو تو غضب ہے
کہ دشمن ہے بیکس تمہارا خدا ہے
بجا لاؤ احکام احمدؐ خدارا
ذرہ سی بھی گر تم میں بوئے وفا ہے
رہ راست پر اب نہ آئے تو پھر کب
کہ موجود اک ہم میں مرد خدا ہے
تری عقل کو قوم کیا ہو گیا ہے
تو اس کی ہے بدخواہ جو رہنما ہے
وہ اسلام دنیا کا تھا جو محافظ
وہ خود آج محتاج امداد کا ہے
بپا کیوں ہوا ہے یہ طوفان یکایک
بتاؤ تو اس بات کی وجہ کیا ہے
یہی ہے کہ گمراہ تم ہو گئے ہو
نہ پہلا سا علم اور نہ وہ اتقا ہے
اگر رہنما اب بھی کوئی نہ آئے
تو سمجھو کہ وقت آخری آ گیا ہے
اسی وقت ہے ہم کو ہادی کی حاجت
یہی وقت اک رہنما چاہتا ہے
یہ ہے دوسری بات مانو نہ مانو
مگر حق تو یہ ہے کہ وہ آ گیا ہے
اٹھو اُس کی امداد کے واسطے تم
ہمت کا یارو یہی مقتضا ہے
اٹھو دیکھو اسلام کے دن پھرے ہیں
کہ نائب محمدؐ کا پیدا ہوا ہے
محبت سے کہتا ہے وہ تم کو ہر دم
اٹھو سونے والو کہ وقت آ گیا ہے
دم و خم اگر ہو کسی کو تو آئے
وہ میدان میں ہر اک کو للکارتا ہے
ہر اک دشمن دین کو ہے وہ بلاتا
کہ آؤ اگر تم میں کچھ بھی حیا ہے
مقابل میں اُس کے اگر کوئی آکر
نہ آگے بچیگا نہ اب تک بچا ہے
مسیحا و مہدی دوران آخر
وہ جس کے تھے تم منتظر آ گیا ہے
قدم اُس کے ہیں شرک کے سر کے اوپر
علم ہر طرف اُس کا لہرا رہا ہے۔
خدا ایک ہے اس کا ثانی نہیں ہے
کوئی اُس کا ہمسر بنانا خطا ہے
نہ باقی رہے شرک کا نام تک بھی
خدا سے یہ محمود میری دعا ہے

ڈاک ولایت

بچوں کی تعلیم۔ ڈاکٹر بابس ایم اے صاحب ایک ولایت کے اخبار میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری مدارس میں بچوں کو عام اخلاق کی تعلیم دینی چاہیئے ان کے سامنے یسوعی اخلاق کو پیش کرنا یا انجیل پڑھانا ان کی آیندہ زندگی کو خراب کرنا ہوگا۔ موجودہ حالت میں جن مدارس میں کچھ تعلیم عیسوی مذہب کی دی بھی جاتی ہے اس کی طرف بھی اسی واسطے کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ مدارس میں ایسی باتیں تعلیم دینی چاہئیں۔ جن کے متعلق دانا لوگوں کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور جس کتاب پر خود اپنے مذہب والے ہزاروں اعتراضات کر رہے ہیں اس کا مدارس میں رکھنا بالکل فضول ہے۔

مظالم روس۔ روس میں ایک فوج کسی راستہ سے گذر رہی تھی۔ ایک لڑکی نے جو راہ میں کھڑی تھی کہا کہ یہ تو اس طرح خوش معلوم ہوتے ہیں کہ گویا ابھی پورٹ آرتھر فتح کر کے آئے ہیں اس کی یہ بات سنکر سپاہیوں نے اس کو پکڑ کر ایک افسر کے پیش کیا جس نے اس کو سخت سزا دی یہاں تک کہ اس کے بدن سے خون نکلنے لگا۔ اس پر لنڈن کا اخبار لکھتا ہے کہ یہ آجکل کے عیسائی افسروں کی نیکی اور حوصلے کا نتیجہ ہے کہ ایک معصوم لڑکی کو اس طرح سے بے جا دکھ دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۵ر شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۷ر ستمبر ۱۹۰۶ء۔ بلجت ایاتی۔ وبشر الذین امنوا ان لہم الفتح۔

ترجمہ۔ ظاہر ہوگئیں میری نشانیاں اور خوش خبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے۔ بیشک ان کیواسطے فتح ہے۔

۲۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ لنبلونکم

ترجمہ۔ البتہ ہم تم کو آزمائیں گے۔

مین نے دیکھا کہ ایک کتاب ہے گویا وہ میری کتاب ہے اس کا نام نہج المصلی ہے۔ پھر الہام ہوا۔ فق حمید۔ کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم مین پہنچائیگا۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس ع بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ مین بعد از نماز عصر ہوا کرتا ہے۔

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب و مولوی حکیم فضل دین صاحب تاحال اپنے وطن مین ہین۔

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب۔ سید لعل شاہ صاحب بر[illegible] ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ میان الہ دین صاحب لدھیانوی و[illegible] بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہان خدا نے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالے نیکی اور صحت کے ساتھ عمر[illegible]

ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب علیل ہین۔ احباب سے دعا کی درخواست[illegible]

معذرت

اس ہفتہ مین درس قرآن شریف نہین لکھا جا سکا۔ اگلے ہفتہ مین انشاء اللہ درس قرآن کے بجائے دو صفحے کے چار صفحے دئے جائین گے۔

عیسائی صاحبان جواب دین

(نور افشاں۔ تجلی۔ تحفہ سرحدیون و دیگر عیسائی ہم عصر غور فرماوین)

عیسائیون کا عقیدہ ہے کہ یسوع کے کفارہ نے موسوی شریعت پر عمل کی کوئی ضرورت باقی نہین چھوڑی اب ختنہ کرانے کی حاجت ہے نہ دائمی قربانی کی عبادت کی کوئی ضرورت ہے ایک مسیح کے کفارہ پر ایمان لاؤ اور سب سے چھٹی ہوئی۔ سور کھاؤ شراب پیو۔ روزے ترک کرو۔ سب حلال ہے باوجود اس عقیدہ کے عیسائی صاحبان کے درمیان نکاح کیمتعلق ایسی سخت قیدین لگائی گئی ہین وہ کس بناء پر ہین جب پہلے تمام حرام مسیح کے کفارہ نے حلال کر دئے۔ تو اب یہ محرمات کیون اب تک باقی ہین۔ انجیل مین کوئی ایسا حکم نظر نہین آیا جس کے رو سے ماں بہن سے نکاح ناجائز ہو موسوی شریعت مین اگر کوئی ایسا حکم ہے تو اس پر عمل کرنا ضروری نہین امید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کا جواب قابل تشفی عطا فرماوین گے۔

ڈائری

القول [illegible] ۔ [illegible] ء ۔ ایک [illegible] حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا اور اس نے دعا کے واسطے عرض کی اور اپنی حالت پر مایوسی کا اظہار کیا ۔ حضرت نے فرمایا ۔ میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لا علاج نہین ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے ۔ جس مرض کو طبیب لا علاج کہتا ہے اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ طبیب اس کے علاج سے آگاہ نہین ہم ہمارے تجربہ مین یہ بات آ چکی ہے کہ [illegible] اور ڈاکٹرون نے لا علاج بیان کیا ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے [illegible] کوئی [illegible] نکال دی ۔ بعض بیمار بالکل مایوس ہو جانے [illegible] غلطی ہے ۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہین ہونا چاہیئے ۔ اس کے ہاتھ مین سب شفا ہے سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ایک مخلص آدمی ہین ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل مین نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے ۔ ڈاکٹرون نے نہایت گھبرا دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہوگئی یہان تک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے ۔ تب مین نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا ۔ آثار زندگی ۔ اس الہام کے بعد تھوڑی دیر مین مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت رو بصحت ہے ۔ بیمار کو چاہیئے کہ توبہ استغفار مین مصروف ہو ۔ انسان صحت کی حالت مین کئی قسم کی غلطیان کرتا ہے کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہین اور کچھ حقوق عباد کے متعلق ہوتے ہین ہر دو قسم کی غلطیون کی معافی مانگنی چاہیئے اور دنیا مین جس شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو اس کو راضی کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے حضور مین سچی توبہ کرنی چاہیئے توبہ سے یہ مطلب نہین کہ انسان جنتر منتر کی طرح کچھ الفاظ منہ سے بولتا رہے بلکہ سچے دل سے اقرار ہونا چاہیئے کہ مین آئندہ یہ گناہ نہ کرونگا اور اس پر استقلال کیساتھ قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ تو خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ [illegible] کے گناہون کو بخش دیتا ہے اور وہ ستار [illegible] [illegible] ضرورت نہین کہ مخلوق [illegible] خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ۔

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو ۔ اور حقیقی محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقو اور مداحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو !

تمہین مبارک ہو کہ

درثمین (مکمل)

جسمین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کی تا امروز فارسی اور اردو کی

سب شائع شدہ نظمین

درج ہین ۔ نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحون کی موزون جیسی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پر بہانی جلدین بندھ کر طیار ہو گئی ہے ۔

ہم نے احباب کے آرام کیلئے اسمین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو اور فارسی نظمون کے دو حصے کر کے انکو علیحدہ علیحدہ دیدیئے ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی اور نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کے نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب مین باسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب مکمل ہی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی ۔

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنہ ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور ۔

بلاد اسلامی

قسطنطنیہ | سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ قرضہ کی علت میں جس قدر قیدی قسطنطنیہ میں ہیں سب رہا کر دئے جاوین اور چونکہ وہ خود قرض ادا کرنے سے عاجز تھے لہذا جیب خاص سے اس رقم کے ادا کر دینے کا حکم ہوا۔ باقی قیدی بھی جن کی دو ثلث میعاد گذر چکی تھی رہا چھوڑ دئے گئے۔

بلغاریہ | قسطنطنیہ کے یونانی لارڈ بشپ گورنمنٹ ٹرکی اور سفرائی دول یورپ کے پاس ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں ان بدعملیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جو یونانی چرچ کے خلاف بلغاریہ میں ہوتی ہیں۔ اس میں بلغاریہ اور خصوصاً مشرقی رومیلیا کو ٹرکی کے ماتحت تسلیم کرکے خواہش کی ہے۔ کہ اس مسئلہ میں ٹرکی و نیز دول یورپ مداخلت کریں۔ (البیان)

سنگاپور | کے مسلمانوں نے اسلامی زبان میں بنام امام ایک اسلامی اخبار جاری کیا ہے مگر افسوس وہاں کے عرب باشندوں میں بھی باہم سخت نزاع پیدا ہو گئی ہے۔

روسیا | علاقہ تیکیس میں ۲۰۳۴ آدمی اور موضع چوکری میں آٹھ خاندان مسلمان ہوئے۔ روس میں فسادکا وہی عالم ہے۔

شریف مکہ نے یمن کے باغیوں کی طرف اپنی طرف سے ایک وفد علماء کا بھیجا ہے۔ کہ اون کو سمجھا بجھا کر اطاعت سلطانی پر رضامند کریں۔ مارشل فیضی پاشا نے حال میں باغیوں کو پھر ایک سخت شکست دی ہے۔

تونس کی جامع زیتونیہ کے مدرسہ کے بھی نصاب کی اصلاح کا مسئلہ در پیش ہے وہ مصر کی جامع ازہر کے ہم پلہ ہے۔

اللواء کا نامہ نگار لکھتا ہے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ عرب کے جنوب مغربی گوشہ میں انگلستان صرف قصبہ عدن اور اس کے مضافات یعنے ایک بالکل چھوٹے سے رقبہ پر قابض ہے یہ خیال غلط ہے انگلستان اس طرح جس قدر رقبہ پر قابض ہے اس کی وسعت اس سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا طول و عرض ایک شتر سوار آٹھ آٹھ دن میں بمشکل طے کر سکتا ہے۔ یہی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ موباسا کی آبادی ۱۰ ہزار ہے جو تقریباً اسلامی ہے لیکن عیسائی پادری تبلیغ عیسائیت میں یہاں بھی اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ رہے۔ گو تا حال ان کو چنداں کامیابی نہیں۔ اس شہر میں جو یوریپین مسلمان ہو کر عربی و اردو زبان کی تحصیل کے لئے بمبئی آیا تھا۔ وہ مولٰنا شبلی کی تحریک پر اب دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں مقیم ہے۔ جہاں اس کی رہائش اور تعلیم کے لئے خاص طور پر انتظام کر دیا گیا ہے۔

مسلمانان روس کو آخر ۲۸ر اگست کو عام اسلامی کانفرنس کرنے کی روسی حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی اور بڑی دھوم سے اس کا انعقاد ہوا سائبیریا اور ترکستان تک کے ڈیلیگیٹ اس میں شامل ہوئے اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں (۱) خاص پایۂ سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک اسم بامسمی اسلامی اخبار کسی یورپین زبان میں جاری کیا جاوے۔ جو ایک طرف یورپ کو مسلمان روس کی حالت اور شکایات سے آگاہ کرتا رہے اور دوسری طرف عیسائیوں کے مذہبی اعتراضات اور سیاسی حملوں کا جواب دیا کرے (۲) سلطنت کے تمام اسلامی اوقاف کی کما حقہ نگرانی اور انتظام کیا جاوے (۳) دین میں توہمات و جہالت سے جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کی اصلاح کی جاوے (۴) اسلامی مدارس کے لئے مناسب نصاب تجویز کیا جائے۔ اور (۵) ہر صوبہ میں جدا جدا شیخ الاسلام مقرر کئے جاوین۔ جو اعلیٰ شیخ الاسلام کے تابع ہوں۔ ہر تجویز کو عمل میں لانے کی کارروائی بھی ساتھ ہی شروع کر دی گئی۔

جاوا۔ میں ڈچ حکومت نہ صرف مقامی بلکہ غیر ممالک کے مسلمانوں پر بھی بدستور سخت ظلم کر رہی ہے، اور کوئی اس سے بازپرس نہیں کرتا۔ بغداد کے یہودی یہنچین۔ تو یورپین متصور ہوتے ہیں۔ ترک قسطنطنیہ کا باشندہ بھی ہو تو اوسے ایشیائی سمجھا جاتا ہے مسلمانوں کو اپنے مدارس کھولنے کی بھی اجازت نہیں۔ پچھلے دنوں ایک جاپانی بیڑہ وہاں گیا تو مسلمانوں نے بڑی خوشی منائی۔ (وطن)

ہز ہائینس نواب بہاول پور کا اس سال حج کو تشریف لے جانے کا ارادہ ہے۔ ان کے خاندان کے لوگ بھی ہمراہ ہوں گے اور سواروں کا ایک مختصر دستہ اور دیگر رفقا مل ملا کر کل ۵۰۰ کے قریب آدمی ہوں گے

بدر الدین طیب جی مرحوم کی بھتیجی مس عطیہ فیضی کو جو زنانہ ٹریننگ کالج کے متعلق سرکاری وظیفہ پر ولایت میں تعلیم پانے گئی ہیں۔ دو سال تک ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ وظیفہ ملیگا۔ ولایت کی آمد و رفت کا کرایہ او ر اختتام تعلیم پر سرکاری ملازمت دینے کا بھی گورنمنٹ نے ذمہ لیا ہے۔ ان کے خاندان سے قبل ازیں دو اور لیڈیاں بھی ولایت گئی ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کابل کی سیاحت ہند کا نیا پروگرام تیار کرکے صاحب موصوف کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال کیا ہے اس کے مطابق امیر صاحب آسام میں شکار کھیلنے بھی جائیں گے اور کلکتہ گوالیار۔ اجمیر۔ دہلی۔ پٹیالہ سرہند اور لاہور کی سیر بھی کریں گے۔ اور بمبئی سے نئی ترقی یافتہ قسم کے جہاز پر سوار ہو کر کراچی پہنچیں گے۔

ڈاکٹر عبد الغنی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے عہدہ پرنسپلی سے استعفا دیدیا ہے۔ پہلے وہ اپنے مکان واقع ضلع گوجرات کو جائیں گے۔ پھر یکم اکتوبر تک پشاور سے کابل روانہ ہو جائیں گے اور دوران سیاحت ہند میں غالباً امیر صاحب کے ہمراہ ہوں گے۔ صوفی غلام محی الدین صاحب وکیل انجمن بھی حسب الطلب امیر صاحب ڈاکٹر عبد الغنی کے ہمراہ کابل جائیں گے۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کے متعلق فی الحال معلوم ہوا ہے کہ ۱۳ر دسمبر کو جلال آباد سے روانہ ہو کر ۷ر جنوری ۱۹۰۷ء کو آگرہ پہنچیں گے آگرہ سے حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مقدس کی زیارت کرنے سرہند آئیں گے پھر دہلی کے مشہور تاریخی مقامات کی سیر فرمائیں گے پھر علی گڑھ ہوتے ہوئے کان پور میں فوجی بوٹ کا ملاحظہ فرمائیں گے۔ ۱۷ر جنوری کو کلکتہ مقام ہوگا۔ ازاں بعد ترائی میں شکار کھیل کر جبل پور کا کارخانہ توپ سازی اور سنگ مرمر کی چٹانیں دیکھیں گے۔ وہاں سے براہ بمبئی سمندر کے راستہ کراچی ہوتے ہوئے کوئٹہ تشریف لے جائیں گے۔ اور کوئٹہ سے واپس پشاور کو۔ واپسی پر لاہور اور غالباً لکھنؤ کی بھی سیر فرماویں گے۔ (وکیل)

بدرِ صادق

مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

(۱)

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتیں اخبار میں درج کی جاویں تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کارآمد ہوں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ الآیۃ۔

ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالے نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے۔ تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہیں گنتی کے پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے۔ اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کہانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو مہینہ رمضان کا وہ جو اوتارا گیا ہے اس کے حق میں قرآن مجید ہدایت واسطے لوگوں کے اور کھلیاں ہدایت کی ہے اور معجزے پس جو کوئی حاضر ہو تم میں سے مہینے میں پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو بیمار یا اوپر سفر کے۔ پس گنتی ہے اور دنوں سے آخر تک۔

اللہ تعالے نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی۔ کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور ان پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشوں کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے

روزہ کی عبادت تمام ادیان میں پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ میں لکھا ہے۔ میں نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھیں اور خدا کے آگے دکھ کھینچیں اور اس سے دعا مانگیں۔ تاکہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاویں۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائیبل میں مفصلہ ذیل مقامات پر ہے۔ یسعیا باب ۵۸ آیت ۳ ۲ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶۔ دانیال باب ۹ آیت ۳ آستر باب ۴ آیت ۱۶۔ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲ باب ۲ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہایت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا۔ اور شاگردوں سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردوں نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہیں اور ہم کیوں نہیں نکال سکتے۔ تو جواب میں فرمایا کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہیں کر سکتے۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا۔ تو پہاڑ کو یہاں سے وہاں چلا سکتے۔ اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہیں نکلتی۔ متی باب ۱۷ آیت ۱۹ تا ۲۱

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ)

اوپدیشک بند

ریاست چھچھرولی میں پنڈت ہزام سنگھ آریہ کو بازار میں لیکچر دینے سے پولیس نے نہایت دور اندیشی سے کام لے کر روک دیا۔ آریوں کے لیکچر عموماً روک ہی دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زبان بہت بے لگام ہو رہی ہے۔ ایسے ہی خطرہ کے سبب یوگندر پال کا لیکچر بٹالہ میں روکا گیا تھا۔

جاپان میں اسلام

آریہ اخبار پرکاش کے کالم میں دہرم پال صاحب بڑے زور شور سے تحریک کرتے ہیں کہ جاپان میں اسلام کا پھیل جانا بہت ہی عمدہ بات ہے۔ آریہ لوگ اس پر ہرگز نہ گھبرائیں اور لکھتے ہیں۔ ”دنیا کی تاریخ میں وہ دن درحقیقت مبارک ہوگا جبکہ ہم یہ سنیں گے کہ جاپان مسلمان ہو گیا“ اخیر میں فرماتے ہیں ”بلکہ اگر جاپان مسلمان نہ بھی ہونا چاہے۔ تو اس کو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہیئے“ اپنے آریہ بھائیوں کے آنسو پونچھنے کے واسطے اپنی اس دلی خواہش کے اظہار کی یہ وجہ بتلاتے ہیں کہ آریوں کا یہ خیال کہ جاپان کے مسلمان ہو جانے سے ویدک دہرم کو کوئی نقصان پہنچ سکے گا بڑا ہی بیہودہ خیال ہے اور لکھتے ہیں کہ اگر جاپان مسلمان ہو جائے گا تو پھر آریوں کیواسطے اسلام کا کھنڈن آسان ہو جائے گا۔ اس واسطے جاپان کو مسلمان ہونے دینا چاہیئے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ آپ ہی نے آریہ کی موت پر ایک مضمون لکھا تھا۔ یہ مضامین تو دہرم پال صاحب کے بہت عمدہ ہیں۔ گو اس سے یہ خوف ہے۔ کہ بعض دور اندیش آریوں کو کہیں یہ گمان نہ گذرے کہ دہرم پال صاحب کی شدھی میں کوئی ایسی ہی نیت مخفی ہے۔ جیسی کہ آریہ صاحبان کسی عبد اللہ نامی شخص کے متعلق بیان کیا کرتے ہیں۔ جو کہا جاتا ہے۔ کہ لیکھرام کے پاس شدہ ہونے کے واسطے آیا تھا اور بالآخر چھری چلا گیا۔ اس کی چھری تو لیکھرام پر ہی چلی تھی۔ اور اب دہرم پال صاحب آریہ مت پر ہی چھری چلاتے ہیں۔ کہیں اس کی موت کا مرثیہ پڑھتے ہیں۔ اور کہیں آریوں کو حکم دیتے ہیں۔ کہ جاپان کو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہیئے۔ کیوں نہو۔ آخر کسی مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے اور اتنی مدت تک اسلامیوں کا نمک کھایا ہے۔ کچھ تو کارروائی کر ہی دکھائیں گے۔

آریوں میں غیرت نہیں

اخبار پرکاش کسی بات پر ناراض ہو کر لکھتا ہے کہ ”غیرت ہم میں نہیں“۔ بھلا یہ کون سی نئی خبر آپ نے شائع کی ہے دنیا کو تو آپ کی غیرت کا اندازہ اسی دن سے لگا ہوا ہے۔ جس دن سے دیانند نے نیوگ کے اہم مسئلہ پر روشنی ڈالی تھی۔

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن المرتد اللعین الرجیم۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم
وصل علی محمد صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات

عبد الحکیم خان مرتد

(رقم زدہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ)

اگر خواہی نجات از مستی نفس ٭ بیا در ذیل مستان محمد
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت ٭ بشو از دل ثنا خوان محمد

یا ایہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

اے ایمان والو اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جاوے تو خدا کو اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں وہ ایسے لوگ موجود کر دے گا۔ جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا۔ اور وہ اس کو دوست رکھتے ہوں گے مومنوں کے ساتھ نرم کافروں کے سامنے سخت اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑا دیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کچھ باک نہیں رکھیں گے یہ بھی خدا کا فضل ہے۔ جس کو چاہے دے اور اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ اور وہ سب کے حال سے واقف ہے۔ پھر ایسی صورت میں اہل ایمان کو عبد الحکیم کے مرتد ہونے کا کیا رنج اور افسوس ہو سکتا ہے۔ بلکہ ضرور تھا کہ اس کا ارتداد اور نفاق اللہ جلشانہ اپنے وعدہ کے موافق ظاہر کر دیتا کیونکہ ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب یعنی خدائے قدوس ایسا نہیں ہے کہ وہ مومنوں کو ایسی حالت میں چھوڑ دے جس میں کہ وہ ہیں یہاں تک کہ خبیث کو طیب سے علیحدہ نہ کر دے پس افسوس اور رنج کا مقام تو اس وقت تھا کہ وہ مولیٰ کریم اپنے وعدہ کی ایفا نہ کرتا اور اس سلسلہ عالیہ میں جس کی بنیاد اس نے خود اپنے ہاتھ سے ڈال کر اس کو اخرجت للناس کا اعزاز عطا فرما کر قائم کیا ہے۔ اس میں ایسے پلید طبع خبیث دل جو اسلام کے اندرونی دشمن ہیں۔ رہنے ملے رہنے دیتا۔ سو اس کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اس سلسلہ عالیہ کو جس کا وہ خود حافظ ہے اس دجال کے دجل سے بچانے کے لئے اس کا ارتداد ظاہر کر دیا اور اہل اسلام کو اس کے شر سے محفوظ رکھ لیا۔ مومنوں پر جو اسلام کے لئے غیرت مند اور صاحب بصیرت ہیں اچھی طرح کھل گیا کہ یہ مرتد دراصل چھپا ہوا عیسائی ہے جو اپنی دجالانہ اور مسفریانہ کارروائیوں سے نہایت باریک مخفی در مخفی پہلوؤں میں اسلام کے لباس میں ہو کر اور اسلام کا حامی بن کر عیسائیت کو اسلام کے اندر پھیلانا چاہتا ہے۔ جو چراغدین جمونی کا جانشین ہے۔

اس مرتد کا عیسائی ہونا اور ان کے مذہب کا ممد و معاون ہونا میں صاف طور پر ابھی اس کی تحریرات سے ظاہر کر دونگا۔ سو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ سنت اللہ ہے کہ جب کبھی خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے ضرورت حقہ کی بنا پر کوئی سلسلہ ارشاد و ہدایت کا قائم ہوا تو اس میں اوائل میں ہر قسم کے لوگ داخل ہوتے رہے ہیں۔ مگر چونکہ اللہ جلشانہ اپنے ایسے سلسلہ کا آپ محافظ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ منافقوں اور بدباطنوں کو اپنی پاک جماعت سے علیحدہ کرتا رہا ہے اور ان کا ارتداد اور نفاق ظاہر کرتا رہا ہے۔ تو پھر جبکہ یہ سلسلہ عالیہ اسی کی طرف سے ہے۔ اور منہاج نبوت پر ہے۔ تو پھر اس میں کسی وہ بدباطن خبیث الطبع کو کب رکھ سکتا تھا۔ جو مردود قرآن کریم اور سید الطاہرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور اس کے بروز مظہر اتم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت سفاہت اور خباثت سے حملہ کرنے والا ہو۔ یہ مرتد دین اسلام سے بالکل نکل گیا۔ اس کا اعتقاد ہے کہ نہ قرآن کریم تمام جہان کے لئے قانون آلہی ہے اور نہ حضرت خیر الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا موجب نجات ہے۔ بلکہ اس سارے سلسلہ نبوت اور کتب آلہی کو جو سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ جلشانہ کی طرف سے خلقت کی ہدایت کے لئے جاری رہا اور جن کے زمانہ مبارک میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ درجہ کمال کو پہنچا۔ آپ کی پاک اور مطہر ذات جامع الکمالات میں وحی نبوت تشریعی کا خاتمہ ہوا اور وحی ولایت اور نبوت اس کی اطاعت کے رنگ میں قیامت تک جاری رہی تاکہ دنیا پر ظاہر ہو کہ وہی ایک حقیقی منجی ہوا ہے۔ جس کی پیروی سے انسان اسی جہان میں نجات حاصل کر سکتا ہے اور جس کا کامل نمونہ اور مظہر اتم یعنی اس کا بروز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت موجود ہے۔ جس کا وجود با جود خدا کی ہستی کا روشن ثبوت ہے۔ اور چونکہ یہ خدا کا برہان ہے اور حجۃ اللہ علی الارض ہے۔ اسی لئے بلا پیروی و اتباع اس کامل انسان بروز محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ اللہ پر ایمان حاصل ہو سکتا ہے اور نہ آخرت پر اور نہ اس کا منکر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو نشانات اور علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بروز و ظہور کے لئے بیان فرمائے تھے۔ وہ سب تمام و کمال اللہ جلشانہ نے اس کے دعوے کے تائید میں پورے کر دئے۔ پس اس صورت میں اس امام الزمان ہادی کامل کا منکر رسول مقبول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا اور اللہ جلشانہ کے فعل کا مکذب ہوا تو پھر اس کی نجات کس طرح ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ یہ مرتد تمام سلسلہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور کتب آلہی کو عبث اور غیر ضروری سمجھتا ہے۔ گو اس نے اوجہ اپنے نفاق کے کھلے طور پر اپنے اس عقیدہ کو ظاہر نہیں کیا۔ لیکن جب اس کی تحریرات پر عمیق نظر سے غور کیا جاوے گا تو پھر اس کا نفاق ظاہر ہو جائیگا۔ جس کا اس جگہ کسی قدر میں اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ملاحظہ ہو کتاب ذکر الحکیم ۲ کا صفحہ ۲۰ جس کا شروع اس طرح پر ہے۔ "عیسائیوں میں سائنس اور براہموں میں موحد۔ راستباز۔ باعمل اور جان نثار بکثرت ہیں" "بعض مسائل ذوقی میں اختلافات ایک امر ہے علیحدہ

لوگون سے کہدو کہ لوگو! مین تم سب کی طرف اس خدا کا رسول ہو کر آیا ہون۔ کہ آسمان وزمین کی تمام سلطنت اسی کی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہین۔ وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے۔ تو لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ اس کے رسول نبی امی پر کہ وہ خود بھی اللہ اور اس کی کتابون پر ایمان رکھتے ہین اور انہین کی پیروی کرو۔ تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔ یہ خداوند عالم کا فرمان ہے اور یہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲ مین لکھتا ہے۔ [illegible] خداوند عالم کے غیر متناہی کمالات [illegible] اور اس کی غیر محدود ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کو کسی انسان کے تابع نہین مان سکتا۔ ایسا ماننا بدیہی نظر مین باطل ہے۔ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان [illegible] اس [illegible] ایک انسان کے تابع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اپنے اس عقیدہ کو صفحہ ۱۵ پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے اس آیت کریمہ کے بیان فرمانے پر (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنے ان کو کہدے کہ اگر تم خداتعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے) اس کے جواب مین اول نفاق کے طور پر اس قدر لکھ کر "یہ ایک علیحدہ امر ہے۔ متنازعہ فیہ امر مدار نجات ہے اس مین کوئی کلام نہین کہ اتباع محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نجات کا سیدھا صاف اور آسان رستہ ہے" پھر اس منافقانہ عقیدہ کو نہ چھپا سکا۔ پھر صاف طور پر اس کے آگے لکھتا ہے "مگر یہ نہین کہ اس بے انت ذات کے تمام قوانین رحمت ومغفرت ایک انسان کے ہی تابع ہو گئی" یعنے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے۔ خداوند عالم کی توہین اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا ماننا اور اس کی عطا کردہ عقل اور فطرت کے مطابق اعمال صالحہ کرنا اور بدی سے بچنا موجب نجات نہین ہو سکتے۔ تاوقتیکہ ایک انسان کو ساتھ نہ مانا جائے" یعنے خداوند عالم کی یہ سخت توہین ہے۔ کہ اس کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا جاوے۔ دیکھو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے بیرکشی کا کیا نتیجہ ہوا کہ قرآن کریم کو تمام جہان کے لئے قانون الٰہی ماننا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کے لئے ہادی کامل یقین رکھنا اور اللہ جلشانہ کے ساتھ آپ پر ایمان لانا اس کے نزدیک خداوند عالم کی اس سے زیادہ توہین نہین ہو سکتی۔

اور صفحہ ۱۸ پر اس خط مین جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو لکھا ہے۔ تحریر کرتا ہے "جو لوگ نقص علم یا نقص فہم کی وجہ سے نہ شرارت اور عناد کی وجہ سے مخالف بھی ہون اور حقیقت مین راستباز خداپرست اور نیک عمل ہون۔ وہ بھی قابل معافی ہین" گویا قانون کے خلاف ورزی اگر نقص علم اور نقص فہم کی وجہ سے ہو تو وہ قابل معافی ہے۔ اے عبدالحکیم [illegible] خلاف کرکے پھر یہ عذر [illegible] کا مطلب سمجھے [illegible] نہین تھا کہ یہ فعل بھی داخل جرم ہے [illegible] تو تیرا یہ اصول صحیح سمجھا جاوے۔ اللہ جلشانہ تو ایسے عذر کرنے والون پر لعنت بھیجتا ہے۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد۔ یوم لا ینفع الظالمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار۔

ہم دنیا کی زندگی مین بھی اپنے رسولون کی اور ایمان والون کی مدد کرتے ہین۔ اور اس دن بھی مدد کرین گے۔ جبکہ گواہ (یعنے رسول اور فرشتے) گواہی دینے کھڑے ہون گے۔ جس مین نافرمانون کو ان کی معذرت کچھ بھی نفع نہ دے گی اور ان پر خدا کی لعنت ہوگی اور ان کے لئے برا گھر ہے۔ ان عبارتون پر جو اس کے رسالہ سے نقل کی گئی ہین۔ خوب غور کرکے دیکھو۔ کہ یہ شخص عیسائی ہے اور نہایت باریک اور مخفی در مخفی پہلوؤن سے بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر مسلمانون کو وحدانیت کی طرف بلا کر عیسائیت پھیلانی چاہتا ہے اور خدا کے رسولوں اور کتابون کا سخت منکر ہے۔

اب مین عبدالحکیم مرتد کے متضاد خیالات اور اس کا صریح جھوٹ اور افترا جس سے اس کی غرالہون اور کشوف وہ الہامات کی حقیقت آشکارا ہو جائے گی اور جس سے یہ بھی ہویدا ہو جائیگا کہ ایسا شخص کسی وقعت اور اعتبار کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہے۔ ظاہر کرنا چاہتا ہون اور یہ حال اس کی دورنگی اور افترا علی اللہ کا مشتے نمونہ از خروارے کسی قدر اس جگہ بیان کیا جاتا ہے۔ اول اس نے کتاب ذکر الحکیم ۲ مین اپنی رویاے کا رویا صادقہ ہونا اور اپنا صاحب الہام وصاحب کشف ہونا ظاہر کرکے مسلمانون اور برہمون اور عیسائیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ پھر صفحہ ۲۹ سے صفحہ ۳۳ تک۔ خدا کے مخلص بندون کی شناخت کے لئے دلایل بیان کرکے اس طرح پر تحریر کیا ہے "مین تمہین بہ تقاضائے ہمدردی کہے دیتا ہون۔ کہ مین اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بھروسہ نہین رکھتا۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی اور یہ تمام [illegible] محمد وقرآن مسیح الزمان ہے [illegible] اس قابل ہون۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے مجھ کو ملتا ہے۔ وہ بلا واسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا۔

اور صفحہ ۳۵ ذکر الحکیم نمبر ا پر یہ ہے "اے مولوی صاحبان اگر اس زمانہ مین جناب مسیح الزمان مرزا صاحب عام طور سے یہ کہنے والے نہ ہون۔ ؎

گرچہ ہر کس زرہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

تو تمہاری خشک تقریرون کی فلسفہ الٰہیات کے مقابلہ مین کچھ وقعت نہ رہی دونون طرف طبل تہی کا شور ہو جاتا اور شاید انہین لوگون کی طبل تہی کی آواز غالب رہی جو فلسفیانہ طور سے تقریر کر رہے ہین۔

پھر صفحہ ۴۵ پر ہے "مرزا صاحب بیشک ایک عظیم الشان حجۃ اللہ اور حجت اسلام ہین۔ مگر افسوس" تم اس خدا کی نعمت اور رحمت کی قدر نہین کرتے مین نہین جانتا کہ یہ ناشکری اور بے [illegible] کب تک تمہارے دامنگیر رہیگی صفحہ ۴۵ پر۔ اے مولوی صاحب ایک ایسے شخص کی نسبت جو باواز کہ رہا ہے کہ آؤ اور مین تمہین خاص خاص برکات سماوی دکھلا دونگا جو مخصوص بالاسلام ہین صفحہ ۴۰ پر۔ اے مولوی صاحب یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ ایک مفتری اور زر پرست شخص اس زمانے مین دلیرانہ عام طور سے باواز بلند کہ سکین گے۔ ؎

گرچہ ہر کس زرہ لاف بیانے دارد ۔ صادق آنست کہ از صدق

(باقی آئندہ)

ریویو

آلہی سلسلے اور ارتداد ۔ اس نام کا ایک مختصر سا رسالہ جماعت احمدیہ میرٹھ نے چھاپ کر بالمنو بلا قیمت تقسیم کیا ہے ۔ یہ رسالہ اقتباس از ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ بابت جولائی ۱۹۰۴ء نمبر ۷ ہے ۔ لکھائی چھپائی عمدہ ۔ اللہ تعالے جماعت میرٹھ کو جزائے خیر دے ۔ غالباً میاں عبدالرشید صاحب مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ ۔ محلہ رنگساز ان سے مل سکیگا ۔ کیونکہ اسی جگہ چھپا ہے ۔

رہنمائے اسلام ۔ مولفہ صوفی عبد الرحمان حنفی المذہب ۔ ساکن مالیر کوٹلہ ۔ اس رسالہ میں نماز و وضو و غسل وغیرہ کے متعلق مسائل فقہیہ کا ذکر ہے ۔ اور نماز کا ترجمہ ۔ اوقات نماز وغیرہ درج ۔ اخیر میں تعلیم قرآن سے نمونہ کے طور پر چند مقامات کا صرف اردو ترجمہ ہے ۔ صوفی صاحب پہلے اس جماعت میں داخل تھے ۔ مگر اب ابتلا میں ہیں ۔ تاہم اس سلسلہ کے ساتھ اتنا تعلق ہے کہ اپنے رسالہ کے اخیر میں حضرت اقدس کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے" درج کی ہے ۔ قیمت ۲ ۔

البشارۃ العظمی ۔ مصنفہ مولوی مشتاق احمد ۔ اس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو ثابت کیا گیا ہے ۔ قیمت ۴ ۔ ملنے کا پتہ مولوی محمد شفیع خوشنویس ۔ لدھیانہ محلہ ڈھولیوال

نند لعل کے کاغذ نقشہ کا ایک ڈبہ ہمارے پاس برائے ریویو پہنچا ہے ۔ جس کی نسبت حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے اس کی تعریف میں تحریر فرمایا ہے کہ دافع قبض اور مقوی دماغ ہے تو اس کے بعد میرے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ تاہم ناظرین کی اطلاع کے واسطے میں کہتا ہوں ۔ کہ میں نے خود بھی اس کا استعمال کیا ہے ۔ مصفّٰے اور عمدہ تازہ بنا ہوا ہے ۔ خوشگوار اور سریع الاثر ہے ۔ جو صاحب خریدنا چاہیں ۔ وہ اس پتہ پر لکھیں ۔ نند لعل بخیر ۔ ریاست چمبہ پنجاب ۔ قیمت فی پونڈ عہ اور دو پونڈ ۱۲

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ نیازمند نہایت ادب سے عرض کرتا ہے کہ ایک مضمون اور ایک غزل ارسال خدمت ہے اخبار بدر میں شائع کر دیجئے ۔ نیازمند آپکا نہایت مشکور ہوگا ۔ فقط ۔ مرسلہ ڈاکٹر عبد المجید خان دانش نجیب آبادی احمدی ۔

اخبار الحکم مطبوعہ ۲۴ ر جولائی ۱۹۰۴ء میں آیت واذ استسقی موسیٰ لقومہ ۔ الخ کی تفسیر عالی جناب معلی القاب حضرت اقدس امین المناظرین فاضل امروہوی مدظلہ نے ایسی جامع و مانع لکھی ہے کہ ہر ایک اہل عقل پڑھتا ہے اور وجد کرتا ہے ۔ مگر بعض بلید الطبع کند ذہن لوگ فاضل امروہوی کی نہایت نفیس توجیہات کو سمجھ کر لطف نہیں اوٹھا سکے ۔ مخدومنا فاضل امروہوی نے اس قصہ کا سائنس کے موافق نہایت خوبی کے ساتھ ثابت فرما دیا ہے ۔ لیکن جن کو نئی روشنی سے متاثر ہونیکا دعوی ہے ۔ یعنی جنکی کمزور آنکھیں نئی روشنی سے خیرہ ہو کر اس کو اچھی طرح دیکھ بھی نہیں سکیں وہ اگر چاہیں تو مضمون ہذا سے اپنی تسکین کریں ۔ (۱) بذریعہ سائنس یہ بات ثابت شدہ ہے ۔ کہ پانی دو ہواؤں سے مرکب ہے جن کو آکسیجن اور ہیڈروجن کہتے ہیں یہ بھی ظاہر ہے ۔ کہ آکسیجن ہوا میں ضرورت کے موجود ہے ۔ اب اگر کوئی ایسا جسم (پتھر) موجود ہو جو ہیڈروجن خارج کرتا ہو ۔ تو یقیناً ۔ اس پتھر سے پانی جاری ہو جائیگا ۔ اور ہوا میں سے آکسیجن کھیچ کھیچ کر پانی ہونا شروع ہوگا ۔ (۲) دنیا میں اکثر چشمے پہاڑوں پر ایسے پائے گئے ہیں ۔ کہ ایک خاص مقام سے پانی جاری ہے ۔ مگر اس مقام کے آس پاس سے مٹی کھود کر جب اس پتھر کو بھی جس سے پانی نکلتا تہا علیحدہ کر دیا ۔ تو پانی بند ہو گیا ۔ اور پھر پانی کا کہیں پتہ ونشان نہ ملا ۔ کہ کہاں سے آتا تہا ۔ اور اب کہاں گیا ؟ چنانچہ ایسے چشموں کی نسبت سوائے اس کے اور کچھ قیاس نہیں کیا گیا ۔ کہ پانی جو جاری تہا ۔ وہ کسی خاصیت کی وجہ سے ہوا میں سے حاصل ہو رہا تہا اور اس کیمیاوی امتزاج میں تغیر پیدا ہونے سے پانی بہنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا (۳) ایک نمک ہوتا ہے ۔ جس کا نام ہے ۔ کیلسیم کلورائڈ ۔ اور اس کو پانی کے ساتھ اس قدر کشش ہے کہ اگر اس کو وزن کر کے ہوا میں کھلا رکھیں ۔ تو آس پاس کی مس کرنیوالی ہوا سے پانی کے بخارات جذب کر کر تھوڑی دیر میں مرطوب اور وزن میں زیادہ ہو جائیگا ۔ ایک وہ زمانہ تہا کہ کیلسیم کلورائڈ کی یہ خاصیت کسی کو معلوم نہ تھی ۔ اسی طرح یہ ممکن ہے کہ کیلسیم کلورائڈ کی خاصیت کا ایک نہایت وسیع پیمانہ پر لئے ہوئے کوئی پتھر ہو جس سے ابھی تک لوگ ناآشنا ہیں (۴) ماہران علم طبعی اس بات سے بخوبی واقف ہیں ۔ کہ چشموں کا پانی اکثر مقامات میں کس قدر بلندی پر چڑھکر منبع سے خارج ہوتا ہے ۔ عام لوگ اس باریک مسئلہ کو سمجھنا چاہیں ۔ تو کسی برتن میں پانی بھر کر ایک نلی جو مڑی ہوئی بشکل لام (ل) ہو ۔ اور جوف اس کا ہر جگہ بالکل مساوی ہو لیکر اس کا ایک سرا اس پانی میں ڈال کر دوسرے سرے سے خواہ منہ سے بذریعہ سانس یا بذریعہ پمپ پانی کھینچ کر چھوڑ دیں ۔ تو تمام پانی برتن کا خود بخود اوپر چڑھکر باہر نکل جاویگا ۔ اسی طرح اس پتھر سے پانی جاری ہونے کا مسئلہ بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے ۔ فقط ۔ راقم ڈاکٹر عبد المجید خان دانش ۔ احمدی ۔ نجیب آبادی ۔

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبد المجید خان دانش نجیب آبادی احمدی تلمیذ جناب اکبر نجیب آبادی

امام وقت کی فرقت میں کلفت ہے یہاں مجھکو
میری تقدیر کب لیجائے دیکھو قادیاں مجھکو

یہاں بے چین رکھتا ہے شیاطین کا ہجوم مجھکو
خداوندا دکھا دے جلد اب دار الامان مجھکو

سخن گوئی سکھا دو بھائی اکبر شاہ خان مجھکو
کہ نو آموز ہوں آتی نہیں طرز فغاں مجھکو

مجھے دن رات غم کھاتا ہے اور میں غم کو کھاتا ہوں
خود اپنا مہماں نے کر لیا ہے مہماں مجھکو

یہاں لشکر میں بھی مثل نجیب آباد شورش ہے
رہے یورش دشمنوں کی پاکے تنہا ناتواں مجھکو

مجھے کامل نمونہ احمدیت کا بنا یارب
ہمیشہ نفس و شیطاں سے الہی دے اماں مجھکو

امام وقت کے صدقہ میں کر دے آرزو پوری
نہ کر محتاج غیروں کا تو خلاق جہاں مجھکو

بنا بر حصول شرف بیعت و زیارت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر قصبہ و دیار سے لوگ شب و روز آتے ہیں۔

آبادی اس کی سال ۱۹۰۱ء میں ۲۹۰۰ مردمان ہوئی تھی۔ اکثر مطابق بعد سال مردم شماری جاری ہوتے ہیں۔ اس حساب سے آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ چونکہ ڈاک خانہ موجود ہے۔ اس کی آمدنی بھی معقول معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے قادیان کو تار کی اشد ضرورت ہے۔ براہ عنایت اس اخبار میں تحریر بالا درج فرماویں۔ اغلب ہے کہ خرچ صرف قائمی لائن تار ہوگا۔ فی الحقیقت الاولس سے کام بخوبی چلیگا۔

ایک ادنیٰ خادم پبلک - ۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء قادیان

رسید زر

- ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء - ۱۱۸۱ فیض الرحمان صاحب ۱۲/۔
- ۱۴ - ۱۲۱۶ برکت علی صاحب ۱۲/۔
- ۱۴ - ۱۲۳۴ محمد سلیم صاحب ۱۲/۔
- ۱۵ - ۱۲۱۳ مہتاب علی صاحب ۱۲/۔
- ۱۵ - ۱۲۰۶ عابد حسین خان صاحب ۔
- ۱۶ - ۹۰۸ امام علی خان صاحب ۔
- ۱۶ - ۳۹۷ مطیع اللہ صاحب ۱۲/۔
- ۲۰ - ۱۱۹۱ شیخ علی محمد صاحب ۱۲/۔
- ۲۰ - ۹۶۲ ابراہیم خان صاحب ۔
- ۲۱ - ۲۴۲ فضل محمد صاحب ۱۲/۔
- ۲۲ - ۱۱۷۵ احمد حسین صاحب ۔
- ۲۲ - ۱۱۹۱ یامین شاہ صاحب ۱۲/۔
- ۲۴ - ۱۲۱۶ خیر الدین صاحب ۱۲/۔
- ۲۴ - ۱۲۳۲ عبد الرحمان صاحب صوفی ۱۲/۔
- ۲۴ - ۱۲۰۹ یعقوب علی خان صاحب ۔
- ۲۶ - ۱۲۲۶ نصر اللہ خان صاحب ۔
- ۲۶ - ۱۲۳۵ مہر شاہ صاحب ۱۱/۔

درخواست دعا

مجھے ایک سخت مشکل درپیش ہے احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے رحم فرماوے۔ عبد المجید احمدی - طالب علم - شاہدرہ

سیلاب والی پیشگوئی کس زور شور سے پوری ہو رہی ہے۔

اخبار جاسوس آگرہ لکھتا ہے۔

باران رحمت ہے یا باران زحمت

گزشتہ ہوال میں کثرت بارش سے سینکڑوں جانیں نقصان ہونے کے علاوہ فصل کا ستیاناس ہوگیا گونڈہ بہرائچ اور گورکھپور کی بھی یہی حالت ہے علاقہ تحصیل ... ضلع ... میں ۱۲۳ گانوں بالکل برباد ہوگئے ہیں نقصان کا پورا اندازہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ اسیطرح اناؤ ... اور بلیہ میں بھی فصلوں اور جانوں کو نقصان پہنچا گویا ان اضلاع میں فصل خریف تو سب خراب ہوگئی ربیع کے لئے تقاوی کا ضرور انتظام ہونا چاہیئے مہربان گورنمنٹ سے امید ہے کہ وہ غریب کاشتکاروں کو ہر طرح امداد دے گی۔ قحط فنڈ میں کام کرنے والوں کی تعداد آخری ہفتہ میں (۱۱۲۰۰) تک پہنچ گئی ہے خداوند پاک ان کوششوں میں برکت دے اور اپنے بندوں پر کرم فرمائے۔

اخبار عام لکھتا ہے۔ ہندوستان کے تمام نواحوں اور صوبجات سے سخت بارشوں اور طوفانوں اور طغیانیوں کی خبریں آرہی ہیں۔ سینکڑوں گانوں بہ گئے ہزاروں لاکھوں ایکڑ اراضی تہ آب ہیں۔ کئی پل خستہ ہو گئے۔ ریلیں ٹوٹ گئیں۔ ٹیلے پھسلنے سے بھی بہت نقصان اور خرابی ہوئی ہے۔

اخبار عام لکھتا ہے۔ رنگون (برہما) ۲ ماہ حال کو ایسا بھاری طوفان نمودار ہوا کہ قہر درویش برجان درویش بارش نے وہ اودہم مچایا کہ توبہ بھلی۔ تس پر جا بجا دریائی باڑھیں ایسی آئیں کہ اکثر مقامات کو سال بھر کے واسطے بالکل تباہ و برباد کر ڈالا۔ پھر مکانات سربسجود ہونے شروع ہوگئے۔ سنتے ہیں کہ پروم ریلوے کا بھی نقصان ہوا ہے۔ ایک پل بالکل بہ گئی اور اکثر جگہ سے سلیپر معہ ریل نہ معلوم کدہر بہ کر چلے گئے۔ تمام ڈاک اور مال کی آمد و رفت رک گئی یہ طوفان ۲ تک پوری تیزی میں تھا۔ مگر بعد دوپہر معدوم ہونا شروع ہوگیا۔ اب تک کچھ لکھ نہیں سکتا۔ کہ کس قدر نقصان ہوا ہوگا۔

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دھوکے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹینس کے تمام لوازمات فٹ بال اور ہاکی شاٹ وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بیدکی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کس قدر ترقی کی ہے تمام ہندوستان میں یہاں کے کارخانوں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے لیکن اس بات کو راز دار بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں ان کو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور سٹوروں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی ان کے واسطے کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قائم کی ہے۔ جس کے ذریعے سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ایک فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا۔ اخراجات روانگی ذمہ خریدار ہوں گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کروانے میں ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں تو ان کو خالص زیور بنوا کر روانہ کیا جائیگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہوں گے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۲ فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ۱ فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یا دھوکا نہ ہوگا کیونکہ یہ مومنوں کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولا بخش قاریں سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

قابل تقلید نمونہ

منشی حبیب الرحمان صاحب احمدی رئیس حاجی پور کی لڑکی فوت ہوگئی ہے۔ انہوں نے یہ تجویز کی ہے کہ ایک پرچہ میگزین اردو و انگریزی اور ایک اخبار الحکم اور ایک اخبار بدر اور ایک تعلیم الاسلام اور ایک تشحیذ الاذہان کسی غریب احمدی کے نام پر ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا جاوے تاکہ ان کی لڑکی کی روح کو ثواب پہنچتا رہے لہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ مستحق احمدی احباب ناظمان رسائل کے نام درخواستیں روانہ کر دیں۔

رمضان المبارک کی سحری اور افطار کے اوقات

یوم	تاریخ چاند ۱۳۲۴ھ	تاریخ انگریزی ۱۹۰۶ء	وقت انتہائی سحر گھنٹہ	منٹ	وقت افطار گھنٹہ	منٹ
سبت	یکم رمضان	۲۰ر اکتوبر	۴	۳۴	۵	۳۳
احد	۲	۲۱	۴	۳۵	۵	۳۲
اثنین	۳	۲۲	۴	۳۶	۵	۳۱
ثلاثہ	۴	۲۳	۴	۳۷	۵	۳۰
اربعہ	۵	۲۴	۴	۳۸	۵	۳۰
خمیس	۶	۲۵	۴	۳۸	۵	۲۹
جمعہ	۷	۲۶	۴	۳۹	۵	۲۸
سبت	۸	۲۷	۴	۴۰	۵	۲۷
[illegible]	۹	۲۸	۴	۴۱	۵	۲۷
اثنین	۱۰	۲۹	۴	۴۱	۵	۲۶
ثلاثہ	۱۱	۳۰	۴	۴۲	۵	۲۶
اربعہ	۱۲	۳۱	۴	۴۲	۵	۲۵
خمیس	۱۳	نومبر	۴	۴۳	۵	۲۵
جمعہ	۱۴	۲	۴	۴۳	۵	۲۴
سبت	۱۵	۳	۴	۴۴	۵	۲۳
احد	۱۶	۴	۴	۴۵	۵	۲۳
اثنین	۱۷	۵	۴	۴۵	۵	۲۲
ثلاثہ	۱۸	۶	۴	۴۶	۵	۲۱
اربعہ	۱۹	۷	۴	۴۷	۵	۲۰
خمیس	۲۰	۸	۴	۴۸	۵	۱۹
جمعہ	۲۱	۹	۴	۴۹	۵	۱۹
سبت	۲۲	۱۰	۴	۴۹	۵	۱۸
احد	۲۳	۱۱	۴	۵۰	۵	۱۸
اثنین	۲۴	۱۲	۴	۵۰	۵	۱۷
ثلاثہ	۲۵	۱۳	۴	۵۱	۵	۱۷
اربعہ	۲۶	۱۴	۴	۵۱	۵	۱۷
خمیس	۲۷	۱۵	۴	۵۱	۵	۱۶
جمعہ	۲۸	۱۶	۴	۵۲	۵	۱۶
سبت	۲۹	۱۷	۴	۵۲	۵	۱۶

نوٹ ۱: وقت سحر اور وقت افطار اُسی روزہ کا وقت سحر اور وقت افطار ہے۔ کیونکہ اسلامی جنتری کے مطابق یکم تاریخ اُسی وقت سے شروع ہو جاتی ہے۔ جس وقت کہ چاند نظر آجاوے۔ اور سحر کا وقت اس دن میں شمار کیا جاتا ہے۔ جو سورج نکلنے پر آنے والا ہے۔

رات دن چوبیس ۲۴ گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ جس میں رات پہلے آتی ہے اور دن پیچھے

نوٹ ۲: یہ اوقات سحر اور افطار کے ایک معتبر جنتری سے نقل کر کے لکھے گئے ہیں۔ مگر مختلف شہروں کے اوقات میں کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے۔ اور نیز ریل کے وقت اور اصلی مقامی وقت میں ہر جگہ فرق ہوتا ہے۔ اس واسطے بہتر یہ ہے۔ کہ عمدہ صحیح گھڑی کے ذریعہ سے پہلے روز وقت کا اندازہ کر لیا جاوے۔ اور پھر اس پر ایک دو منٹ مطابق نقشہ کے بڑھا گھٹا لئے جاویں۔

معذرت

ناظرین حیران ہوں گے کہ اس ہفتہ کا اخبار بجائے سولہ صفحہ کے صرف دو صفحہ کا ہے اور نہایت مختصر۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مضمون تمام ہو کر کا بیان سب لکھی جا چکی ہیں اور بہت سی کا بیان ختم ہیں اور کتاب کا جلد شائع کرنا ضروری ہے اس واسطے چند اوراق کتاب مذکور کے اخبار بدر کے مطبع میں چھپتے ہیں۔ چونکہ مطبع بدر میں چھاپنے کی کل (یعنی چھاپہ) صرف ایک ہی ہے اور اخبار کا کام اتنا بڑھا ہوا ہے کہ بمشکل ہفتہ بھر میں اخبار ہی چھپ سکتا ہے۔ اس واسطے یا کتاب چھپتی یا اخبار۔ چونکہ کتاب کا کام مقدم تھا۔ اس واسطے اخبار نہ چھپ سکا تاہم احباب کو اس تشویش سے بچانے کے واسطے کہ اخبار حسب معمول کیوں وقت پر نہیں نکلا جیسا کچھ ہو سکا کتاب کی چھپائی سے تھوڑا بہت وقت نکال کر اسی چھاپہ پر ایک اخبار بھی نکالا گیا۔ اور تازہ الہام اور خواب حضرت مسیح سے احباب کو اطلاع کی گئی۔ اور چونکہ رمضان شریف بہت قریب ہے اس واسطے اس مبارک ماہ میں اوقات سحر اور اوقات افطار بھی درج کئے گئے۔ چونکہ اخبار کچھ عرصہ سے بجائے ۱۲ صفحوں کے سولہ صفحوں پر نکلتا ہے اس واسطے امید ہے کہ اس دفعہ کی کمی کو احباب معاف رکھیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کارخانہ کو بہت ترقی عطا فرما دیگا۔ تو اور اتنی گنجائش ہو جاوے گی کہ متعدد کلیں خرید کر لی جاویں۔ تب انشاء اللہ ایسی دقتیں رفع ہو سکیں گی۔ سردست تو خود اخبار کے چلانے کے واسطے بھی احباب کی بہت توجہ درکار ہے۔

درخواست دعا

خاکسار چند روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ اس لئے احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ کریم محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرما دے۔ آمین۔

خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر قادیان
۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بمطبع بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی سے

ای جہان منتظر خوش باش کا مذلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۲

نمبر ۴۲

۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲

سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جن کو عام پر
کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو } للعہ

عام قیمت پیشگی سے

عام قیمت مابعد سے رفی پرچہ ۲ جو صاحب
تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار
روانہ نہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی
نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ ٹکٹ آنا چاہیئے
جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے
اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا
رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید
نہ بھیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر
دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت
کرنا چاہیئے۔ لوکل .... للعہ افریقہ ...... للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک نام بعدی آن عالیجناب
نزد ما کافر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس ؑ بیعت لیتے ہین یا ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے: اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

نمبر ۴۱ | ۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ مین قرآن خوانی آئی۔ ڈبلیو۔ کالڈویل صاحب کا ایک خط بنام ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کالڈویل صاحب امریکہ کے شہر ڈبلن مین کسی مدرسہ کے افسر یا ہیڈ ماسٹر ہین۔ انہون نے خواہش ظاہر کی ہے کہ مذہب اسلام کے متعلق ان کو صحیح حالات بتلائے جاوین۔ وہ یہ بھی لکھتے ہین۔ کہ آیندہ موسم سرما مین ہمارے مدرسہ مین قرآن شریف پڑھایا جاوے گا مگر سیل کا ترجمہ صحیح نہین معلوم ہوتا۔ آپ کسی صحیح ترجمہ کا مجھے پتہ بتلائین۔ وہ لکھتے ہین کہ مجھے ایک دوست نے ایک پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا دیا تھا۔ جس سے مجھے خوشی ہوئی۔ وہی پرچہ اس خط کے لکھنے کا موجب ہوا ہے۔

عیسویت اور شراب نوشی میتھاڈسٹ ٹمپرنس میگزین کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ یہ ایک عجیب لیکن قابل افسوس صحیح واقعہ ہے شراب کی بد عادت کے پھیلانے مین بڑی امداد اور طرف داری عیسائی اقوام کی طرف سے ہوئی ہے۔ دراصل یہ طرفداری آج نہین شروع ہوئی بلکہ خود اناجیل شراب خوری کی تائید کرتی ہین۔ جن مین لکھا ہے۔ کہ حضرت یسوع خود بھی شراب پیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ یہ سوال کلکتہ کے اخبار ایپیفینی مین پیش ہوا تھا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اعتدال کے ساتھ شراب پینے مین کوئی حرج نہین مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ شرابی کو حد اعتدال مین قائم کون رکھے گا۔ بہر حال اس مین شک نہین کہ دنیا مین شراب نوشی کی لعنت کے لیئے عیسائی اقوام بہت کچھ ذمہ دار ہین۔

پادری صاحبان ناچ گھر مین نارتھ کیرولینا کے دس مشہور پادری صاحبان شہر نیویارک کی سیاحت کے واسطے روانہ ہوئے ہین۔ ان کی سیاحت کا ابتدا ایک ناچ گھر سے شروع ہوگا۔ جہان وہ ایک تھیٹر مین ایک نئی ناچ کا نظارہ دیکھین گے۔ اس مین شک نہین۔ کہ مغربی دنیا مین ناچنا کسی عیب مین شمار نہین آتا بلکہ ایک مفید اور ضروری ہنر مانا جاتا ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان بھی ایسے ناچ مین شامل ہونا کوئی عیب نہین جانتے۔ بلکہ خود بھی ناچ کرتے ہین۔

وبائے بدھ فیلکس ایل اسوالڈ صاحب نے روحانی وبا پر ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس مین وہ یہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ اس وبا کا ابتدا ہندوستان مین بدھ مذہب سے شروع ہوا ہے اور جلد مشرق و مغرب مین یہ وبا پھیل گئی ہے پھر صاحب موصوف تحریر کرتے ہین۔ کہ موجودہ عیسائیت پر بھی اس وبا کا بہت اثر ہوگیا اور یہ وبا تمام دنیا پر پھیل جاتی۔ لیکن ایک زبردست طاقت نے جس کا سردار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اس وبا کو آگے بڑھنے سے روکا اسلام کی توحید نہ صرف ایشیا کی وہم پرستی کو پستی دکھائی بلکہ یورپ کو بھی اور زیادہ خراب ہونے سے بچایا۔ اور دنیا مین علم کی رونق دوبارہ قائم کی

پادریون کی کرتوت شہر کنٹکی کے پادری اوایم برون صاحب جعل سازی کے جرم مین گرفتار ہوکر سزایاب ہوئے۔

پادری ایم سی۔ ایل صاحب ایک وقت مین دو عورتین رکھنے کے سبب سزایاب ہوئے

شہر مرفیس بورو کے پادری کنگس صاحب نے اپنی بیوی کے مقبوضہ ایک مکان کو آگ لگائی۔ راز ظاہر ہو جانے پر آپ گرفتار کیئے گئے ہین۔

شہر فریسنو کے آرمینی گرجے کے پادری سٹراٹینا صاحب نے ایک چودہ سالہ لڑکی کی عصمت دری کی۔ اس جرم مین آپ گرفتار ہوکر اور سزا پاکر جیل خانہ کی سیر کر رہے ہین۔

شہر ایلٹن مین ایک سوداگر ایتوار کے دن شراب فروخت کیا کرتا تھا۔ وہان کے پادری ریکل صاحب نے اس سوداگر گرفتار کرانے کی یہ تجویز سوچی۔ کہ ایتوار کے دن اس سے ایک بوتل شراب خرید کر لائے۔ جب بات باہر نکلی۔ تو گرجے کے بڑے پادری نے ان پادری صاحب کو بھی مجرم قرار دیا کہ وہ ایتوار کے دن شراب خریدنے کیون گئے اور عدالت کے ذریعہ سے گرفتار کراکے سزا دلائی۔ سزا اس بات پر نہین کہ شراب کیون خریدا کیونکہ شراب کا پینا تو عیسائیون مین جائز ہے۔ خود گرجہ کے اندر شراب رکھی جاتی ہے اور سب کو بطور مذہبی رسم کے منہ کو لگائی جاتی ہے لیکن پادری صاحب کو اس بات پر سزا ملی۔ کہ ایتوار کے دن خرید و فروخت کا کام کیون کیا۔ عجیب اتہامات ہے۔

مقام سوتھ بنڈ کے پادری سٹوول صاحب نے اپنی بیوی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کر کے طلاق کی اجازت چاہی۔ اجازت تو ان کے حسب دلخواہ دی گئی۔ مگر یہ شرط قرار پائی۔ کہ پادری صاحب دو سال تک شادی نہ کرین۔ خوب۔

پادری صاحب نے منظور فرمایا۔ لیکن فیصلہ کے ٹھیک چار گھنٹہ کے بعد پادری صاحب ایک عورت کے ساتھ منہ کالا کرتے ہوئے پکڑے گئے۔

شہر چیری ویلی کے پادری ہگز صاحب ایک ہوٹل مین ایک اجنبی عورت کے ساتھ ناجائز تعلق مین دیکھے گئے۔ راز کے افشا ہونے پر پادری صاحب نے گرجہ سے استعفی دیا۔ اور پادری پنے کو چھوڑ کر ایک کارخانہ مین مستری بن گئے۔

کیلیفورنیا کے پادری ویلی صاحب ایک ہی وقت مین دو بیویان رکھنے کے جرم مین گرفتار ہین۔

پادری وے کلس کی صاحب قماربازی کے جرم مین ماخوذ ہین۔ یہ پادری صاحب شہر شگاگو کے ایک گرجہ کے افسر تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء - خواب میں دیکھا کہ میں کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے - **علمُ الدّرمان ۲۲۳**
علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے - اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے -

۱۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء - میں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے، یہ متعین نہ ہوا کہ کس کی موت آئی ہے - تب اس کشفی حالت میں ہی میں نے دعا کی - الہام ہوا -

انّ المنایا لا تطیش سہامہا - یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے - تب میں نے اسی کشفی حالت میں ہی پھر دعا کی کہ اے خدا تو ہر چیز پر قادر ہے - تب الہام ہوا -

انّ المنایا قد تطیش سہامہا - اس کے بعد یہ بھی الہام تھا -

"رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"

میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے
واللہ اعلم بالصّواب

اخبار قادیان

۱ - کتاب حقیقت الوحی کی چھپائی کا کام قریب الاختتام ہے - امید ہے کہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء تک انشاء اللہ تعالیٰ طیار ہو کر شائع ہو جاوے گی - قیمت غالباً ایک روپیہ چار آنہ فی کتاب رکھی جاوے گی - جو بہت ہی کم ہے -

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب - بابو غلام دستگیر - سید طفیل حسین صاحب - بابو محمد امین صاحب لاہور سے - چودھری رستم علی صاحب انبالہ سے - بابو فیض علی صاحب ملک بلوچستان سے - صوفی نور الدین صاحب بغدادی - واعظ اللہ دیا صاحب لدھیانہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ اپنے فرزند رشید محمد یعقوب صاحب قادیان میں بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں - جو صاحب مولوی صاحب موصوف سے خط و کتابت کرنا چاہیں وہ قادیان کے پتہ پر کریں -

آٹھ صفحے کم چونکہ مطبع میں کتاب حقیقت الوحی چھپتی تھی اس واسطے چار کاپیاں یعنی صفحہ ۷ تا ۱۴ چھپنے کے واسطے لاہور بھیجے گئے تھے - جو اس وقت تک کہ اخبار کا یہ صفحہ چھپنے لگا ہے جو کہ خدا کی تازہ وحی کا صفحہ ہے لاہور سے چھپ کر نہیں آیا - اگر جمعرات کی صبح تک بھی وہ ہمارے پاس پہنچ گئے - تو اخبار میں ڈالکر روانہ خدمت کئے جائیں گے - ورنہ وہ صفحات انشاء اللہ اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوں گے - اور یہ اخبار وقت پر روانہ کر دیا جاوے گا - انشاء اللہ تعالیٰ تاکہ بسبب دیری کے ناظرین کو تشویش نہ ہو کہ اخبار وقت پر کیوں نہیں پہنچا -

ڈائری

القول الطیب

نماز تراویح اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت سے دریافت کیا کہ رمضان شریف میں رات کو اُٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ تو کیا یہ جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب میں فرمایا کچھ حرج نہیں پڑھ لیں۔

توکل علی اللہ کسی دشمن کا ذکر تھا کہ وہ شر کریگا اور حضور کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ فرمایا۔ ہم اس بات سے کب ڈرتے ہیں وہ بے شک کرے بلکہ ہم خوش ہیں کہ وہ ایسا کرے۔ کیونکہ ایسے ہی موقع پر اللہ تعالٰے ہمارے واسطے نشانات دکھلاتا ہے۔ ہم خوب دیکھ چکے ہیں کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا خدا تعالٰے نے ہمیشہ اس میں سے ایک نشان ہماری تائید میں ظاہر فرمایا۔ ہمارا بھروسہ خدا پر ہے انسان کچھ چیز نہیں۔

باوا نانک صاحب ایک سکھ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا باوا صاحب کا ذکر آیا حضرت نے فرمایا کہ باوا صاحب مسلمان تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ سکھ لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں جو اپنے گرو کے مذہب کو چھوڑ کر بے ہودہ باتوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور بُت پرست ہندوؤں کے ساتھ اپنے تعلقات پیدا کر لئے ہیں۔ اُس سکھ نے جواب دیا کہ بے شک باوا صاحب فرما گئے ہیں کہ بے نماز کتا ہوتا ہے اور صبح سویرے اُٹھ کر وضو کرکے نماز پڑھنی چاہیئے۔

پیشگوئی ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء پیشگوئیوں اور معجزات کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ پہلے انبیا کی کتابوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بڑا معجزہ پیشگوئی ہی ہے۔ پیشگوئی کے سوا جو دوسرے معجزات ہیں کئی قسم کے شبہات پڑ گئے ہیں اور وہ صرف ایک عارضی بات ہوتی ہے۔ بہت سے تماشہ کرنے والے بھی ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ حیرت میں رہ جاتے ہیں مگر کوئی تماشہ کرنے والا پیشگوئی کے کام میں پیش دستی نہیں کر سکتا۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس زمانہ میں یا تو بالخصوص پیشگوئی ایک نمایاں معجزہ ہے کیونکہ فلسفی اور سائنس دان لوگوں نے دوسرے معجزات کے متعلق کچھ نہ کچھ راز بیان کئے ہیں۔ لیکن پیشگوئی کے متعلق چونکہ وہ کچھ سمجھ نہیں سکے کہ اس میں کیا راز ہو سکتا ہے۔ یا کس ظاہری سائنس کے مطابق پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ اس واسطے پیشگوئی کا انہوں نے صاف انکار کر دیا ہے کہ پیشگوئی کوئی ہوتی ہی نہیں۔ لہذا اس زمانہ میں پیشگوئی کرنا اور اس کا ثابت کر دینا معجزہ دکھانے کا یہی سب سے بڑا ذریعہ ہے جس میں دنیا دار عاجز ہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ پیشگوئیوں پر ہی پہلے انبیا بھی زور دیتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت سی پیشگوئیاں کیں جنہیں بہت پوری ہو چکی ہے۔ کیونکہ ان کے پورا ہونے کا وقت آ گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک بڑی آگ کے نمودار ہونے کی پیشگوئی کی تھی اور اس کے متعلق تمام نشانات اور علامات کا ذکر کیا تھا۔ وہ پیشگوئی جب صحیح بخاری وغیرہ کتب میں درج ہو گئی اور وہ کتابیں عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاتھ میں پہنچ چکی۔ تو اس وقت نمودار ہوئی۔ اس پر مخالف عیسائی بھی آجتک حیران ہیں کہ یہ کیا بات تھی کہ اتنی صدیوں کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ایسی صراحت کے ساتھ پوری ہو گئی۔

مولوی عبداللہ غزنوی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ وہ اچھے آدمی تھے۔ مرد صالح تھے خدا نے ان کو ہمارے دعوی کے زمانہ سے پہلے ہی اُٹھا لیا تاکہ وہ کسی ابتلا میں نہ پڑیں۔ میں نے ان کو خواب میں بھی دیکھا تھا۔ انہوں نے میری تصدیق کی اور کہا کہ جب میں دنیا میں تھا تو میں ایسے آدمی کے پیدا ہونے کا منتظر تھا۔

پہلے اکابر فرمایا۔ گذشتہ بزرگ جو گذر چکے ہیں۔ اگر انہوں نے مسئلہ وفات مسیح کو نہ سمجھا ہو اور اس میں غلطی کھائی ہو۔ تو اس سبب سے ان پر مواخذہ نہیں کیونکہ ان کے سامنے یہ بات کھول کر بیان نہیں کی گئی تھی اور یہ مسائل ان کے راہ میں نہ تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے تقوے وطہارت میں حتے الوسع کوشش کی۔ ان لوگوں کی مثال اُن یہودی فقہا کے ساتھ دی جا سکتی ہے جو کہ بنی اسرائیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے گذر چکے تھے اور ان کا عقیدہ یہ تھا کہ آخری نبی جو آنے والا ہے وہ حضرت اسحق کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور اسرائیلی ہوگا۔ وہ مر گئے اور بہشت میں گئے۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ مسئلہ روشن ہو گیا۔ کہ آنے والا آخری نبی بنی اسمٰعیل میں سے ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ تب بنی اسرائیل میں سے جو لوگ ایمان نہ لائے وہ کافر قرار کر دئے گئے اور لعنتی ہوئے اور آج تک ذلیل اور خوار اور دربدر مصیبت زدہ ہو کر پھر رہے ہیں۔

سلطان روم سلطان روم کا کچھ ذکر تھا فرمایا۔ ان لوگوں میں روحانیت نہیں معلوم ہوتی۔ ورنہ وہ یورپ کے محتاج نہ ہوتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ حرمین کی حفاظت کرتا ہے یہ غلط ہے۔ بلکہ حرمین اس کی حفاظت کر رہے ہیں ورنہ وہ کرتا ہی کیا ہے۔ آج تک بدوؤں تک کا انتظام نہیں کر سکا۔ ہر سال غریب حاجی اس کثرت کے ساتھ قتل کئے جاتے ہیں۔ اور لوٹے جاتے ہیں۔ اور وہ کچھ انسداد نہیں کر سکتا۔ اگر اسلامی روحانیت اُس میں ہوتی تو وہ اکیلا بیس سلطنتوں کے مقابلہ کے واسطے بھی کافی تھا چہ جائیکہ اب اپنی سلطنت کا سنبھالنا بھی مشکل ہو رہا ہے سب مخلوق خدا تعالٰے کی ہے اور سب کے دل اُس کے قبضہ قدرت میں اور وہ سب پر غالب ہے۔ جو خدا کا بنتا ہے خدا اُسے سب پر غالب کر دیتا ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲ ۱/۸
½ کالم	۳۵	۱۵	۹	۴	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱ ۳/۴
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲ ۱/۴	۱ ۱/۸
فی سطر	۸	۴ ۱/۲	۲ ۱/۲	۱	۲؍

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہو۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

(۵) اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۰ فی صدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری اور اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

درخواست دُعا

بھائی غلام احمد صاحب کشمیری محرر دفتر بدر عرصہ چار پانچ روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ اس لئے احمدی برادران سے التماس ہے کہ اُن کے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فرماوے۔ خاکسار

بلاد اسلامی

نیو آرلینز (امریکہ) میں ایک طوفان باران نے ۵۰ میل تک زمین چھیدکر ایک بڑا شگاف ڈالدیا ہے۔

قاہرہ کی انگریزی سپاہ کی دو کمپنیاں اور ایک سکواڈرن رات کے وقت مسلح کھڑی رہتی ہے اگر مصر میں کسی قسم کی شورش ہو جائے۔ تو صیغہ بحر ۲۵ ہزار سپاہ فی الفور مصر کو روانہ کرسکتا ہے۔

کلارک آباد کے ۲۰۰ عیسائی خورد وکلاں رائے ونڈ کے اسٹیشن پر عام مجمع میں بطیب خاطر دین محمدی میں داخل ہوئے اور بڑے شوق سے کلمہ پڑھا۔ میاں فتح الدین صاحب رئیس لائل پور نے ان لوگوں کو کاشت کیواسطے زمین دی۔

جزیرہ کریٹ کے مسلمانوں پر دولت علیہ عثمانیہ کے ظل عاطفت سے جدا ہونے کے بعد عجیبی آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ان کا خیال آنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ ٹرکی قلمرو کی عیسائی رعایا کا ایک بال بھی ٹوٹ جاوے تو تمام یورپ زمین سر پر اٹھالیتا ہے۔ لیکن عیسائی دول کی حمایت میں مظلوم کریٹ کے مسلمان ان دول کی محافظ سپاہ کے سامنے قتل ہوتے ہیں اور مہذب یورپین سوبجر کھڑے قہقہے لگاتے رہتے ہیں۔ واہ ری انسانیت۔ شہر خانیہ کی مسجد پر موذن کو اذان کہنے کی حالت پر ڈھیلے مار کر سنایا گیا اور گالیاں دی گئیں اور کینڈیا کے عیسائی باشندوں نے ایک مسلمان کو گھیر کر اس قدر مارا کہ وہ جان سے گذر گیا۔ العظمۃ للّٰہ۔ اس قساوت کا کیا ٹھکانا ہے۔

یمن میں بغاوت ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ حکام کی ظالمانہ کارروائیاں غریب رعایا کی بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔ اور اُن کی فریاد باب عالی تک جا نہیں سکتی۔

سلطان مراکش قیصر جرمن کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھا رہے ہیں۔ حال میں ان کا ارادہ ہے کہ قیصر کے بندرگاہ طنجہ کی سیر کو آنے کے جواب میں ایک خاص وفد اپنے چچا مولائے عبدالملک اور سابق حاکم شہر طنجہ کی سرکردگی کے ساتھ برلن کو روانہ کریں (وکیل)

حجاز ریلوے کے لئے صرف ضلع بیروت سے چار لاکھ قرش چندہ وصول ہوا ہے اور تمام قلمرو ٹرکی سے اب تک پندرہ کروڑ اسی لاکھ چار ہزار قرش چندہ فراہم ہوا ہے (اللواء)

ترکی حکومت نے انگریزی سفیر کی متواتر سفارش پر سمرنا آیدین ریلوے کی مالک انگریز کمپنی کو اپنی لائن اور ۴۰ کیلو میٹر بڑھانے کی اجازت دینے کے ساتھ ہی اس کے اجارہ کی میعاد ۱۹۴۰ء تک یعنے میعاد سابق سے پندرہ سال اور زیادہ بڑھا دی ہے ختم میعاد پر ترکی حکومت اگر چاہے تو فی کیلو میٹر چار ہزار تین سو پونڈ (۶۴ ہزار روپیہ) دے کر کمپنی سے لائن خرید سکے گی۔ ان مراعات سے اکثر انگریز بہت خوش ہوگئے ہیں۔ کیونکہ عرصہ سے انگریزوں کو سلطنت عثمانیہ میں اب کوئی اجارہ نہیں ملا تھا۔

دو سو عیسائیوں کے قبول اسلام کے بعد ۲۰ ستمبر کو موضع کوٹ رادھاکشن ضلع لاہور میں بھی مجاہدین اسلام کے ہاتھوں پر چالیس اور عیسائی مسلمان ہوئے۔ آریہ مہاشوں کی ناکامی کے بعد اب پادری صاحبان بے طرح کوشش ان لوگوں کو پھر قابو میں لانے کی کر رہے ہیں۔ مگر وہ لوگ بڑی پامردی سے اسلام پر قایم ہیں۔ خدا منشی فتح دین صاحب سفید پوش ضلع لائل پور کو جزائے خیر دے۔ کہ آپ نے نومسلموں کو خاص رعائیت پر نہری زمین دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہی منشی صاحب موصوف چند یتامیٰ کی پرورش پر بھی آمادہ ہیں۔

جزیرہ نما طور سینا میں مصر وشام کے درمیان حدبندی کا کام ختم ہوگیا ہے اور معاہدہ حدبندی پر ترکی ومصری کمشنروں نے دستخط کر دئے ہیں۔ سرحد رافع سے لے کر ایک مقام تک جو عقبہ سے تین میل نیچے ہے یہ خط مستقیم قائم کی گئی ہے۔ صرف عقبہ کے قریب تھوڑی جگہ میں گوشہ ڈالکر کچھ علاقہ جو جنگی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا تھا۔ ٹرکی کی حدود میں تسلیم کیا گیا ہے۔

ایران میں جرمنی نے جو اپنا سفیر بھیجا ہے۔ وہ سالہاسال جرمن سفارت قسطنطنیہ کا اہلکار رہ چکا ہے۔ وہ ترکی۔ عربی۔ اور فارسی خوب جانتا ہے اور سلطان کا بڑا منظور نظر ہے۔ اس نے جاتے ہی طہران میں جرمن شفاخانہ اور کالج قائم کردیا ہے اور ایرانی حکومت کو جرمن بنکوں سے قرض بھی دلادیا۔ مسلمانان قزان (روس) نے بھی شاہ ایران کو ایرانی پارلیمنٹ کے قیام پر مبارکباد کا تار بھیجا۔ (وطن)

انتخاب الاخبار

کشمیری بازار لاہور میں پولیس نے ایک قمار خانہ پر چھاپہ مار کر ۱۴ جواریے پکڑے۔

لاہور میں برقی طاقت بہم پہنچانے کا اجارہ سرکار نے لندن کی ایک کمپنی کو عطا کیا ہے۔

پچھلے ہفتے حصار لاہور امرتسر سیالکوٹ میں ٹڈی دل نمودار ہوا۔ امرتسر میں انڈے بھی دئیے۔

ملتان و لائل پور میں فصل کپاس کو بولارم امرتسر میں گل کو مورچہ نقصان پہنچا رہا ہے۔

مصص امرتسر کے حکام ٹڈی دل کے انڈوں کے تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔ کہ ضرر نہ پہنچائیں۔

ڈاک خانہ دہلی کے حسابات میں ایک ہزار کی کمی نکلی مسٹر کیلی ملازم اکونٹنٹ پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

بنارس میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ قرار پایا بدیشی شکر اور آمیزش کا گھی ہرگز استعمال نہ کریں گے۔

پچھلے سال ریلوے ہند کے کل حادثات سے ۱۳۰۵ آدمی ہلاک ہوئے اور ۲۳۱۲ زخمی ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۵۸۲۲ فوتیاں ہوئیں پنجاب میں ۲۰۲ فوتیاں۔

سانتی پور میں تمام گاڑی والے کام چھوڑ بیٹھے۔ لیسنس کی فیس پانچ سے ۲۴ روپیہ کی گئی ہے۔

بدھ وار ۱۰ صبح کو دارجیلنگ میں زلزلہ آیا۔ شمال بہار کے بعض شہروں میں بھی محسوس ہوا ہے۔

گوٹری اور ڑک کے درمیان جمعرات کو بعد دوپہر تصادم ریلوے کا حادثہ ہوا۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ بظاہر کوئی مسافر مجروح یا ہلاک نہیں ہوا۔

سانفرانسسکو کی اعلیٰ عدالت نے قرار دیا کہ بھونچال سے آگ لگ اٹھنے کی کچھ شہادت نہیں ہے۔

عدالت مذکور نے یہ بھی قرار دیا کہ آتش زدگیوں کے نقصان کی ذمہ وار بہر صورت بیمہ کمپنیاں ہیں۔

ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ جاپان روس کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہے کہ وسط ایشیا کی روسی ریلوے کی آمد و رفت یورپ کا فائدہ اٹھائیں۔ ایسا کرنے سے ٹوکیو سے براہ خشکی صرف سترہ روز میں لندن پہنچنا ممکن ہوگا اور جہازی سفر کی ضرورت نہ رہیگی۔

ایران کی پارلیمنٹ۔ رایوٹر کا نامہ نگار طہران اطلاع دیتا ہے کہ قومی مجمع کھولا گیا تمام نائب مہلوں کے اندر ایک کمرہ میں جمع ہوئے۔ ایک کھڑکی میں کھڑے ہو کر شاہ نے سب کو خوش آمدید کہا۔ سفرائے خارجیہ کے قائم مقام بھی موجود تھے۔

وزیر اعظم نے شاہ کا ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ قومی مجلس شوریٰ سے قوم کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

جزیرہ کریٹ۔ سے کچھ ایسی متناقض خبریں آتی ہیں کہ ان سے مناسب اور صاف مطلب اخذ کرسکنا سخت دشوار ہے۔ تاہم جہاں تک سمجھ میں آیا وہ یہ ہے کہ کریٹ کی ملکی مجلس دول حامی جزیرہ کے سخت برتاؤ کو ناپسند کرتی ہے اور خوف ہے کہ وہاں قیام امن کے بعد از سر نو جنگ و بغاوت نہ قائم ہو جاوے۔ حکومت یونان بہت زور لگا رہی ہے کہ دول یورپ کو اہل جزیرہ کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے پر متوجہ بنا کر وہاں امن و امان قائم کرے۔ جزیرہ والے پرنس جارج کی ہائی کمشنری قائم رکھنے پر زور دیتے ہیں اور اسی واسطے وہ دول عظام کو تار ارسال کر رہے ہیں۔ کہ شہزادہ جارج کریٹ کی حکومت سے الگ نہ کئے جاویں۔

ملک عرب۔ علاقہ نجد کی مختلف خبریں ظاہر کرتی ہیں کہ امیر مبارک بن صباح کے امر ابن رشید اور امرا بن سعود کے مابین صلح کرا دینے کی کوشش شروع کی ہے اور وہ ضرور کامیاب ہوگا۔

مقدونیا میں بدامنی۔ اخبار ایٹی بولکھتا ہے کہ روسی اور یونانی راہبوں کے مابین کوہ آتھوس کے ایک خانقاہ میں سخت لڑائی واقع ہوئی جس کا باعث یہ تھا کہ روسی کرہب مفسد بلغاری لوگوں کی مدد کرتے اور یونانیوں کو اذیت دیتے تھے۔

بہت سے روسی کرہب سخت زخمی ہوئے۔ بلغاریہ سے ترک وطن کرکے جو یونانی باشندے ایتھنز چلے گئے تھے انہوں نے وزیر داخلہ سے صوبہ تھسلی میں زمین سکونت کی جگہ مانگی ہے۔ ان غریبوں کے پاس ایک وقت کی قوت لایموت تک کا سامان نہیں امید ہے کہ ان کی کچھ درخواستیں مان لی جاویں۔

آیدین ریلوے لائن۔ ترکی مجلس وزرائے ایشیائے کوچک میں آیدین ریلوے لین کمپنی کو (۱۵) سال کے لئے ٹھیکہ دینا (۱۳) ستمبر ۱۹۰۶ء کو منظور کیا قبالہ میں اس بات کی تصریح کر دیگئی ہے کہ آیدین ریلوے اور اجند اور یادے کے پاس کوئی دوسری ریلوے لین بنانے کا ٹھیکہ نہ دیا جاوے گا۔ ایک ریلوے لین بحیرہ اجرو یرتک اور بھی بنیگی۔ جس کا طول (۹۱) کیلو میٹر ہوگا اور اس کی ایک شاخ (۱۳) کیلو میٹر طول کی بحیرہ مدپور تورا تک بنائی جاوے گی۔ آبنائے اور نہر میں جہاز رانی کی حالت بجنسہ باقی رکھی جاوے گی اور آیندہ یہ لین کمپنی سے (۱۰۷۵۰) فرانک فی کیلو میٹر قیمت دے کر خرید لی جاوے گی۔ اور اس لین سے (۴۰) کیلو میٹر کے فاصلہ تک کوئی اور لین نہ بنائے گی۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کو اس قبالہ پر ذمہ وار افسروں کے دستخط ہو گئے۔

توپوں کی فرمائش۔ حکومت عثمانیہ نے فرانس سے پچاس توپیں ہوئیزر کے قسم کی طلب کی تھیں۔ مگر اب وہ فرمائش منسوخ کر دی اور بجائے اس کے جرمنی سے پچاس میکسم توپیں منگوائی ہیں۔ (پیسہ)

ریویو

سفیر اسلام۔ ترجمہ رسالہ فرید وجدی جو کہ جاپان کی کانفرنس میں پڑھنے کے واسطے بھیجا گیا ہے۔ اس کی ایک جلد برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے مگر میں مناسب جانتا ہوں کہ اپنے ریویو کی بجائے حضرت حکیم نور الدین صاحب کی رائے اس کتاب کے متعلق درج اخبار کر دوں کتاب کی قیمت ۴ر ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور جناب محمد حلیم صاحب الانصاری مترجم عربی دفتر پیسہ اخبار لاہور انارکلی سے ملسکتی ہے۔

"سفیر اسلام ترجمہ رسالہ فرید وجدی۔ آج ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو میرے سامنے ہے۔ میں نے اس کو بغور پڑھا ہے مخلص انسان کا کلام پھر اخلاص سے نکلا ہوا بے ریب دلربا ہوتا ہے اور اگر مدلل و مبرہن ہو۔ تو اس کی پسندیدگی پر کس عقلمند کو کلام ہو سکتا ہے اور ایسا ہی فرید کا رسالہ ہے۔ بے ریب جس ارادہ پر علامہ فرید نے قلم اٹھایا ہے اس میں وہ بہت کچھ کامیاب ہوا ہے۔ اس کا طریق استدلال بہت قوی ہے۔ مترجم نے اگرچہ اس میں کوئی نوٹ نہیں دیا۔ مگر حق کی پابندی انسانی فرض ہے۔ اس لئے الدین النصیحۃ کی پابندی پر مترجم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ بھی ترجمہ میں کامیاب ہوا ہے۔

دستخط

نور دین ۱۲۔ اکتوبر از قادیان"

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

بدر صادق

مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۲

حدیث شریف میں آیا ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِہٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ وَھٰذَا لَفْظُ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَشَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ آدمی کے عمل اسی کے لئے ہیں۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دون گا اور روزے سپر ہین۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بے ہودہ گوئی مین شور وغوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے۔ تو اس کو کہے کہ میں روزے دار ہون۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے۔ روزے دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک جب روزہ کھولتا ہے۔ تو اس کو بہ سبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کرے گا۔ تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روایت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روایت مین ہے۔ کھانا پینا۔ شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا۔ اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ لَہٗ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْہِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اوس کے لیے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑہائے جاتے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا۔ اپنی شہوۃ اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے اور دوسرے رب کی ملاقات کرنے کی وقت ہوگی اور اس کے موںھ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک کستوری مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے۔

شعر و سخن

(سلام بحضور امام)

السلام اے عیسئے گردوں مقام — السلام اے مہدی ذی احتشام
السلام اے فاتح ملک سخن — السلام اے واقف سرّ و علن
السلام اے کعبۂ دل کے خلیل — السلام اے مظہر نور جلیل
السلام اے یوسف کنعان دین — السلام اے روح روح جان ودین
السلام اے یادگار اسحٰق کے — السلام اے شہریار آفاق کے
السلام اے مالک ملک عظام — السلام اے سالک راہ کرام
السلام اے اہل فارس کے نصیب — السلام اے اپنے مولا کے حبیب
السلام اے آدم آخر زمان — السلام اے عالم معجز بیان
السلام اے باغ احمد کے نہال — السلام اے ابن مریم کے کمال
السلام اے عشرت ختم الرسل — السلام اے وارث ہر جزو کل
السلام اے فخر آل مجتبےٰ — السلام اے افتخار مصطفےٰ
السلام اے نازش قلب بتول — السلام اے خاص فرزند رسول
السلام اے حجۃ اللہ السلام — السلام اے ناقۃ اللہ السلام
السلام اے روئے احمد کے جمال — السلام اے شان سرمد کے جلال
السلام اے نوح طوفان ضلال — السلام اے قدرت ان ذوالجلال
تو وہی ہے مومنوں کا پاک امام — جس کو پیغمبر نے بھیجا ہے سلام
اے امام اولین و آخرین — مدح تیری مجھ سے ہو سکتی نہین
مانتے ہیں صدق دل سے لاکلام — تجھ پہ نازل ہوتا ہے حق کا کلام
تجھ کو نادانوں نے پہچانا نہین — قدر تیری کو ذرا جانا نہین
تو وہی موعود ہے حق کی قسم — اولیا کے سر پہ ہے تیرا قدم
ہدیۂ اخلاص لے کر آیا ہوں — کاٹ کر ٹکڑے جگر کے لایا ہوں
نقد جان حاضر کیا باصد شغف — گر قبول افتد زہے عز و شرف

بس یہی ہے التجا لیل و نہار
جان اکمل تیرے قدموں پر نثار

خاکسار محمد ظہور الدین اکمل گولیکے ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

ہماری کمزوریان اور اُن کا انسداد

خدا تعالےٰ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے۔ خلق الانسان ضعیفاً یعنے انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔ اس واسطے بنی آدم میں کسی نہ کسی پہلو سے نقص اور کمزوری کا ہونا قدرتاً ضروری ہے۔ خواہ وہ کمزوری جسمانی ہو۔ رُوحانی ہو۔ عملی ہو۔ اعتقادی ہو۔ اخلاقی ہو یا معاشرتی ہو غرض کسی قسم کی ہو۔ یہ کمزوری انسانون مین بعض اوقات تو من حیث القوم دیکھی جاتی ہے اور بعض اوقات انفرادی طور پر۔ نظر برین وجوہ ہم یہ ادعا نہیں کرتے کہ ہماری احمدی قوم پر ہر ایک طرح کی کمزوری اور نقص سے پاک ہے یا بسعیٔ ذاتی جملہ عیوب واسقام سے شرطیہ مُبرّا ہو سکتی ہے۔ الّا ماشاء اللہ۔ آدمی کی نیک کوششین بھی بالکل رائگان تو نہین جاتین۔ مگر یہ ہمارے امام کی تعلیم کا ایک ضروری اصول اور ہمارے ایمان کا اہم ترین جزو ہے۔ کہ خدائے قادر وکریم کی توفیق وفضل کے بغیر ہم کچھ نہین کر سکتے۔ ہان فضل وتوفیق مانگنا انسان کا اپنا فرض ہے گو دینا نہ دینا اس کے اختیار مین ہے۔ چنانچہ اُس کی صفت رحمانیت اکثر چیزین بن مانگے بھی عطا فرماتی ہے۔

جملہ معترضہ سے قطع نظر۔ مین اس مختصر آرٹیکل مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون۔ کہ احمدی لوگ اس بات کا دعوے تو نہین کرتے۔ کہ ہم سب کے سب جمیع نقائص سے پاک ہین یا ہو جائین گے۔ مگر ہماری اور عام مسلمانون کی عملی زندگی مین مابہ الامتیاز خصوصیات کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ جیسا کہ ہر ایک مامور کے متبعین مین اور دیگر افراد زمانہ مین کوئی نہ کوئی فرق بیّن بطور نشان ایمان کے ہوتا آیا ہے۔ مثلاً معتقدات مین حیات ووفات مسیحؑ۔ نزول ابن مریم (علیہما السلام) دجال۔ خرِ دجال۔ کسر صلیب۔ ابطال وہلاکت مذاہب باطلہ غلبہ اسلام وغیرہ سے متعلق اس امام برحق نے ہمارے پُرانے سُنے سُنائے غلط خیالات کی بفضلہٖ ایسی اصلاح کر دی ہے۔ کہ مخالفین کے اور ہمارے درمیان ان مسائل کی نسبت سچا عقیدہ مابہ النزاع کے درجہ تک پہنچ گیا ہے اسی طرح سے عبادات مین خدا کے برگزیدہ مسیح ومہدی نے ہمین یہ بتایا ہے کہ خدا سے سچا اور ۔۔۔ پکا رشتہ رکھو اور دنیا دکھاوے کی مطلق پرواہ نہ کرو۔ اسی بنا پر ہم سفر وبیماری وغیرہ کے حالات عذر مین بلا خوف لوم لائم اجازات شرعیہ سے علانیہ فائدہ اوٹھانے اور ان اجازتون کو کمزور انسان کے حق مین اللہ تعالیٰ کا انعام واحسان سمجھتے ہین۔ علیٰ ہذا نمازون مین ہی جو کچھ بھی مانگنا یا اپنا دُکھ درد اس کے حضور پیش کرنا ہو کرتے ہین۔ یہ نہین کہ نماز کو تو اُلٹی سیدھی ٹھونگین مار کر بیگار کی طرح ٹال دیا۔ اور پھر لگے ہاتھ پھیلا پھیلا کر لمبی چوڑی دعائین مانگنے۔ عام مسلمانون کی ہمچو قسم غلطیان اب کچھ محتاج توضیح نہین رہین کیونکہ حضرت مسیح موعود ایسے مسائل پر کافی وشافی تحریرات شائع فرما چکے ہین اور ایسی ضروری اصلاحات پر زور دینا ہی تو ان کے مقدس مشن کا مقصد ومدعا ہے۔

جیسے مین نے معتقدات وعبادات کی مختصر مثالین اوپر گذارش کین ایسے ہی میری عرض یہ ہے کہ احمدی احباب اپنے معاملات اور روزمرہ کے امور معاشرۃ مین بھی دوسرے مسلمانون کی نسبت عملاً ایک امتیاز پیدا کرنے مین ساعی ہون۔ اور اس مین نہ صرف تدابیر ظاہری کے بھروسہ پر رہین بلکہ دُعا پر بھی بہت زور دین۔

یہ سچ ہے کہ ہماری کمزوریون کی اصلاح زیادہ تر حضرت مسیح موعود کے فیض صحبت سے ہی ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ نعمت علیٰ قدر مقسوم ہر ایک کو یکسان نصیب نہین لہذا دور افتادون کے لئے۔ نیز ان کے واسطے جو بظاہر تو مدینۃ المسیح سے نسبتاً قریب رہتے ہون مگر شامت اعمال میری طرح ان کی اندرونی اور عملی حالت بہت ہی محتاج اصلاح ہو۔ ان کمزوریون کو دور کرنے کی کوشش اخباری تحریک اور باقاعدہ ومتفقہ آرگنیزیشن کے رنگ مین بھی غالباً بے سود اور منشاء حضرت مسیح موعود کے خلاف نہ ہوگی۔ قبل اس کے کہ مین امور اصلاح طلب کو پیش کرون یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ احقر کے اس ناچیز مضمون کو سرسری سمجھ کر نہ ٹالنا چاہیئے کیونکہ جب تک ہم اپنے حالات روزمرہ مین پاک تبدیلیان کر کے اسلام کے سچے اصول واحکام اور حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تعلیم کا عملی نمونہ نہ بنین گے۔ محض بحث مباحثے اور تحریر وتقریر سے دوسرون پر کوئی نتیجہ خیز اور کاری اثر نہین پڑ سکتا۔

یہ ظاہر ہے کہ کوئی کام شروع ہی سے مکمل اور خاطر خواہ نہین ہوا کرتا مگر تاہم کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری اصلاحی سکیم ابتدا سے ہی باقاعدہ وبااصول ہو اور میری رائے مین اس کی صورت یہ ہے کہ اول موٹی موٹی اور اہم تر کمزوریون کی تشخیص ہو اور قوم کی اس خدمت مین بقدر آگاہی وامکان ہر ایک غیرتمند مومن کو حصہ لینا چاہیئے۔ دوم ان کے متعلق شرع شریف کے کھلے کھلے احکام بالترتیب بعبارت عام فہم یا تو احمدی اخبارات مین شائع ہو جایا کرین یا چھوٹے چھوٹے ٹریکٹون کی شکل مین اور یہ کام بزرگان دارالامان ہی کما حقہ انجام دے سکتے ہین۔ کیونکہ اس مین حضرت مسیح ومجدد دوران وامام الزمان علیہ السلام کی صلاح وصوابدید ضروریات سے ہے۔ تیسرے اُن احکام پاک کی تعمیل کے لئے ہر ایک جگہ کی احمدیہ جماعت یا انجمنین پوری پوری کوشش کرین جو بھائی بلا کسی عذر واقعی کے کبھی ان کی خلاف ورزی کرے اس کیواسطے کچھ جرمانہ یا تاوان ہو جس کی رقوم عام چندون کی طرح دارالامان کے اشاعت اسلام مین بھیجدی جایا کرین۔ تفصیل ضوابط صدر مجلس دارالامان اور نیز مقامی انجمنین بالاتفاق وضع کر سکتی ہین۔ باقاعدہ آرگنیزیشن کی ضرورت میرے نزدیک صرف اس لئے ہے کہ اکثر بھائی اعتقادات مین صحیح رشتہ پر ہونے کے باوجود عملی زندگی مین سچی اسلامی روش کا نمونہ بننے سے عاری ہین بلکہ اس واسطے بھی اکثرون کو باوجودیکہ عام علمیت دینی ودنیوی خاصی حاصل ہے تب وہ ہر قسم کے معاملات مین شرعی احکام اور مسئلہ مسائل سے کماحقہ آگاہی نہین رکھتے۔

سب سے پہلے مین پردہ کا مسئلہ پیش کرتا ہون اسکے متعلق بعض اوقات بڑی اُلجھنین پیدا ہوتی ہین۔ قرآن وحدیث کے احکام کچھ اور ہین ہماری دیرینہ عادات کچھ اور۔ اس ملک کی حالت موجودہ کا اقتضاء کچھ اور ہے پس جبتک کہ حضرت اقدس یا حضرت حکیم الامۃ سلمہ جیسے بزرگان ملت کی جانب سے ایسے امور مین کوئی قول فیصل کافی طور پر اشاعت نپائے ضرور ہے کہ ہماری عملی حالت مذبذب رہے اور ہم اپنی کمزوریان دور کرنے کیسے کوئی صاف راستہ نہ ملنے کے باعث معذور ہون۔ (باقی آئندہ) خاکسار احمد حسین احمدی فریدآبادی از سرسہ

نوٹ نوٹ۔ کھلے کھلے احکام سے میری یہ مراد ہے کہ عالمانہ یا فلسفیانہ موشگافیان نہون بلکہ اوامر ونواہی کیطور پر بہت مختصر اور صاف وصریح ارشادات ہون۔ مثلاً فلان وفلان تقریبون مین شامل مت ہوا کرو خواہ تمہارا دنیوی رشتہ دار آئندہ ناراض ہی کیون نہ ہو۔ منہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — **بدرِ منوّر** — نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف سورۃ النصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ

جب آئی مدد — اللہ کی اور فتح — اور تونے دیکھا لوگوں کو — داخل ہوتے ہیں — بیچ دین اللہ کے فوج درفوج — پس تسبیح کر

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

ساتھ تعریف رب اپنے کے اور اس سے استغفار کر۔ تحقیق وہ ہے پھر آنے والا۔

ترجمہ بامحاورہ تفسیری

جب اللہ تعالےٰ کی نصرت ظاہر ہوئی اور مکہ فتح ہوگیا اور تونے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج دین اسلام مین داخل ہورہے ہیں تو خدا تعالےٰ کی تسبیح کر اور اس کی تعریف کر اور اس سے مغفرت طلب کر وہ بہت ہی رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

یہ سورۃ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ مین نازل ہوئی تھی۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد تین آتین ہین اور انیس کلمے اور اناسی حروف ہین۔

تشریح و معانی الفاظ

اِذَا۔ کے معنے ہین۔ جب کہ جب یہ لفظ جب ماضی پر آوے تو معنے استقبال کے دیتا ہے اس واسطے اذا جاء کے معنے یہ بھی کئے گئے ہین "کہ جب آوے گی"، کیونکہ یہ سورت بطور ایک پیشگوئی کے نازل ہوئی تھی کہ اسوقت تو اسلام تنگی اور تکالیف کی حالت مین ہے اور سب صحابہ مہاجرین کے دل مین یہ خیال ہے کہ وہ اپنے وطنون سے نکالے گئے اور ان کی تعداد قلیل ہے۔ اور ان کے دشمن شہر مکہ میں آرام سے ہیں اور انپر ہنسی کرتے ہیں اور طعن کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے اسلام مین داخل ہوکر کیا فائدہ حاصل کر لیا۔ دیکھو ہم نے تم کو شہر مکہ سے بھی نکال دیا ہے۔ لیکن عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ ان کی ساری شیخی کرکری ہو جاوے گی اور ان کے متکبر سب ہلاک ہو جائین گے اور مکہ کا باعظمت گھر بتون سے پاک کیا جاوے گا اور اس کے منارون پر لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند کیا جاوے گا اور کمزور لوگ اور ناواقف لوگ جو اسوقت بہ سبب حجاب کے دین الٰہی مین داخل نہین ہین۔ اُن کے واسطے وقت آجائے گا کہ تمام روکین دور ہوکر وہ ایک سیلاب کی طرح اسلام کی طرف دوڑ پڑین گے اور فوج درفوج لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ جائین گے۔

اگر اذا جاء کے معنے استقبال کے نہ لئے جائین اور اس کے یہ معنے کئے جاوین کہ "جب فتح و نصرت الٰہی آگئی" تب بھی یہ درست ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی کے جو پیشگوئیان نازل ہوتی ہین اور اُن مین خدا اپنے بندے کی نصرت اور فتح کی خوشخبری دیتا ہے چونکہ وہ بات یقینی ہوتی ہے اور ضرور ہوجانے والی ہے۔ کوئی اس کو ٹال نہین سکتا ہے اور آسمان پر مقدر ہوچکا ہے کہ یہ کام اس طرح سے ہوگا اس واسطے اس کو ایسے الفاظ مین بیان کیا جاتا ہے کہ گویا یہ کام ہوگیا ہے۔ کیونکہ کوئی کام زمین پر نہین ہوسکتا جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہولے۔ اس کی مثال دنیوی محاورات مین بھی موجود ہے جب کسی کو یقین ہوجاوے۔ کہ اس مقدمہ مین تمام امور میری مرضی کے مطابق طے ہوجائین گے اور مین ضرور فتح پاؤن گا۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ

بس یہ کہنے مقدمہ فتح کرلیا۔ حالانکہ ہنوز مقدمہ زیر بحث ہوتا ہے اور عدالت نے فیصلہ نہین سنایا ہوتا۔ لیکن بسبب یقین کے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ کہ مقدمہ فتح ہوگیا۔ اس قسم کے الہامات اور پیشگوئیون کی تازہ مثالین خود اس زمانہ مین موجود ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بسا اوقات۔ ایسے الہامات خداتعالےٰ کیطرف سے ہوتے ہین۔ جوکہ اپنے اندر ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہین۔ مثلاً ۱۴ر اپریل ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعودؑ پر خداتعالےٰ کی وحی بدین الفاظ ہوئی کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ اور یہ خبر اس زلزلہ کے متعلق تھی۔ جو ۱۸۔ مئی ۱۹۰۶ء کو واقع ہوا۔ لیکن چونکہ اس کا آنا مقدر ہوچکا تھا۔ اسواسطے ایک ماہ پہلے ہی کہا گیا کہ زلزلہ آیا زلزلہ آیا۔

جاء ۔ کے معنے ہین آیا۔ آمد۔ اس لفظ مین قابل توجہ یہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ فتح اور نصرت تیرے پاس آئی۔ جسے خداتعالےٰ نے اپنے نبی کی تائید کے واسطے عین ضرورت کے وقت مین بھیجا۔

نصراللہ ۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد۔

الفتح ۔ وہ خاص فتح جس کے تم منتظر تھے اور جس کے متعلق پہلے سے پیشگوئی کی جاچکی تھی اور تورات وانجیل مین جس کا ذکر کیا گیا تھا۔ یعنی فتح مکہ۔ وہی مکہ جس مین سے جان بچاکر بھاگنا پڑا تھا اور خفیہ طور پر رات کے وقت ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اسی کی فتح کے دن آتے ہین اور مظفر ومنصور ہوکر اس مین داخل ہونے کے ایام قریب ہین۔

ورأیت ۔ اور تونے دیکھ لیا۔ تونے جان لیا تونے معلوم کرلیا۔

الناس ۔ لوگون کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے ہیں کہ جب خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی رسول دنیا کی طرف مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کا ساتھ دینے والے لوگ اور اس کی پیروی کرنے والے تین قسم کے ہوتے ہین اول اور سب سے اعلےٰ طبقہ کے لوگ وہ ہوتے ہین جو کسی معجزہ۔ نشان۔ کرامت یا خارق عادت کے دیکھنے کے محتاج نہین ہوتے وہ اس نبی کی شکل دیکھتے ہی اور اس کا دعوے سنتے ہی آمنا وصدقنا کہہ اٹھتے ہین۔ ان کو نبی کے ساتھ ایک ازلی مناسبت حاصل ہوتی ہے اور وہ فوراً اس پر ایمان لاتے ہین جیسا کہ حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ سفر مین تجارت کے واسطے باہر گئے ہوئے تھے اور عرب کو واپس آتے ہوئے ہنوز شہر سے دور راستہ میں ان کو ایک آدمی ملا۔ اس سے پوچھا کہ شہر کی کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس نے کہا تازہ خبر یہ ہے کہ محمدؐ نے نبی ہونے کا دعوے کیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر نے کہا کہ اگر محمدؐ نے نبوت کا دعوے کیا ہے تو بیشک سچا دعوی کیا ہے اسی جگہ ایمان لائے اور صدیق اکبر کہلائے۔ رضی اللہ عنہ یہ اعلےٰ طبقہ کے آدمیون کا نمونہ ہے۔ اس سے کم دوسرے درجہ کے لوگ وہ ہین۔ جو کچھ تھوڑا بہت دلائل سننے اور نشان دیکھنے کے بعد ایمان لے آتے ہین اور مخالفت کی طرف نہین دوڑتے اور رفتہ رفتہ محبت اور اخلاص مین بہت بڑی ترقی کرجاتے ہیں۔ ان کے بعد تیسرے درجہ کے لوگ وہ ہین۔ کہ جب خداتعالےٰ کے قہری عذاب نازل ہوتے ہیں۔ اور ہر طرف سے فتوحات اور نصرت کے نشانات نمودار ہوتے ہین تو ان کے واسطے سوائے اس کے چارہ نہین ہوتا کہ وہ بھی مومنون کے درمیان شامل ہوجائین۔ اول اور دوم درجہ کے لوگون کی خداتعالےٰ نے بہت تعریف کی ہے اور ان کو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا خطاب دیا ہے۔ مگر تیسرے طبقہ کے لوگوں کا ذکر قرآن شریف مین صرف اتنا ہے۔ کہ رأیت الناس۔ تونے لوگون کو دیکھا ہے۔ کیونکہ وہ عوام ہیں خواص مین ان کا ذکر نہین۔ پھر بھی خوش قسمت ہین۔ کہ قرآن شریف مین ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا گیا۔ کہ وہ دین اللہ مین داخل ہونے والے لوگ ہین۔

اس زمانہ مین خدا کے فرستادہ رسول حضرت مہدی معہود کے پیرو بھی انہین تین قسم کے لوگوں مین منقسم ہین بعض تو وہ اولین سابقین مین سے ہین۔ جو حضرت کے دعوی مسیحائی سے بھی پہلے آپ کے ساتھ خاص محبت رکھتے تھے اور دنیا مین کوئی بات ایسی نہ تھی۔ جو ان کے خلوص اور محبت کو ایک قدم پیچھے ہٹانے والی ہو۔ حضرت کا دعوی ان کے واسطے کوئی نئی بات نہ تھی۔ ہر ابتلاء کے وقت انہون نے قدم آگے بڑھایا۔ ان کی مثال حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب ہین۔ ایسے لوگون کو خداتعالےٰ نے ازل سے ایک فطرتی مناسبت اپنے رسول کیساتھ عطا کی ہے۔ کہ وہ اس سے علیحدہ رہ ہی نہین سکتے دوسرے وہ لوگ ہین۔ جو کچھ کتابین پڑھ کر اور کچھ نشانات دیکھ کر اور کچھ دیکھ بھال کر اس مقدس سلسلہ مین داخل ہوئے۔ اور دن رات انہون نے اس مین ترقی کی اور خداتعالےٰ کی اس نعمت کے شکرگذار ہوئے اور اپنے مال اس راہ مین خرچ کئے تیسری قسم کے وہ لوگ ہین۔ جن کو طاعون نے یا زلزلے نے خوف زدہ کرکے اس طرف کھینچا۔ پر بہرحال وہ بھی خوش قسمت ہین۔ کیونکہ پاس شدون کی فہرست مین ان کا نام درج ہوگیا۔ اور فیل شدون کا نام تو کسی فہرست مین لکھا ہی نہین جاتا۔ سوائے ان فیل شدون کے جو اپنے پرچون مین شرارت کے ساتھ ناجائز باتین لکھ دیتے ہین۔ تو خواہ مخواہ ممتحن کو ان کی رپورٹ کرنی پڑتی ہے۔ کہ فلاں امیدوار نے اپنے پرچہ مین ایسی شرارت کی ہے پس وہ فقط فیل ہی نہین ہوتے۔ بلکہ آیندہ کے واسطے مدارس سے خارج کئے جاتے ہین اور سخت نامرادی کے گڑھے مین پھینکے جاتے ہین جہان سوائے رونے اور دانت پیسنے کے اور کچھ حاصل نہین ہوگا۔

یدخلون ۔ داخل ہوتے ہین۔

فی دین اللہ ۔ اللہ تعالےٰ کے دین مین۔

افواجاً ۔ فوج در فوج۔ پہلے تو کوئی ایک آدہ مسلمان ہوتا تھا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تشریف فرما ۔ ۔ تھے۔ بعد مین جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی۔ تو زیادہ تعداد ہونے لگی۔ لیکن پھر بھی ترقی زور کے ساتھ نہ تھی۔ یہان تک کہ جب مکہ فتح ہوگیا۔ تو گروہون کے گروہ اور جماعتون کی جماعتین دین آلہی مین داخل ہونی لگین کیونکہ تمام مشکلات درمیان مین سے اٹھ گئے تھے اور حجاب دور ہوچکے تھے اور اکابر مجرم ہلاک ہوچکے تھے۔

(باقی آیندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ثبوت دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

وفات مسیح

قرآن کریم کی شہادت

(۱) فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مسیح ابن مریم قیامت کے دن عرض کرے گا۔ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو اس کے بعد تو ہی نگہبان حال تہا۔ مجھے خبر نہین ہے جب تک مین رہا کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم وہ توحید پر قائم رہے۔

اس سے دو باتین ثابت ہوئین (۱) عیسائی وفات مسیح کے بعد بگڑے۔ چونکہ بگڑ چکے ہین اس لئے ثابت ہوا کہ "مسیح" بھی یقیناً مر چکے (۲) قیامت تک امت کی پھر خبر نہین گویا دوبارہ بنفسہ دنیا مین نہین آئے۔ (ب) جب اللہ تعالےٰ فاعل انسان مفعول ہے تو توفی کے معنے یقیناً موت کے ہین۔ اگر نہین تو مثال پیش کرو۔ بشرطیکہ قرینہ صارفہ نہو

آنحضرت صلعم کی شہادت

(۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح بن مریم کو یحییٰ کے ساتھ یعنی مردون مین معراج کی رات دیکہا۔ (مشکوۃ)

صحابہ کرام کی شہادت

جب ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ تو بعض کا گمان تھا کہ عیسےٰ کی طرح بجسدہٖ مرفوع ہوئے صدیق اکبر رضؓ نے آیت پڑہی ما محمدٌ الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب ہی رسول فوت ہو چکے۔ اس طرح آپ کی وفات پر استدلال کیا خلت کے معنے قرآن مجید نے خودمات اور قتل کر دئے۔

ائمہ اربعہ سے کسی نے مسیح کی وفات کا انکار نہین کیا۔

اصل بات کیا ہے؟ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ نہ یہودیون نے مسیح کو قتل کیا نہ صلیب پر مارا۔ بلکہ مسیح ان کے لئے مصلوب کی مانند بنایا گیا۔ یعنے غش ہو گیا مگر مرا نہین اس طرح پر یہود کا اصل مقصد ملعون بنانا (تورات باب استثنار) پورا نہ ہوا تو اسی خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ اپنی طرف مرفوع کیا جیسے ادنیٰمیون کو کیا کرتا ہے اسی کے لئے کئی اسباب قدرتی پیدا ہو گئے سبت نزدیک تہا دن کو گرہن سخت آندہی پیلاطوس کی بیوی کو خواب ہڈیون کا نہ توڑا جانا۔ مرہم عیسیٰ۔

(ب) آسمان پر کسی بشر کا جانا خلاف سنت اللہ ہے سنت اللہ کیا ہے؟ کفار نے ہمارے نبی کریم صلعم سے کہا۔ او ترقی فی السماء جواب دیا گیا۔ سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ بشر کے لئے یہ سنت نہین۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (سنت اللہ مین تغیر نہین ہوتا) چنانچہ فرمایا۔ ۔ فیھا تحیون و فیھا تموتون۔ اسی زمین مین زندہ رہوگے اسی مین مروگے واقعہ صلیب کے بعد باغبانون کے بھیس مین نکلے۔ مریدون سے ملے زخم دکہائے مچھلی کہائی اور کشمیر مین پہنچے۔ واوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین۔ (ہم نے اونچے مقام چشمے والون پر پناہ دی) وفات تو ثابت ہو گئی۔

اب بحکم آیت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ضروری تہا کہ موسیٰؑ کے خلفاء کی مانند محمدی خلفاء بہی ہون اور ان کا آخری بھی عیسےٰ ہو۔

دوم حدیث۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ "وہ مسیح" تو فوت ہو چکا ہے اور مردے واپس دنیا مین نہین آتے۔ انھم الیھم لا یرجعون۔ فیمسک التی قضی علیھا الموت (مردہ کو روک لیا جاتا ہے یوم بعث (قیامت) تک ومن ورائھم برزخ الآیۃ۔ تو اب ضرور ابن مریم سے مراد اس کا "مثیل" ہے۔

(ا) چنانچہ وعدہ ایلیا کے آسمان سے آنیکا تہا اور آیا یوحنا دیکھو انجیل (۲) کما استخلف سے ثابت ہے کہ مشبہ بہ اور ہے اور مشبہ اور (۳) اگلے مسیح کی وفات اور مردون کا واپس نہ آنا (۴) امامکم منکم وہ امام تمہارا تمہین مین سے ہوگا۔ (۵) عیسےٰ بن مریم اور مسیح موعود کے حلیون مین پہلا سرخ رنگ گھنگریالے بال دوسرا گندم رنگ سیدہے بال (۶) ابن مریم کمال مشابہت کے لئے فرمایا جیسے مریم کو اخت ہارون۔ ابن السبیل۔ بہادر کو شیر اب اصل یہ دیکہنا ہے کہ وقت نزول آیا یا نہین۔

(۱) دختر کشی موقوف ہو گئی (۲) آدمیون مین میل بذریعہ تار ریل۔ ڈاک ہو گیا (۳) اونٹنیان بیکار ہو رہی ہین (۴) کتابین چھاپہ خانے سے پھیل گئین۔ پہاڑ اڑائے جا رہے ہین۔

(۷) یاجوج ماجوج کی آگ یعنی آگ و پانی سے کام لینے والی قومین (ب) کان لمبے یعنی دور سے خبرین سن لیتے ہین (ج) توحید کے دشمن اسی لئے خبر دیتے ہوئے لا الہ الا اللہ ہمارے نبی صلعم نے پڑہا (د) یافث کی اولاد ہے (س) دریاؤن کو سوکہا دیا (ص) بڑے قد یعنی بڑی ہمتین (ص) بلندی پر پڑہتے یعنی مشکل سے مشکل کام (۸) دجال یعنی دنیا مین سیاح دین مین کانی قوم (ب) اس کی وحدت نوعی ہے جبھی تو ابن صیاد کو صحابہ نے قسمیہ دجال کہا (ج) وہ قوم جس کے لئے کہف کا اول و آخر پڑہنے کا حکم ہے یعنی خدا صاحب اولاد سمجھین اور صنعتون پر نازان (د) مینہ برسالین (س) خزانے تابع (س) دجال کے مختلف حیلے دلالت کرنے ہین کروسے بہت ہین۔ (۸) خود مسلمانون مین ایک گروہ یہودیون کی طرح صرف پرانی روایات پر جان دیئے دالا۔ ایک عیسائیون کی طرح شریعت سے بیزار نہ نماز نہ روزہ پیدا ہو جاتا۔ (۹) متفق اللفظ سب نے تسلیم کر لیا کہ اسلام کمزور ہے اور کسی مصلح کی ضرورت ہے مگر سنت اللہ انجمنون کے ذریعہ اصلاح کرنے کی نہین بلکہ نبی کے ذریعے۔

دوم مسیح نے کس صدی مین آنا تہا (۱) اس کا کام ہے صلیب کو بذریعہ دلائل توڑنا۔ پس صلیبی غلبہ کے وقت آنا (۲) ہر صدی کے سر پر مجدد ہے چودہوین اب تک خالی ہے۔ (۳) حضرت موسیٰ کے بعد عیسےٰ چودہوین صدی ہوئے۔ بس مسیح بہی چودہوین کو آنا تہا (۴) حافظ برخوردار نے انواع مین (ب) نعمت اللہ ولی نے قصیدہ مین امام شیوطی نے چودہوین صدی مقرر کی (۵) ولقد نصرکم اللہ ببدر سے یہ ثابت ہے کہ چودہوین مین نصرت ہوگی (۶) پھر ہزار برس کے بعد نیا انتظام یدبر الامر من السماء الی الارض اور دنیا کی عمر سات ہزار۔ ساتوین ہزار پہ مسیح کا آنا ضروری تہا۔

سوم۔ کہان پیدا ہونا تہا۔ آدم اور عیسےٰ مین خاص مشابہت ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ آدم ہند مین اب عیسیٰ بھی ہند مین۔ (ب) ہندوستان مین تمام مذاہب موجود ہین اور امن بھی پس یضع الحرب (جہاد موقوف کریگا) کی ماتحت یہین کام ہو سکتا ہے (ج) مہدی کو مشرق کے سلطان بنائینگے (ابن ماجہ) (د) گانون کا نام کدعہ ہوگا یعنی قدہ قادیان۔

چہارم۔ آسمان کی شہادت۔ چاند کو تیرہوین سورج کو اٹھائیسوین ماہ رمضان ۱۳۱۲ھ مین گرہن ہوا یہ مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔ آیت اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے خسف القمر۔ وجمع الشمس والقمر پہلی رات کے چاند کو گرہن کہنا حماقت ہے پہر قمر کا اس پر اطلاق نہین۔

پنجم۔ زمین کی شہادت۔ طاعون یعنی دابۃ الارض تکلم الناس۔ جو آدمیون کو زخم کریگا کیون؟ وہ آیات

(معجزوں) پر ایمان نہ لائے معلوم ہوا کوئی نشان دکھانیوالا بھی ہوگا۔ عذاب کا موجود ہونا رسول کے ہونے پر گواہ ہے وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔

ششم۔ ہر رسول کی صداقت کے وہ نشان ہیں جو اس مسیح پر بھی صادق آئے۔ (۱) اگر ہم پر افترا کرتا تو ہم داہنے ہاتھ سے پکڑتے اور رگ جان کاٹ دیتے لقطعنا منه الوتین۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے ہمارے امام وحی کے دعوے کے بعد پچیس سال سے زندہ ہیں اور ترقی کر رہے ہیں بخلاف قد خاب من افترٰی۔ تیئس سال سے اوپر تو ہرگز مفتری زندہ نہیں رہ سکتا۔ کوئی مثال پیش کرو (۲) عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ اپنے غیب پر رسولوں کے سوا کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ آپ کی پیشگوئیوں پر نظر کرو۔ ازانجملہ (۱) لیکھرام کی موت (۲) آتھم کی موت (۳) طاعون کی خبر (۴) ۴ اپریل کے زلزلہ کی خبر (۵) یاتون من کل فج عمیق۔ اس حالت میں جب کوئی نہ جانتا تھا یہ کہا کہ دور دور سے لوگ آئینگے (۶) مخالفوں کے چیدہ معاندین کا ہلاک ہونا (۷) جو مباہلہ کرے اس کی ذلت یا موت غلام دستگیر قصوری۔

ہفتم۔ خاص مسیح کے نشان (۱) دو زرد چادریں تو دو سخت بیماریاں ایک اوپر کے حصے میں ایک نیچے کے حصے میں۔ چادریں تو ایک چھوٹا بھی رنگوا کر پہن سکتا ہے یہ کشفی معاملہ ہے (۲) حلیہ گندم رنگ سیدھے بال۔ روشن پیشانی۔ اونچی ناک اسرائیلی ہدان۔ (مشکوٰۃ) (۳) جیسے مسیح بن مریم نبی اسرائیل سے من وجہ نہیں تھا۔ ایسا ہی یہ مسیح من وجہ قریش سے نہیں۔ سلمان کی اولاد ہونے کی وجہ سے قریش ہیں اور بیت سلمان منا اہل البیت۔

متفرق باتیں

مہدی کئی ہونے تھے اسی لئے احادیث میں ان کے مختلف نشان ہیں مختلف مختلف جائے ولادت۔ مگر آخر میں عیسیٰ ہی مہدی ہوگا۔ لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم۔ (۲) نزول کا لفظ اس لئے ہے کہ شہرت ایسی ہوگی جیسے کوئی آسمان سے اترے نیز دنیاوی اسباب نہیں بلکہ آسمانی حربہ سے فتح حاصل کریگا (۳) نبی کا لفظ خود حدیث میں مسیح موعود کے لئے آگیا۔ اور یہ ظلی طور سے جیسے آئینے میں جو شکل ہو اسے بھی انسان کہہ لیں مگر درحقیقت بغیر اس اصل کے کچھ نہیں (۴) ہمارے امام پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہوتا جو دوسرے انبیاء علیہم السلام پر ہو۔ (۵) چونکہ قرآن مجید میں ہے ہمنے انمیں قیامت تک عداوۃ والبغضاء ڈالدی اس سے ثابت ہوا کہ تمام لوگ مسلمان نہیں بن گے۔ اسی طرح ان من اہل الکتب الا لیؤمنن به کا مطلب ہے کہ ہر ایک اہل کتاب مسیح کے مقتول ہونے کو مانتا رہیگا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکے ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب خواتین

ہمارا مذہب کیا ہے

میں آج نہیں بلکہ کئی دن سے سخت حیرت اور استعجاب کی حالت میں تھی کہ ہم مسلمان کہلانے والے زمینداروں کا مذہب کیا ہے۔ اگر کہیں کہ "اسلام" کچھ زیب نہیں دیتا کیا مسلمانی اسی کا نام ہے کہ جو جہان کے بُرے کام اور جو جہان کے توہمات ہیں۔ وہ ہم میں موجود ہوں دیکھو میں چند توہمات لکھتی ہوں۔ اوّل تو جس وقت کوئی گائے بھینس سوئیگی۔ پس پہلی جمعرات کا دودھ کسی خانقاہ پر چڑھائینگے اور خیال یہ کہ فقیر صاحب (قبر والے) ہمارا دودھ پی لیتے ہیں پس قبر پر کسی مٹی کے برتن میں ڈال دیتے ہیں آگے زیادہ تر تو کتے پی جاتے ہیں یا اور کئی بلائیں مثلاً نیول وغیرہ۔ بعض اوقات کوئی چالاک ہماری حماقت سے فائدہ اٹھا کر گھر لے جاتا ہے۔ ہمارے گاؤں کی ایک عورت ہر جمعرات کو اپنا بہت سا دودھ قبر کے سوراخ میں ڈال جاتی تھی۔ پھر گیارھویں تاریخ چاند کی پیران پیر کا دودھ بھی اسی طرح ضائع کیا جاتا ہے (نہ کسی عاجز مسکین کو دیا۔ اللہ کے نام) پھر سات دن بلکہ چالیس دن کسی کو دودھ لسی (سوائے گھر کے خاص آدمیوں کے) نہیں دکھائی جاتی۔ جتنی پی سکیں پی لیں اور باقی جو بچے وہ اندھیرے میں کسی کوٹھے پر یا کسی محفوظ جگہ انڈیل دیا۔ مگر کسی غریب کو اللہ کے نام نہ دیا بلکہ گناہ جانتے ہیں اور برس دن لوہڑی والے دن ضرور لوہڑی کرتے ہیں بلکہ بعض شیطان کی مریدیں کہتی ہیں کہ اگر ہم لوہڑی نہ کریں۔ تو ہماری گائے بھینس کے تھن میں لہو پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی عالم فاضل واعظ آجاوے تو اسے روٹی دینا سخت عیب اور مشکل مگر جب کوئی فقیر گودڑی پوش مجسم شیطان ہاتھ میں کڑے پہنے۔ کان میں بالے۔ سر پر سُرخ و خوشنما چمکدار پگڑی باندھے آجاوے۔ تو بس جی! اسے اپنا نبی

ولی۔ پیر۔ گویا خدا مان لیتی ہیں۔ جب کوئی مرجاوے تو مُردہ کو نہلانے والی جگہ چراغ جلا کر رکھ دیتی ہیں میں حیران ہوں کہ یہ کیا واہیات حرکتیں ہیں۔

آہ! افسوس اے میری پیاری قوم تجھے جہالت نے ایسا اندھا کر دیا کہ کچھ بھی سوجھائی نہیں دیتا عقل ایسی مسخ ہو گئی کہ! دیکھ؟ تو اپنے پیارے مذہب سے بھی ہاتھ دھو رہی ہے اور ایسا کفر تیرے دل میں چھپ رہا ہے کہ کوئی سیدھا رستہ بتا دے بھی تو تو اسے اپنا بدخواہ بلکہ ڈبونے والا سمجھ لیتی ہے۔ آہ میں کس کس غلطی کی اصلاح کروں کس کس جہالت کا نام لوں! تو نے ڈبو دیا آہ ڈبو دیا! کیا کوئی ہے جو ان نام کے مسلمانوں کلمہ گو، کافروں کو سمجھائے۔ کہ یہ اپنا بھلا بُرا سمجھنے لگ جاویں کیا اس کفر اور جہالت میں بھی کچھ شک ہے! کیا یہ ساری رسومات ہندوؤں سے نہیں لی گئیں۔ یہ مفصلہ ذیل باتیں سب ہندوانی رسومات ہیں اوّل لڑکے کے سر پر لٹ رکھنی (تھوڑی سی جگہ لمبے بال) اسکے کان میں ڈھائی سوراخ کرکے سونے کا بالا اور مرکیاں ڈالنا اور گھر بگھر ماں گدائی ٹکڑے مانگ کر بچے کو ماں اپنے پیارے بچے کو کھلاتی ہے اور سات سات برس بعض گیارہ گیارہ برس تک بچے کو گھر سے کپڑا نہیں پہناتیں؟ اور پھر لطف یہ کہ پیسہ پیسہ مانگ کر اسے ہنسلی پہناتے ہیں جسے دوھاوا (یعنی عمر بڑھانے والا) کہتے ہیں۔ ایک اور شرک پیدا کیا کہ شاہ دولا کی خانقاہ پر جو بچے چڑھاوا چڑھانے کی رسم ڈال دی۔ میں نے ایک معتبر بی بی کی زبانی سنا ہے کہ وہاں یعنی شاہ دولا کی خانقاہ کی چھت میں ایک سفید مرمر کا بچہ لگا ہوا ہے جسے عام جاہل لوگ جانتے ہیں کہ یہ سیمرغ کا تھا جو اپنا انڈا چڑھاوا چڑھا گیا تھا اور مجاور بھی یہی بتاتے ہیں۔ اور جاہل لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جو بچے فقیر ہوتے ہیں۔ اور وہ مرتے نہیں بلکہ خود بخود زمین میں سما جاتے ہیں۔ مگر یہ محض غلط ہے جو حال ان غریبوں کا ہوتا ہے انکی حالت بیان کرنے کو پتھر کا کلیجہ چاہیے ان کا گلی گلی خوار ہونا مستیوں مارنا۔ (جوان کو ٹھیکہ پر لے آتے ہیں) بلکہ بعض چوہیوں مونہوں سے .... افسوس میرا قلم نہیں چلتا جوان کی حالت لکھ سکے اللہ ہی ان لوگوں

کی حالت زار پر رحم کرے کہ وہ ان غریب مسکین بے زبان بچوں پر رحم کریں جوان کو ایک خانقاہ پہ چڑھا دیتے ہیں اور ایک ادنےٰ جہالت پر تمام عمر ایسے غریب اور عاجز فرقہ پر ظلم اور ستم روا رکھتے ہیں (معاذ اللہ منہا) پھر ایسے کئی توہمات ہیں جو سب کو معلوم ہیں بخدا میں نے جو کچھ لکھا درد دل سے نیک نیتی کے ساتھ لکھا ہے اگر کوئی غیر لفظ یا بے ادبی کا کلمہ جوش غم کی حالت میں زبان قلم سے نکل گیا ہو۔ تو للہ معاف فرمادیں۔ والسلام

خاکسار احمدی خاتون از گولیکی گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امّا بعد

شرائط بیعت

از خاکسار محمد یحییٰ ساکن دیپ گراں ڈاکخانہ مانسہرہ ہزارہ حال وارد موضع کچھی تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ بیڑ۔

بخدمت شریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
موضع کچھی کے لوگ بہت نیک وصالح ہیں انکا مولوی صاحب مولوی احمد جی صاحب ایک باوقار اور مستقیم مزاج و ثابت قدم انسان ہے۔ آہستہ آہستہ عرصہ ۲ سال انکو حضرت کے دعوے کی نسبت عرض کیا گیا آخر وہ اس بھید کو سمجھ گئے۔ اور اس دعوے کو انہوں نے تسلیم کیا پھر اون میں سے سب سے پہلے سبقت کرکے مولوی عبدالرحمن خلف الرشید مولوی احمد صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر دو ماہ رہکر واپس آیا۔ انکے واپس آنے سے ان لوگوں کے دل کو زیادہ ہی اطمینان ہوا۔ اب یہ سب لوگ بیعت کرنے کو بلکہ خدمت مسیح موعود میں حاضر ہونے کو تیار رہیں۔ اب جو اسوقت حاضر ہیں انکے بیعت لکھے گئے حضرت منظور فرماکر بواپسی انکو جواب سے اور دعاء استقامت سے یاد فرماویں۔ انکے لئے حضرت ضرور ثابت قدمی کی دعا کریں۔ ان کے اردگرد کے لوگ بلکہ چند اشخاص گاؤں میں بھی بہت کچھ شرارت کرتے ہیں۔

اسماء گرامی بیعت کنندگان برادران کے مندرجہ ذیل ہیں

(۱) مولوی احمد جی صاحب خلف رشید مولوی محمد جی مرحوم ساکن کچھی تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ بیڑ۔
(۲) فضل ولد حسن علی خان ساکن ؍؍
(۳) یعقوب خاں ولد سمندر خاں نمبردار ساکن کچھی۔
(۴) داؤ خان ولد یعقوب خاں ساکن ؍؍
(۵) سید جمد شاہ ولد نور حسین شاہ ساکن ؍؍
(۶) محمد وارث ولد منولے ساکن ؍؍
(۷) فیض نور زوجہ محمد وارث ؍؍ ؍؍
(۸) یوسف ولد محمد وارث ؍؍ ؍؍
(۹) صاحب جان بنت محمد وارث ؍؍ ؍؍
(۱۰) زینب بنت محمد وارث ؍؍ ؍؍
(۱۱) مریم بنت محمد وارث ؍؍ ؍؍
(۱۲) صابرہ بنت محمد وارث ؍؍ ؍؍
(۱۳) شیر خان ولد سید خان ؍؍ ؍؍
(۱۴) خانم جان زوجہ شیر خان ؍؍ ؍؍
(۱۵) عبدالکریم ولد الدین ؍؍ ؍؍
(۱۶) شرف نور زوجہ عبدالکریم ؍؍ ؍؍
(۱۷) شیر گل طالب علم ولد عبداللہ ؍؍ ؍؍
"یہ شیر گل عرض کرتا ہے کہ میرے واسطے حضرت ازدیاد علم کی دعا فرماویں"
(۱۸) ملاں امان اللہ ولد ہاشم علی خاں ؍؍
(۱۹) محمد عرفان ولد امان اللہ ؍؍
(۲۰) شیر خاں ولد ارسلہ خاں ؍؍
(۲۱) عبدالرحمن ولد شیر خاں ؍؍
(۲۲) امیر خاں ولد شیر خاں ؍؍
(۲۳) گل زماں ولد شیر خاں ؍؍
(۲۴) گل جان بنت شیر خاں ؍؍
(۲۵) کرم نور بنت شیر خاں ؍؍
(۲۶) نورجہاں زوجہ شیر خاں ؍؍
(۲۷) میر زماں ولد منار خاں ساکن موضع ٹھلے
(۲۸) حبیب نور زوجہ فضل ساکن کچھی
(۲۹) عبداللہ ولد فضل ؍؍ ؍؍
(۳۰) آلہی نور بنت فضل ؍؍ ؍؍
(۳۱) کالا ولد میر زماں ؍؍ ؍؍

؍؍ راقم محمد یحییٰ از دیپگراں مانسہرہ ہزارہ یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دھوکہ سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال ہاکی سٹک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملا کا بیدکی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کسقدر ترقی کی ہے تمام ہندوستان میں یہاں کی کاریگروں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے لیکن اس بات کو راز دار بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں ان کو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور نمونہ میں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی انکے واسطے کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اسواسطے ہمنے اسکے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ارنی روپیہ کمیشن لیا جاویگا۔ اخراجات روانگی ذمہ خریدار ہونگے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات بھی طیار کروائیں ہمکو ایک وسیع تجربہ ہے جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں تو ان کو خالص زیور بنواکر روانہ کیا جائیگا جسکے خالص ہونیکے ہم خود ذمہ دار ہونگے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں مہر فیتولہ اور چاندی کے زیور میں ار فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خاں اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہو کہا نہ ہوگا کیونکہ یہ مومنوں کی قایم کردہ ایجنسی ہے۔
چودہری مولا بخش فارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

نماز جنازہ (۱) ملک کرم الٰہی صاحب ساکن بھیرہ کی لڑکی فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ جنازہ غائبانہ پڑہا جاوے۔
(۲) عزیزی مظفر احمد طالب علم تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی جدہ امجدہ فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے درخواست جنازہ کرتے ہیں۔

درخواست دعا خاکسار کی والدہ قریباً پچیس ۲۵ روز سے ایک مرض مہلک میں مبتلا ہے۔ اس لئے احمدی برادران کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میری شفیق والدہ کے واسطے ہاتھ اٹھاکر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔ آمین۔ خاکسار خواجہ عقار جو گلگت

خریداران بدر کیواسطے تین عایتون کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹرون۔ وکیلون مختارون عرایض اور اپیل نویسون۔ رئیسون تاجرون ساہوکارون۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور ان کے مطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنیکے لئے جو سرگردانیان اور دقتین پیش آتی تھین اور وقت ضائع ہوتا تھا۔ اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے۔ کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمین ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس سنکی عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اسکے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے۔ اسکی قیمت بغرض رعایت ۲ پائی فی سال کے حساب سے بھی کم یعنی ۔ سے ر (مجلد ۱۲)

رکھی ہے۔ لیکن اخبار بدر کی خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے۔ کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اسکا سالتمام کا چندہ اخبار بدر مین بھجوادینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ پر یہ جنتری دیجائیگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جائین

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایکسال کیواسطے ہر دو بقیمت ۱۲ للعہ اخبار بدر کی سالانہ قیمت عہ ۱۲ ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صرف کل ۱۲ للعہ ہوئے لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کردے۔ اسکو براہین احمدیہ عہ ۱۲ مین دیجاویگی اور اخبار بدر بھی عہ ۱۲ مین دیا دیگی کل ۱۲ للعہ ہوئے مجلد کی قیمت ۱۲ ار زاید ہے۔

لغات القرآن

حصہ اول مصنفہ سید عبد الحی صاحب عرب جسکی اصل قیمت ۱۲ ہے دفتر بدر سے ان خریداران کو جو ایک نیا خریدار پیدا کردین یہ کتاب صرف ۱۴ ار مین ملسکتی ہے کارخانہ بدر نے کچھہ زاید قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔ (مینجر اخبار بدر)

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گرجاتا ہے۔ یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہین انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرادین۔ خدا کے فضل سے انشاء اللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیوین۔ کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے۔ ان کا علاج اندک دوا سے کرکیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرمائین بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا خدا ہے مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلایق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ (مینجر)

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین و تارین ہر روز چھپتی ہین اسکا ایڈیٹوریل سٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل و معقول دیجاتی ہین اسلئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آجتک آپنے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائے۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ سے جو پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستون کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرمائین

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ روپیہ اور دوم مبلغ ۱۲ مبلغ ۱۲ بیعانہ آنے پر خراس دی۔ بلی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین:-

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو! اور حقیقی محبوب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقو! اور مذاحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کی تا امروز فارسی اور اردو کی

سب شایع شدہ نظمین

درج ہین نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحون کی موزون جیسی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پر نیانی جلدین بندھ کر طیار ہوگئی ہے۔

ہم نے احباب کے آرام کے لئے اس مین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو اور فارسی نظمون کے دو حصے کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدئے ہین جس کا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی اور نظم فارسی یا اردو مین شایع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کے نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدین گے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے ان کی کتاب مکمل بھی ہوتی جاویگی۔ اور ضایع بھی نہ جاویگی۔ **قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے۔**

محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ۔ **دفتر اخبار بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور**

مفرح عنبری

جس کے مفید ہونے کے متعلق بہت سے سارٹیفکیٹ ڈاکٹرون حکیمون رئیسون معزز سرکاری عہدہ دارون کے موجود ہین۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ روپے ۵ تولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ضروری احتیاط

تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بدر کے اکثر دور دراز کے رہنے والے بھائیون کو یہ غلطی لگی ہے کہ اونہون نے میرے نام کے کئی مختلف اشتہارون کو دیکھکر ایک ہی کارخانہ کے علیحدہ علیحدہ اشتہار سمجھے ہین۔ الگ الگ پتہ کا خیال نہین اور درخواست کرتے وقت غلطی سے ایک کی دوائی دوسرے سے طلب کی ہے۔ اور اسی طرح اکثر لوگ اتنی بڑی غلطی مین مبتلا ہوئے ہین۔ تھوڑے دن ہوئے کہ پے درپے دو خط مجھے ایسے ملے ہین کہ دوسرے کارخانہ کی دوائیان مجھہ سے طلب کی گئی تہین۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ درخواست کرنے والون نے ان دوائیون کا اشتہار میری طرف سے سمجھا ہے مین نے وہ دونون خط اُن دوائیون کے مشتہر حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ کو پہنچا دئے۔ مگر ممکن ہے۔ کہ اسی طرح کوئی شخص **مفرح عنبری** کی درخواست بھی کسی دوسری جگہ کردے۔

چونکہ یہ ادویات کا نازک معاملہ ہے اور

ہر شخص اپنی چیز کا خود ذمہ وار ہے

اس لیے مین اپنا فرض سمجھہ کر آپ سے درخواست کرتا ہون۔ کہ آپ جب **مفرح عنبری کے لئے درخواست کرین**۔ تو ہمیشہ اس پتہ پر جو ذیل مین درج ہے۔ ہونی چاہیئے۔ سوائے اس کے دوسرا پتہ جو آپ کسی اشتہار مین دیکھین وہ میرا نہ سمجھین بلکہ کسی دوسرے کا۔

مفرح عنبری کے ملنے کا پتہ یہ ہے

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ہے ر
مابعد للعہ ر

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۳ | نمبر ۴۳

۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی فرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عمہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ ر
عام قیمت پیشگی ہے ر غربا سے جنکی آمد
ہوار عہ ہو یا کم صرف عہ ر عام قیمت بالعبد للعہ ر
یا پرچہ ہے جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ
کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان
سے بحساب بالعبد لیجاویگی - جو اخبار وقت پر نہ
پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا
چاہیے بعد میں نہیں ملیگا - رسید زر اخبار میں
ہی جاویگی - علیحدہ رسید نہ دیجاویگی
روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ
تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا
چاہیے - لوکل ..... عہ افریقہ ..... للعہ
مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرآبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو کلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں -

نمبر ۴۳ | ۶ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی گذشتہ ہفتہ کی ڈاک مین ڈوئی کا بھیجا ہوا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ اشتہار ڈوئی صاحب نے ایسی حالت مین لکہا ہے۔ جب کہ وہ اپنے بنا کردہ شہر سے خارج شدہ ہے اور کسی دوسری جگہ اس کا قیام عارضی ہے اور اس کے مریدون نے اس کو نبوت اور عہدہ داری سلسلہ سے موقوف کر دیا ہوا ہے۔ اور وہ بہ سبب فالج وغیرہ بیماریون کے اور ان صدمات کے موت کے قریب ہے اور بہ سبب مالی محتاجی کے تنگی کی حالت مین ہے اور عدالت مین ایک جج کے سامنے اس کا مقدمہ پیش ہے اس اشتہار مین وہ لکھتا ہے "مین زندگی سے بیزار ہون۔ مین نے بہت محنت کی بہت سر دردی اٹھائی۔ اب مین تھک گیا ہون اور مین چاہتا ہون۔ کہ اب مجہ پر موت آجاوے جن لوگون کو مین نے گمنامی کے گڑھے سے نکال کر بڑے بڑے افسر اور عہدہ دار بنایا تھا۔ اونہون نے مجہ پر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا ہے۔ اور مجہ پر ظلم اور خیانت اور دیوانگی کے الزام لگائے ہین۔ اب مین سخت محتاجی مین ہون اور اپنے مریدون کے آگے اپیل کرتا ہون اور منت کرتا ہون کہ وہ میری امداد کرین اور مجھے روپیہ ارسال کرین" ڈوئی نے اپنے اسی اشتہار مین یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ جج نے مجہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ تم جو اپنے مریدون کی ایک فوج بناتے تھے یہ حکومت وقت کی بغاوت مین داخل ہے خداتعالیٰ شریر اور مفتری کو کتنی جلدی پکڑتا ہے کس طرح یک دفعہ اس شخص پر خداتعالیٰ کا غضب وارد ہوا ہے۔ اول تو بیماری اور وہ بھی فالج کی طرح سخت جس سے وہ بالکل چلنے پھرنے کے قابل بھی نہین رہا۔ ہر جگہ اس کو اٹھا کر لے جاتے ہین۔ یہ تو جانی مصیبت ہے۔ پھر اس پر مالی مصیبت۔ کہ جو کچہ ساری عمر کا کمایا ہوا اور جمع کیا ہوا تھا جائز یا ناجائز وہ سب اپنے ہی مرید باغی ہو کر غصب کر گئے اور اس کو بالکل بے دخل کر دیا۔ پھر عزت پر ایسا سخت صدمہ پڑا۔ کہ اول تو ولد الزنا ثابت ہوا اور خود اقرار کیا کہ "مین ولد الزنا ہون۔ مگر اس مین میرا قصور کیا ہے۔ کیونکہ کسی کی پیدائش کسی کے اختیار مین نہین" بلکہ لکہا کہ یہ تو میری خداوند یسوع مسیح سے مشابہت ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) اس کو بھی ایسا ہی کہا گیا تھا۔ یہ کس قدر بے حیائی ہے۔ کہ خدا کے پاک نبیون پر ایسے گندے الزام خود عیسائی لگاتے ہین اور عیسائی بھی وہ جو اپنے آپ کو یسوع کا رسول اور اس سے الہام یافتہ قرار دیتے ہین۔ غرض ہر طرح سے اور ہر طرف سے خداتعالیٰ کا عذاب ڈوئی پر نازل ہو رہا ہے اور اس کا ابتدا اس تاریخ سے ہے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہارات اس کو اپنے مقابلہ مین بلایا تھا اور لکہا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ کے واسطے نہ نکلے گا تب بھی خداتعالیٰ تجھے پکڑ لیگا۔ کیونکہ تو نبوت کا جھوٹھا مدعی میرے زمانہ مین کھڑا ہوا ہے۔

ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ وہ غور کرین کہ کیا مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے۔ کیا صادق اور کاذب کے ساتھ خداتعالیٰ کا معاملہ یکسان ہوگا۔ ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ امریکہ مین جا کر ڈوئی کے ساتھ مل کر توجہ کرین کہ قرآن شریف کے برخلاف جو ان کا دعوے تھا کہ مفتری لمبی مہلت پاتا ہے وہ جھوٹھا نکلا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ڈوئی کو چندہ کر کے بھیجین تاکہ وہ اپنی حالت کو کچہ درست کر کے ان بیچارون کی عزت قائم رکھنے کی کوشش کرے لیکن یاد رکھین۔ کہ خدا کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا۔

شہر فیرمونٹ واقعہ ملک امریکہ کے پادری کلوس صاحب نے گرجے کے پادری پنے سے استعفیٰ دیدیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ گرجے کے ممبر میری بیوی کے لباس پر بے جا طعن کرتے ہین۔ امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ پہلے جب کبھی پادری صاحبان استعفے دیا کرتے تھے تو اسباب استعفیٰ مین کسی غیر کی بیوی کا دخل ہوتا تھا۔ مگر یہ ایک نیا واقع ہے۔

شیخ عبد العزیز کریم صاحب رسالہ کریسنٹ مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ دین عیسوی کی بنیاد دو مسائل پر ہے۔ ایک آدم کے ذریعہ سے سب کا گناہ گار ہونا اور دوسرا چار ہزار سال کے بعد یسوع کے ذریعہ سے پھر سب کا نجات کا پا جانا جب کہ عیسائی لوگ اس قسم کے عقاید یسوع کی طرف منسوب کرتے ہین۔ تو تعجب نہین کہ دوسرے مذاہب کے لوگ یسوع کو پاگل قرار دین اور مسلمان ان عقاید کو کفر قرار دین۔

اخبار ریگوس ویکلی ریکارڈ لکھتا ہے کہ عیسائی مذہب نے افریقہ کے باشندون کے واسطے روحانی تنزل اور موت اور اخلاقی تنزل کے واسطے ایک وسیع سڑک کا راستہ کہول دیا ہے۔

بی الیف اندر ووڈ صاحب فرماتے ہین کہ بنی آدم کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو گرجا مین موجود ہے مسٹر جے اے کین سٹ صاحب پر بشپ آف لندن نے جو کارروائی کی ہے اس پر کین اسٹریٹ ہوٹل مین ایک بڑا مجمع ہوا۔ کین سٹ صاحب نے پادری صاحب کے برخلاف لیکچر دیا جس پر بڑے نعرے چیرز کے ہوئے اور سب نے پادری صاحب کے حق مین گستاخانہ نعرے لگائے کہ اس کو نکال دو۔ اس کو پھانسی دیدو۔ افسوس ہے کہ انگلستان مین مذہبی پیشواؤن کی کچہ عزت نہین کی جاتی اور عام مجمعون مین ان کے حق مین ایسی سخت کلامی روا رکھی جاتی ہے حالانکہ حکومت پر خود عیسائی لوگ متمکن ہین یا شاید وہ دراصل عیسائی نہین ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر
قادیان
۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۶ء

إِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ - نَزِيدُ عُمْرَكَ

ترجمہ - ہم تجھے بعض وہ امور دکھلاوین گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کرین گے۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت زیادہ علیل رہی - مگر بالآخر خدا تعالے کے الہامی وعدے نے جو ۲۳ - اکتوبر کو نازل ہوا اور اوپر لکھا جا چکا ہے - خدام کے واسطے اس علالت کے غم کے بعد فرحت کا ذریعہ پیدا کیا۔

حضرت حکیم نور الدین صاحب بفضل الہی بخیر و عافیت ہین۔ آج کل رمضان شریف مین آپ دن کا بہت سا حصہ درس حدیث مین صرف فرماتے ہین۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے کام مین مصروف ہین - جمعہ گذشتہ مین آپ نے مسجد اقصےٰ مین وعظ فرمایا۔

کتاب حقیقت الوحی چھپ چکی ہے - اور جزو بندی ہو رہی ہے امید ہے - عنقریب انشاء اللہ قابل اشاعت ہو جاوے گی - کتاب کی قیمت عہ رکھی گئی ہے - اس کے واسطے درخواست خریداری بنام مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس ع آنی چاہئین - صرف اسی جگہ سے مل سکے گی۔

اس ہفتہ مین وزیر خان صاحب آسام سے - منشی عبد القادر صاحب لاہور سے - منشی نذر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرت سر معہ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور ایک نائب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ۲۶ ماہ حال کو قادیان مین تشریف لائین گے اور ۲۷ تاریخ کو مدرسہ کا معائنہ ہو گا - ۲۸ کو بھی آپ کا قیام اسی جگہ رہیگا اور ان کے تشریف لے جانے کے بعد یکم نومبر کو ہیڈ ماسٹر صاحب جماعت بندی سالیانہ کے لئے مدرسہ کا امتحان لین گے۔

مفت - اخبار بدر دو ماہ کے واسطے اس اخبار کا صفحہ ۴ ملاحظہ فرماوین - رمضان شریف مین قیمت کتب کی رعایت بھی ملاحظہ فرماوین۔

تنبیہ - جن اصحاب کی طرف سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء اخیر نومبر تک وصول نہ ہو گی - ان کے نام اخبار لاچار بند کیا جائیگا۔

ضروری یادداشت - بعض احباب غلطی سے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھ دیتے ہین کہ ان کے نام اخبار جاری کیا جاوے - یا اخبار کی قیمت آپ کے نام روانہ کر دیتے ہین۔ ایسے آدمیون کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا اخبارات کے ساتھ کوئی تعلق نہین - یہ اخبارات تمام معاملات مین اپنے آپ ذمہ وار ہین - ان کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت حضرت صاحب کے ساتھ نہین ہونی چاہیئے۔

خط و کتابت - کے وقت نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھنا چاہیئے۔

ڈائری

القول الطیب

صاحب نور مرحوم ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ صاحب نور مرحوم کا ذکر تھا۔ حضرت نے احمد نور کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ خدا اس کو بہشت نصیب کرے۔ مَیں اس کی اچانک موت کی خبر سُن کر صدمہ سے خود بیمار ہو گیا تھا۔ اس واسطے جنازہ پڑھنے کے واسطے باہر نہ آ سکا۔ مولوی احمد نور صاحب نے ذکر کیا کہ رات بھر قرآن شریف پڑھتا رہا تھا اور صبح کو بالکل تندرست دوکان پر بیٹھا تھا۔ اچانک موت آ گئی۔ دوسرے لوگوں نے ذکر کیا کہ نیک آدمی تھا۔ دنیا کے دھندوں جھگڑوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ علیحدہ رہتا تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ تو دنیوی تعلقات پہلے ہی چھوڑ کر اور ہجرت کر کے قادیان میں آ بسا تھا

سلسلہ تصانیف ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی۔ کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید میں کتابیں لکھتے ہیں مگر ان کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا اسواسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنائی چاہیے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہیے۔ جو کہ دہلی میں قائم ہو اس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی ثلج صدر نہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو۔ بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہوتی ہے۔ اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آنی چاہیئے اور یہاں لوگ اس کو دیکھیں۔ اور اس پر غور کریں کہ آیا وہ چھپنے کے قابل ہے یا کہ نہیں۔ اوّل تو اس قسم کے آدمی پیدا ہو جانے چاہئیں جو دینی علوم سے پوری واقفیت رکھنے والے ہوں۔ عالم باعمل ہوں۔ تا کہ ان کی تحریر اور تقریر کا دوسروں پر اثر بھی ہو سکے۔ ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو۔ کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔ فرمایا مولوی سید محمد احسن صاحب بحث مباحثہ کے کام میں تو مناظرہ میں یکتا ہیں۔ وہ پورے تحصیل یافتہ ہیں علم حدیث اور علم فقہ کے بڑے ماہر ہیں۔ مخالف مولویوں کے مقابلہ میں سلسلہ تصانیف کا کام خوب کر سکتے ہیں ہر شخص کا کام نہیں کہ ایسے امور میں مداخلت کرے۔

کلام پڑھ کر پھونکنا ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے۔ کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں۔ تاکہ اس کو شفا ہو۔ حضرت نے فرمایا۔ بیشک قرآن شریف میں شفا ہے۔ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کے کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلا رہتے ہیں۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔ خدا تعالیٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔

صاحب نور مرحوم

(تین الہامی پیشگوئیوں کا پورا ہونا)

تھوڑے دن ہوئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ موت تیرہ ماہ حال کو۔ یہ الہام ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کا تھا اور ۲۷ ستمبر کے اخبار بدر میں شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق حضرت نے بعد میں فرمایا۔ کہ سرعت الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہتے اسواسطے تیرہ کا لفظ تھا یا تیس کا یا تیس ہے۔ اس سے قبل ایک اور الہامی پیشگوئی ۲ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں شائع ہوئی تھی۔ کہ **ایک دم میں دم رخصت ہوا**۔ اور اس سے بھی پہلے ایک الہام حضور اقدس کا اس طرح سے تھا۔ کہ **پیٹ پھٹ گیا**۔ جو کہ بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ تمام پیشگوئیاں اخبار بدر کے علاوہ اخبار الحکم۔ میگزین۔ رسالہ تشحیذ الاذہان۔ رسالہ تعلیم الاسلام میں شائع ہو چکی تھیں اور وہ سب صاحب نور افغان مرحوم صاحب کے حق میں گذشتہ جمعہ کے دن ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ شعبان ۱۳۲۴ھ کو پوری ہوئیں۔ صاحب نور مرحوم۔ مولوی احمد نور صاحب افغان تاجر قادیان کا بھائی تھا۔ اور حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردوں میں سے تھا اور قریب چار سال ہوئے کہ تمام اہل و عیال و اقارب کو ساتھ لے کر اور وطن چھوڑ کر حضرت کے قدموں میں یہاں آ سکونت بنائے ہوئے تھا۔ مرحوم ایک غریب مزاج آدمی تھا۔ اکثر قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف رہنا اس کا کام تھا کسی کے ساتھ لڑنا جھگڑنا مطلقاً نہ جانتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسا اخلاص تھا کہ جان و دل سے آپ پر قربان تھا۔ مرحوم کے پیٹ میں ایک سولی تھی جس کا علاج کیا جاتا تھا مگر اس کے سبب سے مرحوم کو چلنے پھرنے میں اور معمولی کاروبار کی مصروفیت میں کوئی حرج نہ ہوتا تھا۔ گذشتہ جمعہ کی صبح کو مرحوم صحیح تندرست اپنے بھائی کی دوکان پر موجود تھا اور نماز جمعہ سے پہلے خبر ملی کہ صاحب نور فوت ہو گیا اس اچانک موت کی خبر کے سننے سے سب احباب کو سخت صدمہ ہوا معلوم ہوا کہ مرحوم کے پیٹ میں جو سولی تھی وہ یکدفعہ پھٹ گئی اور ایک بڑا سخت بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے۔ عمر چالیس سال کے قریب۔ مرحوم کے دو چھوٹے بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے اور ایک بیوہ ہے اللہ تعالیٰ ان سب کا آپ حافظ ہو اور ان کو اور اس کی ضعیف ماں کو اور بھائی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی وفات بھی سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک نشان ہے۔

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کس طرح مل سکتا ہے اس کی یہ صورت ہے کہ جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایک سال کا چندہ پیشگی ارسال فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں۔ ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہو گا۔ اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لے کر آخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت میں ارسال ہوں گے وہ سب بلا قیمت ہوں گے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر آخیر سال تک ان کے پرچے مفت ملتے رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ مینیجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور

ضروری اطلاع

میرے مکرم بھائی منشی عبدالعزیز دہلوی حال کلرک گوجرانوالہ نے حال میں ہی قریباً دو مہینے خالصاً خدمت میگزین کے لئے وقف کر کے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ صاحب موصوف نے نہ صرف اپنے آرام و آسائش کو ہی ایک خوبی خدمت کے لئے قربان کیا بلکہ اس دورے میں جو انہوں نے کلکتہ وغیرہ کی طرف کیا۔ جس میں ہزارہا اشتہار انگریزی اور اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے تقسیم کئے اور کئی خریدار اور معاون رسالہ کے پیدا کئے۔ اس سلسلے میں جسقدر خرچ منشی صاحب موصوف کا ہوا اس میں سے ایک پیسہ کا خرچ بھی انہوں نے میگزین پر نہیں ڈالا۔ بلکہ یہ سب خرچ بھی اپنی گرہ سے ہی کیا۔ کسی انسان کے لئے اس قدر تکلیف اور بارخرِ اخراجات کا گوارا کرنا مشکل ہے۔ جب تک خالص جوش خدمت اسلام کا اس کے دل میں نہ ہو۔ منشی صاحب موصوف جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دورہ سے واپس آ چکے ہیں اور انہوں نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ آئندہ بھی وہ فوقتاً فوقتاً اس قسم کی خدمت میگزین کی کرتے رہا کریں گے۔ یہ جوش اس سلسلہ کے لئے جو مخلص احباب کے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ ان کامیابیوں کے لئے بطور تمہید ہے۔ جو میگزین کے ذریعہ ظاہر ہونے والی ہیں۔ منشی عبدالعزیز صاحب کے واپس آنے سے پہلے حافظ ابوسعید عرب صاحب اس غرض کے لئے برما جانے کو تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ کارکنان کمیٹی صدر انجمن احمدیہ نے ان کو اپنی خدمات پیش کرنے پر اس کام کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آج وہ بارادہ رنگون یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں اور غالباً ۲۵ر اکتوبر کو باسوار سے رنگون روانہ ہو جائینگے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی سے واپس لائے۔

خاکسار محمد علی

۱۲ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

کابل کی تازہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ امیر صاحب کی خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ افواج اور امیر صاحب کے ہمراہیوں کے لئے رسد و چارہ کا قیام کے مختلف مقامات پر انتظام ہو رہا ہے۔

صاحب امیر کابل نے علاقہ بہار میں ایک چھاونی دکارخانہ بارود قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دس ہزار فوج وہاں مقیم رہیگی۔ جس کی کمان امیر صاحب کے فرزند ثانی کے سپرد ہو گی۔

مصر کے ایک اخبار نے جدہ میں سخت طاعون ہونے کی خبر اڑا کر اس سال حج کے رک جانے کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ مگر غازی احمد مختار پاشا کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی ہے

علاقہ نجد کی معتبر خبریں مظہر ہیں کہ امیر مبارک بن صباح۔ امیر ابن رشید اور امیر ابن سعود کے مابین صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ کامیاب ہو گا۔

امیر کابل اس غرض سے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ کہ ان کی سیاحت ہند کا رعایا میں اعلان ہو جاوے۔ ماہ حال کے اخیر تک واپس کابل پہنچ جاوینگے۔

وزیر آباد میونسپل کمیٹی میں ایک خالی ممبری کے لئے انتخاب ہونے والا تھا۔ لیکن ہندو مسلمانوں کے نہایت کشیدہ تعلقات کے خیال سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو منسوخ کر دیا۔ خالی جگہ بذریعہ نامزدگی پُرکی جاوے گی۔"

مسلمانان بمبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ جسمیں ۳ ہزار کے قریب آدمی حاضر تھے ۱۴ر اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے ایک طویل اور پر زور تقریر میں حضور وائسرائے کا قرنطنیہ حجاج موقوف کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

(وکیل)

یہ دریافت کرنا جملہ مسلمانان عالم کے لئے موجب اطمینان و مسرت ہو گا۔ کہ آخر کار سلطان روم کی دانش مندی و مصلحت اندیشی نے ترکی ایرانی سرحد کے تنازعہ کو طول نہ کھنچنے دیا اور سفیر ایران کی عرضداشت پر باب عالی سے ترکی اراکین کمشین حدبندی کے نام احکام صادر ہو گئے۔ کہ وہ حقوق مساوات کا لحاظ رکھ کر انصاف کے ساتھ حدود کا تعین کریں۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کا سرکاری پروگرام

بڑے انتظار کے بعد آخر امیر صاحب کی سیاحت کا سرکاری پروگرام گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہو گیا۔ اس میں کراچی سے آگے سیر و سیاحت کی جس قدر تاریخیں دی گئی ہیں۔ اُن میں حسب ضرورت تغیر و تبدل ہو جانا ممکن ہے۔

۴ر جنوری کی سہ پہر کو ہز مجسٹی لنڈی کوتل میں وارد ہوں گے۔ وہاں سے ۵ر کی صبح کو روانہ ہو کر اسی روز تیسرے پہر پشاور پہنچیں گے ۶ر کو قیام فرماوینگے۔ ۷ر کی شب کو پشاور سے چل کر ۹ر کی صبح کو رونق افروز آگرہ آباد ہوں گے یہاں ایک ہفتہ قیام ہو گا۔ ۱۶ر کی صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر اسی روز علی گڈھ پہنچیں گے یہاں ۸ گھنٹے قیام فرما کر ۱۷ر کو کانپور پہنچیں گے اس جگہ چھ گھنٹے ٹھہریں گے۔ ۱۸ر سے ۲۰ر تک گوالیار میں قیام فرمائیں گے۔ ۲۱ر سے ۲۴ر تک دہلی میں۔ ۲۴ر کو سرہند میں پہنچ کر ۸ گھنٹے مقیم رہیں گے۔ وہاں سے لوٹ پھر ۲۶ر سے ۲۹ر کی صبح تک دہلی۔ ۲۹ر کو اجمیر و سہاگ پور۔ یکم سے ۷ر فروری تک ممالک متوسط میں قیام فرمائیں گے۔ ۸ر سے ۱۱ر تک بمبئی۔ ۱۲ و ۱۳ر کو بحری سیر و سفر۔ ۱۴ و ۱۵ر کو کراچی میں ہوں گے۔ ۱۶ر سے ۲۰ر تک کوئٹہ۔ اسی اثناء میں ۱۹ر کو چمن کی سیر کرینگے۔ ۲۱ر کو سکھر پہنچ کر دریائے سندھ کا ریلوے پُل ملاحظہ فرمائیں گے۔ ۲۲ و ۲۳ر کو بہاولپور میں قیام ہو گا۔ ۲۴ر کو نہر چناب کا ملاحظہ۔ ۲۵ر سے ۲۷ر تک پشاور میں قیام فرما کر ۲۷ر کی شام لنڈی کوتل۔ اور وہاں سے اگلے روز واپس روانہ کابل ہو جائینگے۔

نماز جنازہ

احمدی احباب سے التجا ہے کہ صاحب نور مہاجر مرحوم کے واسطے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں۔

انتخاب الاخبار

لاہور میڈیکل کالج کی جماعت سال اول کی تعلیم سائنس لاہور گورنمنٹ کالج کو منتقل کی گئی۔

ڈولی گورن کو ملبو کی جہازی آمدورفت کے لئے سودیشی کمپنی رجسٹر کی گئی۔ سرمایہ دو لاکھ روپیہ ہے۔

احاطہ بمبئی میں تعداد قحط زدگان قریب ۹ ہزار رہ گئی۔ بنگالہ میں قریب ۷۵ ہزار۔

سرحدی صوبہ کے ضلع ڈیرہ اسمعیل خان میں ٹڈی دل نمودار۔ گوالیار دساگر میں بھی۔

بنگالہ کے اضلاع ۲۴ پرگنہ۔ جیسور اور پورنیہ میں ٹڈی دل نے فصلوں کا نقصان کیا ہے۔

اٹلی کی شاہزادی مارگریٹ پیٹرنو نے جزیرہ سسلی میں بلند کھڑکی سے کود کر خودکشی کی۔

لندن کی پولیس جیسی نیکنام تھی ایسے ہی شدید الزام اس پر عاید کئے گئے۔

تحقیقات الزامات کے لئے شاہی کمیشن قائم کی گئی شہادتوں سے رشوت خوری ثابت کی گئی۔

ایک شخص نے کہا وہ ہر سال پولیس والوں کو ۳۰۰ روپیہ دیتا تھا کہ اسے چھیڑ چھاڑ نہ کی جاوے جن پولیس افسران پر رشوت کے الزام ثابت پائے گئے۔ ان کے نام پیش کئے گئے۔ نتیجہ کا انتظار۔

ڈریڈ ناٹ نام جدید جنگی جہاز توپوں کے امتحان میں پورا اترا۔ ۲۵۰ پونڈ بارود خرچ کی گئی۔

تمام توپیں ایک ایک دو دو اور ان کے بعد سب چلائی گئیں۔ لیکن جہاز میں دھمک محسوس نہ ہوئی

پچھلے ہفتے ہندوستان میں طاعون سے چار ہزار ۷۶۰ فوتیاں ہوئیں۔ ان میں سے ۲۲۴۳ فوتیاں احاطہ بمبئی میں تھیں۔ (شہر پونا میں ۵۸۶ فوتیاں اور ضلع پونا میں ۵۹۴ تھیں) پنجاب میں ہفتہ ہذا میں ۲۰۸ فوتیاں ہوئیں۔ صوبجات متحدہ میں ۲۸۰ ممالک وسطی میں ۵۹۷ (جن میں سے ۳۷۴ فوتیاں صرف قصبہ کامٹی میں تھیں) ریاست میسور میں بھی ۲۰۸۔ برما میں ۵۹۔ وسط ہند کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

آسام سے قحط کی جگر خراش خبریں آرہی ہیں۔ شام گنج اور سلہٹ میں حالت دردناک ہی نہیں بلکہ خوفناک بھی ہے۔ فاقہ کا یہاں سے فاقہ کشوں کی ہلاکتوں کی خبریں آرہی ہیں۔ خاوند اور سرپرست لوگ اپنی اہلیہ اور زیر سایہ بچوں کو بے تحاشا چھوڑ رہے ہیں۔ لاچار اور مفلس گھر اپنے مارے فاقوں کے جان بلب ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اسی حالت میں جان نہ نکل جاوے۔ چاول کا نرخ دس روپیہ فی من ہے۔ تھوک فروشی میں اس نرخ سے بھی پلے نہیں پڑتا۔ شیلانگ کی حالت بھی ایسی ہی ابتر ہے۔ کل خوردنی غلوں کا نرخ چڑھ دن پر پایا جاتا ہے۔ چاول ڈبل روپیہ کا تین سیر ہے۔ مویشیوں کے لئے دلا ہوا چارہ نایاب اور بازاری نرخ آٹھ روپیہ فی من ہے۔ لوگ چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن سراسر ناکافی ہے۔ خدا کے سوا کس مجال ہے کہ نجات دے۔

ایرانی معاہدہ۔ ریوٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ عظمے اور روس ایران کو چار لاکھ پونڈ قرضہ دینے کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ جس میں سے ہر ایک لاکھ پونڈ ادا کریں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ایران کی نہایت اشد ضرورتیں پوری کی جاویں (لعبد کی تہی)

فرانس کے اخبار ٹیمز کا خیال ہے کہ روس اور برطانیہ عظمے کے مابین ایران کے معمولی معاملات کے متعلق معاہدہ انگلستان اور فرانس کی دوستی کے لئے فال نیک ہے۔ دونوں کو ایران میں امن قائم رکھنے کا حق یکساں حاصل ہے۔

خیال ہے۔ انگلستان اور روس کا ایران کو قرضہ دینا چند شرائط پر مبنی ہے۔ یقین ہے کہ پہلی قسط یعنے ۲ لاکھ پونڈ ابھی ادا نہیں ہوئے۔

حادثہ:۔ سمرایسٹ کی کان میں اترتے ہوئے ۲۴ چینی رسی کے ٹوٹ جانے سے پاش پاش ہو گئے

ایک اور حادثہ:۔ (لندن ۱۲ اکتوبر)

ولاڈیوسٹاک کا ایک تار مظہر ہے کہ اسٹیمر بیرنگ ساحل سے روانہ ہونے کے وقت ایک کان سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ دوسو مسافر غرق ہو گئے۔

نماز جنازہ | محمد اسمٰعیل صاحب سکھر سے اطلاع کرتے ہیں۔ کہ منشی محمد حیات صاحب احمدی چنیوٹی حال وارد سکھر ملک سندھ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس مرحوم بھائی کا جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے منشی محمد حیات صاحب ایک نیک اور کم گو آدمی تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

رعایتی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۷۵	۴۰	۱۲	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	[illegible]

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہو۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں۔ ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرۃ کردی جاوے گی۔

(۷) مینیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینیجر کو دکھلائے مینیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار کو نامناسب سمجھے۔ تو اس میں مناسب تبدیلی کرے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۹) اجرت بہرحال پیشگی نہ جانے کی مابعد کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

[illegible]

مورخہ ۵ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۳

جمعہ کا دن گذرنے کے بعد رات کو چاند دیکھا گیا اور ہفتہ کے دن ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو پہلا روزہ ہوا اور یہ مبارک مہینہ رمضان کا شروع ہوا۔ یہ پرچہ اخبار اس ماہ مین پہلا پرچہ ہے اور اس سے قبل کے پرچوں مین بعض ضروری مسائل متعلق رمضان اور اس کی فضیلت کے بارہ مین بیان کئے جا چکے ہین۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کہانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتین سب بہول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بہر کا بارہوان حصہ اس عبادت مین مصروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا قرب تلاش کرنے والون کی راہ مین روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکہا تہا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہین۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تہا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب مین دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن۔ سو مین نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس مین نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ مین اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالےٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر روٹی کہاتا ہون مجھے کچھ بھی تکلیف نہین۔ بہتر ہے کہ کسی قدر کہانے کو کم کرون۔ سو مین اس روز سے کہانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تہا اور اسی طرح مین کہانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا خدا تعالےٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکہا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت مین گذر چکے ہین ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکہا۔ اور یہ خواب نہ تہی بلکہ ایک بیداری کی قسم تہی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تہے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تہے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تہے ان کو دل سے ایسا تعلق تہا کہ ان کو دیکہکر دل کو نہایت سرور پہنچتا تہا۔ اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تہی میرے خیال مین ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تہے۔ یعنی وہ ایک نور تہا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تہا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کہانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا۔ کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے اور جبتک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنہون نے شدید ریاضتین اختیار کین اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغی قوٰے ایک طرز کے نہین ہین پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قوٰی ضعیف ہین ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکہے ہان اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین۔ ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

الغرض روزون کا رکھنا خدا تعالےٰ کی رضا کی طلب کے سالکون کی راہ مین ضروری پڑا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیاں

اخویم منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ نے ڈاکٹر مرتد سے خرید کی ہوئی چند ایک کتابیں اُسے واپس کی ہیں کیونکہ خان صاحب یک دفعہ آگ ببولا ہو کر ناپاک طبع لوگوں کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے اور چوہڑے چماروں جیسے ناپاک الفاظ بولنے لگ پڑے ہیں اور اس گندہ دہانی کے اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچہ کو برگزیدہ کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے بھی غالباً غنیمت سمجھا ہے۔ کہ ہندوؤں کے حق میں منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک کو ناراض کر چکا ہے۔ تو شاید اس کا عوض اس طرح ہو جائے۔ کہ حضرت امامنا کے حق میں دشنام دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کے پھر عوام کالانعام کو اپنا فریفتہ بنائے۔ کتابیں تو حبیب الرحمٰن صاحب نے واپس کیں۔ اور ڈاکٹر صاحب نے گالیوں کی بوچھاڑ حضرت پر شروع کر دی ہے۔ لیکن یہ تعجب کی بات نہیں۔ کمینے لوگوں میں لڑائی کا ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے۔ کہ جب کسی پر خفا ہوتے ہیں تو اس کے پیر کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ڈاکٹر مرتد نے اوّل سے آخر تک یہ رونا رویا ہے۔ کہ براہین کی قیمت حضرت صاحب نے پیشگی وصول کر لی تھی۔ جس طرح جاہل عیسائیوں نے یہ طرز اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ مسئلہ جہاد۔ غلامی۔ قصہ زینب وغیرہ کے متعلق ہزاروں دفعہ تسلی بخش جواب دئے جا چکے ہیں۔ مگر گورے اور کالے پادری سر بازار پھر وہی مُرغے کی ایک ٹانگ کا راگ الاپے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مخالف بھی انہیں باتوں کے معقول جوابات ہزاروں دفعہ سن کر پھر وہی بات رٹے چلے جاتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب میں کچھ دیانت اور امانت کی بو ہوتی۔ تو ان کو مناسب تھا۔ کہ اول ان لوگوں کی فہرست پیش کرتے جنہوں نے قیمت پیشگی دی تھی۔ جو چند ایک معدود آدمی تھے اور پھر اس کے مقابل میں ان لوگوں کی فہرست بھی رکھ دیتے جن کو کتاب مفت تقسیم کی گئی تھی یا صرف برائے نام قیمت پر اور پھر اس زمانہ میں لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ کے خرچ کا اندازہ کرتے کیونکہ اس زمانہ میں قادیان میں کوئی مطبع نہ تھا کام امرتسر میں چھپتا تھا۔ ریل بھی نہ تھی۔ پھر حضرت صاحب کے اشتہار پر جن لوگوں نے قیمتیں واپس لے لیں۔ ان کی فہرست پیش کرتے پھر اس کتاب کے ذریعہ سے غیر مسلمین پر جو حجت قائم ہو چکی ہے۔ اس کی طرف نگاہ کرتے۔ پھر اسی براہین کے معاملہ میں مخالفین کو جو جواب وہ خود (خواہ صدق دل سے خواہ منافقانہ طور پر) دیا کرتے تھے ان پر ہی غور کر لیتے تو ان کو اس قدر دکھ نہ اُٹھانا پڑتا۔ خیر اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور ایسا ہی حضرت صاحب کے پاس چندوں کے بہت آنے یا گھر میں زیور کے ہونے پر جو کچھ مارے حسد کے ڈاکٹر صاحب یا ان کے ہمخیالوں کے سینوں کے اندر اندر نار جہنم شعلہ زن ہے۔ اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا سکتا ہے۔ جس کے واسطے سر دست گنجائش نہیں۔ میں نے اس وقت ایک نہایت مختصر لیکن ضروری بات کے لکھنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون میں جہاں لنگر اور مدرسہ اور میگزین اور الحکم کو بڑے بڑے چندے دینے کا احسان جتلایا ہے۔ وہاں اس اخبار کو بھی ﷲ سالیانہ چندہ عطا کرنے کا ممنون احسان بنایا ہے۔ حضرت کے پاس جو چندہ آتا ہے۔ اس کا تو کوئی حساب نہیں رکھا جاتا۔ کوئی اپنی خوشی سے کچھ حضرت کے پیش کش کرتا ہے۔ تو وہ لیتے ہیں۔ ورنہ وہ کبھی کسی سے نہ مانگتے ہیں نہ جتلاتے۔ اس واسطے اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو ہزاروں چھوڑ لاکھوں کا جھوٹ بولنے کی بھی گنجائش ہے۔ مدرسہ کا انتظام بھی کچھ مدت عاجز کے پاس رہا تھا اور مجھے یاد نہیں پڑتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نام پر کبھی کوئی ایسی رقم دیکھی ہو۔ جس پر وہ اب ڈینگیں مارتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ان تمام دعوؤں کی حقیقت کی مثال میں صرف اس اخبار کے متعلق ہی ان کے دلیرانہ جھوٹ کا افشا کرنا کافی ہوگا۔ آج ڈیڑھ سال سے اخبار بدر کا چارج میرے پاس ہے اور آج تک اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے چندے میرے سامنے لوگوں سے وصول ہوئے ہیں۔ بلکہ ۱۹۰۷ء کی بھی پیشگی قیمت بعض سے وصول ہو رہی ہے۔ لیکن اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آج تک میرے سامنے اخبار بدر کو نہیں دی۔

میں تعجب کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو چھوڑا۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بیکار مانا۔ انبیاء پر ایمان لانا غیر ضروری قرار دیا۔ مگر کیا عام اخلاقی باتیں بھی اب ان کے نزدیک قابل عمل نہیں اور کیا اب وہ ایسے خطرناک ہو گئے۔ کہ صریح جھوٹھ بولنا اُن کے نزدیک نہ صرف جائز بلکہ فرض اور واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ شاید گذشتہ سالوں میں برادر محمد افضل کو وہ پانچ پانچ روپے دیا کرتے ہوں پُرانے رجسٹر نکال کر بھی دیکھے ہیں۔ مگر اُن سے بھی کہیں شہادت نہیں ملتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اخبار بدر کی قیمت ﷲ سالانہ دی ہو۔ رجسٹروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۰۳ء کی قیمت آپ نے صرف عہ دی تھی ۱۹۰۴ء کی بھی صرف عہ دی تھی اور اس کے بعد کے سالوں کی قیمت عہ سالانہ کے حساب سے دی تھی۔ حالانکہ قیمت عہ سالانہ ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ لنگر کو جو آپ نے ہزاروں روپے دئے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ باوجود اس جھوٹھ کی عادت کے پھر ملہم ہونے کا دعویٰ جس شخص نے ایسی بے باکی سے دروغ بیانی پر کمر باندھی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے الہامات میں شیطان کا کس قدر حصہ ہوگا۔ اور رحمان کا کس قدر۔ اول تو خود ہی یہ کمینگی اور سفلہ پن ہے کہ میں نے یہ دیا تھا وہ دیا تھا اور پھر اس پر جھوٹھ دراصل ڈاکٹر نے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کیا ہوگا۔ کہ وہاں کسی نے پڑتال تو کرنی ہی نہیں۔ میلو پیٹ بھر کر جھوٹ بولو کہ میں نے ہزاروں دئے۔ اور سینکڑوں خرچ کئے۔ مگر جھوٹھے کی عقل ماری جاتی ہے۔ ساتھ ہی اخبار بدر کے متعلق بھی ﷲ سالانہ چندہ دینے کا ذکر لکھ مارا۔ اور یہ تو سوچ لیا ہوگا۔ کہ محمد افضل مرحوم فوت ہو گیا ہے۔ کون پوچھیگا۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ممکن ہو۔ پرانا ریکارڈ موجود ہو۔ اور موجودہ کارکنان پرانے رجسٹروں کی پڑتال ہی کر بیٹھیں۔ نہایت افسوس ہے کہ اس کم حوصلگی اور دروغ بیانی کے ساتھ ایک شخص الٰہی سلسلے کی مخالفت میں خم ٹھونکتا ہے اور نہیں خیال کرتا کہ اس کی ہستی کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر منور

درس قرآن شریف

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

تشریح و معانی الفاظ | فسبّح - پس تسبیح کر - پس پاکی بیان کر۔

التسبیح ھو التطہیر - تسبیح پاکیزگی اور طہارت کو کہتے ہین - بعض کا خیال ہے - کہ اس سے مراد خانہ کعبہ کی تطہیر ہے - کیونکہ کفار نے اس مین بت رکھے ہوئے تھے اور فتح مکہ کا یہ نتیجہ تہا - کہ تمام بت وہان سے نکال دیئے گئے - اور اس گہر کو خدا تعالیٰ کی اس عبادت کے واسطے خاص کیا گیا - جس کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اپنے کاندہون پر اینٹین اٹھا کر اس کی بنا رکی تہی - خدا تعالیٰ کے برگزیدے جب اپنے رب کے حضور مین کوئی اخلاص کا کام کرتے ہین - تو خدا تعالےٰ اس کو ہرگز ضائع نہیں کرتا - حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل بیابان کے درمیان جہان آدمی چہوڑ چرند پرند بہی نہ ملتا تہا - جب خدا کے حکم کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کو چہوڑا - اور بعد مین خدا تعالےٰ کی عبادت کے واسطے اس جگہ گہر بنایا - تو خدا تعالےٰ نے اس جگہ ایک شہر آباد کر دیا اور بالآخر جب کفار نے اس گہر مین بتون کا ڈھیر کا نا بنا دیا - تو محمد جیسے پاک دل کو اس گہر کے مطہر کرنے کا جوش عطا کیا اور خدا کے اس برگزیدہ نے وہ گہر ایسا پاک کیا - کہ اس کے بعد کوئی مشرک نزدیک بہی نہین جا سکتا - یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت پر ایک بین اور زندہ دلیل ہے - کہ آپ نے اپنی زندگی مین خدا تعالیٰ کی توحید کے قایم کرنے مین ایسی کامیابی دیکھی - کہ اس کی نظیر پہلے کسی نبی کے حالات مین پائی نہین جاتی۔

بحمد ربّک - ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے بستائش پروردگار تو - یعنی اپنے رب کی تعریف کر - کہ اس نے اپنی خاص ربوبیت کے ذریعہ سے تجھے ہر معاملہ مین کامیاب کیا اور فتح اور نصرت عطا کی ہے - یہ اسی قادر توانا کا کام ہے - کہ ایک یتیم کو دنیا کا بادشاہ بنا دے اور ایسی فتح عطا کرے - جس کی نظیر دنیا بہر کی تاریخ مین موجود نہ ہو۔

واستغفرہ - اور اس سے مغفرت طلب کر - غفر کے معنے ہین ڈہانکنا - دبانا - تمام انبیاء خدا تعالےٰ سے مغفرت مانگا کرتے ہین اور مغفرت مانگنے کے یہ معنے ہین - کہ انسان چونکہ کمزور ہے - اس کو معلوم نہین - کہ کون سا کام اس کے واسطے بہتری کا ہے اور کون سا نقصان کا کام ہے اور تکلیف کا راستہ ہے - پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے - کہ وہ اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے - جن سے وہ بدی سے بچا رہے اور کسی طرح کے ہرج اور تکلیف مین پڑنے سے محفوظ رہے - خدا تعالےٰ کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے - استغفار کے معنے اور تشریح مین مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ اس جگہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر نقل کر دی جاوے - اور وہ یہ ہے۔

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہین - کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے - یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے - جو ڈہانکنے کو کہتے ہین - سو اس کے یہ معنے ہین - کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈہانک لے - لیکن بعد اس کے عام لوگون کے لئے اس لفظ کے معنے اور بہی وسیع کئے گئے اور یہ بہی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے - ڈہانک لے - لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہین - کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے - فطرتی کمزوری سے بچا وے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے - اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے - کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہین ہوا - بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قوے اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے - ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بہی ہے - یعنے جو کچھ بنایا ہے - اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے - پس جبکہ خدا کا نام قیوم بہی ہے یعنے اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا - اس لئے انسان کے لئے لازم ہے - کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے - ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچاوے کیونکہ خدا کی خالقیت نے انسان پر یہ احسان کیا - کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا - پس اسی طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا کہ وہ اس پاک نفس انسانی کو جو خدا کے دونوں ہاتہون سے بنایا گیا ہے - پلید اور خراب نہ ہونے دے لہذا انسان کو تعلیم دی گئی - کہ وہ استغفار کے ذریعہ سے قوت طلب کرے - پس اگر دنیا مین گناہ کا وجود بہی نہ ہوتا - تب بہی استغفار ہوتا - کیونکہ دراصل استغفار اس لئے ہے کہ جو خدا کی خالقیت نے بشریت کی عمارت بنائی ہے وہ عمارت مسمار نہ ہو اور قایم رہے اور بغیر خدا کے سہارے کے کسی چیز کا قائم رہنا ممکن نہین۔

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تہی۔ جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے - اسی کی طرف قرآن شریف مین یہ اشارہ فرمایا گیا ہے - اللہ لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم یعنے خدا ہی ہے جو قابل پرستش ہے - کیونکہ وہی زندہ کرنے والا ہے اور اسی کے سہارے سے انسان زندہ رہ سکتا ہے - یعنے انسان کا ظہور ایک خالق کو چاہتا تہا اور ایک قیوم کو - تا خالق اس کو پیدا کرے اور قیوم اس کو بگڑنے سے محفوظ رکھے سو وہ خالق بہی ہے اور قیوم بہی اور جب انسان پیدا ہو گیا - تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا - مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے - اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی - غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا

فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ سورۂ فاتحہ کی اس آیت میں ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں۔ کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کمزوری ظہور میں آوے۔ اور ہم عبادت نہ کرسکیں۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنی یہی ہیں۔ کہ وہ اس لئے نہیں ہوتی۔ کہ کوئی حق فوت ہوگیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو اور انسانی فطرت اپنے تئیں کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے۔ جیسا کہ بچہ ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ پس جیسا کہ خدا نے ابتدا سے انسان کو زبان آنکھ دل کان وغیرہ عطا کئے ہیں ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتدا سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات۔ یعنے خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے۔ کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے اور ایسا ہی ان مردوں اور ان عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہیں بطور شفاعت کے دعا کر تا رہ۔ کہ تا جو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائیں ہوتی ہیں۔ ان کی سزا سے وہ محفوظ رہیں اور آیندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاوے۔ یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعلیٰ درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ انسان اعلیٰ درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے۔ کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہے اور تضرعات سے خدا تعالےٰ کی طاقت اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے۔ کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے۔ جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہیں۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ انسانی فطرت اپنی ذات میں تو کوئی کمال نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی کامل روشنی نہیں رکھتی۔ بلکہ خدا سے اس پر روشنی اترتی ہے۔ اس میں اصل راز یہ ہے۔ کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے۔ تا کہ وہ طاقت بالا کو اپنی طرف کھینچ سکے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہیں اور ایسا ہی انسان کامل بھی اسی سرچشمہ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے۔ لہذا انسانوں میں سے وہی معصوم کامل ہے۔ جو استغفار سے الٰہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کشش کے لئے تضرع اور خشوع کا ہر دم سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تا اس پر روشنی اترتی رہے اور ایسے دل کو اس گھر سے تشبیہ دے سکتے ہیں جس کے شرق اور غرب اور ہر ایک طرف سے تمام دروازے آفتاب کے سامنے ہیں۔ پس ہر وقت آفتاب کی روشنی اس میں پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص خدا سے طاقت نہیں مانگتا وہ اس کوٹھڑی کی مانند ہے۔ جس کے چاروں طرف سے دروازے بند ہیں اور جس میں ایک ذرہ روشنی نہیں پڑسکتی۔ پس استغفار کیا چیز ہے یہ اس آلہ کی مانند ہے۔ جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام راز توحید اسی اصول سے وابستہ ہے۔ کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جاوے ذات باری تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس میں مصفا خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسان کامل کا استغفار اُن شرائین اور عروق کی مانند ہے جو دل کے ساتھ پیوستہ ہیں اور خون صافی اس میں سے کھینچتی ہیں۔ اور تمام اعضا پر تقسیم کرتی ہیں۔ جو خون کے محتاج ہیں۔"

اِنّہٗ کان توّابا۔ تحقیق وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ ہر آئینہ خدا بہت برحمت رجوع کنندہ۔ تواب کے معنے ہیں بہت توبہ کرنیوالا بہت رجوع کرنے والا۔ جب کہ انسان خداتعالیٰ کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو خداتعالےٰ اس سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی پر حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اگر انسان چل کر خداتعالےٰ کی طرف جاوے۔ تو خدا اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔

سورۂ شریف کے نام

اس سورہ کا ایک نام تو النصر ہے

کیوں کہ اس میں ایک نصرت کی بشارت ہے۔ اور اس کا نام فتح بھی ہے۔ کیونکہ ایک ایسی عظیم الشان فتح کی اس میں پیشگوئی درج ہے جس سے اسلامی سلطنت اور فتوحات کی بنیاد رکھی گئی تھی یعنے فتح مکہ۔ ان کے علاوہ ایک نام اس سورت کا سورہ تودیع بھی ہے کیونکہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نعیت إلیّ نفسی۔ اور آپ نے سمجھ لیا۔ کہ ہمارا کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب وقت آگیا۔ کہ ہم اپنے خدا کے پاس چلے جاویں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے جو آپ کا کام تھا وہ پورا ہوگیا ہے اور اب آپ کو اس دارفانی کو چھوڑنے کا وقت قریب آگیا ہے تو آپ نے ظاہر فرمایا کہ اب میں عالم باقی میں انتقال کروں گا۔ اس بات کو سنکر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں آپ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو۔ اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے تم ہی ملوگی یہ سنکر وہ مسکرانے لگیں۔ اس میں بھی ایک پیشگوئی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ اور آپ کے بعد اہل بیت میں سے سب سے اول جس نے وفات پائی۔ وہ حضرت فاطمہ ہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا یہ عجیب نمونہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو آنحضرت کی وفات کی خبر نے رُلا دیا۔ لیکن پھر اپنی وفات کی خبر نے اسواسطے ہنسادیا۔ کہ اس میں آنحضرت صلعم کیساتھ دوسرے عالم میں ملاقات کی جلد صورت پیدا ہوگئی تھی۔ اپنے مرنے کا خوف نہیں اور آنحضرۃ صلعم کے ساتھ ملاقات کی خوشی غالب ہے۔ (باقی آیندہ)

عبد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دارالامان میں لنگر کے مصارف میں ترقی اور اس کے بالمقابل آمدنی کی کمی کا سوال اور احمدی جماعت کی توجہ کا خیال

میرے معزز برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ دارالامان کے بزرگوں میں لنگر کے مصارف کے متعلق کمی آمدنی کا سوال گو بہت عرصہ سے دائر ہے اور بارہا حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس بارہ میں برادران سلسلہ کو توجہ دلائی گئی ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے۔ برادران سلسلہ نے اس طرف اب تک وہ توجہ نہیں فرمائی۔ جو ان کو فرمانی چاہئے تھی۔ ہر ایک موقعہ پر جب کبھی اسکے متعلق ذکر آیا ہے۔ تو حضرت امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مد کی طرف سے کافی اطمینان ظاہر نہیں فرمایا اس سے پیشتر وقتاً فوقتاً ایک زبردست تحریک کی خدمت ہم میں سے ایک ایسے وجود نے اپنے ذمہ لی ہوئی تھی کہ جس کے اخلاص اور محبت کی قوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس درجہ تک بڑھی ہوئی تھی کہ جس کا اندازہ کرنا اسی قلب کا کام ہے۔ جو خود اخلاص محبت اور صدق و وفا میں اس درجہ تک پہنچا ہوا ہو۔ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جو قرب اس دلسوز محب کو حاصل تھا۔ وہ اس عاشقانہ کارروائیوں سے ظاہر ہے۔ جو اپنی زندگی میں اس وفادار خادم نے کیں اسکا روشن دماغ اور پاکیزہ فہم سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب نبوت کے ایسا قریب پہنچتا تھا۔ کہ ہر ایک ضرورت پیش آمدہ کیلئے عین وقت پر قوم کو اور قوم کے مخلص افراد کو اس ضرورت کا احساس کرا دیتا تھا۔ اسکی زبردست تحریریں اور پرائیوٹ خطوط آئے دن احباب سلسلہ کے دلوں میں جنبش پیدا کرتے تھے۔ اور اس طرح وقتاً فوقتاً تلافی مافات ہوتی رہتی تھی اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ ایسے تفکرات سے مکدر نہ پاتی تھی۔ اب ہم لیڈر قوم مرحوم وفادار عبدالکریم کو کس کس موقعہ پر یاد کرینگے

اے قوم احمدی کے مخلص خادمو! اگرچہ آئے دن ہم کو ہمارے سلسلہ کی ضروریات کی یاد دلانے والا ہمارا پیارا دوست ہم میں نہیں رہا مگر کیا اس پیارے اور مہربان دوست کی یاد کو بھی ہم فراموش کر سکتے ہیں اور اس کی مخلصانہ اور وفادارانہ کارروائیاں بھلو بھول سکتی ہیں۔ اس لیڈر قوم کی روح ہم میں اپنی بروز کی متلاشی ہے اور مجھے امید ہے۔ کہ اس مرحوم کے جذبہ محبت سے حصہ لینے والی روحیں تیار ہیں کہ جونہی ان کے کان میں کسی ضروری تحریک کی آواز پہنچے تو وہ اس آواز کو قبول کر کے اس طرح اپنے امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل کریں جسطرح ان کے باوفا اور مخلص دوست مولوی عبدالکریم نے حاصل کی۔ وہ کامل جوش جو اپنے مرحوم بھائی کی مخلصانہ کارروائیوں کی یاد سے وہ اپنے دلوں کے اندر پاتے ہیں۔ اس کا معنی خیز اور بھائی کی روح کو خوش کرنیوالا نتیجہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی طرح دل و جان سے حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا میں محو ہو جاویں اور ان دقتوں کے رفع کرنے میں اسی طرح دل و جان سے کوشاں رہیں جسطرح وہ باہمت دوست درد دل سے کوشاں رہتا تھا۔ اگر اس دل بستگی سے مخلص احباب جہاں کہیں ہوں کمربستہ ہو جائیں۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ لنگر کی قلت آمدنی کے متعلق جو شکایت بزرگان دارالامان کے اوقات گرامی کو مکدر کرتی ہے باقی رہ جاوے اور حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مد کی ناقابل اطمینان حالت کے ذکر کی ضرورت ہو برادران سلسلہ بیشک یہ سچ ہے۔ کہ اس آسمانی سلسلہ کے متعلق مختلف شاخوں سے آپ کے ناموس کا تعلق ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ لنگر کی مد کے ساتھ باقی شاخوں کا ایسا ہی تعلق ہے۔ جیسا ایک درخت کی شاخوں کو اس کی اصل کے ساتھ تعلق ہوتا ہے باقی شاخیں تو اپنے اپنے کارپرداز منتظموں کے زیر انتظام ہیں۔ ان شاخوں کی سرسبزی کی فکر تو اپنے کارپردازان کو ہے۔ جن کے زیر انتظام وہ شاخیں رکھی گئی ہیں۔ جو کچھ تشویش ان کے متعلق پیدا ہو۔ اس کا رفع کرنا یا کرانا قوم کو متوجہ کرنا انہیں منتظمان کے ذمہ ہے اور قوم ان شاخوں سے ایک ایسا فائدہ حاصل کر رہی ہے کہ جس کا قریب تر تعلق قوم کی ترقی اور بہبودی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور اس طرف سے قوم مطمئن بھی ہے مگر لنگر کی مد ایک ایسی مد ہے جس کا تعلق صرف خاندان نبوت سے ہے، اور جس کا انتظام صرف

حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہے اس مد کے متعلق آمدنی کی کمی کا بار حضور مقدس ہی کی ذات پاک پر ہے اطراف و اکناف عالم سے جو وارد ین اور صادرین دارالامان کی پاک سرزمین میں حاضر ہوتے ہیں وہ اسی مائدہ آسمانی پر آ کر بیٹھتے ہیں اور حسب حیثیت ہر ایک کی خاطر و مدارات اسی مائدہ سے ہوتی ہے کون جانتا ہے کہ یہ مہمانداری جو اس صاحب رسالت میزبان کے سپرد ہے کہاں تک پہنچی ہے اور ہر ایک مہمان کی فکر کس کو ہے خدا کے بھیجے ہوئے مہمانوں کی آمد و رفت کسی وقت کی پابند نہیں سینکڑوں آتے اور سینکڑوں جاتے ہیں۔ خدا کا مرسل اور اس کا عیال اور اللہ تعالےٰ اس عیال کو روز افزوں ترقی بخشے۔ اس الٰہی سلسلہ میں لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں۔ برادران آپ غور فرماویں کہ اس مائدہ آسمانی کی فراخی ہیں جو درخت کی جڑ ہے۔ کوئی نقص واقعہ ہو جاوے۔ تو باقی شاخیں اپنی سرسبزی اور رونق کس طرح قائم رکھ سکتی ہے۔ اصل کے نقصان پذیر ہونے سے شاخوں کے رونق میں ضرور فرق آ جاتا ہے۔ پس سب سے زیادہ فکر اس اصل کیلئے ضروری ہے۔ تاکہ اصل کے قائم رہنے سے درخت کی شاخیں بھی قائم رہ سکیں لنگر کی مد بھی ایک ایسی مد ہے۔ جو حضور مقدس امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص ذمہ داری میں کسی مخلص شریک ہونے والے کو خالص ثواب بخش سکتی ہے اور نہایت ہی قریب حضور امام علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرنے اور تقرب پانے کا ذریعہ ہے ہم سے جلدی جانیوالے مرحوم وفادار خادم مولوی عبدالکریم صاحب کی نہایت ہی قبول ہونے والی اس مد کے متعلق خاص تحریک تھی اور اس مد کے متعلق حضور رسالتمآب کا ہاتھ بٹانے سے مرحوم نے ایک کامل اخلاص پیدا کر کے امام علیہ السلام کے پاک دل میں اپنا گھر کر لیا تھا اس مد کے اخراجات روز افزوں کو ہر وقت وہ خاص نظر سے مشاہدہ کرتے تھے اور اس فکر میں لگے رہتے تھے کہ اس تشویش کو حضور مقدس کے قلب نبوت کے نزدیک نہ آنے دیں خود تحریک کرتے اور خود ہی ضروریات پر آئے دن قلم کو حرکت دیتے رہتے تھے۔ کیوں نہ ہو جب خود [illegible] میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم و تزکیہم بہا اور عباد [illegible]

کیونکہ اس حکم کے اجرا میں ایسے وقت میں کہ جب سچا حقدار اور مصداق اس آیت کا موجود ہو۔ تہ دل سے کوشش کرنے والا نہ ہوتا۔ برادران قوم سچ پوچھو۔ تو اس مرحوم نے آپ پر بڑا احسان کیا۔ کہ آپ کے تطہر و تزکیہ میں جو بذریعہ مال ہونا ضروری ہے۔ امداد دی۔ اللہ تعالے اس کو جزائے خیر دے۔ اور بہشت بریں میں اس کی ترقی درجات کرے۔ اب وقت ہے کہ ہم لوگ اس کی مخلصانہ خدمت کا نمونہ سامنے رکھکر ایسے وقت میں کہ حضور امامؑ کو اس مد لنگر کے لئے فکرمند ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کی کفالت خاندان رسالت کا خاصہ ہے۔ ہر روز کی تشویش کے دور کرنے میں مصروف ہو جاویں۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر حلقہ میں ایک خاص انتظام لنگر کی آمدنی کے بڑھانے کا کیا جاوے اور ایسی تجاویز سوچی جائیں کہ جن سے آیندہ حضور امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بار فکر سے سبکدوش کیا جاوے اور جب تک حضور اس کے متعلق کامل اطمینان ظاہر نہ فرماویں اس کی امداد میں کوئی پہلو نہ اٹھا رکھا جائے۔ اے احمدی قوم کے فہیم اور زیرک لوگو! دیکھو آپ نے بیعت کرنے وقت کیا اقرار کیا ہے۔ اپنی پہلی عزت و آبرو اور وجاہت کو آپ نے قربان کیا ہے۔ وہ دنیا جو دین کے کام کی نہ ہو۔ آپ لوگوں نے اس سے علیحدہ ہو جانے کا عہد باندھا ہے۔ اب آپ ان العھد کان مسئولا۔ کے نیچے ہیں۔ بھائیو! عزیزو! دوستو! اس اپنی ذمہ داری کا خیال کرو۔ دیکھو کس مقام سے کس مقام پر پہنچنے کا ارادہ ہے۔ جس راستہ پر قدم انداز ہوتے ہو۔ اس کا زاد راہ کیا ہے بے شک مالوں کا خرچ کرنا اور خدا کی راہ میں پانی کی طرح بہانا بڑی ہی فراخ دلی کو چاہتا ہے مگر آپ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ کٹھن منزل اور یہ گھاٹی اس خون جگر کے کھانے کے بغیر طے نہیں ہوتی۔ فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعم فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ۔ اس مائدہ آسمانی پر بیٹھنے والے مجموعہ میں یتامی۔ مساکین اور مسافرین کا جن کا میزبان خدا کا مرسل ہمارا امام ہے۔ تو اب مالوں کے بھیجنے میں کیا دریغ ہے۔ سب حکم ایک مامور کی تابعداری میں پورے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی اطاعت ہر ایک پہلو میں اس مسیح موعود کی اطاعت میں ہے۔ یہ وقت ہے اس سارٹیفکٹ کے حاصل کرنے کا ثم کان من الذین امنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ اولئک اصحاب المیمنۃ۔ احمدی خاندانوں کی پاک دامن بی بیو خصوصاً مردوں کی نسبت دردناک نظاروں کو دیکھکر زیادہ متاثر ہونیوالی ہو اس جماعت پر نظر ڈالو جو حضور امام صادق کے قدموں میں حاضر ہوتی ہے۔ تمہاری خیرات کا ٹکڑہ اس سفرۂ عام میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے دردبھرے دل کیوں پہلو میں بے قرار نہیں ہوتے۔ جب تم دیکھتی ہو کہ لنگر کی قلت آمدنی اس مائدہ پر بیٹھنے والوں کی دلشکنی اور ان کے مسیح موعود میزبان کی تشویش کا باعث ہوتی ہے۔ اے شریف گھرانوں کی پاک دامن خاتونو! اور بھرے گھروں کی زینتو! اٹھو اور اسی فطرتی دردمحبت اور ترس کو لے کر اٹھو اور اپنے دسترخوانوں کا حصہ اس سفرۂ عام پر رکھو۔ جو مسیح موعود نے خدا کے حکم سے تمہاری اور تمہاری قوم کے حاجتمندوں اور محتاجوں کی بہتری کے واسطے اسلام کی عزت کے لئے بچھایا ہے۔ اس روحانی مائدہ کی قدردانی اسی پر منحصر ہے کہ حضور امام پاک کے دسترخوان پر حاضر ہونے والے سب کے سب خواہ ابن السبیل ہوں۔ یتامیٰ ہوں مساکین ہوں۔ کوئی ہو۔ سب ملکر اس سفرۂ عام سے حصہ پاویں۔ چونکہ قلت آمدنی کی شکایت باوجود اس کے کہ احمدی جماعتیں کم و بیش رقومات مد لنگر میں داخل کرنے میں برابر رہتی ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کافی امداد اس مد میں نہیں پہنچتی اس کمی کے رفع کرنے کے لئے علاوہ ان مقررہ رقومات کے جو قدر قلیل ارسال کی جاتی ہیں۔ ایک خاص تجویز کی ضرورت ہے اور وہ تجویز دارالامان کے بعض بزرگوں اور اہل الرائے خادموں کے مشورہ سے یہ قرار دی گئی ہے کہ جب ماہ دسمبر میں بڑے دن کی تعطیلوں پر احمدی برادران کا اجتماع ہوا کرے تو سالانہ چندے کی فہرست اس مجمع میں بغرض امداد اخراجات لنگر کھولی جاوے اور یہ روپیہ دست بدست اسی وقت نقد وصول کر کے اس مد میں جمع کر دیا جاوے تاکہ اس قلت کا جو مقررہ چندوں کے ارسال میں قدرتاً رہتی ہے۔ معاوضہ ہو۔ اگر جملہ احباب اس وقت کم و بیش رقم اپنے زاد راہ پر ایزاد کر لیں یا کسی اور تدبیر سے مثلاً ٹکٹ نصف قیمت پر اپنے سے کچھ روپیہ پس انداز کر سکیں۔ تو وہ اس سالانہ چندے میں داخل کر دیں چونکہ ان ایام میں عموماً جلسہ پر جانے والے بزرگوں کو اپنی نیابتی اور ریلوے سے سرکاری رعایت کرتی ہے۔ اگر ایسی رعایت دارالامان کے شرکار جلسہ کو حاصل ہو سکے۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اس رعایت سے پس انداز کی ہوئی رقم اس سالانہ چندہ میں داخل کر دی جاوے۔ اس سے امید ہے کہ اس مد کے متعلق قلت آمدنی کی شکایت ضرور کچھ کچھ رفع ہو جائے گی۔ اور مجموعی طور پر کل جماعت کے ہر حالت کے افراد کے لئے آسانی ہو گی اور حضور امام کی سچی اور عام خوشنودی حاصل کرنے کا فخر ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ یہ خط بذریعہ اخبار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ سب احباب ملکر اس پر غور کریں اور آیندہ اگر اسی تجویز پر عمل درآمد ہونے کی ضرورت ہو تو اس کی منظوری سے اطلاع دیجاوے اور پھر ہر ایک اہل الرائے بزرگ کا حق ہے۔ جو احسن تدبیر وہ کر سکے کرے تاکہ اسی سال کے سالانہ جلسہ ماہ دسمبر میں حسب الاتفاق اسی پر عملدرآمد شروع ہو جاوے۔ مجھے امید ہے۔ کہ بزرگ ایڈیٹران اخبار الحکم و بدر اس کو اپنے قابل قدر اخبار وں کے کالموں میں جگہ دیکر جملہ برادران سلسلہ کی رائے حاصل کریں گے۔ تاکہ جلسہ ماہ دسمبر سال حال سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاوے اور پھر جلسہ پر کارروائی وصول چندہ سالانہ شروع کر دی جاوے۔ فقط

حضور مسیح موعود کا عاجز خادم اور احمدی برادران کا دعاگو خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ

یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

ریویو

مفرح یاقوتی - تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ کی ایک ڈبیہ برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس مفرح کی نسبت جب حضرت مولوی نورالدین صاحب فرما چکے ہیں کہ بے ریب مفید ہے۔ تو اس کے بعد میری کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن میں نے بھی اس کا استعمال چند روز کیا ہے اور مفید پایا ہے۔ یہ مفرح حکیم صاحب موصوف سے نولکھا لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح ہوتی ہے چار روپیہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

باب خواتین

کیا اولاد خدا کی یاد سے روکتی ہے

ہماری بہنوں کا یہ عذر قابل پذیرائی نہیں جو وہ کہتی ہیں کہ نماز سے غفلت ہو جاتی ہے۔ یا کہ ہمیں ننھے بچے نماز سے روکتے ہیں۔ ہمارے حضرت حکیم الامت مولنا مولوی نورالدین صاحب کی تقریر میں ایک دفعہ میں نے پڑھا تھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم بہت سے بھائی تھے۔ مگر ہماری مقدس والدہ مغفورہ نے کبھی نماز میں ناغہ نہیں کیا۔ اللہ اللہ۔ ایسی ایسی بزرگ خاتونیں بھی ہوئی ہیں ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ لڑکوں کا پیشاب جب تک وہ دودھ پیتے ہیں۔ پلید نہیں۔ پیاری نیک بختو! خدا اور اس کے پاک نبی نے تو تمہارے لئے ایسی ایسی سہولتیں پیدا کر دیں اور تم بدستور غافل اب ہمارے امام الزمان سلمہ الرحمان کے گھر بھی تو آخر بچے پیدا ہوتے ہیں؟ مگر حضرت ام المومنین صاحبہ نے خدا کی عبادت میں کبھی غفلت نہیں کی۔ ایک نیک سرشت احمدی خاتون کی ملاقات کا مجھے فخر حاصل ہوا۔ اس نیک بخت نے ایک روٹی توے پر ڈالی اور پاس ایک لڑکی کو بٹھا کر نماز پڑھ لی۔ گو بچہ بلک رہا ہے۔ مگر نماز قضا نہیں ہونے دی۔ تمہارے لئے تمہارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی کہ بچہ گود میں لے کر نماز ادا کر لو۔ اور کیا نماز کوئی تکلیف دہ چیز ہے نہیں۔ بلکہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس کے دینی فوائد کیا دنیاوی فوائد بھی از حد ہیں۔ میں دیکھتی ہوں۔ کہ غیر تعلیم یافتہ تو نمازیں پڑھتی ہوں گی مگر ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائیوں کی بیبیاں نماز کے ادا کرنے میں بے حد سست ہیں اور وہ اسے ایک ناقابل برداشت بوجھ جانتی ہیں۔ پیاری بہنو! اٹھو جاگو یہ زمانہ غفلت کا نہیں۔ دیکھو تمہارے پاس ایک ایسا ولی جس کی غلامی کو تمہارے باپ دادا فخر جانتے تھے اور وہ ترستے تھے کہ الہی مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہم بھی دیکھیں۔ آ چکا ہے اس وقت سی خوشحال زمانہ میں چاہیئے کہ تم عبادات میں تیز ہو جاؤ۔ غرضیکہ تمام نیکیوں میں اپنی حالت درست کرو اور ہمارے احمدی بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی بیبیوں اور بیٹیوں وغیرہ سب کو نرمی سے سمجھا دیں۔ کہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس بن مسلمان بالکل کوئی نہیں۔ بعض بعض دیہات میں تو اکثر ملاں لوگ نماز کو ایک چٹی جانتے ہیں۔ چنانچہ ایسے بھی سنے گئے جو اذان دے کر اگر کوئی آدمی نہ آیا تو گھر چلے آتے ہیں۔ پس جب ہمارے معلموں کا یہ حال ہے۔ تو یہ مقتدی جو کچھ بھی کریں وہ تھوڑا ہے۔ مگر ہمارا سلسلہ تو ان کے اثر سے نکل گیا ہے۔ اس نے احمدیوں کا خاص نشان اب نماز ہو گیا ہے۔ چنانچہ جہاں کہیں کوئی نماز پڑھے لوگ۔ اور خاص کر ملاں کہتے ہیں کہ یہ تو میرزائی ہے۔ اللہ اکبر ایک دن وہ تھا کہ مسلمان کا نماز پڑھنے سے ہی امتیاز ہوتا تھا۔ ایک یہ کہ شاذ و نادر ہی کوئی نماز پڑھے۔ تو اسے مرزائی کا خطاب دیا جاتا ہے اور نقلیں کی جاتی ہیں۔ خیر میں تو اپنے احمدی بھائیوں سے دست بستہ التجا کرتی ہوں کہ نرمی سے اپنے گھروں میں نماز کی تاکید و فوائد بیان کریں۔ تاکہ دین و دنیا میں فلاح ہو۔ فقط

رقیمہ نیاز احمدی خاتون از گولیکی ضلع گجرات پنجاب

دعا مدد سید عظیم الدین صاحب وکیل اپنے برادرزادہ سید عبدالخالق کے واسطے جو لیعارضہ صرع علیل ہیں۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں رعایت براہین احمدیہ جس کی اصل قیمت صہ ہے رمضان المبارک میں صرف عا کو دیجاویگی جلد کی قیمت ۱۲ اعلیحدہ ہے۔ درثمین جس کی قیمت ۲ ہے صرف ہہ کو دیجاویگی۔ جلد کی قیمت ۴ علیحدہ ہے۔ درخواستیں بنام منیجر بدر قادیان آنی چاہئیں۔

غریب کی کون سنتا ہے ہمارے پاس چند غریب شائقین اخبار کی درخواستیں آئی ہیں۔ کیا کوئی صاحب انکی درخواست کو پورا کر سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

المفتی

سوال عـ۱۹ ۔ نماز تراویح۔ اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت اقدس سے دریافت کیا۔ کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ تو یہ کیا جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب میں فرمایا۔ "کچھ حرج نہیں پڑھ لیں"

سوال عـ۲۰ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ تو مجھے حضور قلب حاصل نہیں ہوتا۔ کیا اس صورت میں میری نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ کہ انسان کی کوشش سے جو حضور قلب حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ مسلمان وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشاں کشاں مسجد تک لے جاتا ہے۔ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور نماز پڑھتا ہے۔ یہاں تک انسان کی کوشش ہے۔ اس کے بعد حضور قلب کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ نماز میں بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ۔ اسی سے سب دروازے رحمت کے کھل جاویں گے۔

رسید زر

۲۷ ستمبر ۱۹۰۷ء عـ۱۲۰۵ گلاب الدین صاحب ۳؍

۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء عـ۱۲۲۶ مہرالدین صاحب ۱۲ عا؍

۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء عـ۱۱۹۵ نجیب علی صاحب عہ؍

۳۱ " " " عـ۲۹ دولت خانصاحب عہ؍

۲۸ " " " عـ عبداللہ صاحب ۶؍ عہ

۲۵ " " " عـ فضل حق صاحب ۱۲ عا؍

۲۵ " " " عـ ماسٹر شبیر علی صاحب ہے؍

یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء عـ۱۴۳۳ محمد سعید صاحب ہے؍

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکی)

امام اپنا عزیزو اس زمان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل
بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو
قلم سے کام جو کرکے دکہایا۔
محمد پھر اتر آئے ہیں۔ ہم میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد مختار ہو کر۔
تری مدحت سرا مجھہ سا کیا ہو

غلام احمد ہوا دارالامان میں
مکان اس کا ہے گویا لامکان میں
شرف پایا ہے نوع انس وجان میں
بروز مصطفےٰ ہو کر جہان میں
بلاشک جائیگا باغ جنان میں
یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں
خدا اک قوم کا مارا۔ جہان میں
کہان طاقت تھی یہ سیف و سنان میں
اور آگے ہیں بڑھکر اپنی شان میں
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں
کہ سب کچھہ لکہہ دیا راز نہان میں

خدا سے تو۔ خدا تجھہ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

انتصار بدر

حکیم فضلدین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ۔ بدر اخبار کے حال پر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکہا کرتے ہیں۔ اور اسکے واسطے نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کیا کرتے ہیں راقم کے اس مضمون پر کہ بعض دوستون نے ہمارے خط کا جواب بہی نہیں دیا تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ایک ظن ہے اور ان بعض الظن اثم۔ مین خریدار پیدا کرنے مین لگا ہوا ہوں چنانچہ حکیم صاحب نے دو خریدارون کے نام بہی لکہے ہین کہ ان کے نام اخبار جاری کر دیا جاوے اللہ تعالے حکیم صاحب کو جزائے خیر دے اور دوسرے دوستون کو بہی توفیق نیکی کی عطا فرماوے اور حکیم صاحب کو کامیابی کے ساتھ جلد واپس دارالامان پہنچاوے

حکیم دوست محمد خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ اخبار بدر کے مضامین پر ہمیشہ بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے ہیں اور حال میں حکیم صاحب موصوف نے بہت کچھ نئے خریدار بنانے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نیک عطا فرماوے۔

برادر فضلدین صاحب ساکن قادیان حال ملازم تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ اخبار بدر کی خدمت مین مصروف اور کئی ایک خریدار دے چکے ہیں اللہ تعالے اس عزیز بہائی کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

دوسرے احباب سے بہی درخواست ہے کہ جہان تک ہوسکے اخبار کے واسطے بہت

خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بغیر کثرت خریدارون کے اس تھوڑی سی قیمت والے اخبار کا چلنا مشکل ہے ہر ایک بہائی کو لازم ہے۔ کہ اس مفید ایجنسی قومی کی امداد مین حتی الوسع سعی کرے اور ایک بڑی تعداد ہم کرنے چاہئے بہت سے دوست اس قسم کے ہین جن پر ہمارا نظر ہے اور دو اس معاملہ مین ہماری امداد کر سکتے ہیں لیکن تاحال ان کی طرف سے ... برخاست والا معاملہ رہا ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

(خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا)

مولوی قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اس ضلع کے دیہات مین سلسلہ حقہ کا وعظ کرتے پھرتے ہیں اور ایک سو سے زائد آدمی نئے سلسلہ حقہ مین داخل ہو چکے ہیں۔ فقط۔

قاضی عبدالعزیز صاحب ولد کبیرالدین صاحب ساکن تہانیسر
میان عمرالدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن سرینہ تحصیل نکودر ضلع جالندہر
شیخ احمد صاحب ولد شیخ صاحب صوبہ بہور ضلع سمبہ گنفام سوملاپور
عظیم بخش صاحب ولد تہنو۔ ڈومیلی۔ علاقہ پہگواڑہ
میان کرم الہی صاحب۔ نان محمد والہ۔ بہیرہ
احمد حسن صاحب محرر مسٹر ڈالیوال بیرسٹر۔ منصوری
احمدالدین صاحب ولد علم الدین قصاب۔ شہر جہلم
ہمشیرہ عبدالعزیز صاحب کشمیری۔ تیجہ کلان
اہلیہ " " " "
فاطمہ بی بی بہتیجی غلام نبی صاحب۔ امام مسجد بریم کوٹ۔ حافظ آباد
میان فضل کریم صاحب پٹواری۔ دینکے تارڑ تحصیل حافظ آباد
میان الہ دین صاحب۔ امام مسجد قاضیان۔ پہلور
فضل کریم صاحب طالب علم مسجد قاضیان والی بہیرہ
سردار علی صاحب ولد سردار خان صاحب۔ بہوراں سنیر پور۔ ریاست پٹیالہ
محمد ظفر بیگ صاحب۔ سامانہ ریاست پٹیالہ
عبداللہ صاحب امام مسجد۔ منصوران ضلع لودہانہ
محبوب علی صاحب چہٹی رسان " "
میان اللہ دتا صاحب۔ چک اسکندر۔ کماریان۔ ضلع گجرات
میان محمد دین صاحب " " " "
احمدالدین صاحب " " " "
مسمات بیگم " " " "
سید کاظم علی صاحب محرر۔ گڑہ۔ نمک پرگنہ سانبہر
ہمشیرہ رحمت خان صاحب۔ احمدی کریام ضلع جالندہر
گلاب الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب ہیر پور۔ علاقہ مہاراج
نواب الدین ولد نورالدین صاحب کنجاہ
محمد اعظم خان صاحب چک نمبر ۱۴۲ کھیوہ اڑ وڑی ضلع لائل پور
محمد عبداللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب۔ پہلور۔ جالندہر

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام و اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری سب رجسٹرون وکیلون مختارون عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجرون ساہوکارون زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنے کیلئے جو سرگردانیاں اور دقتین پیش آتی تھین اور وقت ضائع ہوتا تھا۔ اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمین سنہ ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایکدوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینہ سے لکھی ہین کہ جس تاریخکو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اسکے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت عام ہر پہلو سے خیال کر حساب سے بہی کم یعنی ہے (مجلد ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار بدر مین بھجوا دینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جاوین۔

اے حقیقی مُحسن و مُربّی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلعم کے عاشقو اور شیدا ہو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

تمہین مُبارک ہو کہ

دُرِّثمین (مکمّل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

سب شائع شدہ نظمین

درج ہین نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸ × ۲۲ کے ۱۲ صفحون کی موزون جلیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہو گئی ہے۔

ہم نے احباب کے آرام کے لئے اس مین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اُردو فارسی نظمون کے دو حصّے کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدیے ہین جسکا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر اُن سے آگے کو نمبر لگاکر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران دُرِّثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب مکمل بھی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول پیکنگ بذمہ خریدار۔ (رمضان مین صرف ۶) ملنے کا پتہ۔

دفتر اخبار بدر - قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہین یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراوین۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا ندرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دلے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصوّر نہ فرماوین بلکہ ہم دعوےٰ سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دُھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے۔ مگر اُسی نے داؤن مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین رضؔ۔ طبیب احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب ملک ہمارا

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۳ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اوّل فی من پختہ مبلغ ۷۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۶۰ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری

اگر آپ اشتہاری طبیبوں سے بدظن ہو چکے ہیں تو لیجئے حسن ظنی کی بھی ایک راہ نکل آئی ہے۔ آپ مفرح عنبری کے واسطے اگر تصدیق دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو حکیموں۔ ڈاکٹروں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ سرکاری عہدہ داروں سب کی تصدیق کے کاغذات موجود ہیں۔ جن میں سے بعض وقتاً فوقتاً چھاپے بھی جا چکے ہیں ایک دفعہ آزمانا شرط ہے پھر مفرح عنبری خود آپ اپنا اشتہار ہے ضعف اعصاب ضعف دماغ رقت جریان کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب۔ کمزوری گردہ خرابی جگر نزلہ زکام درد سر سٹیریا نحیف البدنی تمام امراض اعصابی کے واسطے حکم اکسیر رکھتی ہے۔

مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری

یہ پتہ آپ نوٹ کر لیں

حکیم محمد حسین۔ قریشی

کارخانہ رفیق الصحت

حویلی کابلی مل

لاہور

مفرح عنبری

قیمت فی ڈبیہ وزن پانچ تولہ صہ تین ڈبیہ سے ایک درجن سے

خوراک دو ماشہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

نمبر ۴۴ | بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۲۴ھ | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت کا خاتمہ شہر لنڈن میں ایک مشہور سہ ماہی رسالہ بنام لنڈن کوارٹرلی ریویو شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے ایڈیٹوریل کے صفحات میں ایک مضمون دین عیسوی کے انجام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی تحریک ایڈیٹر رسالہ مذکور کو اس کتاب کے پڑھنے سے ہوئی ہے جو کہ حال میں شکاگو یونیورسٹی کے لائق پروفیسر ڈاکٹر برمن فاسٹر صاحب نے تحریر کر کے شائع کرائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یسوع کی الوہیت۔ اس کے معجزات اور اس کے الہامی مذہب پر ایمان لانا اب بیسویں صدی کے تعلیم یافتہ انسانوں کے واسطے بالکل ناممکن ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ یسوع کے حواریوں اور رسولوں کا مذہب اب پرانی بات ہے اور یہ مہذب زمانہ کے لائق نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ان اقوال کو نقل کر کے رسالہ لنڈن ریویو کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عیسوی مذہب کا کچھ نشان باقی بھی رہے گا یا کہ یہ سارا ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال کہ اس میں سے کچھ باقی نہ رہ جاوے گا۔ صرف یسوع کا نام باقی رہے گا۔ اور وہ بھی خدا کا بیٹا نہیں۔ نہ جہان کا منجی۔ بلکہ صرف انسان کا بیٹا خود انسان یسوع۔ صرف ایک ایسا یسوع دنیا کے عقیدہ میں باقی رہ جائیگا جس نے نہ کوئی معجزہ دکھایا تھا۔ نہ مردوں میں سے جی اٹھا تھا۔ نہ کوئی بڑا اکلام اس کے منہ سے نکلا تھا۔ اسکی اخلاقی تعلیم شریفانہ تھی مگر اب بالکل ناممکن العمل ہو چکی ہے۔ عیسوی مذہب کو اب قائم رکھنے کی کوشش کرنا ایسا ہے اور یہی فنا کرنا ہو گا۔

ترقی اسلام اس خبر کو سنکر کہ روس میں بہت سے عیسائی مسلمان ہونے کو طیار ہیں۔ ایک امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ گو یہ خبر کسی قدر مبالغہ آمیز ہے تاہم اسمیں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بنسبت عیسائیت کے اسلام کا مذہب بہت جلد ترقی کر رہا ہے۔

قمار باز پادری شہر نارتھ سڈنی کے پادری ڈی وٹ صاحب بسبب قمار بازی کی عادت کے جو ان کے گرجہ کے نمازیوں کو ناپسند تھی اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے۔

یسوع کا انجام ڈی۔ تھوفی لس صاحب نیویارک امریکہ کے ہفتہ وار اخبار بنام ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۵ ستمبر میں ایک عجیب مضمون شائع کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یسوع مسیح اور اس کے ساتھیوں کو پختہ یقین تھا کہ وہ یہودیوں کی سلطنت دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے آئے ہیں چنانچہ اسی واسطے تعلیم تھا کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خرید کرو سلطنت اور حکومت کا خیال آخری وقت تک ان کے دل میں پختہ طور پر سمایا ہوا تھا یہاں تک کہ یسوع کے صلیب پر چڑھائے جانے نے انکی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور اس وقت ان کو یقین ہو گیا کہ یہ تمام تانا بانا ایک وہم پر مبنی تھا۔ چنانچہ یسوع نے بھی نہایت ناامیدی کے کلمات آخر کار اپنے منہ سے نکالے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکی موت ایمان پر نہ تھی بلکہ کفر پر تھی اور وہ بالآخر (نعوذ باللہ) کافر ہو کر مرا۔

تھوفی لس صاحب کا یہ قول چنداں تعجب انگیز نہیں رہتا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود عیسائی لوگ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع ملعون ہوا تھا اور لعنت اور کفر کا مفہوم ایک ہی ہے۔ حضرت عیسےٰ کے سر پر کتنا بڑا احسان اسلام اور بانی اسلام کا کہ اسلامی کتب حضرت عیسےٰ کو ان الزامات سے پاک کرتی ہیں ورنہ انجیلوں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ تو یہی ہے کہ خود عیسائی قوم اس کو لعنتی اور کافر قرار دیتی ہے۔

جنگی قوم انگرسول کا قول ہے کہ عیسائی قوم دنیا میں سب سے بڑھکر جنگی قوم ہے۔ جسقدر جنگ کے ہتھیار عیسائیوں نے ایجاد کئے ہیں کسی قوم نے آج تک نہیں کئے عیسائی قوم جب اپنے اغراض کے واسطے کسی قوم کے ساتھ جنگ شروع کرتی ہے تو کسی بات کی پرواہ نہیں کرتی۔

شراب ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ شراب جلانے کے کام آتا ہے جس لیمپ میں شراب جلایا جاوے اس میں سے دھواں نہیں اٹھتا شراب کے اندر مردہ اجسام عجائب خانوں میں رکھے جاتے ہیں تو وہ سڑنے نہیں پاتے۔ شراب کی گیس کے ساتھ بڑے بڑے انجن چلائے جا سکتے ہیں۔ شراب سفری چولہوں میں جلایا جا سکتا ہے۔ غرض شراب کے کئی ایک استعمال ہیں۔ لیکن بڑے بیوقوف وہ لوگ ہیں جو شراب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ ناجائز استعمال یہ ہے کہ لوگ اس کو اپنے پیٹ میں ڈال لیتے ہیں۔ حالانکہ خوراک کو بجائے ہضم کرنے کے وہ خوراک کو ہضم ہونے سے محفوظ رکھتی ہے آجکل کی پیٹنٹ دوائیوں میں اکثر شراب ہوتا ہے۔ اسواسطے ان کے استعمال سے بھی حتے الوسع بچنا چاہیئے۔ جیسا کہ کوئلہ اور مٹی کا تیل عمدہ شئے ہے مگر جلانے کے واسطے نہ کہ کھانے کے واسطے ایسا ہی شراب کا استعمال بھی اور طریقوں سے اچھا ہے لیکن اسکا پینا سخت مضر ہے۔

مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور بخیر و عافیت ولایت کے سفر سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

۱۳ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - کتاب حقیقت الوحی کے انطباع اور طیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے والا ہے - اُس کے متعلق خیال تھا - تو الہام ہوا -

یاتیک من کل فج عمیق - یاتون من کل فج عمیق - یاتیک رجال نوحی الیہم من السماء

ترجمہ - ہر ایک دور کے راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے - جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے -

ایک پورانا الہام قریب پچیس سال کا

شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم

اخبار قادیان

حضرت اقدس بہ خیر و عافیت ہیں اور تین چار روز سے صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لے جایا کرتے ہیں -

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی - بابو غلام محمد صاحب - بابو عبد العزیز صاحب - حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ - بابو محمد اشرف صاحب بابا چٹو و احمد الدین صاحب لاہور سے - خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپور تھلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے -

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ بعارضہ دق فوت ہو گئیں - اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے ان کے متعلق مفصل ذکر صفحہ ۴ پر ہے -

گذشتہ ہفتہ کے روز مسٹر گاڈلے انسپکٹر صاحب مدارس نے بمعہ اپنے اسسٹنٹ انسپکٹر لالہ جگل کشور صاحب و ڈسٹرکٹ انسپکٹر و اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدرسہ کا معائنہ کیا - اور مدرسے میں بہت باتوں میں نمایاں ترقی پا کر بہت خوش ہوئے - مفصل رپورٹ رائے بک کے آنے پر لکھی جائیگی صیغہ اپر پرائمری میں آٹھ میں سے چھ پاس ہوئے - جو بہت عمدہ نتیجہ ہے اور اپر پرائمری کے اول مدرس ماسٹر عبد الرحیم صاحب کے واسطے قابل تعریف ریمارکس کا موجب ہے - جمناسٹک اور ڈرل میں بالخصوص طلباء نے بہت ترقی کی ہے - جو کہ ورزش ماسٹر مامون خان کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے -

دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ

بیگم صاحبہ مرحومہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ قریباً پانچ ماہ سے بعارضہ مرض سِل و دِق بیمار تھیں اور آخر وہ صدمہ کا دن جس کا خوف دامنگیر ہو رہا تھا آ گیا اور بیگم صاحبہ نے گذشتہ شنبہ کے دن ۲۰ر نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو نماز فجر کے وقت اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر صرف بیس سال کی تھی۔ بارہ سال کی عمر میں شادی ہوئی تھی اور آٹھ سال کے عرصہ میں جس قدر محبت اور اطاعت اور ہمدردی کے ساتھ مرحومہ اپنے خاوند کے واسطے قرۃ العین کا موجب ہوئیں وہ نیک بیویوں کے واسطے ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ مرحومہ کے اس ابتدائی عمر میں ایسے جلد انتقال کر جانے کا حال تو اسی دن سے ظاہر ہو رہا تھا۔ جس دن کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت نواب صاحب کو ایک رقعہ میں لکھا تھا۔ کہ دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ والا الہام (جو کہ اخبار بدر مورخہ ۱۶ر مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکا تھا۔) آپ کی بیگم صاحبہ کے مطابق ہے۔ اس الہام کے علاوہ مرحومہ کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا۔ کہ امۃ الحفیظ۔ اور اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ مگر اس جگہ یہ نہیں ظاہر ہوتا۔ کہ حفاظت سے مراد حفاظت جسم ہے یا حفاظت روح۔ مرحومہ کے متعلق چند روز گذرے۔ حضرت اُم المومنین نے بھی ایک رویا دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب وہ وقت قریب ہے۔ کہ بیگم صاحبہ حُسنِ خاتمہ کے ساتھ اور ایمانی حالت کی عمدگی کے ساتھ اس جہان سے کوچ کر جائیں۔ مذکورہ بالا وحی الٰہی جو کہ اخبار بدر مورخہ ۱۶ر مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھی اور مرحومہ کے متعلق تھی۔ اس کے الفاظ جیسا کہ درج اخبار ہوئے تھے۔ اس طرح سے ہیں۔

۲۷ر فروری۔ الہام۔ دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ۔ اس کے بعد رویا میں دیکھا۔ کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے۔ آئی ہے اور کہتی ہے۔ کہ میری بیوی یکا یک مر گئی۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اپنے گھر میں اطلاع کر دوں۔ کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔

اس الہام الٰہی میں یکا یک کا مرنا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ مرحومہ کی عمر بہت تھوڑی تھی اور بیماری بھی تھوڑا عرصہ رہی اور وہ بھی اوائل میں کوئی خطرناک معلوم نہ ہوتی تھی بلکہ معمولی معلوم ہوتی تھی۔ صرف آخری دنوں میں زیادہ تر خوفناک ظاہر ہوئی۔ ورنہ سِل دِق کے مریض برسوں تک زندہ رہتے ہیں۔

مرحومہ ایک ذہین عورت تھی اور تعلیم یافتہ تھی۔ اور تعلیم کا اکثر حصہ اپنے پیارے خاوند نواب صاحب سے حاصل کیا تھا جس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ مرحومہ نواب صاحب موصوف کی دوسری بیوی تھی۔ اور آپ کی پہلی بیوی مرحومہ کی بڑی بہن تھی۔ جس کی وفات پر نواب صاحب موصوف کا نکاح مرحومہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور اپنی بڑی بہن کے ایام زندگی میں بھی مرحومہ کی رہائش زیادہ تر نواب صاحب کے گھر میں اپنی بہن کے پاس ہوتی تھی اور نواب صاحب موصوف سے تعلیم حاصل کرتی تھی۔ اس تعلق کے علاوہ مرحومہ نواب صاحب کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ لیکن نواب صاحب موصوف کی پہلی اولاد کے ساتھ (جو کہ مرحومہ کے ہمشیرزادے ایک لڑکی تین لڑکے ہیں) اس کو بہت محبت اور انس تھا اور ہر طرح سے ان کی تربیت اور حفاظت میں ساعی رہتی تھیں۔ مرحومہ میں یہ سب خوبیاں تھیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جو اس کے متعلق قابل ذکر ہے یہ ہے کہ مرحومہ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے نہایت کمال درجہ ارادت کا تعلق تھا۔ اور آپ کے دعاوی پر اس کو سچا ایمان تھا اور باوجود اس کے کہ وہ رئیس زادی تھی اور باوجود کم عمر ہونے کے اس تعلق بیعت کے نباہنے میں کوئی شے اس کے واسطے سد راہ اور حجاب کا موجب نہ ہوئی تھی۔ اپنے قابل فخر خاوند کے ساتھ اس نے اپنے وطن کو ترک کر کے اور عالی شان وسیع مکانات کو چھوڑ کر دین کی خاطر گویا تنگ اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر کرنا دل کی خوشی کے ساتھ قبول کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو بہشتی مقبرہ میں جگہ دی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ساتھ قادیان کے باہر باغ کے متصل میدان میں اس کے واسطے نماز جنازہ ادا کی اور مرحومہ کے دفن ہونے تک آپ اس کی قبر پر موجود رہے۔ اللہ تعالیٰ اس مخترمہ کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور اس کی مغفرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت اقدس جب بمعہ جماعت نماز جنازہ کے واسطے قادیان سے باہر تشریف لائے۔ تو نواب صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قضا و قدر میں جو مقدر تھا وہ ہو کر رہا۔ لیکن آپ نے بیشک خدمت کا حق پورے طور سے ادا کر دیا ہے۔ فرمایا افسوس ہے۔ کہ اُن کی بیماری کے ایام میں میں خود بھی بیمار رہا۔ اور حق دعا کا جو تھا وہ پورے طور پر ادا نہ ہو سکا۔ اگرچہ نمازوں میں بھی میں نے ان کے واسطے دعا کی۔ مگر مجاہدہ کے ساتھ ایک دو رات ۔۔۔ نے ان کے واسطے دعا میں نہ لگا سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے۔ اور صبر کا اجر دے اور نعم البدل عطا فرمائے خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر اُس کے ہر کام میں کوئی حکمت مخفی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصائب پر جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دیتا ہے اور دنیا اور آخرت میں ان کو برکات عطا کرتا ہے۔

مرحومہ نے اپنی وصیت میں اپنے تمام مال کا دسواں ۱/۱۰ حصہ اشاعت اسلام کے واسطے لکھا ہوا تھا۔ اللّٰھم اغفر لہا

انتخاب الاخبار

امرت سر مین بافندگی کی سودیشی کمپنی بنی سرمایہ پچاس ہزار ۰۰۰ ۲۹ ہزار خرید چکے ہیں۔

بدھ وار رات کو شملہ مین اور بھونچال آیا متواتر دو دفعہ محسوس ہوا۔ دھمک نصف گھنٹہ تک تھی۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۶۲۱۶ فوتیان ہوئین۔ پنجاب ۱۹۴۱۔ متحدہ ۲۷۶۔

بمبئی مین ایک فرضی تاجر محمد علی حاجی قاسم کو چھ ماہ قید سخت ہوئی۔ حاجیون کا ۸۰۰ روپیہ لوٹا تھا

روس و جاپان میں جدید تجارتی معاہدہ طے پا رہا ہے۔ سینٹ پیٹرز برگ میں اس کے مسودے پر غور کر رہے ہیں۔

نقصان :۔ آلی کا مشہور غبارہ باز سگنسرو ان ولس اپنی ایک حال کے تجربہ کے وقت ایک جھونپڑی پر گرا۔ اور اس کی کھپریل توڑ ڈالی۔ اور باغ کا کٹہر گرا دیا۔

افتتاح :۔ یکم اکتوبر کو چین مین پیکن سے کالگن تک پل کا افتتاح ہوا۔ اس لائن کے کمل ہو جانے پر پیکن اور لندن کے مابین راستہ صرف ۱۳ دن کا رہ جائے گا۔

اتفاق :۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کی پریسیڈنٹی کے لئے محترم بزرگ ہند مسٹر دادابھائی نوروجی جس جہاز پر آئینگے۔ اس جہاز کا نام بھی انڈیا ہی ہے

حادثہ :۔ بھاؤ نگر مین پٹاخے چلاتے ہوئے دو لڑکے سخت زخمی ہوئے۔

سندھ میں ہیضہ۔ حیدرآباد سندھ سے ۱۴۳ اور ۲۴ ماہ حال کو کے مابین ۵ واردوات کی خبر آئی ہے۔

موزنگ مین واردات قتل۔ ۲۰ اکتوبر کی رات کو موضع موزنگ کے مشہور آلو بھانڈ کو اس کے کسی رشتہ دار نے گنڈاسے سے زخمی کیا۔ رات کو اس کی ابتر حالت تھی صبح سنا کہ مر گیا۔ یہ شخص اس نواح مین اپنے پیشہ مین اور نیز مرثیہ خوانی مین بڑا استاد مشہور تھا

شمالی امریکہ مین ایک تیس برس کی ثابت ہوئی ہے۔

دسہرہ کے دن ولایتی مال کی صرف ساڑھے اکیس ہزار گٹھریون کا سودا اگلے سال کے لئے ہوا۔

اس مین سے بھی انیس ہزار گٹھڑیان صرف ولایتی دھاگے کی ہوں گی۔

بنارس کے پاس ایک یوگی گاڑی چلتی گاڑی سے چڑھتا ہوا گر پڑا اور سخت زخمی ہوا۔

مسٹر ادنشا ہ پارسی اخبار نویس نے ایک اخبار ولایت مین جا کر جاری کیا ہے۔

لاہور کا چڑیا گھر پبلک کے لئے کھل گیا ہے بہت سی نئی ایزادین ہوئی ہیں۔

جس شخص پر بڑودہ مین فرضی مہاراجہ جودھپور بننے کا جرم قایم تھا۔ اور جسکی بطور شاہی مہمان کے خاطر و مدارات کی گئی تھی۔ اس کو بڑودہ کی عدالت سے دو سال قید کی سزا ملی ہے۔

شاہ کابل کے لئے آگرہ مین کمپ نصب کرانے کی غرض سے ایک مبصر ولایت سے بھی آیا ہے کئی ایک والیان ریاست بھی مدعو ہون گے غالباً لاہور میں بھی امیر ممدوح کے لئے ایک کمپ قایم کیا جائے گا۔

فلاڈلفیا کے محکمہ حفظان صحت و صفائی نے تجویز کیا ہے۔ کہ جن کے بچون کے بشرے سے ظاہر ہو۔ کہ وہ قدرتی طور پر مجرمانہ خصایل کی طرف مائل ہون گے۔ ان کے قومی اعضاء کو کمزور کر کر ان کو ہلاک سے سست بنا دیا جاوے۔

سری نگر سے محکمہ تار کا ایک عہدہ دار کلکتہ کو گیا ہے۔ تاکہ وہان سے بے تار کی خبر رسانی کا کام سیکھ کر کابل کو جاوے۔ امید ہے کہ اس کا سلسلہ امیر صاحب کے کابل پہنچنے پر وہان شروع ہو جائے گا۔ اور پھر ہندوستان اور دنیا بھر کی خبرین کابل پہنچ سکین گی۔

پونا شہر مین طاعون کم ہے مگر چھاونی مین زور پر ہے۔ یورپین لوگ برابر مبتلا ہوتے ہین۔ دو یورپین لیڈیان بھی مر چکی ہین۔

لاہور کی سٹی پولیس لائن مین مسلمان ملازمون نے چندہ جمع کرکے ایک مسجد تیار کرنی شروع کی ہے اس کا خرچ مین تمام مسلمان اعلیٰ افسران پولیس نے بھی حصہ لیا ہے۔

مراکو مین پھر بدامنی پھیلتی جاتی ہے۔ بمقام شو شاوہ ۱۳ نومبر (۲۰ میل) گرجون ہین

۲۳ بم کے گولے مع بہت سے اسلحہ پائے گئے تین پادری گرفتار ہو گئے ہین۔

ہانگ کانگ دخانی جہاز ہانکو پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ سینکڑون چینی مسافر جل گئے اور اسباب قیمتی تباہ ہو گیا۔ یورپین مسافر اور ملاح بچ گئے۔

گورنمنٹ امریکہ نے مشرقی اقصے کے اسکواڈرن مین چار طاقتور آہن پوش کروزرون کے اضافہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ امریکہ کے فوائد کی نگہداشت زیادہ موثر طریقے سے ہو سکے۔

سررشتہ ڈاک ہند مین پچھلے سال ۵۷ کروڑ ۳۰ لاکھ خطوط کا منی آرڈر وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

کلکتہ مین ایک پولیس مین کو ایک راہ چلتے چھوکری پر ناجائز حملہ کرنے کے جرم مین ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا

پونا کا شہر باعث زور طاعون کے بالکل خالی اجاڑ پڑا ہوا ہے۔ چھاونی مین بھی زور طاعون ترقی پر ہے۔

فرینچ تلمروے کے مقام چندنگر مین (متصل کلکتہ) ۲۳ کو سخت آگ لگی ۲۰ مکانات راکھ ہو گئے

جاپان مین امریکن کے خلاف نفرت کا فیلنگ تیز ہے۔ خوف ہے کہ جاپانی دوستی و تجارت کم ہو جائین۔

امرت سر مین افواہ ہے کہ سررشتہ تعلیم کے حلقے مین انقلاب ہوا چاہتا ہے۔ حلقہ امرتسر کے انسپکٹر مدارس صدر بجائے امرت سر کے گورداسپور کو منتقل کر دین گے اور اس کے بعد کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ وہ حلقہ گورداسپور نہ کہلائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ٹیچران کی تربیت کے لئے گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ خاص گورداسپور مین ایک جدید نارمل سکول جاری کیا جاوے اور جہان نارمل سکول ہے انسپکٹر صاحب کا وہین رہنا ضروری ہو گا یہ بھی خبر ہے کہ امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی تاثیر زبردست ہے رو سے ان قواعد کے کسی گرجہ یا مسجد یا مندر یا مدرسہ کی نواح مین شراب کی دوکان نہین کھول سکتے ہین۔ اس قاعدہ کا حوالہ دے کر ایسوسی ایشن نے کوشش کر کر شراب فروشی کی چھ دکانین بند کرا چکی ہے اور دو اور دوکانون کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ عجب نہین کہ ان کو بھی زندہ نہین چھوڑے گی

بدر صادق

۱۳ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۴

بعض لوگ افطار کے وقت میں بہت تنگی کرتے ہیں۔ جب تک کہ آسمان پر سیاہی نہ پھیل جاوے۔ تب تک افطار نہیں کرتے۔ یہ درست نہیں۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو تنگی میں ڈالنے سے خدا راضی نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افطار میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ افطار میں دیر کرنا یہودیوں کی عادت ہے۔ ہمارے ملک میں ہندوؤں کی عادت ہے۔ حاملہ عورت اور جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت۔ ان کے واسطے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اس کے عوض (اگر طاقت ہو) تو ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

روزے کا بڑا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان تقویٰ میں ترقی کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ۔ رواہ البخاری۔ روایت ہے۔ ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور برے کام کرنا۔ پس اللہ کو اس بات کی کچھ حاجت نہیں کہ وہ بندہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا۔

مثل مشہور ہے۔ کہ بے نماز اور بے عمل روزہ دار ایسا ہے۔ جیسا کہ بیل بھوکا پیاسا تھان پر بندھا رہے۔

اخراجات لنگر خانہ مسیح موعود گذشتہ پرچہ اخبار میں ناظرین نے سید حامد شاہ صاحب کا مفصل مضمون دربارہ مصارف لنگر خانہ پڑھا ہوگا۔ شاہ صاحب موصوف کو چونکہ سلسلہ حقہ کے انتظامی معاملات پر غور کرنے اور ان کی طرف توجہ کرنے کے ساتھ خاص دلچسپی ہے۔ اس واسطے ان کو لنگر خانہ کے مشکلات سے اطلاع ہوئی۔ ورنہ یہ مشکلات اس قسم کے ہیں۔ کہ قادیان میں رہنے والوں میں سے بھی تھوڑوں کو ہی اس سے پورے طور پر اطلاع ہو سکتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ لنگر کا انتظام ہمیشہ سے خود حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہے۔ اور حضرت کے تمام معاملات ہمیشہ توکل پر چلتے ہیں۔ اگر ایسا موقعہ بھی آ پڑے اور آ جاتا ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک روپیہ بھی نہ ہو۔ اور لنگر کا مہتمم آٹے کے خریدنے کے واسطے یکصد روپیہ مانگتا ہوا دروازے پر کھڑا ہے۔ تو حضرت کی عادت نہیں کہ وہ کسی کے سامنے ذکر کریں۔ کہ آج لنگر کے خرچ کی یہ ضرورت ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیشہ ایسے مشکل اوقات پر کوئی نہ کوئی سامان بہم پہنچا ہی دیتا ہے۔ جو شخص بطور خود حضرت کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔ یا ماہوار بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہے۔ وہ حضرت کے پاس پہنچتا ہے۔ لیکن جو نہیں دیتا اس سے کبھی مانگا نہیں جاتا۔ پس اس صورت میں احباب کے واسطے خود ہی لازم ہے کہ وہ جو چندہ لنگر کے واسطے مقرر کریں اور تجویز شاہ صاحب موصوف نے ناظرین کے سامنے پیش کی ہے۔ میرے نزدیک وہ بہت عمدہ ہے۔ اور اس پر ضرور عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ یہ الٰہی سلسلہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کی بنیاد رکھی ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ جس عمارت کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم اور وحی سے رکھی گئی ہے۔ وہ تھوڑے دنوں میں ایک محل بن جائیگا۔ اور دوستوں کے واسطے آرام کی جگہ ہوگا۔ اور دشمنوں کے واسطے موتوا بغیظکم کا آواز سنائیگا۔ یہ تو ہوگا اور ضرور ہوگا مگر مبارک ہیں وہ جن کی کمائی کی ایک اینٹ ابھی سے اس محل میں لگ جائے۔ کیونکہ بعد میں حصول ثواب کے یہ موقع باقی نہ رہیں گے۔

ڈاک خانہ قادیان - ابھی چند سالوں کی بات ہے۔ کہ ڈاک خانہ قادیان ایک مدرس پرائمری کے پاس تھا جس کو شاید دو روپیہ ماہوار الاؤنس ملتا تھا اور قادیان کی ڈاک کی تھیلی اتنی چھوٹی ہوتی تھی۔ کہ اس سے کئی گنی بڑھ کر اب قادیان کے ایک ایک عملہ کی ڈاک ہوتی ہے یہاں سے باہر جانے والی ڈاک اگر ایک میگزین کو ہی دیکھا جاوے۔ تو روانگی کے دن دو ڈاک خانوں کا کام ہوتا ہے لیکن باہر سے یہاں آنے والی ڈاک کا یہ حال ہے۔ کہ بعض دفعہ صرف بدر کے دفتر اور اس کے اہل عملہ کی ڈاک پوری تھیلی سے کم نہیں ہوتی۔ ٹھیک اندازہ تو افسران ڈاک خانہ ہی کر سکتے ہیں۔ مگر اخباروں کی طرف دیکھا جاوے۔ تو اس سارے ضلع میں کسی ڈاکخانہ سے کبھی اس قدر اخبارات روانہ نہیں ہوتے جس قدر قادیان سے۔ بلکہ مجھے تو معلوم نہیں کہ ضلع گورداسپور کے کسی اور شہر سے کوئی ایک اخبار بھی نکلتا ہو۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کی برکت ہے۔ کہ ایک چھوٹا سا گاؤں دن بدن اس قدر ترقی کر رہا ہے۔ کہ ایک شہر بنتا جاتا ہے۔ ڈاک خانہ کے ذکر میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ یہاں کے سب پوسٹ ماسٹر منشی اللہ دتا صاحب کے کام پر ان کے نگران افسروں نے ہمیشہ نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان سے پہلے جو صاحبان یہاں سب پوسٹ ماسٹر رہے ہیں وہ ہمیشہ کام کی کثرت کی شکایت کرتے تھے۔ حالانکہ اس وقت اتنا کام نہ تھا۔ جتنا کہ اب ہے ایسے لائق اور کارکن کی امید ہے۔ کہ محکمہ ڈاکخانہ ضرور قدر اور عزت افزائی کرے گا۔

مشنری لیڈیاں - صاحبہ اخبار عام ایک ہندو لڑکی کے مشنری لیڈیوں کے زیر علاج ہونے پر گم کئے جانے اور اس پر مفقود مہربازی کا ذکر کر کے شکایت کرتے ہیں کہ مشنریوں کی ایسی کارروائیاں ان کے رفاہ عام کے کاموں پر پانی پھیر دیتی ہیں اصل بات یہ ہے کہ مشنری صاحبان حسن نیت کے ساتھ کوئی کام رفاہ عام کا نہیں کرتے بلکہ ان کے ہر ایک کام [illegible] لوگوں کے دکھلانے کے واسطے بظاہر ان کے [illegible] مانگنے کے لئے کیا جاتا ہے در اصل یہ نیت مخفی ہوتی [illegible] نہ کسی حیلہ سے مخلوق

گرامی گرپیشدی

آریون کے فرقے کو پیدا ہوئے ہنوز کوئی تیس

چالیس کے قریب گذرے ہون گے۔ کہ ابھی سے اس مین فرقہ بازیان اور اختلافات در اختلافات شروع ہو گئے اور پھر تعجب یہ ہے۔ کہ ان فرقون کے بھی آگے مختلف فرقے بنتے جلتے ہین۔ اور آپس مین ایکد وسرے کو بہت برُے الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ اور ضخیم کتابین صرف آپس کے ذاتی حملون پر لکھ رہے ہین۔ جس مذہب کی بنیاد روحانیت پر نہین ہوتی۔ اور صرف ایک سوسائیٹی کے طور پر دنیادی فرقہ ہوتا ہے۔ اس کا انجام یہی ہو سکتا ہے۔ آج کل گروکل کے ایک افسر صاحب نے ایک بڑی کتاب اپنے ایک مخالف آریہ کے جواب مین لکھی ہے۔ جس کا پڑھنا اس لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ آریہ لیڈر آپس مین ایک دوسرے پر کس قدر حسن ظن رکھتے ہین

یادگار پیشگوئی لیکھرام

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کے سچا واقع

ہونے کی تاریخ دراصل تو ایک اسلامی یادگار ہے۔ مگر چونکہ اسلامیون کو سردست ایسے معاملات کی طرف توجہ نہین۔ اس واسطے خود آریہ صاحبان ہی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار ہر سال قائم کر دیا کرتے ہین۔ اور علاوہ سالانہ یادگار کے اور بھی کئی طرح سے یادگارین قائم کی جا چکی ہے مثلاً رسالہ آریہ مسافر وغیرہ ان سب یادگارون کے واسطے آریہ صاحبان کا شکریہ ہے۔ کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامی صداقت کے نشان کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی کوشش مین لگے رہتے ہین۔

پادری فتح مسیح

عیسائی اخبارون کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ پادری فتح مسیح صاحب چھاتی مین پانی بھر جانے کے سبب مر گئے ہیں۔ اور اخبار تحفۂ سرحدیون ان کے مرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تعریف مین یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ اکثر مرزائیون کے ساتھ ان کا تکرار ہا کرتا تھا۔ اس فقرہ کی کسیقدر تشریح کر دینا مناسب ہوگا۔ کہ مرزائیون کے ساتھ پادری فتح مسیح کا تکرار کیا تھا۔ اور اس تشریح کے ذیل مین سب سے اول یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور پیشگوئیوں کا تذکرہ سن کر ایک دفعہ پادری فتح مسیح نے بھی یہ دعوے کیا تھا کہ مجھے الہامات ہوتے ہین۔ لیکن ان کے افسر پادری صاحب نے جو انگریز تھے صاف کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے۔ ہمارے مذہب مین کسیکو ملہم نہین مانا جاتا اور نہ ہم اس بات کو مانتے ہین۔ کہ اب کسی کو الہام ہو سکتا ہے بلکہ مذہب عیسوی کے رُو سے الہام کا دروازہ بالکل بند ہے۔ غالباً اُس انگریز پادری صاحب نے علیحدگی مین پادری فتح مسیح کو کوئی ڈانٹ بتلائی ہوگی۔ کہ اس دن کے بعد پھر انہون نے الہام کا نام نہین لیا۔ یہان تک کہ جس شخص کے مقابلہ مین یہ الہامی دعوی کیا تھا اس کے دیکھتے دیکھتے ہی قبر مین جا پڑے۔ اور عیسائی اخبارون کو اس حسرت کا موقعہ دے گئے۔ کہ وے ابھی تو پچاس برس کی عمر بھی نہ تھی کہ اس جہان کو چھوڑ گئے۔ ایک دفعہ پادری صاحب کی تحریک پر ایک بڑے جلسے مین عیسائیون نے حضرت اقدس مسیح موعود کو کہا کہ اگر آپ کو الہام ہوتے ہین۔ تو ہم ایک بند لفافے مین کچھ مضمون رکھتے ہین۔ آپ بتلا دین۔ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مین بتلاؤن گا۔ مگر پادری صاحبان کو حوصلہ نہ پڑا۔ اور اس واسطے وہ اس امتحان سے خود ہی باز آئے۔ رسالہ نور القرآن کا حصہ دوم بھی پادری صاحب ہی کے چند سوالات کے جوابات مین لکھا گیا تھا اور جب وہ رسالہ پادری صاحب کو بھیجا گیا۔ تو دندان شکن جواب دیکھ کر جب سوچا۔ کہ اب اس کا جواب لکھنا ناممکن ہے۔ تو نہایت تنگ ظرفی کے ساتھ سارے رسالے کو سیاہی کے ساتھ ملوث کر کے واپس کر بھیجا۔

بڑے گرجے مین جنگ

اخبار نور افشان ۲۴ اکتوبر کے پرچہ مین یورپ کے آزاد خیالون کے ہاتھون جو صدمہ عیسوئیت کو پہنچ رہا ہے۔ اس پر گریہ و زاری کرتا ہوا لکھتا ہے۔

”تمام یورپ مین سے فرانس ایک ملک ہے جس مین دہریون اور آزاد خیالون کا بڑا زور رہتا ہے۔ ایسا کہ ملک کو مذہب سے بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے ۱۱ ستمبر کو فرانس کے شہر مدلنز مین نئے بشپ کے جس کو پوپ نے حال ہی مین مقرر کیا تھا۔ شہر مین داخل ہونے کی تقریب پر ایک سخت بغاوت نمایان ہوئی۔ رومن کیتھولکون نے اس نئے بشپ کا بڑی شان و شوکت اور ادب کے ساتھ نہایت مفرورہ سے خیر مقدم کیا۔ بہت سے لوگ سٹیشن سے کیتھڈرل تک اس کے ہمراہ تھے مگر فرانس کے آزاد خیال والون نے ایک جتھا بنا کر بشپ صاحب مذکور کا خوب تمسخر اڑایا اور اس پر تالیان بجائیں اکثر آزاد خیال والون نے یہی چاہا۔ کہ بشپ صاحب کی گاڑی کو اُلٹ دین۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ ان کی گاڑی کے گرد رومن کیتھولکون کا ایک بڑی مضبوط باڈی گارڈ تھی۔ لوگون کے بڑے نعرون اور خوشی کے شور کے ساتھ بشپ صاحب کیتھڈرل مین رونق افروز ہوئے یہان پر ایک بڑی جماعت آپ کی منتظر تھی۔ داخل ہوتے ہی دروازے بند کر لئے گئے اور آزاد خیال والون نے گرجے کو باہر سے محصور کر لیا۔ پہلے تو وہ سب باغیانہ نعرے مارتے اور مغویانہ گیت گاتے رہے۔ مگر آخر کار انہون نے کیتھڈرل کے ایک پہلو کا دروازہ توڑ ہی لیا اور اندر گھس گئے جانبین مین خوب لڑائی ہوگی اور بہتون کے سر پھوٹے تاوقتیکہ سپاہیون نے امن قائم کیا۔ کیتھڈرل کے چارون طرف سوار حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے اور کل رسم بہ امن و امان ختم ہوئی۔“

دراصل اس ساری خرابی کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ اگر یسوع جیسا مثلث خدا یورپ کے لکھے پڑھون کے آگے پیش نہ کیا جاتا تو وہ خدا کے منکر ہی کیون ہوتے۔

بیاد سنوری

درس قرآن

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

فتح مکہ | اس سورہ شریف میں اذا جاء نصر اللہ والفتح میں لفظ ... فتح سے مراد فتح مکہ ہے فتح مکہ کو فتح الفتوح ہی کہتے ہیں کیونکہ یہ فتح تمام اسلامی فتوحات کی ابتدا تھی۔ فتح مکہ کا واقعہ اسطرح سے کہ ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رویا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ اور سر منڈاتے ہیں اور بال کتر واتے ہیں۔ جیسا کہ مکہ معظمہ میں سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس بشارت کا ملنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ انبیا علیہم السلام کی سنت ہی کہ وہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لاکر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے پورا ہو جانے پر یقین کرکے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں اسیطرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رویا کی سچائی پر یقین کرکے سفر مکہ کی تیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کیواسطے کوشش کیوں کیجاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے ہر حال پورا ہوگا۔ ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے کہ مثلاً منقہ کے وقت آپ نے لیڈر کیوں کھڑا کیا اور شادی کے موقع پر آپ نے خط وکتابت وغیرہ کوششوں میں کیوں حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہیں۔ جنکی کتب میں انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔ مسلمانوں کیواسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے اور عیسائیوں کیواسطے خود یسوع کی بائیبل میں بہت سے ایسے واقعات موجود ہیں۔ یسوع بچہ ہی تھا کہ اسکی جان بچانے کے واسطے اسے خفیہ طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف پڑا۔ تو اسنے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسوت بیچکر تلوار خریدو۔ یسوع مسیح نے پھر زکریا نبی کی تورات کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدھی کا بچہ منگوایا تاکہ اسپر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازم اس حکم کی تعمیل میں دل وجان سے مصروف ہو جاتے ہیں اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلاں معمار یا فلاں مزدور نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ ہے جو سب کا مالک ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے ... اس سے ایک تفہیم سمجھ سکتا ہے کہ ... انجینیئر بادشاہ کا فاکر ... کر لیتا ہے کہ ... محتاج ہے ... تیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائیں گے اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہیگی اور میں کامیاب ہو جاؤنگا اور اس یقین کو سامنے رکھکر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہوسانے کے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اسیطرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھکر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے میں مصروف ہو جانا اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے اگر کسی اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اسمیں کچھ وہم اور وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اسکی طرف متوجہ نہ ہوتا کسکو اللہ تعالیٰ فرماوے کہ تجھے سجدہ دیویں گے اور تیری نسل سے ہوگا تو کیا وہ فکر نہ کرے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوا کہ کفار مکہ جنگ کرنے پر آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان پر نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جسمیں کسی کو ضرر ہو پیشدستی نہ فرماتے تھے۔ آپنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معہ دو اور اصحاب کے اہل مکہ کیطرف بھیجا کہ میں جنگ کیواسطے نہیں آیا۔ صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں۔ اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤنگا۔ حضرت عثمان جب کفار کے پاس پہونچے۔ تو انہوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کرلو اور واپس چلے جاؤ انہوں نے جواب دیا میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا اس قسم کی گفتگو پر قریش نے روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نسبت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسیوقت اسی کفار مسلمانوں پر آکر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپنے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کی قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انہیں کی پیشکردہ سب باتیں مانکر صلح کر لی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے اور ایسی شرطیں مان لیں جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر یہ کہ دوسرے سال آویں۔ وہ تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ اور مسلمانوں کے ہتھیار بند ہوں پھر ایک شرط یہ بھی کی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگکر مدینہ میں چلا آئے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجاوے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو۔ اسوقت مسلمانوں کیطرف ہو جائے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے چنانچہ ایک قبیلہ جسکا نام ... تھا۔ قریش کے عقد وعہد میں ہوا

اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدون اداے رسم مدینہ کو واپس چلے آئے اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کردی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی۔

جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد واپس مدینہ کو تشریف فرما ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد کفار مکہ نے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرایط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہو گئے تھے اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثۃ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بیخوف و خطر و بے نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیاروں سے کی اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے۔ اور انہوں نے اپنے مامن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ خزاعہ صلحنامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا انکے خلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا

نُصِرتَ یا عمرو بن سالم

اُدھر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان اپنے رئیس کو اس بد افعالی کی ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابو سفیان کو یقین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی ابتک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل میں ایک چالاکی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دیجاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی۔ آپ نے ابو سفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپنے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابو سفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک ملکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانب داری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا۔ کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام کی سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور انکی بد ایمانی اور خزاعہ کا بدلہ لینے کیلئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاقی امور کی آپ نے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس جگہ سارہ والے واقعہ کا بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وہ اسطرح سے ہے کہ سارہ نام ایک عورت جو کہ مکہ میں رہتی تھی اور خاندان بنی ہاشم کے زیر سایہ پرورش پایا کرتی تھی ان ایام میں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے واسطے کوچ کی طیاری کی آپ کے پاس مکہ میں آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہوکر مکہ سے بھاگ آئی ہے اُس نے جواب دیا کہ نہیں کہ میں مسلمان ہوکر نہیں آئی بلکہ بات یہ ہے کہ میں اسوقت محتاج ہوں اور آپکا خاندان ہمیشہ میری پرورش کیا کرتا ہے اسواسطے میں آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ مجھے کچھ مالی امداد مل جائے اسپر آنحضرت نے بعض لوگوں کو فرمایا اور انہوں نے اُسکو کچھ کپڑا اور روپیہ وغیرہ دیا جس کے بعد وہ واپس اپنے وطن کو روانہ ہوگئی جب روانہ ہونے لگی تو حاطب نے جو کہ اصحاب میں سے تھا اس کو دس درہم دیئے اور کہا کہ میں تجھے ایک خط دیتا ہوں۔ یہ خط اہل مکہ کو دیدینا۔ اس بات کو اُس نے قبول کیا اور وہ خط بھی لیگئی۔ اس خط میں حاطب نے اہل مکہ کو خبر کی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ عورت ہنوز مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الٰہی خبر ملی کہ وہ ایک خط لیکر گئی ہے۔ چنانچہ آپنے اسیوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معہ عمار اور ایک جماعت کے روانہ کردیا کہ اسکو پکڑکر اُس سے خط لے لیں اور اگر نہ دے تو اُسے ماریں۔ چنانچہ اس جماعت نے اس کو راہ میں جا پکڑا لیکن اس نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ جسپر حضرت علی نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ ہم کو جھوٹ نہیں کہا گیا بذریعہ وحی الٰہی کے خبر ملی ہے خط ضرور تیرے پاس ہے۔ تلوار کے ڈر سے اُس نے خط اپنے سر کے بالوں سے نکالدیا۔ جب خط آگیا اور معلوم ہوا کہ وہ حاطب کی طرف سے ہے تو حاطب بلایا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تونے کیا کیا اُس نے کہا مجھے خدا کی قسم ہے کہ جب سے میں ایمان لایا ہوں کبھی کافر نہیں ہوا۔ بات صرف اتنی ہے کہ مکہ میں میرے قبائل کا کوئی حامی اور خبرگیر نہیں ہے اس خط سے صرف یہ فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا کہ کفار میرے قبائل کو دکھ نہ دیں حضرت عمر نے چاہا کہ حاطب کو قتل کردیں مگر آنحضرت نے منع کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اصحاب بدر پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے [illegible]

جوایک شخص کودین اسلام کی جبہ طرف سے پیہ محبوبہ کررہا ہے - نہیں ایک نہیں آپ جیسے دیسی فدائیوں نے ہزاروں کو تباہ کیا ہے - اور خدا نخواستہ اگر چندے یہی حال رہا تو بہت سے اور فونکو بھی آپ لے ڈوبیں گے - شاباش یہی خدمت دین ہے اور یہ بھی خواہی مسلمانان ہے جو کہ آپ کر رہے ہیں - بیشک جوبات حضرت آدم سے لیکر آجتک کسی نبی کی بھی سمجھ میں نہیں آئی وہ آج مولوی انشاء اللہ صاحب کی سمجھ میں آئی ہے اگر یہ درحقیقت مفید ہوتا تو پہلے تو نبی کریم مخالفین کے اعتراضونکو اکٹھا کرکے اور لکھوا کر مسلمانوں میں عام طور سے شائع کرتے پھر حضرت ابوبکرؓ خلیفۂ اول کو چاہیئے تھا کہ مسیلمہ کذاب کی الفین بالفیل ہزاروں کاپیاں مسلمانوں میں تقسیم کرتے "تاکہ وہ ایک نہوتے مذہب کا جواب دینے کیلئے ہروقت تیار رہیں - اور ایسا ہی حضرت عمرؓ پر لازم تھا کہ فارس کے فتح کرنے ہی جب مذہب زردشتی رکھنے والونکا واسطہ مسلمانوں سے پڑا تھا تو زردشت کی چاروں کتابیں مسلمانوں کو بانٹتے تاکہ وہ ان لوگوں کے زہریلے اثر سے محفوظ رہیں لیکن نہیں ازل سے لیکر اب تک کسی عقلمند آدمی نے ایسا نہیں کیا - کیونکہ کیطرفہ بات سننے سے انسان کے دل پر بہت برا اثر پڑتا ہے آپ کہتے ہیں کہ بیشے اسلئے ان کتابونکو فروخت کرنا چاہا کہ مسلمان انکا جواب دینے کی قوت پیدا کریں مگر سچ پوچھو تو یہی کرتے ... دل میں اسبات کا جوش پیدا ہوگا کہ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دے کیا اسکے لئے عیسائیوں کی مذہبی کتابیں فروخت کرنیوالی دوکانیں نہیں ہیں کہ آپ نے ان باطل سے بھری ہوئی کتابوں کے فروخت کرنیکا ٹھیکہ اٹھایا ہے اور جسکے دلمیں ایسا مادہ ہی نہیں کہ وہ جواب دیسکے تو اسکو ضرورت ہی نہیں کہ وہ ان کتابونکو پڑھے - بلکہ اسکو تو یہ کتابیں پڑھنی بھی نہیں چاہیئں - کیونکہ اسمیں یہ تو مادہ ہی نہیں کہ انکا جواب دے - ہاں اپنا ایمان کھو بیٹھے گا اور آپکی تو نیت بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایک گروہ آپکا کی بدولت دائرہ مذہب اسلام سے خارج ہوجائے - آپ نے اشارۃً تک نہیں کیا کہ یہ کیسی کتابیں ہیں اور مذہب اسلام کے برخلاف ہیں یا موافق اور آیا یہ کتابیں ایسے لوگوں کو خریدنی چاہیئں جو انکے جواب دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا کیا بلکہ آپ نے غریب مسلمانوں کو دھوکا دیکر نہایت پلید کتابیں اور ردی گراں قیمت دینی چاہیں اور ارادہ کیا کہ آپ کے اُمنزہ سے انکا منہ موڑیں سے ابلہ پرور طن تو حہ سے مت گذر اور حضرت مسیح موعود کے مبارک نام کو اپنے اس مقابلہ میں مت لا - تیری کیا طاقت ہے کہ تو اُن کے مقابلہ میں آسکے اور تیرا کیا منہ ہے کہ انکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے - تو پہلے اپنی حالت پر نظر کر کہ تو دھوکے اور فریب سے کفر کو بیچ رہا ہے اور وہ خدا کا برگزیدہ بندہ ہر طرح کے وسیلوں اور رات دن کی کوششوں سے دین اسلام کو پھر دوبارہ زندہ کرنے کی تدبیر میں عمل میں لا رہا ہے اور اسکے ادنےٰ غلاموں نے وہ وہ اسلام کی خدمتیں کی ہیں کہ مخالف بھی قائل ہیں - کیا تجھکو ریویو آف ریلیجنز کی خدمات معلوم نہیں - کیا الحکم اور بدر تیری نظروں سے پوشیدہ ہیں - اور ان کے علاوہ مختلف رسالے اور سینکڑوں کتابیں جو اس جماعت کی طرف سے نکل رہی ہیں کیا انکا تجھکو علم نہیں - کیا بات ہے کہ تو اے میرے لائق مہربان اپنی زبان پر ان لوگوں کا نام لاتا ہی جو کہ اسلام کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور جنہوں نے وہ کتابیں صرف اس لئے پڑھیں کہ تا انکا جواب دیں - انہوں نے وہ کتابیں بیچکر تیری طرح سے دام کھرے نہیں کئے بلکہ مول لی ہیں صرف اسلئے کہ انکا جواب دیں بلکہ جواب دیا ہی اور ایسا دیا ہے کہ مخالف عش عش کر اٹھے ہیں میرے لائق مہربان کیا تو نہیں سمجھتا کہ تو تو ینابیع الاسلام کو گراں قیمت بیچ رہا ہے اور حضرت مسیح موعود اسکا جواب لکھتے ہیں اور سینکڑوں انسانوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں تو خود ہی انصاف سے بتا کہ اس صورت میں تو خدمت اسلام کر رہا ہے یا وہ - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ چاند پہ خاک ڈالنے چاند نہیں چھپتا بلکہ خاک الٹی منہ پر پڑتی ہے - پس تو بھی ڈر تا ایسا نہو کہ ایک غیبی ہاتھ تجھکو ذلیل و خوار نکردے - دشمنوں کی ناپاک اور نجس کتابیں مسلمانوں تک پہنچانا اور کوشش سے مہیا کرنا خواہ یہ چند پیسوں کے ہی لئے کیوں نہو کوئی بہادری کا کام نہیں بلکہ قابل نفرین کام ہے - کچھ ہمت تھی تو کوئی نیک کام کرکے دکھایا ہوتا - ورنہ یونہیں بیفائدہ نوک جھونک سے کیا فائدہ - کیا مرزا صاحب نے یا اُن کے مریدین نے کبھی کوئی اشتہار دیا ہی کہ میور صاحب کی یا پادری سکاٹس صاحب کی فلان کتاب اس رعایتی قیمت پر ہم فروخت کرتے ہیں - نہیں اور ہرگز نہیں - اور یہ انکی شان کے ہی برخلاف نہیں بلکہ مذہب عقیدہ کے ہی برخلاف ہی - تو پھر آپ کیوں بغیر کسی سوچے سمجھے کے انکو اپنے میں شامل کرنا چاہتے ہیں - مولوی انشاء اللہ صاحب خود اپنے ہمشرب اور ہمارے مخالف مولویوں سے ہی دریافت کرو کہ وہ اس کی نسبت کیا کہتے ہیں - انکا عقیدہ تو یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ بیٹھنے والا اور انکی کتابیں پڑھنے والا بھی اور بیچنے والا بھی کافر ہے - اب میں صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ ایک خدا کیطرف سے ذلت ہے جو آپ پر نازل ہوئی ہے - ہاں آپ لاکھ اس دھبہ کو مٹانا چاہیں مگر ممکن نہیں لوگ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ آپ نے کیا ہے - اب مہربانی کرکے ہشیار ہوجاؤ اور ایک بات اپنے دل کے کانوں سے سنو اور اسپر غور کرو - کیا آپکو یاد نہیں کہ ایک دفعہ آپنے رسالہ میگزین کی یورپ امریکا میں اشاعت کے لئے کوشش کی تھی اور جب اہل حدیث وغیرہ نے مخالفت کی تو ڈر کے مارے کوئی حیلہ تراشنا چاہا جس سے آپ کی عزت میں بھی کوئی فرق نہ آئے اور قطع تعلق بھی ہوجائے - آخر سوچ سوچ کر یہ بات نکالی کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا ذکر اُس خیالی رسالہ میں بسبیل تذکرہ بھی نہ آوے - اور نہ اُنکے عقائد اُس رسالہ میں درج ہوں - کیا آپ کو پہلے اس کا خیال نہ تہا یا آپکو بذریعہ خطوط کے یہ بات بار بار ذہن نشین نہ کری گئی تھی - مگر آپکو تو ایک بہانہ چاہیئے تھا - کیا آپ نہیں سمجھ سکتی تھی کہ اگر ایک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی خصوصیتیں جو عام مسلمان انکو دیتے ہیں پیش کرتا - اور انکے خدا ہونیکا دعوی کرتا تو اسوقت بسبیل تذکرہ یہ بات بھی نہ آتی کہ ہرگز ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے بلکہ سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں - اور یہ کہ وہ مردونکو زندہ نہیں کرتے تھے - تو کیا یہ مرزا صاحب کا عقیدہ نہیں اور کیا آپ لوگ اسکے برخلاف نہیں - اور یہ کہ اسلام کو دوسرے مذہبوں پر ایک یہ فضیلت ہے کہ اسمیں ہروقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جنپر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے کیا یہ آپ لوگوں کے برخلاف عقیدہ نہیں - تو کسطرح ایڈیٹر آپکی خواہشوں کی مطابق اپنے ضمیر کے برخلاف لکھ سکتا تھا اور کیا اگر وہ لکھتا تو وہ ایک فریب اور دھوکا نہ ہوتا - پھر ایسا رسالہ جو دھوکے اور فریب سے پر ہو کسطرح غیر اقوام کے روبرو پیش ہوسکتا تھا اور خود ایڈیٹر کسطرح اُنکو نباہ سکتا تھا - بات یہ ہے کہ یہ آپکو معلوم تھا اور آپنے بیفائدہ ظاہر کیا کہ آپکو یہ خیال ہی نہیں آیا - اور آپ سے درخواست ہی کس نے کی تھی - خود آپنے ہی تو سلسلہ جنبانی کی تھی پھر یہ بھی آپکو یاد ہوگا کہ اُسوقت آپکو یہ جواب حضرت صاحب کی منظوری سے دیا گیا تھا - کہ اب اسلام ایک مردہ ہے اور بہت سے گندے خیالات ملکر وہ اس قابل نہیں رہا کہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے مگر وہ اسلام جو نبی کریم کا مذہب تھا اور تمام آئمہ کرام کا مذہب تھا وہ ایک زندہ مذہب ہے - ایک ہی زندہ مذہب ہے اور اب خداتعالیٰ اپنے مسیح کے ذریعہ پھر اوسی پھیلانا چاہتا ہے آپنے وہ اوپر کا جواب سنکر یہ سمجھا کہ موجودہ زنگ آلود ایک پھیکا رنگ ہی اور اسلام ایک مردہ مذہب ہوچکا ہے - بہت کچھ سخت سست کہا اور کل مسلمانوں کو اکسایا کہ اور اس پاک سلسلہ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہ صرف اسلئے تھا کہ بعض خودغرضیوں کی وجہ سے آپ ایسا کرنے پر مجبور تھے + آپنے شاید اُس فقرہ کا جو آپکو لکھا گیا تھا مطلب نہ سمجھا - بلکہ غالب خیال یہ ہے کہ جان بوجھکر پبلک کو دھوکا دینا چاہا جیسا کہ آپکی تحریر سے ثابت ہوتا ہے - اور آپنے لوگونپر ظاہر کیا کہ یہ لوگ اسلام کو ہی ایک مردہ مذہب سمجھتے ہیں حالانکہ ہم ہی تو اسکو زندہ سمجھتے ہیں - ہم وحی کے قائل ہیں ہم پیشگوئیوں کے قائل ہیں ہم اسکے قائل ہیں کہ نبی کریمؐ سے بڑھکر اور کوئی شخص نہوا نہوگا نہ تو علوم دینیہ میں کامل نہ عمل میں کامل نہ خدا سے ایسا تعلق رکھنے والا بلکہ سب لوگ اُس سے کمتر درجہ کے ہیں - اور برخلاف اسکے آپ لوگ حضرت عیسیٰ کو وہ خصوصیات عطا فرماتے ہیں جو خدا کے لئے ہی لازم ہیں مثلاً مردونکو زندہ کرنا - اور جانور بنانا حالانکہ اس سے توحید میں فرق آتا ہے اور نبی کریم کی ہتک ہوتی ہے - اب سچ بتاؤ کہ ہم زندہ اسلام کے قائل ہیں یا آپ - اگر پہلے کچھ آپ کو شک ہوسکتا تھا تو اب تو یقین ہونا چاہیئے کہ اب اسلام یہ موجودہ اسلام ایک مردہ مذہب ہے - اور خدا نئے سرے سے اسکو درست کرنا چاہتا ہے - اور اب دم عیسیٰ سے اسمیں دوبارہ روح پھونکی جائیگی اور یہ اسلئے کہ مسلمانوں کے سرگروہ - مسلمانوں کی بڑی بڑی دعووں والے مولوی خود کفر فروشی پر آمادہ ہوگئے ہیں سچ ہے چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی - جب خود ریفارمر کا ہی خمیر بگڑ جائے تو کیوں ہر ایک کا دل کھٹا نہو اے ایڈیٹر ... سچ بتا کہ کیا اب بھی اس موجودہ اسلام کا مردہ ہونا تجھ پر ثابت نہیں - تیری آنکھیں کیوں بند ہیں ذرا آنکھ کھول تا تجھکو کچھ نظر آوے تعصب کی اندھی عینکیں لگا کر مت دیکھ - دل کے آئینہ کو صاف کر اور نور کی روشنی کا عکس اسپر ڈال تا تیری آنکھیں کھل جائیں اور تیرے اردگرد سے تاریکی کا فور ہوجائے - اسلام مرچکا اور یقیناً مرچکا اور وہ دوبارہ زندہ ہونیکو ہے - تو نے قوم کو دھوکا دیکر خدا کے برگزیدہ سے بدظن کرنا چاہا مگر خدا کے ارادے پورے ہوکر رہتے ہیں اور انکی باتیں کبھی رد نہیں جاتیں - تو نے نہ سمجھا مسلمانونکو فریب دیا تا وہ ہدایت کی راہ نہ پاسکیں اور تو نے خدا کے مامور کو ذلیل کرنا چاہا مگر خدا اسکو فرماتا ہے انی مھین من اراد اھانتک - پھر کسطرح تو اپنی کوشش میں کامیاب ... خواہ دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے زمین و آسمان ٹل جائیں لیکن یہ خدا کا نبی ناکام نہیں ہوگا اسکی مخالفت کرنیوالے تباہ ہونگے برباد ہونگے ذلیل و خوار ہونگے اور اس دنیا سے نامراد جائینگے مگر یہ سلسلہ لگایا ہوا درخت بڑھیگا اور سرسبز ہوگا یہانتک کہ تمام دنیا اسکی ...

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کسطرح ملسکتا ہے
اسکی یہ صورت ہے جو صاحبان اب تک اس اخبار کے
خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایکسال
کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگواویں
ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۱۹۰۷ء کا چندہ
شمار ہوگا۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار
ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر سنہ ۱۹۰۶ء
تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب
بلاقیمت ہونگے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت
نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے
لیکر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے
رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے
فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی عنہ مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

رعایتی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۴
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۹	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	[illegible]	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	/۲

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے۔ بعد کا کوئی حساب نہیں۔
(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸/ فی صدی لیا جاوے گا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸/ اجرت کے وصول ہونی چاہیے۔
(۳) مینجر کا اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بندکر دے اور باقی واپس کر دے۔

رمضان شریف میں رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف میں رعایتی قیمت ۱۲/ عہ جلد کی

قیمت ۱۲/

درثمین (مکمل)

جسمیں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود
و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام اردو فارسی اور
سب شائع شدہ نظمیں

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸ × ۲۲ کے ۱۲
صفحہ کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت
پرنیانی جلدیں بندھ کر طیار ہو گئی ہے
ہم نے احباب کے آرام کے لئے اسمیں ایک یہی
خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی نظموں کے دو حصہ کر کے
انکو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدیئے ہیں جسکا فایدہ یہ ہے کہ جب
کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو میں
شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان آگے کے نمبر لگا کر اسکو
چھپا دینگے اور واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے
جو اسی کتاب میں باسانی لگا سکیں گے اسطرح سے
انکی کتاب مکمل ہوتی جائیگی اور ضائع ہونے سے بچ جائیگی
قیمت مع جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ ۱/ خریدار
رمضان شریف میں ۶/ اور بے جلد کے ۴/

ملنے کا پتہ
دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری
جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے
یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا
ہوں انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے
خط و کتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ
نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے
اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا
ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا اندک خرچ
دوا سے کر لیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار
تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان
بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب
روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے
مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر
محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ
بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان
میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن
تخمیناً ۳ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول
فی من پختہ مبلغ ۳۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۲۰ روپے مبلغ
عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے
بیلنے کا دیپیڑ لنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرماوینگے۔ لہذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزہ دار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کرین اور اوپر پاؤ بھر دودھ پی لیا کرین۔ تو بہ نسبت اور دنوں کے انہین بفضلہ بہت زیادہ مفید ہوگی۔ بہر حال روزہ دار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہین۔ ان دنوں مین خصوصاً اس لئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع اندنوں مین خصوصیّت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی ۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کے از چھپایا گیا

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۳۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۰۶ء

سلسلۂ جدید جلد ۲ — نمبر ۵ — سلسلۂ قدیم جلد ۵ — نمبر ۵

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عہ

معاونین درجہ اول [illegible] جو اخبار کسی ایک کو جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جنکو اخبار کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی سے، غرباء سے جنکی آمد [illegible] ہو، بالکم صرف عام قیمت [illegible]

فی پرچہ [illegible] تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گران سے حساب بعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ……… عہ، افریقہ ……… للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمده از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
زو شده سیراب سیرابی کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکران مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر، نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس ع بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ [illegible] رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت [illegible] استغفر اللہ [illegible] اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ … کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔

نمبر ۴۵ | ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

صادق اور کاذب مین فرق ۔ شریر کی عمارت کی بنیاد ریت پر ہے ۔ اور وہ ایک دن ضرور گریگی لیکن صادق کی بنیاد ایک مستحکم چٹان پر ہے اور خدا اس کا محافظ ہے ۔ دنیا دار ابتلار ہے ۔ اور ہر ایک شخص کو جو کوئی راہ اختیار کرتا ہے ۔ کم و بیش مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن صادق ان تمام ابتلاؤں میں سے نکل کر کامیابی کی مراد پاتا ہے اور کاذب ان مصائب کے نیچے دب کر ہلاک ہو جاتا ہے ۔ جب کوئی شخص مدعی کسی اصلاح کا اٹھتا ہے ۔ تو کچھ لوگ اس کے مخالف ہوتے ہین کچھ موافق ہوتے ہین ۔ کچھ مخالفت کر کے پھر موافق بن جاتے ہین اور کچھ موافقت کر کے پھر مخالفت اختیار کرتے ہین ۔ انبیار کے ساتھ بھی ہمیشہ سے یہی سنۃ اللہ چلی آئی ہے ۔ کہ بعض نے پہلے ہی سے ساتھ دیا ۔ بعض مخالف ہوئے اور مخالفت پر مر گئے ۔ اور بعض مرنے سے پہلے مخالفت سے توبہ کر کے موافقین مین شامل ہو گئے ۔ اور بعض موافقین مین تھے ۔ مگر بدقسمتی سے مرتد ہو گئے ۔ ہر نبی کے زمانہ مین مرتد ہوتے چلے آئے ہین ۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ مین حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ۔ مگر یہ مرتدین جو انبیار کے مقابلہ مین کھڑے ہوئے ہمیشہ خائب خاسر رہے ۔ اور ہلاکت کے گڑھے مین گرتے رہے ۔ اور خدا کے صادق کو کبھی کچھ ضرر نہ پہنچا سکے ۔ اسی قدیم سنۃ اللہ کے مطابق اس زمانہ مین بھی خدا کے صادق بندے کی جماعت مین سے بھی ایک شخص نے ارتداد کا طوق اپنے گلے مین ڈالا ہے ۔ اور اس کا نام ہے ڈاکٹر عبد الحکیم خان ۔ خدا تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے کہ اس زمانہ مین ایک اور شخص نے بھی چند سال سے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا ہے ۔ جو امریکہ مین رہتا ہے اور اس کا نام ڈوئی ہے اور ناظرین اس کے حال سے اچھی طرح واقف ہین اس کی جماعت مین سے بھی ایک شخص اس سے مرتد ہوا ہے اور اس کا نام ڈالی وا ہے ۔ اس جگہ مقابلہ اور موازنہ کے واسطے خدا تعالےٰ نے دو عجیب نظارے ہمارے سامنے پیش کر دئے ہین ۔ ایک طرف حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا ہے ۔ ایک بڑی جماعت تین چار لاکھ کی آپ کی پیرو ہے ۔ ان مین سے عبد الحکیم خان مرتد ہوا ہے اور مخالفت مین بہت کچھ ہاتھ پاؤن مار رہا ہے ۔ اور پیچ و تاب کھا رہا ہے اور اپنا روپیہ بھی صرف کر رہا ہے مگر آج تک اسکی مخالفت کا کوئی اثر اس جماعت پر اگر پڑا ہے تو یہ ہے کہ بعض اشخاص نے صرف اس کی مخالفت کی تحریک سے سلسلہ احمدیّہ کی طرف توجہ کی اور اس کو حق پر پاکر ایمان لا ئے ۔ دوسری طرف ڈوئی نے الیاس ہونے کا دعوےٰ کیا ہے ۔ حضرت نے اس کو کاذب دیکھ کر مقابلہ دعا میں اپنے سامنے بلایا دو دفعہ اشتہار دیا اور لکھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آئے گا تب بھی تباہ ہوگا ۔ ڈوئی نے دس پندرہ ہزار مرید بنائے ۔ ایک بڑا شہر بنایا ۔ لاکھوں روپے کے مکان بنائے ۔ بڑی بھاری جائداد پیدا کی ۔ شاہزادوں اور نوابون کی طرح اپنی رہائش اختیار کی ۔ اس کا ایک مرید ڈالی وا نام اس سے مرتد ہوا ۔ ڈالی وا نے اس کے ہزار ہا مریدین کو ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا ۔ عہدہ نبوت سے ڈوئی کو علیحدہ کر دیا ۔ ڈوئی کے اپنے بنائے ہوئے شہر سے بیدخل کر دیا اور خود اس شہر پر قابض ہو گیا اور ڈوئی فالج زدہ خراب خستہ تباہ حالت مین نہایت مایوسی کے ساتھ روتا ہوا وہان سے چلا گیا ۔ یہ ہے انجام کاذب کا اور یہ ہے فرق مابین صادق کے اور کاذب کے کوئی ہے جو اس پر انصاف کی نگاہ سے فکر کرے

تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ خارج ہو گیا ہے ۔ عدالت نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ شہر صیہون کے لوگوں کا اختیار ہے ۔ کہ بذریعہ پرچی ڈالنے کے جس کو چاہین اپنا دینی افسر مقرر کرین ۔ ایک جگہ پر رائے دہندون کو جمع کیا گیا ۔ پرچیان ڈالی گئیں ۔ ڈوئی بھی وہان جا بیٹھا ۔ کہ شاید اس کے پرانے مرید اس کے مونہہ کا لحاظ کرین گے ۔ مگر کسی نے پرواہ نہ کی اور بکثرت رائے کے ساتھ والی وا شہر کا حاکم اور سردار مانا گیا اور ڈوئی بیدخل اور بے اختیار گردانا گیا ۔ اتنے بڑے شہر مین جہان ہزارون اس کے مرید تھے ۔ کوئی بیس پچیس آدمی اس کے ساتھ تھے ۔ باقی سب برگشتہ ہو گئے ۔ یہ ہے انجام کاذب کا ۔ لیکن اس کے بالمقابل ڈاکٹر مرتد کی کوششوں کو دیکھو ۔ کتابون کے چھاپنے کو دیکھو ۔ پیسہ اخبار جیسے اخبار کا اس کا ساتھ دینا دیکھنا ۔ انہوں کا اس کا طرفدار بننا دیکھو ۔ باوجود ان سب باتون کے خدا کے مرسل کو ایک ذرہ برابر نقصان نہین پہنچا سکا ۔ بلکہ دن بدن تعداد مریدین مین ترقی ہے جس دولت اور روپیہ کے خیال نے عبد الحکیم کو حسد کے جہنم مین گرا رکھا ہے وہ بہی زیادہ سے زیادہ خود بخود کھنچی چلی آتی ہے اور یاتیک من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پوری کر رہی ہے ۔

شہر سے نکالا جانے کے بعد ڈوئی نے ارادہ کیا ہے ۔ کہ وہ ایک اور ملک کو چلا جائے ۔ جس کا نام میکسیکو ہے اور اپنے باقیماندہ چند ایک مریدون سے نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ درخواست کی ہے ۔ کہ وہ اس کو روپے کی امداد دین ۔ ڈوئی کی بیوی اور اس کا بیٹا بھی اس سے علیحدہ ہو گئے اور اب ڈوئی اپنی بیوی پر الزام لگاتا ہے ۔ کہ اس کے اخلاق اچھے نہ تھے ۔ اور مجھے ہمیشہ تکلیف دیا کرتی تھی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۰۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ ینصرکم اللہ فی دینہ
ترجمہ۔ خدا اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا

۲۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں۔ اور ایک اور شخص میرے پاس ہے تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا

آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہوا۔ کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے۔ اور کھٹکھٹاتا ہے جب میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے۔ جس کا نام میراں بخش ہے اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے۔ مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین پر پھیلاویگا۔ اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر مغرور یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے۔ خدا اس کو توفیق بیعت دیگا۔

اور پھر الہام ہوا۔ لاتخف ان اللہ معنا۔
گویا میں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے۔

۷۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ آج رات لنگر خانہ کے اخراجات کی نسبت میں قریباً ۱۱ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات کر رہا تھا کہ اب خرچ ماہواری لنگر خانہ کا پندرہ سو ۱۵۰۰ سے بھی بڑھ گیا ہے کیا قرضہ لے لیں۔ پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فایدہ۔ کیونکہ دو ہزار روپیہ بھی لے لیں۔ تو ایک ماہ میں خرچ ہو جائیں گے اس کے بعد میں سو گیا صبح نماز کے بعد الہام ہوا

اَتَقْنَطُ مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ الّذی یربّیکم فی الارحام۔

ترجمہ۔ کیا تو خدا کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے۔ وہ خدا جو تمہیں رحموں میں پرورش کرتا ہے۔

شیخ مسیح اللہ صاحب باورچی ساکن شاہ جہان پور ۱۱۔ نومبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ستر اسی کی عمر میں فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب مرحوم مدت تک انگریزوں کی خانسامہ گیری کرنے کے بعد بالآخر قادیان میں آکر بیٹھ گئے تھے۔ چند سال مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ میں ملازم رہے۔ اور آجکل گوشت روٹی کی دوکان کرتے تھے۔ آپ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالے مغفرت کرے۔ شیخ صاحب کا ایک چھوٹا سا بچہ یتیم چھوڑ گئے۔ جو مدرسے سے وظیفہ پاتا ہے۔ خدا اس کا محافظ ہو اور شیخ صاحب کے دیگر پسماندگان کو بھی صبر جمیل عطا کرے۔

اس ہفتہ میں میاں معراج الدین صاحب سید فضل شاہ صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کی لاگ بک جناب انسپکٹر صاحب لکھکر ارسال فرما دی ہے مدرسہ کی ترقی کی ترقی تعلیمی اور وسعت مکانات اور انتظام وغیرہ پر آپ نے بہت

ڈائری

القول الطیب

۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ حیدرآباد سے ایک صاحب عابدحسین نام کا خط تجدید بیعت کے واسطے حضرت کی خدمت مین پونچا۔ حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا۔ کہ آپ کی جدید بیعت منظور ہے۔ آیندہ استقامت رکھین۔ اور خداتعالے سے استقامت کے لیے دعا کرتے رہین۔ مرزا غلام احمدؐ

چونکہ سائل کی درخواست ہے۔ کہ ان کا خط بھی اخبار مین درج کیا جائے۔ اس واسطے وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ السلام وعلیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔ ماہ صفر ۱۳۲۲ھ مین خاکسار اور ڈاکٹر ظہور اللہ احمد صاحب دکن سے دارالامان قادیان مین حاضر ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ لیکن بہ سبب بعض وجوہات پھر یہ عاجز مخمصہ مین پڑگیا اور عجیب شبہات دل مین آنے لگے۔ لیکن تقدیراً میں آپ کو امام مفترض الطاعۃ مان چکا ہون۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا۔ کہ مین اپنے نامہذب مذہب شیعگی مین لوٹ جاؤن۔ میری طبعیت نے پھر پلٹا کہایا۔ اور مین پہر آپ کے دست مسیحیت پر توبہ کرتا ہون۔ کہ آیندہ تاجرگ آپ کی شرائط بیعت کا پابند رہون گا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون۔ جن میں مین گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتاہوں۔ کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہین۔ آمین

اے مسیح حق اب میں نے توبہ کرلی۔ کیا آپ میرے اس اقرار کے جواب مین دستخطی تحریری معافی نامہ مرحمت فرمائینگے۔ کہ مین آپ کی مطابعت مین عملاً نمونہ بنکر ضالین سے علیحدہ ہو جاؤن۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ فقط

ازلی خاکسار عابد حسین

پتہ۔ عابد حسین مختار عام فاطمہ بگیم ولیکمہ کوشٹ گاؤن تعلقہ وردوال راجورہ ضلع بیدربراہ پوسٹ گنگاکہڑ برینچ آفس پرنجی نظام حیدرآباد

۵ رنومبر ۱۹۰۶ء۔ اس امر کا ذکر تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہوسکتا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہی درست ہے کہ کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہوسکتا ایک حدیث مین آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا تہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہین پر ایسا مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہین ہے حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا کی بات بڑے علم اور فہم کی ہے اور وہ اصل حقیقت سے آگاہ تہین۔ کہ خداتعالے نے سلسلہ مکالمات اور مخاطبات کو تو بند نہین کر دیا۔ البتہ کوئی شریعت آنحضرت کے بعد نہین اور نہ کوئی شخص ہوسکتا ہے۔ کہ آنحضرت کی وساطت کے سوا براہ راست خداتعلے کا قرب حاصل کرسکے۔

گوشت خوری

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک ہندو کے ساتھ گوشت خوری کے متعلق اپنی گفتگو کا ذکر کیا حضرۃ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالے کے فعل سے استدلال کرنا چاہیئے۔ دنیا مین جیسا کہ ہزارون نباتات ہین اور مختلف ضرورتون کیواسطے انسان کی خدمت کے واسطے کارآمد ہین۔ ایسا ہی ہزارہا جانور بھی ہین۔ جوکہ انسان کی بہت سی ضرورتون کے واسطے کارآمد ہوتے ہین۔ اور ضرورتاً ہندو لوگ بھی استعمال کرتے ہین۔ بیماری کیوقت مچھلی کا تیل پیتے ہین۔ علاوہ ازین گوشت خور قومین ہمیشہ فاتح رہی ہین۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا۔ کہ راول پنڈی مین ایک ہندو ہماری خاطر خربوزے لایا اور ان کو تراش کر اور صاف کرکر اور مصری لگاکر ہمارے آگے رکہا اور گوشت خوری کے مسئلہ کو پیش کیا۔ مین نے کہا کہ ہم تو گوشت نہین کہاتے جیسا کہ ہم گھاس بھی نہین کھاتے۔ دیکہو ہم خربوزہ بھی نہین کھاتے کیونکہ اگر ہم خربوزہ کہانے والے ہوتے تو تم کو یہ کاٹ چھانٹ نہ کرنی پڑتی۔ کچھہ تم نے اوپر سے کاٹ کر پھینک دیا اور کچھہ اندر سے نکال کر پھینک دیا۔ پہر جو درمیان مین رہا۔ اُس پر بہی مصری لگائی اور ایک مرکب مصنفی چیز بناکر ہمارے آگے رکہی اس مرکب کو ہم کہاتے ہین۔ ایسا ہی انسان گوشت خور بہی نہین۔ بلکہ ایک معجون مرکب کو کہاتا ہے۔ جو گہی ایک مصالحجات اور گہی اور گوشت وغیرہ سے ملکر بنتا ہے۔ میر صاحب ناصر نواب نے فرمایا۔ کہ اگر گوشت خوری گناہ ہوتا۔ تو ہزارون لاکہون بھیڑ بکریاں جوکہ ذبح کی جاتی ہین ان کے سبب سے خداتعالے کی ناراضگی انسان پر وارد ہوتی۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی بادشاہ یا قوم نے کسی دوسری قوم پر ظلم کیا اور بہ سبب ظلم کے ان کو یا ان کے بچون کو قتل کیا تو خداتعالی کا عذاب ضرور اُنپر نازل ہوا اور خدا نے اُس سلطنت اور قوم کو ہلاک کردیا۔ لیکن ہمیشہ سے جانور ذبح کئے جاتے ہین۔ جو لاکہون کروڑون ہوتے ہین اور خود اُن قومون کے درمیان ہوتے ہین جوکہ فاتح قومین ہین۔ اور اسوجہ سے اُنپر کوئی عذاب نازل نہین ہوتا۔

فرمایا۔ خداتعالے کے تام بے نیازی کے بھی ہین اور وہ رحم بھی کرنیوالا ہے لیکن میرا عقیدہ یہی ہے کہ اس کی رحمت غالب ہے انسان کو چاہیئے کہ دعا مین مصروف رہے آخر کار اس کی رحمت دستگیری کرتی ہے

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوۃ کی خدمت مین التماس ہے کہ حسب معمول عیدیا کم وبیش جیسی خدا نے توفیق دی ہو عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آجکل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین جنکے اظہار کی ضرورت نہین قوم خود سمجھتی ہے اور امید کیجاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پہر بخیریت عید میں شمولیت نصیب ہو انہیں شکریتہً دینا چندان مشکل نہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ بی۔ اے
ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بدر خواتین

اصلاح طلب رسمین مُدتون سے اس خیال نے دل مین ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے - اور مین چاہتی ہون - کہ نمبروار اصلاح طلب رسمین لکہہ کر اپنے محترم بدر اور ناظرین بدر کی خدمت بابرکت مین پیش کرون -

منگنی اِس بربادکن رسم نے یہانتک زور پکڑا ہوا ہے - کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے اسی وقت ان کی اپنے قریبی رشتہ دارون کے ہان نسبت کر دی جاتی ہے - ہائے اُسوقت منگنی کرنی کہان تک قطع رحمی ہے - جب کہ دونوں انجان بچے جوان ہوکر مختلف طبیعت کے ہو جاوین مثلاً ایک صالح ہے - تو دوسرا فاسق - ایک تعلیم یافتہ دوسرا اَن پڑھ - ایک نیک دوسرا بد - پہران دونوں کو ایک ہی رشتے مین جکڑنا ظلم نہین تو کیا ہے اور وہ رشتہ جو بموجب حکم آلہی خوشنودی کے واسطے کیا گیا تھا - اُلٹا وبال جان ہو جاتا ہے اور بعض اوقات قبل از شادی ہی لڑکا بدچلن ہو جاتا ہے - تو پھر ان کے والدین کے مابین اِس قدر نزاع ہو جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا مُنہہ دیکہنا بھی پسند نہین کرتے اور جب انہیں کوئی ناصح مشفق کہے - کہ بھائی جب آپکا قبل از شادی یہ حال ہے - تو بعد از شادی کیا بنے گی - بہتر ہے کہ اس ناموزون رشتہ کو توڑ دو - جو کہ تمہاری بیٹی کے واسطے بھی موجب عذاب ہے - وہ سمجھدار صاحب یہی جواب دینگے - کہ اب ناک کٹتی ہے بیٹی جائے جہنم مین - جہان تک مین نے غور کیا ہے - اس تباہ کن رسم مین کوئی فائدہ نظر نہین آتا - نقصان ہی نقصان ہین - اس کی موجد ہم جاہل عورتین ہیں - جو پہلے بڑے چاؤ سے منگنی کرتی ہین - اور پھر اپنے جگر گوشون کو مصیبت مین ڈالکر فرماتی ہین - اپنی بدقسمتی کسی کا کیا قصور ؎

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر

دوسری طرح منگنی ہم زمیندارون مین کی جاتی ہے جو کہ اس سے بھی بڑھ کر قابل بیان ہے - کہ جب لڑکیاں جوان ہوتی ہین - زمیندار لوگ حجامون اور مراسیون کو اُن کے واسطے رشتہ تلاش کرنے کو گرد نواح کے گاؤن مین بھیجتے ہین - جہاں ان کو ان کی مرضی کے مطابق رشتہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس جگہ ان کا جی چاہا - جس نے اچھی طرح خاطر تواضع کی اور روپیون سے مٹھی گرم کر دی وہین بے سوچے سمجھے رشتہ کر آتے - اگر لڑکی بیس برس کی ہوئی - تو دس برس کے لڑکے سے منسوب کر دی اکثر اوقات ہزارہا نقص نکل آتے ہین - جس کا بڑا بھاری سبب یہ ہے - کہ ان کو کوئی دلی ہمدردی تو ہوتی نہیں - اور نہ ہی ان مین اتنی سمجھ ہوتی ہے - کہ لڑکے کے چال چلن وغیرہ کی اچھی طرح غور پرداخت کر سکیں وہ بے سوچے سمجھے لڑکے کو مصری کہلاتے ہین (جو کہ ایک بدعت ہے - منگنی کے وقت لڑکے کو کہلائی جاتی ہے) آتے ہی مبارک سلامت شروع ہو جاتی ہے پہر شادی کی تیاریان سرگرمیون سے ہونے لگتی ہے عقلمند والدین اس دن اپنے داماد نیک بنا دیتے ملتے ہین جب کہ برات آکر نکاح ہو جاتا ہے - والدین کا فرض منصبی تہا - کہ پہلے لڑکے کے عادات و اطوار کو دیکہتے بہالتے - پہر شادی کا نام لیتے - صاحبو! کیا آپ کی غیرت اور حمیت گوارا کرتی ہے - کہ ایک پیسہ کا پیالہ اور دو پیسہ کی ہنڈیا تو بڑی ٹہوک بجا کر لو اور ساری عمر کا رشتہ کمینون کے کہنے پر کچے دہاگے سے باندھو - مین دست بستہ احمدی جماعت کی خدمت مین عرض کرنے کی جُرأت کرتی ہون کہ منگنی کی لغو رسم کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاوے اور شرع محمدی کے بموجب لڑکے لڑکی کے جوان ہونے پر والدین اپنی مرضی کے مطابق نکاح کر دیا کرین تو بہت سی تکلیفات رفع ہو جائین اور یہ مظلوم فرقہ ہمیشہ کے واسطے دعاگو رہے -

راقمہ یہی احمدی خاتون از گورالی

بلاد اسلامی

شہنشاہ آسٹریا نے اپنی سپاہ کی سالانہ قواعد ملاحظہ کرنے کے لئے بمقام موسٹیر جو دریائے ڈیلاسی کے کنارہ صوبجات بوسنیا و ہرزیگوینیا کے علاقہ مین ہے - دیکہنے کے لئے خود آنے کا ارادہ کیا صوبجات مذکور عہد نامہ برلن کی رُو سے آسٹریا کی نگرانی مین ہین - مگر ان پر سلطان المعظم کی اعلیٰ افسری قائم ہے - اِس حیثیت کو قائم رکھنے کے لئے سلطان نے موقعہ قواعد پر اپنا قائمقام بھیجنا چاہا - تاکہ شہنشاہ آسٹریا جلالت مآب کی افسری ملحوظ رکھ کر نائب کا استقبال کرے - اس خبر کو سن کر شہنشاہ جوزف خاموش ہو گئے اور شرکت قواعد کا ارادہ ملتوی کر کے اپنے نائب کو بھیجنا منظور کیا - سلطان کی اِس حکمت عملی کا ولایتی اخبار دلچسپی سے ذکر کر رہے ہین -

مصطفےٰ کامل پاشا ایڈیٹر اللوا نے ایک زبردست آرٹیکل فرانسیسی اخبار طان مین چھپوایا ہے - جس میں اِس غیور محب الوطن نے مصریون کی پوزیشن صاف صاف ظاہر کر دی ہے - کہ وہ نہ متعصب ہین نہ انگریزون کے دشمن - مگر اپنے ملک اور وطن کی آزادی کے خواستگار ہین - اس ضمن مین مسلمانون کی اتحاد اسلامی کی نسبت لکہا ہے - کہ وہ ایک فرضی خیال ہے - وہی عربستان جہان مذہب اسلام کی ابتدا ہوئی اور جہان کے بڑے راسخ العقیدہ مسلمان ہین - ٹرکی کے خلاف بغاوت کرنے سے نہین باز آتے - مراکش مین ترکی کا مطلق اثر نہین ہے - پھر اور ممالک کے مسلمانون کا کیا ذکر کیا جاوے ہان ہمدردی طبعاً ہے - لیکن وہ نہ اس قابل ہے کہ یورپ کے خلاف مین تیار کر سکے بلکہ جمعیت اسلامی کو بھی اِس سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا - بنابریں یورپ کا مسلمانون سے ڈرنا فضول ہے کہ ٹرکی کے علاوہ کہان کے مسلمان ہین - جن پر وہ اپنا اثر ڈالے ہوئے نہین ہے - فاضل موصوف نے جو کچھ لکہا وہ عین حقیقت ہے اور امید ہے کہ ان کی زبردست تحریر کا خاطر خواہ اثر ہوگا -

ہم اس تحریک کو پسندیدہ اور ضروری خیال کرتے ہین - کہ سرکاری محکمہ ترجمہ اخبارات مین مسلمان بھی ملازم رکھا جائے - تاکہ وہ اسلامی اخبارات کے ضروری مضامین کا ترجمہ پیش کرے - جنھین ہندو مترجم نظر انداز کر دیتے ہین -

ہز آنر سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ نے اپنی کوٹھی واقعہ نینی تال مین باہتمام امام جامع مسجد محفل میلاد نبوی ۲۸ اکتوبر کو منعقد کرائی تھی - جس مین مسلمانان شہر مدعو تھے اور ہز آنر مع سکریٹرین کے شریک ہوئے -

انتخاب الاخبار

روس کا انقلاب - روس کے انقلاب پسند فرقہ نے دس روز کے اندر ۱۰۳ مرتبہ مسلح ہو کر ڈاکے ڈالے اور ستر ہزار پونڈ جمع کر لئے۔

سینٹ پیٹرز برگ میں ایک ڈاک گاڑی پر بمب کا گولہ پھینکنے والے آٹھ آدمیوں اور ۵ آدمیوں کو جن میں عورتیں بھی تھیں ایک اور بمب کا گولہ پھینکنے کے جرم میں فوجی عدالت سے موت کی سزا ملی - اور وہ بندوقوں سے مروا دئے گئے۔

بغداد جدید میں فساد - برطانیہ کے قائمقام سفیر نے باب عالی کی کربلا کے فسادوں کی طرف توجہ منعطف کی ہے اور بغداد کے حکام کے رویہ کی سخت شکایت کی ہے

برٹش مصنفوں کی قیصر سے اپیل :- ۲۵ برٹش مصنفوں نے قیصر سے درخواست کی ہے کہ پولش ایڈیٹر کو جسے ایک مذہبیانہ مضمون لکھنے کی پاداش میں دو سال کی قید سخت کی سزا دی گئی ہے معاف کر دیا جاوے - قیصر نے انکار کر دیا۔

جہازوں کا تصادم - رنگون کا جہاز پیٹر برگ بمقام فلشنگ میں پہنچ گیا ہے - رود بار انگلستان میں جہاز ہیران سے ٹکرانے سے اسے بہت صدمہ پہنچا ہے - آخر الذکر جہاز ۲۲ آدمیوں سمیت رود بار انگلستان میں ڈوب گیا ہے۔

تقسیم بنگال - آج شام کے وقت مسٹر ہچر نور نے مسٹر مارلے سے پوچھا کہ تقسیم بنگال کے متعلق اُن کاغذات کو پارلیمنٹ کی میز پر رکھا جائے جنکا وعدہ مسٹر براڈرک نے اگست ۱۹۰۵ء میں کیا تھا اور ایک چیدہ کمیٹی تقسیم کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے - مسٹر مارلے نے جواب دیا - موعودہ کاغذات مسٹر براڈرک نے پیش کر دئے تھے - جیسا کہ گذشتہ سوموار کو کہا گیا - ایجی ٹیشن کے متعلق کاغذات پیش کرنے سے کسی فلاح کو کوئی فائدہ نہیں پہنچیگا اور میں کمیٹی مقرر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

طاعون :- ہفتہ مختتمہ ۲۷ اکتوبر کے کل ہندوستان میں طاعون سے ۷۱۶۷ موتیں ہوئیں - ان میں سے ۳۹۵۸ بمبئی میں تھیں - پنجاب ۹۱۰ وسط ہند ۹۰۹ ممالک متوسط ۴۳۴ - ریاست میسور ۳۲۳ برہما ۸۸ - بنگال ۹۱ - مدراس ۲۸ - راجپوتانہ ۲۰ کشمیر ۱۲ -

یکم نومبر کی شام کو محلہ ساد ہوان لاہور میں پٹھانوں کا ایک سالہ بچہ چراغ سے کھیل رہا تھا - مٹی کے تیل کی بوتل رکھی تھی - کچھ تیل اس کے کپڑوں پر گر پڑا اور کھیلنے میں چراغ سے کپڑوں میں آگ لگ گئی - بچہ نے دو تین لمبے لمبے کرتے پہنے رکھے تھے - اس کے باپ نے کپڑے اتارنے کی بہت کوشش کی - لیکن اوتارتے اوتارتے سوائے چہرہ کے بچہ کا سارا بدن اور باپ کے دونوں ہاتھوں کے نیچے آگ سے جھلس گئے اور غریب بچہ صبح تک اس تکلیف سے جانبر نہ ہو سکا۔

لاہور میں ٹیکس پیشہ کی شرح اضافہ کر لینگے اور نیز بیسکل پر بھی ٹیکس لگایا جائیگا۔

بقول اخبار کلکتہ لاہور کے رسالہ مخزن پر فحش اشتہار شائع کرنے کی بابت نالش کی گئی ہے - (عام)

حضور ویسرائے پٹیالہ میں ایک گرل سکول اور ایک پبلک لائبریری بھی افتتاح کرینگے۔

جالندھر کے چھاونی مجسٹریٹ نے ایک دوکان کے تختے پر سودیشی کا لفظ خود جا کر کاٹ ڈالا۔

انبالہ میں گنیشی لال کمپنی کے کارخانہ فلور ملز میں آگ لگی - قریب تین لاکھ کا نقصان ہوا ہے آگ بجھاتے ہوئے ایک نہیں بلکہ دو فوجی گورے ڈوب مرے - ایک بباعث چوٹ کے ہسپتال میں پڑا ہے

امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں حال کے سخت طوفانوں سے ۴۴ لائٹ ہوس بھی تباہ ہو گئے۔

پیرس میں مٹی کے تیل کے عظیم ذخیرے میں سخت آگ لگی - نقصان ۵،۷ لاکھ روپیہ کا ہوا ہے۔

زار روس فوجی ریویو تحریر فرماتے تھے - جبکہ کئی گولیاں ان کے پاس سے نکل گئیں - پتہ ندارد

بقول روسی سرکاری کاغذات کے گذشتہ فروری و مئی کے درمیان ۱۴۲۱ روسی شرفا قتل ہوئے ان مقتولوں میں ۴۳ گورنران تھے اور ۴۰۰ افسران پولیس۔

اکتوبر کے پچھلے دس یوم میں روسی انقلاب پسندوں نے ۱۰۳ مسلح چھاپے مارے - بغرض لوٹ تھے۔

اس عرصہ میں جو روپیہ بزور چھاپوں کے حاصل کیا - ساڑھے دس لاکھ کے اوپر تھا۔

دربار کابل کے ہنرمند کے نئے آگرہ میں ایک بڑا ذخیرہ برقی طاقت کا قائم کرینگے۔

حضور والیسرائے ۸ - جنوری کو پہنچینگے اور حضور امیر صاحب و کو - بیس والیان ریاست دعوت کئے گئے ہیں۔

سرجی حضور مہاراجہ صاحب کشمیر نے دچھگام کے پرفضا مقام کا نام منٹو پارک قرار دیا۔

بنگالہ میں ۲۸ ہزار قحط زدہ ہیں - شرقی بنگالہ میں ۳۲ ہزار - صوبجات متحدہ میں خیراتی کام بند کر دیں گے۔

لندن سے ایک عظیم کروڑپتی اور فیاض زمان مالدار کے مرنے کی خبر آئی - اس کا نام مسٹر جارج ہیرنگ تھا۔

امرتسر میں عیسائی مشنری لیڈیوں کی طرف سے بھی ایک عظیم جلسہ قرار پایا - ۵ - نومبر سے ۹ تک جاری رکھینگے۔

لاہور میں مورخہ ۴ نومبر بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح گورنمنٹ نارمل سکول میں (جو کہ محلہ ستھان میں واقعہ ہے جہاں لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں) اتفاقاً آگ لگ گئی - جس سے میم صاحبات کے کپڑے اور پلنگ جل گئے - شکر ہے آگ ہاتھوں ہاتھ فرو کی گئی - اور سکول کو آنچ تک نہ آنے دی۔

بحیرہ روم میں مدوجزر - روبیریا میں مد و جزر کی لہر نے بہت نقصان پہنچایا - ٹولون میں وتارپیڈو کشتیاں برباد ہو گئی ہیں - جہازوں کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

جاپانی جاسوس کی گرفتاری - منیلا کا ایک مراسلہ منظر ہے - کہ وہاں ایک جاپانی جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے - وہ ایک انجینیر افسر ہے - ریلوے دریاؤں اور پلوں کے نقشے بناتا ہوا پکڑا گیا۔

طوفان کی بربادی - روبیریا میں طوفان سے بہت سخت نقصان پہنچا ہے - ٹولون کے قریب جوار میں سات بندرگاہوں کو زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا - بہت سے گھرانے نان شبینہ کے محتاج ہو جاتے ہیں - فوجی اور بحری افسر طوفان زدگان کی سرکار کی طرف سے دستگیری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بدر صادق

مورخہ ۲۰ - رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۰۶ء

ایڈیٹر صاحب وطن کی اشاعت کفر پر علماء کا فتویٰ

ناظرین اخبار وطن کی اشاعت کفر کی کارروائی پر بخوبی آگاہ ہو چکے ہین کیونکہ اُس کے متعلق مفصل مضامین قبل ازین شائع ہو چکے ہین - کسیقدر اختصار کے ساتھ چھاپا جاتا ہے - جو ایک صاحب محمد عثمان نامی نے مولوی انشاء اللہ صاحب کی کارروائی علماء کے سامنے بالتفصیل پیش کر کے ان علماء سے حاصل کیا ہے جو ہمارے سلسلہ کے ساتھ کچھ تعلق نہین رکھتے - اصل استفتاء بمعہ فتویٰ جو اخبار الحکم مین چھپا ہے - ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

زید ایک مسلمان ہے اور مولوی کہلاتا ہے اس نے ایک اشتہار بغرض تجارت کتب انگریزی کی فروخت کا دیا جسمین سر ولیم میور صاحب عیسائی مصنف کی وہ کتابین بھی ہین - جو بانیٔ اسلام اور اسلام کے خلاف میور صاحب نے لکھین اور زید اُن کتابون کو اصلی قیمت سے بھی زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہے اور اپنی مقررہ قیمت کو رعایتی بتلاتا ہے - چنانچہ اس کے اشتہار کے یہ الفاظ ہین -

"کئی سو نادر اور مفید انگریزی کتب کی رعایتی قیمت کی مفصل فہرست"
"ٹکٹ بھیجکر منگوائیے - انمین سے چند کے نام حسب ذیل ہین -
"(۲) سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کی اسلامی و دیگر"
"تالیفات بہ تفصیل ذیل ہین - (الف) سوانح عمری رسول مقبول اصلی "
"قیمت عـــہ رعایتی ـــہ (ب) خلافت اسلامی اصلی قیمت عـــہ "
"رعایتی قیمت عـــہ (ج) سورسز آف اسلام اصلی قیمت ـــہ رعایتی "
" للعـــہ (د) محمڈن کنٹرورسی اصلی قیمت لعـــہ رعایتی قیمت ـــہ (۵)"
"مملوکان مصر اصلی لعـــہ رعایتی ـــہ (و) غدر ہند اصلی قیمت للعـــہ "
"رعایتی عـــہ - انتہیٰ بلفظہ بقدر الحاجۃ "

زید کے اس اشتہار کو دیکھ کر عمرو ایک دوسرے مسلمان نے مندرجہ ذیل مضمون شائع کیا مسلمانو! خبردار رہو - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جانیوالو! اور سرور عالم کو صاحب خلق عظیم اور انسان کامل یقین کرنے والو! کیا تم جانتے ہو کہ میور صاحب ایک سخت متعصب پادری منش مصنف تھے اور اس نے لائف آف محمدؐ (سوانح عمری) مین آنحضرت صلعم کی پاک اور مطہر سیرت پر گندے اور ناپاک سے ناپاک اعتراض کئے ہین اور مین جانتا ہون مسلمانون کا تعلیم یافتہ گروہ اور پادریون سے مذہبی مناظرہ کا واقف کار طبقہ علماء اس سے خوب واقف ہے - کہ اسلام کے خلاف جیسی خطرناک اور زہریلی تحریر میور کی ہے - فنڈر اور فورمن کی بھی نہین ہے - مین یقین نہین کرتا کہ کوئی مسلمان جو آنحضرت صلعم کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت رکھتا ہے اس کتاب کو دیکھنا بھی گوارا کرے - ایسا ہی اُس نے ایک کتاب عیسائیون کے لئے بطور رہنما اور رہبر کے لکھی ہے - جس مین اُس نے مسلمانون کے ساتھ مباحثہ کرنے کا اصول اور ڈھنگ سکھایا ہے اور اعتراض بتائے ہین غرض اُس نے جسقدر تالیفات اسلام یا آنحضرت صلعم پر لکھی ہین - ان کی غرض اور غایت اسلام کے مخالف اور آنحضرت صلعم پر حملے کرنا ہے - اسی طرح پر ایک ٹسڈل ہین جنہون نے ینابیع الاسلام جیسی زہریلی اور کفر سے بھری ہوئی کتاب فارسی مین لکھی ہے اور اُس کا انگریزی ترجمہ (سورسز آف اسلام) میور نے کیا ہے یہ کتابین جو اسلام کی جانستان ہین اور جن کو پادری لوگ مفت تقسیم کرتے اور نہایت سستے ایڈیشن طبع کر کے فروخت کرتے ہین - اب مولوی زید صاحب نے مسلمان کہلا کر اور مسلمانون کا خیر خواہ بن کر ان کتابونکی اشاعت اور فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ مین لیا ہے -

آہ! اسلام کے لئے کیسا دردناک منظر سامنے ہے کہ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا اسلام کا حامی بنتا ہے وہ کند چھری کے ساتھ مسلمانون کے گلے کاٹنا چاہتا ہے اور اسلام کا تختہ دنیا سے مٹانا چاہتا ہے - مین یہی ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ زید نے یہی نہین کہ ان کتابون کے بیچنے سے پادریون اور کفر کو مدد دی اور اسلام کی تذلیل اور تخریب کی سعی کی ہے بلکہ مسلمانون کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو بھی ہڑپ کرنا چاہا ہے اور ان کے ایمان اور مال دونون پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھان لی ہے - میور صاحب کی لائف آف محمدؐ (سوانح عمری رسول مقبول) کی اصل قیمت جسپر پادری بیچتے ہین - اور خود لاہور مین رآا کرشنا صاحب تاجر کتب اسے فروخت کرتے ہین صرف آٹھ روپیہ ہے مگر زید اسے رعایتی قیمت عـــہ پر بیچتا ہے اور اُس کی اصلی قیمت عـــہ روپیہ بتاتا ہے - میور کی خلافت کی قیمت چھ روپیہ ہے اور زید اس کی قیمت عـــہ ظاہر کر کے عـــہ پر بیچکر مسلمانون پر احسان کرتا ہے - ینابیع الاسلام (سورسز آف اسلام) کی اصلی قیمت عـــہ ہے لیکن زید اصلی قیمت چھ روپیہ ظاہر کر کے للعـــہ پر بیچتا ہے پس مسلمانون کا فرض ہے کہ وہ زید سے اجتناب کرین - اور اُس کی تحریرون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھین جبتک وہ توبہ نہ کرے اور اُس کا خاص کفارہ نہ دے - انتہیٰ بلفظہ بقدر الضرورت

زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی کی بجائے قربانی کا روپیہ حجاز ریلوے مین دیا جاوے اور قربانی نہ کیجاوے اور اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان مسلمانون سے سود لے لین تو خلاف منشاء الٰہی نہین - چنانچہ زید کے الفاظ یہ ہین - سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے - ایک مسلمان کو روپیہ کی ضرورت ہے اور اُسے بازار سے کسی طرح بارہ روپیہ سینکڑہ سے کم سود پر قرض نہین ملسکتا - اور ادھر کوئی مسلمان بطور قرض حسنہ روپیہ دینے پر تیار نہین - تو اگر مسلمان اُسے محض بخیال ہمدردی و تعلق اسلامی ۸ روپیہ سینکڑہ سود پر روپیہ دے - تو کیا اُس نے منشاء الٰہی کے خلاف خیال کیا - یا ۴ روپیہ سینکڑہ کم لینے سے منشاء الٰہی کو قدرے پورا کیا - حالات زمانہ اور نکبت قومی کے اثر سے شاید ہی کوئی بشر بچا رہا ہو - اگر وہ اس قدر ہمدردی نہین کر سکا کہ بالکل بلا منافع دے تو کیا اس کے اس قدر احسان کرنے کا یہ صلہ ملنا چاہیئے - کہ اُسے الٹا مطعون کیا جاوے جس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا - کہ آئندہ وہ کسی کو قرض نہ دیگا اور مسلمان ضرورتمند کو پوری شرح پر غیر اقوام سے قرض لینا پڑیگا - اسلام تو یہ کہے کہ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِی الْاِسْلَامِ - اور ہمارے مولوی مسلمانون کے صریح نقصان عین مقتضائے اسلام قرار دین - انتہیٰ بلفظہ -

پیش۔ کیا فرماتے ہین۔ علمائے دین و مفتیان شرع متین زید کے حق مین جو مخرب اسلام اور مکذب خیر الانام صلعم کی کتابین جنکو محض اسلام اور بانی اسلام (فداہ ابی و امی) کی توہین و تذلیل کی غرض سے عیسائیون نے تصنیف کیا ہے۔ مسلمانون کے ہاتھ بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرے اور پھر اسکو رعایتی قیمت کہہ کر مسلمانون پر احسان بھی رکھے اور ذاتی نفع کیواسطے اپنے اشتہار میں اس امر کا اشارہ تک بھی نہ کرے کہ یہ کتابین مخالف اسلام لکھی گئی ہین ان کو صرف ایسے مسلمان خریدین جو اہل علم روشن خیال ہون اور جواب لکھنے کا ارادہ رکھین۔ دوسرے مسلمان نہ خریدین تاکہ ہر مسلمان زید کا نیک نیتی سے ممنون ہوکر ایسی زہریلی کتابون پر روپیہ ضائع کرکے بربادی ایمان کا اسباب خرید کی بلکہ برخلاف ایسی تصریح کے جو متقی مسلمانون کا فرض ہونا چاہیئے تھا ان کتابون کو نادر اور مفید اور اسلامی کتب ظاہر کرے حالانکہ عیسائی کبھی وہ کتابین جو ان کے مذہب کے خلاف مسلمان شائع کرتے ہین جیسے کہ اعجاز عیسوی وازالہ اوہام مولوی رحمۃ اللہ مہاجر مرحوم و استفسار و پیغام محمدی وغیرہ ہین فروخت نہین کرتے۔ مگر زید مین عیسائیون جیسی غیرت و حمیت بھی نہ رہی۔ کہ ایسی کتب کی تجارت شروع کردی۔ نیز زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان اگر غیر اقوام سے کم سود پر مسلمانون کو قرضہ دین تو خلاف منشاء الٰہی نہین۔ بلکہ کسیقدر منشاء الٰہی اس سے پورا ہوتا ہے۔ نیز زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی نہ کی جاوے اسکا روپیہ حجاز ریلوے مین دیدیا جاوے اور خود اسکا عمل بھی یہی ہے۔ آیا ان عقاید و اعمال کے ساتھ زید متبع رسول صلعم اور مومن حامی اسلام مسلمان ہے یا کافر ضال مضل دشمن اسلام۔ اور زید و عمرو سر دو مین سے کون تابع قرآن و اسلام ہے اور کون مخالف۔ جواب دلایل شرعیہ سے بہ ثبت مہر و دستخط تحریر فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہون۔ والسلام

معروضہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء

السائل

عاجز محمد عثمان ہیڈ درافسمین الٰہ آباد ریلوے

فتاویٰ

الجواب واللہ الموفق للصواب

زید کے بعض عقاید و اعمال موجب کفر ہین اور بعض موجب فسق۔ بہرحال زید کافر ضال و مضل و دشمن اسلام ہے اور عمرو متبع قرآن و اسلام۔ واللہ اعلم و علمہ اللہ۔ .. .. .. محمد بشیر عفی عنہ

الجواب صحیح

الجواب حق

الجواب صحیح

الجواب} ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جیسے یہ کتب فروخت کرنے پر وعید شدید ہے۔ اسی طرح ہو بہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت وعید کے مستحق ہین وہ کتب فروش اور وہ مدرسین جو مقابلہ مین کتاب و سنت مطہرہ کے وا دین ...... اور سود لینا اور دینا زیادہ خواہ کم بہرحال حرام ہے۔ وحرم الربوا۔ الآیہ غرضکہ زید ہو خواہ غیر ہو۔ خلاف کتاب و سنت کے معاونت کرتا ہے اس کو جلد توبہ کرلینا چاہیئے۔ ورنہ قیامت کے دن سوا حسرۃ اور افسوس کے کچھ نہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الملتانی نزیل الدہلی۔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی ۱۳۲۴ھ ہجریہ علی صاحبہا افضل صلواۃ و ازکی تحیہ

الجواب} زید کی یہ حالت شرمناک ہے۔ اُن کے گنہگار و مضرت رسان اسلام ہونے مین کوئی بھی شبہ نہین مین نے یہ کتابین دیکھی ہین سوا اس کے کہ جو ان کا رد لکھنا چاہیئے۔ دوسرے شخص کو ان کا دیکھنا بھی حرام مطلق ہے۔ ہائے مسلمانون کی غیرت و حمیت کیا ہوئی اگر زید کا یہ فعل شنریون کی سازش سے ہے اور وہ اکثر ایسا کرتے ہین تو زید اور ابوجہل مین شاید کچھ تھوڑا ہی سا فرق باقی ہے جسکی بازپرس اب دنیا مین تو کون ہے جو کرین گے ......

والسلام - ابو محمد عبد الحق

زید ظالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین - الراقم تلطف حسین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین .... ایسے لوگ مدعی الوہیت ہوا کرتے ہین۔ جو خلاف کتاب اللہ و سنت کوئی کام جاری کرین۔ منجملہ ایسے لوگون کے مولوی زید بھی مدعی الوہیت ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے۔ یہ حضرت مولوی زید کا اپنی من گھڑت ہے کسی جگہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے یہ وجہ تحریر نہین فرمائی بلکہ مطلقاً فرما دیا ہے۔ احل اللہ البیع وحرم الربوا۔ الربوا کا الف لام جنسی ہے جو قلیل و کثیر سود پر حاوی ہے اور اضعافاً مضاعفہ مثالاً ظاہر فرمایا ہے جو الربوا مین پہلے ہی داخل تھا اور قربانی کے عوض حجاز ریلوے کو چندہ دینا۔ اس آیت کے برخلاف ہے۔ ولکل امۃ جعلنا منسکاً لیذکروا اسم اللہ علیٰ ما رزقہم من بہیمۃ الانعام پ ۱۷ ع ۱۲

اور عیسائیون کی کتابون کا اہل اسلام مین رواج دینا اور ان کو نادر و مفید اسلامی تالیفات بتلانا اور اس امر کا اظہار نہ کرنا کہ اوس دشمن اسلام نے قرآن شریف اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیجا حملے کئے ہین۔ مسلمانون کا مال اور روحانی کا تباہ کرنا ہے لہذا حسب آیات صدر مولوی زید کو اس الوہیت اور رب ہونے سے توبہ لازم و فرض ہے ورنہ جو کچھ سزا ئے مدعی الوہیت کی ہے۔ وہ اس کو عنقریب بھگتنی ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین - حررہ ابو محمد یحییٰ فقیر حشمت العلی ملتان عفی اللہ عنہ واعظ دہلوی مؤلف رسالہ ہو معلم المسلمین

الجواب صحیح} محمد خداداد سند یافتہ مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم

زید کو اس بات سے تائب ہونا چاہیئے ورنہ چند دن باقی ہین
خاکسار محمد یحییٰ عفی اللہ عنہ سند یافتہ

بدر

۲۰ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

۴

سورۃ النصر

گذشتہ سے پیوستہ

اس سورۃ شریف کی تفسیر مین کئی ایک روایات اس قسم کی ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے بعض صحابہ کرام نے اس سورۃ کے نزول کو سن کر یقین کیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اس دنیا پر جو تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال دائمی حاصل فرماوین۔ چنانچہ ایک حدیث جس میں حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رونے اور پھر ہنسنے کا ذکر ہے۔ گذشتہ پرچہ مین بیان کی جا چکی ہے رونے کی وجہ یہ تہی کہ بیبی فاطمہ کو آنحضرت نے بتلایا۔ کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے، پھر ہنسنے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ آپنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتلایا۔ کہ میرے بعد میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ملنے والی تو ہے چنانچہ آن حضرت کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ نے وفات پائی تہی۔ ایک روایت سے جو حضرت ام حبیبہ سے ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس سورہ شریف کے نازل ہونے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی تہی کہ آپ کی عمر حضرت عیسے کی عمر سے نصف ہے اور حضرت عیسےٰ کی عمر ایک سو بیس سال تہی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی اس سورہ شریف کے وقت اس امر کے اشارہ کو سمجھ لیا تھا۔ کہ آنحضرت کا وقت وفات قریب آگیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے مین ابھی بچہ ہی تھا مگر جب کوئی مجلس شوری قائم ہوتی اور بڑے بڑے اصحاب جو اہل بدر تھے جمع کیئے جاتے۔ تو حضرت عمر مجھے بھی اس مجلس مین بلاتے۔ میری عمر کے لڑکے کا ایسی اہم مجلس مین بلایا جانا شاید کسی کو ناپسند ہوا ہوگا کہ کسی نے ۔۔ کہ یہ لڑکا ہمارے بیٹوں کی عمر کے برابر ہے اور ہمارے ساتھ مجلس شوری مین بیٹھتا ہے مگر حضرت عمر نے جواب دیا کہ تم کیا جانتے ہو کہ یہ کون ہے۔ اس کے بعد جب پھر ایسا ہی کسی مجلس کا موقعہ ہوا۔ اور سب بلائے گئے۔ تو حضرت عمر نے مجھے بھی بلایا اور مین دل مین سمجھ گیا کہ آج کچھ بات ضرور ہے۔ چنانچہ جب کہ سب جمع ہو گئے تو حضرت عمر نے اول دوسرون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ بعض نے کہا کہ اس میں ہمکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ حمد و استغفار کرین بعض نے کہا کہ اس مین فتح و نصرت ہم کو دی گئی ہے اور بعض خاموش رہے۔ تب حضرت عمر نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم کیا کہتے ہو کیا یہی صحیح۔ مین نے کہا نہین بلکہ مین یہ جانتا ہون کہ اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جتلایا گیا ہے کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ اب حمد و استغ۔۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھے ۔۔

حضرت عائشہ رضہ ۔۔

ہے۔ کہ اس سو۔۔

آنحضرت صلی ۔۔

بہت پڑھتے ۔۔

استغف ۔۔

اور ایک ۔۔

آنحض ۔۔

جا ۔۔

فر ۔۔

سو ۔۔

سور ۔۔

علیہ ۔۔

بارہ ۔۔

کہ ۔۔

آگیا ہے اور اب قومین فوج در فوج داخل ہونے والی ہین۔ تو اب وہ وقت آگیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس جہان فانی کو چھوڑ کر واصل باللہ ہو جاوین۔

افواج جس سال یہ سورت نازل ہوئی اُس سال بہت سی قومین فوج در فوج اسلام مین داخل ہوئین۔ کیونکہ مکہ فتح ہو گیا تھا اور کفار کے سرغنہ سب ہلاک ہو چکے تھے اور کوئی رکاوٹ اب باقی نہ رہی تہی اور اسلام کی سچی اور راحت بخش تعلیم نے لوگون کے دلون مین گھر کر لیا ہوا تھا۔ صرف چند شریر لوگون کی شرارت کا خوف درمیان مین تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ امن کا نہ تہا اور ہر ایک کو اپنی جان اور مال کا خطرہ رہتا تہا بالخصوص غربا ء امراء کے بہت ہی زیر اثر تھے اور ان سے خوف کہاتے تہے۔ جب بڑے بڑے کفار ہلاک ہو گئے اور ان کے زور اور طاقت کی چار دیواری خاک مین مل گئی۔ تو لوگون کے دل سیلاب کی طرح اسلام کی طرف جھکے اور قبایل کے قبایل یک دفعہ اسلام مین داخل ہو گئے۔ چنانچہ بنی رسد اور قرلطہ اور بنی حرہ اور بنی ۔۔

بنی ہلال ۔۔

ایک قوم ہے۔ جن کے دل نرم ہین اور اہل یمن اہل ایمان اور اہل فقہ اور اہل حکمت ہے اور فرمایا کہ مجھے یمن کی طرف سے تمہارے رب کی خوشبو آتی ہے۔ یعنے اہل یمن اہل اللہ ہین اہل یمن اس سورہ شریف کے نزول کے بعد ایمان لائے تھے۔

تسبیح۔ تحمید و استغفار

اس مین اوّل تسبیح کا حکم ہے۔ پھر تحمید کا اور پھر استغفار کا۔ اس ترتیب مین یہ حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفات دو قسم ہین ایک صفات سلبیہ اور دوم صفات ثبوتیہ۔ صفات سلبیہ وہ ہین۔ جو اللہ تعالےٰ کا تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہونا اور اعلےٰ و برتر ہونا ظاہر کرتی ہین سلبیہ کے معنے ہین۔ سلب کرنے والی کھینچنے والی اور صفات ثبوتیہ وہ ہین۔ جو اللہ تعالیٰ کے اکرام اور عزت اور بلندی کا اظہار کرتی ہین اس ترتیب مین صفات سلبیہ کو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور صفات ثبوتیہ کو ان کے بعد لیا گیا ہے۔ تسبیح اللہ تعالےٰ کی جلالی صفات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ وہ تمام بدیون سے منزہ بے عیب اور پاک ذات ہے۔ تم بھی اُس کی تسبیح کرو یعنے اس کا ... اور اس کی تحمید کرو ... اُسی کے ...

ایمان لاوے اور شعار اسلامی نماز روزہ حج زکوٰۃ کی پابند ہو۔ چنانچہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لیا۔ لوگون کا دین اللہ مین داخل ہونا تسلیم نہ کیا گیا۔ قرآن شریف مین اور جگہ دین کے معنون کی وضاحت کی گئی ہے۔ فرمایا ہے۔ اِنّ الدین عند الله الاسلام۔ اللہ تعالےٰ کے حضور مین مقبول دین تو صرف اسلام ہی ہے اور فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه۔ اور جو شخص اسلام کے سوائے اور کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔ تعجب ہے کہ باوجود ایسی صریح آیات کے ہوتے اس زمانہ مین ڈاکٹر عبد الحکیم خان جیسون کی عقل ایسی ماری گئی ہے کہ وہ کہتے ہین۔ کہ آنحضرت پر ایمان لانا اور قرآن شریف پر عمل کرنا کچھ ضروری نہین۔ اور نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی کی کوئی حاجت نہین اور اسلام مین داخل ہونا ایک بے فائدہ امر ہے۔ صرف اللہ کو مان لو کہ وہ ہے اور اچھے اچھے کام کرو۔ جو تمہاری نگاہ مین اچھے ہون (خواہ نیوگ ہی کیون نہ ہو) تو بس نجات پا جاؤ گے۔ لفظ دین کے واسطے اور الفاظ بھی قرآن شریف مین آئے ہین۔ جیسا کہ **ایمان**۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فاخرجنا من كان فيها من المؤمنين فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين یعنے وقت عذاب مومنون کو وہان سے نکال دیا ... مسلمانون کا صرف ایک ہی گھر ملا۔ اور ... ا ہے۔ صراط الله الذی ... فی الارض۔ راہ ... کچھ ہے۔ سب ... سطے اور یہی نام ... اور ھـ ... اور ... آ ... نصر ... مد ... ے ... ب

مشتمل ہے اور بلحاظ ان احکام تسبیح اور تحمید اور استغفار کے ہے۔ جو کہ انسان کو اپنے کمال پر پہنچانے کے واسطے کمال درجہ کے ہتھیار ہین۔ اسی سورہ شریفہ نے کفار مکہ کو باوجود ایسی سخت عداوتون اور سرکشیون کے اور اذیت رسانیون کے فتح مکہ کے وقت ہر طرح کے عذاب سے بچا لیا اور آنحضرت نے اپنے خلق عظیم کے ساتھ سب کو معاف کر دیا اور فرمایا لا تثريب عليكم اليوم۔ بلکہ ان کے گناہون کے واسطے خدا تعالےٰ کے حضور مین معافی چاہی کیونکہ استغفر الله کا لفظ اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے حضور مین گنہگارون کے واسطے شفاعت کرین اور ان کو عذاب مین گرنے سے بچا دین۔

نئی فوجین

یہ اللہ تعالیٰ کی فتح و نصرت کا وعدہ اور قومون کے فوج در فوج اسلام مین داخل ہونے کی پیشگوئی جو اس سورہ شریف مین کی گئی ہے اگرچہ اس کے پورا ہونے کا ابتدا آنحضرت صلعم کے زمانہ مین ہوا تاہم چونکہ مذہب اسلام ہمیشہ کے واسطے ہے اسواسطے ظلی طور پر جب کبھی ضرورت ہو۔ یہ وعدہ پورا ہوتا ہے چنانچہ اس زمانہ مین بھی جب کہ اسلام بہت ضعیف ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ سے یہ خوش خبری دوبارہ سنائی ہے کہ اس کی طرف سے اسلام کے واسطے فتح اور نصرت کا وقت پھر آ گیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام مین داخل ہون گے اور پھر اسلامیون مین وہی روحانیت پھونکی جائے گی۔ مبارک ہین وے جو تکبر نہ کرین اور خدا کے کام کی عزت کرین تاکہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔ اے خدا ہمارے گناہون کو بخش اور اپنے وعدون کو پورا کر کہ تو سچے وعدون والا ہے۔ اسلام کی عزت کو دنیا مین قائم کر دے اور اسلام کے دشمنون کو ذلیل اور پست اور ہلاک کر دے خواہ وہ اندرونی ہون خواہ بیرونی۔ کیونکہ اب تیری قدرت نمائی کا وقت ہے اور تو بڑی طاقتون والا خدا ہے آمین ثم آمین۔

اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ الکفرون کی تفسیر درج اخبار ہوگی۔

ایک انصاف پسند آواز

ایڈیٹر صاحب یونین گزٹ بریلی نے اپنے اخبار مطبوعہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین ایک منصفانہ مضمون اس امر پر لکھا ہے کہ کسی نبی یا ولی کے کسی پیرو اور مُرید کا اس سے مرتد ہونا اُس بزرگ کے کذب و صدق پر دلالت کر سکتا ہے یا نہین - ایڈیٹر صاحب مذکور خود بھی لکھتے ہین اور ہے بھی صحیح کہ نہ وہ احمدی ہین اور نہ اس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے ہین بلکہ محض اظہار حق کے واسطے کج بحث مولویون کو عقل سکھاتے ہین کہ وہ ایسا طریق اختیار نہ کرین جس سے خود اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام پر اعتراض وارد ہو - چونکہ یہ مضمون ایک غیر احمدی نے نہایت انصاف پسندی کے ساتھ لکھا ہے - اس واسطے ہم اس کو اخبار مین نقل کرتے ہین - ممکن ہے کہ ہمارے مخالف مولوی صاحبان یہ فرما دین کہ یہ ایک اخبار کا ایڈیٹر ہے - اس کو دینی معاملات کی کیا خبر - لیکن معاملہ زیر بحث کوئی ادق فقہی مسئلہ نہین - اور مضمون کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا - کہ جسقدر دینی غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جوش اس مضمون نویس مین ہے - اگر اتنا ہمارے مخالف صاحبان مین ہوتا - تو کوئی فتنہ ہی برپا نہ ہوتا - کاش کہ مولوی ثناءاللہ اہل حدیث اور اُس جیسون مین کچھ بھی تقوی کی بو ہوتی - تو وہ تقوے کے یہ معنے نہ کرتے - کہ آدمی چوری کرے جھوٹھ بولے زنا کرے مگر پھر متقی کا متقی رہتا ہے

(اڈیٹر)

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو کلام ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہیں ناگوار ہوتا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام سے مذہبی و علمی دنیا بخوبی واقف ہو چکی ہے اور آپکا شہرہ ہندوستان کی چار دیواری سے نکلکر چار دانگ عالم مین پھیل چکا ہے - عام خیال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود معہ جسم زندہ آسمانپر چلے گئے ہین اور آخر زمانے میں وہی آسمان پر سے اوترینگے اور وہی مسیح موعود ہین لیکن مرزا صاحب اُس کے خلاف یہ فرماتے ہین کہ وہ مسیح علیہ السلام جو نبی اسرائیل مین نبی ہو کر تشریف لائے تھے فوت ہو گئے اور آنیوالا مسیح اسی امت کا ایک فرد ہے جس کو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ابن مریم کا خطاب عطا فرمایا ہے اور وہ مسیح موعود میں ہون اس دعوی مین [illegible] بحث طلب معلوم ہوتے ہین اول یہ کہ آیا حضر[illegible] ندہ آسمانپر چلے گئے مین یا فی الحقیقت فوت [illegible] - دوسرے یہ کہ آیا مسیح موعود ہونے کی قابلیت مرزا صاحب مین پائی جاتی ہے یا نہین - ترتیب کے لحاظ سے پہلے بحث امر اول یعنی حیات و وفات حضرت مسیح مین ضروری معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر حیات مسیح ثابت ہو جائے - تو پھر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورۃ باقی نہین رہتی - لیکن اگر حیات ثابت نہ ہو بلکہ وفات بپایہ ثبوت پہنچ جائے تو پھر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے - یون تو ہمارے علمار نے اس مسئلہ مین بڑی تو تو مَیں مَیں کی بہت سے رسالے اور کتابین لکھین لیکن نہایت انسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ اس سیدھے اور صاف طریقہ کو چھوڑ کر اس معاملہ مین ایسی ایسی عجیب عجیب کارروائیون سے کام لیا ہے - جنھون نے طالبان تحقیق کو حیرت مین ڈالدیا - ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں - مرزا کو معجزات انبیار سے انکار ہے دوسرے لکھتے ہین - وہ تو وجود ملائکہ سے بھی منکر ہے - تیسرے منظر ہین - وہ تو حشر و نشر دوزخ و جنت وغیرہ کو بھی نہین مانتا - چوتھے رقمطراز ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیا ہونا تو اُسے تسلیم نہین - بلکہ وہ تو آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کو گالیان دیتا اور تمام انبیار کی سخت توہین کرتا ہے - خدا کے فرزند ہونے کا مدعی ہے بلکہ اپنے آپ کو خدا کا باپ بتاتا ہے - نعوذ باللہ من الھفوات

لیکن جب مرزا صاحب کی وہ کتابین دیکھی جائیں جن کا مولوی صاحبان حوالہ دیتے ہیں - تو دیکھنے والوں کو ان بزرگوار مولوی صاحبان کی حالت پر رحم بھی آتا ہے اور غیظ بھی - ایک مولوی صاحب اپنے اشتہار مین لکھتے ہیں - کہ مرزا نے حضرت عیسے کی نبوت سے قطعی انکار کیا ہے - وہ کہتا ہے - کہ عیسے کی نبوت پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوتی - بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں - لیکن جب اعجاز احمدی کا صفحہ ۱۳ جس کا حوالہ مولوی صاحب نے دیا تھا - دیکھا گیا - تو اس کی عبارت کا مفہوم یہ معلوم ہوا - کہ مرزا صاحب نے نبوت حضرت عیسے کا کہین بھی انکار نہیں کیا بلکہ جا بجا اقرار کیا ہے - ہاں یہ البتہ لکھا ہے - کہ قرآن شریف کو اگر علیحدہ کر لیا جائے - تو پھر حضرت مسیح کی نبوت پر کوئی دلیل قایم نہیں ہوتی - جس کا بہت کھلا ہوا مطلب یہ ہے - کہ قرآن شریف سے تو حضرت مسیح کی نبوت ثابت ہے - ہاں کسی اور ذریعہ سے ثابت نہیں

پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا قرآن شریف کو ایک باطل کتاب بتاتا اور کہتا ہے کہ قرآن ایک جھوٹی کتاب ہے ہے جبھی تو اس میں مسیح کا نبی ہونا تسلیم کیا گیا ہے - لیکن جب مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی کا صفحہ ۱۳ دیکھا جائے - تو یہ مضمون ملتا ہے - کہ یہ قرآن شریف کا احسان ہے - کہ حضرت مسیح کے نبی ہونے کا اقرار کر دیا اور اسی وجہ سے ہم اُن پر ایمان لائے - کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور اُن تمام تہمتون سے معصوم ہین - جو ان پر اور اون کی ماں پر لگائی گئی ہیں - العجب ثم العجب مرزا صاحب تو یہ لکھین کہ ہم حضرت مسیح پر

ایمان لائے وہ سچے نبی تھے اور ہم اُن کو ان تمام تہمتوں سے جو اُن پر اور اُن کی ماں پر لگائی گئیں معصوم سمجھتے ہیں - مگر مولوی صاحب فرمائیں - کہ مرزا تو حضرت عیسےٰ کی نبوت کا قطعی منکر ہے وہ تو ان کو ماں بہن کی گالیاں دیتا ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون - پہر مولوی صاحب فرماتے ہیں - کہ مرزا نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ میں لکہا ہے - کہ عیسیٰ کو شیطانی الہام ہوا کرتے تہے - لیکن جب کتاب دیکہی جاوے - تو یہ مضمون ملیگا - کہ انجیل میں تو یہ لکہا ہے - کہ کبہی کبہی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوا کرتے تھے - مگر اسلام کی حدیثوں میں آپ کی یہ صفات لکہی ہیں - کہ خدا تعالیٰ نے شیطان سے آپ کو محفوظ رکھا - کبہی آپنے شیطان کی پیروی نہیں کی - ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکہتا ہے - کہ ایک مرتبہ آپ کسی بیگانہ عورت پر عاشق ہو گئے تھے - لیکن جو بات دشمن کے مُونہہ سے نکلے - وہ قابل اعتبار نہیں آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے - خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں -

اب مولوی صاحبان کا تو وہ ارشاد ہے اور مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں -

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

اسی قسم کے نہ ایک دو بلکہ صدہا و ہزارہا اعتراض ہیں - جو مولوی صاحبان کی طرف سے کئے جاتے ہیں - کاش ! ایسے اعتراضوں سے تو خاموشی ہی اختیار کی جاتی " تاکہ حضرات مولویصاحبان اتہام سازی کے گناہ سے محفوظ رہتے -

اگرچہ ہم کو مرزا صاحب سے کسی قسم کا تعلق

و واسطہ نہیں ہے - تاہم مولوی صاحبان کی ان خلاف دیانت اور امانت کارروائیوں کو ہم نے ہمیشہ نفرت سے دیکہا ہے اور ہمارے خیال میں ہر منصف مزاج و اعتدال پسند انسان خواہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کا کیسا ہی مخالف کیوں نہ ہو - اس قسم کی بے ہودہ اور نامعقول حرکتوں کو تو کبہی پسند نہیں کریگا -

یہ حرکتیں جس قدر قابل نفرت اور لائق کراہیت ہیں ظاہر ہی ہے - لیکن ابہی حال میں پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کاٹنے کی جو تازہ مثال قایم کی گئی ہے - وہ تو رہی دینے کے قابل ہے

ناظرین ! اسے ملاحظہ فرماویں اور سوچیں - کہ جوش نفسانیت و تعصب نے ہمارے علماء کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے - مرزا صاحب کے ایک مرید تھے **ڈاکٹر عبدالحکیم خان** ابہی کچہہ تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ وہ مرزا صاحب سے پھر گئے - ظاہر ہے کہ یہ کوئی بات ایسی نہیں تہی جس کو حیرت کی نظر سے دیکہا جاتا نہ یہ کوئی ایسا امر تہا جس سے مرزا صاحب کے سچے یا جہوٹے ہونیکا نتیجہ نکالا جائے - مگر مولوی صاحبان کو اس سے کیا غرض - انہوں نے بلا تامل کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے - اس لئے اب مرزا صاحب کے کاذب ہونے میں کچہہ بہی شک نہیں رہا - اگر مرزا کاذب نہ ہوتا - تو عبدالحکیم خان اس سے کیوں پہر جاتے اور چونکہ وہ پہر گئے لہذا مرزا کاذب ہے یہ خلاصہ ہے مولوی صاحبان کے اُن خیالات کا جو اس معاملہ میں انہوں نے ظاہر کئے - لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؕ

مولویصاحبان نے مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ تو گہڑ لیا کہ مرید کا پہر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے - لیکن یہ نہ دیکہا کہ یہ قاعدہ مرزا صاحب کو لوگوں کی نظر میں جہوٹا بنا سکے یا نہ بنا سکے - مگر اسلام کا قلع قمع ضرور کئے دیتا ہے - اس لئے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بہت سے مُریدان سے پھر گئے - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مُرتد ہوئے اور سب سے بڑہ کر یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی بعض بدبختوں اور بدقسمتوں نے روگردانی کی - اب اگر مولوی صاحب کے فرمانے کے مطابق مرید کے مرتد ہو جانے کو پیر کے کاذب ہونے کی دلیل مانا جاوے تو پہر ساتھ ہی ہمارے انبیاء کو بھی جھوٹا ماننا پڑیگا - معاذ اللہ من ذلک - مولوی صاحبان نے بظاہر تو صرف مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ گہڑا لیکن فی الحقیقت مخالفین اسلام کے ہاتھ میں ایک تیز حربہ دیدیا ہے کہ جب چاہے اسلام پر چلائیں - اور مسلمانوں کو ناقابل برداشت نقصان پہنچاویں - مثلاً اگر کوئی شخص مخالفین اسلام میں سے مولویصاحبان کے قاعدہ کا حوالہ دیکر یہ کہے کہ موسےٰ علیہ السلام سچے نبی نہیں کیونکہ اُن کے اکثر مرید اُن سے منحرف ہو گئے تہے پہر وہ یہ کہے کہ مسلمان حضرت عیسےٰ کو نبی مانتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہیں تھے کیونکہ اُن کے حواری بھی اکثر مرتد ہوئے تھے - پھر وہ مولوی صاحب کا وہی قاعدہ باآواز بلند لوگوں کو سُنا کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کا ہی انکار کرے اور کہے کہ وہ سچے نبی کیونکر ہو سکتے ہیں جبکہ مسلمانوں کے مولوی صاحبان صاف اقرار کر چکے ہیں کہ مرید کا پہر جانا مُرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے اور مسلمانوں ہی کی کتابوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ اُن کے نبی سے بھی بہت سے لوگ مرتد ہوئے ہیں اور اُسی پر اکتفا نہ کرکے وہ زمانہ گذشتہ کے ساتھ زمانہ حال کے مرتدین کی ایک لمبی فہرست بھی مولوی صاحب کے آگے رکھے اور مولوی صاحب سے کہے کہ حضرت مولوی صاحب مسیلمہ کو تو آپ جانتے ہی ہوں گے اور عبداللہ سے بھی آپ بخوبی واقف ہوں گے اور اگر کہیں بھول گئے ہوں تو پادری عماد الدین - پادری صفدر علی - پادری حسام الدین پادری احسان اللہ کو تو غالباً نہ بہولے ہوں گے - اور اگر اُن کو بھی فراموش کر گئے ہوں - تو ڈاکٹر احمد شاہ شائق حافظ احمد مسیح ماسٹر عبدالغفور کو تو نہ بہولے ہوں گے - پہر وہ خوب جتا کر بلکہ مولوی صاحب کا شانہ ہلا کر کہے - کہ حضرت مولویصاحب اول الذکر دو شخص ان لوگوں میں سے ہیں - جو آپ کے نبی کے زمانہ میں مرتد ہوئے تھے - مسیلمہ وہ جس نے نہ صرف یہ کہ اسلام سے روگردانی کی بلکہ نبوت کا دعوےٰ بھی کیا تھا اور عبداللہ وہ جو نبی عربی کی وحی لکہنے کے معزز عہدے پر مامور تہا - باقی لوگ آپ کے ہمعصر ہیں جو اسی زمانے میں وقتاً فوقتاً مرتد ہوئے - آخر الذکر تین آدمی تو بہت ہی تھوڑا زمانہ ہوا کہ اسلام سے رُوکش ہوئے ہیں - ڈاکٹر سید احمد شاہ نے مذہب عیسوی اختیار کر لیا اور اسلام کی رد میں کتاب امہات المومنین لکہی - حافظ احمد مسیح بہی عیسائی ہوا اور اُس نے بہی کئی کتابیں تصنیف کیں اور علماء دہلی کو بھی مباہلہ کے لئے بار بار للکارا - عبدالغفور اسلام چہوڑ کر آریہ بنا اور دہرم پال کے نام سے مشہور ہو کر ترک اسلام اور تہذیب الاسلام دو کتابیں تصنیف کیں - پس اے حضرت مولوی صاحب جب آپکے نبی کے پیرو ان کی وفات کے بعد بہی مرتد ہوئے اور خاص ان کے زمانہ حیات میں بہی تو پہر آپ کو اُن کی نبوت سے انکار کر دینے اور اسلام کو خیرباد کہہ کر کسی اور گہر کی راہ لینے میں کیا پس و پیش -

بس ہو چکی۔ نماز مصلےٰ اُٹھایئے۔ اس لئے کہ آپ خود ہی تو یہ تسلیم فرما چکے ہین بلکہ اس قاعدہ کے موجد ہین کہ مُرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے۔ اور آپ تو آپ ہی مرید کے مرتد ہو جانے پر پیر کے کاذب ہو جانے کا نتیجہ نکالتے تھے۔ مگر آپ کے نبی کے تو بہت سے مرید مرتد ہوئے۔ پھر تامل کیسا۔ مسجد کو سلام کیجئے اور گرجے یا مندر کی راہ لیجئے۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ مولوی صاحب کی طرف سے اس مضمون کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ خیر مولوی صاحب کی طرف سے جواب ہونے نہ ہونے کا تو چندان خیال نہین۔ اس لئے کہ اُن کو تو اپنی زبان سے ملزم بنے۔ اور پھر ڈھٹائی سے تو تو مین میں کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ وہ تو موقعہ بموقعہ جو چاہین گے۔ فرماتے چلے جائینگے۔ لیکن خیال جو کچھ ہے۔ وہ اُن عوام اہل اسلام کا ہے جو بے علمی و نافہمی کی وجہ سے مولوی صاحب کے اس قاعدہ کو صحیح تسلیم کر چکے ہون۔ ان پر اس تقریر کا کیا اثر ہوگا اور جب وہ ایک طرف یہ دیکھین گے کہ ہمارے جبہ پوش وعمامہ بند مولوی صاحبان یہ بیان فرما چکے ہین کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کا ثبوت ہے اور دوسری طرف ان کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ انبیاء علیہم السلام اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بلاشبہ و شک لوگ مرتد ہوئے ہیں۔ تو وہ کس نتیجہ پہ پہونچینگے اور ان کے دل پر کیا گزرے گی۔ مولوی صاحبان مرزا صاحب کے جھٹلانے اور کاذب ٹھیرانے کو تائید اسلام قرار دیتے ہین۔ لیکن یہ تو خوب ہی تائید اسلام ہے۔ جو اسلام کی جڑ ہی کاٹے دیتی ہے۔ خدا ان مولویون کی حالت پر رحم فرمائے اور ان کو ہوش دے۔ یہ تو حد سے گزر گئے۔ جوش تعصب مین جا و بیجا کچھ نہین دیکھتے۔ بس کفر کا فتوے دینا جانتے ہین اور ان کو ذرا سی بات پر مخالفت کے لئے تل جانے سے غرض خواہ اس مخالفت سے اسلام کو ضرر ہی کیون نہ پہونچتا ہو ان کو اپنے مخالف پر اعتراض جڑ دینے سے سروکار۔ خواہ وہ اعتراض کیسا ہی لچر اور پوچ کیون نہ ہو۔ ان کو نکتہ چینی سے مطلب۔ خواہ اس نکتہ چینی کی زد ان کے کسی مسلّم بزرگ پر ہی کیون نہ پڑتی ہو۔ ان کو مینخ مخالف کے قول کی تردید سے کام۔ خواہ وہ قول کیسا ہی موافق قرآن و حدیث کیون نہ ہو وہ کچھ نہین دیکھتے۔ کہ ہمارے قول کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ ذرا بھی نہین سوچتے۔ کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہین۔ اس سے کہین مسلمات پر پانی تو نہین پھرا جاتا۔ اسلام کو نفع پہونچے یا نقصان۔ ان کا مدعا تو یہ ہے۔ کہ کسی طرح ہمارے مخالف سے لوگ بھڑک جائین کسی ولی یا نبی کی تکذیب لازم آجائے تو بلا سے آجائے مگر وہ جانتے ہین کہ ہمارا مخالف اعتراضون کی بوچھار سے نہ نچنے پائے۔ انہون نے اس قسم کی کارروائیون کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے۔ وہ جانتے ہین کہ جھوٹے الزام لگا کر ہم اپنے کسی مخالف پر فتح پا جائین گے حالانکہ ان نامعقول حرکتون سے کسیکو سچی کامیابی حاصل ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ہمیشہ ایسی حرکتون کا انجام ذلت و رسوائی ہوا ہے۔

ایجناب کون کہتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید نہ کی جاوے۔ جو علماء مرزا صاحب کو حق پر نہین سمجھتے

ان کا تو باعتبار علماء دین و پیشوائے ملت ہونے کے فرض منصبی ہی یہی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید کرین اور عوام اہل اسلام کو مرزا صاحب کا دعوی قبول کرنے سے باز رکھنے مین ساعی ہون۔ لیکن یہ فرض عقلی و نقلی دلائل پیش کر کے اور پند و نصیحت فرما کر ادا ہونا چاہیئے نہ کہ لغو الزامات لگا کر اور شرمناک بہتان لگا کر یا بیہودہ قواعد گھڑ کر۔ اِس مین شک نہین کہ اس قسم کی کارروائیون سے ابتدا مین عوام کو مرزا صاحب کی طرف سے نفرت و بیزاری پیدا ہو جاتی ہے اور جب وہ مولویصاحبان کا یہ بیان پڑھتے ہین کہ مرزا صاحب نے پیغمبرون کو گالیان دی ہین آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کی سخت توہین کی ہے۔ اپنے آپکو خدا کا بیٹا اور پھر خدا کا باپ لکھا ہے۔ تو جوش کا ایک دریا ان کے دلون مین موجین مارنے لگتا ہے لیکن جیسے لوگون کو یہ معلوم ہوتا جاتا ہے کہ یہ سراسر اتہام ہین جو تعصب اور جوش نفسانیت کی وجہ سے لگائے گئے ہین ویسے ویسے لوگ بجائے مرزا صاحب سے متنفر ہونے کے مولویصاحبان سے بیزار ہوتے جاتے ہین۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اتہام لگانیوالے اتہام لگانے کی وجہ سے گنہگار اور خدا کے مجرم بھی بنتے ہین اور پھر جس غرض سے یہ حرکت گوارا کرتے ہین۔ وہ غرض بھی حاصل نہین ہوتی۔ جس سے ہم کو اختلاف ہو۔ اُس کی تردید کرنے کا حق تو ہم کو ضرور حاصل ہے۔ لیکن کیا ہم اس پر جھوٹے الزام لگانے اور اس کی عبارتون کا اس کے منشاء کے خلاف مطلب بیان کرنے کے بھی مجاز ہین اور کیا ہم کو یہ بھی لازم ہے کہ اس کی تردید کی غرض سے ہم ایسے کلمات زبان سے نکالین جن سے ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب لازم آتی ہو۔ استغفر اللہ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اگر ہم خدانخواستہ ایسا کرین۔ تو ہم سے زیادہ بدقسمت و بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔ کاش! حد سے متجاوز ہو کر افراط و تفریط کی راہ اختیار کر لینے والے ایک سنجیدہ اور حق پسند دل سے کر ہماری اس تحریر پر غور فرمائین۔

ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ کسیکی تائید و تردید کے خیال سے ہرگز ہرگز نہین لکھا بلکہ محض اس وجہ سے لکھا ہے کہ ہماری نظر مین جھوٹے الزام لگانا سخت نامعقول

حرکت ہے اور پھر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکالنا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی توہین لازم آتی ہو۔ اس سے بھی زیادہ نامعقول و باعث روسیاہی دارین ہے۔ و عالم مولوی صاحبان کی تو تو مین میں اور ان کی خلاف انصاف کارروائیان تو ہم مدت سے دیکھ رہے ہین۔ مگر ہم نے کبھی دخل نہین دیا۔ لیکن یہ پچھلی کارروائی دیکھ کر ہم سے ضبط نہو سکا اور ضبط ہوتا تو کیونکر مولوی صاحب کے اس قاعدہ کی رو سے تو مسلمانون پر وہ الزام قائم ہوتا ہے جس کا کوئی جواب نہین ہو سکتا اگر مولویصاحب کا یہ قاعدہ صحیح ہے کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے تو پھر مسلمانون کیواسطے اس سے زیادہ ماتم کی اور کونسی بات ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے نبی کے پیرو بھی مرتد ہوئے ہین لیکن ہم پکار کر کہتے ہین کہ یہ مولوی صاحب کی من گھڑت ہے جس کی حقیقت میں کوئی اصلیت نہین ہے اور مرید کا پھر جانا ہرگز ہرگز مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل نہین نہ عقلاً نہ نقلاً۔ بدبخت و بدسرشت مرید ہمیشہ اپنے مقدس و راستباز مرشدون سے مرتد ہوتے رہے ہین۔ اگر ان کے ارتداد کو کسی مقدس کے کاذب ہونیکا ثبوت سمجھا جاوے تو پھر کسی ایک نبی کا صادق ثابت کرنا ہی محال قطعی ہو جائیگا چونکہ مولوی صاحب کا یہ قاعدہ عقل و نقل کے

بالکل ہی خلاف ہے اور اس سے تمام نبیوں اور پھر سردار انبیاء کا (نعوذ باللہ) جھوٹا ہونا لازم آتا ہے پس اس لئے ہم اس سے بہ تمام تر صفائی نفرت و بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور چونکہ ہم کو ایسے الفاظ نہیں ملتے جن کے ذریعہ سے ہم اپنی نفرت و بیزاری کا جیسا کہ چاہئے اظہار کر سکیں اس لئے ہم اپنے اخبار کے ناظرین سے ملتجی ہیں کہ جو الفاظ ان کی نظر میں اظہار نفرت کے لئے زیادہ سے زیادہ مناسب معلوم ہوں وہ ہی ہماری طرف سے بھی تصور فرماویں۔

ایسے قاعدہ سے جس کا عقل و نقل دونوں سے ثبوت نہ ہو۔ نفرت! نفرت!! نفرت!!!

ایسی تردید سے جس کی بنیاد جھوٹے الزامات پر ہو بیزاری! بیزاری!! بیزاری!!!

ایسے قاعدہ پر جس سے آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات پر زد پڑتی ہو لعنت! لعنت!! لعنت!!!

ہم ظاہر کر چکے ہیں کہ ہمکو نہ جناب مرزا صاحب سے کچھ مطلب ہے نہ اُنکے دعوی سے کچھ سروکار ہمنے جو کچھ لکھا ہے۔ اظہار حقیقت الامر کی غرض سے اور مخلوق خدا کو مغالطہ سے بچانے کیواسطے لکھا ہے لیکن اگر کوئی صاحب اس سچے اور بلا رعایت بیان سے جھلا کر ہم کو بھی کوئی خطاب عطا فرماویں یعنی قادیانی کافر یا مرزائی ملحد کہنا شروع کردیں یا یہ فتویٰ صادر فرماویں کہ ایڈیٹر یونین گزٹ سے تماشہ کیطور پر بھی بات کرنا اپنی ماں کے ساتھ ستر ہزار بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے تو ہمکو اسکی بھی مطلق پروا نہیں کیونکہ ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی حمایت کے خیال سے لکھا ہے اس پر اگر ہم کو کافر کہا جائیگا تو ہم اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں گے

بالآخر ہم یہ کہکر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب جن کی ہمارے علماء آجکل بڑی تعریفیں کر رہے ہیں اور ہماری بعض معاصرین نے جن کے مضامین کو بڑی خوشی سے شائع کیا ہے ایک نہایت ہی خطرناک آدمی ہیں۔ ہمنے ان کی عجیب غریب تحریروں کو پڑھا ہے اور ان کے رسالہ کا وہ صفحہ بہت ہی غور سے دیکھا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا مدار نجات نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے بھی اگر اعمال صالحہ بجا لائیں۔ اور خدا کی وحدانیت کے قائل ہوں۔ تو ضرور نجات پائیں گے۔ تعجب کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان جو نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہ سمجھیں۔ وہ تو آجکل ہمارے علماء اور بعض ایڈیٹران اخبار کے نزدیک مسلمان اور بہت بڑے مسلمان لیکن مرزا صاحب جنہوں نے اسی وجہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم کو عاق کر دیا اور جو یہ کہتے ہیں کہ نجات پانا آنحضرت کو نبی مان لینے اور آپ پر ایمان لانے پر منحصر ہے۔ وہ کافر اور کٹر کافر۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

افسوس کہ مرزا صاحب سے بغض کی وجہ سے لوگوں نے یہ کبھی نہ سوچا۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب فرماتے کیا ہیں۔ بس صرف اتنا دیکھکر کہ وہ مرزا صاحب کے مخالف ہو گئے ہیں۔ ان کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی۔ ہم کو اس کارروائی سے بھی سخت اختلاف ہے۔ اور ہم اس معاملہ میں مرزا صاحب کو بالکل حق پر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے اس قول کو کہ نجات کیواسطے آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے بالکل راست و صحیح قرار دیتے اور نہایت وقعت سے دیکھتے ہیں۔

ہم کو عبد الحکیم خان صاحب مسلمان کے قول سے مرزا غلام احمد کا فر کا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات پانا ممکن نہیں ہے بہت زیادہ محبوب و مرغوب ہے۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے رسالہ ذکر الحکیم نمبر ۴ پر جو اسوقت بھی ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے۔ ریویو لکھیں۔ اگر ہمنے موقع پایا تو انشاء اللہ ہم جلد اُسے شائع کر سکیں گے۔

درخواست دُعا مجھے ایک سخت مشکل درپیش ہے احمدی احباب دُعا کریں کہ مولا کریم اپنا فضل و کرم کرے۔ خاکسار راک غلام احمد احمدی کشمیر

دعا برادرم سید غلام احمد صاحب مہجور کشمیری تاہنوز پوری طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔ لہذا احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین

رسید زر

- ۲۳- اکتوبر ۱۹۰۶ء - ۱۲۵۳ - ناظر حسین صاحب — ۱۲/
- ۲۴- " " " ۔ حسن موسیٰ خانصاحب — ۱۲/
- ۲۵- " " " ۱۲۵۹ - الٰہی بخش صاحب — ۶/
- ۲۵- " " " ۔ مجید حسن صاحب — ۶/
- ۲۶- " " " ۹۷۹ - محمد دین صاحب — ۸/
- ۲۶- " " " ۱۰۹۳ - حاجی الٰہی بخش صاحب — ۱۲/
- ۲۷- " " " ۱۲۴۵ - شریف علی صاحب — ۱۲/
- ۳۱- " " " ۸۲۹ - جلیل احمد صاحب — ۶/
- ۳۱- " " " ۷۷۵ - قاضی حبیب اللہ صاحب — ۱۲/
- ۳۱- " " " ۱۱۹۹ - نظام الدین صاحب — [illegible]
- یکم نومبر ۱۹۰۶ء - ۔ غلام رسول صاحب — ۸/

دعائی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۴	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ہر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

(۴) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کر دیئے جاوے گی۔

رمضان شریف مین رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف مین رعایتی قیمت ۱۲/ - جلد
کی قیمت ۱۲/

دُرِّ ثمین (مکمل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام
کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

شائع شدہ نظمین

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۲۲×۱۸ کے ۱۲
صفحوں کی موزون جیسی تقطیع پر چھپکر خوبصورت
پر نیانی جلدین بندھ کر طیار ہو گئی ہے ۔ ہمنے احباب کے
آرام کیلئے اسمین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی
نظمون کے دو حصے کر کر ان کو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدیے
ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی
کوئی نظم فارسی یا اُردو مین شائع ہو گی تو ہم اسی تقطیع پر
ان کے آگے نمبر لگا کر چھپاوینگے اور وہ بھی قیمت پر خریداران
کو بھیجینگے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے
انکی کتاب بھی مکمل ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جائیگی قیمۃ معہ
جلد صرف آٹھ آنے ۔ محصول و پیکنگ بذمہ خریدار
رمضان شریف مین ۶/ روپے جلد کے ۴/
دفتر اخبار بدر - قادیان ضلع گورداسپور

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ۲ ماہ کیواسطے مفت کس طرح ملسکتا ہے
اُس کی یہ صورت ہے ۔ جو صاحبان ابتک اس اخبار
کے خریدار نہین ہین اور اب خریدنا چاہین اور ایکسال
کا چندہ پیشگی عطا فرماوین یا بذریعہ وی پی منگوائین
اور ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار
ہوگا اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار اُن کی درخواست
کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت
مین ارسال ہون گے ۔ وہ سب بلا قیمت
ہون گے ۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل
سکین گے ۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے
لیکر اخیر سال روان تک کے پرچے مفت
ملتے رہین گے ۔ امید ہے کہ بہت سے
دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی
کوشش کرین گے ۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ منیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے
یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا
ہوتی ہین ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے
خط و کتابت کر کے علاج کراوین خدا کے فضل سے انشاءاللہ
اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے
اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر لیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا
ہوا تو ہم اپنا نذرانہ ادا کرینگے ۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر
کیا جائیگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نفرماوین بلکہ ہم
دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر مین
دُھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب
روز افزون ترقی کر رہا ہے ۔ اولاد دینے والا تو
خدا ہے مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکھی ہے

المشتہر
محمد حسین احمدی طبیب موجد کارخانہ بقائے
نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے
پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور
مقبول خلائق! نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با
تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک کارٹون بھی موجود ہوتا ہے
تازہ سے تازہ خبرین و تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل
اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول
دیجاتی ہین اس لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا
جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ
ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ
کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۲/ روپے پیشگی دینے
پر جاری ہوتا ہے ۔ درخواستون کا پتہ منیجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ ۔ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان
مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ سازی
بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان
[illegible] گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن
[illegible] سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول
فی من پختہ [illegible] روپیہ اور دوم مبلغ [illegible] مبلغ
عنہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے ۔
بیلنے کا دپڑنے والے بھی تیار ہین ۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرمائینگے۔ لہذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزدار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کرین اور اوپر پلاؤ بھر دودھ پی لیا کرین تو بہ نسبت اوردنوں کے انہین بفضلہٖ بہت زیادہ مُفید ہوگی۔ بہر حال روزدار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہین۔ اِن دنون خصوصاً اسلئے اور بھی زیادہ مُفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع اِن دنون خصوصیت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

وزن فی ڈبیہ	قیمت فی ڈبیہ
	پانچ روپے (ص)

حکیم محمدؐ حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت۔ حویلی کابلی مل لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراجدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی ہے ۔ ما بعد السیر

از بہار مسیح خوش باش کہ در دلستان ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ ۔ آں مسیح دور آخر مہدی آخرزمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ ۔ نمبر ۴۶

سلسلۃ القدیم جلد ۵ ۔ نمبر ۴۶

۲۷ رمضان ۱۳۲۴؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ ۔ نومبر ۱۹۰۶؁ء

گرچہ گم ہم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی ۔ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـ۵ـہ

معاونین درجہ اول جن کو ہر کسی آدمی کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ دوم جنکو ہر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ہے غرباء سے جنکی آمد ماہوار عـ۵ـہ ہو بالکم عرف عـہ عام قیمت للعہ

فی پرچہ ۱ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے لوکل ... عـہ اذیفہ ...... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکرانش مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ کے فرمانے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(کرتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

نمبر ۴۶ | ۲۷ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

تاریخی یسوع پی۔ ادکیلی صاحب ڈی۔ ڈی شہر شگاگو واقعہ ملک امریکہ کے اخبار لائٹ آف ٹرتھ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پادری ایبے لائے سسی صاحب نے جو فرقہ کیتھلک ہی کے ایک پادری ہیں۔ اپنی ایک تصنیف میں مذہب عیسوی کے متعلق اور یسوع مسیح کے تاریخی حالات کے متعلق ایک عجیب کتاب تصنیف کی ہے۔ پادری صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ بلحاظ عہدہ کے اور بلحاظ گرجہ کے ایک ممبر اور پادری ہونے کے میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں۔ کہ یسوع مسیح خدا تھا اور خدا کا بیٹا تھا۔ لیکن ان عقاید کے امور کو علیحدہ رکھ کر بلحاظ تاریخ دانی کے میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یسوع نے اپنی ساری عمر میں نہ اشارۃً نہ کنایۃً نہ اعتقاداً نہ عملاً۔ کبھی یہ دعوے نہیں کیا تھا کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ یسوع کی زندگی محض ایک انسانی زندگی تھی اور اناجیل سے اور تاریخ سے کوئی ثبوت اس بات کا نہیں ملتا کہ اس نے کبھی خدا کا دعوے کیا ہو۔ پادری صاحب کی اس تحریر پر پوپ بہت ناراض ہوا ہے اور پادری صاحب کو کافر قرار دیا ہے۔ لیکن تعلیم یافتہ گروہ کے درمیان پادری صاحب کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ پادری صاحب موصوف کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا گیا ہے۔ خود اٹلی میں قریب ایک درجن کے ایسے پادری موجود ہیں۔ جن کے خیالات اس قسم کے ہیں۔ اور فرانس میں تو بہت سے لوگ ان خیالات کے پیرو موجود ہیں۔ پادری صاحب نے اس مسئلہ پر نہایت صفائی سے بحث کی ہے۔ کہ یسوع کے متعلق معلومات کا ذخیرہ جو کچھ کہ ہمارے پاس موجود ہے۔ وہ صرف اناجیل ہی ہیں اور انجیل کوئی بھی مسیح کے زمانہ میں یا اس کے بعد قریب زمانہ میں لکھی نہیں گئی تھی بلکہ جن لوگوں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ بھی دراصل ان کے مصنف نہ تھے۔ کوئی ڈیڑھ سو سال بعد مسیح لکھی گئی اور کئی دو سو بعد مسیح لکھی گئی۔ پس ایسی مبہم کتابیں کس طرح قابل اعتبار تاریخ کہلانے کا حق رکھ سکتی ہیں۔ تاریخ سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے۔ کہ یسوع نے کبھی کوئی معجزہ نہیں دکھایا تھا۔ ہاں بعد میں اس پر ایمان لانے والوں نے اپنے پاس سے معجزات بنا لئے۔ جب تک یوحنا لوگوں کو بپتسمہ دیتا تھا۔ تب تک اور اس کے بعد بھی یسوع کو کبھی خیال گمان نہ تھا کہ میں مسیح ہوں۔ ہاں یوحنا کے مرنے پر یہ خیال اسے پیدا ہونے لگا۔ کہ میں مسیح ہوں اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ مسیح بن گیا۔ اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع نے اپنے مرنے سے پہلے یہ دعوے کیا تھا۔ کہ میں جلد آسمانی سلطنت کے درمیان تمہارے ساتھ شامل ہو جاؤنگا آج ۱۹۰۰ سو سال اس بات کو گذرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک بالکل غلط خیال تھا۔ جس کی کوئی بنیاد نہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ یسوع کے متعلق ثابت ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک بڑھئی کا بیٹا تھا۔ جس کی ماں اسے نیم پاگل سمجھتی تھی۔ اس نے یوحنا سے بپتسمہ پاکر وعظ کرنا شروع کیا اور یہودیوں کے واسطے رسول بنا۔ لیکن اپنے کام میں سخت ناکام رہا اور اسی میں بیچارے نے جان بھی دیدی۔

ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یسوع کی اگر کوئی پیش گوئی پوری ہوئی ہو تو وہ یہ تھی۔ کہ میں دنیا میں صلح پھیلانے نہیں آیا۔ بلکہ جنگ کرانے آیا ہوں۔ کیونکہ جس قدر جنگ عیسائی اقوام نے کئے ہیں۔ کبھی کسی سے ظہور میں نہیں آئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۷	۲⅜
½ "	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
¼ "	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ "	۱۵	۸	۵	۲¾	۱⅜
فی سطر	۸	۲¼	۲½	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فایدہ خط وکتابت سے طرفین کا حرج ہے

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زاید اجرت چارج ہوگی

۴۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف ان مشتہرون کو دیا جاویگا جن کی اجرت ۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

۶۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ [illegible] لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ہر اجرت کے ساتھ وصول ہوا [illegible]

۷۔ یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار [illegible] کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا اور جو لوگ نرخ نامنظور کریں گے۔ ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کردی جاویگی۔

۸۔ مینجر کا اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

ضرورت نکاح

۵ ۔ رخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مرد خان ایک نیک اللہ نوجوان ہیں ۔ خط وکتابت معرفت اوڈیٹر ہو۔

۶ محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے ۔ ۔ سال ہوئے ۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے ۔ سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصے سے تجارت کا شروع کیا ہے ۔ اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت لئے ہیں ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اوڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں ۔

۹ ۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گجرانوالہ ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں ۔

اکمل آف گوریکی ضلع گوجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریبا گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط لڑکا احمدی ۔ صحیح النسب مغل اور نفس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

الراقم ۔ ن ۔ د ۔ خط وکتابت معرفت اوڈیٹر بدر ہو ۔

۱۱ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے ۔ مخلص احمدی ۔ والدین احمدی ۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۸ یا ۱۹ سال خواندہ ۔ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہرصورت خواندہ ہو ۔ آمدنی ۔ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لفوف ہو

المشتـــــــــــــــہر

عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی تحصیل سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

الوصیتہ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے ۔ اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

نورالدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمۃ ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۸ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے ۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی ۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے ۔ [illegible] پیشگوئیاں [illegible] پوری ہورہی ہیں ۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے ۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے

مجلد ۳ر غیر مجلد ۳ر ولایتی کاغذ پر مجلد [illegible]

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے ۔ کہ آئیندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی ۔

قیمت مجلد ۸ر ۔ غیر مجلد ۲ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ نہائت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں ۔ قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۸ر

اختیار الاسلام — مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم آریوں کے ردّ میں ۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے ۔

حصہ سوم قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت ہر دو جلد ار

جام شہادت — مصنفہ جنب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۸ر

کامن احمدی — مصنفہ غلام رسل صاحب راجیکے پنجابی نظم ۔ قیمت ۸ر

آئینہ وکٹوریہ — طالب علموں کیلئے نہائت مفید ہے [illegible]

کامن احمدی — اللہ داد والے ۔ قیمت ۸ر

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں ۔ قابل دید ہے ۔ حصہ چہارم و پنجم ۔ قیمت ار

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلام فیض رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب [illegible]

معیار الصالحین — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔

قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ مخالفین کے [illegible] اعتراضات کے جواب اور [illegible] الوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے ۔

قیمت ار

السر المکتوم — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصا بائبل سے حض[illegible] کی مدلل تائید ۔ قیمت ۵ر

[illegible] احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و[illegible] تائید میں ۔ قیمت ار

[illegible] نور — [illegible]

[illegible] الدین — [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۷۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

خداکی تازہ وحی

(غالباً)۔ ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ مین ایک گھوڑے پرسوار ہوں اور کسی طرف جارہاہوں جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہوگئی۔ تو میں واپس آگیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہین۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ مین گرد وغبار کے سبب بہت سی تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ مین پکڑا ہے۔ چند قدم چلکر روشنی ہوگئی۔ آگے دیکھاکہ ایک بڑا چبوترہ ہے۔ اس پر اُتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہین۔ انہون نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آگئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آرہے ہیں۔ اُن کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا۔ کہ بشپ جو پادریون کا افسر ہے وہ بھی اِسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے۔ جیساکہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے۔ جس سے وہ قلم بغیر محنت کے باآسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو یہ قلم نہین منگوایا۔ مولویصاحب نے فرمایاکہ مولوی محمدعلی صاحب نے منگوایا ہوگا میں نے کہا اچھا مین مولویصاحب کو دیدون گا۔ اِس کے بعد ار بیداری ہوگئی۔

تعبیر۔ عورتون سے مراد کمزور لوگ ہوسکتے ہین اور خدا نے قرآن شریف مین امت کے نیک بندون کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے مولوی محمد علی صاحب کے دل مین ایسی طاقت پیدا کردے کہ وہ مخالفون کے ردّ مین اعلیٰ مضامین لکھین۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نات بخیر منہا او مثلہا۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر۔ اور گویا مین کسی کو کہتا ہون۔ لا تخف ان اللہ معنا۔ اور کشفی نظر مین ایک نواب میرے سامنے آیا اور ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ **ای سیف اپنا رخ پھیرلے** جسکی نسبت یہ تفہیم ہوئی۔ کہ اس کے بعض شرکا، خاندان جو اس سے تنازع کرتے ہین ہین کسی وقت اس پر غالب آجائینگے اور سیف سے مراد غلبہ ہے چندروز کا الہام۔ رب لا تذر علی الارض من الکٰفرین دیارا۔

ڈائری

القول الطیّب

حالت زمانہ ۷۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ ذکر تھا کہ ہر ایک شخص جو فی زمانہ بڑا بننا چاہتا ہے۔ یا شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اپنی عزت کے حصول کے ذرائعہ مین یہ ایک ضروری جزو قرار دیتا ہے کہ سلسلہ حقہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ عداوت کا اظہار کرتا رہے۔ حضرت نے فرمایا۔ ان لوگون کی مثال اُس پٹھان کی طرح ہے۔ جس کے متعلق رافضی کہا کرتے ہین کہ اس کو کسی شیعہ نے کہا کہ سنی تو وہ ہوتا ہے جو حضرت علی کے ساتھ بمقدار جو بغض رکھتا ہو تو اس نے جواب دیا۔ کہ الحمد للّٰہ من بمقدار خربوزہ دارم۔ یہی حال ان لوگون کا ہے۔ جس کو دیکھو ہمارے ساتھ بڑھ چڑھ کر بغض رکھنے میں فخر کرتا ہے۔

دجال فرمایا۔ حدیثون سے ثابت ہے کہ دجال گرجے سے نکلے گا۔ وہ ایک ہزار برس تک جزیرہ مین مقید تھا۔ اس کے بعد وہ دنیا مین نکلا۔ اور مسلمانون کے برخلاف اپنی کوششون کو شروع کیا۔ حدیثون مین اس کا نام دجال آیا ہے۔ اور پہلی کتابون مین اس کو اژدہا اور شیطان کرکے لکھا ہے۔ دراصل وہ ایک ہی ہے۔ اور گرجے سے نکلنے کے الفاظ صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے اور اس کی کیا کرتوت ہے۔

فارسی الاصل فرمایا۔ آنے والے مصلح اور مجدد کے مختلف نام پہلی کتابون مین لکھے ہین۔ مطلب ان سب کا ایک ہی ہے اور ایک ہی آدمی کی طرف سب اشارے ہین۔ مسیح۔ مہدی۔ ایک فارسی الاصل شخص وغیرہ مگر سب سے زیادہ عظیم الشان کام جو اس کا ہے یعنے گم شدہ ایمان کا دوبارہ قایم کرنا اس کے لحاظ سے اس کو اسی امت کا ایک شخص فارسی الاصل کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایمان تمام جہان سے مفقود ہو کر ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تب بھی وہ اس کو واپس زمین پر قائم کرے گا۔ دو قسم کے کام ہوتے ہین۔ ایک دفع شر کے اور دوسرے جلب خیر کے اس جگہ جلب خیر کے کام کا ذکر کرتے ہوئے اُسے اس امت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تھا۔ ایک صاحب نے تعریف کی۔ کہ اس کے مضامین نہایت اعلےٰ ہوتے ہین۔ فرمایا۔ اس کے اڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایک لائق اور فاضل آدمی ہین۔ ایم۔ اے پاس ہین۔ اور اس کے ساتھ دینی مناسبت رکھتے ہین۔ ہمیشہ اول درجہ پر پاس ہوتے رہے ہین اور ای اے سی مین ان کا نام درج تھا۔ مگر سب باتون کو چھوڑ کر یہان بیٹھ گئے۔ یہی سبب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی تحریر مین برکت ڈالی ہے۔

ترک دنیا فرمایا۔ ترک دنیا کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرلے۔ ہم اس بات سے منع نہین کرتے۔ کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت مین مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہین۔ کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دست درکار و دل بایار۔ انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلے۔ کسی معاملہ مین شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا مقدم ہو تو اسی مین انسان کی نجات ہے۔ دنیا دارون کو مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے جس مذہب والے سے ملے۔ اسی کی تعریف کردی۔ خدا تعالیٰ اس سے راضی نہین۔ صحابہ مین بعض بڑے دولتمند تھے اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہین۔ جو درویش سیرت تھے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ لیکن دل ہر وقت خدا کے ساتھ ہوتا۔ مگر آج کل تو لوگون کا یہ حال ہے۔ کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہین۔ تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہین۔ کہ دین پر ہنسی کرتے ہین۔ نماز پر اعتراض کرتے ہین اور وضو پر ہنسی اڑاتے ہین یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہین۔ اور پھر دین کے معاملات مین رائے زنی کرنے لگتے ہین۔ حالانکہ انسان کسی مضمون مین عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہے جب اس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ ان لوگون کو دین کے متعلق مصالح معارف اور حقائق سے بالکل بے خبری ہے۔ دنیا کی زہریلی ہوا کا ان لوگون کے دلون پر زہرناک اثر ہے۔

انجام دنیا فرمایا۔ دنیا کا انجام تو ظاہر ہے اور اس کا نتیجہ ہر روز ہمارے سامنے اپنی مثالین پیش کرتا رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہین۔ کہ آج ایک شخص زندہ ہے اور کل فوت ہو جاتا ہے۔ طاعون کی موت کو دیکھو۔ کتنی جلدی آجاتی ہے۔ آناً فاناً سینکڑون مر جاتے ہین گورنمنٹ نے بھی ٹکرین مارین اور تدبیرین کین مگر آجتک کچھ بن نہین سکا۔ خدا کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ دنیا کبھی وفا نہین کرسکتی۔ انسان ضرور مر جائے گا اور گھر تو قبر مین ہے۔ پس دنیا کے ساتھ دل لگانے سے کیا فایدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ذات خدا ایک ذات در پردہ ہے، جو اپنا وجود کو اپنے قہری نشانات کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرتی ہے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو اور ثابت ہو۔ کہ وہ موجود ہے۔ عقلمند آدمی اس کے نشانات سے اس کو پہچانتا ہے۔

سچا دین فرمایا۔ عیسائیون کا کیا دین ہے کہ ایک انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ہندو ہین تو اکثر عیسائی اس قسم کے ہین کہ اگر آج ان کی تنخواہ بند ہو جاوے۔ تو عیسائیت کو چھوڑ کر فوراً علیحدہ ہو بیٹھین۔ دوسری طرف آریہ ہین کہ اُن کے نزدیک گناہ معاف ہی نہین ہو سکتے۔ سُوُر اور کتے بلے ہی ہمیشہ بنتے چلے جاؤ۔ عیسائیون نے تو یہ رکھی تو ایسی کہ اخلاق انسانی کا ہی ستیاناس کر دیا۔ زنا کرو۔ چوری کرو خیانت کرو۔ جھوٹھ بولو۔ بس مسیح کفارہ ہو گئے چلو چھٹی ہوئی۔ آریہ کہتے ہین۔ جب انسان گناہ کر چکا۔ تو ہزار پچھتائے۔ ہزار روئے۔ گناہ معاف ہو ہی نہین سکتا۔ ایک ادنےٰ مالک اپنے نوکر کو معاف کرسکتا ہے۔ پر خدا کی لغات مین معافی کا لفظ ہی نہین۔ اسلام نے ان دونون کے درمیان صحیح اور سچی راہ دکھائی ہے۔ کہ انسان جب دل سے پشیمان ہوتا اور اپنے رب کی طرف

جھکتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اُسے خداتعالےٰ کی طرف سے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اور ایک گناہ سوز محبت اس کے کاروبار میں اثر دکھاتی ہے۔ ذرہ ذرہ خداتعالےٰ کے تابع ہے۔ بغیر اس کی اطاعت کے ہرگز کچھ بن نہیں سکتا۔ اب تو لوگ ہماری باتوں پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے کہنے سے تو نہیں سمجھتے۔ مگر زمانہ خود ان کو سمجھائیگا

طریق سلوک ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ جو صوفیوں نے بنایا ہوا ہے۔ کہ توجہ کے واسطے اس طرح بیٹھنا چاہیے اور یہ اس طرح دل پر چوٹ لگانی چاہیئے اور ذکر ارہ اور دیگر اس قسم کی کتابیں کیا یہ جائز ہیں۔ فرمایا۔ یہ جائز نہیں ہیں۔ بلکہ سب بدعات ہیں۔ حسبنا کتاب اللہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف کافی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی کتاب سلوک کے واسطے کافی ہے۔ جو باتیں اب ان لوگوں نے نکالی ہیں۔ یہ باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ میں ہرگز نہ تھیں۔ یہ صرف ان لوگوں کا اختراع ہے اور اس سے بچنا چاہیئے۔ ہاں ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ کونوا مع الصادقین۔ صادق کی صحبت میں رہو۔ تو خداتعالےٰ کے فضل سے بہت سے امور میں مشکلات آسان ہوجاتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ بڑے خدارسیدہ اور بڑے قبولیت والے انسان تھے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جس نے خدا کا راہ دیکھنا ہو۔ وہ قرآن شریف کو پڑھے۔ اب اگر ہم آنحضرة صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ طریق پر کچھ بڑھائیں اور نئی باتیں ایجاد کریں یا اس کے برخلاف چلیں تو یہ کفر ہوگا۔ اس زمانہ میں جیساکہ علماء کے درمیان بہت سے فرقے بن گئے ہیں ایسا ہی فقراء کے درمیان بھی بہت سے فرقے بن گئے ہیں اور سب اپنی اپنی باتیں نئے طرز کی نکالتے ہیں۔ تمام زمانہ کا یہ حال ہو رہا ہے۔ کہ ہر جگہ اصلاح کی ضرورت ہے اسی واسطے خداتعالےٰ نے اس زمانہ میں وہ مجدد بھیجا ہے۔ جس کا نام مسیح موعود رکھا گیا ہے اور جس کا انتظار مدت سے ہو رہا تھا اور تمام نبیوں نے اس کے متعلق پیشگوئیاں کی تھیں اور اس سے پہلے زمانہ کے

مصارف لنگر خانہ

چونکہ اخی مکرم میر حامد شاہ صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں مصارف لنگر خانہ پر ایک پُرزور مضمون تحریر فرمایا ہے اور اس میں صاحب موصوف نے احباب سلسلہ کی رائے بھی مانگی ہے۔ اس لئے یہ چند سطور لکھنے کی جرأت پڑی ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے۔ کہ مصارف لنگر خانہ بہت زیادہ ہوگئے ہیں۔ تعداد مہمانان و حق طلبان روزافزوں ہے اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اختتام سال پر یہ ترقی اور بھی زیادہ نمایاں ہوجائے گی۔ پس مصارف لنگر خانہ کا معاملہ واقعی نہایت درجہ غور کے قابل ہے۔ امید تو یہ تھی کہ مصارف لنگر خانہ میں بھی ترقی ہوگی اور آمدنی میں بھی مگر افسوس ہے۔ کہ تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ آمدنی میں بہت کمی ہے اور مصارف بہت بڑھ رہے ہیں نظر برایں جو تجویز پیش کی جاتی ہے۔ وہ بھی کافی معلوم نہیں ہوتی۔ سالانہ جلسہ پر آمدنی وصول ہونے سے سال آیندہ کے جلسہ کو کچھ فایدہ ہو تو ہو۔ سال رواں کے جلسے کے سارے مصارف تو پہلے ہی عاید ہورہیں گے۔ حضرت اقدس جلسے سے بہت قبل جملہ سامان راحت مہمانوں کے لئے خرید فرمالیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ سالانہ چندہ اس قدر وصول ہونا امر محال سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال بھر کی ماہواری کمی کو پورا کرتا رہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایسا کرنے سے ایک حصہ دشواری کا قطع ہو جاوے گا۔ اگر بڑے دن کی آمد کے پہلے ہی احباب جماعت اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر شرائط بیعت کو سامنے رکھ کر پورے احمدیت کو کام میں لائیں اور نومبر بلکہ ۱۵ دسمبر تک سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے نقد چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تو آنے والے جلسہ کی امداد اچھی ہوسکے اور موجب اجر عظیم ہو۔ اور پھر ماہواری مصارف کے لئے جلسہ میں غور کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ قوم میں اب تک قربانی دینے کی رُوح جیسے درکار ہے۔ پیدا نہیں ہوئی ہے تحریکوں پر حرکت سی ہوتی ہے اور پھر ذراسی گدگدی ہوکر رہ جاتی ہے

ورنہ کیا ممکن ہے۔ کہ لاکھوں کی جماعت میں دس ہزار بھی ایسے نہ ہوں کہ ایک روپیہ ماہوار لنگر خانہ جیسے ضروری شاخ کے لئے نذر امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام نہ کرسکیں۔ بار بار اس کے متعلق قوم کے سامنے مضامین پیش کئے گئے مگر ہر شاخ سلسلہ امداد قوم کی سخت محتاج ہے جیساکہ منتظمان کی اپیلیں ظاہر کر رہی ہیں۔

طبعی طور پر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ؟ اصل وجہ جو میری سمجھ میں اب تک آئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ رجسٹر بیعت نہایت لاپروائی سے رہتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ایک عملہ مخصوص اس کے لئے ہو۔ وہ فہرست طبع شدہ مکمل رکھے۔ جو ماہوار شائع ہوا کرے۔ عوام احمدیوں کے کان تک کوئی تحریک یا اپیل نہیں پہنچتی۔ بلکہ یہ جملہ تحریکیں اخبار پڑھنے والے احمدیوں تک پہنچتی ہیں۔ بدر اور الحکم اور میگزین کے پڑھنے والے مشترک تعداد کو لگا لگا کر زیادہ سے زیادہ دو ہزار احمدی ایسے رہتے ہوں گے جن کے سامنے یہ اپیلیں اور تحریکیں پیش ہوتی ہیں۔ چوں کہ وہ ہمیشہ چندے دیتے ہیں اور ہر ضرورت کے وقت آگے بڑھتے ہیں۔ لہذا جدید تحریک اول تو گونہ بے اثر یوں ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے ہیں بوجہ اکثر شرکت چندہ کے دوم اس وجہ سے کہ بار بار چندے دینے سے اور ہمیشہ دینے سے ان کی طبیعت میں جو ووت اور حوصلہ میں قوت دھیمی پڑی رہتی ہے۔ لہذا یہی وجہ ہے۔ کہ نتیجہ اپیل بے سود رہتا ہے۔ یا کم اثر ہوتا ہے مصارف لنگر یا کسی دینی خدمت کے لئے کامیاب پہلو تدبیر کا یہی ہے کہ چندہ سے عملہ باضابطہ رہے اور اس کا کام یہی رہے کہ فہرست بیعت کنندگان تا تاریخ بتاتا رہے ہزاروں کاپیاں چھپی ہوئی ڈائرکٹری کے طور پر رہیں اور بار بار کتابت لوگوں سے ہو اور جہاں اخبارات نہ پہنچتے ہوں وہ اپیلیں پہنچیں بلکہ اسی مصارف میں سے دورہ کرنے والے احباب دیہات میں پہنچیں اور تحریکیں کریں۔ تب کامیابی ضرور ہوگی۔ الحکم نے جو سلسلہ مردم شماری کا اٹھایا تھا۔ افسوس کہ قوم نے اس پر توجہ نہ کی۔ رہا کہو کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہمارے اخبار صرف بکاؤنٹ کو ایک بار جسٹر کر پھر خاموش ہوجاتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ بار بار توجہ ہو۔ حضرت حکیم الامۃ کی تجویز ارفنڈ کی کمیٹی معقول تھی۔ مگر افسوس کہ قطعی ناکام رہے اور مدرسہ آج تک محتاج امداد ہے۔ صحیح سمت میں قدم اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ یہ تحریک محمود میر صاحب ممدوح کی بھی مجھے اندیشہ ہے بیکار جائے گی۔ قوم قوم جب بنتی ہے کہ وحدت ارادی ہو۔ افسوس کہ زمانہ حیات پر انوار حضرت مسیح موعود کے لئے ایسے افکار کا ساتھ ہو قوم کو شرم کرنی چاہیئے۔ یہ عاجز لنگر خانہ کی مد میں چار روپیہ ماہوار دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالے نے اس کمزور خدمت کو قبول فرما کر ترقی بخشی ہے۔ لہذا دسمبر سے ترقی تنخواہ پائی ہے عاجز آٹھ روپیہ ماہوار لنگر خانہ کے لئے نذر کرے گا۔ انشاء اللہ تعالے۔

سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے پانچ روپیہ دسمبر میں براہ راست حضرت کے حضور میں روانہ کئے جاوینگے۔ اللہ تعالے قبول فرما کر توفیق مزید بخشے

امید ہے کہ قوم اپنے حوصلہ سے پورا کام لے کر امام معصوم علیہ السلام کی روح کو راحت پہنچا کر ابدی راحتوں کا خزانہ اللہ تعالے سے لیگی۔

خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
عاجز ذوالفقار علی خان از الٰہ آباد

ڈاک خانہ قادیان

گذشتہ اکتوبر کے اخیر میں صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات سے بمعذرت ڈاک خانہ قادیان اور اظہار خوشنودی متعلق کام منشی اللہ دتا صاحب سب پوسٹماسٹر پر اخبار بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ جو ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا اس کے بعد مجھے ایک دو دن کے واسطے قادیان سے باہر جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایک صاحب نے اثنائے گفتگو میں ایسا ظاہر کیا کہ میرے نوٹ سے جو موجودہ سب پوسٹماسٹر صاحب کی مستعدی اور کارگذاری کے متعلق تھا۔ تمام سابق پوسٹ ماسٹران قادیان کی نسبت سست یا کم محنت ہونے کا خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی اور صاحب کو بھی میرا وہ نوٹ پڑھ کر ایسا خیال گذرا ہو۔ اس واسطے میں یہ بات لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ منشی اللہ دتا صاحب کی تعریف سے ہرگز یہ منشا نہیں۔ کہ ان سے پہلے کے تمام سب پوسٹ ماسٹر نالایق اور سست تھے میں بذات خود اُن سے پہلے کے کئی بعض سب پوسٹماسٹروں سے بخوبی واقف ہوں جو کہ بہت قابلیت مستعدی اور ہوشیاری سے اپنا کام کرتے رہتے۔ اور پبلک قادیان بھی ان کے کام سے بہت خوش تھی۔ مثلاً ایک سب پوسٹماسٹر بابو نور الدین صاحب ہی تھے جنہوں نے مجھے کبھی یاد نہیں۔ کہ کثرت کام کی شکایت کی ہو یا ہم لوگوں کو ناراضگی کا کوئی موقعہ دیا ہو۔ ہاں تمام لوگ یکسان نہیں ہوتے۔ اور کوئی دعوے نہیں کر سکتا کہ ڈاک خانہ قادیان کی کرسی پر ہمیشہ ایسے ہی مستعد آدمی بیٹھتے رہے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی صحیح ہے کہ قادیان کے ڈاک خانہ میں کام بہت ہے اور میں نے افواہاً سنا ہے کہ خود افسران ڈاک خانہ اس خیال میں ہیں کہ یہاں کے اسٹاف میں ایک محرر بڑھایا جاوے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی سب پوسٹ ماسٹر یہ شکایت ہی کرے کہ کام بہت ہے۔ تو وہ امر واقعہ ہے۔ نہ کہ اس کی نالایقی کا ثبوت۔ البتہ جو لوگ زاید محنت کرکے بڑھے ہوئے کام کو نباہ لیتے ہیں وہ بہرحال خصوصیت کے ساتھ قدردانی کے لائق ہیں۔

معذرت۔ چونکہ وصیتیں بہت سی جمع ہو رہی تھیں اور ان کا چھاپنا ضروری تھا۔ اور صاحب سکرٹری صدر انجمن کی طرف سے بار بار تاکید تھی۔ کہ وہ جلد چھپ جاویں۔ اس واسطے اس اخبار میں ان کے اکثر حصہ کے درج ہو جانے کے سبب بعض ضروری مضامین درج نہیں ہو سکے۔

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حسب معمول عمر یا کم و بیش جیسی خدا تعالے نے توفیق دی ہو۔ عید فنڈ میں چندہ دیں۔ کیونکہ آج کل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ جن کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ قوم خود سمجھتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید میں شمولیت نصیب ہو۔ انہیں شکریۃً دینا چنداں مشکل نہ ہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو! عید کے دن آپ اپنے بچوں کو تو کچھ دیا کرتے ہیں۔ غرباء کو کھانا وغیرہ کھلاتے ہیں۔ تعلیم الاسلام اور اس میں پڑھنے والے یتیم بچوں کا بھی خیال رکھیئے گا۔ سردی کا موسم آگیا ہے۔ اور اکثر بچوں کے پاس کافی کپڑا ابھی نہیں ہے۔ کمیٹی کے پاس اس قدر روپیہ نہیں کہ ہر ایک کو کپڑے بنوا دے۔ ایک محسن کا شکریہ ہے۔ جنہوں نے کچھ لودیانہ کا لٹھ حضرت حکیم الامت کے پاس ان بچوں کے لئے بھیجدیا۔ امید کہ دوسرے احباب بھی توجہ فرماوینگے اور نئے پرانے کپڑے بھجوانے کا انتظام شروع کرینگے۔

عاجز عبد الرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماویں۔

انوار اللہ ۸ر
نور الدین۔ مصنفہ مولوی نور الدین صاحب ۸ء
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " " " ۴ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
امام الناس۔ " " " " ۳ر
الفرقان۔ " " " " ۲ر
عاقبۃ المکذبین۔ " " " " ۱ر
سراج الشہادتین۔ " " " " ۱ر

نشان گم شدہ۔ عبد اللہ ولد فتح الدین پٹواری طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان گھر سے ناراض ہو کر بھاگ گیا ہے کسی کو ملے تو اطلاع دیں۔

اطلاع متعلق آمدنی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

متعلق آمدنی مجلس کارپرداز بہت لوگ . . . اس طرح پر روپیہ بھیجتے ہیں جیسا کہ مدات مدرسہ وغیرہ کیلئے بھیجتے ہیں یعنے ان کی طرف سے کوئی تفصیل نہیں ہوتی۔ کہ آیا یہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی ہے یا وصیت کے مطابق حصہ جائداد ہے یا عطیہ ہے بلکہ بعض جگہ کی جماعتیں کچھ روپیہ بھیجتی ہیں۔ اور صرف رقم مقبرہ بہشتی لکھ دیتے ہیں۔ اور کوئی تفصیل نہیں لکھتے ہیں۔ کہ یہ روپیہ کس قسم کا ہے۔ بعض لوگوں کی وصیتیں ہوتی ہیں کہ روپیہ بھیجتے وقت یہ نہیں لکھتے کہ یہ وصیت کا روپیہ ہے۔ یا چندہ وغیرہ اسواسطے تمام جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ جو رقوم مقبرہ بہشتی کے متعلق بھیجیں اسمیں ضروری طور پر یہ تشریح کریں منی آرڈر فارم یا علیحدہ کارڈ پر مندرج ہو کہ یہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ ہے یا کوئی شخص وصیت کا روپیہ بھیجتا ہے یا کسی کا عطیہ ہے جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ مقبرہ کی کس غرض میں یہ روپیہ بھیجا ہے۔ نیز اس امر کا ہمیشہ خیال رکھا جاوے کہ صرف چندہ تعمیر مقبرہ یا کسی قسم کے عطیہ دینے سے کسی شخص کو بھی مقبرہ بہشتی میں دفن کا استحقاق حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ روپیہ ڈونیشن ثواب کے لئے ہوگا۔ ہاں جن لوگوں نے رسالہ الوصیتہ کے منشا کے مطابق اپنی وصیتیں بھیجدی ہیں۔ یا بھیجینگے وہ دفن کا استحقاق رکھتے ہیں:۔

وصایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وصیت ۲۷)

(۱) میں مسمی عبد الرحیم ولد خیر الدین قوم ارائیں ساکن ریاست مالیر کوٹلہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۶ء شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان دار الامان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے ہیں۔ یا آئندہ شایع ہونگے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد و ستورالعمل مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میرے پاس اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہو ہاں میری تنخواہ مبلغ عـہ روپیہ ماہوار ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا دسواں حصہ یعنی مبلغ ۱۲ ماہوار مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کرتا رہونگا۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے کہ اس کا آٹھواں حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری باقی جائداد سے الگ کرنے سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ یا اسمیں شامل رہنے دے۔ یا اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نکرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر انجمن مذکور کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میری کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت بڑھ جائے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکے ہیں یا آئندہ شایع ہونگے دار الامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب منشاء مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکر میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان میں مجلس مذکور کی طرف سے کرا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصل خرچ سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے باعث جنکا مجھے اسوقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے۔ درست اور قایم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جبتک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دیوے۔ میری نعش

اور کہیں دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے ہوں انکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

بقلم خود عبدالرحیم سیکنڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز قادیان دارالامان۔ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ ۴ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی بقلم خود ہائی سکول قادیان و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
(وصیت نمبر ۴۸)

(۱) میں مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلاں متصل کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور حال وارد موضع بھینی نانگل متصل قادیان دارالامان تحصیل و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۳ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں اور ان کی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اس میں - - - درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہوں گی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آئندہ ہونگے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے صرف زیور چاندی کا جو صرف مبلغ پچاس روپیہ کا ہے۔ اور جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے اور ایک روپیہ ماہوار اپنی جائداد سے لیتی ہوں اور اس میں سے ۴ / ماہوار علاوہ چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنیکے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرکر یا اس میں شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتی ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنیکے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائی جائداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد زائدہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر میں نے فقرہ (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہوچکی ہیں یا آئندہ شایع ہونگے۔ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنیکے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردوں گی جسکا اعلان مجلس کی طرف سے انشاء اللہ کرادوں گی اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ جو میرے روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ اور جسکا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست

اور قایم رہیگی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازۃ نہ دے - میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹ - یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کراچکا ہون گا - یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہتے - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا - بلکہ مجلس کو ہوگا - فقط

العبد

مساۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام

گواہ شد

سکندر علی مدرس - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد - عبد الرحیم - سکینڈ کلرک میگزین قادیان

گواہ شد - محمد حسن - ملازم میگزین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وصیت

از محبوب عالم احمدی لاہور ۸۸

۱ - مین مسمی محبوب عالم ولد میان غلام قادر سکنہ موضع علاؤالدین کے - تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور - بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰ - اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون - کہ مین حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون - اور ان کا مُرید اور پیرو ہون -

۳ - مین اقرار کرتا ہون - کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے - تمام وکمال پڑھ لیا ہے - مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین - پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن احمدیہ مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہون گے - مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثار میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن احمدیہ مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴ - مین یہ وصیت بھی کرتا ہون کہ جسقدر میری جائیداد میری مرنے کے بعد ثابت ہو - اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن ہذا کا اختیار ہوگا - کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے - یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے -

۵ - چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہین ہے - اس لئے مین اپنی زندگی مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار اپنے اس شہر کے امین کے پاس ماہ بماہ ادا کرتا رہون گا - جو مین پہلے سے بھی دیا کرتا ہون - انشاء اللہ العزیز -

۶ - مین یہ بھی وصیت کرتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت ہون تو بھی - اگر بصد مقام قادیان کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہون - تو بھی بہرصورت احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین - یا آیندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین جو خدا کے رسول اور مسیح موعود کا تخت گاہ ہے - پہنچائی جاوے - اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

۷ - میری یہ بھی وصیت ہے - کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد جو وصیت شدہ مین آچکی ہوگی - ہرگز نہین ہوگی - بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہون گے - یا مین ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی مین رقم جمع کرادونگا اگر مین ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم ادا کر نہ سکا - تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاوین - اگر میری جائیداد کوئی نہ ہوئی - تو پھر جس طرح مولا کریم چاہے گا - ہوکر رہے گا -

۸ - مین اقرار کرتا ہون کہ یہ وصیت محض رضاء الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین - اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے - تو بھی میری وصیت قائم رہے گی اور مین دل مین خواہش رکھتا ہون - کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کی جاوے - بلکہ جب تلک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین - میری لاش کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر دفن ہوسکتی ہے۔

۹ - اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے - تو جو رقم مین اس انجمن کے پاس جمع کراچکا ہون گا - وہ انجمن سے واپس نہیں لی جاسکتی - اور نہ ہی میرے کسی رشتہ دار وغیرہ کو حق ہوگا - کہ وہ اس کے لینے کی کوشش کرین - اور اگر جائیداد ہو - تو بھی انجمن کو حق ہوگا کہ وصیت کردہ حصہ اپنے قبضہ مین رکھے اور خواہ اس کو خرچ کرے۔

نوٹ - چونکہ میرے پاس جائیداد نہین ہے - اور مین غریب آدمی ہون - اس واسطے ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مین انجمن لاہوری کے امین کے پاس یا جس جگہ انجمن احمدیہ قادیان حکم دے - مین اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ جمع کرتا رہون گا - فقط

وصیت کنندہ

عاجز محبوب عالم احمدی موضع علاؤالدین کے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ - حال وارد لاہور انارکلی

گواہ شد

حیدر شاہ احمدی ولد حشمت شاہ قوم سید ساکن لاہور

گواہ شد

محمد موسےٰ - سوداگر بائیسکل لاہور

کتب مفصلہ ذیل دفتر بدر سے طلب فرماوین

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے اور اس کیساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہین - خوشخط - سفید اعلیٰ کاغذ قیمت صہ رعایتی ۴/۔ جلد کی قیمت ۱۲/۔

دُرِّ ثمین اس مین تمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نظمین اُردو و فارسی کی ہین - قیمت رعایتی ۳/۔ مجلد اور بے جلد ۲/۔

جنگ مقدس روئیداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم قیمت ۷/۔

وصیت ۸۶

(۱) میں مسماۃ سردار بیگم اہلیہ محمد حسین قوم جٹ ساکن تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اور لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیاں ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں۔ اور انکی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہونگی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیاں کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے شائع ہوئے۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد۔ شرایط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے اور جسپر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ نوٹ تفصیل جائداد اخیر پر شامل کیگئی ہے۔ اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری یہ جائداد جو اسوقت جسکی قیمت مبلغ [illegible] ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیاں یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیاں کے سپرد کیجاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار رہیگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے۔ یا اسمیں شامل رہنے دے۔ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ اور اسکی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اسکی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد (مذکورہ بالا جائداد) کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہونگی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیاں میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگے۔ دارالامان قادیاں میں پہنچا وے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیاں شریف پہنچانے اور وہاں دفن کر دینے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری [illegible] جائداد وصیت کردہ جسکا میں نے۔ فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی۔ جسکا اعلان مجلس مذکور کیطرف سے کرا دونگی۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان حکم نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکی ہونگی۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اسکو بھی وصول کرے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

گواہ شد

محمد حسین دفتر قانون گوئے ظفروال بقلم خود

العبد

سردار بیگم اہلیہ محمد حسین دفتر قانونگوئے

گواہ شد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال

فہرست جائداد

زیور حسب ذیل۔ ڈنڈیاں طلائی ۸ عدد [illegible]

ڈنڈیاں بیاں گھڑ طلائی۔ تویتڑیاں طلائی ۲ عدد [illegible] ۲ عدد [illegible]

واڈنی طلائی۔ ٹکا طلائی۔ پھول طلائی۔ بوہڑ طلائی یکعدد [illegible] یکعدد [illegible] ۲ عدد [illegible] یکعدد [illegible]

کینٹھہ طلائی۔ گوکھڑو نقری۔ جھکے طلائی۔ بانکاں نقری یکعدد [illegible]۔ [illegible]۔ ۲ عدد [illegible] [illegible]

لونگ۔ متفرق کپڑے وغیرہ۔ [illegible] [illegible]

[illegible]

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

امّا بعد خاکسار عبدہٗ جمال الدین ابن محمد صدیق ذات دائیں عرف کشمیری ساکن سیکھواں جو قادیان دارالامان سے جانب گوشہ غرب و شمال میں فاصلہ ایک فرسنگ کے واقع ہیں۔ تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں۔ آج میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء بوقت [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور آگاہ کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری اس وصیت پر جس کو میں لکھ رہا ہوں عمل کیا جاوے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی اور تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا میں پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ یا آئندہ شائع ہونگی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ وہ یہ ہے،

(الف) ہم تین بھائیوں نے یعنی امام الدین و خیر الدین و خاکسار نے مبلغ پانسو روپیہ کی مشترکہ اراضی رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جسمیں سے میں سوئم حصہ کے مبلغات کا مالک ہوں۔ (ب) بعض اشیاء تجارتی گھر میں مبلغ ایک سو روپیہ کے قریب ہیں (ج) قادیان دارالامان شریف کے مشرقی کنارہ پر ایک مکان بعمارت خام جسمیں چار کوٹھریاں مسقف اور قدرے سفید زمین جسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ کہ شرق ڈھاب و غرب شارع عام۔ شمال مکان بہادر کشمیری۔ و جنوب مکان منشی عبد العزیز صاحب پٹواری حلقہ سیکھواں کا ہے۔ اور یہ مکان ہم تین بھائیوں مذکور کا مشترکہ ہے۔ اسمیں سے بھی میں سوئم حصہ کا مالک اور قابض ہوں۔ اور یہ جائداد میری بلا شرکت غیرے خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد میں سے حسب الارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض رضامندی خدا تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیجائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری وصیت کردہ جائداد (پانچواں حصہ) پر مالک اور قابض ہو جاوے جو قابل فروخت انجمن مذکور ہو۔ اس کو فروخت کر کے قیمت وصول کر کے اغراض انجمن کو پورا کرے۔ حق [illegible] انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ اس میری وصیت کردہ میں میرے رشتہ دار [illegible] کوئی مانع نہیں ہے۔ کیونکہ میرے [illegible] وارث اور رشتہ دار تمام احمدی ہیں۔ اور تمام رضامند ہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکور کے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جسکا مفصل ذکر فقرہ ماسبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں اس جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت سیدنا مسیح موعود معہ خدام یا احمدی جماعت پڑھے۔ اور نیز میں اس موضع کی احمدی جماعت کیخدمت میں بصد منت و انکساری بطور وصیت کے عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی نہایت مہربانی ہوگی۔ جو میری وفات کے وقت زندہ ہونگے۔ کہ میرا جنازہ اٹھا کر بشرط حصول اجازت مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ ہمارا گاؤں بہت نزدیک ہے۔ تھوڑی ہمت کے ساتھ یہ کام ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اجر عظیم دیگا۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متعلق متکفل میری جائداد وصیت کردہ نہ ٹھہرائی جائے۔ بلکہ میری بقیہ جائداد سے کیا جاوے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت مرضٰ ابتغاً لوجہ اللہ کی ہے۔ کیونکہ حالت آئندہ جنکا مجھکو اسوقت کچھ علم نہیں۔ کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ عدد ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے اور پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ مقبرہ بہشتی میں میری نعش دفن نہ ہو سکے تو پھر اس موضع کے جس قبرستان میں میرے باپ کی قبر ہے۔ اس کے پاس دفن کیا جاوے۔ لیکن یاد رکھنا ضروری ہے کہ جہانتک ممکن ہو سکے کوشش کیجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ یہ میری دلی خواہش اور مراد ہے ورنہ بحالت مجبوری شق ثانی کو اختیار کریں۔ آگے خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اسکی ذات پاک کیا کرنیوالی ہے۔ علاوہ اسکے مجالس مذکورہ کی خدمت میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے جو میری اولاد ہو۔ ان کے لئے کوشش کیجاوے۔ کہ علم دین حاصل کریں اور نیک اور متقی اور خادم دین بنے رہیں۔ تا میرے لئے باقیات صالحات ہوں۔

انّی الی سمیع الدعاء رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

الموصی

خاکسار جمال الدین ولد محمد صدیق ذات دائیں ساکن سیکھواں تحصیل و ضلع گورداسپور بقلم خود

گواہ شد
فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ۔

گواہ شد
امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی موصی بقلم خود۔

گواہ شد
خیر الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد
عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سیکھواں

گواہ شد
محمد اسمٰعیل ولد جمال الدین قوم دائیں بقلم خود

وصیّت

۱- منکہ غلام احمد ولد محمد بخش قوم احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ کا ہون۔

بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲- مین اقرار کرتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳- مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے اور سن لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہون یا آیندہ شائع ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

۴- میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ میرا گھر ہے اور کچھ چیزین ہین۔ جن پر میرا اسوقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائداد مین کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے تمام جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری جائداد جو اس وقت جس کی قیمت یہ ہے ۱۰۰ روپیہ۔ میرے فوت ہو جانے کے بعد یکہ تمام جائداد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میری تمام جائداد کو فروخت کرے یا جیسا انجمن مناسب سمجھے کرے۔

غرض انجمن کو ہر طرح سے اختیار ہے اور انجمن میری تمام جائداد کی مالک ہے۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری جائداد سے کچھ تعلق نہین اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے

۵- مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو۔ ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

۶- مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ مین اگر قادیان مین دفن ہون یا کسی دوسری جگہ دفن ہون۔ ہر حینت میری یہ وصیت قائم رہے گی۔ فقط

تحریر بتاریخ ۱۳- مارچ ۱۹۰۶ء

کاتب الحروف اسمٰعیل پسر غلام احمد ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ مولا بخش احمدی فارن سکرٹری انجمن احمدیہ

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد بقلم غلام احمد احمدی ولد محمد بخش ساکن کوٹلی ہرنرائن

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد قوم علما ساکن کوٹلی ہرنرائن

گواہ شد محمد رمضان ولد غلام احمد احمدی ساکن مرادان

وصیت

۱- مین مسماۃ بیگم بیوی بنت محمد رانجہ ساکن بدر تحصیل بھیرہ۔ ضلع شاہ پور۔ زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھدیتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲- مین اقرار کرتی ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ رئیس قادیان ضلع گورداسپور مسیح موعود کے کل دعاوی پر بصدق دل ایمان رکھتی ہون اور انکی مرید اور پیرو ہون۔

۳- مین اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیتہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال وسن لیا ہے۔ مین ان ہدایات کی جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون۔ اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد کی پابند رہون گی جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ مین ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

۴- میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے زیورات مالیتی ۱۵۰ اثاثۃ البیت ۵۰ نصف حصہ گھوڑی مال۔ مویشی ۲۰ کل مالیتی ۲۲۰ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون۔ کہ میری جائداد جس کی قیمت اسوقت ۲۲۰ روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرلے یا اس مین شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ یا اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵- مین اقرار کرتی ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی۔

۶- مین یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات

انجمن مذکور جواب شائع ہو چکی ہین ۔ یا آیندہ شائع ہو نگی دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

۷ ۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون ۔ ان کی متکفل میری جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے ۔ ہرگز نہین اور ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی ۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گی اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جسمین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی ۔ ان اخراجات کی متکفل ہو گی ۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے ۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جایز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

۸ ۔ یہ بھی اقرار کرتی ہون ۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ للہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین ۔ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی ۔ تو اسصورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قایم رہے ۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اجازت نہ دے ۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے ۔

۹ ۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکی ۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال جمع مین کرایا ہوگا ۔ یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی ۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا میرے ورثا کو اختیار نہ ہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ان

العبد ۔ بیگم بیوی بنت محمد زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر قادیان

گواہ شد ۔ شیر علی ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

وصیّت

مین مسمی الٰہی بخش ولد فضلدین قوم حجام ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ حال اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ڈگرو ٹریفک ڈسٹرکٹ بھٹنڈا نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱ ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ ر مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

۲ ۔ مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون ۔

۳ ۔ مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ر دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے ۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے ۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات قواعد اور ضوابط کا پابند رہون گا ۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہین یا آیندہ شائع ہون گی ۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہین گے ۔

۴ ۔ میرا اس وقت جو ریلوے پراوی ڈنٹ فنڈ مین پانسو روپیہ ہے ۔ جسمین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ سے اس کی ⅒ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ کل رقم کا ⅒ حصہ مبلغ ۵۰ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو ۔ خواہ غیر احمدی میری اس وصیّت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین اور چونکہ اس فنڈ مین میری تنخواہ سے کاٹ کر جمع کیا جاتا ہے ۔ سو میری حیات کے ساتھ جتنی رقم اس فنڈ مین بڑھتی جاوے گی ۔ اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔ یعنے خواہ یہ کتنی رقم ہو جاوے سب کا ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے ۔

۵ ۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے ۔ جسکا ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے ۔ مین ایسی جایداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا ۔

۶ ۔ مین یہ بھی وصیّت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے ۔ اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گی ۔ دار الامان قادیان مین پہنچایا جاوے اور وہان مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

۷ ۔ میری یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مین مجلس کی طرف سے کرادون گا ۔ اور اگر ان اخراجات کے لیئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا ۔ ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جس مین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی ۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کی ذمہ وار ہوگی ۔ جو میری رُوح کے لئے نجات کا باعث ہون گے اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

۸ ۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے ۔ اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی ۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن

کی جاسکتی ہے
۹ - یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کراچکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوسکتے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط
الراقم - الٰہی بخش ولد فضل دین سمبڑیالی حال سٹیشن ماسٹر ڈگرو - ریلوے تجنندہ

گواہ شد
بیلی رام ولد لالہ گنگا سیامل کھتری - نور محل ضلع جالندھر
گواہ شد
خاکسار محمد سعید ماسٹر ایم - بی سکول کوہاٹ

وصیّت

(۱) میں مسمی شمس الدین ولد عزیز الدین قوم قریش سکنہ گجو چک تحصیل و ضلع گوجرانوالہ پنجاب - حال وارد موضع چہور عـ۳۱ تحصیل خانقاہ ڈوگراں صاحب ضلع گوجرانوالہ - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ دوم ماہ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔
(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔ اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔
(۳) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق شائع ہوئی۔ یا آیندہ شائع ہونگی۔ بعد ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد مشتہرہ

انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔
(۴) میری جائیداد مشترکہ میں سے میرا حصہ مبلغ عـ۵۰۰ روپیہ ہے۔ اور اسپر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور یہ جائیداد زیور مویشی وغیرہ ہے۔ میری ملکیت میں زمین نہیں ہے۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ⅛ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں۔ کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت قیمتی مبلغ عـ۵۰۰ روپیہ ہے اسکے آٹھ حصہ میں سے آٹھواں حصہ مبلغ ... ہوتا ہے اس حصہ مذکور کے متعلق میرا یہ اقرار ہے کہ اسکی میں اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگا اور چار ماہ تک ... صدر انجمن قادیان یا انکی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کردونگا - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ اشاعت اسلام میں جہاں مناسب سمجھیں۔ اسکو خرچ کرلیں۔ اب میری آمدنی جو اسوقت ... ہے اور اس کا ⅛ حصہ جو کہ ... ہوتا ہے وہ بھی ... چندہ مدرسہ اور لنگرخانہ کو بابت کرکے باقی ... انجمن مذکور کی خدمت میں ماہوار ... رہونگا اس کو بھی انجمن اپنے اغراض میں صرف کرے اور آیندہ اگر جائیداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ گئی تو اسکی مالک بھی انجمن ہے۔ اور اگر میری آمدنی آیندہ موجودہ آمدنی سے بڑھ جاویگی تو اس کا وصیت کردہ حصہ بھی میں اسطرح بڑھاتا جاؤنگا۔
(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ متروکہ ثابت ہووے۔ تو ایسی جائیداد کے ⅛ حصہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جیسی کہ مفصل ذکر اپنے فقرہ ۴ میں کیا ہے۔ لیکن آمدنی کیطرح اگر ایسے متروکہ کے متعلق ⅛ حصہ کی ہی میری وصیت ہے ⅛ حصہ کی نہ ہوگی۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔
(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری لاش کو ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن کو

جو اب شائع ہوچکی ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی۔ دارالامان پہنچا دیوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔
(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری ... تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ و اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کردونگا جسکا اعلان انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرادونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں علیحدہ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائیداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوگی۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔
(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ چونکہ یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے۔ اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں ہے میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جبتک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کسی اور جگہ دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجاسکتی ہے (۹) یہ کہ اگر فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کراچکا ہونگا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوسکتے ہے اسکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا

العبد
شمس الدین ولد عزیز الدین قریشی سکنہ چہور عـ۳۱ تحصیل خانقاہ ڈوگراں
گواہ شد
سید محمد جٹ کاہلو آبادکار عـ۳۱ چہور ○ نشان انگوٹھا
گواہ شد
بہاگ ولد محکم جٹ کاہلو سکنہ عـ۳۱ ○ نشان انگوٹھا
گواہ شد
ابراہیم ولد کالو جٹ سکنہ عـ۳۱ ○ نشان انگوٹھا
گواہ شد
چودھری گل محمد ولد ٹھانا جٹ کاہلو سکنہ عـ۳۱ نشان انگوٹھا

(احمد بیگ)

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دہوکے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹینس کے تمام لوازمات فٹ بال اور ہائی شاک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بید وغیرہ کی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کس قدر ترقی ہے۔ تمام ہندوستان کے کارخانوں میں یہاں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے۔ لیکن اس بات کو زائد ازخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جب کسی چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں انکو قیمت بھی زیادہ دینی پڑتی ہے اور سٹوروں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیکا انکا کبھی ان کے واسطے کوئی نہیں ہوتا چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قائم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ۱ر فی روپیہ کمیشن لیا جاوے گا۔ اخراجات روانگی بذمہ خریدار ہوں گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کراونے میں ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں۔ تو اون کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہونگے زرگر لوگ جو اونکو عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کے معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۴ر فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ایک پیسہ فی تولہ ہوگا

محمد شاہ سوداگر خان اینڈ برادرس کمیشن

تصدیق ایجنٹ سیالکوٹ شہر میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہو کہا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مومنوں کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولا بخش نارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں۔ اور ایک سال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوائیں ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اشتہار کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بلاقیمت ہوں گے لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے۔

مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ رمضان اور ماہ شوال میں رعایت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بروقت اطلاع نہیں ہوئی۔ اس کے واسطے ایک ماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل تیئی اصلی قیمت صہ

رعایتی ۱۲؏ار - جلد کی قیمت ۱۲ار

درثمین (مکمل)

جسمین سب شائع شدہ نظمیں ہیں اور حال میں میاں معراج دین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے انکا علاج اندک خرچ معالیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے۔ مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز بالتزام چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلی درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ار روپیے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ مینجر روزانہ پیسہ

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکانہ کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت اول درجہ کی فی من پختہ مبلغ معہ ر اور درجہ دوم مبلغ سے مبلغ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر کے چھپایا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ایجہان منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

نمبر ۴ | شوال سنہ ۱۳۲۴ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۴

سلسلہ جدید جلد ۲ | سلسلہ قدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... معاونین درجہ اول جن کو حق ہر کسی ایک کے اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... معاونین درجہ دوم جنکو حق ہر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ عام قیمت پیشگی سے غربا سے جنکی آمد ناہوار ہے ہو یا کم صرف عام قیمت بالعہد للعہ فی پرچہ ہر خریدار صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے توکل ..... عام افریقہ ..... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام او — بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — ز و شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عاجز محمد حسین احمدی

بدر نمبر ۷، ۴ جلد ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مبارک

سب حمد اس رب العلمین کے واسطے ہے جس نے انسان کیواسطے تعلقات نسب و صہر بنائے اور صلوٰۃ اور سلام اس کے رسول محمدؐ پر ہون جس نے ان تعلقات کی احسن نگہداشت کی ہم کو راہ دکھائی اور خدا کی نصرت اور تائید اس رسول کے خلیفہ پر ہو جس نے اس زمانہ مین گم شدہ ایمان کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا اور خلقت کو خالق کا چہرہ دکھایا۔ اما بعد آج ہم اس خوش خبری کو شائع کرتے ہیں کہ ۱۷، ۲۰ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیہ والسلام روز پنجشنبہ کو بعد از نماز عصر صاحبزادہ **مرزا شریف احمد** صاحب کا نکاح حضرت نواب **محمد علی خان** صاحب کی اکلوتی بیٹی **زینب بیگم** کے ساتھ ہوا اور مبلغ ایک ہزار مہر مقرر ہوا۔ اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ جو قادیان حاضر ہے نئے مہمان خانہ کے اوپر کے صحن مین جمع ہوئی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود صدر نشین تھے اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے خطبہ پڑھا جو انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین اخبار مین ملاحظہ فرماوین گے)

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا وجود بھی ایک آیت اللہ ہے کیونکہ اس کی پیدائش سے پہلے اس کے متعلق خدا تعالےٰ کے الہام کے مطابق پیشگوئی شائع کی گئی تھی۔

اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام کی خدمت مین اور حضرت ام المومنین اور حضرت میر صاحب اور والدہ محمد اسحٰق کیخدمت مین اور انکے تمام لواحقین اور اہل بیت کیخدمت مین اور تمام احباب احمدیہ کیخدمت مین اور حضرت نواب صاحب کی خدمت مین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق مین اپنے فضل و کرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین

"بدر"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۴ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ - نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء - آج رات ستائیسوین رمضان المبارک تھی - اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شب قدر کی ہوتی ہے - مین نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو - پس مین اُٹھا اور مین نے نماز پڑھ کر دُعا کی - بعد مین مفصلہ ذیل الہامات ہوئے

(۱) **قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اسکا بھید نہ پاوے**

(۲) **کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا** - (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے) -

تیری دعا قبول کی گئی - اور یا شاید کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے - اصل مین یہ ہرسہ الہام پیشگوئیان ہین - خواہ ایک شخص کے لئے ہون اور خواہ تین جدا شخصون کے حق مین ہون -

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء - (رؤیا) - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ مین ایک آدمی چرسہ لگا رہے ہین - پھر غیب سے آواز آئی - **مُبارک**

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھون کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا -

ما وقفت موقفاً اغیض من ھذا
ان بطش ربک لشدید

ترجمہ - اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر تو نہین بیٹھا - تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے -

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ایک انگریز کی رائے

مَین نے آپکے رسالے کو جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جو اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے ساتھ لکھا گیا ہے - پڑھا - مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور مین نے جسقدر ممکن تھا - کوشش کر کے انگریزی زبان مین جسقدر کتابین اسلام پر لکھی گئی ہین - (خواہ ان کے مصنف مسلمان تھے یا غیر مسلمان) سب جمع کی ہین اور اب اسلامی مذہب کا ایک خاصہ کتب خانہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے - مگر ابتک مین نے ایک بھی ایسی کتاب نہین پڑھی جسمین اسلام کی حمایت اس قدر زور کے ساتھ کی گئی ہو - جیسا کہ آپ کے شاندار پرچے مین - مین آپ کو اس قابل قدر پرچے کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے مبارکباد دیتا ہون

ڈائری

القول الطیب

۱۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ اس بات ذکر تھا کہ بعض شہرون مین جہان طاعون کا خوف تھا۔ گورنمنٹ چوہے مروانے کا انتظام کر رہی ہے اور ایک اخبار والے نے جو سناتن ہندو ہے اور کسی جی کا مارنا گناہ سمجھتا ہے۔ اس تجویز کی اس پیرایہ مین تردید کی ہے کہ چونکہ چوہون مین طاعون کا مادہ ہوتا ہے۔ اس واسطے ان کو پکڑنا اور مارنا خود بخود طاعون کو ردی مادہ کو منتشر کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ ظاہری تدابیر ہین۔ مگر جب تک باطنی تدبیر نہ کی جاوے۔ طاعون کا اس ملک سے جانا ناممکن ہے۔ ممکن ہے کہ جیسا کہ اس اخبار والے نے لکھا۔ طاعونی چوہون کو پکڑنا اور ہاتھ لگانا وغیرہ بھی کسی حد تک ضرر رسان ہو۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ سب حیلے کیمیا گرون کے سے خیال ہین۔ کہ شاید اس بوٹی سے سونا بن جاوے۔ شاید اُس سے سونا بن جاوے خدا تعالےٰ اس وقت شمشیر برہنہ لے کر کھڑا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا اس کے وجود پر ایمان لائے۔ جب تک دنیا کے لوگ اپنی بدکاریون اور ضد اور تعصب اور فحش گوئی کو چھوڑ کر اور خدا تعالےٰ کے نشانات کی تحقیر سے توبہ کر کے نیکی اختیار نہ کر لین۔ تب تک خدا تعالےٰ اس عذاب کو ان کے سر سے دور نہ کرے گا۔ تعجب ہے کہ ہماری گورنمنٹ ظاہری اسباب کو لیتی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کی طرف نہین جھکتی۔ پہلے اسلامی بادشاہون کے متعلق سُنا جاتا ہے۔ کہ وہ ایسے مصائب کے وقت راتون کو اٹھ کر رو رو کر دعائین کرتے تھے۔ جو لوگ خدا کو سچے دل سے ماننے والے ہوتے ہین وہ یہ تماشا دیکھ رہے ہین کہ ذرہ ذرہ اس کے قبضہ مین ہے۔ یہان تک کہ ہمارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہین۔ برخلاف اس کے آجکل کے تعلیم یافتون کا یہ حال ہے کہ اپنی گفتگو مین لفظ انشاء اللہ بھی بولنا خلاف تہذیب سمجھتے ہین۔ کتابون کی کتابین پڑھ جاؤ کہین خدا کا نام تک نہین آتا۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی ہستی کو منوانا چاہتا ہے۔

مسلمان اور مساجد

ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا۔

ترجمہ۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدون مین اس کا ذکر ہونے سے منع کرے اور اس کی بربادی مین کوشش کرے۔

مسجدون کو اسلامی بول چال مین خانہ خدا اس لئے کہتے ہین۔ کہ کسی شخص یا قوم کو ان کے اس استعمال سے روکنے کا کیسا کو حق حاصل نہ ہو جس کے لئے وہ بنائی جاتی ہین۔ مسجدون مین ذکر الٰہی سے روکنے والے کو سب سے بڑھ کر ظالم کہا گیا ہے۔ حضرت رسول کریم سرور کائنات صلعم نے کبھی کسی کو مسجدین سے نہ روکا اور نہ ہی صحابہ کبار کے زمانہ مین مسجدون مین ذکر الٰہی سے کسی کو روکاوٹ کی گئی اور ان کے بعد بھی اسلامی کامیابیون کے زمانہ مین کہین ایسی رکاوٹون کا پتہ نہین ملتا۔ کہ مسلمانون نے کبھی کسی مسلمان کو مسجد مین ذکر الٰہی سے روکا ہو۔ لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ جس کی خرابیان حد و نہایت سے بڑھی جا رہی ہین۔ خود تو عام طور پر مسلمان مسجدون مین نمازون اور ذکر الٰہی کے لئے آنا گوارا نہین کرتے۔ مسجدون کی کثرت اور نمازیون کی قلت سے مساجد کس مپرسی کی حالت مین پڑی ہین۔ پھر جہان کہین کسی قوم کو خوف خدا نے کسی مسجد کو آباد رکھنے اور اس مین ذکر الٰہی اور نمازین پڑھنے کے لئے آمادہ اور منتخب کیا ہو ان کو طرح طرح کے حیل سے روکنا شیوہ بنا کر اپنی نکبت ظاہر رہے ہین۔ کہین جمعیت اور زور سے کام لیتے ہین اور کہین مقدمات کرتے ہین۔ اور کہین کہین جبراً کسی کی مسجد کو چھین کر قانون اپنے ہاتھ مین لے کر عدالت کی حفاظت مین جانے کے لئے نماز پڑھنے والے فریق کو مجبور کرتے ہین۔ کہین کھلے طور پر بورڈ لکھ کر لگائے ہوئے ہین کہ فرقہ مخصوصہ کے سوا یہان جو نماز پڑھے گا۔ اس کو ذلت سے نکالدیا جاوے گا حال مین نظایر ہمارے سامنے موجود ہین۔ جن مین احمدی جماعت کے حقدار لوگون سے مسجدین چھین لینے اور ان کو نمازین پڑھنے سے روکنے کے لئے طرح طرح کے جلسہ کئے گئے۔ چنانچہ کپور تھلہ۔ انبالہ۔ وغیرہ مین مسجدون کے مقدمات مین مخالفین کو سخت ذلت اُٹھانی پڑی۔ اور اس بے لاگ اور پر انصاف حکومت کے انصاف سے مسجدین احمدیون کی دی گئین۔

سیالکوٹ مین ایک حقدار احمدی سے مسجد چھیننے اور نمازون سے روکنے کے لئے مقدمہ کیا گیا۔ جو دو عدالتون سے خارج ہوا۔ اور اب مخالفین کی طرف سے چیف کورٹ مین اپیل دائر ہے۔ ان لوگون کا حسد ایسا بڑھا ہوا ہے۔ کہ سچ کو چھپانے سے کسی مرحلہ پر باز نہین آتے ایک جج صاحب چیف کورٹ نے جن کے کمرہ مین یہ مقدمہ تھا یہ مناسب سمجھ کر کہ یہ مقدمہ بنچ ہی کرے۔ چیف کورٹ بنچ مین ارسال کر دیا لیکن مخالفون نے مشہور کر دیا اور اخبارون مین لکھوا دیا۔ کہ مقدمہ ڈویژنل کورٹ مین واپس بھیجا گیا۔

اسی طرح لاہور مین گمٹی والی مسجد مخالفین نے یورش کر کے احمدیون سے چھین لینی چاہی۔ پولیس نے امداد کی۔ اس واسطے مخالفین کے منصوبے پیش نہ گئے۔ مقدمہ جاری ہے۔

وی پی

بقایہ داردون کے نام ارسال ہوتے ہیں

پارلیمان اسلامی

(منقول از اخبار جاسوس آگرہ)

معزز ہمعصر اللواء مصر مطبوعہ ۲۲- اکتوبر ۱۹۰۶ء درمیں المجلس النیابی الفارسی کے عنوان سے ایک طویل مضمون ایران کے سرکاری گزٹ کے حوالہ سے چھپا ہے جس کا ترجمہ بغرض دلچسپی ناظرین جاسوس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فارس کے اراکین سلطنت نے قوانین انتخاب پارلیمنٹ تیار کرین گے۔ بعد شہنشاہ ایران کی خدمت مین پیش کئے۔ ہز مجسٹی شاہ کجکلاہ نے انہین پسند فرما کر بالفاظ ذیل اس کی تصدیق فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب صدر اعظم صاحب جو قوانین ہمارے سامنے پیش ہوئے ہین بالکل درست ہین اور ہم خوشی سے اجازت دیتے ہین کہ انپر عملدرآمد کیا جاوے - ۲۰ رجب ۱۳۲۴ھ

مظفر الدین

قوانین انتخاب حسب ذیل ہین۔

(۱) پارلیمنٹ کے ممبر امرا رقیجار - علماء - طلبا علوم - سادات - تجار - صاحب املاک - مزارعین - اور صناعون مین سے انتخاب کئے جائین گے -

(۲) جو لوگ پچیس (۲۵) سال سے کم عمر کے ہون گے جو لوگ ایران کے رہنے والے نہ ہون گے جو لوگ اپنی قوم مین مشہور نہ ہون گے وہ ممبری کے لئے انتخاب نہین کئے جائین گے -

(۳) عورتین - لڑکیان - نابالغ (۲۵ سال سے کم عمر کے) سزا یافتہ - کج اخلاق - بدعقیدہ اور ملازمان سلطنت ایران اس انتخاب سے محروم رہینگے -

(۴ و ۵) جو لوگ فارسی زبان مین نوشت و خواند نہ کر سکتے ہون گے - وہ ممبر نہین بنائے جائین گے -

(۶) ولایت طہران مین (۳۲) ممبر یعنی امراء قاجار (۴) علماء و طلبہ (۴) سوداگر (۱۰) مالکین و کاشتکار (۱۰) دیگر اہل حرفہ (۴) چنے جائین گے -

صوبہ طہران کے علاوہ حسب ذیل دیگر صوبون سے بھی مفصلہ تعداد ذیل ممبر انتخاب کئے جائین گے -

آذربائیجان مین (۱۲) خراسان وسیستان و تربت مین (۱۲) گیلان و طالش مین (۶) مازندران - تنکابن و استرآباد مین (۶) خمسہ قزوین و سمنان مین (۴) کرمان و بلوچستان مین (۱۲) فارس و بنادر مین (۱۲) عربستان - لرستان و بروجرد مین (۶) کرمانشاہ و کروس مین (۶) کردستان و ہمدان مین (۶) اصفہان یزد و قم و سادہ مین (۱۲) عراق ملایر - تویسرکان و نہاوند مین (۶) جملہ (۱۰۲) (لکین اللواء مین میزان (۱۴۸) دی گئی ہے جس سے شبہ پڑتا ہے کہ وہ میزان غلط ہے یا یہ وجہ ہو کہ کسی صوبہ کی تعداد غلطی سے کم لکھہ دی گئی ہو - جس کا اندازہ ناچیز ایڈیٹر نہین لگا سکتا کیونکہ بعینہ ترجمہ کر دیا گیا ہے - (ایڈیٹر)

(۷ و ۸) یہ امر لازم ہوگا کہ انتخاب کرنیوالون کی تعداد دو سو سے زیادہ ہونے پائے ہر شہر اور ہر صوبہ کی طرف سے ایک ممبر منتخب ہوگا اور ہر صوبہ کے صدر مقام مین انتخاب کا بھی انتخاب یعنی انتخاب ثانی ہوگا -

(۹) ہر ایک ضلع و صوبہ مین ایک انتخابی کمیٹی قائم ہوگی - اور وہان کا حاکم صدر جلسہ ہوگا اور چھوٹی چھوٹی ماتحت کمیٹیان بھی ہر جگہ قائم کی جائین گی اور انہین کمیٹیون کے ذریعے ممبر یا نائب انتخاب کئے جائین گے -

(۱۰) انتخاب کرنے والون کے خلاف جو عرضیان گذرین گی وہ انتخاب مین مانع نہ ہونگی

(۱۱) جن لوگون کو مرکزی ماتحت کمیٹیون کی نسبت کچھہ شکایت ہو - وہ صوبہ کی صدر کمیٹی سے شکایت کر سکتے ہین اگر وہان سے شکایت رفع نہ ہو - تو پھر وہ اپنی شکایات پارلیمنٹ مین بھیج سکتے ہین -

(۱۲) اگر کوئی ممبر زمانہ انتخاب ثانی سے چھہ ماہ پہلے مرجائے یا مستعفی ہو جائے تو اس کی جگہ فوراً دوسرا منتخب کر لیا جاویگا -

(۱۳) ہر ولایت کی انتخابی کمیٹی پر واجب ہے کہ وہ منتخبین کے نام فوراً پارلیمنٹ مین بھیجدے تاکہ اونہین اخبارات مین مشتہر کر دیا جاوے -

(۱۴) منتخب شدہ ممبرون کو لازم ہے کہ اپنی مقامی کمیٹی سے اپنے انتخاب کی نسبت ایک سارٹیفکٹ لے لیں - تاکہ پارلیمنٹ مین ان کے لئے ثبوت ہو -

(۱۵) انتخاب بذریعہ قرعہ اندازی یا کثرت رائے سے ہوا کرے گا - (عربی کے یہ اصل الفاظ کس قدر پیارے معلوم ہوتے ہین - کہ یکون الانتخاب بالاقتراع واغلبیۃ الآراء اگر ناظر عربی سمجھہ سکتے تو مین سارا مضمون عربی ہی مین نقل کر دیتا - ایڈیٹر)

(۱۶) منتخب شدہ ممبرون کے نام بغرض آگاہی عوام اخبارات مین شائع کر دئے جائین گے -

(۱۷) جو ممبر شہر سے اور دیہاتون مین منتخب ہون گے - ان کی شرکت کی جگہ و انتظام حاکم صوبہ و ضلع مقرر کریگا -

(۱۸) حکومت ایران پر واجب ہے کہ رسم قرعہ اندازی و رائے دہی کے فارم پہلے سے چھپوا کر پبلک مین تقسیم کر دے -

(۱۹) جو لوگ منتخب ہو جاوین ان کو فوراً طہران مین پہنچ جانا چاہیئے - کیونکہ خاص طہران مین انتخاب پورا ہوتے ہی پارلیمنٹ کا افتتاح ہو جائے گا -

(۲۰) نائبان پارلیمنٹ کی تنخواہ پارلیمنٹ خود اپنی مرضی سے مقرر کرے گی -

(۲۱) ہر ممبر صرف دو سال کے لئے منتخب ہوگا اور اس میعاد کے ختم ہوتے ہی نیا انتخاب شروع ہو جائیگا -

(۲۲) پارلیمنٹ کے جن نائبون کو انتخابی کمیٹی کے متعلق کوئی شکایت ہو تو وہ اپنی عرضیان پریسیڈنٹ پارلیمنٹ کے پاس بھیجدین -

انتخاب الاخبار

پنشن۔ فرڈ نینیڈ پاشا مرحوم سلطانی مدرسہ طبی کے ایک استاد کی وفات پر شاہی محکمہ پنشن نے ان کے پس ماندون کے لئے (۷۲۵) قرش ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ (لسان)

تحائف حرمین۔ وزارت اوقاف تحائف حرمین کی فہرست باب عالی مین پیش کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال زیادہ تر کپڑے بھیجے گئے ہین اور یہ تحائف امین حرّہ ہمایونی کے ساتھ جائینگے۔ ان کپڑون کی تقسیم امین موصوف کما نیر افواج محافظ قونصل اور مشائخ حرمین کی نگرانی مین کی جلے گی۔

کامیاب طلبہ۔ اس سال ملکی ملٹری انجنیرنگ کالج سے ساٹھ طالب علم کامیاب ہوکے نکلے جن کو باضابطہ سند اور میدانی اور قلعہ جات کے گولہ اندازون مین چاوش کا رتبہ ملا۔ اور فوراً ان کو مختلف فوجون مین جگہین مل گئین۔

طبی جماعت۔ گورنمنٹ عثمانیہ ہر سال ماہ شوال المکرم کے شروع ہوتے ہی ایک جماعت ہوشیار ڈاکٹرون کی سرزمین حجاز مین بھیجا کرتی ہے۔ تاکہ حاجیون کی صحت وصفائی کی کامل نگرانی رہے چنانچہ اس سال بھی ڈاکٹرون کا انتخاب ہوگیا۔ اور وہ بعد عید روانہ ہو جائین گے۔ یہ لوگ چار مہینے ملک حجاز مین بسر کرتے ہین۔

جدید تارپیڈو شکن جہاز۔ کنٹرایڈمرل احمد پاشا جن کو بمقام جنیوہ اس خدمت پر مامور کیا گیا تہا۔ کہ اٹلی کے کارخانہ انسالڈو و آرم اسٹرانگ سے سات تارپیڈو شکن جنگی جہازات جو حسب فرمائش عثمانیہ تیاری کے قریب ہین جا کرے آئین۔ اب وہ ان جہازون کو لے کر آستانہ علیا کی جانب آرہے ہین۔

معدنیات۔ حکم سلطانی صادر ہوا ہے کہ دولتلو فہمی پاشا ناظر رسومات کی زیر صدارت ایک کمیٹی ان متعدد معدنون کی تحقیقات کے لئے مرتب کی جائے۔ جو ایک سال کے عرصہ مین قلمرو عثمانیہ کے اندر دریافت ہوئی ہین کئی ایک تجربہ کار افسر اور خاص کر وزیر جنگلات اور معاون دولتلو سلیم پاشا بھی اس کمیٹی کے ممبر ہون گے۔

عثمانی فوجی مدرسہ۔ فوجی مدرسہ ہنکلدی مین کامیاب طلبہ کو علمی تمغہ جات عطا کرنے کا جلسہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ ہوا اول درجہ مین پاس ہونے والے طلبہ کو سنہری اور دوم درجہ والون کو روپہلی تمغہ جات دئے گئے۔ زکی پاشا کمان افسر توپ خانہ صدر انجمن تھے اور جلالتماٰب سلطان المعظم کی طرف سے تین افسر شریک ہوئے تھے۔ جنہون نے طلبہ اور حاضرین کو شاہی سلام پہنچایا اور سب لوگ زور سے چیخ اٹھے۔ پادشاہم چوق یشار، دولتلو زکی پاشا اور عصمت آفندی (جو اس سال سب مین اول پاس ہونے والا طالب علم تھا) نے تقریرین کیں اور عصمت آفندی نے کہا کہ ہم فوجی نوجوانون کو ملک ودولت پر اپنی جانین فدا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے افسرون کی تعمیل حکم مین ذرا بھی چون وچرا نہ کرنی چاہیئے اس طالب علم کی تقریر نہایت جوش سے بہری ہوئی تہی جس کو سن کر حاضرین نعرہ ہائے مسرت مارتے اور پادشاہم چوق یشار کی صدائیں بلند کرتے تھے۔ آخر مین صدر مجلس نے جملہ کامیاب طلبہ کو سنہری اور اسی قدر کو روپہلی میڈل اپنے ہاتھون سے پہنا کر انہیں مبارکباد دی۔ دُعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نمائش دستکاری۔ استنبول کے مدرسہ دستکاری کے طالب علموں نے اپنے ہاتہون کی بنائی ہوئی چیزون کے نمونون کی نمائش کہولی ہے یہ نمائش عید الفطر کے دنون تک برابر کہلی رہیگی اور لوگ وہان کی چیزین دیکھنے جائین گے ممبران کمیٹی تجویز انعام نے تین لڑکون کے لئے اعلیٰ انعامات مقرر کئے ہین روغنی تصویر اور نقشہ کشی کا انعام سامی بک کو۔ فن کی تعمیری انجنیری کا انعام سیرو آفندی فوری" کو۔ اور پلیٹ کہودنے کا انعام الکسان آفندی بو یاجان" کو ملا۔ (پیسہ اخبار)

ایران کی آزادی انگلستان وروس کے درمیان سر ایڈورڈ گرے نے ہاؤس آف کامنز مین سر ہنری کاٹن کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روس سے جو قرارداد ہوگی اس مین ایران کی آزادی اور اس کے علاقہ کی اصلیت برقرار رکھی جائیگی۔" پہر آخر یہ قرارداد کس بارہ مین ہوگی؟ ضرور ہے کہ تجارتی حقوق وفوائد کی تقسیم اور ان کی نسبت مصلحتین کا سمجہونہ اصل مقصود قرار دیا ہو پس یہی اس کے حق مین بانجام کار سم قاتل ثابت ہوگی مدبران انگلستان لاکھ انکار کرین اور بہی خواہان ایران کو لاکھ اطمینان دلائین۔ لیکن اگر مجوزہ معاہدہ کی صورت مین ایران کے لئے کسی پہلو سے کوئی نیا دور شروع ہونے والا نہین تو پہر جدید عہد وپیمان کی ایسے ضرورت ہی کیا ہے اور یہ اطمینان کس خدشہ کی طرف دلایا جاتا ہے۔ ان باتون سے تو انہین لوگون کو تسلی ہو سکتی ہے۔ جو دول یوروپ کی ڈپلومیٹک چالون اور ان کی قدیم عادت سے واقف نہ ہون ہمین تو قوی اندیشہ ہے کہ روس اور انگلستان کا اتفاق ایران کے حق مین جلدی یا بدیر مگر ضرور ہی بعض اہم انقلابات اور پریشانیون کا موجب ہوگا۔ شکر ہے کہ کجکلاہ کی بیدار مغزی سے وہان بہی اب ایک پارلیمنٹ قائم ہو گئی ہے جس کے اراکین اگر ہوشمندی اور انجام بینی سے کام لین تو آنیوالے خطرہ کی بہت کچھ پیشبندی کر سکتے ہین۔

ٹرکی اور بلغاریہ۔ ہمعصر المویّد مصر بحوالہ کارسپانڈنس پالٹیکس لکہتا ہے کہ اندنون بلغاریہ نے ٹرکی سے میل اور قربت حاصل کرنے کی بہت کچہ خواہش ظاہر کی ہے حال مین فرڈی نینڈ والئی بلغاریہ اور دولتلو نجیب پاشا معتمد عثمانی کی جو ملاقات ہوئی ہے باری النظر مین اس ملاقات نے سلطنت عثمانیہ اور بلغاریہ کے دوستانہ تعلقات پر بہت اچھی روشنی ڈالی ہے امیر بلغاریہ نے دولتلو نجیب پاشا کی خاطر مدارات اور عزت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور بوقت رخصت اسٹیشن تک پہنچانے بہی آئے۔ حضور سلطان المعظم نے امیر موصوف کی اس مخلصانہ ودوستانہ کارروائی کو بہت پسند کیا اور اپنی خوشی ظاہر کی۔

وصیت ۹۰

(۱) منکہ عبداللہ ولد رحیم بخش قوم احمدی ساکن موضع کوٹلی لونڈی تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲ر اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید . . . اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق۔ یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میری بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ لعہ روپیہ نقد، دیگر اس مادہ گاؤ بمعہ وچھی جس کی قیمت اس وقت عہ روپیہ ہے اور ایک اور وہڑی جس کی قیمت مبلغ لعہ نو روپیہ ہے۔ وہتال وچھے لوٹا جس کی قیمت للعہ روپیہ ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابیں جو مبلغ پانچ روپیہ کی ہیں۔ یہ کل رقم اکیس روپیہ کی ہوئی۔ ان تمام پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے تمام جائداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہو گا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائداد سے اس جائداد کو الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے گی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵)۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ علاوہ اس جائداد بالا کے۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد اسوا جائداد مذکورہ کے میرے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ غرضیکہ ہر چند یہ وصیت میری قائم رہیگی۔ فقط۔

گواہ شد

علی احمد احمدی ولد عبداللہ احمدی ساکن کوٹلی منڈی ضلع سیالکوٹ

العبد

عبداللہ احمدی ولد رحیم بخش مرحوم کوٹلی سنڈی تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد

محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد

اسمٰعیل احمدی ولد غلام احمد ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ

وصیت ۹۵

۱۔ منکہ امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں عرف کشمیری ساکن موضع سیکھواں تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ . . . بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ اور انہوں نے جو رسالہ الوصیت بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع فرمایا ہے۔ میں نے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے اور ایسا ہی میرے ورثا میری وفات کے بعد ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے اراضی قریباً دس گھماؤں بعوض مبلغ صمار روپیہ کے واقع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں بشراکت جمال الدین و خیر الدین برادران حقیقی بحصہ برابر بصورت رہن باقبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے اور ایک مکان واقع قادیان دار الامان بشراکت برادران مذکور ملکیت ہمارا ہے۔ بحصص مساوی۔ مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ غرب شارع عام اور چھپڑ فراخ شرق میں اور شمال مکان بہادر کشمیری اور جنوب مکان منشی عبد العزیز پٹواری حلقہ سیکھواں۔ اراضی و مکان مذکورہ بالا میں مظہر ثلث حصہ کا حق رکھتا ہے اور علاوہ ازیں مبلغ صـ۵ روپیہ نقد بھی ہیں اس میری جائداد مستغرقہ میں میرا کوئی شریک نہیں اور جائداد مذکورہ میری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد مذکورہ میں سے ۱/۵ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہو گا کہ میری وفات کے بعد اس جائداد کو میری جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرے یا نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ

مرحبا ہم پیشیش آمد پیچ
گوش دل سے سن یہ میری گفتگو

دین و دنیا میں گنوا دست آبرو
حبا امام قادیان کو دیکھ تو

عشق او گر دد عیان بر روئے تو
بوئے او آید ز بام و کوئے او

اے ڈاکٹر بتلا تجھے کیا ہو گیا
سچ بتا کس دیو کا سایہ پڑا

دیکھ فرماتے ہیں حضرت میرزا
اے مزور گر بیائی سوئے ما

از دو نار رخت افگنی در کوئے ما
ہو گی تجھے حاصل تو پھر وہ خوبیان

جن سے پا جائیگا ہر غم سے امان
قادیان ہی ہے عجائب اک مکان

عالمے بینی در آن ربانی نشان
سوئے رحمان خلق و عالم را کشان

یہ نہیں ہے جھوٹ سچ کہتے ہیں ہم ٭
داریم از تیغ ملائک سخت غم

اس طرف کہتے تھے مہدی دمبدم
دست لطف یار من بر من اہم

او مرا شد من ہم از بہرش شدم
تب خدا آیا تجھے نہ گدا ختی

از پئے انکار حیلہ ساختی
وائے مرزا از چشم انداختی

اے دریغا قدر او نشناختی
نقد ایمان در حسد ہا باختی

کہا رہا ہے کس لئے اب پیچ و تاب
رحمت رحمان سے ہو کر بہرہ یاب

خدمت عیسے میں حاضر ہو شتاب
ہان مشو نومید زان عالیجناب

بندہ باش ہرچہ میخواہی بیاب
قاسم اب تو ختم کر اپنا کلام

آگیا ہے اشتہار آن امام
انتظار فیصلہ کر صبح و شام

حجت رحمان شدہ بر او تمام
زیادہ گوئی نا ندر دست السلام

عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی
تراہا بیرم خان پرانی منڈی

٭ از پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں مرید کے آگے فرشتوں نے تلوار کھینچی ہوئی ہے۔ راقم

لاہور میں نماز عید

اس دفعہ گمٹی والی مسجد کے بجائے ... ... احمدی جماعت نے نماز عید میدان پریڈ میں ادا کی جماعت الحمدللہ بڑی معقول تعداد میں تھی گو پوری صحیح تعداد کی گنتی نہیں ہو سکی۔ تاہم اہل حدیث کی تعداد کے قریب تھی اس موقعہ پر حسب معمول احمدی جماعت نے دارالامان کے یتیم خانہ و مساکین کے لئے صدقہ و خیرات توفیق دیا۔ متولی و امام مسجد گمٹی مولوی غلام حسین صاحب ہی حسب معمول امام نماز عید ہوئے نماز نہایت سنجیدہ ادا کی گئی اور بعد وعظ بڑے امن کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ پانی وغیرہ کا کافی انتظام تھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ حکیم محمد حسین قریشی

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ نورالدین

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن۔ اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماویں اول مفت منگائیے۔ دیکھئے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چندی استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیئے صرف ۸ ر فی تولہ

سنون دندان۔ لو یہ وہ سنون ہے جسنے منگایا وہ حظ اٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکائت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مریض درد داڑھ میں یا اتفاقیہ میں۔ کہلن دندان یا بد بو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑہوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبتلا اور دانت مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۸ ر فی بکس

بکس محافظ النسل۔ یہ وہی بکس ہے کہ جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضوں کو در مقصد پر پہنچا پایا ہے اور مہلک سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت نامردی کمی وغیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے نامردوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوویں اس میں مفصلہ ادویات محفوظ ہیں سونے چاندی کی گولیاں۔ طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت صرف ہے کہ اگر صحت میں کسیقدر کمی ہووے تو باقی دوا مفت ارسال ہو گی۔ مریض اپنی حالت لکھتا رہے

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں
المشتہر حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ نیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خرید فرمائیں

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ ر
اعجاز احمدی 〃 〃 〃 ار
رویائے صالحہ 〃 〃 〃 ۱۰ ر
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ شاعر ار
شرائط شاہدین 〃 ار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۲ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ رب احفظنی فان القوم یتخذونی سخرۃ ۔

ترجمہ ۔ اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرا لیا ۔

۲۳ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ ان اللہ من علیکم ۔ واعطیک ما اعطیک ۔

ترجمہ ۔ خدا نے تیرے پر احسان کیا اور میں تجھے دونگا جو چیز دونگا

ان الذین لا یلتفتون الیک لا یلتفتون الی اللہ

ترجمہ ۔ جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے یعنی نظر انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی التفات نہیں کرتے ۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا ۔

اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں ۔

تصحیح

چونکہ گذشتہ پرچہ اخبار میں بعض غلطیاں رہگئی تھیں اس واسطے وہ دوبارہ صحیح کر کے درج کئے جاتے ہیں :-

۱۵ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کمبرین کا بیڑا غرق ہو گیا ۔ (کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)

(۳) تیری دعا قبول کی گئی ۔

۱۸ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ رؤیا ۔ (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ میں کئی ایک آدمی ایک جھٹے لگا رہے ہیں ۔ پھر غیب سے آواز آئی ۔ مبارک

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اس کے بعد الہام ہوا ۔ ما وقفت موقفا اغیظ من ھذا ان بطش ربک لشدید

ترجمہ ۔ اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر میں کھڑا نہیں ہوا تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے ۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے لئے مفصلہ ذیل مدرسین کی ضرورت ہے سکینڈ ماسٹر سنیر ٹرینڈ یا بی ۔ اے ۔ مدرس ریاضی سنیر ٹرینڈ الیف ۔ اے یا بی ۔ اے اڈیشنل ماسٹر الیف ۔ اے یا بی ۔ اے ۔ تجربہ کار انٹرنس بھی درخواست کر سکتے ہیں تنخواہ حسب لیاقت ۔ خط وکتابت بنام

سکرٹری مجلس منتظم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ضلع گورداسپور

بلادِ اسلامی

قبل ازین مسجد لنڈن کی تجویز کا ذکر بارہا کیا جا چکا ہے۔ مگر تازہ خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ تجویز نے پختگی کی صورت قبول کرلی ہے اور اگر مطلوبہ سرمایہ حسب توقع جلد پہونچگیا۔ تو یہ مسجد محلہ پالس وائٹھن چند سال کے اندر بنکر تیار ہو جاوے گی۔ جبکہ انگریزون کو بجوقت اسلامی موذن کی صدائے اذان کلیسون کے گھنٹون کی جھنکار مین سے بڑھکر سننے کا اتفاق ہوگا۔ اس وقت لنڈن مین پچیس ہزار مسلمان ہین جن کے لئے ایک شاندار مسجد کا ہونا ضروری تھا۔ اس مسجد کا نقشہ مشہور معمار چمپرین نے تیار کیا ہے۔ جو مشرقی طرز عمارت سے خوب ماہر ہین اور انہی نے شہر داوکن کی مسجد کا بھی نقشہ تیار کیا تھا۔ مسجد کے واسطے ایسی جگہ تلاش کی جارہی ہے۔ جو صاف اور نمایان ہو۔ انگلش اخبارات لکھتے ہین کہ یہ مسجد ان خوش نما اور عظیم الشان عمارتون کے سلسلہ مین قابل قدر اضافہ کرے گی۔ اس کا طول ۱۸۰ فٹ اور عرض ۵۰ فٹ ہوگا۔ انجینیر کی رائے ہے۔ کہ مسجد سنگ سفید کی ایک ڈول بنائی جاوے مگر تعمیر مسجد کی کمیٹی کے ممبران مین سے چند لوگون کا خیال ہے۔ کہ اس کا رنگ سبز رہنا چاہئیے۔ جو خاص اسلام کی علامت ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ اسے دونون رنگ سے ملاجلا بنایا جاوے اس کے منارے اور گنبد روضہ تاج گنج کی طرح طلائی کام سے آراستہ کئے جائینگے۔ ایک لاکھ پونڈ مسجد کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ اور تین سال مین بن کر تیار ہوگی۔

ہمعصر اللواء نے مسئلہ طور سینا کا فیصلہ آخری وزارت داخلیہ سے حاصل کر کے شائع کیا ہے۔ ہمعصر موصوف نے جو نوٹ اس فیصلہ پر لکھا وہ حسب ذیل ہے۔ ظاہر ہے کہ جزیرہ نماطور سینا باعتبار جنگی مرکز کے نہ بسبب زرخیزی کے بڑی مہتم بالشان جگہ ہے فاتحانِ مصر قدیم زمانہ مین اسی راہ سے آئے تھے اور اسی راستہ سے جاکر شام وغیرہ کو مصریون نے فتح کیا تھا۔

عباس پاشا کے تخت پر بیٹھتے ہی انگریزون نے چاہا کہ وہ مثلث جو سویز سے شروع ہوکر رافح اور عقبہ تک پہونچتا ہے۔ مصری مملکت مین شامل ہو جائے۔ لیکن کامیابی نہین ہوئی۔ دوسری طرف حجاز ریلوے کا کام جاری ہوگیا جس کی وجہ سے ترکون کا اثر اس نواح مین بہت بڑھ گیا۔ بالآخر قلعجات کی تعمیر مذکور مسافت زمین مین شروع کردی اور بجٹ سے ایک رقم صرف کے لئے الگ کی گئی۔ دولت علیہ اس سے غافل نہ تھی۔ جب اس نے یہ کارروائی دیکھی۔ تو طابہ پر قبضہ کرلیا۔ اس موقعہ سے فایدہ اٹھانے کے لئے انگلستان نے بڑی کوشش کی اور خط وکتابت کے علاوہ جنگی جہاز دولت کو بھی نقل وحرکت دیگئی۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ انکا کچھ فایدہ مرتب نہ ہوا۔ اور مسئلہ طور سینا نے کوئی نئی صورت اختیار نہ کی۔ کیونکہ سلطان المعظم کا منشاء بجز اس کے اور کچھ نہ تھا کہ یہ جزیرہ اپنی اصلی حالت پر باقی رکھا جاوے گا اور قلعجات کی تعمیر نہ ہو۔ اس مین شک نہین کہ انگلستان نے موقع پاکر مصر مین اپنی قوت بڑھا دی ہے۔ مگر اس کی وجہ وہ خیال اور اثر ہے۔ جو مشرقی اقوام مین روسی شکستون سے یورپ کے نزدیک پیدا ہوا ہے مصر کی حالت مین فوج کے بڑھانے یا گھٹانے سے کوئی فرق نہین آسکتا۔

صرف بیروت حجاز ریلوے کے لئے ایک ملین قرش چندہ جمع ہوا ہے اور بڑی سرگرمی سے اطراف ملک مین روپیہ فراہم کرنے کی تدبیر کی جارہی ہے حجاز ریلوے کے منتظمون کو حال ہی مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ جسقدر فوجی لوگ لائن پر کام کررہے ہین۔ ان کے کام کا باضابطہ رجسٹر تیار ہوتا کہ ہر ایک کے لئے علی قدر مراتب انعامات دئے جاوین صدر کمشن حجاز ریلوے نے تاکید کی ہے۔ کہ حجاز کی راحت رسانی مین کسی قسم کی کمی نہ ہو اور کرایہ ریل مین بھی حتی الامکان تخفیف کی جاوے۔

شیخ کویت مبارک بن صباح کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اب وہ راہ راست پر آگیا ہے۔ حال ہی مین گورنر بصرہ نے نہر جدیدہ کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی جس کے جواب مین شیخ نے دو سو ترکی پاونڈ روانہ کردئے اور اپنی اخلاص مندی کا یقین دلایا۔

قسطنطنیہ کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل کے قریب ترکی فوجون مین مصنوعی جنگ ہونیوالی ہے۔ ایک فریق کی کمان سردار عارف پاشا کرینگے اس جنگ مین ساٹھ رجمنٹین شامل ہونگی۔ سرحد بلغاریہ پر جو ۴۸ ہزار بہادر تعینات ہوئے ہین۔ وہ بھی اس جنگ مین حصہ لینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب کی یہ جنگی مصنوعی کارروائی ترکی قوت وجبروت کے ظاہر کرنے کے لئے کیجاوے گی۔

سلطان المعظم نے عبدی پاشا کی مسجد واقع شہر دوشیہ کی مسجد کی مرمت کے لئے جیب خاص سے ۱۰۳ پونڈ ترکی مرحمت کئے ہین اور حکم دیا ہے۔ کہ جس مسجد مین مرمت کی ضرورت ہو فوراً اطلاع کیجائے۔

ایران اور مراکش کا حال قریب قریب یکسان ہے یہان بھی سلطنت کے پاس خرچ نہین ہے وہان بھی خزانہ خالی ہے۔ حال ہی مین جرمنی وزیر متعینہ مراکش نے تجویز کی ہے کہ گورنمنٹ مراکش کی ضروریات کے رفع کرنے کے لئے قرضہ دلایا جاوے۔ اس کے علاوہ آج کل پھر مراکش کے مختلف حصص مین بد امنی کی وارداتین ہورہی ہین۔ چنانچہ فرانسیسی تاربرقی کے دریائی حصہ کو تانجیر سے چند میل کے فاصلہ پر قبائل والون نے کاٹ ڈالا ہے۔ جس پر فرانسیسی حکام برافروختہ ہین۔

چونکہ ایک انگریز اور ایک اسپین کا شخص الجیریا مین مقید ہوگیا ہے۔ لہذا فرانس اور اسپین اپنی پولیس مراکش مین مقرر کرنے کے استحقاق پر بڑا زور ڈال رہے ہین جو انہین الجیرس کانفرنس مین دیا گیا ہے اور ہر ایک دولت نے ایک ایک جنگی جہاز روانہ کر دیا ہے۔ اس عرصہ مین رسولی نے شہر ارجیلا پر قبضہ کرکے امن وامان قائم کردیا۔ مگر بعد کی خبر ہے کہ مسئلہ مراکش بڑی نازک حالت پر پہونچگیا ہے باغی ہنوز ارجیلا پر قبضہ کئے ہوئے ہین۔ ارجیلا کی حفاظت قابل اطمینان نہین ہے۔ فرانس نے دو اور جنگی جہاز روانہ کئے ہین۔

مراکو۔ کی حالت اس درجہ نازک ہوگئی ہے

کہ آخر فیصلہ تلوار پر معلوم ہوتا ہے یہ پیر خمیدہ پشت جس کے صدقہ میں لوگوں کو تاج ملتے ہیں اور جو باوجود ریخ ہندوی کے دشمن کے منہ پر سوائے راستی کے دم نہیں مارتا ۔ آج فرانس اور مراکو کی قسمت کا فیصلہ اس قدیم اسلامی سرزمین میں یہی پیر خمیدہ پشت (تلوار) صاحب کرین گے ۔ فرانس نے اپنے جنگی بیڑے کو تیاری کا حکم دیا ہے ۔ بری فوجین جو تونس اور الجیریا میں ہیں ۔ ملی حکم سے بڑھنے کے لئے تیار ہین ۔ پانیر صاحب یہ گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ مراکو مین امن قائم کرنے کے لئے فرانس کو تنہا چھوڑ دیا جاوے ۔ وہ بہت عمدگی سے اس کا فیصلہ کر لیگا ۔ قیصر ولیم نے اگر دخل نہ دیا ۔ تو مراکو مسئلہ اور پیچیدگی ہمیشہ کے لئے سلجھ جائے گی اور جو قیصر ولیم بیچ میں آکود پڑا تو بے شک سلطان مراکو کی بن آئے گی ۔ اور انہیں دو یورپی طاقتوں کو لڑا دینے کا اچھا موقع ملیگا ۔ یہ پانیر کی رائے ہے ۔ جس کو ہم تسلیم نہیں کرتے مراکو جیسا کہ دکھایا گیا ہے ۔ منہ کا نوالہ نہیں ہے فرانس اگر مراکو کو بالکل زیر و زبر بھی کرتا ہیگا ۔ تو خود کو کہلا نہ جاوے گا ۔ اور اس کے لئے ایک عرصہ درکار ہے ۔ مراکو میں کئی لاکھ شائستہ فوج موجود ہے اور اگر قبائل مین مذہبی جنگ کا وعظ کیا گیا ۔ تو آپات آگ لگ جاوے گی ۔ عربی پاشا کی جنگ مصر مین قبائل مین مذہبی جنگ کی آگ لگتی چلی تھی ۔ کہ انگلستان کی فوری عاقلانہ کارروائی نے اسے ٹھنڈا کر دیا اور نہ پھر سنبھالنے نہ سنبھلتی یہی کیفیت مراکو کی ہے ۔ اس کی کمزوری کا نقشہ ہمارے سامنے کھینچا جاتا ہے ۔ اس کا اندرونی فساد دکھایا جاتا ہے ۔ کہ فرانس کے صرف ایک ہی تھپڑ کا ہے ۔ ایسی ایسی بے سروپا باتین ظاہر کی جاتین ۔ یہ بات تو ہرگز نہین ہے ۔ ہان یہ ضرور ہے ۔ کہ فرانس ایک زبردست یوروپی طاقت ہے ۔ لیکن ہاتھ ملنے پر معلوم ہوگا ۔ کہ کتنا بار اس کے خزانہ اور سلطنت پر پڑتا ہے ۔ جبکہ اس وقت مراکو مین بدامنی وغیرہ ہو رہی ہے ۔ یہ سب فرانس کا صدقہ ہے ۔ اسی کے حکام . . . . . . سے جدید دعویدار نیا و ا[illegible] ہے مفسدون کو ہتھیار وغیرہ ازرا[illegible]

ہین جس کا اظہار کئی بار ہو چکا ہے ۔ یہ متمدن سلطنت ہے اور انسانی محبت ہے ۔ ایسی . . . . . . دنیا مین کوئی سلطنت نہ ہوگی ۔ جو فرانس کی ہے ۔ (اہل فقہ)

مصر مین قیام پارلیمنٹ کی تحریک

لارڈ رپن بالقابہ نے ۱۰ ماہ رواں کو اپنی تقریر ضیافت گلڈ ہال مین مصر کے متعلق جس پالسی کا اظہار فرمایا ہے اس کے سلسلہ مین آزاد خیال و انصاف پسند مدبرین انگلستان کو یہ دریافت کر کے مسرت ہونی چاہیئے کہ مصر مین قیام پارلیمنٹ کی ضرورت پر لوگون کا خیال آہستہ آہستہ رجوع ہوتا جاتا ہے چنانچہ نامور معصر المؤید تحریر کرتا ہے ۔ کہ اب مصر مین خود مختار شخصی حکومت کی مضرتین پوری طرح ظاہر ہو چکی ہین اور مصر و انگلستان دونون ملکون کے عام و خواص لوگون پر یہ بات واضح ہو گئی ہے ۔ کہ خود مختار حکمران خواہ کیسا ہی خواہان عدل و انصاف کیون نہ ہو مگر وہ ملک کا حسب دل خواہ انتظام نہیں کر سکتا اس لئے مصر کی حالت درست کرنے کے معنے یہ ہون گے کہ اسے نیابتی حکومت عطا کی جاوے اور حضور ملک معظم انگلستان کے اس زرین قول سے کہ ہم نے جسقدر انگلش نوآبادیون کو پارلیمنٹری حکومت عطا کی وہ بہت خوش حال اور ترقی یافتہ ہو گئی ہین ۔ مصر کو متمتع ہونے کا موقعہ دیا جاوے مصری قوم کی آیندہ زندگی اور خوشحالی کا مدار اسی قائم مقام حکومت پر ہے اور اگر دولت انگلشیہ ہماری بہی خواہ ہے اور ہم کو ظالمون کے چنگل مین پھنسانا نہین چاہتی تو اس کا عملی ثبوت اس طرح مل سکتا ہے کہ وہ مصر کو پارلیمنٹری حکومت عطا کرے ۔ (پیسہ)

عثمانی تجارت

اخبار اقدام (ترکی) نے ایک طویل آرٹیکل مین بڑی خوبی کے ساتھ عثمانی بحری تجارت کی کمزوری عیان کر کے سلطنت اور قوم کو اس کی درستی اور اصلاح [illegible] توجہ دلائی ہے ۔ وہ لکھتا [illegible] کہ سلطنت [illegible] سے بحری [illegible]

حسب حال بحری طاقت کی طلب گار ہے ۔ بحری تجارت کی خدمت کا بڑا حصہ بادبانی کشتیون اور جہازون پر موقوف ہے کیونکہ قریب قریب کے ساحلی مقامات پر مال کا لانا اور لے جانا انہی کشتیون کا کام ہوتا ہے ۔ مگر بدقسمتی سے ایسی کشتیون اور جہازون کے لئے کافی تعداد کے محفوظ گھاٹ موجود نہین ہین جن مین طوفان کے وقت انہین پناہ مل سکے ۔ علاوہ برین چونکہ جہازون اور کشتیون کے مالک تاجر لوگ نہین ہین ۔ اس لئے تجارت مین جس کفایت شعاری کی ضرورت ہے ۔ اس سے یہ لوگ بالکل ناواقف ہین اور اپنی گرانی کرایہ و تاخیر سفر سے کاروبار کو بڑھنے نہین دیتے حکومت سنیہ نے جہازرانون کو بغرض مرمت سرکاری جنگلات سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دے رکھی ہے ۔ مگر جہازران اس استحقاق سے ناجایز فایدہ اٹھاتے ہین ۔ اس لئے ضرور ہے ۔ کہ آیندہ ان کے معتمد ہونے پر زیادہ زور دیا جاوے اور جہازی بیمہ کی ایک کمپنی بھی قائم ہو ۔ اس سے دولت عثمانیہ کی بحری تجارت کو بڑا فایدہ پہنچے گا ۔

یادرفتگان

اہل مصر مرحوم احمد منشاوی پاشا بے مثل مخیر کی برسی کرنے اور بہی خواہان قوم کو یاد تازہ کرتے رہنے کی فکر ولن مین مصروف ہین ہین ۔

علمی دند

دولت عثمانیہ نے ارادہ کیا ہے کہ بغداد سے موصل تک اور بصرہ سے مسکنہ تک اسٹیمرون کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا جاوے اسی لئے صدر اعظم نے گورنر بغداد کو ہدایت فرمائی ہے کہ کپتان زکی بک اور مسیو حل کو دجلہ اور فرات دونون دریاؤن کی دیکھ بھال کے لئے بھیجیں اور یہ دونون شخص علم ہندسہ کی رو سے ان کی حالت کو جانچ کر رپورٹ پیش کرین کہ آیا [illegible] . . . . . . ہے یا نہ

انتخاب الاخبار

طاعون کا کیڑا جب یہ مرض ہانگ کانگ مین پھیلا تو وہاں گورنمنٹ نے ایک جاپانی ڈاکٹر کو جانچ اور تحقیقات کے لئے روانہ کیا۔ اس نے طاعونی مردون کی اندرونی گلٹیون کی اندرونی تشریح کی اور ان مین ایک گاڑھی چیز بھری ہوئی پائی۔ جس مین بے شمار پتلے پتلے سفید شیشون کی طرح کی شے تھی اور اسی کو آجکل ڈاکٹر طاعون کے کیڑون کے نام سے موسوم کرتے ہین یہ کیڑے قد و قامت مین اس قدر چھوٹے اور باریک ہوتے ہین۔ کہ سینکڑون سوئی کی نوک پر آ جاتے ہین۔ مگر نشو و نما کے زمانہ مین کبھی بڑے اور کبھی چھوٹے ہو جاتے ہین اس امر کی نسبت یہی کیڑے طاعون کی بنیاد ہین۔ جاپانی پروفیسر کٹیسیٹو اور دوسرون کی تحقیقات کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ان کیڑون کا طاعون سے ضرور تعلق ہے۔ اس لئے کہ اولاً تو یہ ہر طاعونی مرض پر مین پائے گئے۔ دوسرے اگر ابتدا نمایان نہ ہون۔ تو بیماری کے کسی درجہ مین ضرور دکھائی دیتے ہین۔ حالانکہ تندرست آدمیون مین ان کا کوئی وجود موجود نہین ہوتا اور نہ ہی بیماریون مین پائے جاتے ہین۔ جب کوئی شخص پہلے بیمار ہوتا ہے تو کیڑے ان گلٹیون مین پائے جاتے ہین۔ جن مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جیسا جیسا بیماری کا زور ہوتا ہے۔ کیڑے بدن کی اور گلٹیون مین پھیلتے جاتے ہین اور نہایت سخت حالت مین جبکہ مریض قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ تو جسم کے تمام خون مین بھر جاتے ہین۔ نہایت غور اور احتیاط تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ کیڑے جاندار ہین اور بعض حالتون مین بہت جلد اور تعداد کثیر پیدا ہونے کی طاقت رکھتے ہین اور جب دیکھا جاتا ہے۔ کہ طاعون ... اور ایک مکان سے ... وقت ہے۔ اب یہ دریافت ہوا ہے۔ کہ ان کیڑون مین ایک طرح کی نباتاتی خاصیت ہے اور جس طرح ایک کاشتکار ایک کھیت کو ربیع کی پیداوار کے لئے موزون خیال کرتا ہے۔ اور دوسرے کو فصل خریف کے لئے اسی طرح طاعونی کیڑے کی نسبت یہی کہا جاتا ہے۔ کہ اسے کہان نشو و نما حاصل ہوگی۔ پروفیسر ہافکن کا بیان ہے کہ جس زمین پر طاعونی کیڑون کی پرورش بنظر تحقیقات کی گئی ہے۔ اگر اس جگہ تھوڑا سا گھی یا مکھن لگایا جاوے۔ تو یہ کیڑے بڑی تعداد مین بڑھ جائینگے لیکن یہ ترقی بڑی تعداد اس پہلو سے نہایت حیرت انگیز ہے کہ اور کوئی کیڑا مکھن یا گھی کی آمیزش سے نہین بڑھتا ہے۔ پروفیسر ہافکن نے گھی ملانے کے اثر کو معلوم کیا اور یہی ان کے طاعونی ٹیکے کی بنیاد ہے۔ جسے وہ اپنی رصدگاہ بمبئی مین طیار کرتے ہین (رِیس)

انگلینڈ مین عورتون کی کثرت - لندن نیوز کمال تشویش کے ساتھ قوم کو دو وحشت انگیز آفتون سے متنبہ کرتا ہے۔ لکھتا ہے کہ اب اس بات مین کوئی شک باقی نہین کہ دیوانگی روز بروز ملک انگلینڈ مین کرتی جاتی ہے۔ دیوانون مین یوماً فیوماً اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ عرصہ تک پاگل خانون مین زیر علاج رہنے کے بعد شفایاب ہو کر نکلتے ہین۔ گو بظاہر ہر طرح صحیح معلوم ہوتے ہین۔ مگر دراصل صحیح نہین ہوتے ان کے دماغون مین مادہ جنون پیدا ہوتا ہے اور ادنے سبب سے اعادہ مرض ممکن ہے موجود اعصابی امراض متوارث ہوتے ہین اور جنون ہی اعصاب کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اور جو دیوانے بظاہر صحت یاب ہو کر پاگل خانون سے نکلتے ہین۔ بآسانی شادی کر لیتے ہین اور کوئی قانون ان کو شادی سے مانع نہین ہے پس اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ مادہ جنون نسلاً بعد نسلاً منتقل ہوتا جاویگا اور ایک زمانہ مین ملک دیوانون سے پر ہو جاویگا ہے۔ کہ بے شغلون کی ... ہین کام کرنے کے قابل ہین۔ کام ان کو دیا جاتا ہے اور اجرت معقول دی جاتی ہے۔ مگر یہ لوگ کام نہین چاہتے مگر گداگری اور بے فکری سے اوقات بسر کرنا چاہتے ہین۔ اس کے بعد اخبار مذکور سوال کرتا ہے۔ کیا انگلش گورنمنٹ ویسا ہی قانون ملک مین نافذ نہین کر سکتی جیسا کہ دوسرے ممالک مین نافذ ہے۔ یعنے ایسے لوگون سے بزور کام لیا جاوے۔ اور مطلقاً ان لوگون کو خیرات نہ ملنے پائے

(یونین گزٹ)

جاپان کا پولیس اور قیدخانے - دنیا بھر مین سب سے اعلیٰ پولیس جاپان کی ہے۔ جاپان کے قیدخانے بھی سادگی اور عمدگی مین اپنا نظیر نہین رکھتے۔ فرض کرو۔ کہ ایک باغ ہے۔ کہ جس مین چھوٹے چھوٹے درخت اور دیوار کی جگہ کانٹے دار جھاڑیان لگ رہی ہین۔ اس کو جاپانی جیل تصور کر لو۔ چھوٹے چھوٹے مکانات مین کسانون کی طرح رہتے ہین ہوئے آپ کو انسان ملین گے ان کو جاپانی قیدی سمجھ لو۔ ہر ایک قیدی اپنی بدنی طاقت کے مطابق کام کر رہا ہے۔ بعض تو چاول چھڑ رہا ہے اور یا پیس رہا ہے۔ بعض کالے رنگ کا گاڑھا بن رہا ہے بوڑھے اور ضعیف قیدی کا غذ پیدا کر رہے ہین تمام کو کمائی مین سے فیصدی نفع ملتا ہے۔ نوجوان قیدی اسکول مین باقاعدہ تعلیم پا رہے ہین۔ قیدیون کا انتظام فوجی انتظام کا سا ہے۔ لیکن اس انتظام کا مدعا یہ ہے کہ قیدیون کی اصلاح ہو سکے۔ جب کسی قیدی کو رہائی ملتی ہے۔ تب اس کے دوستون اور خاندانی لوگون سے اس بات کا اقرار کر لیا جاتا ہے کہ وہ اس کی نیک چلنی کے ذمہ دار ہون گے۔ (یونین گزٹ)

یکم دسمبر سے صرف لاہور اور امرتسر کے درمیان اور ٹرینین آمد و رفت کرین گی۔"

شہر سیالکوٹ کی کنک منڈی مین آگ سے چار دکانین جل گئین۔

پنجاب مین تجویز کی گئی ہے کہ تمام سکولون کے احاطون مین پیڑ سبزی وغیرہ کی آرائش کا خیال رکھین۔

پچھلے ہفتے ہندوستان مین طاعون کی ۶،۲۷،۴ وارداتین تھین۔ اور قریب پانچہزار فوتیان (۴۹۷۴)

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون کی ۱۲۵ فوتیان تھین۔ صوبجات متحدہ مین ۵،۷،۴ - لدھیانہ مین ۲۸۵

فصل دین

نـ ۱

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم - بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط - والصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ واتباعہ اجمعین اللّٰھم ارنا الحق حقاً و الباطل باطلاً - ربّ اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی -

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ایک رسالہ الہامات نام ہو باطل کے حامی امرتسری مولوی کی طرف سے ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا تھا - ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس خاکسار کی نظر سے گزرا - کسی خاص تحریک کی وجہ سے دل میں آیا کہ مختصراً مصنف صاحب کی استدعا پر اپنی رائے کا اظہار کروں - اسی اثنا میں پتہ لگا کہ اسی رسالہ کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے - میں نے اس کو بھی منگوایا مگر بعض مشاغل کی وجہ سے مجھے آجتک فرصت نہ ہوئی - کہ میں اس کا مطالعہ بھی کر سکتا - مگر الٰہی حکمت سے باوجود میری اس قدر مصروفیت کے دل میں ایسی تحریک بار بار ہوتی ہے کہ میں اپنی علمی اس بے بضاعتی کی حالت میں بھی رسالہ ہذا پر جو کچھ فہم میں آئے ناظرین کے سامنے پیش کروں آجتک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہل علم بزرگوں میں سے کسی نے بھی اس رسالہ کے جواب پر قلم اُٹھانا غیر ضروری سمجھ کر توجہ نہیں فرمائی - مگر میں نے ان تیز اور قوی تحریکات کو اس حکیم خدا کے پُر حکمت ارادہ کا یقین کر کے حُسن نیت سے چاہا - کہ حسب موقعہ فرصت وقتاً فوقتاً اس پر کچھ لکھدیا کروں - آج مجھے قدرے فرصت ملی ہے - بتوفیق الٰہی اس مضمون کا پہلا نمبر ہدیہ ناظرین ہے - آپ اس کو طبع فرماویں -

خواب باطل | اسے گرفتار ہوا در ہمہ اوقات حیات باچنین نفس لعین چون رسدت زدعونی

مولان صاحب - پیشتر اس کے کہ موضوع کتاب پر نظر کروں آپکے اس رویا کے متعلق جس کو جناب نے دیباچہ میں درج فرما کر قابل ملاحظہ دیباچہ قرار دیا ہے - تھوڑا سا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں - (آپنے لکھا ہے کہ استخارات کے بعد میں نے خواب میں جناب مرزا صاحب کو دیکھا کہ آپ ایک سفید فرش پر بیٹھے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ آپکا لکھنؤ کے شہدوں کی طرح سکڑا سا چہرہ رگڑ کر کتری ہوئی داڑھی ہے - جس کی تعبیر آپکے ذہن میں یہ آئی ہے - کہ "در انجام اچھا نہیں" اس خواب اور اس استخارہ کے افترا ثابت کرنے کے لئے مجھے اپنی طرف سے بیان کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں بلکہ آپ کے رسالہ کے متضاد اور متناقض بیان جو اسی موقع پر مضمون خواب میں لکھے گئے خود صاف شہادت دیتے ہیں کہ آپنے دروغ مصلحت آمیز سے کام لے کر اس خواب کا افترا کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے - کہ آپ کو خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ جس شخص کو خدا پر ایمان ہوتا ہے - وہ ایسی جرأت اور بے باکی سے اللہ تعالےٰ پر جھوٹ نہیں بول سکتا (۹۴) خدا کے لئے آپ غور کریں کہ آپکے نزدیک جیسا کہ رسالہ ہذا سے جابجا معلوم ہوتا ہے - حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ امر ایمانی اور فیصلہ شدہ قرار پاچکا ہے کہ یہ حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ سراسر نصوص شرعیہ کے خلاف ہے اور مرزا صاحب کے معاملہ میں کسی خواب یا استخارہ پر اعتبار کرنا دعوی مساوات معصوم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہے"، آپ کے اس بیان کردہ اور شائع شدہ اعتقاد کے ہوتے ہوئے جناب کا یہ لکھنا کہ میں نے رنج اور کدورت سے دور ہو کر جناب باری میں دعائیں کیں کہ مجھ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق انکشاف ہو جائے - کس قدر صریح جھوٹ اور بے ایمانی ہے آپ نے اس جگہ اپنی ان دو متناقض تحریروں کو پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی اُس کامل دجالیت کا ثبوت دیا ہے - جو آپ کا فطری اور دائمی وتیرہ ہے - ایک طرف سب سے پہلے اپنا فیصلہ شدہ اعتقاد آپ یہ بیان فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کے معاملے میں کسی خواب یا استخارہ کا اعتبار کرنا انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعوےٰ ہے ٭ اور دوسری طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ انکشاف [illegible] کے لئے میں نے استخارات سے کام لیا - حالانکہ ایسے انکشاف آپ کے اعتقاد کے بموجب سراسر فضول اور محض بے حقیقت ہیں - پھر وہ کیا انکشاف تھا - جس کیواسطے استخارات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرنا بیان فراتے ہیں کیا یہ آپکا ایمان تھا کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی تصدیق اور تائید کے متعلق کوئی رویا یا الہام یا کشف ہوا تو میں اس مدعی اور مطاع انسان کے دعاوی پر صدق دل سے ان بے ایمانیوں کو چھوڑ کر ایمان لے آؤنگا - نہیں اور ہرگز نہیں - آپ نے عوام کو جس جال میں دھوکے سے پھنسانا چاہا ہے - وہ یہ ہے - جو آپ کی اس رسالہ کے متعدد موقعوں پہ پایا جاتا ہے - اور جس کا مفہوم آپ کے لفظوں میں یوں ہے - "اس خواب کے بیان کرنے سے (جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ پر افترا بنایا ہے) میرا صرف یہ منشا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعوٰں کو اپنے خوابوں کی بنا پر مان لیتے ہیں ان کو مطلع کروں کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہیں وہ موصل الی الحق نہیں"

پھر آپ لکھتے ہیں - کہ اہل علم میری اس حرکت (یعنی "استخارہ") پر ہنسیں گے - کہ میں نے ایک بے ہودہ

٭ اہل حدیث ہونے کا دعوےٰ اور استخارات اور رویا کے متعلق یہ گندہ اعتقاد کہ یہ سراسر بیہودہ اور لغو حرکتیں ہیں - اسلام کے بہت سے مسائل جن کی بنا رویا پر اور استخارات پر رکھی گئی - آپ کے نزدیک باطل معلوم ہوتے ہیں -

ؔ ان دلائل کے غور و فکر کے بعد بہت سے لوگوں نے جناب باری تعالےٰ میں دعائیں کیں اور الرؤیا الصالحۃ بشرےٰ من اللّٰہ اور من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی کے مطابق جناب الٰہی کی طرف سے انشراح صدر ہوا - جس پر امرتسری ملاں ہنسکر اور اڑا کر اپنی حدیث دانی کا ثبوت دیتا ہے

مت [illegible]

حرکت کی۔ کہ معصوم کے کلام پر غور کرنے کی بجائے اتنے دنوں تک الہام وکشف کا منتظر رہا اس عبارت مین آپ خواب اور استخارہ کو ایسی لغو حرکت قرار دیتے ہین۔ جو آپ کو اہل علم کے مضحکہ کا موجب معلوم ہوتی ہے۔ اس اعتقاد کے ساتھ کیا کوئی سلیم الفطرت انسان آپ کے اس بیان کو کہ مین نے مرزا صاحب کے متعلق انکشاف حق کے لئے رنج اور کدورت سے پاک ہوکر دعائین کین۔ قابل تسلیم قرار دے سکتا ہے۔ جس شخص کے دماغ مین اس قسم کے عقاید مرکوز ہون۔ اس سے پہلے ہی اس سے یہ توقع ہو سکتی ہے۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق حضور باری مین تضرع وزاری اور صدق دل سے انکشاف کا طالب ہوا ہو۔ جب یہ امر آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے کوئی استخارہ نہین کیا۔ اور نہ کوئی خواب دیکھا۔ کیونکہ آپ کے اعتقاد مین استخارات اور خوابین ایسی بیہودہ اور ناقابل وثوق چیز ہین کہ آپ اس کو قریب قریب دعوے نبوت کے یقین فرماتے ہین تو آپ کا اس کے برخلاف یہ لکھنا کہ مین نے حسب تحریر حضرت مرزا صاحب مندرجہ رسالہ نشان آسمانی استخارہ کیا ہے اور اس پر رؤیا کے ذریعہ [illegible] ہے جس کو آپ نے رسالہ مین درج فرمایا ہے کس قدر کذب [illegible] ہے۔

(۳) بالفرض اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ آپ نے الہ [illegible] پر عمل نہین کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ پر افترا کیا ہے۔ اور یہ خواب آپ کی سچی ہے۔ تو بھی یہ تعبیر جو آپ نے کی ہے۔ آپ ہی کی مسلمات سے غلط ثابت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق آپ نے جو فیصلہ کیا تھا۔ اور جس کی تصدیق کے لئے آپ نے یہ استخارہ کرکے خواب دیکھنے کی سعی اور کوشش کی۔ وہ اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ آپ کا رؤیا حدیث النفس کے سوائے کچھ بھی وقعت نہین رکھتا۔ فرمان نبوی ہمین اس بات سے روکتا ہے۔ کہ ہم آپ کے خواب کو اضغاث و احلام کے درجہ سے بڑھ کر کچھ وقعت دین۔ "مما یحدث نفسہ" کا اصول پیش نظر رکھ کر آپ ہی بتائین۔ کہ آپ کس معیار سے اس رؤیا کو اور اس کی اس تعبیر کو جو آپ نے خیال مین آئی صحیح سمجھا ہے اس رؤیا کے حدیث النفس ثابت کرنے کے لئے یہ امر کافی ہے۔ کہ آپ جس شخص کے متعلق حق و باطل کا علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنا چاہتے ہین۔ اس کے متعلق آپ پہلے ہی اپنے دماغ مین یہ فیصلہ کر چکے ہین کہ وہ باطل پر ہے اور اس کے علاوہ یہ امر بھی آپ کے یقین مین تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کوئی مصدقہ رؤیا قابل وثوق نہ [illegible] آپ نے اس استخارہ کا ارادہ [illegible] ہے۔ اس کا بیان آپ کے لفظون مین یون ہے (کہ میری غرض اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مرزا جی کے دعوؤن کو اپنی خوابون کی بنا پر مان لیتے ہین ان کو مطلع کر دون۔ کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچے ہین وہ [illegible]۔

حق [illegible] کو آپ [illegible] حرکت اور اہل علم کے مضحکہ کا موجب قرار دے کر اس [illegible] باللہ [illegible] کرتے ہین۔ اور اللہ تعالیٰ کا کلام انبیاء اور رسل کے متعلق بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایسا کوئی رسول اور نبی بھی نہین کہ جس کی یہ حالت ہو۔ کہ جب کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہتا ہے۔ تو شیطان اس کی خواہش مین کچھ نہ ملا دے جبکہ کوئی رسول اور نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے اور شیطان اس مین بھی دخل دیدیتا ہے۔ تو آپ کی رؤیا اس قدر تلوث نفسانی کے ساتھ ہرگز قابل توجہ نہین ہو سکتی۔ آیت شریف هل انبئکم علیٰ من تنزل الشیطٰن۔ تنزل علیٰ کل افاک اثیم۔ جو آپ کے شایان حال ہے اور حدیث اصدقکم رؤیا۔ اصدقکم حدیثاً کو مد نظر رکھ کر فرمایئے۔ کہ آپ کی رؤیا کی تعبیر کس قسم کی ہونی چاہیئے۔ آپ کا کذب ثابت کرنے کے لئے آپ کی کتاب کا [illegible] بھی مضمون جو خواب کے متعلق جناب نے دیباچہ مین لکھا ہے۔ کافی دلیل ہے۔ کہ آپ نے کس قدر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ آپ کے اسی رسالہ کا پہلا ایڈیشن آپ کے ایک اور کذب کو ثابت کرتا ہے۔ جہان آپ نے لکھا تھا۔ کہ عبداللہ آتھم ہم سے بذریعہ خط وکتابت پیش گوئی کے بعد بھی بحث کرتا رہا تھا۔ مگر اس ایڈیشن مین اس کو اڑا گئے کہ کہین اس جھوٹ کی قلعی کھل ہی نہ جائے۔ علم تاویل رؤیا مین تمام راست باز معبرین کا یہ مسلم اصول ہے۔ کہ صالحین عباد اور انبیاء کرام کو رؤیا مین اچھی حالت پر نہ دیکھنا بلکہ [illegible] ان کے مقدس وجود مین کسی نقص کا دیکھنا اس امر کی دلیل ہوتی ہے۔ کہ اسیقدر نقص اس رائی شخص کی حالت مین ہے جس نے ایسا رؤیا دیکھا۔ پادری عماد دین نے سرور کائنات خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیا مین دیکھا۔ کہ پادریون نے آپ کو آگ مین ڈال کر ارد گرد احاطہ کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بدبخت عیسائی ہو گیا۔ حالانکہ اصول [illegible] کے لحاظ سے اس خواب کی تعبیر بالکل برعکس [illegible]۔ اسی طرح آپ کی رؤیا [illegible] ہے [illegible] کے شہیدون کی طرح سکڑا سا چہرہ اور داڑھی بالکل بگڑ کر گٹری ہوئی۔ رؤیا مین دیکھنا آپ کی حالت کا آئینہ تھا۔ جس قدر آئینہ مصفا ہوتا ہے اسی قدر صفائی سے اصل صورت کا عکس پڑتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کا مقدس وجود آپ کو ایک آئینہ کی طرح نظر آیا۔ جس مین آپ کو اپنی صورت نظر آئی آپ [illegible] اپنے اس رسالہ مین حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ لکھتے ہین۔ کہ مجھے مرزا صاحب ایک سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ مگر جب آپ کا (مولف رسالہ الہامات) ناپاک عکس اس مصفا آئینہ پر پڑا۔ تو آپ کی صورت اس مین نمودار ہو گئی۔ اگر یہ نقشہ حضرت مرزا صاحب کی حالت کا ہوتا [illegible] رؤیا مین آپ کو حضرت مرزا صاحب اپنے اصل مقدس وجود کیسا نظر

سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر نہ آتے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کدورت جو آئینہ میں نظر آئی ہے۔ کسی خبیث نفس کے اندرونی حالات کا انکشاف تھا۔

اب یہ امر قابل غور ہے کہ خود جناب کو لکھنؤ کے شہدون کے ساتھ خاص کیا مناسبت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کی حالت اس صورۃ خاص پر اس آئینہ میں نمودار ہوئی۔ اسکے لئے ہم آپ کے سامنے سردست آپ ہی کی ذات کو بطور گواہ پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ لکھنؤ کے شہدون کے ساتھ اپنی مناسبت سے انکار کر دینگے یا کوئی عذر پیش کرینگے تو ہم خود لبشرط ضرورت اگر مناسب ہوا تو حسب اقتضائے موقعہ ذیل کی تین قسم کی شہادتین بطور مشتے نمونہ از خروارے اختصار کے ساتھ پیش کر دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہان تک ہمارا یقین ہے۔ آپ کو ان شہادتون کی تردید مین کوئی عذر نہ ہوگا۔ ہان اس پر بھی اگر آپ نے نہ دیا۔ ہماری پیش کردہ شہادتین ناکافی ثابت ہوئین۔ تو آپ ہم کو اور شہادتین پیش کرنے کے لئے بھی تیار پائینگے۔

ہماری ہر سہ مذکورہ شہادات تفصیل ذیل ہونگی

(۱) پہلی شہادت تو آپ کے سکنہ بلدہ اور اہالیان شہر کی ہوگی

(۲) دوسری شہادت آپ کی تصانیف سے پیدا کردہ اور اس کے ساتھ اہل ملک کی تائیدات

(۳) تحصیل علم و ہنر کے زمانہ کی شہادت ہوگی جس کو ہم شہادت سمعی سے نامزد کرینگے۔ بوجہ اس کے کہ آپ کے بچپن کے زمانے مین آپ سے ہمین ذاتی نیاز حاصل نہین تھا۔ اس لئے ہم عینی شہادت پیش کرنے سے معذور ہین۔

نوٹ قابل غور۔ ہان مولوی جی آپ تو ختم نبوت کے قائل تھے۔ آپ نے کیسے اپنے استاد* (من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی) کی طرح نبوت کو رنگ جمایا ہے؟

* مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نابینا استاد حافظ عبد المنان وزیر آباد کے رہنے والے ایک

نبوت کے مستحق اخبار اور ثابت کئے ہین اور یہ دونو کام آپ نے اس رسالہ کے ذریعے کئے ہین۔ کیونکہ آپ خود قبل از وقت یہ پیشگوئی شائع کرتے ہین۔ جو نبیون کی شان ہے کہ (مرزا جی کا انجام اچھا نہ ہوگا) اور پھر پیر گولڑوی کی ایک پیشگوئی کی تصدیق کر کے اس کی نبوت کے بھی قائل ہوئے ہین۔ انکار ہو۔ تو آپ اپنے رسالہ الہام ... تیسرے ایڈیشن کے صفحہ اول کو ملاحظہ فرماوین جہان پیر جی کی پیشگوئی اور اپنی تصدیق نقل فرمائی ہے۔ پیر صاحب کی پیش گوئی کے یہ لفظ ہین۔ (اس رسالہ کے ملاحظہ سے مرزائیون کے دل مین رعب ڈالا جائیگا۔)" اور آپ کی تصدیقی عبارت یون ہے کہ حضرت پیر صاحب کی یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ کہ مرزا جی باوجود القاء کے اس رسالہ کا جواب نہ دے سکے۔ آپ کی دو پیشگوئیان اسی رسالہ مین اور بھی ہین جس کا بیان ٹائیٹل پیج کے صفحہ اول پر تیسرے ایڈیشن مین پیشگوئی کے طور پر بیان کیا ہے کہ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ اور دوسری پیشگوئی کا ذکر رسالہ ہذا کے صفحہ ... پر جناب نے ان لفظون مین کیا ہے۔ لیکن یہ بھی پیشگوئی کے طور پر ہم کہتے ہین کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔" (باقیدارد)

* بقیہ حاشیہ۔ تازہ اشتہار مین لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ تمام لوگ جو قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے ہین وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے محبوب کے منصب نبوت کو جو نبیوں کا کام ہے۔ اپنے ذمہ پر اٹھائے ہوئے ہین جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ ایک بھی ادعائی نبوت کا دعوی ہے ... مولوی صاحب نے اپنے ایک رسالہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی مشابہتون کا اپنے وجود مین ذکر کر کے نبوت کی پٹری جمائی ہے۔

منہ

وصیت

منکہ مسمی محمد مصطفےٰ ولد میان کریم بخش صاحب قوم لوہار ساکن موضع چھانپہ تحصیل و ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ جو مین اپنی قلم سے خود لکھدیتا ہون۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود کے رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آئندہ شائع ہونگی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ بائیسکل تین چھبیس ۲۶ عدد اور تمام پرزہ جات بائیسکل اور سونگر مشین کے متعلق اور کچھ زیورات وغیرہ وغیرہ جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت تقریباً چار ہزار پانسو روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا وہ مختار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے

بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر کر یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کر اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور رہے۔ بحساب ۱/۱۰ حصہ کے۔ اگر خدانخواستہ میری جائیداد مذکور کسی وجہ سے کم ہو جاوے۔ تو ہر حالت میں انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ اس کے کی حقدار سمجھی جاوے گی۔ جو جائیداد میرے مرنے کے بعد ترکہ ہوگا۔ میری طرف سے ایک عرض ہے اگر میری اولاد اس وقت میں میرے مرنے کے بعد یہ درخواست کرے۔ ترکہ جائیداد ۱/۱۰ جو ہو اس کی قیمت علاوہ پختہ طور پر تحریر کرا کے ایک سو روپیہ ماہوار انجمن احمدیہ لیتی رہے۔ جب تک وہ تعداد پوری نہ ہو جاوے۔ یہ اس حالت میں ایسی بات اختیار کی جاوے کہ جس حالت میں میری اولاد کی طرف سے کوئی معتبر اور پختہ ضمانت دینے کو طیار ہو تاکہ بعد اس کے کوئی کسی طرح کا دھوکا صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ نہ ہو۔ اس درخواست کی منظوری پر موقع انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔ اس کے علاوہ تمام مال میرا حسب ہدایات قرآن مجید کے تقسیم کیا جاوے۔ اگر میں کسی جنون میں آ کر یا کسی کے دباؤ میں یا کوئی اور وجہ سے وصیت کر دی یا آئندہ کر دوں اور وہ قرآن مجید کے خلاف ہو تو وہ ناجائز سمجھی جاوے۔ ہاں اگر میں کسی کے نام کی دیگر کوئی وصیت میں لکھوں اور واقع اس آدمی کا بموجب فرمودہ قرآن کے حق ہے۔ تو جسقدر قرآن مجید کی حکم کی اس کو دینی طور پر مناسب اجازت دیں۔ حقدار بن سکتا ہے۔ میں نے ایک عورت کے نام وصیت پانسو روپیہ کے متعلق کی تھی۔ اور بعد اس کے مجھ کو معلوم ہو گیا کہ سوائے محل کے خرچ کرنا گناہ ہے۔ سو وہ وصیت میں فسخ کرتا ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد انجمن احمدیہ کو اپنا منفعت اور امین قرار دیتا ہوں۔ جو اس وقت درمیان ہو کہ میری اولاد یا اور کوئی وارث ہو۔ عمدہ راہ اختیار کرا دے جس میں انہوں کے ذلیل ہونے کا خطرہ نہ رہے اور وقتاً فوقتاً میرے تمام بھائی احمدی نگاہ رکھیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ بعد میں کوئی جائیداد اور ماسوائے جائیداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ میں وصیت کیا ہے۔ میں ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی۔ دارالامان قادیان میں پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم مذکور کو مجلس کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ ان اخراجات سے کم ہوں تو میری مگر متروکہ جائیداد جو یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہو گی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے

(۸) میں بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے یا اگر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش کو اور کہیں دفن نہ کیا جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں نہ دفن ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد
محمد موسیٰ بقلم خود یکم جنوری ۱۹۰۶ء
گواہ شد
عبید اللہ ولد نہتو سکنہ موضع چپا یہ عالوالہ ریلوے ورکشاپ
گواہ شد
شاہدین ولد مولا بخش سکنہ مادو ملازم ریلوے ورکشاپ

وصیت

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

امّا بعد۔ (۱) میں مسمّی شاہدین ولد میاں شیخ احمد صاحب مرحوم قوم علمار اصل وطن موضع ساہووال۔ تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ اسٹیشن لارنس پور ضلع اٹک۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی

سے آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں بحول و قوت تعالیٰ پابند ہوں۔ اور نیز میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد اس وقت وہ روپیہ ہے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں میرے نام کا زیر ڈیپازٹ اکونٹ نمبر ۱۵۲۱ جمع ہے۔ جس کی تعداد ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو بموجب اطلاع ڈیپازٹ اکونٹ ۶۶۳ روپیہ ۷ آنہ ۳ پائی تھی اور جو ملازمت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائیداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کا ثلث یعنے ۱/۳ حصہ اغراض و مقاصد صدر انجمن احمدیہ میں صرف کیا جاوے۔ باقی روپیہ دو تہائی بعد ادائے قرضہ جو میرے ذمہ ثابت ہو ورثاء پر بموجب احکام شریعت اسلام تقسیم کیا جاوے مگر چونکہ میرا ارادہ ہے۔ کہ میری تمام وصیت کا عملدرآمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہی معرفت اور نگرانی میں ہو۔ لہذا میں نے فارم آف ڈکلیریشن سکرٹری انجمن مذکور کے نام مرتب کرکے ریلوے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں داخل کر دیا ہے اور اس کی ایک نقل بہ دستخط خود شامل وصیت ہذا کر دی ہے۔ تاکہ اس کے مطابق یہ روپیہ جائیداد انجمن مذکورہ بالا خود ریلوے سے وصول کرے۔ اور خود ہی حسب وصیت تقسیم کرے میرا کوئی وارث خواہ احمدی یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت شدہ جائیداد میں مداخلت کرنے کا مجاز نہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد یا فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کو وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

البتہ میرے مرنے کے بعد جو زیورات وغیرہ میری ہر دو زوجہ کے قبضہ میں ہوں۔ وہ میری جائیداد متروکہ میں متصور نہ ہوں۔ کیونکہ ان کی وہ ہر دو مالک ہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی۔ قادیان دارالامان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کا حسب منشور مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو علیحدہ مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گا جس کا اعلان بھی مجلس مذکور کی طرف سے کرا دوں گا اور اگر اخراجات کے دینے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ... اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان ان اخراجات کو اس باقیماندہ ۲/۳ حصہ جائیداد سے جو فقرہ نمبر ۴ میں وصیت شدہ ہے پورا کرے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ سے ... جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہو گا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر اور کہیں دفن کی جا سکتی ہے

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۶ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا ان کی بابت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کلی اختیار رہے گا کہ جس طرح مناسب سمجھے انہیں خرچ کرے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اس وصیت کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری یہ وصیت رضاء الٰہی کا موجب ہو آمین۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار۔ آمین یا رب العالمین ۔ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد

عبدالرحمان ولد محمد موضع بہبودہ ضلع ہوشیارپور حال سٹیشن ماسٹر لارنس پور بقلم خود

گواہ شد

محمد عالم ولد میاں شاہ محمد مرحوم سکنہ جوڑیاں خورد ضلع سیالکوٹ حال چوکیدار ریلوے لارنس پور بقلم خود

العبد

عاجز شاہدین احمدی سٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ لارنس پور

عیسائیون کی ہمت سے

یسوع مسیح کی صرف ایک ہی

پیشگوئی لفظاً پوری ہوئی

اور کرو وہ بھی جاتے ہے۔

یسوع نے کہا ہے۔ " مین صلح کے لئے نہین آیا بلکہ تلوار لے کر آیا ہون " مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون اور مین کیا ہی چاہتا ہون کہ آگ چکی ہوتی ..... کیا تم گمان کرتے ہو۔ کہ مین زمین پر میل کرانے آیا ہون۔ نہین! مین تمہین کہتا ہون بلکہ جدائی۔ کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی تین دو کے برخلاف ہونگے۔ اور دو تین کے۔ اور بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے اور ماں بیٹی سے اور بیٹی ماں سے اور ساس بہو سے اور بہو ساس سے برخلاف ہوگی۔ دیکھو لوقا $\frac{12}{49, 53}$ وغیرہ

مسیحی جنٹلمین اکثر اس بات پر زور دیا کرتے ہین۔ کہ ان کے مذہب مین حلم اور بردباری اور انکساری کی ایسی کامل تعلیم ہے۔ جو کسی دوسرے دین مین پائی نہین جاتی اور ان کے خداوند یسوع مسیح نے بھیڑون کی طرح مسکین مزاج اور منکسر الطبع ظاہر کر کے اپنے آپ کو برہ ثابت کر دکھایا اور بہت شد ومد کے ساتھ اپنی اس حلم طبع پر لوگون کو یقین دلانے کے لئے یہ تعلیم سنائی کہ اگر تم کو ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے۔ تو دوسری گال آگے کر دو۔

عیسائی دنیا مین یہ ایک ایسی مسلم اور مشہور و معروف تعلیم ہے۔ کہ جس پر ہر فرقہ کا عیسائی بڑا ناز اور فخر کرتا ہے اور مذہبی کارزار کے میدان مین اس جملے کو بطور سپر لے کر طرح طرح کی کارروائیون سے عوام کو دھوکہ مین ڈالنے کے حیلے کرتا رہتا ہے

لیکن اگر غور کیا جائے اور نور قلب اور عقل سلیم کی معیار پر لگا کر دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ تعلیم انسانی فطرت کی ضروریات اور لوازمات کو پورا کرنے سے بالکل عاری ہے۔ صرف یہین تک نہین۔ بلکہ نہایت پرلے درجہ کی دون ہمتی بزدلی۔ بے غیرتی۔ بے عزتی۔ بدانتظامی حق تلفی۔ غدر۔ بے مہری اور ..... وغیرہ سکھلانے اور نوع انسان مین پھیلانے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسرا ذریعہ نہین معلوم ہوتا۔ انسان کو خدا تعالے نے مختلف قسم کی جایدادون کے مالک بننے کا جوہر عطا کیا ہوا ہے زمین پانی۔ پہاڑ۔ چارپائے۔ اور ان کے اور ان کے ذریعے سے ہر قسم کے پیداوار کا انسان ہی مالک ہو سکتا ہے اور ہے۔ کوئی دوسرا حیوان اس مین اس کا شریک اور ہم پلہ نہین۔ اور اس کے مملوکات اس کی اولاد مین بذریعہ حق وراثت منتقل ہوتے ہین جس کا مدار عورت اور خاوند کے جایز اور معروف تعلق پر رکھا گیا ہے ان تمام حقوق کی حفاظت کے لئے انسان مین مروت شجاعت۔ غیرت۔ انتظام اور محبت وغیرہ ضروری اجزاء اور اوصاف رکھے ہوئے ہین اور اپنے جایز اور صحیح حقوق کی حفاظت کرنا انسانی فطرت کا سب سے پہلا کام ہے۔ انسانی تمدن حقوق اور امن پر ہی قایم ہے اور عزت کی خواہش طبعی طور پر انسان کے رگ وریشہ مین رکھی ہوئی ہے۔ ان تمام کی حفاظت کے لئے جرأت اور انتظام اور شجاعت اور انتقام کو عمل مین لانا انسان کے لئے ضروری رکھا ہوا ہے انسان کا طبعی فرض ہے کہ موقع ومحل پر ان قوتون کو استعمال مین لاوے اور معطل نہ کرے۔ انسان کو کب گوارا ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی دشمن یا ظالم جابر یا چور حرامکار آوے اور وہ اس کو ایک طرف طمانچے مارے اور یہ دوسری گال آگے کر دے۔ یا وہ اس کو ایک طرف تلوار کا زخم لگا دے اور یہ دوسری طرف اس کے آگے کر دے۔ یا وہ اس کا اندوختہ اٹھا لیجاوے اور یہ اس کو باقی کا مال بھی دیدے۔ یا وہ اس کا بیٹا یا بیٹی

اٹھا لیجاوے اور یہ دوسرے بچے بھی اس کے حوالہ کر دے۔ یا وہ اس کی بیوی کو کھینچ کر لے جانا چاہے۔ اور یہ اس کے حوالے تمام اشیاء بھی کر دے۔ یا وہ اس کے ساتھ کوئی ظالمانہ حرکت کرنا چاہے۔ اور یہ چپکے سے نرم ہو کر برداشت کرے اسی طرح دوسرے تمام امور پر قیاس ہو سکتا ہے۔ اور یہ انسانی برداشت سے بالکل باہر ہین

دراصل کسی کو ناحق طمانچہ مارنا ایک جرم ہے اور اخلاقی تعلیم مین جرایم کے جواز اور عدم جواز کے لئے ان کی خفت اور ثقالت کو ملحوظ نہین کیا جاتا۔ اس مسیحی تعلیم کا ماحصل یہ ہی ہے کہ انسان نہ تو حفاظت خود اختیاری ہی کرے۔ اور نہ اپنے اموال اور املاک اور بال بچے غاصب کے ہاتھ سے بچا وے۔ اور نہ حملہ آور کے حملہ کو روکے کوئی کنوئین مین دھکا دے۔ تو اس مین خود کود پڑے کیا یہ تمام تمدن اس مسئلہ کے رواج سے لازم نہین آتین۔؟

جو شخص دشمن اور ظالم کے ظلم سے اپنے آپ کو نہین بچاتا۔ وہ دون ہمت اور بزدل کہا جاتا ہے۔ جو اپنی عزت کے لئے غیرت نہین رکھتا وہ بے عزت اور بے غیرت ہے۔ جو اپنے مال و جائیداد کی حفاظت نہین کرتا۔ وہ بدانتظام ہے۔ جو لوگ جرایم کے فروغ اور ان کے انسداد کے ذرائع اور اسباب سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین۔ کہ جرایم ہمیشہ عدم انتظام یا ضعف انتظام سے جرأت پا کر فروغ پاتے ہین۔ اور انتظام ہوتا ہی اس لئے ہے۔ کہ غیر مستحقون سے حق محفوظ رکھے جاوین۔ اور کسی کو کسی کی حق تلفی کی اجازت نہ دی جاوے۔ لیکن اس تعلیم کا مآل یہی ہے کہ جو جس کی کوئی شے چاہے۔ لے جاوے اور اس کو روکا نہ جاوے۔ اس حکم کے رو سے گویا روکنا گناہ ہے۔

یہ ایک ایسی تعلیم ہے کہ جس کو انسان برداشت نہین کر سکتا اور کسی حد تک کرے (جو ناممکن ہے) بھی تو زیادہ دیر تک برداشت کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ اگر بدانتظامی اور حق تلفی عام ہو جاوے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام دنیا مین بدامن و

اور یہ اس کے ساتھ اس کو جانے کی اجازت دیدے یا وہ اس کی زمین و مکان چھین لیوے

بے انصافی عام طور پر پھیل جائے اور طبائع سے رحم اور شفقت اور ہمدردی بالکل خارج ہو جائے۔ اور محبت اور تمدن اور احسان دنیا کی ڈکشنریوں سے بالکل منہا ہو جائیں۔ لیکن جن نتائج کے پیدا ہو جانے کا ہمیں اندیشہ ہو سکتا ہے۔ وہ نرے قیاسی ہی نہیں۔ بلکہ وہ ایسے ہیں۔ کہ جو بدیہہ طور پر ثابت ہو کر اپنی مثالیں دنیا میں قائم کر چکے ہیں۔ خود یسوع مسیح نے ایک طرف اس تعلیم کو پیش کر کے دوسری طرف اس تعلیم کو پیش کر دیا ہے۔ جو اس کا نتیجہ ہونے والی تھی۔ یعنے "میں تلوار لے کر آیا ہوں"۔ میں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں۔ میں جدائی کرانے آیا ہوں۔ باپ بیٹوں اور ماں بیٹوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنے آیا ہوں جیسا کہ اس مضمون کے ابتدا میں لکھی ہوئی آیات سے واضح ہو رہا ہے۔ یعنے وہ یسوع مسیح جس کی اس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو چاہیئے کہ تم دوسری گال آگے کر دو۔

وہ یسوع مسیح جو بھیڑوں کا سا حلم سکھلانے کا ذمہ وار ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے جنگ و فساد اور لڑائی اور بے امنی اور تفرقہ وغیرہ سے دنیا کو پر آشوب کر دوں گا۔

اگر اس کو اس کا نتیجہ نہ مانا جاوے۔ تو دونوں تعلیمیں متضاد ہونے کی وجہ سے تعلیم دینے والے پر ایک اور خطرناک دھبہ لگانے کا موجب ٹھہرتی ہیں۔

تعلیم کا صحیح مفہوم تو وہی ہوتا ہے۔ جو خود معلم کے عملی نمونہ سے مستنبط اور واضح ہو سکے اور اس سے دوسرے درجہ پر ایسے لوگوں کی عملی زندگی میں اس کے اکثر نمونے پائے جائیں جن کو اس کے ساتھ ایمانی قرب حاصل ہو۔ پھر ان کے بعد تیسرے درجہ پر عام پیروؤں میں بھی اس کے عمل کے آثار کے نقش نہ نظر آویں لیکن جس قدر وسعت کے ساتھ عیسائی دنیا نے ہمارے سامنے اپنے حالات کی تواریخ کے اوراق کھولے ہوئے ہیں۔ ہمیں کسی جگہ اس تعلیم کے لفظاً عملی نمونے نظر نہیں آتے پہلے تو جناب یسوع مسیح صاحب کی طرف دیکھا جاوے۔ کہ اگر یہ کلام ان کا ہے تو کسی ایسی حالت میں نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ان کو کسی سخت مجبوری کی وجہ سے اپنے الفاظ پر ضبط نہ رہا تھا۔ کیونکہ اگر کسی سلامتی کی حالت میں یہ کلام ان کے دہن مبارک سے نکلتا تو اس پر خود بھی عمل کر کے دکھلاتے۔ اور اتنے بڑے دعویٰ کے ثبوت کے لئے طبعی طور پر نشان طلب کرنے والوں کو "حرامکار لوگ" یا دوسرے موقعوں پر کبھی لوگوں کو "سور" اور کبھی اس سے بدتر الفاظ فرما کر اور نبیوں کے حق میں پہلے درجہ کی بدزبانی کر کے اپنے حلم کے نمونے ظاہر نہ کرتے۔ آپ کی زبان ایسی حلیم تھی۔ کہ جس حلم سے آپ کی مختلف سوانحعمریاں۔ جو شاگردوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور جن کو عہد نامہ جدید کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بھری پڑی ہیں۔ اور زمین رو رہی ہے۔ کہ ایسا تند زبان حلیم میرے فرش پر پھر نہیں پیدا ہوا۔ دوسری طرف آپ کا عملی حلم قابل غور ہے اول تو عملی حلم زبان کے انداز سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے کتنے بڑے ثبوت موجود ہیں۔ کہ صرف اسی قناعت کی ضرورت ہی نہیں یہ کیسا خوب حلم ہے۔ کہ جب بھوک لگے تو شاگردوں کو حکم دیا جاوے کہ لوگوں کے کھیتوں سے بھٹے چرا کر کھانے کو لے آئیں ایسا ہی آپ کے دوستوں اور حواریوں کے حالات سے واضح ہو رہا ہے کہ ان کو بھی اس تعلیم نے الٹا اثر کیا تھا۔ یا ان کے معلم نے سمجھایا ہی نہ تھا۔

مسیحی صاحبان یہ کہہ سکتے ہیں کہ غاصب پر یہ حکم بھی ایسا ہی فرض ہے جیسے مظلوم پر لیکن اس کے جواب کا مواخذہ ہم پر نہیں ہو سکتا۔ اس کے ذمہ وار تو خود وہ صاحب ہی ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں ایسی تعلیم پیش کر کے حملہ آوروں کے وجود کو تسلیم کیا۔

یسوع مسیح اور اس کے دوستوں اور ان کے پیروؤں کے عملی نمونہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اس تعلیم کے یہ معنے جو عام طور پر عیسائی ہمارے سامنے کرتے ہیں نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ دراصل اس تعلیم سے اس کی منشا یہ تھی۔ کہ دنیا میں بدانتظامی اور تفرقہ اور فتنہ اور بے اعتدالی کا غلبہ ہو جاوے اور جہان تنگ و تاریک ہو کر تباہ ہو جاوے جو ان کی اس تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس کو ہم نے اس مضمون کے شروع میں نقل کیا ہوا ہے۔ اس امر کو زیادہ واضح طور پر ثابت کرنے کے لئے ہم متقدمین عیسائیوں کے حالات سے موخرین کے حالات تک دیکھتے اور اندازہ لگاتے ہیں۔ ہم کو تواریخ تبلا رہی ہے کہ ظلم اور بے رحمی سے کشت و خون سے عیسائیوں نے دنیا کو ایسا دھندلا کر دیا کہ ان کی نظیر کبھی گذری ہی نہیں۔ چنانچہ ایک مشہور عیسائی نژاد آرچی انگرسل اس حالت کا خاکہ ذیل کے الفاظ میں کھینچا ہے۔

ایک لفظ مذہب نے حافظہ کے سارے افق کو جنگ و جدل۔ فتنہ و آشوب۔ ظلم و جور اور کشت و خون کے نظاروں سے معمور کیا ہوا ہے۔ اسی ایک لفظ سے وہ تمام سامان سامنے آ جاتے ہیں۔ جن سے انسانوں نے انسانوں پر بیدردی سے ظلم کئے۔ اسی ایک لفظ کے احاطہ میں ہی پچھلے زمانہ کے تمام قیدخانے ایندھن اور شعلے موجود ہیں اور اسی دایرہ میں آیندہ کا ابدی دوزخ رکھا ہوا ہے۔ ان عیسائیوں نے ہمدردی اور حلم کے جاموں میں انسان پر اپنی نفرت کا نزول گرایا۔ اگرچہ عیسائی لوگ عالمگیر محبت کے وعظ کہتے چلے آئے ہیں۔ لیکن دنیا میں جنگ و جدل اور فتنہ و فساد برپا کرنے میں ان کا کبھی کوئی ثانی نہیں ہوا۔ یہی وہ حضرات ہیں۔ جنہوں نے بہت خطرناک تباہ کن آلات حرب ایجاد کئے۔ بندوق طمنچہ۔ توپ۔ بم کے گولے۔ تارپیڈو۔

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی امراض چشم کا جانی دشمن۔ اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماویں اول مفت منگائیے۔ دیکھیئے کسطرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے۔ جالا پھولا دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے۔ اسپر قیمت دیکھیئے صرف ۸ر فی تولہ

سنون دنداں۔ لو یہ وہ سنون ہے۔ جسنے منگایا۔ وہ خط اٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکائت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ جا ہے مریض درد دواڑھ میں یا انتقابیہ میں۔ کھلن دنداں یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت ڈاڑھ ہوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض ہبرا اور دانت مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۸ر فی بکس

بکس محافظ نسل۔ یہ وہی بکس ہے جسنے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضوں کو درستی سے پہونچایا ہے اور مہلک سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت۔ نامردی۔ کمی وغیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے۔ ایسا نامردوں کو مژدہ ہو کہ یہ اسکی موجودگی میں مایوس نہ ہوویں اسمیں مفصلہ ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی آب حیات جنکی علیحدہ علیحدہ قیمت صر ہے۔ مگر اگر صحت میں کسیقدر کمی ہووے تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی۔ مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

اخبار بدر ایک ماہ کے واسطے مفت

جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایکسال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوائیں انکا ارسال کردہ چندہ شنہ کا چندہ شمار ہوگا اور سنہ کی جسقدر اخبار انکی درخواست کے دن سے آخیر سنہ تک انکی خدمت میں ارسال ہونگی وہ سب جو نیت ہونگی لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر جسقدر پرچے دسمبر تک کے بدر کے مفت ملتے رہیں گے

مینیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ شوال میں رعایت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بروقت اطلاع نہیں ہوئی۔ اس کے واسطے ایکماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل نہی اصلی قیمت صر

رعایتی عا۔ جلد کی قیمت ۱۲ار

درثمین (مکمل)

جسمیں سب شایع شدہ نظمیں ہیں اور حال ہی میں میاں معراج الدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت مع جلد صرف آٹھ آنہ محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ دوائے محمد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری۔

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گرجاتا ہے یا مر ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے انکا علاج اندک خرچ دوا سے کرلیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کررہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے

المشتہر۔ محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار دو ایڈیشن میں چھپتا ہی ہر روز ایک انگلش کالم بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رایوں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول بیان ہوتی ہیں تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آجتک آپنے نہیں دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر ہے پیشگی آسنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار

صحت کے قائم رکھنے کیواسطے تمام ضروری باتوں کا ذکر ایک رسالہ میں ہے جو کہ درخواست کنندوں کو مفت دیا جاتا ہے

مینیجر رائل میڈیکل ہال جگادھری ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹے کے پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۱۵ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۱۲ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۲ عه اور درجہ دوم مبلغ ۱۰ر مبلغ عه بیعانہ آنے پر خراس روانہ کیا جاتا ہے۔ بیلنے کا دیسی بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و نظام حسین سیالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا

نحمدہ و نصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی

نمبر ۴۹ | ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | نمبر ۴۹

سلسلہ الجدید جلد ۲ | ۱۹ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء | سلسلۃ القدیم جلد

چہ گویم یا تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | ... غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی غربا سے جنکی آمد
ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت بالعہ
فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ
کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گران
سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ
پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا
چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار
مین چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی
روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک
رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
لوکل ..... عہ افریقہ ..... للعہ
مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات و ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیا را بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب آسیرا کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر، نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ٭

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۂ جمعہ من جانب ازحضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر میں چھپوائی گئی۔	۸۰ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم سکینڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئے ہیں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادیں	حصہ اول ۱۲ر دوم ۶ر سوم چہارم ۱۲ر
لغات القرآن حصہ اول مؤلفہ سید عبد الحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	عہ
لکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا۔	ار
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کامن احمدی	۷	۱ر
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصاء موسے مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی القاء میں فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس للشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیے البتہ کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی ضمیمہ ہر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ہمراہ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نامنظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

(الحکم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۴ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ - دسمبر ۱۹۰۶ع

خدا کی تازہ وحی

چند روز کا الہام - لو اقسم علی اللہ لابرّہٗ

ترجمہ - اگر خدا کی قسم کھاوے - تو خدا اس کی قسم کو پورا کردے

۴ - دسمبر ۱۹۰۶ء - یکرمک اللہ اکراماً عجیبا -

ترجمہ - خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کریگا -

پھر مجھے ایک مہر دکھی جو میری ہی اس مین لکھا ہی

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ - کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین -

پھر الہام ہوا

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ - کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین -

پھر الہام ہوا

مبارک باد

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین اور عموماً روزانہ صبح سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین -

۲ - حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے -

۳ - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین -

۴ - مولوی حکیم فضل الدین صاحب واپس قادیان آ گئے ہین -

۵ - اس ہفتہ مین حکیم محمد حسین صاحب قریشی - منشی غلام محمد صاحب لاہور سے - عبد السلام کاٹھ گڑھ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے - ڈاکٹر غلام غوث صاحب ایک ماہ کی رخصت پر یہاں آئے ہوئے ہیں

۶ - حضرت مولوی محمد علی صاحب کے گھر مین دختر نیک اختر پیدا ہوئی - اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ عمر عطا فرماوے -

۷ - عبد اللہ طالب علم جو گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اس کی تلاش کے واسطے اشتہار دیا گیا تھا - بخیریت واپس آ گیا ہے -

۸ - مقامی انجمن احمدیہ کا اجلاس ۳ - دسمبر ۱۹۰۶ع کی صبح کو ہوا جس مین جلسہ پر آنیوالے احباب کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب تجاویز کی گئی -

ریویو

چشمہ مسیحی - یہ کتاب حضرت اقدس ع کی تصنیف ہے - ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کا جواب ہے - پہلا ایڈیشن جلد ختم ہو گیا تھا - اس واسطے یہ سید عبد الحی صاحب عرب نے اسے دوسری بار بڑی تقطیع پر طبع کرایا ہے - قیمت ۳

دینیات کا پہلا رسالہ - یہ رسالہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف لطیف ہے - سید عبد الحی صاحب نے دوسری بار چھپوایا ہے اس رسالہ مین نماز باترتیب درج ہے - اردو زبان مین تمام مسائل ضروری - مثلاً طریق وضو، نماز پڑھنے کا طریق - فرائض وضو و غسل و دیگر مسائل درج ہین - جو بچون عورتون مردون کے لئے مفید ہین -

احمگری کامن بزبان پنجابی - یہ رسالہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے - تیسری بار عرب صاحب نے طبع کرایا ہے مولوی صاحب موصوف کو اس پیرایہ مین عورتون کو وعظ کرنے کا خاص ڈھنگ آتا ہے - اسی کے مطابق یہ رسالہ لکھا ہے - عورتون کے لئے بڑا مفید ہے - قیمت ۱ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علےٰ رسولہ الکریم

قاضی کی قضاء

پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ مین قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اِس امر کا اعلان کیا ہے کہ مین خلیفہ وقت ہوں۔ جب مین نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹالدیا تھا۔ کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سر و پا باتون کا کیا نوٹس لیا جائے۔ اُسے مخاطب کرنا بھی گویا اس کی وقعت بڑہانا اور اپنا وقت عزیز رائیگان کھونا ہے۔ لیکن جب اس ناخداترس بھیڑیئے نے جو بھیڑ کا بھیس بنا کر داخل سلسلہ ہوا تھا۔ ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت کے خلاف اہلحدیث کے تازہ ترین پرچہ مین کچھ لکھوا کر کھلے کھلے ارتداد سے اپنے خبث باطن کا بین ثبوت دیا تو پھر مجھ سے نہ رہا گیا۔ اس واسطے مین مجبوراً بحکم ضرورت پیارے بدر کے چند کالمون کا خون کرتا ہوں۔ جو بصورت دیگر کسی اور مفید تر مضمون مین صرف ہوتے۔

یہ بیان کرنا بجہ لئے ظاہر اِل۔ نہ بربنائے تعلی ہو نہ بطور مبالغہ۔ نہ بغرض دل آزاری۔ اور نہ بوجہ عداوت کہ امرت سر بھر مین مجھ سے زیادہ اس شخص کے حسن و قبح سے واقف ہونے کا شائد ہی کسی اور کو موقعہ ملا ہوگا اور اسی لئے مین اس کی خرافات کو لفظ بلفظ درج کرنا ضروری نہین سمجھتا۔ کیونکہ ان مین بجز اُس عام گند کے اور دھرا ہی کیا ہے جو اس کے دوسرے بھائی حضرت مسیح موعود کے مخالف اور مُرتد بکتے آئے ہین۔ ہان محض واقعات نفس الامری نذر ناظرین کرنا چاہتا ہون تا کہ پبلک خود اندازہ کرسکے کہ بدنصیب تھانیسری کی بیعت کی اصلیت کیا تھی اور اس کے ارتداد کی وجوہ کیا کچھ ہوئین اور اب اس کا اتنی جلدی دین حق سے پھر کر اس طرح بے باکی کے ساتھ علم بغاوت و عداوت بلند کرنا سلسلہ عالیہ کے حق مین کہان تک مضر ہوسکتا ہے؟

یہ نامراد قاضی اب سے چند ماہ قبل نہایت شکستہ و آزردہ حالت مین وارد امرت سر ہوا۔ کسی ہندوستانی حاجی کے ہان جو شاید چمڑے کے سوداگر ہین کیا مجھے ٹھیک ٹھیک علم نہین۔ اس کو پانچ روپے مہینہ اور دو وقت کی روٹی پر لڑکے پڑہانے کی نوکری مل گئی تھی۔ میرے ساتھ ملاقات کی تقریب یہ ہوئی۔ کہ اول اول جب یہ شخص میری دوکان پر آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ کتابین بکاؤ ہین اگر تمہین ضرورت ہو تو لے لو۔ مین نے اس بارہ مین چند ضروری باتین دریافت کین تو کہا کہ مین انبالہ چھاونی مین سڑک پر بیٹھ کر قصے کہانیان بیچا کرتا تھا بعض ملان مولوی نے کہا ان کا بیچنا شرعاً ممنوع ہے اس واسطے مین نے یہ کام چھوڑ دیا۔ اور اب یہان نوکری پر گزارہ کرکے اندر ہی اندر کتابت سیکھون گا تا کہ اس وجہ معاش سے زندگی بسر کرسکوں۔ مین نے جواب دیا کہ میری رائے مین تجارت یا دوکانداری نوکری یا کتابت سے کہین بہتر تھی۔ دوکانداری شروع شروع مین خواہ کتنے ہی ادنے پیمانہ پر ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل پر بہروسہ اور سعی و جزرسی سے کام کیا جاوے۔ تو بالآخر اس مین بہت کچھ ترقی کی امید کی جاسکتی ہے۔ آپنے ایسا مفید کام کیوں چھوڑا۔ بالفرض اگر آپ کے پاس بحالت موجودہ واہیات قصے کہانی کی ہی کتابین تھین۔ تو یہ ہوسکتا تھا کہ آیندہ کو خرید ان کی بند کر دیتے اور صرف اچھی کتابین بڑہاتے رہتے یا اگر نفس کتب فروشی سے ہی قطعی نفرت ہوگئی تھی۔ تو آہستہ آہستہ کتابین کم کرتے جاتے اور بساط خانہ کا سامان دوکان مین شامل کرتے رہتے۔ بہرحال آپ نے بُرا کیا۔ اور میرا تو اس بات سے بھی جی دکھتا ہے کہ مین ایک ایسے شخص کا مال لوں جو اپنا کاروبار بند کرنے لگا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اس مین آپ کو خسارہ بہت ہوگا خواہ مین اپنی طرف سے کیسی ہی نرمی و رعایت سے کام لوں کیونکہ آپکا یہ مال پرانا ہے اس جگہ اس کے بکنے کی امید کم ہے اور مجھے اس کی ضرورت نہین۔ خیر قصہ مختصر مین نے جو جو کتابین پسند آئین۔ حتی الوسع واجبی نرخ پر یعنی بازاری نرخ سے کچھ ہی کم پر لے لین محض اس خیال سے کہ یہ شخص مسکین و کم گو سا معلوم ہوتا ہے کسی اور دوکاندار کے قابو چڑھ گیا۔ تو روپے کی چوانی بھی شاید ہی اس کے پلے پڑے۔ چنانچہ باقیماندہ کتابوں مین اس کی اپنی حماقت سے یہی کچھ ہوا۔ ورنہ مین نے کہدیا تھا۔ کہ جب دام وافر ہون گے یہ باقی کتب بھی مین ہی لے لون گا۔ گو یہ میری پسند کی نہ ہون۔ لیکن مین تبادلہ مین کسی اور دوکاندار کو دیدونگا۔ جس کے مطلب کی ہون گی۔ اور آپ نقصان سے بچ جائین گے مگر خیر اس شخص نے نہ مانا اور باقی ذخیرہ پیسون کی ضرورت مین کوڑیون کے مول بہا دیا اور خدا شاہد ہے کہ میرا منشا اس کی کتابین لینے سے محض یہ تھا۔ کہ ایک مسکین اور غریب الوطن آدمی کو کچھ دام ہاتھ لگجائین۔ رہا میرا معاملہ۔ اگر خدا تعالےٰ کو میری نیت کے صلہ مین نفع دینا ہے تو کچھ نہ کچھ فایدہ بالآخر ہو ہی رہے گا۔ ورنہ جہان اور اتنا ذخیرہ ہے۔ ان ہی مین کچھ کتابین یہ بھی سہی۔

ناظرین گھبرائین نہین مین نے یہ طول طویل کہانی عبث نہین چھیڑی۔ اس تفصیل واقعات سے مجھے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ یہ شخص کس پایہ کا آدمی ہے اور اس کے ارتداد و مخالفت امام علیہ السلام کی وجہ کیا ہوسکتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

خیر! چونکہ اس تقریب سے میری اور قاضی عبدالعزیز کی ملاقات ہوگئی تھی۔ یہ شخص بعد مین بھی دوکان پر آتا رہا۔ اکثر روزمرّہ ایک بار اور کبھی کبھی دن مین دو دو دفعہ اسی اثنا مین سلسلہ احمدیہ کی گفتگو بھی گاہ گاہ درمیان مین آنے لگی جس کا میرے ہان بفضلہ قریباً ہمیشہ چرچا رہتا ہے۔ مین نے وقتاً فوقتاً اپنے امکان بھر حق تبلیغ ادا کیا۔ یہ شخص بظاہر بعض باتون مین اپنے آپ کو محقق طبع۔ حق جو اور حق گو ظاہر کرتا تھا اور آہستہ آہستہ دعاوی حضرت مسیح موعود کو تسلیم کرتا رہا۔ کئی دفعہ یہ بھی ارادہ ظاہر کیا کہ مین قادیان جانا چاہتا ہوں۔ اور آخر نوبت باینجا رسید کہ چند پیسیون کے چندے سے اس کے آمد و رفت کا بندوبست ہو گیا۔ اور قاضی عبدالعزیز (شاید ستمبر) مین حضور علیہ السلام کی بیعت بھی کر آیا۔ لیکن ساتھ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا تھا کہ اس نے اپنا منافقانہ رنگ اب بھی نہین چھوڑا جس کی تفصیل کسیقدر یہ ہے کہ کبھی نماز ہم لوگون کے

ساتھ نہیں پڑھی جہاں ملازم تھا وہاں اپنی بیعت کا برابر اخفا کرتا رہا۔ تا وقتیکہ انہوں نے اس کے پاس بعض احمدی سلسلہ کی کتابیں دیکھ کر اسے تنگ نہ کیا اور بعض موقعوں پر مخالفین کے سامنے جو میری دوکان پر ہوتے کچھ ان کی سی باتیں کہتا تا کہ ہمارے ساتھ اس کا ہم مذہب ہونا نہ پایا جائے۔ اور نیز حضرت اقدس کے بعض دعاوی کے متعلق اس قدر جلدی بعض شکوک و شبہات کا ہونا بھی ظاہر کرنے لگا چنانچہ آخر میں تو اس نے ایک روز صراحتاً کہدیا کہ میں "مرزا" کے مذہب کی طرف سے بعض شکوک کی بنا پر کچھ مذبذب سا ہو گیا ہوں۔

واضح رہے۔ کہ مرید ہو کر آنے کے بعد یہ شخص حضرت اقدس کی نسبت اکثر "مرزا" کا ہی لفظ استعمال کیا کرتا تھا جو مجھے ناگوار گذرتا۔ اور ایک دن میں نے ٹوک بھی دیا کہ اس عظمت و شان کے انسان کو ایسے روکھے لفظ سے یاد کرنا سراسر سوء ادب ... ... کی دلیل ہے خصوصاً جبکہ تم اسے اپنا امام و مرشد بھی کر چکے ہو۔ اس وقت سے یہ فریب خوردہ کچھ ملاں اس بارہ میں کچھ کچھ احتیاط کرنے لگا۔

جب اس شخص نے آخر میں رُکتے رُکتے اظہار شکوک کیا تو میں نے کہا کہ تذبذب کی حالت اچھی نہیں ہوتی۔ شکوک کا مواد اندر ہی اندر انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتا ہے اور اصل حالات کا علم نہ رکھنے کے باعث جو بدظنی پیدا ہو وہ اکثر خطرناک معصیت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے تم اپنے شبہات پیش تو کرو۔ گو میں کسی لائق نہیں اور نہ اس کا اہل ہوں۔ کہ علمائے محققین کی طرح امور متعلقہ سلسلہ میں آپ کی خاطر خواہ تسلی کر سکوں۔ لیکن ممکن ہے شاید اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور میں ہی وہ شکوک رفع کر دوں۔ ورنہ لکھ کر حضرت حکیم الامت کی خدمت میں بھیجدیے جائیں گے۔ اس پر اول تو یہ شخص برابر ٹالتا ہی رہا کہ اچھا تم ایسا ہی مجبور کرتے ہو۔ تو لکھ کر دکھلا دوں گا۔ میں نے پھر باصرار کہا کہ بھلا مشتے نمونہ از خروارے۔ بہت سوں میں سے ایک دو تو یہی تو قاضی جی نے فرمایا۔ کہ بعض الہامات کی صداقت ماننے میں مجھے تامل ہے۔ میں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے، تم جیسا آدمی جس کو یہ دعویٰ ہو کہ میں نے بڑی چھان بین اور قرآن حدیث کی تحقیق کے بعد عین ضرورت حقہ پر اس امام کو مانا ہے۔ اتنی ذرا سی بات پر ایکا ایک ایسی خطرناک ٹھوکر کھائے اور بغیر کسی سے پوچھے گچھے اور بلا کسی سے رفع کئے

اپنے آپ ہی فیصلہ کر بیٹھے۔ کہ ایک یا چند الہاموں کی اصلیت سمجھ میں نہیں آتی۔ تو وہ تمام (ہزارہا) صداقتیں اور نشانات بھی اب ماننے کے قابل نہیں رہے۔ جنپر بڑی بصیرت کے ساتھ خوب ٹھوک بجا کر ایمان لائے تھے۔ الہاموں میں سے بعض آئندہ پیش آنیوالے واقعات کے متعلق پیشگوئیاں ہوتی ہیں اور ان کی نسبت پہلے سے کوئی حکم لگانا یا بدگمانی کرنا ٹھیک نہیں ہوتا ہے۔ خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اس کلام میں محکمات اور متشابہات دو قسم کی آیات ہیں۔ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پہلے انہی کے پیچھے پڑتے ہیں۔ لیکن جو "راسخون فی العلم" ہیں۔ وہ محکمات سے تمسک کرتے اور باقی پر بالاجمال ایمان لا کر یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور ہمارا سب پر ایمان ہے۔ لیکن قاضی جی! افسوس ہے کہ آپ بعض جزوی امور کے باعث جو متشابہات کی ذیل میں ہیں اُن بے شمار عظیم الشان نشانوں اور تائیدی دلائل کو نظر انداز کرتے ہو جو بمنزلہ آیات محکمات کے ہیں آخر بتاؤ تو سہی وہ کون سے الہامات ہیں؟ اتنی مغززنی و سردردی پر بدقت تمام آپ نے ایک یہ شبہ بیان کیا کہ ایک تازہ الہام میں جو "مرزا جی" نے اپنی عمر میں خدا کی طرف سے بیشی کا ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس سے حدیث[1] جھوٹی پڑتی ہے۔ میں نے کہا یہ تو کوئی بڑا شبہ نہیں۔ اگر تمہاری تسلی نہ ہو تو بعد میں قادیان سے بھی تحریری طور پر اس کا جواب منگا دیا جائیگا۔ مگر پہلے میری تو سن لو۔ اپنی سمجھ کے مطابق تمہارا سوال حل کرتا ہوں شاید وہی صحیح ہو اور تم مان جاؤ۔ دیکھو اگر تم اس الہام سے قبل کی اور ہزاروں باتوں میں "مرزا" کو منجانب اللہ مرسل صادق مان چکے ہو۔ تو یہ الہام بھی لامحالہ خدا کی طرف سے ماننا پڑیگا۔ پس خدا کا کلام تو جھوٹا نہیں ہو سکتا لہذا ممکن ہے کہ یا حدیث وضعی ہو ورنہ تاویل طلب ہو اور ان دونوں سے بھی قطع نظر کر کے اس چھوٹے سے نکتہ پر کیوں نہ غور کیا جاوے۔ کہ الہام میں عمر بڑھانے کا ذکر ہے تو لفظ بڑھانا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اصلی عمر معینہ کچھ اور تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت مطلق اور کسی حکمت برحق سے مزید تائید و نصرت اسلام کی خاطر اس امام پاک کی عمر میں اپنی خوشی چند سال کا اضافہ فرما دیا اس میں حدیث جھوٹی کہاں پڑی اور حرج و نقصان کونسا

عائد ہوتا ہے۔ گو اس شخص سے میری تقریر کا کچھ معقول جواب نہ بن پڑا لیکن اس نے اس پر اظہار تسکین بھی نہیں کیا اور نہ باوجود بار بار کہنے کے اور کوئی اعتراض نہ پیش کیا۔ صرف لکھ کر دینے کے جھوٹے وعدوں پر ہی ٹالا جو آج تک پورے ہوتے ہیں اور جن کے بجائے اب وہ محض ان سفیہانہ حملوں پر اتر پڑا ہے۔ جن میں وہ اغلباً ڈاکٹر عبد الحکیم جیسے مرتد مکذبین کا نقال یا کاسہ لیس ہے اور چونکہ اس بدنصیب شخص نے فقط خفیف سے شکوک کی بنا پر جو خدا کے فضل سے بسہولت رفع کئے جا سکتے تھے اگر اس کی قسمت میں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے ہزارہا نشانات سے منہ موڑا اور اس کے ایک انعام و احسان عظیم کی ناقدری کی اس واسطے وہ مستوجب بھی اسی کا تھا۔ کہ اس کا ایسا ناپاک حشر ہو۔

میں یہ کہتا ہوں کہ نہا میری عبد العزیز جیسے ناچیز بیکس مپرس اور بے حقیقت آدمی کے اضغاث احلام کی ان لوگوں کے دلوں میں کیا وقعت ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود جیسے مشہور خلائق۔ برگزیدہ حق کے ہزارہا نشانات و الہامات کو مدت سے نہایت جسارت کے ساتھ جھٹلا رہے ہیں پھر اس عقل کے دشمن نے کیا سوچکر یہ ڈھنگ نکالا۔ اگر اس نے پہلے ہی سے مرتد ہونے کی ٹھان رکھی تھی۔ تو بیعت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یونہی زمرہ مخالفین میں شامل ہو جاتا جہاں اور ہزاروں لاکھوں بدنصیب حضرت مسیح موعود کی تکفیر و تکذیب پر کمربستہ ہیں۔ انہی میں ہم اس فریب خوردہ شیطان کو سمجھ لیتے۔

یہ شخص اکثر مجھے اپنے خواب سنایا کرتا تھا۔ اس کے متعلق میں یہ نہیں کہتا کہ اہل حدیث میں اس نے جو کچھ بکواس کی ہے۔ وہ افترائے محض کی بنا پر ہے ممکن ہے کہ اسے ایسے خواب واقعی دکھلائی دئے ہوں لیکن جیسا کہ میں اس کو پہلے بھی بار بار سمجھا چکا ہوں۔ اس نازک مقام پر القاء شیطانی کی بڑی بڑی ٹھوکریں لگا کرتی ہیں۔ بین نشانات و تائیدات الٰہی پر ایمان لا چکنے کے بعد ایسی باتوں سے بھٹک کر صراط مستقیم کو چھوڑنا سراسر بدنصیبی اور قہر عذاب کا مورد بننے کی نشانی ہے۔

یہ حسن ظن رکھکر کہ شاید بدنصیب عبد العزیز نے یہ جواب

[1] عمروں کا بڑھنا خود حدیث سے ثابت ہے

اپنی طرف سے گھڑتے ہوں بلکہ شیطان نے حسب عادت اس کو دکھلائے ہوں مین یہ جتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جب نفاق۔ بدگمانی اور عدم اطمینان شروع سے اس شخص کے لازم حال تہا تو شیطان الرجیم کی شیطنت سے قطع نظر خود خدائے حکیم وعلیم کی طرف سے بھی اس کی یہ آزمائش ضروری اور لازمی تھی تاکہ اگر اس پر بھی نفاق کے گند سے نکلنے کی سعی نہ کرے تو امام برحق کی جماعت سے نکل جاوے اور الحمدللہ ایسا ہی ہوا کہ بہت ہی جلد بلا تکلیف مزید کے وہ اس باغ سے باہر پھینکا گیا۔

اب اخیر مین وہ عجیب راز سربستہ بھی کھولے دیتا ہوں جو غالباً اس شخص کے ارتداد کی علت غائی معلوم ہوتا ہے یہ شخص میری دوکان پر روٹی کمانے کے آئے دن نئے نئے منصوبے گانٹھا کرتا تھا (جس کا گواہ میرا ایک عزیز مسمی سید اسحٰق علی بخت گڑہی موجود ہے۔ جو احمدی نہیں اور جس سے ہر شخص حلفیہ میرے بیان کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اس کی عادت صاف گوئی سے ہرگز امید نہیں کہ میری خاطر جھوٹ بولے) کبھی کہتا کہ نہا عبیر کے میلہ پر قصے کہانی کی کتابین بیچین تو بہت فائدہ ہو کبھی تعویذ گنڈون کی تجویز کرتا۔ کبھی یہ کہ معمولی دوائین جڑی بوٹیان وغیرہ رکھکر حکیم بنین۔ کبھی یہ کہ چند اخبار والون کا ایجنٹ بن کر اخبار بیچا کرون۔ غرض کبھی کچھ کبھی کچھ۔ چنانچہ پیسہ اخبار کے دفتر سے تو اس نے یہین اس بارہ مین خط وکتابت بھی کی تھی۔ جس کے متعلق کوئی تحریر بھی میری دوکان مین پڑی ہوئی تلاش کرنے سے اُمید ہے مل جائیگی اور حکیم بننے کے شوق مین جو چند طب کی کتابین میری دوکان سے لی تھین ان کی قیمت بھی تا حال ادا نہین کی (غالباً) ان کے عوض سلسلہ احمدیہ کی وہ چند کتابین چھوڑ گیا ہے۔ جس کی نسبت مین نے کہا تہا جو تہوڑے سے دام تمہاری طرف۔ باقی ہین ان کی ضمانت مین تو مجھے ان کے رکھنے کی کچھ ضرورت نہین ہے۔ جب ہاتھ مین ہون دیدینا ہان اگر اب تم کو ان کی ضرورت نہ ہو اور بیچ ڈالنا چاہتے ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ جس کا فیصلہ ہو جانا مناسب ہوگا۔ اس کے جواب مین کہا کہ نہین مین نے یونہی تمہارے ہاں رکھدی ہین کہ جن کا نوکر ہون۔ ان کو میرے "مرزائی" ہوجانے کا پتہ لگ گیا ہے وہ دیکھ پائین گے تو تلف کر دینگے وغیرہ"۔ مجھے خبر نہ تھی کہ اس کے ایمان کو ارتداد کا کیڑا لگ چکا ہے اور عنقریب یہ شخص پیسہ اخبار اور اہل حدیث جیسے مخالفین کے ذریعہ اس کا اعلان کرنیوالا ہے چنانچہ پیسہ اخبار والا مضمون تو اس نے امرت سر ہی سے لکھ بھیجا تھا جس کا حال مجھے بعد مین عزیز اسحٰق علی نے بتلایا کہ قاضی کہتا تہا۔ "کہ مین پیسہ اخبار مین اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کرتا ہون اور اب جب تک امرت سر مین ہون تمہاری دوکان پر نہین آونگا۔ ورنہ ماسٹر جی (یعنی خاکسار راقم مضمون ہذا) میرے اس مضمون (اعلان خلافت) کے نظر سے گذرنے پر قائل معقول کرین گے۔

بھلا جو شخص اتنا بڑا دعوےٰ کرے جس کا وہ اہل بھی ہو۔ یعنی فی الواقع منجانب اللہ مامور خلافت ہوا ہو۔ اس مین اخلاقی جرأت اتنی ہی ہونی چاہیئے کہ مجھ جیسے ہیچمدان کے سامنے پڑنے کا بھی حوصلہ نہ رکھے اور تاب نہ لائے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پس قطع نظر اس سے کہ دیگر چند در چند قرائن قویہ سے بھی اس کا یہ ارتداد سراسر اس کی بدنصیبی۔ شامت اعمال اور اغوائے شیطانی کا نتیجہ ہے مجھے اس کے سلسلہ حقہ سے منہ موڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک پریشان روزگار آدمی ہے۔ اس نے محض پیٹ پالنے کا یہ حیلہ نکالا ہے کہ مسیح وغیرہ کی مخالفت سے لوگوں مین ایک امتیاز حاصل ہوگا۔ اور گو وہ گمنتی کے چندروزہ نہایت گمنامی۔ اخفا اور بزدلی کیساتھ مبائعین مسیح موعود مین شامل رہا۔ لیکن اس چال سے ارتداد کا فخر وشرف تو حاصل ہو ہی گیا جس کی مخالفین "مرزائی" خاص طور پر قدر کرتے ہین۔ لہذا فریب خوردہ قاضی نے سوچا۔ کہ اس طرح میرا دعوت اخاص چل پڑیگا اور جھوٹ موٹ کی خلافت کی بھی نیو جم جائیگی۔ منجملہ دیگر حیل معاش کی پیری مریدی کا شوق بھی آپ کو کبھی کبھی چراتا ہی تھا۔ جس کا گواہ میرا وہی عزیز موجود ہے۔

غرض جہان تک میرا علم اور میری سمجھ کام دیتی ہے قاضی عبدالعزیز تہانیسری کے بیعت کرنے اور پھر مرتد ہو کر تکذیب مخالفت حضرت مسیح موعود کا بیڑا اٹھانے کی اصلیت اور غرض وغایت یہ کچھ ہے جو مین نے عرض کی۔ اب اس سے پبلک خود اندازہ کر سکتی ہے کہ وہ کہان تک سچا ہے۔ مرزا صاحب کا کیسا مخلص اور کتنا پکا مرید تھا۔ اس کو یہ حیلہ شہرت طلبی اور حصول معاش کن وجوہ سے اختیار کرنا پڑا۔

ان تمام تفصیلی سمع خراشیون کو ایک طرف رکھکر مین تو یہ کہتا ہون۔ کہ اگر یہ شخص سرے سے ہی بیعت نہ کرتا تو اچھا رہتا کہ کم از کم اس حسن ظن کے ثواب کا مستحق تو ہوتا جو اس کو شروع مین آثار واحادیث کی بنا پر حضور علیہ السلام کی نسبت تہا اور اب تو گویا اپنی عاقبت خراب کرنے کے لئے آپ گڑہا کھود رہا ہے جس کی جانب قضا اُسے کھینچے لئے آتی ہے اور اسی مناسبت سے مین نے اپنے مضمون ہذا کا عنوان **قاضی کی قضا تجویز** کیا ہے۔

خدا شاہد ہے کہ اس شخص کی ظاہرہ مسکین مزاجی وغیرہ کا لحاظ کرکے مین اس کے خلاف یہ دندان شکن جواب دینے والا ہرگز نہ تہا مگر اس نے اہل حدیث مین حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم صاحب دام ظلہم کی شان مین جو سخت اہانت آمیز کلمات لکھے ہین انہون نے مجھے اس تحریر پر مجبور کردیا۔ اس نے حکیم صاحب کی موت کی خبر دی ہے اس مسخرہ سے کوئی پوچھے۔ ان کے بلکہ خود حضرت صاحب کے ہمیشہ جینے کا دعویٰ کون احمق کرتا ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ ایک ایک دن سب کو مرنا ہے۔ جب رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے برگزیدگان خاص ہی نہ رہے۔ تو مسیح موعود اور حضرۃ حکیم الامت تو ان کی شریعت کے خادم ہی ہین یا کوئی فوق الفطرۃ ہستی؟ جو حی لایموت خدائے لایزال ولم یزل کے سچے پرستار ہین۔ وہ تو کسی مامور یا خادم دین کے مرنے یا مرنے کی قبل از وقت خبر ملنے سے اسلام کو چھوڑتے نہین۔ ہان قاضی عبدالعزیز جیسے حیلہ جو۔ ناخدا ترس بندۂ شیطان وشکم کو اسلام کیا خدا تک کے ترک کر دینے سے کون روک سکتا ہے مگر مین ساتھ ہی یہ بھی پوچھتا ہون۔ کہ مولوی نورالدین صاحب تو خیر جلدی یا بدیر فوت ہو جائین گے لیکن کیا عبدالعزیز کو اپنے ہمیشہ جینے کا بھروسہ ہے۔ ہمیشہ نہ سہی اس دعوائے خلافت پر معمول سے زیادہ بلکہ معمولی عمر پانے کا ہی دعویٰ کرے۔ ہم بھی تو دیکھین مفتری علی اللہ کہان تک مہلت پاتا ہے۔ (باقی انشاء اللہ پھر۔ اگر ضرورت ہوئی)

خاکسار احمد حسین فریدآبادی۔ مینجر رفیق ایجنسی

امرت سر

جن خریداروں کی قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء تک دفتر مین نہ پہنچ جائیگی اُن کے نام اخبار بند کیا جاویگا

دجّال

(رقم زدہ میاں معراج الدین صاحب عمرؔ)

ہنّون سے مسیحی مذہب کا ایک ارگن "اخبار تحفہ سرحد ہنون" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ جس کے مالک و منیجر پادری ٹی ایل پینل ڈاکٹر اور ایڈیٹر مسٹر پیارے لال شاکر ہین۔ اُس کے ۲۱۔ نومبر کی ایڈیٹوریل مین ایک مضمون بعنوان "دجّال" چھپا ہے ایڈیٹر صاحب نے راقم مضمون کو "قابل مضمون نگار" اور "محقق" کا خطاب دیا ہے اور مضمون کی تعریف مین لکھا ہے۔ کہ "مدلل بحث کی گئی ہے" اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مرزا اور اس کا گروہ بغور اس کو پڑھے اور قابل مضمون نگار کی داد دے"، چونکہ لائق ایڈیٹر صاحب نے خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی جماعت کو مخاطب کرکے تاکید فرمائی ہے کہ اس پر غور کرین اور "قابل مضمون نگار" کی داد دین۔ اس لئے ہم ان کی درخواست کو بڑے شوق سے قبول کرکے اس مضمون پر غور کرتے ہین اور ان کے "قابل مضمون نگار" کو وہ داد دیتے ہین جس کے وہ حقیقت میں مستحق ہو سکتے ہیں۔

ہم داد دیتے ہین کہ بے شک اپنے مسیحی بزرگون کے نقش قدم پر چلنے مین "مضمون نگار" صاحب نے واقعی بڑی وفاداری اور قابلیت دکھلائی ہے اور اپنے متقدمین کی روحون کو خوش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے وہ لوگ تو اپنے مذہب کی خاطر ایسا وحشی پنا اور درندگی دکھلاتے تھے۔ کہ بے شمار انسانون کا ناحق خون گرا کر زمین کی سطح پر خون کی ندیان چلایا کرتے تھے چنانچہ ہسپانیہ کی ان کویزیشن اور رُوم و مصر مین عیسائی مذہب کی اشاعت کے کارنامے اور صلیبی جنگون کے ایام میں یروشلم کی چند روزہ فتح وغیرہ کی خونریزیون کے دردناک مظالم تواریخ کے اوراق مین اُن کی زندہ یادگارین موجود ہیں پر اب جب کہ گردش زمانہ نے پادریون کے ہاتھون سے تیغ و تفنگ چھین لی ہوئی ہے اور وہ خونریزی کی طاقت معطل ہو گئی ہے۔ تو ان کے پسماندے اس آبائی جوش کو اگر زبان کی تلوار سے نہ نکالین تو کیا کرین لیکن افسوس ہے کہ اونہوں نے رفتار زمانہ کو نہین سمجھا کہ جس طرح اس زمانہ نے ان کے آبائی جوش تیر و تفنگ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسی طرح یہ روشنی اور علوم کا زمانہ اون کی آبائی ناواقفیت اور بے سمجھی کی بھی دال نہین گلنے دیتا۔ اگر اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت کی وجہ سے ان قابل شرم نامعقول باتون کے لکھنے سے مضمون نگار صاحب کوئی عذر بھی پیش کر سکتے ہوں تاہم اپنے یسوعی دین سے ایسی ناواقفی اور نادانی پبلک مین پیش کرنے کی جرأت نہ کرتے جس نے اون پر تو خیر ایک عیسائی اخبار پر بھی دھبہ لگا دیا ہے۔

ہم اس بات کی بھی اون کو داد دیتے ہین کہ اونہون نے لفظ "دجّال" کی ایسی تشریحات وضع کی ہین جن کا سچا مصداق قرار پائین گے ہین نے انصاف کے رُو سے ان کے اپنے مثلث خدا اور یا یسوع مسیح سے بڑھ کر کوئی دوسرا مستحق ثابت ہی نہین ہو سکتا۔ وہ لکھتے ہین۔ "کہ قیامت نہ ہوگی جب تک دجّال کا ظہور نہ ہوگا۔ جس کے خاص تین نشان ہیں۔ اوّل دنیا کے تمام معبودون کا مخالف دوئم۔ دعوے خدائی۔ سوئم۔ معجزات و عجائبات کا ادعا۔ یہ نشان تو انجیل میں ہین"

ہمین یہ تحقیقات منظور ہے۔ کہ عیسائی مسلمات کی رُو سے دجّال سے فی الحقیقت کیا مراد ہے اور اس کے نشانات و علامات کیا ہین؟ اور ان کے رُو سے حقیقتاً ان کا مصداق اور موضوع کون ہو سکتا ہے؟ اور مُسلمانون کی کتب مین صحیح طور پر دجّال کے معنے۔ حلیہ۔ حال اور نشانات کیا کیا لکھی ہین؟ اور اون کا کون مصداق ہے؟ لیکن ان امور پر غور کرنے کو ملتوی کرکے آیندہ پر چھوڑ کر سب سے پہلے ایڈیٹر صاحب "اخبار تحفہ سرحد ہنون" کی درخواست کی تعمیل مین ان کے "قابل مضمون نگار" صاحب کے پیش کردہ نشانات پر غور کرتے ہین اور اس بات کی تحقیق کرتے ہین کہ اُن کے رُو سے "دجّال" کون ہے!

"قابل مضمون نگار" صاحب نے دجّال کا پہلا نشان "دنیا کے معبودون کا مخالف" لکھا ہے جہان تک سیاق سباق عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس جگہ لفظ "مخالف" سے مراد مضمون نگار صاحب کے "دشمنی" اور "عداوت" کے سوا کچھ اور معلوم نہین ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اب سب سے پہلے اس نشان کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے "مخالفت" کے مفہوم پر غور کرنا ضروری ہے۔

اصل جڑ مخالفت کی یون پیدا ہوتی ہے کہ جب ایک شخص دوسرے کے حقوق یا مملوکات یا اعزاز وغیرہ تعدی سے تصرف یا مساوات حاصل کرنے کی کوشش کرکے اس کو کامل یا بعض حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ تو ان دونون کے درمیان اس وجہ سے ایک ایسی کشیدہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک دوسرے کا مخالف بن جاتا ہے۔ ایسی مخالفت کے لئے ضروری ہے کہ مخالف کی نسبت اس کے پوزیشن میں ہمسری اور کسی رنگ مین مساوات بیان کی جاوے۔

ساری کائنات پر نظر کرکے اور گذشتہ اور موجودہ تواریخ دنیا سامنے رکھ کر ہمیں اسی نتیجہ پر آنا پڑتا ہے۔ کہ غالب طور پر تمام دنیا کا سب سے بڑا اور مسلم معبود صرف ایک ہی ہے جس کو خدا اور اس کے مترادف اسماء سے یاد کیا جاتا ہے ہاں اس مین شک نہیں بعض نادان اقوام نے غیر از خدا بھی کئی قسم کے معبود بنائے ہوئے ہین۔ لیکن معبودون سے مخالفت کرنے کی طبعاً اوسی کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ جس کے سر مین

خود معبود بننے کی خواہش پڑی ہوا اور جو دوسرے معبودوں کے حقوق اور اعزاز پر تصرف یا مساوات حاصل کرکے ان کو کامل یا بعض حقوق و اعزاز سے محروم کرنا چاہتا ہو۔ اور اوسی کو معبودوں سے مخالفت کا خیال بھی ہوسکتا ہے۔ جو اپنی معبودیت کی پڑی جالز کا آرزومند ہو۔ لیکن جو شخص ان اعزاز اور حقوق کے لئے طمع ہی نہین رکھتا۔ اس کی نسبت کیونکر گمان ہوسکتا ہے۔ کہ وہ گویا معبودون کا مخالف ہے۔ پھر ہم یہ بات عام طور پر مروّج دیکھتے ہین کہ اکھاڑے کے سب سے بڑے پہلوان سے مقابلہ کی درخواست اس لئے کی جاتی ہے۔ اُس پر فتح پانے سے اس اکھاڑے کے تمام چھوٹے پہلوانون پر فتح متصوّر ہوتی ہے۔

اب "قابل مضمون نگار" صاحب کے نشان زیر بحث کا مصداق ثابت کرنے کے لئے دو امیدوار ہمارے پیش کئے جاتے ہین جن مین سے ایک کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو آجکل زندہ ہے اور مسیح موعود اور مہدی موعود وغیرہ عہدوں پر مامور ہونے کا مدعی ہے۔ اور دوسرے کا نام یسوع مسیح ناصری ہے۔ جس کو فوت ہو کر مردون کے درمیان آرام کرتے ہوئے اُنیس صدیان گذر گئی ہین۔

شخص اول الذکر کی نسبت دو فریق متخاصمین پیش ہین۔ ایک فریق یہ بیان کرتا ہے کہ وہ خدائی کا مدعی ہے اور اس کے مُرید اُس کو خدا مانتے ہیں اور اپنے دعوے کی تائید مین ذیل کی عبارات لکھتا ہے۔ "مگر قادیانی خدا بن بیٹھا۔ اس کا طاعونی اشتہار دیکھئے کہ خدا مجھ سے اور میں خدا سے۔ اب فرمایئے خدا بننے مین کیا شک رہا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی ملامت کی۔ تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ۔ مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہون گے یا خود ان کو فرماتے ہون گے۔ کہ مین خدا ہون"

دوسرا فریق یہ کہتا ہے۔ کہ اس شخص نے خدائی کا دعوےٰ نہین کیا نہ اس کے مرید اس کو خدا یا کسی طرح سے اپنا معبود ہی سمجھتے ہین۔ "قابل مضمون نگار" "وہ نے خدا مجھ سے اور مین خدا سے" کا جملہ لکھنے مین اوسی موروثی دجالیّت اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ حضرت ممدوح کی تحریرات مین ایسا کوئی فقرہ الہامی درج نہین جس کے یہ معنے ہوسکین۔ وہان تو انت منی وانا منک ہے جس کا لفظی ترجمہ ہے "تو مجھ سے اور مین تجھ سے" الفاظ کو مقدم موخر کرنے میں معانی میں زمین وآسمان کا فرق پڑ جاتا ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ چونکہ ہر ایک عزت اور عظمت اور خدمت دین وملت کا شرف اور خدا کی توحید قائم کرنے کی توفیق اس کے فضل کے بغیر نہین مل سکتی۔ اس لئے پہلے حصہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان تمام خدمتون کے لئے ہم نے ہی تمہین اپنے فضل سے توفیق دے کر ممتاز و معزز کیا ہے اور چون کہ اس پُر آشوب اور پُر فتن زمانہ مین جس مین ہماری (خدا کی) معرفت اور عظمت کی شناخت سے لوگون کی آنکھوں پر تاریکی کا غُبار محیط ہو رہا تھا۔ ہم نے اپنا جلال ظاہر کرنے اور لوگوں کی آنکھون سے تاریکی کے حجاب اٹھانے کی خدمت پر تجھے مامور کیا ہے پس ہماری معرفت اور عظمت اور جلال کو قائم کرنے اور لوگون کو ہر قسم کے گند اور تاریکی سے نکلنے کی تعلیم دینے اور انہین مزکی و مطہر بنانے کی خدمت تجھ سے بکامیابی پوری کرائی جاوے گی۔ اس الہام سے خدائی کے دعوے کا استنباط کرنا غلط اور بے سمجھی کا کام ہے۔

یہ مسلّم امر ہے کہ الہامی کلام کی تفسیر کا سب سے مقدم حق ملہم کو ہوتا ہے اور ملہم کی تفسیر کے خلاف کوئی معنے یا تاویل اپنی طرف سے تجویز کرنے کا کسیکو حق نہین۔ ملہم تو قادیان مین زندہ بیٹھا ہے۔ کاش "قابل مضمون نگار" ذرا عقل سے کام لے کر ان کی کتب سے اس کے معنے دیکھ لیتے یا کم از کم ان سے دریافت ہی کر لیتے۔ کہ آپ کے اس الہام کیا مقصود ہے۔ اگرچہ ہم یہ جانتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" صاحب علم عربی سے بالکل جاہل ہین لیکن اتنی بات تو ہر ایک آدمی کو جاننی چاہیئے۔ کہ کسی پر اعتراض گھڑنے سے پہلے فریق معترض الیہ کے مطالب اور معانی سے آگاہی حاصل کرلینا ضروری ہے۔ انصاف کی رُو سے اعتراضات مسلمات پر ہی جائز ہوسکتا ہے۔ اس کے خلاف اپنی طرف سے کوئی تاویل قائم کرکے اوس کو بنائے اعتراض ٹھہرانا حماقت اور نادانی کا کام ہے۔ جب ان کے مجوزہ معنون کو ہمارے مسلمات اور معتقدات مین کوئی دخل ہی نہین تو بتائین ان کا اعتراض ہم پر ہے یا اپنی عقل پر۔

دوسرا امر جو اعتراض کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جس بات پر اعتراض کیا جاوے وہ یقینی اور پختہ ہونی چاہیئے۔ ظنی اور مشکوک بات پر اعتراض کی بُنیاد رکھنا ہی نہایت شرمناک بات ہے۔ "قابل مضمون نگار" صاحب نے اسی قسم کی ٹھوکر کھا کر لکھا ہے۔ "مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہونگے یا خود اون کو فرماتے ہون گے کہ مین خدا ہون" یہاں "قابل مضمون نگار" صاحب اپنے علم اور یقین سے ان کے دعوے خدائی سے خود انکار کرتے ہین اور صرف ظن اور احتمال پر اعتراض کرنے کی بے باکی دکھلاتے ہین۔ اس کی مثال تو یہی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے شاید فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہوگا تو کیا کسیکو حق پہنچتا ہے۔ کہ اتنی بات پر حصر کرکے ان پر اعتراضات کرنا شروع کردے افسوس ہے کہ ان خوش کن نادانی کی باتون سے یہ لوگ سچائی پھیلانے کے مدعی بنتے ہین کیا کوئی بھی عقلمند ایک لمحہ کے لئے قیاس کرسکتا ہے۔ کہ ان فقرون سے خدائی کا دعویٰ ثابت ہوسکتا ہے۔

پھر ایک اور فقرہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے۔ "مجھے یاد ہے۔ کہ مین نے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی۔ ملامت کی۔ تو اس نے کہا۔ کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا خدا کا ہاتھ

یہ بات تو اس فقرہ سے صاف عیان ہے کہ حضرت میرزا صاحب مہدی و مسیح موعود قادیانی کا خود دعوئے خدائی کرنا ثابت نہین۔ کسی شخص موہوم سے یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ "میرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ"۔ "قابل مضمون نگار" صاحب کی روش سے ہمین یہ بھی امید پڑتی ہے کہ یہ محض از خود تراشیدہ کہانی ہے اور کوئی شخص ان کو واقعہ مین ایسا نہیں ملا۔ جس نے یہ کلمات کہے ہون کیونکہ اگر درحقیقت کوئی شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ اس کا نام درج کرتے۔ جب تک کہ وہ کہنے والے شخص کا نام بیان نہ کرین۔ اس وقت تک اس فقرہ کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہیں آسکتا۔ بلکہ خود اس کا بار اون کی گردن پر ہے۔

اس امر پر ہم اس وقت غور کرین گے۔ جب "قابل مضمون نگار" صاحب اس کی تصدیق کرا دین گے کہ فی الواقعہ یہ کسی احمدی کے منہ سے نکلا ہوا جملہ ہے۔

"قابل مضمون نگار" صاحب کی اس وہم کے برخلاف تمام تحریرات حضرت مسیح موعود کی اس بات پر شاہد ناطق ہین۔ کہ آپ حی و قیوم واحد لاشریک خدا کی توحید اور عظمت دنیا پر قائم کرنے کے لئے مامور ہوئے ہین۔ اور ان کے وہم و گمان مین یہ بات نہین کہ وہ خدائی کا دعوے کرین۔ بلکہ وہ اس کو سخت کفر اور لعنت کا موجب سمجھتے ہین۔ اور اسی مشن پر لگے ہوئے ہین کہ خدا کے سوا جس نے خدائی اور معبودیت کا دعوے کیا ہے۔ اس کی خدائی پاش پاش کرین۔ ان کی نظم و نثر اس مضمون سے لبریز ہے اُنہون نے دُعا کی حقیقت اور فلسفی اور اس کے قبولیت کی راہون کو اس زمانہ میں روز روشن کی طرح عیان کر دکھایا ہے۔ بھلا جو شخص خداتعالے کے حضور مین ہمیشہ دعا کرتا ہو۔ اور اپنے مریدون کو دعا کرنا ہی تعلیم کرتا ہو اس کی نسبت دعویٰ خدائی کا الزام کفر نہیں تو اور کیا جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

چوں کافر از ستم پرستہ مسیح را
غیورے خدا بسرش کرد ہمسر م

اس پر دعوے خدائی کا الزام سخت کفر نہیں تو اور کیا۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

گر خدا از بندہ خوشنود نیست
ہیچ حیوانے چو او مردود نیست

اے خدا اے طالبان را رہنما
اے کہ مہر تو حیات رُوح ما

بر رضائے خویش کن انجام ما
تا برآید در دو عالم کام ما

اس پر یہ الزام لگانا کہ گویا وہ خدا اور معبود بننے کا مدعی ہے۔ کفر نہین تو اور کیا۔

علاوہ ازین جبکہ وہ انت منّی و انا منک کو خدا کی طرف سے الہام بیان کرتے ہین تو ان کے اس بیان کے سامنے یہ بات کہان درست ہوسکتی ہے کہ کوئی اس سے ان کا اپنا دعویٰ خدائی سمجھے۔ خدائی کے مدعی کو خدا سے الہام کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے یہ دونوں امور باہم یکجا جمع نہین ہو سکتے۔

غرض ان کی تمام تحریرات اور اقوال اور افعال سے کہیں یہ ظاہر نہین کہ وہ خدا یا معبود بننے کا دعوے کرتے ہین۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ کیا ان کے مرید انہین خدا یا معبود مانتے ہین؟ اس کی تصدیق کے لئے ہم حضرة ممدوح کے مرید خداتعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ نہ ہم اون کو خدا اور معبود مانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں ایسی تعلیم دیتے ہین ایسے مدعی کو ہم خدا کا دشمن اور ہزار لعنتون کا مستحق سمجھتے ہین۔

ان تمام واقعات سے بدیہہ طور پر یہ ثابت ہے کہ حضرت میرزا غلام احمدؑ صاحب یعنے شخص اول الذکر معبودیت اور خدائی کے مدعی نہین اس لئے یہ ثابت نہین ہوسکتا کہ وہ معبودون کے مخالف ہین پس اس نشان کے رُو سے وہ کسی طرح دجّال نہین ہو سکتے۔

اب رہا شخص موخر الذکر یعنے یسوع۔ ان کی نسبت ان کا اپنا گروہ اونہیں ⅓ حصہ خدائی کا حصہ دار مانتا ہے اور ان کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا جانتا ہے۔ پس جس شخص کی نسبت یہ ثابت ہو کہ اس کی معبودیت کا سکہ اس کے مُریدوں مین جم گیا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ بات صریح پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہی ایک شخص ہو سکتا ہے (جو بموجب اعتقاد عیسائی صاحبان) جسے معبودیت کی عزة حاصل کرنے اور دوسرے معبودون کو محروم کرنے کے لئے اُن سے مخالفت ہے اور چونکہ سب سے بڑا معبود خدا ہی ہے۔ اس لئے اس نے اس میدان مین فتح پانے کے لئے سب سے بڑے معبود کی عزت کو ہاتھ مارا اور اس کا ایک حصہ آپ چھین لیا اور دوسرا حصہ نے ایک ہمدرد رُوح القدس نامی کی معرفت لے لیا۔ پس ایسا شخص جس کے معبود حقیقی کے ساتھ ایک رنگ مین ہمسری بیان کی جاتی ہے۔ اس کے سوا معبودون کا مخالف کوئی اور نہین ہوسکتا۔ لہذا یہ امر ثابت ہے کہ جناب "قابل مضمون نگار" کے اس نشان پیش کردہ کے موافق بقول اور بایمان عیسائی صاحبان یہی شخص صحیح طور پر دجال کا لقب پانے کا مستحق ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

ہم نہایت افسوس سے اس بات کی داد دیتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" نے دجّال کا ایسا معزز نشان تجویز کیا ہے۔ جس عزت پر ممتاز ہونے کے لئے ان کے اپنے معبود یسوع صاحب ہی مستحق قرار پائے اور ان کی عزت ان کے اپنے گھر مین رہی۔

اس کے بعد دجّال کا دوسرا نشان جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے وضع کیا ہے وہ دعوے خدائی ہے۔ خدائی کے دعوے کے نشان کی رُو سے علیحدہ بحث کی ضرورت نہین پچھلے نشان کے ضمن مین یہ بات ثابت ہوچکی ہے۔ کہ شخص اول الذکر یعنے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کی نسبت دعویٰ خدائی کسی طرح ثابت نہین۔ لہذا وہ اس نشان کے رو سے دجال نہین ہو سکتے۔

دوسرے صاحب یسوع ہین۔ جن کی نسبت ان کی قوم ایمان اور اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ پس جو "قابل مضمون نگار" کے اس دوسرے نشان کے رُو سے بھی یہ صاحب موخر الذکر یعنے یسوع ہی دجال ثابت ہوتے

مین ۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

دوسرے نشان کے بعد تیسرا نشان ۔ جو "مقابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے ۔ وہ معجزات اور عجائبات کا ادعا " ہے ۔ مذہبی اصطلاح مین جو معنے معجزات کے لئے جاتے ہین ۔ وہ عجائبات کے مترادف نہین ہوتے ۔ عجائبات سے ایسی باتین مراد ہوتی ہین ۔ جنہین دیکھنے سے انسان ایک تعجب اور حیرت مین پڑ جائے ۔ جیسے مختلف قسم کے تماشہ گر لوگ عجائب نمائی سے لوگون کو حیران کیا کرتے ہین ۔ عجائبات کا ٹھیٹھ ترجمہ ہمارے ملک مین "تماشہ" ہے اور بیان دونون لفظون معجزات اور عجائبات کو جمع کرنے سے یہی سمجھ آتا ہے کہ "قابل مضمون نگار" نے ان دونون کو ہم معنے لکھا ہے اور معجزات کے مفہوم کو یوروپین لبس مین لیا ہے اور اگر بالفرض ان کی مراد وہی حقیقی معجزات ہین جو ایک مامور خدا کے ہاتھ پر خداتعالے اس کی تائید مین ظاہر فرماتا ہے تو بھی اس کا اعتراض ان معجزات پر نہین ہو سکتا جو اپنے واقعہ ہونے کا بیّن ثبوت اور معتبر شہادت موید رکھتے ہوں ۔ زیر اعتراض وہ معجزات ہو سکتے ہین جن کی نسبت دعوے کیا گیا ہو ۔ لیکن وہ اپنے ظہور اور وقوع کی شہادت اور ثبوت نہ رکھتے ہوں ۔ صرف مدعی اور حامیان مدعی کے منہ کی باتین ہی ہون ۔

اب ہم دیکھتے ہین کہ حضرت میرزا صاحب نے جن معجزات اور نشانات کا اپنے ہاتھ سے ظہور لکھا ہے ۔ وہ ایسے ہین ۔ جن کے سینکڑون گواہان رویت پیش کئے مین ۔ چنانچہ ان کی حقیقت الوحی دیکھنے سے اس کا پتہ بہت اچھی طرح ملیگا ۔

خاص پادریون کے گھر مین بعض نشانات واقعہ ہوئے ہین جیسے پادری عبد اللہ آتھم کا نشان جو پیش گوئی کے شق کے موافق اس جہان سے چلدئے اور پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کا نشان جس مین اس نے حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا تھا اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے الہام پاکر پہلے خبر دیدی تھی ۔ کہ "میری بریت ہوگی" ، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پادری صاحب کا منصوبہ طشت از بام ہوگیا ۔ ایسا ہی لیکھرام کی موت کا نشان جو آریون کے گھر مین ہوا ۔ اور اسی قسم کے ہزارہا نشانات ہین ۔ جن کے واقعہ ہوجانے کے گواہ معتبر اور زندہ موجود ہین اور یہ سب آنکھون سے دیکھنے والے گواہ ہین جو قانون شہادت کے مطابق ضروری امر ہے ۔

پس چونکہ ان کے نشانات شعبدہ بازی اور تماشہ گری نہین اور معجزات ہین اور بدیہۃ الثبوت طور پر واقع ہوئے ہین ۔ اس لئے اس تیسرے نشان پیش کردہ "قابل مضمون نگار" کی رُو سے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب دجال ثابت نہین ہو سکتے ۔

ان کے مقابل دوسرے صاحب یسوع کی عجائب نمائی کے قصّے ایسے ہین جن کا سر ہے نہ پیر ۔ مثلاً شراب ختم ہونے کے موقعہ پر پانی کے مشکوں کو شراب بنا دکھایا ۔ دیوؤں کا نکالنا ۔ بھوتوں اور پریتون کی ۔ اور سوروں مین بہت ڈالکر لوگوں کے سور غرق کر دینا سلئے دور کرنا ۔ شیطان کے پیچھے پیچھے چالیس دن پھرتے رہنا ۔ اور پھر اس سے بھاگ جانا مرگی اور چھوے کے مارے ہوئے لوگون کو چنگا کر دکھانا ۔ پطرس کی ماں کو تپ اتارنے کا تماشہ دکھانا ۔ طوفان کو فرو کر دکھانا ۔ حبس ملث کرنا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ ایسے معجزات بیان کئے جاتے ہین جن کی رویت کا کوئی گواہ نہین پیش کیا گیا ان کا بیان محض عجوبہ نمائی کی طرح کہانیون کی کتاب مین ہے ۔ کوئی جوڈیشل ثبوت موجود نہین کہ یہ باتین واقعہ ہوئی بھی تھین ۔ یہ نرا ادعا ہی ادعا ہے ۔

لہذا "قابل مضمون نگار" صاحب کے تیسرے نشان نے بھی اسی بات پر انصاف کو مجبور کیا ہے کہ وہ شخص ثانی الذکر یعنے یسوع کو ہی اس کا مصداق ٹھہرائے ۔

بے شک "قابل مضمون نگار" صاحب اس امر مین داد پانے کے مستحق ہو سکتے ہین لیکن ہمین افسوس آتا ہے ۔ کہ ان کے گمردہ زمانہ پر ہم کیا آفرین کہیں ۔ ان کو آفرین کہنے والے بہت سارے ان کے اپنے بھائی ہی نکل آوین گے بلکہ ان کی کیمونٹی کو عام طور پر ان کی اس ہمت کی داد دینی چاہیئے ۔ کیونکہ انہون نے ان کے خداوند یسوع مسیح کی ناقص لعنت مین دجال بننے کے ثبوت دے کر لعنت مکمل کر دی ہے تاکہ گنہگارون کی نجات کا رستہ زیادہ آسان ہو جائے ۔ دجالیت بھی چونکہ لعنت ہی کی ایک شق ہے اور ابھی تک عیسائیون کو معلوم نہ ہوئی تھی ۔ انہین اس موجد کا شکرگزار ہونا چاہیئے ۔ بے شک سوائے ان کے مزعومہ ملعون کے اس کے اٹھانے کا حق ہی کسے ہو سکتا ہے ۔ لیکن ہمین بہت رنج اور افسوس آتا ہے کہ یہ لوگ ایسے پاک انسان کو لعنتون کے طوق سے ابھی تک نکلنے نہین دیتے ۔

ہمین اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب تحفہ سرحد بہت خوش ہون گے ۔ کہ ہمنے ان کی درخواست کی تعمیل کر دی ہے ۔

اب ہم اپنے مضمون کی پہلی شق کو یہین ختم کرتے ہین اور اس کے بعد دوسرے شقون کو کسی وقت پورا کرین گے ۔

(باز زندہ صحبت باقی)

جلسہ سالیانہ پر آنے والے احباب خیال رکھین کہ اخیر دسمبر کے ایام مین جہان کہین دو چار آدمی ملکر سفر کرین ریل کے کرایہ مین یہ رعایت ہوتی ہے کہ درجہ سوم کا کرایہ دیکر مسافر درجہ درمیانہ مین سفر کر سکتا اور ایسا ہی کچھ اور رعائتین بھی ہین ۔ آنیوالے احباب اُن سے ضرور فایدہ حاصل کرین ۔ علاوہ ازین اس جلسہ کے واسطے ریلوے کرایہ مین خاص رعائتین (جیسا کہ بعض دیگر قومی جلسون کو حاصل ہین) حاصل کرنے کے واسطے بھی افسران ریلوے کے ساتھ خط وکتابت جاری ہے ۔ جس کے نتیجہ سے بعد فیصلہ احباب کو اطلاع کر دیجائے گی ۔ (انشاء اللہ)

بقایاداران توجہ فرماوین

فضل دین ۲

سنو! میرے اس بیان کی تصدیق کے لئے جو مین نے آپکے طرز استدلال کو مدنظر رکھ کر آپ کی بیان کردہ پیشگوئیون پر آپ کے دعوے نبوت کا مدعی ہونا ثابت کیا ہے۔ ایک تائیدی شہادت آپکے رسالہ ہذا کے صفحہ ۲ سے جہان آپ لکھتے ہین (کہ جھوٹے ملہمون کی پیشگویان سچی نہین ہوا کرتین۔ جس کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو اپنے ظن باطل مین بوجہ اس کے کہ آپکے گمان مین بعض اخبار غیبیہ اس طریق پر پوری نہین ہوئین جس کو آپ سمجھے ہوئے تھے۔ سچا ملہم تسلیم نہین کرتے) یون پیدا ہوسکتی ہے۔ چونکہ اخبار غیبیہ کا سچا ہونا سچے نبیون کی علامت ہے جس کا بیان استثنا باب ۱۸ آیت ۲۱ مین ہے اور آپ کو مسلم ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی آپ کے نزدیک یہی اصول مستنبط ہوتا ہے۔ اور آپ کی یہ مذکورہ بالا پیشگوئیان جو آپ نے قبل از وقت انبیاء علیہم السلام کی طرح شائع کی تھین۔ پوری ہوگئی ہین۔ جن کے پورا ہونے کا ذکر جناب نے اسی رسالہ مین فرمایا ہے۔ پس آپ اس مسلم اور محکم اصول کے لحاظ سے ضرور سچے نبی ہین۔ اور کوئی وجہ نہین۔ کہ آپ ایک دلیل (اخبار غیبیہ کا پورا ہونا) اور مدعیون کے لئے تو مثبت دعوے نبوت صادقہ سمجھتے ہون اپنے لیے اسی دلیل کو یعنے اخبار غیبیہ جو آپ نے قبل از وقت شائع کی تھین اور آپ کے خیال میں پوری بھی ہوگئی ہین۔ اپنی نبوت کے لئے دلیل قرار نہ دین۔ آپ کے خیال مین اثبات نبوت کی یہ ایک ایسی قوی دلیل ہے۔ کہ جس کی صداقت پر آپ کو ذرا شبہ نہین ایک مدعی صادق کی تکذیب کا دار و مدار اسی دلیل پر آپنے رکھا ہے۔

ہمارا چالباز حریف شاید عوام کے سامنے اس دلیل پر یہ جھوٹا شبہ کرکے کہ مین نے یہ اصول (پیشگویون کا پورا ہونا) ملہمون کے واسطے پیش کیا ہے نبیوں کو اس دلیل سے کوئی تعلق نہین لہذا اس سے میری نبوت پر استدلال کرنا صحیح نہین۔ سو اس کے اس مغالطہ کو دور کرنے کے لئے ناظرین خوب یاد رکھین۔ کہ اس کے نزدیک ملہم اور نبی مین کوئی فرق نہین۔ بلکہ نبی اور ملہم کا ایک ہی مفہوم بیان کرتا ہے۔

(الہامی کتاب صفحہ ۲ و ۳)

سلہ مین ان لوگوں پر تعجب کرتا ہون کہ جو ختم نبوت کے قائل ہین۔ اور پھر ان تمام احادیث کا انکار نہین کرتے۔ جن مین حضرت نبی کریم سے بکثرت مروی ہے۔ کہ مسلمان کا رویا نبوت کا چالیسوان حصہ ہے اگر نبوت کے تمام دروازے قیامت تک بند ہین۔ تو پھر یہ دروازہ کیون بند نہین

یا وہ گو مولف یہ بیہودہ عذر (عذر نامعقول ثابت مے کند الزام را) پیش کرکے لوگون کے نزدیک اس الزام (دعوے نبوت جو اس کی مولفات سے مترشح ہوتا ہے) سے اپنے برارت کرسکتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ مین نے صرف ہنسی اور تمسخر سے ایسا فعل قبیح کیا ہے۔ جس کی تہ مین کچھ بھی سچائی نہین۔ مگر اس کے اس اقرار سے کہ مین نے یہ ایک اوباشانہ چال چلی ہے۔ پتہ لگ سکتا ہے کہ علم و فضل سے کس قدر نمبر اول اور شرافت سے گرے ہوئے تمسخر آمیز سوقیانہ کلمات استعمال کرنے کا عادی ہے۔ علاوہ برین اس قسم کے استہزا سے انبیاء علیہم السلام اور ان کی پیشگویون کی جو حقارت متصور ہوسکتی ہے۔ وہ اہل اسلام سمجھ سکتے ہین۔ ایسے امور عظام کے متعلق حقارت آمیز استہزا کرنیوالا انسان کس مذہب و ملت کا ہوگا۔ اس کا جواب ہمارے ناظرین دے سکتے ہین اس قسم کے معتقدات ہین جن کی وجہ سے علماء نے اس پر کفر کے فتوے لگائے اور اس کے خاص اساتذہ مین سے بعض نے اس کی کتابون کی نسبت یون فتوے دیا کہ ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے اور یہ جلا دینے کے قابل ہین۔ اور محمد حسین بٹالوی نے اس کے اعتقادات کو ملاحدہ اور معتزلہ اور باطنیہ کے خیالات کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

سلہ اشعار ذیل کا شعرا کی کلام سے اقتباس کرکے موقعہ بیموقعہ اپنے مولفہ رسائل مین اس علم و فضل کے ادعائے کے ساتھ درج فرمانا آپ کی شرافت اور نجابت پر کافی دلیل ہے۔ جناب (ثناء اللہ صاحب امرت سری) کی ہر ایک تصنیف ہر ایک تحریر مین خواہ شرفاء کے مجمعون مین ہو یا علماء کے مقابلہ مین ہو اس قسم کے گندے مضامین کے سینکڑون اشعار کا بتکرار استعمال آپ کی عادت مین ہے۔ جس سے آپ کی فطری مذاق اور طبعی میلان کا پتہ لگتا ہے۔ مزید برآں اس غیر معقول طریق پر جو آپ نے صغرسنی مین کسی شاعر مذاق کے زیر تربیت رہ کر حاصل کیا ہے۔ آپ کو ناز ہے۔

ایک آریہ جس کو آپ کے اس ناپسندیدہ طریق سے نفرت تھی اور اُس نے کئی مرتبہ اس عادت کا شکوہ بھی کیا ہے۔ مخاطب کرکے اخبار اہلحدیث ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین فخراً تحریر فرماتے ہین (شکر ہے پنڈت جی نے میری اثر صحبت سے اس مضمون مین دو تین شعر بھی لکھے ہین اس لئے مناسب ہے۔ کہ مین بھی اُن کی خاطر اُسی وزن مین دو تین ان کو سناؤن۔ اشعار کے مضامین پر پیارے ناظرین توجہ فرماوین۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیان ✻ بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہین

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ✻ مصلحت را تہمتے برآہوئے چین بستہ اند

(بقیہ حاشیہ)

ہم بھی ہین سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو ٭ آج دیکھین کاٹ تیری ابروئے خمدار کی

٭

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن ٭ ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیاد

٭

بُت کرتے ہیں آرزو خدائی کی ٭ شان ہے تیری کبریائی کی

٭

تمہین تقصیر اس بُت کی جو ہے یہ خطا لگتی ٭ ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

٭

کیونکہ مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرین گے ٭ کیا وعدہ اونہین کرکے اونہین کرنا نہین آتا

٭

مجھ سا مشتاق جہان مین کہین پاؤگی ٭ گرچہ ڈھونڈوگی چراغ رُخ زیبا لیکر

٭

خوب کیئے لاکھون ستم اس پیار مین بھی اپنے ہمپر
خدانخواستہ گر خشم گین ہوتے تو کیا کرتے

٭

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ٭ وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

زاہد نداشت تاب وصال پری رُخان ٭ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت
(الہامات)

دوسرا رسالہ حق پر کاش مؤلفہ امرت سری مُلّان ملاحظہ ہو جس مین یہ شعر لکھے ہین۔

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی ٭ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

٭

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا ٭ بتون سے ہم نہ پھرین ہم سے گو خدا پھر جا

٭

نازک خیالیان میری توڑین عدو کا دل ٭ مین وہ بلا ہون شیشہ سے پتھر کو توڑ دون

٭

ہے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا ٭ ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

٭

دیکھو اُس چشم کی شوخی ٭ جب کسی پارسا سے لڑتی ہے

٭

ہائے یہ زلف سیاہ ڈس گئی ناگن بن کے

٭

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت ٭ خود سوئے ما نہ دید و حیا را بہانہ ساخت

٭

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے ٭ انہین زلفون کے سب اسیر ہوئے

٭

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھین تو ٭ یار ہو سامنے دیکھے نہ ادھر دیکھین تو
دیدہ ... ٭ باز ارخویش و آتش ما تیز مے کنی

وصیّت ۸۵

مین مسمّی احمد نور ولد اللہ نور قوم افغان ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰- اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کر دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیّت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون۔

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ للعہ کا مال میری دوکان مین میرا حصہ ہے اور ایک مکان ہے۔ جس کے نصف کا مین مالک ہون اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ساتوین حصّے کے متعلق یہ وصیّت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جایداد کا یہ حصّہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور اختیار رہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیّہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیّت کردہ جایداد سے مفاد اُٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیّت کردہ جایداد کی مالک متصوّر ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیّت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد وصیّت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد (مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ) پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوا جائیداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو

ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا -

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے اور اگر مین احمدی جماعت مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی - دارالامان قادیان مین پہنچا دے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون - ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے - ہرگز نہیں - ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے ہین کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہون - کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میاں نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہون گا - یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہون گا - فقط

العبد

احمد نور ولد اللہ نور ساکن قادیان قوم سید افغان

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۲۱ - نومبر ۱۹۰۶ء	۱۲۴۷	عبد المجید صاحب	۶/۱۲
۲۲ " "	۱۳۱۳	مالک الشمس دراس صاحب	۱/
۲۲ " "	۷۸۹	غلام شاہ صاحب	۶/۱۲
۲۳ " "	۱۲۴۱	عبد اللہ صاحب	۶/۱۲
۲۳ " "	۱۲۸۴	عابد حسین صاحب	۱/
۲۴ " "	۱۳۰۸	محمد افضل صاحب	۱/
۲۴ " "	۱۲۸۹	فضل کریم صاحب	۱/
۲۵ " "	۱۳۱۸	مولا داد صاحب	۱/
۲۵ " "	-	سید کرم حسین صاحب	عہ/
" " "	۵۶۴	محمد برکت علی صاحب	۶/۱۲
" " "	۳۵۴	ہدایت اللہ صاحب	۱/
" " "	۹۱۸	بابو خان صاحب	۴/
" " "	۹۳۰	عمر الدین صاحب	۱/
" " "	۱۳۵۱	محمد شریف صاحب	۵/

وی پی آتے ہین جن صاحبان کیطرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہین ہوئی ان کی خدمت مین اخبار بدر بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے ایسے صاحبان کے نام علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے ہین چونکہ اب سال کا اختتام ہے اس واسطے جو صاحبان اب تک بھی قیمت ادا نہ فرماوین گے ان کا اخبار مجبوراً بند کرنا پڑیگا۔

براہین احمدیہ اور
درثمین کی رعایتی
قیمت کی آخری تاریخ ۳۰ شوال ۱۳۲۴ھ
مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء
قیمت براہین احمدیہ ۵۶۲ صفحہ اصل قیمت ۲۵ عہ میں
رعایتی قیمت ۱۲ عہ جلد کی قیمت ۱۲
زاید ہے، درثمین کی اصل قیمت ۱۲ رعایتی قیمت ۶
کتب ۲ زاید ہے ۱۸ دسمبر کے
بعد اصلی قیمت لگائی جاویگی

م بعد شکایت منظور ہوین نیز یہ بھی یاد رہے کہ مابعد قیمت بابت سنہ مبلغ سے ہر ہے اور اسکی قیمت بابت سنہ لغایت العمر ہوگی۔

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی ۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماویں اول مفت منگائیے ۔ دیکھئے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے جالا پھولا ۔ دھند غبار خارش ۔ پڑوال ۔ آنکھوں سے پانی بہنا ۔ نزول الما ر وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں ۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیے صرف ۸ فی تولہ

سنون دندان ۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے مدگا یا وہ حظ اوٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس سمجھئے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا اتفاقیہ یں ۔ کہلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھوٹنے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت فی ڈبیہ

بکس محافظ نسل ۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے نا امید مریضوں کو در مقصد پہونچا دیا ہے ۔ [illegible] ممالک سے مہربان [illegible] کی ایک ہفتہ استعمال سے بچا یا ہے اب نالہ فرزندوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی معجزہ دگی ہے ما یوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی ۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ہے اگر صحت میں کسی قدر کمی ہووے تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکھتا رہے ۔

نوٹ ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں ۔

المشتہر ۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری نجب گڑھ ضلع دہلی ۔

خط و کتابت ۔ کے وقت تمام خریداران کو چاہیئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے ۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو ۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا ۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بنلاتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے ۔ نور الدین

کارخانہ دوائے مبد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا ۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے ۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ ۔ ضلع شاہ پور پنجاب ۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارا روزنیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں منیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول ہوتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ روپیہ پیشگی آنے پر جاری کیا جاتا ہے ۔ درخواستوں کا پتہ ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت بلکہ ٹکٹ بھی کارخانہ جات کی طرف سے رسالہ گوہر نادر (۱) دنیا بھر میں نایاب کتاب نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجے ہر قدر آپ اور آپکے دوستوں کے لئے ضرورت ہو پتہ ذیل سے مفت ملیں گے ۔ جنرل منیجر کارخانہ [illegible] ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے ۔ دو بیل بچھنا معہ ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ عہ اور درجہ دوم مبلغ سے مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے ۔ بیلنے کی ویلنے ملے بھی تیار ہیں ۔

مستری لال مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

قیمت پیشگی ے
مابعد للعہ

نمبر ۵۰

سر اینجہان منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ا . ل | مہدی آخر زمان

۲۶ - شوال ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - دسمبر ۱۹۰۶ء

سلسلہ الجدید جلد ۲ | سلسلہ القدیم جلد

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ سنہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی غربا سے جنکی آمد ماہوار ـ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت بعد للعہ

فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گان سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ..... عہ افریقہ ..... للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہیگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہونکی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانونکو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے ہوئے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ - ۲ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہونکا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین +

کاتبہ محمد حسین احمدی

نمبر ۵۰ | ۲۶ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

فہرست مضامین

ڈائری

القول الطیب

۲۹ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ ایک درویش حضرت صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا ۔ اس نے ذکر کیا کہ پہلے مین بہت وظائف پڑھتا تھا اور مجھ پر فتوحات کا دروازہ کھلا تھا آمد ہوتی تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت جاتی رہی اب باوجود بہت وظائف پڑھنے کے کچھ نہین آتا کوئی ایسا طریق تبلائین کہ پھر وہ بات شروع ہو جاوے حضرت نے فرمایا فتوحات وغیرہ مقاصد کو مدنظر رکھنا ہماری شریعت کے نزدیک شرک ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے ۔ اس مین کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیت رکھو ۔ عمل صالح وہ ہے جس مین کوئی فساد نہ ہو اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہیے اور کچھ دنیا کا بننا چاہیے ۔ تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہیئے ۔ خدا ایسے آدمیون کو پسند نہین کرتا ۔ عمل صالح وہ ہے جو محض خدا کیواسطے ہو پھر خداتعالےٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گذارے کی صورتین خود بخود ظاہر ہو جاتی ہین ۔ مگر یہ خداتعالےٰ کا فضل ہے انسان کے واسطے مناسب نہین کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتون کا خیال دل مین لائے ۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانون پر ہے ۔ دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے ۔ تو اس مین بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو اصلی محبت کا نمونہ دنیا کے اندر ماں کی محبت مین قایم ہے کہ وہ اپنے بچے کو کسی غرض کے واسطے محبت نہین کرتی بلکہ وہ محبت طبعی ہوتی ہے اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تو اپنے بچے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑدے مرے یا زندہ رہے کوئی باز پرس تجھ سے نہین ہوگی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہوگی کہ یہ میرے بچے کے حق مین موت کا کلمہ موںہہ سے نکالتا ہے اور محبت کا جوش دو طرفہ ہوتا ہے بچہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہین کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت مین ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اسی سے انس پکڑتا ہے ۔ دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے جب بچہ نادان ہوکر ماں کی محبت کے عوض مین محبت کرتا ہے تو خدا ایک بچے سے بھی گیا گذرا ہے کہ وہ تمہاری محبت کا عوض تم کو نہ دیگا وہ ضرور محبت کرنے والون کے ساتھ محبت کرتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب انسان نرم رفتار سے خدا کی طرف چلتا ہے تو خدا دوڑکر اس کی طرف آتا ہے جب انسان کا دل خالص ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کچھ چیز نہین وہ تو خود بخود خدمت کرنے کے واسطے تیار ہو جاتی ہے لیکن وظائف کے ساتھ خواہش کرنا کہ دنیا مل جاوے ۔ یہ ایک بت پرستی ہے اور اس سے سالک کو سخت پرہیز درکار ہے ۔ جب خدا مل جاوے تو پھر دنیا کچھ شے نہین ۔ جو لوگ دنیا کے پیچھے پڑتے ہین ۔ دنیا ان سے بھاگتی ہے اور جو دنیا کو چھوڑتے ہین ۔ دنیا خود بخود ان کے پیچھے آتی ہے

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر وعافیت ہین ۔ آپ ایک ضروری مضمون کے لکھنے مین مصروف ہین جو کہ حقیقۃ الوحی کے ساتھ لگایا جاویگا ۔ کتاب مذکور کی اشاعت تاحال نہین ہوئی حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ گذشتہ مین مسجد مبارک مین خطبہ جمعہ پڑہا جس مین مولویصاحب موصوف نے ایک نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت مسیح موعود کے ہند مین آنے کے متعلق ایک پیش گوئی قران شریف مین سے دکھائی اس خطبہ کا اقتباس کسی آیندہ اشیو مین انشاءاللہ کیا جاویگا ۔

اس ہفتہ مین بابو علی گوہر صاحب میرٹھ سے بابو محمد صاحب لودہانہ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

معذرت

چونکہ اخبار کے واسطے جو کاغذ خرید کیا گیا تھا وہ ختم ہوچکا ہے اور بہ سبب کمی فنڈ کے جو سال کے آخر مین عموماً ہو جایا کرتی ہے نیا کاغذ خریدا نہین جا سکا اس واسطے یہ اخبار معمولی کاغذ پر چھپا ہے جو اتفاقاً دفتر مین موجود تھا اور غالباً اگلے دو اخبار بھی اسی کاغذ پر نکلین گے کیونکہ تاحال کاغذ نہین آیا لیکن بہر حال شروع سال ۱۹۰۷ء سے وہی عمدہ کاغذ اخبار کو لگایا جاویگا

اگلا پرچہ دیر سے نکلیگا

چونکہ اگلے اخبار مین ایک ہی مسلسل مضمون درج کیا گیا ہے جو کہ بہ سبب طویل ہونے کے اخبار کے معمولی صفون پر نہین آسکتا ۔ اس واسطے ۲۰ دسمبر کا اخبار بجائے ۱۶ صفون کے ۲۰ ۔ یا ۲۴ صفون پر شائع ہوگا ۔ اور اس وجہ سے اخبار کے شائع ہونے مین دیر ہوگی کیونکہ وہ پرچہ حسب معمول جمعرات کے دن ڈاک مین ڈالا نہ جا سکے گا ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ایک ہندی رسالہ

سرتی نام ایک معزز رسالہ ہندی زبان میں انڈین پریس الٰہ آباد سے نکلتا ہے۔ اس کے اکتوبر نمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک آرٹیکل ہندو اہل قلم سے چھپا ہے۔ جس کا ترجمہ خصوصیت سے میں پیغام کے ناظرین کے لئے چھاپنا مناسب سمجھتا ہوں۔ سرتی نے فی الحقیقت بڑی عالی ظرفی اور فراخ دلی سے کام لیا ہے کہ اس نے حضرت اقدس کے متعلق مضمون کو چھاپ دیا ہے اور اس کے لکھنے والے نے جو ہندو ہے نہایت بے تعصبی سے اصل واقعات کو پیش کیا ہے جس کے لئے ہم حق پسندوں کی طرف سے ان کا شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ سرتی کا یہ آرٹیکل بہت لوگوں کے لئے مفید اور موثر ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی

ہندو دھرم پر چلنے والوں کا وشواس (یقین) ہے کہ سخت کلیگ (زمانہ اعوج) کے آنے پر بشن بھگوان کلکی اوتار لے کر سنسار (دنیا) کو سیدھے راستہ پر چلانے کے واسطے آئیں گے۔

پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے قادیان نام گاؤں کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب یقین دلاتے ہیں۔ کہ دھرم پستکوں (مذہبی کتابوں) میں جیسا کہ اوتار کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کے انوسار (موافق) وہ اس دنیا میں پرگٹ ہوئے ہیں جو لوگ ان کی سکھشا (تعلیم) پر چلیں گے وہ ابدی بہشت حاصل کریں گے۔ اسی طرح پر عیسائیوں کا جو اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح پھر آویں گے۔ [illegible] آنے کی بات [illegible] نہ دیکھیں۔ حضرت ہی کو مسیح سمجھ کر ان پر وشواس (یقین) لاویں

سب سے زیادہ زور ان کا مسلمانوں پر ہے

مرزا صاحب یقین دلاتے ہیں کہ جو لوگ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو جاننا چاہیئے۔ کہ جس مہدی کی دنیا میں آنے کی پیشگوئی قرآن میں کی گئی ہے اور جو شرطیں کی گئی تھیں ان سب باتوں کو انہوں نے پورا کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا ۱۸۸۱ء میں ان کو پرمیشر نے اپنا ابھپرائے (منشاء) ظاہر کرنے کے لئے چنا۔ الہام میں ان کو خبر دی گئی کہ ان کے پاس اچھے لوگ چاروں طرف سے آئینگے۔ (یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر) مرزا صاحب ان کے لئے سامان کریں ان کی بہتایت سے گھبراویں نہیں۔ (ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس والی پیشگوئی کا اشارہ ہے ایڈیٹر) ۱۸۸۹ء میں مرید بنانے کی ریت چلی اور احمدیہ جماعت کا سلسلہ آرمبھ (شروع) ہوا۔ ۱۸۹۱ء میں عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے (اعلان دیا گیا۔ اس کا بڑا اختلاف ہوا۔ ان کی دیکھا دیکھی سیالکوٹ کے چراغدین نامی ایک مسلمان نے بھی عیسیٰ ہونے کا دعوےٰ کیا جس کے لئے مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی کہ وہ بہت بُری طرح مارا جاوے گا۔ جس کے موافق اس کی موت پلیگ سے ہوئی۔

(یہ واقعہ تو بالکل صحیح ہے لیکن بخیال اصلاح و توضیح اس پر اتنا مستزاد کرنا ضروری ہے کہ چراغدین جموں کا رہنے والا تھا اس کے لئے حضرت اقدس نے پیشگوئی میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوگا چنانچہ جب اس نے مخالفت کا علم بلند کیا اور حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں بے باکی سے قلم اٹھایا بلکہ حضرت اقدس کی ہلاکت کے لئے دُعا مانگی اور مباہلہ کیا کہ کاذب کو خدا طاعون سے ہلاک کرے وہ اپنے خیال اور یقین سے حضرت اقدس کو معاذ اللہ کاذب سمجھتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے جلال کے لئے یہ کرشمہ دکھایا کہ خود اس کو ہلاک کیا جس سے ثابت ہوگیا کہ وہ کاذب تھا اور حضرت اقدس [illegible] سلامت رہے جب تھا [illegible] [illegible] [illegible] نہایت سختی سے [illegible] کی سچائی پر مہر کر گیا۔ ایڈیٹر)

میں بھی قرآن میں لکھا ہے کہ جب مہدی آوینگا تب چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں گرہن ہوگا۔ (مہدی مسعود کا یہ نشان قرآن کریم میں اشارۃ النص کے طور پر آیا ہے اور حدیث صحیح میں کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر)

چنانچہ ۱۳۱۱ھ کے رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

امرتسر کے ایک پادری نے حضرت کی نندا کی (حضرت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ایڈیٹر) ۱۵ مہینے کے اندر اس کے مرجانے کی پیشگوئی کی گئی۔ مگر پادری نے اپنے کرتوت (فعل) پر اپنے ہردے (دل) میں بڑی پچھتاپ (توبہ) کی اس سبب سے وہ موت کے پنجہ سے بچ گیا مگر جب عیسائیوں نے قسم کھلا کر اس سے یہ بات پوچھی تو اس نے پچھتاپ کرنے سے انکار کیا۔ (اصل بات یہ ہے کہ آتھم عیسائی نے پندرہ مہینے کے اندر پیشگوئی کے مطابق رجوع الی الحق کی شرط سے فایدہ اوٹھایا۔ لیکن جب اس حق کو اس نے چھپایا اور باوجودیکہ اس کو قسم کھانے کے لئے حضرت اقدس نے بلایا اور چار ہزار روپیہ انعام بھی دینا چاہا کہ اگر وہ یہ قسم کھالے کہ میں نے اس پیشگوئی سے ڈر کر رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور ایک سال کے اندر فوت ہو جاوے گا اور اگر فوت ہو تو چار ہزار روپیہ انعام لے مگر وہ قسم کے لئے نہ آیا اور یوں حق پوشی کے جرم کا مرتکب ہوا تب خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسے ہلاک کردیا ایڈیٹر) اور جلدی ہی مرگیا۔

پلیگ (طاعون) کا اس ملک میں آنا سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ یہ ۱۸۸۰ء کی بات ہے اور اس کا (طاعون کا) عالمگیر ہونا ان کو ۱۸۹۸ء میں معلوم ہوا۔

پنجاب آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام کا مارا جانا کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پنڈت جی مرزا صاحب سے بات چیت (مباحثہ) کرنے کے لئے خود قادیان گئے تھے وہیں ان کی موت کا وقت ان کو بتایا گیا (اصل یہ ہے کہ قادیان میں آکر انہوں نے حضرت اقدس سے نشان مانگا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے اس کی تحریری اجازت لے کر اس کے متعلق وہ پیشگوئی شائع کی جس میں اس کی موت [illegible] موت اور وقت موت سب کچھ بتا دیا گیا تھا ایڈیٹر) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] احمدیہ میں [illegible]

دیانند سرسوتی کی موت کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا وہ بھی ٹھیک نکلا ان سب نشانات کو دیکھ کر ان کے مسلمان ان پر ایمان لائے ہیں۔ آجکل ان کے سماج (سلسلہ) میں تین لاکھ آدمی ہیں۔ وہ افغانستان۔ افریقہ۔ عرب۔ ایران۔ آسٹریلیا۔ سٹریٹ سٹلیمنٹ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی سوانح عمری اپنے آپ لکھی ہے اور اپنے پرکھون (اجداد) کا برتانت (حال) کہتے ہوئے ان کو قندھار کا مغل بتایا ہے۔ ہندوستان میں آ کر انہوں نے اسلام پور نام گاؤں بسایا جس کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا یہ جگہ لاہور سے ۵۰ کوس کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی گاؤں کا نام قادیان ہوگیا ہے۔ مغل لوگ اسرائیلی خاندان کے ہیں اور اسی نسل میں عیسے کا ہونا بتایا جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے تحقیق کیا ہے کہ کشمیری اور افغان قدیم اسرائیلی خاندان کے لوگ ہیں۔ مرزا صاحب کا جنم سنہ ۱۸۳۹ء میں ہوا تھا۔ اس سمہ ان کا خاندان بہت غریب ہوگیا تھا۔ سکھوں نے ان کی بہت سی پرانی جائیداد برباد کر ڈالی تھی۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے ان کے پتا (والد صاحب) کو بڑے مقدمے لڑنے پڑے ان کے جنم سے ان کے سابق خاندان کا خاتمہ ہوا پرماتما نے ان کو کہدیا تھا کہ اب اس خاندان کا نئے سرے سے نام ہوگا۔ اور ایسی عزت بڑھیگی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت لینگے ... میں انہوں نے اچھے اچھے مولویوں سے فارسی اور ... ہی۔ باپ سے انہوں نے حکمت پڑھی بڑے ہو کر زمینداری کے کاروبار میں پتا کو سہارا دیا اور پتا کی اجازت سے کچھ دن انگریزی سرکار کی نوکری بھی کی انہیں دنوں آپ کو یہ معلوم ہوا کہ نوکری پیشہ لوگ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کیونکہ ...

... ان کی تمام دلی خواہشیں حرام یا حلال مال حاصل کرنے ہی تک محدود ہیں۔ بہتیرے تکبر اور بدچلنی۔ دین کی لاپرواہی اور طرح طرح کے اخلاق رزیلہ میں شیطان کے بھائی ہیں۔ اس لئے نوکری چھوڑ کر آپ پھر زمینداری کے کام میں لگے مگر اپنا بہت سا وقت قرآن شریف کے پڑھنے میں صرف کرتے تھے۔ انہیں دنوں ان کے پتا نے ایک ... خواب دیکھا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ... بادشاہ (شان و شوکت) سے آئے ہیں پتا نے آپ کو نذر دینے کے لئے ایک روپیہ نکالا۔ مگر وہ کھوٹا نکلا۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ دنیا داری کے ساتھ خدا اور رسول کی محبت کھوٹے روپیہ کی سی ہے۔ ان کو پتا نے اپنی عمر قصے لڑنے جھگڑنے میں کاٹی تھی اس سے ان کو اپنے جیون کا بیارتھ (ضائع) جانا بہت افسوس اور فکر کا باعث ہوگیا۔ اسی بچار سے انہوں نے ایک مسجد بنوائی اور یونہی وہ پوری ہوئی تو بہی ان کا دیہانت (انتقال) ہوگیا اسی مسجد میں ان کی اچھیا انوسار (مرضی کے موافق) بتائی ہوئی جگہ پر ان کی قبر بنائی گئی۔ پتا کے مرنے کے دن ہی حضرت کو پہلا الہام ہوا جس کا ارتھ یہ تھا کہ آج سورج است (غروب آفتاب) پیچھے پتا کا انتقال ہوگا۔ اور ویسا ہی ہوا جب انہیں دنیا کے آدمیوں کی طرح پتا کے مرجانے کا سوچ ہوا تب دوسرا الہام ہوا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ کیا ایک پرانی کے لئے پرمیشر کافی نہیں ہے۔ اس الہام سے ایسی تسلی ہوئی کہ بیان نہیں کی جاتی یہ الہام ایک نگینہ پر کھدوا کر اس کی ایک انگشتری انہوں نے بنوالی۔ مرزا صاحب ابتدا ہی سے پرماتما کے بڑے بھگت ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ ان سے ایشور کی بھی بڑی محبت ہے۔ ایک مرتبہ انہیں خواب میں ایک مہاتما نے ایدیش دیا کہ پیغمبر لوگوں کو روزے رکھنا بڑی ضروری بات ہے مرزا صاحب نے اس کے موافق روزوں کا رکھنا شروع کیا مگر دکھاوٹ کے لئے نہیں ان کا قاعدہ تھا کہ گھر سے کھانا منگوا کر چپ چاپ کسی اناتھ (یتیم) کو دیدیتے رات کو ایک بار کھانا کھاتے تھے اس کو بھی آپ نے گھٹانا شروع کر دیا اور یہاں تک نوبت پوہنچی کہ چند تولے روٹی کھاتے تھے اس پر بھی انہیں کچھ کشٹ (تکلیف) نہیں ہوا۔ ان کے آتمک (روحانی) بچار بہت بڑھ گئے اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار انہیں جاگتے ہوئے دکھائی دیا۔ اس روپ کا برن کرنا کٹھن ہے کیونکہ دنیا کی آنکھ سے یہ دور ہے نو دس مہینے اسی طرح گذرے۔ اس کا پھل انہیں یہ ملا کہ بھوک پیاس بس (قابو) میں ہوگئی۔ ایک موٹا پہلوان بھی ان کے برابر بھوکا نہیں رہ سکتا تیرہویں صدی گذرنے پر جب چودہویں صدی لگی تب یہ عجیب واقعہ مرزا صاحب کو ملا (یعنے یہ الہام ہوا۔ ایڈیٹر) کہ الیشور ہی نے تجھے قرآن سکھلایا ہے اور اس کا مول تتو (صحیح مطلب) تجھ پر کھولدیا ہے یہ اس لئے ہوا کہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جو پشت در پشت سے غفلت اور غلطیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

اس سے وہ راہ راست پر آجائینگے ان کو کہدے کہ میں پرمیشر کی طرف سے لوگوں کی طرف مقرر کیا گیا ہوں۔

یہ بچن براہین احمدیہ نام پستک (کتاب) میں چھاپا گیا ۱۸ برس ہوئے جب (اب تو پچیس سے زیادہ ہوئے ایڈیٹر) مرزا صاحب نے اس کتاب کو شائع کیا تھا۔

ان کے سلسلے میں سیدھے سادھے بھولے مسلمان ہی نہیں بلکہ کتنے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار۔ اسسٹنٹ سرجن ہاسپٹل اسسٹنٹ وغیرہ اور کئی رئیس۔ جاگیردار۔ علاقہ دار اور نوابوں کی اولاد ہیں۔ اور کتنے ہی منش (انسان) جو پہلے بر... چال چلن تھے ان کے ایدیش (نصیحت) سے نیک بن گئے ہیں مرزا صاحب انگریزی سرکار کے بڑے خیرخواہ ہیں۔ مسلمانوں میں کافروں کے مارنے کے لئے جو جہاد کرنے کی بات ہے اس کا یہ کھنڈن (رد) کرتے ہیں۔ اپنے پیغمبر ہونے کے رشتہ میں کہتے ہیں۔

خدا میرے پر تجلی فرما ہوا۔ اس نے مجھ سے باتیں کیں مجھے اس نے کہا کہ تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہدے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ ... ...

... دعائیں قبول ہوتی ہیں پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ ان باتوں میں کوئی تیرا مقابلہ نہیں کرسکتا یہ نشان مجھے اس لئے دئے گئے جس سے میں اس سچے خدا کی طرف لوگوں کو کھینچوں۔ جس کی طرف ایک دن ہر ایک کو جانا ہے۔ آجکل جو بار بار زلزلے آ رہے ہیں۔ ان کا آنا بھی مرزا صاحب نے بہت پہلے سے کہا ہے ان کو پرمیشر سے جو کچھ ملتا ہے انہیں یہ اپنے اخباروں میں چھپوا دیتے ہیں۔ قادیان سے بدر الحکم دنیا کے مذاہب پر نظر اردو میں اور انگریزی میں ریویو آف ریلیجنز چار اخبار نکلتے ہیں۔ (ایڈیٹر اب تو سات ہیں)

• حضرت نے ابھی حال میں ایک تجویز یہ نکالی ہے کہ قادیان میں ایک جگہ ایسی بنائی جاوے جہاں دھارمک (صلحا) لوگ مرنے کے بعد دفن ہوں اوس کا نام

بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے۔

مرنے کے بعد یہاں دفن ہونے کی خواہش کرنے والوں کو اپنی جائیداد کا دسواں حصہ سرکار میں مقبرہ کے نام لکھوا دینا چاہیئے۔ (اصل یہ ہے کہ یہ حصہ مقبرہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ اشاعت اسلام اس کی غرض ہے۔ ایڈیٹر) غریب احباب مفت جگہ پائیں گے آجکل قادیان میں حضرت کے درشن کو بہت سے یاتری جاتے ہیں ان کے لئے ایک لنگرخانہ کھولا ہوا ہے جہاں سب کو بھوجن ملتا ہے۔ مرزا صاحب کی تصویر امریکہ تک کے اخبارون میں چھپ چکی ہے میں آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا بہت دھنیا واد (شکریہ) ادا کرتا ہوں۔ آپ ہی سے میں نے پہلے پہل حضرت کا نام سنا تھا۔ تب سے میں برابر حضرت مرزا صاحب کی بانیوں (تقریروں) کو بڑی محبت سے پڑھا کرتا ہوں۔

(دھن ر لال)

اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان

انجمن تشحیذ الاذہان جو کہ سنہ ۱۹۰۶ء کے شروع میں بمشورہ حضرت مسیح موعود بدیں غرض قائم کی گئی ہے کہ نوجوانان سلسلہ احمدیہ تقریر و تحریر میں حاصل کریں اور اس قابل ہوں کہ دشمنان اہل اسلام اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا بوقت ضرورت اچھی طرح سے دندان شکن جواب دے سکیں اس انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ (سالانہ جلسہ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا غرض کے پیدا کرنے کے لئے اس انجمن کے وقتاً فوقتاً جلسے ہوا کریں گے) تعطیلات دسمبر میں بتاریخ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوگا اور اس جلسہ میں علاوہ ممبران انجمن ہذا کے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ بیرونجات کے احمدی نوجوانوں کی کمیٹیوں کی طرف سے ڈیلیگیٹس بھی آئیں گے اور یہ اشتہار بدیں غرض شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر احمدی نوجوانوں کی ایسی کمیٹیاں ہوں جن کے اغراض مندرجہ بالا اغراض سے مطابقت رکھتے ہوں اور وہ کمیٹیاں ہمارے علم میں نہ ہوں تو ان کو چاہیئے کہ مہربانی فرما کر جلسہ ہذا کے لئے اپنی طرف سے ڈیلیگیٹس مقرر فرمائیں اور ان کی اطلاع ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۶ء تک سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کو کر دیں اور ایسے ڈیلیگیٹس کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء تک پہنچ جاویں۔

اور دوسرے یہ اشتہار اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ تمام ممبران سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اس وقت قادیان میں موجود ہوں۔ اس جلسہ میں تشریف لاویں اور مجلس ہذا کو ممنون احسان بنائیں۔ اس جلسہ کا انعقاد تعطیلات دسمبر میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس وقت تمام بیرونجات سے بہت سے احمدی احباب قادیان میں تشریف لاتے ہیں۔

پروگرام جلسہ ہذا۔ (منظور کردہ سب کمیٹی جلسہ)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء (جلسہ برائے استقبال ڈیلیگیٹس)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء بوقت صبح ۷½ بجے سے ۹½ تک

اس جلسہ کے پریذیڈنٹ و سکرٹری وہی ہوں گے جو انجمن ہذا کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری ہیں۔

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ	ہمارے اغراض اور وہ کیونکر پورے ہوتے جاویں	۷½ بجے سے ۸ بجے تک
۲	عبد الرحیم سکرٹری	شکریہ محسنین	۸ ″ ″ ۸½ ″ ″
۳	ڈیلیگیٹس	مختلف تقاریر	۸½ ″ ″ ۹ ″ ″
۴	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۹ ″ ″ ۹½ ″ ″

۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ اس جلسہ کے پریذیڈنٹ مولانا مولوی نور الدین صاحب ہوں گے اور سکرٹری انجمن ہذا کا سکرٹری ہوگا۔

جلسہ اول بوقت صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

نمبر	نام	مضمون	وقت
۱	حضرت مولوی نور الدین صاحب	انجمن کے اغراض کے متعلق کوئی تقریر۔	۸ بجے سے ۹½ بجے تک
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن تشحیذ الاذہان	۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک
۳	چودہری فتح محمد صاحب طالب العلم اسلامیہ کالج لاہور	بعثت نبی کریم صلعم پر مخالفین کے اعتراض اور ان کے جواب	۱۰ ″ ″ ۱۱ ″

جلسہ دوم بوقت شام ۲ بجے سے ۴ بجے تک

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	ماسٹر محمد دین صاحب طالب علم علی گڈھ کالج	وفات مسیح	۲ بجے سے ۲½ بجے تک
۲	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا	شرک	۲½ ″ ″ ۳½ ″ ″
۳	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۳½ ″ ″ ۴ ″ ″

نوٹ۔ اس جلسہ میں بھی کل احمدی احباب بخوشی تشریف لا سکتے ہیں۔

انجمن تشحیذ الاذہان کے ممبر یہ ہیں۔

(۱) میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ انجمن تشحیذ الاذہان و ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان (۲) عبد الرحیم۔ سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان و مینیجر رسالہ (۳) چودہری فتح محمد صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۴) چودہری عبد السلام صاحب محاسب انجمن (۵) منشی برکت علی صاحب نائب سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان (۶) شیخ تیمور صاحب ممبر (۷) سید طفیل حسین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۸) چودہری محمد ضیاء الدین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۹) محب الرحمان صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۱۰) عبد اللہ خان صاحب گوڑ ممبر تشحیذ الاذہان (۱۱) شیخ عبد الرحمن صاحب ممبر تشحیذ الاذہان۔ المشتہر عبد الرحیم سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لیکچر گجرات

گجرات میں جو لیکچر ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہوا اگرچہ وہ بہت طول پکڑ گیا تھا جو قریباً دو گھنٹہ تک رہا مگر اس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے شاید اس سے کسی رشید کو فائدہ پہنچے

یہ لیکچر تین حصوں میں منقسم تھا اول تو سکھ صاحبان مخاطب تھے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ آج کل جو گرنتھ صاحب میرے بزرگوں اور سکھ سرداروں کے ہاں اعلےٰ درجہ کی دینی کتاب سمجھی جاتی ہے وہ درحقیقت ساری کی ساری باوا نانک صاحب کی تحریر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ اور لوگوں نے بھی تصرف اور کمی بیشی کر دی ہے۔ چنانچہ سب سکھ صاحبان کو معلوم ہے کہ باوا صاحب کے شلوک ان کے زمانہ میں جمع کئے گئے تھے۔ بلکہ قریباً دو سو سال کے بعد ان وہیون کو اکھٹا کیا گیا اور ان کے ساتھ باوا صاحب کے دوسرے گدی نشین گروؤں نے اپنے پاس سے نئے نئے شلوک بنا بنا کر گرنتھ میں لکھ دئے اور انہیں باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے اور ایسے شلوکوں کے بعد نانک کا نام بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اس تصرف بیجا کی تفصیل تو الگ ٹریکٹ میں درج ہے مگر یہاں اس قدر لکھنا کافی ہے کہ گرنتھ صاحب کے محرف مبدل ہونے میں کسی کو شک نہیں اور اس امر کا اقرار تمام گرنتھیوں کو اب تک ہے۔ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ دراصل تحریر باوا نانک کی وہ ہے جو چولہ صاحب کے نام سے اور اب تک باوا نانک کے تصرّف میں موجود ہے جہاں اب تک میرے بزرگ چولہ صاحب کے متھا ٹیکتے اور برکت ڈھونڈتے ہیں اور چولہ صاحب پر نماز اور قرآنی آتین جابجا لکھی ہوئی ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ سے باوا صاحب کا مذہب اس قدر ظاہر نہیں ہوتا جس قدر چولہ صاحب اور ان کی سوانح عمری سے ،،،،،،،، اور یہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے کہ باوا صاحب نے نہ ایک دفعہ بلکہ دو بار مکہ معظمہ کا حج کیا۔ قصہ کوتاہ ان واقعات کثیرہ سے ثابت ہے کہ باوا صاحب پکے مسلمان تھے۔

بعد ازاں لیکچر کا بڑا حصہ اس امر پر مشتمل تھا کہ درحقیقت سچا اور منجانب اللہ وہی مذہب ہو سکتا ہے جس میں حوادث زمانہ اور انقلاب روزگار سے تغیرات واقع ہو گئے ہوں یعنے اس مذہب میں ہمیشہ ایسے برکات اور تاثیرات کا سلسلہ جاری ہے۔ جو ابتدار آفرینش سے چلا آیا ہے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ حضرت آدم یا جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مذہب کے ثمرات اور نتائج ہمیشہ ویسے ہی ناشی ہوں۔ جو ہر نبی اور ہر رسول کے زمانہ میں منتج ہوتے تھے۔ صرف ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اہل مذہب اپنے کمالات کو اولین اور سابقین اور متقدمین پر ہی ختم کرتے ہوں اور موجودہ زمانہ ان دینی کمالات سے تہیدست ہو کر صرف قصے کہانیوں اور قشر اور بے مغز پوست پر قانع ہو گئے ہوں۔ کیونکہ جس حالت میں خدا ہمیشہ لاتغیر اور لازوال طاقتوں کے ساتھ چلا آتا ہے پھر کوئی وجہ پیش نہیں ہو سکتی کہ اس کی بعض صفات تکلم اور مخاطبہ کا تعطل اس بابرکت زمانہ میں تسلیم کر لیا جاوے۔

اس تمہید کے بعد انبیاء سابقین کی نظیروں سے ثابت کیا گیا کہ خدا نے مخلوقات کو ہمیشہ حق و باطل کے تصفیہ میں نہ موسےٰ اور ابراہیم کے زمانہ میں دبدبہ میں رکھا نہ اس ذات پاک نے اس زمانہ میں جب کہ حق و باطل میں بڑا تنازعہ برپا ہوا ہو اور نہ ہی راستی اور ناراستی میں فرق اور تمیز کرنے میں کوئی تصفیہ انحصار رکھا ہوا ہو خدا کی ہمیشہ ایسی عادت جاری رہی ہے۔ کہ ابطال باطل اور احقاق حق میں ایسا کھلم کھلا فیصلہ کر دیا کرتا ہے کہ اس فیصلہ کے سمجھنے میں لوگوں کو چنداں منطق اور گہرے اور دقیق علوم کی ضرورت نہیں ہوا کرتی کیونکہ مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا قبول کرنا اور اس کا پابند بننا اعلیٰ و اعلیٰ اور خواندہ و ناخواندہ ہر ایک کا فرض ہے۔ جس کے پابند ہوئے بغیر کوئی متنفس خدا کے حضور میں سُرخرو اور عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا مذاہب میں نہایت موٹا اور صاف فیصلہ کر دیتا ہے تاکہ ہر ایک موٹی سمجھ والے نیچے اور بڑے پر بھی اتمام حجت ہو کر قیامت کے دن انہیں جزا و سزا دیوے۔ سو جیسے ابوجہل اور محمد صلعم کے درمیان اور موسےٰ اور فرعون کے مابین خدا کا فیصلہ ہوا۔ اسی طرح سے اس زمانہ میں پنڈت لیکھرام اور مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے درمیان میں مباہلہ ہو کر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک فریق مجرم قرار پا کر فنا ہو گیا اور دوسرا مظفر اور منصور ہو کر لاکھوں کروڑوں کی ہدایت کا موجب ہوا اور ہو رہا ہے۔

اس طریق سے مجھے معلوم ہو گیا کہ بطریق مباہلہ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ راست اور منجانب اللہ ہے بعد ازاں مجھے پھر اسلام کے بہتر فرقوں اشیعہ سنّی اور وہابی مالکی۔ حنبلی معتزلہ وغیرہ میں فیصلہ کرنا پڑا۔ آخر کار وہ فیصلہ بھی سات دفعہ بذریعہ مباہلہ ہو گیا کہ مرزا صاحب کے کردار اور گفتار اور اصول اور اعمال اور معتقدات صحیح اور برحق ہیں کیونکہ خدا قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میں مومنوں اور راستبازوں کی مدد اور نصرت کیا کرتا ہوں اور انہیں ہی غلبہ اور فتح بخشا کرتا ہوں۔

بعد ازاں کسی کے کہنے پر میں نے وہ تمام علامات اور نشانیاں جو حضرت صلعم نے امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کے بارہ میں فرمائی ہیں۔ بقیہ صفحہ اور عبارات اہل جلسہ کو سنائیں اور التماس کی کہ یہ جو میں نے م (دیکھو بقیہ صفحہ ۱)

سلہ اس زمانہ میں جس قدر اسلام کے برخلاف دوسرے مذہب میں وہ اہل اسلام سے منکر اور اسلام کی اقتدار اور ریس کر کے خدا کی زندہ صفات کے قائل ہیں اور یہ صرف ان لوگوں کا دعویٰ بلادلیل ہے کہ خدا قادر مطلق یا عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جب کوئی مخالفین اسلام سے (ہندو آریہ عیسائی وغیرہ) تجربہ کی رو سے کوئی دعوےٰ کر کے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تجربہ اور آزمائش کی رُو سے خدا کو عالم الغیب یا رحمان یا مالک مانا ہے کیونکہ جب ان میں سے کوئی بھی علم غیب اور الہامی پیشگوئیوں اور خوارق عادت کے طور پر الٰہی اقتدار اور تعریف کا قائل نہیں بلکہ گذشتہ نبیوں اور رشیوں اور منیوں کی

بقیہ حاشیہ کالم ۲۔ کہانیوں اور سنے سنائے واقعات پر اس کا کچا ایمان ہے پھر ان کا خدا کی زندہ صفات کا اقرار کرنا نرا دعوےٰ اور سناتنوں کے قصے کہانیوں سے ذرہ ترجیح رکھتا ہاں ہم لوگ کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہمیشہ سے عالم الغیب اور مالک اور رحمان اور رحیم ہے، جیسے کہ تجربہ کی رُو سے بذریعہ صدہا پیشگوئیوں کو ہم نے خود تجربہ کر لیا ہے مگر ہمارے مخالف یونہی ریس کرتے ہیں۔ پر ان میں کوئی بھی فرد بشر ایسا جو تجربہ سے ہم پر ثابت کر سکے کہ خدا ہے بھی

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۲)

چاند گرہن اور سورج گرہن کا رمضان میں ہونا اور ریل کا جاری ہونا اور ذوالسنین ستارہ کا طلوع ہونا اور طاعون کا ملک میں پھیلنا ہزار سالہ کتب قدیمہ اور آثار حدیثیہ اور نبویہ سے تلاش کر کے آپ لوگوں کے حضور میں پیش کی ہیں۔ حق تو یہ تھا۔ کہ آپ لوگ ان کتابوں کو دیکھکر ہمیں بتلاتے۔ کیونکہ میں جو کفار (سکھوں) اور منکرین اسلام سے آیا ہوں۔ مجھے ان دارقطنیوں اور مشکوۃ وغیرہ کتابوں سے کیا تعلق یا واسطہ تھا۔ کہ ان کا مطالعہ کر کے ان باتوں اور رسول کریم صلعم کے فرمودہ نشانیوں پر آپ صاحبان کو اطلاع دیتا بلکہ یہ آپ لوگوں کا حق تھا۔ کہ ہمیں بتلاتے۔ مگر حیف ہے ان لوگوں پر کہ انہیں اپنے گھر کی خبر نہیں اور غیر اور بیگانے اس وقت آپ لوگوں کے گھر میں گھس کر یہ بتلاتے ہیں کہ تمہاری کوٹھڑیوں میں فلاں فلاں جواہرات اور موتی ہیں۔ ان سے تم بے خبر سو رہے ہو۔ اب میں امید کرتا کہ ان حدیثوں کے حوالجات اور حضرت رسول کریم کے پاک لبوں سے فرمودہ علامات کو سنکر اور کتابوں میں لکھا ہوا پاکر پھر بھی اس نور اور رحمت سے غافل رہتے۔ جو عین وقت پر نازل ہوا اور دور دور سے لوگوں نے اور غیر مذہب کے کفار نے اسے شناخت کیا۔ زیادہ کیا تحریر کیا جاوے۔ اس سارے لیکچر کی کیفیت غالباً الگ شائع ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ماسٹر عبد الرحمان

ضروری اطلاع

اس وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو۔ یا زکوۃ کا روپیہ مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا حصہ یا خیر فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ یا لنگرخانہ کے روپے کے جو ابابان سے نام براہ راست آنا چاہیئے۔

ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو تو اختیار ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدیں اور محاسب اسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا۔

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایت ہو کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے۔ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے۔ مدرسہ کا روپیہ ہے۔ یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوۃ کا روپیہ، یا کسی جائداد کی قیمت ہے، جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے یا کسی مکان کرایہ ہے یا زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے۔ جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاوینگی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے۔ اسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے۔ ویسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ یا کسی نام کا اندراج نہ ہو تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا۔ کہ فی الفور خط وکتابت کرے۔

المشتھر

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ۔ اس امر کا یاد رکھنا ازبس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے۔ شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کر کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ ہے سو اس کو الگ بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

ہز ہائینس امیر صاحب سیاحت کا نیا پروگرام

افغانستان کی سیر وسیاحت کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات میں قیام پذیر ہوں گے۔

لنڈی کوتل میں ۲ جنوری کو رونق افروزی ۴ کو وہاں سے روانگی پشاور میں ۳ کو پہنچ کر وہاں سے ۷ کو روانگی۔ ۸ کو سرہند آگرہ میں ۹ کو پہونچکر ۱۰ تک قیام۔ علی گڈھ ۱۶ تا ۱۸ کانپور گوالیار میں ۱۸ کو وارد ۲۰ کو روانگی۔ دہلی میں ۲۱ کو ورود کو روانگی۔ ۲۳ کو اجمیر۔ کلکتہ کو ۳۰ کو آمد۔ ۲ فروری کو روانگی۔ سہارنپور میں ۵ کو ورود۔ ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی میں ۱۱ کو ۱۴ کو جہاز میں روانگی۔ ۱۶ کو کراچی میں ورود ۱۷ کو روانگی ۱۸ کو سکھر۔ ۱۸ کو بہاول پور میں تشریف آوری ۲۱ کو تشریف بری ۲۲ کو ورود لاہور ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو ورود پشاور ۲۸ کو روانگی۔ لنڈی کوتل میں ۲۸ فروری کو ورود اور یکم مارچ کو روانگی جانب کابل کلکتہ میں امیر صاحب کے قیام کا بندوبست ہسٹنگز ہاؤس میں کیا گیا ہے۔ اور ان کے جلو کے آدمیوں کے لئے محل مذکور کے قریب خیمے نصب کئے جاینگے۔

چین میں تعلیم نسوان

چینی عورتیں بھی عمدہ تعلیم کے واسطے شوقین ہو رہی ہیں: نانکنگ میں ایک اسکول لڑکیوں کے واسطے کھولا گیا ہے اس میں چھ استانیاں ہیں۔ جن میں سے دو انگلش لیڈیاں ہیں۔ چین میں عوام الناس کی شائستگی اور تعلیم کیواسطے جو کوشش کی جاری ہے اس میں بھی عورتیں بڑا حصہ لے رہی ہیں پیکن میں عورتوں کے واسطے ایک روزانہ اخبار بھی شائع ہونیوالا ہے۔ اس کی ایڈیٹر عورتیں ہوں گی۔ اور اس میں زیادہ تر بچوں کی تربیت کا ذکر ہوتا ہے نجوم اور تاریخ کے متعلق بھی بہت سی باتیں چھپتی رہتی ہیں۔

نماز جنازہ۔ برادرم کرم الٰہی صاحب ساکن موضع تھال تحصیل کھاریاں کی والدہ فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے جنازہ غائبانہ کی درخواست کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اُلّو اخبار ہمارے ملک میں اُلّو اور اس کا پٹھا ایک گالی ہے۔ جنوبی افریقہ کے انگریزی علاقہ کیپ کالونی کے دار الخلافہ کیپ ٹاؤن سے ایک ہفتہ وار اخبار انیس ۱۹ سال سے جاری ہے اور ملک مین معزز ہے قیمت ؏ سالیانہ ہے اور نام اس کا ہے اُلّو

اُلّو لکھتا ہے کہ فرانس مین ایک عورت نے بذریعہ عدالت اس وجہ پر اپنے خاوند سے طلاق حاصل کی ہے۔ کہ میرا خاوند میرے ساتھ حد سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ عیسائی دنیا کے واسطے یا تو طلاق کا دروازہ ایسا بند تھا کہ کسی سخت ضرورت مین بھی طلاق نہ ہوسکتی تھی اور یا ایسا کھلا ہے۔ کہ بات بات پر طلاق ہوجاتی ہے۔

مدارس مین مذہبی تعلیم ولائیت کے اخبارات مین تعلیمی بل کے متعلق بہت شور مچ رہا ہے۔ مجلس عامہ نے اس امر کو منظور کیا ہے کہ ابتدائی مدارس مین مذہبی تعلیم نہ دی جاوے۔ اور مجلس اُمراء اس کی مخالف ہے۔ اِس مین بہت اختلاف اور شور وغل ہورہا ہے۔ مذہبی تعلیم تو بجائے خود کوئی بُری شے نہین ہے۔ لیکن دین عیسوی جس مذہب کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنالو۔ وہ تو درحقیقت اسی قابل ہے۔ کہ ابتدائی مدارس کیا دُنیا کے مدارس سے اس کو مٹا دینا چاہیے۔ امید ہے۔ کہ مجلس عامہ اس مین کامیاب ہوگی۔ کیونکہ نئی زمانہ خدا تعالیٰ کا منشاء بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

دو بُری چیزین امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ہمارے ملک مین خراب کن چیزین دو ۲ ہین۔ ایک شراب اور ایک گرجے۔ ایک بوڑھے کا ذکر ہے۔ کہ وہ گرجے مین صرف اسیواسطے جاتا تھا۔ کہ وہاں عشاء ربانی کی رسم کے بہانے سے کچھ شراب پینے کو مل جاتی تھی۔ یہ دو ۲ خراب چیزین ایسی ہین۔ کہ ایک انسان کے جسم کو خراب کرتی ہے اور دوسرے انسان کے دماغ کو خراب کرتی ہے۔

پُرانی عیسوِیت اخبار ڈی ٹرائیٹ نیوز لکھتا ہے کہ پرانے زمانہ مین عیسائیت کا حال اچھا تھا۔ کہ عام لوگون کو بائبل کے پڑھنے اور سمجھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی اور مذہبی کتب کا مطالعہ صرف پادریون اور گرجون کے ملازمین تک محدود رہتا تھا۔ تو کچھ اختلاف نہ پیدا ہوتا تھا اب جبکہ بائبل کا ترجمہ ہوگیا اور ہر شخص کو مذہب سے واقفیت دی گئی تو مختلف فرقے بھی بن گئے اور بائبل کے انکار کرنے والے بھی پیدا ہوگئے اور دہریئے بھی بن گئے۔

فری تھنکر کے معنے چیننگ سیورمنس۔ کیلیفورنیا سے لکھتا ہے۔ کہ فری تھنکر کون ہے اور لفظ فری تھنکر کے معنے کیا ہین۔ چار ۴۰۰ سو سال کا تجربہ اور لٹریچر اس ملک مین گواہی دے رہا ہے کہ فری تھنکر وہ ہے۔ جو عیسوی مذہب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کو دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کرے۔ فری تھنکر کا اصل مُدعا یہ ہے کہ وہ دین عیسوی کو جڑ سے اُکھیڑ دے۔ اور وہ اس مین بہت کچھ کامیابی حاصل کر رہا ہے۔

پادری بھاگ گئے شہر کین سس مین ایک اتوار کے دن تمام گرجے بند رہے وجہ یہ ہوئی کہ ہفتہ کے روز شام کے قریب ایک لڑکی نے تمام پادریون کے نام خط لکھدیئے۔ جن پر صرف یہ الفاظ تھے۔ ”سب راز معلوم ہوگیا بھاگ جاؤ“ معلوم نہین پادری صاحبان نے کیا سمجھا شاید یہ خیال کیا ہوگا کہ ہمارے قتل کے واسطے منصوبے باندھے گئے ہین۔ سب کے سب شہر چھوڑکر بھاگ گئے۔

غلط دعا شہر کریل کے پادری پیٹر گلاس صاحب اپنے مقتدیون کے واسطے گرجا مین بلند آواز مین دعائین مانگنے کے عادی تھے چونکہ پادری صاحب کے محلہ مین بہت سے ماہی گیر رہتے تھے اس واسطے آپ نے ایک دن ماہی گیرون کے سامنے باآواز بلند دعا مانگنی شروع کی کہ اے خداوند میرے ماہی گیرون کی کشتیان مچھلیون سے بھردے یہ دُعا سن کر فوراً ایک ماہی گیر اُٹھا اور پکار کر کہنے لگا کہ نہ خداوند ایسا نہ کرنا ورنہ کشتی ڈوب جائیں گی اور سب غرق۔

غلیظ رسم نارتھمپٹن کونٹی کورٹ مین ایک گواہ پیش ہوا۔ عیسوی مذہب کی رسم کے مطابق گواہی سے پہلے اُسے کہا گیا کہ حلف کے طور پر بائبل کو بوسہ دے۔ اس نے انکار کیا اور کہا کہ بیسوین سال سے یہ چمڑے کی جلد یہان پڑی ہے اور یہ چمڑا بسبب پرانا اور دست مال ہونے کے بہت خراب ہے اور ممکن ہے اس مین ضرر رسان جرم ہون مین اس کو مُنہ لگانا نہین چاہتا۔ جج معقول آدمی تھا اس نے عذر قبول کیا بلکہ ملک کے ڈاکٹرون کے آگے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس غلیظ رسم کو انگلستان کے قانون سے نکال دینے کیواسطے کوشش کرین۔

ایک پادری صاحب پایونیر اخبار جو گرینڈ ریپڈس صوبہ مچیگن سے نکلتا ہے ۲۴ ستمبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ پادری ای۔ ایل جیمس صاحب گرجے سے خارج کئے گئے اور پادری پن کی سند چھین لی گئی۔ سبب وہی ایک بیگانہ لڑکی کے ساتھ کچھ معاملہ۔

ایک دانا بشپ بشپ چارلس ڈی ولیمس نے ۲۰ ستمبر کو نوجوان عیسائیون کے ایک مجمع مین وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ بائبل نے کہین یہ دعویٰ نہین کیا۔ کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ ہان بائبل ایک قابل عزت عجائب خانہ ہے۔ جس کی اشیاء کو دیکھنا جائز پر ہاتھ لگانا یا استعمال کرنا جرم ہے۔

دہریت اور عیسویت نارمن مے صاحب شہر مونٹریال سے تحریر فرماتے ہین کہ بت پرستی۔ عیسویت اور دہریت دراصل ہر سہ ہم معنے الفاظ ہین ان مذاہب مین سے کسی مذہب کو لے لو۔ سب کا مقصد اور انجام ایک ہی ہے کیونکہ خدائے واحد کے ساتھ کسی کو بھی کچھ تعلق اور واسطہ نہین ہے۔

ایک مس کا اپنا نیلام مس ایلزبتھ میگی جو واشنگٹن (امریکہ) کی ایک کنواری لڑکی ہے اور چکیبو کے ایک کارخانہ مین ٹائپ رائٹر کا کام کرتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو نیلام کے ذریعہ سے فروخت کرنے پر مستعد ہے اور اشتہار دیا ہے کہ مین اُس شخص کی جنمی خادمہ ہوکر رہونگی جو میرے دام سب سے زیادہ لگائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت ۵۶

۱- مین مسمی شیر علی ولد مولوی نظام الدین صاحب قوم رانجہ ساکن ادرحمہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حال مقیم قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۹- مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲- مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہ مسیح موعود قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مرید اور پیرو ہون۔

۳- مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین اُن ہدایات کا جو ان مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴- میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ مکان واقع قادیان قیمتی یک صد روپیہ اور بھینس قیمتی معہ روپیہ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہو اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت ۱۳۳ روپیہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد ⅓ جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ (غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہو۔

۵- مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد علاوہ جائداد مذکورہ بالا پیدا کرلوں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائے جائداد مذکورہ) میری ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہو۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ مین وصیت کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

نوٹ۔ جس مکان کا مین نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ میرا ارادہ اس کو وسیع کرنے کا اور نئی عمارت بنانے کا ہے اور اسیطرح اس کی قیمت اُمید ہے۔ کہ چار سو تک ہو جاوے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

۶- مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷- میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم وپنجم مین کیا ہے۔ ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جایز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸- مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہو اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹- یہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کیا چکا ہون گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

الراقم - شیر علی عفی اللہ عنہ۔ الموصی۔ قادیان دارالامان ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام - ۹ - مارچ ۱۹۰۶ء

العبد - شیر علی عفی اللہ عنہ

گواہ شد۔ حافظ عبد العلی ولد مولوی نظام الدین ذات رانجھ سکنہ ادرحمہ
گواہ شد۔ نظام الدین والد شیر علی بقلم خود سکنہ ادرحمہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد۔ غلام نبی پنشنر حال وارد ادرحمہ سکنہ مہوجن بقلم خود

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ براہ مہربانی یہ چند سطور اخبار بدر مین شائع کرکے ممنون احسان فرمادین۔

باوا نانک صاحب کے چیلون کو خوش خبری

گورو کی بانی جس کا اشتہار رہنمائے خالصہ مین دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہوگئی ہے۔ جس مین باوا نانک جی کا مواحد مسلمان اور پانچ ارکان اسلام کا پابند ہونا اور بربلا درود شریف اور نماز پڑھنا اور باوا نانک وگوبند سنگھ جی کی تعلیم کا اختلاف جس مین زمین وآسمان کا فرق ہے بڑے بڑے پُردلایل ثبوت سکھ صاحبان کی دھرم پستکون (مذہبی کتابون سے دیئے گئے ہین ہوتے الوسع محض سکھ صاحبان کی خاطر پنجابی دیسی مین ایڈیشن ہوا ہے

کام لیا گیا ہے کیونکہ سکھ صاحبان کو پنجابی زبان سے بہت اُنس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شائع ہونے پر بہتوں کا بھلا ہوگا۔ چونکہ یہ عاجز اس قدر زر کثیر نہیں رکھتا لہذا ملتمس ہوں۔ کہ براہ مہربانی کوئی صاحب اس کے چھپوانے کا انتظام کریویں۔ عنداللہ ماجور اً و عندالناس مشکور۔

المشتہر ۔ محمد یوسف طالب ۔ دوم مدرس مدرسہ پشین ملک بلوچستان
(سابق سورن سنگھ برہمچاری)

شعر و سخن

(شکریہ منت منان بتعریف مسیح امام آخر زمان)

خدایا شکر ہے تیرا کہ ہم نے وہ زماں پایا ... ب میں جس کی مردان خدا کو نیم جاں پایا

ترے فضلوں کے میں قربان جاؤں آمرا لعد ... کہ ہم نے فضل سے تیرے شہ آخر زماں پایا

زمانہ چشم براہ تھا خود اس کی انتظاری میں ... طلبگار اس کی آمد کا ہر اک پیر و جواں پایا

مسیح دور آخر ہے غلام احمدؐ سرور ... ملائک کو بھی جس کے وصف میں رطب اللساں پایا

بشارت جسکی سارے انبیاء دیتے رہے وہ اب ... زہے قسمت کہ ہمنے رہنمائے گمرہاں پایا

زمانہ ہی فقط ہمنے نہ پایا اس شہنشہ کا ... کہ خداموں میں اس کے ہمنے خود کو بیگماں پایا

یہ تیری ہی عنایت ہے کہ ہم کو یہ ملی نعمت ... رواں وہ دل کو جس سے ہم نے ہر دم شادماں پایا

نظر آتی ہے اب سرسبزی و شادابی ہر جانب ... جہاں میں تیری رحمت کا ہر اک چشمہ رواں پایا

گئے وہ دن کہ مردہ ہو گئی تھی یہ زمین ساری ... ترے فضلوں سے ہمنے اب زمیں کو گلستاں پایا

پرندے اب خوشی سے باغ عالم میں چہکتے ہیں ... ہزاروں بلبلوں کو شاخ پر نالہ کناں پایا

جہاں میں اس کے آنے سے ہے پھیلی ہر طرف خوشبو ... ہوا کو بھی ہے گویا ہم نے اب عنبر فشاں پایا

جو غمگین دل تھے انکی اب مرادیں ہو گئیں پوری ... تر و تازہ خوشی سے ہمنے روئے عاشقاں پایا

غضب کی وہ دعائیں تھیں خدا پاک بندوں کی ... کہ جن کی استجابت سے یہ مرد آسماں پایا

جو تھے روباہ سیرت گھس گئے اندر بلوں کے وہ ... مقابل میں کھڑا جب سے کہ ہے نیر زیاں پایا

سعادتمند اس سے اکتساب نور کرتے ہیں ... مگر خفاش بد طینت کو ظلمت میں نہاں پایا

نشانات سماوی نے کیا سچا اُسے ثابت ... مسیح موعود کو کامل بوقت امتحاں پایا

وہ صورت اور سیرت میں ہے مانند نبی حق ... تری رحمت کے قربان ہمنے کیسا دلستاں پایا

فزوں اسلام کی شوکت ہوئی ہے اُسکے آنے سے ... ہے باغ احمدی کا ہم نے اس کو باغباں پایا

بنایا قادیاں کو ہے خدا نے مرجع عالم ... ہے جس سے حاسدوں کے سینہ میں سوز نہاں پایا

جو اعدا ہی تھے ہو گئے مغلوب وہ سارے ... شریروں کے لئے اس کو بلائے ناگہاں پایا

دلائل سے کیا قتل اُس نے سارے اہل باطل کو ... قلم کو اس کے ہمنے بڑھ کے از تیغ و سناں پایا

ہوا ہے انتشار نور جب سے بدر کامل کا ... اسی ساعت سے ہمنے دہر میں شور سگاں پایا

ہلاکت کے لئے اس کی نہیں تسمہ لگا چھوڑا ... ہر اک بوجہل سیرت کو غرض ریشہ دواں پایا

شریروں کی شرارت کی بھلا کیا پیش جاتی ہے ... کہ اس کے سر پہ ہمنے ہے خدا کو سایہ باں پایا

زمانہ کے حوادث کی نہیں پرواہ اسے ہرگز ... جو دیکھا جا کے ہمنے اسکو ہر دم شادماں پایا

مقابل گر ہوا اس کے کوئی دشمن تو یوں سمجھو ... عدو کا سینہ۔ اس کا چہرہ ہمنے ارغواں پایا

ملی ہے اس کو عزت ہوئی جو قادیاں جا کر ... ہمیشہ کی زمیں کو ہمنے ہے دار الاماں پایا

ہوئی نصرت ہے دیں کی اس شہنشہ کے آنے سے ... بحمد اللہ کہ ہمنے یہ عجب صاحبقراں پایا

غریبوں کا تو ہے ملجا یتیموں کا ہے ماوا ... خوشا قسمت ہماری ہمنے ایسا مہرباں پایا

مرزائی احمدی بھائیو! مبارک صد مبارک ہو ... کہ ہمنے اس فرشتہ کو اپنا نگہباں پایا

چہکتے طائران قدس اس کی بارگاہ میں ہیں ... حریم قادیاں کو ہم نے ہے باغ جناں پایا

مریں یہ مولوی اور پیرزادے گدیوں والے ... ہدایت سے جنہیں محروم ہمنے بے نشاں پایا

ریاکاری سے پہنے جسم پر دلق مرقع ہیں ... ہدایت کو مگر سینہ میں ان کے بے نشاں پایا

خدایا خوش رہے ہر دم ترا یہ مہدی برحق ... کہ ہمنے اس سے تیری فتح کا نام و نشاں پایا

زمانہ ہمیشہ پیغمبروں اور رہنماؤں کا خواہشمند رہا ہے

خداوند کریم غفور الرحیم نے اپنی کریمانہ و رحیمانہ صفتوں سے بہت سی چیزیں اپنی مخلوق کے لئے مہیا کر دی ہیں۔ منجملہ اُن کے انبیاء۔ مرسل پیغمبر امام رہنما ہیں۔ جن کا کام خلق اللہ کو پیغام خدا پہنچانا ہے اور راہ راست دکھانا ہے۔ یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کبھی کسی قوم میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے تو خدا تعالےٰ نے اپنی صفت رحمانیت سے اپنا برگزیدہ اس قوم کے درمیان بھیجا۔ تاکہ وہ لوگوں کو چراغ ہدایت کی روشنی دکھا کر ۔۔۔ راہ ضلالت سے راہ راست پر لاوے۔ جب اس برگز ... وعظ شروع کیا تو بہت سے بلکہ اول اول ... کے درپے ہوئے۔ اور آخر آہستہ آہ ... کم بختوں نے بوجہ نافہمی مخالفت کی اور ... طرح کے ایذا رسانی کے طریق استعمال کئے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کو کیسے کیسے روز سیاہ دیکھنے نصیب ہوئے۔

چونکہ اس زمانہ میں جب کہ قرآن کریم و اسلام پر غیر قوموں کی طرف سے بڑے بڑے ناروا حملے ہوئے۔ تو ضرور تھا کہ ان کے روکنے والا اور ہدایت کرنے والا بموجب پیشین گوئی آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کریمی سے اپنا برگزیدہ بھیجے۔ اب اگر چشم بصیرت و نظر تعمق سے دیکھا جاوے اور ہٹ دھرمی و تعصب سے اجتناب کیا جاوے۔ نیز اشارہ کدعہ (قدعہ یعنی قادیان) و رجلٌ من ابناء فارس والی حدیثوں کی طرف غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد ربانی و خدا کے برگزیدہ ہیں اور جو کچھ وہ دعوے کرتے ہیں برحق کرتے ہیں۔

ناظرین! یہ باتیں پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں۔ اور پہنچتی جاتی ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ واقعی اسی زمین پر پیدا ہوئے اور اسی زمین پر سما گئے۔ لیکن اب اس بات کے نہ ماننے کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہزاروں بلکہ کروڑوں

کا مذہب اسی بات سے زیتین میں سماجاتا ہے اب
چونکہ یہ خیال مدتہا ان کے دلوں میں گھر کئے
ہوئے ہے۔ اس کا خارج ہونا بھی کوئی آسان بات نہیں
ہے لیکن آسان بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ
اس روشنی کے زمانہ میں کوئی شائستہ قوم ایسی ہٹ دھرمی
پر اڑی رہے۔ اسیطرح آریہ صاحبان و دیگر فرقے بھی جنکو
دارالامان کی انجمنوں کی طرف سے چیلنج دئے جاتے
ہیں تاکہ یہ بات اظہر من الشمس ہو جاوے کہ کونسا مذہب
یا فرقہ صراط مستقیم پر ہے۔ مخالفت وغیرہ سے باز
رہ سکتے ہیں۔

اب بھی اگر کوئی شخص باوجودیکہ سب کو معلوم ہے
کہ حضرت اقدس کے مخالفوں نے اپنے فہم ناقص
کی کجی اور زعم فاسد کی بدولت کیسے کیسے روز بد
دیکھے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ دیکھیں گے۔ اپنے کسی
مدعا کے لئے مخالفت پہ کمر بستہ رہے۔ تو وہ اسکا
اختیار ہے۔ کیونکہ خدا کا کام اپنے مرسل کے ذریعے
پہنچانا ہے۔ اس سے مستفید ہونا انسان کا اپنا اختیار
ہے۔ جیسے دوزخ و جنت دونو چیزیں انسان ہی کے
لئے ہیں۔ اب جس کے لئے وہ سعی کرے گا اسی کو
وہ حاصل کرے گا۔ اگر نیکی کرے۔ تو امید ہو سکتی
ہے۔ کہ وہ جنت میں داخل ہو اور اگر بدی تو ضرور ہے
کہ وہ اپنے کارہائے بد کی [illegible] جہنم میں
سزایاب ہو۔

صاحبان! انسان کو جا[illegible] ہے

دیکھے [illegible] انصاف [illegible] و تدقیق
کرے نہ کہ اُلٹا مخالفت پر کمر کس لے اور کانوں میں
تیل ڈالکر آسمان و زمین کے قلابے ملاتا پھرے
اے مخالفان مسیح موعود و مہدی مسعود وقت
تنگ ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ اب
بھی دین کو دنیا پر مقدم سمجھو اور خدا کا خوف دل میں
رکھو۔ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ۔ خدا سے ڈرنا
حکمت یعنی دانائی کا سر ہے۔ وادیٔ کشمیر کے
رہنے والے بالخصوص میرے مضمون کے مخاطب ہیں

الراقم

عبداللہ شاہ کاکا سسٹنٹ ہائی اسکول سرینگر کشمیر

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
یکم دسمبر ۱۹۰۶ء	۱۳۰۱	محمد شریف صاحب	۱۰/
"	۱۳۵۰	رحمت علی صاحب	۲/
"	۱۲۹۸	عبدالمنان صاحب	۲/
۳ "	۱۳۰۹	فیض احمد صاحب	۲/
۳ "	۱۳۴	محمد علی خان صاحب	۲/
۳ "	۷۷۷	شاہزادہ سلطان رسید نصاب جان صاحب	۱۲/
۳ "	۸۹۲	غلام مصطفےٰ صاحب	عار/
۳ "	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	۲/
۴ "	۸۸۷	غلام محمد صاحب	۱۲/
۴ "	۱۶۲	سہارن پور	۱۱/
۵ "	۱۳۰۶	امیرالدین صاحب	۱۲/
۶ "	۸۸۵	عبدالحکیم صاحب	۱۲/
۶ "	۱۳۴۳	بشیر حسن صاحب	عہ/
۶ "		ڈاکٹر غلام غوث صاحب	عار/

دلچسپ علمی خبریں

ڈاکٹر ڈبلیو پی ملرسے نے تجربہ کے بعد رائے
قائم کی ہے۔ کہ اسٹرکنائن (ایک دوا جو کچلہ سے بنائی
جاتی اور انگریزی دوا فروشوں کے ہاں سے ملتی ہے)
سے اُس تپ دق میں جو پھیپھڑے سے تعلق رکھتی ہے
استعمال کرنے سے مریض کو بیحد نفع ہوتا ہے مریض
کو چار خوراک ۲۴ گھنٹے میں دینی چاہئیں اور بالغ مریض
کو ہر خوراک میں (۱ - ۳۰) گرین تک اور پانچ دن بعد
ہر خوراک میں (۱ - ۳۰) گرین بڑھا دی جاوے یہاں تک کہ
بڑھتے بڑھتے ہر خوراک میں (۲ - ۳۰) گرین ہو
جاوے۔ پھر خوراک کو بڑھانے کے لئے (۱ - ۶۰)
گرین کا اضافہ کیا جاوے۔ یہاں تک کہ اضافہ کے
ذریعہ خوراک انتہا تک پہنچ جاوے۔ انتہا کے بعد
خوراک میں (۱ - ۴) گرین کی کمی کی جاوے۔ خوراک کو
اسی مقدار کی کمی کے ساتھ برابر گھٹایا جاوے۔ اور جب وہ
سب سے کم خوراک پر پہنچ جاوے گی تو مریض کو بیحد فائدہ
پہنچیگا۔ اس کے بعد پھر خوراک میں بتدریج اضافہ شروع
کیا جاوے۔ جہاں کہیں تازہ اور صاف ہوا مدقوق کو
مل سکے۔ وہاں اسٹرکنائن کے ذریعے علاج کرنا بہتر ہوگا
مزید برآں اگر تازہ ہوا ملنے کی حالت میں بھی اس دوا کو
استعمال کرایا جاوے تو اور زیادہ نفع دے گی۔

پروفیسر۔ کوہن نے جرمنی کی سوسائٹی آف
ٹیوبرکلوسس" میں بیان کیا کہ بعض لوگوں کو مرض دق بیقاعدہ
سانس کے باعث پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایک
نقاب بنایا ہے۔ اسے چہرہ پر ڈال کر انسان ٹھیک
طریقہ میں ناک کے ذریعے سانس لے سکتا ہے

اخبار سائنس سفٹنگ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک
نے ایک ایسا مصنوعی ہاتھ بنایا ہے۔ جو چیزوں اور
اوزاروں کو ایسی مضبوطی سے پکڑ سکتا ہے۔ جیسے
کہ اصلی ہاتھ وہ حسب مرضی کھل سکتا اور بند ہو سکتا
ہے۔ بہت ہلکا اور مضبوط ہے۔ اس میں ایک کل ہے
جس کے ذریعے ہاتھ کام دیتا ہے یہ کل ہتھیلی کے
نیچے لگائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر۔ رابرٹ۔ ای کوگھلن کی رائے ہے
کہ اکثر ورزش مفید ہوتی ہے لیکن تھوڑی مقدار میں
جب ورزش سے تکان معلوم ہونے لگے تو ورزش
کو بند کر دینا چاہیئے۔ زیادہ ورزش سے بہت سے
نقصانات ہوتے اور امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں
کیونکہ اس سے انسان کا دل کمزور ہونے کے باعث
انسان میں نمونیا اور دیگر امراض کے قبول کرنے کی
خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مزید برآں زیادہ ورزش
کرنے والا اچھا خاوند نہیں بن سکتا اول تو ورزش
کرنے والے میں زیادہ تر شادی کرتے ہی نہیں۔
جو کر بھی لیتے ہیں۔ ان کی نسبتاً کم اولاد پیدا ہوتی
ہے۔ بہت سوں کی بیویاں طلاق لینے پر مجبور ہوتی
ہیں۔ جب ورزش کے ذریعے تکان معلوم دینے
لگے یا جب انسان کا دل بڑھ جاوے تو ورزش
بالکل بند کر دی جاوے۔

اخبار سائنس سفٹنگ ایک نامہ نگار کے بیان کے مطابق لکھتا ہے
کہ ممالک متحدہ امریکہ کے ضلع مونٹانہ میں مقام گرینایٹ
کاونٹی میں ایک شخص ہے جس کا جان ڈی پرائس ہے اس شخص کی
کھال ہر سال اسیطرح گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی کینچلی اُتر
جاتی ہے (ترقی)

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑھنے کے قابل ہے

اِس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہیں جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حُسن و قبح کی دریافت کے لیے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جس میں بڑی شہادت موجود ہے۔ اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا میں پہلا خط اور کسی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔

از جناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہیں) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم میں دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیوں سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے میں ہمیشہ اس کو بھی نظرِ حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ میں قیلولہ کر رہا تھا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو میں اسکی قیمت سے بھی ڈرتا تھا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہیئے لہذا عرض ہے کہ بدیں کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائیں۔

دوسرا خط جو بعد میں آیا برادرم حکیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپکے اشتہارات (مفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکھایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارات ہو چکے ہیں اور تب سے مجھے کامل یقین ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدیں آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت۔ **حویلی کابلی مل لاہور**

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لیے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

قیمت پیشگی ۳ر

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

قادیان مین ہے

جلد (۶)

مورخہ ۱۳۔ ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ و السلام مطابق ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

نمبر ۵۱

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا۔ کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ للعہ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ونیمی
اخبار .. .. .. للعہ
مابعد ۵ر
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ونیمی
اخبار ۳ر
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار دیر تک پرنہ پہونچے تو اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد مین نہین مل سکیگا۔ رسید زر اخبار مین دیجاویگی علیحدہ رسید نہ روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئیے جو روپیہ ارسال کرینگے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحی الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی و معظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا "کہ عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں باستثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی جیسا کہ بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے یہ معنے ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہو گیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اس کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرأت کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالیٰ کا پیغام جو پہنچا تھا وہ کھول کر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

خبریں ضروری ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب واثق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حال میں آپ کے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مُسلّم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے۔ نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کے لئے جس طرح چاہیے۔ بطور خود انتظام کرنے کی کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اس وجہ سے باوجود خریدنے الحکم۔ بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خرید نا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے کہ آپ نے تجویز کیا تھا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شامل ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں کے مخالف ہوں جو پرانی ہو کر چند تبادلہ کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نکل سکتی ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ ضمیمہ نکالا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص انتظام چاہیئے۔ چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اردو اخبارات تبادلہ میں حاصل کئے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپ کے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصول ڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہو گی میرے خیال میں کم سے کم ایک روپیہ قیمت اسکی مقرر ہو کر سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے جس طرح چاہے۔ بطور خود انتظام کرے۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دوبار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دوبار کر کے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ محصول ڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبارہ کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جسکا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم اور ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریداروں کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہوا کرے۔ مثلاً الحکم چونکہ ۱۰-۱۷-۲۴- اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵-۱۲-۲۰-۲۷- تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچے پہونچینگے۔ یعنی ۵-۱۰-۱۲-۱۷-۲۰-۲۴-۲۷ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ مخواہ خریدنے کا شوق ہو گا۔ جو شوق کہ موجودہ صورت میں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو امتیاز ہو گا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہو گی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵-۱۲-۲۰-۲۷ تاریخ شائع کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

مسیح

پارہ

۳ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۶ - دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء - بشرھم بایام اللہ وذکرھم تذکیرا

ترجمہ - ان کو خوشخبری دے اللہ تعالیٰ کے دنوں کی اور ان کو نصیحت کر نصیحت کرنا

ضروری اطلاع

اس دقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں - صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے - کہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے - خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو - یا زکوۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا روپیہ یا وصیت کا روپیہ - یا آمدنی کا دسواں حصہ یا غیر فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ غرضیکہ سوائے لنگر خانہ کے روپے کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے - ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے - محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے - لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو - تو اختیار ہوگا - کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدیں اور محاسب اُسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا -

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے - کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو - اور نیز مفصل ہدایت ہو - کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے - میگزین کی قیمت ہے یا امانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے - مدرسہ کا روپیہ ہے یا عید فنڈ کا روپیہ ہے - یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے - یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے - یا وصیت کا روپیہ ہے - یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے - یا کسی جائداد کی قیمت ہے - جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے - یا کسی مکان کا کرایہ ہے - یا کسی زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے - غرض یہ کہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے -

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاوینگی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی - جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے - اسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے - ایسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو یا کسی نام کا اندراج نہ ہو - تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا کہ فی الفور خط و کتابت کرے -

المشتہر

خاکسار محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ - اس امر کا یاد رکھنا از بس ضروری ہے - کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے - شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے - کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کی زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا - سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے - دوسری شرط وصیت کی یہ ہے - کہ وصیت کرے - یا جائداد کی قیمت کر کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ ہے - سو اس کو الگ بھیجنا چاہیئے - کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے -

---

لیکچر لودیانہ - لدیانہ کا لیکچر حضرت اقدس کی ضروری تقریر تھی اور بہت احباب کی خواہش تھی کہ اس کو اخبار بدر میں درج کر دیا جاوے لیکن میں نے سوچا کہ تھوڑا تھوڑا درج کرنے سے پورا پورا لطف نہیں رہتا - اس واسطے سارا لیکچر ایک ہی اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے سبب سے اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۲۰ صفحہ کا ہو گیا ہے اور یہی سبب ہے کہ دو روز اشاعت میں دیر ہوئی - جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی اور چونکہ یہ اخبار دو دن بعد تک چھپتا رہا - اس واسطے اگلے اخبار کے صفحے پورے نہ ہو سکیں گے -

معذرت - افسوس ہے کہ ان ایام میں بسبب کمی فنڈ کے نہ تو اخبار کیواسطے کاغذ عمدہ قسم کا لگ سکا اور نہ مضامین کی طرف کافی توجہ ہو سکی - تفسیر بھی ان ایام میں درج نہیں ہو سکی لیکن سنہ ۱۹۰۷ء سے انشاء اللہ تفسیر القرآن اور دیگر ضروری مضامین باقاعدہ نکلنے شروع ہو جائیں گے انشاء اللہ اور کاغذ کے واسطے بھی انتظام مناسب ہو جائیگا -

رعایت - ۲۷ - دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء سے ۳ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء تک براہین احمدیہ اور دور ثمین کی قیمت میں بہ تقریب جلسہ خاص رعایت کی جاویگی - براہین احمدیہ چار جلد کی قیمت ۱۲

حضرت مسیح موعود کا

لیکچر لودھیانہ میں

(منقول از الحکم)

اول میں اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں پھر اس شہر میں تبلیغ کرنے کے لئے آؤں۔ میں اس شہر میں چودہ برس کے بعد آیا ہوں اور میں ایسے وقت اس شہر سے گیا تھا جب کہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر تکذیب اور دجال کہنے کا بازار گرم تھا اور میں لوگوں کی نظر میں اس انسان کی طرح تھا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے اور ان لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہو کر منتشر ہو جاوے گی اور اس سلسلہ کا نام و نشان مٹ جاوے گا چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتوےٰ لکھا گیا اور سارے ہندوستان میں اس فتوے کو پھرایا گیا میں افسوس ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتوےٰ اسی شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالےٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تیار ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھرایا گیا اور دو سو کے قریب مولویوں اور مشائخوں کی گواہیاں اور مہریں اس پر کرائی گئیں اس پر ظاہر کیا گیا کہ یہ شخص بے ایمان ہے کافر ہے دجال ہے مفتری ہے کافر ہے بلکہ اکفر ہے غرض جو جو کچھ کسی سے ہو سکا میری نسبت اس نے لکھا اور ان لوگوں نے اپنے خیال میں یہ سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب اس سلسلہ کو ختم کر دے گا اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افترا ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کے لئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا لیکن اس کو خدا نے قائم کیا تھا پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا جسقدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اُسیقدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جگہ پکڑتی گئی اور آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔

پس اس انقلاب عظیم کو دیکھو کہ کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے دنیا کے تو لوگوں نے چاہا کہ اس سلسلہ کا نام و نشان مٹا دیں اور اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو وہ کبھی کا اس کو مٹا چکے ہوتے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جن باتوں کا ارادہ فرماتا ہے دنیا ان کو روک نہیں سکتی اور جن باتوں کا دنیا ارادہ کرے مگر خدا تعالےٰ ان کا ارادہ نہ کرے وہ کبھی ہو نہیں سکتے ہیں۔

غور کرو میرے معاملہ میں کل علماء اور پیرزادے اور گدی نشین مخالف ہوئے اور دوسرے مذہب کے لوگوں کو بھی میری مخالفت کے لئے اپنے ساتھ ملایا۔ پھر میری نسبت ہر طرح کی کوشش کی مسلمانوں کو بدظن کرنے کے لئے مجھ پر کفر کا فتوےٰ دیا اور پھر جب اس تجویز میں بھی کامیابی نہ ہوئی تو پھر مقدمات شروع کئے خون کے مقدمہ میں مجھے پھنسایا اور ہر طرح کی کوششیں کیں کہ میں سزا پا جاؤں یا پادری کے قتل کا الزام مجھ پر لگایا گیا۔ اس مقدمہ میں مولوی محمد حسین نے بھی میرے خلاف بڑی کوشش کی اور خود شہادت دینے کے واسطے گیا وہ چاہتا تھا کہ میں پھنس جاؤں اور مجھے سزا ملے مولوی محمد حسین کی یہ کوشش ظاہر کرتی تھی کہ وہ دلائل اور براہین سے عاجز ہے اس لئے کہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب دشمن دلائل سے عاجز ہوتا ہے اور براہین سے ملزم نہیں کر سکتا تو ایذا اور قتل کی تجویزیں کرتا ہے اور وطن سے نکال دینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے خلاف مختلف قسم کے منصوبے اور سازشیں کرتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں جب کفار مکہ عاجز آگئے اور ہر طرح سے ساقط ہو گئے تو آخر انہوں نے بھی اس قسم کے حیلے سوچے کہ آپ کو قتل کر دیں یا قید کریں یا آپ کو وطن سے نکال دیا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایذائیں دیں مگر آخر وہ سب کے سب اپنے ارادوں اور منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے اب وہی سنت اور طریق میرے ساتھ ہو رہا ہے مگر یہ دنیا بغیر خالق اور رب العالمین کے ہستی نہیں رکھتی رہی ہے جو جھوٹے اور سچے میں امتیاز کرتا ہے اور آخر سچے کی حمایت کرتا اور اُسے غالب کر کے دکھا دیتا ہے اب اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا یہ نمونہ دکھایا ہے۔ میں اس کی تائیدوں کا ایک زندہ نشان ہوں اور اس وقت تم سب کے سب دیکھتے ہو کہ میں وہی ہوں جس کو قوم نے رد کیا اور مغضوبوں کی طرح کھڑا ہوں تم قیاس کرو کہ اس وقت آج سے چودہ برس پیشتر جب میں یہاں آیا تھا تو کون چاہتا تھا کہ ایک آدمی بھی میرے ساتھ ہو علماء فقراء اور ہر قسم کے معظم مکرم لوگ یہ چاہتے تھے کہ میں ہلاک ہو جاؤں اور اس سلسلہ کا نام و نشان مٹ جاوے وہ کبھی گوارا نہیں کرتے تھے کہ ترقیات نصیب ہوں مگر وہ خدا جو ہمیشہ اپنے بندوں کی حمایت کرتا ہے اور جس نے راستبازوں کو غالب کر کے دکھایا ہے اس نے میری حمایت کی اور میرے مخالفوں کے خلاف ان کی امیدوں اور منصوبوں کے بالکل برعکس اس نے مجھے وہ قبولیت بخشی کہ ایک خلق کو میری طرف متوجہ کیا جو ان مخالفتوں اور مشکلات کے پردوں اور روکوں کو چیرتی ہوئی میری طرف آئی اور آ رہی ہے اب غور کا مقام ہے کہ کیا انسانی تجویزوں اور منصوبوں سے یہ کامیابی ہو سکتی ہے کہ دنیا کے بارسوخ لوگ ایک شخص کی ہلاکت کی فکر میں ہوں اور اس کے خلاف ہر قسم کے منصوبے کئے جاویں اس کے لئے خطرناک آگ جلائی جاوے مگر وہ ان سب آفتوں سے صاف نکل جاوے ہرگز نہیں یہ خدا کے کام ہیں جو ہمیشہ اس نے دکھلائے ہیں۔ پھر اس امر پر زبردست دلیل یہ ہے کہ آج سے ۲۵ برس پیشتر جب کہ کوئی بھی میرے نام سے واقف نہ تھا اور نہ کوئی شخص قادیان میں میرے پاس آتا تھا یا خط و کتابت رکھتا تھا اس گمنامی کی حالت میں ان کس مپرسی کے ایام میں اللہ تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق

لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس رب لا تذرنی فردًا و انت خیر الوارثین یہ وہ زبردست پیشگوئی ہے جو ان ایام میں کی گئی اور چھپ کر شائع ہو گئی اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے اُسے پڑھا ایسی حالت اور ایسے وقت میں کہ میں گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا اور کوئی شخص مجھے نہ جانتا تھا خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دراز ملکوں سے لوگ آئیں گے اور کثرت سے آئیں گے اور ان کے لئے مہمانداری کے ہر قسم کے سامان اور لوازمات بھی آئیں گے چونکہ ایک شخص ہزاروں لاکھوں انسانوں کو مہمانداری کے جمیع لوازمات مہیا نہیں کر سکتا اور نہ اس قدر اخراجات کو برداشت کر سکتا ہے اس لئے خود ہی فرمایا۔ یأتیک من کل فج عمیق۔ ان کے سامان بھی ساتھ ہی آئیں گے اور پھر انسان کثرت مخلوقات سے گھبرا جاتا ہے اور ان سے کج خلقی کر بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس سے منع کیا کہ ان سے کج خلقی نہ کرنا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جانا

اب آپ غور کریں کہ کیا یہ امر انسانی طاقت کے اندر ہے کہ پچیس تیس برس پہلے ایک واقعہ کی خبر دے اور وہ بھی اسی کے متعلق اور پھر اسی طرح پر وقوع بھی ہو جاوے۔ انسانی ہستی اور زندگی کا تو ایک منٹ کا بھی اعتبار نہیں اور نہیں کہہ سکتے کہ دوسرا سانس آئیگا یا نہیں پھر ایسی خبر دینا یہ کیونکر اس کی طاقت اور قیاس میں آ سکتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ میں بالکل اکیلا تھا اور لوگوں سے ملنے سے بھی مجھے نفرت تھی اور چونکہ ایک وقت آنیوالا تھا کہ لاکھوں انسان میری طرف رجوع کریں اس لئے اس نصیحت کی ضرورت پڑی۔ لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ اور پھر انہی دنوں میں یہ بھی فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنے وہ وقت آتا ہے کہ تیری مدد کی جاوے گی اور لوگوں کے درمیان شناخت کیا جاویگا۔ اسی طرح پر فارسی عربی اور انگریزی میں کثرت سے ایسے الہامات ہیں جو اس مضمون کو ظاہر کرتے ہیں۔

اب سوچنے کا مقام ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کا خوف رکھتے ہیں کہ اس قدر عرصہ دراز پیشتر ایک پیشگوئی کی گئی اور وہ کتاب میں چھپکر شائع ہوئی۔ براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے جس کو دوست دشمن سب نے پڑھا۔ گورنمنٹ میں بھی اس کی کاپی بھیجی گئی۔ عیسائیوں ہندوؤں نے اُسے پڑھا۔ اس شہر میں بھی بہتوں کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ وہ دیکھیں کہ اس میں درج ہے یا نہیں۔ بیہودہ مولوی (جو محض عداوت کی راہ سے مجھے دجّال اور کذّاب کہتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی) شرم کریں اور بتائیں کہ اگر یہ پیشگوئی نہیں تو پھر اور پیشگوئی کس کو کہتے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس کا ریویو مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے کیا ہے چونکہ وہ میرے ہم سبق تھے اس لئے اکثر قادیان آیا کرتے تھے وہ خوب جانتے ہیں اور ایسا ہی قادیان۔ بٹالہ۔ امرتسر اور گرد و نواح کے لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ اس وقت میں بالکل اکیلا تھا اور کوئی مجھے جانتا نہ تھا۔ اور اس وقت کی حالت سے عند العقل بعید از قیاس معلوم ہوتا تھا کہ میرے جیسے ایک گمنام کے لئے یہ ایسا زمانہ آئیگا کہ لاکھوں آدمی اس کے ساتھ ہو جاویں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس وقت کچھ بھی نہ تھا۔ تنہا و بیکس تھا خود اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں یہ دعا سکھلائی تھی رب لا تذرنی فردًا و انت خیر الوارثین۔۔

یہ دُعا اس لئے سکھائی کہ وہ پیار رکھتا ہے ان لوگوں سے جو دعا کرتے ہیں کیونکہ دُعا عبادت ہے اور اس نے فرمایا ہے ادعونی استجب لکم دعا کرو میں قبول کروں گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغز اور مخ عبادت کا دعا ہی ہے اور دوسرا اشارہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ دعا کے پیرایہ میں سکھانا چاہتا ہے کہ تو اکیلا ہے اور ایک وقت آئیگا کہ تو اکیلا نہ رہیگا اور میں پکار کر کہتا ہوں کہ جیسا یہ دن روشن ہے (اس وقت آفتاب نکلا ہوا تھا ایڈیٹر) اسی طرح یہ پیشگوئی روشن ہے اور یہ امر واقعی ہے کہ میں اس وقت اکیلا تھا کون کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہے کہ تیرے ساتھ جماعت تھی۔ مگر اب دیکھو کہ اللہ تعالےٰ کے ان وعدوں کے موافق اور اس پیشگوئی کے موافق جو اس نے ایک زمانہ پہلے خبر دی ایک کثیر جماعت میرے ساتھ کر دی ایسی حالت اور صورت میں اس عظیم الشان پیشگوئی کو کون جھٹلا سکتا ہے پھر جبکہ اسی کتاب میں یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ لوگ خطرناک طور پر مخالفت کریں گے اور اس جماعت کو روکنے کے لئے ہر قسم کی کوششیں کرینگے مگر میں سب کو نامراد کر دوں گا۔

پھر براہین احمدیہ میں یہ بھی پیشگوئی کی گئی تھی کہ جب تک پاک پلید میں فرق نہ کروں گا نہیں چھوڑوں گا ان واقعات کو مشق کر کے ان لوگوں کو مخاطب نہیں کرتا جن کے دلوں میں خدا کا خوف نہیں اور جو گویا یہ سمجھتے ہیں کہ جیسے مرنا ہی نہیں اور خدا تعالیٰ کی کلام میں تحریف کرتے ہیں بلکہ میں ان لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ مرنا ہے اور موت کے دروازے قریب ہو رہے ہیں اس لئے کہ خدا سے ڈرنے والا ایسا گستاخ نہیں ہو سکتا وہ غور کریں کہ کیا پچیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کرنا انسانی طاقت اور قیاس کا نتیجہ ہو سکتا ہے پھر ایسی حالت میں کہ کوئی اسے جانتا بھی نہ ہو اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی ہو کہ لوگ مخالفت کریں گے مگر وہ نامراد رہیں گے۔ مخالفوں کے نامراد رہنے اور اپنے بامراد ہو جانے کی پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت امر ہے اگر اس کے ماننے میں کوئی شک ہے تو پھر نظیر پیش کرو۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک کسی مفتری کی نظیر دو جس نے پچیس برس پیشتر اپنے گمنامی کی حالت میں ایسی پیشگوئیاں کی ہوں اور وہ یوں روز روشن کی طرح پوری ہو گئی ہوں۔ اگر کوئی شخص ایسی نظیر پیش کر دے تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ سارا سلسلہ اور کاروبار باطل ہو جاوے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے کاروبار کو کون باطل کر سکتا ہے یونہی تکذیب کرنا اور بلا وجہ معقول انکار اور استہزا یہ حرام زادے کا کام ہے کوئی حلال زادہ ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔

میں اپنی سچائی کو اسی پر حصر کر سکتا ہوں اگر تم میں کوئی سلیم عقل رکھنا ہو خوب یاد رکھو کہ پیشگوئی کبھی رد نہیں ہو سکتی جب تک اس کی نظیر پیش نہ کی جاوے میں پھر کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں موجود ہے جس کا ریویو مولوی ابوسعید نے لکھا ہے اسی شہر میں مولوی محمد حسن اور منشی محمد جعفر وغیرہ کے پاس ہوگی۔ اس کا نسخہ مکہ مدینہ بخارا تک پہنچا گورنمنٹ کے پاس اس کا کاپی بھیجی گئی ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں برہموں نے اسے پڑھا اور کوئی گمنام کتاب نہیں بلکہ وہ شہرۂ یافتہ کتاب ہے کوئی پڑھا لکھا آدمی جو مذہبی مذاق رکھتا ہے

اس سے بے خبر نہیں ہے۔ پھر اس کتاب میں یہ پیشگوئی لکھی ہوئی موجود ہے۔ کہ لوگ تیرے ساتھ ہو جاویں گے دنیا میں تجھے شہرت دونگا۔ تیرے مخالفوں کو نامراد رکھونگا اب بتاؤ کہ کیا یہ کام کسی مفتری کا ہو سکتا ہے؟ اگر تم یہی فیصلہ دیتے ہو۔ کہ ان کا مفتری کا کام ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس کی نظیر پیش کرو۔ اگر نظیر دکھا دو۔ تو میں تسلیم کر لونگا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ مگر کوئی نہیں جو اس کی نظیر دکھا سکے۔ اور اگر تم اس کی نظیر نہ پیش کر سکو۔ اور یقیناً نہیں کر سکو گے۔ تو پھر میں تمہیں یہی کہتا ہوں۔ کہ

خدا سے ڈرو اور تکذیب سے باز آؤ

یاد رکھو۔ خدا تعالیٰ کے نشانات کو بدون کسی سند کے رد کرنا دانشمندی نہیں اور نہ اس کا انجام کبھی بابرکت ہوا ہے؟ میں کسی کی تکذیب یا تکفیر کی پروا نہیں کرتا اور ان حملوں سے ڈرتا ہوں۔ جو مجھ پر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے آپ ہی مجھے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ کہ تکذیب اور تکفیر ہوگی اور خطرناک مخالفت سے کام لیں گے۔ مگر کچھ بگاڑ نہ سکیں گے کیا مجھ سے پیشتر راستبازوں اور خدا کے ماموروں کو رد نہیں کیا گیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرعون اور فرعونیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر فقیہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشرکین مکہ نے کیا کیا حملے نہیں کئے۔ مگر ان حملوں کا انجام کیا ہوا؟ ان مخالفوں نے ان نشانات کے مقابلہ میں کبھی کوئی نظیر پیش کی؟ کبھی نہیں۔ نظیر پیش کرنے سے تو ہمیشہ عاجز رہے۔ عمل زبانیں چلتی رہیں۔ اس لئے وہ کذاب کہتے رہے اور جب اس سے بھی عاجز آ گئے۔ تو اور تو کچھ پیش گئی۔ وہ جلدی کر کے کہدیا۔ مگر ان منہ کی پھونکوں سے کیا یہ خدا تعالیٰ کے نور بجھا دیں گے؟ کبھی نہیں بجھا سکیں گے۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون

وہ سب خوارق اور نشانات کو وہ لوگ جو بدظنی کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں کہدیتے ہیں کہ شاید دست بازی ہو مگر پیشگوئی میں انہیں کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ اس لئے انبیاء کی نبوت میں عظیم الشان نشان اور معجزہ پیشگوئیوں کو قرار دیا گیا ہے یہ امر توریت سے بھی ثابت ہے اور قرآن مجید سے بھی۔ پیشگوئیوں کے برابر کوئی معجزہ نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے ماموروں کو ان کی پیشگوئیوں سے شناخت کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نشان مقرر کر دیا ہے۔

لا یظهر علیٰ غیبه احدا ۙ الا من ارتضیٰ من رسول

یعنے اللہ تعالیٰ کے غیب کا کسی پر ظہور نہیں ہوتا۔ مگر اللہ کے برگزیدہ رسولوں پر ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں باریک اسرار اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور دقیق امور کی وجہ سے ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ جو دور بین آنکھیں نہیں رکھتے اور موٹی موٹی باتوں کو صرف سمجھ سکتے ہیں۔ ایسی ہی پیشگوئیوں پر عموماً تکذیب ہوتی ہے اور جلد باز اور شتاب کار کہہ اٹھتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ظنوا انهم قد كذبوا

ان پیشگوئیوں میں لوگ شبہات پیدا کرتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت وہ پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق پوری ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر وہ سمجھ میں بھی نہ آئیں۔ تو مومن اور خدا ترس انسان کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان پیشگوئیوں پر نظر کرے جن میں دقائق نہیں۔ یعنے جو موٹی موٹی پیشگوئیاں ہیں۔ پھر دیکھے۔ کہ وہ کس قدر تعداد میں پوری ہو چکی ہیں۔ یونہی منہ سے انکار کر دینا تقویٰ کے خلاف ہے۔ دیانت اور خدا ترسی سے ان پیشگوئیوں کو دیکھنا چاہیئے۔ جو پوری ہو چکی ہیں مگر جلد بازوں کا منہ کون بند کرے۔ اس قسم کے امور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے۔ پھر اگر یہ امر مجھے بھی پیش آوے۔ تو تعجب نہیں بلکہ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ سنت اللہ یہی تھی۔

میں کہتا ہوں کہ مومن کے لئے تو ایک شہادت بھی کافی ہے اسی سے اس کا دل کانپ جاتا ہے مگر یہاں تو ایک نہیں صدہا نشان موجود ہیں بلکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس قدر ہیں کہ انہیں گن نہیں سکتا۔

یہ شہادت تھوڑی نہیں کہ رسولوں کو فتح کریگا۔ مکذبوں کو موافق بنا لیگا۔ اگر کوئی خدا کا خوف کرے اور دل میں دیانت اور دور اندیشی سے سوچے۔ تو اسے بے اختیار ماننا پڑے گا۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے

پھر یہ بھی ظاہر بات ہے کہ مخالف جب تک رد نہ کرے اور اس کی نظیر پیش نہ کرے

خدا کی حجت غالب ہے

اب خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ میں اسی خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے اور باوجود اس شر اور طوفان کے جو مجھ پر اٹھا اور جس کی جڑ اور ابتدا اسی شہر سے اٹھی اور یہ دہلی تک پہنچی۔ مگر اس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں میں مجھے صحیح سالم اور کامیاب نکالا اور مجھے ایسی حالت میں اس شہر میں لایا کہ تین لاکھ سے زیادہ زن و مرد میرے مبایعین میں داخل ہیں اور کوئی مہینہ نہیں گذرتا جس میں دو ہزار چار ہزار بعض اوقات پانچ پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں

پھر اس خدا نے ایسے وقت میں میری دستگیری کی کہ جب قوم ہی دشمن ہوگئی۔ جب کسی شخص کی دشمن اس کی قوم ہی ہو جاوے۔ تو وہ بے کس اور بڑا بے دست و پا ہوتا ہے۔ کیونکہ قوم ہی تو دست و پا اور جوارح ہوتی ہے۔ وہی اس کی مددگار ہوتی ہے دوسرے لوگ تو دشمن ہوتے ہی ہیں۔ کہ ہمارے مذہب پر حملہ کرتا ہے لیکن جب اپنی قوم بھی دشمن ہو۔ تو پھر بچ جانا اور کامیاب ہو جانا معمولی بات نہیں بلکہ ایک زبردست نشان ہے

میں نہایت افسوس اور درد دل سے یہ بات کہتا ہوں۔ کہ قوم نے میری مخالفت میں نہ صرف جلدی کی۔ بلکہ بہت بیدردی بھی کی۔ صرف ایک مسئلہ وفات مسیح کا اختلاف تھا۔ جس کو میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت صحابہ کے اجماع اور عقلی دلائل سے اور کتب سابقہ سے ثابت کرتا تھا اور کرتا ہوں اور حنفی مذہب کے موافق نص حدیث۔ قیاس۔ دلائل شرعیہ میرے ساتھ تھیں۔ مگر ان لوگوں نے قبل اس کے کہ وہ پورے طور پر مجھ سے پوچھ لیتے اور میرے دلائل کو سن لیتے اس مسئلہ کی مخالفت میں یہاں تک غلو کیا کہ مجھے کافر ٹھہرایا گیا اور اس کے ساتھ اور بھی جو چاہا اور کہا اور میرے ذمہ لگایا۔

آخری زمانہ میں جب عیسائیت کا غلبہ ہوگا اسوقت مسیح موعود کے ہاتھ پر اسلام کا غلبہ ہوگا اور وہ کل ادیان اور ملتوں پر اسلام کو غالب کر کے دکھا دیگا اور دجال کو قتل کریگا اور صلیب کو توڑیگا اور وہ زمانہ آخری زمانہ ہوگا نواب صدیق حسن خان اور دوسرے بزرگوں نے جنہوں نے آخری زمانہ کے متعلق کتابیں لکھی ہیں اُنھوں نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے بھی تو کوئی سبب اور ذریعہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے دواؤں سے شفا دیتا ہے اور اغذیہ اور پانی سے بھوک پیاس کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہوگیا۔ اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے۔ اس کے لئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہ یہی **موت مسیح کا حربہ** ہے اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی اور ان کی کمریں ٹوٹ جاوینگی میں سچ کہتا ہوں کہ اب عیسائی غلطیوں کے دور کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کیا سبب ہوسکتا ہے کہ مسیح کی وفات ثابت کی جاوے۔ اپنے گھروں میں اس امر پر غور کریں اور تنہائی میں بستروں میں لیٹ کر سوچیں۔ مخالفت کیحالت میں تو جوش آتا ہے۔ سعید الفطرت آدمی پھر سوچ لیتا ہے۔ دہلی میں جب میں نے تقریر کی ہی۔ تو سعید الفطرت انسانوں نے تسلیم کر لیا اور وہ بول اُٹھے۔ کہ بیشک حضرت عیسیٰ کی پرستش کا ستون ان کی زندگی ہے۔ جب تک یہ نہ ٹوٹے اسلام کے لئے دروازہ نہیں کھلتا بلکہ عیسائیت کو اس سے مدد ملتی ہے۔ جو ان کی زندگی سے پیار کرتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ دو گواہوں کے ذریعے پھانسی مل جاتی ہے مگر یہاں اس قدر شواہد موجود ہیں۔ اور وہ بدستور انکار کرتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ اور پھر حضرت مسیح کا اپنا اقرار اسی قرآن مجید میں موجود ہے۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اور توفی کے معنے موت بھی قرآن مجید ہی سے ثابت ہے کیونکہ یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی آیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلما توفیتنی کہا ہے جس کے معنے موت ہی ہیں اور ایسا ہی حضرت یوسف اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہی لفظ آیا ہے۔ پھر ایسی صورتیں اس کے کوئی اور معنے کیونکر ہوسکتے ہیں؟ یہ بڑی زبردست شہادت مسیح کی وفات پر ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت عیسےٰ کو مُردوں میں دیکھا۔ حدیث معراج کا تو کوئی انکار نہیں کرسکتا اسے کھولکر دیکھ لو کہ کیا اس میں حضرت عیسےٰ کا ذکر مُردوں کے ساتھ آیا ہے یا کسی اور رنگ میں جیسے آپ نے حضرت ابراہیم اور موسےٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ کو دیکھا ان میں کوئی خصوصیت اور امتیاز نہ تھا اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ حضرت موسےٰ اور ابراہیم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں اور قابض الارواح نے ان کو دوسرے عالم میں پہونچا دیا ہے پھر اُن میں ایک شخص زندہ بجسد العنصری کیسے چلا گیا۔ یہ شہادتیں تھوڑی نہیں ہیں ایک سچے مسلمان کے لئے کافی ہیں۔ پھر دوسری احادیث میں ان سب امور پر ایک اجمالی نظر کرنے کے بعد یہ امر تقویٰ کے خلاف تھا کہ جھٹ پٹ یہ فیصلہ کر دیا جاتا کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے اور پھر اس کی کوئی نظیر بھی نہیں عقل بھی یہی تجویز کرتی تھی۔ مگر افسوس ان لوگوں نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور خدا ترسی سے کام نہ لے فوراً **مجھے دجّال** کہدیا۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ کیا یہ تھوڑی سی بات تھی؟ افسوس!

پھر جب کوئی عذر نہیں بن سکتا تو کہتے ہیں درمیانی زمانہ میں اجماع ہوچکا۔ میں کہتا ہوں کب؟ اصل اجماع تو صحابہ کا اجماع تھا۔ اگر اس کے بعد اجماع ہوا ہے تو اب ان مختلف فرقوں کو تو اکٹھا کر کے دکھاؤ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ مسیح کی زندگی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ انہوں نے کتابوں کو نہیں پڑھا ورنہ انہیں معلوم ہوجاتا کہ صوفی موت کے قائل ہیں اور وہ ان کی دوبارہ آمد بروزی رنگ میں لیتے ہیں غرض جیسے میں نے اللہ تعالےٰ کی حمد کی ہے ویسے ہی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کہ آپ ہی کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتیں ہو رہی ہیں۔ میں کھولکر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور اقتدا [illegible] بغیر [illegible] کوئی روحانی فیض اور [illegible] حاصل نہیں کرسکتا۔

پھر اس کے ساتھ ہی ایک اور امر قابل ذکر ہے اگر میں اس کا بیان نہ کروں تو ناشکری ہوگی اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمکو ایسی سلطنت اور حکومت میں پیدا کیا ہے جو ہر طرح سے امن دیتی ہے اور جس نے ہمکو اپنے مذہب کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے پوری آزادی دی ہے اور ہر قسم کے سامان اس مبارک عہد میں ہمیں میسر آئے ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا آزادی ہوگی۔ کہ ہم عیسائی مذہب کی تردید زور و شور سے کرتے ہیں اور کوئی نہیں پوچھتا مگر اس سے پہلے ایک زمانہ تھا۔ اس زمانہ کے دیکھنے والے بھی ابتک موجود ہیں۔ اسوقت یہ حالت تھی کہ کوئی مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہیں کہہ سکتا تھا اور باآواز کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور حلال چیزوں کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات نہ ہوتی تھی مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہم ایک ایسی سلطنت کے نیچے ہیں جو ان تمام عیوب سے پاک ہے میں نے سلطنت انگریزی جو امن پسند ہے جس کو مذاہب کے اختلافات سے کوئی اعتراض نہیں اور جس کا قانون ہے کہ ہر اہل مذہب آزادی سے اپنے مذہبی فرض ادا کرے چونکہ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ہماری تبلیغ ہر جگہ پہنچ جاوے اسلئے اس نے ہمکو اس سلطنت میں پیدا کیا جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشیروان کے عہد سلطنت پر فخر کرتے تھے اسی طرح پر ہمکو اس سلطنت پر فخر ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ مامور چونکہ عدل اور راستی لاتا ہے اس لئے اس سے پہلے کہ وہ مامور ہو کر آئے عدل اور راستی کا اجرا ہونے لگتا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ اس رومی سلطنت سے جو مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں تھی۔ یہ سلطنت مراتب اولیٰ اور افضل ہے اگرچہ اس کا اور اسکا قانون ملتا جلتا ہے۔ لیکن انصاف یہی ہے کہ اس سلطنت کے قوانین کسی سے دبے ہوئے نہیں ہیں اور مقابلہ سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ رومی سلطنت میں وحشیانہ حصہ ضرور پایا جاوے گا یہ لیکن بزدلی تھی کہ یہودیوں کے خوف سے خدا کے پاک اور برگزیدہ بندے مسیح کو حوالات میں دیا گیا اور اس قسم کا مقدمہ عجیب پیش ہوا تھا۔ مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں تو یہودیوں نے مقدمہ کیا تھا۔ مگر اس سلطنت میں میرے خلاف جس نے [illegible]

مقدمہ کیا تھا ایک معزز پادری تھا اور ڈاکٹر بھی تھا یعنے ڈاکٹر مارٹن کلارک تھا۔ جس نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا اور اس نے شہادت پوری بہم پہونچائی یہاں تک کہ مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی بھی جو اس سلسلہ کا سخت دشمن ہے شہادت دینے کے واسطے عدالت میں آیا اور جہاں تک اس سے ہوسکا اس نے میرے خلاف شہادت دی اور پورے طور پر مقدمہ میرے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی یہ مقدمہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے اجلاس میں تھا جو شائد اب شملہ میں ہیں۔ ان کے روبرو پورے طور پر مقدمہ مرتب ہوگیا اور تمام شہادتیں میرے خلاف بڑے زور و شور سے دی گئیں ایسی حالت اور صورت میں کوئی قانون دان اہل الرائے بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں بری ہوسکتا ہوں۔ تو حالات وقت اور صورتیں ایسی واقع ہوچکی تھیں کہ مجھے سشن سپرد کیا جاتا اور وہاں سے پھانسی کا حکم ملتا یا عبور دریائے شور کی سزا دی جاتی مگر خدا تعالیٰ نے جیسے مقدمہ سے پہلے مجھے اطلاع دی تھی اسی طرح یہ بھی قبل از وقت ظاہر کر دیا تھا کہ میں اس میں بری ہوں گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی میری جماعت کے ایک گروہ کثیر کو معلوم تھی۔ غرض جب مقدمہ اس مرحلہ پر پہونچا اور دشمنوں اور مخالفوں کا یہ خیال ہوگیا کہ اب مجھے مجسٹریٹ سشن سپرد کریگا اس موقعہ پر اس نے کپتان پولیس سے کہا کہ میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے۔ میرا دل اس کو نہیں مانتا کہ فی الواقعہ ایسی کوشش کی گئی ہو اور انہوں نے ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے آدمی بھیجا ہو آپ اس کی پھر تفتیش کریں یہ وہ وقت تھا کہ میرے مخالف میرے خلاف ہر قسم کے منصوبوں میں ہی لگے ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ جن کو تبلیت دعا کے دعوی تھے وہ دعاؤں میں لگے ہوئے تھے اور رو رو کر دعائیں کرتے تھے کہ میں سزایاب ہوجاؤں مگر خدا تعالیٰ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے میں نے سنا ہے کہ کپتان ڈگلس صاحب کے پاس بعض سفارشیں بھی آئیں مگر وہ ایک انصاف پسند مجسٹریٹ تھا اس نے کہا کہ ہم سے ایسی بد ذاتی نہیں ہوسکتی غرض جب مقدمہ دوبارہ تفتیش کے لئے کپتان لیمار چنڈ کے سپرد کیا گیا تو کپتان صاحب نے عبد الحمید کو بلایا اور اس کو کہا کہ تو سچ سچ بیان کر۔ عبد الحمید نے اس پر بھی وہی قصہ جو اس نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو بیان کیا تھا دوہرایا

اس کو پہلے سے یہ کہا گیا تھا کہ اگر [illegible] بیان ہوگی تو تو پکڑا جاویگا اسلئے وہ وہی کہتا گیا۔ کپتان صاحب نے اسکو کہا کہ تو تو پہلے ہی بیان کرچکا ہے۔ صاحب اس سے تسلی نہیں پاتے کیونکہ تو تو سچ سچ بیان نہیں کرتا جب دوبارہ کپتان لیمار چنڈ نے اس کو کہا تو وہ روتا ہوا ان کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ مجھے بچالو کپتان صاحب نے اس کو تسلی دی اور کہا کہ ہاں بیان کرو۔ اس پر اس نے اصلیت کھولدی اور صاف اقرار کیا کہ مجھے دھمکا کر یہ بیان کرایا گیا تھا۔ مجھے ہرگز ہرگز مرزا صاحب نے قتل کے لئے نہیں بھیجا۔ کپتان اس بیان کو سنکر بہت خوش ہوا اور اس نے ڈپٹی کمشنر کو تار دیا کہ ہم نے مقدمہ نکال لیا ہے چنانچہ پھر گورداسپور کے مقام پر یہ مقدمہ پیش ہوا اور وہاں کپتان لیمار چنڈ کو حلف دیا گیا اور اس نے اپنا حلفی بیان لکھوایا۔ میں دیکھتا تھا کہ ڈپٹی کمشنر اصلیت کے کھل جانے سے بڑا خوش تھا اور ان عیسائیوں پر اسے سخت غصہ تھا جنھوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہیاں دی تھیں۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ ان عیسائیوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں مگر چونکہ میں مقدمہ بازی سے متنفر ہوں میں نے یہی کہا کہ میں مقدمہ نہیں کرنا چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔ اس پر اسیوقت ڈگلس صاحب نے فیصلہ لکھا۔ ایک مجمع کثیر اس دن جمع ہوگیا ہوا تھا اس نے فیصلہ سنانے وقت مجھے کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ بری ہوئے اب بتاؤ کہ یہ کیسی خوبی اس سلطنت کی ہے کہ عدل اور انصاف کے لئے نہ اپنے مذہب کے ایک سرگروہ کی پروا کی اور نہ کسی اور بات کی۔

میں دیکھتا تھا کہ اس وقت میرے دشمن تو ایک دنیا تھی اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب دنیا دکھ دینے پر آتی ہے تو در و دیوار دشمنی کرتے ہیں خدا ہی ہوتا ہے جو اپنے صادق بندوں کو بچا لیتا ہے پھر مسٹر ڈوئی کے سامنے ایک مقدمہ ہوا۔ پھر ٹیکس کا مقدمہ مجھ پر بنایا گیا مگر ان تمام مقدمات میں خدا نے مجھے بری ٹھہرایا۔ پھر آخر کرم دین کا مقدمہ ہوا اس مقدمہ میں میری مخالفت میں سارا زور لگا گیا۔ اور یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے لیکن درحقیقت یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہی اس کی تائید اور نصرت کیلئے کھڑا ہوتا تو اس کے مٹنے میں کوئی شک و شبہ ہی نہ رہتا اور [illegible] کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کرم دین کی حمایت کی

گئی اور ہر طرح سے اس کو مدد دی گئی یہاں تک کہ اس مقدمہ میں بعض نے مولوی کہلا کر میرے خلاف گواہیاں دیں جو سراسر خلاف تھیں۔ وہ یہاں تک بیان کرتا کہ زانی ہو فاسق ہو فاجر ہو پھر وہ متقی ہوسکتا ہے یہ مقدمہ ایک لمبے عرصہ تک رہا۔ اس اثنا میں بہت سے نشانات ظاہر ہوئے آخر مجسٹریٹ نے جو ہندو تھا۔ مجھ پر پانچسو (۵۰۰) روپیہ جرمانہ کردیا مگر خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ اطلاع دی ہوئی تھی کہ عدالت عالیہ نے اس کو بری کردیا۔ اس لئے جب وہ اپیل ڈویژنل جج کے سامنے پیش ہوا۔ خدا داد فراست سے انہوں نے فوراً ہی مقدمہ کی حقیقت کو سمجھ لیا اور قرار دیا کہ میں نے کرم دین کے حق میں جو لکھا تھا وہ بالکل درست تھا۔ یعنے مجھے اس کے لکھنے کا حق حاصل تھا۔ چنانچہ اس نے جو فیصلہ لکھا ہے وہ شائع ہوچکا ہے آخر مجھے اس نے بری ٹھہرایا اور جرمانہ واپس کیا اور ابتدائی عدالت کو بھی مناسب تنبیہ دی کہ کیوں اتنی دیر تک یہ مقدمہ رکھا گیا۔

غرض جب کوئی موقعہ میرے مخالفوں کو ملا ہے تو انہوں نے میرے کچل دینے اور ہلاک کردینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا اور کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ہر ہلاکت سے بچا لیا اسی طرح جیسے وہ اپنے رسولوں کو بچاتا آیا ہے میں ان واقعات کو مد نظر رکھ کر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بدرجہا اس رومی گورنمنٹ سے بہتر ہے جس کے زمانہ میں مسیح کو دکھ دیا گیا۔ پلاطوس گورنر جس کے روبرو پہلے مقدمہ پیش ہوا۔ وہ دراصل مسیح کا مرید تھا اور اس کی بیوی بھی مرید تھی۔ اسی وجہ سے اس نے مسیح کے خون سے ہاتھ دھوئے مگر باوجود اس کے کہ وہ مرید تھا اور گورنر تھا اس نے اس جرأت سے کام نہیں لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی۔ وہاں بھی مسیح بے گناہ تھا اور یہاں بھی میں بے گناہ تھا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لئے ایک جرأت دی ہے پس میں اس جگہ تمام مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں یہ بخوبی یاد رکھو جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرسکتا جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملسکتی۔ ریل۔ تار۔ ڈاک خانہ۔ پولیس وغیرہ کے انتظام دیکھو کہ کس قدر فوائد ان سے پہنچتے ہیں آج سے ساٹھ ستر برس پہلے بتاؤ کیا ایسا آرام اور آسانی تھی؟ پھر خود ہی انصاف

کرو۔ جب ہم پر ہزاروں احسان ہیں۔ تو ہم کیونکر شکر نہ کریں
اکثر مسلمان مجھ پر حملہ کرتے ہیں کہ تمہارے سلسلہ میں
یہ عیب ہے کہ تم جہاد کو موقوف کرتے ہو۔ مجھے افسوس ہے
کہ وہ نادان اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں وہ
اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرتے ہیں۔
آپ نے کبھی اشاعت مذہب کے لئے تلوار نہیں اٹھائی
جب آپ پر اور آپ کی جماعت پر مخالفوں کے ظلم انتہا تک
پہونچ گئے اور آپ کے مخلص خدام میں سے مردوں اور
عورتوں کو شہید کر دیا گیا اور پھر مدینہ تک آپ کا تعاقب
کیا گیا۔ اس وقت مقابلہ کا حکم ملا۔ آپ نے تلوار نہیں
اٹھائی۔ مگر دشمنوں نے تلوار اٹھائی بعض اوقات آپ کو
ظالم طبع کفار نے سر سے پاؤں تک خون آلود کر دیا تھا۔
مگر آپ نے مقابلہ نہیں کیا۔ خوب یاد رکھو۔ کہ اگر تلوار اسلام کا
ذریعہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اٹھاتے
مگر نہیں وہ تلوار جس کا ذکر ہے۔ وہ اس وقت اٹھی جب
موذی کفار نے مدینہ تک تعاقب کیا۔

اس وقت مخالفین کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ مگر اب
تلوار نہیں اور میرے خلاف جھوٹی تحریروں اور تقریروں
سے کام لیا جاتا ہے اور اسلام کے خلاف صرف قلم
سے کام لیا جاتا ہے۔ پھر قلم کا جواب تلوار سے دینے
والا احمق اور ظالم ہوگا یا کچھ اور۔

اس بات کو بھی مت بھولو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کفار کے ہاتھ سے مدت سے گزرے ہوئے ظلم و ستم پر تلوار
اٹھائی۔ اور وہ حفاظت خود اختیاری تھی۔ جو ہر مہذب
گورنمنٹ کے قانون میں بھی جرم نہیں تعزیرات ہند
میں بھی حفاظت خود اختیاری کو جائز رکھا ہے۔ اگر
ایک چور گھر میں گھس آوے اور وہ حملہ کرکے مار ڈالنا
چاہے۔ اس وقت اس چور کو اپنے بچاؤ کے لئے مار
ڈالنا جرم نہیں ہے۔

پس جب حالت یہاں تک پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے جاں نثار خدام شہید کر دیئے گئے اور
مسلمان ضعیف عورتوں تک کو نہایت سنگدلی اور بے حیائی
کے ساتھ شہید کیا گیا تو کیا حق نہ تھا کہ ان کو سزا دی جاتی
اس وقت اگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہوتا کہ اسلام کا نام و نشان
نہ رہے تو البتہ یہ ہو سکتا تھا کہ تلوار کا نام نہ آتا۔ مگر وہ چاہتا
تھا کہ اسلام دنیا میں پھیلے اور دنیا کی نجات کا ذریعہ ہو
اس لئے اس وقت محض مدافعت کے لئے تلوار اٹھائی
گئی۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اسلام کا اس
وقت تلوار اٹھانا کسی قانون مذہب اور اخلاق کے
رو سے قابل اعتراض نہیں ٹھہرتا۔ وہ لوگ جو ایک گال
پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دیتے ہیں وہ بھی
صبر نہیں کر سکتے اور جن کے ہاں کیڑے کا مارنا بھی گناہ
سمجھا جاتا ہے۔ وہ بھی نہیں کر سکتے پھر اسلام پر
اعتراض کیوں کیا جاتا ہے میں پھر کھول کر کہتا
ہوں کہ جو جاہل مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے
ذریعہ سے پھیلا ہے۔ وہ نبی معصوم علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر افترا کرتے ہیں اور اسلام کی ہتک کرتے
ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ اسلام ہمیشہ اپنی پاک تعلیم اور
ہدایت اور اس کے ثمرات انوار و برکات اور
معجزات سے پھیلا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے عظیم الشان نشانات آپ کے اخلاق کی
پاک تاثیرات نے اسے پھیلایا ہے اور وہ
نشانات اور تاثیرات ختم نہیں ہو گئی ہیں بلکہ ہمیشہ ہر زمانہ
میں تازہ بتازہ موجود رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو
میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ
نبی ہیں۔ اس لئے آپ کی تعلیمات اور ہدایات
ہمیشہ اپنے ثمرات دیتی رہتی ہیں اور آئندہ جب
اسلام ترقی کریگا تو اس کی یہی راہ ہوگی نہ کوئی
اور۔ پس جب اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی تلوار
نہیں اٹھائی گئی تو اس وقت ایسا خیال بھی کرنا گناہ
ہے۔ کیونکہ اب تو سب کے سب امن سے
بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور اپنے مذہب کی اشاعت
کے لئے کافی ذریعے اور سامان موجود ہیں مجھے
بڑے ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں
اور دوسرے معترضین نے اپنے اسلام پر حملہ
کرتے وقت ہرگز ہرگز اصلیت پر غور نہیں کیا
وہ دیکھتے کہ اس وقت تمام مخالف اسلام اور
مسلمانوں کے استیصال کے درپے تھے اور سب
کے سب مل کر اس کے خلاف منصوبے کرتے
اور مسلمانوں کو دکھ دیتے تھے۔ ان دکھوں اور
تکلیفوں کے مقابلہ میں اگر وہ اپنی جان نہ بچاتے تو
کیا کرتے قرآن شریف میں یہ آیت موجود ہے

اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا

اس سے معلوم ہوتا ہے یہ حکم اس وقت دیا گیا
جبکہ مسلمانوں پر ظلم کی حد ہو گئی تو انہیں مقابلہ کا حکم
دیا۔ اس وقت کی یہ اجازت تھی دوسرے وقت
کے لئے یہ حکم نہ تھا۔ چنانچہ مسیح موعود کے لئے
یہ نشان قرار دیا گیا۔

يضع الحرب

اب یہ تو اس کی سچائی کا نشان ہے کہ وہ لڑائی نہ کریگا
اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس زمانہ میں مخالفوں
نے بھی مذہبی لڑائیاں چھوڑ دیں۔ ہاں اس مقابلہ
نے ایک اور صورت اور رنگ اختیار کر لیا ہے اور وہ
یہ ہے کہ قلم سے کام لے کر اسلام پر اعتراض کرتے
ہیں۔ عیسائی ہیں ان کا ایک ایک پرچہ پچاس پچاس
ہزار نکلتا ہے۔ اور ہر طرح کوشش کرتے ہیں کہ
لوگ اسلام سے بیزار ہو جاویں۔ پس اس کے مقابلے
کے لئے ہمیں قلم سے کام لینا چاہئے یا تیر چلانے
چاہئیں۔ اس وقت تو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو اس
سے بڑھ کر احمق اور اسلام کا دشمن کون ہوگا۔ اس
قسم کا نام لینا اسلام کو بدنام کرنا ہے یا کچھ اور۔
جب ہمارے مخالف اس قسم کا [illegible] نہیں کرتے
حالانکہ وہ حق پر نہیں اور پھر کیا سبب [illegible] ہوگا
کہ ہم حق پر ہو کر تلوار کا نام لیں۔ اس وقت تم [illegible]
کو تلوار دکھا کر کہو کہ مسلمان ہو جا ورنہ قتل کر دوں گا
پھر دیکھو نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ پولیس [illegible] گرفتار کرا کے
تلوار کا مزا چکھا دیگا۔

یہ خیالات سراسر بیہودہ ہیں۔ ان کو دل
سے نکال دینا چاہئے۔ اب وقت آیا ہے کہ
اسلام کا روشن اور درخشاں چہرہ دکھایا جاوے
یہ وہ زمانہ ہے۔ کہ تمام اعتراضوں کو
دور کر دیا جاوے اور جو اسلام کے نورانی
چہرہ پر داغ لگایا گیا ہے۔ اسے دور کرکے
دکھایا جاوے۔ میں یہ بھی افسوس سے
ظاہر کرتا ہوں کہ مسلمانوں نے بھی جو
موقع خدا نے ان کو دیا ہے [illegible] اور
عیسائی مذہب کے اسلام میں داخل
کرنے کے لئے جو راستہ کھولا گیا
تھا۔ اسے ہی بری نظر سے دیکھا
اور اس کا کفر کیا۔

میں ۔ نے اپنی تحریروں کے ذریعہ پورے طور پر اس طریق کو چلایا ہے ۔ جو اسلام کو کامیاب اور دوسرے مذاہب پر غالب کرنیوالا ہو ۔ میرے رسایل امریکہ اور یورپ میں جاتے ہیں ۔ خداتعالیٰ نے اس قوم کو فراست دی ہے ۔ انہوں نے اس خداداد فراست سے اس امر کو سمجھ لیا ہے لیکن جب ایک مسلمان کے سامنے میں اسے پیش کرتا ہوں تو اس کے منہ میں جھاگ آجاتی ہے ۔ گویا وہ دیوانہ ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے حالانکہ قرآن شریف کی تعلیم تو یہی ہے ۔ ادفع بالتی هی احسن یہ تعلیم اس لیے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو وہ اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جاوے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھ سن لے ۔ میں اللہ جلشانہ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں کذاب نہیں اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے دیکھکر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو ۔ کہ باوجود اس کے کہ ہر روز افترا اور کذب ۔ وہ اللہ تعالیٰ پر کرے ۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے ۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کو ہلاک کرے مگر یہاں اس کے برخلاف معاملہ ہے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں اس کی طرف سے آیا ہوں ۔ مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے ۔ مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میری محبت ڈالدی ۔ میں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دیدو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ پر اس نے افترا کیا ہو اور پھر خدا تعالےٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مرادوں کو پورا کیا ہو دکھاؤ یقیناً سمجھو کہ خدا کے مرسل ان نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کے لیے دکھاتا اور ان کی نصرت کرتا ہے میں اپنے قول میں سچا ہوں اور خدا تعالیٰ جو دلوں کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبردار ہے کیا تم اتنا بھی نہیں کہہ سکتے جو آل فرعون کے ایک آدمی نے کہا تھا ۔ ان یک کاذبا فعلیه کذبه وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ۔ کیا تم یقین نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کا سب سے زیادہ دشمن ہے تم سب ملکر جو مجھ پر حملہ کرو ۔ خدا کا غضب اس سے کہیں بڑھکر ہوتا ہے ۔ پھر اس کے غضب سے کون بچ سکتا ہے یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں بعض پوری کریگا کل نہیں کہا اس میں حکمت کیا ہے حالت یہی ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں مشروط ہوتی ہیں ۔ وہ توبہ ۔ استغفار اور رجوع الی الحق سے بھی ٹل جایا کرتی ہیں پیشگوئی دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک وعدہ کی ۔ جیسے فرمایا وعد الله الذین آمنوا منکم ۔ اہل سنت مانتے ہیں کہ اس قسم کی پیشگوئیوں میں تخلف نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالےٰ کریم ہے لیکن وعید کی پیشگوئیوں میں وہ ڈرا کر بخش بھی دیتا ہے ۔ اس لئے کہ وہ رحیم ہے ۔

بڑا نادان اور اسلام سے دور پڑا ہوا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ وعید کی سب پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں وہ قرآن کریم کو چھوڑتا ہے ۔ اس لئے کہ قرآن شریف تو کہتا ہے ۔ یصبکم بعض الذی یعدکم ۔ افسوس ہے بہت سے لوگ مولوی کہلاتے ہیں ۔ مگر انہیں نہ قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کی نہ سنت انبیاء کی صرف بغض کی جھاگ ہوتی ہے ۔ اس لئے وہ دھوکہ دیتے ہیں یاد رکھو ۔ الکریم اذا وعد وفی ۔ رحیم کا تقاضا یہی ہے کہ قابل سزا ٹھہرا کر معاف کر دیتا ہے اور یہ تو انسان کی بھی فطرت میں ہے کہ وہ معاف کر دیتا ہے ایک مرتبہ میرے سامنے ایک شخص نے بناوٹی شہادت دی اس پر جرم ثابت تھا وہ مقدمہ ایک انگریز کے پاس تھا اسے اتفاقاً چٹھی آگئی کہ کسی دور دراز جگہ پر اس کی تبدیلی ہوگئی ہے وہ غمگین ہوا جو مجرم تھا وہ بڈھا آدمی تھا ۔ منشی سے کہا کہ یہ تو قید خانہ ہی میں مرجاویگا اس نے بھی کہا کہ حضور بال بچہ دار ہے ۔ اسپر وہ انگریز بولا کہ اب مثل مرتب ہو چکی ہے اب کیا ہو سکتا ہے پھر کہا کہ اچھا اس مثل کو چاک کر دو ۔ اب غور کرو کہ انگریز کو تو رحم آسکتا ہے ۔ خدا کو نہیں آتا ؟

پھر اس بات پر بھی غور کرو ۔ کہ صدقہ اور خیرات کیوں جاری ہے اور ہر قوم میں اس کا رواج ہے فطرتاً انسان مصیبت اور بلا کے وقت صدقہ دینا چاہتا ہے اور خیرات کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ بکرے دو ۔ کپڑے دو ۔ دو ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ اگر ان کے ذریعہ سے رد بلا نہیں ہوتا تو پھر اضطراراً انسان کیوں ایسا کرتا ہے جو فطرتاً رد بلا ہوتا ہے ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ صرف مسلمانوں ہی کا مذہب نہیں بلکہ یہودیوں ۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کا بھی یہ مذہب ہے ۔ اور میری سمجھ میں روئے زمین پر کوئی اس امر کا منکر ہی نہیں جب کہ یہ بات ہے تو صاف کھل گیا کہ وہ ارادہ الٰہی ٹل جاتا ہے ۔

پیشگوئی اور ارادہ الٰہی میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ پیشگوئی کی اطلاع نبی کو دیجاتی ہے اور ارادہ الٰہی پر کسی کو اطلاع نہیں ہوتی اور وہ مخفی رہتا ہے ۔ اگر وہی ارادہ الٰہی نبی کی معرفت ظاہر کر دیا جاتا تو وہ پیشگوئی ہوتی اگر پیشگوئی نہیں ٹل سکتی ۔ تو پھر ارادہ الٰہی بھی صدقہ خیرات سے نہیں ٹل سکتا ۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے چونکہ وعید کی پیشگوئیاں ٹل جاتی ہیں اس لئے فرمایا ۔ ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ۔ اب اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے ۔ کہ بعض پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ٹل گئیں اگر میری کسی پیشگوئی پر ایسا اعتراض کیا جاتا ہے تو مجھے اس کا جواب دو ۔ اگر اس امر میں میری تکذیب کروگے تو میری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرنے والے ٹھہروگے میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ کل اہل سنت جماعت اور کل دنیا کا مسلم مسئلہ ہے کہ تضرع سے عذاب کا وعدہ ٹل جایا کرتا ہے ۔ کیا حضرت یونس علیہ السلام کی نظیر بھی تمہیں بھول گئی ہے ؟ حضرت یونس کی قوم سے جو عذاب ٹل گیا تھا ۔ اس کی وجہ کیا تھی ؟ در منثور وغیرہ کو دیکھو اور بائبل میں یونہ نبی کی کتاب موجود ہے اس عذاب کا قطعی وعدہ تھا مگر حضرت یونس کی قوم نے عذاب کے آثار دیکھکر توبہ کی اور اس کی طرف رجوع کیا ۔ خدا تعالیٰ نے اس کو بخشدیا اور عذاب ٹل گیا اور حضرت یونس یوم مقررہ پر عذاب کے منتظر تھے ۔ لوگوں سے خبریں پوچھتے تھے ۔ ایک زمیندار سے پوچھا کہ نینوہ کا کیا حال ہے ؟ اس نے کہا کہ اچھا حال ہے ۔ تو حضرت یونس پر بہت غم طاری ہوا ۔ اور انہوں نے کہا لن ارجع الی قومی کذابا ۔ یعنے میں اپنی قوم کی طرف کذاب کہلاکر نہیں جاؤں گا ۔ اب اس نظیر کے ہوتے ہوئے اور قرآن شریف کی زبردست شہادت کی موجودگی میں میری کسی ایسی پیشگوئی پر جو پہلے ہی سے شرطی تھی اعتراض کرنا تقویٰ کے خلاف ہے ۔ متقی کی یہ شان نہیں کہ بغیر سوچے سمجھے کچھ

یہاں تک ہی کہ ان کی بیویاں نکال لو حالانکہ اسلام مین اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں علاوہ ازیں ایک صاف اور مصفا مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد مین ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایکدوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہان یہ چاہتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہ ہو۔ وہاں اس کا یہ منشا ہے کہ نوع انسان مین مودّت اور وحدت ہو۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس مین یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ مین لانے کی یہانتک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤن بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہون اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے مین سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان مین یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے اور پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد مین اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ مین جمع ہون اور کل زمین کے مسلمان سال مین ایک مرتبہ بیت اللہ مین اکٹھے ہون ان تمام احکام کی وہی غرض وحدت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہین ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت جگہ قرآن کریم مین بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذکرو اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھکر۔ اس جگہ دو رمز ہین ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء ... دی ہے اس مین یہ سر ہے کہ آباء کی ... طرتی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو ... وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی ... ت مین اللہ تعالیٰ انسان کو ... تعالیٰ سے فطری محبت کا ... ت کے بعد ادنا عجب امر

اللہ کی خودبخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصل مقصد معرفت کا ہے جہان انسان کو پہنچنا چاہیئے۔ یعنے اس مین اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے اور ایک مقام پر یون فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ

اس آیت مین ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے جو انسان کو حاصل کرنے چاہیئن۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہین بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنے بلا عوض سلوک کرو۔ لیکن یہ امر کہ جو بدی کرتا ہے اس سے نیکی کیجاوے۔ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری پھیر دی جاوے یہ صحیح نہین یا یہ کہو کہ عام طور پر یہ تعلیم عملدرآمد مین نہین آسکتی۔ چنانچہ سعدی کہتا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اس لئے اسلام میں انتقامی حدود مین جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے۔

جزاء سیئة سیئة مثلہا ومن عفی واصلح الآیۃ

یعنے بدی کی سزا اسیقدر بدی ہے اور جو کوئی معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہین کہ اس سے شر بڑھے۔

غرض۔ عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنے بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک مین بھی ایک قسم کی خودغرضی ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے اس لیے اس سے بڑھکر ایک تعلیم دی اور وہ

ایتاء ذی القربیٰ

کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہین ہوتی وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کہ تو اس کو دودھ مت دے اور اگر یہ تیری غفلت سے مر جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی بلکہ انعام

دیا جاویگا۔ اس صورت مین وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو طیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دیگی۔ کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت ... کرتی ہے اس کی کوئی غرض درمیان نہیں۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونون پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو سے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور جو اطاعت الٰہی مین اس مقام سے ترقی کرے۔ تو احسان کی پابندی سے اطاعت کرے کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہین کرسکتا اور چونکہ محسن کے شمایل اور خصایل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہین۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ ایسے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس مقام تک انسان مین ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاء ذی القربیٰ کا یعنے اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور حقوق العباد کے پہلو سے مین اس کے معنے بیان کرچکا ہون اور یہ بھی مین نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہین دی اور ایسی کامل ہے کہ کوئی نظیر اس کی پیش نہین کر سکتا یعنے

جزاء سیئة سیئة مثلہا الآیۃ

اس مین عفو کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس مین اصلاح ہو۔ یہودیوں کے مذہب نے تو یہ کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت الی آخرہ۔ انہین انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہانتک یہ عادت ان مین پختہ ہوگئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہین لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض مین یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ لے اس وجہ سے اُن مین کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بیدرد ہوگئے تھے۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو ایک کوس بیگار لیجاوے۔ تو دو کوس چلے جاؤ وغیرہ۔ اس تعلیم مین جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد ہی نہین ہوسکتا۔ اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور پر ثابت کردیا ہے کہ یہ تعلیم کا نقص ہے کیا یہ کسی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکالدے تو پھر دوسری گال پھیرے

یہاں تک ہی کہ ان کی بیویاں نکال لو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہیں علاوہ توا یک صاف اور مصفا مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہ ہو۔ وہاں اس کا یہ منشا ہے کہ نوع انسان میں مودت اور وحدت ہو۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے اور پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی وہی غرض وحدت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت جگہ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء دی ہے اس میں یہ سر ہے کہ آبا کی فطرتی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی ... میں اللہ تعالیٰ انسان کو ... تعالیٰ سے فطری محبت کا ... کے بعد اولیٰ محبت اور

اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصل مقصد عبودیت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے۔ یعنے اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ

اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنے بلا عوض سلوک کرو۔ لیکن یہ امر کہ جو بدی کرتا ہے اس سے نیکی کیجاوے۔ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری پھیر دی جاوے یہ صحیح نہیں یا یہ کہو کہ عام طور پر یہ تعلیم عملدرآمد میں نہیں آسکتی۔ چنانچہ سعدی کہتا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اس لئے اسلام میں انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے۔

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ومن عفی واصلح الآیۃ

یعنے بدی کی سزا اسیقدر بدی ہے اور جو کوئی معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے

غرض۔ عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنے بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خودغرضی ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے اس لیے اس سے بڑھکر ایک تعلیم دی اور وہ

ایتاء ذی القربیٰ

کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کر اس کو دودھ مت دو۔ اگر یہ تیری غفلت سے مر جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی بلکہ انعام

دیا جاویگا۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو طیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دیگی۔ کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت ... کررہی ہے اس کی کوئی غرض درمیان نہیں۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو سے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے۔ تو احسان کی پابندی سے اطاعت کر کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کرسکتا اور چونکہ محسن کے شمائل اور خصائل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ ایسے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاء ذی القربیٰ کا یعنے اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کرچکا ہوں اور یہ بھی میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی اور ایسی کامل ہے کہ کوئی نظیر اس کی پیش نہیں کرسکتا یعنے

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا الآیۃ

اس میں عفو کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں اصلاح ہو۔ یہودیوں کے مذہب نے تو یہ کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت الاخرہ۔ انہیں انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہاں تک یہ عادت ان میں پختہ ہو گئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہیں لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض میں یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ لے اس وجہ سے اُن میں کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بیدرد ہوگئے تھے۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو ایک کوس بیگار لیجاوے۔ تو دو کوس چلے جاؤ وغیرہ۔ اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہوسکتا۔ اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کا نقص ہے کیا یہ کسی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکالدے تو پھر دوسری گال پھیر دو

کہ ہاں اب دوسرا دانت بھی نکال دو۔ وہ خبیث تو اور بھی دلیر ہو جاویگا اور اس سے امن عامہ میں خلل واقعہ ہو جاویگا۔ پھر ہم کیونکر تسلیم کریں کہ یہ تعلیم عمدہ ہے یا خدا تعالےٰ کی مرضی کے موافق ہو سکتی ہے؟ اگر اس پر عمل ہو تو کسی ملک کا بھی انتظام نہ ہو سکے۔ ایک ملک اگر دشمن چھین لے تو دوسرا خود حوالے کرنا پڑے ایک افسر گرفتار ہو جاوے تو دس اور دیدئے جاویں یہ نقص ہیں جو ان تعلیموں میں ہیں اور یہ صحیح نہیں۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ احکام بطور قانون مختص الزمان تھے۔ جب وہ زمانہ گذر گیا۔ دوسرے لوگوں کے حسب حال وہ تعلیم نہ رہی۔ یہودیوں کا وہ زمانہ تھا کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہے اور اس غلامی کی زندگی کی وجہ سے ان میں قساوت قلبی بڑھ گئی اور وہ کینہ کش ہو گئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس بادشاہ کے زمانہ میں کوئی ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق بھی اسی قسم کے ہو جاتے ہیں سکھوں کے زمانہ میں اکثر لوگ ڈاکو ہو گئے تھے انگریزوں کے زمانہ میں تعلیم اور تہذیب پھیلتی جاتی ہے اور ہر شخص اس طرف کوشش کر رہا ہے۔ غرض بنی اسرائیل نے فرعون کی ماتحتی کی تھی۔ اسی وجہ سے ان میں ظلم بڑھ گیا تھا۔ اسلئے توریت کے زمانہ میں عدل کی ضرورت مقدم تھی۔ کیونکہ وہ لوگ اس سے بے خبر تھے اور جابرانہ عادت رکھتے تھے اور انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ دانت کے بدلے دانت کا توڑنا ضروری ہے اور یہ ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس وجہ سے ان کو سکھایا کہ عدل تک ہی بات نہیں رہتی بلکہ احسان بھی ضروری ہے۔ اس سبب سے مسیح کے ذریعہ انہیں یہ تعلیم دیگئی۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو۔ اور جب اسی پر سارا زور دیا گیا۔ تو آخر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تعلیم کو اصل نقطہ پر پہونچا دیا۔ اور وہ یہی تعلیم تھی کہ بدی کا بدلہ اسیقدر بدی ہے۔ لیکن جو شخص معاف کر دے اور معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجر ہے۔ عفو کی تعلیم دی ہے مگر ساتھ قید لگائی کہ اصلاح ہو۔ بے محل عفو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس اس مقام پر غور کرنا چاہئے جب توقع اصلاح کی ہو تو عفو ہی کرنا چاہئے جیسے ایک نوکر ہے جو بڑا شریف الاصل اور فرمانبردار اور وفادار ہے لیکن اتفاقاً اس سے کوئی غلطی ہو جاوے اس موقع پر اس کو معاف کرنا ہی مناسب ہے اگر سزا دی جاوے تو ٹھیک نہیں۔ لیکن ایک بدمعاش اور شریر ہے۔ ہر روز نقصان کرتا ہے اور شرارتوں سے باز نہیں آتا۔ اگر اُسے چھوڑ دیا جاوے تو وہ اور بھی بے باک ہو جاویگا۔ اس کو سزا دینی چاہیئے۔ غرض اس طرح پر محل اور موقعہ شناسی سے کام لو۔ یہ تعلیم ہے جو اسلام نے دی ہے اور جو کامل تعلیم ہے۔ اس کے بعد اور کوئی نئی تعلیم یا شریعت نہیں آ سکتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور قرآن شریف خاتم الکتب اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ اس کو چھوڑ کر نجات نہیں ملسکتی جو اس کو چھوڑیگا۔ وہ جہنم میں جاویگا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اس امت کے لئے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے اور اس کے لیئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ ہی میں دعا سکھائی ہے

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ انعمت علیھم کی راہ کے لئے جو دعا سکھائی۔ تو اس میں انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے حصول کا اشارہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ انبیا علیہم السلام کو جو کمال دیا گیا ہے وہ معرفت الٰہی کا کمال تھا اور یہ نعمت ان کو مکالمات اور مخاطبات سے ملی تھی اس کے تم بھی خواہاں رہو پس اس نعمت کے لئے یہ خیال کرو قرآن شریف اس دعا کی تو ہدایت کرتا ہے مگر اس کا ثمرہ کچھ بھی نہیں یا اس امت کے کسی فرد کو بھی یہ شرف نہیں ملسکتا کہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہو گیا ہے بتاؤ اس سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ثابت ہو گی یا کوئی خوبی ثابت ہو گی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے اور اس نے مغز شریعت کو سمجھا ہی نہیں۔ اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہ لاشریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پالے اور ان گناہوں سے جن میں وحشی انسان مبتلا ہیں نجات پالے۔ یہ عظیم الشان مقصد اسلام کا تھا اور ہے اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کر سکتی اور نہ اس کا نمونہ دکھا سکتی ہے۔ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے مگر وہ کون ہے جو دکھا سکتا ہو؟

میں نے آریوں سے عیسائیوں سے پوچھا ہے کہ وہ خدا جو تم مانتے ہو اس کا کوئی ثبوت پیش کرو۔ نری لاف و گزاف سے بڑھکر وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے وہ سچا خدا جو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ اس سے یہ لوگ ناواقف ہیں۔ اس پر اطلاع پانے کے لئے یہی ایک ذریعہ مکالمات کا تھا جس کے سبب سے اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز تھا۔ مگر افسوس ہے مسلمانوں نے میری مخالفت کی وجہ سے اس سے بھی انکار کر دیا۔

یقیناً یاد رکھو۔ کہ گناہوں سے پاکیزگی تبھی مل سکتی ہے۔ جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے۔ لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائیگا اور ہلاک کر دیگا۔ وہ کبھی جرأت کر سکتا ہے کہ اس کیطرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنیوالی چیز سمجھتا ہے تو اس کے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرے۔ اس سے بچ نہیں سکتا یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خدا تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی۔ تو پھر اقرار کرنا پڑیگا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کیونکہ اسی سے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچتا

میں تبلیغ معترضہ کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنی اپنی جگہ ہر قوم کو یہ فکر لگا ہوا ہے کہ ہم گناہ سے پاک ہو جاویں مثلاً آریہ صاحبان نے تو یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ بجز گناہ کی سزا کے اور کوئی صورت پاک ہونے کی ہی نہیں ایک گناہ کے بدلے کئی لاکھ جونیں ہیں جب تک انسان ان جونوں کو نہ بھگت لے وہ پاک ہی نہیں ہو سکتا مگر اس میں بڑے مشکلات ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ جب کہ تمام مخلوقات گنہگار رہی ہے تو اس سے نجات کب ہوگی؟ اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ ان کے ہاں یہ امر مسلمہ ہے کہ نجات یافتہ ہی ایک عرصہ کے بعد ... سے نکال دئے جاویں گے تو پھر اس نجات سے فائدہ ہی کیا ہوا جب یہ سوال کیا جاوے کہ نجات پانے کے بعد کیوں نکالتے ہو تو بعض کہتے ہیں کہ نکالنے کے لئے ایک گناہ باقی رکھ لیا جاتا ہے اب غور کر کے بتاؤ کہ کیا یہ قادر خدا کا کام ہو سکتا ہے؟ اور پھر جبکہ ہر نفس اپنے نفس کا خود خالق ہے خدا تعالیٰ اس کا خالق ہی نہیں (معاذ اللہ) تو اسے حاجت ہی کیا ہے کہ وہ اس کا ماتحت رہے۔

تیسرا پہلو عیسائیوں کا ہے۔ انہوں نے گناہ سے پاک ہونے کا ایک پہلو سوچا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا مان لو اور پھر یقین کر لو کہ اس نے ہمارے گناہ اٹھا لئے اور وہ صلیب کے ذریعہ لعنتی ہوا نعوذ باللہ من ذالک۔ اب غور کرو کہ حصول نجات کو اس طریق سے کیا تعلق؟

گناہوں سے بچانے کے لئے ایک اور بڑا گناہ تجویز کیا۔ کہ انسان کو خدا بنایا گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور گناہ ہو سکتا ہے؟ پھر خدا بنا کر اسے معاً ملعون بھی قرار دیا۔ اس سے بڑھ کر گستاخی اور بے ادبی اللہ تعالیٰ کی کیا ہوگی؟

ایک کھاتا پیتا حوائج کا محتاج خدا بنا لیا گیا حالانکہ توریت میں لکھا تھا کہ دوسرا خدا نہ ہو نہ آسمان پر نہ زمین پر۔ چہار دروازوں اور چوکھٹوں پر تعلیم لکھی گئی تھی۔ اس کو چھوڑ کر یہ نیا خدا تراشا گیا جس کا کچھ بھی پتہ توریت میں نہیں ملتا ہے۔ میں نے فاضل یہودی سے پوچھا ہے کہ کیا تمہارے ہاں ایسے خدا کا پتہ ہے۔ جو مریم کے پیٹ سے نکلے اور وہ یہودیوں کے ہاتھوں سے مار کھاتا پھرے۔ اس پر یہودی علماء نے مجھے یہی جواب دیا کہ محض افترا ہے۔ توریت سے کسی ایسے خدا کا پتہ نہیں ملتا۔ ہمارا وہ خدا ہے۔ جو قرآن شریف کا خدا ہے یعنی جس طرح قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی وحدت کی اطلاع دی ہے۔ اسی طرح ہم توریت کے رو سے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور کسی انسان کو خدا نہیں مان سکتے۔ اور یہ تو موٹی بات ہے۔ اگر یہودیوں کے ہاں کسی ایسے خدا کی خبر دی گئی ہوتی جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے والا تھا۔ تو وہ حضرت مسیح کی ایسی سخت مخالفت ہی کیوں کرتے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کو صلیب پر چڑھوا دیا۔ اور ان پر کفر کہنے کا الزام لگاتے تھے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کو ماننے کے لئے قطعاً طیار نہ تھے۔ غرض عیسائیوں نے گناہ کے دور کرنے کا جو علاج تجویز کیا ہے وہ ایسا علاج ہے جو بجائے خود گناہ کو پیدا کرتا ہے اور اس کے گناہ سے نجات پانے کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

انہوں نے گناہ کے دور کرنے کا علاج گناہ تجویز کیا ہے۔ جو کسی حالت اور صورت میں مناسب نہیں یہ لوگ اپنی نادانی دوست ہیں اور ان کی مثال اس بندر کی سی ہے جس نے اپنے آقا کا خون کر دیا تھا۔ اپنے بچاؤ کے لئے اور گناہوں سے نجات پانے کے لئے ایک ایسا گناہ تجویز کیا۔ جو کسی صورت میں بخشا نہ جاتا ہے یعنی شرک کیا اور عاجز انسان کو خدا بنا لیا۔

مسلمانوں کے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ ان کا خدا ایسا خدا نہیں جس پر کوئی اعتراض یا حملہ ہو سکے وہ اس کی طاقتوں اور قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی صفات پر یقین لاتے ہیں مگر جنہوں نے انسان کو خدا بنایا یا جنہوں نے اس کی قدرتوں سے انکار کر دیا ان کے ہو خدا کا عدم وجود ہو جاتا ہے۔ جیسے مثلاً آریوں کا مذہب ہے کہ ذرہ ذرہ اپنے وجود کا آپ ہی خدا ہے اور اس نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا ہے بتاؤ کہ جب ذرات کے وجود کا خالق خدا نہیں۔ تو ان کے قیام کے لئے خدا کی حاجت کیا ہو جبکہ طاقتیں خود بخود موجود ہیں اور ان میں اتصال اور انفصال کی قوتیں بھی موجود ہیں پھر انصاف سے بتاؤ کہ ان کے لئے خدا کے وجود کی کیا ضرورت ہو؟

میں سمجھتا ہوں اس عقیدہ کو رکھنے والے آریوں اور دہریوں میں ۱۹ اور ۲۰ کا فرق ہو۔

اب صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل اور زندہ مذہب ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت، شوکت ظاہر ہو اور اسی مقصد کو لیکر میں آیا ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی بھی قدر نہ کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کریگا وہ اپنا کام کر کے رہیگا مگر ان پر افسوس ہوگا۔ میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور قوت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ فعال لما یرید ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دیدی ہے اور میں نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جو موعود آنے والا تھا۔ وہ میں ہی ہوں۔ اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے اگر اس مسئلہ پر غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ یہی مسئلہ ہے جو عیسائی مذہب کا خاتمہ کر دینے والا ہے یہ عیسائی مذہب کا بہت بڑا شہتیر ہے اور اسی پر اس مذہب کی عمارت قائم کی گئی ہے۔ اسے گرنے دو۔

یہ معاملہ بڑی صفائی سے طے ہو جاتا اگر میرے مخالف خدا ترسی اور تقوےٰ سے کام لیتے۔ مگر ایک کا نام لو جو درندگی چھوڑ کر میرے پاس آیا ہو۔ اور اس نے اپنی تسلی چاہی ہو۔ ان کا تو حال یہ ہے کہ میرا نام لیتے ہی ان کے منہ سے جھاگ گرنی شروع ہو جاتی ہے اور وہ گالیاں دینے لگتے ہیں بھلا اس طرح پر بھی کوئی شخص حق کو پا سکتا ہے؟ میں تو قرآن شریف کے نصوص صریحہ کو پیش کرتا ہوں مگر وہ ہیں کہ ان باتوں کو سنتے نہیں اور کافر کافر دجال دجال کہہ کر شور مچاتے ہیں۔

میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ قرآن شریف سے تم ثابت کر دو کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت کے خلاف کوئی امر پیش کرو۔ اور یا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ کی وفات پر پہلا اجماع ہوا اس کا خلاف دکھاؤ تو نہیں ملتا۔ پھر بعض لوگ شور مچاتے ہیں کہ اگر آ

دنیا کے بت کو عظمت دیگئی ہے اس کے امانی اور امیدون کو رکھا گیا ہے۔ مقدمات صلح جو کچھ ہے۔ وہ دنیا کیلئے ہے۔ اس بت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلوں مین قایم ہو اور اعمال کا شجر تازہ بتازہ پھل دے اس وقت درخت کیصورت ہے مگر اصل درخت نہین کیونکہ اصل درخت کے لئے تو فرمایا۔ الم تر کیف ضرب الله مثلاً کلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت و فرعها في السماء توتي اكلها كل حين باذن ربها یعنے کیا تو نے نہین دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دین کامل کی کہ وہ بات ... درخت پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑ ثابت ہو اور جسکی شاخین آسمان مین ہون اور ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے۔ اصلها ثابت سے مراد یہ ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہون اور یقین کامل کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہون اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے کسیوقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ اب یہ کیا حالت ہے بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہین کہ ضرورت ہی کیا ہے اس ایک کی بھی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہین سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا کیا ہوگا اس وقت مسلمان اسلام مین تو بیشک داخل ہین مگر ایمان کی ذیل مین نہین اور یہ اسوقت ہوتا ہے جب ایک نور ساتھ ہو غرض یہ وہ باتین ہین جن کے لئے مین بھیجا گیا ہون اس لئے میرے معاملہ مین تکذیب کے لئے جلدی نہ کرو بلکہ خدا سے ڈرو اور توبہ کرو کیونکہ توبہ کرنیوالے کی عقل تیز ہوتی ہے۔

طاعون کا نشان بہت خطرناک نشان ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کیمتعلق جو کلام نازل کیا ہے وہ یہ ہے۔ ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس پر لعنت ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ارادہ کی اس وقت تبدیلی ہوگی جب لوگوں کی تبدیلی ہوگی۔ پس خدا سے ڈرو اور اس کے قہر سے خوف کھاؤ۔ کوئی کسیکا ذمہ دار نہین ہو سکتا معمولی مقدمہ کسی پر ہو تو اکثر لوگ وفا نہین کر سکتے پھر آخرت مین کیا بہروسہ رکھتے ہو جسکی نسبت فرمایا۔ يوم يفر المرء من اخيه مخالفون کا تو یہ فرض تھا کہ وہ حسن ظنی سے کام لیتے اور لا تقف ما ليس لك به علم پر عمل کرتے مگر انہون نے جلدبازی سے کام لیا یاد رکھو پہلی قومین اسی طرح ہلاک ہوئین۔ عقلمند وہ ہے جو مخالفت کرکے بھی

جب اسے معلوم ہو کہ دعا ... ی رکھیے چھوڑ دی مگر یہ بات تب نصیب ہوتی ہے جب ... مداتہ ہو در اصل مردون کا کام یہی ہے۔ کہ وہ اپنی غلطی ... اعتراف کرین وہ پہلوان ہے اور اسی کو خدا پسند کرتا ہے ... باتون کے علاوہ مین اب قیاس کیمتعلق کچھہ کہنا ... چاہتا ہون کہ اگرچہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ میرے ساتھ ہین ... اور صحابہ بھی میری تایید کرتا ہے نشانات اور تائیدات الہ... یہ بھی موید ہین۔ ضرورت میرا صادق ہونے پر کرتی ہے ... اس کو ذریعہ سے بھی حجت پوری ہو سکتی ہے۔ اس ... لینا چاہیئے کہ قیاس کیا کہتا ہے انسان کبھی کسی ایسی ... بات کو طیار نہین ہو سکتا جو اپنی نظیر نہ رکھتی ہو مثلاً ... کہے کہ تمہارا بچہ کوا اڑا کر آسمان پر لے گیا ہے یا بچہ کتا بن کر بھاگ گیا ہے۔ تو کیا تم اس کی بات ... کو بلا وجہ معقول اور بلا تحقیق مان لوگے کبھی نہین۔ اس ... سے کہ قرآن مجید نے فرمایا۔

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون۔

اب مسیح علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر اور ان کے آسمان پر اڑ جانیکے متعلق غور کرو۔ قطع نظر ان دلایل کے جو ان کی وفات کیمتعلق ہین یہ پکی بات ہے کہ کفار نے آنحضرت صلعم سے آسمان پر چڑھ جانیکا معجزہ مانگا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر طرح کامل اور افضل تھے ان کو چاہیئے تھا کہ وہ آسمان پر چڑھ جاتے مگر انہون نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے کیا جواب دیا۔

قل سبحان ربي هل كنت الا بشرا رسولا

اس کا مفہوم یہ ہے کہ کہدو اللہ تعالیٰ اس امر سے پاک ہے کہ وہ خلاف وعدہ کرے جبکہ اس نے بشر کے لئے آسمان پر مع جسم کے جانا حرام کر دیا ہے۔ اگر مین جاؤن تو جھوٹا ٹھیرون گا۔ اب اگر تمہارا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا ہے اور کوئی بالمقابل پادری یہ آیت پیش کر کے آنحضرت صلعم پر اعتراض کرے تو تم اس کا کیا جواب دے سکتے ہو۔ پس ایسی باتون کے ماننے سے کیا فایدہ جن کا کوئی اصل قرآن مجید مین موجود نہین۔ اس طرح پر اسلام کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنیوالے ٹھہرو۔ پھر پہلی کتابون مین بھی تو کوئی نظیر موجود نہین اور ان کتابون سے اجتہاد کرنا حرام نہین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شهد شاهد من بني اسرائيل۔ اور پھر فرمایا كفى بالله شهيدا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب اور ایسا ہی فرمایا۔ يعرفونه كما يعرفون ابناءهم۔ جب آنحضرت صلعم

کی نبوت کی ثبوت کے لئے انکو پیش کیا ہے تو ہمارا ان سے اجتہاد کرنا کیونکر حرام ہوگیا۔ اب انہی کتابون مین ملاکی نبی کی ایک کتاب ہے جو بائبل مین موجود ہے۔ اس مین مسیح سے پہلے ایلیا نبی کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا آخر جب مسیح ابن مریم آئے تو حضرت مسیح سے الیاس کے دوبارہ آنیکا سوال ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کیموافق کیا گیا مگر حضرت مسیح نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ آنیوالا یوحنا کے رنگ مین آچکا۔ اب یہ حضرت عیسے ہی کی عدالت سے ہو چکا ہے۔ کہ دوبارہ آنیوالے سے کیا مراد ہوتی ہے۔ وہان یحییٰ کا نام مثیل الیاس یعنی ملاکی کا ایلیا قرار دیا گیا۔ اب یہ قیاس بھی میرے ساتھ ہے اور مین تو نظیر پیش کرتا ہون۔ مگر میرے منکر کوئی نظیر پیش نہین کرتے۔

بعض لوگ جب اس مقام پر عاجز آجاتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ کتابین محرف مبدل ہین مگر افسوس ہے یہ لوگ اتنا نہین سمجھتے کہ آنحضرت صلعم اور صحابہ اس سے سند لیتے رہے اور اکثر اکابر نے تحریف سے مراد لی ہے بخاری نے بھی یہی کہا ہے۔ علاوہ اس کے یہ عیسائیون کی جانی دشمن ہے کتابین جدا جدا ہین وہ اب کام کر الیاس دوبارہ آجائیگا۔ اگر یہ سوال نہ ہوتا تو حضرت مسیح کو وہ کہنا ... یعنے ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس ہے جو اسنے ... سے لکھا ہے اور اپیل کرتا ہے کہ اگر مجھ سے یہ سوال ہوگا تو مین ملاکی نبی کی کتاب سامنے رکھہ دونگا۔ کہ اس مین الیاس کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا تھا۔

اب غور کرو جبکہ باوجود ان عذرات کے لاکھون یہودی جہنمی ہوئے اور سور بندر ہوئے۔ تو کیا میرے مقابلہ مین یہ عذر صحیح ہوگا کہ وہان مسیح ابن مریم کا ذکر ہے۔ یہودی تو معذور ہو سکتے تھے ان مین نظیر نہ تھی مگر اب تو کوئی عذر باقی نہین مسیح کی موت قرآن شریف سے ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور پھر قرآن شریف اور حدیث میں منکم آیا ہے پھر خدا تعالیٰ نے مجھے خالی ہاتھ نہین بھیجا ہزارون لاکھون نشان میری تصدیق مین ظاہر ہوئے اور اب اگر کوئی چالیس دن میرے پاس رہے تو وہ نشان دیکھ لیگا۔ لیکھرام کا نشان عظیم الشان ہے احمق کہتے ہین کہ مین نے قتل کرا دیا۔ اگر یہ اعتراض صحیح ہے تو پھر ایسے نشانات کا امان ہی اٹھ جائیگا۔ کل کو کہدیا جائیگا کہ خسرو پرویز کو معاذ اللہ آنحضرت صلعم نے قتل کرا دیا ہوگا۔ ایسے اعتراض حق بین اور حق شناس لوگون کا کام نہین ہے مین آخر مین پھر کہتا ہون کہ میرے نشانات تھوڑے نہین ایک لاکھ سے زیادہ انسان میرے نشانون کے گواہ ہین اور زندہ ہین میرے انکار مین جلدی نہ کرو۔ مرنے کے بعد کیا جواب دوگے؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا اسپر اور وہ صادق کو صادق ٹھیراتا اور کاذب کو کاذب۔

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر — سلسلہ الجدید جلد ۲ — ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء — نمبر — سلسلہ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ عہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ ۲۵ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ ۱۲ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی — غرباء سے جنکی آمد ماہوار عہ ہو یا کم صرف ۲ عام قیمت بعد للعہ

فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ...... ۴ عہ افریقہ ...... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس ۱۰ شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۂ جمعہ منافقون از حضرت حکیم مولوی نورالدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نورالدین ۔ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب ۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب ۔ آیات قرآنی کی تفسیر ۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر مین چھپوائی گئی ۔	۱۰ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد مین ایسی عمدہ کتاب ہے ۔ کہ اس نے بہت سے آریون کے خیالات درست کر دئے ہین قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادین	حصہ اول ۱۲ر دوم ۶ر سوم چہارم ۸ر
لغات القرآن حصہ اول مولفہ سید عبدالحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے ۔	عہ
لیکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور مین اسلام کی خوبیون کے بیان مین دیا ۔	۲ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کلام احمدی	"	۱۰ر
الذکر مصنفہ شیخ عبدالرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصاء موسے مصنفہ بابو الٰہی بخش ۔ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القارین فرق دکھایا گیا ہے ۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبداللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۲ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۰	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی ۔ بے فایدہ خط و کتابت کر نیمین طرفین کا حرج ہے ۔

(۲) اُجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہئے باہر کا کوئی حساب نہین

(۳) اشتہار متواتر دئے جاینگے یہ اجرت ہر دو میان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرنے کے واسطے زاید اجرت چارج ہوگی ۔

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے [illegible] دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ۔ ورنہ اگلا مہینہ [illegible]

(۵) تقسیم کرائی فی صفحہ [illegible] قادیان تک [illegible] وصول ہونی چاہیئے ۔

(۶) یہ اجرت موجودہ وقت اور اخبار [illegible] کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا ۔ اور جو لوگ زاید نرخ نامنظور کرین ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی ۔

(۷) مینیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کر دے ۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینیجر کو دکھا لے مینیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس مین مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار بند کردے ۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہین اس واسطے صرف گنجایش کے ہوتے پر اشتہار دیا جاویگا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

جلسہ اور ڈائری

القول الطیّب

آمد احباب اس سال جلسہ کی رونق سالہائے گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ ہے ۲۲ تاریخ سے ہی دوستوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ حالانکہ پہلے سالوں میں احباب ۲۵ دسمبر کو آنے شروع ہوتے تھے - ۲۲ دسمبر کو ضلعہائے امرت سر لاہور - سیالکوٹ - جالندھر - گجرات - شاہ پور جھنگ اور لاہور سے کوئی تیس چالیس آدمی آ گئے تھے جنمیں چودھری الہٰ داد خان صاحب محلان والے اور ملک مولابخش صاحب - رئیس گورالی - سید طفیل حسین صاحب بابو غلام محمد صاحب طالب علمان میڈیکل کالج - میرزا احمد جمیل صاحب وغیرہ شامل تھے - پھر ۲۳ تاریخ کو چوہدری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج بمعہ اپنے والد چوہدری نظام الدین صاحب کے اور دیگر بہت سے احباب ضلع سیالکوٹ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے لیکن بہت تعداد دوستوں کی ۲۴ تاریخ کو آئی - جن میں اکثر تعداد شہر اور ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کی ہے ان کے علاوہ گوجرات - جھنگ - لاہور - علی گڑھ الہ - ڈیرہ غازیخان - منظفر گڑھ - کشمیر جہلم - جالندھر - ضلع گورداسپور - ہوشیارپور ایبٹ آباد مقامات وغیرہ کے دوست تھے - کل تعداد قریب ڈیڑھ سو ۱۵۰ کے ہوگی ان کے درمیان مفصلہ ذیل دوستوں کے نام سے واقف ہوں گے - جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل صدر انجمن احمدیہ - حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور - شیخ نور احمد صاحب - بی - اے وکیل ایبٹ آباد - میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع سیالکوٹ - چوہدری مولابخش صاحب فارین سکرٹری جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ - ماسٹر غلام محمد صاحب بی - اے سیالکوٹ - میاں غلام احمد صاحب راجپوت کریام - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر - محکم الدین صاحب مختار - حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد احمدیہ جہلم - مولوی عزیز بخش صاحب بی - اے ملازم دفتر ضلع ڈیرہ غازی خاں - ماسٹر محمد دین صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب اور مرزا عزیز احمد صاحب ہر سہ طالب علمان ایم - اے او کالج علیگڈھ سے اس سے پہلے تشریف لا چکے تھے اور حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائینگ ماسٹر انجینیرنگ سکول لاہور اور میاں محمد شریف صاحب بی - اے بھی ۲۴ تاریخ کو لاہور سے آ گئے تھے - غرض ۲۵ کی صبح کو جب حضرت اقدس سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے تو ایک مجمع کثیر آپ کے ہمراہ تھا - جن میں اکثر حصہ سیالکوٹ کے ضلع کے احمدی برادران کا تھا - جو کہ اپنے لائق مہتمم چوہدری مولابخش صاحب کے ہمراہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں -

جلسہ میں ڈائری کا لکھنا سیر کے وقت دوستوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حضرت کے نزدیک پہنچنا اور ڈائری لکھنا ایک نہایت ہی مشکل کام ہو رہا تھا - ہر ایک دوست جو باہر سے آتا ہے بہ سبب اس کے کہ اس کو حضرت کے حضور میں حاضر ہونے کا اور زیارت کرنے کا دیر سے موقعہ ملتا ہے ہر ایک مانند عاشق زار کے آگے بڑھتا ہے اور اس آگے بڑھنے میں وہ اس امر کی پروا نہیں رکھ سکتا کہ دوسرا کس زور کے ساتھ پیچھے ہٹا کر اپنے واسطے راہ بنا رہا ہے ایسے وقت میں ایک طاقتور آدمی بھی بمشکل سارا راستہ حضرت صاحب کی باتیں سُن سکتا ہے - چہ جائیکہ ایک میرے جیسا کم طاقت اس کام کو نباہ سکے حالانکہ ان ایام میں ڈائری لکھنا خاص طور پر ضروری ہوتا ہے - کیونکہ مختلف مزاج کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے طرز کے سوالات کرتے ہیں - خیر باوجود ان مشکلات کے ۲۵ کی صبح کو عاجز نے ڈائری لکھی جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے

انتظام لیکن قبل اس کے لکھنے کے اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس سال مقامی انجمن احمدیہ قادیان کے صاحب سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم نے اپنی انجمن کے ممبروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کے واسطے خاص طور پر عمدہ انتظام کیا ہے - ہر ایک جگہ کے دوستوں کی رہائش کے واسطے جدا جدا کمرے تجویز کرائے ہوئے ہیں اور سب کمروں میں ضروری سامان روشنی وغیرہ کا مہیا کر دیا ہے اور سب دوستوں کو ایک جگہ جمع کر کے نہایت انتظام کے ساتھ دونوں وقت کھانا کھلایا جاتا ہے - جس کام میں مدرسہ کے استاد اور بورڈنگ ہوس کے طلبا بہت امداد دے رہے ہیں -

۲۴ تاریخ کو قبل از نماز ظہر بہت سے دوست تشریف لا چکے تھے - جو کہ مسجد مبارک میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے - اس وقت اس امر کا ذکر تھا کہ غیر مذاہب کے لوگ احمدی جماعت کے آگے نہیں ٹھیرتے - حضرت نے فرمایا کہ جیسا ہمارے مخالفین نے

حق کا غلبہ جو کہ عام مسلمان ہیں - ہماری مخالفت میں حق کو چھوڑ رکھا ہے اس واسطے اس مقابلہ میں کھڑے نہیں ہو سکتے - ایسا ہی غیر مذاہب کے لوگوں کا حال ہے اگر وہ کسی مجلس میں ہمارے برخلاف بات کریں تو اپنی اندرونی باتوں کا اظہار کرا کر خود بخود شرمندہ ہو جاتے ہیں پس ہمارے مقابلہ میں وہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں -

سیالکوٹ کی ہڑتال ذکر تھا کہ سیالکوٹ کے تجاروں نے بہ سبب محصول چنگی میں زیادتی کے دوکانیں بند کر دی تھیں اور چند روز کا نقصان اٹھا کر پھر خود بخود کھولدیں - فرمایا اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بیوقوفی تھی - جس سے ان کو خود ہی باز آنا پڑا - محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے - آسمانی اسباب کے سبب سے بھی جب کبھی قحط پڑ جاتا ہے (بقیہ دیکھو صفحہ ۵ کالم ۲)

کچھ اخبار کے متعلق

الحمد للہ کہ ۱۹۰۷ء کا آخری پرچہ آج شائع ہوتا ہے جس کے ساتھ اس سال فائل بدر جلد ۵ مکمل ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ سال اخبار کے واسطے مشکلات کا سال نہ تھا لیکن سال گذشتہ کی نسبت یہ سال بلحاظ مالی حالت کے اور بلحاظ مضامین کے اور نیز اس لحاظ سے کہ وقت پر پرچے نکلتے رہے۔ بہت اچھا رہا اور ہر پہلو میں اخبار کی حالت نے پچھلے سال سے ماشاء اللہ ایک نمایاں ترقی دکھائی ہے۔ سب سے اول تو یہ ہے کہ سال گذشتہ میں اخبار کے صرف آٹھ صفحے تھے اور اس سال میں بارہ ۱۲ اور چودہ ۱۴ اور سولہ ۱۶ صفحوں پر بھی اخبار نکلتا رہا ہے اور باوجود اس کے قیمت میں سال کے اندر کوئی ترقی نہیں کی گئی بلکہ شروع سال میں جو قیمت رکھی گئی تھی یعنے ۶؎ روپے وہی قیمت اس سال کے آخر تک قائم رکھی گئی۔ ہاں میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں۔ کہ اتنے صفحوں کا اخبار جس کے ساتھ آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو اور صرف اخبار کے خریداروں پر گذارا ہو اتنی تھوڑی قیمت پر چلنا مشکل ہے۔ جب تک کہ خریداروں کی تعداد ہزاروں تک نہ پہنچے۔ تعداد صفحات کے علاوہ ایک خاص ترقی جو سال حال میں اخبار بدر نے دکھائی وہ یہ ہے۔ کہ اخبار برابر وقت پر نکلتا رہا۔ اور جمعرات کے جمعرات ڈاک خانہ قادیان میں پوسٹ ہو کر احباب کو وقت مقررہ پر پہنچتا رہا۔ اس وقت کی پابندی نے بالخصوص اخبار بدر کو احباب کی نظروں میں بہت پیارا بنا دیا ہے اور میرے پاس بہت سے خطوط اس قسم کے آ چکے ہیں جنہوں نے اخبار کے باقاعدہ اور بروقت پہنچنے کے سبب لمبے چوڑے شکریئے ادا کئے ہیں۔ یہ ان دوستوں کی مہربانی ہے۔ کہ ایسی بات پر انہوں نے شکریہ ادا کیا کیونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے میں کارپردازان اخبار نے کوئی خاص کام نہیں کیا بلکہ یہ ان کا عین فرض تھا کہ وہ اخبار کو وقت پر شائع کرتے رہتے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ قادیان کے گاؤں سے اخبار کا وقت پر ہفتہ وار نکالنا کوئی آسان بات نہیں کیونکہ اس جگہ نہ تو کوئی کاغذ کی دوکان ہے نہ وقت ضرورت پریس میں اور کل کش مہیا ہو سکتے ہیں۔ مطبع کی سیاہی اور پتھر کے مسالے تک کے واسطے آدمی لاہور۔ امرت سر بھیجنا پڑتا ہے۔ اور کاتب کے واسطے قلموں کی خرید کے لئے بھی باہر سے وی پی کیواسطے آرڈر دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر باہر سے آرڈر کی تعمیل میں وقفہ ہو جاوے۔ تو ممکن ہے۔ کہ کاتب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ ہی تمام مطبع بند ہو جاوے۔ پھر ان مشکلات کے ساتھ اگر اخبار کا فنڈ بھی کمزور ہو۔ اور مینیجر صاحب کو ہر وقت یہ فکر دامنگیر ہے۔ کہ کل کی ڈاک کی روانگی کے واسطے ٹکٹ کہاں سے لئے جاویں گے۔ اور پھر اگر وہی مینیجر صاحب اخبار کے اڈیٹر بھی ہوں تو یہ ظاہر ہے کہ اخبار کی حالت میں کیا کچھ ترقی ہو سکے گی۔ باوجود اس قسم کے مشکلات کے اگر اخبار برابر وقت پر نکلتا رہا ہے تو ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ کس قدر محنت اور سردردی کا نتیجہ ہوگا۔ بعض دفعہ مطبع میں کچھ ہرج ہو جانے کے سبب دگنی دگنی مزدوری دے کر اور راتوں کو کام کرا کر اخبار وقت پر چھپا یا جا سکا ہے۔ اور اس کے بند کرنے اور ڈاک میں ڈالنے کے واسطے تیار کرنے کے لئے زائد منشی اور زائد مزدور کام پر لگا کر اخبار کو وقت پر پورا کر دیا گیا ہے۔ اور اخبار کو وقت پر روانہ کیا گیا ہے۔ غرض اس سال اللہ تعالے کے فضل سے اخبار وقت پر روانہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس کے واسطے جو مشکلات کارپردازان کارخانہ کو پیش آتے رہے۔ ان کو وہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اخبار جس اسٹینڈرڈ پر ہونا چاہیئے تھا۔ اس پر پورے طور سے تا حال نہیں پہنچا۔ لیکن فی زمانہ اخبار والوں کی حالت ایک عجیب پیچیدگی رکھتی ہے۔ ملک میں یہ دستور ہو چکا ہے۔ کہ اخباروں کی قیمت عموماً لوگ پیشگی نہیں دیتے۔ اکثر تو یہی چاہتے ہیں۔ کہ قیمت سال کے آخر میں ادا کریں۔ اور جو صاحبان سال کے درمیان کے کسی حصہ میں ادا فرماویں۔ وہ بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اخبار کے حال پر ایک احسان کیا ہے کہ ابھی اخبار تو سارا لے نہیں چکے اور قیمت پہلے سے دے دی ہے اور تھوڑے مہربان ایسے ہوتے ہیں جو محض ہمدردی کے لحاظ سے قیمت پیشگی ادا کر دیتے ہیں۔ بلحاظ اصول محاسبہ کے یہ بات بھی کسیقدر مشکلات میں سے ہے۔ کہ اگر اخبار والا قیمت پہلے وصول کر لے۔ تو بظاہر نظر اس کا حق ہی کیا ہے کہ جو چیز تا حال صرف اس کے ارادے میں ہے کہ مشتری کو دے گا۔ اس کی قیمت آج سال بھر پہلے وصول کر لیتا ہے۔ اور اگر اخبار والا پہلے نہ لے۔ تو بظاہر مشتری کا بھی کوئی حق نظر نہیں آتا۔ کہ وہ ہر ہفتہ ایک چیز لیتا ہے اور قیمت ادا کرنے کے واسطے سال کے آخر کا حصہ مقرر کرے۔ یورپ کے اخبار تو عموماً رقم پیشگی وصول کئے بغیر کسی کے نام اخبار جاری ہی نہیں کرتے اور عموماً ان کے اخبار سال بھر اچھی حالت میں چل جاتے ہیں گو ممکن ہے کہ بعض دفعہ اخبار کے یکدفعہ بند ہو جانے سے خریداروں کے ساتھ وہ معاملہ ہو۔ جو بنک میں روپیہ جمع کرانے والوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں عموماً یہ دستور ہے کہ جو لوگ قیمت دے دیتے ہیں وہ نادہندوں کی وجہ سے نقصان اُٹھاتے ہیں اور اخبار والے صاحب درمیان میں اپنا حصہ لے کر الگ ہو جاتے ہیں اور یہ ایک معیوب بات ہے۔ اب تو ملک ہند کے بہت سے اخبارات نے بھی یہ طرز اختیار کیا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت آنے کے اخبار جاری نہیں کرتے خیر یہ تو دوسرے اخبارات کا معاملہ رہا۔ اب میں اپنے سلسلہ کے اخبارات کی طرف توجہ کرتا ہوں ہمارے اخبار سب اپنے ساتھ ایک دینی غرض رکھتے ہیں اور ہمارے خریدار بھی اپنی خریداری کے وقت عموماً دینی اغراض کو مد نظر رکھتے ہیں۔ اخبار برلکنے یا بھلا نکلے بروقت پہنچے یا بے وقت وہ بہرحال اس کا سالانہ چندہ خوشی سے ادا کر دیتے اور اس کو ایک ثواب کا کام جانتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کی سپرٹ رکھنے والے لوگ سب نہیں اور اخبار کا معاملہ ایسا ہے کہ بعض احمدی براوروں کی تحریک سے یا خود بخود بعض غیر احمدی بھی اخبار جاری کرا دیتے ہیں اور بدر کے رجسٹروں میں میں سینکڑوں کی رقم ایسی دیکھتا ہوں جو خریداروں کے نام بقایا ہے۔ اور خریدار ہیں کہ ادا کرتے کا نام نہیں لیتے۔ وی پی کرو تو واپس خط لکھو تو

جب تک اخبار پہنچتے گئے چپ چاپ لیتے گئے۔ بند کر دیا تو بھی خاموش ہو رہے۔ اخبار کو اگر نقصان پہنچتا ہے تو ایسے ہی لوگوں سے پہنچتا ہے۔ ورنہ تمام خریدار برابر قیمت دینے والے ہوں تو نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔

ان باتوں کو دیکھ کر بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے۔ کہ اخبار کی قیمت کے واسطے پیشگی کا ہی قاعدہ مقرر کر دیا جاوے۔ لیکن پھر خیال آتا ہے۔ کہ ہر ایک شخص کے حالات اور طبائع مختلف ہیں کوئی اس بات کو برداشت کر سکے گا اور کوئی نہ کر سکیگا۔ اس واسطے پھر ایسا کرنے سے طبیعت رکتی ہے۔

اب اس وقت بدر فنڈ مقروض ہے اور بمشکل تمام سال گزارا گیا ہے اور ان احباب کی خدمت میں جو باوجود جرح؟ ثواب پیشگی قیمت کے ساتھ امداد دینے کی عادت رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اخبار بدین غرض وی پی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ وصول کر کے مشکور فرماویں۔

رخصت

چونکہ ان ایام میں بسبب جلسہ کے مطبع کی کارپردازان کا حضرت اقدس علیہ السلام اور دیگر بزرگوں کی تقریریں سننے اور وعظوں میں شامل ہونا ضروری ہے اسواسطے مطبع ایک ہفتہ کیواسطے بند رہیگا۔ عام طور پر دوسرے اخباروں میں بھی قاعدہ ہے کہ سال کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت مطبع والوں کو ... دی جاتی ہے۔ لیکن اسجگہ خاص ضرورت یہ بھی ہے کہ سب کا جلسہ میں شریک ہونا اور بیرونی احباب کے ساتھ ملاقات کرنا ضروری ہوتا ہے پس ۲ جنوری کا اخبار نہیں نکلیگا لیکن اس کی عوض ۱۰ جنوری کے اخبار میں چند اوراق زائد لگا دئے جاوینگے اس طرح دونوں نمبر اکٹھے سمجھے جاوینگے۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۴ کالم ۳)

تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں اس وقت کیوں وہ کانیں بند نہیں کر دیتے۔

مرض سل کا علاج

ایک دوست کا ذکر تھا کہ وہ امراض سل و دق میں مبتلا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ امراض سینہ میں گرفتار تھا ڈاکٹر نے اس کو مشورہ دیا کہ سمندر کے کنارے کچھ مدت رہے ایسا کرنے سے وہ بالکل تندرست ہو گیا اور اب تک زندہ ہے۔

مخالفت کیوں بند

سیالکوٹ کا ذکر تھا کہ اب مخالفوں کا پہلا سا زور نہیں رہا حضرت نے فرمایا جب کسی کی مخالفت شروع ہوتی ہے تو ایک فریق ضرور تھک کر رہ جاتا ہے۔ مدعی اگر کاذب ہو تو وہ لوگوں کی مخالفت سے تنگ آ کر تھک جاتا ہے اور اپنا کام چھوڑ دیتا ہے اور اگر وہ صادق ہو تو اس کے مخالف اپنی مخالفت میں بالآخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اور یہی حال تمام انبیاء کے زمانہ میں ہوتا رہا۔ صادق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے لیکن مخالفوں کے درمیان جہاں تعصب اور بے وقوفی دونوں باتیں مل جاویں وہاں بہت ہی برا اثر ہوتا ہے۔

مباہلہ کرنیوالے

فرمایا جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے۔ خدا تعالے نے سب کو ہلاک کر دیا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے آپ موت مانگی۔ مخالفوں کو چاہیئے کہ اس بات پر غور کریں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ جو شخص مقابلہ میں آتا ہے وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ خدا تعالے اس کے مقابلین کو نیست کر دیتا ہے اور اس کو دن بدن سرسبزی ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے مخالفوں میں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو کہ سچے دل سے ہمارے برخلاف دعائیں لگتے رہے اور ہم کو اسلام کا دشمن جان کر ناکیں رگڑتے رہے لیکن کیا خدا تعالے اسلام کا بھی دشمن تھا۔ کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو کہ سچے مسلمان تھے اور ان کے بالمقابل جس کو وہ اسلام کا دشمن اور دجال یقین کرتے تھے اس کو خدا تعالے نے زندہ رکھا اور اس کے سلسلہ کو روز بروز ترقی دی۔

۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو سیر میں ایک شخص نے چند ایک سوالات پیش کئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ جبکہ خدا تعالیٰ ازل سے خالق ہے اور ابد تک ہے اور روح بھی ہمیشہ سے اس کی خلق میں شامل ہیں اور ہمیشہ چلے جائیں گے تو پھر آریوں کے اعتقاد کے مطابق روح بھی ازلی اور ابدی ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ بات درست نہیں اس سوال میں مغالطہ دیا گیا ہے۔ خدا تعالے ہمیشہ سے خالق ہے۔ مگر اس کے تمام صفات کو دیکھنا چاہیئے۔ وہ محی ہے اور ممیت بھی ہے۔ اثبات بھی کرتا ہے۔ تو محو بھی کرتا ہے۔ پیدا بھی کرتا ہے۔ فنا بھی کرتا ہے۔ اس بات کی کیا دلیل ہے۔ کہ روح کو فنا نہیں۔ اور کہ یہی روح ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ وہ جب تک کسی کو چاہے رکھے۔ ہر ایک چیز فنا ہو جانے والی ہے۔ باقی رہنے والی ذات صرف خدا کی ہی ہے۔ روح میں جبکہ ترقی بھی ہوتی ہے۔ اور تنزل بھی ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو ہمیشہ کے واسطے قیام کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب تک روح کا قیام ہے۔ وہ امر الٰہی کے قیام کے نیچے ہے۔ خدا کے امر کے ماتحت ہی کسی کا قیام ہو سکتا ہے اور وہی فنا بھی کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خالق بھی ہے اور ہمیشہ خلق کو مٹاتا بھی ہے۔ مسلمان قدامت کا قائل ہے۔ مگر قدامت نوعی کا نہ کہ قدامت شخصی کا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ پہلے کیا چیزیں تھیں اور کیا نہ تھیں۔ اگر اس کے برخلاف قدامت شخصی کا عقیدہ رکھا جاوے۔ تو وہ دہریت میں داخل ہونا ہوتا ہے

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے)

رسید زر

۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء نمبر ۱۴۸۵ - محمد بخش صاحب ۱۲/
۱۰ " " نمبر ۱۴۳۵ - آغا حسن صاحب سے/
۱۰ " " نمبر ۱۴۳۴ - محمد عبد الصمد صاحب ۴/
۱۰ " " نمبر - گوہر علی صاحب سے/
۱۱ " " نمبر ۱۴۱۹ - احمد الدین صاحب عہ/
۱۲ " " نمبر ۱۴۲۵ - غلام حمید صاحب سے/
۱۲ " " نمبر - عمر الدین صاحب سے/
۱۲ " " نمبر - عبد العلیم صاحب ۱۲/
۱۲ " " نمبر ۱۴۱۳ - علی محمد صاحب ۱۲/
۱۳ " " نمبر ۱۴۴۷ - محمد حسین صاحب عہ/
۱۳ " " نمبر - طفیل حسین صاحب ۱۲/
۱۴ " " نمبر ۱۴۰۴ - ڈاکٹر ممتاز علی صاحب للعہ/
۱۴ " " نمبر ۱۴۰۵ - عبد الحکیم خان صاحب ۱۲/
۱۵ " " نمبر ۱۴۴۹ - غلام مرتضیٰ صاحب سے/
۱۵ " " نمبر ۸۴۴ - مولوی صفدر حسین صاحب ۱۲/
۱۵ " " نمبر ۱۴۳۱ - محمد جہور خان صاحب عہ/
۱۵ " " نمبر ۱۴۴۳ - محمد صدیق صاحب ۱۲/
۱۵ " " نمبر - محمد سیفو صاحب ۱۵/
۱۶ " " نمبر ۱۴۴۵ - مبارک علی صاحب سے/
۱۶ " " نمبر ۱۴۱۵ - محمد صدیق صاحب ۱۲/
۱۶ " " نمبر ۱۴۳۷ - محمد خضوی صاحب سے/
۱۶ " " نمبر ۱۴۱۵ - مولا بخش صاحب ۱۲/
۱۷ " " نمبر ۱۴۴۸ - محمد جان صاحب سے/
۱۸ " " نمبر ۱۴۰۶ - قادر علی صاحب ۱۲/
۱۸ " " نمبر ۱۴۳۰ - [illegible] حسین صاحب ۱۲/
۱۹ " " نمبر ۵۲۷ - عبد الرحمان صاحب سے/
۲۰ " " نمبر ۱۴۵۴ - عبد الحق صاحب سے/
۲۰ " " نمبر ۱۸۶ - چودہری احمد الدین صاحب ۱۲/
۲۰ " " نمبر ۲۱۰ - عبد الشکور صاحب ۱۲/
۲۲ " " نمبر ۱۵۴ - امر الٰہی صاحب ۱۲/
۲۲ " " نمبر ۱۴۴۲ - حشمت اللہ دین صاحب ۱۰/
۲۳ " " نمبر ۵۹۹ - چودہری اللہ دتا صاحب ۱۰/
۲۳ " " نمبر ۲۴۲ - مرزا غلام رسول صاحب ۵/

جلسہ تشحیذ الاذہان

چونکہ مہمانون کی کثرت ہے۔ جن کے واسطے وضو وغیرہ کا انتظام بھی بار بار ہونا مشکل ہوتا ہے اور نیز ان سب کے ایک جگہ کہانے کا انتظام ضروری ہے۔ اس واسطے ظہر اور ساتھ عصر کی نماز آج ۲۵ دسمبر کو جمع کی گئی اور حضرت اقدس مسجد اقصےٰ مین نمازین باجماعت ادا کرنے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور احباب جلسہ تشحیذ الاذہان مین شامل ہونے کے واسطے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے میدان مین جمع ہوئے جہان کہ چٹائیون اور دریون کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بنچون اور میزون اور کرسیون کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب صدر جلسہ ہوئے اور سب سے اول قرآن شریف سنایا گیا اس کے بعد صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب (بانی انجمن نے) ایک مختصر تقریر مین حالت زمانہ اور ضرورت مصلح پر تقریر کرتے ہوئے انجمن کے اغراض پیش کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو نور دنیا مین بھیجا ہے۔ اس کے ذریعہ سے احمدی نوجوانون مین محبت اور یگانگت قائم کرنا اور تاریخ زمانہ پر روشنی ڈال کر ان کو ہدایت کی طرف لگانا اور نوجوانون کو اپنی اور دوسرون کی اصلاح کی توجہ کرنا اس انجمن کا اصلی مقصد ہے اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے اور سالیانہ جلسون مین تقریرین کی جاتین ان کے بعد سکرٹری انجمن حافظ عبد الرحیم صاحب نے اُن بزرگون کا شکریہ ادا کیا جنہون نے انجمن اور اس کے مقاصد مین امداد کی ہے اور شکریہ مین حضرت مولوی نور الدین صاحب اور خادم راقم اور ایڈیٹر صاحب بدر اور منشی حبیب الرحمان صاحب اور سیٹھ عبد الرحمان صاحب اور بابو اقبال علی اور دیگر احباب کا بالخصوص ذکر کیا اور اس بات پر افسوس کیا ہے کہ انھون نے باہر سے ڈیلیگیٹ بلوائے تھے۔ اس کی طرف جماعت نے کافی توجہ نہیں کی۔ صرف دو جگہ سے ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے ہین ایک تو جماعت شملہ نے بابو فضل الٰہی صاحب کو مقرر کیا اور دوم جماعت لاہور نے بابو عبد الحکیم صاحب کو مقرر کیا اس کے بعد بابو عبد الحکیم صاحب نے انجمن کی ضروریات امداد اس کے مفید ہونے پر اور لاہور مین ایک احمدیون کی لائبریری کے قیام پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس کے بعد صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے قرآن شریف مین سے اللّٰہ نور السمٰوات والارض الخ پڑھ کر اور ترجمہ اور تفسیر کر کے وعظ فرمایا۔ جس مین دکہایا کہ یہ انجمن اور دوسری انجمنین بلکہ ہر ایک شخص اور ہر ایک جماعت اپنے مقاصد مین کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے اور کامیابی کا ایک ہی راستہ دکہایا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور مین دعا اور عاجزی اور گڑگڑانا اور رونا اور تسبیح اور تنزیہ باری تعالیٰ سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سے جو کچھ ملے۔ اس پر شکریہ کرنے اور اعمال صالح کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حضرت مولوی صاحب موصوف کی تقریر قلمبند کر لی گئی ہے اور کسی اگلے اخبار مین انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کی جاوے گی۔

نئی آمد آج ۲۵ تاریخ کو جمون سے خلیفہ نور الدین صاحب اور اخویم مولوی محمد صادق صاحب اور لائلپور سے بابو اصغر علی صاحب اور بابو نور الدین اور دیگر بہت سے تشریف لائے۔ اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور بابو اقبال علی صاحب آگرہ سے۔

بیعت نماز ظہر کے قبل بہت سے آدمیون نے بیعت کی اور حضرت امام کے ہاتھ پر اپنے گناہون سے توبہ کر کے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کر کے جماعت احمدیہ مین شامل ہوئے۔ چونکہ بیعت کرنے والون کی کثرت تھی اور سب کے سب حضرت اقدس تک نہین پہنچ سکتے۔ اس واسطے ایک شخص نے اپنی پگڑی اتار کر حضرت کے ہاتھ پر رکھ دی اور سب نے اس پر ہاتھ رکھ لئے اور بیعت کے الفاظ دہرائے۔ [illegible] جماعت کو خدا تعالیٰ بڑہانا چاہتا ہے۔ اب اس کو شمار کون کرے ایسے وقت مین بیعت کرنے والون کے نامون کے لکھنے اور چھاپنے کا انتظام بھی مشکل ہے ہو سکتا ہے ایک دوست کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ جس قدر ہو سکے بیعت والون کے نام تحریر کر لین ؛

فصل الدین نمبر ۳

بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی شنید تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ میں رک سکے۔ میرا بھی گمان تھا کہ مولوی جی طلبِ حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق اونٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کریں گے۔ مگر آپ کے اہلحدیث کے دو نمبر جو میرے مضمون کے بعد نکلے دیکھ کر اب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب احمدیوں کے دلائل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے ہمیشہ جناب کو علماء سوء کی طرح متشابہات پر اڑنے کی عادت رہی ہے۔ ابتدا سے جب سے آپ نے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی۔ آپ کا فی قلوبہم زیغ کا دتیرہ ہے۔ اس خائنانہ طریق (براہمنیہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے لگ سکتا ہے۔ اس حیا سوز نے کہیں ان بینات کا ذکر کیا ہو جن پر اللہ تعالے نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی اور ان آیات کا بیان کیا ہو جن کو ہمارے امام نے روح القدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے ہرگز نہیں۔ نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثةً ملی یا کسی اہل کی رفاقت کا نتیجہ ہے۔ جہاں کہیں اس احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے۔ ایسے بودے اور کمزور نکتہ چینی اور حرف گیری کی ہے کہ جن سے آپ کی کلفت (؟) طبیعت کا پتہ لگتا۔ خدا تعالے ہزاروں ہزار نشانات جو اپنے اس مامور علیہ السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے۔ اس ناعاقبت اندیش نے ان پر مدتوں نکتہ چینی کر کے جو خلاصہ پیش کیا ہے۔ وہ الہامات ہے جس کو پڑھ کر آپ کے علمی دعاوی پر تعجب آتا ہے۔ اب بھی اگر یولا تو اپنے پہلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کر کے اسے کو کمینہ کا مشکل میں ظاہر کریگا۔ بہرحال اب میں اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہوں۔

میں اپنے اس سے پہلے مضمون میں امرت سری مخالف کے رؤیاء کے ضروری پہلو پر بحث کر کے اس کی رؤیاء کا افترا ہونا اور بنیتق ثانی (فرض کیا کہ خواب ہی کچھ ہے) اس کی خود کردہ تعبیر کا بطلان اسی کے مسلمات سے ثابت کر کے اس رویا کی صحیح اور سچی تعبیر اصول تعبیر کے مطابق ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں۔ مگر آج اصل بالکل الفاظ میں مولف کے اسی خواب کا جس کے ایک حصہ پر بحث کر آیا ہوں۔ باقی حصہ بھی بغیر کسی قسم کی گفتگو کے نقل کر کے آخر میں اس کے ایک عذر پر عرض کروں گا۔

چونکہ ہمارے فاضل اجہل کی عبارت ان ناظرین کے لئے جنہوں نے اس کا مولفہ رسالہ ”الہامات“ ملاحظہ نہیں فرمایا مطلب خیز نہ ہوگی۔ اس لئے اس کے مفہوم کو اپنے لفظوں میں بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں[۳] میں نے اس رؤیا میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی ناصری

---

[۱] آپ کے (امرت سری ملاں) نبا بدلو قرار ہونے میں اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو فصل الدین نمبر ۲ کے وہ منقولہ اشعار جو آپ کی بعض تالیفات سے لکھے گئے تھے۔ ملاحظہ کرے۔ اگر اطمینان نہ ہو تو تلافی مافات کیواسطے آپ کے یہ منقولہ اشعار جو آپکے اخبار اہلحدیث سے نقل کرتا ہوں۔ پڑھ لیں۔ گو اشعار دوسرے شاعروں کے کلام سے ہیں۔ مگر چونکہ آپ نے ان کو اپنے مذاق کے مطابق اپنی تصنیفات میں نقل فرمایا ہے۔ لہذا ان اشعار کو آپ کے اصلی مذاق کے جو آپکی طبیعت کا تقاضا ہے دال بالمطابقہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں

کبھی معشوق ہم بھی تھے جو کہلاتے ہیں اب عاشق
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم انکو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو۔
خدا جانے پری ہو۔ حور ہو۔ انسان ہو کیا تم ہو۔

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

[۲] اس امر کے واضح کرنے کی یہ ضرورت پڑی ہے۔ کہ کہیں ہم پر مولوی صاحب۔ اسمٰعیل علیگڑھی اور غلام دستگیر قصوری کی منقولہ عبارات کی طرح بلفظہا محکی عنہ کا بے جا سوال نہ کریں۔ ناظرین کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ ان دونوں مولویوں نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت چاہی تھی۔ جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے۔ ہمارے امام نے جب ان کا کہیں تذکرہ فرمایا۔ تو امرت سری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا۔ کہ حضور نے جو عبارتیں نقل کی ہیں بعینہ ان کے رسائل میں نہیں ہیں (اس اعتراض کو امرت سری مخالف نے بار بار پیش کیا ہے۔ اگر کہیں موقعہ ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کروں گا۔

[۳] مولف کی اپنی عبارت اس طرح ہے ”میں ثناء اللہ ان (حضرت میرزا صاحب سلمہ ربہ) کے قریب بیٹھ گیا اور سوال کیا کہ آپ کی مسیحیت کے دلائل کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم دو ورثے چھوڑ جاتے ہو۔ پہلے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ۔ دوم عدم رجوع موتی کا مسئلہ طے ہونا چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ان دونوں کو طے شدہ ہی سمجھیں۔ میری غرض یہ ہے کہ اس پیش گوئی کے الفاظ میں جتنے لفظوں کی حقیقت محال ہے۔ ان کو چھوڑ کر باقی الفاظ میں مجاز کیوں مراد ہے۔ یعنے اگر بجائے مسیح کے مثیل مسیح بھی آوے تو ان مقامات پر جہاں کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے کیوں نہ آئے۔ کیونکہ ان مقامات پر مسیح یا مثیل مسیح کا آنا محال نہیں“

خضاب ایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنیکا اس زمانہ میں کون آرزومند شایق نہ ہوگا جن لوگوں کے بال سفید ہو چلے ہوں انکا ذکر کیا بہت اچھے سن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہر الطور نہیں۔ تو دل میں ضرور افسردہ ہوتے ہونگے۔ ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے میں کامیاب ہوگا ہمیں زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہیں۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس خضاب میں کالا شک جیسی مضر شے نہیں ہے تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہیں قیمت فی بکس عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیاں اعصاب رئیسہ کی قوت بڑھانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ہیں

یہ مشہور و معروف گولیاں اپنی خوبیوں اور فوائد کے سبب عام مشہور ہو چکی ہیں ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف اعصاب ضعف دماغ آنکھوں کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ کمزور کو طاقت بخشنے ہوں کو جوان اور جوان کو جوانمرد بنانے میں ازبس مفید۔

اگر آپ ان سربستہ رازوں کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہیں چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کریں۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی میں سخت فتور پا کر چکے ہیں تو ان گولیوں کو استعمال کر کے ضرور ہی فائدہ اٹھاویں اگر آپکا دماغ چکراتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو۔ تو ان گولیوں کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے اگر آپکو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپکے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فائدہ بخشتی ہیں اگر آپ بڑھاپے میں بھی اپنی طاقت کو نوجوانوں کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور اگر ہو [illegible] پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیوں کو جو اندرونی خرابیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ استعمال کریں + نوٹ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرما دیں۔ قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر ع ا